شرح النور

جلد اوّل

سید شریف احمد شرافت نوشاہی

ادارۂ معارفِ نوشاہیہ

تذکرۂ مشائخِ قادریّہ نوشاہیّہ

شرف التواریخ

جلد اوّل موسوم بہ

تاریخ الاقطابؒ

از حضور پُر نور سرورِ کائنات صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

تا حضرت نوشہ گنج بخش قادری قدّس سرّہ العزیز (م ۱۰۶۴ھ)

تالیف

سیّد شریف احمد شرافت نوشاہی

ادارۂ معارفِ نوشاہیّہ
ساہن پال شریف
گجرات۔ پاکستان
۱۳۹۹ھ — ۱۹۷۹ء

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مصنّف محفوظ ہیں

نام کتاب : ——— شریف التواریخ - جلد اول - موسوم بہ تاریخ الاقطاب

مصنف : ——— سید شریف احمد شرافت نوشاہی - سجادہ نشین دربار نوشاہی - ساہنپال شریف

سال تصنیف : ——— ۱۳۵۵ھ / ۱۹۳۶ء

ناشر : ——— ادارۂ معارف نوشاہیہ - ساہن پال شریف (ضلع گجرات)

مطبع : ——— بختیار پرنٹرز - دربار مارکیٹ - لاہور

تعداد : ——— ۱۱۰۰ بار اوّل

تقطیع : ——— ۱۸ × ۲۲

خطّاط : ——— بخامۂ مصنّف (عکس)

تاریخ طبع و نشر : ——— ۱۳۹۹ھ / ۱۹۷۹ء

قیمت : ۷۵/- روپے (ایڈیشن ۱۵۰۵ کے لئے)

۱ - ادارہ معارف نوشاہیہ، ساہن پال شریف، ضلع گجرات

۲ - ادارہ معارف نوشاہیہ، مکان نمبر ۱۰ مری شریف نمبر ۱ شالامار ٹاؤن لاہور

۳ - ادارہ معارف نوشاہیہ، نوشاہی منزل محمدی پارک، راج گڑھ لاہور

۴ - المکتاب، گنج بخش روڈ - لاہور

۵ - مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ - لاہور

۶ - رضا پبلیکیشنز بین بازار داتا صاحب لاہور

۷ - مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ - لاہور

۸ - محمد اسلم سلیم نوشاہی، نوشاہی منزل نوشہ بائی روڈ پیران مشہد مریدکے شیخوپورہ

Marfat.com

روضہ اقدس حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش رح ساہن پال شریف

پیش کردہ :- حکیم قدرت اللہ اقبال، نوشاہی یونانی فارمیسی ۸۹ بی غلام محمد آباد۔ فیصل آباد

Marfat.com

انتساب

میں اپنی اس کاوش کو امام و مقتدائے سلسلۂ نوشاہیہ

شیخ الاِسلام حضرت سیّد حافظ حاجی محمّد نوشہ

گنج بخش مجدّدِ اکبر قدس سرہٗ العزیز کے اسمِ گرامی سے معنون

کرتا ہُوں۔ میری یہ کوشش آپ ہی کے رُوحانی تصرّفات

کا نتیجہ ہے۔

سیّد شرافت نوشاہی

Marfat.com

سیّد شریف احمد شرافت نوشاہی سجّادہ نشین درگاہ حضرت نوشہ گنج بخش ساہن پال شریف

پیش کردہ :۔ حکیم قدرت اللہ اقبال، نوشاہی یونانی فارمیسی، ۸۹ بی غلام محمد آباد۔ فیصل آباد

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گزارش احوال

(از مولانا محمد لطیف زار نوشاہی۔ بی اے)

یہ ایک حقیقت واقع ہے کہ خداوند متعال جب کسی کام کے کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کام کے ہونے کا حکم دیتا ہے اور وہ کام ہو جاتا ہے۔ اس میں اس کام کے مشکل، محال یا بعید از فہم ہونے کو مطلق دخل نہیں ہوتا۔ یہ مفروضات صرف انسانی قوت و قدرت کے ساتھ متعلق ہیں۔ رب کریم کے لیے ہر مشکل و محال کام آسان محض ہوتا ہے ہاں البتہ بعض مواقع پر وہ کچھ علل و اسباب پیدا فرما دیتا ہے اور اس طرح انسانی عقول کو شکوک و شبہات میں بھٹکنے سے محفوظ فرما لیتا ہے۔ ایسا ہی صداقت کا ایک اظہار مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۷۸ء (۲۰ محرم الحرام ۱۳۹۹ھ) بروز جمعرات محترم المقام مکرمی حکیم محمد موسیٰ صاحب امرتسری صدر مجلس رضا لاہور کے مطب میں نماز عصر سے قبل ظہور پذیر ہوا۔ میں حضرت داتا گنج بخش سید علی ہجویری ثم لاہوری کے دربارِ دربار کی آستان بوسی کے بعد حضرت حکیم صاحب قبلہ کے سلام کو حاضر ہوا تو وہاں پر شیخ طریقت، تیرِ برجِ حقیقت، سجادہ نشین درگاہِ نوشاہِ عالیجاہ حضرت سید ابوالظفر شریف احمد شرافت نوشاہی صاحب مدظلہ العالی کو تشریف فرما پایا۔ اُن سے ملاقات پر معلوم ہوا کہ وہ اپنی نادر تحقیقی تالیفات کا ذخیرہ دار الاولیا ساہن پال شریف سے شالامار ٹاؤن لاہور میں اپنے فرزند ارجمند صاحبزادہ سید سعید الظفر نوشاہی طول عمرہٗ کے گھر منتقل فرما چکے

Marfat.com

ہیں۔ اس پر میری خواہش اور حکیم صاحب کی تائید کے ساتھ حضرت پیرِ طریقت نے مجھے مورخہ ۲۵ر دسمبر ۱۹۷۸ء (۲۴ر محرم الحرام ۱۳۹۹ھ) بروز پیر اپنی لاہور والی قیام گاہ پر حاضری کی اجازت سے سرفراز فرمایا۔ صاحبزادہ قاری محمد اسلم سلیم نوشاہی بھی اس وقت حکیم صاحب کے ہاں موجود تھے۔ انھوں نے مجھے پیروار کو حضرت کے آستانہ تک پہنچانے کی ہامی بھر لی۔ وقت مقررہ پر نمازِ عصر سے کچھ دیر پہلے میں قاری صاحب طولعمرہٗ کی معیت میں تقبیل عتبہ عالیہ سے سرفراز ہوا۔

حضرت کے محیر العقول مسوّدات و مبیضات اور مطبوعات کو دیکھ کر ناطقہ گنگ اور حواس گم سُم ہو کر رہ گئے۔ حضرت نے فرمایا کہ میری عمر اکہتر سال شمسی سے متجاوز ہو چکی ہے اور میں دو سو سے زائد علمی و ادبی ضخیم کتب کو مرتب و مدوّن کر چکا ہوں۔ انھیں سے ایک کتاب "شریف التواریخ" حجازی سائز کی تین جلدوں پر اس طرح مشتمل ہے کہ پہلی جلد تیرہ سو صفحات کو محیط ہے۔ اور دوسری جلد سولہ سو صفحات کی ہے۔ تیسری جلد بارہ حصوں میں منقسم ہے۔ سب حصوں کے صفحات پانچ ہزار سے زائد ہیں۔ اس کتاب کے ملاحظہ کے دوران حضرت نے فرمایا کہ "صرف ایک شریف التواریخ میری زندگی کے بیش قیمت ترپن سال کی کاوش کا نتیجہ ہے"۔ انھوں نے یہ بھی فرمایا کہ "میں لکھنے پڑھنے سے نہ اکتایا کرتا تھا، نہ تھکا کرتا تھا، اب بڑھاپے میں تھک جاتا ہوں لیکن اکتاتا بالکل نہیں"۔ حُسنِ اتفاق سے اس دوران ادارۃ الکتاب لاہور کے مالک جناب سلیم اسمٰعیل چشتی اور کلیہ سردار شاہ نوشاہی بیرون بھاٹی گیٹ لاہور سے متعلق صاحبزادہ افتخار علی شاہ نوشاہی تشریف لے آئے۔ اور کتاب شریف التواریخ کی جلدوں اور حصوں کی ضخامت کو دیکھ کر ششدر رہ گئے۔ اور حضرت صاحب کی محنت و کاوش کی بے حد تحسین کی۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ "میری محنت اور مشقت تو اس کتاب کے طبع ہو جانے کی صورت میں بارآور ثابت ہو سکتی ہے"۔ میں نے اس وقت الکتاب والوں کو ترغیب دی لیکن انھوں نے بتایا کہ اس کام کے لیے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں روپے کی ضرورت ہے اور ان کا

Marfat.com

ادارہ موجودہ حالات میں اتنے خرچہ کی سکت نہیں رکھتا۔

میں نے اس موقع پر یہ تجویز پیش کی کہ ایک ادارہ بنام "ادارہ معارف نوشاہیہ" قائم کیا جائے اور اس میں ہر ممبر سے مبلغ ایک ہزار روپے بطور عطیہ حاصل کیے جائیں۔ اس طرح ایک سو ممبروں سے ایک لاکھ روپیہ حاصل ہو سکتا ہے اور یہ کارِ خیر خوش اسلوبی سے پایۂ تکمیل کو پہنچ سکتا ہے۔ میں نے اپنے حلقہ احباب جن کا تعلق قبلہ باباجی مولانا محمد اعظم قادری نوشاہیؒ میرووال شریف کے آستانۂ عالیہ سے ہے، کی طرف سے مبلغ دس ہزار روپے کا بفضلِ ایزدی وعدہ کیا اور حضرت صاحب قبلہ نے بھی اپنے متوسلین کی طرف سے دس ہزار روپے کا وعدہ فرمایا۔ یکہ سردار شاہ والے سید افتخار علی شاہ صاحب نے بھی اپنے متعلقین سے کافی رقم حاصل کر کے پیش کرنے کی یقین دہانی کرائی اور اس خوش آیند ابتدا پر حضرت صاحب نے حسن انجام کے لیے دُعا فرمائی۔ صاحبزادہ سید سعید الظفر نوشاہی اور قاری محمد اسلم سلیم نوشاہی نے مہمانداری کا اہتمام قابلِ تعریف طور پر انجام دیا۔ مورخہ ۳ جنوری ۱۹۷۹ء (۳ صفر ۱۳۹۹ھ) کو مزید غور و فکر کرنے کے لیے حکیم محمد موسیٰ صاحب کے مطب پر جمع ہونے کے فیصلہ کے ساتھ مجلس برخاست ہوئی۔

مورخہ ۳ جنوری ۱۹۷۹ء (۳ صفر ۱۳۹۹ھ) بروز بُدھ حکیم صاحب کے مطب پر ۳ بجے بعد دوپہر اجتماعِ احباب ہُوا۔ حکیم صاحب نے جونہی میری تجویز کو سُنا بہت پسند فرمایا اور فوراً انبساط سے پیشگوئی فرمائی کہ اب کتاب بفضل اللہ تعالیٰ چھپ گئی۔ اس وقت یہ فیصلہ ہوا کہ کتاب کی جلد اوّل موسوم بہ "تاریخ الاقطاب" کا مسودہ جو کہ حضرت مولف نے بہترین اور دیدہ زیب خطِ نستعلیق میں تحریر کیا ہوا ہے دوبارہ کتابت کے چکر میں نہ ڈالا جائے بلکہ اس کے "پازیٹو" بنوا کر طباعت کرالی جائے۔ اس طرح کتاب کتابت کی غلطیوں سے بھی محفوظ رہے گی اور حضرت صاحب قبلہ کے فنِ خطاطی کا نمونہ بھی قائم رہے گا، نیز خرچہ بھی کتابت سے مقابلۃً کم آئے گا۔ غرض اس وقت حکیم صاحب کے ایک دوست مولوی محمد انور صاحب مالک برائٹ پریس کو "جو پازیٹو" بنانے کا کام کرتے ہیں بلا کر

Marfat.com

گیارہ پیسے فی مربع انچ اجرت کے حساب سے فیصلہ کر لیا گیا۔ اور ۱۸ر جنوری ۱۹۷۹ء (۱۰ صفر ۱۳۹۹ھ) بروز جمعرات کتاب کا مسودہ ان کے حوالے کر کے مورخہ ۲۲ر جنوری ۱۹۷۹ء (۲۲ر صفر ۱۳۹۹ھ) پیر دار کے متبرک دن سے کام شروع کرنے کی تاکید کر دی اور مبلغ اڑھائی ہزار روپے انھیں پیشگی دے دیے۔

رقم کی فراہمی کے متعلق رب کریم نے اپنے خزانۂ غیب سے ایسے اسباب پیدا فرمائے جو میری توقعات سے کہیں زیادہ تھے۔ میرے حلقۂ احباب نے میری تجویز و تحریک پر بڑی کشادہ دلی سے لبیک کہی۔ دسمبر ۱۹۷۸ء (محرم ۱۳۹۹ھ) کے بعد میں اپنے گاؤں بہیار نو ضلع شیخوپورہ گیا تو سب سے پہلے حاجی میاں فقیر محمد نوشاہی سے میری ملاقات ہوئی۔ وہ ہمارے گاؤں میں امامت کے فرائض سرانجام دیتے ہیں اور قاری محمد اسلم سلیم کے برادر بزرگ ہیں۔ جب میں نے انھیں بتایا کہ شریف التواریخ کی طباعت کے لیے میں نے اپنے متعلقین سے حضرت قبلہ باباجی میرووالی شریف کے نام پر مبلغ دس ہزار روپے کی پیش کش کر دی ہے تو وہ سُن کر بہت خوش ہُوئے اور کہنے لگے یہ کونسی مشکل بات ہے ایک ہزار روپے میں دے دُوں گا اور باقی جس دوست کو تم نے جتنا کہا کوئی انکار نہیں کرے گا۔ چنانچہ بالکل یونہی ہوا۔ میں نے لاہور آکر اپنے خواص عقیدت مندوں سے رابطہ قائم کیا۔ حکیم قدرت اللہ اقبال، نوشاہی یونانی فارمیسی فیصل آباد والے جو میرے قبلہ والد محترم حاجی حسین بخش رحمۃ اللہ علیہ کے ارادت مند ہیں اور میرے ساتھ بھی محبت و عقیدت رکھتے ہیں کو بلا کر مبلغ دو ہزار کے لیے کہا جو انھوں نے خندہ پیشانی سے قبول کیا اور اس سے بھی زیادہ تعاون کا وعدہ کیا چند دن بعد انھوں نے فیصل آباد سے مبلغ دو ہزار روپے نقد بھیج دیے۔ بشیر جنرل سٹور نارنگ منڈی والے محمد بشیر نوشاہی ولد حاجی فضل کریم نوشاہی مرید کے منڈی والے، چودھری فضل الٰہی ولد چودھری برکت علی اور قاری محمد اسلم سلیم نوشاہی سب حضرات نے ایک ایک ہزار روپے کا عطیہ دیا۔ اسی طرح چودھری خوشی محمد میونسپل انجینیر بلدیہ گوجرانوالہ اور چوہدری محمد صدیق اوورسیئر ڈسٹرکٹ کونسل لاہور نے بھی ایک ایک ہزار روپے پیش کیے۔ خود میرے

Marfat.com

برادر بزرگ حاجی محمد شریف سجادہ نشین دربار عالی دارالبرکات حسینیہ بریار شریف نے بھی ایک ہزار روپے عنایت فرمائے۔ اسی طرح مسجد غوثیہ چوک راجگڑھ لاہور جہاں راقم بطور خطیب فرائض سرانجام دیتا ہے کے صدر خواجہ رؤف زکریا کچلو جو انجمن اسلامیہ امرتسر کے چیئرمین اور آنریری سیکرٹری فنانس ہیں اور حاجی محمد شریف جو اس مسجد کے نائب صدر اور راج گڑھ کی ایک مقتدر ہستی ہیں۔ ان ہر دو اصحاب نے مبلغ ایک ایک ہزار روپے عطا فرمائے۔ کچلو صاحب نے علمی و ادبی حلقوں میں کتاب کو متعارف کرانے کا وعدہ بھی فرمایا۔ ان کے علاوہ میں نے اپنے نور چشم عزیز القدر مولوی نور محمد ایم اے سلمہ الرحمٰن جو امریکہ کے مرکزی شہر نیویارک کے ایک ہسپتال میں شمسی توانائی کے ذریعہ ادویات سے علاج کے انچارج ہیں کو تحریر کیا، جس پر انہوں نے مبلغ دو ہزار روپے، ایک ہزار اپنی طرف سے اور ایک ہزار اس بندۂ ضعیف راقم الحروف کی طرف سے دینے کے لیے بھیج دیے۔ میرے کچھ متوسلین نے چھوٹی چھوٹی رقوم بھی بطور عقیدت پیش کیں۔ مثلاً چودھری محمد حسین ولد چودھری فتح دین نے بھی مبلغ تین سو بیس روپے دیے۔ چودھری محمد شریف ولد چودھری محمد حسین گلی والا بریار نے مبلغ دو سو روپے، چودھری محمد اکرم ولد چودھری بہاول دین گلی والا نے مبلغ پچاس روپے اور میاں خوشی محمد ولد میاں فیروز دین کفشدوز موضع بریار نے مبلغ پچاس روپے دیے ہیں۔ ان کے حسنِ عقیدت کا ذکر بھی ضروری تھا۔ ان کے علاوہ محترم المقام بابو فیض رسول صاحب ستارۂ خدمت سابق ڈائریکٹر شپنگ کارپوریشن کراچی جو قبلہ باباجی مولانا محمد اعظم میروالی کی نگاہِ فیض کے طفیل آسمانِ شہرت تک پہنچے ہیں نے بھی مبلغ دو سو روپے کی رقم ارزانی فرمائی اور جناب محمد حفیظ بٹ نوشاہی شفیق وسن پورہ لاہور نے مبلغ یک صد روپے عنایت فرمائے۔

حضرت صاحب قبلہ مولف کتاب ہذا نے اپنے موعودہ مبلغ دس ہزار روپے اپنے متوسلین سے بطریق ذیل جمع کر کے عطا فرما دیے ہیں:

حاجی راجہ نصراللہ خان	ڈھوک شہانی	۲۰۰۰

Marfat.com

چودھری محمد لطیف سندھو	مرکھل سندھواں	۱۰۰۰
مرزا غلام نبی سکندر	نوشہ انڈسٹری گوجرانوالہ	۱۰۰۰
چودھری ذوالفقار علی چٹھہ	کراچی	۱۰۰۰
سید غلام حسنین	کوٹلی تارڑاں	۵۰۰
ڈاکٹر محمد اسلم	شیخوپورہ	۵۰۰
مرزا محمد اسمٰعیل آہن فروش	مریدکے	۵۰۰
مہر محمد عاشق ارائیں	لیّہ	۴۰۰
میاں محمد عباس اثر	سیالکوٹ	۳۰۰
چودھری محمد شریف چیمہ	ابدال	۳۰۰
مرزا محمد نذیر اختر	چک مانو	۲۰۰
ابوالبرق صوفی بشیر احمد	بھکھی	۲۰۰
چودھری محمد صفدر تارڑ	گوجرانوالہ	۲۰۰
سید علی احمد کاظمی	بدوملہی	۲۰۰
برکت علی چنگڑ	بگی والہ	۲۰۰
مستری محمد اکرم	ڈھب چیمہ	۲۰۰
چودھری محمد نواز چیمہ پٹواری	ابدال	۱۰۰
صوفی محمد امین	لاہور	۱۰۰
مستری محمد یوسف	گوجرانوالہ	۱۰۰
سائیں امام دین فقیر	کوٹ وارث	۱۰۰
ڈاکٹر بشیر محمد سجاد	کمی	۱۰۰
چودھری مشتاق احمد تارڑ	پیرکوٹ	۱۰۰
عمر حیات سیال	چک جانو	۱۰۰

Marfat.com

چودھری اللہ لوک رہاڑ	کوٹ رہاڑ	۱۰۰
امینہ بی بی زوجہ اسمٰعیل	مرید کے	۱۰۰
محمد اکرام نسیم	مرید کے	۱۰۰
چودھری محمد شہباز چیمہ	ابدال	۱۰۰
چودھری خورشید احمد پٹواری	شیر گڑھ	۱۰۰
خلیفہ کرم دین	جھنڈیوالی	۱۰۰

کل میزان ۱۰۰۰۰

امداد غیبی کا اندازہ یوں ہوسکتا ہے کہ مورخہ ۳ رجنوری ۱۹۷۹ء (۳ رصفر ۱۳۹۹ھ) کو حکیم محمد موسیٰ صاحب کے مطب میں احباب جمع تھے۔ حضرت صاحب بھی تشریف فرما تھے کتاب کے متعلق گفتگو ہو رہی تھی۔ ایک صاحب وہاں تشریف لائے جو بہت معزز آدمی تھے انھوں نے کہا "میرا نام غلام حسین ہے، میں چودھری گڈز ٹرانسپورٹ کا مالک ہوں۔ قادری نوشاہی سلسلہ میں ارادت رکھتا ہوں مجھے کتاب "مواعظ نوشہ پیر" کی ضرورت ہے جو مجھے مل نہیں رہی۔" میں نے کہا یہ کتاب آپ کو اسی جگہ سے مل جائے گی۔ یہ کتاب مرتبہ سید شرافت نوشاہی صاحب احقر نے چھپوائی تھی اور اس میں حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے منثور پنجابی مواعظ ہیں۔ میرے پاس اس کی وافر کاپیاں موجود ہیں، ساتھ ہی میں نے اس روز کے اجتماع کا مقصد بتایا۔ انہوں نے بغیر کسی تفصیلات میں جانے کے فوراً وعدہ کیا کہ وہ ۱۰ رجنوری ۱۹۷۹ء (۱۰ رصفر ۱۳۹۹ھ) کو مبلغ ایک ہزار روپیہ حکیم صاحب کو پہنچا دیں گے اور اسی تاریخ کو کتاب "مواعظ نوشہ پیر" بھی لے لیں گے۔ چنانچہ انھوں نے وعدہ پورا کیا اور آئندہ بھی ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔

واقعاتِ بالا، احباب اور عقیدت مند حضرات کے تعاون کو منظرِ عام پر لانے کے لیے بیان کیے گئے ہیں لیکن کتاب "شریف التواریخ" کی طباعت اور اشاعت کے ضمن

Marfat.com

میں چند حقایق ایسے بھی ہیں جن کے پیش کرنے سے تصویر کے صحیح رُخ کی عکاسی ہو جائیگی

(۱) شریف التواریخ خطی، جلد دوم، طبقہ اوّل ص ۲۱۱ میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت قبلہ سید غلام مصطفےٰ المتخلص بہ نوشاہی کو جو واجب الاحترام مولف کے والد بزرگوار تھے مشاہدہ میں حضرت سرور کائنات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت فیض بشارت ہوئی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب "شریف التواریخ" کو دیکھ کر فرمایا:

"ایہہ کتاب ودھیا لکھی گئی اے۔"

(۲) شریف التواریخ خطی، جلد دوم، حصہ دہم کے صفحہ ۲۵۲ پر حضرت سید غلام مصطفےٰ نوشاہی قدس سرہٗ کا ارشاد گرامی بحوالہ کتاب کنز المعرفت خطی۔ ملفوظات حضرت موصوف، جلد چہارم، باب سوم، ص ۲۷۵، ۳، ۱۳ھ میں شریف التواریخ کے بارے میں نقل فرمایا ہے کہ:

"کتاب کے چھپنے کے غیبی آثار پیدا ہو جائیں گے اور کتاب چھپ جائیگی۔ ع

مردے از غیب بروں آید و کارے بکند"

(۳) کنز المعرفت خطی کے ص ۳۴۴ میں یہ بھی تحریر ہے کہ "ہمیں کتاب کے چھپ جانے کے متعلق القا ہوا ہے۔ ع

مردے از غیب بروں آید و کارے بکند"

(۴) پھر اسی کتاب کے باب ۱۱، ص ۳۴۷ پر درج ہے کہ "میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت نوشہ گنج بخش کے روضۂ اطہر سے ایک بزرگ باہر تشریف لائے ہیں اور درگاہِ عالیہ کی کھوہی (چاہ) کے پاس کھڑے ہوئے ہیں اور فرماتے ہیں کہ کتاب "شریف التواریخ" کو ہم نے خود چھپوانا ہے کسی کو چھپوانے نہیں دینا۔"

(۵) نیز انہیں حضرت سید غلام مصطفےٰ صاحب کی کتاب فیض محمد شاہی خطی کی جلد ہفتم، صفحہ ۱۰ پر درج ہے کہ پیر دار ۳۰ رجب ۱۳۱۸ھ مطابق ۲۱ جنوری ۱۹۰۱ء ۵ بجے

Marfat.com

سمت ۲۰۱۲ بخانہ رحمت کمھار ساکن گاجر گولہ ہم نے خواب میں دیکھا کہ حضرت نوشہ صاحبؒ کے دربار سے ایک آدمی نکلا ہے جس کا نام اسلام ہے وُہ کہتا ہے کہ "شریف التواریخ" کو میں خود چھپواؤں گا بالکل کوئی اور نہ چھپوائے۔"

اِس مقام پر حضرت مولف قبلہ جو بحر العلوم بھی ہیں اور استادِ فن بھی، مرشد کامل بھی ہیں اور شیخِ زمن بھی، نے ایک نادر تشبیہ پیدا کی ہے۔ فرماتے ہیں کتاب کی طباعت کی خدمت پر بظاہر چونکہ راقم آثم بندہ گنہگار محمد لطیف زار کو مامور کیا گیا ہے "اسلام" اور "لطیف" کے اعداد میں بحسابِ علم ابجد صرف تین کا فرق ہے۔ چونکہ کتاب باہتمام محمد لطیف چھپ رہی ہے اس لیے "بالطیف" اور "اسلام" کے اعداد برابر ہیں۔ لہٰذا یہ پیشگوئی اپنے منصۂ شہود پر پہنچ چکی ہے۔

حضرت صاحب کا ارشاد سر آنکھوں پر لیکن میں یہ کہتا ہُوں کہ جب مجھ جیسے ضعیف البنیان کو اس خدمت کا موقع عطا کیا گیا ہے تو میں بھی نوشاہِ عالی جاہ سے فیض یاب ہوں اور مجھ پر جو کرم رب قدیر اور لطفِ رسول بے مثیل و بے نظیر ہے وہ سب انھیں خاصانِ بارگاہ کی عنایات کا صدقہ ہے اور یہ جو پیشگوئی میں فرمایا گیا ہے کہ یہ کام ہم نے خود ہی کرنا ہے تو میں بھی انھیں کا ہوں اور میرے پاس جو کچھ بھی ہے تمام نوشہ نیک نام کی بندہ پروری کے طفیل ہے اور اب یہ کام بفضل حق تعالیٰ شروع ہو چکا ہے اور نتائج آپ کے سامنے ہیں۔ یہ تھی ابتدا اس کام کی جسے ہم اپنے قیاس کے مطابق بہت مشکل سمجھتے تھے اور جس کے لیے قادرِ مطلق نے بہترین اسباب مہیا فرما دیے ہیں اور یہ محض ہماری کوتاہ نظری تھی ورنہ فاعل حقیقی تو وُہ خود ہی ہے اور یہ اس کا کرم خاص ہے کہ یہ ضخیم تاریخ حلیہ طبع سے آراستہ ہو کر پیشِ قارئین ہے۔

نفسِ مضمون کے لحاظ سے تاریخ کو ایک خشک مضمون خیال کیا جاتا ہے اور عام طبعی قاری اس سے چنداں لطف حاصل نہیں کرتا۔ بالخصوص جہاں تاریخ کے ساتھ سیرت نگاری کو جزوِ مضمون بنایا گیا ہو اور تحریر کو رطب و یابس سے پاک رکھا گیا ہو تو

Marfat.com

معاملہ کچھ عجیب صورت اختیار کرجاتا ہے۔ لیکن اس کے برعکس کتاب زیر نظر میں مضامین کو اس رنگ میں مربوط کیا گیا ہے اور ترتیب و تدوین میں وہ کاوش کی گئی ہے کہ کتاب کو شروع کر دینے کے بعد گوناگوں نیرنگیاں ذوقِ سلیم کو تسکین بخشتی ہیں ۔ نئے نئے مطالب سامنے آتے ہیں اور نادر تحقیق مضامین اور متنوع اسالیب بیان جلوہ نما ہوتے ہیں۔ کتنے حالات اور حکایات جو صحت طلب تھے یا مشکوک سمجھے جاتے تھے مکمل حوالہجات کے ساتھ ان پر سیر حاصل تبصرہ کر کے ان کی صحیح صورت کو پیش کر دیا گیا ہے۔ مثلاً حضور غوث الثقلین سید شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرشد حضرت ابوسعید مبارک کو مخزومی لکھا پڑھا اور سمجھا جاتا رہا ہے۔ لیکن حضرت مولف زاد برکاتہٗ نے نہایت وقیع حوالہجات سے ثابت کیا ہے کہ حضرت مخزومی نہیں بلکہ مخرمی تھے۔ اور مخزومی غلط طور پر مشہور ہوگیا ہے۔ "تاریخ جلیلہ" کے مصنف نے بھی بلا زحمت تحقیق انھیں مخزومی ہی لکھ دیا۔ اس طرح عام کتب تاریخ کی بے اعتنائی کی تقلید میں مورخین نے حضرت ابوسعید مبارک مخرمی کے مرشد حضرت ابوالحسن کو ہنکاری لکھ دیا ہے۔ مولف کتاب ہذا نے اپنی اس کتاب کے صفحہ نمبر ۶۳۱ اور ۶۳۲ پر قاضی ابن خلکان کی کتاب "وفیات الاعیان" جلد اوّل کے صفحہ ۳۴۶، اور امام ابن الاثیر جزری کی کتاب اللباب فی معرفۃ الانساب و اختصار انساب السمعانی قلمی، ورق ۴۹ ب کے حوالے سے ثابت کیا ہے کہ حضرت ابوالحسن ہنکاری تھے اور ہنکاری محض غلط ہے۔ غرضیکہ صاحبِ "تاریخ" نے جہاں ایک مورخ کے فرائض کو بطریق احسن سرانجام دیا ہے وہاں تصاویر کے صحیح رُخ کو پیش کرنے کے لیے بے حساب کتب کی ورق گردانی کی ہے اور گوہر مقصود کے حصول کے لیے متاعِ حیات کو بھی داؤ پر لگانے سے گریز نہیں کیا اور اپنی بے پایاں کاوش اور محنت پر حق تصنیف تک کا مطالبہ نہیں کیا۔ ہماری دعا ہے کہ رب ذوالمجد والاکرام حضرت مصنف کی عمر اور ہمت میں برکت عطا فرمائے اور ادارہ معارف نوشاہیہ کو توفیق بخشے کہ کتاب شریف التواریخ کے باقی حصوں کو بھی منظرِ عام پر لاسکے۔ اس حصہ کتاب کے لیے بندہ

Marfat.com

ناچیز نے مادہ تاریخ پر بھی فکر کیا ہے جس میں حضرت مصنف کو خراجِ عقیدت پیش کیا گیا ہے۔

قطعہ

ایں ہدیۂ خلوص جنابِ شرافت است
و اللہ از عنایت ہر خاص و عام بہ
از سال طبع بے دل زار ایں چنیں بخواں
فیض کرام نوشہ گردوں مقام بہ

۹	۷	۹	۶
۱	۹	۱	۶

وہ کام جسے ہم اپنی کم مائگی کے پیشِ نظر مشکل اور محال خیال کرتے تھے رب کریم نے اپنے خاصانِ بارگاہ کے طفیل اسے آسان بنا دیا۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

مشکل نظر جو آ رہی تھی سہل ہو گئی
یک زار کرم نوشہ گردوں مدار ہے

۹	۹	۳	۱
۱	۳	۱	۵

○

نوشاہی منزل
مہدی پارک۔ راج گڑھ لاہور
۹ رمئی ۱۹۷۹ء
۱۱ رجمادی الاخریٰ ۱۳۹۹ھ

گدائے کوئے نوشاہِ عالیجاہ
محمد لطیف زار قادری نوشاہی

Marfat.com

تقریب

از محمد اقبال مجددی

عالم اسلام میں صوفیہ کے جو تذکرے تصنیف ہوئے ان میں سے ابتدائی تذکروں کی حیثیت صوفیہ کے مناقب، ان کی تعلیمات اکابر کی نصیحت آموز حکایات کے مجموعوں کی سی ہے، چنانچہ اگر ہم ان ابتدائی تذکروں کا ایک سرسری جائزہ لیں تو صوفیہ کے تذکروں کی ترتیب میں بہت نمایاں فرق نظر آئے گا۔ ابتدائی تذکرے یہ ہیں:

۱۔ "تاریخ مشایخ از محمد بن علی حکیم ترمذی (ف ۲۵۵ھ)

۲۔ کتاب طبقات النساک از ابوسعید احمد بن محمد غزی ابن الاعرابی (ف ۳۴۱ھ)

۳۔ کتاب اخبار الصوفیہ والزہاد از ابوبکر محمد بن داؤد بن سلیمان (ف ۳۴۲ھ)

۴۔ اللمع از محمد بن احمد بن ابراہیم مشہور بہ ابوبکر مفید جرجرائی (ف ۳۶۴ھ)

۵۔ کتاب اسماء مشایخ فارس از ابوعبداللہ محمد بن خفیف (ف ۳۷۱ھ)

۶۔ معجم الشیوخ از ابواسحاق ابراہیم بن احمد بن داؤد مستملی ملخی (ف ۳۷۶ھ)

۷۔ طبقات الصوفیہ از ابوالعباس احمد بن محمد بن زکریا زاہد نسوی خراسانی (ف ۳۹۶ھ)

۸۔ تاریخ ابوبکر محمد بن عبداللہ رازی (اُستادِ سُلمی) (ف حدود ۴۰۰ھ)

۹۔ حلیۃ الاولیاء از ابونعیم (ف ۴۳۰ھ)

۱۰۔ طبقات الصوفیہ از عبداللہ انصاری ہروی (ف ۴۸۱ھ)

۱۱۔ کشف المحجوب از علی بن عثمان ہجویری ملقب بہ حضرت داتا گنج بخش لاہوری (ف حدود ۴۵۰ھ)

۱۲۔ التصفیہ فی احوال المتصوفہ از قطب الدین ابومظفر منصور بن اردشیر العبادی

(ولادت ۴۹۱ھ)

Marfat.com

مسلمانوں کے فنون میں ایک اہم فن تذکرہ نویسی ہے۔ ہمارے نزدیک اسے تاریخ کی ایک شاخ قرار دینا درست نہیں ہے کیونکہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کی تدوین و تالیف کا آغاز پہلی صدی ہجری میں ہی ہوگیا تھا اور اسلامی تاریخ نویسی کا آغاز تیسری صدی ہجری میں ہوا۔ گویا تذکرہ نویسی یا سوانح نگاری کو تاریخ نویسی پر تقدم زمانی حاصل ہے لیکن تاریخ نویسی کے فن اور مورخین کو بہت جلد اہلِ ثروت کا سہارا مل گیا اور اس نے اتنی ترقی کی کہ عہد حاضر کے مورخین نے تذکرہ نویسی کو علم تاریخ کی ایک شاخ ہی قرار دے دیا۔ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بعد سوانح نگاری حدیث کے راویوں کے حالات جاننے کا ذریعہ بنی رہی۔ اس طرح علم اسماء الرجال کے فن کی مستقل طور پر بنیاد رکھ دی گئی۔ پھر صحابہ کرام، تابعین، حفاظ اور صالحین کے حالات پر مستقل کتابیں لکھی جانے لگیں۔ اس طرح سوانح نگاری کا فن بتدریج لیکن سبک رفتاری کے ساتھ آگے بڑھتا رہا۔

چونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے بعد صوفیہ کی عملی زندگی عوام کے لیے رہنمائی کا ذریعہ ہو سکتی تھی اس لیے اب سوانح نگاری کا مدار یہی شخصیات بننے لگیں۔

صوفیہ کے سوانح نگاری کا آغاز ہماری دانست کے مطابق اس طرح ہوا کہ ابتداء میں ان کی تعلیمات و اقوال کو عام کرنے کے لیے انھیں یکجا کیا جانے لگا۔ پھر ان اقوال کی تشریح و توضیح کے لیے رسائل مرتب ہونا شروع ہوئے۔ پھر صاحبِ اقوال کے حالات و کمالات اور نام و نسب کے بارے میں بھی ان پر اضافے ہونے لگے۔ اس طرح صوفیہ کے تذکرے وجود میں آئے۔ ابتداً میں یہ تذکرے نہایت سادہ نوعیت کے تھے اور ان کا مقصد وحید ان کی تعلیمات کو اُجاگر کرنا ہوتا تھا۔

پھر علاقائی تقاضوں اور وہاں کے باشندوں کے مزاج کے مطابق ان تذکروں میں ابواب و فصول کا اضافہ ہوتا رہا۔ ہم اس وقت صرف پاکستان و ہند میں تصنیف ہونے والے صوفیہ کے تذکروں پر بحث کریں گے۔

پاک و ہند میں وجود آنے والے ابتدائی تذکرے بڑی حد تک ان تذکروں کا پرتو ہیں جن

Marfat.com

کی فہرست ہم نے شروع میں دی ہے۔ یعنی عرب وعجم خصوصاً ماوراء النہر میں جو تذکرے لکھے گئے پاکستان وہند کی تذکرہ نویسی پر اس کے گہرے اثرات ہیں۔ یہاں تصنیف ہونے والے صوفیہ کے تذکروں میں حسب ذیل خصائص پائے جاتے ہیں:

۱۔ حالاتِ زندگی سے زیادہ ان کے مناقب احاطۂ تحریر میں لائے گئے۔

۲۔ ابتداء میں جو صوفیہ یہاں آئے ان کا مقصدِ ہجرت محض تبلیغِ دین تھا۔ ان کے راستے میں رکاوٹ بننے والے یہاں کے غیر مسلم مذہبی رہنما شعبدہ باز، جادوگر اور کاہن تھے جو اپنے کرتبوں سے یہاں کے سادہ لوح عوام کو اپنے جال میں پھنساتے تھے، ان کے مقابلہ میں صوفیہ کرام توکل و رضا کے پیکر تھے۔ جب یہ لوگ ان کے آڑے آئے تو ان مسلمان صوفیہ کرام کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے کرامت کے اظہار کی اجازت مرحمت فرمائی۔ یعنی انھیں اظہارِ کرامت کے وصف سے نوازا اور بہت سے عوام صوفیہ کرام کی محض کرامات سے متاثر ہو کر ہی راہِ راست پر آ گئے۔

۳۔ پھر یہ کرامات صوفیہ کے تذکروں میں تحریر کی جانے لگیں اور آہستہ آہستہ صوفیہ کے تذکرے محض کرامات کا مجموعہ ہی بن کر رہ گئے۔ بعض تذکرے تو اوّل سے آخر تک صوفیہ کی کرامات سے مملو ہیں۔

۴۔ اس طرح تذکروں کا مقصدِ تصنیف بڑی حد تک مجروح ہوا۔ یہاں تک کہ ایک ایسا دور آیا کہ صوفیہ کے ذاتی حالات اور تعلیمات بالکل پس منظر میں چلی گئیں اور ان کی خرقِ عادات کے قصے مزے لے لے کر بیان کیے جانے لگے۔

۵۔ بہت سے غیر محتاط، کم علم اور عقیدت کیش مریدین نے اپنے مشایخ کے اس قسم کے تذکرے مرتب کیے اور ان میں غیر ثقہ و غیر مصدقہ باتیں شامل کر دیں اور صاحبِ سوانح کی طرف غیر ثقہ باتوں کو منسوب کر دیا کہ اگر انھیں واقعی صاحبِ سوانح سے کوئی نسبت دی جائے تو ان کا اسلام مشکوک ہو جاتا ہے۔

۶۔ ایک اور اہم نکتہ یہاں کی تذکرہ نویسی کے بارے میں یہ ہے کہ یہاں "تذکرہ نویسی کا فن

Marfat.com

باقاعدہ عرب محدثین و ماہرین رجال حدیث کے ذریعہ متعارف نہیں ہوا یہی وجہ ہے کہ عربی تذکروں میں جس احتیاط، جرح و تعدیل اور اسناد و اصل کا خیال رکھا گیا ہے وہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے سوا کسی ہندی تذکرہ نویس کے ہاں نہیں ملتے۔ اس کے برعکس جن ہندوستانی مسلمانوں کے تذکرے خود ہندوستانی مصنفین نے عرب میں عرصہ تک رہ کر لکھے ہیں ان میں احتیاط کی تمام مذکورہ خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً نتائج الحرمین۔ [درحالات حضرت شیخ آدم بنوڑیؒ (ف ۱۰۵۳ھ)]

۷۔ حضرت شیخ عبدالحق دہلوی (ف ۱۰۵۲ھ/۱۶۴۲ء) چونکہ خود محدث اور نہایت محتاط مصنف تھے اس لیے انھوں نے صوفیہ کا تذکرہ اخبار الاخیار لکھ کر پاکستان و ہند کے تذکرہ نویسوں کے لیے ایک مثال قائم کر دی۔ گویا یہاں کے صوفیہ کی تذکرہ نویسی میں ایک نئے یعنی انتقاد روایات کا رواج پڑ گیا۔ گو اس کی پیروی بہت کم مصنفین نے کی تاہم اس باب میں جدید سائنٹیفک تحقیقات کی خشتِ اوّل حضرت شیخ محدث نے ہی رکھی۔

۸۔ حضرت شیخ محدث نے اخبار الاخیار (۹۹۹ھ/۱۵۹۰ء) لکھ کر تذکرہ نویسی کے فن میں جس انقلاب، تبدّل، تجدد اور تحقیق کی طرح ڈالی تھی اس کی پیروی کرنے والوں کی تعداد بہت کم ہے۔

۹۔ رہیں سیاسی کتب تاریخ، تو وہ سماجی زندگی کے آثار اور علماء و صوفیہ کے حالات سے (بجز چند) خالی ہیں۔ دراصل تذکرہ نویسوں نے تذکرہ نویسی کے فن کو بلاوجہ نہیں اپنا لیا اور یہ خیال بھی خام خام ہے کہ صوفیہ نے اپنی مدح سرائی کے لیے اپنے حالات پر تذکرے لکھوائے۔ بلکہ تذکرہ نویس شعوری طور پر سیاسی کتب تاریخ کی اس ناانصافی کو محسوس کر چکے تھے، کئی تذکرہ نگاروں نے واضح الفاظ میں اس کی شکایت بھی کی ہے۔ مثلاً محمد غوثی شطاری نے گلزار ابرار (۱۰۲۳ھ) میں قاضی منہاج سراج کی طبقات ناصری میں اس وقت کے علمی اور مذہبی حالات سے کلیتہً اجتناب کرنے پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔[1]

[1] نظامی، خلیق احمد، سلاطین دہلی کے مذہبی رجحانات۔ دہلی ۱۹۵۸ء، ص ۱۰۲

Marfat.com

۱۰۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی سے پہلے عموماً ایسے تذکرے وجود میں آئے جن میں ہر قسم کی روایات کو محفوظ کرنے کے خیال سے جمع کر دیا گیا۔ حضرت شیخ محدث کی اخبار الاخیار کے بعد تذکرہ نویسوں میں روایت کو پرکھنے کا قدرے شعور ہوا، دریافت شدہ تذکروں میں یہ شعور خاصی سُست رفتاری کے ساتھ ارتقاء کی منازل طے کرتا ہوا نظر آتا ہے۔

شیخ محدث کے بعد صوفیہ کے جو عمومی تذکرے لکھے گئے ہیں یعنی گلزار ابرار، کلمات الصادقین، ثمرات القدس، مجمع الاولیاء، سفینۃ الاولیاء، معارج الولایت، ریاض الاولیاء، مآثر الکرام اور خزینۃ الاصفیاء۔

ان تذکروں کی انفرادی خوبیوں سے قطع نظر ان میں صحتِ روایت، اصول درایت، اور شیخ محدث کے طریقۂ کار کی نہ تو تقلید ہی ملتی ہے اور نہ ہی ان کی فکر کو آگے بڑھانے کی سعی کا احساس ہوتا ہے۔

۱۱۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (ف ۱۱۷۶ھ) نے رسالہ "الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ" لکھ کر پاکستان و ہند کی تذکرہ نویسی میں مزید احتیاط، غور و فکر اور صحتِ روایت کی مثال قائم کی جس سے شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے کتبِ فکر کو عملی صورت میں استعمال کیا گیا۔

۱۲۔ آزاد بلگرامی کی مآثر الکرام میں بھی تنقید روایت، صحتِ اندراج اور اسناد کا اہتمام کیا گیا ہے اسی طرح مفتی غلام سرور لاہوری (ف ۱۳۰۷ھ) نے روایت کی صحت، کئی متضاد روایات نقل کرنے کے بعد ان میں سے مرجح روایت کی صحت کے بارے میں دلائل دینے کا اہتمام کیا ہے۔ پھر خصوصیت سے صوفیہ کے سنین ولادت و وفات کی دریافت نے بعد کے تذکرہ نویسوں کو نئی نئی راہیں نکالنے کے لیے دعوتِ فکر دی۔

Marfat.com

صُوفیہ کے جدید تذکرے

جدید تذکروں سے مراد صوفیہ کے وُہ تذکرے ہیں جنھیں اسلامی اصول رجال، روایت و درایت کے ساتھ ساتھ جدید سائنٹفک اصولوں کے مطابق تصنیف کیا گیا ہو۔ ہماری تحقیق کے مطابق پاکستان و ہند میں جدید تذکرہ نگاری کا آغاز اس وقت ہُوا جب مستشرقین یورپ نے صوفیہ کی تصانیف کے متون ایڈٹ کر کے ان پر تنقیدی حواشی و مقدمات کے اضافے کیے جب یہ ایڈیشن یہاں پہنچے تو یہاں کے مصنفین کو روایتی تذکرہ نویسی کی روش سے ہٹ کر جدید طرز اپنانے کا خیال ہوا۔

مولانا شبلی و حالی کے سوانحی ادب نے مزید غور و فکر کی دعوت دی۔ اردو کے مشہور رسالہ معارف دار المصنفین اعظم گڈھ (اجرا ۱۹۱۶ء) میں صوفیہ کرام پر تحقیقی مقالات نے اس کام کو زیادہ تقویت دے کر تصنیف و تالیف کے لیے میدان ہموار کیا۔

سیّد مقبول احمد صمدنی کی حیات جلیل (مطبوعہ ۱۹۲۹ء) حکیم سیّد شمس اللہ قادری کے صوفیہ پر مقالات اور رسالہ اسلامک کلچر حیدر آباد دکن میں پاکستان و ہند کے صوفیہ پر مختلف اہل قلم کے گراں بہا تحقیقی مقالات نے ایک ایسی فضا پیدا کر دی جس نے صوفیہ کی تصانیف کی نہ صرف اہمیت واضح کر دی بلکہ ان پر تحقیقی کام کے لیے بھی اہلِ علم کو سوچنے پر مجبور کر دیا۔

ان حالات میں جن مصنفین نے اس میدان میں نمایاں کام کیا ان میں جناب پروفیسر خلیق احمد نظامی صاحبِ تاریخ مشائخ چشت، حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی، شیخ فریدالدین گنج شکر (سوانح بزبان انگریزی) اور ترتیب و تحقیق خیر المجالس وغیرہ نے اپنے کام کا مدار صوفیہ کرام کے احوال و آثار کی دریافت اور جدید طریق کار کے مطابق ان کی ترتیب و تہذیب کی۔ ان کے بعد ہمارے ملک کے نامور محقق جناب پروفیسر محمد ایوب قادری نے تذکرہ علماء ہند کا جدید ترجمہ، تعلیقات اور مقدمات کے ساتھ اس کی اشاعت کی جس سے متاثر ہو کر اہلِ علم حضرات نے اپنے کام کے دھارے اس طرف موڑ لیے۔

Marfat.com

تذکروں کی اقسام

صوفیہ کرام کے تذکرے کئی قسم کے ہیں ان میں عمومی تذکرے وُہ ہیں جو سارے عالمِ اسلام کے صوفیہ کے احوال ومقامات کے بارے میں لکھے گئے ہیں پھر ان کی بھی کئی اقسام ہوگئیں یعنی ایک ملک کے تمام سلاسل کے صوفیہ کے حالات پر عمومی تذکرے وجود میں آنے لگے۔

تذکروں کی دوسری قسم خصوصی تذکرے ہیں۔یعنی صرف ایک سلسلۂ سلوک کے مشایخ ان میں بھی سلاسل کی شاخوں کے مطابق الگ الگ تذکرے مرتب ہوئے ہیں۔مثلاً چشتی سلسلہ میں شاخ فریدیہ، نظامیہ اور صابریہ وغیرہ۔

بعد کو تذکرہ نویسوں نے صرف اپنے سلسلۂ سلوک کے مشایخ کے حالات تحریر کرنے پر اکتفا کی۔

تذکرہ کی تیسری قسم مفرد تذکرے ہیں ان میں ایسے تذکرے شامل ہیں جو فردِ واحد کے احوال وآثار وافکار ومناقب پر مشتمل ہوتے ہیں۔یعنی اگر کسی سلسلۂ سلوک کا راہنما ایسی جاذب شخصیت کا مالک ہے تو اس کے لیے مفرد تذکرہ تحریر کیا گیا۔اس کا اطلاق غالباً ہر سلسلہ پر ہوسکتا ہے۔

تذکرہ نگاری کے قواعد وضوابط

تذکرہ نگاری کے اصول وضوابط پر اب تک کوئی مستقل کتاب وجود میں نہیں آئی اور نہ تذکرہ نویسوں نے اپنے تذکروں میں اس موضوع پر بحث کی ہے، معلوم ہوتا ہے کہ یہ گروہ اس فکر سے بے بہرہ تھا۔چند محدثین تذکرہ نگاروں کو چھوڑ کر جنہوں نے علم الرجال میں جرح وتعدیل سے استفادہ کیا ہے باقی تمام تذکرہ نویس تنقید روایات اور سندِ واصل کے اصول کو فراموش کر کے تذکرے مرتب کرتے رہے۔اس لیے ان کے ہاں اس فن کے قواعد وضوابط کی تلاش بے سُود ہوگی۔

Marfat.com

البتہ تذکرہ نگاروں کے احوال و آثار پر چند کتابیں ضرور لکھی گئی ہیں[1] جن میں اس فن کے اصول وضوابط پر توجہ نہیں دی گئی۔ پہلی کوشش میں جو کچھ ان تذکرہ نویسوں کے ذہن میں آیا انھوں نے اسے تنقیدی افکار کے بغیر ہی صفحۂ قرطاس پر نقش کر دیا۔ صوفیہ کے تذکرے ایک دوسرے کی بے ہنگم تقلید کے باعث شدید تنقیدات کی زد میں آ گئے۔

پنجاب میں تذکرہ نویسی

چونکہ کتاب حاضر کا تعلق خطۂ پنجاب سے ہے۔ اس لیے ہمیں اس مقدمہ میں صرف پنجاب کے صوفیہ کے تذکروں کے بارے میں چند نکات پیش کرنا ہیں:

"تذکرہ نگاری کے اعتبار سے پنجاب نہایت ہی محروم القسمت خطہ ہے، یہاں کا علمی سرمایہ حملہ آوروں اور مسلم دشمن حکومتوں کے ہاتھوں تباہ ہو چکا ہے۔ جو بچ رہا تھا خود مسلمانوں کی بے حسی کی وجہ سے دیمک کی نذر ہو کر تاریک کنوؤں اور دریا کی موجوں میں سما چکا ہے۔ باقی ماخذ اس قدر کم تعداد میں ہیں کہ اگر سنینِ تصنیف کے اعتبار سے ان کی فہرست مرتب کی جائے تو ایسے خلا نظر آتے ہیں جنہیں پُر کرنا ناممکن ہے۔

پنجاب کی ابھی تک کوئی باقاعدہ اور تحقیقی تاریخ نہیں لکھی گئی۔ اس موضوع پر کام کرنے والوں نے فقط رسمی ابواب کے تحت چند باتیں بنا کر ٹال دیا ہے، اس سلسلہ میں صوفیہ کے تذکروں کو اہمیت دینا یا انھیں ماخذ کی حیثیت سے استعمال کرنا تو درکنار انھیں چھو کر بھی نہیں دیکھا گیا۔

---

[1] بزرگ تہرانی: مصفی المقال فی مصنفی علم الرجال - ایران ۱۹۵۹ء

علی رضا نقوی: تذکرہ نویسی فارسی در ہند و پاکستان - تہران

احمد گلچین معانی: تاریخ تذکرہ ہای فارسی - تہران

فرمان فتح پوری: اردو شعراء کے تذکرے اور تذکرہ نگاری - لاہور ۱۹۷۲ء

Marfat.com

ضرورت اس امر کی ہے کہ پنجاب کی سیاسی، ثقافتی اور روحانی تاریخ میں جو خلا پائے جاتے ہیں انھیں پُر کرنے کی حتی المقدور کوشش کی جائے۔

ذیل میں ہم پنجاب کے صوفیہ کے چند بنیادی تذکروں کی فہرست دے رہے ہیں جن کی بنیاد پر مذکورہ کام کو آگے بڑھایا جا سکتا ہے۔

شریف التواریخ

قادریہ سلسلۂ طریقت کی ایک مشہور شاخ ہے سلسلہ نوشاہیہ جس کے بانی حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری (ف ۱۰۶۴ھ/۱۶۵۴ء) تھے۔ یہ سلسلہ زیادہ تر پنجاب میں مروج ہوا۔ پیش نظر کتاب اسی طریقۂ تصوف کی ایک تاریخ ہے۔

ضخیم و حجیم شریف التواریخ جس کی تین جلدیں اور آٹھ ہزار سے زائد صفحات ہیں، پنجاب کی تاریخِ تصوف کے لیے سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ یقیناً سلاسلِ تصوف میں سے کسی سلسلہ کا اتنا بڑا اور جامع تذکرہ آج تک مرتب نہیں ہوا جتنا شریف التواریخ ہے

مجھے شریف التواریخ کو ۱۳۸۳ھ/۱۹۶۴ء سے اب تک کئی مرتبہ دیکھنے، اس کے مختلف حصص پڑھنے اور مطلوبہ مواد کی نقل و اقتباس کا موقع ملا ہے۔ نیز اس کتاب کی تیسری جلد (۱۳۸۹ھ/۱۹۶۹ء تا ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء) راقم کی موجودگی میں تالیف کے مراحل طے کرتی رہی ہے۔ مجھے مولف کو اس کے لیے مواد جمع کرتے اور مسودۂ مبیضہ کی صورت دیتے ہوئے متعدد بار مشاہدے کا موقع ملا ہے۔

اس کتاب کی تالیف کے عمل کے عینی شاہد کی حیثیت سے مجھے چند اہم نکات پیش کرنا ہیں:

۱۔ جب ہم اس کتاب کا بلحاظ ترتیب ( ) مطالعہ کرتے ہیں

تو ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ جلد اول دوسری دونوں جلدوں سے طریقۂ تحقیق و تصنیف، استدلال، استخراجِ نتائج، وقائع کے تقابل اور اصولِ نقد و نظر کے اعتبار سے مختلف ہے۔

Marfat.com

اس کی جلد اول بالکل متقدمین کے طریقۂ تصنیف کے مطابق ہے۔ پہلی جلد کی تکمیل (۱۳۵۵ھ/۱۹۳۶ء) کے بعد ہوئی جب کہ مولف کی عمر کل ۲۹ سال تھی۔ لیکن اس کے بعد انھیں بہت کچھ مطالعہ کا موقع ملا، تجربہ، بے پناہ صلاحیتوں اور اپنی خداداد ذہانت سے انھوں نے بہت جلد مغربی طریقۂ تصنیف و تالیف کے پیروکار مصنفین کی صحبت سے اثرات قبول کر لیے، اور دوسری و تیسری جلدوں میں اس نئے رنگ کی آمیزش نے قدیم و جدید کے درمیان ایک نہایت حسین امتزاج پیدا کر دیا ہے۔ ہم نے اس درمیانی منزل کا ذکر اس لیے کیا ہے کہ مغرب کے مقلد مصنفین نے مغرب کا محض طریقۂ تصنیف اپنایا ہے، تصنیف و تالیف کے لیے جس ابتدائی اور محکم علم کی ضرورت ہوتی ہے وہ اس سے عاری ہونے کے سبب متعینہ راہوں سے بھٹک جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ تو وہ مغرب کو متاثر کر سکتے ہیں اور نہ مشرق کو کچھ دینے کے قابل رہتے ہیں۔

ہمیں فخر ہے کہ پیشِ نظر کتاب کے مولف اسی درمیانی کڑی کے ستون ہیں۔

۲۔ معاشرے کے افراد کے مختلف طبقات میں سے طبقۂ صوفیہ پر تحقیق کرنا خاصا دشوار کام ہے کیونکہ یہ گروہ اخفائے حال کو ترجیح دیتا ہے، ان کے احوال تحریر کرنے میں بڑی دشواریاں پیش آتی ہیں دوسرے اس طبقہ کے افکار کی شرح و تقریب کے لیے جن علوم کا جاننا ضروری ہے عصرِ حاضر کے اس موضوع پر کام کرنے والے مصنفین بے بہرہ ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کی کتابیں صوفیہ کے حالات کی کمتوفی تو بن جاتے ہیں لیکن ان کی صحیح تعلیمات و افکار کی فہم و تفہیم کی صورت پیدا نہیں ہوتی۔

پیشِ نظر کتاب کے مولف مروجہ دینی علوم کے ساتھ ساتھ تصوف کے علوم سے بھی بخوبی واقف ہیں اس لیے ان کی تحریر میں وہ جامعیت پائی جاتی ہے جس کا ایسی کتابوں میں ہونا لازم ہے۔

Marfat.com

۳۔ روایاتِ تصوف پر تنقید ایک عرصہ تک گستاخی تصور ہوتی رہی، لیکن شیخ محدث کی اخبار الاخیار کے منظرِ عام پر آنے کے بعد اس تصور میں خاصی تبدیلی واقع ہوئی۔ شریف التواریخ میں روایات کی پرکھ، متضاد بیانات پر سیر حاصل بحث کے بعد حتمی نتائج کا استخراج نہایت احسن طریقے پر کیا گیا ہے۔

۴۔ اس کتاب کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں شامل رجال کے تراجم کو اگر طبقات کے اعتبار سے مرتب کیا جائے تو معاشرہ کی طبقاتی تقسیم یعنی علماء و صوفیہ، شعراء و حکماء اور امراء وغیرہ کی ایک جھلک ہمارے سامنے آجائے گی۔ مثلاً اگر کسی کو پنجاب کے عربی، فارسی، اردو اور پنجابی شعراء کا تذکرہ مرتب کرنا ہو تو بلا مبالغہ اس کتاب میں ہزاروں صفحات کا مرتب شکل میں مواد مل سکتا ہے۔

۵۔ یک نظری ورق گردانی سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب صرف سلسلہ نوشاہیہ کے افراد کے حالات پر ہوگی لیکن جب آپ اسے بالاستیعاب پڑھیں تو اس میں سے ان گنت ایسے حضرات کے حالات، علمی کارناموں اور ان کی معاشرتی سرگرمیوں کی تفصیلات ملیں گی جو اس سلسلہ سے منسلک نہیں تھے کیونکہ اس کتاب میں ان کا ذکر ضمناً آیا تھا۔ مولف نے ان کے حالات بھی حواشی اور متن میں ہر جگہ بڑھائے ہیں۔

۶۔ اس کتاب میں شامل زیادہ تر ایسے افراد کے حالات ہیں جن کا تعلق پنجاب سے تھا۔ لیکن ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس سلسلہ کے افراد دنیا میں جہاں کہیں بھی گئے ہیں ان کے حالات کو نہایت جستجو کے بعد یکجا کر دیا گیا ہے۔

۷۔ گویا اگر کسی کو "سہم پنجاب در انتقالِ افکار و مردم در جہان" کے موضوع پر کام کرنا ہو تو اس کے لیے یہ کتاب ایک ناگزیر ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔

۸۔ اس کتاب کی ایک اور خصوصیت یہ بھی ہے کہ متن میں وارد ہونے والی شخصیات کے حالات حواشی میں اس خوبی سے اضافہ کیے گئے ہیں کہ متن پڑھتے وقت کسی قسم کی دشواری پیش نہیں آتی، ان میں اکثر حواشی کا تعلق غیر معروف شخصیتوں کے تراجم سے ہے۔

Marfat.com

۹۔ صوفیہ کے تذکروں میں ایک خامی یہ پائی جاتی ہے کہ وہ سنین (ولادت، وفات، اہم حوادث) سے خالی ہوتے ہیں۔ لیکن اس شریف التواریخ کے مطالعہ سے محسوس ہوتا ہے کہ مولف کو تذکروں کے اس خلاء کا خاصا احساس ہے انہوں نے نہ صرف پرانے اور غیر متحقق سنین کی تصحیح اور حک و اصلاح کی کوشش کی ہے بلکہ قدیم مصنفین کو اندراجِ سنین میں جن وجوہ کی بنا پر اشتباہات پیدا ہوئے ان کی بھی نشان دہی کی ہے نیز مولف نے متقدمین کے جو سنین خود متعین کیے ہیں ان کے لیے محکم دلائل بھی پیش کیے ہیں۔

گویا صحتِ سنین کے لیے اس کتاب کا تذکروں میں منفرد مقام ہے۔

۱۰۔ صوفیہ کے بعض تذکرے اس لیے اہم ہیں کہ ان میں صوفیہ کے احوال و آثار محفوظ کرنے کی کوشش کی گئی ہے، کئی صوفیہ کے رسائل آج ہم تک صرف اس لیے پہنچے ہیں کہ ان کے کسی نہ کسی تذکرہ نگار نے انھیں بعینہٖ اپنے تذکرے کا جزو بنا لیا ہے یا ان کے بعض کلمات ان کی تصانیف سے نقل کر دیے ہیں، جن کی وجہ سے ان کے افکار سے ہم آگاہ ہوئے۔ ان میں معارج الولایت (۱۰۹۶ھ) کا نام سرفہرست ہے جو اپنے اندر صوفیہ کے رسائل کے متون سمیٹے ہوئے ہے، یہی حال پیش نظر کتاب شریف التواریخ کا ہے۔ اگر صاحبِ ترجمہ کا ایک مکتوب ہی ملا ہے تو وہ بھی نقل کر کے اس کتاب میں محفوظ کر لیا گیا ہے۔ اگر ایسے آثار کی فہرست مرتب کی جائے جو محض شریف التواریخ کی بدولت ہم تک پہنچے ہیں یا آج تک محفوظ ہیں تو یہ خاصا طویل کام ہو جائے گا۔

۱۱۔ ایک اور اہم بات یہ ہے کہ اس کتاب کے مولف خود خطاط ہیں اور انھوں نے اپنی اس تالیف کی جس حسن و خوبی کے ساتھ کتابت کی ہے، اس دور میں اس کی مثال ملنا دشوار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے کاتبوں کے حوالے کرنے کی بجائے اسی خود نوشت نسخہ مولف کا عکس شائع کیا جا رہا ہے۔

Marfat.com

۱۲۔ شاید قارئین کو اس کتاب کی زبان پر اعتراض ہو کہ ادبی و لسانی اعتبار سے اس میں نقائص پائے جاتے ہیں لیکن ہم اس باب میں صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ مولف نے اس کتاب میں زیادہ توجہ واقعات و سنین کی صحت پر دی ہے۔ اسے آب حیات یا شعر العجم کی طرح خواہ مخواہ دلچسپ بنانے کے شوق میں لسانی قلابازیاں اور خیالی گھوڑے نہیں دوڑائے بلکہ نہایت سہل انداز بیان میں حقایق نویسی کو پُر لطف بنا دیا ہے دور آخر کے تذکرہ ہائے صوفیہ میں خزینۃ الاصفیاء کو جو مقبولیت حاصل ہے اس کی ایک وجہ اس کی نہایت آسان، سادہ اور عام فہم زبان بھی ہے۔ نیز ہم پاکستانیوں کے لیے یہ سرمایۂ افتخار ہے کہ ہمارے ملک کی قومی زبان میں ایک بیش بہا کتاب کا اضافہ ہو رہا ہے یقیناً دنیا کے کسی ادب میں اس موضوع پر ایسی اور اتنی بڑی کتاب تالیف نہیں ہوئی ہو گی۔

۱۳۔ شریف التواریخ کی ضخامت دیکھ کر اس کے فرد واحد کی تالیف باور کرتے ہوئے اہل علم کو متردد پایا گیا ہے۔ لیکن اس کی ضخامت سے زیادہ جب ہم اس کے مذکورہ محاسن سے آگاہ ہو جائیں تو شاید بعض حضرات کا وہ تردد یقین میں بدلتے ہوئے دیر نہ لگے بے شک و شبہ کتاب حاضر کے مولف نے تنہا نہایت دل جمعی کے ساتھ ایسا کام انجام دیا ہے جو اس قلیل عرصہ (تیرہ سال) میں مولفین کا ایک بورڈ بھی اس طریقہ پر نہیں کر سکتا تھا جس طرح حضرت مولف نے مستقل مزاجی سے کیا ہے۔

شریف التواریخ تین ضخیم جلدوں اور آٹھ ہزار سے زاید صفحات پر مشتمل ہے جن کے نام بھی الگ الگ ہیں:

○ پہلی جلد موسوم بہ تاریخ الاقطاب (تاریخی نام) ۱۳۵۵ھ سطور فی صفحہ ۲۰

اس جلد کے ماخذ پانچ سو سے زاید کتابوں میں، ۵ مخطوطات ہیں۔ اس میں چار فہرستیں اور طویل اشاریہ ان کے علاوہ ہے۔

Marfat.com

اس جلد کے مقدمہ میں مدارجِ ولایت ، اقسامِ اولیاء اللہ ، قطب ، غوث وغیرہ ، حالت ہائے اولیاء اللہ ، قلندر ، سالک ، مجذوب وغیرہ ، اثباتِ کراماتِ اولیا ، قرآن ، حدیث اور حکمت وغیرہ سے دلائل و مسائل بیعت ، خلافت وارشاد ، ایک سو چوالیس (۱۴۴) سلاسل اولیاء کا تذکرہ مع شجرات طریقت بیان کیا گیا ہے ۔ اس مقدمہ کے بعد حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات سے لے کر حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادریؒ تک ان کے شجرۂ طریقت کے مطابق مشایخ کے حالات لکھے گئے ہیں ۔ اس جلد کی تکمیل ۱۳۵۵ھ پر ان اکابر نے تقریظات و قطعاتِ تاریخ لکھے ہیں :

مولانا سید غلام مصطفےٰ نوشاہی ، پیر غلام دستگیر نامی اور مولانا قاضی سلام اللہ شائق ساکن چک عمر ضلع گجرات ۔

○ جلد دوم ۔ اس کی جلد دوم کا نام طبقاتِ نوشاہیہ ہے ۔ تاریخِ تکمیل ۱۷ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۱ھ ۔ صفحات ۱۴۶۶ بسطور فی صفحہ ۲۲

اس جلد کو مزید سات طبقوں میں تقسیم کیا گیا ہے :

○ طبقۂ اوّل ۔ نوشاہیہ آبائیہ ۔ اس میں مولف نے اپنے مورثِ اعلیٰ اور امام سلسلۂ نوشاہیہ حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر اپنے آباؤ اجداد کے حالات اپنے تک لکھے ہیں ۔ اس طبقہ میں گیارہ حضرات کے حالات ہیں ۔

○ طبقۂ دوم نوشاہیہ برخورداریہ ۔ اس میں حضرت نوشہ کے فرزند اکبر سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق کی اولاد کے حالات گیارہ ابواب میں سلسلۂ نسب کے مطابق لکھے ہیں جن کی تعداد ۲۵۵ ہے ۔

○ طبقہ سوم نوشاہیہ ہاشمیہ ۔ اس میں حضرت نوشہ کے چھوٹے صاحبزادے سید محمد ہاشم دریادل کی اولاد کے حالات نو ابواب میں پشت وار لکھے ہیں ان کی تعداد ۹۷ ہے ۔

Marfat.com

- طبقہ چہارم نوشاہیہ سلیمانیہ۔ اس میں حضرت سخی شاہ سلیمان نوری بھلوالی کی اولاد کے حالات دس ابواب میں تحریر کیے ہیں جن کی تعداد ۶۰ ہے۔
- طبقہ پنجم نوشاہیہ رحمانیہ۔ اس میں حضرت نوشہ کے خلیفہ شیخ عبدالرحمٰن معروف بہ پاک رحمٰن نوشاہی بھڑی والہ اور ان کے متولیوں کے حالات زمانۂ حاضرہ تک درج کیے ہیں جن کی تعداد ۴۲ ہے۔
- طبقہ ششم نوشاہیہ پیاریہ۔ اس میں حضرت نوشہ کے خلیفہ شیخ پیر محمد پیار نوشہروی ؒ اور ان کی اولاد کے حالات نو ابواب میں لکھے ہیں جن کی تعداد ۳۶ ہے۔
- طبقہ ہفتم نوشاہیہ صالحیہ۔ اس میں حضرت نوشہ کے خلیفہ سید صالح محمد چک سادہ ضلع گجرات اور ان کی اولاد کے حالات نو ابواب میں بہ تعداد ۲۲ تحریر کیے ہیں۔

گویا اس جلد میں پانچ سو سے زاید رجال کے حالات لکھے گئے ہیں، اس کے مآخذ کی تعداد ۲۷۵ ہے جن میں ۶۲ مخطوطات بھی شامل ہیں۔

- جلد سوم۔ اس کی جلد سوم کا نام تذکرۃ النوشاہیہ ہے۔ آغاز ۲۰ رجب ۱۳۸۹ھ۔ تکمیل ۲ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ اس کی ضخامت چونکہ پہلی دونوں جلدوں سے زیادہ ہے اس لیے مولف نے اسے بارہ حصوں میں تقسیم کیا ہے جس کے کل صفحات ۵۱۷۰ ہیں۔ ہر حصہ کو الگ الگ نام سے موسوم کیا ہے۔ یعنی:
  - اوّل۔ تحائف الاطہار۔ ذکر بلاواسطہ مریدین حضرت نوشہ ؒ۔
  - دوم۔ لطائف الاخیار۔ اس میں صرف ایک واسطہ سے حضرت نوشہ کے حلقۂ مریدین میں شامل حضرات کا تذکرہ ہے۔
  - سوم۔ معارف الابرار۔ تیسری پشت کے اکابر کا تذکرہ۔
  - چہارم۔ مآثر الاحبار۔ چوتھی پشت کے بزرگوں کا تذکرہ۔

Marfat.com

- پنجم - عوارف الانوار - پانچویں پشت کے افراد کا تذکرہ۔
- ششم - صحائف الاسرار - چھٹی پشت کے حضرات کا تذکرہ۔
- ہفتم - مناہج الاسرار - ساتویں پشت کے صاحبان کا تذکرہ۔
- ہشتم - شواہد الاذکار - آٹھویں پشت کے درویشوں کا تذکرہ۔
- نہم - فوائد الاذکار - نویں پشت کے اہل اللہ کا تذکرہ۔
- دہم - عمائد الادوار - دسویں پشت کے صوفیوں کا تذکرہ۔
- یازدہم - روائح الازہار - گیارھویں پشت کے فقراء کا تذکرہ۔
- دوازدہم - طوالع الاظفار - اس کی ابتداء میں ان نوشاہی بزرگوں کا تذکرہ ہے جن کا شجرۂ طریقت مولف کو دستیاب نہیں ہو سکا۔ اس کے بعد اس میں مولف نے ایسے معاصرین کے حالات لکھے ہیں جن سے ان کی ملاقات ہوئی اور ان سے کسی نوع کے تاثرات و افکار قبول کیے۔ ان میں سے اکثر ایسے معاصرین کے حالات شامل ہیں جنہوں نے مولف کی فرمائش پر اپنے خود نوشت حالات مولف کو فراہم کیے۔ گویا اس حصہ کا تعلق مولف کے حالاتِ زندگی سے زیادہ ہے۔ اس کی اہمیت معاصر دستاویز کے علاوہ یہ بھی ہے کہ مولف کے افکار و نظریات کے نشیب و فراز میں جن افراد کا دخل رہا ہے ان کا ذکر اسی آخری حصہ میں مل سکتا ہے۔

اَولیاتِ شریف التواریخ

اس گرانبہا کتاب کے مندرجات کا بغور و تقابلی مطالعہ کیا جائے تو اس کا بہت سا مواد بالکل منفرد نظر آتا ہے۔ مثلاً اس کی فہرست ماخذ میں مخطوطات کا شمار ۱۰۵۶ ہے جن میں سے بعض کے نام اس کی تین جلدوں اور تیسری جلد کے بارہ حصوں کی فہارس ماخذ میں مکرر بھی آئے ہیں، لیکن ان میں محولہ نوے مخطوطات ایسے ہیں جنہیں پہلی مرتبہ صرف اسی مصنف

Marfat.com

نے استعمال کر کے اہلِ علم سے متعارف کروایا ہے اور بجا طور پر دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ دنیائے ماخذ و مخطوطات میں ان نوّے خطی ماخذوں کی دریافت کا سہرا اسی فاضل مصنّف کے سر ہے۔

ذیل میں اسی قسم کے ماخذ کی مجمل فہرست دی جا رہی ہے تاکہ محققین بآسانی ان کا جائزہ لے سکیں۔ ان میں ناموں سے پہلے لکھے ہوئے نمبر اس کی مختلف جلدوں کی فہارس ماٰخذ کے شمار کے مطابق ہیں:

جلد اوّل

۲۵۔ اسرارِ قادر۔ مولوی محمد جان قادری بٹالوی

۳۴۔ انوار الصالحین۔ پیر معصوم شاہ نوشاہی

۳۶۔ انوار القادریہ۔ حکیم غلام قادر شاہ اثر جالندھری

۴۔ اوراد القادریہ۔ مخدوم سیّد عبد القادر اوچی

۴۶۔ بحر الاسرار۔ سیّد سعد اللہ موسوی قادری

۸۲۔ تحائف قدسیہ۔ پیر کمال نوشاہی لاہوری

۱۰۰۔ ترجیعات قادری۔ مخدوم سیّد محمد غوث گیلانی اوچی

۱۰۱۔ ترجیع القلوب۔ سیّد حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی

۱۲۶۔ تکملہ مفتاح الفتوح۔ شیخ عبد الحق محدّث دہلوی

۱۳۴۔ ثواقب المناقب۔ شیخ محمد ماہ صداقت کنجاہی

۱۵۰۔ چہار بہار (ملفوظات نوشہ صاحب) از شیخ محمد ہاشم تھریالوی

۲۰۰۔ ذکر الائمہ۔ سیّد جلال الدین حسین جعفری شیرازی

۲۰۸۔ الاجازہ (رسالہ احمد بیگ) مرزا احمد بیگ لاہوری

۲۳۲۔ سرّ مکنون۔ میاں فقیر اللہ برقندازی۔ کیریانی

Marfat.com

۲۴۴۔ کتاب الفوائد ۔ سید حافظ محمد شاہ نوشاہی

۲۵۴۔ کلید گنج الاسرار ۔ خلیفہ محمد ابراہیم برقندازی ۔ جالندھری

۲۶۳۔ گلزار فقرا ۔ حکیم کرم الٰہی فاروقی بیگووالی

۲۶۵۔ گلشن گلزار ۔ سید حسن علی شاہ سُوکی

۲۷۲۔ لطائف گُل شاہی ۔ سید گُل محمد نوشاہی

۴۰۳۔ مراۃ الغفوریہ ۔ میاں امام بخش نوشاہی لاہوری

۴۲۴۔ مصطلحات طالب حق ۔ خواجہ عمرالدین گڑھ شنکری

۴۶۲۔ مناقبات نوشاہیہ ۔ سید عمر بخش نوشاہی رسولنگری

۴۸۱۔ نتائج الاخبار ۔ خلیفہ محمد ادریس اوچی

۴۸۸۔ نسب نامہ سادات ۔ پیرکوٹ سدھانہ ۔ جھنگ

جلد دوم

۱۔ آب حیاتی ۔ سید عمر بخش نوشاہی رسولنگری

۱۴۔ انشائے نوراللہ ۔ سید حافظ نوراللہ نوشاہی فرشتہ صفات

۲۳۔ بنجیہ ۔ شیخ بہلول جالندھری

۲۵۔ تشریف الفقرا ۔ فقیر سید غلام محی الدین نوشاہی لاہوری

۵۴۔ ثمرات الافکار ۔ سید حافظ گُل احمد نوشاہِ ثانی

۵۸۔ جوامع الاسرار ۔ سید حافظ برخوردار بحرالعشق نوشاہی

۶۸۔ حقایق الآثار ۔ سید حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم نوشاہی

۶۹۔ حقایق نوریہ ۔ سید حافظ نوراللہ نوشاہی فرشتہ صفات

۷۳۔ خزینۃ الفقرا ۔ حافظ نورالدین نوشاہی گنجوی

۹۲۔ روضۃ الزکیہ ۔ سید حافظ الٰہی بخش مظہر حق نوشاہی

Marfat.com

۱۳۱۔ فتاویٰ نوشاہیہ۔ سید حافظ نوراللہ نوشاہی فرشتہ صفات

۱۳۹۔ قصائد۔ حکیم جے سنگھ گوجرانوالیہ

۱۷۰۔ مجمع اللطائف۔ سیّد حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی

۲۰۲۔ مصطلحات الصوفیہ۔ سیّد حافظ نورالله نوشاہی فرشتہ صفات

۲۰۸۔ مقامات قطبیہ۔ میاں محمد شیر قریشی

۲۴۶۔ مکتوبات نوراللہ۔ سیّد حافظ نوراللہ نوشاہی فرشتہ صفات

حاشیہ۔ تلقین نوشاہی۔ سید عمر بخش نوشاہی رسول نگری

جلد سوم۔ حصہ ۱

۶۔ اسرار الصدق۔ قاضی فضل حق صدیقی

۵۶۔ تذکرہ صدیقیاں۔ شیخ نادر حسین صدیقی

۶۲۔ تفنگ عشق مثنوی۔ مولوی عبدالحق چشتی

۹۱۔ خطوط و مراسلات۔ فقیر عزیز الدین بخاری۔ (ذخیرہ شیرانی)

۱۰۹۔ ذخیرہ معلومات۔ شیخ نادر حسین صدیقی

۱۳۳۔ شجرہ انساب (ذخیرہ شیرانی)

۱۶۷۔ کرامات حضرات مجددیہ۔ مولوی کلیم اللہ مچھیانوی

۱۷۰۔ کشکول نوشاہی۔ فقیر غلام محی الدین لاہوری

جلد سوم۔ حصہ ۲

۴۷/۲۔ رقعات ضنیت۔ شیخ محمد اکرم ضنیت کنجاہی

۵۴۔ شرح نیرنگ عشق۔ مولوی دوست محمد

۵۶۔ طب فرقانی۔ حافظ حبیب اللہ الیاسی

Marfat.com

۶۶ - کلیاتِ اشرف - مولوی محمد اشرف نوشاہی منجری (فارسی اردو پنجابی)
۷۰ - مثنوی ارژنگ عشق - شیخ عطا محمد زیرک
۸۱ - مثنوی دستور ہمت - میر محمد مراد لائق
۸۲ - مثنوی شمع محافل - میر محمد عطا حسین خاں تحسین

جلد سوم - حصہ ۳

۱۹ - تذکرۃ المشایخ - مولوی پیر میر احمد نوشاہی جھنگی والہ
۶۵ - رسالۂ تصوف - میاں غلام مرتضیٰ نوشاہی نظام آبادی
۶۸ - وحدت نامہ - فقیر غلام محی الدین نوشاہی لاہوری
۶۹ - زاد المسافرین - خواجہ غلام محمد نوشاہی

جلد سوم - حصہ ۴

۸۰ - رسالہ وراثت - مولوی محمد اشرف نوشاہی منجری
۸۲ - رقعات نور اللہ - سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات نوشاہی
۸۳ - رموز عشق - سخی امام شاہ نوشاہی وزیر آبادی
۱۰۹ - کلیاتِ قُل احمد - مولوی قل احمد فاروقی نوشاہی
۱۲۵ - گیان پرکاش - شیخ ہاشم شاہ نوشاہی ستریالوی
۱۰۰ - گیان مالا - شیخ ہاشم شاہ نوشاہی ستریالوی
۱۰ - مصباح الطلب - مولوی محمد اشرف نوشاہی منجری

Marfat.com

جلد سوم ۔ حصہ ۵

۹۳۔ سیرۃ الاولیاء ۔ مولوی غلام حسن نوشاہی راجپوری
۶۱ ۔ مجمل تاریخ خاندان ۔ فقیر صاحبان ۔ لاہور

جلد سوم ۔ حصہ ۶

۸ ۔ انوار العاشقین ۔ سید وارث علی شاہ بھاکری نوشاہی
۱۰۳۔ گلزار معانی ۔ خلیفہ محمد ابراہیم برقندازی جالندھری
۱۰۸۔ مجموعۂ خطوط بنام فقیر عزیز الدین رضا لاہوری
۱۱۳ ۔ مراسلات و روزنامچہ فقیر عزیز الدین رضا لاہوری
۱۴۰۔ نیاز نامہ اہل بیت از فقیر نور الدین منور لاہوری

جلد سوم ۔ حصہ ۷

۱۔ احوال زمانہ ۔ میاں محمد بخش نوشاہی رسولپوری
۱۰۸۔ شمس القصص ۔ میاں صالح محمد نوشاہی ۔ کوٹ جے سنگھ والہ
۱۰۹۔ طیب احمد یار ۔ مولوی احمد یار نوشاہی مرالوی
۱۱۱۔ عجیب منظر (مثنوی) مولوی شہباز خاں طلحی نوشاہی
۱۲۴۔ قصہ چہار درویش ۔ حاجی پیر بخش نوشاہی
۱۲۶۔ قصہ حاجی یار محمد قادری ۔ قاضی نبی بخش ساؤ گورھایہ
۱۴۰۔ گلزار آدم ۔ حکیم کرم الٰہی فاروقی نوشاہی بیگووالیہ
۱۴۸۔ لوامع الاعلام لسواطع الالہام ۔ مولانا محمد اعظم نوشاہی میروالی
۱۵۲۔ مراۃ القوانین ۔ منشی گنیش داس بڈھرہ گجراتی

Marfat.com

جلد سوم ۔ حصّہ ۸

۱۴ ۔ آئینۂ عرفان ۔ حکیم غلام قادر شاہ اثر نوشاہی جالندھری
۳۷ ۔ مثنوی چناں چنیں ۔ حکیم غلام قادر اثر

جلد سوم ۔ حصّہ ۹

۱ ۔ دیوان الفائز عربی ۔ مولانا نجم الدین فائز نوشاہی شادیوالی
۲ ۔ مجموع الخطب عربی ۔ مولانا نجم الدین فائز
۳۱ ۔ فضائل و مناقب اہل بیت ۔ مولانا نجم الدین فائز
۴۹ ۔ مکتوبات محمد شاہی ۔ سیّد حافظ محمد شاہ نوشاہی

جلد سوم ۔ حصّہ ۱۲

۱۴ ۔ تاریخ سادات ۔ سیّد مراد علی شاہ بخاری گُنیانوالہ

جالبِ توجہ مآخذ کے علاوہ اس کی مختلف جلدوں میں ان گنت ایسے رجال کے حالات محفوظ ہو گئے ہیں جن سے اس فن کی اکثر مطبوعہ و متعارف کتابیں یکسر خالی ہیں۔ جیسا کہ کتاب کے مندرجات سے ظاہر ہے ۔ سلسلہ نوشاہیہ کے صوفیہ کے حالات کے لیے یہ کتاب مخصوص ہے تاہم اس میں اس سلسلہ سے غیر متعلق افراد کے حالات بھی آ گئے ہیں ۔ پنجاب کے مشایخ کے حالات کے علاوہ اس کتاب میں اس خطّہ کے بہت سے شعرا کے حالات شامل کیے ہیں کہ اگر انھیں اس کتاب میں سے الگ کر لیا جائے تو شعرائے ۔ ب کا ایک ضخیم تذکرہ بن سکتا ہے۔

تاہم ذیل میں ایسے شعراء کی فہرست دی جا رہی ہے جن کے احوال و آثار کی نشاندہی پہلی مرتبہ اس کتاب کے ذریعہ ہوئی ہے۔

Marfat.com

اس کتاب کی جلد اوّل متقدمین صوفیہ کے حالات پر مشتمل ہے جن کے حالات متعارف کتب و تذکروں میں مل جاتے ہیں۔

شعرائے جلد دوم

حافظ برخوردار بحر العشق نوشاہی، حافظ محمد حیات نوشاہی، حافظ قل احمد نوشاہی، حافظ محمد شاہ محمدؔ، پیر مکھن شاہ نوشاہی لاہوری، سید عبدالہادی نوشاہی ہادیؔ۔

شعرائے جلد سوم

قاضی خوشی محمد کنجاہی، قاضی رضی الدین کنجاہی، خواجہ فضیل وحی کابلی، حافظ قائم الدین برقنداز، شاہ مراد شرقپوری، شیخ محمد فتوحی جہلمی، میاں نوشیر سندھی، عبدالرحیم سداؔ کنبوہ، شاہ نظام، علیم اللہ کیلیانوالہ، میاں غلام مرتضیٰ نظام آبادی، بابا امام شاہ سیدپوری، ہدایت اللہ مفتون، حکیم قل احمد فاروقی، محمد حسین حسینؔ، امام شاہ وزیر آبادی، مرزا شاہ امانت برقنداز، حکیم پیر بخش فاروقی، سید محکم الدین، میاں محمد جان فاروقی، میاں مردان، پیر کمال لاہوری، فقیر غلام محی الدین لاہوری، میاں پیر بخش، شاہ فقیر اللہ یکریانی، حافظ فیض بخش، خلیفہ محمد ابراہیم جالندھری (استادِ گرامی) میاں کرم بخش لاہوری، محمد امین نوشاہی، میاں محمد بخش رسول پوری، مولوی نورالدین فاروقی اور مولوی عبدالرشید عادل گڑھی۔

کتابِ حاضر کے مولف جناب سید شریف احمد شرافت نوشاہی مدظلہ دو سو سے زائد کتب و رسائل کے مولف، گنج شریف کے مرتب، سلسلہ نوشاہیہ کے اشہر ترین فرد اور اپنے سلسلہ کے دائرۃ المعارف کی حیثیت سے علمی حلقوں میں اب کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔

ہمارے ادارہ دارالمورخین کو اس نابغہ روزگار شخصیت کو اہلِ علم سے متعارف کروانے میں اولیت کا شرف حاصل ہے۔ ہمارا کتابچہ "احوال و آثار سید شرافت نوشاہی" (۱۳۹۱ھ/ ۱۹۷۱ء) اور پھر دارالمورخین کی ایک اور قابلِ فخر پیش کش گنج شریف اور اس پر ہمارے مفصل

Marfat.com

مقدمے کے ذریعہ اہلِ علم اس نادر الوجود شخصیت کے علمی کمالات سے بخوبی آگاہ ہو چکے ہیں۔

لیکن موصوف کا اصل کارنامہ شریف التواریخ جیسے بیش بہا تذکرہ کی تالیف ہے، جس کی اس وقت پہلی جلد شائع کی جا رہی ہے۔ اور جو مشارالیہ کی ناقابلِ فراموش علمی خدمت ہے اور جو چھپنے سے پہلے ہی اپنی ضخامت اور مذکورہ خوبیوں کی وجہ سے خاصی شہرت حاصل کر چکی ہے۔ اور اہلِ علم کو ایک عرصہ سے اس کتاب کی طلب تھی جسے بحمد اللہ اب عملی جامہ پہنایا جا رہا ہے۔

محمد اقبال مجددی

دارالمورخین

جون ۱۹۷۹ء

گیلانی سٹریٹ منور عزیز پارک

نیو وسن پورہ۔ لاہور

Marfat.com

مؤلف

از - سید عارف نوشاہی ،

حضرت علامہ سید شریف احمد صاحب شرافت نوشاہی مدظلہ العالی اِس عہد کے وہ کثیر التصانیف مصنف ہیں جنھوں نے علمی مرکز لاہور سے دُور رہنے اور (اسی وجہ سے) کم شہرت رکھنے کے باوجود ایسی تحقیقی اور علمی خدمات سرانجام دی ہیں جو موجودہ دَور کے دُوسرے مصنفین و محققین کے حصے میں کم آئی ہیں اور علمی تاریخ میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔

انہوں نے اپنی ستاون (۵۷) سالہ تصنیفی زندگی میں دو سو بارہ (۲۱۲) کتب تصنیف و تالیف[1] مرتب و ترجمہ کی ہیں جو اگر تمام کی تمام زیورِ طبع سے آراستہ ہو جائیں تو برصغیر پاکستان و ہند کی اسلامی تہذیب و تمدن اور تاریخ و ادب کے بہت سے نئے گوشے روشنی میں آجائیں۔ جب چار سال پہلے ان کی تحقیق و تلاش سے حضرت نوشہ گنج بخش قادری رحمہ اللہ تعالیٰ (۹۵۹ھ - ۱۰۶۴ھ / ۱۵۵۲ء - ۱۶۵۴ء) کا اردو منظوم کلام "گنج شریف" منظرِ عام پر آیا تو برصغیر میں بالعموم اور پنجاب میں بالخصوص اردو شاعری کی ابتدا کے بارے میں سابقہ نظریہ بدلنا پڑا اور اس طرح حضرت نوشہ گنج بخش کو پنجاب میں اُردو کا صاحبِ دیوان شاعر ہونے کا تقدم حاصل ہو گیا۔

"گنج شریف" کے بعد اب حضرت شرافت نوشاہی مدظلہ کی تصنیف "شریف التواریخ" شائع ہو رہی ہے جو پاکستان اور اس کے قریبی علاقوں میں سلسلۂ نوشاہیہ کی وساطت سے اسلام اور سلسلۂ قادریہ کی ترویج و توسیع اور منتسبین و متوسلین خاندان نوشاہیہ کی علمی خدمات

[1] بلحاظ مجلدات ان کتب کی تعداد دو سو بتر (۲۷۲) ہے۔

Marfat.com

کا مبسوط تذکرہ ہے۔ سلسلۂ نوشاہیہ کی ساڑھے چار سو سالہ روحانی و علمی تاریخ کی تدوین بصورت "شریف التواریخ" حضرت شرافت صاحب کا ایسا کارنامہ ہے جس کی نظیر ہمیں خاندان نوشاہی کی تاریخ میں ملتی ہے نہ موجودہ صدی میں دُوسرے معاصر سلاسلِ تصوف پر اس جامعیت سے کام ہوا ہے۔

مصنف ممدوح بروز ہفتہ ۱۹ شعبان ۱۳۲۵ھ / ۲۸ ستمبر ۱۹۰۷ء کو بمقام ساہنپال شریف تحصیل چالیہ ضلع گجرات (پاکستان) پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا اسمِ گرامی اعلیٰحضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ نوشاہی ہے۔ مصنف مدظلہ کا شجرۂ نسب درمیانی نو واسطوں سے امامِ سلسلۂ نوشاہیہ حضرت نوشہ گنج بخش" سے جا ملتا ہے۔

آپ نے اس وقت کی متداولہ کتب عربی و فارسی و اردو میں سے چند ایک اپنے جدِ بزرگوار حافظ محمد شاہ نوشاہی اور والد ماجد سے پڑھیں۔ ۴۲-۱۳۴۱ھ / ۲۴-۱۹۲۲ء میں آپ نے موضع عادل گڑھ ضلع گوجرانوالہ میں مولوی محمد حسین مبارک رقم (م ۱۳۸۳ھ / ۱۹۶۴ء) سے فنِ خوشنویسی سیکھا۔ اس کے علاوہ آپ نے کسی مکتب یا درسگاہ سے ظاہری علوم و فنون کی باقاعدہ تحصیل نہیں کی۔ چنانچہ اس پس منظر میں آپ کا موجودہ وقیع علمی کام اور بھی حیرت انگیز ہو جاتا ہے۔

۱۳۴۶ھ / ۱۹۲۷ء میں آپ کا نکاح مسنونہ ہُوا۔ دُو صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں تولد ہُوئیں اور موجود ہیں۔

آپ کی زندگی دُو اہم پہلوؤں پر محیط ہے۔ ایک روحانی اور دُوسرا علمی پہلو۔ جنہیں میں تقریباً متوازی ہی دیکھتا ہُوں۔ روحانی پہلو کے ضمن میں ہم یہ کہیں گے کہ آپ نے ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء میں اپنے والد محترم کے ہاتھ پر سلسلہ قادریہ نوشاہیہ میں بیعت طریقت کی اور اُن سے خلافت پائی۔ اور اس وقت دربار نوشاہی ساہنپال شریف کے سجادۂ رشد و ہدایت پر آپ ہی متمکن ہیں۔ تاہم اپنے علمی و تحقیقی کارناموں کے باعث پنجاب کے سجادہ نشینان

Marfat.com

میں آپ کا مقام بالکل منفرد و ممتاز ہے۔

یہاں آپ کی تصانیف و مرتبات کی بلحاظ موضوع ایک نہایت ہی مجمل و مختصر فہرست پیشِ خدمت ہے جس سے آپ کے علمی تبحر اور تنوع کا اندازہ ہو سکے گا۔ (غیر اردو کتابوں کے آگے زبان کی تصریح کر دی گئی ہے)

تصنیفات

تفسیر : ۱۔ درالیتیم فی فضائل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (عربی)

۲۔ علوم القرآن

حدیث : ۳۔ الروض الجنان فی احادیث سید الانس والجان

فقہ : ۴۔ انوار السیادت فی آثار السعادت۔ ۵۔ تحفۃ المحبین فی جواز سماع العاشقین۔

۶۔ سیادت العلویہ۔ ۷۔ صحیفۂ مسائل۔ ۸۔ نقشبندیوں میں سجدۂ تعظیم۔

۹۔ وعظ نوشاہی۔

مناظرہ : ۱۰۔ سجادہ نشین۔ ۱۱۔ ظفر حنفیہ بر فرقۂ احمدیہ۔ ۱۲۔ فیصلہ حقہ۔ ۱۳۔ مراۃ الحق۔

۱۴۔ مناظرہ شیعہ و سُنّی

تصوف : ۱۵۔ اثبات صحبۃ الحسن مع الامام ابی الحسن۔ ۱۶۔ ارشاداتِ سلیمانیہ۔

۱۷۔ الاسرار والمعارف (مطبوعہ)۔ ۱۸۔ برکات المحبوب فی زیارۃ السالک والمجذوب۔ ۱۹۔ جواہرات۔ ۲۰۔ جواہر مکنون۔ ۲۱۔ خزائن الاسرار۔

۲۲۔ ذخائر الجواہر فی بصائر الزواہر۔ ۲۳۔ ضیاء العارفین۔ ۲۴۔ فیض چشتیہ (فارسی)، ۲۵۔ کلمات طیبات (فارسی)۔ ۲۶۔ کلمات قدسیہ (مطبوعہ)

۲۷۔ کنز المعرفت۔ ۲۸۔ گوہر آبدار۔ ۲۹۔ لطائف الاشارات (مطبوعہ)۔

۳۰۔ ہدایۃ السالکین۔

Marfat.com

تاریخ : ۳۱۔اعجاز التواریخ (فارسی مطبوعہ) ۔ ۳۲۔ اعداد التاریخ ۔ ۳۳۔تاریخ ساہنپال ۳۴۔تاریخ سلاطین ۔ ۳۵۔تاریخ عباسی ۔ ۳۶۔شریف التواریخ ۔ ۳۷۔واقعات جنگ ۱۹۶۵ء پاک و ہند ۔

تذکرہ : ۳۸۔آثار محمد شاہی ۔ ۳۹۔اذکار نوشاہیہ (مطبوعہ) ۔ ۴۰۔ارشاد الاخیار ۔ ۴۱۔اعلیحضرت نوشاہی معاصرین کی نظر میں ۔ ۴۲۔انوار نوشاہیہ (مطبوعہ) ۴۳۔تحفۂ نوشاہی ۔ ۴۴۔تذکرۃ المخدرات ۔ ۴۵۔تذکرہ شعرائے نوشاہیہ۔ ۴۶۔تذکرہ محمد شاہی ۔ ۴۷۔تذکرہ مصنفین نوشاہیہ ۔ ۴۸۔تذکرہ میر نواب ۔ ۴۹۔تذکرہ نوشاہِ عالیجاہ ۔ ۵۰۔تذکرہ نوشہ گنج بخش (مطبوعہ) ۔ ۵۱۔تذکرہ نوشاہی کا اردو ترجمہ ۔ ۵۲۔جواہر نوشاہیہ ۔ ۵۳۔حیات ربانی ۔ ۵۴۔خلیفہ اعظم ۔ ۵۵۔ذکر نوشاہی (مطبوعہ) ۔ ۵۶۔شاہ عبدالرحمٰن پاک (مطبوعہ) ۔ ۵۷۔صحیفہ نور ۵۸۔طراز الاولیا (عربی) ۔ ۵۹۔عروۃ الوثقیٰ فی آثار المصطفیٰ ۔ ۶۰۔عواقب المعاقب تعلیق ثواقب المناقب (فارسی) ۔ ۶۱۔القول المعظم فی مناقب الامام الاعظم (مطبوعہ) ۔ ۶۲۔کلید بخشش ۔ ۶۳۔ماثر الجمال ۔ ۶۴۔مراۃ الامین ۔ ۶۵۔نوشاہ زمان ۔

فضائل و مناقب : ۶۶۔ الاستنباہ فی انتساب النوشاہ (فارسی) ۶۷۔ اقوال اکابر مشایخ و مورخین در حق نوشاہ عالیجاہ ۔ ۶۸۔خزینۃ الکمالات ۔ ۶۹۔خصائص القادریہ فی فضائل النوشاہیہ ۔ ۷۰۔زبدۃ الکرامات ۔ ۷۱۔عمدۃ المقامات ۔ ۷۲۔قسطاس القادریہ بموازنۃ قرطاس النقشبندیہ (فارسی) ۷۳۔نظائر والاشباہ فی مناقب اولاد النوشاہ (فارسی) ۔ ۷۴۔الیواقیت المرجان فی مناقب الشیخ عبدالرحمٰن (فارسی)

نسب نامے : ۷۵۔جمہرۃ النسب کا اردو ترجمہ ۔ ۷۶۔حدیقۃ الانساب ۔

Marfat.com

شجرے : ۷۷۔ زبدۃ السلاسل ۔ ۷۸۔ سلاسل اولیاء اللہ۔

مراجع (کتابیات) : ۷۹۔ تبرکات اوچ متبرکۂ گیلانی (بصورت مقالہ مطبوعہ) ۔
۸۰۔ حیات نوشہ گنج بخش کے آخذ (بصورت مقالہ مطبوعہ) ۔ ۸۱۔ دریائے لطافت در فہرست تالیفات شرافت ۔ ۸۲۔ ریاض العلوم (فہرست تصانیف و مرتبات و کتب مکتوبہ بخامہ سید شرافت نوشاہی) ۔ ۸۳۔ فہرست تصانیف شرافت سنین وار ۔ ۸۴۔ فہرست مضامین تذکرۃ النوشاہیہ جلد سوم از شریف التواریخ ۔ ۸۵۔ فہرست مضامین گنجینۂ سروری ۔ ۸۶۔ مآخذ احوال مشایخ نوشاہیہ۔

مکاتیب : ۸۷۔ کتاب المسطور بین الشرافۃ والطور ۔ ۸۸۔ مراسلۃ العظیم بین الشرافۃ والسلیم ۔ ۸۹۔ مقالات النورانی بین الشرافۃ والسرور الکیانی ۔ ۹۰۔ مکاتبۃ اللطیف بین الامین والشریف ۔ ۹۱۔ مکاتیب الاطہر بین الشرافۃ والاختر۔ ۹۲۔ مکتوبات شرافت (جذباتِ محبت) ۔ ۹۳۔ مکتوبات شرافت (یادگار محبت)

روزنامچے : ۹۴۔ روزنامچۂ شرافت (مختلف سنین)

سفرنامے : ۹۵۔ بیان الاسفار ۔ ۹۶۔ ثبات الایقان فی سفر الملتان ۔ ۹۷۔ حدائق الانوار فی زیارۃ السادۃ الابرار (سفرنامۂ اوچ) ۔ ۹۸۔ سفرنامۂ حج ۔ ۹۹۔ ہدیہ باب سفرنامۂ خوشاب ۔

اوراد : ۱۰۰۔ شجرہ قادریہ نوشاہیہ صلواتیہ ۔ ۱۰۱۔ شجرہ قادریہ نوشاہیہ صلواتیہ بصورت دیگر۔ ۱۰۲۔ شجرہ شریف نوشاہیہ منظوم لامیہ ۔ ۱۰۳۔ شجرہ شریف نوشاہیہ منظوم نونیہ۔ ۱۰۴۔ شریف الصلوات علی سید الکائنات (عربی۔ مطبوعہ) ۔ ۱۰۵۔ شمس الانوار ترجمۂ گنج الاسرار (فارسی۔ مطبوعہ) ۱۰۶۔ صلوٰۃ الحسنیٰ (عربی)
۱۰۷۔ ظہور الانوار فی زیارت النبی المختار ۔ ۱۰۸۔ فیض القادریہ فی سلسلۃ

Marfat.com

النوشاہیہ (مطبوعہ) - ۱۰۹- قادریہ دعائیں -

عملیات : ۱۱۰- افضل الاعمال - ۱۱۱- تحفۂ محبوب - ۱۱۲- ذخیرۂ عملیات - ۱۱۳- عملیات شرافت (مطبوعہ)

ادب : ۱۱۴- ارمغان امینیہ (مطبوعہ) - ۱۱۵- شاہد نامہ (فارسی) - ۱۱۶- ضرب الامثال (پنجابی) - ۱۱۷- لطائف علیہ (مطبوعہ)

تحقیق و تنقید : ۱۱۸- "آثار شرافت کا تجزیہ" مولفہ برق پر ایک نظر - ۱۱۹- "اصلاح شجرہ شریف نوشاہی" تالیف برق (مطبوعہ) - ۱۲۰- البرق علی البرق - ۱۲۱- برق کی کتاب "گلدستہ نوشاہی" کا محاکمہ - ۱۲۲- برق کی کتاب "نوشہ پیر" کا تجزیہ - ۱۲۳- برق کی کتاب "نوشہ گنج بخش" کا محاسبہ - ۱۲۴- تحقیق الاخبار - ۱۲۵- تعیین الحدود جواب حقیقت وحدت الوجود - ۱۲۶- تنقیدات بر شخصیات - ۱۲۷- "تنقید سدید بر ضرب شدید" مولفہ برق - ۱۲۸- کشف الحقایق (مطبوعہ) ۱۲۹- ضرب النعلین - ۱۳۰- معارف بجواب "تعارف سلسلہ نوشاہیہ" مولفہ برق -

طب : ۱۳۱- رموز الطب -

خواب نامے : ۱۳۲- بشارات متعلقہ بشارت - ۱۳۳- خواب ہائے شرافت - ۱۳۴- رؤیائے صالحہ - ۱۳۵- بشرات شرافت -

بیاضیں : ۱۳۶- افکار شرافت - ۱۳۷- تحریر شرافت - ۱۳۸- تفریح المورخین - ۱۳۹- توضیح العلوم - ۱۴۰- خزینۃ العلوم - ۱۴۱- خزینہ شرافت - ۱۴۲- درکتا لیضاً ۱۴۳- دستور شرافت - ۱۴۴- سفینۂ شرافت - ۱۴۵- فوائد شرافت - ۱۴۶- فوائد متفرقہ - ۱۴۷- گنجینۂ شرافت - ۱۴۸- مخزن نوشاہی - ۱۴۹- یادگار شرافت -

متفرقات : ۱۵۰- دستور الاخوان - ۱۵۱- فروغ انجمن - ۱۵۲- یاران شرافت -

Marfat.com

مرتبات

علومِ قرآنی : ۱۔تبیان القرآن از حضرت سید حافظ قُل احمد نوشاہی (فارسی) ۲۔تفسیر نوشاہی از اعلیٰحضرت سید غلام مصطفےٰ نوشاہی۔۳۔ختمات القرآن از حضرت سید بشارت نوشاہی۔ ۴۔صد ختم کلام اللہ از حضرت سید بشارت نوشاہی ۔ ۵۔فالنامہ قرآنی (فارسی) از حضرت سید حافظ نور اللہ نوشاہی۔

فقہ : ۶۔مواعظ نوشہ پیر (پنجابی۔مطبوعہ)

تاریخ : ۷۔تاریخ نامہ قلعہ رہتاس (فارسی۔مطبوعہ)۔۸۔عیون التواریخ از اعلیٰحضرت سید غلام مصطفےٰ نوشاہی۔

تذکرہ : ۹۔اذکار الابرار از پیر نواب علی نوشہروی۔۱۰۔اذکار الصالحین از میاں محمد حیات شرقپوری۔ ۱۱۔انوار الصالحین از پیر معصوم شاہ۔ ۱۲۔تذکرہ سید بشارت نوشاہی از گوہر نوشاہی۔ ۱۳۔تشریف الفقراء (فارسی) از فقیر غلام محی الدین لاہوری۔۱۴۔روزنامچہ محمد شاہی از حضرت سید حافظ محمد شاہ نوشاہی۔ ۱۵۔کتاب المناقب (فارسی) از اعلیٰحضرت سید غلام مصطفےٰ نوشاہی۔۱۶۔کشکول نوشاہی (فارسی) از فقیر غلام محی الدین لاہوری۔

تصوف : ۱۷۔روزِ عشق (پنجابی) از سخی امام شاہ وزیر آبادی۔ ۱۸۔زاد التقویٰ از اعلیٰحضرت سید غلام مصطفےٰ نوشاہی۔ ۱۹۔گنج شریف (اردو و پنجابی) از حضرت نوشہ گنج بخش" (اردو حصہ مطبوعہ)۔ ۲۰۔معارف تصوف از حضرت نوشہ گنج بخش (فارسی۔مطبوعہ)

مکاتیب : ۲۱۔انشائے نور اللہ از حضرت سید حافظ نور اللہ نوشاہی (فارسی)
۲۲۔رقعات فتیمت کنجاہی (فارسی۔مطبوعہ)۔ ۲۳۔رقعات نور اللہ (فارسی)

Marfat.com

ازہمان - ۲۴ - رقعات نوشاہی از اعلیٰحضرت سید غلام مصطفےٰ نوشاہی
۲۵ - مکتوبات اعظیہ از مولانا محمد اعظم میرووالی - ۲۶ - مکتوبات تعزیتِ فتنارت
۲۷ - مکتوبات نوراللہ از سید حافظ نوراللہ نوشاہی (فارسی) - ۲۸ - مکتوبات
نوشاہی از اعلیٰحضرت سید غلام مصطفےٰ نوشاہی - ۲۹ - مکتوبات یوسفیہ از
محمد یوسف مروانوی -

سفرنامے : ۳۰ - زینۃ الاوراق سفرنامۂ عراق از پیر نواب علی نوشہروی

نسب نامے : ۳۱ - تلخیص جمہرۃ النسب (عربی)

شجرے : ۳۲ - گلزار آدم - ۳۳ - گلزار فقرا - ہر دو از مولوی حکیم کرم الٰہی فاروقی -

اوراد و عملیات : ۳۴ - بستان الاوراد از حضرت سید حافظ قل احمد نوشاہی -
۳۵ - جوامع الاسرار از حضرت سید حافظ محمد برخوردار نوشاہی - ۳۶ - گنج الاسرار
از حضرت نوشہ گنج بخش (مطبوعہ) - ۳۷ - مخزن الاعمال از حضرت سید
حافظ قل احمد نوشاہی - ۳۸ - مخزن القادریہ از محمد حیات شرقپوری -
۳۹ - وظیفۂ امینیہ از حضرت سید محمد امین نوشاہی -

ادب : ۴۰ - بہارِ عشق از سائیں خدا بخش - ۴۱ - جذباتِ عشق از شعرائے نوشاہیہ -
۴۲ - رشحاتِ امین از محمد امین نوشہروی - ۴۳ - سی حرفی ہائے نوشاہی
از اعلیٰحضرت سید غلام مصطفےٰ نوشاہی - ۴۴ - سیلابِ عشق از شاہد رضا -
۴۵ - شاہنامۂ نوشاہی از اعلیٰحضرت سید غلام مصطفےٰ نوشاہی - ۴۶ - کلیات اشرف
از مولوی محمد اشرف فاروقی منچری -

لغات : ۴۸ - لغات نوشاہی از سید حافظ قل احمد نوشاہی

طب : ۴۹ - مجربات محمد شاہی از حضرت سید حافظ محمد شاہ نوشاہی - ۵۰ - مصباح
العلاج از سید حافظ قل احمد نوشاہی - ۵۱ - مفتاح العلاج از حضرت سید

Marfat.com

حافظ الٰہی بخش نوشاہی۔

تضمین : ۵۲۔ ترویح القلوب از حضرت سید حافظ محمد حیات نوشاہی ۵۳۔ ثمرات الافکار از حضرت سید حافظ قل احمد نوشاہی ۵۴۔ حقائق الآثار از حضرت سید حافظ جمال اللہ نوشاہی۔ ۵۵۔ حقایق نوریہ از حضرت سید حافظ نور اللہ نوشاہی ۵۶۔ روضۃ الزکیہ فی حقایق العلیہ از سید حافظ الٰہی بخش نوشاہی۔ ۵۷۔ مہذب الفوائد از حضرت سید حافظ محمد شاہ نوشاہی۔ ۵۸۔ لطائف گل شاہی از سید گل محمد نوشاہی۔ ۵۹۔ وسائط العلوم از حضرت سید حافظ قل احمد نوشاہی۔

مراجع (کتابیات) : ۶۰۔ فہرست کتب خانۂ اعظمیہ از مولانا محمد اعظم میرووالی۔

شریف التواریخ اور اس کے مصنّف محترم کے بارے میں دانشوروں کی آرا

۱۔ پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی فاضل جامعہ عباسیہ بہاولپور۔ منشی فاضل ایم۔ اے۔ لاہور

"(شرافت صاحب) سلسلہ قادریہ نوشاہیہ میں اپنے والد کے ہاتھ پر بیعت ہوئے اور خلافت و اجازت حاصل ہوئی۔ شمس الفقرا کا خطاب پایا۔۔۔۔ بڑے محنتی، خلیق اور متقی انسان ہیں۔ وہ بحر العلوم والفنون ہیں"۔ (تذکرہ علمائے اہل سنت و جماعت لاہور۔ حاشیہ ص ۴۰۲)

"سید شرافت نوشاہی نے صوفیا و مشایخ کی روحانی تاریخ میں زبردست تحقیقی کام کیا۔ خصوصیت سے انھوں نے اپنے خاندان نوشاہی کے عالی قدر بزرگانِ دین کے سوانح و حالات لکھ کر علمی دنیا میں نام پیدا کیا۔ وہ فنِ تاریخ گوئی، تذکرہ نویسی، تاریخی حقایق کی جستجو میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ انہوں نے شریف التواریخ لکھ کر علمی دنیا میں ایک عظیم کارنامہ انجام دیا ہے"۔ (ایضاً، ص ۴۰۳)

Marfat.com

۲۔ پروفیسر محمد ایوب قادری ۔ گورنمنٹ اردو کالج ۔ کراچی

"فاضل مولف مولانا سید شریف احمد شرافت نوشاہی حضرت نوشہ گنج بخش کی اولاد امجاد میں ہونے کا شرف رکھتے ہیں۔ وہ ایک معروف شیخ طریقت، عالم، فاضل، مصنف اور مورخ ہیں۔ اُن کی ساری زندگی تبلیغ و تذکیر اور تصنیف و تالیف میں گزری ہے۔ ان کی تصنیفات کی تعداد کم و بیش دو سو ہے۔ ان کا اہم تاریخی شاہکار "شریف التواریخ" ہے۔ جو تقریباً آٹھ ہزار صفحات پر محیط ہے۔ یہ مشاہیر پنجاب (سلسلہ نوشاہی) کا دائرۃ المعارف ہے۔" (تذکرہ نوشہ گنج بخش مولفہ حضرت سید شرافت نوشاہی۔ دیباچہ از پروفیسر محمد ایوب قادری۔ ص ۱۴-۱۵)

۳۔ آقائے محمد حسین تسبیحی ۔ سابق کتابدار کتاب خانہ گنج بخش ۔ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان ۔ اسلام آباد

"یکے از تالیفات او (حضرت شرافت نوشاہی) "شریف التواریخ" نام دارد کہ دائرۃ المعارف علوم اسلامی بہ زبان اردو است۔" (مقالہ بعنوان "گنجینۂ نوشاہی" از آقائے تسبیحی۔ مطبوعہ روزنامہ "پارس" شیراز۔ شمارہ ۲۹۵۰۔ مورخہ ۸ دیماہ ۱۳۵۴ھ شمسی)

"بہترین مورخ ضیاء الدین برنی صاحب تاریخ فیروز شاہی و ابو الفضل و فیضی صاحب آئین اکبری و اکبر نامہ در زبان فارسی در پاکستان بودہ اند در قدیم، و سید شریف احمد شرافت نوشاہی مولف "شریف التواریخ" بزبان اُردو در سہ جلد در ہشت ہزار صفحہ در عصر حاضر۔" (کتاب خانہ ہائے پاکستان، تالیف آقائے تسبیحی۔ جلد اول مقدمۂ مولف ص ۱۵ و متن ص ۸۰) فارسی پاکستانی و مطالب پاکستان شناسی جلد دوم، ص ۳۰۲۔

Marfat.com

۴۔ ڈاکٹر رچرڈ۔ ایم۔ ایٹن۔ اسسٹنٹ پروفیسر اورنٹیل سٹڈیز یونیورسٹی آف اریزونا۔
ٹکسن اریزونا۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ۔

Saiyid Sharif Ahmad Sharafat Naushahi has therefore inherited a rich tradition of Punjabi history and Islamic mysticism. Moreover, unlike many *sajjada-nishins* of the subcontinent who have become rich landowners and have consequently neglected the mystical or intellectual aspects of the tradition. Saiyid Sharafat has assiduously cultivated this tradition. He has mastered Persian and Arabic in addition to his native Punjabi and Urdu. He has collected and preserved in his private library the essays, biographies, histories and discourses of previous members of the Naushahia *silsila*. Indeed, his Persian manuscript collection is one of the richest of its kind in the Punjab. He has not only collected such works, but he has made his own permanent contribution to Naushahia literature. I refer to his impressive tone, the *Sharif al-Tawarikh*, an exhaustive compilation of the history and literature of the Naushahia *silsila*, written in manuscript in his own hand and consisting of three volumes in fourteen sections, totalling 8,000 pages. In this work Saiyid Sharafat Naushahi has drawn on the entire body of manuscript and published literature concerning his own family, and it will remain the most definitive work on the subject.

(" اعجاز التواریخ " مصنفہ حضرت شرافت نوشاہی۔ تعارف مصنف از ڈاکٹر رچرڈ)
مولانا محمد شمس الدین۔ تاج کتب نادرہ۔ لاہور

" یہ (حضرت شرافت نوشاہی) پنجاب کے زبردست عالم، محقق اور مصنف بزرگ ہیں۔ اُن کا اوڑھنا بچھونا، اٹھنا، چلنا پھرنا صرف اور صرف علم ہے۔ علم کی طلب ان کے رگ و پے میں سرایت کر گئی ہے۔" (احوال و آثار سید شرافت نوشاہی" مولفہ

Marfat.com

محمد اقبال مجددی ۔ ماخوذ از مقدمۂ مؤلف ص ۸)

۶ ۔ سید غلام رسول برق نوشاہی ہاشمی ۔ ڈوگہ ۔ ضلع گجرات

"شریف التواریخ مصنفہ مجسم شرافت سید شریف احمد صاحب شرافت دام فیوضہم سلسلہ (نوشاہیہ) کے حالات اور حضور (نوشہ گنج بخش) کی سوانح حیات کا بیش بہا اور نایاب ذخیرہ ہے۔" (کتاب "شجرہ شریف نوشاہی" مصنفہ برق نوشاہی ۔ طبع اول، ص ۹)

جناب برق نے اپنی دوسری کتاب "لوامع البرکات فی تحقیق السادات" ص ۱، اور ۴۸ پر "شریف التواریخ" کے حوالے سے حضرت شرافت نوشاہی کو "رئیس المحققین" "زین المجتہدین" "شمس المورخین" "امیر الشعراء" اور "قدوۃ الفقہا" لکھا ہے۔

۷ ۔ اعلیحضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ نوشاہی ۔ والد بزرگوار مصنفِ "شریف التواریخ"

"ہمارا لڑکا اِس وقت خاندان نوشاہی کا مجدد ہے ۔ مجدد کا ترجمہ ہے "پرانی بات کو نیا کرنے والا۔" اُس نے نوشاہی خاندان بلکہ تصوف کو از سرِ نو تازہ کیا ہے۔ یہی کام مجددوں کا ہے۔" (کنز المعرفت (ملفوظات اعلیٰ حضرت نوشاہی) جلد دوم، باب اوّل، ص ۱۹)

"فرمایا شریف احمد تم نے کتاب "شریف التواریخ" کی تصنیف میں امام محمد بن اسمٰعیل بخاری جیسی محنت کی ہے اور خداوند تعالیٰ نے خود ہی اس کی تالیف میں مدد کی ہے۔" (ایضاً، ص ۱۲۶)

۸ ۔ صاحبزادہ مولانا نور محمد نصرت نوشاہی ۔ سجادہ نشین درگاہ حضرت شاہ مراد ۔ شرقپور شریف ۔ ضلع شیخوپورہ ۔

مولانا شرافت ایک کہنہ مشق شاعر، ایک پختہ ادیب، ایک زبردست مقرر، ایک عظیم ترین مفکر اور ایک جید عالم ہیں ۔ ان کی حساس طبیعت نے خاندان کی

Marfat.com

جو جو خدمات انجام دی ہیں وہ آنے والی نسلوں کے لیے باعثِ فخر و نازہیں ۔ آپ کی خاندانی تواریخ و سیر کی حقایق نگاری، عام معلومات کی ذخیرہ اندوزی، کتب قدیمہ و جدیدہ کے مطالعہ سے اور مسائل خفیہ وجلیہ کی مطابقت میں موجودہ روشن کے ساتھ ساتھ مقالہ نویسی آج کے ادبی فضا میں امتیازی حیثیت رکھتی ہے ۔ حال و مستقبل کی فضاؤں میں خوشگواری پیدا کرنے کے لیے آپ نے جو اسلامی مقالات، اسلامی موضوعات اور اسلامی اسباق پیش کیے ہیں ۔ وہ تنوع و فصول کے آئینہ میں گراں بہا جواہر دھرے معلوم ہوتے ہیں ۔

میں شرافت صاحب کو اپنے بچپن ہی سے جانتا ہوں ۔ میرا اور ان کا گہرا واسطہ ہے ان کے ظاہری و باطنی کیفیات کا جو میں نے مشاہدہ کیا ہے وہ لوحِ قرطاس پر رقم نہیں ہوسکتا ۔ مولانا موصوف بچپن سے لے کر آج تک خاندانی ارتقاء کے لیے تالیف و تصنیف کے مشغلہ میں پورے انہماک سے کام کرتے چلے آرہے ہیں ۔ اور یہ حقیقت ہے کہ نوشاہیت کے دائرۂ عمل کو وسیع تر کرنے کے لیے آپ کا وجود مسعود نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں ۔ ان کے خیالات میں فلسفیاتی اور ہر قسم کے معلوماتی و جذباتی سمندر موجزن ہیں اور فکر رسا انھیں اسلامی ثقافت کو درخشاں کرنے کے لیے آمادہ رکھتی ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ روز و شب وہ یک توجہی کے ساتھ محنت کیے جارہے ہیں ۔ ان کی ذات کا قریب سے مطالعہ کرنے والا انسان ان کی دن رات کی ان تھک محنت دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے ۔ آپ جب خطاب کرتے ہیں تو لطائف و حقایق، معارف و ظرائف اور علمی و ادبی بارش کا نزول ہوتا ہے ۔ ہر سامع ان کے پھولوں کی دائمی نکہت سے فرحت حاصل کرتا ہے ۔ ان کا بولنا، بولنا نہیں بلکہ آتش نوائی ہے جو لادینی اور ملحدانہ سامراج پر ایٹمی توانائی کی قوت رکھتی ہے ۔

آپ اس وقت پیدا ہوئے جب خاندان نوشاہیہ میں علمی اعتبار سے

Marfat.com

انحطاط ہوتا جا رہا تھا۔ اُس وقت میدانِ علم میں اُترے جب ہزاروں نفوس کی تمنائیں بکثرت ان کا ساتھ دے رہی تھیں اور اس وقت خدمات کے لیے میدانِ اجتہاد میں آئے جب برطانیہ نے ہر خاندان کا شیرازہ بکھیر کر اس کی قوتِ ایمان کو غارت کر لیا تھا۔

آپ خوشنویس بھی ہیں۔ خطِ نستعلیق، خطِ شمسی، خط نسخ اور عصری خط کے ماہرین اساتذہ میں سے ہیں۔ آج کی تحریر میں میں خاندان نوشاہی کے ہر منسلک فرد کو پیغام دینا چاہتا ہوں کہ وہ شرافت کے روشن آفتاب کی جگمگاتی کرنوں کو اپنے دل میں سمو لے اور اس کی روشنی کو لے کر آج کے ہر تاریک گوشہ کو منور کر دے۔

ے

پرشد ز فضل ایزدی دامان آرزو
صد شکر حق کہ نعمتے یک عام یافتیم

از نور محمد نصرت

(ارمغان امینیہ۔ مقدمہ ص ۳، ۲۴ جنوری ۱۹۷۹ء)

۹۔ ڈاکٹر وحید قریشی۔ اورنٹیل کالج۔ پنجاب یونیورسٹی۔ لاہور

"شریف التواریخ ایک مفصل دائرۃ المعارف کی حیثیت رکھتی ہے کسی قدر اختصار سے شائع ہو سکے تو تصوف کی تاریخ میں ایک اہم اضافہ ہے" (تاثرات ڈاکٹر وحید قریشی مکتوبہ در روزنامچۂ سید عارف نوشاہی مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۷۵ء در لاہور)

عصری تقاضا یہ ہے کہ حضرت شرافت نوشاہی مدظلہ کے سوانح اور علمی کارناموں پر ناقدانہ نقطۂ نظر سے ایک مستقل اور مفصل کتاب لکھی جائے۔ تاہم ان کے حالات و تصانیف پر ہمارے زیرِ نظر مقالہ سے بیشتر معلومات درج ذیل کتب سے مل سکتی ہیں:

۱۔ محمد اقبال مجددی ۱۔ "احوال و آثار سید شرافت نوشاہی" مطبوعہ دار المورخین

Marfat.com

لاہور - ۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء

۲- سید شریف احمد شرافت نوشاہی

۱- دریائے لطافت در فہرست تالیفات شرافت - خطی

۲- ریاض العلوم - خطی

۳- شریف التواریخ - جلد دوم موسوم بہ "طبقات النوشاہیہ" صفحہ ۲۴۶ - ۲۸۱ خطی (خودنوشت حالات)

شریف التواریخ جلد سوم موسوم بہ "تذکرۃ النوشاہیہ" حصہ دہم ملقب بہ "عمائد الادوار" خطی - صفحہ ۲۱۹ - ۲۵۷ (مصنف مدظلہ نے اپنے یہ حالات اپنے والد بزرگوار کی تصانیف و ملفوظات سے ماخوذ کیے ہیں)

۴- فہرست تصانیف شرافت سنین وار - خطی

(مذکورہ بالا چاروں کتابیں مصنف ممدوح کے ذاتی کتب خانہ واقع ساہن پال شریف - ضلع گجرات میں موجود ہیں)

۳- سید شفیق الرحمٰن نوشاہی ۱- معارف شرافت - خطی مملوکہ مصنف - ساہن پال شریف

۴- مولانا محمود احمد قادری کانپوری تذکرہ علمائے اہل سنت ص ۴۱

۵- مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری لاہوری تذکرہ اکابر اہل سنت ص ۳۶۰

۶- میاں محمد دین کلیم قادری تذکرہ مشایخ قادریہ ص ۲۷۷

۷- سرہنگ خواجہ عبدالرشید کراچوی تذکرہ شعرائے پنجاب فارسی ص ۲۰۵

Marfat.com

فہرس الفہرست

شریف التواریخ جلد اول موسوم بنام "تاریخ الاقطاب"

تصنیف

سید شرافت نوشاہی

فہرست اول - مجمل - ۳

فہرست دوم - مفصل - ۵

فہرست سوم - یہ اُن بزرگوں کے حالات کی فہرست ہے جن کے احوال مشایخ سلسلہ قادریہ نوشاہیہ کی اولاد ہونے اور خلفا ہونے کی حیثیت سے اس کتاب میں اپنے اپنے عنوانات سے درج ہوئے ہیں - ۴۸

فہرست چہارم - یہ اُن مستورات عالیات و عارفات کاملات کے حالات ہیں جن کے احوال مشایخ سلسلہ قادریہ نوشاہیہ کی ازواج ہونے یا اولاد ہونے یا خلفا ہونے کی حیثیت سے اس کتاب میں علیحدہ عنوانات سے درج ہوئے ہیں ۵۷

Marfat.com

انتباہ

کتاب ختم ہو جانے کے بعد مفصل اشاریہ لکھا گیا ہے۔ جس کے عنوانات یہ ہیں۔

رجال و شخصیات	۷۱	۱۰
قبائل و اقوام	۱۳	۱۳
سلاسل فقراء	۱۷	۱۴
مذاہب و ادیان	۲۰	۱۴
بلاد و اماکن	۲۱	۱۴
حصون و قلعے	۳۱	۱۴
جبال و پہاڑ	۳۱	۱۴
جنگلات و علاقے	۳۲	۱۴
آثار و عیون	۳۲	۱۴
مدارس و مکاتب	۳۲	۱۴
مساجد و معابد	۳۳	۱۴
مقابر و گورستان	۳۳	۱۴
فہرست کتابیات	۳۵	۱۴
قصیدہ ملامطور در مدح شرافت	۶۰	۱۴

Marfat.com

اوّل

فہرستِ مضامین

کتاب شریف التواریخ جلد اول موسوم بہ تاریخ الاقطاب مولفہ خادمِ اہل اللہ

فقیر ابو الریاض شریف احمد شرافت علوی عباسی قادری نوشاہی سابنپالی

فہرستِ مجمل

مضامین کتاب	نمبر صفحہ	مضامین کتاب	نمبر صفحہ
حمد و نعت	۲	فصل چہارم حالات شیخ حبیب عجمیؒ	۴۵۷
سبب تالیف	۶	فصل پنجم حالات شیخ داؤد طائیؒ	۴۷۰
باب اوّل	۱۵	فصل ششم حالات شیخ معروف کرخیؒ	۴۸۵
فصل اوّل فہرست اسمائے کتب	″	فصل ہفتم حالات شیخ سری سقطیؒ	۴۹۹
فصل دوم اقسام و مدارج ولایت	۴۸	فصل ہشتم حالات شیخ جنید بغدادیؒ	۵۲۲
فصل سوم اقسام اولیاء اللہ	۵۳	فصل نہم حالات شیخ ابوبکر شبلیؒ	۵۸۲
فصل چہارم حالتہائے اولیاء اللہ	۱۰۴	فصل دہم حالات شیخ عبد الواحد تمیمیؒ	۶۲۳
فصل پنجم اثبات کرامات اولیاء اللہ	۱۰۸	فصل یازدہم حالات شیخ ابو الفرح طرطوسیؒ	۶۲۷
فصل ششم دلائل بیعت طریقت	۱۱۸	فصل دوازدہم حالات شیخ ابو الحسن ہکاریؒ	۶۳۰
فصل ہفتم بیان خرقہ خلافت و ارشاد	۱۴۱	فصل سیزدہم حالات شیخ ابو سعید مخرمیؒ	۶۳۸
فصل ہشتم سلاسل فقراء اہل اللہ	۱۴۵	فصل چہاردہم حالات حضرت غوث الاعظم جیلانیؒ	۶۴۴
باب دوم	۱۷۵	فصل پانزدہم حالات سید عبد الوہاب گیلانیؒ	۷۵۶
فصل اوّل حالات حضرت محمد رسول اللہ	″	فصل شانزدہم حالات سید صفی الدین گیلانیؒ	۷۸۳
فصل دوم حالات حضرت امام علی المرتضیٰؓ	۲۸۴	فصل ہفدہم حالات سید احمد گیلانیؒ	۷۸۵
فصل سوم حالات حضرت خواجہ حسن بصریؒ	۴۱۸	فصل ہژدہم حالات سید مسعود گیلانیؒ	۷۹۳

Marfat.com

فصل نوزدہم حالاتِ سید علی گیلانیؒ	۷۹۸
فصل بستم حالاتِ شاہ میر گیلانیؒ	۸۰۸
فصل بست یکم حالاتِ سید شمس الدین گیلانیؒ	۸۱۴
فصل بست دوم حالات سید محمد غوث گیلانیؒ	۸۱۹
فصل بست سوم حالاتِ سید مبارک حقانیؒ	۸۶۱
فصل بست چہارم حالات شاہ معروف خوشابیؒ	۸۶۹
فصل بست پنجم حالات سخی شاہ سلیمان نوریؒ	۸۸۱
فصل بست ششم حالات سید شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخشؒ	۹۱۶
خاتمہ کتاب	۱۰۵۳
مناجات بجناب قاضی الحاجات	۱۰۵۴
شجرہ شریف اردو منظوم	۱۰۵۸

Marfat.com

مفصل فہرست دوم

حمد و نعت	۵	ط	۲۳
سبب تالیف	۶	ظ	۲۴
باب اوّل	۱۵	ع	〃
فصل اول فہرست کتب ترتیب حروف تہجی	〃	غ	〃
الف	〃	ف	۳۵
ب	۱۸	ق	۳۶
ت	۱۹	ک	〃
ث	۲۴	گ	۳۸
ج	〃	ل	۳۹
چ	۲۵	م	〃
ح	〃	ن	۴۱
خ	۲۶	و	۴۷
د	۲۷	ھ	〃
ذ	۲۸	ي	〃
ر	〃	فصل دوم ولایت کے اقسام	۴۸
ز	۲۹	لفظ ولی کی تحقیق	〃
س	۳۰	ولی کی تعریف	۴۹
ش	۳۲	ولایت کے اقسام	۵۰
ص	۳۳	ولایت کے انواع	۵۱
ض	〃	ولایت کے درجات	۵۲

Marfat.com

لایت کے مراتب	۵۳	رجال تحت اسفل	۹۶
صل سوم اولیاء اللہ کے اقسام	〃	رجال بُدلاء	۹۷
ولیاء اللہ	〃	رجالِ مُحدثین	〃
زدالافراد	۵۴	رجال افراد	〃
فراد	۵۵	رجال الماء	۹۸
فردون	〃	رجال آدمی المشرب	〃
ردِ محبوب	۵۶	رجال نوحی المشرب	〃
طب الاقطاب	〃	رجال حبیبون	۹۹
غب	۵۸	رجال الفتح	۱۰۰
غوث	۶۰	رجال قائم بحقوق اللہ	〃
امین	۶۲	رجال الحنان	〃
اوتاد	۶۴	رجال الغیب	〃
نقباء	۶۵	رجال تحکیم وزوائد	〃
نجباء	۶۶	رجال قوۃ المتین	〃
محدثاء	۶۷	رجال معارج العلیٰ	۱۰۱
مکتومان	〃	رجال ایام ہفتہ	〃
اخیار	〃	رجال ابراہیمی المشرب	〃
ابرار	۶۸	رجال اشتیاق	〃
ابدال	〃	رجال مفیض العلوم	〃
رجال حواریون	۹۶	رجال رفق ولینت	۱۰۲
	۶	رجال ہیبت	

Marfat.com

رجال ہیبت وجلال	۱۰۲	خضر وقت	۱۰۶
رجال ختم الاولیاء	〃	صوفی ابوالوقت	۱۰۷
رجال امداد ورحمت	〃	صوفی ابن الوقت	〃
رجال آہنیون	〃	مجذوب	〃
رجال تبسم وشفقت	〃	سالک	۱۰۸
رجال الغنی	۱۰۳	فصل پنجم اثبات کرامات اولیاء	〃
رجال الاستطاعۃ	〃	کرامت	۱۰۹
رجل جامع قبض وبسط	〃	غذائے روح	〃
رجل شابہ مسیح	〃	قوتِ قلب	۱۱۰
رجل متصل عالم	〃	ثمراتِ قربِ نوافل	〃
رجل عظیم الحال	۱۰۴	کرامت کا ثبوت قرآن سے	۱۱۱
رجل خائف	〃	کرامت کا ثبوت حدیث سے	۱۱۲
فصل چہارم اولیاء اللہ کی حالتیں	〃	کرامت کا ثبوت تصوف سے	۱۱۴
مرید	〃	کرامت کا ثبوت حکمت سے	۱۱۵
مراد	۱۰۵	مراتبِ ارواح	۱۱۶
پیر	〃	کرامت کا ثبوت سائنس سے	۱۱۷
کامل	〃	فصل ششم بیعت کے دلائل ومسائل	۱۱۸
اکمل	〃	بیعت کا ترجمہ	۱۱۹
مکمل	۱۰۶	بیعت کے اقسام	〃
قلندر	〃	بیعت کے دلائل قرآن سے	۱۲۰

Marfat.com

بیعت کے دلائل حدیث سے ۱۲۵
بیعت کے دلائل آثارِ صحابہ سے ۱۲۹
مستورات کی بیعت کے دلائل ۱۳۰
شرائط مُرشد ۱۳۳
طریقۂ بیعت ۱۳۵
مسائل بیعت ۱۳۶

فصل ہفتم خرقہ کے اقسام ومسائل ۱۴۱
خرقہ ″
پیراہنِ خرقہ ۱۴۲
حقیقتِ خرقہ ″
اقسامِ خرقہ ″
مسائل خلافت ۱۴۳

فصل ہشتم سلاسل فقرا کا بیان ۱۴۵
سلاسل فقرا ″
خلفائے اربعہ ″
چار اور چودہ خاندان ۱۴۶
نوادر ″
نسبیہ ″
کرنیہ ″
عدیہ ″

طیفوریہ ۱۴۷
جنیدیہ ″
گازرونیہ ″
طرطوسیہ ″
سہروردیہ ۱۴۸
فردوسیہ ″
پنج چشت ″
زیدیہ ″
عیاضیہ ″
ادہمیہ ″
ہُبَیریہ ″
چشتیہ ″

فروعاتِ سلاسل فقرا بترتیب حروف تہجی ″
— ابدالیہ ۱۴۹
ابوالعلائیہ ″
احراریہ ″
+ ارزان شاہی ۱۵۰
اسمٰعیل شاہی ″
۱۴۷ — اکبریہ ″
• امام شاہی ″
انصاریہ

Marfat.com

انصاریہ	۱۵۰	جیب شاہی	۱۵۴
انواریہ	۱۵۱	حامیہ	〃
اولیایہ	〃	حسین شاہی	〃
اُویسیہ	〃	حکیمیہ	〃
بدریہ	〃	حلاجیہ	〃
بدویہ	〃	حلویہ	〃
بڈھن شاہی	〃	حمزہ شاہی	۱۵۵
برخورداریہ	۱۵۲	حمویہ	〃
برقندازیہ	〃	خاکساریہ	〃
بسویہ	〃	خرّازیہ	〃
بکتاشیہ	〃	خفزویہ	〃
بھڑل شاہی	〃	خفیفیہ	〃
بہلول شاہی	〃	خوارزمیہ	〃
بہلولیہ	۱۵۳	رحمانیہ	〃
جامیہ	〃	رزاق شاہی	۱۵۶
جباریہ	〃	رزاقیہ	〃
جلالیہ	〃	رسوقیہ	〃
جلیلیہ	〃	رسول شاہی	〃
چوکھا شاہی	〃	رفاعیہ	۱۵۷
جھلی شاہی	〃	روشن شاہی	〃

Marfat.com

زاہدیہ		۱۵۷	صوفیہ		۱۶۰
پیماریہ	—	〃	طاؤسیہ		〃
سخاویہ	—	〃	عطاریہ		〃
سدوشاہی		〃	علائیہ		۱۶۱
سدوشاہی ۲		〃	علوانیہ	—	〃
سروری	—	۱۵۸	عیدروسیہ		〃
سعیدیہ	—	〃	غفورشاہی		〃
سلمانیہ		〃	غوریہ		〃
سہاگ شاہی		〃	فاضل شاہی		〃
سہلیہ		〃	فاضلیہ		۱۶۲
سیّاریہ		۱۵۹	فتحیہ		〃
سیدشاہی	—	〃	فخریہ		〃
سیدشاہی ۲		〃	فرہادیہ		〃
سیدشاہی ۳	—	〃	قادریہ		〃
شاذلیہ	—	۱۶۰	قاسم شاہی ۱		۱۶۳
شطاریہ		〃	قاسم شاہی ۲	—	〃
شہبازیہ		۱۶۰	قاسمیہ		〃
صابریہ		〃	قبیسیہ		〃
صدرشاہی		〃	قدوسیہ		〃
صفویہ		〃	قشیریہ		۱۶۴

Marfat.com

قصاریہ	۱۶۴	مقیم شاہی	۱۶۸
قلندر شاہی	〃	ملّا شاہی	〃
قلندریہ ۱	〃	منعمیہ	〃
— قلندریہ ۲	〃	مولویہ	〃
— قیصیہ	〃	میاں خیل —	〃
کرمانیہ ۱	۱۶۵	میراں شاہی	۱۶۹
— کرمانیہ ۲	〃	میر شاہی —	〃
کریمیہ	〃	ناتھ شاہی	〃
کمیلیہ	〃	نصیریہ	〃
لال شہبازیہ	〃	نظام شاہی	〃
لیویہ	۱۰۶	نظامیہ	〃
مجددیہ	〃	نعمت شاہی —	〃
محاسبیہ	〃	نقشبندیہ	۱۷۰
محمد شاہی	〃	نوحیہ	〃
— محمود شاہی	〃	نوربخشیہ	۱۷۱
مخدوم شاہی	〃	نوریہ	〃
مخدومیہ	۱۶۷	نوشاہیہ —	〃
مداریہ	〃	وفائیہ	〃
مرتضےٰ شاہی	۱۶۸	وہابیہ —	〃
مغربیہ	〃	ہاشم شاہی —	〃

Marfat.com

ہاشمیہ — ۱۷۱

ہمدانیہ ۱۷۲

یونسیہ — ″

فضیلتِ طریقہ قادریہ ″

باب دوم تذکرۂ مشائخ ۱۷۵

فصل اوّل ″

حالات حضرت محمد رسول اللہ ؐ ″

اوصافِ جمیلہ ″

نام وکنیت ۱۷۶

نسب نامہ پدری ۱۷۷

نسب نامہ مادری ۱۷۸

تاریخ ولادت ″

جائے ولادت ″

واقعاتِ ولادت ۱۷۹

رضاعت ″

شق صدر ″

تربیت ۱۸۰

کفالت جدامجد ″

کفالتِ ابوطالب ″

سفر شام ″

تزویج خدیجہ رض ۱۸۱

تعمیر کعبہ ″

توحید پرستی ″

طلوع آفتابِ رسالت ۱۸۲

تبلیغ اسلام ۱۸۳

تعذیبِ مسلمین ″

ہجرتِ حبش ″

شعبِ ابوطالب میں محصور ہونا ۱۸۴

عام الحزن ″

معراج ″

فرضیت نماز ۱۸۵

ہجرت ″

تاریخ ہجرت ″

سنہ ۱ ۱۸۶

سنہ ۲ ″

سنہ ۳ ۱۸۷

سنہ ۴ ″

سنہ ۵ ″

سنہ ۶ ″

سفر شام ۱۸۸

سنہ ۷

Marfat.com

شمہ ۸	۱۸۸	معجزات	۲۰۳
شمہ ۹	〃	معجزہ قرآن مجید	〃
شمہ ۱۰	〃	معجزہ معراج شریف	۲۰۴
شمہ ۱۱	۱۸۹	معجزہ شق القمر	۲۰۵
اخلاق و عادات	〃	عام معجزات	〃
خرقہ فقر	۱۹۱	عملیات	۲۰۷
عبادت و ریاضت	〃	برائے دفعیہ کرب	〃
حلیہ اقدس	〃	برائے رفع ہم و غم	〃
لباس	۱۹۲	برائے دفعیہ قرع	۲۰۸
آپ کے فضائل شریف	〃	برائے ادائگی قرض	〃
حضرت آدم ؑ پر فضیلت	۱۹۳	برائے نظر بد	〃
حضرت ادریس ؑ پر فضیلت	〃	برائے محروق	۲۰۹
حضرت نوح ؑ پر فضیلت	۱۹۴	برائے قضائے حاجات	〃
حضرت ابراہیم ؑ پر فضیلت	〃	مکتوبات	۲۱۰
حضرت یوسف ؑ پر فضیلت	۱۹۶	مکتوب شاہ روم کے نام	〃
حضرت موسےٰ ؑ پر فضیلت	۱۹۷	مکتوب شاہ حبش کے نام	۲۱۱
حضرت داؤد ؑ پر فضیلت	۱۹۹	مکتوب شاہ اسکندریہ و مصر کے نام	۲۱۲
حضرت سلیمان ؑ پر فضیلت	〃	معاہدات	۲۱۴
حضرت عیسےٰ ؑ پر فضیلت	〃	امن نامہ	
آپ کے خصائص شریف	۲۰۰	عہد نامہ	۲۱۵

Marfat.com

ہدایات	۲۱۵	قصیدہ جنیہ	۲۵۸
ہدایت نامہ ۱	۲۱۶	اسمائے نبوی	۲۵۹
ہدایت نامہ ۲	۲۱۹	نود و نہ نام	〃
نقش نگین	۲۲۳	اسمار الحسنیٰ سے موسوم ہونا	۲۶۵
خطبات	〃	وصالِ محبوب	۲۶۸
طرز بیان	〃	علالتِ طبع	〃
خطبہ	۲۲۴	آخری جماعتِ نماز	〃
کلماتِ طیبات	۲۲۵	وصیتیں	〃
سند شریف	〃	آخری خطبہ	۲۶۹
چہل احادیث	۲۲۶	آخری دن	〃
ازواجِ مطہرات	۲۲۸	لقائے حبیب	۲۷۰
اولادِ کرام	۲۳۴	تجہیز و تکفین	۲۷۱
خلفائے عظام	۲۳۶	نماز جنازہ	〃
اصحابِ سبعہ	۲۵۰	تدفین	۲۷۲
تبرکات	۲۵۱	تاریخ وفات	〃
تبرکاتِ قسطنطنیہ	〃	مدفن پاک	۲۷۳
تبرکاتِ لاہور	۲۵۲	مرثیہ	〃
سند زیاراتِ مذکور	۲۵۳	قطعۂ تاریخ	〃
تبرکاتِ ایچ شریف	۲۵۶	تعمیر روضۂ اقدس	〃
ادعیات	〃	۱۳۸۸ھ	〃

۱۳۸۸ھ

Marfat.com

۵۵۰ھ	۲۷۳	۵۵۷ھ	۲۷۷
۶۰۹ھ	〃	۶۵۴ھ	۲۷۹
۸۳۱ھ	۲۷۴	۱۲۱۹ھ	۲۸۰
۸۳۵ھ	〃	۱۲۲۰ھ	〃
۸۹۹ھ	〃	۱۲۲۸ھ	۲۸۱
۹۵۰ھ	〃	۱۲۲۹ھ	〃
۱۲۳۳ھ	〃	۱۲۳۳ھ	〃
۱۲۵۲ھ	〃	۱۲۳۴ھ	〃
مسجد نبوی	〃	۱۳۴۴ھ	〃
۷ھ	〃	سادات مدینہ منورہ	〃
۱۷ھ	۲۷۵	ہر چیز میں محمدی ظہور	۲۸۲
۲۹ھ	〃	فصل دوم	۲۸۴
۸۸ھ	〃	حالات حضرت علی المرتضیٰؓ	〃
۹۶ھ	۲۷۶	اوصاف جمیلہ	〃
۱۶۱ھ	〃	نام و کنیت	〃
۲۰۲ھ	〃	نسب نامہ پدری	〃
۸۸۸ھ	〃	نسب نامہ مادری	〃
۱۲۶۰ھ	〃	تاریخ ولادت	۲۸۵
واقعات عظیمہ	۲۷۷	تربیت	〃
۶۳ھ	〃	اسلام میں سبقت	〃

Marfat.com

تکریم وجہ ۲۸۵
جان نثاری ۲۸۶
جہاد فی سبیل اللہ 〃
غزوۂ بدر 〃
غزوۂ احد 〃
غزوۂ خندق ۲۸۷
غزوۂ بنی قریظہ 〃
غزوۂ خیبر 〃
علم بردار ہونا ۲۸۸
تجہیز و تکفین نبوی 〃
وزارتِ خلفائے ثلاثہ 〃

خلافت نبوی 〃
جنگِ جمل ۲۸۹
جنگِ صفین 〃
جنگ نہروان ۲۹۰
سندھ پر پہلا حملہ 〃

علوم ۲۹۱
علم قرآن 〃
علم کتب سماوی ۲۹۲
علم تفسیر 〃

علم قرأت ۲۹۲
علم حدیث ۲۹۳
علم فقہ 〃
مسائل فقہ ۲۹۵
علم فرائض ۲۹۶
مسئلہ منبریہ 〃
مسئلہ وراثتِ خنثیٰ ۲۹۸
علم کلام •
مسئلہ توحید ۲۹۹
علم تصوف ۳۰۰
علم نحو ۳۰۱
علم فصاحت ۳۰۲
صنعتِ تجنیس ۳۰۳
صنعتِ ایجاز 〃
علم شعر 〃

مناجات ۳۰۴
علم تعبیر رویا ۳۰۸
علم جفر و جامعہ 〃
علم نجوم ۳۰۹
تاریخ اہرام مصر 〃

علم حساب

Marfat.com

علم حساب	۳۰۹	کمالاتِ تامہ	۳۲۳
کسورِ تسع کا مخرج	۳۱۰	حلیہ اقدس	۳۲۴
مسئلہ دیناریہ	۳۱۱	لباس	۳۲۵
علم طب	〃	خلافتِ طریقت وارشاد	۳۲۶
علم معمّا	۳۱۲	عطائے کلاہِ چہار ترکی	۳۲۷
اسم اعظم	〃	تلقینِ ذکر	〃
علم کیمیا	۳۱۳	تعلیمِ اسرار	〃
علم کتابت	〃	فنا و نیستی	۳۲۹
علم اعداد الوفق	۳۱۴	فضائل وکمالات	۳۳۰
علم لدنی	〃	فضائل احادیث سے	۳۳۴
عجیب فیصلے	۳۱۵	حدیثِ اول	۳۳۵
حاضر جوابیاں	۳۱۸	حدیثِ دوم	۳۳۶
عبادات واخلاق	〃	حدیث سوم	۳۳۷
نماز	۳۱۹	سیادت	۳۴۵
روزہ	〃	تفضیل	۳۴۰
زکوٰۃ	〃	ازالۂ اعتراض	۳۴۲
حج حرمین الشریفین	۳۲۰	مقامات	۳۴۶
غذا	〃	کرامات	۳۴۹
سخاوت	۳۲۱	ردّ الشمس	〃
محاسن اخلاق		تلاوتِ قرآن	۳۵۰

Marfat.com

عملیات	۳۵۰	مغفوریت اولاد	۳۷۳
برائے حفاظت از درندگان	〃	ائمہ اثنا عشر	〃
برائے قضائے حاجات	۳۵۱	تلامذہ حدیث	۳۹۴
برائے قبولیت دعا	〃	غلام	۳۹۵
برائے عجائب وغرائب	〃	حاجب	〃
تصنیفات	〃	عامل	〃
مکتوبات	۳۵۸	کاتب	〃
مکتوب عامل ہمدان کے نام	〃	خلفائے عظام	۳۹۶
مکتوب عامل آذربیجان کے نام	۳۵۹	اصحاب مرتضوی	۴۰۵
مکتوب امیر شام کے نام	۳۶۰	تبرکات	۴۰۶
بیعنامہ	۳۶۲	مدحیات	۴۰۷
نقش نگین	〃	قصیدہ	〃
خطبات	〃	اسمائے مرتضوی	۴۰۹
خطبہ	〃	نود نہ نام	〃
ادعیات	۳۶۴	رباعی استخراج اسم علی	۴۱۱
دعاء	۳۶۵	واقعہ شہادت	〃
کلمات طیبات	〃	ایام آخری	۴۱۳
معرفین کمال	۳۶۸	تاریخ شہادت	۴۱۴
ازواج مطہرات	〃	قاتل کے متعلق فرمان	〃
اولاد کرام	۳۷۰	وصایا	۴۱۵

علاج

Marfat.com

علاج ۴۱۵
تاریخ وفات 〃
مدفن پاک 〃

مرثیہ ۴۱۶

قطعہ تاریخ ۴۱۷

فصل سوم ۴۱۸

حالاتِ حضرت خواجہ حسن بصریؒ ۰
اوصافِ جمیلہ ۰
نام ونسب 〃
ولادت 〃
زمانے فاروقی 〃

تربیت ۴۱۹
دعائے ام المومنین 〃
تحصیلِ علوم 〃
مرتبہ تابعیت 〃
خدمتِ قرآن ۴۲۰
واقعہ توبہ 〃

بیعت وخلافت ۴۲۱
تلقین ذکر 〃
بیعتِ روحی 〃

مشائخ صحبت ۴۲۱
سماع حسن بصری عن علی ۴۲۲
ریاضت ومجاہدہ ۴۲۲

کثرتِ بکا ۴۲۴
خشیتِ الٰہی 〃
کسرِ نفسی 〃
یادِ آخرت 〃
عید کا دن ۴۲۸
کمالِ ایمان 〃
انکسار 〃
نمازِ استسقا 〃
سترِ عیوب 〃
سبق اخلاص ۴۲۹
تجرید کو پسند کرنا 〃
اضطراب 〃
ایثار 〃
سماع ووجد ۴۳۰

مواعظ حسنہ 〃
مجلسِ وعظ 〃
وعظ میں استقامت ۴۳۱

Marfat.com

وخطا بوجہ اللہ ۴۳۱
مقاماتِ فقر
محبتِ فقر
مقامِ خوف
مقامِ ہیبت ۴۳۲
مقامِ محبت
فنا و نیستی
کرامات
انفجارِ آب
تصرف فی الاشیاء ۴۳۳
طیِ ارض
تاثیرِ زبان
جنات کا مستفیض ہونا ۴۳۴
کشفِ قبور
امدادِ نبی ﷺ ۴۳۵
قبولیتِ دعا
عملیات
برائے چشم زخم
برائے حصولِ تقوے ۴۳۶
برائے دفعِ بلیات

برائے کشفِ ارواح و جمیع مقاصد ۴۳۶
برائے زیارتِ نبوی ۴۳۷
مکتوبات
مکتوب اول
مکتوب دوم ۴۴۰
مکتوب سوم
کلماتِ طیبات ۴۴۱
معرفین کمال ۴۴۸
اولادِ کرام ۴۴۹
خلفائے عظام ۴۵۰
واقعۂ وفات ۴۵۵
ندائے غیبی
تاریخ وفات
مدفنِ پاک ۴۵۶
قطعۂ تاریخ
فصل چہارم ۴۵۷
حالاتِ حضرت شیخ حبیب محمد ؒ
اوصافِ جمیلہ
نام و نسب ۴۳۶
واقعۂ توبہ

بیعت و خلافت

Marfat.com

بیعت وخلافت	۴۵۷	طیِ ارض	۴۶۲
بیعتِ روحی	۴۵۸	پانی پر چلنا	۴۶۳
ایثار	〃	نظرِ رحمت	۴۶۴
عبادت	〃	ہلاکِ فاسق	〃
ریاضت	〃	**علمیات**	
ترکِ دنیا	〃	اعدامِ موجود	〃
توکل	۴۵۹	برائے ہدایتِ حق	〃
رقتِ قلب	〃	برائے حصولِ مقاصد	۴۶۵
وحشت عن الغیر	〃	کلماتِ طیبات	〃
مقاماتِ فقر	〃	معرفین کمال	〃
مقامِ محبت	〃	اولادِ کرام	۴۶۶
مقامِ رضا	۴۶۰	خلفائے عظام	〃
مقامِ یقین	〃	سلسلہ حبیبیہ	۴۶۷
مسئلہ عجیبہ	〃	واقعۂ وفات	۴۶۸
کرامات	۴۶۱	آخری وصیت	〃
استجابتِ دعا	〃	ندائے غیب	〃
فتوح غیبی	〃	تاریخ وفات	〃
مائدۂ غیب	۴۶۲	مدفن پاک	〃
خزینۂ غیب	〃	قطعہ تاریخ	〃
انوارِ ذاتی	〃	**فصل پنجم**	۴۷۰

Marfat.com

حالات حضرت شیخ داؤد طائی	۴۷۰	گریہ و بکا	۴۷۲
اوصافِ جمیلہ	〃	ایفائے عہد	〃
نام و نسب	〃	تجرید	〃
تحصیلِ علوم	〃	تفرید	〃
علمِ حدیث	〃	اشتغالِ بحق	۴۷۵
ثقاہت	〃	تقوٰے	〃
تلامذہ حدیث	〃	تحقیرِ نفس	〃
علمِ فقہ	۴۷۱	فراغِ خاطر	〃
تدوینِ فقہ	〃	اجتناب از اہلِ دنیا	〃
واقعۂ توبہ	〃	دنیوی مال سے پرہیز	۴۷۶
بیعت و خلافت	۴۷۲	سماع و وجد	〃
بیعتِ روحی	〃	**مقاماتِ فقر**	۴۷۷
مشائخ صحبت	〃	محبتِ فقرا	〃
ترکِ دنیا	〃	مقامِ انس	〃
ریاضت و مجاہدہ	۴۷۲	تجلّیِ صفات	〃
اضطراب	〃	**کرامات**	〃
وحشت عن الغیر	۴۷۳	تولیدِ فرزند	〃
دنیا سے بے تعلقی	〃	**عملیات**	〃
شرم و حیا	〃	برائے رحمتِ حق تعالیٰ	〃
تفکر و محاسبہ	۴۷۴	برائے زیارتِ نبوی	۴۷۸
		برائے محبت	

Marfat.com

برائے محبت زوجین	۴۷۸	بیعت وخلافت	۴۸۶
کلمات طیبات	〃	بیعت روحی	〃
معرفین کمال	۴۸۰	مشائخ صحبت	〃
خلفائے کرام	〃	طہارت	〃
واقعۂ وفات	۴۸۲	روزہ ورغبت دعا	۴۸۷
وصیت	〃	حلم وبردباری	〃
تجہیز وتکفین	〃	پردہ پوشی	〃
ندائے غیب	۴۸۳	انکسار	۴۸۸
واقعات بعد از وفات	〃	حیا	〃
تاریخ وفات	〃	یتیم پروری	〃
مدفن پاک	〃	ذوق وشوق	〃
قطعۂ تاریخ	۴۸۴	طعام	〃
فصل ششم	۴۸۵	نفس سے خطاب	〃
حالات حضرت شیخ معروف کرخی رح	〃	تجرید	〃
اوصاف جمیلہ	〃	مقامات فقر	۴۸۹
نام ونسب	〃	تجلّی ذات	〃
ولادت	〃	کرامات	〃
تحصیل علوم	〃	استجابت دعا	〃
قبول اسلام	۴۸۶	تصرف فی القلوب	〃
اسلام والدین	〃	طی ارض	۴۹۰

Marfat.com

عملیات ۴۹۰
برائے عفو جرائم ″
برائے حصول مرتبہ ابدال ″
برائے حل مہمات ۴۹۱
برائے فرزند نیک ″
برائے حصول کوثر ″
تصنیفات ″
کلمات طیبات ۴۹۲
معرفین کمال ۴۹۴
تلامذہ کرام ۴۹۵
خلفائے عظام ″
سلسلہ کرخیہ ۴۹۶
واقعہ وفات ″
وصایائے آخرین ″
تجہیز و تکفین ۴۹۷
واقعات بعد از وفات ″
تاریخ وفات ″
مدفن پاک ۴۹۸
قطعہ تاریخ ″
فصل ہفتم ۴۹۹

حالات حضرت شیخ سری سقطی ؒ ۴۹۹
اوصاف حمیدہ ″
نام و نسب ″
واقعۂ توبہ ″
بیعت و خلافت ۵۰۰
بیعت روحی ″
مشایخ صحبت ″
تجارت ″
خلوت در انجمن ۵۰۱
ترک دنیا ″
مجاہدہ ″
انکسار ″
تواضع ″
ہمدردی خلائق ″
اخلاص ″
ملاقات اولیاء اللہ ۵۰۲
تاثیر وعظ ″
ایثار ۵۰۳
مقامات فقر ″
مقام محبت ″
مقام عشق ″

Marfat.com

مقام عشق حقیقی ۵۰۳
مقام صبر ۵۰۴
رویت الٰہی 〃
مشاہدہ جمال الٰہی وحضور ذات اقدس 〃
کرامات ۵۰۵
استجابت دعا 〃
حج کی دعا ۵۰۶
پری کا پگھل جانا 〃
رویت حور 〃
مکاشفہ 〃
خادمہ غیبی ۵۰۷
عملیات 〃
برائے حصول حکمت 〃
برائے مہربانی حق تعالیٰ 〃
مکتوبات 〃
کلمات طیبات ۵۰۸
شعر خوانی 〃
مناجات 〃
معرفین کمال ۵۱۲
خلفائے کرام ۵۱۳
سلسلہ نقشبندیہ ۵۱۹
واقعہ وفات 〃
آخری وصیت ۵۲۰
کلمات شوق وصال 〃
تاریخ وفات 〃
مدفن پاک 〃
قطعہ تاریخ ۵۲۱
فصل ہشتم ۵۲۲
حالات حضرت شیخ جنید بغدادیؒ 〃
اوصاف جمیلہ 〃
نام ونسب 〃
ولادت 〃
تربیت وتعلیم 〃
سفر حج ۵۲۳
بیعت وخلافت 〃
بیعت روحی 〃
مشائخ صحبت 〃
تجارت زجاجہ ۵۲۴
انقلاب طبیعت 〃
خلوت 〃

Marfat.com

عبادت	۵۲۴	فخرِ نبوی	۵۲۹
ندائے غیبی	۵۲۵	تاثیرِ کلام	۵۳۰
دعائے شیخ	〃	ہزار مسئلہ	〃
حضورِ قلب	〃	مقاماتِ فقر	〃
ریاضت	〃	طریقہ سلوک	〃
وضو	۵۲۶	مرتبہ کمال	۵۳۱
روزہ	〃	غلبۂ توحید	〃
استغنا	〃	مقامِ محبت	〃
اشتیاقِ حق	〃	مقامِ حیرت	〃
خلافِ نفس	۵۲۷	فنائے اتم	۵۳۲
تلقینِ صبر	〃	مرتبہ بقا باللہ	〃
آدابِ توحید	〃	مقامِ جمع الجمع	〃
ہدایتِ رضائے الٰہی	〃	قبض و بسط	〃
پردہ پوشی	〃	مقامِ رضا	〃
لباس	۵۲۸	وقوفِ مقامات	〃
ماموریتِ وعظ	〃	مشاہدۂ الٰہی	〃
تاثیرِ وعظ	〃	مقامِ حضوری	〃
مجلسِ وعظ	۵۲۹	رویتِ الٰہی	〃
فرمانِ بُدلا	〃	کرامات	〃
بلندیٔ کلام	〃	استجابتِ دعا	〃

Marfat.com

کشفِ قلوب ۵۳۴

اثرِ جلالیت 〃

تصرّف 〃

نگاہِ غضب 〃

سزائے مخالفت ۵۳۵

طیِ ارض 〃

عملیات 〃

رویتِ خداوندی وفرمانِ حق تعالیٰ 〃

برائے صفائی قلب ۵۳۶

برائے کشادگی بخت 〃

برائے حصول دولت 〃

برائے شفائے مریض 〃

تصنیفات ۵۳۷

شعر ۵۳۸

مناجات ۵۳۹

مکتوبات ۵۴۰

مکتوب 〃

کلماتِ طیبات 〃

معرفینِ کمال ۵۵۱

اولادِ کرام ۵۵۲

خلفائے عظام ۵۵۶

سلسلہ جنیدیہ ۵۷۷

واقعہ وفات 〃

وصایائے آخرین ۵۷۸

غسل تجہیز 〃

جنازہ ۵۷۹

واقعات بعد از وفات 〃

تاریخ وفات ۵۸۰

مدفن پاک 〃

قطعہ تاریخ ۵۸۱

فصل نہم ۵۸۳

حالاتِ حضرت شیخ ابوبکر شبلیؒ 〃

اوصافِ جمیلہ 〃

نام ونسب 〃

ولادت 〃

تعلیم 〃

عہدہ گورنری ۵۸۴

واقعہ توبہ 〃

بیعت وخلافت 〃

بیعتِ ردی ۵۸۵

Marfat.com

مشائخ صحبت	۵۸۵	طریق سلوک	۵۹۱
تعلیم روحانی	〃	قبولیت بدربارِ رسالت	〃
تحقیرِ نفس	۵۸۶	مسئلہ زکوٰۃ	۵۹۲
مجاہدہ	〃	سماع	〃
گریہ و بکا	۵۸۸	وجد	〃
ریاضت	〃	مقاماتِ فقر	۵۹۳
محبتِ الٰہی	〃	تجلّیِ ذات	〃
غلبۂ عشق	〃	ظہورِ حقیقت	〃
جوشِ جنون	۵۸۸	مقامِ ھل مع اللہ	〃
آزمایشِ احباب	〃	مقامِ فنا	〃
ذکرِ اسمِ ذات	۵۸۹	مقامِ توحید	〃
وضو	〃	کرامات	۵۹۴
ذوق	〃	صفائے باطن	〃
بیخودی	〃	درخت کا بولنا	〃
انکسار	۵۹۰	کشفِ قلوب	〃
شوقِ محبوب	〃	کشفِ ارواح	۵۹۵
لذتِ توحید	〃	جانوروں کا مرنا اور زندہ ہونا	〃
ترکِ ماسوی اللہ	〃	شفائے مریض	〃
ماتمِ اہلِ دنیا	〃	تصرف فی الاجسام	〃
وحشت عن الغیر	۵۹۱	نقشِ اسمِ ذات	۵۹۶

Marfat.com

عملیات ۵۹۶
برائے کشفِ قبور ″
برائے قیامِ سلطنت ″
برائے افاقتِ جنون ″
نقشِ اسمِ اعظم ″
تصنیفات ۵۹۷
شاعری ″
سفرِ حج ۶۰۰
کلماتِ طیبات ″
نسخۂ طریقت ″
معرفینِ کمال ۶۰۶
اولادِ کرام ۶۰۷
خلفائے عظام ۶۰۹
واقعۂ وفات ۶۱۷
قربِ وصال ۶۱۸
آخری لمحات ″
تلقینِ ذکر ۶۱۹
غسل تجہیز ″
واقعات بعد از وفات ۶۲۰
تاریخ وفات ۶۲۱
مدفنِ پاک ۶۲۱
قطعۂ تاریخ ″
فصل دہم ۶۲۳
حالاتِ حضرت شیخ عبدالواحد تمیمیؒ ″
اوصافِ جمیلہ ″
نام و نسب ″
بیعت و خلافت ″
بیعتِ رومی ″
مشائخِ صحبت ″
مذہب ۶۲۴
متابعتِ شیخ ″
سجادۂ مشیخت ″
مصاحبتِ خضر ″
کرامات ″
عملیات ″
برائے حصولِ وحدانیت ″
خلفائے کرام ۶۲۵
تاریخِ وفات ″
مدفنِ پاک ″
قطعۂ تاریخ ″

Marfat.com

فصل یازدھم ۶۲۷

حالاتِ حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسیؒ "

اوصافِ جمیلہ "

نام ونسب "

بیعت وخلافت "

بیعتِ روحی "

مشائخِ صحبت "

توکل وتجرید "

کرامات ۶۲۸

عملیات "

برائے رحمتِ آلہی "

خلفائے کرام "

سلسلہ طرطوسیہ "

تاریخ وفات "

مدفن پاک ۶۲۹

قطعہ تاریخ "

فصل دوازدھم ۶۳۰

حالاتِ حضرت شیخ ابوالحسن ہکاریؒ "

اوصافِ جمیلہ "

نام ونسب "

ہکاری نسبت کی تحقیق "

ولادت ۶۳۲

تحصیلِ علوم "

بیعت وخلافت ۶۳۳

بیعتِ روحی "

مشائخِ صحبت "

عبادت وریاضت "

مقاماتِ فقر ۶۳۴

مقامِ محبوبیت "

کرامات "

عملیات "

برائے حفظ ایمان "

کلماتِ طیبات "

اولادِ کرام ۶۳۵

خلفائے عظام ۶۳۶

تاریخ وفات "

مدفن پاک "

قطعہ تاریخ "

فصل سیزدھم ۶۳۸

حالاتِ حضرت شیخ ابو سعید مخزمیؒ "

اوصافِ جمیلہ "

نام ونسب "

Marfat.com

نام ونسب ۶۳۸
بیعت وخلافت ″
بیعتِ روحی ۶۳۹
مشائخِ صحبت ″
مذہب ″
بنائے مدرسہ ″
مصاحبتِ خضر ″
کرامات ″
مکاشفہ ″
عملیات ۶۴۰
برائے حصول حوائج ″
برائے رشد ″
تصنیفات ۶۴۱
خلفائے کرام ″
تاریخ وفات ۶۴۲
دفن پاک ″
قطعۂ تاریخ ″
فصل چہاردہم ۶۴۴
حالاتِ حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ″
اوصافِ جمیلہ ″
نام ونسب ۶۴۴
نسب نامہ پدری ″
مادری نسب نامہ ۶۴۵
تاریخ ولادت ″
تعلیم وتربیت ۶۴۶
سفر بغداد ″
استفادہ ۶۴۷
علم فقہ واصول کے اساتذہ ۶۴۸
علم حدیث کے اساتذہ ″
علم ادب کا استاد ″
تکالیف کی برداشت ۶۴۹
تکمیلِ علم ″
آثارِ ولایت ″
جہاد بالنفس ۶۵۰
سیاحتِ عراق ″
ملاقاتِ خضر ″
بُرجِ عجمی ″
بیعتِ طریقت ″
خرقہ خلافت ۶۵۱
بیعتِ رومی ″

Marfat.com

مشایخ صحبت	۶۵۱	فضائل وکمالات	۶۶۲
کثرتِ فیوض	〃	فرمانِ غوثیہ	۶۶۶
پیشینگویاں	۶۵۲	تسلیم مشائخ کرام	۶۶۷
معمولات	〃	رجال الغیب کا مبارکباد دینا	۶۶۹
عبادت وریاضت	〃	غوثیت وقطبیت	〃
اشغال واوراد	۶۵۳	اس فرمان کے متعلق مشائخ کے اعتقاد	۶۷۰
مجاہدہ	۶۵۴	ازالۂ اعتراض	۶۷۱
تدریس	۶۵۵	مقاماتِ فقر	۶۷۳
اِفتا	〃	کرامات	۶۷۴
سماع ووجد	۶۵۶	احیائے دجاجہ	۶۷۶
اخلاق وعادات	۶۵۷	احیائے اموات غریقِ دریا	۶۷۷
مواعظ حسنہ	۶۵۸	امکنہ متعددہ میں ظہور	۶۷۸
وعظ کی ابتدا	〃	درختوں کا سرسبز ہونا	〃
ہجوم خلق	۶۵۹	تصرف فی الاجسام	۶۷۹
حاضرینِ مجلس	〃	ایک اعتراض کا جواب	〃
رجال الغیب	۶۶۰	علیت	۶۸۰
کیفیتِ سامعین	〃	برائے زیارتِ اولیا	〃
تاثیرِ وعظ	〃	نمازِ استخارہ	〃
حلیہ اقدس	۶۶۱	برائے جمیع حاجات	۶۸۱
لباس	〃	برائے دفع وساوس شیطان	〃
		برائے عزت	

Marfat.com

برائے عزت	۶۸۱	اولاد کرام	۷۱۲
برائے امراض لاعلاج	۶۸۲	ساداتِ بغداد	۷۱۷
برائے نظر بد	〃	تلامذہ عظام	〃
تصنیفات	۶۸۳	مریدین	۷۱۸
مکتوبات	۶۸۵	خلفائے ذوالاکرام	۷۲۰
مکتوبِ اول	〃	خلفائے بالمنی	۷۴۴
مکتوب دوم	۶۸۶	خلفا از قسمِ جنات	〃
مکتوب سوم	〃	سلسلہ قادریہ	〃
مقالات	۶۸۷	تبرکات	〃
مقالہ اول	۶۸۸	مدحیات	۷۴۵
مقالہ دوم	〃	قصیدہ	〃
مقالہ سوم	۶۸۹	اسمائے غوثیہ	۷۴۷
خطبات	〃	نودنہ نام	〃
خطبہ	۶۹۰	سندرویتِ غوثیہ	۷۴۹
مجلسِ وعظ	۶۹۱	واقعہ وفات	۷۵۰
الہامات	۶۹۳	علالتِ طبع	〃
کلماتِ طیبات	۶۹۵	وصایائے آخریں	۷۵۱
معرفین کمال	۷۰۶	ندائے غیب	۷۵۳
اقوال اکابر مصنفین	۷۰۹	آخری کلمات	〃
ازواج مطہرات	۷۱۱	تاریخ وفات	〃

Marfat.com

مدفن پاک ۷۵۴
لنگر وسجادگی 〃
قطعہ تاریخ 〃

فصل پانزدھم ۷۵۶

حالاتِ حضرت سید عبدالوہاب گیلانیؒ 〃
اوصاف جمیلہ 〃
نام ولقب 〃
ولادت 〃
تحصیلِ علوم 〃
بیعت وخلافت ۷۵۷
بیعت روحی ۷۵۸
توشاہی سلسلہ کی بشارت 〃
تدریس 〃
وصایائے غوثیہ •
نیابتِ غوثیہ 〃
مواعظ ۷۵۹
ظریفانہ کلام 〃
افتا •
اخلاق وعادات ۷۶۰
اعانتِ مظلومین •
کرامات •
تعرفاتِ قویہ •

عملیات ۷۶۰
برائے فتح الباب 〃
برائے رفع تکبر ۷۶۱

فضائل وکمالات 〃

اولادِ کرام ۷۶۳

تلامذہ کرام ۷۶۷

خلفائے عظام 〃

سلسلہ وہابیہ ۷۷۱
تاریخ وفات 〃
مدفن پاک 〃

قطعہ تاریخ 〃

فصل شانزدھم ۷۸۳

حالات حضرت سید صفی الدین گیلانیؒ 〃
اوصافِ جمیلہ 〃
نام ولقب 〃
تاریخ ولادت 〃
تربیت ۷۷۴
تحصیل علوم
افتا 〃
اخلاق عالیہ 〃
آثارِ جذب •
بیعت وخلافت ۷۷۵

Marfat.com

فیضانِ غوثیہ	۷۷۵	کلماتِ طیبات	۷۸۸
بیعتِ روحی	〃	نصائح	〃
مشائخ صحبت	〃	اولادِ کرام	۷۷۹
جوشِ جذب	〃	تلامذہ عظام	۷۸۱
معیتِ ابدال	۷۷۶	خلفائے ذوالاکرام	〃
ہرات میں ورود	〃	واقعۂ وفات	۷۸۲
ترقی سلوک	〃	آخری لمحات	〃
شیرہند	〃	خوشبو کا ظہور	۷۸۳
معاودتِ بغداد	〃	تجہیز و تکفین	〃
اوراد و وظائف	〃	نماز جنازہ	〃
مذہب	۷۷۷	تاریخ وفات	〃
نیابتِ غوثیہ	〃	مدفن پاک	۷۸۴
وجہ لقب صوفی	〃	قطعۂ تاریخ	〃
تدریس	〃	**فصل ہفدہم**	۷۸۵
حج حرمین الشریفین	〃	حالات حضرت سید ابوالعباس احمد گیلانیؒ	〃
کرامات	〃	اوصافِ جمیلہ	〃
طیِ ارض	〃	نام و لقب	〃
اثر جلالیت	۷۷۸	ولادت	〃
عملیات	〃	تحصیلِ علوم	〃
برائے خلاصی از مصائب	〃	بیعت و خلافت	۷۸۶

Marfat.com

مشائخ صحبت ۷۸۶
نیابت غوثیہ 〃
دوم تشریف لے جانا 〃
شجرہ طیبیت ۷۸۸
کرامات 〃
نگاہِ شفقت 〃
کلماتِ طیبات 〃
نصائح 〃
اولادِ کرام ۷۸۹
خلفائے عظام ۷۹۱
تاریخ وفات 〃
مدفن پاک 〃
قطعہ تاریخ 〃
فصل ہفدہم ۷۹۳
حالات حضرت سید مسعود گیلانیؒ 〃
اوصافِ جمیلہ 〃
نام ولقب 〃
ولادت 〃
تحصیل علوم 〃
سیر وسیاحت 〃
بیعت وخلافت ۷۹۳
مشائخ صحبت ۷۹۴
تدریس 〃
ذکر وفکر 〃
اخلاق وعادات 〃
کلماتِ طیبات ۔نصائح 〃
اولادِ کرام ۷۹۵
تاریخ وفات ۷۹۶
مدفنِ پاک 〃
قطعہ تاریخ 〃
فصل نوزدہم ۷۹۸
حالات حضرت سید ابوالحسن علی گیلانیؒ 〃
اوصافِ جمیلہ 〃
نام ولقب 〃
ولادت 〃
تحقیقِ ولدیت 〃
تحصیل علوم ۸۰۱
بیعت وخلافت ۸۰۲
سیر وسیاحت 〃
معارفِ توحید

Marfat.com

معارفِ توحید ۸۰۲
اخلاق وکمالات "
عملیات ۸۰۳
برائے حصولِ مرادات "
برائے مغفرت "
کلماتِ طیبات نصائح "
اولاد ۸۰۴
خلفائے عظام ۸۰۵
مدحیات "
غزل "
دیگر ۸۰۶
تاریخ وفات "
مدفنِ پاک "
قطعہ تاریخ "

فصل بیستم ۸۰۸

حالات حضرت شاہ میر گیلانیؒ "
اوصافِ جمیلہ "
نام ولقب "
ولادت "
تحصیلِ علوم "
بیعت وخلافت ۸۰۸
بیعتِ روحی "
استغراق ۸۰۹
اخلاق وکمالات "
سیر وسیاحت "
کرامات "
عملیات "
برائے اولاد "
کلماتِ طیبات ۸۱۰
ازواج واولاد "
خلفائے عظام ۸۱۱
تاریخ وفات ۸۱۲
مدفنِ پاک "
قطعہ تاریخ "

فصل بست ویکم ۸۱۴

حالاتِ حضرت سید شمس الدین گیلانیؒ "
اوصافِ جمیلہ "
نام ولقب "
ولادت "
تحصیلِ علوم "

Marfat.com

بیعت وخلافت ۸۱۴
اخلاق وکمالات ″
کرامات ۸۱۵
کشفِ وقائع ″
افاضہ روحانی ″
کلماتِ طیبات ″
ازواج واولاد وخلفا ۸۱۶
تاریخ وفات ۸۱۷
محلِ دفنِ پاک ″
قطعہ تاریخ ″
فصل بست دوم ۸۱۹
حالات حضرت سید محمد غوث گیلانی اوچی ″
اوصافِ جمیلہ ″
نام ولقب ″
ولادت وتربیت ″
تحصیلِ علوم ″
بیعت وخلافت ″
بیعتِ روحی ″
حج حرمین الشریفین ۸۲۰
اقامتِ لاہور ″

قیام ناگور ۸۲۰
سیاحتِ ممالکِ مختلفہ ″
سفر بغداد شریف ″
بشارتِ غوثیہ ″
ورودِ ملتان ۸۲۱
علمی ناظرہ ″
کشف علوم ″
سکونت اوچ ″
کمالاتِ ذاتی ۸۲۲
کرامات ″
دعائے فتح ″
عملیات ۸۲۳
برائے مقہوری اعدا ″
برائے حصولِ سلطنت ″
برائے بلندی مرتبہ ″
برائے حاجت روائی ″
تصنیفات ۸۲۴
ترجیع ″
وراثتِ مرتبہ غوثیہ ۸۲۵
ازواج محترمات ″
اولادِ کرام

Marfat.com

اولادِ کرام ۸۳۶
صحتِ نسب ۸۳۷
سلسلہ سجادہ نشینانِ اوچ متبرکہ ″
خلفائے عظام ۸۵۰
تاریخ وفات ۸۵۲
مدفنِ پاک ۸۵۳
اوچ شریف ″
خانقاہ مبارک ۸۵۵
جامع مسجد گیلانی ۸۵۸
دارالعلوم قادریہ ″
خدامِ درگاہ ۸۵۸
لنگر شریف ″
عرس مبارک ″
قطعہ تاریخ ۸۵۹
فصل بست سوم ۸۶۱
حالاتِ حضرت سید مبارک حقانیؒ ″
اوصافِ جمیلہ ″
نام ولقب ″
تربیت وتعلیم ″
بیعت وخلافت ″
بیعتِ روحی ۸۶۱
حالتِ جذب ″
تجرید ″
سیر وسیاحت ۸۶۲
ریاضت ومجاہدہ ″
حرارتِ عشق ″
کرامات ″
قضائے حوائج ″
تصرف فی الاجسام ″
توجہ جلالی ۸۶۳
کلماتِ طیبات ونصائح ″
پیشینگوئی ″
اولادِ کرام ۸۶۴
سلسلہ سجادگی ″
خلفائے عظام ۸۶۵
تاریخ وفات ۸۶۷
مدفن پاک ″
نقشہ قبور ″
قطعہ تاریخ ″
فصل بست چہارم ۸۶۹

Marfat.com

حالات حضرت شاہ معروف خوشابیؒ ۸۶۹
اوصافِ جمیلہ "
نام ونسب "
ولادت وتربیت "
واقعۂ بیعت ۸۷۰
خلافت واجازت "
عطائے خطاب شاہی ۸۷۱
بی بی صاحبہ معتکفہ کو مستفیض کرنا "
سیر وسیاحت ۸۷۲
عادات وخصائل "
سماع ووجد "
ایثار "
کرامات ۸۷۳
تصرف فی القلوب "
نجاتِ سفینہ "
اعانتِ مرید "
ظہورِ چشمہ "
سبحہ کا تعظیم کرنا ۸۷۴
قضائے معلق کا تبدیل کرنا "
واقعہ عجیبہ "

آگ کا سرد ہوجانا ۸۷۴
تسخیر حیوانات ۸۷۵
پیشینگوئی "

خلفائے عظام "

مدحیات ۸۷۷

غزل "

تاریخ وفات ۸۷۸
مدفن پاک "
خوشاب شریف "
ظہورِ ثانی "
تعمیر روضہ ۸۷۹
عُرس شریف "
قطعہ تاریخ "

فصل بست پنجم ۸۸۱

حالاتِ حضرت سخی شاہ سلیمان نوریؒ "
اوصافِ جمیلہ "
نام ونسب "
ولادت "
تربیتِ ظاہری وباطنی ۸۸۲
عالمِ بیخودی "
واقعۂ بیعت

Marfat.com

واقعۂ بیعت ۸۸۲
خلافت واجازت "
بشارتِ خلیفہ ۸۸۳
روانگی بجانب شاہ پور "
توبہ قزاقاں ۸۸۴
مصاحبتِ شاہ محمد شیرازیؒ "
شدّتِ جوع "
نذرِ کلہ پائچہ "
نذرِ گوسفند ۸۸۵
ملنگوں کی طماعی "
مقابلہ شاہ محمد ۸۸۶
سلبِ احوالِ شاہ محمد ۸۸۷
شاہ محمد کو معاف کرنا "
سیر وسیاحت "
ملاقاتِ ملنگانِ سیاحین ۸۸۸
تعدّدِ ملنگاں "
مُلایرِ شفقت "
ملنگوں سے قطعِ تعلق ۸۸۹
سیرِ دریا "
ورودِ جوکالی "

قیامِ منچر ۸۹۰
تقرّرِ جلال پور "
سلبِ احوالِ میاں علیؒ "
تختِ ہزارہ سے عبور ۸۹۱
ایک مجذوب سے استفاضہ "
مدتِ سیاحت "
سکونتِ بھلوال شریف ۸۹۲

معمولات "
سماع و وجد "

اخلاق وعادات "
فقر وفاقہ ۸۹۳
حسنِ معاشرت "
حلیہ اقدس "
لباس "

مقاماتِ فقر ۸۹۴
منازلِ اربعہ "
مقامِ سخاوت "

کرامات "
طیّ ارض "
طیّ زمان "

Marfat.com

مژدۂ نمبرداری	۸۹۵	اولاد کرام	۹۰۵
بشارتِ سرداری	〃	منصب سجادگی	〃
تصرف فی الاشباح	۸۹۶	خلفائے عظام	۹۰۶
خزینۂ غیب	〃	مدحیات	۹۱۱
تصرف فی الاجسام	۸۹۷	غزل	〃
امدادِ باطنی	〃	واقعہ وفات	〃
رویتِ مطلع خورشید	۸۹۸	سپردِ مزیداں	〃
ظہور بہ امکنہ متعددہ	〃	تاریخ وفات	۹۱۲
ہلاکتِ اعدا	۸۹۹	مدفنِ پاک	〃
استجابتِ دعا	۹۰۰	کرامت	〃
پیشینگوئی	〃	روضۂ اقدس	〃
افاضاتِ روحانی	〃	مسجد سلیمانیہ	۹۱۳
تجسدِ ارواح	۹۰۱	عُرس شریف	۹۱۴
تمثلِ ارواح	۹۰۲	قطعہ تاریخ	〃
عطائے فرزند	〃	فصل بست ششم	۹۱۶
فیضانِ سلیمانیہ	۹۰۳	حالاتِ حضرت سید شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش علوی	〃
عملیات	〃	اوصافِ جمیلہ	〃
برائے برکت رزق	〃	نام ولقب	〃
کلماتِ طیبات	〃	نسب نامہ پدری	〃
ازدواجِ محترمات	۹۰۴	نسب نامہ مادری	۹۱۷
		خاندانی حالات	

Marfat.com

خاندانی حالات ۹۱۸
تاریخ ولادت ۹۱۹
عطائے خرقہ ″
تربیت ″
شباب ″
یادِ الٰہی کا شوق ۹۲۰
شادی خانہ آبادی ″
سکونتِ نوشہرہ ″
تحصیلِ علوم ″
کشفِ علوم ۹۲۱
قال وحال ″
سیرِ لاہور ۹۲۲
واقعہ بیعت ″
بیعت وسپردِ امانت ۹۲۳
سکر وصحو ″
زیارتِ شیخ کو جانا ″
درگاہِ شیخ میں منظوری ۹۲۴
خلافتِ کبریٰ ″
تقرر نوشہرہ وتفضیل بر اولیاء ۹۲۶
آخری ملاقاتِ شیخ ۹۲۸
زیارتِ مزارِ شیخ پیرؒ ۹۲۸
تغیرِ احوال ومنظوری ″
تربیتِ صاحبزادگان ۹۲۹

پیشینگویاں ۹۳۰
قرآن مجید کا اشارہ ″
حدیثِ نبوی ″
ارشادِ نبوی ۹۳۱
فرمانِ مرتضوی ۹۳۳
غوث الاعظم کی پیشگوئی ″
غوثِ اعظم کی دوسری پیشگوئی ۹۳۵
غوثِ اعظم کی تیسری پیشگوئی ۹۳۶
شیخ داؤد قیصری کی پیشگوئی ۹۳۷
سید مبارک حقانی کی پیشگوئی ″
شاہ معروف کی پیشگوئی ۹۳۸
شاہ رحیم الدین کی پیشگوئی ″
شاہ علاؤالدین کی پیشگوئی ″
شاہ سلیمان نوری کی پیشگوئی ۹۳۹
شیخ عبدالوہاب متقی کی پیشگوئی ″
شیخ احمد سرہندی کی پیشگوئی ۹۴۰

معمولات ″

Marfat.com

عبادت وریاضت	۹۴۰	نوشاہت کی خصوصیت	۹۶۴
اذکار	〃	نوشاہت کی حقیقت	۹۶۵
افکار	۹۴۱	مقامِ غوثیت	۹۶۶
اوراد	〃	مقامِ قطبیت	〃
متابعتِ نبوی	〃	مقامِ فردیت	〃
تدریس	〃	مقامِ محبوبیت	۹۶۷
اخلاق وعادات	〃	مقامِ صدیقیت	〃
مواعظِ حسنہ	۹۴۴	مقامِ امامت	۹۶۸
فضائل نبوی	〃	مقامِ گنج بخش	〃
فضائل شہداء	〃	مقامِ فقر	۹۶۹
حلیۂ اقدس	۹۴۵	مقامِ وراثت الانبیاء	۹۷۰
لباس	〃	مجددیتِ کبریٰ	۹۷۳
رفتار وگفتار	〃	مجددیتِ الف	۹۷۸
سماع و وجد	۹۴۶	مقامِ جمع الجمع	۹۷۹
فضائل	〃	کرامات	۹۸۳
خصائص	۹۵۶	تصرف	〃
مقامات فقر	۹۵۸	احیائے اموات	۹۸۴
تعریف مقام	〃	چوپان کو زندہ کرنا	〃
مقامِ نوشاہت	〃	ہلاکتِ مویشیاں	۹۸۵
نقطۂ نوشہ کی تشریح	۹۶۱	تصرف فی الاشباح	۹۸۶

زورِ ولایت

Marfat.com

زورِ ولائیت ۹۸۸
سلبِ امراض ″
نابینا کا بینا ہوجانا ۹۸۹
تصرف فی الاعیان ۹۹۰
تصرف فی الارض ۹۹۱
تصرف فی القدر ۹۹۲
گرم ریت کا سرد ہوجانا ۹۹۳
تمام کائنات سے ذکرِ ھُوْ جاری ہونا ۹۹۴
فتح قندھار کی دعا ″
بادشاہِ وقت کو غرق سے بچانا ۹۹۶
مشائخ وقت کا آپ سے استفاضہ ۹۹۷

عملیات ۹۹۸
برائے دفع وبائے حیوانات ″
برائے جمیع مقاصد ″

تصنیفات ۹۹۹
گنج الاسرار ″
مثنوی رباعیہ ۱۰۰۱
چہار بہار ″
کلماتِ طیبات ۱۰۰۲
جواہر المکنون ″
لطائف الاشارات ″
ذخائر الجواہر فی بصائر الزواہر ″

مکتوبات ۱۰۰۳
مکتوبِ اوّل ″
مکتوبِ دوم ″

مقالات ۱۰۰۴
مقالہ ″

البامات ۱۰۰۶
البام ۱ ″
البام ۲ ″
البام ۳ ۱۰۰۷

کلماتِ طیبات ″

معرفین کمال ۱۰۱۲

ازواجِ محترمات ۱۰۱۴

اولادِ کرام ۱۰۱۵
فضائلِ اولاد ۱۰۱۸

تلامذہ عظام ″

مریدین ۵۵۰۱۹

خلفائے ذوالاحترام ۱۰۲۰

سلسلہ نوشاہیہ ۱۰۲۸

تبرکات ″
قرآن مجید ″
لنگی ″

Marfat.com

عصا ۱۰۲۹ سید عبداللہ کو مستفیض کرنا ″
بھورا ″ آخری وقت ۱۰۴۱
کلاہ ″ تاریخ وفات ۱۰۴۲
چادر ″ مدفن پاک ″
نعلین مبارک کا تلا ″ تعمیر روضہ ″
شہتیر ۱۰۳۰ جسد اطہر کا دوبارہ ظہور ۱۰۴۳
مدحیات ″ تعمیر روضہ ثانی ″
قصیدہ ″ جسدِ اطہر کا سہ بارہ ظہور ۱۰۴۴
سندِ رویتِ نوشاہیہ ۱۰۳۲ تعمیر روضہ ثالث ″
واقعۂ وفات ۱۰۳۳ مرمت پالکی شریف ۱۰۴۵
تقرر خلیفہ ″ مرمت ثانی پالکی شریف ″
علالتِ طبع ۱۰۳۵ مسجدِ نوشاہیہ ۱۰۴۷
آخری ایام ″ مسافر خانہ ″
اجتماع یاراں ۱۰۳۶ لنگر نوشاہیہ ″
جمعہ ″ حلقۂ درگاہ ″
شنبہ ″ عرس شریف ۱۰۴۸
یکشنبہ ″ قطعاتِ تاریخ ″
دوشنبہ ۱۰۳۷ ختم شریف نوشاہی ۱۰۵۳
یاروں کو دعائیں ۱۰۳۸ خاتمہ کتاب ۱۰۵۳
فضائل فرزنداں ″ مناجات بجناب قاضی الحاجات ۱۰۵۴
اہل دیہ کو بشارت ۱۰۳۹ شجرہ شریف منظوم ۱۰۵۸
اولاد کے حق میں بشارت ۱۰۴۰ تمام شد ۱۰۶۰
ا ″ دستخط مؤلف وکاتب ″

Marfat.com

فہرستِ سوم

یہ اُن بزرگوں کے حالات کی فہرست ہے جن کے احوال مشائخ سلسلہ قادریہ نوشاہیہ کی اولاد ہونے اور خلفا ہونے کی حیثیت سے اس کتاب میں اپنے اپنے علیحدہ عنوانات سے درج ہوئے ہیں۔

اولادِ نبوی			
حضرت سید قاسم بن رسول اللہؐ	۲۳۴	شذرہ ۱۷	۲۴۴
حضرت سید عبداللہ بن رسول اللہؐ	〃	شذرہ ۱۸	〃
حضرت سید ابراہیم بن رسول اللہؐ	〃	شذرہ ۱۹	〃
خلفائے نبوی		شذرہ ۲۰	〃
حضرت ابوبکر صدیقؓ	۲۳۷	شذرہ ۲۱	۲۴۵
فتوحاتِ صدیقی	۲۳۸	شذرہ ۲۲	〃
شذرہ ۱۲	〃	شذرہ ۲۳	〃
شذرہ ۱۳	〃	فضائل فاروقی	〃
فضائلِ صدیقی	۲۳۹	اولادِ فاروقی	〃
اولادِ صدیقی	〃	خلفائے فاروقی	۲۴۶
خلفائے صدیقی	〃	حضرت عثمان ذوالنورینؓ	〃
حضرت عمر فاروقؓ	۲۴۳	فتوحاتِ عثمانی	〃
فتوحاتِ فاروقی	〃	شذرہ ۲۴	〃
شذرہ ۱۴	۲۴۲	شذرہ ۲۵	۲۴۷
شذرہ ۱۵	〃	شذرہ ۲۶	〃
شذرہ ۱۶	〃	شذرہ ۲۷	〃
		شذرہ ۲۸	

Marfat.com

شہ ۲۸	۲۴۷	حضرت جعفرؓ	۳۷۲
شہ ۲۹	″	حضرت عبداللہ اکبرؓ	″
شہ ۳۰	″	حضرت عبداللہ اصغرؓ	
شہ ۳۱	″	حضرت ابوبکرؓ	
شہ ۳۲	۲۴۸	حضرت عمر واطرفؓ	″
شہ ۳۳	″	حضرت یحییٰؓ	″
شہ ۳۴	″	حضرت عونؓ	″
شہ ۳۵	″	ائمہ اہل بیت	
فضائل عثمانی	″	حضرت امام حسن مجتبیٰ بن علی مرتضیٰؓ	۳۷۴
اولادِ عثمانی	۲۴۹	حضرت امام حسین شہید کربلا بن علی مرتضیٰؓ	۳۷۶
خلفاے عثمانی	″	امام زین العابدینؒ	۳۷۸
حضرت بلال حبشیؓ	۲۵۰	امام محمد باقرؒ	۳۸۰
حضرت انس بن مالکؓ	″	امام جعفر صادقؒ	۳۸۲
اولاد حضرت علی مرتضیٰؓ		امام موسیٰ کاظمؒ	۳۸۵
حضرت محمد حنفیہؒ	۲۵۱	امام علی رضاؒ	۳۸۷
حضرت محمد حنفیہؒ	″	امام محمد تقیؒ	۳۸۸
حضرت محمد اوسطؒ	″	امام علی نقیؒ	۳۸۹
حضرت محمد اصغرؒ	″	امام حسن عسکریؒ	۳۹۰
حضرت عباس علم بردارؓ	″	امام محمد مہدیؒ	۳۹۲
حضرت عثمانؓ			

Marfat.com

خواجہ کمیل بن زیاد نخعی ؒ	۸۹۶ء	خلفائے شیخ معروف کرخی ؒ	
خواجہ اویس قرنی ؒ	۸۹۷ء	شیخ ابراہیم بن عیسےٰ اصفہانی ؒ	۸۹۵ء
خواجہ ابو عبدالرحمٰن صاحب حق ؒ	۹۰۰ء	شیخ ابراہیم صیاد ؒ	〃
شیخ عبدالعزیز مکی قلندر ؒ	〃	شیخ علی ؒ	۸۹۶ء
شاہ زبیر بن عبدالواحد ؒ	۹۰۳ء	خواجہ ابو احمد محمد شامی ؒ	〃
قاضی شریح ؒ	〃	خلفائے شیخ سری سقطی ؒ	
شیخ محمود پاتل لنگوٹ بند ؒ	۹۰۴ء	شیخ ابو سعید خراز ؒ	۵۱۳ء
خلفائے خواجہ حسن بصری ؒ		شیخ ابو حمزہ بغدادی ؒ	۵۱۴ء
شیخ مالک بن دینار ؒ	۹۵۰ء	شیخ ابو احمد مصعب قلانسی ؒ	〃
شیخ عتبہ بن الغلام ؒ	〃	شیخ ابو الحسن نوری ؒ	〃
خواجہ عبدالواحد بن زید ؒ	۹۵۱ء	شیخ ممشاد محب کذاب ؒ	۵۱۵ء
شیخ عمرو بن داؤد قرشی ؒ	۹۵۲ء	شیخ ابو العباس مسروق ؒ	۵۱۶ء
شیخ علی بن رزین ہروی ؒ	〃	شیخ خیر نساج ؒ	〃
شیخ محمد بن واسع ؒ	〃	شیخ حسن مسوحی ؒ	۵۱۷ء
خلفائے شیخ حبیب عجمی ؒ		شیخ احمد مسوحی ؒ	〃
شیخ بایزید بسطامی ؒ	۹۶۲ء	شیخ احمد بن ابی الورد ؒ	〃
شیخ احمد تو ریزی ؒ	۹۶۷ء	شیخ محمد بن ابی الورد ؒ	۵۱۸ء
خلفائے شیخ داؤد طائی ؒ		شیخ احمد بن یزید کاتب ؒ	〃
امام محمد بن حسن شیبانی ؒ	۸۰۱ء	شیخ سلیمان بن مسعود العمری ؒ	۵۱۹ء
شیخ ابو البقار ؒ	〃	اولاد شیخ جنید بغدادی ؒ	

شیخ قاسم

Marfat.com

شیخ قاسم ؒ	۵۵۳	شیخ ابوالحسن علی بن مزین بغدادیؒ	۵۶۶
شیخ عثمان ؒ	〃	شیخ ابومحمد مرتعش ؒ	〃
خلفائے شیخ جنید بغدادی ؒ		شیخ ابویعقوب نہرجوری ؒ	۵۶۷
شیخ ابوالحسین مالکی ؒ	۵۵۷	شیخ ابوسعید اعرابی ؒ	〃
شیخ ابوبکر دقاق ؒ	〃	شیخ ابومحمد جعفر احذار ؒ	〃
شیخ ابوحمزہ خراسانی ؒ	〃	شیخ ابوالخیر اقطع ؒ	۵۶۸
شیخ ابراہیم خواص ؒ	〃	شیخ ابوبکر مصری ؒ	〃
شیخ عمرو بن عثمان مکی ؒ	۵۵۸	شیخ ابوبکر عطوفی ؒ	〃
شیخ ممشاد دینوری ؒ	〃	شیخ ابوعمرو زجاجی ؒ	〃
شیخ رویم بغدادی ؒ	۵۵۹	شیخ جعفر خلدی ؒ	۵۶۹
شیخ یوسف رازی ؒ	〃	شیخ ابن عطار نیشاپوری ؒ	〃
قاضی ابوالعباس بن سریج ؒ	۵۶۰	شیخ علی بن بنداز صوفی ؒ	۵۷۰
شیخ حسین بن منصور حلاج ؒ	۵۶۰	شیخ ابوبکر مفید ؒ	〃
شیخ ابوالعباس آدمی بغدادی ؒ	〃	شیخ اسمٰعیل بن نجید ؒ	〃
شیخ ابومحمد جریری ؒ	۵۶۱	شیخ ابوبکر قطیعی ؒ	۵۷۱
شیخ بنان حمال ؒ	۵۶۲	شیخ ابراہیم بن ثابت ؒ	〃
شیخ ابوبکر واسطی ؒ	〃	شیخ ابوبکر فالیزبان ؒ	〃
شیخ ابوعلی رودباری ؒ	۰	شیخ ابوبکر کسائی ؒ	〃
شیخ ابوبکر کتانی ؒ	۵۶۵	شیخ ابوجعفر حفار ؒ	۵۷۲
شیخ ابراہیم قصار ؒ	۰	شیخ ابوبکر زقاق کبیر ؒ	۰

Marfat.com

شیخ زیاد الکبیر ہمدانی رح ۵۰۲
شیخ ثابت الخباز رح "
شیخ غیلان سمرقندی رح ۵۰۳
شیخ ابوجعفر فرغانی رح "
شیخ احمد بن ابی سعدان رح "
شیخ ابوطالب خزرج رح ۵۰۴
شیخ ابوالقاسم قصری رح "
شیخ ابوالحسین حکیمی رح ۵۰۵
شیخ ابوالحسن علی بن سہل اصفہانی رح "
شیخ ابویعقوب اقطع رح "
شیخ ابوالحسین علی بن ہند الفارسی رح "
شیخ ابوعمرو حماد قریشی رح ۵۰۶
شیخ ابویعقوب مزابلی رح "
شیخ عبدالعزیز بحرانی رح "
شیخ ذوالنون فرغلیح مجنون رح "
شیخ عبداللہ بغدادی رح "
اولادِ شیخ ابوبکر شبلی رح
شیخ ابوالحسن رح ۶۰۷
شیخ یونس رح "
خلفاے شیخ ابوبکر شبلی رح

شیخ عبدالعزیز مینی تمیمی رح ۶۰۹
شیخ ابوبکر طمستانی رح "
شیخ حسین بن محمد سلمی رح "
شیخ ابوالحسین ہندار شیرازی رح ۶۱۰
شیخ ابوسہل صعلوکی رح "
شیخ ابوبکر بن حمدون الفرار رح "
شیخ ابوالحسن علی حصری رح "
شیخ ابوالقاسم نصرآبادی رح ۶۱۱
شیخ ابوعبداللہ بن ابی ذہل رح ۶۱۲
شیخ ابوطالب مکی رح ۶۱۳
شیخ ابوالحسین بن سمعون رح "
شیخ نفیس عجمی رح ۶۱۴
شیخ مسلے عجمی رح "
شیخ ابوالحسن علی استرآبادی رح "
شیخ احمد نجار استرآبادی رح "
شیخ ابوذرعہ رازی رح ۶۱۵
شیخ ابوعلی بوتہ گر رح "
شیخ ابوالحسین مرو الرودی رح "
شیخ ابوبکر صیدلانی رح "
شیخ ابوبکر رازی رح "

شیخ ابوالعباس

Marfat.com

شیخ ابوالعباس دامغانی رح	۶۱۶ھ	خلفائے حضرت غوث الاعظم رح	
شیخ ابومقاتل مکی رح	〃	سید جمال اللہ حیات المیر رح	۷۲۰
شیخ ابوعبداللہ رازی رح	〃	سید عون قطب شاہ علوی عباسی رح	۷۲۲
شیخ عبدالرحمن خراسانی رح	〃	شیخ ابوسعید قلوری رح	〃
شیخ بکیر دینوری رح	〃	شیخ عدی بن مسافر رح	۷۲۳
شیخ ابومحمد ہروی رح	〃	شیخ ماجد کردی رح	۷۲۴
شیخ ابوبکر اصفہانی رح	〃	شیخ عثمان بن مرزوق قرشی رح	〃
وزیر علی بن عیسٰے رح	〃	شیخ علی ہیتی رح	۷۲۵
اولادِ شیخ ابوالحسن ہکاری رح		شیخ قضیب البان موصلی رح	۷۲۶
شیخ ابوطاہر رح	۶۳۵ھ	شیخ احمد بن مبارک رح	۷۲۷
اولاد حضرت غوث الاعظم رح		شیخ صدقہ بغدادی رح	〃
سید عبداللہ رح	۷۱۳ھ	شیخ ابوعمرو صریفینی رح	〃
سید ابراہیم رح	〃	شیخ محمد الاوانی رح	۷۲۸
سید عبدالجبار رح	〃	سخی سرور سلطان سید احمد رح	〃
سید عبدالرزاق رح	۷۱۴ھ	سید احمد رفاعی رح	۷۲۹
سید عبدالعزیز رح	۷۱۰ھ	شیخ ابوالسعود بن الشبلی رح	۷۳۱
سید موسٰے رح	〃	شیخ حیات بن قیس حرانی رح	۷۳۲
سید عیسٰے رح	〃	شیخ ابومدین مغربی رح	۷۳۳
سید محمد رح	۷۱۰۶ھ	شیخ جاگیر کردی رح	۷۳۴
سید یحییٰ رح	〃	شیخ عبداللہ جبائی رح	۷۳۵

Marfat.com

شیخ ابوالقاسم عمرو البزاز رح	۴۲۶ھ	سید محمد بن عبدالعزیز رح	۷۰۰ھ
شیخ محمود نقال رح	〃	سید داؤد بن سلیمان رح	〃
شیخ علی بن ادریس یعقوبی رح	۴۲۷ھ	شیخ عنایت اللہ قادری رح	〃
		شیخ عبدالرحیم قادری رح	۷۰۱ھ
شیخ یونس بن یوسف شیبانی رح	۴۲۸ھ	شیخ ابوالفرج قادری رح	〃
		سید محمد باصفا	〃
شیخ ابومحمد عبداللہ مقدسی رح	〃	اولاد سید صفی الدین گیلانی	
شیخ صدرالدین قونیوی رح	〃	سید ابوالمسعود علم الدین احمد رح	۷۰۹ھ
شیخ شہاب الدین سہروردی رح	〃	سید ابوالجمال بدرالدین حسن رح	〃
شیخ مؤید سنجاری رح	۴۳۹ھ		
علامہ ابوبکر عبداللہ تمیمی رح	۴۴۰ھ	خلفائے سید صفی الدین گیلانی رح	
امام ابوالبقا عبداللہ عکبری رح	〃	سید ابوسلیمان احمد رح	۷۸۲ھ
شیخ ابومحمد عبداللہ اسدی رح	〃	سید عبدالوہاب رح	〃
شیخ علی بن وہب ازجی رح	۴۴۱ھ	سید علی قادری رح	〃
شیخ یونس قصار ہاشمی رح	〃		
شیخ ابوعبداللہ بطایحی رح	〃	خلفائے سید احمد گیلانی رح	
اولاد سید عبدالوہاب گیلانی رح		شیخ نور محمد قادری رح	۷۹۱ھ
سید صفی الدین رح	۶۴۳ھ	خلفائے سید علی گیلانی رح	
سید سلیمان رح	〃	شیخ محمود بودلہ رح	۸۰۵ھ
خلفائے سید عبدالوہاب گیلانی رح	۶۶۸ھ		
سید ابونصر صالح بن عبدالرزاق رح	〃	شیخ عبدالقادر قادری رح	〃
سید فضل اللہ بن عبدالرزاق رح	۷۰۰ھ	اولاد شاہ میر گیلانی رح	

سید عبداللہ

Marfat.com

سید عبداللہ رح ۸۱۱
خلفائے شیخ پیر گیلانی رح
شاہ میانجیو قادری رح
شیخ احمد قادری رح ۸۱۲
اولاد سید شمس الدین گیلانی رح
سید ابوالقاسم رح ۸۱۶
اولادِ سید محمد غوث گیلانی اوچی رح
سید عبداللہ ربانی رح ۸۲۶
سلسلہ سجادہ نشینانِ اوچ متبرکہ
سید عبدالقادر ثانی رح ۸۱۸ ، ۸۲۸
سید عبدالرزاق رح ۸۲۹
سید حامد گنج بخش کلان رح ۸۳۰
سید موسےٰ پاک شہید رح ۸۳۲
سید عبدالقادر ثالث رح ۸۳۴
سید شمس الدین ثانی رح ۸۳۵
سید عبدالقادر رابع رح "
سید شمس الدین ثالث ۸۳۶
سید حامد گنج بخش ثانی رح "
سید شمس الدین رابع نورانی رح ۸۳۷
سید عبدالقادر خامس شہید رح "

سید حامد گنج بخش ثالث بانی قلعہ رح ۸۳۸
سید عبدالقادر سادس اولیا رح ۸۴۰
سید حامد گنج بخش رابع جنگاور رح "
سید شمس الدین خامس رح ۸۴۲
سید حامد گنج بخش خامس رح "
سید شمس الدین سادس رح ۸۴۴
سید حامد گنج بخش سادس رح ۸۴۶
سید شمس الدین سابع رح ۸۴۷
سید حامد گنج بخش سابع رح "
سید شمس الدین ثامن سجادہ نشین حاضرہ ۸۴۸
خلفائے سید محمد غوث گیلانی رح
سلطان قطب الدین لنگاہ رح ۸۵۰
سلطان حسین لنگاہ رح "
سلطان سکندر لودھی رح ۸۵۱
خلفائے شاہ معروف خوشابی رح
شیخ عبداللہ قریشی بھلوالی رح ۸۷۵
سید عبدالمطیف
سید شاہ محمد شیرازی رح ۸۷۶
شیخ مہر علی رانجھہ چاوی رح ۸۷۷
پنڈت دُنی چند برہمن رح "
اولاد نبی شاہ سلیمان نوری رح

Marfat.com

شیخ رحیم داد ؒ ۹۰۵

شیخ عبدالواحد بن رحیم داد ؒ "

شیخ روشن شاہ بن رحیم داد ؒ "

شیخ تاج محمود ؒ "

خلفائے سخی شاہ سلیمان نوری ؒ

مُلّا کریم الدین جوکالوی ؒ ۹۰۷

دیوان ابوالفتح مہرت سدا کنبولی ؒ "

مُلّا غازی گوندل ؒ "

شیخ ہموں فقیر ؒ ۹۰۸

چوہدری بیجو تارڑ ؒ "

چوہدری علاؤالدین تارڑ ؒ ۹۰۹

شیخ ہندی ؒ "

بابا لَلن شاہ درویش جوگی ؒ "

اولاد سید شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش ؒ

سید شاہ حافظ محمد برخوردار بحر العشق ؒ ۱۰۱۶

سید شاہ محمد ہاشم دریادل ؒ ۱۰۱۸

خلفائے سید شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش ؒ

فہرست اسمائے غفار ۱۰۲۰

تمام شد

فہرست پیدہ

Marfat.com

۴

فہرستِ چہارم

یہ اُن مستوراتِ عالیات و عارفاتِ کاملات کے حالات کی فہرست ہے
جن کے احوال مشایخ سلسلہ قادریہ نوشاہیہ کی ازواج ہونے یا
اولاد ہونے یا خلفا ہونے کی حیثیت سے اس کتاب میں علیحدہ
عنوانات سے درج ہوئے ہیں۔

ازواج حضرت رسول اللہ ؐ		حضرت سیدہ ام کلثوم رضؓ	۲۳۶
حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضؓ	۲۲۸	ازواج حضرت علی مرتضیٰ رضؓ	
حضرت سودہ رضؓ	۲۲۹	حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضؓ	۳۶۹
حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ	〃	حضرت امامہ بنت ابو العاص رضؓ	〃
حضرت حفصہ رضؓ	۲۳۰	حضرت اسما بنت عمیس رضؓ	〃
حضرت زینب بنت خزیمہ رضؓ	〃	حضرت خولہ بنت جعفر رضؓ	〃
حضرت ام سلمہ رضؓ	〃	حضرت ام البنین بنت حزام رضؓ	〃
حضرت زینب بنت جحش رضؓ	۲۳۱	حضرت ام حبیب صہبا بنت ربیعہ رضؓ	۳۷۰
حضرت جویریہ رضؓ	۲۳۲	حضرت لیلیٰ بنت مسعود رضؓ	〃
حضرت ام حبیبہ رضؓ	〃	حضرت ام سعد بنت عروہ رضؓ	〃
حضرت صفیہ رضؓ	۲۳۳	حضرت محیاۃ بنت امرء القیس رضؓ	〃
حضرت میمونہ رضؓ	〃	خلفائے خواجہ حسن بصری رحؒ	
اولاد حضرت رسول اللہ ؐ		حضرت رابعہ عدویہ بصریہ رحؒ	۴۵۵
حضرت سیدہ زینب رضؓ	۲۳۵	خلفائے شیخ سری سقطی رحؒ	
حضرت سیدہ رقیہ رضؓ	۲۳۶	حضرت ام محمد رحؒ	۵۱۹

Marfat.com

خلفائے شیخ جنید بغدادیؒ		اہلیہ اولیٰ بنت سید فتح محمد علویؒ	۱۰۱۴
حضرت فاطمہ زینونہؒ	۵۰۶	اہلیہ ثانیہ حضرت رونیل خاتونؒ	۱۰۱۵
ازواج حضرت غوث الاعظمؒ		اہلیہ ثالثہؒ	〃
حضرت مدنیہ بنت میر محمدؒ	۷۱۱	اولاد سید شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخشؒ	
حضرت صادقہ بنت محمد شفیعؒ	〃	حضرت بی بی سائرہ خاتونؒ	۱۰۱۷
حضرت مومنہؒ	〃		
حضرت محبوبہؒ	〃		
ازواج سید محمد غوث گیلانیؒ			
حضرت بی بی دلیس گلسانؒ	۸۲۵		
حضرت بی بی خیر النساءؒ	۸۲۶		
حضرت سیدہ فاطمہؒ	〃		
خلفائے سید مبارک حقانیؒ			
حضرت بی بی جیونی صاحبہؒ	۸۶۵		
خلفائے شاہ معروف خوشابیؒ			
حضرت بی بی بھاگ بھریؒ	۸۹۷		
مائی ندھاںؒ	〃		
ازواج سخی شاہ سلیمان نوریؒ			
حضرت بی بی رونل خاتونؒ	۹۰۲		
حضرت بی بی جیرانہ خاتونؒ	〃		
ازواج سید شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخشؒ			

تمام شد

تقریظ از حضرت سید غلام مصطفیٰؒ	۱۰۲۱
تقریظ از مولوی محمد سلام اللہ شائق	۱۰۲۴
تقریظ از پیر غلام دستگیر نامی	۱۰۲۵
قطعہ تاریخ تصنیف کتاب ہذا از پیر نامی	۱۰۲۷
قطعات از سید غلام مصطفیٰ خوشابی	۱۰۲۸

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد و نعت

اَللّٰہُ ، محمدٌ ہے ہر حامد و محمودؐ کا ، اور احد احمدؐ ہے ہر ساجد و مسجود کا صفتِ احدیت میں یگانہ ہے ، وجود و موجود سب اسی کا افسانہ ہے ، اُس کی توحید کا راز فوق الادراک ہے ، کیونکہ وہ عددیؐ یگانگت سے بھی پاک ہے ، ذاتِ بیچون کی یکتائی ذرّہ ذرّہ سے درخشان ہے ، کثرت کا چرچا وحدت کا نشان ہے ۔

ففی کل شئ لہٗ شاھدٌ یدلّ علیٰ انّہٗ واحدٌ

جمالِ حقیقی حقایقِ موجودات سے نمایاں ہے ، موحدِ عالی مقام کو ہر فرد میں مقامِ فردیت عیاں ہے ، کلّ الکل کی وحدت جامع الصفات ہے ، شانِ واحدیت یہی ہے کہ باشکالِ مختلفہ موجود وہی ذات ہے ، وحدہٗ لاشریک لہٗ ۔

وھو الحامد ھو المحمود لیس فی الدّار غیرہٗ موجودٌ

وفی انفسکم شاہد ہے ، کہ فی الحقیقت موجود ذاتِ واحد ہے ، غیریت کے تثنیہ کو اس میں کچھ گنجائش نہیں ، عینیت کا مسئلہ محتاجِ فہمائش نہیں ، جس کے کان میں نحن اقرب کی آواز آئی ، اُس نے موجودِ مطلق کو ثابت کر کے

Marfat.com

وحدت الوجود کی بولی سنائی۔ رُباعی

عین ست وعیان مہر ومہ ہمہ اوست　　در دیر بدل بجاں بکعبہ ہمہ اوست
لاحول ولا قوۃ الا باللہ　　باللہ ہمہ اوست ثم باللہ ہمہ اوست

حمد کی حد اتنی بعید ہے کہ اُس کی حد بتانا عقل کی حد سے باہر ہے، بلندیٔ تحمید سے ظاہر ہے، جو کوئی اُس کی توصیف کا ثنا سا ہوا، مجبوراً قائل لا احصی ثناء ہوا۔

رُباعی

سمجھیں اُسے کیا وہ ہے لقا سے بھی ورا　　ھُو جلوہ نما ہے اِس ادا سے بھی ورا
جو وہم میں دید میں گماں میں آوے　　وہ اِس سے ورا ہے بل ورا سے بھی ورا

انسان مرأۃ الرحمان کو چاہیئے کہ اُس کی عظمت وجلال کے آگے معترف بعجز وقصور ہو کر اُسی کا فرمودہ ترانہ حمد سُنا دے کہ یہی کافی ہے، الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدًا ولم یکن لہٗ شریک فی الملک ولم یکن لہٗ ولی من الذل وکبّرہ تکبیرًا (بنی اسرائیل ع ۱۲) اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔ عزّ شانہٗ وجل بُرھانہٗ۔

حضرت اَحمدؐ، اَحد میں درجاتِ حقی وخلقی میں، اور یکتا ہیں مراتبِ بشری وملکی میں، آپ کی ذوالوجہین حقیقت اُدھر شاہدِ بہ احدیت ہے، اور اِدھر نغمہ سرائے واحدیت، اُس طرف ترانہ سنج اَنَا عَرَبٌ ہو کر وارثِ مقامِ ربوبیت ہے، اور اِس جگہ اَنَا بَشَرٌ کہہ کر نقدحالِ بشریت، اِس بات کی شاہد لی مع اللہ کی شان ہے جس سے ظاہر ہے کہ اِس میں کوئی خاص راز نہان ہے۔

در لباسِ احمدی نورِ احد　　واسطہ شد خلق را بہر رشد

Marfat.com

وَاللّٰہُ ، محمدؐ ھوالاوّل والاٰخر والظاھر والباطن کے اسماء سے معروف ہیں ، صفاتِ حقّانی سے متصف ذاتِ رحیم ورؤف ہیں ، آپ کا نورِ وجود منشاءِ عالم وآدم ہے ، مبدأ عقلِ کُل ومصدر اسمِ اعظم ہے ، کنز الکنوز اور کنز الصفات حقیقتِ احمدیہ ہے ، برزخِ کبریٰ اور اُمّ الکتاب اسمِ محمدیہ ہے ، آپ تعیّنِ ثانی میں ظہورِ پذیر ہوکر مظہرِ صفاتِ آلٰہیہ وجوبیہ ذاتیہ جلالیہ وجمالیہ ہیں ، اور تجلّی ثانی میں مشہود ہوکر مظہرِ اسماء وصفات کیانیہ حدوثیہ منفعلہ ہیں ، جس نے من رانی فقد رای الحق کو جانا اُس نے حقیقتِ محمدیہ کو پہچانا ۔

ے

جمالِ خدا گر نہیں تم نے دیکھا محمدؐ کو دیکھو وہی ہو بہو ہے

ذاتِ سراجًا منیرًا کی ثنا وتعریف میں قرآن کریم بحرِ مواج روان ہے ، انّ اللّٰہ وملٰئکتہٗ یصلون علی النبی سے شانِ محبوبی عیان ہے ، آپ کا جمالِ نبوت ورسالت رحمۃ للعٰلمین ہے ، اسی لئے توصیفِ انبیا میں آپ کا نام سیّد المرسلین ہے ۔ ے

نورِ اوّل نمونہ حضرتِ جود سرِ دفترِ کائنات فہرستِ وجود

درودِ ہزارہ کے گلہائے نامعدود آپ کی مرقدِ ملائک مسجود پر نثار ہوں ، اور سلام وتحیات کے تحائف قائلِ اِنّکَ مَیّتٌ کی ذاتِ پر بشیمار ہوں ، آپ کی مُحدَثات میں بائے فکر لنگ وزبانِ نطق گنگ کا مصداق ہوکر آخر اسی پر کفایت کرنی پڑتی ہے ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین (الاحزاب ع ۵) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تسلیمًا کثیرا دائمًا ابدًا ۔

جماعتِ اسلامیہ سے بعد الانبیا ، کمالاتِ نبوت کے حقیقی ورثا ، چاروں حضرات

Marfat.com

حضرات راشدین خلفا، صاحبِ صدق وشہادت وعدل وحیا، ابوبکر صدیق اصدق الصدقا، عمر فاروق اعدل العدلا، عثمان ذوالنورین عمدۃ الحفاظ والقرا خصوصاً معدن جود وسخا، محبوبِ حضرتِ کبریا، مظہرِ علی الاعلےٰ، جنابِ علی المرتضےٰ، اور جوانانِ جنت کے رؤسا، امام الائمہ حسنِ مجتبےٰ، وحسین سید الشہدا، اور جمیع ائمۃ الہدےٰ تھے جنہوں نے خدماتِ دینی کی بجاآوری کے صلہ میں تمغہ بشارت ابدی حاصل کیا، کُلًّا وعد اللہ الحسنےٰ، (النساء ع ۱۲) رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ (البینہ)

آلِ مجموعۂ کمال سے قطب الافخم، غوث المعظم، کاشف الاسرار والحِکَم، قائلِ اسمی کاسم الاعظم، سید السادات عالم، مخدوم سلطان شیخ محی الدین عبدالقادر فخر اولادِ آدم، اور اُن کے روحانی جانشین متصف بہمہ صفاتِ قادری، مشرف بولایت کبرائے مادری، مظہر اسماؤ صفات جلالی و جمالی، مشعر شیون واعتباراتِ کمالی، خازنِ خزائنِ متعالی، مجددِ اکبر وارث الانبیا غالب الاولیا شاہِ نوشہ گنج بخش کائنات کے والی، اور اُن کے مسند آرا، قائم مقامِ اولیا، صدر نشینِ اوجِ بقا، حضرت شاہ غلام مصطفےٰ، بیکسوں کے قبلہ وقبلہ نما، سزاوار مدح وستائش ہیں جن کے وجود مسعود سے ملتِ اسلامیہ نے جام محبت نوش کیا، اور جن کے نور ولایت سے کمالاتِ نبوت نے جوش دیا، گم گشتگانِ بادیہ ضلالت نے ایسے ہی اولیاء اللہ کے وسیلہ جمیلہ سے بحکم کل شئ یرجع الیٰ اصلہٖ ذاتِ احدیت کی طرف وصول کی راہ پائی اور مغلوبانِ عشق حقیقی کو جمالِ واحدیت کی جھلک ما ظہرت فی شئ کظہورہٖ فی الانسان کے طور پر انہیں مقربین بارگاہ کی وساطت سے نظر آئی،

Marfat.com

اورثنا اللہ ریاضاتھم ورحمۃ اللہ علیھم اجمعین۔

سببِ تالیف

خادم الاصفیا خاکپائے اولیا فقیر ابوالریاض امین الدین شریف احمد المخاطب بہ فقیر سائیں، المتخلص بہ شرافت، حفظہ اللہ عن کلّ شرّ وآفۃ ابنِ جامع الکمالات، مخزن الحسنات، زبدۃ المشایخ والعلما، قدوۃ الافاضل والعرفا، حضرت شاہ غلام مصطفیٰ ادام اللہ برکاتہٗ وظلالہٗ علیٰ رؤس الاولاد و الخلفا۔ العلوی العباسی نسبًا والسنی الحنفی مذھبًا والقادری النوشاھی مشربًا والتاھنپالی الگجراتی وطنًا، ارباب دانش وبینش کی خدمتِ عالی میں عرض پرداز ہے کہ خلقتِ انسان کی علّتِ غائی عبادتِ خداوندی ومعرفتِ آلٰہی ہے قال اللہ تعالیٰ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون (الذاریات ع ۳) ای لیعرفون۔ پس منجملہ طاعات وعبادات کے مقربین درگاہِ ذوالجلال کی مجالست ومصاحبت سب سے افضل ترین وموثر ترین عبادت ہے، کیونکہ ان کی استقامت احوال کے مشاہدہ سے سالک کو ہمت پڑتی ہے کہ عمدہ عمدہ ریاضات وعبادات اختیار کرے جو کہ طریقہ سلوک کے لوازم سے ہیں، بلکہ اہل اللہ کے جمال باکمال سے زائر کے دل میں ایک نور داخل ہوتا ہے، جس سے شک و شبہ کی تاریکیاں جو بُعد وحجاب کا باعث ہیں زائل ہوجاتی ہیں، اور وصول الی اللہ کا دروازہ کھُل جاتا ہے، اور اگرچہ مصاحب استفاضۂ انوار کی قابلیت اور استفادۂ اسرار کی استعداد نہ رکھتا ہو، تاہم اربابِ احوال کی صحبت میں وجود لذت وشوق اور کمالاتِ ولائیت کے حقائق سے ہرگز محروم نہیں رہ سکتا۔

سے یک زمانہ

Marfat.com

یک زمانہ صحبتے با اولیا　　بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا
گر تو سنگِ خارہ و مرمر بوی　　چوں بصاحبدل رسی گوہر شوی

اور اگر دولتِ مجالست اور سعادتِ صحبت میسر نہ ہو سکے تو ذکر اذکار و اتباع آثار بزرگاں بھی ایک طرح کی صحبت ہے۔ اور ہمت افزائی و ظلمت زدائی میں اس کی وہی تاثیر ہے جو مصاحبت کی، اسی لئے قرناً بعد قرنٍ اسلاف کے اخلاق و حالات مجالسِ وعظ میں بیان ہوتے چلے آئے ہیں، اور بڑے بڑے ضخیم جلدوں اور صحائف میں ان کو محفوظ رکھتے آئے ہیں، تاکہ ہر زمانہ میں اُن کے انوار باطن شاملِ حال قارئین و مستفیدین رہیں، اور یہ ظاہر ہے کہ ذکرِ محبوبانِ آلہ و محبانِ درگاہ میں بیشمار فوائد و منافع ہیں، از انجملہ

۱ - وجودِ اولیائے کرام و صلحائے عظام ایک نعمتِ عظمےٰ و عطیہ کبرےٰ ہے، اور حسب الارشاد خداوندی غیر اسمہٗ واما بنعمۃ ربک فحدث (الضحیٰ) اس نعمتِ کبرےٰ کی شکر گذاری لازم ہے، اور وہ یہ ہے کہ ان کی محبت میں رہے اور ان کے فضائل و مناقب کا ذکر کرتا رہے، جس نے اس نعمتِ بے بہا کا شکر ادا نہ کیا، اُس نے فی الحقیقت خدا کو نہ پہچانا۔

رُباعی

ہر کس کہ کمال اولیا را نشناخت　　ایں نعمتِ خاص بے بہا را نشناخت
پس شکر نگفت و حُبِ ایشاں نگزید　　میداں بیقیں کہ او خدا را نشناخت

۲ - سید الطائفہ حضرت شیخ ابو القاسم جنید بغدادی رح سے کسی نے پوچھا کہ مرید کو بزرگوں کی حکایتوں اور روایتوں سے کیا فائدہ پہنچتا ہے؟

Marfat.com

فرمایا، کہ یہ خدا تعالےٰ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے جس سے مرید کو مدد پہنچتی ہے، اور اگر اس کا دل شکستہ یا ضعیف ہو تو بھی قوی ہو جاتا ہے، ارشادِ آلہی ہے وکلاً نقص علیك من انباء الرّسل ما نثبت بہٖ فؤادك (ہود، ع ۱۰) یعنی اے محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ہم اگلے پیغمبروں کے قصّے آپ کے سامنے اِس واسطے بیان کرتے ہیں کہ آپ کا دل اس سے آرام حاصل کرے، اور قوی تر ہو جائے۔

۳ - اولیاء اللہ کا ذکر کرنا بقول نبوی ؐ من احبّ شیئا اکثر ذکرہٗ محبت قلبی کی پختہ دلیل ہے، اور یہ اصول ہے کہ محبت محب کو اپنے محبوب تک پہنچا دیتی ہے، المرء مع من احبّ۔

۴ - محبوبانِ بارگاہِ آلہی کا ذکر کرنا باعثِ وصولِ قربتِ درگاہِ ربّ العزت ہے کیونکہ بحکم ذکر الحبیب حبیب ہر محبوب کو ذکر اپنے محب کا مرغوب اور ہر محب کو یاد اپنے محبوب کی محبوب ہوتی ہے۔

۵ - بزرگوں کا ذکر کرنا حسب الارشاد نبوی ؐ عند ذکر الصالحین ینزل الرحمۃ موجبِ نزولِ رحمتِ آلہی ہے۔

۶ - یہ ایک ایسی عبادت ہے جو بغیر کسی رنج اور محنت کے ہر شخص حاصل کر سکتا ہے، اور با ایں ہمہ خدائے ذوالجلال کے وصول کا اقرب راستہ ہے۔

۷ - چونکہ ہر شخص کی طبیعت میں داخل ہے کہ زمانہ ماضی و مستقبل کے حکایات و اخبار میں تضیع اوقات کیا کرتا ہے، اس سے بہتر ہے کہ بجائے اُن کے بزرگوں کے حالات و مناقب کا ذکر کرے جو طاعت و عبادت پر متضمن ہیں۔

۸ - یہ قاعدہ ہے کہ ذاکر و مذکور کے درمیان ہمیشہ مناسبت اور محبت ہوا کرتی ہے

Marfat.com

کرتی ہے، تو اذکارِ صالحین کے بیان کرنے میں ذاکر کی نسبتِ باطنی اُن کے ساتھ مستحکم ہوتی ہے، اور علاوہ باطن کے ظاہر بھی صلاح وتقوٰے سے آراستہ ہوجاتا ہے۔

۹ ۔ اسلاف کے فضائل اور مناقب سننے سے یہ تصوّر پیدا ہوتا ہے کہ باوجود اتنے بعید زمانے اور کئی صدیاں گذر جانے کے اب تک اُن کے کارنامے زندہ موجود ہیں، اِس کا سبب سوائے حسن عمل اور نیک کاموں کے کوئی نہیں، پس یہ خیال انسان کو نیکی کرنے کی طرف راغب کرتا ہے۔

۱۰ ۔ مقبولانِ باریتعالیٰ کا ذکر کرنا اُن کی خوشنودیٔ ارواح کا باعث ہے، اور چونکہ وہ متخلق باخلاقِ ربانی ہوتے ہیں ممکن ہے کہ بحکمِ فاذکرونی اذکرکم (البقرۃ۔ع ۱۸) ذاکر کو عالمِ آخرت میں نیکی سے یاد کریں، اور اُس کی شفاعت کا موجب ہوں، اور دنیا میں اعانت وامداد اُس کے حق میں مرعی رکھیں۔

۱۱ ۔ ذاکر جب بزرگان دین کے محامد وفضائل دنیا میں منتشر اور زبانزد دیکھتا ہے تو اُس کو امید ہوتی ہے کہ اگر وہ بھی ایسے اعمالِ صالحہ کرے گا تو اُس کے بعد اُس کے ساتھ بھی یہی حسن معاملہ کیا جاوے گا، اس لئے وہ راہِ حق پر چلنے کی کوشش کرتا ہے۔

پس راقم الحروف کاتب السطور عصم اللہ وقاتہٗ عن التفرقۃ والفتور نے اذکارِ اولیاء اللہ کے فوائد پر نظر رکھ کر مناسب سمجھا کہ بزرگانِ پاکباز کی ارواحِ مقدسہ کو خوش کرکے فیوض ظاہری وباطنی حاصل کرے۔ اگرچہ مؤلفِ خطاکار کی ہیچمدانی مانع ومزاحم تھی کہ پاک لوگوں کے اسمائے

Marfat.com

گرامی زبان پر لائے جاویں۔ رُباعی

ہیہات من از کجا و ایں کار کجا درخورد منِ ضعیف ایں بار کجا
اوصافِ بزرگاں ز شما افزون ست در طاقتِ تحریرِ من زار کجا

لیکن بباعث کمال شوق بحکم ھم الذین لا یلتقیٰ جلیسھم اپنی شقاوت کو سعادت سے تبدیل کرنے کے واسطے اور اپنا وسیلہ نجات اخروی بنانے کے واسطے فاولئك یبدل اللہ سیئاتھم حسنات (الفرقان ع ٦) کی شاہی سند ہاتھ میں لے کر اللہ تعالےٰ کی ذاتِ پاک پر بھروسہ کرکے اس کارِ نیک کے واسطے کمر ہمت چست باندھی السعی منی والاتمام من اللہ۔

۵

ابتدا کردمش بنامِ دلیر ختم اللہ لی بما ھو خیر

اور بزرگانِ سلسلۂ عالیہ قادریہ نوشاہیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے تاریخی اور صوفیانہ واقعات اور خوارق و کرامات و ملفوظات کو کتبِ متقدمین سے اقتباس کرکے لکھنا شروع کیا، اور تمدنی و اخلاقی حالات میں زیادہ کوشش کی کہ اس سے بڑھ کر اخلاق و عادات کی درستی کا کوئی آلہ نہیں، اور سالک کو اسی کی تبعیت و پیروی کی زیادہ ضرورت ہے، اور اس کتاب کا نام اپنے نام پر **شریف التواریخ** تجویز کیا، اور اس کو تین جلدوں پر منقسم کیا۔

جلد اوّل موسوم بہ تاریخی ہجری نام **تاریخ الاقطاب**۔ ۱۳۵۳ھ

اس میں تفصیل ذیل دو باب ہیں۔

بابِ اوّل۔ یہ بطور مقدمہ و تمہید کے لکھا گیا ہے، اس میں آٹھ فصل ہیں۔

(۱) پہلی فصل

Marfat.com

۱ - پہلی فصل میں ان کتابوں کی فہرست ہے جن سے تاریخ الاقطاب کے مضامین اخذ کئے گئے ہیں، ہر ایک کتاب کے مؤلف کا نام وسالِ وفات بھی حتی الوسع ساتھ لکھدیا ہے۔

۲ - دوسری فصل میں ولایت کی حقیقت پر بحث کی گئی ہے، اور اس کے درجات ومراتب کا انکشاف کیا گیا ہے۔

۳ - تیسری فصل میں اولیاء اللہ کے اقسام کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

۴ - چوتھی فصل میں اولیاء اللہ کی حالتوں کا بیان کیا گیا ہے۔

۵ - پانچویں فصل میں اولیاء اللہ کی کرامات وخوارق کا امکان واثبات نقلی وعقلی دلائل سے کیا گیا ہے۔

۶ - چھٹی فصل میں بیعت طریقت کے دلائل واقسام ومسائل کا بیان کیا گیا ہے۔

۷ - ساتویں فصل میں خرقہ خلافت وارشاد کے اقسام ومسائل کا بیان کیا گیا ہے۔

۸ - آٹھویں فصل میں چار پیر، چودہ خاندان، اور تمام سلاسل فقرا کا جو آج تک روئے زمین پر جاری ومفیض ومشہور ہیں ذکر کیا گیا ہے، اور ساتھ ہی بانیان سلاسل کے اسمائے گرامی بھی درج کردئے ہیں۔

باب دوم - اس میں خاندان ذیشان نبوی مرتضوی قادری کے مشائخ کا تذکرہ کیا گیا ہے، اور اس میں چھبیس[۲۶] فصل ہیں، ہر ایک فصل میں علیحدہ بزرگ کے حالات درج کئے ہیں، مثلاً فصل اول میں سرور کائنات مفخر موجودات سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات،

Marfat.com

اور اسی طرح ہر فصل میں موافق طریقہ بیعت قادریہ کے یکے بعد دیگرے ہر ایک بزرگ داخل سلسلہ ہذا کے حالات درج کیے ہیں۔ تا آنکہ چھبیسویں فصل میں سید العارفین امام الموحدین حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری رح کے حالات لکھے ہیں۔

اس کے بعد ختم شریف نوشاہی اور خاتمہ کتاب اور مناجات نثر اور شجرہ شریف اردو پر اس کو ختم کیا ہے۔

جلد دوم۔ موسوم بہ طبقات النوشاھیہ۔

اس میں سات طبقے ہیں۔

۱۔ طبقہ نوشاھیہ ابائیہ۔ اس میں حضرت نوشہ گنج بخش رح سے لیکر مؤلف تک اپنے تمام آبا و اجداد کے حالات سلسلہ وار بالترتیب مذکور ہیں۔

۲۔ طبقہ نوشاھیہ برخوردایہ۔ اس میں حضرت نوشہ گنج بخش رح کے فرزند اکبر حضرت سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق رح کے اور ان کی تمام اولاد کے حالات ہیں۔

۳۔ طبقہ نوشاھیہ ھاشمیہ۔ اس میں حضرت نوشہ گنج بخش رح کے فرزند اصغر حضرت سید محمد ہاشم دریادل رح کے اور ان کی اولاد کے حالات ہیں۔

۴۔ طبقہ سلیمانیہ۔ اس میں حضرت سخی شاہ سلیمان نوری قادری رح کی اولاد امجاد کے حالات ہیں۔

۵۔ طبقہ رحمانیہ۔ اس میں حضرت نوشاہ عالیجاہ رح کے خلیفہ کامل حضرت شاہ عبدالرحمن پاک صاحب بھڑوی رح کے، اور ان کی دختری اولاد کے حالات ہیں۔

۶۔ طبقہ یحیائیہ

Marfat.com

۶ - طبقہ سچیاریہ - اس میں حضرت نوشہ صاحب رح کے خلیفہ صادق حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح کے، اور ان کی اولاد کے حالات ہیں۔

۷ - طبقہ سادات گیلانیہ صالحیہ - اس میں حضرت نوشہ پیر عالیجناب کے خلیفہ بزرگ حضرت سید صالح محمد گیلانی رح ساکن چک سادہ متصل گجرات کے، اور ان کی اولاد کے حالات درج کئے ہیں۔

ہر ایک طبقہ میں چند ایک ابواب بھی ہیں جن کی تفصیل موقعہ پر آئے گی۔

جلد سوم موسوم بہ تذکرۃ النوشاہیہ۔

اس میں قطب الاولیا حضرت نوشہ گنج بخش رح کے بلاواسطہ خلفا اور بالواسطہ مریدوں کے حالات درج کئے ہیں، سلسلہ نوشاہیہ کے مشہور مشائخ کا مفصل تذکرہ کیا ہے، بلکہ زمانہ حاضرہ کے سجادہ نشینوں تک اس میں مذکور ہوئے ہیں اس جلد میں بارہ حصے ہیں جن کی تفصیل اپنی جگہ پر آئے گی، انشاء اللہ تعالیٰ۔

التزامات - جلد ہذا موسوم بہ تاریخ الاقطاب کے لکھنے میں مندرجہ ذیل التزامات پر عمل کیا گیا ہے۔

۱ - ہر ایک بزرگ کے ذکر میں خاص طور پر مندرجہ ذیل عنوانات کو نصب العین رکھا ہے، اور جو کچھ ان کے ماتحت مل سکا ہے درج کر دیا ہے۔

اوصاف جمیلہ، نام وکنیت ولقب ونسب، ولادت وتربیت، تعلیم ظاہری وباطنی، واقعہ توبہ، بیعت وخلافت، ریاضت ومجاہدہ، اخلاق وعادات، مواعظِ حسنہ، حلیہ ولباس، فضائل وخصائص، مقاماتِ فقر، کرامات، عملیات، تصنیفات، مکتوبات، کلماتِ طیبات، معترفین کمال، ازواج واولاد، تلامذہ وخلفا، تبرکات، واقعہ وتاریخ وفات۔

Marfat.com

ہر ایک ذکر میں کئی واقعات اِن عنوانات سے زیادہ اور کئی کم بھی تحریر ہوئے ہیں۔

۲ - تاریخ ہائے ولادت و وفاتِ مشائخ کی حتی الوسع نہایت تحقیق کی گئی ہے جس تاریخ پر چند کتابوں کا اتفاق نظر آیا ہے اُس کو درج کر دیا ہے، اور تاریخوں کے اختلاف کو اس لئے ذکر نہیں کیا کہ بعض اشخاص اپنی کم علمی کی وجہ سے اختلاف پڑھ کر مذبذب ہو جاتے ہیں، اس واسطے جو تاریخ میرے نزدیک صحیح ثابت ہوئی ہے وہی درج کی ہے، ہاں بعض مواقعہ پر کسی خاص وجہ کے باعث اختلاف کا ذکر کر دیا ہے مگر بہت کم۔

۳ - اگر کسی بزرگ کی اولاد زمانہ حال تک باقی ہے یا کچھ عرصہ تک باقی رہی ہے تو جہاں تک معلوم ہو سکا ہے وہاں تک اُس کا تذکرہ کر دیا ہے، جیسا کہ حضرت شیخ ابوالحسن علی بن محمد القرشی الہکاری رح یا حضرت مخدوم سید محمد غوث گیلانی اوچی رح وغیرہ کے حالات میں۔

۴ - ہر ایک بزرگ کے ذکر میں اُس کے خلفا کے مختصر حالات درج کر دئے ہیں، اگر کسی خلیفہ سے آگے بھی سلسلہ چلا ہے تو ضمناً اُس کا بھی ذکر کر دیا ہے۔

رُباعی

چو من بخیر کنم یادِ رفتگان دارم — امید آنکہ مرا ہم بخیر یاد کنند
چو شاد میکنم ارواح دیگراں شاید — کساں شدہ مرا نیز روح شاد کنند

التماسِ ضروری - اب ناظرین و الاتمکین کی خدمت میں التماس ہے کہ اگر تحریر ہذا آپ کو پسند آوے، اور اس سے کچھ محظوظ ہوں تو اس کو تصرفِ بزرگاں سمجھیں اور عاصی پُر معاصی کی محنت شاقہ پر لحاظ فرما کر دعائے مغفرت و حسن خاتمت سے محروم نہ فرماویں، اور چونکہ یہ عاجز سراپا تقصیر شرافت فقیر اہلِ زبان نہیں ہے،

Marfat.com

لہذا اگر اس تحریر میں کسی قسم کی غلطی اور سہو و نسیان پاویں تو براہ کرم میری بے مائگی علم کو مدنظر رکھتے ہوئے مجھے نشانہ ملامت نہ بناویں بلکہ اگر ممکن ہو تو اسکی مناسب و جائز طور پر اصلاح فرماویں۔ یا بصورت دیگر پردہ پوشی کر کے مجھ پر احسان فرماویں ان اللہ لایضیع اجر المحسنین (التوبہ ع ۱۵) رب ھب لی حکماً والحقنی بالصالحین واجعل لی لسان صدق فی الآخرین (الشعراء ع ۵)

باب اوّل

مقدمہ و تمہید کتاب ہیں۔ اِس میں آٹھ فصل ہیں۔

فصل اوّل

اِس فصل میں اُن کتابوں کی فہرست ہے جن سے کتاب ہذا یعنی تاریخ الاقطاب کے لئے مضامین ماخذ کئے گئے ہیں اور ساتھ ہی اُن کے مصنفین کے نام و تواریخ وفات بھی حتے الوسع لکھدی ہیں اور کتابوں کے اسماء کو ترتیب حروف تہجی لکھا ہے۔ وھو ھذا۔

الف

۱ آئینہ تصوف۔ شاہ محمد حسن چشتی صابری قدوسی رام پوری (متوفی ۲۵ شعبان ۱۳۱۲ھ)

۲ ابوبکر شبلی۔ مولوی محمد عبدالحلیم سرور بن حکیم تفضل حسین لکھنوی ایڈیٹر دلگداز لکھنؤ

۳ اتحاف الاحبہ بیان حدیث المحبہ شیخ ابوالمجد والمفاخر عبدالحق محدث بن سیف الدین ترک دہلوی بخاری ثم (متوفی ۱۰۵۲ھ)

۴ اتحاف الفرقہ بوصل الخرقہ۔ حافظ جلال الدین ابوالفضل عبدالرحمن بن کمال الدین ابوبکر سیوطی شافعی (متوفی ۹۱۱ھ)

Marfat.com

۵ اچھا عقیدہ ترجمہ حسن العقیدہ - شاہ ولی اللہ محدث بن شاہ عبدالرحیم بن شاہ وجیہ الدین عمری دہلوی ؒ (متوفی ۱۱۷۹ھ)

۶ احیاء العلوم - حجۃ الاسلام زین الدین امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی طوسی شافعی ؒ (متوفی دوشنبہ ۱۴ جمادی الآخرہ ۵۰۵ھ)

۷ اخبار الاخیار فی اسرار الابرار - شیخ عبدالحق حقی محدث دہلوی ؒ

۸ ادبی لغات اُردو -

۹ اذکار ابرار - مولانا شیخ محمد غوثی بن شیخ حسن بن شیخ مومن شطاری مانڈوی ؒ

۱۰ اذکار قلندری - پیر فرح بخش فرحت سہروردی ؒ (متوفی ۱۲۵۶ھ)

۱۱ اربعین - حافظ ابی بکر محمد بن ابو نصر ؒ

۱۲ اربعین - علامہ حافظ جمال الدین عطاء اللہ بن فضل اللہ محدث شیرازی ؒ

۱۳ اربعین فی اصول الدین - امام فخر الدین محمد رازی بن ضیاء الدین عمر و بن حسین بن حسن بن علی بکری تیمی ؒ (متوفی یکم شوال ۶۰۶ھ)

۱۴ ارجح المطالب فی عد مناقب اسد اللہ الغالب امیر المؤمنین علی ابن ابیطالب - مولوی محمد عبید اللہ بسمل بن مظہر جان امرتسری رجسٹرار کتبخانہ رام پور

۱۵ ارشاد الطالبین - شاہ محمد رضا بن شیخ فاضل قادری ؒ

۱۶ ارشاد الطالبین - اخون درویزہ ننگنہاری ؒ

۱۷ ازالۃ الخفا عن خلافۃ الخلفا - شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ؒ

۱۸ اسباب النزول القرآن - امام ابو الحسن علی بن احمد واحدی ؒ (متوفی ۴۶۸ھ)

۱۹ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب - حافظ ابو عمر و یوسف بن عبداللہ بن عبدالبر بن عاصم نمری قرطبی مالکی ؒ (متوفی ربیع الآخر ۴۶۳ھ)

۲۰ اسرار الاولیاء

Marfat.com

۲۰ اسرار الاولیا قلمی نسخہ ملفوظات خواجہ فرید الدین مسعود گنجشکر چشتیؒ (متوفی ۵ محرم ۶۶۴ھ)
مرتبہ شیخ بدر الدین اسحاق بن علی دہلوی ؒ (متوفی ۷۲۹ھ)

۲۱ اسرار الطریقت (رسالہ غوثیہ) سید محمد غوث بن سید حسن بادشاہ گیلانی قادری ؒ
لاہوری (متوفی ۱۱۵۲ھ)

۲۲ اسرار المعانی قلمی۔ شیخ حسین بن محمد ؒ

۲۳ اسرار المعرفت۔ سید فطب شاہ بخاری قادری ؒ متوطن پیر محل۔ ضلع ملتان

۲۴ اسرارِ تصوف (ماہنامہ)۔ جولائی ۱۹۲۵ء

۲۵ اسرارِ قادر قلمی مولوی محمد جان بن عبد الغفور بن قاضی محمد اسلم قادری فاضلی شبالویؒ

۲۶ اسنی المفاخر۔ امام عفیف الدین ابو محمد عبد اللہ بن اسعد بن علی
بن سلیمان بن حلاج یافعی یمنی نزیل الحرمین (متوفی ۷۶۸ھ)

۲۷ اصطلاحات۔ شیخ عبد الرزاق کاشی ؒ

۲۸ اقتباس الانوار والتماس الازہار فی انساب الصحابۃ ورواۃ الآثار۔
امام ابو محمد عبد اللہ بن علی لخمی رشاطی اندلسی ؒ
(متوفی ۵۴۲ھ)

۲۹ اقرب الموارد فی فصح العربیۃ والشوارد۔ علامہ الشرتونی ؒ

۳۰ الباقیات غوثیہ۔ امام العصر، غوث الاعظم سید شیخ عبد القادر جیلانی ؒ
(متوفی ۱۱ ربیع الآخر ۵۶۱ھ)

۳۱ انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ؒ

۳۲ انتخاب صحاح ستہ۔ مولوی نیاز علی پسروری

۳۳ انسان العیون فی سیرۃ الامین والمامون۔ حافظ نور الدین علی بن ابراہیم بن علی حلبیؒ

Marfat.com

۳۴ انوار الصالحین قلمی سید معصوم شاہ بن سید فضل شاہ نوشاہی ؒ ساکن چک سادہ، گجرات

۳۵ انوار العارفین۔ حافظ محمد حسین چشتی صابری قدوسی مرادآبادی ؒ

۳۶ انوار القادریہ الملقب بہ ریاض النوشاہیہ۔ مولوی حکیم پیر غلام قادر شاہ اثر بن
قلمی محمری شاہ انصاری نوشاہی برقندازی جالندھری

۳۷ انوار قادریہ۔ سید سردار شاہ گیلانی پروفیسر پنجاب وٹرنری کالج لاہور

۳۸ انیس الارواح۔ نسخہ ملفوظات خواجہ ابو النور عثمان ہارونی چشتی ؒ (متوفی ۶۱۷ھ شوال
۶۱۸ھ) مرتبہ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری ؒ

۳۹ انیس القادریہ۔ شیخ بہاء الحق بن شاہ رحمت اللہ کرمانی ؒ

۴۰ اوراد القادریہ قلمی مخدوم سید عبد القادر ثانی بن سید محمد غوث گیلانی اوچی ؒ
(متوفی دوشنبہ ۱۸ ربیع الاول ۹۴۰ھ)

۴۱ ایراد العبارات لبیان اہل الاشارات۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی ؒ

ب

۴۲ باغ سادات قلمی۔

۴۳ باغ سادات المعروف دربیان ظہور ایمان حکیم سید جمیل حسین نقوی بخاری اوچی ؒ

۴۴ بحر الجنان فی مناقب و حالات آل سید الانس والجان۔ سید محبوب شاہ صادق گیلانی
رئیس اعظم داتہ ضلع ہزارہ۔

یہ کتاب تذکرۃ السادات بتاریخ آل سرور کائنات کا اردو ترجمہ ہے

۴۵ بحر الحقیقت المعروف بہ گلزار ابراہیم۔ مولوی حسن ؒ

۴۶ بحر الزخائر قلمی سید سعد اللہ قادری بن سید صفی الدین عبد الرحمٰن حسینی
موسوی رضوی ؒ

۴۷۔ بحر العلوم

Marfat.com

۴۷ بحرالعلوم شرح مثنوی مولانا رومؒ - ملا عبدالعلی بحرالعلوم بن مولانا نظام الدین فرنگی محلی لکھنوی ؒ (متوفی ۱۲۲۵ھ)

۴۸ بحرالمعانی تلمی سید محمد بن امیر نصیرالدین جعفر مکی حسینی چشتی نظامیؒ (متوفی ۹۹۱ھ)

۴۹ بستان العارفین - امام حافظ ابوزکریا محیی الدین یحییٰ بن اشرف بن حسن حزامی نووی شافعیؒ (متوفی شب چہارشنبہ ۱۴ رجب ۶۷۶ھ)

۵۰ بستان المحدثین - مولانا شاہ عبدالعزیز بن شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (متوفی ۱۲۳۹ھ)

۵۱ بشری اللبیب - امام ابوالفتح محمد بن محمد المعروف بہ ابن سیدالناس محدث اندلسیؒ (متوفی ۷۳۴ھ)

۵۲ بعض الامثال - مجموعہ کلمات حضرت علی المرتضیٰؓ مرتبہ شیخ ابوالفضل احمد بن محمد میدانیؒ

۵۳ بہجۃ الاسرار - علامہ شیخ نورالدین ابوالحسن علی بن یوسف بن جریر لخمی شطنوفیؒ (متوفی ۷۱۳ھ)

۵۴ بیاض قادری تلمی سید غلام قادر بن سید عبداللہ نوشاہی برخورداریؒ (متوفی ۱۳۰۶ھ)

۵۵ بیت المعرفت -

۵۶ بے مثل بشر - مولانا محمد اعظم بن محمد یار نوشاہی برقندازی میرووالی

ت

۵۷ تاج المکلل من جواہر مآثر الطراز الآخر والاول - نواب سید صدیق حسن خاں محدث بخاری بھوپالیؒ (متوفی ۱۳۰۷ھ)

۵۸ تاریخ ابن رافع - حافظ محمد بن رافعؒ

۵۹ تاریخ اسلام - حافظ عبدالرحمٰن شوق امرتسری بن حافظ عمرالدین ہوشیارپوری

۶۰ تاریخ اعثم - خواجہ احمد بن اعثم کوفیؒ

Marfat.com

۶۱ تاریخ الاسلام - حافظ ابوعبداللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان ذہبی رح (متوفی ۷۴۸ھ)

۶۲ تاریخ الاولیا - سید امام الدین احمد بن مفتی سید عبدالفتاح اشرف علی حسینی قادری گلشن آبادی

۶۳ تاریخ الخلفا - حافظ امام سیوطی رح

۶۴ تاریخ المعتبر فی انباء من غبر - قاضی القضاۃ مجیر الدین عبدالرحمن علیمی عسیری مقدسی حنبلی رح

۶۵ تاریخ ادبیات علمی مولوی غلام احمد اختر اوچی مؤلف سررشتہ تالیفات ریاست بہاولپور

۶۶ تاریخ اموج - مولوی محمد حفیظ الرحمن حفیظ بہاولپوری

۶۷ تاریخ اولیائے گجرات - مولوی سید ابوظفر ندوی دسنوی بہاری سابق پروفیسر بہاولپور کالج (کالج) احمد آباد - گجرات

یہ کتاب مرآۃ احمدی مصنفہ خان بہادر علی محمد خان بہادر کا اردو ترجمہ ہے

۶۸ تاریخ بغداد - حافظ محب الدین ابوعبداللہ محمد بن محمود بن حسن المعروف بابن النجار (متوفی ۶۴۳ھ)

۶۹ تاریخ بغداد - حافظ ابوبکر احمد خطیب بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بغدادی رح (متوفی ۷ ذی الحجہ ۴۶۳ھ)

۷۰ تاریخ پنجاب - مولوی غلام محی الدین المعروف بوٹے شاہ رح

۷۱ تاریخ جلیلہ - مولوی پیر غلام دستگیر نامی بن پیر حامد شاہ قریشی بخاری لاہوری

۷۲ تاریخ دمشق - امام ابوالقاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ المعروف بابن عساکر رح (متوفی ۵۷۱ھ)

۷۳ تاریخ سادات بخوارزم - علامہ سید لکھن شاہ بن سید عالم شاہ بن سید محمود شاہ خوارزمی بگھووالی

۷۴ تاریخ سندھ - مرزا قلیچ بیگ رح

۷۵ تاریخ سندھ - امین الملک پیر سید معصوم شاہ نامی متعبد ادنہادی بن سید صفائی ترمذی قندھاری بھکری رح (متوفی ۱۰۱۴ھ)

۷۶ تاریخ عباسی قلمی مولف کتاب ہذا فقیر سید شریف احمد شرافت علوی قادری نوشاہی ساہنپالی

۷۷ تاریخ فرشتہ

Marfat.com

۷۷ تاریخ فرشتہ - مولانا محمد قاسم فرشتہ ؒ

۷۸ تاریخ کبیر (تاریخ الامم والملوک) امام شیخ ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن کثیر
بن غالب طبری ؒ (متوفی شنبہ ۲۶ شوال ۳۱۰ھ)

۷۹ تاریخ کبیر - امام محمد بن اسمٰعیل بخاری ؒ

۸۰ تاریخ لاہور - سید عبداللطیف لاہوری

۸۱ تاریخ مکہ - امام ابوالولید محمد بن عبداللہ ازرقی ؒ (متوفی ۲۲۳ھ)

۸۲ تحائف قدسیہ قلمی مولوی پیر کمال قادری نوشاہی لاہوری ؒ

۸۳ تحفۃ الابرار - (کلیات جدولیہ) مرزا آفتاب بیگ عرف نواب بیگ چغتائی نظامی ؒ

۸۴ تحفۃ الاخیار - شیخ احمد بن محمد بن موبد ؒ

۸۵ تحفۃ الحسینی - شیخ محمد اشرف حسینی لاہوری ؒ

۸۶ تحفۃ الذاکرین شرح حصن حصین - قاضی ابو علی محمد بن علی بن محمد شوکانی یمنی صنعانی (متوفی ۲۲ جمادی الآخر ۱۲۵۵ھ)

۸۷ تحفۃ القادریہ - سید خیر الدین ابو المعالی کرمانی قادری لاہوری ؒ (متوفی ۱۶ ربیع الاول ۱۰۴۴ھ)

۸۸ تحفۃ الکرام - سید علی شیر قانع ٹھٹوی ؒ

۸۹ تحفہ اثنا عشریہ - شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ؒ

۹۰ تحفہ مرسلیہ - شیخ محمد بن فضل اللہ صدیقی چشتی برہانپوری ؒ (متوفی رمضان ۱۰۲۹ھ)

۹۱ تحقیقات چشتی - مولوی نور احمد چشتی بن احمد بخش بکیل بن غلام حسین بن ابراہیم بن ضیاء الحق
بن عنایت اللہ بن قاضی محمد عاقل لاہوری ؒ (متوفی ۱۲۸۴ھ)

۹۲ تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی - حافظ سیوطی ؒ

۹۳ تذکرۃ الاولیا - شیخ فرید الدین محمد بن ابراہیم عطار نیشاپوری ؒ (متوفی ۱۰ جمادی الآخر ۶۲۷ھ)

۹۴ تذکرۃ الشیخ - سائیں محمد فتح علی خاں عرف فتح خاں قلندر نوشاہی - راولپنڈی

Marfat.com

۹۵ تذکرہ اولیائے ہند۔ مرزا احمد اختر بن محمد دارا بخت بن سلطان ابوالمظفر سراج محمد بہادر شاہ ظفر

۹۶ تذکرہ خواص الاخبار فی احوال الائمہ۔ حافظ شمس الدین ابوالمظفر یوسف بن قزاغلی بن عبداللہ بغدادی المعروف بہ سبط ابن الجوزیؒ (متوفی ۶۵۴ھ)

۹۷ تذکرہ سیفیہ۔ چوہدری مولا بخش سیفی

۹۸ تذکرہ غوثیہ۔ نسخہ مجموعہ ارشادات سید غوث علی شاہ قلندر گیلانی قادری پانی پتیؒ (متوفی دوشنبہ ۲۶ ربیع الاول ۱۲۹۷ھ) مرتبہ سید گل حسن قلندرؒ

۹۹ تذکرہ نوشاہی قلمی مولانا سید حافظ محمد حیات ربانی بن سید حافظ جمال اللہ فقیر اعظم قادری نوشاہی برخورداری سابنپالیؒ (متوفی ۱۱۷۳ھ)

۱۰۰ ترجیعات قادری قلمی مخدوم سید محمد غوث گیلانی قادری اوچیؒ (متوفی ۹، رجب ۹۱۳ھ)

۱۰۱ ترجیع القلوب بیاض مولانا سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہیؒ (قلمی)

۱۰۲ تشریح الاولیا۔

۱۰۳ تشریف الشرفا۔

۱۰۴ تصحیح المسائل ردّ مائۃ مسائل۔

۱۰۵ تصویر کربلا۔ سید آل احمد

۱۰۶ تعقبات سیوطی علی الموضوعات ابن الجوزی۔ حافظ سیوطیؒ

۱۰۷ تعلیم غوثیہ المعروف بہ مرآۃ الوحدت۔ سید شاہ گل حسن قلندر قادری پانی پتیؒ

۱۰۸ تفریح الاذکیا۔ شیخ ابوالمحسن حسین بخشؒ

۱۰۹ تفسیر آدمی۔ شیخ ابوالعباس احمد بن محمد بن سہیل بن عطاء آدمی بغدادی (متوفی ۳۰۹ھ)

۱۱۰ تفسیر ابن المنذر۔ امام ابوبکر محمد بن ابراہیم نیشاپوریؒ (متوفی ۳۱۸ھ)

۱۱۱ تفسیر ابن مردویہ۔ طراز المحدثین امام ابوبکر احمد بن موسیٰ بن مردویہ اصبہانیؒ (متوفی ۴۱۰ھ)

۱۱۲ تفسیر احمدی

Marfat.com

۱۱۲ تفسیر احمدی - شیخ احمد صدیقی الملقب بہ ملا جیون حنفی بن ملا ابو سعید امیٹھوی (متوفی ۱۱۳۰ھ)

۱۱۳ تفسیر تستری - شیخ ابو محمد سہل بن عبداللہ تستری رح (متوفی ۱۲ محرم ۲۸۳ھ)

۱۱۴ تفسیر ثعلبی - شیخ احمد بن محمد بن ابراہیم ثعلبی رح (متوفی ۴۲۷ھ)

۱۱۵ تفسیر حسینی الملقب بہ مواہب العلیہ - ملا کمال الدین حسین بن علی واعظ کاشفی ہروی المعروف بہ سونے حنفی رح (متوفی ۳۰ ذیحجہ ۹۱۰ھ)

۱۱۶ تفسیر حقانی الملقب بہ فتح منان - مولانا ابو محمد عبدالحق حقانی دہلوی رح (۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۵ھ)

۱۱۷ تفسیر درمنثور - حافظ سیوطی رح

۱۱۸ تفسیر رحمانی الملقب بہ تیسیر الرحمٰن - شیخ علی بن احمد مہائمی گجراتی رح (متوفی ۸۳۵ھ)

۱۱۹ تفسیر روح البیان - علامہ شیخ اسمٰعیل حقی آفندی رح (متوفی ۱۱۳۷ھ)

۱۲۰ تفسیر عزیزی الملقب بہ فتح العزیز - شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رح

۱۲۱ تفسیر کبیر - امام فخر الدین رازی رح

۱۲۲ تفسیر کرخی - شیخ ابو المحفوظ اسعد الدین معروف بن فیروز کرخی رح (جمعہ ۱۲ محرم ۳۶۰ھ)

۱۲۳ تفسیر مجاہد - امام ابو الحجاج مجاہد بن جبیر مکی رح (متوفی ۱۰۴ھ)

۱۲۴ تفسیر مدارک التنزیل - امام ابو البرکات حافظ الدین عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی رح (متوفی ۷۱۰ھ)

۱۲۵ تفہیمات - شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح

۱۲۶ تکملہ تفاح الفتوح قلمی شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح

۱۲۷ تلبیس ابلیس - امام حافظ ابی الفرج شمس الدین عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی حنبلی بغدادی رح (متوفی ۱۲ رمضان ۵۹۷ھ)

۱۲۸ تلخیص التلقاند -

۱۲۹ تنبیہ اہل الفکر برعایۃ آداب الذکر - شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح

Marfat.com

۱۳۰ توزک جہانگیری۔ سلطان ابوالمظفر نورالدین محمد سلیم جہانگیر بادشاہ غازیؒ (متوفی ۲۷ صفر ۱۰۳۶ھ)

۱۳۱ تہذیب التہذیب۔ حافظ ابن حجر مکیؒ

۱۳۲ تہذیب الکمال فی اسماء الرجال۔ حافظ جمال الدین یوسف بن عبدالرحمٰن زکی مزی شافعیؒ (متوفی ۷۴۲ھ)

۱۳۳ تہذیب المتین فی تاریخ امیرالمؤمنین۔ سید منظر حسن مدرس اول علوم شرقی ضلع سکول جگادھری

ث

۱۳۴ ثواقب المناقب علی علامہ شیخ محمد شاہ صداقت نوشاہی کنجاہیؒ (متوفی ۱۳۴۸ھ)

ج

۱۳۵ جامع الاصول۔ امام ابوالسعادات مبارک بن ابی الکرم محمد المعروف بہ ابن الاثیر جزریؒ (متوفی ۶۰۶ھ)

۱۳۶ جامع الاقوال علی مخدوم سید ابوالحسن جمال الدین موسیٰ پاک شہید گیلانی اوچی ملتانیؒ (متوفی ۱۰۱۱ھ)

۱۳۷ جامع الدرر شرح حصن حصین۔

۱۳۸ جامع الصحیح (بخاری)۔ امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بردزبہ بخاریؒ (متوفی شب شنبہ یکم شوال ۲۵۶ھ)

۱۳۹ جامع الصحیح (مسلم)۔ امام ابوالحسین عساکرالدین مسلم بن حجاج بن مسلم بن ورد بن کوشاد قشیری نیشاپوریؒ (متوفی دوشنبہ ۲۵ رجب ۲۶۱ھ)

۱۴۰ جامع الکبیر (ترمذی)۔ امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی ترمذیؒ (متوفی شب دوشنبہ ۱۳ رجب ۲۷۹ھ)

۱۴۱ جذب القلوب الیٰ دیار المحبوب۔ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ

۱۴۲ جغرافیہ ہند قدیم۔ کنننگھم صاحب

۱۴۳ جنات الخلود۔ مولانا محمد رضا بن محمد مومن امامی مدرسؒ

۱۴۴ جنید بغدادی۔ مولوی محمد عبدالحلیم شررؒ لکھنوی (متوفی ۱۳۴۵ھ)

Marfat.com

۱۴۵ جواہر الاولیا قلمی سید باقر بن سید عثمان بخاری اوچی رح

۱۴۶ جواہر خمسہ۔ شیخ محمد غوث گوالیاری رح (متوفی ۱۵ رمضان ۹۷۰ھ)

۱۴۷ جواہر فریدی۔ شیخ علی اصغر بن شیخ مودود چشتی فریدی رح

۱۴۸ جواہر مجددیہ۔ خواجہ احمد حسین خاں بن خواجہ حافظ محمد عباس علی خاں نقشبندی امروہی

چ

۱۴۹ چار باب۔ شاہ اہل اللہ بن شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی رح (متوفی ۱۱۸۷ھ)

۱۵۰ چہار بہار قلمی نسخہ ملفوظات شیخ الاسلام حضرت نوشہ گنج بخش رح (متوفی ۱۰۲۴ھ)
مرتبہ شیخ محمد ہاشم بن حاجی محمد شریف تھرپارکری رح

۱۵۱ چہل حدیث۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح

ح

۱۵۲ حاشیہ ایضاح المناسک۔ حافظ ابن حجر رح

۱۵۳ حاشیہ تحفۃ الابرار۔ مرزا آفتاب بیگ عرف نواب بیگ چغتائی نظامی رح

۱۵۴ حجج الکرامہ فی آثار القیامہ۔ امیر الملک نواب سید محمد صدیق حسن خاں محدث بھوپالی بن سید اولاد حسن بخاری قنوجی رح (متوفی ۲۹ جمادی الآخرہ ۱۳۰۷ھ)

۱۵۵ حدیث الموالاۃ۔ حافظ ابو العباس احمد بن محمد بن سعید بن عبدالرحمٰن بن ابراہیم بن زیاد بن عبداللہ بن عجلان عقدی کوفی المعروف بابن عقدہ (متوفی ۳۳۳ھ)

۱۵۶ حدیقۃ الاسرار فی اخبار الابرار۔ مولوی امام بخش چشتی جام پوری رح

۱۵۷ حدیقۃ الاولیا۔ مفتی غلام سرور بن مفتی غلام محمد قریشی لاہوری رح (متوفی ۱۲۰۷ھ)

۱۵۸ حزبانی (حزب السیفی قلمی) حضرت امام ابوالحسن علی الرنفطی رح (متوفی شب یکشنبہ ۲۱ رمضان ۴۰۰ھ)

۱۵۹ حصن حصین۔ امام شمس الدین محمد بن محمد بن محمد جزری شافعی رح (متوفی ۸۳۳ھ)

Marfat.com

۱۶۰ حقائق الدقائق۔ شرح الامامات غوثیہ۔ قلمی

۱۶۱ حقیقۃ الحقائق قلمی۔ شیخ عبدالکریم جیلی رح

۱۶۲ حقیقت گلزار صابری۔ شاہ محمد حسن چشتی صابری رامپوری رح

۱۶۳ حلیۃ الابرار۔ سید علی تیم بن سلیمان کسکاتی رح

۱۶۴ حلیۃ الاولیاء۔ حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی صوفی رح (متوفی ۴۳۰ھ)

۱۶۵ حوض الحیات۔ یہ کتاب انبرت کنڈ مصنفہ گورو گورکھ ناتھ جوگی کا فارسی ترجمہ ہے۔

۱۶۶ حیات جاودانی۔ یہ کتاب قلائد الجواہر کا اردو ترجمہ ہے۔

۱۶۷ حیات بخیار۔ مفتی عبدالغنی راحت پٹواری

۱۶۸ حیوٰۃ الحیوان۔ علامہ دمیری شافعی رح

خ

۱۶۹ الخبر الدال علیٰ وجود القطب والاوتاد والنجباء والابدال۔ حافظ سیوطی رح

۱۷۰ خزینۃ الاصفیا۔ مفتی غلام سرور لاہوری رح

۱۷۱ الخصائص (طبرانی)۔ امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب مطیر لخمی طبرانی (متوفی ۳۶۰ھ)

۱۷۲ الخصائص (نسائی)۔ امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن بحر بن سنان بن دینار نسائی رح (متوفی دوشنبہ ۱۳ صفر ۳۰۳ھ)

۱۷۳ خصائص الکبریٰ۔ حافظ سیوطی رح

۱۷۴ خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر۔ علامہ محمد بن فضل اللہ رح

۱۷۵ خلاصۃ السلاسل۔ سید امام الدین احمد گلشن آبادی رح

۱۷۶ خلاصۃ العارفین فی ملفوظات شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رح (متوفی ۷ صفر ۶۶۱ھ)

۱۷۷ خلاصۃ التواریخ

Marfat.com

۱۷۷ خلاصۃ القادریہ۔

۱۷۸ خلاصۃ الکلام فی بیان امراء البلد الحرام۔ مولانا سید احمد بن زینی دحلان مکی رح

۱۷۹ خلاصۃ المفاخر فی مناقب الشیخ عبد القادر۔ امام یافعی رح

۱۸۰ خلاصۃ الوفا باخبار دار المصطفیٰ۔ علامہ سید نور الدین علی بن سید شریف عفیف الدین عبد اللہ بن احمد حسینی سمہودی مدنی رح (متوفی پنجشنبہ یکم ذیقعدہ ۹۱۱ھ)

۱۸۱ خیالی اور عملی مذہب۔ ڈاکٹر دچرڈ

د

۱۸۲ الداء والدواء۔ نواب سید محمد صدیق حسن خاں محدث بھوپالی رح

۱۸۳ دبستان مذاہب۔ شیخ محسن فانی رح

۱۸۴ الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح

۱۸۵ الدر المنتشرہ فی الاحادیث المشتہرہ۔ حافظ سیوطی رح

۱۸۶ الدر المنظم فی مناقب غوث الاعظم۔ شاہ علی انور بن شاہ علی اکبر بن شاہ حیدر علی قلندر رح ۱۳۲۴ھ

۱۸۷ درایہ فی حدیث الولایہ۔ علامہ ابو سعید مسعود بن ناصر سجستانی رح (متوفی ۴۷۷ھ)

۱۸۸ درۃ الدرانی علی ردۃ القادیانی۔ مولوی محمد حیدر اللہ خاں درانی نقشبندی مجددی رح

۱۸۹ درج الدرر۔ مولانا سید اسمٰعیل الدین واعظ محدث شافعی رح

۱۹۰ دلیل الصلوٰۃ الی اداء حق الموالاۃ۔ شیخ ابو القاسم عبید اللہ بن عبد اللہ حسکانی رح (متوفی ۴۷۸ھ)

۱۹۱ دلائل الخیرات الملقب بہ شوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار۔ علمی

شیخ ابو عبد اللہ محمد بن سلیمان جزولی رح (متوفی یکم ربیع الاول ۸۷۰ھ)

۱۹۲ دلائل النبوۃ۔ حافظ ابو نعیم اصبہانی رح

۱۹۳ دلائل النبوۃ۔ امام ابو العباس جعفر بن محمد المعروف بمستغفری نسفی حنفی رح (متوفی ۴۳۲ھ)

Marfat.com

۱۹۴ دلائل النبوۃ - امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی ؒ (متوفی ۱۰ جمادی الاولیٰ ۴۵۸ھ)

۱۹۵ دلیل العارفین - نسخہ ملفوظات خواجہ معین الدین حسن اجمیری ؒ (متوفی دوشنبہ ۶ رجب ۶۳۳ھ)
مرتبہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی دہلوی ؒ

۱۹۶ دیوان بدیع - حضرت امام علی المرتضیٰ رضؓ مرتبہ شیخ قطب الدین راوندی ؒ

۱۹۷ دیوان حافظ - لسان الغیب خواجہ شمس الدین حافظ شیرازی ؒ (متوفی ۷۹۲ھ)

۱۹۸ دیوان قادری قلمی مخدوم سید محمد غوث گیلانی قادری اوچی ؒ

ذ

۱۹۹ ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ - شیخ الحرمین حافظ ابو العباس محب الدین احمد بن عبداللہ بن محمد بن ابوبکر مکی طبری شافعی ؒ (متوفی ۶۹۴ھ)

۲۰۰ ذکر الائمہ قلمی سید جلال الدین حسین جعفری شیرازی ؒ

۲۰۱ ذکر حبیب - ملک محمد الدین اعوان چشتی نظامی ایڈیٹر مآثر صوفی پنڈی بہاؤالدین گجرات

ر

۲۰۲ راحت القلوب - نسخہ ملفوظات خواجہ فرید الدین مسعود گنجشکر اجودھنی ؒ
مرتبہ خواجہ نظام الدین اولیاء بلوی ؒ

۲۰۳ رحمۃ للعالمین - قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری مجسٹریٹ درجہ اول ریاست پٹیالہ

۲۰۴ ردِ مرزا قادیانی قلمی مولوی محمد ابراہیم نقشبندی مجددی سیتھلی ؒ

۲۰۵ رسالۃ الاولیاء - شیخ ہاشم علوی بیجاپوری ؒ (متوفی ۵ شوال ۱۱۱۶ھ)

۲۰۶ رسالہ - قاضی ابو القاسم علی بن محسن بن علی تنوخی ؒ

۲۰۷ رسالہ - شیخ محمود بن احمد کنتوری نیشاپوری ؒ

۲۰۸ رسالہ الاعجاز قلمی الملقب بہ رسالہ احمد بیگ و مقامات حاجی بادشاہ و بابا لعل بیگ تالیف مرزا احمد بیگ

Marfat.com

مرزا احد بیگ فاقشال قادری نوشاہی سیالکوٹی لاہوری ؒ (متوفی ۱۱۰۳ھ)

۲۰۹ رسالۂ قشیریہ فی علم التصوف۔ امام ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن بن عبدالملک بن طلحہ بن محمد قشیری نیشاپوری ؒ (متوفی ۱۲ ربیع الآخر ۴۶۵ھ)

۲۱۰ رسالہ مغربیہ۔ شیخ احمد مغربی ؒ۔

۲۱۱ روز روشن۔ مولوی مظفر حسین صبا بن ابوالمحامد محمد یوسف علی بن محمد یعقوب علی بن حاجی محمد فضل علی خاں عثمانی گویاموی بھوپالی ؒ

۲۱۲ روض الانف۔ امام ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن احمد سہیلی ؒ (متوفی ۵۸۱ھ)

۲۱۳ روض الریاحین فی حکایات الصالحین۔ امام یافعی ؒ

۲۱۴ الروض الزاہر۔ علامہ ابراہیم دیری شافعی ؒ

۲۱۵ روضۃ الشہداء۔ ملا حسین واعظ کاشفی ؒ

۲۱۶ روضۃ الصفا۔ علامہ خاوندشاہ محمود بن محمد ؒ

۲۱۷ روضۃ القیومیہ۔ خواجہ ابوالفیض کمال الدین محمد احسان نقشبندی مجددی ؒ

۲۱۸ ریاض الشہادت۔

۲۱۹ ریاض النضرہ فی مناقب العشرہ۔ حافظ محب الدین طبری ؒ

۲۲۰ ریحان القلوب فی التوصل الی المحبوب۔ شیخ جلال الدین ابوالمحاسن یوسف بن عبداللہ بن عمر عجمی کوازانی ؒ

ز

۲۲۱ زادالاخوان۔ مولوی نورالدین بن نورمحمد بن علی محمد بن صدیق محمد بن الیاس سلیمانی ؒ

۲۲۲ زبدۃ الآثار۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی ؒ

۲۲۳ زبدۃ الابرار۔

۲۲۴ زبدۃ الاعمال۔ شیخ سعدالدین محمد بن عمر بن علی اصفرانی ؒ

Marfat.com

۲۲۵ زواجر فی تعداد الکبائر۔ امام حافظ شہاب الدین احمد بن بدر الدین محمد بن علی بن حجر ہیتمی مکی (متوفی ۹۷۴ھ)

۲۲۶ الزہر الباسم۔ حافظ علاؤ الدین منغلطائی رح

۲۲۷ زیارت ناحیہ۔

س

۲۲۸ سبیل سلسبیل۔ مولوی مقبول محمد قادری نوشاہی جلالوی

۲۲۹ سراج الفقرا۔ سید امام الدین احمد گلشن آبادی رح

۲۳۰ سراج المبین فی تاریخ امیر المومنین۔ خان بہادر سید اولاد حیدر فوق بلگرامی ثم کوٹھ شاہ آبادی رح

۲۳۱ سر مکتوم (ملفوظات محمد شاہی ثانی)۔ نسخہ ملفوظات سید حافظ محمد شاہ بن سید محمد امین نوشاہی برخورداری سابنپالی رح (متوفی شب شنبہ ۲۲ محرم ۱۲۳۶ھ)

مرتبہ اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ نوشاہی ادام اللہ برکاتہ

۲۳۲ سر مکنون۔ تلمی میاں فقیر اللہ نوشاہی برقندازی رح مکرمیاں۔ ہوشیارپور

۲۳۳ سفرنامہ ابن بطوطہ الموسوم بہ تحفۃ النظار فی غرائب الامصار وعجائب الاسفار۔ شیخ ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ بن محمد بن ابراہیم لواتی طنجی المعروف بہ ابن بطوطہ تنجیری سیاح رح

۲۳۴ سفرنامہ چارلس۔ چارلس میسن پورو بین سیاح رح

۲۳۵ سفینۃ الاولیا علی شہزادہ محمد دارا شکوہ گورگانی حنفی قادری رح (متوفی جمعہ یکم محرم ۱۰۷۱ھ)

۲۳۶ سکینۃ الاولیا۔ شہزادہ محمد دارا شکوہ قادری رح

۲۳۷ سلاسل الانوار۔

۲۳۸ سنن (ابن ماجہ)۔ امام ابو عبداللہ محمد بن زید بن عبداللہ ابن ماجہ قزوینی ربعی رح (متوفی دوشنبہ ۲۷ رمضان ۲۷۳ھ)

۲۳۹ سنن (ابو داؤد)

Marfat.com

۲۳۹ سُنن (ابی داؤد) - امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو
بن عمران ازدی سجستانی ؒ (متوفی ۱۲ شوال ۲۷۵ھ)

۲۴۰ سُنن (دارقطنی) - امام علی بن عمر دارقطنی ؒ (متوفی پنجشنبہ ۸ ذیقعدہ ۳۸۵ھ)

۲۴۱ سُنن (سعید بن منصور) - امام ابو عثمان سعید بن منصور بن شعبہ مروزی خراسانی (متوفی رمضان ۲۲۷ھ)

۲۴۲ سُنن (نسائی) - امام نسائی ؒ

۲۴۳ سیر الاقطاب - شیخ الکبیر چشتی بن شیخ عبدالرحیم بن حکیم شیخ بینا عثمانی ؒ

۲۴۴ سیر الاولیا - سید محمد بن سید مبارک بن سید محمد کرمانی چشتی ؒ (متوفی ۷۸۲ھ)

۲۴۵ سیر الائمہ -

۲۴۶ سیر المتاخرین - شاہ غلام حسین طباطبائی ؒ

۲۴۷ سیر الملوک المعروف بہ نظیر الابرار - حکیم شاہ نظیر احمد نظیری سہسوانی ؒ

۲۴۸ سیر النعمانی شبلی - سید محمد بن جعفر مکی ؒ

۲۴۹ سیرۃ الرسول - امام عبدالملک ابن ہشام حمیری (متوفی ۲۱۸ھ)

۲۵۰ سیرۃ النبی - مولوی محمد لبشیر

۲۵۱ سیرۃ النبلاء - حافظ ذہبی ؒ

۲۵۲ سیرۃ النبی - شمس العلماء علامہ محمد شبلی بن شیخ حبیب اللہ نعمانی اعظم گڑھی
ناظم ندوۃ العلماء پروفیسر مدرسۃ العلوم علی گڑھ و فیلو یونیورسٹی
الہ آباد (متوفی ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ)

۲۵۳ سیرۃ النعمان - علامہ شبلی نعمانی ؒ

۲۵۴ سیرۃ خوش عظم - مولوی ابو البیان محمد داؤد فاروقی نقشبندی مجددی امرتسری

۲۵۵ سیف چشتیانی للوسوم باصلاح الفصیح و اعجاز المسیح - پیر سید صفدر علی شاہ چشتی نظامی گولڑوی

Marfat.com

۲۵۶ سیف مسلول۔ بیہقی وقت علم الہدیٰ قاضی ثناء اللہ محدث مجددی پانی پتی ؒ (متوفی ۱۲۲۵ھ)

ش

۲۵۷ شاہجہان نامہ۔ شیخ محمد صالح کنبو

۲۵۸ شجرۃ الانوار مع علی اصغر بن شاہ گدا گیلانی ؒ

۲۵۹ شرح السنۃ۔ امام ابو محمد حسین بن مسعود المشہور بہ ابن الفرا بغوی ؒ (متوفی ۵۱۶ھ)

۲۶۰ شرح ترمذی۔ حافظ الاسلام ابو الفضل زین الدین عبد الرحیم بن حسین عراقی ؒ (متوفی ۸۰۶ھ)

۲۶۱ شرح تعرف۔ شیخ ابو ابراہیم اسمٰعیل بن محمد بن عبد اللہ مستملی بخاری ؒ

۲۶۲ شرح شفا۔ ملا نور الدین علی القاری بن سلطان محمد ہروی ؒ (متوفی ۱۰۱۴ھ)

۲۶۳ شرح عقائد جلالی۔

۲۶۴ شرح فصوص الحکم۔ علامہ شیخ داؤد قیصری ؒ (متوفی ۷۵۱ھ)

۲۶۵ شرح قصیدہ فارضیہ۔ علامہ قیصری ؒ

۲۶۶ شرح مقدمۃ الوصول۔ شیخ ابراہیم مواہبی ؒ

۲۶۷ شرح مواقف۔

۲۶۸ شرف الانساب۔

۲۶۹ شرف المصطفیٰ۔ حافظ ابو سعید عبد الملک نیشاپوری ؒ

۲۷۰ شرف النبوۃ۔ علامہ ابو سعد عبد الملک بن ابی عثمان محمد بن ابراہیم واعظ خرگوشی ؒ (متوفی ۴۰۶ھ)

۲۷۱ شعب الایمان۔ امام بیہقی ؒ

۲۷۲ شفاء العلیل۔ یہ کتاب قول الجمیل کا اردو ترجمہ ہے۔

۲۷۳ شمس المعارف الکبریٰ۔ شیخ ابو العباس احمد بن علی بونی ؒ (متوفی ۶۲۲ھ)

۲۷۴ شواہد النبوۃ۔ مولانا نور الدین عبد الرحمٰن بن نظام الدین احمد بن محمد جامی ؒ (متوفی جمعہ ۱۸ محرم ۸۹۸ھ)

Marfat.com

ص

۲۷۵ صفوۃ الصفوۃ - امام ابن الجوزی رح

۲۷۶ صواعق محرقہ - امام ابن حجر مکی رح

۲۷۷ صوفی (ماہنامہ) پنڈی بہاؤالدین - گجرات فروری ۱۹۲۸ء

ض

۲۷۸ ضیاء العارفین الملقب بہ مجالس نوشاہی - قلمی
نسخہ مجموعہ مجالس اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ الملقب بہ
نوشاہی صاحبنیالی ادام اللہ برکاتہ (والدِ مولف)
مرتبہ فقیر سید شریف احمد شرافت نوشاہی مولف کتاب ہذا

ط

۲۷۹ طب النبوی - حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن اسحاق ابن السنی رح (متوفی ۳۶۴ھ)

۲۸۰ طبقات (ابن رجب) حافظ زین الدین ابوالفرج عبدالرحمٰن بن احمد ابن رجب حنبلی رح (متوفی ۷۹۵ھ)

۲۸۱ طبقات الحفاظ - حافظ ذہبی رح

۲۸۲ طبقات الشافعیۃ الکبرےٰ امام تاج الدین ابی نصر عبدالوہاب بن تقی الدین سبکی رح (متوفی ۷۷۱ھ)

۲۸۳ طبقات الصحابہ [illegible] محمد بن سعد زہری بصری رح (متوفی ۲۳۰ھ)

۲۸۴ طبقات الکبرےٰ الموسوم بہ کواکب الدریہ فی تراجم السادۃ الصوفیہ -
امام عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین
مناوی رح (متوفی پنجشنبہ ۱۳ ذیقعدہ ۱۰۳۱ھ)

۲۸۵ طبقات الکبرےٰ الموسوم بہ لواقح الانوار فی طبقات الاخیار -
امام شیخ عبدالوہاب بن احمد بن علی الدین بن شہاب علوی شعرانی رح

Marfat.com

۲۸۶ طبقات حمامیہ۔

ظ

۲۸۷ ظہیر المطلوب۔ شاہ ظہیر احمد ظہیری سہسوانی رح یہ کتاب کشف المحجوب کا اردو ترجمہ ہے۔

ع

۲۸۸ عمدۃ الوثقیٰ۔ شیخ علاء الدولہ سمنانی رح

۲۸۹ العقیدۃ الیوسفیہ لقاری القصیدۃ العونیہ۔ مولانا محمد اعظم نوشاہی میرووالی۔

۲۹۰ العقد الفریدنی سلاسل اہل التوحید۔ شیخ صفی الدین احمد بن محمد بن یونس عبد النبی بن احمد دجانی قشاشی مدنی رح (متوفی ۱۰۷۱ھ)

۲۹۱ علوم القرآن۔ مولوی سید محمد محمدون صدر الافاضل بن سید عبد الحسن زنگی پوری رح

۲۹۲ عمدۃ السلوک قلمی سید الطائفہ شیخ ابو القاسم جنید بن محمد بغدادی رح (متوفی ۲۹۷ھ ۲۷ رجب)

۲۹۳ عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری۔ قاضی القضاۃ شیخ بدر الدین محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد حنفی عینی رح (متوفی ۸۵۵ھ)

۲۹۴ عمدۃ الطالب فی انساب آل ابیطالب۔ علامہ جمال الدین احمد المعروف بہ ابن عنبہ رح (متوفی ۸۲۸ھ)

۲۹۵ عوارف المعارف۔ شیخ الشیوخ شیخ ابو حفص شہاب الدین عمر بن محمد بکری سہروردی رح (متوفی ۶۳۲ھ)

غ

۲۹۶ غبطۃ الناظر فی ترجمۃ الشیخ عبد القادر۔ امام شہاب الدین احمد ابن حجر عسقلانی رح (متوفی ۸۵۲ھ)

۲۹۷ غنیۃ الطالبین۔ حضرت غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رح

۲۹۸ غوث اعظم۔ قاضی برخوردار ملتانی رح

۲۹۹ غیاث اللغات۔ مولانا محمد غیاث الدین بن جلال الدین بن شرف الدین رام پوری رح (متوفی ۱۲۴۱ھ ۱۱ ذی الحجہ)

Marfat.com

۳۰۰ الفاروق - علامہ شبلی نعمانی رح

۳۰۱ فتاوٰے برہنہ قلمی شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی رح

۳۰۲ فتاوٰے حدیثیہ - امام ابن حجر مکی رح

۳۰۳ فتاوٰے عزیزیہ - شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رح

۳۰۴ فتح الباری شرح صحیح بخاری - حافظ ابی الفضل احمد بن علی ابن حجر عسقلانی رح (متوفی ۸۵۲ھ)

۳۰۵ فتح الربانی والفیض الرحمانی نسخہ مواعظ غوث اعظم جیلانی رح مرتبہ شیخ عفیف الدین ابن المبارک رح

۳۰۶ فتح المبین - سید ظہیر الدین رح

۳۰۷ فتوحات مکیہ - شیخ اکبر محی الدین محمد بن علی بن محمد عربی رح (متوفی شب جمعہ ۲۲ ربیع الآخر ۶۳۸ھ)

۳۰۸ فتوح الغیب - نسخہ مقالات غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رح مرتبہ شیخ ابو عبدالرحمٰن شرف الدین عیسٰے رح (متوفی ۱۲ رمضان ۵۷۳ھ)

۳۰۹ فردوس الاخبار - شیخ حافظ ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ دیلمی رح (متوفی ۹ رجب ۵۰۹ھ)

۳۱۰ الفرقان بین اولیاء الرحمٰن واولیاء الشیطان - امام احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام ابن تیمیہ حرانی حنبلی رح (متوفی ۷۲۷ھ)

۳۱۱ فصل الخطاب - خواجہ محمد پارسا بن محمد بن محمود حافظ بخاری رح (متوفی چہارشنبہ ۲۲ ذیحجہ ۸۲۲ھ)

۳۱۲ فصوص الحکم - شیخ محی الدین عربی رح

۳۱۳ فصول المہمہ فی معرفۃ الائمہ - حافظ نور الدین علی بن محمد المعروف بہ ابن الصباغ مالکی مکی رح (متوفی ۸۵۵ھ)

۳۱۴ فوائح - علامہ حسین بن معین الدین میبذی رح

۳۱۵ فوائد السالکین - نسخہ ملفوظات خواجہ قطب الدین بختیار اوشی کاکی چشتی دہلوی رح (متوفی ۱۴ ربیع الاول ۶۳۴ھ) مرتبہ خواجہ فرید الدین گنجشکر رح

۳۱۶ فوائد الفواد - نسخہ ملفوظات خواجہ نظام الدین اولیا چشتی دہلوی رح (متوفی چہارشنبہ ۱۸ ربیع الآخر ۷۲۵ھ) مرتبہ امیر حسن بن علاء سنجری رح (متوفی ۷۳۶ھ)

Marfat.com

۳۱۷ فیوض الحرمین - شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ؒ

ق

۳۱۸ قاموس اللغات - علامہ مجد الدین محمد بن یعقوب بن محمد شیرازی فیروزابادی (متوفی ۸۱۷ھ ۲۰ شوال)

۳۱۹ قاموس المشاہیر - مولانا نظامی بدایونی ؒ

۳۲۰ قرآن مجید - کلام قدیم حضرت باری تعالیٰ عز اسمہٗ

۳۲۱ قرۃ العیون - شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ؒ

۳۲۲ قصیدہ مجادی الاظعان فی تفضیل علی علی عثمان - امام عبداللہ یافعی ؒ

۳۲۳ قطعات الجواہر - مولوی ابوالمحمود محمد حامد علی مرصع رقم بن شاہ محمد محدث لکھنوی ؒ

۳۲۴ قطعات العربیہ - مولوی محمد عبداللہ بن حاجی فضل الٰہی حنفی خوشنویس دارشکوہی ؒ

۳۲۵ قلائد الجواہر فی مناقب الشیخ عبدالقادر - قاضی شیخ محمد بن قاضی نظام الدین ابوالمکارم یحییٰ بن قاضی جمال الدین یوسف تادفی حنبلی ؒ (متوفی ۹۶۳ھ)

۳۲۶ قمقام زخار - فرہاد میرزا بن عباس میرزا بن فتح علی شاہ قاجار ؒ

۳۲۷ قوت القلوب - شیخ ابوطالب محمد بن علی بن عطیہ حارثی مکی ؒ (متوفی ۳۹۶ھ)

۳۲۸ القول الجمیل فی بیان سواء السبیل - شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ؒ

۳۲۹ القول المستحسن فی فخر الحسن - مولانا فخر الدین فخر جہاں چشتی دہلوی (متوفی ۱۱۹۹ھ جمادی الآخرہ)

ک

۳۳۰ کامل التواریخ - امام ابوالحسن عزالدین علی بن محمد بن عبدالکریم المعروف بہ ابن الاثیر جزری ؒ (متوفی ۶۳۰ھ)

۳۳۱ الکامل فی الجرح والتعدیل - امام ابواحمد عبداللہ بن عدی جرجانی ؒ (متوفی ۳۶۵ھ)

۳۳۲ کتاب الاسلام - سید نذیر الحق کیلانی قادری ؒ

۳۳۳ کتاب الاشراف - علامہ شمس الدین ذکی حلبی ؒ

Marfat.com

۳۳۴ کتاب الاعلام - شیخ علاؤالدین قونیوی رح

۳۳۵ کتاب الانساب - حافظ ابوسعید عبدالکریم بن محمد بن ابوسعد منصور مروزی سمعانی رح (متوفی ۵۶۲ھ)

۳۳۶ کتاب الاولیا - امام ابن ابی الدنیا رح

۳۳۷ کتاب البرزخ - مولانا نور بخش نوری توکلی ایم اے

۳۳۸ کتاب البرزخ - حافظ سیوطی رح

۳۳۹ کتاب الحجۃ - امام اصفہانی رح

۳۴۰ کتاب الزہد - امام ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل بغدادی رح (متوفی ۲۴۱ھ جمعہ ۱۲ ربیع الاول)

۳۴۱ کتاب السنۃ - امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن سفیان قیسی معروف ابن ابی الدنیا (متوفی ۲۸۲ھ)

۳۴۲ کتاب الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ - قاضی حافظ ابوالفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض یحصبی سبتی رح (متوفی ۵۴۴ھ)

۳۴۳ کتاب العبر - شیخ ابراہیم کفعمی رح

۳۴۴ کتاب الفوائد قلمی مولانا سید حافظ محمد شاہ بن سید محمد امین نوشاہی برخورداری سابقیالی رح

۳۴۵ کتاب اللباب فی معرفۃ الانساب - امام عزالدین علی المعروف ابن الاثیر جزری رح

یہ کتاب الانساب سمعانی رح کا اختصار ہے۔

۳۴۶ کتاب المواعظ - علامہ عسکری رح

۳۴۷ کتاب النجوم - سید محمد مجتبےٰ پنشنر انسپکٹر اعلیٰ سرکار خود مختار ریاست بندیلکھنڈ اُرچھا

۳۴۸ کتاب الولایۃ - امام ابن جریر طبری رح

۳۴۹ کرامات الاولیا - شیخ ابومحمد حسن بن محمد بن حسن بن علی خلال بغدادی رح (متوفی جمادی الاولیٰ ۴۳۹ھ)

۳۵۰ کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون - ملا مصطفےٰ کاتب بن عبداللہ چلپی رح (متوفی ۱۰۶۷ھ)

۳۵۱ کشف المحجوب - مخدوم شیخ علی بن عثمان جلابی ہجویری عرف داتا گنج بخش لاہوری (متوفی ۴۶۵ھ)

۳۵۲ کفایۃ الطالب فی مناقب الامام علی ابن ابیطالب - حافظ ابوعبداللہ محمد بن یوسف گنجی شافعی رح (متوفی ۶۵۸ھ)

Marfat.com

۳۵۳ الکلام المبین فی آیت رحمۃ للعالمین - مولانا محمد عنایت احمد ؒ بن محمد نقش کاکوروی

۳۵۴ کلید گنج الاسرار قلمی مولانا خلیفہ محمد ابراہیم بن خانجہاں بن قطب الدین انصاری نوشاہی برقندازی جالندہری ؒ (متوفی شب دوشنبہ ۲۲ ربیع الآخر ۱۲۸۸ھ)

۳۵۵ کمالات قادریہ عرف مقامات متعالیہ - سید طالب محی الدین المعروف بہ حمتہ اللہ شاہ کرمانی قادری لاہوری ؒ

۳۵۶ کنز الانساب - حاجی سید عطا حسین المشتہر بہ عبدالرزاق ؒ

۳۵۷ کنز الیاہرنی شرح حروف الملک الظاہر -

۳۵۸ کنز الرحمت - مولوی حکیم محمد اشرف بن غزالدین بن محمد معصوم فاروقی نوشاہی منیجری ؒ (متوفی ۱۲۲۵ھ)

۳۵۹ کنز العمال - شیخ علی بن حسام الدین بن عبدالملک بن قاضی خان متقی قادری شاذلی جونپوری ؒ (متوفی ۲ جمادی الاولیٰ ۹۷۵ھ)

۳۶۰ کوثر النبی - مولوی حافظ عبدالعزیز پڑھیاروی ؒ

۳۶۱ کیمیائے سعادت - امام محمد غزالی ؒ

گ

۳۶۲ گلدستہ کرامات - مفتی غلام سرور لاہوری ؒ

۳۶۳ گلزار فقرا قلمی مولوی کرم الٰہی حکیم بن مولوی غلام نبی فاروقی نوشاہی بیگووالی ؒ (متوفی یکشنبہ ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۲۱ھ)

۳۶۴ گلزار معرفت - شیخ رکن الدین شاہ قریشی ہاشمی غوث پوری ؒ (متوفی ۱۳۱۷ھ)

۳۶۵ گلشن گلزار فی نسب آل اطہار قلمی سید حسن علی شاہ بن بقا علی شاہ گیلانی سوکی ؒ

۳۶۶ گنج الاسرار المعروف رمز العباد - شیخ الاسلام سید حافظ شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش مجدد اکبر قادری قدس سرہ (متوفی ۸ ربیع الاول ۱۰۶۴ھ)

۳۶۷ گنجینہ سروری ؒ

Marfat.com

۳۶۷ گنجینہ سروری (گنج تاریخ) - مفتی غلام سرور لاہوری ؒ

۳۶۸ گنجینہ عرفان المعروف خلاصۃ تاریخ راپڑی فی حالات اولیائے کرام چشتی -
مولوی وصال محمد خاں بن عبدالرحمن خاں ساکن راپڑی ضلع مین پوری

ل

۳۶۹ لٹریری ہسٹری آف پرشیا - ایڈورڈ براؤن

۳۷۰ لطائف اشرفی - ملفوظات سید اشرف جہانگیر سمنانی ؒ جمعکردہ نظام غریب یمنی ؒ

۳۷۱ لطائف الغرائب - میر سید محمد گیسو دراز بن سید یوسف حسینی چشتی ؒ (متوفی ۸۲۵ھ)

۳۷۲ لطائف گلشاہی (بیاض قلمی) - سید گل محمد بن سید شاہ عصمت اللہ نوشاہی برخوردار
صاحبنیالی ؒ (متوفی ۱۱۷۰ھ)

۳۷۳ لطائف لطیفہ - خواجہ کمال الدین بن خواجہ عبداللطیف بغدادی ؒ

۳۷۴ لغات فیروزی - مولوی فیروز الدین مدرس اول سیالکوٹ

۳۷۵ لغات کشوری - سید تصدق حسین رضوی

م

۳۷۶ ماثبت من السنۃ فی ایام السنۃ - شیخ عبدالحق محدث دہلوی ؒ

۳۷۷ مدایح الاعلام فی مناہج الاقلام قلمی سید عبدالرحمن بن محمد بن علی بن احمد حنفی
بسطامی ؒ

۳۷۸ مبسوط - امام محمد بن حسن بن فرقد شیبانی ؒ (متوفی ۱۴ جمادی الآخرہ ۱۸۹ھ)

۳۷۹ مثنوی رباعیہ قلمی حضرت نوشہ گنج بخش ؒ

۳۸۰ مثنوی شاہ تجا - شاہ تجا قلندر لاہوری ؒ (متوفی ۱۰۸۴ھ ۸ ربیع الآخر)

۳۸۱ مثنوی معنوی - مولانا جلال الدین محمد بن بہاء الدین رومی ؒ (متوفی ۶۷۲ھ ۵ جمادی الآخرہ)

Marfat.com

۳۸۲ مثنوی مے رنگ۔ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی دہلوی ؒ (متوفی ۶۳۳ھ)

۳۸۳ مجالس الابرار۔ شیخ احمد رومی ؒ

۳۸۴ مجالس الحسنہ۔ نسخہ ملفوظات شیخ ابو صالح حسن محمد چشتی احمد آبادی ؒ
(متوفی صبح شنبہ ۲۸ ذیقعد ۹۸۲ھ)

مرتبہ شیخ محمد چشتی المعروف ابوالحسن شمس الدین محمد اعظم
چشتی احمد آبادی ؒ (متوفی یکشنبہ ۹ ربیع الاول ۱۰۴۰ھ)

۳۸۵ مجمع الاحباب فی مناقب الاصحاب۔ شیخ ابو عبد اللہ محمد بن حسن بن عبد اللہ
بن محمد حسینی شافعی صوفی ؒ

۳۸۶ مجمع الاسرار علی میر احمد شاہ بھکری ؒ

۳۸۷ مجمع البحار۔ شیخ محمد بن طاہر پٹنی ؒ (متوفی ۹۸۶ھ)

۳۸۸ مجمع الزوائد۔ حافظ ابوالحسن ہیثمی ؒ

۳۸۹ مجموعۃ الفتاوی۔ مولانا ابوالحسنات محمد عبد الحی بن عبد الحلیم لکھنوی ؒ
(متوفی دوشنبہ ۲۹ ربیع الاول ۱۳۰۴ھ)

۳۹۰ مجموعہ وظائف قادری نوشاہی۔ سید محمد صالح شاہ رضوی نوشاہی کوٹ مہولپوریاں

۳۹۱ محبوب المعانی۔

۳۹۲ مختارۃ۔ حافظ ضیاء الدین محمد مقدسی ؒ (متوفی ۶۴۳ھ)

۳۹۳ مختارۃ۔ علامہ شیخ عبد الواحد بن عبد الاحد آمدی تمیمی ؒ

۳۹۴ مخزن الاسرار الالہیہ۔ شرح قصیدۃ الغوثیہ۔ مولانا عبد المجید موصلی

۳۹۵ مخزن القادریہ۔

۳۹۶ مخزن پنجاب۔ مفتی غلام سرور لاہوری ؒ

۳۹۷ مراج النبوۃ

Marfat.com

۳۹۷ مدارج النبوۃ فی معارج الفتوۃ - شیخ عبدالحق محدث دہلوی ؒ

۳۹۸ مدخل - امام بیہقی ؒ

۳۹۹ مذاق العارفین - مولوی محمد احسن صدیقی نانوتوی ؒ یہ احیاء العلوم کا اردو ترجمہ ہے۔ (۱۳۰۱ھ / ۱۸۸۳ء)

۴۰۰ مرآۃ الجنان - امام یافعی ؒ

۴۰۱ مراۃ السالکین فی حالات الکاملین - مولوی حاجی امام الدین چشتی نظامی لکھنوالی ؒ

۴۰۲ مراۃ العاشقین - مجموعہ ملفوظات خواجہ شمس الدین چشتی نظامی سیالوی ؒ
(متوفی جمعہ ۲۲ صفر ۱۲۱۳ھ)

مرتبہ سید محمد سعید زنجانی بھٹہ تھوی ؒ

۴۰۳ مراۃ الغفوریہ یعنی بیان امام بخش بن خواجہ نور الدین نوشاہی برقندازی لاہوری ؒ

۴۰۴ مرضیہ فی نصرۃ مذہب الاشعریہ - شیخ الاسلام شیخ بدر الدین ابدال ؒ

۴۰۵ مرقاۃ الصعود شرح سنن ابی داؤد - حافظ سیوطی ؒ

۴۰۶ مرقع کلیمی - خواجہ کلیم اللہ چشتی نظامی جہان آبادی ؒ (متوفی ۲۴ ربیع الاول ۱۱۴۲ھ)

۴۰۷ مزیل اللبس عن حدیث ردّ الشمس - حافظ ابو عبداللہ محمد بن یوسف دمشقی صالحی ؒ

۴۰۸ مسالک السالکین فی تذکرۃ اولیاء الصالحین - مرزا محمد عبدالستار بیگ بن مرزا دلدار بیگ قادری مجددی سمرقندی ؒ

۴۰۹ مستدرک الصحیح - امام ابو عبداللہ محمد المعروف بہ حاکم بن عبداللہ بن محمد بن حمدویہ بن نعیم ضبی طہمانی ؒ (متوفی صفر ۴۰۵ھ)

۴۱۰ مستطرف من کل فن مستظرف - امام محمد بن احمد خطیب البشیہی ؒ

۴۱۱ مسند ابو یعلیٰ - قاضی حافظ ابو یعلیٰ احمد بن علی بن المثنیٰ بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال تمیمی موصلی ؒ (متوفی ۳۰۷ھ)

Marfat.com

۴۱۲ مسند احمد - امام احمد حنبل رح

۴۱۳ مسند ابن ابی حاتم - امام حافظ عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس بن المنذر بن داؤد بن مہران ابو محمد ابن ابی حاتم التمیمی الحنظلی رح (متوفی ۳۲۷ھ)

۴۱۴ مسند حاکم - امام حاکم محدث رح

۴۱۵ مسند حسن - امام حسن بن سفیان نسوی رح (متوفی ۳۰۳ھ)

۴۱۶ مسند ربیعہ - امام ربیعہ بن حارث محدث رح

۴۱۷ مسند طیالسی - امام ابو داؤد سلیمان بن داؤد بن جارود طیالسی رح (متوفی ۲۰۴ھ)

۴۱۸ مسند عبد بن حُمَید - امام ابو محمد عبدالحمید بن حُمَید بن نصر الکشی رح (متوفی ۲۴۹ھ)

۴۱۹ مسند کبیر بزار - امام حافظ ابو بکر احمد بن عمرو بن عبدالخالق بزار رح (متوفی ۲۹۱ھ)

۴۲۰ مشکلات العلوم -

۴۲۱ مشکل الآثار - امام حافظ ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن عبدالملک ازدی حجری مصری طحاوی رح (متوفی غرہ ذیقعدہ ۳۲۱ھ)

۴۲۲ مشکوٰۃ المصابیح - امام ولی الدین ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ عمری خطیب تبریزی رح

۴۲۳ المشیخۃ البغدادیہ - حافظ ابو عبداللہ محمد بن یوسف بن محمد برزالی اشبیلی رح

۴۲۴ مصطلحات طالب حق تلمی مولانا خواجہ محمد عمر الدین طالب چشتی نظامی گڑھ شنکری رح

۴۲۵ مصنف (ابن ابی شیبہ) - امام ابو بکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ ابراہیم بن عثمان عبسی رح (متوفی محرم ۲۳۵ھ)

۴۲۶ مصنف (عبدالرزاق) - امام ابو بکر عبدالرزاق بن ہمام بن نافع حمیری رح (متوفی ۱۵ر شوال ۲۱۱ھ)

۴۲۷ المصنوع ؒ

Marfat.com

۴۲۷ المصنوع فی الاحادیث الموضوع - مُلّا علی قاری رح

۴۲۸ مطالب السئول - شیخ کمال الدین ابو سالم محمد بن طلحہ قرشی شافعی رح

۴۲۹ مطالب رشیدی - شاہ تراب علی قلندر کاکوروی رح (متوفی ۱۲۷۵ھ)

۴۳۰ مطلع العلوم و مجمع الفنون - مولوی حکیم واجد علی خاں دہلوی رح

۴۳۱ معارج النبوۃ فی مدارج الفتوۃ - مُلّا معین الدین واعظ کاشفی ہروی فراہی المعروف بہ
مُلّا مسکین رح (متوفی ۹۰۷ھ)

۴۳۲ معارف العوارف - علامہ سید عبد الحی الحسنی لکھنوی رح (متوفی ۱۳۴۱ھ)

۴۳۳ معجم الاوسط - امام حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب مطیر لخمی طبرانی رح
(متوفی ۸ ذیقعدہ ۳۶۰ھ)

۴۳۴ معجم الکبیر - امام طبرانی رح

۴۳۵ معجم (ابن الفانع) - امام ابو الحسین عبد الباقی بن قانع بن مرزوق واثق اموی رح
(متوفی شوال ۳۵۱ھ)

۴۳۶ مغنی اللبیب - علامہ جمال الدین ہشام انصاری رح

۴۳۷ مفتاح الخازن قلمی - عبد الفتاح بن محمد نعمان بدخشی رح

۴۳۸ مفتاح العاشقین - نسخہ ملفوظات خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی رح (متوفی ۱۳ رمضان
۷۵۷ھ مرتبہ خواجہ محب اللہ رح

۴۳۹ مفتاح الفتوح شرح فتوح الغیب - شیخ عبد الحق محدث دہلوی رح

۴۴۰ مفید المفتی - مولانا شیخ عبد الاول محدث بن مولانا کرامت علی بن شیخ امام بخش
بن شیخ جار اللہ بن گل محمد بن دائم صدیقی حنفی جونپوری رح
(م ۱۲ شوال ۱۳۳۹ھ)

۴۴۱ مقامات دستگیری - مولانا عبد الرحیم ضیاء

Marfat.com

۴۴۲ مقامات عالیہ - مخدوم گنج بخش ؒ

۴۴۳ مکاتیب شریفیہ - شاہ عبدالقدوس المعروف شاہ غلام علی نقشبندی مجددی دہلوی ؒ (متوفی ۲۲ صفر سنہ ۱۲۴۰ھ) مرتبہ شاہ رؤف احمد رافت مجددیؒ (متوفی ذیقعدہ سنہ ۱۲۵۳ھ)

۴۴۴ مکاشفات اولیا - شیخ موسیٰ سہروردی ؒ

۴۴۵ مکاشفہ حنفیہ -

۴۴۶ مکتوبات - سید اشرف جہانگیر سمنانی ؒ (متوفی ۲۸ محرم سنہ ۸۰۸ھ)

۴۴۷ مکتوبات امام ربانی - خواجہ ابوالبرکات بدرالدین شیخ احمد بن مخدوم عبدالاحد فاروقی نقشبندی سرہندی ؒ (متوفی سہ شنبہ سلخ صفر سنہ ۱۰۳۴ھ)

۴۴۸ مکتوبات شاہ فقیراللہ - حاجی شاہ فقیراللہ بن عبدالرحمن علوی حنفی رتاسی جلال آبادی شکارپوری ؒ مرتبہ مولوی محمد فاضل بن پیر محمد بن ملا الیاس انصاری ؒ

۴۴۹ مکتوبات طیبات المعروف مہر چشتیہ - خواجہ سید مہر علی شاہ چشتی نظامی گولڑوی

۴۵۰ مکتوبات غوثیہ - حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ

۴۵۱ مکتوبات نبوی - مرتبہ مولوی محمد عبداللہ خاں پروفیسر عربی اورینٹل مہندر کالج پٹیالہ

۴۵۲ مکتوبات نوشتہ قلمی شیخ الاسلام حضرت نوشہ گنج بخش قادری ؒ

۴۵۳ مکتوب الارشاد قلمی میر سید فتح اللہ حسینی رضوی بخاری ؒ

۴۵۴ ملفوظات - مولوی غلام نبی بن قاضی حسن الدین نقشبندی مجددی للّٰہی ؒ (متوفی یکشنبہ ۲۱ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۶ھ) مرتبہ مولوی محمد حسن ساکن کوٹلہ کرت پور ضلع بجنور

۴۵۵ ملفوظات - شاہ ابوالتراب بدیع الدین قطب المدار مکن پوریؒ (متوفی سہ شنبہ ۱۷ جمادی الاولیٰ سنہ ۸۴۴ھ) مرتبہ قاضی شہاب الدین جونپوری ؒ

۴۵۶ ملفوظات - شیخ جمال الدین احمد ہانسوی خطیب چشتی ؒ (متوفی سنہ ۶۵۹ھ)

۴۵۷ المناقب

Marfat.com

۴۵۷ المناقب - حافظ ابوالحسن علی بن محمد بن طیب جلابی المعروف بہ فقیہ ابن المغازلی شافعی رح (متوفی ۴۸۳ھ)

۴۵۸ المناقب - علامہ ابن شہر آشوب رح

۴۵۹ المناقب - امام ابن مردویہ رح

۴۶۰ المناقب - امام احمد حنبل رح

۴۶۱ المناقب - ملاذ المحدثین حافظ ابوالمؤید الموفق بن احمد بن محمد مکی المعروف بہ اخطب خوارزم رح (متوفی ۵۶۸ھ)

۴۶۲ مناقبات نوشاہیہ قلمی سید عمر بخش بن سید محمد بخش نوشاہی برخورداری رسول نگری رح (متوفی ۱۳ ربیع الاول ۱۳۱۱ھ)

۴۶۳ مناقب الاصحاب - فخر الاسلام نجم الدین ابوبکر بن محمد بن حسین سیتلانی مرندی رح

۴۶۴ مناقب الاصفیا - شیخ عبداللہ نوسلم ماردانی اوچی رح

۴۶۵ مناقب غوثیہ قلمی شیخ محمد صادق قادری شہابی سعیدی رح

۴۶۶ مناقب نوشاہی - مولوی محمد اشرف فاروقی نوشاہی منجری رح

۴۶۷ منبئہ بمن یبعثہ اللہ علیٰ رأس المائۃ - حافظ سیوطی رح

۴۶۸ منتخب الامثال - مجموعہ کلمات حضرت علی مرتضیٰ رض مرتبہ شیخ فضل بن مسلم الفی رح

۴۶۹ منتخب اللغات شاہجہانی قلمی - ملا عبدالرشید حسینی تھٹوی رح

۴۷۰ المنقذ من الضلال المفصح عن الاحوال - امام محمد غزالی رح

۴۷۱ منہاج السنۃ - امام ابن تیمیہ رح

۴۷۲ مواقع النجوم - ضیاء الدین محمد حسن شہرستانی رح

۴۷۳ مواليد اہل البيت - علامہ ابو محمد عبداللہ بن احمد المعروف بہ ابن الخشاب بغدادی (متوفی ۴ رمضان ۵۶۷ھ)

Marfat.com

۴۷۴ مواہب اللدنیہ - شیخ شہاب الدین ابو العباس احمد بن ابی بکر محمد بن عبد الملک بن احمد بن محمد بن حسین قسطلانی مصری شافعی ؒ (متوفی جمعہ - محرم ۹۲۳ھ)

۴۷۵ موضوعات الکبریٰ - امام حافظ ابن الجوزی ؒ

۴۷۶ مونس الارواح - شہزادی جہان آرا بیگم ؒ

۴۷۷ میزان قطبی - مولانا قطب شاہ علوی ؒ

۴۷۸ میزان ہاشمی - مولانا ہاشم شاہ علوی ؒ

ن

۴۷۹ ناسخ التواریخ - مرزا محمد تقی سپہر کاشانی ؒ

۴۸۰ نافع الطالبین الموسوم بہ فوائد عارفیہ - پیر محمد عارف بن شیخ کبیر قریشی ہاشمی قادری ؒ

۴۸۱ نتائج الافکار قلمی مولوی محمد ادریس اوچی ؒ

۴۸۲ نجم الثاقب فی اشرف المناقب - امام بدر الدین حسن بن عمر حلبی شافعی ؒ (متوفی ۷۷۹ھ)

۴۸۳ ندائے غیب الموسوم بہ مقالات الاحسان فی مقامات العرفان - ترجمہ فتح الغیب

نواب سید محمد صدیق حسن خاں بھوپالی ؒ

۴۸۴ نذر محبوب الموسوم بہ تحفۃ الفقرا - مولانا محمد اعظم نوشاہی پیرودالی ؒ

۴۸۵ نزل الابرار - علامہ مرزا محمد معتمد خاں بدخشانی ؒ

۴۸۶ نزہۃ الخواطر بہجۃ المسامع والنواظر - علامہ سید عبد الحی حسنی لکھنوی ؒ

۴۸۷ نسب نامہ رسول مقبول - پیر غلام دستگیر نامی لاہوری

۴۸۸ نسب نامہ سادات قلمی بہ پرگوٹ سدھانہ ضلع جھنگ

۴۸۹ نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض - امام شہاب الدین احمد خفاجی ؒ (متوفی ۱۰۶۹ھ)

۴۹۰ نسیم عین در حالات اویس قرن - سید محمد اسحاق حسین شاہ قادری رزاقی چشتی جھنجانوی ؒ

ترجمہ طائفہ

Marfat.com

۴۹۱ نشر المحاسن الملقب بہ کفایۃ المعتقد - امام یافعی رح

۴۹۲ النظائر والاشباہ فی مناقب اولاد النوشاہ علی فقیر سید شریف احمد شرافت نوشاہی

۴۹۳ نظم اللآل فی الکلام علی حدیث الابدال - امام سخاوی رح

۴۹۴ نفحات الانس من حضرات القدس علی مولانا جامی رح

۴۹۵ نگارنامہ کا حاشیہ علی منشی نعل چند بلتانی

۴۹۶ نور الابصار فی مناقب اہل بیت النبی المختار - سید محمد مومن بن حسن شبلنجی شافعی رح

۴۹۷ نور ربانی در مدح محبوب سبحانی - مولوی غلام قادر بھیروی لاہوری رح (متوفی ۱۳۲۶ھ)

۴۹۸ نور نہال قادری - مولوی محمد ابراہیم خاں قادری نوشاہی رح

و

۴۹۹ وفاء الوفاء - سید نور الدین سمہودی رح

۵۰۰ وفیات الاعیان وانباء ابناء الزمان - علامہ شمس الدین ابو العباس احمد بن محمد بن ابو بکر ابراہیم بن خلکان اربلی برمکی شافعی الملقب بہ قاضی ابن خلکان رح (متوفی پنجشنبہ ۱۱ ربیع الآخر ۶۸۱ھ)

ہ

۵۰۱ ہدایۃ النبی الی اسلام آباء النبی - مولانا سید عبد الغفار شاہ قادری بنگلوری رح

۵۰۲ ہدیہ مجددیہ - مولانا وکیل احمد سکندرپوری رح

۵۰۳ ہفتاد اولیا - مولانا شاہ شریف احمد مراد سہروردی دہلوی رح

ی

۵۰۴ یواقیت والجواہر - امام عبد الوہاب شعرانی رح

Marfat.com

فصل دوم

اس فصل میں ولی کی تحقیق و تعریف و ولایت کے اقسام و انواع و درجات و مراتب کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

لفظ ولی کی تحقیق حضرت امام فخر الدین رازیؒ فرماتے ہیں کہ لفظ ولی کی دو حیثیتیں ہیں۔

اول۔ یہ کہ ولی بروزن فعیل ہے اور مبالغہ فاعل کے لئے استعمال کیا گیا ہے جیسے علیم و قدیر کہ ان کے معانی "بہت جاننے والا" اور "بڑی قدرت والا" ہیں اس اعتبار سے ولی کے معنی ہوئے "بہت قربت حاصل کرنے والا" یا "بہت ہی نزدیک رہنے والا" جس کا ماحصل یہ ہے کہ اس کی طاعت و عبادت میں کسی قسم کی معصیت وغیرہ کی وجہ سے خلل واقع نہیں ہوتا۔ وہ لگاتار طاعات و عبادات میں معروف اور پیہم تقرب حاصل کرنے میں مشغول رہتا ہے۔ اس کا کوئی فعل عبادت و طاعت سے خالی نہیں ہوتا۔

دوم یہ کہ ولی بروزن فعیل ہے جو بمعنی مفعول ہو، جیسے قتیل بمعنی مقتول اور جریح بمعنی مجروح۔ اس اعتبار سے ولی کے معنے یہ ہوئے۔ قریب کیا گیا یعنی اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت و نگہبانی کا ذمہ لے لیا ہے کہ اس سے کسی قسم کی معصیت و نافرمانی سرزد نہیں ہونے پاتی اور ہر دم و ہر لحظہ توفیق الٰہی اس کے شامل حال رہتی ہے۔

بہرحال معنی اول کے لحاظ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بندہ اللہ سبحانہٗ کا تقرب ڈھونڈتا رہتا ہے اور معنی دوم اس امر کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ اللہ سبحانہٗ بندے کو اپنے قرب میں رکھتا ہے اور اس سے ایسے ہی افعال صادر کراتا ہے کہ جس سے تقرب بڑھتا رہے۔ دونوں صورتوں اور ہر دو معانی کے لحاظ

Marfat.com

معانی کے لحاظ سے آیہ کریمہ الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیہم ولا ھم یحزنون (یونس ع ۷) کا مطلب صاف ہے کہ جو بندہ ہر دم طاعت الٰہی میں رہے، یا جس بندے کو ہر دم اللہ تعالےٰ اپنی یاد میں رکھے، اُس کو نہ کسی قسم کا خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوگا، اور جب بندے نے اللہ عزاسمہٗ کا تقرب حاصل کیا اور اللہ تعالیٰ نے اُسے اپنے قُرب میں جگہ دی تو اس کو مرتبہ ولایت حاصل ہوگیا، اور جب مرتبہ ولایت حاصل ہُوا تو بحکم اذا ثبت الشیئ ثبت بلوازمہ اس کے لئے اُس کے لوازمات بھی حاصل ہوں گے مثلاً کرامات، مدارج ظاہری و باطنی، نعیم دنیا و آخرت، بشارتِ دارین، فوزِ عظیم وغیرہ

ولی کی تعریف اللہ تعالےٰ ولی کی تعریف میں ارشاد فرماتا ہے الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیہم ولا ھم یحزنون الذین امنوا وکانوا یتقون (یونس ع ۷) یعنی اولیاء اللہ پر کچھ خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے وہ لوگ جو ایمان لائے اور تقویٰ اختیار کیا۔

ولی کے متعلق مشائخ کبار رح نے بہت کچھ کلام فرمایا ہے، یہاں چند اقوال درج کئے جاتے ہیں۔

۱ حضرت شیخ ابو علی جرجانی رح فرماتے ہیں "ولی وہ ہوتا ہے جو اپنے حال میں فانی ہو اور مشاہدہ حق میں باقی ہو اور اُس کو اپنے وجود کی خبر نہ ہو، اور نہ غیر اللہ کے ساتھ اُسے قرار ہو"۔

۲ حضرت سید الطائفہ شیخ جنید بغدادی رح فرماتے ہیں۔ "ولی وہ ہے جس کو خوف نہیں ہوتا، کیونکہ خوف اُس چیز سے ہوتا ہے جس کا آنا مکروہ ہو یا اس سے ڈرتا ہو یا آئندہ اس بلا میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو یا محبوب جو اس وقت موجود ہے وہ آئندہ چلا جائیگا۔ بلکہ ولی صاحب وقت ہوتا ہے، اور اُس کو آئندہ کوئی ایسا وقت نہیں ہے جس سے وہ ڈرے اور جیسا کہ اُسے خوف نہیں ایسا ہی اُسے کچھ امید بھی نہیں کیونکہ امید محبوب کی انتظار ہے کہ وہ حاصل ہو یا امید کسی تکلیف کے رفع ہونے کی ہے اور یہ اُس کے نقد وقت ہیں اور

Marfat.com

ایسا ہی اُسے وقت کا کوئی خوف نہیں، اور اس کو خوف کیسے ہو سکتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیہم ولا ہم یحزنون۔

۳ حضرت شیخ ابو عثمان مغربی رح فرماتے ہیں "ولی خلقت میں مشہور ہوتا ہے لیکن اس میں مبتلا نہیں ہوتا۔"

۴ حضرت شیخ ابراہیم بن ادہم رح نے ایک شخص سے فرمایا "تو ولی ہونا چاہتا ہے" اُس نے کہا "ہاں" فرمایا "دنیا اور عقبےٰ کے ساتھ رغبت مت کر، اور اپنا نفس اللہ تعالیٰ کے لئے فارغ کر، اور اپنا رُخ اُسی کی طرف کرے۔"

۵ حضرت شیخ بایزید بسطامی رح فرماتے ہیں "ولی وہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے امر و نہی پر صبر کرے۔"

۶ ولی کی شرطوں سے ہے کہ وہ گناہ سے محفوظ ہو جیسا کہ نبی کے شرائط سے ہے کہ وہ معصوم ہو۔ فکل من کان للشرع علیہ اعتراض فھو مغرور ومخادع یعنی جس پر شریعت کا اعتراض ہو وہ مغرور اور فریب کار ہے۔

ولایت کے اقسام | ولایت کی دو قسمیں ہیں۔

اول ولایتِ عامہ۔ جو تمام مومنین میں مشترک ہے جیسا کہ اللہ سبحانہٗ فرماتا ہے اللہ ولی الذین امنوا یخرجہم من الظلمت الی النور (البقرۃ۔ع ۳۴) یعنی اللہ تعالیٰ اہل ایمان کا دوست ہے اُن کو اندھیرے سے روشنی کی طرف نکالتا ہے۔

دوم ولایتِ خاصہ۔ جو واصلین بحقین یعنی اربابِ سلوک سے مختص ہے۔ جس کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان اولیاءہٗ الا المتقون (الانفال ع ۴) یعنی اُس کے دوست اہل تقوےٰ ہیں۔

اس ولایت کی تعریف صوفیہ کرام رح اپنی اصطلاح میں اس طرح کرتے ہیں کہ ھی عبارۃ عن فناء العبد فی الحق وبقائہٖ فالولی ھو الفانی فیہ والباقی بہٖ، اور فنا عبارت ہے نہایت سیر الی اللہ سے اور بقا مراد ہے بدایت سیر فی اللہ سے۔ اور سیر الی اللہ اُس وقت پورا ہوتا ہے کہ میدانِ وجود کو صدق سے

Marfat.com

کو صدق کے قدموں سے طے کیا جائے ، اور میرے فنا اُس وقت متحقق ہوتا ہے کہ بندہ کو فنائے مطلق کے بعد وجودِ بقا عطا ہو ، جو حوادث سے پاک و مطہر ہو تاکہ اس وجودِ باقی سے اتصفوا بأوصاف اللہ وتخلقوا بأخلاق اللہ کے عالم میں ترقی کرے ۔

ولایت کے انواع | ولایتِ خاصہ کے چار نوع ہیں۔

۱ ولایتِ محمدی ، اس کو ولایتِ احمدی بھی کہتے ہیں ، یہ کسب سے حاصل ہوتی ہے ، یعنی سالک اتباعِ نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں نہایت کوشش کرے ، ہر ایک کام میں خواہ دینی ہو یا دنیوی متابعتِ سنت کو ہاتھ سے نہ چھوڑے ، غرضکہ اُس کی تمام صفات چلنا ، پھرنا ، اُٹھنا بیٹھنا ، سونا ، جاگنا ، کھانا ، پینا ، بولنا ، چُپ رہنا ، عین مطابقِ شریعت ہوں ، ان اوصاف کے متصف کو ولایتِ محمدی عطا ہوتی ہے ۔

یہ ولایت آیاتِ کریمہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ (آل عمران ع ۴) اور لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (الاحزاب ع ۳) سے ثابت ہوتی ہے ۔

۲ ولایتِ عشقی ، یہ ولایت اُس شخص کو ملتی ہے جو عشقِ حقیقی میں مست و مجنون ہو ، دنیا و اہلِ دنیا سے نفور ، کھانے ، پینے ، مرنے ، جینے کی کچھ خبر نہ ہو ، نہ کسی سے نفرت ہو نہ کسی سے الفت ، نہ ہی راہِ ارشاد ، نہ طریقِ تعلیم ، غرضکہ الصوفی لا مذھب لہٗ کے مطابق ہو ، ہر جگہ نورِ حقیقی کا مشاہدہ کرے ، اس ولایت کے ولی سے فائدہ بالکل کم ہوتا ہے ۔

یہ ولایت آیاتِ کریمہ ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغداوۃ والعشی یریدون وجھہٗ ما علیک من حسابھم من شئ وما من حسابک علیھم من شئ (الانعام ع ۶) اور واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغداوۃ والعشی یریدون وجھہٗ ولا تعد عینٰک عنھم (الکہف ع ۴) سے ثابت ہوتی ہے ۔

۳ ولایتِ روحی ، یہ ولایت وہ ہے جو بعض ارواحِ مقبول کو روزِ ازل میں عطا ہوئی ،

Marfat.com

اس میں کسب کو کوئی دخل نہیں، اس ولایت کا صاحب والدہ کے شکم سے ہی ولی پیدا ہوتا ہے بچپن سے ہی خرق عادات اُس سے ظاہر ہوتے ہیں، اور طفولیت میں ہی اُس پر اسرارِ حقانی منکشف ہوتے ہیں، اُس کی طبیعت بُرے کاموں سے فطرۃً نفور اور نیک کاموں کی طرف راغب ہوتی ہے، یہ ولی سنت نبویؐ کا کمال پیرو ہوتا ہے۔

یہ ولایت آیاتِ کریمہ وآتینٰہ الحکم صبیًّا (مریم۔ع ۱) اور سلم علیہ یوم ولد ویوم یموت ویوم یبعث حیًّا (مریم۔ع ۱) اور والسلام علیّ یوم ولدتُ ویوم اموتُ ویوم ابعث حیًّا (مریم۔ع ۲) سے ثابت ہوتی ہے۔

۴ ولایتِ وہبی۔ یہ ولایت وہ ہے جو ایک ولی کامل اپنے تصرف اور زور باطن سے کسی شخص کو اپنی طرف جذب کرے، اور اپنی ایک ہی نظر کیمیا اثر سے بغیر کسی ریاضت و مجاہدہ کے اُس کے اوصاف ذمیمہ کو مٹا کر اُس کا قلب آئینہ کی طرح مصفا کر دے۔ اور اپنی ولایت سے اُس کو سرفراز فرما دے، یہ ولی دنیا و مافیہا سے مستغنی ہو جاتا ہے، اور ولی کامل کی ایک ہی توجہ سے اُس کا دل مصدر انوار غیب ہو جاتا ہے۔

یہ ولایت آیاتِ کریمہ ھو الذی بعث فی الامّیّن رسولًا منہم یتلوا علیہم اٰیٰتہٖ ویزکیہم ویعلمہم الکتٰب والحکمۃ (الجمعہ۔ع ۱) اور ویعلمہم الکتٰب والحکمۃ ویزکیہم (البقرۃ۔ع ۱۵) سے ثابت ہوتی ہے۔

ولایت کے درجات | ولایت کے دو درجے ہیں، ولایتِ صغریٰ اور ولایتِ کبریٰ۔ ولایتِ صغریٰ تو عوام صالحین پر شامل ہے، اور ولایتِ کبریٰ کے چار درجے ہیں۔

۱ خُلّت۔ یہ مقام ابراہیمؑ ہے واتخذ اللہ ابرٰھیم خلیلًا (النسا۔ع ۱۸) جو شخص اس مقام پر فائز ہو وہ ہر طرح سے مامون ہوتا ہے ومن دخلہٗ کان اٰمنًا (آل عمران۔ع ۱۰)

۲ حُبّ۔ یہ مقام حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ظاہر ہوا، اور

Marfat.com

اللہ تعالےٰ نے اُن کو حبیب لقب دیا، بلکہ اُن کی تبعیت میں اُن کے غلاموں کو بھی یہ درجہ عطا ہوا، ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ (آل عمران، ع ۴)

۳ ختام - یہ مقام بالخصوص محمدی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ما کان محمد ابا احدٍ من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (الاحزاب، ع ۵) اِس مقام میں لوا الحمد قایم ہوا ہے۔

۴ عبودیت - اِس مقام میں حق تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں فرمایا ہے سبحٰن الذی اسرٰی بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصٰی (بنی اسرائیل ع ۱) اِسی درجہ میں نبی و رسول بن کر خلقت کی ہدایت کے واسطے مبعوث ہوئے تاکہ جہان کیواسطے رحمت ہوں، اور باقی عارفین آپ کے خلفا ہیں۔

ولایت کے مراتب

ولایت کے دو مرتبہ ہیں۔

اوّل ولایت مرتبہ ربوبیت سے مراد ہے کما قال اللہ تعالیٰ ھنالک الولایۃ للہ الحق۔ (الکہف، ع ۵) اور یہ مرتبہ خاص اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔

دوم ولایت مرتبہ محبت سے مراد ہے کما قال اللہ تعالیٰ وھو یتولی الصّٰلحین (الاعراف ع ۲۴) یعنی وہ نیک لوگوں سے محبت رکھتا ہے، نیز ارشاد فرمایا نحن اولیٰؤکم فی الحیوۃ الدنیا وفی الاٰخرۃ (حم السجدہ، ع ۴)

فصل سوم

اِس فصل میں اولیاء اللہ کے اقسام و مقامات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

اولیاء اللہ جب سے سلسلۂ نبوت دنیا میں ختم ہو چکا ہے، تب سے اُس کی تبعیت میں تبلیغ ظاہری و باطنی کے لئے سلسلۂ ولایت جاری رہا ہے، کوئی زمانہ ارباب ولایت سے خالی نہیں

Marfat.com

فرد الافراد صاحب سیر الدار نے لکھا ہے کہ "وہ ایک ولی ہے جو حاملِ تمام ولایتِ محمدی کا ہوتا ہے ، کیونکہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جامع تنزیہ و تشبیہ ہیں ، اور اس کے اوپر کوئی مرتبہ ولایت کا نہیں ، اور مبدأ تعین فرد الافراد کا اسم آللّٰہ ہے"۔

صاحب مصطلحاتِ طالب حق نے لکھا ہے کہ "فرد افضل آلِ آدمیین ہے ، اور وہ تمام عالم میں ایک ہوتا ہے ، وہ مراتب و منازل میں سب اولیاء اللہ سے بلند تر ہوتا ہے ، تمام اولیاء کو فیض قطب کے قلب سے ملتا ہے ، لیکن فرد کو قطب کی ضرورت نہیں ہوتی ، وہ بلا واسطہ قطب کے فیض حاصل کرتا ہے ، اور فردِ اعلےٰ ذات پاک محمدی ہے صلوات اللہ وسلامہٗ علیہ"۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح لکھتے ہیں کہ "فرد کے خواص سے ہے کہ جب وہ اس جہان سے انتقال کر کے عالم برزخ میں جاتا ہے تو نفس ناطقہ کی طرح ہر کسی کی ہمت کے مطابق اُس کے وجود میں سرایت کرتا ہے ، اور اجزائے عالم اپنی استعداد کے موافق اُس کو قبول کرتے ہیں ، پس وہ پتھر میں بحیثیت پتھر کے ہے ، اور درختوں میں درخت اور آسمان میں آسمان اور فرشتوں میں فرشتہ ، اور فرد سے آثار عجیبہ و احکام غریبہ ظاہر ہوتے ہیں ، اور کئی جگہوں میں وہ بروز کرتا ہے ، اور افاضۂ برکات کا سبب ہوتا ہے"۔

نیز جناب غوثیہ رح کے متعلق شاہ صاحب دہلوی رح نے لکھا ہے کہ "جب حضرت غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رح نے وفات پائی تو ملاء اعلےٰ میں اُن کو ایسا وجود عطا کیا گیا جو تمام میں سرایت کر سکے ، اسی وجہ سے اُن کی رُوح پُرفتوح طریقہ قادریہ میں سریان رکھتی ہے"۔

Marfat.com

افراد | یہ فرد کی جمع ہے، فرد وہ ولی ہے کہ بیواسطہ قطب الاقطاب جناب الٰہی سے فیض لیتا ہے، اور یہ تین کس ہوتے ہیں کہ دل ان کا مثل دل فرشتہ خاص حضرت میکائیل علیہ السلام کے بنایا گیا ہے، یہ بڑی خوشی و انبساط و شفقت کے ساتھ رہتے ہیں، ان کے علوم بقدر قوے حضرت میکائیل علیہ السلام کے ہوتے ہیں، اور بسبب افراد کے نسبتیں قایم ہیں۔

مطالب رشیدی میں ہے کہ افراد تین آدمی ہیں جو مظہر تجلّے فردیت مخصوصۂ حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں، اور وہ دائرہ قطب سے خارج ہیں۔

حضرت شیخ اکبرؒ کے کلام میں ہے کہ بعضے افراد ایسے ہیں جو دائرۂ قطب سے باہر ہیں، اور وہ کامل ہیں مثل قطب کے، بلکہ افراد سے بعضے علم میں بھی قطب سے زائد ہیں۔

مفردون | یہ وہ لوگ ہیں جو قطب کی نظر سے خارج ہیں، کذا فی اصطلاحات الکاشی و متممات جامع الاصول، اور خارج ہونے سے مراد یہ نہیں کہ غوث یا قطب کو اُن کے حال کا ادراک یا اطلاع نہیں ہوتی بلکہ مطلب یہ ہے کہ ابدال و اوتاد و اخیار وغیرہ کہ جو سرہنگان درگاہ ربانی و حاجبین بارگاہ سبحانی ہیں وہ جس طرح امور عالم میں غوث وغیرہ کے مشورہ کے محتاج ہیں ویسے یہ نہیں، بلکہ یہ ان احکام سے خارج ہیں، اور دائرہ ہدایت میں داخل ہیں۔

صاحب فتوحات مکیہ لکھتے ہیں کہ مفردون وہ جماعت ہے جو دائرۂ قطب سے خارج ہیں، اور حضرت خضر علیہ السلام بھی انہیں میں ہیں، اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی قبل از بعثت نبوت انہیں میں سے تھے۔

صاحب سیر المدار نے لکھا ہے کہ یہ لوگ زمانہ حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے بھی موجود تھے، بلکہ خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نبوت سے پہلے جماعت مفردوں کے سردار تھے، پھر جب آپ کو جناب باری عزاسمہٗ سے نبوت ملی تو آپ پیغمبر ہو گئے، اور وہی جماعت مفردوں کی نقیب نسبت نبوت مقرر کی گئی، اس سبب سے حضرت خضر علیہ السلام و حضرت الیاس

Marfat.com

علیہ السلام اب نقیب نسبت نبوت ہیں، یہ جماعت مفردوں سے، ہیں کہ طالب الی اللہ سالک حقیقت کو ہر امر سے آگاہ کرتے ہیں۔

فردِ محبوب | یہ وہ ولی ہے جس کو فردیت کے بعد محبوبیت حاصل ہو۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح فرماتے ہیں کہ "محبوبیت وہ ہے کہ جمال الٰہی کے تجلی نے اُس کو اپنے انوار کا آشیانہ بنایا ہے، اسی لئے ہزاروں عاشق دیوانہ وار فیض وہدایت کی توقع سے دور و دراز کے سفر طے کر کے اُس کے آستانہ پر سربسجود ہوتے ہیں، اور یہ مرتبہ اُن مراتب میں سے ہے جو کسی بشر کو نہیں دئے گئے، مگر بطفیل حبیب خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم چند اولیاء اللہ کو محبوبیت کا شمہ عطا کیا گیا، اور وہ مسجودِ خلایق ہوئے مثل حضرت سید عبدالقادر جیلانی رح و خواجہ نظام الدین اولیا دہلوی رح کے ہے"۔

صاحب بحر المعانی لکھتے ہیں کہ افراد کی کوئی تعداد نہیں، جب ایک این میں سے سلوک میں ترقی کرتا ہے، اور قلب نبوی رح کو پہنچ کر قطبیت حقیقی کو جو مقام معشوقی ہے پہنچتا ہے تو قطب وحدت ہو جاتا ہے، اور اس مقام میں انتہا تک کل اولیا سے دو شخص پہنچے ہیں ایک حضرت غوث الاعظم رح دوسرے حضرت سلطان المشائخ رح کہ ان کی عمر نے اس سلوک میں وفا کی، اور جلد جلد ترقی کر کے مقام محبوبی پر پہنچے، یعنی ان دونو حضرات کے مشارب روح احمدی تھے ہے۔

قطب الاقطاب | قطب اس کو کہتے ہیں جو عالم میں منظور نظر حق تعالیٰ ہو ہر زمانہ میں، اور وہ بر قلب حضرت اسرافیل علیہ السلام ہوتا ہے، اور قطبیت کبریٰ قطب الاقطاب کا مرتبہ ہے کہ جو مرتبہ باطن نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے، اور یہ مرتبہ مخصوص ورثہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہے اس واسطے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب نبوت عامہ و رسالت شاملہ تھے سارے عالم کے لئے اور اکملیت کے ساتھ مخصوص تھے۔

Marfat.com

مخصوص تھے تو خاتم الولایت اور قطب الاقطاب وہی ہوگا جو باطن خاتم النبوت پر ہو،
اسی طرح حضرت شیخ اکبرؒ نے فصل اکتیسویں باب ایک سو اٹھانوے فتوحات میں لکھا ہے،
اور دیگر کتب معتبرۂ تصوف میں بھی ایسا ہی ہے، اور قطب الاقطاب وہ ہے جس کے
مرتبہ سے اعلےٰ سوائے نبوتِ عامہ کے اور کوئی مرتبہ نہ ہو، اسی وجہ سے قطب الاقطاب
صدیقوں کا سردار ہوتا ہے۔

لطایف اشرفی میں ہے کہ قطب اور قطب الاقطاب میں فرق یہ ہے کہ قطب کہتے ہیں چند
ذاتوں کو جو متفرق آبادیوں میں رہتے ہوں، کیونکہ ہر ولایت میں اگر قطب نہ ہو تو آثار
برکات اور ظہورِ حسنات اور قیامِ دنیاوی ممکن نہ ہو، اگرچہ حقیقتاً تفویضِ امارت اور اصلاح
معمارت ہفت اقلیم کی اوروں کو بھی ہے، اور قطب الاقطاب تمام عالم میں ایک ہی ہوتا ہے۔
اقتباس الانوار میں ہے کہ قطبِ عالم ہر زمانہ میں ایک ہوتا ہے، اور موجوداتِ علوی وسفلی
کا وجود اس کے وجود سے قایم ہوتا ہے، اور بوجہ اس کے قطب عالم ہونے کے سب چیزیں
قایم ہوتی ہیں، اور بارہ اقطاب سوائے اس کے اور ہوتے ہیں، اور قطب عالم کو حق تعالیٰ
سے بواسطہ فیض پہنچتا ہے، اور اُسی کو قطب اکبر اور قطب الارشاد اور قطب الاقطاب اور
قطب المدار بھی کہتے ہیں، اور علامت قطب الارشاد کی یہ ہے کہ اُس میں نور تمکین نظر آئے
جو سبز رنگ کا ہوتا ہے، اور کبھی کبھی سرخ رنگ کا، اور وہ بے جہت تمام اطراف کو آنکھ
کھولے خواہ بند کئے یکساں دیکھتا ہو، اور اُس نور کی حقیقت جاننا یہ خاصہ حضرت مصطفوی
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے کیونکہ آپ ہی پر اُس کا پرتو پڑا ہے۔

جامع الاصول میں جہاں اقسامِ اولیاء اور متصرفین کے لکھے ہیں وہاں یہ لکھا ہے کہ قطب الاقطاب
اور قطب الارشاد اور قطب البلاد اور قطب المتصرفین یہ کلماتِ جامعہ آلہیہ ہیں، اور ان کی
قدرت قدرتِ ذاتیہ ہے والسابقون السابقون اولئك المقربون (الواقعہ ع ۱)

Marfat.com

سیر المدار میں ہے کہ عوام قطب جو واصل خدا ہیں وہ قطب الاقطاب کے نائب ہوتے ہیں، وہ اگر چاہے تو ان کی قطبیت سلب کر سکتا ہے، کیونکہ وہ بالاصالت کلید عرفان ہے، اُس کے چار نام ہوتے ہیں، قطب الاقطاب، قطب الارشاد، قطب العالم، قطب المدار۔

قطب الاقطاب کی جماعت اوتاد و بدلا، و نجبا، و نقبا، ہوتے ہیں، جن کے ساتھ وہ نماز پڑھتا ہے، یہ مقام بالخصوص حضرت غوث الاعظم رح کی روح مبارک کے متعلق ہے، جو ذاتِ الٰہی کی مظہر اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظیر ہے اور اسمائے حُسنٰے کے ساتھ نام رکھی گئی ہے۔

قطب لغت میں قطب چکی کی میخ (کیلی) کو کہتے ہیں جس پر تمام چکی کا مدار ہوتا ہے، اگر وہ نہ ہو تو چکی نہیں چل سکتی، ایسا ہی اگر قطب جہان میں نہ ہو تو انتظام عالم تباہ و برباد ہو جائے، قطب کے سبب سے ہی دائرۂ وجودِ عالم قائم و محفوظ ہے۔

حضرت شیخ اکبر رح لکھتے ہیں کہ قطب کے سبب سے اللہ محفوظ رکھتا ہے کل دائرۂ وجود کو عالم کون و فساد سے اور امامین کی وجہ سے عالم غیب اور شہادت کو اور اوتاد کی وجہ سے جنوب و شمال اور مشرق و مغرب کو اور ابدال کی وجہ سے ساتوں ولایتوں کو محفوظ رکھتا ہے اور قطب سے اِن سب کو کیونکہ وہ تو وہ شخص ہے جس پر سارے عالم کا امر دائر ہے تو جو اِس امر کو جانتا ہے وہ ضرور اِس کو بھی جان جائے گا کہ اللہ تعالےٰ کیسے محفوظ رکھتا ہے وجود کو عالم دنیا پر اور اس کی مثال علم طب سے علم تقویم الصحت موجود ہے۔

شیخ عبدالوہاب شعرانی رح الیواقیت والجواہر کے پینتالیسویں باب میں لکھتے ہیں کہ شیخ اکبر رح فتوحات کے باب دو سو پچپن میں لکھتے ہیں کہ قطب اپنی قطبیت میں قائم نہیں رہ سکتا تاوقتیکہ اس کو ان حروف مقطعہ کے جو اوائل سُور قرآنی میں ہیں معانی معلوم نہ ہوں، اور جب اللہ تعالیٰ اُس کو اُن کے حقائق اور معانی پر واقف کر دیتا ہے تب اس کو یہ خلافت ملتی ہے اور وہ

اِس کا اہل

Marfat.com

اس کا اہل ہوتا ہے۔"

حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی رح کا قول ہے کہ قطب کی پندرہ علامتیں ہیں، ایک یہ کہ وہ مدد دے عصمت اور رحمت اور خلافت اور نیابت میں، اور حامل عرش ہو، اور حقیقتِ ذات جانتا ہو اور احاطہ صفات اس کو حاصل ہو، اور مکرم ہو بکرامتِ علم یعنی حلیم ہو، اور فضیلت دے دو موجودوں میں، اور جدا کرے اول کو دوسرے سے، اور اس چیز کو جو اس سے منفصل ہوئی ہے منتہا تک، اور جو اس میں ثابت ہو، اور حکم ماقبل و مابعد اور اس چیز کو کہ جس کے نہ کوئی چیز قبل ہے نہ بعد جانتا ہو، اور احاطہ رکھتا ہو ہر علم اور معلوم پر جو ظاہر ہوا ہو ابتدا سے انتہا تک، اور اُس کی طرف رجوع کرنے کو۔"

حضرت شیخ اکبر رح لکھتے ہیں کہ قطب کا نام ہر زمانہ میں عبداللہ اور عبدالجامع ہے، اور اس کی تعریف یہ ہے کہ وہ موصوف ہو باوصافِ الٰہی اس طرح پر کہ اس میں تمام معانی اسمائے الٰہیہ کے پائے جاتے ہوں یعنی وہ آئینہ حق اور مجلے صفاتِ مقدسہ اور محل مظاہر الٰہیہ اور صاحب وقت اور عین زمان اور عالم سرِ قدر اور دہر الدہور کا ہو، اور اس کی شان یہ ہو کہ اُس پر مرتبہ خفا غالب ہو بوجہ اُس کے محفوظ ہونے کے خزانہ ہائے عزت میں، اور لپٹے ہونے کے چادر حفظ الٰہی میں، نہ اُس کو اپنے دین میں کوئی شبہ عارض ہوتا ہو، اور نہ ایسا کوئی خطرہ آتا ہو جو اُس کے مرتبہ و مقام کے خلاف ہو، اور کثیر النکاح ہو اور اُس کا راغب، اور عورتوں کو دوست رکھتا ہو، اور اپنی طبیعت کے حق کو حد شرعی کے موافق پورا کرتا ہو، اور روحانیت کے حق کو بھی موافق حد الٰہی کے پورا کرتا ہو، اور نہ تجاوز کرتا ہو اُس مقدارِ معین سے جو اُس کے لئے مقرر کی گئی ہو، اور اس پر حاکم وقت نہ ہو بوجہ اس کے صرف اللہ ہی کیلئے ہونے کے، اور اس کا حال دوام عبودیت اور افتقار ہو، اور بُرے کو بُرا جانتا ہو، اور اچھے کو اچھا مانتا ہو، اور جمال صوریہ مقیدہ کو دوست رکھتا ہو، چاہے وہ کسی چیز میں ہو یا

Marfat.com

کسی شخص میں، اور روحیں اس کے پاس عمدہ صورتوں میں آتی ہوں، اور وہ عشق سے پگھلتا ہو اور غصہ اور غیرت اُس کا سب بند ہو، اور اُس کو مظاہر میں اطلاق بلا تقید کے حاصل ہو، اور اس کی روحانیت نہ ظاہر ہوتی ہو مگر شہادت اور غیب کے پردے میں، اور جن چیزوں کو دیکھتا ہو ان کو بوجہ محل نظر حق ہونے کے دیکھتا ہو، اور اسباب کو بھی اُن میں قایم کرتا اور سمجھتا ہو، اور بتاتا ہو، اور ان کے حکم کے موافق کاربند ہوتا ہو، اور اپنے کو کسی طرح خلق پر رئیس یا فائق نہ جانتا ہو، اور ہمیشہ اُسی حال پر رہتا ہو، اور اگر وہ مالدار ہو یعنی روپیہ اور اشرفی رکھتا ہو تو اس میں بھی ویسا ہی تصرف کرتا ہو جیسا کہ ایک بندہ اپنے مالک کے مال میں تصرف کرتا ہے، اور اگر مالدار نہ ہو محض فتوحات پر اُس کی گذر بسر ہو تو اس کے ملنے کا انتظار نہ کرتا ہو، اور وقت ضرورت کے کسی دوست کے گھر پر جاکر اپنی حاجت بیان کرکے ضرورت کی چیز لے آتا ہو، اور ان چیزوں سے سوائے بقدر ضرورت کے زیادہ دل بستگی نہ رکھتا ہو، اور اگر وہ ضرورت وہاں سے رفع نہ ہو تو اللہ کی جناب میں اس ضرورت میں رجوع کرتا ہو، کیونکہ اللہ ہی متولی ہے، اور اُسی سے یہ سب امور طلب کئے جاتے ہیں، اور اس دعا کی اجابت کا بھی انتظار کرتا ہو، پھر اللہ کو اختیار ہے چاہے فی الفور وہ چیز دے دے یا دیر میں دے، پس قطب کا کام دعا میں الحاح کرنے کا ہے، اور حق طبیعت کیلئے سفارش کرنے کا بخلاف اصحاب احوال کے کہ اُن کی ہمتوں سے چیزیں موجود ہو جاتی ہیں، اور اللہ ان کو جلد ان کے حصے متعلق حالات جنت کے دے دیتا ہے، اور وہ لوگ ربانی ہیں، اور قطب حال سے منزہ اور علم میں ثابت ہوتا ہے، اگر اللہ اُس کو خبردار کر دیتا ہے کسی ہونے والی چیز پر تو وہ اُس کو جان لیتا ہے بطور افتقار الی اللہ کے نہ بطور افتخار کے، اور قطب نہ طے ارض کرتا ہے نہ ہوا پر اڑتا اور نہ پانی پر چلتا اور نہ بہت کھاتا ہے، اور نہ اس سے بہت کرامتیں ظاہر ہوتی ہیں مگر یونہی کچھ تھوڑی سی، اور وہ بھی خدا کے حکم سے نہ اس کی خواہش اور فرمایش سے کہ اس کو اسکی کچھ پروا نہیں ہوتی، اور اسی طرح قطب کی شان یہ ہے کہ وہ اضطرار سے بھوکا ہو نہ اختیار سے

اور نکاح سے

Marfat.com

اور نکاح سے بھی رُک جاتا ہے بسبب مقدور نہ ہونے کے، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ نکاح میں کون چیز اس کو برانگیختہ کر سکتی ہے اس طلب پر، اور اُس سے تعشق بغیر عبودیت میں بخوبی قائم ہوئے نہیں متحقق ہوتا، اور اُس کو نکاح کی رغبت اولاد کی غرض سے نہیں ہوتی بلکہ شہوت اور فی نفسہٖ تناسل قائم رکھنے کی غرض سے بذریعہ امر مشروع کے، تو نکاح اُس کا صرف لذت کے لئے ہوتا ہے مثل جنتیوں کے، اور اس سر کے حقیقت کے ادراک سے اکثر عارفین محروم رہے، اور وہ یہ سمجھے کہ قطب ضعیف الارادہ ہوتا ہے، اور اس لذت سے مغلوب ہو جاتا ہے جو اس میں مخفی ہے، حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ یہ قہر یعنی غلبہ بھی لذید اور خصائص انبیا علیہم السلام سے ہے، اور بوجہ اُس مقام کے عالی مرتبہ ہونے کے اکثر اولیاء اللہ اس مقام سے ناواقف رہے، اور نکاح کو محض شہوتِ حیوانیہ سمجھ کر اپنے نفوس کو کثرت سے نکاح کرنے سے بچاتے رہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بمراد کلامہ اولیائہٖ۔"

اور قطب کے مقامات سے یہ بھی ہے کہ وہ اپنی سانسوں کو اُن کے باہر نکلنے اور اندر جانے کے وقت دیکھتا رہے کہ ان کی آمد و رفت اچھے طریقے سے ہے یا نہیں، کیونکہ انفاس خدا کی بھیجی ہوئی چیزیں قطب کی طرف ہیں، تو جب وہ حق کی طرف واپس ہوتے ہیں تو اُس کا شکریہ ادا کرتے ہیں، اور یہ حفاظت قطب کسی تکلیف سے نہیں کرتا بلکہ اُس کی شان ہی یہی ہے

اور اس بیان میں شیخ اکبرؒ نے بہت طویل کلام لکھ کر اس کے بعد لکھا ہے کہ قطب وہ مرد کامل ہوتا ہے جس نے وہ چار دینار حاصل کئے ہوں جس کا ہر دینار پچیس قیراط کا ہو، اور ان سے مردانِ خدا کی کیفیت معلوم کی جاتی ہو، اور چار دینار سے مراد رسل اور انبیا و اولیا و مومنین ہیں، اور ان سب کا وارث قطب ہوتا ہے۔"

حضرت شیخ اکبرؒ لکھتے ہیں کہ قطب کی شان یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اُس حجاب میں رہتا ہے جو اُس کے اور اللہ کے درمیان ہوتا ہے، اور حجاب مرتے وقت تک نہیں اٹھتا جب قطب مرتا ہے

Marfat.com

تو اللہ سے جا ملتا ہے ، اور قطب کی مثال بمنزلہ دربان کے ہے جو بادشاہی احکام نافذ کرتا ہے ، اور اللہ سے ہمکلام ہوتا ہے ، اور اس کو شہود کی صفت حاصل نہیں ہوتی ۔ حضرت شیخ اکبرؒ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جب متولی کرتا ہے کسی بندہ کو مرتبہ قطبیت میں تو اُس کے لئے ایک تخت عالم مثال میں بچھا کر اُس پر اُس کو بٹھاتا ہے ، اور اُس مکان کی صورت بہ حیثیت اُس کے مرتبہ کے بتاتا ہے مثلاً اُس کو اپنے عرش پر مستوی ہونے کی صورت بتاتا ہے بذریعہ اپنے ہر چیز کے ساتھ احاطہ علمی کے ، اور اللہ سے بڑھ کر کون اعلیٰ مثال دے سکتا ہے ۔ تو جب وہ تخت بچھا لیا جاتا ہے اُس کے بعد اس کو اُن تمام اسماء کا خلعت دیا جاتا ہے جن کا طالب تمام عالم ہے ، اور اسماء اُس عالم کے طالب ہوتے ہیں ، پھر اُس سے خلعے ظاہر ہوتے ہیں ، وہ سب قطب کو پہنا کر اور تاج کرامت دے کر اُس تخت پر بٹھاتے ہیں ، اس وقت اس کی حالت خلیفہ کی ہوتی ہے ، پھر اللہ حکم دیتا ہے تمام عالم کو اُس سے بیعت کرنے کا اس شرط پر کہ سب لوگ اس کی اطاعت کریں ہر حال یعنی سختی اور راحت میں ، اور سارا عالم ادنےٰ اور اعلےٰ سب اس کی بیعت میں داخل ہوتا ہے سوائے عَالَوْن کے ، اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو اللہ کے جلال میں در آئے ہوئے ہیں ، اور وہ لوگ بالذات حق کی عبادت کرتے ہیں نہ کہ امر ظاہری شرعی کی وجہ سے ۔ اور قوم بلا ، اعلےٰ بھی قطب کے پاس سب سے پہلے آتے ہیں موافق اپنے مراتب کے ، یعنی کوئی پہلے کوئی پیچھے ، اور وہ سب اس کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں طاعت و عبادت حق پر بلا قید کسی سختی اور راحت کے ، اور وہ لوگ ان دونو صفتوں کو اپنے میں جانتے ہی نہیں ، اس واسطے کہ کسی شے کی شناخت بغیر اُس کی ضد کے نہیں ہوتی ، اور بلا ، اعلےٰ ایسے ذوق میں ہوتے ہیں جس میں امر مکروہ کی گنجائش ہی نہیں ہوتی ، تو جو روحیں قطب کے پاس بیعت کے لئے آتی ہیں وہ اُس سے علم الٰہی کے متعلق کوئی مسئلہ ضرور پوچھتی ہیں ، اور وہ جواب میں کہتا ہے کہ اے شخص کیا تو

Marfat.com

قائل فلاں فلاں امر کا ہے، جب وہ اس کا اقرار کرتا ہے تو قطب اُس سے کہتا ہے کہ اِس مسئلہ میں دو جہتیں ہیں اور وہ دونو متعلق ہیں علم الٰہی سے کہ جن میں ایک اعلےٰ ہے اُس دوسرے سے جو اُس شخص کو معلوم ہوتی ہے تو ہر بیعت کرنے والا قطب سے مستفید ہوتا ہے، اور وہ علم حاصل کرتا ہے جو اُس کو معلوم نہیں ہوتا، حضرت شیخ رح فرماتے ہیں کہ میں نے کُل سوالاتِ قطبیت ایک علیحدہ رسالہ میں لکھے ہیں، اور مجھ سے پہلے ان کو کسی نے نہیں لکھا ہے، اور وہ مسائل معین نہیں ہوتے ہیں کہ بار بار ہر قطب سے وہی پوچھے جائیں بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ خود بخود سائل کے دل میں ڈال دیتا ہے یعنی پہلے سے وہ سوال اُس کے ذہن میں نہیں ہوتا بلکہ پوچھنے کے وقت فوراً ذہن میں آجاتا ہے، اور حضرت شیخ رح فرماتے ہیں کہ پہلے قطب سے عقل اوّل بیعت کرتی ہے پھر نفس، پھر وہ ملائکہ جو مقدم ہیں اُن ملائکہ سے جو آسمان و زمین کے بنانے والے ہیں یا ان پر موکل ہیں، پھر وہ روحیں جو مدبرہ اِن ہیاکل کی ہیں، جنہوں نے مر کر اپنے جسموں سے مفارقت کی ہے، پھر جنّ، پھر مولدات، پھر باقی وہ جو اللہ کی تسبیح کرتے ہیں، سوائے ملائکہ عالین کے، یا ان افرادِ بشر کے جو قطب کے دائرہ میں نہیں داخل ہوتے ہیں، اور قطب کو ان پر تصرف نہیں ہوتا، اِس لئے کہ وہ بشر اگرچہ مثل اُس کے کاملین ہیں اور اس امر کے لائق جو قطب نے اپنی قطبیت سے پایا، لیکن چونکہ امر مقتضی اس کو ہے کہ زمانہ میں ایسا ایک ہی شخص ہو جو اس امر کے لئے مخصوص کیا جائے لہٰذا ایک شخص معین ہو لیا، اور یہ کچھ اولیت کی وجہ سے نہیں بلکہ علم الٰہی پہلے سے اُس کے متعلق ہو جاتا ہے کہ یہ شخص والی ہوگا۔

حضرت شیخ اکبر رح لکھتے ہیں کہ خصائص قطب سے یہ بھی ہے کہ اس کو خلوت رہتی ہے اللہ کے ساتھ، اور یہ مرتبہ اُس کے سوا کسی اور ولی کو نہیں ہوتا، پھر جب قطب وقت مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس خلوت کو کسی دوسرے قطب کے واسطے خاص کر دیتا ہے، اور یہ خلوت ایک زمانہ میں دو قطبوں کے واسطے نہیں ہوتی، اور یہ خلوت علوم اسرار کے متعلق ہوتی ہے،

Marfat.com

اور قطب کے واسطے کوئی حد معین نہیں، کبھی وہ قطبیت میں سال بھر رہتا ہے، اور کبھی اس سے زیادہ اور کبھی کم گھڑیوں اور دنوں تک، اور یہ مقام بہت ذمہ داری کا ہے، اس کا حامل کل ممالک ارضیہ کی سختیاں اٹھاتا ہے، اور وہ سب اس کے مملوک اور رعایا ہوتے ہیں۔

حضرت شیخ اکبرؒ لکھتے ہیں کہ ہر قطب عالم میں اتنا ہی ٹھہرتا ہے جتنا اللہ کو منظور ہوتا ہے پھر اُس کی دعوت منسوخ ہو کر دوسرے کو ملتی ہے، اور اس کی کیفیت بعینہٖ شریعتوں کی سی ہے اور دعوت سے میری غرض قطب کے احکام اور اُن احکام کا عالم میں موثر ہونا ہے، اور بعضے اقطاب اس مرتبہ میں تینتیس ۳۳ برس چار مہینہ رہے ہیں، اور بعضے اس سے کم اور بعضے اور بھی کم، چنانچہ موید اس کی حضرات خلفائے اربعہ کی خلافت ہے جو یقینی اقطاب تھے۔

حضرت شیخ اکبرؒ لکھتے ہیں کہ یہ امر بھی جان لینے کے قابل ہے کہ چونکہ امام کا مقرر کرنا بوجہ قیام دین کے واجب ہے، اور امام بھی ایک ہی ہونا چاہیئے تاکہ جھگڑے اور فساد نہ پڑیں، تو ایسے امام کا حکم بھی بمنزلہ قطب کے حکم کے ہوگا، اور کبھی امام ظاہری بھی قطب وقت ہوتا ہے جیسے شیخین رضؓ اپنے وقت میں تھے، اور کبھی نہیں ہوتا تو خلافت اُسی قطب کو ہوتی ہے جو بصفت عدل متصف ہوتا ہے، اور یہ خلیفہ ظاہر میں بمنزلہ نائب قطب بالکنی کے ہوتا ہے مگر اُس کو اپنا ہونا خود نہیں معلوم ہوتا، کیونکہ ظلم اور عدل تو ظاہری اماموں سے بھی واقع ہوتے ہیں، اور قطب وقت کا عادل ہونا ضروری ہے، اور جس طرح قطبیت والیان امور کو ہوتی ہے اُسی طرح سے ان چاروں ائمہ مجتہدین کو بھی ہوئی ہے اور اُن کے سوا اوروں کو بھی، ان مجتہدوں کے مشاغل علمیہ اگرچہ باعث حجاب ہو سکتے تھے لیکن وہ حجاب ہی ان کے لئے مفید تھے کیونکہ قطب کی شان مخفی رہنا ہے۔

اب اگر کوئی پوچھے کہ یہ جو لوگ کہتے ہیں کہ فلاں شخص قطب ہے تو اس کا کیا مطلب ہوگا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ لوگوں کا مطلب قطب سے ان کی اصطلاح میں وہ شخص ہے جو جامع ہو حالات

Marfat.com

ومقامات کا ، اور اس اطلاق میں انہوں نے وسعت بھی دے دی ہے یعنی یہ بھی کہتے ہیں کہ جو شخص اپنے زمانہ میں اپنے ابنائے جنس میں یکتا ہو ، اور مقامات میں سے کسی مقام کا حال اس پر وارد ہوا ہو تو اُس کو بھی قطب کہیں گے تو کسی شہر کا کوئی مرد سردار اُس شہر کا قطب کہا جا سکتا ہے ، اسیطرح کسی جماعت کا کوئی سردار اُس جماعت کا قطب کہا جا سکتا ہے ، یہ تو عام اصطلاح ہے ، اور اصطلاح قوم میں قطب وہ شخص ہے جو اپنے وقت میں ایک ہو ، اور وہی غوث ہوتا ہے "

حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رح فرماتے ہیں کہ اقطاب کیلئے سولہ عالم ہیں ، اور ہر عالم ان میں سے اتنا بڑا ہے جو اس عالم کے دنیا و آخرت دونو کو محیط ہے ، مگر اس امر کو سوا قطب کے کوئی نہیں جانتا "

شیخ ابوطالب مکی رح قوت القلوب میں لکھتے ہیں کہ قطب زمان ہر وقت میں قیامت تک مرتبہ و مقام میں قائم مقام امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رض کا ہوتا ہے ، اور تین اوتاد سے کہ جو قطب سے کم ہیں وہ ہر زمانہ میں قائم مقام باقی تینوں خلفا یعنی حضرت عمر و عثمان و علی رض کے ہوتے ہیں "

شیخ عبدالرؤف مناوی کہتے ہیں کہ میں نے شرح مقدمۃ الوصول مصنفہ شیخ ابراہیم سواہبی رح میں دیکھا ہے کہ وہ اپنے شیخ حضرت ابی المواہب تونسی رح سے نقل کر کے لکھتے ہیں کہ اولاً مرتبہ قطبیت کی متولیہ حضرت فاطمۃ الزہرا رض منجانب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی مدت حیات بھر رہیں ، پھر اُن کے بعد حضرات خلفائے اربعہ کی طرف یہ نعمت منتقل ہوئی ، اُن کے بعد حضرت امام حسن رض ہوئے لیکن عارف سمی رح کا قول ہے کہ سب سے پہلے قطب حضرت امام حسن رض تھے ، کذا فی نور الابصار فی مناقب اہل بیت النبی المختار "

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رح لکھتے ہیں کہ قطب الارشاد جامع کمالات فردیہ کا ہوتا ہے وہ بہت عزیز الوجود ہے ، اور بہت قرنوں کے بعد ظاہر ہوتا ہے ، اور عالم ظلمانی اُس کے نور سے نورانی ہو جاتا ہے ، اور نور ارشاد اس کا سارے عالم کو شامل ہوتا ہے عرش سے فرش تک جس کو رُشد ایمان اور معرفت اور ہدایت حاصل ہوتی ہے تو اُسی کے واسطہ سے ہوتی ہے ،

Marfat.com

اور بغیر اس کے توسط کے کوئی شخص اس دولت کو نہیں پہنچتا ۔ اس کا نور ہدایت مثل دریا کے تمام عالم کو محیط ہے ۔ اور وہ بمنزلہ دریائے ساکن کے ہے کہ متحرک نہیں ۔ اور جو کوئی اس بزرگ کی طرف متوجہ ہوتا ہے ۔ اور اس سے خلوص رکھتا ہے یا وہ بزرگ اس کے حال پر متوجہ ہوتا ہے تو وقت توجہ کے ایک روزن اس دریا سے یعنی اس بزرگ کے قلب سے کھل کر بقدر توجہ اور اخلاص طالب کے اس کو اس دریا سے سیراب کرتا ہے ۔ اور جو کوئی خدا کی یاد میں مشغول اور اس عزیز کی طرف متوجہ نہو کسی انکار کی وجہ سے نہیں بلکہ جانتا ہی نہ ہو تو اس کو بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے لیکن پہلی صورت میں زائد ہوتا ہے ۔ اور اگر کوئی شخص اس بزرگ کا منکر ہے یا وہ بزرگ اس سے خفا ہے تو وہ چاہے کیسا ہی ذکر الٰہی میں مشغول ہو مگر ہدایت سے محروم رہے گا ۔ اور اس کی انکار سد راہ ہوگی بغیر اس کے کہ وہ بزرگ متوجہ اس کے عدم افادہ پر ہو ۔ اور اس کے ضرر کا ارادہ کرے ۔ اور جو لوگ کہ اس بزرگ سے اخلاص و محبت رکھتے ہیں وہ اگرچہ توجہ اور ذکر الٰہی سے غافل ہوں مگر نور رشد و ہدایت ان کو ضرور نصیب ہوگا ۔ اور قطب ابدال بقائے وجود عالم کا واسطہ ہوتا ہے ۔ اور تخلیق اور ترزیق اور دفع بلیات و امراض اور عافیت کا حاصل ہونا یہ اس کا فیض ہے ۔ اور ہدایت و ارشاد اور ایمان اور توفیق امور خیر یہ سب قطب الارشاد کا فیض ہے ۔ اور قطب ابدال ہر وقت کام میں رہتا ہے ۔ اگر ایک جاتا ہے تو دوسرا اس کا قائم مقام ہو جاتا ہے ۔ اور قطب الارشاد کے لئے لازمی نہیں کہ وہ سب وقت ہو کیونکہ ایک وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ عالم ایمان و ہدایت سے بالکل خالی ہوتا ہے ۔ اور فرد اکمل اقطاب ارشاد سے خاتم الرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدم مبارک پر ہوتا ہے اور اس کا کمال بھی مطابق کمال آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوتا ہے ۔ اور فرق دونوں کا نوں میں سوا اصالت اور تبعیت کے اور کچھ نہیں ہوتا ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے وقت میں قطب الارشاد تھے اور حضرت اویس قرنی رض قطب ابدال ۔ انتہی

حضرت شیخ اکبر رض فتوحات کے چودھویں باب میں لکھتے ہیں کہ اقطاب سے زمانہ خالی نہیں رہتا اور تمام اقطاب

Marfat.com

تمام اقطاب کا یلین امم گذشتہ یعنی عہد حضرت آدم علیہ السلام سے عہدِ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پچیس ہوئے ہیں، اللہ تعالےٰ نے مجھ سے اور اُن سے مشہدِ قدس میں کہ جو مشاہدہ برزخیہ تھا ملاقات کرائی، اور میں اُس وقت شہر قرطبہ میں تھا، اور وہ فرق اور مداوی الکلوم اور بکار اور مرتفع اور تنغار الماضی اور ماحق اور عاقب اور منحور اور بحر الما، اور عنصر الحیات اور ثرید اور صالغ اور راجع اور طیار اور سالم اور خلیفہ اور مقسوم اور حی اور راقی اور واسع اور بحر اور منصف اور ہادی اور اصلح اور باقی تھے، اور یہ سب قطبوں کے نام تھے حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک جو مجھے بتائے گئے، اور وہ قطب جو تمام انبیاء و رسل و اقطاب کو مدد دیتا ہے وقت نشار انسانی سے قیامت تک وہ روح محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔"

فتوحات باب چارسو باسٹھ میں ہے کہ ہر شہر اور گاؤں اور ولایت کے لئے علاوہ غوث کے ایک قطب ہوتا ہے اُسی کی برکت سے اللہ اُس سمت کو محفوظ رکھتا ہے چاہے وہاں والے مسلمان ہوں یا کافر، اسی طرح زہاد اور عباد اور متوکلین وغیرہ ہیں، اُن میں بھی ہر قسم کے واسطے ایک قطب ضرور ہوتا ہے جس پر ان کا دار و مدار ہوتا ہے۔"

حضرت سید محمد بن جعفر مکی، کتاب بحر المعانی چودھویں مکتوب میں لکھتے ہیں کہ بارہ قطب بعضے انبیا کے قلب پر ہیں جن میں پہلا قطب حضرت نوح علیہ السلام کے قلب پر ہے اُس کا ورد سورۂ یٰسین ہے، اور دوسرا قطب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قلب پر ہے اُس کا ورد سورۂ اخلاص ہے، تیسرا قطب حضرت موسےٰ علیہ السلام کے قلب پر ہے اُس کا ورد سورۂ اذا جاء ہے، چوتھا قطب حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے قلب پر ہے اُس کا ورد سورۂ فتح ہے، پانچواں قطب حضرت داؤد علیہ السلام کے قلب پر ہے اس کا ورد سورۂ اذا زلزلت ہے، چھٹا قطب حضرت سلیمان علیہ السلام کے قلب پر ہے اُس کا ورد سورۂ واقعہ ہے، ساتواں قطب حضرت ایوب علیہ السلام کے

Marfat.com

قلب پر ہے اُس کا وِرد سورۂ بقرہ ہے ، آٹھواں قطب حضرت الیاس علیہ السلام کے قلب پر ہے اُس کا وِرد سورۂ کہف ہے ، نواں قطب حضرت لوط علیہ السلام کے قلب پر ہے اُس کا وِرد سورۂ نمل ہے ، دسواں قطب حضرت ہود علیہ السلام کے قلب پر ہے اُس کا ورد سورۂ انعام ہے ، گیارہواں قطب حضرت صالح علیہ السلام کے قلب پر ہے اُس کا وِرد سورۂ طٰہٰ ہے ، بارہواں قطب حضرت شیث علیہ السلام کے قلب پر ہے اُس کا وِرد سورۂ مُلک ہے یہ سب بارہ ہوئے اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی علیہ السلام اِن سے خارج ہیں کیونکہ وہ مکتوم ہیں مفردون کی قسم سے جیسا کہ فرمایا حضور علیہ السلام نے علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل۔ علماء سے مراد اولیاء ربانی ہیں ، اور قطب مدار اکیلا ہوتا ہے ، اس کا نام عبداللہ ہے ، وہ بڑے شہر میں رہتا ہے ، اور اس کا فیض عالم سفلی و علوی میں برابر ہوتا ہے ، اور یہ بارہ قطب قطب مدار یعنی قطب عالم کے محکوم ہوتے ہیں ، اور ان بارہ قطبوں میں سے سات ہفت اقلیم کے ہیں ، یعنی ہر اقلیم میں ایک قطب ، اور پانچ قطبین کی ولایت میں رہتے ہیں اُن کو قطب ولایت کہتے ہیں ، اور ان قطبوں سے ہر قطب کو قطب اقلیم کہتے ہیں ، اور قطب عالم کا فیض اقطاب اقلیم پر وارد ہوتا ہے ، اور قطب اقالیم کا فیض اقطاب ولایت پر آتا ہے ، اور اقطاب ولایت کا فیض تمام اولیا پر جاتا ہے ، اور یہی طریقہ قیامت تک رہے گا ، اور جو ولی ترقی کرتا ہے وہ قطب ولایت ہو جاتا ہے ، اور قطب ولایت ترقی کر کے قطب اقلیم ، اور قطب اقلیم ترقی کر کے عبدالرب کے مرتبہ پر جو وزیر چپ قطب مدار کا ہے ہو جاتا ہے ، اور یہ قطب اقلیم ابدال میں سے ہوتا ہے حضرت اسرافیل علیہ السلام کے قلب پر ، پھر تیسری مرتبہ میں قطب مدار ہو جاتا ہے ، تو قطب مدار کی جب زندگی بہت ہوتی ہے اور وہ سلوک میں ہوتا ہے اُس وقت ترقی کر کے مقام فردانیت میں پہنچتا ہے ، اور مفردون میں سے وہ لوگ ہیں جو قلب حضرت علی المرتضیٰ رض اور قلب محمدیؐ پر ہوں ۔ غرض اقطاب کو یہ اختیار ہے کہ اگر چاہیں تو ولی کو ولایت

سے معزول

Marfat.com

سے معزول کردیں، اور دوسرے کو اس کی جگہ مقرر کردیں، اور قطبِ مدار کو یہ اختیار ہے کہ اگر چاہے تو اقطاب کو قطبیت سے معزول کردے، اور فرشتوں کو بھی ان کے کاموں سے معزول کردے، اور حضرت حق سبحانہٗ احکام لوح محفوظ کو بھی قطب مدار کے کہنے سے مٹا دیتا ہے، مردوں کا زندہ کرنا، اور انتقالاتِ عرش وکرسی یہ سب قطب مدار کے تصرفات میں ہیں، اور جو قطب مدار ترقی کرکے مقامِ فردانیت پر پہنچے تو اس کے تصرفات محو ہوجاتے ہیں، کیونکہ یہ مقام انبساط اور اُنس کا ہے، اُس کی کوئی مراد نہیں رہتی، اُس کی مراد مرادِ حق تعالیٰ ہے، اور قطب الاقطاب اور غوث کی دعا سے دوسرا شخص بھی مرتبہ قطبیت پر پہنچتا ہے۔

شیخ علاؤالدولہ سمنانی، لکھتے ہیں کہ قطب الارشاد کو ولایت شمسی ہوتی ہے کہ مثل آفتاب کے تمام عالم پر چمکتا ہے۔ اور قطب ابدال کو ولایت قمری کہ ہفت اقلیم پر تصرف کرتا ہے اور قطب ابدال کل ابدالوں کا رئیس ہوتا ہے، اسی وجہ سے سب کہیں اُس کا تصرف ہوتا ہے۔ فصل الخطاب میں ہے کہ بقول صاحب فتوحاتِ مکیہ قطبوں کی انتہا نہیں، ہر ہر ہمت میں ایک قطب ہوتا ہے جیسے قطبِ عباد، قطبِ زہاد، قطبِ عرفا، قطب متوکلان۔

تمام ربع مسکون میں ایک آدمی ہوتا ہے جس کو قطبِ ولایت کہتے ہیں، اور قطب جہان اور جہانگیر عالم بھی کہتے ہیں، کیونکہ کل اقسام ولایت کا قیام اُسی کی وجہ سے ہوتا ہے علیٰ ہذا ہر ہر مقام پر اُس مقام کی حفاظت کے واسطے وہ گاؤں ہو یا قصبہ ایک ولی اللہ ہوتا ہے جو اُس گاؤں کا قطب کہا جاتا ہے، خواہ اس گاؤں میں مسلمان رہتے ہوں یا کافر، اگر مسلمان موجود ہیں تو ان کی پرورش زیر تجلّے اسم ہادی ہوگی، اور اگر کافر ہیں تو ان کی پرورش زیر تجلّے اسم مضل ہوگی، اور یہ دونوں صفتیں ایک ہی ذات کی ہیں فَهِمَ مَنْ فَهِمَ۔

Marfat.com

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رمقالہ رابعہ فتوح الغیب کے ترجمہ میں لکھتے ہیں کہ ابدال کو ضروری ہے کہ وہ قطب کے پاس جائیں، اور اُس کی خدمت میں رہیں، اور اس کے کہنے پر چلیں، اور اس کے اوامر اور احکام خلق میں جاری کریں، اسی سبب سے اُن کو قطب ابدال کہتے ہیں، اور قطب ارشاد دوسرا ہے جس کا کام تعلیم علم الٰہی اور اس کی راہ بتانا ہے، اور کبھی ایک ہی شخص قطب ابدال اور قطب ارشاد دونو ہوتا ہے۔

علامہ حسین بن معین الدین میبذی رفوائح میں لکھتے ہیں کہ قطب ابدال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں عصام قرنی رحضرت اویس قرنی رکے چچا تھے، جب انہوں نے وفات پائی تو ابن عطا احمد رہوئے، اور قطب ارشاد بر قلب محمدیؐ ہوتا ہے اور وہ مثل جدی کے ہے جس طرح کہ قطب ابدال مثل سہیل کے ہوتا ہے۔

سید اشرف جہانگیر سمنانی رنے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ زمانہ حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میرے وقت تک انیس[۱۹] قطب ہوئے ہیں۔

غوث فرہادرس کو کہتے ہیں جو بندوں کے معاملات میں ظاہراً و باطناً عدل و انصاف فرماتا ہے، اس کی شناخت یہ ہے کہ جب چاہے اپنے اعضا کو جدا کرلے۔

غوث کہتے ہیں قطب عظیم اور مرد عزیز اور سردار کریم کو جس کی طرف لوگ اپنے اضطرار کے وقت محتاج ہوں اور اپنے امور مشکلہ اس سے بیان کرکے دعا کے طالب ہوں اور وہ مستجاب الدعوات بھی ہو یعنی اگر کسی بات میں قسم کھائے تو اللہ اس کو اس قسم میں سچا کرے، اور قطب جب ہی قطب ہوتا ہے کہ جب اُس میں کل اولیا کی صفتیں مجتمع ہوتی ہیں۔

شیخ عبدالرزاق کاشی رنے اپنے اصطلاحات میں لکھتے ہیں کہ غوث وہی قطب ہے جب اس کی طرف التجا کی جائے، اور بغیر اس وقت کے اس کو غوث نہ کہیں گے۔

جامع الاصول میں ہے کہ قطب کا نام غوث بھی رکھا جاسکتا ہے اس وجہ سے کہ وہ عاجز اور غمگین کی

Marfat.com

غمگین کی التجا پر متوجہ ہوتا ہے۔ اور غوث کہتے ہیں اُس ایک شخص جامع کو جو ہر زمانہ میں حق تعالےٰ کا منظورِ نظر ہو، اور اللہ تعالیٰ نے اُس کو طلسمِ اعظم عنایت کیا ہو، اور اس کا سریان موجودات اور اعیانِ باطنہ وظاہرہ میں ایسا ہو جس طرح کہ روح کا بدن میں، اور اس کے اختیار میں فیضانِ عام ہو جس کا اندازہ اس کے علم کے تابع ہو، اور اُس کا علم علمِ حق کا تابع ہو، اور وہ روحِ حیات کو موجوداتِ علوی وسفلی میں افاضہ کرتا ہو، اور بر قلب حضرت اسرافیل علیہ السلام ہو اس حیثیت سے کہ اُس میں وہ حصہ ملکیہ ہو جو حامل ہو مادۂ حیات واحساس کا نہ بحیثیت اُس کے انسانیت کے، اور حکم حضرت جبرائیل علیہ السلام کا اُس کے نشأۃ انسانی میں مثل نفسِ ناطقہ کے ہو، اور حکم حضرت میکائیل علیہ السلام کا اُس کے نشأۃ انسانی میں مثل حکم قوتِ جاذبہ کے ہو، اور حکم حضرت عزرائیل علیہ السلام کا اُس میں مثل قوت دافعہ کے ہو تو قطبیتِ کبریٰ وہی مرتبہ قطب الاقطاب کا ہے جو باطن نبوت محمدیہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے تو قطبیت سوائے ورثہ محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کسی کو نہ ہوگی، کیونکہ قطبیت عبارت ہے اکملیت سے اور خاتم الولایت اور قطب الاقطاب وہی شخص ہوگا جو باطن خاتم نبوت پر ہو، اور یہی کلام حضرت شیخ اکبرؒ کا ہے جس کو صاحب فواتح نے نقل کیا ہے، اور قیصری کے بیان سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہی ایک شخص ہے جس کو غوث اور قطب دونو کہتے ہیں، اور نفحات میں بھی ہے کہ ایک ہی شخص کو غوث اور قطب دونو کہتے ہیں۔

سیر المدار میں ہے کہ قوم کی اصطلاح میں قطب وہی ایک شخص ہے جس کو غوث بھی کہتے ہیں، اور حضرت غوث الاعظمؒ بحکم الٰہی بالاصالت فریادرس ہیں، اور تمام غوث اور قطب آپ کے خلیفہ ہیں کہ ان کی تبعیت وخلافت سے فریادرسی کرتے ہیں، یہ مرتبہ کسی کو بجز نیابت نسبتِ نبوت کے حاصل نہیں ہوتا، کیونکہ تمام انبیاء واولیاء نائب نبویؐ ہیں۔

لطائف اشرفی میں ہے کہ غوث کا جسم ہر چیز سے زائد لطیف ہوتا ہے، اور اُسی کتاب میں یہ بھی ہے

Marfat.com

کہ مجاورت کعبہ شریفہ کی غوث کے واسطے لازمی نہیں، اور اولیائے کاملین کو خدا نے ایسی قوت دی ہے کہ وہ چند مختلف جگہوں میں ایک وقت میں ظہور کرتے ہیں، اور پلک مارنے میں اپنے آپ کو چند جگہ دکھلاتے ہیں، اور غوث لوگوں کی نظر میں کبھی ظاہر اور کبھی چھپا رہتا ہے، اور جائز ہے کہ غوث کی دعا سے دوسرے کو منصب غوثیت مل جائے ہے

اقتباس الانوار میں ہے کہ غوث ایک ہی ہوتا ہے اس کا نام عبداللہ ہے، جب اس کا انتقال ہوتا ہے تو ایک شخص عمدا میں سے اس کی جگہ پر مقرر ہوتا ہے، اور جب کوئی عمدا میں سے فوت ہوتا ہے تو اس کی جگہ پر اخیار میں سے کوئی قائم ہوتا ہے، اور اخیار میں سے جب کوئی فوت ہوتا ہے تو نجبا میں سے اس کی جگہ پر ہوتا ہے، اور جب نجبا میں سے کوئی مرتا ہے تو نقبا میں سے کوئی اس کی جگہ پر ہوتا ہے، اور جب نقبا میں سے کوئی مرتا ہے تو خلق سے کوئی اس کی جگہ پر کیا جاتا ہے، اور غوث ترقی کرکے فرد، اور فرد ترقی کرکے قطب وحدت ہو جاتا ہے۔

امامین اس سے مراد وہ دو شخص ہیں جو قطب کے ساتھ بجائے وزیر کے ہوتے ہیں، قیصری کا قول ہے کہ ان کو امامین کہتے ہیں،

حضرت شیخ اکبر فتوحات میں لکھتے ہیں کہ ایک قطب کے داہنے جانب ہوتا ہے، اور وہ بحکم قطب عالم ملکوت وغیب میں متصرف ہوتا ہے، اور اس کا نام عبدالملک ہے، وہ قطب کی روح سے فیض لیتا ہے اور اہل عالم علوی پر افاضہ کرتا ہے، اور دوسرا قطب کے بائیں جانب ہے وہ متصرف ہوتا ہے عالم ملک وشہادت میں اُس کا نام عبدالرب ہے، وہ قطب کے قلب سے فیض لیتا ہے اور اہل عالم سفلی پر افاضہ کرتا ہے، اور جب قطب انتقال کرتا ہے تو اُس کا وزیر یمین قائم مقام ہوتا ہے، اور وزیر یسار کہ جس کا نام عبدالرب ہے بجائے عبدالملک کے قائم ہوتا ہے اور جو بدل کہ گروہ ابدال سے بر قلب حضرت اسرافیل علیہ السلام ہوتا ہے اُس کو عبدالرب کا قائم مقام کرتے ہیں تو عبدالملک قطب مدار ہو جاتا ہے، اور عبدالرب عبدالملک، اور بدل بجائے عبدالرب کے

Marfat.com

اِسی طرح یہ انتظام قیامت تک چلا جائے گا ، کذا فی اقتباس الانوار۔

صاحبِ فتوحات اور قیصری رح کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ وزیر یسار قائم مقام ہوتا ہے کیونکہ وہ سیر میں صاحب یمین سے کامل تر ہوتا ہے ، اِس وجہ سے کہ صاحب یمین کو اُس وقت تک عالم ملکوت کی سیر سے عالم ملک کی طرف اُترنے کی نوبت نہیں آئی ہوتی ، اور صاحب یسار کو آچکی ہوتی ہے ، اور اُس کا دائرہ سیر وجود میں پورا ہو چکتا ہے ؎

لطائف اشرفی میں ہے کہ امامین دو شخص ہیں ایک عبدالرب اور ان کی سند وزارت غوث کے داہنے جانب ہوتی ہے اور وہ عالم ملکوت کا ناظر ہے ، دوسرا عبدالملک کہ جس کی سند وزارت غوث کے بائیں جانب ہوتی ہے وہ عالم ملک کا ناظر ہے ، اور وزیر یسار اعلےٰ ہے یمین سے اور ان سے کبھی عالم خالی نہیں ہوتا۔ ؎

چو برادر رنگ باشد بادشاہے ضرورش بے وزیراں نیست جاہے

اور بعضے اکابر نے اسامی اور مراتب میں بھی فرق کیا ہے جیسا کہ اور مقامات میں بھی ہے ؎

جامع الاصول میں ہے کہ امامین بمنزلہ وزیر کے ہیں ، اور وزارت وراثت انبیاء علیہم السلام کی ہے حق تعالیٰ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے قصہ میں فرماتا ہے واجعل لی وزیرًا من اھلی ھارون اخی (طٰہٰ ع ۲) اور حضرت رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں فرماتا ہے ھو الذی ایدک بنصرہ وبالمؤمنین (الانفال ع ۸) ؎

فتوحات مکیہ میں ہے کہ عبدالرب کو امام اقصےٰ بھی کہتے ہیں ، اُس کو شیاطین نہیں دیکھ سکتے ، اور اگر اُس کی نگاہ اُن پر پڑ جائے تو وہ قلعی کی طرح پگھل جاتے ہیں ، چونکہ وہ بندوں کے اعمال قبیحہ کی بُری سزائیں دیکھ کر روتا ہے اس لئے اللہ تعالےٰ نے بہشت کو اُس کے سامنے کر دیا ہے تاکہ اہل جنت کے مکانات و نعمات دیکھنے سے اُس کو راحت حاصل ہو ، اور عبدالملک کو امام ادنےٰ اور امام اقرب بھی کہتے ہیں ، شدائد و مصائب میں اُس کی طرف رجوع کیا جاتا ہے ، اور خدا تعالیٰ

Marfat.com

اُس کے ہاتھ سے آسان کر دیتا ہے ، اُس کی حالت کرم کی ہے ۔ خلقت پر خفیہ احسان کرتا ہے اس طرح کہ لوگوں کو اس کے کرم کی کچھ بھی خبر نہیں ہوتی ۔ حکام اور والیانِ ملک کا عزل ونصب اُس کی طرف رجوع کرتا ہے ۔ اور شیاطین نار یہ پر اس کا بڑا تسلط ہوتا ہے ۔

اوتاد | جمع ہے وتد کی ، اس کے معنے میخ کے ہیں ۔ یہ لوگ میخ آہن کی طرح اپنے اپنے مقام پر جمے رہتے ہیں ۔

اصطلاحات کاشی میں ہے کہ اوتاد وہ چار شخص ہیں جن کے منازل عالم کی چار سمتیں ہیں ، یعنی شرق اور غرب اور جنوب اور شمال ، اور ان کے سبب سے اللہ تعالیٰ ان جہتوں کو محفوظ رکھتا ہے ، اور وہی جہتیں محل نظر حق تعالیٰ ہوتی ہیں ، اور ایسا ہی لطائف شرفی میں بھی ہے اور وہ ہر زمانہ میں موجود رہتے ہیں نہ بڑھتے ہیں نہ گھٹتے ہیں ، شرق والے کا نام عبدالحی ہے ، اور غرب والے کا نام عبدالعلیم ، جنوب والے کا نام عبدالقادر ، شمال والے کا نام عبدالمرید

سہ چو غوث این خیمہ را برکار کردہ طنابِ چارش اندر چار کردہ

جس طرح پہاڑ سبب سکونِ زمین ہیں اسی طرح اوتاد سبب قیام تمام عالم اور ربع مسکون کے ہیں ، اسی وجہ سے جبل سے تعبیر کیے گئے کہ الم نجعل الارض مھادًا والجبال اوتادًا (النباع ۱) جامع الاصول میں ہے کہ چار اوتاد کی اصل حضرت ادریس وحضرت الیاس وحضرت خضر وحضرت عیسےٰ علیہم السلام سے ہے وہ حضرات عالم کے قطب ہیں ، اور یہ اوتاد ان کے نائب ہیں نہ ان کو موت ہے نہ عارضہ نہ بیہوشی نہ تغیر ، اور ان کے آٹھ عمل ہیں چار ظاہری اور چار باطنی ۔ اعمالِ ظاہری کثرتِ صیام اور قیامِ لیل اور کثرتِ امتثال اور استغفار بالاسحار ، اور اعمال باطنی توکل اور تفویض اور ثقہ اور تسلیم ، اور ان چاروں میں سے ایک ان کا قطب ہوتا ہے ۔

سیر المدار میں ہے کہ یہ چاروں اوتاد بر قلب حضرت جبرائیل علیہ السلام ہوتے ہیں ، ان کے علوم حضرت جبرائیل علیہ السلام کے پروں کی تعداد کے مطابق سات سو یا سات ہزار ہوتے ہیں ،

اور حضرت

Marfat.com

اور حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کے ممد و معاون رہتے ہیں، اور قیامت کے روز بھی یہ انہیں کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔

صاحب سیر المعانی نے لکھا ہے کہ اوتاد چار ہیں اور چاروں اطراف عالم میں ساکن ہیں، ان کو چہار رکن عالم بھی کہا جاتا ہے، مغربی اوتاد کا نام عبدالودود، اور مشرقی کا نام عبدالرحمٰن اور جنوبی کا نام عبدالرحیم، اور شمالی کا نام عبدالقدوس ہے۔

نقباء یہ نقیب کی جمع ہے، یہ بارہ شخص ہوتے ہیں جو آسمان کے بارہ برجوں کی تعداد پر مقرر ہیں، یہ ہر ایک بُرج کی خاصیت جدا جدا جانتے ہیں، اور عالم بشرائع منزلہ ہوتے ہیں، اور اسرارِ نفوس ان کو معلوم ہوتے ہیں، حتّٰی کہ ابلیس کے رموز و اسرار ایسے جانتے ہیں کہ وہ خود نہیں جانتا، اور ان کو ایسا علم ہے کہ اگر کسی آدمی کے نشانِ قدم کو دیکھیں تو اُسی نشان سے اُس کی سعادت یا شقاوت کا حال معلوم کر لیتے ہیں جیسا کہ قیافہ شناس لوگ قیافہ سے آدمی کا طبعی حال معلوم کر لیتے ہیں، حضرت شیخ اکبرؒ لکھتے ہیں کہ دیار مصریہ میں ایسے ایسے لوگ دیکھے گئے ہیں کہ پتھروں میں نشان قدم شخص کا معلوم کر کے اُس کا پتہ دیتے ہیں۔

جامع الاصول میں ہے کہ نقبا بارہ ہیں جیسا کہ قرآن مجید قصہ بنی اسرائیل میں آیا ہے وبعثنا منہم اثنی عشر نقیبًا (المائدہ، ع ۳) اور وہ بھی عارف ہوتے ہیں، اور خلق کے حالات اور لشکروں کے حال کی تفتیش کرتے رہتے ہیں، اور ان کے بارہ ہونے کا سر وہی ہے جو برجوں کے بارہ ہونے کا ہے، اور یہ بارہ نقیب ان ستاروں کی تاثیرات پر جو برجوں میں آتے ہیں مطلع ہوتے رہتے ہیں، اور فواتح میں ہے کہ وہ بارہ شخص ہیں جو اسرارِ نفوس پر مطلع ہیں۔

جامع الاصول میں ہے کہ نقبا کا مرتبہ نجبا کے فوق ہے کیونکہ وہ احوالِ نجبا و اسرارِ نجوم اور عرش و کرسی پر مطلع ہوتے ہیں۔

اصطلاحات کاشی میں ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو متحقق ہیں باسم باطن اور لوگوں کے باطنی

Marfat.com

حالات پر مطلع ہو کر ان کے امورِ قلبیہ پر جو مخفی ہیں واقف ہوتے ہیں، اور ان کے لئے مخفی باتوں سے پردہ اٹھا دیئے گئے ہیں وہ تعداد میں تین سو ہیں، اور خطیب و ابن عساکر بھی ان کی تعداد تین سو کہتے ہیں، اور ایسا ہی لطائف اشرفی میں ہے، اور یہ قول صاحب فصوص اور ان کے تابعین کا ہے۔

صاحب بحر المعانی نے لکھا ہے کہ سب نقبا کے نام علی ہوتے ہیں، اور وہ زمین مغرب میں سکونت رکھتے ہیں یعنی زمین سویدہ میں جہاں دن کی مقدار صبح سے چاشت تک ہوتی ہے باقی ہر وقت رات رہتی ہے، وہ پانچوں نماز کے وقت بطریق طیران اُس زمین میں جاکر نماز ادا کرتے ہیں جہاں نماز کے اوقات متعین ہیں۔

نجباء | یہ نجیب کی جمع ہے، بقول حضرت شیخ اکبرؒ یہ آٹھ شخص ہوتے ہیں جن کو صفاتِ ثمانیہ اور سماواتِ ثمانیہ کا علم دیا جاتا ہے، جامع الاصول میں لکھا ہے کہ نجبا بعدد افلاک اور کرسی کے آٹھ ہیں، اور وہ ستاروں کے حالات پر واقف ہوتے ہیں، اور ان کی سیر آٹھوں آسمانوں پر بالکشف ہوتی ہے نہ بعلمِ نجوم۔ اور فواتح میں ہے کہ نجبا آٹھ ہیں جو مخلوقات کے بوجھ اٹھانے میں مشغول ہیں۔

اصطلاحاتِ کاشی و متممات جامع الاصول میں ہے کہ وہ چالیس ہیں، ان کا قیام دنیا میں مخلوقات کے امور کی اصلاح اور ان کے بوجھ اٹھانے کے واسطے ہے، اور ان کا تصرف صرف خلق کے حقوق میں ہوتا ہے۔

خطیب نے تاریخ بغداد میں ایک کتاب سے نقل کیا ہے کہ وہ ستر ہیں، اور اقتباس الانوار میں بھی ہے کہ وہ ستر ہیں، اور ان کے نام حسن ہیں، اور بعضے کہتے ہیں کہ نجبا چالیس آدمی ہیں مردانِ غیب سے جو بر و بحر کی اصلاح کے واسطے قائم ہیں۔

صاحب بحر المعانی نے لکھا ہے کہ ان کی سکونت زمینِ مصر میں ہوتی ہے شیخ کمال الدین عبدالرزاقؒ چالیس کہتے ہیں اور نقبا کے متعلق کہتے ہیں کہ وہ تین سو ہیں۔

Marfat.com

عُمداء | وہ چار ہیں برقول ابن عساکر وخطیب ، اقتباس الانوار اور بحر المعانی میں ہے کہ عمداء کے نام محمد ہوتے ہیں ، اور وہ زمین کے گوشوں میں سکونت رکھتے ہیں۔

زبدۃ الاعمال میں ہے کہ سراج الحرم شیخ ابوبکر کتانی رح فرماتے تھے کہ نقبا تین سو ہیں ، اور نجبا ستر ، اور ابدال چالیس ، اور اخیار سات ، اور عمدا چار ، اور غوث ایک ، سکن نقبا کا مغرب ہے ، اور نجبا کا مصر ، اور ابدال کا شام ، اور اخیار پھرا کرتے ہیں ، اور عمدا زمین کے گوشوں میں رہتے ہیں ، جب لوگوں کی کوئی حاجت ہوتی ہے تو پہلے نقبا دعا کرتے ہیں پھر نجبا پھر ابدال پھر اخیار پھر عمدا اگر وہ دعا قبول ہوگئی تو خیر ورنہ غوث دعا کرتا ہے اور اس کی دعا رد نہیں ہوتی ہے

مکتومان | یہ چار ہزار ہوتے ہیں ، امور صالح میں سعی بلیغ کرتے ہیں ، اور خلقت سے پوشیدہ رہتے ہیں ، ایک دوسرے کو نہیں پہچانتے ، اور اپنے حال کی خوبی کو نہیں جانتے ہے

لطائف اشرفی میں ہے کہ وہ چار ہزار آدمی ہیں جو قباب عزت اور نقاب عفت میں چھپے ہوئے ہیں ، وہ ہمیشہ عالم میں رہتے ہیں مگر ایکدوسرے کو نہیں پہچانتے ، اور نہ اپنے حال کو جانتے ہیں اور کل حال میں اپنے آپ سے اور خلق سے مستور رہتے ہیں ، اور غیر جنس لوگوں کے لباس میں اکثر ظاہر ہوتے ہیں ، اور سوائے موحد اہل باطن کے اُن کو کوئی نہیں پہچانتا۔

مردے باید کہ باشد شہ شناس تا شناسد شاہ را در ہر لباس

بعضے مشائخ کا قول ہے کہ مصداق کلام قدسی اولیائی تحت قبائی لایعرفہم غیری کے یہی ہیں

اخیار | وہ برقول ابن عساکر وخطیب سات ہیں ، بحر المعانی میں ہے کہ اخیار سات ہیں اور سب کے نام حسین ہوتے ہیں ، وہ علی الدوام سیاحت میں رہتے ہیں ، کہیں ان کی سکونت و قرار نہیں۔

کشف المحجوب میں ہے کہ اخیار تین سو ہیں ، صاحب حل وعقد ہیں ، ان کو سرہنگان حق بھی کہا

Marfat.com

جاتا ہے۔

شدہ آں بادشاہِ غوث را یار سپاہِ جاودانہ سہ صد اخیار

اور بعضے مشائخ اٹھارہ بھی کہتے ہیں، یہ سب نائبین درگاہِ حق تعالیٰ و حاجبین بارگاہ ہیں ہمیشہ سیاحت میں رہتے ہیں، اور کسی جگہ توقف نہیں کرتے۔

ابرار | بقول صاحب کشف المحجوب وہ سات آدمی ہیں، اور بعض کہتے ہیں کہ چھ ہیں۔

ابدال | حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح مدارج النبوۃ میں لکھتے ہیں کہ خصایص امت محمدی سے ہے کہ اس میں اقطاب و اوتاد و نجبا و ابدال موجود ہیں، حدیث مرفوع میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ ابدال چالیس مرد اور عورتیں ہیں جب ان میں سے کوئی مرتا ہے تو خداوند تعالیٰ کسی مرد یا عورت کو اس کے بدل میں پیدا کرتا ہے۔

علامہ جلال الدین سیوطی رح کا ایک رسالہ خاص اس بیان میں ہے جس کا نام المنجد المتال علیٰ وجود القطب والاوتاد والنجباء والابدال ہے اس میں انہوں نے مختلف طریقوں پر احادیث و آثار سے ابدال کا وجود ثابت کیا ہے چنانچہ اس میں لکھتے ہیں کہ بعض روایات میں ہے کہ ابدال چالیس مرد اور چالیس عورتیں ہیں، جب کوئی مرتا ہے تو مرد کی جگہ پر مرد اور عورت کی جگہ پر عورت قائم مقام کی جاتی ہے، ایسا ہی حضرت انس سے بھی مروی ہے۔

اور طبرانی معجم اوسط میں اس لفظ سے روایت کرتے ہیں کہ زمین چالیس مردوں سے خالی نہیں رہتی اور وہ مثل خلیل الرحمٰن علیہ السلام کے ہیں، ان کے سبب سے زمین قائم ہے، اور ان کی برکت سے پانی برستا ہے، جب ان میں سے کوئی مرجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ پر دوسرا شخص کر دیتا ہے، اسی وجہ سے ان کو ابدال کہتے ہیں۔

اور بعض مشائخ نے وجہ تسمیہ ابدال کی یہ لکھی ہے کہ انہوں نے اپنی صفاتِ ذمیمہ کو صفاتِ حمیدہ سے تبدیل کر دیا ہے، اور صفاتِ بشریت سے منقطع ہو گئے ہیں۔

Marfat.com

علامہ سیوطی رح اپنے رسالہ میں فرماتے ہیں کہ ابدال کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جب وہ دوسرے مقام کو جاتے ہیں تو اپنی جگہ پر اپنی صورت روحانیہ کو چھوڑ جاتے ہیں، اور اس سے تعدد شخص واحد کا مکان مختلف میں اگرچہ ایک ہی وقت میں ہونا لازم آتا ہے مگر شخص واحد باعتبار جسمانیت اور روحانیت کے مختلف ہے، اور روح کا بھی یہی حال ہے، اور میں نے موت کے بعد روح کے تعدد صور کی نظیر باب مقر الارواح کتاب البرزخ میں بیان کی ہے۔

علامہ شیخ علاؤالدین قونیوی رح بھی کتاب لا اعلام میں لکھتے ہیں کہ ان کو ابدال اس واسطے کہتے ہیں کہ یہ جب کسی دوسرے مقام پر جاتے ہیں تو پہلے مقام پر ایک صورت مشابہ ان کی اصلی صورت کے، اس کے بدل میں باقی رہتی ہے، اور جب جنوں کا متشکل ہونا مختلف صورتوں میں جائز ہے تو انبیا اور ملائکہ کا بطریق اولے جائز ہوگا۔ اور حضرات صوفیہ کے نزدیک ایک عالم عالم ارواح اور عالم اجساد کے درمیان بھی ہے جس کا نام عالم مثال ہے اور وہ لطیف ہے عالم اجساد سے اور کثیف ہے عالم ارواح سے، اور اسی بنا پر تجسد اور ظہور روحوں کا مختلف صورتوں میں عالم مثال سے ہے، اور یہ مستفاد ہے قول حق تعالیٰ سے فتمثل لها بشرا سويا (مریم، ع ۲)

حضرت شیخ اکبر رح فتوحات کے باب تہتر میں لکھتے ہیں کہ ابدال کو ابدال اس وجہ سے کہتے ہیں کہ ان میں سے جب کوئی اپنی جگہ سے ہٹتا ہے تو دوسرا شخص اس کی جگہ پر اسی صورت کا قائم ہو جاتا ہے ایسا کہ دیکھنے والے کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہی شخص ہے جو گیا ہوا کہا جاتا ہے حالانکہ وہ گیا ہی نہیں۔

قیصری مقدمہ شرح فصوص الحکم میں لکھتے ہیں کہ جو چیز عالم حسی میں موجود ہے وہ عالم مثال میں بھی ہے بغیر عکس کے یعنی یہ ضروری نہیں کہ جس چیز کا وجود عالم مثال میں ہو اس کا وجود عالم حسی میں بھی ہو، اسی واسطے اہل تنہود کہتے ہیں کہ عالم حسی بہ نسبت عالم مثال کے مثل

Marfat.com

اُس حلقے کے ہے جو کسی لق و دق جنگل میں پڑا ہو، لیکن جب حق تعالیٰ اُس چیز کے ظہور کا جس کی نوعی صورت اِس عالم میں نہیں بصورت حسیہ ارادہ کرتا ہے جیسے عقول مجردہ وغیرہ تو اُن کو متشکل فرماتا ہے باشکال محسوسات مع اُن مناسبتوں کے جو اُن دونو میں ہوتی ہیں بمقدار استعداد اس چیز کے تشکل کے جیسے ظہور حضرت جبرائیل علیہ السلام کا دحیہ کلبی رض کی صورت پر، اور ایسا ہی منقول ہے حضرت عمر رض سے حدیث سوال ایمان و اسلام و احسان میں، اور یوں ہی باقی ملائکہ سماویہ اور عنصریہ اور جن بھی ہیں، اگرچہ اُن کے اجسام ناریہ ہوتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وخلق الجانّ من مارجٍ من نار (الرحمن ع ۱) اور نفوس کاملہ انسانیہ بھی متشکل ہوتے ہیں غیر محسوسہ شکلوں میں جبکہ وہ یہیں دنیا میں ہوتے ہیں، اس سبب سے کہ ان کو اپنے جسموں سے قوت انقطاع حاصل ہوتی ہے، اور اِس عالم سے انتقال کے بعد بھی اُن کا یہی حال ہوتا ہے کیونکہ وہ قوت ان کی بڑھی ہوئی ہوتی ہے بسبب موانع بدنی کے اُٹھ جانے کے، اور وہ سب عالم ملکوت میں مثل ملائکہ کے داخل ہوتے ہیں، اور اس عالم والوں کی شکلوں میں بھی متشکل ہوتے ہیں اور اُن کاملوں کو یہ بھی قدرت ہے کہ وہ مکاشفین کے خیالوں پر ظاہر ہوں جس طرح پر ملائکہ اور جن ظاہر ہوتے ہیں، اور انہیں کا نام ابدال ہے اور اصحاب ذوق ابدال اور ملائکہ میں بعضے مراتب میں اپنے خاص اصول سے فرق کرتے ہیں، اور جب ابدال غیر مکاشفین یعنی صالحین اور عابدین پر ظاہر ہوتے ہیں تو وہ ان میں بغیر قرینہ کے فرق نہیں کر سکتے، جیسے امور غیبیہ کی خبر دینا یا قلوب کے بھید بتانا یا خطرات پر مطلع ہونا قبل ان کے قلب میں واقع ہونے کے۔

حضرت غوث الاعظم رض کتاب فتوح الغیب مقالہ سادسہ میں فرماتے ہیں کہ ابدال کو ابدال اس واسطے کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے ارادہ کو حق کے ارادہ سے بدل دیا ہے، اور ان کی یہی حالت مرتے دم تک رہتی ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح اس کے ترجمہ میں لکھتے ہیں کہ اس وجہ سے بھی انہیں ابدال کہتے ہیں کہ ان سے دنیا خالی نہیں رہتی، اگر ایک جاتا ہے تو

Marfat.com

دوسرا اس کے بدلے میں آجاتا ہے۔

اور بعض عارفین کا قول ہے کہ ابدال اس واسطے ابدال کہلاتے ہیں کہ وہ اپنا جسم مکتب حالت بدلیت میں اپنی جگہ چھوڑ کر خود دوسری جگہ چلے جاتے ہیں یا برعکس۔

اور ابونعیم حلیۃ الاولیا میں حضرت ابن عمرؓ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے تھے کہ میری امت کے نیک لوگ ہر قرن میں پانچسو ہوں گے، اور ابدال چالیس ان میں کمی نہیں ہوتی، اور جب ان میں سے کوئی مرجاتا ہے تو دوسرا اس کے بدل میں آجاتا ہے، اور یہ تمام روئے زمین پر رہتے ہیں۔

اور ابونعیم نے حلیہ میں اور ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ کے بندہ خلق میں تین سو آدمی ہیں جن کے قلوب حضرت آدمؑ کے قلب پر ہوتے ہیں، اور چالیس ہیں جن کے قلوب حضرت موسےٰؑ کے قلب پر ہوتے ہیں۔ اور سات ہیں جن کے قلوب حضرت ابراہیمؑ کے قلب پر، اور پانچ ہیں جن کے قلوب حضرت جبریلؑ کے قلب پر، اور تین ہیں جن کے قلوب حضرت میکائیلؑ کے قلب پر ہوتے ہیں، اور ایک ہے جس کا قلب حضرت اسرافیلؑ کے قلب پر ہوتا ہے، جب ان میں سے ایک مرتا ہے تو اللہ اس کی جگہ پر اُن تین میں سے ایک کو کر دیتا ہے، اور جب اُن تین میں سے کوئی مرتا ہے تو اللہ اس کی جگہ پر اُن پانچ میں سے ایک کو کر دیتا ہے، اور جب پانچ میں سے کوئی مرتا ہے تو اللہ اس کی جگہ پر ان سات میں سے ایک کو کر دیتا ہے، اور جب سات میں سے کوئی مرتا ہے تو اس کی جگہ پر ان چالیس میں سے ایک کو کر دیتا ہے، اور جب چالیس میں سے کوئی مرتا ہے تو اس کی جگہ پر تین سو میں سے ایک کو کر دیتا ہے، اور جب تین سو میں سے کوئی مرتا ہے تو عوام میں سے کسی کو اس کی جگہ پر کر دیتا ہے، انہیں لوگوں کی برکت سے زندگی اور موت ہے اور پانی برستا ہے، اور سبزہ اگتا ہے، اور بلا دفع ہوتی ہے۔

Marfat.com

امام عبدالرزاق رض اپنے مصنف میں اور امام ابن المنذر اپنی تفسیر میں بسند صحیح برشرط شیخین حضرت علی رض سے روایت کرتے ہیں کہ آپ فرماتے تھے کہ ہمیشہ روئے زمین پر وہ مسلمان کامل رہیں گے جن کے قلب حضرت ابراہیم ع کے قلب پر ہوں گے، اور حضرت ابراہیم ع قائل تھے انا اول المسلمین (الانعام ع ۲۰) کے، اور اس سے زائد بھی ہوں گے، اور اگر یہ نہ ہوں تو زمین اور جو کچھ اس پر ہے وہ سب ہلاک ہو جائے۔

ابن عساکر رح قتادہ رض سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے تھے ہرگز خالی نہیں ہوتی زمین چالیس لوگوں سے جن سے لوگ استغاثہ کرتے ہیں، اور ان سے مدد چاہتے ہیں، اور ان کی برکت سے پانی برستا ہے، اور روزی ملتی ہے، اور جب ان میں سے ایک مرتا ہے تو اللہ اس کی جگہ دوسرے شخص کو کر دیتا ہے، اور واللہ میں امید کرتا ہوں کہ حسن (بصری) ان میں سے ہوں گے۔

طبرانی رح نے اوسط میں اس سند سے جس کو ہیثمی رح نے حسن کہا ہے سعید سے روایت کی ہے کہ قتادہ رض کہتے تھے اور ایک روایت میں انس رض سے مرفوعاً کہ وہ کہتے تھے کہ ہم کو اس بات کا شک ہی نہ تھا کہ حسن (بصری) ان میں سے نہیں ہیں۔

ابن ابی حدیثہ رح نے دستور میں تحت تفسیر آیہ کریمہ ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لفسدت الارض (بقرہ ع ۳۳) کے لکھی ہیں، اور ان کی کتابوں میں بھی روایتیں اس بارہ میں موجود ہیں، اور اسی طرح سخاوی رح نے بھی اس کے متعلق اپنے ایک رسالہ میں جس کا نام نظم اللآل فی الکلام علی حدیث الابدال ہے لکھا ہے، اور ان سب میں رد جید ہے ابن تیمیہ رح پر جنہوں نے ابدال کے وجود سے انکار کیا ہے۔

حلیہ میں حضرت ابن مسعود رض سے مرفوعاً آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ میری امت میں چالیس آدمی ہیں جن کے دل حضرت ابراہیم ع کے دل پر ہیں، ان کی برکت سے اللہ بلا دفع کرتا ہے اور ان کو ابدال کہتے ہیں، اور انہوں نے اس رتبہ کو نماز اور روزہ اور صدقہ کے ادا کرنے

Marfat.com

کے ذکر نے سے نہیں پایا، حضرت ابن مسعود رض نے عرض کیا کہ پھر کس بات سے؟ فرمایا کہ سخاوت اور مسلمانوں کی خیرخواہی سے اگرچہ نماز و روزہ میں وہ مسلمانوں کے شریک ہیں لیکن یہی صفت جن سے ان کو یہ رتبہ ملا وہی دو ہیں۔

اور علامات ابدال سے یہ بھی ہے کہ ان کے اولاد نہیں ہوتی، اور نہ وہ کسی چیز پر لعنت کرتے ہیں، اور یزید بن ہارون رح سے نقل ہے کہ ابدال اہل علم ہوتے ہیں۔

ابن عدی رح کامل میں لکھتے ہیں کہ ابدال چالیس ہیں بائیس ان میں سے شام میں رہتے ہیں اور اٹھارہ عراق میں، جب خدا کا حکم ہوگا کہ سب مقبوض ہوں تب قیامت قائم ہوگی، یہی روایت سیوطی رح نے بھی اپنے رسالہ میں انس بن مالک رض سے نقل کی ہے، اور یہ بھی لکھا ہے کہ بعض خدا کے بندے ایسے ہیں کہ جن کی بدولت اللہ زمین کو بلا سے محفوظ رکھتا ہے اور جب ان میں کوئی مرتا ہے تو اس کی جگہ دوسرا آدمی قایم کیا جاتا ہے، اور وہ لوگ تمام روئے زمین پر ہیں، اور اسی طرح امام احمدؒ سے بھی ان کی سند میں مروی ہے۔

مشکوٰۃ شریف کے باب اشراط الساعۃ میں حضرت ام سلمہ رض سے مروی ہے کہ جب لوگ علامات قیامت سے یہ حال دیکھیں گے تو ابدال شام اور ایک گروہ اہل عراق کا امام مہدی ع کی خدمت میں آئیں گے، اور وہ سب حضرت امام مہدی ع سے بیعت کریں گے، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح اس کے ترجمہ میں لکھتے ہیں کہ ابدال وہ لوگ ہیں جن کی برکت سے خداوند تعالیٰ زمین کو قائم رکھتا ہے، اور وہ ستر آدمی ہیں چالیس شام میں اور تیس اس کے سوا اور جگہوں میں، ان میں سے جب کوئی مرتا ہے تو اس کی جگہ پر دوسرا شخص مخلوقات سے قائم کر دیا جاتا ہے۔

ایک حدیث حضرت علی رض سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ ابدال نے اس مرتبہ کو نماز و روزہ و صدقہ کی بدولت نہیں پایا بلکہ بوجہ سخاوت اور سلامت قلب اور خیرخواہی مسلمانوں کی

Marfat.com

ان کو یہ درجہ ملا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ اے علی میری امت میں لوگوں کا برصفت ابدال ہونا تیرخ گندھک سے کمتر نہیں اور دوسری حدیث میں معاذ بن جبل سے مروی ہے کہ جس شخص میں تین صفتیں ہوں وہ ابدال سے ہے ایک رضا بقضا دوسرے باز رہنا نافرمانیوں سے، تیسرے غصہ کا اظہار محض امور دین کے لئے۔

امام غزالی رح احیاء العلوم میں فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ دعا ہر روز تین بار پڑھے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّۃِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ نَجِّ وَنَزِّعْ عَنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ تو اس کو بھی ابدال کا درجہ ملے گا بالجملہ جو شخص بری عادتوں کو بدل کر خلق اللہ کا خیر خواہ ہو وہ جماعت ابدال سے ہوگا، اور عصائب اہل عراق سے مراد ایک جماعت مردان خدا کی ہے جن کا نام عصاب ہے، وہ بھی مثل ابدال کے ہیں، اور حضرت علی رض فرماتے تھے کہ ابدال شام میں رہتے ہیں اور نجباء مصر اور عصائب عراق میں، اور بعض کہتے ہیں کہ عصائب سے مراد بزرگ اور زاہد اور عابد لوگ ہیں۔

حضرت علی رض فرماتے ہیں کہ ابدال چالیس مرد ہیں جب کوئی ان میں سے مرتا ہے تو اللہ اس کے بدلہ میں اور شخص کو مقرر کر دیتا ہے انہیں کی برکت سے پانی برستا ہے، انہیں کی مدد سے دشمنوں پر غلبہ ہوتا ہے اور انہیں کی برکت سے شام والے عذاب سے محفوظ رہیں گے، اہل شام کی تخصیص بسبب قرب وجوار اور ان کے مزید ارتباط کے ہے ورنہ ابدال کی برکت اور تصرف تو تمام عالم کو شامل ہے خصوصاً اس شخص کو جو ان سے مدد اور اعانت چاہے تو ابدال کا وجود عالم میں اس حدیث سے اور اور حدیثوں سے بھی حضرت علی رض سے ثابت ہے اور شیخ ابن حجر رح نے بعد ذکر ان حدیثوں کے ایک اور حدیث حضرت ابن عمر رض سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ اخیار میری امت کے پانچسو مرد ہیں اور ابدال چالیس، پس نہ اخیار پانچسو سے کم ہوتے ہیں اور نہ ابدال چالیس سے اور

Marfat.com

جب بدال میں سے کوئی مرتا ہے تو حق تعالیٰ ان پانچسو میں سے ایک کو اُس کی جگہ پر کر دیتا ہے ، صحابہ رض نے عرض کیا یارسول اللہ ان لوگوں کے متعلق بتائیے کہ وہ کون ہیں ، اور ان کے اعمال کیا ہیں جن کی وجہ سے اُنہوں نے اِس رتبہ کو پایا ، آپ نے فرمایا کہ جو اُن پر ظلم کرتا ہے اُس کو معاف کر دیتے ہیں ، اور جو ان کے ساتھ بُرائی کرتا ہے وہ اس سے نیکی کرتے ہیں ، اور جو کچھ خدا نے ان کو دیا ہے اس سے وہ فقرا کی مواسات کرتے ہیں چنانچہ تصدیق اس کی قرآن مجید میں موجود ہے والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین

(آل عمران - ع ۱۴)

اور بعض روایتوں میں ابدال کا سات ہونا بھی آیا ہے جیسا کہ خلّال رح نے کرامات الاولیا میں حضرت امیر رض سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ ان سات مسلمانوں کی برکت سے جو اس میں رہتے ہیں گاؤں سے بلا کو دفع کرتا ہے ، اور یہ اپنی رائے سے نہیں کہا جاتا بلکہ بالاتفاق اس کو مرفوع کا حکم ہے ۔

اور اسی طرح امام احمد رح نے کتاب الزہد میں اور خلّال رح نے کرامات الاولیا میں بسند صحیح برشرط شیخین حضرت ابن عباس رض سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے کہ زمین حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ سے سات شخصوں سے خالی نہیں ہوتی ، اور اللہ ان کی وجہ سے بلا کو زمین والوں سے دفع کرتا ہے ۔ اس روایت کو علامہ سیوطی رح نے بھی اپنے رسالہ میں نقل کیا ہے ، اور امام مستغفری نے دلائل النبوۃ میں بخاری کی جہت سے ۔

ازرقی رح باب فضائل مکہ میں مجاہد رح سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے تھے کہ ہمیشہ زمین پر سات مسلمان رہیں گے اور اس سے زائد اور اگر یہ نہ ہوں تو زمین اور جو کچھ اس پر ہے سب ہلاک ہو جائے ۔

ازرقی رح تاریخ مکہ میں زہیر بن محمد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے تھے کہ ہمیشہ روئے زمین پر

Marfat.com

ت مسلمان اور زائد رہیں گے، اگر وہ نہ ہوں تو زمین اور جو کچھ اس پر ہے سب ہلاک ہو جائے۔

تہذیب التہذیب میں ہے کہ ہمام رح قتادہ رض سے روایت کر کے کہتے ہیں کہ زمین کبھی سات شخصوں سے خالی نہیں ہوتی، انہیں کی برکت سے سیرابی ہوتی ہے اور بلا دفع ہوتی ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ حسن (بصری) انہیں میں سے ہیں۔

اور بعض روایتوں میں ابدال کا ستر ہونا بھی آیا ہے چنانچہ علامہ سیوطی رح فرماتے ہیں کہ بعض روایات میں ہے کہ ابدال ستر ہیں، ساٹھ شام میں اور دس تمام روئے زمین میں، اور یہ روایت حضرت ابن مسعود رض سے مروی ہے۔

اور بعض روایتوں میں ہے کہ نقباء تین سو اور نجباء ستر اور ابدال چالیس اور اخیار سات اور اوتاد چار اور غوث ایک ہے۔ ان کی بزرگی کی تعریف کیا کی جائے تیس حضرت ابراہیم علیہ السلام کے طریق پر ہوں گے جیسا کہ عبادہ بن صامت رض کی روایت سے معلوم ہوتا ہے انہیں سے زمین قائم ہے، اور انہیں کے ذریعہ سے پانی برستا ہے، اور انہیں سے مدد چاہی جاتی ہے۔ اور عبادہ بن صامت رض سے یہ بھی مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میری امت میں تین آدمی ہیں کہ جن کی وجہ سے زمین قائم ہے اور انہیں کے ذریعہ سے پانی برستا ہے اور لوگوں کو مدد ملتی ہے، پھر عبادہ رض کہتے ہیں کہ میں امید کرتا ہوں کہ حسن (بصری) انہیں میں سے ہیں۔ اور ایک اور حدیث ہے جو دونو حدیثوں کے مضمون کی جامع ہے ابی ہریرہ رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ زمین تیس مردوں سے خالی نہیں رہتی جو مثل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہیں ان سے فریاد رسی کی جاتی ہے، اور ان کے سبب سے رزق پہنچتا ہے اور ان کے ذریعہ سے پانی برستا ہے۔ یہ بہت بڑی فضیلت ابدال کی ہے اور انبیاء علیہم السلام

اوتاد تھے

Marfat.com

اوتاد تھے۔ جب سلسلہ نبوت ختم اور منقطع ہوگیا تو اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ سے ان کے قائم مقام بنائے، اور انہیں کو ابدال کہتے ہیں۔ اور ان کو یہ رتبہ روزہ و نماز و تسبیح کی بدولت نہیں ملا بلکہ حسن خلق صدق و ورع اور حسن نیت اور سلامتی قلب اور تمام مسلمانوں کی خیر طلبی کی وجہ سے ملا، اس حدیث کے راوی ابن ابی الدرداء ہیں۔

شیخ جلال الدین سیوطی، نے تعقبات علی الموضوعات ابن الجوزی میں لکھتے ہیں کہ ابدال کی حدیث صحیح ہے چاہے اس کو متواتر کہیں چاہے صحیح، اور اس مبحث میں میں نے ایک رسالہ لکھا ہے جس میں تمام احادیث جو اس باب میں وارد ہیں لکھ دی ہیں، خلاصہ یہ کہ حدیث مرویہ ابن عمر کو ابن عساکر نے دو طریقوں سے روایت کیا ہے، اور حدیث مرویہ حضرت علی رض کو امام احمد اور طبرانی، اور حاکم وغیرہم نے دس طریقوں سے زائد طور پر روایت کیا ہے جس میں بعض بر شرط صحیح ہیں اور بعض بر شرط غیر صحیح، اور حدیث مرویہ حضرت انس چھ طریقوں سے روایت ہوئی ایک یہ طریقہ جو معجم اوسط طبرانی میں ہے اور جس کی تحسین ہیثمی نے مجمع الزوائد میں کی، اور حدیث مرویہ عبادہ بن صامت رض کو امام احمد نے بسند صحیح روایت کیا، اور حدیث مرویہ حضرت ابن عباس رض کو امام احمد نے کتاب الزہد میں بسند صحیح روایت کیا، اور حدیث مرویہ حضرت ابن عمر رض کے تین طریقہ ہیں ایک طریقہ معجم کبیر طبرانی میں، اور دوسرا کرامات الاولیا خلال میں، اور تیسرا حلیۃ الاولیا ابی نعیم مذکور ہے۔ اور حدیث مرویہ حضرت ابن مسعود رض کے دو طریقہ ہیں ایک طریقہ معجم کبیر میں اور دوسرا حلیہ میں، اور حدیث مرویہ عوف بن مالک کو طبرانی نے بسند حسن روایت کیا، اور حدیث مرویہ معاذ بن جبل رض کو دیلمی نے روایت کیا۔ اور حدیث مرویہ حضرت ابی سعید خدری رض کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا۔ اور حضرت ابوہریرہ رض کی حدیث کی روایت کا ایک اور طریقہ بھی ہے سوا اس کے جو ابن الجوزی نے لکھا ہے وہ وہ ہے جس کو خلال نے کرامات الاولیا میں روایت کیا، اور

Marfat.com

ہے مروی ہے حضرت ام سلمہ رض کو امام احمد رح اور ابو داؤد رح نے اپنی سنن میں، اور حاکم و بیہقی وغیرہ نے روایت کیا، اور مرسل حسن رح کو ابن ابی الدنیا نے کتاب السخا میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا، اور مرسل عطار کو ابو داؤد نے اور مرسل بکر بن حبیش کو ابن ابی الدنیا نے کتاب الاولیا میں، اور مرسل شہر بن حوشب کو ابن جریر نے اپنی تفسیر میں اور آثار حسن بصری رح اور قتادہ اور خالد بن معدان اور ابی الزاہریہ اور ابن شوذب اور عطار وغیرہ تابعین اور تبع تابعین کے وہ یقیناً بہت ہیں، اور سب ضرور حد تواتر معنوی کو پہنچے ہیں، ایسا کہ ان سے ابدال کا ہونا ضروری و قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے۔

یزید بن ہارون رح کہتے تھے کہ ابدال سے مراد وہ اہل علم ہیں جو جامع علوم ظاہر و باطن ہوں حضرت امام احمد رح فرمایا کرتے تھے کہ ابدال اگر اہل حدیث ہی نہ ہوں گے تو کون ہوگا اور مطلب ان کا اہل حدیث سے ایسے ہی حضرات تھے جو جامع علوم ظاہر اور باطن تھے، اور محیط تھے احکام اور معارف اور مکامن کے جیسے امام شافعیؒ اور امام مالک رح اور امام ابی حنیفہ رح اور امام احمدؒ وغیرہ اور یہی لوگ بہترین ابدال دنجبا، واوتاد تھے۔

بحر المعانی میں ہے کہ شاہدان حضرت لایزال کو جو چشم خلایق سے پوشیدہ ہیں سوائے اہل حال اور اولیائے کاملین کے کوئی دوسرا نہیں جانتا اور نہ دیکھتا ہے، ان گروہ سے سات آدمی ہیں اور وہ سات ابدال سات ولایتوں میں رہتے ہیں یعنی ہر ہر بدل ایک ایک اقلیم میں رہتا ہے۔ اور ان کا وظیفہ مدد معنوی ہے خلائق کی جب وہ عاجز ہوں اور جب کسی قوم میں کوئی درویش کامل حال ہوتا ہے تو اس کی جہت سے وہ اس قوم عاجز کی فریاد رسی کرتے ہیں اور جب ان میں سے کوئی مرجاتا ہے تو کوئی صوفی اس کا قائم مقام ہوجاتا ہے، اور جو نام اس صوفی کا ہوتا ہے وہی اس کے قائم مقام کا ہوجاتا ہے، اور وہ سات ابدال سات نبیوں کے مشربوں پر ہوتے ہیں ایک ان میں سے اقلیم اول میں حضرت ابراہیم ؑ کے قلب پر ہوتا ہے۔

اس کا نام

Marfat.com

اس کا نام عبدالحی ہے، اور دوسرا دوسرے اقلیم میں حضرت موسےٰ ؑ کے قلب پر ہوتا ہے اس کا نام عبدالعلیم ہے، اور تیسرا تیسرے اقلیم میں حضرت ہارون ؑ کے قلب پر ہوتا ہے اس کا نام عبدالمرید ہے، اور چوتھا چوتھے اقلیم میں حضرت ادریس ؑ کے قلب پر ہوتا ہے اس کا نام عبدالقادر ہے، اور پانچواں پانچویں اقلیم میں حضرت یوسف ؑ کے قلب پر ہوتا ہے اس کا نام عبدالقاہر ہے، اور چھٹا چھٹی اقلیم میں حضرت عیسےٰ ؑ کے قلب پر ہوتا ہے اس کا نام عبدالسمیع ہے اور ساتواں ساتویں اقلیم میں حضرت آدم ؑ کے قلب پر ہوتا ہے اس کا نام عبدالبصیر ہے، اور یہ ساتوں ابدال حضرت خضر ؑ ہیں، اور ان ابدال میں ہر شخص عارفِ لطائف و معارفِ آلہیہ و اسرار کواکب سبعہ ہوتا ہے، اور ان سات میں سے دو یعنی عبدالقادر و عبدالقاہر خاص کر قہر کے نازل کرنے کے لئے ہوتے ہیں یعنی جس ولائت اور قوم پر قہر نازل ہوتا ہے تو انہیں کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔

امام یافعی ؒ کہتے ہیں کہ یہ جو بعض ابدال کے بارہ میں لکھا ہے کہ فلاں فلاں نبی کے قلب پر ہے یا فلاں ملائکہ کے وہاں یہ نہیں لکھا کہ فلاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب پر ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ عالم خلق و امر میں اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب مبارک سے اعز و اشرف و الطف کوئی قلب بنایا ہی نہیں۔ پس ملائکہ اور انبیا اور اولیا کے قلوب کی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ایسی ہے جیسے تمام ستاروں کی نسبت آفتاب کیطرف۔

جامع الاصول میں ہے کہ سات ابدال ساتوں ولایتوں میں بر قدم حضرت ابراہیم و موسےٰ و ہارون و ادریس و یوسف و عیسےٰ و آدم علیہم السلام ہوتے ہیں ان میں چار کے نام چار اوتادوں کے ہوتے ہیں اور تین کے نام عبدالسمیع و عبدالبصیر و عبدالشکور ہوتے ہیں۔

حضرت شیخ اکبر ؒ فتوحات کے پندرھویں باب میں لکھتے ہیں کہ ہر بدل کو سات ابدال سے یہ قدرت دی گئی ہے کہ وہ اُن انبیاء کی روحانیت سے مدد لے جو آسمانوں پر ہیں چنانچہ اس کو

Marfat.com

س نبی کی روحانیت سے مدد ملتی ہے ، اور اسی طرح ہفتہ کے ہر دن کو بھی امداد ہر روز خاص ان ابدال سے ملتی ہے ۔

فتوحات کے باب ایک سو اٹھانوے میں ہے کہ روحانیت ہر اقلیم مرتبط ہے اس آسمان سے جو اس کے مشاکل ہے تو اقلیم اول مرتبط ہے ساتویں آسمان سے ، توضیح اس کی یوں جاننا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمین کی جس پر ہم ہیں سات اقلیمیں بنائی ہیں اور اپنے مومن بندوں میں سے سات آدمیوں کو چھانٹ کر ان کا نام ابدال رکھا ، اور ہر بدل کے واسطے ایک اقلیم مقرر کر دی اور اس اقلیم کو اس کی وجہ سے محفوظ کر دیا تو اقلیم اول کی طرف آسمان ہفتم سے امر الٰہی نازل ہوتا ہے اور اس کی طرف ستارہ زحل کی روحانیت ناظر ہوتی ہے ، اور جو بدل اس کا محافظ ہے وہ حضرت ابراہیم ؑ کے قلب پر ہے ، اور دوسری اقلیم کی طرف امر نازل ہوتا ہے چھٹے آسمان سے اور اس کی طرف ستارہ مشتری کی روحانیت ناظر ہوتی ہے ، اور جو بدل اس کا محافظ ہے وہ حضرت موسیٰ ؑ کے قلب پر ہے ، اور تیسری اقلیم کی طرف پانچویں آسمان سے امر نازل ہوتا ہے اور اس کی طرف ستارہ مریخ کی روحانیت ناظر ہوتی ہے اور جو بدل اس کا محافظ ہے وہ بر قلب حضرت ہارون ؑ ہے اور وہ بتائید محمدی ؐ زندہ ہے ، اور چوتھی اقلیم کی طرف چوتھے آسمان سے امر نازل ہوتا ہے اور اس کی طرف ستارہ اعظم یعنی شمس کی روحانیت ناظر ہوتی ہے اور جو بدل اس کا محافظ ہے وہ حضرت ادریس ؑ کے قلب پر ہے اور یہی وہ قطب ہے جس کو اب تک موت نہیں آئی اور جو اقطاب دنیا میں ہیں وہ اس کے نائب ہیں ۔ اور پانچویں اقلیم کی طرف تیسرے آسمان سے امر نازل ہوتا ہے اور اس کی طرف ستارہ زہرہ کی روحانیت ناظر ہوتی ہے اور جو بدل اس کا محافظ ہے وہ حضرت یوسف ؑ کے قلب پر ہے ، اور چھٹی اقلیم کی طرف دوسرے آسمان سے امر نازل ہوتا ہے اور اس کی طرف ستارہ عطارد کی روحانیت ناظر ہوتی ہے اور جو بدل اس کا محافظ ہے وہ حضرت عیسےٰ ؑ و حضرت یحییٰ ؑ کے قلب پر ہے ، اور ساتویں اقلیم کی طرف

Marfat.com

پہلے آسمان دنیا سے امر نازل ہوتا ہے اور اس کی طرف ستارہ قمر کی روحانیت ناظر ہوتی ہے اور جو بدل اس کا محافظ ہے وہ حضرت آدم ؑ کے قلب پر ہے۔

حضرت شیخ اکبر ؒ فرماتے ہیں کہ میں ان ساتوں ابدال سے مکہ معظمہ میں حطیم حنابلہ کی پشت پر ملا تو میں نے دیکھا کہ وہ رکوع میں تھے میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے مجھے میں ان سے باتیں کرنے لگا واقعی ان سے بڑھ کر میں نے اللہ کی یاد میں شاغل کسی کو نہیں دیکھا اور نہ ان کا سا کسی کو پایا سوا سقیط الرفرف بن ساقط العرش کے قونیہ میں کہ جو فارس کے رہنے والے تھے۔ اور حضرت شیخ ؒ نے اولیاء اصحاب دوائر کے حال میں بہت کچھ فتوحات کے تہترویں باب میں لکھا ہے کذا فی الیواقیت والجواہر۔

حضرت شیخ علاؤ الدولہ سمنانی ؒ عروہ میں لکھتے ہیں کہ ابدال نہ طی زمین کرتے ہیں نہ پانی پر چلتے ہیں بلکہ لوگوں سے مخفی رہتے ہیں اور ان مقامات میں جمع ہوتے ہیں کہ جو تنگ ہوتے ہیں اور اہل ظاہر وہاں موجود نہیں ہوتے اور نہ ان کا جسم اعتبار سے مس ہوتا ہے نہ سایہ نظر آتا ہے اور آواز بلند قرآن اور اشعار پڑھتے ہیں اور وجد اور رقص کرتے ہیں۔ مگر کوئی شخص آواز ان کی نہیں سنتا اور ان کو قدرت ہوتی ہے کہ خسیس کو نفیس بنا دیں، اور محتاجوں پر ایثار کرتے ہیں۔ اور بلاد ربع مسکون میں آمد و رفت رکھتے ہیں۔ اور ہر سال میں دو بار جمع ہوتے ہیں ایک عرفہ کے دن عرفات میں۔ اور دوسرے رجب کے مہینہ میں جس جگہ پر جمع ہونے کا حکم ہو چنانچہ حضرت بلال ؓ بھی زمانہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک بدلا ربعہ میں تھے۔ اور اہل ظاہر میں سوا ایک شخص کے کوئی شخص ان کو نہیں پہچانتا۔ اور جب وہ مرجاتا ہے تو کسی دوسرے شخص کو اپنا مصاحب کر لیتے ہیں، اور زمان برکت نشان نبوی ؐ میں ابدال اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان حذیفہ

Marfat.com

بن الیمان رض واسطہ تھے ، وہ سلام ان لوگوں کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں پہنچاتے تھے ، اور وہ لوگ حذیفہ بن الیمان رض کے ہاں جمع ہوا کرتے تھے ، اور علم کتاب و سنت ان سے اخذ کرتے تھے ، اور ان کی اقتدا میں نماز پڑھتے تھے ، اور حذیفہ کے سوا ان کو کوئی نہیں دیکھتا تھا ، اور ابدال مامور ہوتے ہیں اپنے زمانہ کے نبی کی اطاعت پر۔

قیصری رح مقصد ثانی مقدمہ شرح قصیدہ فارضیہ میں لکھتے ہیں کہ اماموں کے بعد مرتبہ ساتوں ابدال کا ہے جو محافظ ساتوں اقلیموں کے ہوتے ہیں ، اور ان میں سے ہر ایک خاص قطب اپنی اپنی اقلیم کا ہوتا ہے ، اس کے بعد دس اولیاء اللہ ہیں جن کے مراتب مثل عشرہ مبشرہ کے ہیں ، پھر بارہ ہیں جو حاکم ہیں بارہ برجوں اور ان کے متعلقات اور ان لوازم پر جو ان کو حوادث کونیہ سے لاحق ہوتے ہیں ، پھر بیس ہیں اور چالیس اور ننانوے جو مظاہر اسماء حسنٰے ہیں ، تین سو ساٹھ تک وہ عالم میں قائم ہوتے ہیں بطور ابدال کے اور ہر زمانہ میں ان کے عدد اتنے ہی رہتے ہیں نہ بڑھتے ہیں نہ گھٹتے ، اور اتنے ہی رہیں گے قیامت تک اور ان کے علاوہ جتنے اولیاء ہیں وہ مواقع ظہور اور خفاء تجلے الٰہی کے بڑھتے گھٹتے رہتے ہیں ، ان کے بعد مرتبہ زہاد اور عباد اور صلحا کا ہے مومنین کاملین سے جو قیامت تک رہیں گے اور یہ سب لوگ قطب کے حکم میں داخل ہیں ، اور افراد ان کاملین کے حکم میں داخل ہیں جن کا مرتبہ قطب کے برابر ہے سوا خلافت کے کہ اس میں صرف وہ اس حکم سے خارج ہیں اس لئے کہ اللہ تعالےٰ سے وہ خود معانی اور اسرار الٰہیہ اخذ کرتے ہیں بخلاف اُن لوگوں کے کہ جو حکم قطب میں داخل ہیں وہ البتہ کسی چیز کو سوا قطب کے اور کسی سے نہیں لیتے۔

شرح تعرف میں ہے کہ کسی وقت میں یہ امت چار سو مرد ابدال سے خالی نہیں رہتی ہے اور ان چار سو میں سے چالیس اوتاد اور چالیس میں سے چار نقبا اور ان چار میں سے ایک قطب ہے کافروں کی سلامتی مومنوں کی برکت سے ہے اور عام مومنوں کی سلامتی

Marfat.com

ابدال کی برکت سے اور ابدال کی سلامتی اوتاد کی برکت سے اور اوتاد کی سلامتی نقباء کی کی برکت سے اور نقباء کی سلامتی قطب کی برکت سے ، اور جب قطبؒ عالم سے گذر جاتا ہے تو نقباء میں سے ایک قائم مقام کر دیا جاتا ہے ، اور جب نقباء سے کوئی مرتا ہے تو اوتاد میں سے ، اور جب کوئی اوتاد سے مرتا ہے تو ابدال میں سے ، اور جب ابدال سے کوئی مرتا ہے تو عام نیک بندوں مسلمانوں میں سے کوئی ایک اس کی جگہ پر ہو جاتا ہے ۔

بعض مشائخ کہتے ہیں کہ مردانِ غیب تین سو چھپن[۳۵۶] آدمی ہیں جو ہمیشہ عالم میں رہتے ہیں ، اور جب ان میں سے کوئی مرتا ہے تو دوسرا اس کا قائم مقام ہوتا ہے اور ان میں سے کمی نہیں ہوتی ، اور ان کے چھ طبقہ ہیں ، پہلا طبقہ تین سو[۳۰۰] آدمیوں کا ہے ان کو اولیا اور مردانِ غیب کہتے ہیں ، دوسرا طبقہ چالیس آدمیوں کا ہے جن کو ابدال کہتے ہیں ، تیسرا طبقہ سات آدمیوں کا ہے جن کو اوتاد کہتے ہیں ، چوتھا طبقہ پانچ آدمیوں کا ہے جن کو اخیار کہتے ہیں ، پانچواں طبقہ تین آدمیوں کا ہے جن کو نقباء کہتے ہیں ، چھٹا طبقہ ایک شخص کا ہے جس کو غوث و قطب کہتے ہیں ، جس کی برکت سے عالم برقرار ہے جب وہ اس جہان سے گذر جاتا ہے تو دوسرا اس کی جگہ پر قائم کیا جاتا ہے ، اور مخلوقات میں سے کوئی چیز اس کا حجاب نہیں ، اگر وہ مغرب میں ہوتا ہے تو مشرق والوں کو دیکھتا ہے اور اسی طرح بالعکس ، اور ان لوگوں کو اور لوگ نہیں جانتے اور یہ اس طرح زندگی بسر کرتے ہیں کہ ان کو کوئی پہچانتا ہی نہیں یعنی پارسائی و زہد و شیخی وغیرہ کچھ ظاہر نہیں کرتے بلکہ عوام میں ملے رہتے ہیں مگر دل ان کا خواص کا سا ہوتا ہے اور اپنی فضیلت بھی دوسروں پر ظاہر نہیں کرتے ۔

شیخ محمود بن احمد حسینی کنتوری نیشاپوری رح اپنے رسالہ میں لکھتے ہیں کہ عالم ہرگز اولیاء اللہ سے خالی نہیں رہتا اور برگزیدگان حق ہمیشہ عالم میں رہتے ہیں ان کے سات طبقہ ہوتے ہیں چار سو[۴۳۴] تیس کی تعداد میں ، پہلا طبقہ تین سو آدمیوں کا ہے جو بر قلب حضرت آدم ؑ و حضرت

Marfat.com

نوح ہیں ان کو رقبا کہتے ہیں، دوسرا طبقہ ستر آدمیوں کا ہے وہ بر قلب حضرت ابرہیم و حضرت یعقوب ہیں ان کو نجبا کہتے ہیں۔ تیسرا طبقہ چالیس آدمیوں کا ہے وہ بر قلب حضرت داؤد و حضرت سلیمان ہیں ان کو ابدال کہتے ہیں، چوتھا طبقہ بارہ آدمیوں کا ہے وہ بر قلب حضرت موسے و حضرت عیسے ہیں ان کو نقبا کہتے ہیں، پانچواں طبقہ سات آدمیوں کا ہے وہ بر قلب حضرت جبریل ہیں ان کو اوتاد کہتے ہیں، چھٹا طبقہ دو آدمیوں کا ہے وہ بر قلب حضرت میکائیل ہیں ان کو قطب کہتے ہیں۔ ساتواں طبقہ ایک آدمی کا ہے وہ بر قلب حضرت اسرافیل ہے اس کو غوث کہتے ہیں ایک قطب اس کے داہنے جانب ہوتا ہے اور ایک بائیں جانب، اور جب غوث مرجاتا ہے تو ان دو قطبوں سے ایک اس کی جگہ پر کر دیا جاتا ہے۔ اور سات میں سے ایک اس قطب کی جگہ پر جاتا ہے، اور بارہ میں سے ایک سات کی جگہ پر، اور چالیس میں سے ایک بارہ کی جگہ پر، اور ستر میں سے ایک چالیس کی جگہ پر۔ اور تین سو میں سے ایک ستر کی جگہ پر، اور اہل دنیا میں سے ایک تین سو کی جگہ پر جاتا ہے اسی طرح قیامت تک یہ حساب رہے گا اور یہ سات طبقہ اہل حل وعقد اور مدبر اور متصرف مملکت خدا کے حکم سے ہیں باقی اولیا صاحب ولایت ان کے علاوہ ہیں ان میں بعض ایسے ہوتے ہیں جن کی ولایت خلق پر ظاہر ہوتی ہے اور وہ خود بھی اس کو جانتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں جو اپنی ولایت پر خود مطلع ہوتے ہیں مگر خلق ان کو نہیں جانتی، اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ خلق ان کی ولایت پر مطلع ہوتی ہے مگر وہ خود نہیں مطلع ہوتے، اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ نہ خلق ان کی ولایت کو جانتی ہے اور نہ وہ خود ان کی شان میں ہے اولیائی تحت قبائی لا یعرفہم غیری۔ اور ان کی شناخت بغیر چاشنی عشق ومحبت کے ممکن نہیں پس مرشد کامل مکمل ہر زمانہ بلکہ ہر ولایت میں موجود ہے۔

ف لطایف اشرفی میں ہے کہ توجہ کرنا ابدال کی طرف طائفہ صوفیہ کے نزدیک اہم مہمات سے ہے

Marfat.com

سے ہے ۔ جیسا کہ فتوحات میں ہے کہ طائفہ علیہ صوفیہ منازل ابدال کی طرف توجہ لازمی جانتے ہیں ۔ اور ہر نیت میں ان کو شفیع کرتے ہیں ۔ اور جب کوئی ان کو اپنی کسی حاجت میں وسیلہ بناتا ہے یا کام میں ان سے استمداد کرتا ہے تو وہ مہم اس کی روا ہو جاتی ہے ، اور اسی کی تائید میں امام شمس الدین جزری رح نے حصن حصین میں لکھا ہے وان اراد عونًا فلیقل یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی یعنی جب مدد چاہنا ہو تو کہے اے اللہ کے بندو میری مدد کرو ، اس حدیث کی نسبت صاحب جامع الدرر شارح حصن حصین نے لکھا ہے کہ بعض علماء ثقات کا قول ہے کہ یہ حدیث حسن ہے ۔ اور بزار نے بھی اپنے مسند میں حضرت ابن عباس رض سے اس حدیث کو مرفوعًا روایت کیا ہے ۔ اور حافظ ابوالحسن ہیثمی رح نے مجمع الزوائد میں اس کو ذکر کر کے لکھا ہے کہ اس کے راوی ثقہ ہیں ، امام نووی رح اور حافظ سیوطی رح اور حافظ جزری رح اور ملا علی قاری رح نے اس کو قابل احتجاج تسلیم کیا ہے ۔ علامہ ابن حجر حاشیہ ایضاح المناسک میں لکھتے ہیں کہ یہ مجرب ہے یعنی اللہ کے بندے مدد کرتے ہیں ۔

قاضی محمد بن علی شوکانی رح تحفۃ الذاکرین شرح حصن حصین میں حدیث اذا انفلت دابۃ احدکم فلینادِ یا عباد اللہ احبسوا کی شرح میں لکھتے ہیں کہ اس حدیث کو جس طرح مصنف نے لکھا ہے اسی طرح بزار نے بھی ، اور حضرت ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ جب کسی کا جانور کسی جنگل میں کھو جائے تو اس کو پکار کر کہنا چاہئے کہ اے اللہ کے بندو اس کو روکو کیونکہ اللہ کے بعض ایسے بندے ہیں جو عالم کو گھیرے ہوئے ہیں تو امید ہے کہ وہ اس جانور کو روک دیں ، اور اس حدیث کو ابن ابی یعلےٰ اور طبرانی نے بھی ابن السنی کی حدیث سے روایت کیا ہے ۔ اور مولانا سید احمد بن زینی دحلان نے کتاب خلاصۃ الکلام فی بیان امراء البلد الحرام میں لکھا ہے کہ فقہا نے آداب سفر میں لکھا ہے کہ مسافر کا جب چارپایہ کہیں کھو جائے اور وہاں اس کا کوئی معین و مددگار نہ ہو تو وہ کہے

Marfat.com

اے اللہ کے بندو اسے روکو ، اور جب کوئی چیز کھو جائے اور اس کے ملنے میں مدد چاہے تو یوں کہے کہ اے اللہ کے بندو میری مدد کرو یا فریاد کو پہنچو کیونکہ اللہ کے بندے ایسے بھی ہیں جن کو تم نہیں دیکھتے ۔

حضرت مولانا روم رح مثنوی میں فرماتے ہیں۔ ؎

شیر مرداند در عالم مدد — آں زباں کا فغانِ مظلوماں رسد
بانگِ مظلوماں زہر جا بشنوند — آں طرف چوں رحمتِ حق میدوند
آں ستونہائے خللہائے جہاں — آں طبیبانِ مرضہائے نہاں
محض بہر داوری و رحمت اند — ہمچو حق بے علت و بے رشوت اند

صاحب جامع الاصول و فتوحات مکیہ و فصل الخطاب نے اولیاء متصرفین کی اور بھی قسمیں لکھی ہیں جن کو یہاں ذکر کیا جاتا ہے ۔

رجالِ حواریون | یہ وہ لوگ ہیں جو تردد و تلوّن سے بالکل پاک و صاف ہوتے ہیں ، اور منکرین اور مضلین کے لئے خدا کی طرف سے بمنزلہ حجتوں اور تلواروں کے ہوتے ہیں ، اس امت کے حواری حضرت زبیر رض تھے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ زبیر میرے چچا کے بیٹے اور حواری ہیں ، اور ہر زمانہ میں جو مشرب حضرت زبیر پر ہوگا وہ حواری ہوگا ، اور قول معتمد یہ ہے کہ انصار اور خلفاء اربعہ اور عثمان بن مظعون رض اور حمزہ رض اور جعفر حواریین سے تھے کیونکہ یہ سب جامع تھے دونو خصلتوں شجاعت و برہان کے ۔

رجال تحت اسفل | ان میں عورتیں بھی ہوتی ہیں اور ان پر ہر دم فیض ربانی اور نفس رحمانی عالم اعلےٰ سے فائض ہوتا ہے اور عالم اعلےٰ سے مراد عرش اور کرسی اور لوح و قلم اور سماوات ہیں ۔

Marfat.com

رِجَالِ بُدَلاء | یہ گمان نہ کرنا چاہیئے کہ یہ بدلاء وہی ابدال مذکورہ سابقہ ہیں بلکہ یہ اُن کے علاوہ ہیں۔

رِجَالِ مُحَدِّثِین | حدیث شریف میں آیا ہے کہ تم سے پہلے امتوں میں محدثین تھے پس اگر اس امت میں کوئی محدث ہوگا تو وہ عمر بن الخطاب رض ہیں۔

یہ حدیث ترمذی میں حضرت صدیقہ رض سے مروی ہے ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے، سفیان بن عیینہ رح سے ان کے بعض اصحاب نقل کرتے ہیں وہ کہتے تھے کہ محدثون کے معنی مفہمون ہیں، اور قاموس میں ہے کہ محدث کے معنی معظم اور سچے کے ہیں، اور مجمع البحار میں ہے کہ محدث وہ ہے جس کے دل میں کوئی چیز القا کی جائے اور وہ اس کی خبر دے بطور حدث و فراست کے، اور القا کو اللہ جس کے ساتھ چاہتا ہے خاص کر دیتا ہے، اور بعض کہتے ہیں کہ محدثون وہ لوگ ہیں جو جس امر کو سوچتے ہیں وہ ٹھیک ہوتا ہے، اور بعض کہتے ہیں کہ ملائکہ ان سے باتیں کرتے ہیں، اور بخاری رح کہتے ہیں کہ ان کی زبانوں سے سچ بات نکلتی ہے اور وہ جھوٹ بولتے ہی نہیں۔

محدثین کی دو قسمیں ہیں اول وہ لوگ جن سے پشت حجاب سے کلام کیا جاتا ہے جیسے حضرت موسےٰ کلیم اللہ نے پشت شجرہ سے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیًا او من وراء حجاب او یرسل رسولًا (الشوریٰ ع ۵)

دوسرے وہ لوگ جو حدیث تعلیم کرتے ہیں، اور ملائکہ بعض کے قلوب میں اور بعض کے کان میں اس کو بیان کر دیتے ہیں اسی وجہ سے جب ان کی زبان پر کوئی بات آتی ہے تو وہ صادق ہوتی ہے، اور وہ لوگ غیر منحصر ہیں۔

رِجَالِ فراد | یہ بھی غیر منحصر ہیں، ان کو کشف خاص ہوتا ہے اور علوم غریبہ آلہیہ معلوم ہوتے ہیں، اور وہ تصرف نہیں کرتے صرف فنا کو کافی سمجھتے ہیں، اور قبل سیکھنے احکام

Marfat.com

سمائیہ کے ان کے متعلق بیان کرتے ہیں، اور اسرار پوشیدہ رکھتے ہیں، اور اپنا کمال کبھی ظاہر نہیں کرتے۔ ان کو معراج روحانی ہوتی ہے بلکہ ہر خواب ان کا معراج ہے، اور وہ قدم بقدم حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوتے ہیں، علاوہ اُن کے اگر کوئی ائمہ سے ہوتے ہیں تو وہ قدم بقدم قطب کے ہوتے ہیں، اور اگر اوتاد سے ہوتے ہیں تو وہ ان سے کم اور اگر ابدال ہوتے ہیں تو وہ ان سے کم اسی طرح آخر تک۔

رِجَالُ الماء | وہ بہت ہیں ان کا کام اللہ کی عبادت کرنا ہے پانی میں یعنی نہروں اور کنوؤں اور دریاؤں میں اور بسبب غلبہ روحانیت کے ان کی سانسیں پانی میں رُکتی نہیں اور وہ سالم رہتے ہیں ثقل اور کدورات اور سطوت اور قہر و بلا سے۔

رِجَالُ آدمی المشرب | وہ تین سو مرد ہیں بر قلب و مشرب حضرت آدم ؑ ہیں اور اُن کا عمل بھی آپ کا سا ہے اور آپ والی ہی دعا کرتے ہیں ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخٰسرین (الاعراف ع ۲) اور ان کے تین سو ہونے کی وجہ یہ ہے کہ حضرت آدم ؑ جامع فردانیت الٰہیہ اُولیٰ تھے جو مراد ہے ذات اور صفات و افعال سے، اور فردانیت ثانیہ سے مراد جسم اور رُوح ہے اور حقیقت باعتبار ظاہریت اور مظہریت کے موافق اسماء حسنےٰ کے ہے جو تین سو ہیں تو ان کے وُرثہ بھی اتنے ہی ہوں گے۔

رِجَالُ نوحی المشرب | وہ چالیس مرد ہیں جو بر قلب حضرت نوح ؑ ہیں، اور ان کے علم و مشرب پر ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ میری امت میں سے چالیس شخص ہیں بر قلب حضرت نوح ؑ جن پر جلال غالب ہے جیسا کہ حضرت نوح ؑ کے حال میں ہے کہ انہوں نے فرمایا رب لاتذر علی الارض من الکٰفرین دیارًا (نوح ع ۲)

Marfat.com

رِجَالٌ رَجبیّون | وہ ہر زمانہ میں چالیس آدمی ہوتے ہیں نہ اس سے گھٹتے ہیں نہ بڑھتے ہیں، اور یہی وہ لوگ ہیں جو قائم رہتے ہیں اللہ عزوجل کی عظمت میں وہی حامل قولِ ثقیل ہوتے ہیں جو ارشادِ جناب باری سے معلوم ہوتا ہے کہ انّا سنلقی علیك قولاً ثقیلاً (المزمل-ع ۱) اور ان کو رجبیون اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس مقام کا حال ان کو رجب ہی میں ہوتا ہے پہلی تاریخ سے آخر مہینہ تک پھر وہ حال ان سے جاتا رہتا ہے اور رجب آئندہ تک نہیں آتا، اور کمتر اولیا ان کو پہچانتے ہیں، اور وہ لوگ متفرق جگہوں میں رہتے ہیں اور باہم ایکدوسرے کو پہچانتے ہیں، ان میں سے کچھ تو یمن میں رہتے ہیں اور کچھ شام میں اور کچھ دیار بکر میں، بعض ان میں سے ایسے بھی ہوتے ہیں جن پر تمام سال ایک حالت جو ان کو ماہِ رجب میں عارض ہوتی ہے باقی رہتی ہے، اور بعضوں کو بالکل نہیں رہتی، اور وہ لوگ رجب میں پہلی تاریخ تو ایسا حال اپنے میں پاتے ہیں کہ گویا ان پر آسمان گر پڑا، اور اُس سے ایسی حالت ہوتی ہے کہ بالکل جنبش ہی نہیں کر سکتے اور بے حس و حرکت پڑے رہتے ہیں، مگر یہ کیفیت پہلے روز ہوتی ہے پھر دوسرے دن سے تھوڑے تھوڑے ہلکے ہونا شروع ہوتے ہیں، یوں ہی تیسرے دن اور چوتھے دن، اور ان کو مکشوفات اور تجلیات ہوتے ہیں اور غیبی چیزوں پر اطلاع بھی، اور انہیں میں سے ایک شخص ہمیشہ چپت لیٹا تسبیح کرتا رہتا ہے، اور دو یا تین دن کے بعد بولتا ہے اور مہینہ بھر اس کا یہی حال رہتا ہے جہاں رجب گذرا اور شعبان آیا تو وہ فی الفور اٹھ بیٹھتا ہے گویا قید سے چھوٹ جاتا ہے، اور اگر وہ شخص ہمیشہ دریا تاجر ہوتا ہے تو اسی کام میں مصروف ہو جاتا ہے اور اس کا سارا حال سلب ہو جاتا ہے اور جس شخص میں اللہ چاہتا ہے کہ حال باقی رہے تھوڑا تھوڑا حال باقی رہنے دیتا ہے۔ غرضکہ یہ حال عجیب و غریب ہے اس کا سبب معلوم نہیں کہ کیوں

Marfat.com

ایسا ہوتا ہے۔

رِجَال الفتح | یہ چوبیس اولیاء ہیں، ان کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے اولیاء کے قلوب پر اسرار و معارف واضح کئے ہیں، اور ان میں سے ہر ایک ایک ایک ساعت کیلئے معین ہے، اُس امر کے ادراک کے لئے جو اللہ نے واضح کیا ہے۔

رِجَال قائم بحقوق اللہ | یہ اٹھارہ اولیاء ہیں جو قائم بحقوق اللہ اور آمر بامر اللہ اور مامور من عند اللہ ان کا کام ہے حکم کرنا ان باتوں کا جو اللہ ارادہ فرماتا ہے، اور ان سے کرامتیں اور خوارق عادات بھی ظاہر ہوتے ہیں۔

رجال الحنان | یہ پندرہ اولیا ہیں جن کا نام رجال الحنان والعطف الالٰہی ہے جیسا کہ حضرت یحییٰ ؑ کے حق میں وارد ہوا ہے وحنانًا من لدنا (مریم ع ۱) ان کو عامہ خلائق پر بہت شفقت ہوتی ہے مومن ہوں یا کافر، اور ان کی شان یہ ہے کہ جو ان سے اعراض کرتا ہے اُس کی طرف یہ متوجہ ہوتے ہیں۔

رِجَال الغیب | یہ دس اولیاء ہیں ان میں عاجزی بہت ہے اور آواز کی پستی ہے، ان پر ہمیشہ تجلّیٔ رحمانی رہتی ہے اور ان کا مشرب یہ آیت ہے وخشعت الاصوات للرحمٰن فلا تسمع الا همسًا (طٰہٰ ع ۶) وعباد الرحمٰن الذین یمشون علی الارض هونًا واذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلامًا (الفرقان ع)

رِجَال تحکیم وزوائد | یہ دس اولیاء ہیں، ان کا کام دعا کرنا ہے بہ امید و بسط اور یہ نہایت خاشع اور متواضع ہوتے ہیں، اور ان کی خاص شان ایمان بالغیب ہوتی ہے۔

رِجَالِ قوۃ المتین | یہ آٹھ اولیاء ہیں، ان میں قوت اور قہر کا غلبہ ہے ان کا مشرب اشداء علی الکفار (الفتح ع ۴) ہے، انہیں کی شان میں یہ وارد ہے لا یخافون لومة لائم (المائدہ ع ۸)

رجال معارج

Marfat.com

رجال معارج العلیٰ | یہ سات اولیا ہیں ، یہ ہر ساعت اور ہر نفس معراج میں ہیں ان کو علم خاص حاصل ہوتا ہے ، یہ لوگ علاوہ ابدال اور رجبیین کے ہیں ۔

رجال ایام ہفتہ | ان سے مراد وہ دن ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے عالم کو پیدا کیا ، اور وہ سات روز ہیں معہ جمعہ کے دن کے کہ اُس دن اللہ تعالیٰ نے نشأۃ انسانیہ یعنی حضرت آدمؑ کو پیدا کیا جو عالم کی علتِ غائیہ تھے ، اسی واسطے یوم جمعہ افضل ایام ہے ، اور یہ سب دن گویا بجائے سات صفات کے ہیں یکشنبہ موجود ہے سمع سے ، اور دوشنبہ حیات سے ، اور سہ شنبہ بصر سے ، اور چہار شنبہ ارادہ سے ، اور پنجشنبہ قدرت سے ، اور جمعہ علم سے ، اور شنبہ کلام سے تو گویا ہر ایک اپنے ظاہر کی مظہریت کو پا گیا ۔

رجال ابراہیمی المشرب | یہ سات اولیا ہیں علاوہ ابدال کے ، یہ حضرت ابراہیمؑ کے قلب اور مشرب و علم پر ہیں ان کی دعا یہ ہے رب ھب لی حکمًا والحقنی بالصّٰلحین (الشعراء ع ۵) ان کا مقام کمال تمکین و اطمینان ہے جنت روحانیہ میں ، اور انہیں کے حق میں وارد ہوا ہے ونزعنا ما فی صدورھم من غلّ (الاعراف ع ۵)

رجال اشتیاق | یہ پانچ اولیا ہیں حالتِ شہود و اشتیاق میں رہتے ہیں ، اور اشتیاق ان کو حالتِ اضطراب میں رکھتا ہے ، اور ان کے جگر میں حرقت پیدا کرتا ہے ، اور اشتیاق زیادہ ہے شوق سے اسی واسطے یہ ملوکِ طریق ہیں ان کو رجال الصلوٰۃ بھی کہتے ہیں اسوجہ سے کہ ان میں ہر ایک مخصوص ایک نماز کے ساتھ نماز پنجگانہ سے ہوتا ہے اور اُن کے ساتھ ان کا تعلق اسی طرح ہے جیسے باقی اولیا اللہ کا اخلاق اور حقایق کے ساتھ ہے ۔

رجال مفیض العلوم | یہ پانچ اولیا ہیں جو حضرت جبریلؑ کے قلب پر ہیں ، اور یہ بمنزلہ بادشاہوں کے ہیں ان کا کام فیوض و علوم کا قلوب میں پہنچانا ہے بمقدار قوت حضرت جبریلؑ کے ۔

Marfat.com

رجال رفق ولینت | یہ پانچ اولیا ہیں ان کا کام لوگوں پر رفق اور نرمی کرنا ہے
مضمون فبما رحمۃ من اللہ لنت لھم (آل عمران ع ۱۰)

رجال ہیبت وجلال | یہ چار اولیا ہیں ان کا کام چاروں اوتادوں کو مدد دینا ہے
ان کے اجسام روحانی ہوتے ہیں اور قلب سماوی، اور یہ آسمانوں میں مشہور ہوتے ہیں اور زمین میں مجہول، ان کا علم غیر متناہی ہے۔

رجال ختم الاولیا | یہ تین شخص ہیں اول حضرت عیسےٰ ؑ جن پر خلافت عامہ اور ولایت شاملہ حضرت آدم ؑ کے وقت سے لیکر آخر زمانہ تک ختم ہوئی اور ان کے دو حشر ہوں گے ایک انبیا علیہم السلام کے ساتھ دوسرا امت محمدیہ کے ساتھ، دوسرے حضرت امام محمد مہدی ؓ کہ جن پر خاص ولایت محمدیہ ختم ہوئی، تیسرے حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن العربی ؒ جن پر ولایت مخصوصہ ختم ہوئی۔

فقیر شرافت عفا اللہ عنہ کہتا ہے کہ یہ مسئلہ اس کتاب میں مجمل اور مختصر ہے اس کی تفصیل شروع فصوص الحکم اور دیگر کتب میں بخوبی دیکھی جا سکتی ہے۔

رجال امداد و رحمت | یہ تین اولیا ہیں ان کو اصحاب رحمت و امداد و مقامات واستمدادات کہتے ہیں، ان پر روحانیت زیادہ غالب ہوتی ہے اسی وجہ سے وہ ہر صورت میں متمثل ہو جاتے ہیں۔

رجال آلہیون | یہ تین اولیا ہیں ان کو رحمانیون بھی کہتے ہیں، یہ نزول حوادث اور وحی کے وقت میوہ دار درختوں اور حجر ملیح پر بیٹھ کر وحی کو سنتے ہیں اور اس کا مقصود سمجھتے ہیں، یہ لوگ بر مشرب صفوان ہیں۔

رجال تبسم وشفقت | یہ تین اولیا ہیں حضرت میکائیل ؑ کے قلب پر، اور ان کے علوم بعد و حضرت میکائیل ؑ کی قوتوں کے ہیں اور ان پر صفات فاضلہ و تبسم اور لینت اور فرط شفقت

Marfat.com

کل آدمیوں پر غالب ہے۔

رجال الغنی | یہ دو ولی ہیں ان کی وجہ سے اللہ غنا کو محفوظ رکھتا ہے تو جو اس عالم میں غنی ہوتا ہے اُس کی غنا انہیں کے ہاتھ میں ہوتی ہے اور ان کی غنا کامل ہے، اور ابتدا و انتہا ان کی ایک ہے، ان میں سے پہلا شخص اپنے کو اللہ کی طرف مضاف سمجھتا ہے یعنی منسوب سمجھتا ہے وہ اکمل ہے اور مدد پہنچاتا ہے اور بڑھاتا ہے ملاء اعلےٰ کو اور دوسرا شخص اپنے کو اپنے نفس کی طرف مضاف سمجھتا ہے وہ ادنےٰ ہے وہ عالم ملک کو مدد دیتا ہے، اور وہ دونو مستفیض ہیں روح علوی سے اور ان کی غنا اللہ کی غنا ہوتی ہے۔

رجل الاستطاعۃ | یہ ایک ولی ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو بڑی قدرت ہر چیز پر دی ہے، یہ بہت ذکی اور شجاع اور کبیر الدعوٰے بہ حق ہے اور نفس سے گویا تعلق ہی نہیں رکھتا، اسی وجہ سے بڑا حاکم عادل ہوتا ہے اور صاحب کرامات بھی اور اس مقام پر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رہتے۔

رجل جامع قبض و بسط | یہ ایک ولی ہے حضرت اسرافیل ؑ کے قلب پر جس کا علم بھی مثل علم حضرت اسرافیل ؑ کے ہے اور اسی مشرب پر حضرت بایزید بسطامی رہتے، اور ان اولیاء کی بزرگی بترتیب انبیاء اولی العزم کے ہے۔

رجل مشابہ مسیح | یہ ایک ولی ہے جو حضرت عیسےٰ ؑ سے مشابہ ہے دو جنسوں یعنی رُوح و بشر سے پیدا ہوتا ہے جس طرح کہ بلقیس پیدا ہوئی تھیں جن و انس سے اور اس کی اشرفیت کے متعلق کلام ہے کیونکہ وہ مرکب ہے دو مختلف جنسوں سے اور اسی کے سبب سے اللہ برزخ کو محفوظ رکھتا ہے۔

رجل متصل عالم | یہ ایک ولی ہے جس کو اتصال معنوی ہے کُل عالم سے اور وہ اس کیواسطے بمنزلہ آئینہ کے ہے اور یہ مرتبہ کچھ خاص مرد کے لئے ہی نہیں بلکہ عورت کے لئے بھی ہے یہ شخص ایسا غریب ہوتا ہے کہ کوئی اس کے حال پر واقف نہیں ہوتا اور ایسا گمان ہوتا ہے کہ یہ قطب ہے مظہر قول آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فطوبیٰ للغرباء۔

Marfat.com

رجل عظیم الحال یہ ایک ولی ہے جس کو مرتبہ کی حیثیت سے سقیط الرفرف ابن سافط العرش کہتے ہیں، یہ بہت بڑا بزرگ عظیم الحال شخص ہے جب کسی کی طرف دیکھتا ہے یا کوئی اس کی طرف تو وہ متاثر ہو جاتا ہے، اور اس کا حال بڑھ جاتا ہے یہاں تک کہ اگر وہ حیوان کی طرف دیکھتا ہے تو وہ بول اٹھتا ہے، اور یہ شخص بہت باحیا اور منکسر ہوتا ہے اور اس کو معارف الٰہیہ میں خاص دخل ہوتا ہے اور زبان بھی بہت فصیح۔

رجل خائف یہ ایک ولی ہے جس کے قلب میں کوئی فتور نہیں ہوتا، اور ہر گھڑی اس کو نیا علم حاصل ہوتا ہے، اور یہ دو جگہوں میں بلا فرق ظاہر ہوتا ہے، اور اس سے زیادہ معرفت میں کوئی بزرگ نہیں ہوتا، اور اس کا وجود اللہ کے خوف سے متزلزل ہوتا ہے۔

ف یہ جو عبارات مذکورہ میں آیا ہے کہ فلاں ولی بر قلب فلاں نبی یا بر قدم فلاں نبی ہے اس سے مراد یہ ہے کہ جو علوم ان انبیاء کے قلب پر وارد ہوتے تھے اور وہ معارف الٰہیہ میں متقلب ہوتے تھے، وہی علوم ان اولیاء کے قلوب پر وارد ہوتے ہیں۔

فصل چہارم

اس فصل میں اولیاء اللہ کی حالتوں کا بیان کیا گیا ہے۔

مرید مرید وہ ہے جو پیر کی جناب میں ارادت رکھتا ہو اور عبادات و مجاہدات سے پیر کو خوش کرنے کی کوشش کرے، اور اپنا وقت پیر کی رضا میں صرف کرے۔ مرید دو طرح کے ہیں مرید رسمی و مرید حقیقی۔ مرید رسمی وہ ہے کہ پیر اسے یہ تلقین کرے کہ نادیدنی کو نہ دیکھے اور ناشنیدنی کو نہ سنے، مرید حقیقی وہ ہے کہ پیر اس کو سفر و حضر میں اپنے ہمراہ رکھے، اور وہ تین غسلوں سے مغسول ہو۔ اول غسل شریعت کہ پانی سے اپنا بدن صاف رکھے، دوم غسل طریقت کہ تجرد اختیار کرے، سوم غسل حقیقت کہ باطنی توبہ

Marfat.com

کہ باطنی توبہ اختیار کرے۔ نیز یہ بھی شرط ہے کہ جو کچھ پیر فرماوے فوراً اُس پر یقین کرے۔ اور کسی قسم کا شک دل میں نہ لاوے۔ کیونکہ پیر مرید کیلئے بمنزلہ مشاطہ ہے جو کچھ وہ کہتا ہے مرید کی کمالیت کے لئے کہتا ہے۔

مرید صادق وہ ہے جسکو دنیا میں سوائے شیخ کے کوئی چیز محبوب نہ ہو۔ اور پیر کا حکم بسر وچشم بجالائے۔ اور ہر وقت پیر کو اپنے احوال کا ناظر سمجھے۔ جو کچھ اُسکے دل میں نیک یا بد خیالات گذریں اُن کا اظہار اپنے پیر سے کرے۔ تاکہ پیر اُسکی تربیت کرسکے۔ اگر مرید کے دل میں ذرہ بھر بھی خیال پیر کے برخلاف ہو تو وُہ مریدِ صادق نہیں کہلا سکتا۔

مُراد | مراد وہ ہے جِسکی رضا کا شیخ متلاشی ہو۔ اس کی ہر لغزش سے بلامؤاخذہ اُسے مطلع کرے۔ اور اُس کی تھوڑی سی عبادت کو زیادہ سمجھ کر قبول کرے۔ مطلب یہ کہ مرید محب ہے اور مراد محبوب۔ مرید طالب ہے اور مراد مطلوب۔

پیر | حضرت خواجہ نصیرالدین محمود چراغ دہلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ پیر وہ ہے جسے مرید کے باطن پر تصرف حاصل ہو اور ہر لحظ اور ہر گھڑی مرید کی ظاہری اور باطنی مشکلات کو معلوم کرکے حل کرسکے۔ اور اُس کے آئینۂ باطن کو صاف کرسکے۔ اگر یہ کام کرنے کی قابلیت اُس میں ہے تو پھر وہ پیر طریقت کہلانے کا مستحق ہے ورنہ نہیں۔

کامل | اصطلاحِ صوفیہ میں کامل اُسکو کہتے ہیں جو خود تو صاحب کمال ہو مگر کسی کو باطنی فائدہ نہ پہنچا سکے۔

اکمل | وہ ہے کہ خود بھی صاحب کمال ہو اور فیضانِ باطنی و ہدایتِ ظاہری سے اوروں کو بھی فائدہ پہنچا دے۔ یہ کامل سے بدرجہا بہتر و بزرگ ہوتا ہے۔

Marfat.com

مکمل | وہ ہے جو مشیتِ ایزدی اور تقدیرِ الٰہی کے موافق اور لوگوں کو بھی کامل بنادے اور جو کرامات و مکاشفات اپنی ذات میں رکھتا ہو مرید کو بھی عطا فرماوے۔ ایسا شخص کامل و اکمل سے مکرم و معظم ہوتا ہے۔ (قادری)

قلندر | یہ سریانی زبان کا لفظ ہے اور خدا تعالےٰ کے ناموں سے ایک نام ہے۔ قلندر وہ ہے کہ تجرید و تفرید میں یکتا اور بے پرواہو۔ اور تمام عالم کا حال اُس پر آئینہ ہو۔ اور جو وصف عارفوں میں ہونا چاہیئے اُس میں ممثل ہو۔ مگر شرط یہ ہے کہ مجذوب بھی ہو اور سالک بھی جیسے حضرت شیخ شرف الدین ابو علی قلندر پانی پتی قدس سرہ تھے۔ (ارمغان)

صاحبِ آئینہ تصوف نے لکھا ہے کہ قلندر دو قسم ہوتے ہیں۔

۱۔ قلندر مہری۔ یہ آبادی میں رہتا ہے اور لوگوں کے ہاتھوں سے کھاتا پیتا ہے۔

۲۔ قلندر قہری۔ یہ جنگل میں رہتا ہے اس کو کھانے پینے کی احتیاج کم ہوتی ہے لوگ اس کو مست کہتے ہیں۔ شطحیات بولتا ہے۔

صاحبِ انوار العارفین نے لکھا ہے کہ یہ جو بعض قلندروں سے من حیث الظاہر ترکِ فرائض وقوع میں آتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے اُن کو مرتبہ روحی عطا فرمایا ہوتا ہے۔ اور اُن کو تجسدِ ارواح کی قوت عطا ہوتی ہے کہ وہ ایک وقت میں کئی جگہ پر ظہور فرما سکتے ہیں۔ ممکن ہے کہ ایک جگہ پر وہ عوام کے روبرو ترکِ فرائض کر رہے ہوں۔ اور دوسری جگہ پر اُسی وقت فرائض بجا لا رہے ہوں۔

خضرِ وقت | وہ ہے کہ اُس پر حضرت خضر علیہ السلام کی طرح علمِ لدنی منکشف ہو اور اسرارِ الٰہی سے واقف ہو۔ اور جس پر ایک نظر ڈالے اُس کو کامل کر دے مگر ایسے لوگ تھوڑے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت خواجہ باقی باللہ دہلوی قدس سرہ تھے۔

Marfat.com

صوفی ابوالوقت | وہ ہے کہ ظاہر و باطن کی صفائی رکھتا ہو اور وقت کا پابند نہو۔ یعنی حالت پر قادر ہو جب چاہے طاری کرلے اور جب چاہے دور کر دے۔ اور ہوش میں آجائے۔ یہ صوفی ابن الوقت سے بدرجہا اعلےٰ ہوتا ہے۔ یہ درجہ حضرت سلطان بایزید بسطامی قدس سرہ کو حاصل تھا۔ (ارمغان)

صوفی ابن الوقت | وہ ہے کہ جس کا ظاہر و باطن صاف ہو اور وقت کا پابند ہو۔ جب کوئی حال باریتعالیٰ کی طرف سے اُس پر وارد ہو تو مدہوش و بیخبر ہو جائے۔ جیسے کسی کو لرزہ اور بخار چڑھتا ہے اور وہ بے اختیار ہو کر اُس کو دور نہیں کر سکتا۔

مجذوب | مجاذیب کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔

۱ مجذوبِ ازلی۔ اِس کو مجذوبِ وہبی بھی کہتے ہیں۔ یہ وہ ہے کہ روزِ میثاق الست بربکم (الاعراف ع ۲۲) کی صدا سنکر اور بلیٰ کہکر حضرت ربّ العزت کے مشاہدۂ جمال لایزال سے مست ہو گیا۔ اور تمام شہواتِ دُنیوی و لذاتِ اُخروی کو دل سے دور کر دیا۔ جب عالمِ ارواح سے عالمِ اجساد میں آیا تو اُسی طور پر بیخبر رہا۔ نیز عالمِ برزخ میں بھی مست الست جائے گا۔

ے

چندار ایں کہ مہرت از دلِ عاشق رود ہرگز — چو میرد مبتلا میرد چو خیزد مبتلا خیزد

مگر یہ مجذوب مقامات و منازلِ سیر و سلوک سے ناواقف ہوتا ہے۔ ہاں جسقدر روزِ اوّل سے اُس کو معلوم ہو گیا اُسی منزل پر مستقر رہا۔ اور اکثر مجذوبوں کو مکاشفہ کونی ہوتا ہے نہ مکاشفہ ذاتی۔

۲ مجذوبِ کسبی۔ اِس کو مجذوبِ بے اختیاری بھی کہتے ہیں۔ یہ وہ ہے کہ عالمِ اجسام کے اندر بالکل ہوشیار آیا۔ اور مدت تک سمجھ بوجھ میں رہا۔ مگر اتفاقاً کسی

Marfat.com

کامل کا مرید ہوا اور مرشد نے اپنے خاندان کے موافق تعلیم و تلقین فرمائی۔ مگر جب سلطان الاذکار کی نوبت پہنچی اور ہر جانب سے غلبۂ انوار ہوا تو بے اختیار ہو کر ہوش و خرد کے جامہ سے باہر نکل آیا۔ اگر سلطان الاذکار کا متحمل ہوتا تو سالکوں میں سے ہوتا۔ (ایضاً)

صاحب مخزن الاسرار الالٰہیہ میں لکھا ہے کہ ایک طائفہ اولیاء اللہ کا مجاذیب اور قلندر ہیں جو جناب سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اُن کے حواس ظاہری اور ہاتھ پاؤں باندھ کر ایک پیالہ جس میں سُرخ رنگ کا شربت خوشبوناک اور لذیذ ہو پلایا جاتا ہے۔ اور محض نور کیطرف متوجہ کئے جاتے ہیں۔

سالک | راہ چلنے والے کو کہتے ہیں۔ اور سلوک یہ ہے کہ جو کچھ مقسوم میں ہے۔ بزرگوں کی تعلیم و تلقین سے آہستہ آہستہ حاصل ہوتا جاتا ہے۔ اور جیسے راہبر چلتا چلتا منزل مقصود تک پہنچ جاتا ہے ایسے ہی سالک اپنے راہبر کی ہدایت پر تمام منازلِ سلوک طے کرکے واصل مقصود ہو جاتا ہے۔ اور کسی کو یکایک مل جانا تقدیری امر ہے اور سلوک کے خلاف ہے۔ (ایضاً)

صاحبِ مخزن الاسرار الالٰہیہ نے لکھا ہے کہ جسوقت عارف کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضور ہوتا ہے اگر مجذوب بنانا ہو تو سرخ رنگ کا پیالہ۔ اور اگر سالک بنانا ہو تو سفید رنگ کا شربت پلاتے ہیں۔ کسی کو ایک پیالہ کسی کو زیادہ حسبِ ظرفِ برداشت عطا ہوتے ہیں۔

فصل پنجم

اس فصل میں اولیاء اللہ رحمہم اللہ کے خوارق و کرامات کا امکان و اثبات نقلی و عقلی دلائل

Marfat.com

وعقلی دلائل سے کیا گیا ہے۔

کرامت | کرامت کا لغوی معنے بزرگی ہے۔ اصطلاح صوفیہ رحمہم اللہ میں خرقِ عادت کام کو جو کسی بزرگ یا ولی کے ہاتھ سے ظاہر ہو کرامت کہتے ہیں۔ ہمارا مشاہدہ ہے کہ امراء وسلاطین کے مقربین کو وہ کچھ اقتدارات حاصل رہتے ہیں جو دوسروں کو حاصل نہیں ہوتے۔ اُن کے معلومات کا بھی یہی حال ہے۔ کہ اُن کو بادشاہوں کے پاس کی وہ چیزیں معلوم رہتی ہیں جن سے دوسرے لوگ بیخبر ہوتے ہیں۔ اگر اولیاء کا تقرب خدا تعالیٰ کے ساتھ اسیطرح سمجھ لیا جائے تو اُن کے مافوق العادت کرامات وتصرفات اور اُن کے علوم ومعارف کا انکشاف ہوسکتا ہے۔ اللہ سبحانہٗ نے جب اپنے کسی بندے کو وہ خصوصیت عنایت فرمائی جو دوسروں کو حاصل نہیں۔ اور اُس کو اپنے اسرار پر مطلع کیا۔ اور حجابِ بُعد اُٹھا دیا اور بساطِ قُرب پر بٹھلایا تو اُس کو خوارق عادات سے مشرف فرما دینا کوئی امر بعید نہیں۔

غذائے رُوح | نیز یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ افعال کا صدور روح کی وجہ سے ہوتا ہے۔ محض بدن سے جس میں روح نہو کوئی فعل صادر نہیں ہوسکتا۔ اور خداوند تعالےٰ کی معرفت کو روح کے ساتھ ایسا ہی تعلق ہے جیسا کہ روح کو بدن کے ساتھ۔ یعنی روح کی قوت اور اسکی زندگی وقیام، معرفتِ آلٰہی کی بدولت ہے۔ جس کو معرفتِ آلٰہی حاصل نہیں اللہ تعالےٰ نے اُس کو اصحابِ قبور کے لقب سے یاد فرمایا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے تھے ابیت عند ربی هو یطعمنی ویسقینی۔ یعنی میں اپنے پروردگار کے پاس رات گذارتا ہوں وہ مجھے کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔

Marfat.com

اِس کا مطلب بھی یہی ہے کہ حضور علیہ السلام کو جو معرفت حاصل تھی۔ وہ خود زوج کی غذا اور اُس کی تقویت کا باعث ہوتی تھی۔ اسی لئے آپ فرماتے تھے ایکم مثلی یعنی مجھ میں جو طاقت ہے وہ تم میں سے کس کو حاصل ہے؟

قوتِ قلب | جس شخص کا علم زیادہ ہوتا ہے اُس کے قلب میں قوت زیادہ اور ضعف کم پایا جاتا ہے۔ یعنی قوتِ قلب بقدرِ علم ہوتی ہے۔ پھر جس کو مغیبات اور اسرارِ آلٰہی کا علم ہو اُس کے قوتِ قلب کا کیا اندازہ ہو سکتا ہے؟ حضرت شاہِ ولایت علی المرتضٰے کرم اللہ وجہہٗ نے خیبر کے دروازہ کو اکھیڑا اور اس کو سپر بنا کر تمام دن جہاد میں مصروف رہے تھے۔ اس فوق العادت کرامت کی نسبت آپ خود فرماتے تھے۔ واللہِ ما قلعتُ باب خیبرَ بقوۃٍ جسدانیۃٍ ولکن بقوۃٍ ربانیۃٍ۔ یعنی خدا کی قسم میں نے خیبر کے دروازہ کو قوتِ جسمانی سے نہیں اکھیڑا بلکہ قوتِ ربانی کے ذریعہ اکھیڑا ہے۔

ثمراتِ قربِ نوافل | اسی طرح جس شخص کی عبادات اور پابندیٔ طاعات اس درجہ ہو کہ اُس کی نظر عالمِ اجساد سے منقطع ہو جائے اور اُس کی آنکھیں عالمِ کبریائی کے انوار سے منور ہوں تو اُس کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جیسا کہ حدیثِ قدسی میں ہے،

مایزال عبدی یتقرب الیّ بالنوافل حتیٰ احببتہٗ فاذا احببتہٗ فکنتُ سمعہ الذی یسمع بہٖ وبصرہ الذی یبصر بہٖ ویدہ التی یبطش بھا ورجلہ التی یمشی بھا (بخاری بروایت ابی ہریرہ) یعنی جو میرا بندہ میرے ساتھ بذریعہ نوافل قربت حاصل کرتا ہے وہ کچھ ضائع نہیں کرتا بلکہ یہاں تک کہ میں اُس سے محبت کرتا ہوں اور اُس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سُنتا ہے۔ اور اُس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اُس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جنسے

وہ پکڑتا ہے

Marfat.com

وہ پکڑتا ہے۔ اور اُس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔
جب جلالِ الٰہی کا نور اُس کے کان بن جائے تو لابدی بات ہے کہ وہ سرّ و جہر سب کو سُنے گا۔ اور وہی نور جب اُس کی آنکھ ہو جائے تو نزدیک و دور سب کچھ دیکھے گا۔ اور جب وہ نور ہاتھ بن جاوے تو وہ ایسے ایسے کام کرے گا جن پر دوسرے لوگ قادر نہ ہو سکیں۔ اور جب وہ نور پاؤں بن جائے تو پانی پر چلنا یا مسافتِ بعیدہ کو تھوڑی مدت میں طے کرنا آسان ہو جائے گا۔ بس یہی کرامت ہے۔

کرامت کا ثبوت قرآن سے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں چند واقعات ایسے بیان فرمائے ہیں جن سے کرامتِ اولیاء کا قوی ثبوت ملتا ہے۔

۱ آیت شریف۔ کلما دخل علیہا زکریا المحراب وجد عندھا رزقا (آل عمران ع ۴) یعنی جبوقت حضرت زکریا علیہ السلام محراب میں داخل ہوتے تو حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے پاس کھانے کی چیزیں دیکھتے۔

مفسرین نے لکھا ہے کان یری عندھا فاکھۃ الصیف فی الشتاء وفاکھۃ الشتاء فی الصیف یعنی گرمیوں کے میوے سردیوں میں اور سردیوں کے میوے گرمیوں میں اُن کے پاس دیکھتے۔ تو بے موسم میووں کا حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے پاس آنا کرامتِ ظاہر ہے۔

۲ آیت شریف۔ وھزی الیکِ بجذع النخلۃ تُسقط علیکِ رُطبًا جَنیًّا (مریم ع ۲) یعنی اے مریم (رضی اللہ عنہا) کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلا۔ وہ تجھ پر تازہ کھجوریں ڈالے گا۔

پس ایک خشک تنے کا حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے ہاتھ سے سرسبز ہو جانا اور تازہ کھجوریں دینا کرامتِ باہر ہے۔

Marfat.com

۳ اصحابِ کہف کا مدت دراز تک سو جانا اور انقلابِ زمانہ سے اُن کے وجود میں کچھ تغیر نہ ہونا۔ اور اُن کا کروٹیں بدلنا۔ اور کتے کا اُن سے کلام کرنا ونقلبہم ذات الیمین وذات الشمال وکلبہم باسط ذراعیہ بالوصید (الکہف ع ۳)

یہ سب امورِ خرقِ عادت ہیں۔ اور چونکہ اصحابِ کہف نبی نہیں تھے۔ اس لئے ماننا پڑتا ہے کہ یہ کرامت ہے۔

۴ حضرت سلیمان علیہ السلام کو شہر سبا سے جب تختِ بلقیس منگوانے کی ضرورت پیش آئی تو حاضرین سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم میں سے کون ہے جو اُس کا تخت اُس کے آنے سے پہلے لا حاضر کرے؟ تو ایک عفریت (جن) نے کہا کہ میں آپ کے جگہ سے اُٹھنے سے پہلے لا سکتا ہوں۔ اُسی وقت ایک ولی اللہ جنکا نام بقولِ مفسرین آصف بن برخیا تھا بول اُٹھے کہ انا اٰتیک بہٖ قبل ان یرتد الیک طرفک (النمل ع ۳) یعنی میں آپ کے آنکھ جھپکنے سے پہلے لا سکتا ہوں۔ چنانچہ وہیں حاضر کر دکھایا۔

پس حضرت آصف کا بڑے تخت کو اٹھا لانا اور مسافتِ بعیدہ کو طرفۃ العین میں طے کرنا بہت بڑی کرامت ہے۔ اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا حضرت آصف کے دعوٰی پر متغیر و متعجب نہ ہونا ظاہر کرتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو بھی اولیاء رحمہم اللہ کی کرامات کا یقین تھا۔ نیز اُن سے امداد لینے کو بھی جائز سمجھتے تھے۔

کرامت کا ثبوت حدیث سے احادیث کثیرہ سے کرامات کا ثبوت ملتا ہے۔ مشکوٰۃ شریف ربع چہارم میں باب المعجزات کے بعد باب الکرامات موجود ہے جس میں کراماتِ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا تذکرہ ہے۔ اُن میں سے صرف ایک حدیث یہاں نقل کی جاتی ہے۔

Marfat.com

۱ حدیث شریف - عن انس بن مالکؓ انّ اُسَید بن حُضَیر و عبّاد بن بشیر
تحدثا عند النّبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم فی حاجۃٍ لھما حتیٰ ذھب من اللیل
ساعۃ فی لیلۃ شدیدۃ الظّلمۃ ثمّ خرجا من عند رسول اللہ صلّی اللہ
علیہ وسلّم ینقلبان وبید کلّ واحد منھما عصیّۃ فاضاءت عصا
احدھما لھما حتیٰ مشیا فی ضوئھا حتیٰ اذا افترقت بھما الطّریق اضاءت
للآخر عصاہ فمشی کل واحد منھما فی ضوء عصاتہ حتی بلغ اھلہ (بخاری)

یعنی ایک رات اسید بن حضیر اور عبّاد بن بشیر رضی اللہ عنہما کسی حاجت کیلئے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں رات کا بہت حصّہ گذر جانے تک گفتگو کرتے رہے۔ پھر اجازت لیکر گھروں کو روانہ ہوئے۔ سخت اندھیرا تھا۔ دونو کے پاس ایک ایک لاٹھی تھی۔ پس ایک کی لاٹھی مشعل کیطرح روشن ہوگئی اور وہ دونو اُس کی روشنی میں چلنے لگے۔ جب اُن کے راستے جدا ہوئے تو دوسری لاٹھی بھی روشن ہوگئی اور وہ دونو حضرات اُسی اُجالے سے اپنے اپنے گھروں میں پہنچ گئے۔

پس لاٹھیوں کا روشن ہوجانا ہر دو اصحاب کی اظہر من الشمس کرامت ہے۔

ایسا ہی۔

۲ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر میں طعام کا سہ چند بڑھ جانا۔ (صحیحین)

۳ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا خطبۂ جمعہ میں ساریہ امیر لشکر کو آواز دینا۔ اور اُن کا سننا اور دشمن پر فتح پانا۔ (دلایل النبوۃ بیہقی)

۴ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ مولےٰ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارضِ روم میں شیر سے ملاقی ہونا اور شیر کا اُن کو لشکر میں پہنچا دینا۔ (مشکوٰۃ بحوالہ شرح السنہ بغوی)

Marfat.com

۵ حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ شاہِ حبش کی قبر پر نور کا ظاہر ہونا۔ (سنن ابی داؤد)

۶ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی بددعا سے اروٰے بنت اوس کا جھوٹ کی پاداش میں اندھا ہو جانا اور گڑھے میں گر کر مرنا۔ (صحیحین)

۷ حضرت خُبَیب بن عدی رضی اللہ عنہ کا مشرکین مکہ کے ہاں قید ہونا اور اُن کو غیب سے بے موسم انگوروں کا ملنا۔ (الفرقان بین اولیاء الرحمٰن واولیاء الشیطان۔ للشیخ ابن تیمیہ حرانی)

۸ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ پر فرشتوں کا سلام کرنا۔ (الفرقان)

۹ حضرت عامر بن فہیرہ شہید رضی اللہ عنہ کی نعش کا لوگوں کے روبرو آسمان پر اٹھایا جانا۔ (الفرقان)

۱۰ حضرت خالد سیف اللہ رضی اللہ عنہ کا کفار کی التماس پر زہر پی جانا اور سلامت رہنا۔ (الفرقان)

۱۱ حضرت علاء الحضرمی رضی اللہ عنہ عامل بحرین بعہد نبویؐ کا بمعہ لشکر دریا پر سے گذر جانا اور گھوڑوں کے سموں کا پانی سے تر نہ ہونا۔ (الفرقان)

۱۲ حضرت ابو مسلم خولانی رضی اللہ عنہ کو اسود عنسی مدعی نبوت کذاب کا آگ میں ڈالنا۔ اور آگ کا اُن پر سرد ہو جانا۔ (الفرقان)

یہ سب کچھ از قبیل کرامات ہے۔ اسی طرح کتبِ احادیث و آثار و تاریخ میں صحابہ کرام و تابعین عظام رضوان اللہ علیہم کے خوارق و کرامات کے مفصل تذکرے ہیں۔

کرامت کا ثبوت تصوف سے

اہلِ تصوف کے نزدیک سالک جب مقاماتِ سلوک طے کرتا ہے اور مجاہدات و ریاضات سے اپنے نفسانی اوصاف کو دُور کرتا ہے تو اُس کو اسماء و صفاتِ الٰہیہ کے حقائق کا انکشاف ہونے لگتا ہے۔ اور تجلیاتِ انوارِ ذات اُس کے قلب پر متجلی ہوتے ہیں اُسوقت اُس کو مراتبِ قُرب

Marfat.com

قُرب میں عروج و نزول ہوتا رہتا ہے۔

حضرت امامِ ربانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہٗ لکھتے ہیں۔ "جب عارف نزول کرکے عالمِ اسباب میں اُتر آتا ہے تو اشیاء کے وجود کو اسباب سے وابستہ معلوم کرتا ہے۔ اور مسبّب الاسباب کے فعل کو اسباب کے پردے کے پیچھے دیکھتا ہے۔ اور جب عروج کرکے عالمِ اسباب سے اوپر جاتا ہے تو اُسکی نظر صرف مسبّب الاسباب کے فعل پر ہوتی ہے اور مسبّب الاسباب کے فعل پر نظر ہونے کے باعث تمام اسباب اُس کی نظر سے مرتفع ہو جاتے ہیں۔ پس حق تعالیٰ اُن میں سے ہر ایک کے ساتھ اُس کے ظنّ کے موافق علیٰحدہ علیٰحدہ معاملہ کرتا ہے۔ اسباب کو دیکھنے والے کا کام اسباب پر ڈال دیتا ہے۔ اور وہ جو اسباب کو نہیں دیکھتا اُس کا کام اسباب کے وسیلہ کے بغیر مہیا کر دیتا ہے۔ حدیثِ قدسی انا عند ظنّ عبدی بی اِس کی مؤید ہے۔" (مکتوباتِ امامِ ربانی دفتر اوّل مکتوب دوصد و شانزدہم ۲۱۶)

پس جب عارف کا عروج عالمِ اسباب سے بلند واقع ہو تو خرقِ عادت کا ظاہر ہونا کوئی مشکل نہیں۔

کرامت کا ثبوت حکمت سے | قوانینِ حکمت میں بتلایا گیا ہے کہ جوہرِ روح جنسِ اجسام سے نہیں۔ اجسام پر تفرّق و اتصالِ کون و فساد طاری ہوتے ہیں ارواح پر یہ تغیّرات واقع نہیں ہوتے۔ بلکہ ارواح جواہرِ ملائکہ اور سکانِ عالمِ سماوی کی جنس سے تسلیم کئے گئے ہیں۔ مگر فرق اتنا ہے کہ ارواح کا تعلق اِس جسمِ عنصری کے ساتھ رکھا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے اِس کی ساری کوشش جسم کی تدبیر اور اس کی صلاح و بہبودی میں صَرف ہوتی ہے اور رُوح کا تعلق جس درجہ جسد کے ساتھ ہوگا اُس کا اِستغراق جسد اور اس کی تدابیر میں بڑھتا جائے گا۔ اور

Marfat.com

اس کا لابدی نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ اپنے وطنِ اصلی اور جوہرِ ذاتی کو بھول جائے گا۔ اور اس میں ضعف بڑھے گا۔ لیکن جو مقدس ہستیاں کہ رات دن خداوند تعالےٰ کی معرفت اور اُس کا تقرب و معیت حاصل کرنے میں مصروف ہیں۔ اور جسمِ عنصری کی پرداخت وغیرہ اُن کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ اور اُن کی اصلی قوت برقرار رہتی ہے۔ اور انوارِ عالمِ قدس اُن پر فائز ہوتے رہتے ہیں۔ اِن انوار اور مافوق العادت قوت کی بنا پر اُن سے جو خوارق عادات صادر ہوں اُسی کو کرامت کہتے ہیں۔

مراتبِ ارواح فرشتوں کے مراتبِ قوت وغیرہ کے لحاظ سے ارواح کے بھی اقسام ہیں۔ کوئی روح قوی ہے کوئی ضعیف۔ کوئی نورانی ہے کوئی مکدر۔ ارواح کا ایسا اختلاف روحِ انسانی میں ہی منحصر نہیں بلکہ ارواح فلکی اور ملکی میں بھی ایسا ہی اختلاف واقع ہے۔ خداوند تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے بارہ میں فرمایا ہے انہ لقول رسول کریم ذی قوۃ عند ذی العرش مکین مطاع ثم امین۔ (تکویر) یعنی یقیناً یہ قرآن ایک مکرم قاصد کی زبانی بھیجا گیا ہے جو قوت والا، اور صاحبِ عرش کے پاس رہنے والا، مطاع، اور امانتدار ہے۔ یہ اوصاف ایک جلیل القدر فرشتہ کی شان میں تھے۔ بعض دوسرے ملائکہ علیہم السلام کی نسبت وارد ہے۔ وکم من ملک فی السمٰوٰت لا تغنی شفاعتہم شیئاً (النجم ع ۲) یعنی آسمانوں میں کئی فرشتے ایسے بھی ہیں کہ اُن کی سفارش سے کسی قسم کا مقصد حاصل نہیں ہوسکتا۔ اِن دونو آیاتِ بینات کو غور سے پڑھا جائے تو معلوم ہوگا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام اور ان فرشتوں میں جن کا ذکر دوسری آیت میں آیا ہے کتنا فرق ہے۔ بزرگی، قوت، قرب، سیادت، امانت

کیسے اوصاف

Marfat.com

کیسے اوصافِ جلیلہ ہیں جو دوسرے فرشتوں میں اس درجہ کے نہیں۔
اسیطرح ارواحِ انسانی کا حال ہے۔ جب کسی شخص کی روح ابتدائے آفرینش سے ہی قوی ہونے کے باوجود ریاضت، عبادت، تقویٰ، طہارت کی جانب مائل ہو تو عالمِ کون و فساد کا غبار اُس کے چہرے پر کب باقی رہ سکتا ہے؟ اور ایسے انسانِ کامل و مکمل کے ذریعہ خوارق عادات کا ظہور کیا مشکل ہے؟

کرامت کا ثبوت سائنس سے | زمانہ موجودہ میں علمِ سائنس روز افزوں ترقی پر ہے۔ جن واقعات کو پُرانا فلسفہ ناممکن قرار دیتا تھا۔ وہ آج تازہ ترین ترقیاتِ سائنس کی رُو سے ممکنات معلوم ہونے لگ گئے ہیں۔ کرامات کے خلاف ہمیشہ یہی اعتراض کیا جاتا ہے کہ وہ اسباب اور اُن کے اثرات قانون کے خلاف ہیں۔ لیکن زمانہ حال کے مشہور و معروف سائنسدان ڈاکٹر رچرڈ نے اپنی معرکۃ الآرا کتاب موسوم بہ خیالی اور عملی مذہب کی چار جلدوں میں اس بات پر بحث کی ہے کہ سائنس آگے سے زیادہ اس امر کو محسوس کر رہا ہے کہ کئی ایک اسباب ایسے ہیں جنکی علتیں معلوم نہیں ہوئی ہیں۔ اور ہو سکتا ہے کہ کرامات نامعلوم اسباب کا منطقی نتیجہ ہوں۔ اور بہت سے دوربین اشخاص نے اس بات کا اعتراف کر لیا ہے کہ ہر ایک چیز کرامت ہے۔ کیونکہ کسی چیز کی نسبت بھی قطعی رائے نہیں لگائی جا سکتی کہ یہ ضرور بالضرور فلاں اثر کا نتیجہ ہے۔ اور فلاسفر ہوم نے بہت مدت ہوئی یہ حقیقت منکشف کی تھی کہ کوئی سبب کسی اثر کی تشریح نہیں کر سکتا۔ اور یہ بات بھی غلط ہے کہ جو چیزیں ایکدوسرے کے بعد ظہور میں آئیں اُن کے لئے یہ ضرور ہو کہ اُن کا آپس میں علت و معلول کا ہی تعلق ہو۔ انسانی نکتہ نظر سے یہ بات بالکل ایک کرامت ہے۔ اور انسان حقیقتِ اشیاء کو اسی حالت میں سمجھ سکتا ہے

Marfat.com

کہ وہ ہمیشہ ایک حالت میں رہیں۔ اور اُن میں کسی اعتبار سے بھی کوئی تبدیلی نمودار نہ ہو۔ ورنہ ساری کائنات ہی کرامت ہے۔ کیونکہ اس امر کی کوئی ضرورت محسوس نہیں ہوتی کہ سرے سے کائنات کا سلسلہ ہی کیوں قائم ہے؟ دنیا کسطرح نیست سے ہست ہوگئی۔ یہ نہایت ہی حیرت انگیز کرامت ہے۔ آج سائنس اس بات کو ٹھکرا رہا ہے کہ اس کائنات کے پیچھے کوئی ایسا چشمہ یا ذخیرہ ضرور موجود ہے جس میں سے اِسے ہر دم نیا سامان وصول ہو رہا ہے۔ ہم جن اشیاء کو کرامت سمجھتے ہیں وہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ وہ اُن قوانین کا نتیجہ ہیں جو ہمیں معلوم نہیں ہیں۔

جناب میر ولی اللہ صاحب ایبٹ آبادی نے ایک نظم بعنوان معجزہ اس موضوع پر بہت اچھی لکھی ہے۔ وہو ہذا۔

نظم

ز سحرِ فلسفہ منکر ز معجزہ باشی — وگرنہ جانِ تو خود از قبیلِ معجزہ است
یکے بچشمِ خرد بیں کہ گرم و سردِ جہاں — بہار و فصلِ خزاں بر سبیلِ معجزہ است
نظامِ شمس و قمر اختلافِ لیل و نہار — بہر چہ دیدہ کشائی دلیلِ معجزہ است
کسے بحالِ دلِ خویش ننگرد زیں رہ — بہر کجا نگری قال و قیلِ معجزہ است
بشق بحر نظر داری و نمے بینی — کہ بحر قطرۂ از سلسبیلِ معجزہ است
ترا خلاف بمعراجِ انبیاست چرا — بداں کہ ایں ہمہ قدرِ قلیلِ معجزہ است

بمعجزاتِ پیمبر ہمیکنی بازی
چرا بمعجزۂ عقلِ خویش مے نازی

فصل ششم

اس فصل میں بیعتِ طریقت کے دلائل و اقسام و مسائل کا بیان کیا گیا ہے۔

بیعت کا ترجمہ

Marfat.com

بیعت کا ترجمہ | بیعت کا معنے لغت میں معاہدہ اور معاقدہ ہے۔ متکلمین کی اصطلاح میں خلافت کا عہد کرنا مراد ہے۔ یعنی جو بیعت صحابہ کبار رضی اللہ عنہم نے کی تھی۔ اور وہ بیعت خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم کی خلافت کے بارہ میں ہوئی تھی۔ اُس سے یہ مقصود تھا کہ صحابہ کبار رضی اللہ عنہم نے یہ عہد کیا کہ ہم لوگ خلافت کے احکام کو جاری کریں گے۔ اور یہ بیعت آیت شریف لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ (الفتح۔ع ۳) سے ثابت ہے۔

صوفیہ رحمہم اللہ کی اصطلاح میں بیعت اس کو کہتے ہیں کہ مرید اپنا عقیدت کا ہاتھ مرشد کے ارشاد کے ہاتھ کے ساتھ منعقد کرے۔ اور یہ انعقاد مرشد کے واسطے سے مرشد کے مرشد کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور علیٰ ہذا القیاس یکے بعد دیگرے یہ انعقاد حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کے ساتھ ہوجاتا ہے۔ اور بواسطہ حضرت علی المرتضےٰ کرم اللہ وجہہٗ کے اس بیعت کا انعقاد حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوجاتا ہے۔ اور یہ بیعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فعل سے ثابت ہے۔ (فتاوےٰ عزیزیہ جلد اوّل)

بیعت کے اقسام | حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہٗ کتاب قول الجمیل میں لکھتے ہیں کہ بیعت پانچ قسم ہے اوّل بیعتِ خلافت۔ دوم بیعتِ اسلام۔ سوم بیعت تمسک بحبل التقوےٰ۔ چہارم بیعتِ ہجرت۔ پنجم بیعت توثق فی الجہاد۔

ان میں سے بیعت تقوےٰ کو صوفیائے کرام رحمہم اللہ نے اپنے لئے شعار بنایا اور اس طریقہ مسنونہ کو عام رواج دیا۔ اس کی بھی تین قسمیں ہیں۔

۱ بیعتِ توبہ۔ یعنی گناہوں سے توبہ کرنی۔ یہ بیعت عام ہے ہر مسلمان کیواسطے یعنی جس سے چاہے بیعت کرے اور جو چاہے بیعت لیوے۔

۲ بیعتِ تبرک۔ یعنی برکت حاصل کرنے کے ارادہ سے صالحین کے سلسلہ میں داخل

Marfat.com

ہونا۔ یہ بمنزلہ سلسلہ اسنادِ حدیث ہے کہ اس میں برکت ہے۔ یہ بھی عام ہے۔

۳ بیعت تحکیم۔ اس کو بیعت تاکد عزیمت بھی کہتے ہیں۔ یعنی ظاہر و باطن سے اوامرِ الٰہی پر کاربند رہنے اور منہیات سے بچنے کا عزم مصمم کرنا۔ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے دل کی تعلیق کا پختہ ارادہ کرنا۔ اور اپنے شیخ کو اپنے اوپر حاکم کرنا کہ وہ جس طرح چاہے تعلیم طریقت و تہذیب اخلاق میں محنت کروائے۔ یہی قسم اصل تصوف ہے۔ اور اربابِ ارادت کے واسطے خاص ہے۔

بیعت کے دلائل قرآن سے اللہ تعالیٰ نے کئی جگہ قرآن مجید میں بیعت کا اور صحبتِ صالحین کا تذکرہ فرمایا ہے۔ ازانجملہ چند دلائل یہ ہیں۔

۱ آیت شریف۔ انّ الذین یبایعونک انّما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم فمن نکث فانما ینکث علیٰ نفسہ ومن اوفی بما عٰھد علیہ اللہ فسیؤتیہ اجرًا عظیمًا (الفتح ع ۱) یعنی بیشک وہ لوگ جنہوں نے (اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تجھ سے بیعت کی۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے بیعت کی ہے۔ اُن کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے۔ جس نے بیعت کرکے توڑ دی پس اُس نے اپنی جان کو توڑ دیا اور جس شخص نے اس عہد کو پورا کیا جو خدا تعالےٰ سے کرلیا ہے تو عنقریب اللہ تعالےٰ اُسے بہت بڑا اجر دے گا۔

۲ آیت شریف۔ لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ فعلم ما فی قلوبہم فانزل السکینۃ علیہم (الفتح ع ۲) یعنی بیشک اللہ تعالےٰ مومنوں پر راضی ہوگیا جب وہ (اے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) درخت کے نیچے بیٹھ کر تجھ سے بیعت کر رہے تھے۔ اور اُس نے اُن کی دلی عقیدت کو جان لیا اور اُن پر تسکین و اطمینان نازل فرمایا۔

۳ آیت شریفہ

Marfat.com

۳ آیت شریف - یاایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ وجاھدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون (المائدہ ع ۶) یعنی اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اُس کی طرف کوئی وسیلہ تلاش کرو اور اُس کے رستہ میں جہاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

یہاں وسیلہ سے مُراد حسب تصریح شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی قدس سرہ ذاتِ مرشد ہے۔ اور جو لوگ وسیلہ سے قرآن پاک یا حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مراد لیتے ہیں۔ اُن کے جواب میں حضرت شاہ صاحب موصوف قدّس سرّہٗ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اِس آیت میں مومنوں کو خطاب کرکے وسیلہ کی تلاش کا حکم فرمایا ہے اور جب تک کوئی شخص قرآن مجید یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہ رکھتا ہو وہ مومن نہیں ہو سکتا۔ پس وسیلہ وہ ہے جو ان سے علاوہ ہو۔ اور وہ ذاتِ مرشد ہے۔

تفسیر روح البیان میں مذکور ہے واعلم ان الآیۃ الکریمۃ صرحت بالامر بابتغاء الوسیلۃ ولابد منہا البتۃ فان الوصول الی اللہ تعالیٰ لایحصل الا بالوسیلۃ وھی علماء الحقیقہ ومشائخ الطریقۃ (قال الحافظ)

قطع ایں مرحلہ بے ہمرہی خضر مکن ظلمات ست بترس از خطرِ گمراہی

والعمل بالنفس یزید فی وجوھا واما العمل وفق اشارۃ المرشد ودلالۃ الانبیاء والاولیاء فیخلصہا من الوجود ویرفع الحجاب ویوصل الطالب الی رب الارباب قال الشیخ ابوالحسن الشاذلی کنت انا وصاحب لی قد اوینا الی مغارۃ لطلب الدخول الی اللہ واقمنا فیہا ونقول یفتح لنا غدًا او بعد غدٍ فدخل علینا یومًا رجلٌ ذو ھیبۃ وعلمنا انہ من اولیاء اللہ فقلنا لہ

Marfat.com

کیف حالك فقال کیف یکون حال من یقول یفتح لنا غدًا او بعد غدٍ یا نفس
لم لا تعبدین اللہ للہ فتیقظنا وتبنا الی اللہ تعالیٰ وبعد ذٰلك فتح علینا
فلا بدّ من قطع التعلق من کلّ وجہٍ لینکشف حقیقۃ الحال۔ انتہٰ یعنی
واضح رہے کہ اس آیہ کریمہ نے وسیلہ کے طلب کرنے کی صاف طور سے تصریح
کی ہے۔ جس سے ہرگز چارہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وصول الی اللہ بغیر وسیلہ کے ممکن
نہیں۔ اور وسیلہ سے مراد علمائے حقیقت اور مشائخ طریقت ہیں۔ جیسا کہ حضرت
خواجہ حافظ شیرازی قدس سرہٗ نے فرمایا ہے کہ "اس سفر کو حضرت خضر علیہ السلام کی ہمراہی
کے بغیر نہ قطع کر کیونکہ یہاں اندھیرا ہے راہ بھول جانے کا خوف کر" اور نفس کی رائے
پر عمل کرنا اس کے وجود کو زیادہ کرتا ہے۔ لیکن مرشد کے حکم اور انبیاء و اولیاء
علیہم السلام کی دلالت پر عمل کرنے سے نفس اپنے اخلاق ذمیمہ سے خلاصی حاصل
کر لیتا ہے اور حجاب دور ہو جاتے ہیں۔ اور طالب رب الارباب کے ساتھ واصل
ہو جاتا ہے۔ حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی قدس سرہٗ نے فرمایا ہے کہ میں ایک رفیق
کیساتھ ایک غار میں طلب خدا کیواسطے گیا۔ اور ہم آپس میں گفتگو کرتے تھے کہ ہمارا
کام کل یا پرسوں تک ہو جائے گا۔ ایک دن ایک بارعب آدمی ہمارے پاس آیا
اور اس کے بشرہ سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ ولی کامل ہے۔ ہم نے اس کی خدمت میں
عرض کی کہ آپ کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا اس شخص کے حال کا کیا پوچھنا جو کہے
کہ میرا کام کل یا پرسوں تک ہو جائے گا۔ اے نفس تو اللہ کی بندگی اللہ ہی کے واسطے
کیوں نہیں کرتا۔ اس سے ہم ہوشیار ہو گئے اور اللہ کی بارگاہ میں توبہ کی۔ اس کے
بعد ہماری مشکل آسان ہو گئی۔ بیشک جو شخص ہر ایک وجہ سے قطع تعلق کرے
تو اس پر حقیقت حال منکشف ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

۴ آیت شریف ۔ یاایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصّٰدقین۔ (التوبہ ع ۱۵) یعنی اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ رہا کرو۔ صادقین سے مراد صوفیائے کرام رحمہم اللہ ہیں جن کی معیّت وصحبت میں مومنوں کو رہنے کا حکم ہے۔

تفسیر روح البیان میں اِس آیہ کریمہ کے ضمن میں مرقوم ہے۔ الصّادقون ھم المرشدون الیٰ طریق الوصول فاذا کان السّالک فی جملۃ احبابھم ومن زمرۃ الخدّام فی عتبۃ بابھم فقد بلغ محبّتھم وتربیتھم وقوّۃ ولایتھم الیٰ مراتب فی السّیر الی اللہ وترک ماسواہ قال الشیخ الاکبر قدّس سرّہ الاطہر ان لم تجر افعالک علیٰ مراد غیرک لم یصحّ لک انتقال عن ھواک ولو جاھدت نفسک عمرک فاذا وجدت من یحصل فی نفسک حرمتہٗ فاخدمہ وکن فیما بین یدیہ یصرّفک کیف یشاء لاتدبیر لک فی نفسک معہ تعش سعیدًا مبادرًا لامتثال مایأمرک بہٖ وینھاک عنہ فان امرک بالحرفۃ فاحترف عن امرہ لاعن ھواک وان امرک بالقعود فاقعدت عن امرہ لاعن ھواک فھو اعرف بمصالحک منک فاسمع یا بنیّ فی طلب شیخ یرشدک ویعصم خواطرک حتّٰی تکمل ذاتک بالوجود الالٰھی وحینئذ تدبر نفسک بالوجود الکشفی الاعتصامی کذا فی مواقع النّجوم

وفی المثنوی۔

چوں گزیدی پیر نازک دل مباش ۔۔۔ سست ورزیدہ چو آب وگل مباش
چوں گرفتی پیر ہیں تسلیم شو ۔۔۔ ہمچو موسیٰ زیر حکم خضر رو
شیخ را کہ پیشوا و رہبر ست ۔۔۔ گر مریدے امتحاں کردا و خرست

Marfat.com

یعنی پیر صادق وہ لوگ ہیں جو وصول الی اللہ کے طریق کے راہ نما اور ہادی ہیں
اگر سالک راہِ حق اُن کے محبوں میں داخل ہو جائے اور اُن کے آستانوں کا
خادم بن جائے۔ اُس کو اُن کی محبت حاصل ہو جائے گی۔ اور اُن کی تربیت میں
داخل ہو کر سیر الی اللہ اور ترک ماسوا کے درجہ تک پہنچ جائے گا۔ حضرت شیخ اکبر
قدس سرہ فرماتے ہیں کہ اگر تو اپنے تمام امور کو کسی پاک وجود کے امر کے تحت
نہ کرے تو تو ہوا و حرص کے جال سے کبھی رہائی نہیں پا سکتا۔ اگرچہ ساری عمر
اپنے نفس کو مجاہدہ میں ڈالے رکھے۔ پس اگر تجھے کوئی ایسا وجود مل جائے جس کی
تعظیم و تکریم تو اپنے نفس میں پاوے تو اس کی خدمت لازم پکڑ۔ اور اپنے آپ
کو اُس کے سپرد کر دے وہ جس طرح چاہے تجھ میں تصرف کرے۔ تو اپنی سب تدبیریں
چھوڑ دے۔ تیرا اُس کے ساتھ زندگی بسر کرنا عین سعادت ہے۔ تجھے چاہیئے کہ جو وہ
امر کرے فوراً اُس کی تعمیل کرے۔ اور جس بات سے وہ منع کرے اُس سے ہٹ
جائے۔ اگر تجھکو کسب کیلئے حکم کرے تو اس کے حکم سے کسب کر نہ اپنی خواہش
سے۔ اور اگر تجھکو کسب کے ترک کرنے کا حکم دے تو اس کے حکم سے ترک کرے نہ
اپنی مرضی سے۔ کیونکہ وہ تیری بہتریوں کو تجھ سے بہتر جانتا ہے۔ پس اے فرزند
شیخ کی تلاش میں سعی کر جو تیری راہنمائی کرے اور تجھ کو خواطر نفسانی سے بچائے
یہاں تک کہ تیرا نفس پاک ہو جاوے ساتھ وجود ذات کے۔ اسوقت تدبیر کر
اپنے نفس کی ساتھ کشف کے۔

---

۵ آیت شریف۔ فسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون (الانبیاء ع ۱)
یعنی اگر تم کو کسی بات کا علم نہ ہو تو اہل ذکر سے پوچھ لیا کرو۔ یہاں اہل ذکر
سے مراد صوفیائے کرام رحمہم اللہ ہیں جن کا کوئی دم ذکر اللہ سے خالی نہیں جاتا۔

۶۔ آیت شریف

Marfat.com

۶ آیت شریف ۔ واتبع سبیل من اناب الیّ (لقمان۔ع ۲) یعنی اُس شخص کے راستہ کی پیروی کر جو میری طرف جُھکا ہو یعنی اُس نے اپنا دل میری طرف پھیر رکھا ہو۔

تفسیر مدارک میں ہے من اناب الیّ قال عطاء صاحِب مَن تَرٰی علیہ انوار خدمَتِہٖ یعنی عطا تابعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس کے چہرہ پر میری خدمت کا نور نظر آئے تو اُس کی صحبت اختیار کر اور اُس کی خدمت بجا لا۔

اور تفسیر رحمانی جلد دوم میں ہے من اناب الیّ ای رجع الیّ عن کل ما سوای فاخذ منّی العلوم والمعارف یعنی ایسے شخص کی پیروی کر جو میرے سوا سب کچھ چھوڑ کر میری خدمت و اطاعت میں حاضر ہو کر مجھ سے علوم و معارف حاصل کر چکا ہو۔

اور تفسیر نسفی میں ہے واتّبع سبیل من اناب الیّ یعنی من لم یھتد الطریق الی الحق عزوجل فلیتّبع اٰثار الصالحین لتوصلہ برکۃ متابعتھم الیٰ طریق الحق الاتریٰ کیف نفع اتّباع الصالحین کلب اصحاب الکھف حتّیٰ ذکرہ اللہ بالخیر مرارًا وقد قال النبیّ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ھم الذین لا یشقیٰ جلیسھم۔

یعنی آیت مذکورہ میں ہر ایک انسان کے لئے یہ حکم ہے کہ جو از خود (کوشش محنت ریاضت۔ مطالعہ کتب سے) خداوند سبحانہٗ کی طرف راہ نہ پا سکے تو وہ آثار صالحین کی پیروی کرے تاکہ اُس کو اُن کے حق پر چلنے کی برکت حاصل ہو۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اتباع صالحین نے اصحاب کہف کے کُتّے کو کیسا نفع دیا ہے کہ خداوند کریم نے اس کا ذکر خیر کیا ہے۔ اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ لوگ خدا تعالےٰ کے نزدیک اِس رتبہ و عزت کے مالک ہیں کہ اُن کے پاس رہنے والا اُن کے فیض و برکت سے محروم نہیں رہ جاتا۔

بیعت کے دلایل حدیث سے احادیث نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی

Marfat.com

بیعت علی التقوٰے کا کافی ثبوت ملتا ہے۔ ازانجملہ چند دلائل یہ ہیں۔

۱ حدیث شریف۔ عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ابایعکم علیٰ ان لا تشرکوا باللہ شیئاً ولا تسرقو ولا تزنوا ولا تقتلوا اولادکم ولا تأتوا ببھتان تفترونہ بین ایدیکم وارجلکم ولا تعصونی فی معروف فمن وفیٰ منکم فاجرہٗ علی اللہ ومن اصاب من ذٰلک شیئاً فاخذ بہ فی الدنیا فھو کفارۃ لہٗ وطھور ومن ستر اللہ فذٰلک الی اللہ عزوجل ان شاء عذبہ وان شاء غفرلہٗ۔ (کنز العمال جلد ہفتم بحوالہ احمد وبیہقی ونسائی) یعنی حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میں تمہاری اس بات پر بیعت لیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا، چوری نہ کرنا، زنا نہ کرنا، اولاد کو قتل نہ کرنا، کسی پر جھوٹی تہمت نہ لگانا، نیک کام میں میری مخالفت نہ کرنا، جو شخص اس عہد کو پورا کرے گا پس اُس کا اجر اللہ تعالیٰ پر ہے۔ اور جو شخص ان چیزوں میں سے کسی امر کا مرتکب ہو تو وہ اس کی سزا دنیا میں پالے۔ تاکہ اس کا کفارہ ہو اور وہ پاکیزہ ہو جاوے۔ اور جو شخص اس کو چھپا وے گا پس اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔ اگر چاہے تو اس کو عذاب کرے اور اگر چاہے تو بخش دے۔

۲ حدیث شریف۔ عن عوف بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم الا تبایعون علیٰ ان تعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہٖ شیئاً وان تقیموا الصلوٰۃ الخمس وتؤتوا الزکوٰۃ وتسمعوا وتطیعوا ولا تسألوا الناس شیئاً (کنز العمال بحوالہ مسلم ونسائی) یعنی حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا

Marfat.com

کہ فرمایا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کیا تم میری اس امر پر بیعت نہیں کرتے ہو کہ اللہ تعالےٰ کی عبادت کرو۔ اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہ بناؤ۔ اور پانچوں نمازیں ادا کرو۔ اور زکوٰۃ دو۔ اور تابعداری کرو۔ اور اطاعت کرو۔ اور لوگوں سے بیجا سوال نہ کرو۔

۳ حدیث شریف۔ عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من بایعنی علیٰ ھٰؤلاء الآیات قل تعالوا اتل ماحرم ربکم علیکم حتیٰ ختم الآیات الثلاثۃ فمن وفیٰ بھن فاجرہٗ علی اللہ ومن انتقض شیئًا ادرکہ اللہ بھا فی الدنیا کانت عقوبۃ ومن اخرہٗ الی الآخرۃ کان اجرہٗ الی اللہ ان شاء عذبہ وان شاء غفر لہٗ

(کنز العمال جلد سوم بحوالہ مستدرک) یعنی حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو شخص ان تین آیات پر میری بیعت کرے قل تعالوا آخر تک پس جو شخص یہ عہد پورا کرے اس کا اجر اللہ تعالےٰ پر ہے۔ اور جو شخص اس کو توڑ دے اللہ تعالےٰ اس کو دنیا میں بدلہ دیوے گا۔ اور جو شخص اس کو آخرت تک اٹھا رکھے تو اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اس کو عذاب کرے اور اگر چاہے تو اس کو بخشدے۔

۴ حدیث شریف۔ عن سھل بن سعد رضی اللہ عنہ قال بایعت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انا وابوذر وعبادۃ بن الصامت وابو سعید الخدری ومحمد بن سلمۃ والسادس علیٰ ان لا تأخذنا فی اللہ لومۃ لائم۔

(کنز العمال جلد سوم بحوالہ تاریخ ابن عساکر) یعنی حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیعت کی حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میں نے اور حضرت ابو ذر

Marfat.com

غفاری اور حضرت عبادہ بن صامت اور حضرت ابوسعید خدری اور حضرت محمد بن سلمہ
اور ایک چھٹے آدمی نے اس بات پر کہ ہم اللہ تعالیٰ کے احکام میں ملامت کرنے والوں
کی ملامت سے خوف نہ کیا کریں۔

۵ حدیث شریف - عن جریرؓ قال بایعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
علی الصلوٰۃ والنصح لکل مسلم (کنز العمال بحوالہ ابن جریر) یعنی حضرت جریر رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو نماز کی پابندی
اور ہر مسلمان کو نصیحت کرنے پر بیعت کیا۔

۶ حدیث شریف - عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال کنا اذا بایعنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی السمع والطاعۃ یقول لنا فیما استطعتم ستۃ
فانی انام واصلی واصوم وافطر وانکح النساء فاتق اللہ یا عثمان فان لاھلک
علیک حقا وان لضیفک علیک حقا وان لنفسک علیک حقا فصم وافطر
وصل ونم (انتخاب صحاح ستہ) یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
جب ہم حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمانبرداری اور عبادت پر بیعت
کرتے تھے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے تھے کہ جن چیزوں کی استطاعت رکھو تم
چھ چیزیں ہیں۔ پس میں سوتا بھی ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں۔ اور روزہ بھی رکھتا ہوں
اور افطار بھی کرتا ہوں۔ اور نکاح بھی کرتا ہوں۔ پس اے عثمانؓ تم اللہ تعالیٰ سے ڈ
تمہارے اہل کا تم پر حق ہے اور تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے نفس
کا بھی تم پر حق ہے۔ پس روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو اور نماز بھی پڑھو۔ اور
بھی رہا کرو۔

۷ حدیث شریف - عن ابی ھریرۃ وابی خلاد رضی اللہ عنہما قالا قال رسول اللہ صلی

Marfat.com

علیہ وآلہ وسلم اذا رأیتم العبد یعطی زھدًا فی الدنیا وقلۃ منطق فاقتربوا منہ فانہ یلقی الحکمۃ (مشکوۃ بحوالہ شعب الایمان) یعنی حضرت ابوہریرہ وابوخلاد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب دیکھو تم کسی بندے کو جو دنیا میں زاہد اور کم گو ہو تو اُس کے قریب ہو جاؤ کیونکہ وہ حکمت دیا گیا ہے۔

۸ حدیث شریف۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من مات ولیس فی عنقہ بیعۃ فقد مات میتۃ الجاھلیۃ۔ (مذکورہ بحوالہ مسلم) یعنی فرمایا حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو شخص مرجاوے اور اُس نے بیعت نہ کی ہو تو وہ بیشک جاہلیت کا مرنا مرا۔

بیعت کے دلائل آثارِ صحابہؓ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فعل سے بھی بیعت علی التقوے کا ثبوت ملتا ہے۔

۱ اثر۔ عن عمرو ابن عطیۃ اللیثی قال اتیت عمر ابن الخطاب فقلت یا امیر المؤمنین ارفع یدک ابایعک علی سنۃ اللہ وسنۃ رسولہ فرفع یدہ فضحک فقال ھی لنا علیکم ولکم علینا۔ رواہ ابن سعد۔ (کنز العمال) یعنی حضرت عمرو بن عطیہ لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا اے امیر المؤمنین! اپنا ہاتھ بلند کرو کہ میں آپ سے سنتِ الٰہی اور سنتِ نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر بیعت کروں۔ پس اُنہوں نے ہاتھ اٹھایا اور متبسم ہوئے اور فرمایا ہمارا یہی حق تم پر ہے اور تمہارا یہی حق ہم پر۔

۲ اثر۔ عن انس بن مالک قال قدمت المدینۃ وقد مات ابوبکر واستخلف عمر فقلت لعمر ارفع یدک ابایعک علی ما بایعت علیہ صاحبک قبلک علی السمع والطاعۃ ما استطعت۔ رواہ الطبرانی وابن سعد وابن ابی شیبۃ

Marfat.com

(کنز العمال) یعنی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں مدینہ طیبہ میں وارد ہوا درانحالیکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وفات پاچکے تھے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مسندِ خلافت پر بیٹھ چکے تھے۔ میں نے اُن کو عرض کیا کہ اپنا ہاتھ بلند کرو کہ میں آپ سے اُس بات پر بیعت کروں جس پر آپ سے پہلے آپ کے دوست کے ہاتھ پر بیعت کرچکا ہوں یعنی فرمانبرداری اور طاعت پر جسقدر میری استطاعت ہو۔

۳ اثر۔ عن سلیم ابی عامرانّ وفد الحمراء اتوا عثمان فقال اتبایعون علیٰ ان لاّ یشرکوا باللہ شیئا ویقیموا الصلوٰۃ ویؤتوا الزکوٰۃ ویصوموا رمضان ویدعوا عید المجوس فلما قالوا نعم بایعہم۔ (کنز العمال بحوالہ مسند احمد حنبل) یعنی حضرت سلیم ابی عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حمراء کا وفد حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے فرمایا۔ کیا تم اِن باتوں پر میری بیعت کرتے ہو کہ خدا تعالےٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ گے۔ اور نماز پڑھو گے۔ اور زکوٰۃ دو گے۔ اور رمضان شریف کے روزے رکھو گے۔ اور مجوسیوں کی عید کو چھوڑ دو گے سب نے کہا ہاں۔ پھر انہوں نے اُن کو بیعت کیا۔

مستورات کی بیعت کے دلائل | جیسا کہ مردوں کو حکم ہے کہ بیعت کریں ایسا ہی عورتوں کے واسطے ضروری ہے کہ کسی اہل اللہ سے بیعت کرکے تعلیم روحانی حاصل کریں۔ قرآنِ مجید و احادیث میں اس کے دلائل کافی ہیں۔ ازانجملہ چند دلائل یہ ہیں۔

۱ آیت شریف۔ یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَکَ عَلٰی اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِیْنَ وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَھُنَّ وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُھْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَہٗ بَیْنَ اَیْدِیْھِنَّ وَاَرْجُلِھِنَّ وَلَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْھُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَھُنَّ۔

Marfat.com

واستغفرلهن اللہ ان اللہ غفور رحیم (الممتحنہ ع ۲) یعنی اے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب تمہارے پاس مومنہ عورتیں بیعت ہونے کی غرض سے حاضر ہوں تو اُن سے اِن باتوں پر بیعت کرو کہ وہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ اور چوری و زنا نہ کریں۔ اور اولاد کو قتل نہ کریں۔ اور اپنے ہاتھ پاؤں کے آگے کوئی بہتان نہ باندھیں۔ اور نیک کاموں میں تمہاری بیفرمانی نہ کریں۔ اور اُن کے واسطے اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگو۔ بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

۲ حدیث شریف۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یبایع النساء بالکلام بھذہ الآیۃ لا یشرکن باللہ شیئًا۔ الایۃ (صحیح بخاری باب بیعت النسا) یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آیت شریف لا یشرکن باللہ الآیۃ کے احکام پر عورتوں کو کلام سے بیعت کیا کرتے تھے۔

۳ حدیث شریف۔ عن ام عطیۃ رضی اللہ عنہا قالت لما قدم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم المدینۃ جمع النساء الانصار فی بیت فارسل الیھن عمر ابن الخطابؓ فقام علی الباب فسلم فقال انا رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الیکن انبایعن علیٰ ان لا تشرکن باللہ شیئا ولا تسرقن ولا تزنین قلنا نعم فمد یدہ من خارج البیت ومددنا ایدینا من داخل البیت۔ (تفسیر درمنثور بحوالہ ابن سعد وعبد بن حمید وابوداؤد وابویعلےٰ وطبرانی وابن مردویہ وبیہقی) حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ میں تشریف لائے تو تمام انصار کی عورتیں ایک گھر میں جمع ہوئیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بھیجا

Marfat.com

وہ دروازہ پر کھڑے ہوئے اور کہا کہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھیجا ہوا تمہارے پاس آیا ہوں۔ کیا تم میری بیعت اس امر پر کرتی ہو کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ گی۔ اور چوری و زنا نہ کرو گی؟ ہم نے کہا ہاں۔ پس دراز کیا اُنہوں نے اپنا ہاتھ باہر گھر سے اور دراز کئے ہم نے ہاتھ اندر گھر سے۔

۴ ابن ابی حاتم رح نے حضرت مقاتل رضی اللہ عنہ سے آیت بیعت مستورات کے متعلق روایت کیا ہے کہ نزلت هذه الآية يوم الفتح فبايع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الرجال على الصفاء وعمر يبايع النساء تحتها عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم یعنی یہ آیہ کریمہ فتح مکہ کے دن نازل ہوئی۔ پس حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مردوں کو کوہِ صفا پر بیٹھکر بیعت کیا۔ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اُس کے نیچے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے عورتوں سے بیعت لی۔

۵ ابن سعد رح اور ابن مردویہ رح نے حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے اپنے باپ اور دادا سے روایت بیان کی ہے کہ كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذا بايع النساء دعا بقدح ماء فغمس يده فيه ثم يغمس ايديهن فيه۔ یعنی حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کبھی عورتوں کو بیعت فرماتے ایک پیالہ پانی کا منگواتے۔ پہلے اپنا ہاتھ مبارک اس میں ڈبوتے۔ اور پھر اُن کے ہاتھ اس میں ڈبواتے۔

۶ سعد بن منصور رح اور ابن سعد رح اور ابو داؤد رح اور عبد الرزاق رح نے امام شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يبايع النساء ووضع على يده ثوبه۔ یعنی حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عورتوں کو بیعت کرتے وقت اپنے ہاتھ مبارک پر کپڑا ڈال لیتے۔

۵ بخاری ۱

Marfat.com

۷ بخاریؒ اور مسلمؒ نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقرأ علینا آیۃ ان لا یشرکن باللہ شیئا ونھانا عن النّاحۃ۔ الحدیث۔ یعنی ہم کو حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعیت کیا۔ اور آیہ کریمہ ان لا یشرکن باللہ الآیۃ پڑھی اور ہم کو نوحہ سے بھی منع کیا۔

۸ تفسیر روح البیان میں ہے روی انہ علیہ السّلام بایعھن وبین یدیہ ثوب نظری یاخذ بطرف منہ ویاخذن بطرف الاخر۔ یعنی روایت ہے کہ حضور پرنور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے عورتوں کو بعیت کیا۔ اور آپ کے پاس ایک کپڑا تھا جس کو ایک طرف سے آپ نے پکڑا تھا۔ اور دوسری طرف سے عورتوں نے۔

ان کے سوا بھی کُتبِ احادیث میں بعیتِ مستورات کے متعلق حدیثیں وارد ہیں۔ لیکن طوالت کے خوف سے نظر انداز کردی ہیں۔

شرائطِ مرشد جس شخص سے بعیت کی جائے بقولِ حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی قدس سرہٗ اُس میں مندرجہ ذیل شرائط ہونے ضروری ہیں تاکہ لوگوں کی راہنمائی کرسکے۔

اوّل۔ قرآن مجید وحدیث شریف کا عالم ہو۔

علمِ قرآن اتنا کافی ہے کہ تفسیر مدارک یا جلالین وغیرہ کو ضبط رکھتا ہو۔ اور کسی عالم سے اُس کو تحقیق کرچکا ہو۔ اور اُس کے معانی اور لغاتِ مشکلہ اور شانِ نزول اور اعراب اور قصص اور جو اس کے مناسب ہو اُس کو جان چکا ہو۔

اور علمِ حدیث اتنا کافی ہے کہ کتاب مصابیح (مشکوٰۃ) وغیرہ کو ضبط وتحقیق کرچکا ہو اور اس کے معنے اور اعراب مشکل اور تاویلِ معضل رائے فقہا کے مطابق پہچان چکا ہو۔

ف مشکل اُس دشوار کو کہتے ہیں جو باعتبار لفظ اور ترکیب نحوی کے سخت ہو۔ اور

Marfat.com

معضل وہ ہے جس کے معنے مشتبہ ہوں اور ایک معنی کی تعیین نہ ہو سکے۔ یا دوسری حدیث اُس کے معارض ہو۔

اور بیعت لینے والا مکلف نہیں حفظِ قرآن کا۔ اور نہ ہی علم حدیث میں تجسس احوالِ اسانید کا۔ اور نہ ہی علم اصول و کلام و جزئیاتِ فقہ اور فتاووں کے یاد رکھنے کا۔

دوم صفت عدالت اور تقویٰ سے آراستہ ہو۔ واجب ہے کہ کبیرہ گناہوں سے پرہیز رکھتا ہو اور صغیرہ گناہوں پر بھی اڑ نہ جاتا ہو۔

سوم دنیا سے زاہد اور آخرت کا راغب ہو۔ طاعاتِ مؤکدہ اور اذکارِ ماثورہ کا محافظ ہو۔ اور دل کا تعلق اللہ تعالیٰ سے رکھتا ہو۔ اور "یادداشت" کی مشق کامل اس کو حاصل ہو۔

ف "یادداشت" سے عبارت حقیقتِ واجب الوجود کی طرف توجہ صرف ہے جو الفاظ و تخیلات سے خالی ہو۔ اور حق بات یہ ہے کہ ایسا متوجہ رہنا با استقامت حاصل نہیں ہوتا مگر فنائے تام اور بقائے کامل کے بعد۔ خلاصہ یہ کہ "یادداشت" ذاتِ مقدس کے دھیان کا نام ہے جو بلا ذریعہ الفاظ و تخیلات ہو۔ یہ دولت منتہیانِ ولایت کو حاصل ہوتی ہے۔

چہارم نیکی کا امر کرتا ہو اور برے کاموں سے روکتا ہو۔ اپنی رائے پر مستقل ہو۔ مروت والا اور صاحبِ عقل کامل ہو تاکہ اُس کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر اعتماد کیا جا سکے۔

پنجم مرشدِ کامل کی صحبت میں رہا ہو۔ اور اُس سے زمانہ دراز تک ادب سیکھا ہو۔ اور اُس سے باطن کا نور اور اطمینان حاصل کیا ہو۔ اور صحبتِ کاملین اس واسطے شرط ہوئی کہ عادتِ الٰہی یوں ہی جاری ہے کہ مراد نہیں ملتی جب تک مراد پانے والوں کو نہ دیکھے۔ جیسا کہ انسان کو علم نہیں حاصل ہوتا مگر علماء کی صحبت سے۔ اور اسی قیاس

پر دوسرے

Marfat.com

پر دوسرے پیشے بھی ہیں۔ (قول الجمیل)

فقیر شرافت عفی عنہ کہتا ہے کہ علم ظاہری کا عالم ہونا جیسا کہ حضرت شاہ صاحب دہلوی قدس سرہٗ نے لکھا ہے اگر علم باطن کا ضمیمہ ہو تو وہ نورٌ علیٰ نور کا مصداق ہے۔ ورنہ بجائے اس کے علوم و معارفِ ربانی کا ہونا ضروری ہے اگرچہ علم ظاہر نہ ہو۔ جیسا کہ حضرت خضر علیہ السلام کے حق میں وارد ہے وعلمنٰہ من لدنا علمًا۔ (الکہف ع ۹) اور عارفوں کے حق میں آیا ہے افمن شرح اللہ صدرہٗ للاسلام فھو علیٰ نور من ربہٖ (الزمر ع ۳) چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اکثر لوگ ظاہری علم نہیں رکھتے تھے۔ حالانکہ مقامِ ولائیت اُن کو پورا پورا حاصل تھا۔ اور حقائق و معارفِ توحید سے اُن کے قلوب سرشار تھے۔ ایسا ہی اکثر صوفیائے کبار رحمہم اللہ بھی مثل حضرت شیخ حبیب عجمی اور شیخ حماد و تاس قدس اسرارہما وغیرہ کے محض اُمی تھے۔ حالانکہ بڑے بڑے علمائے فحول اُن کے آگے زانوئے ادب تہ کرتے تھے۔

طریقہ بیعت بیعت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ شیخ اور مرید دونو باوضو ہوں۔ ایک اُن میں سے قبلہ رو ہو۔ شیخ خطبہ مسنونہ یا چند آیاتِ کلام اللہ مشتمل بر حمد و نعت پڑھے۔ پھر مرید صفاتِ ایمان اجمالی و تفصیلی تلقین کرے۔ اور شش کلمات سے جتنا بھی مناسب سمجھے پڑھائے کبیرہ گناہوں شرک، زنا، چوری، جھوٹ، عقوقِ والدین وغیرہ سے توبہ کروائے اور اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں بطور مصافحہ لیکر کہے کہ بحکم اللہ تعالیٰ اور بحکم نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام تو نے حق طلبی کیواسطے میرے وسیلہ سے فلان طریقہ قبول کیا؟ مرید کہے میں نے قبول کیا۔ اس کے بعد مرید کو گلے لگائے کہ معانقہ کرنا سنت ہے۔ اس کے بعد اگر اُس کے طریقہ میں متعارف ہو تو مراقبہ چلائے ورنہ خیر۔ اور اپنے خاندانی اشغال و اوراد سے اُس کو متمتع کرے

Marfat.com

کہ اس میں مرید کی کامیابی ہے۔ اور اُس کو اتباعِ شریعت اور محبتِ پیرانِ عظام اور تقوٰے وطہارت کی وصیت کرے۔ اور اُس کے حق میں دعائے خیر فرماوے۔

مسایلِ بیعت مرید کا پہلا فعل ارادت ہے۔ بیعت کے بعد اختیار پیر کے ہاتھ میں ہے۔ پیر کی زندگی اور مرید کا بالغ ہونا ضروری ہے۔

مسئلہ۔ جب مرید بیعت ہوجائے پھر چاہے کہ منحرف ہوجاؤں وہ ہرگز نہیں ہوسکتا۔ اگر سو جگہ بھی مرید ہو ہرگز نہیں ہوسکتا۔ بیعت پہلے کی ہی ثابت ہے۔ رد یا قبول اُسی کے ہاتھ میں ہے۔ یہ بھی ایک قسم کا نکاح ہے۔ وہ مجازی ہے یہ حقیقی جیسا شریعت میں دو معبود کا ماننا کفر ہے۔ ایسا ہی طریقت میں دو پیر بنانا کفر ہے

(اسرار الطریقت)

مسئلہ۔ نابالغ کی بیعت میں اختلاف ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک لڑکا حاضر کیا گیا۔ آپ نے اُس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ اور دعائے برکت کی اور اُس کو بیعت نہ کیا۔ (القول الجمیل)

لیکن بعض مشائخ نے بیعتِ صغار کو تبرکاً جائز رکھا ہے اور یہی صحیح ہے چنانچہ حافظ ابونعیم اور ابن عساکر اور طبرانی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین اور حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم کو بچپن کی حالت میں بیعت کیا۔ حالانکہ وہ ابھی حالتِ بلوغ وسنِ تمیز کو نہیں پہنچے تھے۔

مسئلہ۔ بچپن کے وقت اگر والدہ نے مرید کرایا ہو تو جائز نہیں۔ کیونکہ جب والدہ ولی نہیں تو اُس کو مرید کروانا مناسب نہیں۔ (اسرار الطریقت)

مسئلہ۔ باپ اگرچہ ولی مطلق ہے لیکن بچہ کو مرید کروانے کے متعلق اختلاف ہے

دانا کہتے ہیں

Marfat.com

دانا کہتے ہیں کہ یہ معاملہ آخرت کا ہے۔ باپ کے اجازت یا حکم کا اس میں کوئی دخل نہیں۔ سنّ بلوغ تک پہنچنے پر جو کچھ اُس کا حکم ہو کرے۔ (اسرار الطریقت)

مسئلہ۔ اگر کسی کو صغر سنّی میں والد نے مرید کرایا ہو تو وہ بالغ ہو کر بیعت فسخ نہیں کر سکتا۔ بعض بزرگوں نے اس کو نکاح پر قیاس کر کے کہا ہے کہ جب پیر راہبری کے قابل نہ ہو اور متابعت نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام نہ کرتا ہو تو بیعت فسخ ہو سکتی ہے۔ (اسرار الطریقت)

مسئلہ۔ اگر بچپن میں بڑے بھائی نے مرید کرایا ہو تو صاحب ارادت جب بالغ ہو اگر پچھلی بیعت کو قبول کرے تو درست ہے ورنہ جہاں چاہے بیعت کرلے۔ (اسرار الطریقت)

مسئلہ۔ اگر بالغ مرد علم نہیں رکھتا تھا اور بیعت کو لوگوں کے رسمی طریق پر اُٹھایا پھر عالم ہوا اور عقول معرفت کو پہچانا اور ایسے آدمی سے بیعت کر چکا تھا جو مُطلق معرفت سے ناواقف تھا۔ اُدھر مردِ کامل پیدا ہوا اور اُس سے باطنی فائدہ حاصل ہوا۔ اور سچی معرفت نصیب ہوئی۔ تو حکم ہے کہ وہ رسمی بیعت بطور تیمم کے ہے۔ اور کامل مرد پانی کی طرح ہے۔ جب پانی مل جائے تیمم جائز نہیں۔ اور بعض کہتے ہیں کہ رسمی بیعت کو نہ چھوڑے اور مردِ کامل کو بھی بطور مرشد کے اختیار کرے۔ (اسرار الطریقت)

مسئلہ۔ ایک نابالغ کو چند آدمی جو اُس کے پاس رہتے ہیں کہیں بیعت کرائیں تو وہ بیعت درست نہ ہوگی۔ سنّ بلوغ کو پہنچکر وہ مختار ہے جہاں چاہے بیعت کرے۔ (اسرار الطریقت)

مسئلہ۔ اگر کسی آدمی کو بتکلّف بیعت میں لاویں تو وہ بیعت نہیں ہے جب تک کہ وہ اپنی رضا و رغبت سے نہ ہو۔ (اسرار الطریقت)

مسئلہ۔ اگر کوئی صاحب تصرف درویش کسی کا ہاتھ پکڑے۔ اور وہ انکار نکرے

Marfat.com

جو کچھ درویش کہلائے وہ کہتا چلا جائے تو وہ مرید ہو جاتا ہے۔ (اسرار الطریقت)

مسئلہ۔ اگر کوئی غلام اپنے آقا کی رضامندی کے بغیر، یا کوئی عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کہیں مرید ہو جائے تو جائز ہے کیونکہ یہ معاملہ آقا یا شوہر کے ملک میں نہیں۔ (اسرار التقشبندیہ)

مسئلہ۔ اگر مست، مخمور، دیوانہ، دیوزدہ بیعت کرے تو درست نہیں، افاقہ کے بعد پھر عود کرے۔ (اسرار الطریقت)

مسئلہ۔ مجذوب کی بیعت میں اختلاف ہے۔ کئی مشائخ کہتے ہیں کہ مست کی بیعت روا نہیں، کیونکہ بیعت میں تصفیہ شرط ہے اور مست میں تصفیہ نہیں، اور بعض کہتے ہیں کہ مست کی بیعت درست ہے، کیونکہ مستی اور ضعف عارضی ہیں، حالت ہوشیاری میں جو اس کے دل میں ہوگا وہی ظاہر ہوگا۔ لیکن قولِ اول زیادہ صحیح و معتبر ہے۔ حضرت شیخ فریدالدین عطار قدس سرہٗ فرماتے ہیں، ؎

رہبری نائد ز مجذوباں یقین　　اتفاق کاملاں این ست این

مسئلہ۔ میت یا قبر کی بیعت ناجائز ہے، اگر ایسا ہوتا تو تمام جہان حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک کی بیعت ہو سکتا۔ اور سلاسلِ تصوف کی کوئی ضرورت نہ رہتی۔ (مرآۃ العاشقین)

مسئلہ۔ زندہ بزرگ اگر کسی میت کو مرید کرے تو جائز ہے۔ (انوار القادریہ)

مسئلہ۔ اگر کوئی صاحبِ تصرف بزرگ جس کو لوحِ محفوظ کا مطالعہ حاصل ہو کسی شخص کو کہہ دیوے کہ تیری جو اولاد ہوگی وہ میری مرید ہے تو وہ تا قیامت مرید ہو سکتے ہیں۔

مسئلہ۔ خاندانِ قادریہ کے شیخ کو مرید کی ناپیدا شدہ اولاد کو مریدی میں قبول درست و جائز ہے۔ کیونکہ اس سلسلہ کے پیر شیخ الجن والانس حضرت شیخ عبدالقادر

Marfat.com

قدس سرہٗ ہیں، اور اُن کی ارادت سے کسی بشر کو انکار نہیں، بلکہ تمام سلسلوں کے پیر اس دروازۂ عالی سے فیض پانیوالے ہیں، اور یہ سلسلہ سب سے افضل اور بزرگ ہے، اس صورت میں ارواح کو بھی اس سلسلہ کے مشایخ کی غلامی سے یقیناً انکار نہیں ہوگا۔ (کمالاتِ قادریہ)

مسئلہ۔ حضرت شیخ نظام الدین اولیاء قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ اگر مرید پیر کو کہے کہ میں آپ کا مرید ہوں تو وہ مرید ہو جاتا ہے، اگرچہ پیر کہے کہ تو میرا مرید نہیں، کیونکہ ارادت فعل مرید کا ہے۔ ایسا ہی اگر پیر کسی کو کہے کہ تو میرا مرید ہے، وہ کہے کہ میں مرید نہیں تو وہ مرید نہیں ہو سکتا، کیونکہ وہ ارادت نہیں لایا۔ (اخبار الاخیار)

مسئلہ۔ اگر کوئی غائب شخص بیعت ہونا چاہے تو غائبانہ بھی مرید ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کو بیعت الرضوان میں غائبانہ بیعت فرمایا تھا۔ (مسالک السالکین)

ف بیعتِ غائبانہ کا طریقہ یہ ہے کہ پیر اپنے ہاتھ کا نقش کاغذ یا کپڑے پر لگا کر مرید کے پاس بھیجے اور وہ اس پر اپنا پنجہ رکھ کر عہد کرے، یا وکیل کی وساطت سے مرید ہو جاوے۔

مسئلہ۔ اگر کوئی شخص خواب میں کسی بزرگ کی بیعت ہو تو اس کو روحی بیعت کہتے ہیں۔

مسئلہ۔ اگر کوئی شخص کسی بزرگ کی روحانیت سے بغیر ظاہری ملاقات کے فیضیاب ہو تو اس کو اویسی کہتے ہیں، جیسا کہ حضرت خواجہ اُویس قرنی رضی اللہ عنہ کی ملاقات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں ہوئی، چنانچہ علامہ عبدالعلی فرنگی محلی قدس سرہ بحرالعلوم شرح مثنوی مولانا روم، میں لکھتے ہیں "آں را کہ از روح کاملے تربیت یافتہ در ظاہر او را ندیدہ و بصحبت او نرسیدہ بود اویسی گویند"۔ (فتح جہام)

ف بعض لوگ اُویسی سے حضرت خواجہ اُویس قرنی رضی اللہ عنہ کا سلسلہ فقر بھی مراد لیتے ہیں، حالانکہ بقولِ صحیح اویسی وہی ہے جو کسی بزرگ کی روح سے مستفیض ہو۔

Marfat.com

مسئلہ۔ تعدد پیر کے متعلق مشائخ رحمہم اللہ کا اختلاف ہے بعض کا قول ہے الرب واحد والشیخ واحد، حضرت خواجہ نظام الدین اولیا دہلوی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ "بعض درویش ایک پیر سے بیعت کرکے اُس کو کافی نہیں سمجھتے، اور دوسرے پیر کے پاس جاتے ہیں، اور اس سے بیعت کرتے اور خرقہ لیتے ہیں، میرے نزدیک یہ اچھی بات نہیں، بیعت وہی ہے جو پہلے پیر سے کی ہے اگرچہ وہ پیر عوام سے ہو۔"
(اخبار الاخیار)

لیکن حضرت شیخ احمد سرہندی قدس سرہٗ لکھتے ہیں کہ "مشائخ نے پیر تعلیم اور پیر صحبت کو بھی پیر کہا ہے، اور پیر کا تعدد تجویز فرمایا ہے، بلکہ پیر اوّل کی حین حیات میں اگر طالب اپنی ہدایت کسی اور جگہ دیکھے تو اُس کو جائز ہے کہ پہلے پیر کے انکار کے بغیر دوسرے پیر کو اختیار کرے، حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہٗ نے اس بات کی تجویز کیلئے علمائے بخارا سے اس بات کا فتوے درست کروایا تھا، ہاں اگر پہلے پیر سے خرقہ ارادت لیا ہو تو پھر دوسرے سے خرقہ ارادت نہ لے، اور اگر لیوے تو تبرک کا خرقہ لیوے۔ مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ دوسرا پیر ہرگز نہ پکڑے، بلکہ روا ہے کہ خرقہ ارادت ایک سے لے، اور طریقت کی تعلیم دوسرے سے، اور صحبت تیسرے کے ساتھ رکھے، اور اگر یہ تینوں دولتیں ایک ہی سے میسر ہو جائیں تو زہے قسمت و نعمت، اور جائز ہے کہ مشائخ متعددہ سے تعلیم و صحبت کا استفادہ کرے، (مکتوبات امام ربانی دفتر اوّل مکتوب دوصد و بست و یکم ۲۲۱)

مسئلہ۔ اگر کوئی شخص اپنے پیر سے پھر جاوے یا توبہ میں لغزش واقع ہو تو وہ دوبارہ بیعت کر سکتا ہے، اگر اپنے پیر سے تجدید بیعت نہ کرے گا تو بیعت اوّل درست نہ رہے گی۔ (فوائد السالکین) صاحب قول الجمیل نے لکھا ہے کہ تجدید بیعت ماثور ہے۔

مسئلہ۔ اگر

Marfat.com

مسئلہ۔ اگر حضوری مرشد حاصل نہ ہو اور توبہ میں لغزش واقع ہو جاوے، تو اپنے پیر کے کپڑے آگے رکھے اور اُن سے تجدید بیعت کرے، حضرت خواجہ معین الدین چشتی اور حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس اسرارہما بسا اوقات ایسا کیا کرتے تھے۔

(فوائد السالکین)

فصل ہفتم

اس فصل میں خرقہ خلافت وارشاد کے اقسام ومسائل کا بیان کیا گیا ہے۔

خرقہ تمام ارباب تصوف نسبت خرقہ درویشی پر متفق ہیں۔ کشف المحجوب میں ہے کہ اہل اس خرقہ کے صرف دو گروہ ہیں۔ ایک منقطعان دنیا، دوسرے مشتاقان مولے، اور عادت مشائخ عظام رحمہم اللہ کی اس طرح پر جاری ہے کہ جب کوئی مرید بحکم ترک تعلق اُن کی طرف رجوع لاتا ہے تو اُس کی تادیب تین امور میں کرتے ہیں،

اول خدمت خلق۔ اس کے واسطے ضرور ہے کہ اپنے آپ کو خادم اور تمام مخلوق کو اپنا مخدوم سمجھے، یعنی بلا تمیز سب کو اپنے سے بہتر سمجھے، اور سب کی خدمت اپنے اوپر واجب جانے۔

دوم خدمت حق، اس کے لئے ضرور ہے کہ تمام حظوظ دنیا اور عقبےٰ کو اپنے سے منقطع کرے اور حق تعالیٰ کی خالص پرستش بجا لاوے، اگر یہ پرستش کسی دوسرے سبب سے ہوگی تو حق تعالیٰ کی پرستش نہ ہوگی، بلکہ اپنی ہوگی۔

سوم مراعات دل، اس کے واسطے ضرور ہے کہ اس کی ہمت مجتمع رہے اور سارے ہموم کو دل سے دور کر دے، اور تمام بواعث غفلت سے دل کی پاسبانی کرتا رہے۔

جب یہ تینوں شرطیں حاصل ہو جاتی ہیں، اور مرید تینوں امور میں کامل ہو جاتا ہے تو طریقت کے لائق سمجھا جاتا ہے۔ اور خرقہ پہننا اُس کو درست ہوتا ہے، اور یہ خرقہ پہنانا اُس شخص کو سزاوار ہے جو مستقیم الاحوال ہو اور تمام نشیب وفراز طریقت طے کر چکا ہو، اور

Marfat.com

وہ اپنے مرید کے حالات پر بخوبی مشرف ہو۔

اصلِ خرقہ حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ قدس سرہٗ اخبارِ صحیح سے نقل کرتے ہیں کہ خرقہ کی اصل وہ عبا ہے جو حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت امیر کرم اللہ وجہہٗ کو اور ان سے مشائخ عظام رحمہم اللہ کو یکے بعد دیگرے پہنچی۔ (مسالک السالکین)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہٗ لکھتے ہیں کہ خرقہ کی اصل سنت سنیہ ہے۔ اس کی اصل لباس حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے، جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو امیرِ لشکر کیا اور عمامہ عطا فرمایا تھا۔ اور بیعت کا وجود خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مستفیض و یقینی ہے جو مخفی نہیں۔ (الانتباہ)

حقیقتِ خرقہ حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ خرقہ کی حقیقت یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے اس کو واسطہ طہارت اور تشریف پوشندہ خرقہ کا کیا ہے۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حقایق اسرارِ نبوت و ولایت خرقہ میں ودیعت رکھے، اور بشاہ ولایت حضرت امیر کرم اللہ وجہہٗ کو پہنایا۔

اقسامِ خرقہ صوفیہ رحمہم اللہ کی قدیمی رسم ہے کہ اپنے یاروں کو خرقہ پہناتے ہیں خواہ کلاہ ہو یا عمامہ، قمیص ہو یا قبا، چادر ہو یا ازار، جو کچھ بھی میسر ہو۔ اور یہ تین طرح پر ہے۔

اوّل۔ خرقہ اجازت۔ وہ یہ ہے کہ تلقین اور صحبت میں اپنے کسی دوست (مرید) کو اپنا نائب مقرر کریں، اور طریقت کی اجازت دیں کہ طالبوں سے بیعت لے۔

دوم۔ خرقہ ارادت۔ وہ یہ ہے کہ جب کوئی عزیز صوفیوں کے زمرہ میں داخل ہوتا ہے اور ان جیسے عمل اور جد وجہد کرنے لگتا ہے، تو اس کی استقامت دیکھکر اسکو

Marfat.com

خرقہ عطا کرتے ہیں کہ اس کے صوفیوں میں داخل ہونے کی علامت ہو۔
سوم - خرقہ تبرک - وہ یہ ہے کہ جب کسی پر مہربان ہوتے ہیں تو اس کو خرقہ دیتے ہیں تاکہ صوفیوں کے برکات اس کے شامل حال ہوں، عام ازیں کہ وہ بادشاہ ہو یا امیر، سوداگر ہو یا کوئی اور۔ (الانتباہ)

مسائلِ خلافت جب سالک مرتبہ فنا فی الرسول اور جبروت کو پہنچے تو پیر کو جائز ہے کہ اُس کو خلافت عطا کرے، اور جب بشہودِ ذات پہنچے تو شیخ کو واجب بلکہ فرض ہے کہ اُس کو خلافت دیوے، بعض صوفی واصلِ ملکوت کو بھی خلافت دے دیتے ہیں، اور بعض کا قول ہے کہ جب مرید کو خطرۂ شیطانی و رحمانی کی شناخت ہو جاوے اُس وقت خلافت دینا جائز ہے۔
بعض اکابرؒ نے خلافت کو دو قسم پر کیا ہے۔
۱ خلافتِ صغریٰ - وہ یہ ہے کہ مرید کا ریاضت و مجاہدہ دیکھکر مرشد اپنے حسن ظن سے اُس کو مشرف بخلافت کر دے۔
۲ خلافتِ کبریٰ - وہ یہ ہے کہ مرشد کے دل پر کئی مرتبہ الہام حق ہو کہ فلاں مرید کو خلافت عطا کرو، یہانتک کہ اگر شیخ اس خطرہ کو اپنے دل سے رفع کرے تو بھی نہ ہو، اور وہ نسبت جو شیخ کو حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سینہ بسینہ پہنچی ہو بمعہ تبرکات پیران عظام جو اُس کو بطریق توارث پہنچے ہوں مرید کو عطا کرکے اپنا وارث و قایم مقام بنا دے۔ (حاشیہ تحفۃ الابرار)

مسئلہ - اگرچہ مشائخ رحمہم اللہ سلوک پورا کرانے کے بعد مرید کو خلافت دیتے ہیں لیکن بعض اوقات قبل از تکمیل بھی ضرورت کے واسطے اجازت دے دیا کرتے ہیں، جیسا کہ حضرت شیخ احمد سرہندی قدس سرہٗ لکھتے ہیں۔ "مشائخ طریقت کامل

Marfat.com

ہونے سے پہلے بعض مریدوں کو طریقہ سکھانے کی اجازت فرما دیا کرتے ہیں، حضرت
خواجہ نقشبند قدس سرہٗ نے مولانا یعقوب چرخی قدس سرہ کو طریقہ سکھانے اور بعض
منزلیں طے کرانے کے بعد فرمایا تھا کہ اے یعقوب جو کچھ ہم سے تجھکو پہنچا ہے
وہ خلق کو پہنچا دے، حالانکہ آپ نے یہ بھی فرما دیا تھا کہ میرے بعد علاؤ الدین
کی خدمت میں رہنا، اور اکثر انہوں نے خواجہ علاؤ الدین کی خدمت میں کام پورا کیا
(مکتوباتِ امام ربانی دفتر اوّل مکتوب یکصد و نوزدہم) 119

مسئلہ۔ نابالغ بچہ جو عقلِ سلیم اور طبع فہیم رکھتا ہو، اور شیخ کامل کی توجہ
علومِ معرفت حاصل کر چکا ہو، اُس کو بھی خلافت و اجازت دی جا سکتی ہے۔
جیسا کہ ائمہ اثنا عشر سلام اللہ علیہم میں سے حضرت امام محمد تقی، اور حضرت امام
علی نقی، اور حضرت امام محمد مہدی علیہم السلام بچپن میں ہی نعمت خلافت و
امامت سے مشرف ہوئے۔

مسئلہ۔ شیخ کامل عورت کو بھی اجازت دے سکتا ہے کہ وہ مستورات کو بیعت
کرے اور اُن کو طریقہ سکھائے، تفسیر احمدی میں ہے انہ علیہ السلام اذن
امیمة اخت خدیجة ببیعة النساء یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت
امیمہ کو جو حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی ہمشیرہ تھیں عورتوں کو بیعت کرنے
کا اذن دیا۔ ایسا ہی تفسیر حسینی میں بھی منقول ہے۔

مسئلہ۔ عورت صاحب اجازت کا نام شجرۂ طریقت میں داخل کیا جا سکتا ہے
جیسا کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہٗ نے الانتباہ فی سلاسل اولیاء
میں سلسلہ قادریہ کے اندر لکھا ہے الامام حسن المجتبیٰ عن ابیہ وامہ سیدتنا
علی المرتضیٰ وسیدتنا فاطمۃ الزہراء کلاھما عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ و

Marfat.com

یہ مسئلہ اسنادِ حدیث سے بھی روشن ہے۔ کہ سلسلۂ رُوات میں صحابیات و محدثات و مستورات کے نام کتبِ حدیث میں داخل ہیں۔

مسئلہ خلافتِ مستورات کتاب ہذا کے جلدِ سوم موسوم بہ تذکرۃ النوشاہیہ کے چوتھے حصہ میں بذکر حضرت میر نواب صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا مفصل بدلائل لکھا جاوے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

فصل ہشتم

اس فصل میں خلفائے اربعہ، اور چار پیر، چودہ خاندان، اور مشہور سلاسل فقرا کا جو آجتک روئے زمین پر جاری ہیں ذکر کیا گیا ہے۔

سلاسل فقرا اللہ تعالیٰ جلشانہٗ نے جو جو نعمتیں امتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرمائی ہیں، اُن میں سے ایک یہ ہے کہ سلسلوں کا ربط حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک صحیح و ثابت ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خلیفہ رب العالمین تھے، آپنے رازہائے فقیری و درویشی و عشق و محبتِ خداوندِ حقیقی کو عالم میں ظاہر فرمایا اور خلق خدا کو پہنچایا۔ پس یہ سلسلہ پشت بہ پشت سینہ بسینہ آپ کے خلفائے مہدیین سے الیٰ یوم الدین قایم رہے گا۔

خلفائے اربعہ آپ کے خلفائے کاملین آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم تھے آپ کا ارشاد پاک ہے اصحابی کالنجوم فبایہم اقتدیتم اھتدیتم یعنی میرے صحاب ستاروں کی طرح ہیں ان میں سے جس کی پیروی کروگے ہدایت پاجاؤگے لیکن بحکم شریعت و ترتیبِ خاص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چار خلیفے تھے جن کو ظاہری و باطنی خلافت پہنچی۔

اول۔ امیر المؤمنین حضرت ابوبکر عبداللہ بن ابو قحافہ عثمان الملقب صدیق و عتیق

Marfat.com

رضی اللہ عنہ۔

دوم۔ امیر المؤمنین حضرت ابو حفص عمر بن الخطاب الملقب فاروق رضی اللہ عنہ۔

سوم۔ امیر المومنین حضرت ابو عمرو عثمان بن عفان الملقب ذوالنورین رضی اللہ عنہ۔

چہارم۔ امیر المؤمنین، امام المتورعین، اسد اللہ الغالب، حضرت امام ابوالحسن علی بن ابی طالب الملقب مرتضٰے و بدر الدجے کرم اللہ وجہہ۔

چار پیر چودہ خاندان صاحب لطائف اشرفی و تذکرۃ الاولیا و فوائد الفواد اور اکثر مشائخ کبار رحمہم اللہ اس پر متفق ہیں کہ خرقۂ خلافت حضرت علی المرتضٰے علیہ السلام سے چار صاحبوں کو پہنچا۔ اول حضرت امام حسن علیہ السلام، دوم حضرت امام حسین علیہ السلام، سوم حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ، چہارم حضرت خواجہ کمیل بن زیاد رضی اللہ عنہ، یہی چاروں صاحب چار خلیفہ اور چار پیر کہے جاتے ہیں۔ بعد وفات حضرت امیر علیہ السلام کے حضرت امام حسین علیہ السلام، اور حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ کو فیض و خرقۂ خلافت حضرت امام حسن مجتبٰے علیہ السلام سے بھی پہنچا ہے، اور حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ بسبب منظور نظر ہونے حضرت امیر علیہ السلام کے مقتدائے مشائخ ہوئے، اور چودہ خاندان اُن کے خلف سے بدیں تفصیل جاری ہوئے کہ۔

نو خانوادے حضرت خواجہ حبیب عجمی رضی اللہ عنہ سے چلے، اُن کو نو قادر کہتے ہیں اور پانچ خانوادے حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید رضی اللہ عنہ سے چلے، اُن کو پنج چشت کہتے ہیں۔

نو قادر نو قادر تفصیل ذیل ہیں۔

۱۔ **حبیبیہ** منسوب بحضرت خواجہ حبیب عجمی رضی اللہ عنہ (متوفی ۳ ربیع الآخر ۱۵۶ھ)

Marfat.com

۱۵۶ھ) اِس گروہ کا دوسرا نام عجمیہ ہے۔
ف اِن کے حالات باب دوم، فصل چہارم میں مفصل آئیں گے۔

۲۔ کرخیہ | منسوب بحضرت شیخ ابوالمحفوظ اسد الدین معروف بن فیروز کرخی رح
(متوفی جمعہ ۲ر محرم ۲۰۰ھ)
ف اِن کے حالات باب دوم فصل ششم میں مفصل آئیں گے۔

۳۔ سقطیہ | منسوب بحضرت شیخ ابوالحسین ضیاء الدین سری بن المغلس السقطیؒ
(متوفی سہ شنبہ ۳ر رمضان ۲۵۳ھ)
ف اِن کے حالات باب دوم فصل ہفتم میں مفصل آئیں گے۔

۴۔ طیفوریہ | منسوب بحضرت شیخ ابایزید طیفور بن عیسےٰ بن آدم بن سروشان البسطامی رح (متوفی جمعہ ۱۵ر شعبان ۲۶۱ھ)
ف اِن کا تذکرہ خلفائے حبیبیہ میں کیا جائے گا۔

۵۔ جُنیدیہ | منسوب بحضرت سید الطائفہ شیخ ابوالقاسم جنید بن محمد البغدادیؒ
(متوفی جمعہ ۲۷ر رجب ۲۹۷ھ)
ف اِن کے حالات باب دوم فصل ششم میں مفصل آئیں گے۔

۶۔ گازرونیہ | منسوب بحضرت شیخ ابواسحاق ابراہیم بن شہریار گازرونی رح
(متوفی ۵ر ذیقعد ۴۲۶ھ)
ف اِن کا شجرہ طریقت خلفائے جنیدیہ میں بضمن ذکر شیخ ابوطالب خزیؒ ملے گا۔

۷۔ طرطوسیہ | منسوب بحضرت شیخ ابوالفرج علاء الدین محمد یوسف بن عبداللہ الطرطوسی رح (متوفی ۳ر شعبان ۴۴۷ھ) اِس گروہ کا دوسرا نام طوسیہ ہے۔
ف اِن کے حالات باب دوم فصل یازدہم میں مفصل آئیں گے۔

Marfat.com

۸۔ سُہروَردِیہ | منسوب بحضرت شیخ ضیاء الدین ابو النجیب عبد القاہر سہروردی رح
(متوفی ۱۲ر جمادی الآخر ۵۶۳ھ)
ف اِن کا شجرہ طریقت خلفائے جنیدیہ میں بضمن ذکر شیخ ابو علی رودباری رح لکھا جائیگا۔

۹۔ فردوسیہ | منسوب بحضرت شیخ ابو النجاب نجم الدین احمد کبریٰ فردوسی
بن عمر الخیوقی رح (متوفی ۱۰ر جمادی الاول ۶۱۸ھ) اِس گروہ کا دوسرا نام کبرویہ ہے۔
ف یہ مرید شیخ عمار یاسر کے وہ مرید شیخ ابو النجیب سُہروردی مقتدائے سلسلۂ سہروردیہ کے۔

پنج چشت | پنج چشت حسب ذیل ہیں۔

۱۔ زیدیہ | منسوب بحضرت خواجہ عبد الواحد بن زید رح (متوفی ۲۷ر صفر ۱۷۷ھ)

۲۔ عیاضیہ | منسوب بحضرت خواجہ ابو الفیض فضیل بن عیاض بن مسعود تیمی خراسانی رح
(متوفی ۳ر ربیع الاول ۱۸۷ھ)

۳۔ اَدہمیہ | منسوب بحضرت سلطان ابو اسحاق ابراہیم بن ادہم بلخی رح (متوفی
۲۸ر جمادی الاول ۲۶۱ھ)

۴۔ حُبَیریہ | منسوب بحضرت خواجہ امین الدین ہبیرۃ البصری رح (متوفی ، شوال ۲۸۵ھ)

۵۔ چشتیہ | منسوب بحضرت خواجہ ابو اسحاق شرف الدین شامی چشتی رح (متوفی
۱۴ر ربیع الآخر ۳۲۹ھ)
ف اِن پانچوں چشت کے شجرہ ہائے طریقت خلفائے خواجہ حسن بصری رح میں
بضمن ذکر خواجہ عبد الواحد بن زید رح لکھے جائیں گے۔
یہ تو قادر اور پنج چشت مل کر چودہ خاندان ہوئے جو سب حضرت امام خواجہ حسن بصری
سے جاری ہوئے ہیں۔

فروعاتِ سلاسلِ فقرا | سلسلۂ فقر نبوی مرتضوی چودہ خاندان میں منحصر ہے
جن کا ذکر

Marfat.com

رجن کا ذکر اوپر ہوچکا ، علاوہ ازیں بکثرت سلسلے ان کے فروعات دنیا میں چلے ہوئے ، جن کے نام بمعہ اسمار مقتدایان سلاسل کے بترتیب حروف تہجی یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

ابدالیہ | منسوب بحضرت میراں حسین ابدال رح

ف ان کا شجرہ طریقت خلفائے غوثیہ میں بضمن ذکر سید احمد رفاعیؒ لکھا جائیگا۔

انتباہ۔ ابدال رح کے خلیفہ حاجی رجب پیراں پٹنی رح تھے ، ان کے چار خلیفہ ہوئے۔

اوّل شاہ احمد غزنوی رح جن کو دف ، سرمہ دان ، اور پنجتارہ بربط ملا ہے۔

دوم۔ شاہ ابراہیم بلاس پوش رح۔ جنہوں نے چابک مارنا ، خلخال اور پوست آہو استعمال کرنا نکالا ہے۔

سوم۔ شاہ سعید المعروف میاں رجب سالار ہٹیلا رح۔ جن سے بیرق سبز ، چوتارہ اور بخوردانی ایجاد ہوئی ہے۔

چہارم۔ شاہ علی رح۔ جنہوں نے قندیل اور زنبیل رکھنا اور پنکھا ہلانا نکالا ہے یہ بقید فقیروں کا خاندان ہے۔

ابوالعلائیہ | منسوب بحضرت سید میر ابوالعلا محمد الترمذی الاکبرآبادی رح (متوفی شنبہ ۹ر صفر ۱۰۶۱ھ)

ف یہ مرید امیر عبداللہ رح کے ، وہ مرید امیر یحییٰ رح کے ، وہ مرید خواجہ عبدالحق کے ، وہ مرید خواجہ عبیداللہ احرار مقتدائے سلسلہ احراریہ کے۔

احراریہ | منسوب بحضرت خواجہ ناصر الدین عبیداللہ احرار رح (متوفی شنبہ ۲۹ر ربیع الاول ۸۹۵ھ)

Marfat.com

ف اِن کا شجرہ طریقت خلفائے نبویہ میں بضمن ذکر حضرت صدیق اکبرؓ لکھا جائے گا۔

ارزان شاہی | منسوب بحضرت شاہ ارزان دیوانؒ

ف یہ مرید شاہ بہلول دریائیؒ مقتدائے سلسلہ بہلول شاہی کے۔

اسمٰعیل شاہی | منسوب بحضرت شیخ محمد اسمٰعیل المعروف میاں وڈاؒ ابن فتح اللہ بن عبداللہ بن سرفراز لاہوریؒ (متوفی ۵ رشوال ۱۰۸۵ھ)

ف یہ مرید شیخ عبدالکریمؒ کے، وہ مرید مخدوم طیبؒ کے، وہ مرید مخدوم برہان لنگریؒ کے، وہ مرید اپنے والد شیخ میلوؒ کے، وہ مرید اپنے والد شیخ چنںؒ کے، وہ مرید شیخ حسام الدین متقی ملتانیؒ کے، وہ مرید سید ابوالبرکات محمد شاہ عالمؒ (متوفی شنبہ ۸ رجمادی الاول ۸۸۰ھ) کے، وہ مرید اپنے والد سید ابومحمد برہان الدین عبداللہ قطب عالم بخاریؒ (متوفی ۸۵۷ھ) کے، وہ مرید اپنے والد سید ناصر الدین بخاری اوچیؒ (متوفی ۸۴۷ھ) کے، وہ مرید سید جلال الدین مخدوم جہانیاں بخاریؒ مقتدائے سلسلہ مخدوم شاہی کے۔

اکبریہ | منسوب بحضرت شیخ محی الدین محمد بن علی بن محمد العربی المعروف شیخ اکبرؒ (متوفی شب جمعہ ۲۲ ربیع الآخر ۶۳۸ھ)

ف اِن کا تذکرہ خلفائے غوثیہ میں بضمن ذکر شیخ جمال الدین یونس ہاشمیؒ کیا جائیگا۔

امام شاہی | منسوب بحضرت سید امامؒ

ف اِس گروہ کے فقرا الف اللہ کے فقیر کہلاتے ہیں، جلی ہوئی راکھ کا ایک الف پیشانی پر کھینچتے ہیں۔

انصاریہ | منسوب بحضرت شیخ الاسلام خواجہ ابو اسمٰعیل عبداللہ انصاری ہیراتیؒ (متوفی ۹ ربیع الآخر ۴۸۱ھ)

Marfat.com

ف ان کا شجرہ طریقت خلفائے جنیدیہ میں بضمن ذکر شیخ ابوالخیر حماد اقطع رح لکھا جائیگا۔

انواریہ | منسوب بحضرت شاہ قاسم انوار رح

ف یہ مرید شیخ صدرالدین احمد قرونی رح کے، وہ مرید شیخ شرف الدین محمود طاری رح کے، وہ مرید شیخ صفی الدین بن اسحاق اردبیلی رح مقتدائے سلسلہ صفویہ کے۔

اولیائیہ | منسوب بحضرت امیر سید اولیا سندیلپوری بنگالی رح

ف یہ خاندان سلسلہ گاذرونیہ سے نکلا ہے۔

اُویسیہ | منسوب بحضرت خواجہ اویس بن عامر قرنی رح (متوفی جمعہ ۳ رجب ۳۷ھ)

ف اِن کا تذکرہ خلفائے مرتضویہ میں کیا جائے گا۔

بدریہ | منسوب بحضرت شیخ بدرالدین عمر شاذلی رح

ف ان کا شجرہ طریقت خلفائے شیخ نبلی رح میں بضمن ذکر شیخ ابوالعطا نفیس عجمی رح لکھا جائیگا۔

بدوِیہ | منسوب بحضرت شیخ شریف شہاب الدین ابوالعباس احمد بدوی بن علی بن ابراہیم بن محمد بن ابی بکر الشافعی رح (متوفی ۶۷۵ھ)

ف اِن کا شجرہ طریقت خلفائے شیخ حبیب عجمی رح میں بضمن ذکر شیخ احمد تبریزی رح لکھا جائیگا۔

بُدھن شاہی | منسوب بحضرت شاہ بُدھن دیوان رح

ف یہ مرید شیخ نجم الدین کبرٰے فردوسی رح مقتدائے سلسلہ فردوسیہ کے۔

انتباہ ان کے تیرہ خلیفے تھے ان میں سے دس خلفا یعنی میر صدرالدین رح شاہ شمس الدین رح سید شاہ بغدادی رح بایزید خاں ابدال رح شاہ عشق اللہ رح شاہ عبدالقادر رح شاہ داؤد رح شاہ درگاہی رح سید جعفر مکی رح سید داؤد میراں رح صاحب سلسلہ گذرے ہیں اور ان کے مرید اپنے اپنے پیر کے نام سے مشہور ہیں۔ باقی تین خلیفے شیخ احمد مجذوب رح شیخ جیو خاں مجذوب رح شیخ بہار خاں مجذوب رح بے سلسلہ گذرے ہیں۔

Marfat.com

برخورداریہ منسوب بحضرت شاہ حافظ ابوالعنایت محمد برخوردار بحر العشق علوی عباسی نوشاہی رح (متوفی ۱۵ر ذیقعدہ ۱۰۹۳ھ)

ف ان کا تذکرہ اولادِ حضرت نوشہ گنج بخش قادری رح مقتدائے سلسلہ نوشاہیہ کے ضمن میں کیا جائے گا۔

برقندازیہ منسوب بحضرت سیّد حافظ قایم الدین محمد برقنداز سبزواری پاکپتنی رح (متوفی ۲۷ر ربیع الآخر ۱۱۵۵ھ)

ف یہ مرید شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح مقتدائے سلسلہ سچیاریہ کے۔

بسویہ منسوب بحضرت خواجہ احمد یسوی ترکستانی رح (متوفی ۲۷ر شوال ۵۶۲ھ)

ف یہ خاندان سلسلہ جنیدیہ سے نکلا ہے۔

بکتاشیہ منسوب بحضرت حاجی بکتاش ولی المعروف بہ شیخ عدی بن موسیٰ برقی رح

ف اِن کا شجرہ طریقت خلفائے مرتضویہ میں بضمن ذکر قاضی ابوالمقدام شریح رح لکھا جائیگا۔

بھڑل شاہی منسوب بحضرت شاہ بھڑل بند چھوڑ رح

بہلول شاہی منسوب بحضرت شاہ بہلول مجرد دریائی رح (متوفی ۹۸۳ھ)

ف یہ مرید شاہ لطیف بری رح کے، وہ مرید شیخ نصیر الدین رح کے، وہ مرید شیخ بدر الدین رح کے، وہ مرید شیخ شمس الدین رح کے، وہ مرید شیخ شرف الدین کے، وہ مرید شیخ کمال الدین رح کے، وہ مرید شیخ جمال الدین خنداں رو رح کے، وہ مرید شیخ صدر الدین عارف قریشی رح (متوفی ۲۳ر ذی الحجہ ۶۸۴ھ) کے، وہ مرید اپنے والد شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رح (متوفی ۷ر صفر ۶۶۱ھ) کے، وہ مرید شیخ شہاب الدین سہروردی رح کے۔

اس سے آگے شجرۂ طریقت خلفائے جنیدیہ میں بضمن ذکر شیخ ابوعلی رودباری رح لکھا جائے گا۔

Marfat.com

بہلولیہ منسوب بحضرت شیخ بہلول صحرائی رح

ف یہ مرید میر ابوتراب کابلی رح کے، وہ مرید شیخ فتح اللہ نوری رح کے، وہ مرید سید نظام الدین حسینی رح کے، وہ مرید شیخ محمد خلوتی رح کے، وہ مرید شیخ نجم الدین کبریٰ فردوسی رح مقتدائے سلسلہ فردوسیہ کے۔ ۵۳۶ھ

جامیہ منسوب بحضرت خواجہ ابونصر احمد بن ابوالحسین النامقی الجامیؒ (متوفی ؒ)

ف ان کا تجرہ طریقت خلفائے جنیدیہ میں بضمن ذکر شیخ ابو محمد مرتعش رح لکھا جائیگا۔

جباریہ منسوب بحضرت سید ابوالفرح سراج الدین عبدالجبار گیلانی رح (متوفی ۱۹ ر ذیحجہ ۵۷۵ھ)

ف ان کا تذکرہ اولاد غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رح مقتدائے سلسلہ قادریہ کے ضمن میں کیا جائے گا۔

جلالیہ منسوب بحضرت امیر سید تیر شاہ جلال الدین سرخ تریف اللہ بخاری اوچی رح (متوفی ۱۹ ر جمادی الاول ۶۹۰ھ)

ف یہ مرید مخدوم شیخ بہاوالدین زکریا ملتانی رح کے، اس سے آگے شجرۂ طریقت سلسلہ بہلول شاہی کے ضمن میں درج ہو چکا ہے۔

جلیلیہ منسوب بحضرت پیر جلیل لکھنویؒ (متوفی ۱۰۴۳ھ)

ف یہ خاندان سلسلہ چشتیہ سے نکلا ہے۔

چوکھا شاہی یہ خاندان سلسلہ چشتیہ سے نکلا ہے۔

جہلی شاہی یہ خاندان سلسلہ سہروردیہ سے نکلا ہے۔

ف ان کے فقیر ہاتھ میں کوڑا رکھتے ہیں، اور مجمع کے سامنے اپنے نفس کو مارتے ہیں، ان کو فقرا تاہی بھی کہا جاتا ہے۔

Marfat.com

جیب شاہی | منسوب بحضرت شاہ جیب ملتانی رح

ف یہ خاندان سلسلہ سہروردیہ سے نکلا ہے۔

حامیہ | منسوب بحضرت شیخ حسام الدین مانکپوری رح (متوفی ۸۸۲ھ)

ف یہ مرید شیخ نور قطب عالمؒ (متوفی ۸۵۲ھ) کے، وہ مرید شیخ علاوالدین بن اسعد لاہوری رح (متوفی غرہ رجب ۸۰۰ھ) کے، وہ مرید اخی سراج الدین عثمان بداونی رح (متوفی ۷۵۸ھ) کے، وہ مرید خواجہ نظام الدین اولیا دہلویؒ مقتدائے سلسلہ نظامیہ کے۔

حسین شاہی | منسوب بحضرت شیخ حسین ڈھڈہ المعروف لعل حسین لاہوری رح (متوفی سلخ جمادی الآخر ۱۰۰۰ھ)

ف یہ مرید شیخ بہلول دریائی رح مقتدائے سلسلہ بہلول شاہی کے۔

حکیمیہ | منسوب بحضرت شیخ ابوعبداللہ محمد بن علی الحکیم الترمذی رح (متوفی ۲۵۵ھ)

ف یہ مرید شیخ ابوتراب عسکر بن الحصین نخشبی رح (متوفی ۱۷ جمادی الاول ۲۴۵ھ) کے، وہ مرید شیخ ابوعبدالرحمن حاتم بن علوان اصم بلخی رح (متوفی ۲۳۷ھ) کے وہ مرید شیخ ابو علی شقیق بن ابراہیم بلخی رح (متوفی ۱۹۵ھ) کے، وہ مرید شیخ ابراہیم بن ادہم بلخی رح مقتدائے سلسلہ ادہمیہ کے۔

حلاجیہ | منسوب بحضرت شیخ ابوالمغیث حسین بن منصور حلاج بیضاوی رح (متوفی سہ شنبہ ۲۴ ذیقعدہ ۳۰۹ھ)

ف اِن کا تذکرہ خلفائے جنیدیہ میں کیا جائے گا۔

حلویہ | منسوب بحضرت شیخ محمد حلوی رح

ف یہ مرید شیخ محمد عاصم سیرانی رح کے، وہ مرید سلطان احمد مولتانی رح کے، وہ

Marfat.com

مرید بابا کمال خجندی رح کے ، وہ مرید شیخ نجم الدین کبرٰے فردوسی رح مقتدائے سلسلہ فردوسیہ کے۔

حمزہ شاہی | منسوب بحضرت شیخ حمزہ رح (متوفی ۷۹۵ھ)

ف یہ خاندان سلسلہ چشتیہ سے نکلا ہے۔

حمویہ | منسوب بحضرت شیخ ابو عبداللہ الحموی رح

ف اِن کا شجرہ طریقت خلفائے جنیدیہ میں بضمن ذکر شیخ رُویم بغدادی رح لکھا جائیگا۔

خاکساریہ | منسوب بحضرت شاہ خاکسار اپرم پار دکنی رح

ف یہ خاندان سلسلہ رزاق شاہی سے نکلا ہے۔

خرازیہ | منسوب بحضرت قمر الصوفیہ شیخ ابو سعید احمد بن عیسٰے خرّاز رح (متوفی ۱۹ رشعبان ۲۸۶ھ)

ف اِن کا تذکرہ خلفائے شیخ سری سقطی رح میں کیا جائے گا۔

خضرویہ | منسوب بحضرت خواجہ ابو حامد احمد خضرویہ بلخی خراسانی رح (متوفی ۲۴۰ھ)

ف یہ مرید شیخ حاتم اصم بلخی رح کے ، اس سے آگے شجرہ سلسلہ حکیمیہ کے ضمن میں گذر چکا ہے۔

خفیفیہ | منسوب بحضرت شیخ ابو عبداللہ محمد بن خفیف بن اسفکشار الضبی الشیرازی رح (متوفی ۳۳۱ھ)

ف ان کا شجرہ طریقت خلفائے جنیدیہ میں بضمن ذکر شیخ ابو طالب خزرج رح لکھا جائیگا۔

خوارزمیہ | منسوب بحضرت سید حسین خوارزمی رح

ف یہ مرید شیخ نجم الدین کبرٰے فردوسی رح مقتدائے سلسلہ فردوسیہ کے۔

رحمانیہ | منسوب بحضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحب بن صالح محمد بھڑوی رح

Marfat.com

(متوفی ۴ر محرم ۱۱۱۵ھ)

ف یہ مرید حضرت نوشہ گنج بخش رح مقتدائے سلسلہ نوشاہیہ کے۔

رزاق شاہی منسوب بحضرت شاہ عبدالرزاق پاک رح

ف یہ مرید شاہ آلہداد بندگی رح کے، وہ مرید شاہ میرن بندگی رح کے، وہ مرید شاہ منجھن کوشہ نشین رح کے، وہ مرید شاہ محمد گنج نشین رح کے، وہ مرید شاہ اسحاق رح کے، وہ مرید شاہ داؤد قریشی رح کے، وہ مرید سید صدرالدین راجن قتال بخاری اوچی رح (متوفی ۸۲۷ھ) کے، وہ مرید اپنے بھائی حضرت سید جلال الدین مخدوم جہانیاں مقتدائے سلسلہ مخدوم شاہی کے۔

رزاقیہ منسوب بحضرت سید ابوبکر تاج الدین عبدالرزاق گیلانی رح (متوفی شنبہ ۶ر شوال ۶۰۳ھ)

ف ان کا تذکرہ اولاد حضرت غوث الاعظم رح کے ضمن میں کیا جائے گا۔

رسوقیہ منسوب بحضرت سید ابراہیم برہان الدین رسوقی رح

ف ان کا تبرہ طریقت خلفائے سقطیہ میں بضمن ذکر شیخ ابوالحسن نوری رح لکھا جائیگا۔

رسول شاہی منسوب بحضرت سید عبدالرسول الوری رح (متوفی ۱۱۹۵ھ)

ف یہ مرید شاہ نعمت اللہ الہامی رح کے، وہ مرید شیخ داؤد مصری رح کے، وہ مرید شیخ حبیب اللہ رح کے، وہ مرید شاہ اسمٰعیل رح کے، وہ مرید شاہ مرتضےٰ اللہ بخاری رح مقتدائے سلسلہ مرتضےٰ شاہی کے۔

انتباہ اس گروہ کے فقیر چہرہ پر خاک لگاتے ہیں، اور چار ابرو کا صفایا رکھتے ہیں، اور ایک رومال سر پر باندھتے ہیں، اور رات کا سونا حرام جانتے ہیں، اور اکثر درد وغیرہ کو عضو علیل سے چاٹ کر اچھا کرتے ہیں۔

Marfat.com

رفاعیہ | منسوب بحضرت سید ابو العباس احمد کبیر بن ابو الحسن رفاعی رح (متوفی پنجشنبہ ۲۲ رجمادی الاول ۵۷۸ھ)

ف ان کا شجرہ طریقت خلفائے شیخ تبلی رح میں بضمن ذکر شیخ تملے عجمی رح لکھا جائے گا۔ نیز ان کا تذکرہ خلفائے غوثیہ میں کیا جائے گا۔

روشن شاہی | منسوب بحضرت سخی روشندین ابہریری رح

ف یہ مرید شیخ فیض بخش امین آبادی رح کے، وہ مرید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان رح (متوفی ۱۲ رجب ۱۱۳۷ھ) کے، وہ مرید شیخ عبد الرحمٰن پاک صاحب بھڑوی رح مقتدائے سلسلہ رحمانیہ کے۔

زاہدیہ | منسوب بحضرت شیخ بدر الدین زاہد رح

ف ان کا شجرہ طریقت خلفائے جنیدیہ میں بضمن ذکر شیخ ابو طالب خزرج لکھا جائے گا۔

سچیاریہ | منسوب بحضرت شیخ پیر محمد سچیار بن علی بن وارث کیانی نوشہروی رح (متوفی ۲۵ ربیع الاول ۱۱۱۹ھ)

ف یہ مرید حضرت نوشہ گنج بخش رح مقتدائے سلسلہ نوشاہیہ کے۔

سخاویہ | منسوب بحضرت شیخ محمد سخاوی رح

ف ان کا شجرہ طریقت خلفائے غوثیہ میں بضمن ذکر شیخ ابو مدین مغربی رح لکھا جائیگا۔

سدوشاہی | یہ خاندان سلسلہ فردوسیہ سے نکلا ہے۔ اس کو جڑھن شاہی بھی کہتے ہیں۔

سدوشاہی | منسوب بحضرت شاہ سدو رح

ف یہ مرید شاہ لطیف تبری رح کے، اس سے آگے شجرہ سلسلہ بہلول شاہی کے ضمن میں گذر چکا ہے۔

Marfat.com

سروری منسوب بحضرت سلطان باہو بن بازید قادری نور کوٹیؒ (متوفی یکم جمادی الآخر ۱۱۰۳ھ)

ف یہ مرید شیخ عبدالرحمٰن دہلوی رح کے، وہ مرید شیخ عبدالجلیل رح کے، وہ مرید سید عبدالبقار رح کے، وہ مرید شیخ عبدالستار رح کے، وہ مرید سید عبدالفتاح کے، وہ مرید شیخ نجم الدین برہانپوری رح کے، وہ مرید سید یحییٰ رح کے، وہ مرید شیخ عبدالجبار رح کے، وہ مرید سید عبدالرزاق گیلانی رح مقتدائے سلسلہ رزاقیہ کے۔

سعیدیہ منسوب بحضرت شیخ ابوسعید قلوری رح (متوفی ۳۵۷ھ)

ف ان کا تذکرہ خلفائے غوثیہ میں کیا جائے گا۔

سلمانیہ منسوب بحضرت ابوعبداللہ سلمان فارسی رض (متوفی ۱۰ رجب ۳۳ھ)

ف ان کا تذکرہ خلفائے نبوی میں بضمن ذکر حضرت ابوبکر صدیق رض کیا جائے گا۔

سہاگ شاہی منسوب بحضرت شاہ موسے سہاگ احمد آبادی رح (متوفی ۸۵۳ھ)

اس گروہ کا دوسرا نام موسے شاہی ہے۔

ف یہ مرید شاہ سکندر رح کے، وہ مرید لال شہباز قلندر رح مقتدائے سلسلہ لالہ شہبازیہ کے

انتباہ اس گروہ کے فقیر سدا سہاگ کہے جاتے ہیں، زنانہ لباس اور چوڑیاں پہنتے ہیں، مجمع میں رقص کرتے ہیں، عیال اطفال بھی رکھتے ہیں۔

سہلیہ منسوب بحضرت شیخ ابومحمد سہل بن عبداللہ بن یونس بن عیسے بن عبداللہ بن رفیع التستری رح (متوفی ۱۲ محرم ۲۸۳ھ)

ف یہ مرید شیخ ابوالفیض ذوالنون توبان بن ابراہیم مصری (متوفی ۲۴۵ھ) کے، وہ مرید شیخ اسرافیل مغربی رح کے۔

Marfat.com

سیاریہ منسوب بحضرت شیخ ابوالعباس قاسم بن مہدی سیاری رح (متوفی ۳۴۲ھ)

ف اِن کا شجرہ طریقت خلفائے جنیدیہ میں بضمن ذکر شیخ ابوبکر واسطی رح لکھا جائے گا۔

سیدشاہی منسوب بحضرت سید محمود حضوری لاہوری رح (متوفی ۹۴۲ھ)

ف اِن کا شجرۂ طریقت خلفائے سید علی گیلانی جلبیؒ میں بضمن ذکر سید عبدالقادر رح لکھا جائیگا۔

سیدشاہی منسوب بحضرت امیر سادات خاں بخاری رح

ف یہ خاندان سلسلہ سہروردیہ سے نکلا ہے۔

سیدشاہی منسوب بحضرت خواجہ سید ناصر رح

ف یہ خاندان سلسلہ قادریہ سے نکلا ہے۔

شاذلیہ منسوب بحضرت شیخ ابوالحسن نورالدین علی بن عبداللہ بن عبدالجبار الحسینی الشاذلی رح (متوفی ذیقعدہ ۶۵۶ھ)

ف یہ مرید شیخ عبدالسلام بن مشیش رح کے، وہ مرید شیخ ابوزید عبدالرحمٰن حسنی مدنیؒ کے وہ مرید شیخ تقی الدین قیروانی رح کے، وہ مرید شیخ ابوالحسن علی رح کے، وہ مرید شیخ تاج الدین محمدؒ کے، وہ مرید شیخ شمس الدین محمدؒ کے، وہ مرید شیخ زین الدین محمود قزوینی رح کے، وہ مرید شیخ ابواسحاق ابراہیم بصری رح کے، وہ مرید شیخ ابوالقاسم مردانی رح کے، وہ مرید شیخ فتح سعودی رح کے، وہ مرید شیخ سعید غزدانیؒ کے، وہ مرید شیخ محمد جابر رح کے، وہ مرید حضرت امام حسین علیہ السلام کے۔

لیکن شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح نے مدارج النبوۃ جلد اول باب نہم میں لکھا ہے کہ شاذلیہ حقیقت میں قادریہ کی ایک شاخ ہیں۔

شطاریہ منسوب بحضرت خواجہ عبداللہ شطار بن حسام الدین بن عبداللہ بن رشید الدین بن ضیاء الدین بن جمال الدین بن شیخ شہاب الدین سہروردیؒ (متوفی ۱۲ ربیع الاول ۸۳۲ھ)

Marfat.com

ف ان کا شجرہ طریقت خلفائے جنیدیہ میں بضمن ذکر شیخ بایزید بسطامیؒ لکھا جائیگا۔

شہبازیہ منسوب بحضرت سید سعید شہباز قلندر رح

ف ان کے فقیر ایک ہاتھ میں چوڑی اور ایک ہاتھ میں ناڑا رکھتے ہیں۔

صابریہ منسوب بحضرت خواجہ علاؤالدین علی احمد صابر کلیریؒ (متوفی ۱۲ ربیع الاول ۶۹۰ھ)

ف یہ مرید خواجہ فریدالدین گنج شکر اجودہنی رحمے، اس سے آگے شجرہ خلفائے خواجہ حسن بصری رح میں بضمن ذکر خواجہ عبدالواحد بن زید رح لکھا جائے گا۔

صدرشاہی منسوب بحضرت شاہ صدرالدین انصاری رح

ف ان کے فقیر وقت عشق اللہ کے میراں میراں پکارتے ہیں۔

صفویہ منسوب بحضرت شیخ صفی الدین بن اسحاق اردبیلیؒ (متوفی ۱۲ محرم ۷۳۵ھ)

ف یہ مرید شیخ زاہد گیلانی رحمے، وہ مرید سید جلال الدین تبریزی رحمے، وہ مرید شیخ شہاب الدین ابہری رحمے، وہ مرید شیخ رکن الدین سنجاسی رحمے، وہ مرید شیخ قطب الدین ابہری رحمے، وہ مرید شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب سہروردی رح مقتدائے سلسلہ سہروردیہ کے۔

صوفیہ منسوب بحضرت قاضی حمید الدین صوفی رح (متوفی ۹ رمضان ۶۷۸ھ)

ف یہ مرید شیخ شہاب الدین سہروردی رحمے، ان سے آگے شجرہ خلفائے جنیدیہ میں بضمن ذکر شیخ ابوعلی رودباری رح لکھا جائے گا۔

طاؤسیہ منسوب بحضرت شیخ ابوالخیر اقبال صبتی طاؤس الحرمینؒ (متوفی ۵۸۳ھ)

ف ان کا شجرہ طریقت خلفائے جنیدیہ میں بضمن ذکر شیخ ابوبکر بن ابی سعدانؒ لکھا جائیگا۔

عطاریہ منسوب بحضرت شیخ فریدالدین عطار رح (متوفی ۶۲۷ھ)

ف یہ مرید شیخ برہان الدین ابومحمد صنعان ہمدانی رحمے، وہ مرید سید ابوالرضا

Marfat.com

فضل الدین حسینی رح کے ، وہ مرید سید عماد الدین ابو الصمصام حسینی رح کے ، وہ مرید شیخ ابو القاسم بن رمضان رح کے ، اس سے آگے شجرہ خلفائے مرتضویہ میں بضمن ذکر خواجہ کمیل بن زیاد نخعی رح لکھا جائے گا ۔

علائیہ منسوب بحضرت شیخ ابو المکارم رکن الدین علاؤ الدولہ احمد بن محمد سمنانی رح (متوفی شب جمعہ ۲۲ رجب ۷۳۶ھ)

ف یہ مرید شیخ نور الدین عبد الرحمٰن اسفرائنی کشمیری رح (متوفی شب یکشنبہ ۱۴ جمادی الاول ۶۹۵ھ) کے ، وہ مرید شیخ جمال الدین احمد جوزقانی رح (متوفی ۶۶۹ھ) کے ، وہ مرید شیخ رضی الدین علی بن سعید لالا رح (متوفی ۳ ربیع الاول ۶۴۲ھ) کے ، وہ مرید شیخ نجم الدین کبرٰے فردوسی رح مقتدائے سلسلہ فردوسیہ کے ۔

علوانیہ منسوب بحضرت شیخ صفی الدین احمد بن علوان رح

ف ان کا شجرہ طریقت خلفائے غوثیہ میں بضمن ذکر سید احمد رفاعی رح لکھا جائے گا۔

عیدروسیہ منسوب بحضرت سید عبد اللہ عیدروس مالکی حضرمی رح

ف ان کا شجرہ طریقت خلفائے غوثیہ میں بضمن ذکر شیخ ابو مدین مغربی لکھا جائیگا۔

غفور شاہی منسوب بحضرت شیخ عبد الغفور اعظم پوری رح

ف یہ خاندان سلسلہ قادریہ سے نکلا ہے ۔

غوریہ منسوب بحضرت سید مبارک نوبی عرف شیخ بابا غور رح

ف ان کا شجرہ طریقت خلفائے غوثیہ میں بضمن ذکر سید احمد رفاعی رح لکھا جائیگا۔

فاضل شاہی منسوب بحضرت شاہ فاضل قلندر المعروف داتا فاضل شاہ لاہوری رح (متوفی ۱۱۵۵ھ)

ف یہ مرید قاضی عبد الرحمٰن لاہوری رح کے ، وہ مرید شیخ عبد الرحمٰن پاک صاحب

Marfat.com

بھڑوی مقتدائے سلسلہ رحمانیہ کے۔

فاضلیہ منسوب بحضرت شیخ ابوالفرج محمد فاضل الدین بٹالوی رح (متوفی ۱۴ ذیحجہ ۱۱۵۱ھ)

ف یہ مرید شیخ محمد افضل کلانوری رح کے، وہ مرید شیخ ابو محمد طاہر بندگی لاہوری رح کے وہ مرید شاہ سکندر قادری رح (متوفی ۱۰۲۳ھ) کے، وہ مرید اپنے جد امجد شاہ کمال کیتھلی رح (متوفی ۱۹ جمادی الآخر ۹۸۱ھ) کے، وہ مرید اپنے والد شاہ فضیل رح کے، وہ مرید شاہ گدا رحمان ثانی بن سید محبوب علی رح کے، وہ مرید شاہ شمس الدین عارف رح کے، وہ مرید شاہ گدا رحمان بن سید ابوالحسن رح کے، وہ مرید شاہ شمس الدین صحرائی رح کے، وہ مرید شاہ عقیل رح کے، وہ مرید شاہ بہاؤ الدین رح کے، وہ مرید شاہ عبدالوہاب رح کے، وہ مرید شاہ شرف الدین قتال رح کے، وہ مرید سید تاج الدین عبدالرزاق گیلانی رح مقتدائے سلسلہ رزاقیہ کے۔

فتحیہ منسوب بحضرت شاہ فتح اللہ قلندر پوری رح (متوفی جمعہ ۲۲ شعبان ۱۱۱۸ھ)

ف ان کا شجرہ طریقت خلفائے مرتضویہ میں بضمن ذکر عبدالعزیز مکی قلندر رح لکھا جائے گا۔

فخریہ منسوب بحضرت مولانا فخر الدین فخر جہاں دہلوی رح (متوفی شب شنبہ ۲۷ جمادی الآخر ۱۱۹۹ھ)

ف ان کا شجرہ طریقت خلفائے خواجہ حسن بصری رح میں بضمن ذکر خواجہ عبدالواحد بن زید رح لکھا جائے گا۔

فرہادیہ منسوب بحضرت شاہ محمد فرہاد رح (متوفی ۵ جمادی الآخر ۱۱۳۵ھ)

ف یہ خاندان سلسلہ ابوالعلائیہ سے نکلا ہے۔

قادریہ منسوب بحضرت محبوب سبحانی قطب ربانی غوث الاعظم شیخ سید ابو محمد محی الدین عبدالقادر الحسنی الجیلانی رح (متوفی شب شنبہ ۱۱ ربیع الآخر ۵۶۱ھ)

ف ان کے حالات باب دوم فصل چہارم میں مفصل آئیں گے۔

Marfat.com

قاسم شاہی منسوب بحضرت سید قاسم شاہ رح

ف یہ خاندان سلسلہ سہروردیہ سے نکلا ہے، اِن کے فقیر کمر میں گھنگرو باندھ کر دھمال کرتے ہیں۔

قاسم شاہی منسوب بحضرت حاجی قاسم گنگوہی رح

ف یہ خاندان سلسلہ قادریہ سے نکلا ہے، اِس گروہ کے فقیر سیاہ رومال رکھتے ہیں۔

قاسمیہ منسوب بحضرت شیخ قاسم سلمانی رح

ف یہ مرید شاہ حسین حموی رح کے، وہ مرید سید ابو محمد عبدالباسط رح کے، وہ مرید سید شہاب الدین احمد رح کے، وہ مرید سید بدرالدین حسن رح کے، وہ مرید سید علاؤالدین علی رح کے، وہ مرید سید شمس الدین محمد رح کے، وہ مرید سید سیف الدین یحییٰ کے، وہ مرید سید ظہیر الدین احمد رح کے، وہ مرید سید محی الدین ابو نصر محمد رح کے، وہ مرید سید ابو نصر صالح رح کے، وہ مرید اپنے والد سید عبدالرزاق جیلانی رح مقتدائے سلسلہ رزاقیہ کے۔

قبیسیہ منسوب بحضرت خواجہ قبیس رح

ف یہ مرید حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رح مقتدائے سلسلہ قادریہ کے۔

قدوسیہ منسوب بحضرت شیخ عبدالقدوس بن اسمٰعیل گنگوہی رح (متوفی ۲۴ جمادی الآخر ۹۴۵ھ)

ف یہ مرید شیخ محمد ردولوی رح کے، وہ مرید اپنے والد شیخ عارف ردولوی (متوفی ۸۵۰ھ) کے، وہ مرید اپنے والد شیخ احمد عبدالحق ردولوی رح (متوفی ۱۵ جمادی الآخر ۸۳۶ھ) کے، وہ مرید مخدوم جلال الدین کبیر الاولیا پانی پتی رح مقتدائے سلسلہ مخدومیہ کے۔

Marfat.com

قشیریہ | منسوب بحضرت شیخ ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن قشیریؒ (متوفی ۱۶ ربیع الآخر ۴۶۵ھ)

ف ان کا شجرہ طریقت خلفائے شیخ شبلیؒ میں بضمن ذکر شیخ ابوالقاسم نصرآبادیؒ لکھا جائے گا۔

قصاریہ | منسوب بحضرت شیخ ابوصالح حمدون بن احمد بن عمارہ قصارؒ (متوفی ۲۷۱ھ)

ف یہ مرید شیخ ابوتراب نخشبیؒ کے۔ اس سے آگے شجرہ سلسلہ حکیمیہ کے ضمن میں گذر چکا ہے۔

قلندر شاہی | منسوب بحضرت شیخ شرف الدین بوعلی قلندر پانی پتیؒ (متوفی ۱۳ رمضان ۷۲۴ھ)

ف یہ مرید شیخ شہاب الدین عاشق خدارؒ کے، وہ مرید شیخ امام الدین ابدالیؒ (متوفی ۶۵۰ھ) کے، وہ مرید شیخ بدرالدین غزنویؒ (متوفی ۶۵۰ھ) کے، وہ مرید خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کے۔ اس سے آگے شجرہ خلفائے خواجہ حسن بصریؒ میں بضمن ذکر خواجہ عبدالواحد بن زیدؒ لکھا جائے گا۔

قلندریہ | منسوب بحضرت عبدالعزیز مکی قلندر المعروف عبداللہ علمبردارؒ (متوفی دوشنبہ ۱۴ شوال ۱۱۱ھ)

ف ان کا تذکرہ خلفائے مرتضویہ میں کیا جائے گا۔

قلندریہ | منسوب بحضرت سید جمال اللہ حیات امیر قلندر زندہ پیر ابن سید عبدالرزاق گیلانیؒ

ف یہ مرید اپنے جد امجد حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ مقتدائے سلسلہ قادریہ کے۔

قمیصیہ | منسوب بحضرت شاہ قمیص گیلانی سالورویؒ (متوفی ۳ ذیقعدہ ۹۹۲ھ)

ف یہ مرید اپنے والد سید ابی الحیاتؒ کے، وہ مرید اپنے والد سید تاج الدینؒ محمودؒ کے

Marfat.com

محمود رح کے ، وہ مرید اپنے والد سید بہاوالدین محمد رح کے ، وہ مرید اپنے والد سید جلال الدین احمد رح کے ، وہ مرید اپنے والد سید داؤد رح کے ، وہ مرید اپنے والد سید جمال الدین علی رح کے ، وہ مرید اپنے والد سید ابو نصر صالح رح کے ، وہ مرید اپنے والد سید عبدالرزاق گیلانی رح مقتدائے سلسلہ رزاقیہ کے۔

کرمانیہ منسوب بحضرت شاہ عبداللہ کرمانی بنگالی رح (متوفی ۶۵۸ھ)

ف یہ مرید خواجہ معین الدین حسن چشتی اجمیری رح کے ، اس سے آگے شجرہ خلفائے خواجہ حسن بصری رح میں بضمن ذکر خواجہ عبدالواحد بن زید رح لکھا جائے گا۔

کرمانیہ منسوب بحضرت شاہ نورالدین نعمت اللہ ولی کرمانی رح

ف ان کا شجرہ طریقت خلفائے غوثیہ میں بضمن ذکر شیخ ابومدین مغربی رح لکھا جائیگا۔

انتباہ اس گروہ کے فقیر دوازدہ ترکی تاج سر پر رکھتے ہیں۔

کریمیہ منسوب بحضرت پیر کریم سیلونی رح (متوفی ۶۶۳ھ)

ف یہ مرید خواجہ معین الدین حسن چشتی اجمیری رح کے اس سے آگے شجرہ خلفائے خواجہ حسن بصری رح میں بضمن ذکر خواجہ عبدالواحد بن زید رح لکھا جائے گا۔

کمیلیہ منسوب بحضرت خواجہ کمیل بن زیاد نخعی رح (متوفی ۸۳ھ)

ف اِن کا تذکرہ خلفائے مرتضویہ میں کیا جائے گا۔

لال شہبازیہ منسوب بحضرت سید عثمان المعروف بہ جتی لال شہباز قلندر سیونی سندھی رح (متوفی ۶۲۴ھ)

ف ان کا شجرہ طریقت خلفائے مرتضویہ میں بضمن ذکر شیخ محمود پاٹلہ لنگوٹ بند رح لکھا جائے گا۔

انتباہ اِس گروہ کے فقیر سُرخ لباس رکھتے ہیں۔

Marfat.com

یسویہ | منسوب بحضرت شیخ احمد یسوی رح پیر ترکستان۔

ف یہ مرید خواجہ یوسف ہمدانی رح کے، وہ مرید خواجہ ابو علی فارمدی رح کے، وہ مرید شیخ ابوالقاسم کرگانی رح کے، اس سے آگے شجرہ خلفائے جنیدیہ میں بضمن ذکر شیخ ابو علی رودباری رح لکھا جائے گا۔

مجددیہ | منسوب بحضرت امام ربانی مجدد الف ثانی ابوالبرکات بدرالدین شیخ احمد بن شیخ عبدالاحد فاروقی سرہندی رح (متوفی سہ شنبہ سلخ صفر ۱۰۳۴ھ)

اس گروہ کا دوسرا نام احمدیہ ہے۔

ف ان کا شجرہ طریقت خلفائے یسویہ میں بضمن ذکر حضرت صدیق اکبر رض لکھا جائیگا۔

محاسبیہ | منسوب بحضرت شیخ ابو عبداللہ حارث بن اسد محاسبی رح (متوفی ۲۴۳ھ)

ف یہ خاندان سلسلہ جنیدیہ سے نکلا ہے۔

محمد شاہی | منسوب بحضرت شیخ محمد حیات بن احمد الجوینی رح (متوفی ۶۵۸ھ)

ف ان کا تذکرہ خلفائے غوثیہ میں بضمن ذکر شیخ ابو عبداللہ بطائحی رح کیا جائے گا۔

محمود شاہی | منسوب بحضرت شیخ محمود بولی رح

ف یہ خاندان سلسلہ قادریہ سے نکلا ہے۔

انتباہ اس گروہ کے فقیر مونج کی باریک رسی گلے میں باندھتے ہیں۔

مخدوم شاہی | منسوب بحضرت مخدوم سید جلال الدین مخدوم جہانیاں بن سید احمد کبیر بخاری اوچی رح (متوفی چہار شنبہ ۱۰ ذیحجہ ۷۸۵ھ)

ف یہ مرید شیخ رکن الدین ابوالفتح ملتانی رح (متوفی ۱۶ رجب ۷۳۵ھ) کے، وہ مرید اپنے والد شیخ صدرالدین عارف قریشی رح کے، اس سے آگے شجرہ سلسلہ بہلول شاہی کے ضمن میں گذر چکا ہے۔

Marfat.com

مخدومیہ منسوب بحضرت شیخ مخدوم جلال الدین محمود کبیر الاولیا بن محمد پانی پتیؒ (متوفی ۱۴ ربیع الاول ۷۶۵ھ)

ف یہ مرید شیخ شمس الدین ترک پانی پتیؒ (متوفی ۷۱۵ھ) کے، وہ مرید مخدوم شیخ علی احمد صابر چشتیؒ مقتدائے سلسلہ صابریہ کے۔

مداریہ منسوب بحضرت شاہ ابو التراب بدیع الدین قطب المدار مکن پوریؒ (متوفی شنبہ ۱۷ جمادی الاول ۸۳۸ھ) اس گروہ کا دوسرا نام طبقاتیہ ہے۔

ف اِن کا شجرہ طریقت خلفائے مرتضویہ میں بضمن ذکر حضرت عبد العزیز مکی قلندرؒ لکھا جائے گا۔

انتباہ حضرت شاہ مدارؒ کے پانچ خلفائے اکبر تھے۔

(اوّل سید جمال الدین جانمن جنتی المعروف میراں حسن حسنؒ (متوفی ۹۵۱ھ) اِن کے پیرو دیوانگان کہلاتے ہیں، اور یہ باون ۵۲ گروہ ہیں، مثل دیوانگان سلطانی اور دیوانگان رشیدی وغیرہ کے۔

دوم سید اجمل رح ان کے پیرو اجملی کہلاتے ہیں۔

سوم خلیفہ کے پیرو طالبان کہلاتے ہیں، یہ دو گروہ ہیں۔

چہارم خلیفہ کے پیرو خادمان کہلاتے ہیں، یہ چار گروہ ہیں۔

پنجم قاضی مطہر قلندر رح (متوفی ۸۱۴ھ) اِن کے پیرو عاشقان کہلاتے ہیں اور یہ آٹھ گروہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) عاشقانِ نوروزی۔ شاہ امام نوروز رح سے (۲) عاشقانِ سوختہ شاہی۔ سید خاکسار رح سے (۳) عاشقانِ کمر بستہ۔ شاہ درگاہی کمر بست رح سے۔ (۴) عاشقانِ اناں شاہی۔ شاہ اناں اللہ درویش دہلوی سے (۵) عاشقانِ کوپلی

Marfat.com

بابا گوپال درویش رح سے ، (۶) عاشقان مکھا شاہی۔ میراں مکھا رح سے
(۷) عاشقان کمال قادری۔ مولانا شیخ کمال الدین قریشی رح سے (۸)
عاشقان کریم شاہی۔ شیخ کریم الدین رح سے۔

مُرتضٰے شاہی | منسوب بحضرت شاہ مرتضٰے بخاری المعروف اندرچرخی والا دکنی رح (متوفی پنجشنبہ ۲۱ رمضان ۱۰۳۷ھ) اس گروہ کا دوسرا نام انندی ہے۔

ف یہ مرید شاہ عبدالرزاق پاک رح مقتدائے سلسلہ رزاق شاہی کے۔

مغربیہ | منسوب بحضرت شیخ ابو مدین شعیب بن حسین مغربی رح (متوفی ۵۹۰ھ)

ف ان کا شجرۂ طریقت خلفائے شیخ شبلی رح میں بضمن ذکر شیخ ابوطالب مکی رح لکھا جائے گا، نیز ان کا تذکرہ خلفائے غوثیہ میں کیا جائے گا۔

مقیم شاہی | منسوب بحضرت سید محمد مقیم محکم الدین گیلانی حجروی رح (متوفی ۱۰۵۵ھ)

ف یہ مرید سید جمال اللہ حیات الیر قلندر زندہ پیر مقتدائے سلسلہ قلندریہ قادریہ کے۔

مُلّا شاہی | منسوب بحضرت شیخ عبداللہ مُلّا رح

منعمیہ | منسوب بحضرت شاہ محمد منعم عظیم آبادی رح ۶۷۲ھ

مولویہ | منسوب بحضرت مولوی معنوی مولانا جلال الدین محمد رومی رح (متوفی ۵ جمادی الآخر)

ف یہ مرید اپنے والد سلطان العلما شیخ بہاؤالدین ولد بن حسین بن احمد الخطیبی رح (متوفی ۶۲۸ھ) کے، وہ مرید شیخ نجم الدین کبرٰے فردوسی رح مقتدائے سلسلہ فردوسیہ کے۔

میاں خیل | منسوب بحضرت شاہ قاسم چنارگری رح

ف یہ خاندان سلسلہ قادریہ سے نکلا ہے۔

انتباہ اس گروہ کے فقیر بوقت عشق اللہ میاں میاں کہتے ہیں، اور جمع جواب میں سداراہ عشق بولتے ہیں، کچکول چوبیں، اور گل صفا چوبیں ہاتھ میں رکھتے ہیں۔

Marfat.com

یں رکھتے ہیں ۔ اور ایک چرمی تسمے کا گلوبند باندھتے ہیں۔

میراں شاہی | منسوب بحضرت شاہ میراں موج ہری بندگی بہاولپوریؒ (متوفی ۹۴۰ھ)

ف یہ خاندان سلسلہ سہروردیہ سے نکلا ہے۔

میرشاہی | منسوب بحضرت شیخ محمد میر المعروف میاں میر بن قاضی سائیں دتہ فاروقی لاہوری رح (متوفی سہ شنبہ ۷ ربیع الاول ۱۰۴۵ھ)

ف یہ مرید شاہ خضر سیوستانی رح کے، وہ مرید سید احمد رح کے، وہ مرید شیخ عابد کبیرؒ کے، وہ مرید شاہ ابوالقاسم رح کے، وہ مرید شیخ موسےٰ حلبی رح کے، وہ مرید شاہ ابوبکر رح کے، وہ مرید شاہ داؤد رح کے، وہ مرید شاہ سلیمان رح کے، وہ مرید شیخ زید رح کے، وہ مرید شیخ احمد قرشی رح کے، وہ مرید سید عبدالرزاق گیلانی رح مقتدائے سلسلہ رزاقیہ کے۔

ناتھ شاہی | یہ خاندان سلسلہ سہروردیہ سے نکلا ہے۔

نصیریہ | منسوب بحضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی رح (متوفی شب جمعہ ۱۲ رمضان ۷۵۷ھ)

ف یہ مرید خواجہ نظام الدین اولیا دہلوی رح مقتدائے سلسلہ نظامیہ کے۔

نظام شاہی | منسوب بحضرت شیخ نظام الدین نارنولی رح (متوفی ۹۹۹ھ)

ف یہ خاندان سلسلہ چشتیہ سے نکلا ہے۔

نظامیہ | منسوب بحضرت سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین محمد اولیا محبوب الٰہی بدایونی دہلوی رح (متوفی چہار شنبہ ۱۸ ربیع الآخر ۷۲۵ھ)

ف ان کا شجرہ طریقت خلفائے خواجہ حسن بصری رح میں بضمن ذکر خواجہ عبدالواحد بن زید رح لکھا جائے گا۔

نعمت شاہی | منسوب بحضرت شاہ نعمت اللہ ولی رح (متوفی ۲۴ ذیحجہ ۸۳۴ھ)

Marfat.com

ف یہ مرید اپنے والد سید ابوبکر رح کے، وہ مرید اپنے والد شاہ نور رح کے، وہ مرید اپنے والد سید ادہم رح کے، وہ مرید اپنے والد سید جعفر رح کے، وہ مرید اپنے والد سید محمد رح کے، وہ مرید اپنے والد سید بہاوالدین رح کے، وہ مرید اپنے والد سید داؤد رح کے، وہ مرید اپنے والد سید ابوالعباس احمد رح کے، وہ مرید اپنے والد سید حسن رح کے، وہ مرید اپنے والد سید موسیٰ رح کے، وہ مرید اپنے والد سید علی رح کے، وہ مرید اپنے والد سید محمد رح کے، وہ مرید اپنے والد سید متقی رح کے، وہ مرید اپنے والد سید ابونصر صالح رح کے، وہ مرید اپنے والد سید عبدالرزاق گیلانی رح مقتدائے سلسلہ رزاقیہ کے۔

نقشبندیہ منسوب بحضرت خواجہ بہاوالدین محمد بن محمد نقشبند بخاری رح (متوفی شب دوشنبہ ۳ ربیع الاول ۷۹۱ھ)

ف یہ مرید خواجہ سید امیر کلال رح کے، وہ مرید خواجہ محمد بابا سماسی رح کے، وہ مرید خواجہ عزیزان علی رامیتنی رح کے، وہ مرید خواجہ محمود انجیر فغنوی رح کے، وہ مرید خواجہ محمد عارف ریوگری رح کے، وہ مرید خواجہ عبدالخالق غجدوانی رح کے، وہ مرید خواجہ یوسف ہمدانی رح کے، وہ مرید خواجہ ابوعلی فارمدی رح کے، وہ مرید خواجہ ابوالقاسم کرگانی رح کے، وہ مرید خواجہ ابوعثمان مغربی رح کے، وہ مرید شیخ ابوعلی کاتب رح کے، وہ مرید شیخ ابوعلی رودباری رح کے، وہ مرید سید الطائفہ شیخ جنید بغدادی رح مقتدائے سلسلہ جنیدیہ کے۔

نوحیہ منسوب بحضرت مخدوم شیخ نوح ہالاکندی سندھی رح

ف ان کا شجرہ طریقت خلفائے جنیدیہ میں بضمن ذکر شیخ ابوعلی رودباری رح لکھا جائے گا۔

Marfat.com

نوربخشیہ | منسوب بحضرت خواجہ محمد نوربخش رح

ف یہ مرید سیّد اسحاق ختلانی رح کے، وہ مرید امیر کبیر سید علی ہمدانی رح مقتدائے سلسلہ ہمدانیہ کے۔

نوریہ | منسوب بحضرت شیخ ابوالحسن احمد بن محمد نوری بغوی امیر القلوبؒ (متوفی ۲۹۵ھ)

ف اِن کا تذکرہ خلفائے سقطیہ میں کیا جائے گا۔

نوشاہیہ | منسوب بحضرت سیّد العارفین وارث الانبیا شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش مجدّدِ اکبر بن حاجی الحرمین شاہ علاء الدین حسین علوی عباسی قادری ساہنپالی رح (متوفی دوشنبہ ۸ ربیع الاول ۱۰۶۴ھ)

ف اِن کے حالات باب دوم فصل بست و ششم (۲۶) میں مفصل آئیں گے۔

وفائیہ | منسوب بحضرت تاج العارفین شیخ ابوالوفا کُردی رح

ف یہ مرید شیخ محمد شنبکی رح کے، وہ مرید شیخ ابوبکر بن ہوار رح کے، وہ مرید شیخ محمد سہل تستری رح کے، وہ مرید شیخ سہل بن عبداللہ تستری رح مقتدائے سلسلہ سہلیہ کے۔

وہابیہ | منسوب بحضرت سید ابو عبداللہ سیف الدین عبدالوہاب گیلانیؒ (متوفی شب پنجشنبہ ۲۵ رشوال ۵۹۳ھ)

ف اِن کے حالات باب دوم فصل پانزدہم (۱۵) میں مفصل آئیں گے۔

ہاشم شاہی | منسوب بحضرت میر علی ہاشم چہار ضرب رح

ف یہ خاندان سلسلہ نعمت شاہی سے نکلا ہے۔

ہاشمیہ | منسوب بحضرت شاہ محمد ہاشم دریاول علوی عباسی نوشاہی رح (متوفی ۲۲ ربیع الثانی ۱۱۹۰ھ)

Marfat.com

ف ان کا تذکرہ اولادِ حضرت نوشہ گنج بخش قادری رح مقتدائے سلسلہ نوشاہیہ کے ضمن میں آئے گا۔

ہمدانیہ منسوب بحضرت امیر کبیر سید علی بن شہاب الدین بن محمد ہمدانی رح (متوفی ۶ رذیحجہ ۷۸۰ھ)

ف یہ مرید شیخ تقی الدین رح کے، وہ مرید شیخ علاء الدولہ سمنانی رح مقتدائے سلسلہ علائیہ کے۔

یونسیہ منسوب بحضرت شیخ ابو محمد یونس بن یوسف شیبانی رح (متوفی سلخ ذیقعدہ ۶۱۹ھ)

ف ان کا تذکرہ خلفائے غوثیہ میں کیا جائے گا۔

فضیلت طریقہ قادریہ

جاننا چاہیئے کہ سب طریقوں سے افضل طریقہ اور اکمل سلسلہ طریقہ قادریہ ہے، کیونکہ امام اس طریقہ عالیہ کے عالیجناب پیرانِ پیر دستگیر شیخ الجن والانس غوث الثقلین نجیب الطرفین حضرت شیخ ابو محمد محی الدین عبدالقادر جیلانی رح ہیں جو تمام اولیائے امت کے سردار ہیں۔

حضرت سلطان باہو صاحب شورکوٹی رح اس سلسلہ عالیہ کی فضیلت میں فرماتے ہیں:

"واضح ہو کہ طریقہ قادریہ تمام طریقوں پر قادر اور قوی ہے، اس لئے کہ ابتدائے طریقہ قادریہ تمام طریقوں کی انتہا ہے، علاوہ ازیں ابتدائے قادریہ میں شروع تعلیم و تلقین سے پہلے ہی دن مقام حضوری مجلس محمدی حاصل ہوتا ہے، حضرت پیر دستگیر رح باطن میں جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام

Marfat.com

والسلام کی زیارت سے سرفراز اور مشرف کرتے ہیں، جس شخص کو طریقہ قادری حاصل ہوتا ہے وہ کسی دوسرے طریقہ کا محتاج نہیں رہتا، کیونکہ جہاں شیر ہو وہاں اور جانور رہنے نہیں پاتا"

حضرت علامہ شیخ محمد ماہ صداقت کنجاہی دہلوی رح تواقب المناقب میں لکھتے ہیں.

"سبحان اللہ قصیدہ بہاریہ قادریہ دیدنے دارد کہ ازل و ابد مطلع و مقطع موزون اوست، و کریمہ فَفِرُّوا اِلَی اللّٰہ گریز عالی مضمون او، و ہر کہ برنگ نقطہ پرکار در حلقہ صحبت ایشاں نشست طریقہ نقشبندیہ را چوں نقش مسطر محض برائے بیت دانست، روشن ست کہ ذکر خفی آنجا و تغل جلی اینجا تفاوت شب و روز دارد، آنجا فکر مطالعہ عجائب المخلوقات کشف ملکوت، اینجا ذکر مشاہدہ فتوحات عالم لاہوت، آنجا ہوش دردم، اینجا بیہوشی دمبدم، آنجا نظر برقدم، اینجا نگاہ برقدم، آنجا تکثیر عبادت، اینجا تکبیر شہادت، آنجا حبس نفس جستن، اینجا از حبس نفس جستن، آنجا بعد سالہا، اینجا بمجرد ارادت، آنجا سلسلۃ الذہب، اینجا کیمیائے سعادت، خاک بعالم پاک چہ نسبت دارد، و زمین قابل فوقیت بر آسمان نشود، گرمی شوق کہ بیدار دلان این بزم را برنگ شمع روشن کرد دیگراں را در خواب و خیال صورت نہ بندد، و نشاط ذوقے کہ مست خفتگان این انجمن را بہم رسد خلوت گزیناں را بہ شب بیدارہا نتواند شد"

حضرت مرزا محمد عبدالستار بیگ مجددی سہسرامی رح کتاب مسالک السالکین فی تذکرۃ الواصلین جلد اوّل باب دوم میں اس طریقہ عالیہ کی فضیلت میں ایک نظم لکھتے ہیں جو نہایت پسندیدہ ہے۔

Marfat.com

نظم

از سلاسل کہ عروۃ الوثقیٰ است — بیشک ایں سلسلہ بلطف خدا است
ہر کہ در قادریہ یافت نظام — شدہ مقبول خالق علام
عظم ایں سلسلہ بعون خدا است — پاک از بدعت و ضلالتہا است
نعل با النعل میرسد بہ نبی — در خفی و جلی بہ حق طلبی
ابتدائے ہمہ سلاسل اوست — انتہائے ہمہ منازل اوست
شدہ شطاریہ از و پُر نور — چشتیہ ہم شدہ از و معمور
کبرویہ از و کبیر شدہ — در دو آفاق بے نظیر شدہ
سہروردیہ را لطافت از و — نقشبندیہ را شرافت از و
بر ہمہ مالک الرقاب ست او — ہمہ نجم اند و آفتاب ست او
ہر یکے ذرۂ ہوا خواہش — ہر یکے خوشہ چین درگاہش
بر ہمہ سید السلاسل داں — وز ہمہ مستفید و کامل داں
بیشک ایں سلسلہ چو سلک گہر — در گلوئے بہشتیاں خوشتر
سگ درگاہ آں شہ جیلاں — بہتر از شیر ہائے نے استاں

بیگماں جنتی ست آں زن و مرد
کہ فدا خویش را بر ایں در کرد

رباعی از صداقت

ایں سلسلہ سر مشق سیہ مستان ست — ہر ہم زن زور رستم دستان ست
از غلغلۂ اوست جہان پُر گشتہ — زنجیر در خدا اگر ہست آن ست

Marfat.com

باب دوم

اس میں خاندانِ ذیشان نبوی مرتضوی قادری کے مشائخ کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اور اس میں چھبیس ۲۶ فصل ہیں۔ ہر ایک فصل میں موافق طریقہ بیعت قادریہ کے یکے بعد دیگرے ہر ایک بزرگ داخل سلسلہ ہذا کے حالات درج کیے ہیں۔

فصل اوّل

حالاتِ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

اوصافِ جمیلہ عنوانِ دیوانِ نبوت ، سلطانِ ایوانِ فتوت ، قالبِ روح غیب الغیب ، قلبِ فتوح بے عیب وریب ، شاہِ اسرارِ قدم ، ماہِ انوارِ حکم ، لطیفۂ علومِ عرفان ، صحیفۂ رقومِ احسان ، دُرِ دُرجِ اقرء باسم ربك الذی خلق ، شرقۂ بُرجِ فلا اُقسم بالشفق واللیل وما وسق ، صاحبِ مسندِ کنتُ نبیًّا وآدم بین الماء والطین ، نازنینِ چار بالشِ وما ارسلنٰك الا رحمة للعٰلمین ، شہنشاہِ بارگاہِ لی مع اللہ ، برہانِ اشتباہِ فاعلم انّہٗ لا الٰہ الا اللہ ، شہریارِ اذ یغشی السدرة ما یغشٰی ، عالم آرائے ما زاغ البصر وما طغٰی ، مہبطِ اسرارِ سبحان الذی اسرٰی ، منبعِ انوارِ دنی فتدلّٰی ، گوہرِ خزینۂ بطحا ، لولوئے گنجینۂ طٰہٰ ، مکرم مجتبٰے ، معظم مہتدٰے ، معلم مقتدا ، مقدم مرتجٰے ، حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعلٰی اصحابہ البررة الاتقیاء۔

علے صبح صادقاں بُغ زیبائے مصطفٰے ۔۔۔ وے سرورِ استاں قدِ رعنائے مصطفٰے

Marfat.com

آئینۂ سکندر و آبِ حیاتِ خضر — نورِ جبینِ بعلِ شکر خائے مصطفٰے
معراجِ انبیا، و شبِ قدرِ اصفیا — گیسوئے روز پوشِ قمر سائے مصطفٰے
ادریس کو مدرسِ درسِ معارف ست — لب تشنہ پیشِ منطقِ گویائے مصطفٰے
عیسٰے کہ دیرِ دائرۂ علوی مقام اوست — شد پردہ دارِ ذروۂ علیائے مصطفٰے
بر ذروۂ دنیٰ فتدلّٰی کشیدہ سر — ایوانِ بارگاہِ معلّائے مصطفٰے
از جامِ روح پرورِ مازاغ گشتہ است — آہوئے چشمِ دلکشِ شہلائے مصطفٰے
خیاطِ کارخانۂ لولاک دوختہ — پیراہنِ ابیت ببالائے مصطفٰے
شمس و قمر کہ لولو دریائے اخضر اند — از روئے مہر آمدہ لالائے مصطفٰے
قرصِ قمر شکست بریں خوانِ لاجورد — وقتِ صلائے معجزہ ایمائے مصطفٰے
کحل الجواہرِ ملک و طوطیائے روح — دانی کہ چیست؟ خاکِ کفِ پائے مصطفٰے
روح القدس کہ آیتِ قربت بشانِ اوست — قاصر ز درکِ پایۂ ادنائے مصطفٰے
خواجہ گدائے درگہِ او شد کہ جبرئیل
شد باکمالِ مرتبہ مولائے مصطفٰے

صلوات اللہ وسلامہٗ علیہ بعدد اللیل والنہار وقطرات الامطار

واوراق الاشجار وذرات الغبار من سطح الارض لقفار الی مدار الفلک الدوّار۔

نام وکُنیت | حضور کا اسم گرامی محمد، احمد، کنیتِ سامی ابوالقاسم ابوابراہیم، لقبِ پاک مصطفٰے، مجتبٰے تھا۔

صاحبِ مواہب لدنیہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمائے مبارک جو کتاب وسنّت اور کُتبِ قدیم میں مذکور ہیں بترتیبِ حروفِ معجم چار سو سے زیادہ لکھے ہیں

Marfat.com

زیادہ لکھے ہیں۔

آپ کے ننانوے نام جو سالک کیلئے روزانہ تلاوت کرنے ضروری ہیں وہ آگے لکھے جاویں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

نسب نامہ پدری | حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بن حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدالمناف بن قصیّ بن کلاب بن مرّہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر الملقب بہ قریش بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معدّ بن عدنان۔

یہانتک شجرۂ نسب اتفاقی ہے۔ حافظ ابوعمرو یوسف بن عبداللہ المعروف بہ ابن عبدالبرّ المزنیّ القرطبی المالکی رح کتاب الاستیعاب میں لکھتے ہیں ھذا ما لم یختلف فیہ احد من النّاس۔

اس سے آگے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام تک سلسلہ نسب میں نہایت درجہ کا اختلاف ہے۔ لیکن ہم اس جگہ تاریخ کبیر طبری جلد دوم سے تحریر کرتے ہیں۔

عدنان بن اُدد بن ہمیسع بن سلامان بن عوص بن یوز بن قموال بن ابی بن عوام بن ناشد بن حزا بن بلداس بن تدلاف بن طابخ بن جاحم بن ناحش بن ماخی بن عیفی بن عبقر بن عبید بن الدّعا بن حمدان بن سنبر بن یثرم بن نحزن بن یلحن بن ارعوی بن عیفی بن دنیشان بن عیصر بن افناد بن ایہام بن مقصی بن ناحث بن زارح بن سمی بن مزی بن عوص بن عرام بن قیدار بن حضرت اسمٰعیل علیہ السلام بن حضرت ابراہیم علیہ السلام۔

اس سے آگے شجرہ نسب اسطرح پر ہے

حضرت ابراہیم علیہ السلام بن تارخ بن ناخور بن ساروغ بن ارغ بن فالغ بن عابر

Marfat.com

الملقب بہ حضرت ہود علیہ السلام بن شالخ بن ارفخشد بن حضرت سام علیہ السلام بن حضرت نوح علیہ السلام بن لامک بن متوشلخ بن اخنوخ الملقب بہ حضرت ادریس علیہ السلام بن یارد بن مہلائیل بن قینان بن انوش بن حضرت شیث علیہ السلام بن ابو البشر حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام حضور کے تمام آبا کرام مسلم و مومن اہل توحید تھے۔ (ہدایۃ النبی)

نسب نامۂ مادری آپ کی والدہ ماجدہ کا اسم پاک حضرت سیدہ آمنہ تھا بنت وہب بن عبد المناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ قریشی۔

تاریخ ولادت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت بروز دوشنبہ وقت صبح صادق بتاریخ نہم ربیع الاول سنہ یکم عام الفیل مطابق ۲۲ بست دوم اپریل سنہ ۵۷۱ پانچسو اکہتر عیسوی موافق یکم جیٹھ سمت ۶۲۸ چھ سو اٹھائیس بکرمی میں ہوئی (رحمۃ للعالمین جلد دوم)

عام مؤرخین جو ولادت حضور کی بارہ ربیع الاول کو لکھتے ہیں وہ دلائل ریاضی سے صحیح ثابت نہیں ہوئی۔

جائے ولادت جس مکان میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت ہوئی وہ وراثت میں آپ کو پہنچا تھا۔ آپ نے وہ مکان حضرت عقیل بن ابی طالب کو دے دیا۔ انہوں نے محمد بن یوسف کے ہاتھ فروخت کر دیا جو حجاج ثقفی کا بھائی تھا۔ اس نے وہ مکان اپنے محل میں داخل کر لیا۔ اور اس جگہ کا نام بیضاء رکھا۔ چنانچہ مدت دراز تک وہ جگہ بنام سرائے محمد بن یوسف مشہور رہی۔ جب بنو امیہ کی سلطنت کا زمانہ گذرا تو ہارون الرشید عباسی کی والدہ حج کرنے آئی تو اس نے مکان شریف کو محل محمد بن یوسف سے علیحدہ کر کے ایک مسجد تعمیر کی جس

Marfat.com

سونے کا کام کروایا۔ (معارج النبوۃ)

مؤلفِ کتابِ ہذا فقیر شرافت عفی عنہ کہتا ہے کہ زمانہ حاضرہ تک قبۂ مولد النبی مکہ معظمہ میں موجود تھا۔ اور زائرین زیارت سے مشرف ہوتے تھے۔ لیکن ۱۳۴۴ھ میں عبدالعزیز ابن سعود نجدی حاکمِ مکہ نے جو وہابی المذہب ہے بوجہ تعصب مذہبی کے وہ قبہ معہ دیگر قبابِ متبرکہ کے شہید کروادیا ہے۔ اب وہ جگہ خالی پڑی ہے۔

واقعاتِ ولادت جس رات کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے کسریٰ کے محل میں زلزلہ پڑگیا۔ اور اُس کے چودہ کنگرے گر پڑے، ساوہ کی نہر (واقعہ فارس) خشک ہوگئی، فارس کا آتشکدہ جو ہزاروں برس سے روشن تھا بجھ گیا۔ اور ایسے کئی واقعاتِ عجیبہ ظہور میں آئے جو کتبِ سیرت میں مفصل مذکور ہیں۔

رضاعت آپ نے سات روز تک اپنی والدہ ماجدہ کا دودھ پیا، اس کے بعد ثُویبہ (کنیز ابولہب) نے دودھ پلایا، پھر یہ سعادت حلیمہ سعدیہ بنتِ ابی ذویب کو نصیب ہوئی جو حارث بن عبدالعزیٰ کی اہلیہ تھیں، آپ قریباً پانچ برس اُن کے پاس علاقہ طائف میں رہے۔ (مسالک السالکین)

شقِ صدر اسی زمانہ میں ایک روز حضرت جبرائیل و میکائیل علیہما السلام آپ کو اٹھا کر پہاڑ پر لے گئے اور سینہ مبارک ناف تک چاک کیا، اور دل کو نکال کر اُس میں سے ایک نقطۂ سیاہ خون آلود کو نکال کر باہر پھینکا، اور دل کو معرفتِ حق اور یقینِ صادق اور نورِ ایمان سے بھر کر اور خاتمِ نور سے مُہر کرکے پھر اُس کے مقام میں رکھ دیا۔

Marfat.com

کہتے ہیں کہ آپ کا شقِ صدر چار مرتبہ ہوا۔ ایک یہ جو واقعہ گذرا، دوسرا دس برس کی عمر میں، تیسرا بعثت کے وقت، چوتھا وقتِ معراج۔ (مسالک السالکین)

تربیت آپ ابھی شکم والدہ میں ہی تھے کہ آپ کے والد بزرگوار حضرت عبداللہ کا انتقال ہوگیا، جب آپ چھ برس کے ہوئے تو والدہ ماجدہ آپ کو ساتھ لے کر مدینہ منورہ میں زیارتِ اخوال کے واسطے تشریف لے گئیں، وہاں ایک مہینہ تک رہنے کا اتفاق ہوا، واپسی کے وقت جب مقام ابواء میں پہنچیں تو وہیں ۵۷۷ء میں انتقال فرمایا اور مدفون ہوئیں، اُمِ ایمن برکہ خادمہ نے آپ کو مکہ معظمہ میں پہنچایا۔

کفالتِ جدِ امجد آپ کے دادا بزرگوار حضرت عبدالمطلب آپ کی پرورش میں مصروف ہوئے، جب حضور کی عمر شریف آٹھ برس دو مہینے دس روز کی ہوئی تو حضرت عبدالمطلب نے بھی بعمر بیاسی سال ۵۷۹ء میں رحلت فرمائی۔ (مسالک السالکین)

کفالتِ ابوطالب اُس وقت سے آپ اپنے عمِ مکرم حضرت ابوطالب کے پاس رہنے لگے، اور وہ دل وجاں سے آپ کے متکفل ہوئے۔ (مسالک السالکین)

سفرِ شام جب آپ بارہ برس دو مہینے دس روز کے ہوئے تو ۵۸۳ء میں حضرت ابوطالب کے ہمراہ تجارت کے واسطے ملکِ شام کو تشریف لے گئے، جب شہر بصرے سے چھ میل اس طرف موضع کفر میں پہنچے تو ابوعداس ملقب بحیرا راہب نے جس کو جرجیس بھی کہتے ہیں آپ میں علامات پیغمبر آخر الزمان کے پاکر آپ کو پہچانا، اور آپ کے نزدیک آیا، اور ہاتھ مبارک پکڑ کر کہا یہ رسولِ رب العالمین ہے، اللہ تعالیٰ اس کو اپنا پیغمبر کرے گا تاکہ اہلِ جہان کے واسطے رحمت ہو۔ (مسالک السالکین)

Marfat.com

تزوّجِ خدیجہ | جب آپ کی عمر پچیس ۲۵ برس کی ہوئی تو حضرت خدیجہ بنتِ خویلد نے آپ کے حسنِ معاملہ، راستبازی، صدق، دیانت و پاکیزہ اخلاقی کی عام شہرت سُن کر تجارت کے واسطے آپ کو بہت سا مال دیا، اور اپنا غلام مَیسرہ بھی ساتھ دیا، آپ ملکِ شام کو تشریف لے گئے، اِس سفر میں چند خوارق عادات معجزات آپ سے صادِر ہوئے، اور نسطورا راہب نے آپ کو پہچانا اور آپ کی رسالت کی خبر دی، اور اِس تجارت میں آپ کو منافِع کثیر حاصِل ہوا، جس وقت آپ واپس تشریف لائے، تو آپ کے فضائل و معجزات مَیسرہ کی زبان سے سُن کر حضرت خدیجہ کو اشتیاق پیدا ہوا کہ آپ سے نکاح کروں، چنانچہ نفیسہ بنتِ منبہ کے ہاتھ آپ کو شادی کا پیغام بھیجا، حضور نے قبول فرمایا اور تاریخ معیّن پر حضرت ابوطالب اور تمام رؤسائے قریش جن میں حضرت حمزہ رض بھی تھے۔ حضرت خدیجہؓ کے مکان پر آئے، حضرت ابوطالب نے خطبۂ نکاح پڑھا، اور پانسو درہم طلائی مہر قرار پایا، حضرت خدیجہ رض کی عمر اس وقت چالیس ۴۰ برس تھی، یہ نکاح ۵۹۶ء میں ہوا۔

تعمیرِ کعبہ | جب عمر شریف آپ کی پینتیس ۳۵ برس ہوئی تو ۶۰۶ء میں خانہ کعبہ کی تعمیر عمل میں آئی، باقوم نامی رومی معمار نے عمارت کا کام کیا، آپ نے حجر الاسود کو اپنے ہاتھ مبارک سے اُٹھا کر رُکنِ عراقی میں نصب فرمایا، یہ گویا اشارہ تھا کہ دینِ الٰہی کی عمارت کا آخری پتھر بھی انہیں ہاتھوں سے نصب ہوگا۔

توحید پرستی | آپ آغازِ طفولیت سے ہی توحیدِ باریتعالیٰ کے قائل و معتقد تھے، مراسمِ شرک سے ہمیشہ مجتنب رہتے، ایکدفعہ قریش نے آپ کے سامنے کھانا لاکر رکھدیا جو کہ بتوں کے چڑھاوے کا تھا، جانور جو ذبح کیا گیا تھا وہ

۴ سال کی عمر میں آپ کا سفر شام

Marfat.com

کسی بت کے نام پر ذبح کیا گیا تھا، آپ نے کھانے سے صاف انکار کر دیا۔ (سیرۃ النبی ﷺ)

طلوعِ آفتابِ رسالت | جب آفتابِ نبوت طلوع ہونے کو تھا تو علاماتِ رسالت ظاہر ہونے لگیں، آپ رؤیائے صادقہ دیکھتے، اور اُن کا اثر بعینہٖ ظاہر ہوتا، جس شجر حجر کی طرف سے آپ گذرتے سب آپ کو بالفاظ السلام علیک یا رسول اللہ سلام کرتے، آپ کو قبل از نبوت خلوت و تنہائی مرغوب خاطر تھی، آپ غارِ حرا میں جاکر جو مکہ معظمہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے عبادتِ الٰہی میں مشغول رہتے، مراقبہ، تفکر، تدبر کا شغل ہوتا تھا۔ (مسالک السالکین)

عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے قیل ما کان صفۃ تعبدہ اجیب بان ذلک کان بالتفکر والاعتبار۔

ایک دن بروز دوشنبہ بتاریخ نہم ربیع الاول ۴۱ سنہ میلادی مطابق دوازدہم فروری ۶۱۰ سنہ جبکہ آپ کی عمر بحساب قمری پورے چالیس سال ہو چکی تھی، حسبِ معمول غارِ حرا میں مراقبہ میں مصروف تھے، فرشتۂ غیب یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام خدمت میں آئے اور مژدۂ رسالت دے کر کہا۔ اقرأ باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرأ وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم (العلق) یعنی پڑھ اُس خدا کا نام جس نے کائنات کو پیدا کیا، جس نے آدمی کو گوشت کے لوتھڑے سے پیدا کیا، پڑھ تیرا خدا کریم ہے۔ وہ جس نے انسان کو قلم کے ذریعہ سے علم سکھایا، وہ جس نے انسان کو وہ باتیں سکھائیں جو اسے معلوم نہ تھیں۔ (سیرۃ النبی)

پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے زمین پر پاؤں مارا ایک چشمہ پیدا ہو گیا، اُس سے آپ کو وضو کرایا، اور امام ہو کر دو رکعت نماز آپ کو پڑھائی اور غائب ہو گئے۔ (مسالک السالکین)

Marfat.com

ف صاحبِ تحفۃ الابرار نے لکھا ہے کہ یہی طریقہ سنت اب تک مشائخ طریقت میں جاری ہے کہ مرید کو تلقین کرنے کے وقت دوگانہ نفل ادا کرواتے ہیں۔

تبلیغ اسلام | جب آپ نے دعوت شروع کی تو سب عورتوں سے پہلے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رض اور سب مردوں سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رض اور سب لڑکوں سے پہلے حضرت علی المرتضیٰ رض اور سب موالی سے پہلے حضرت زید بن حارثہ رض اور سب غلاموں سے پہلے حضرت بلالِ حبشی رض آپ پر ایمان لائے، پھر حضرت صدیقِ اکبر رض کے اہتمام سے حضرت عثمان بن عفان رض حضرت زُبیر بن العوام رض حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رض حضرت طلحہ بن عُبیداللہ رض حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم مسلمان ہوئے، اور یہی صاحبان سابق الاسلام کہے جاتے ہیں۔

تعذیبِ مسلمین | پہلے خفیہ آپ دعوتِ اسلام فرماتے تھے، لہٰذا کفارِ قریش آپ سے معترض و مزاحم نہیں ہوئے۔ مگر جب آیہ کریمہ فاصدع بما تؤمر واعرض عن المشرکین (الحجر ع ۶) نازل ہوئی تو آپ نے بتوں کی مذمت شروع کی، اور دعوت باعلان فرمانے لگے۔ کفارِ قریش کی ایذا رسانی کی کوئی حد نہ رہی آپ کو اور سب مسلمانوں کو سخت تکلیف دینے اور طرح طرح کی ایذائیں پہنچانے لگے۔ (مسالک السالکین)

ہجرتِ حبش | جب قریش کا ظلم و تعدی بہت بڑھ گیا تو حضور نے جاں نثارانِ اسلام کو فرمایا کہ حبش کو ہجرت کر جائیں، چنانچہ ماہِ رجب ۵ سنہ نبوی میں تراسی ۸۳ مسلمانوں نے ہجرت کی اور چند روز نجاشی (شاہِ حبش) کے پاس آرام سے گذارے، یہاں تک کہ غلط افواہ پھیلی کہ کفارِ مکہ نے اسلام

Marfat.com

قبول کرلیا ہے، یہ سنکر اکثر صحابہ مکہ میں واپس چلے آئے۔

شعبِ ابوطالب میں محصور ہونا قریش نے جب دیکھا کہ اسلام دن بدن وسیع ہوتا جاتا ہے اور ہم اپنی کوششوں میں ناکام ثابت ہو رہے ہیں، تو سب نے متفق ہو کر ایک معاہدہ لکھا، کہ کوئی شخص بنی ہاشم کے ساتھ خرید و فروخت نہ کرے، اور نہ ہی ان سے میل جول رکھے، چنانچہ حضرت ابوطالب رض مجبور ہو کر تمام خاندانِ ہاشم کے ساتھ شعبِ ابوطالب میں پناہ گزین ہوئے، تین سال تک بنو ہاشم نے اس حصار میں نہایت تنگی سے بسر کئے، آخر دشمنوں کو ہی رحم آیا اور انہوں نے اُس معاہدہ کو توڑا۔ (سیرۃ النبی)

عام الحزن ۱۰ھ نبوی میں حضرت ابوطالب رض نے دنیا سے انتقال کیا، اور اُن سے چند ہی روز بعد رمضان ۱۰ھ نبوی میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رض نے بھی وفات پائی، اب آپ کے دو نو مددگار و غمگسار اُٹھ گئے، یہی اسلام کا سخت ترین زمانہ تھا۔ خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سال کو عام الحزن (غم کا سال) فرمایا کرتے تھے۔

معراج مختصر کیفیت اس کی یہ ہے کہ ستائیسویں ۲۷ رجب ۱۲ھ نبوی کو رات کے وقت بامرِ الٰہی حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور آپ کا شقِ صدر کرکے آپ کے دل کو آبِ زمزم سے دھو کر حکمت و ایمان سے پُر کیا تاکہ مشاہدۂ ملکوت اور لقائے الوہیت پر قوی ہو جائے اور کمال صفا و طہارت کے ساتھ عالمِ ملکوت کو تشریف لے جاویں، پھر آپ کو براق پر سوار کرکے مسجد اقصیٰ لے گئے، وہاں آپ نے امام ہو کر انبیاء علیہم السلام اور ملائکہ مقربین کے ساتھ نماز ادا کی، پھر براق پر سوار ہو کر عالمِ بالا کو بجسدہ العنصری تشریف لے گئے، اور خداوند تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہوئے فاوحیٰ الیٰ عبدہٖ ما اوحیٰ۔ (النجم ع ۱)

Marfat.com

فرضیتِ نماز | نمازِ پنجگانہ اسی شبِ معراج ۱۲ سنہ نبوی کو فرض ہوئی۔

ہجرت

قریش نے جب دیکھا کہ مسلمان طاقت پکڑتے جاتے ہیں تو دارالندوہ میں بیٹھ کر آپ کے قتل کا مشورہ کیا، جب رائے پاس ہوئی تو آپ کے گھر کا محاصرہ کر لیا، آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بستر پر حضرت علی المرتضےٰ علیہ السلام کو اپنی چادر اوڑھا کر سُلا دیا، اور فرمایا کہ آج رات مجھے ہجرت کا حکم ہو چکا ہے، میں مدینہ جاؤں گا، چنانچہ جندے رات گذر گئی تو محاصرین بے خبر ہو گئے، آپ وہاں سے نکلے، اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر جبلِ ثور کی غار میں جا کر پوشیدہ ہوئے۔ (سیرۃ النبی)

تاریخ ہجرت | اُس دن پنجشنبہ ستائیسویں ۲۷ صفر ۱۳ سنہ نبوی مطابق بارہ ۱۲ ستمبر ۶۲۲ء تھا، حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کھانا پکا کر وہاں پہنچا آتیں، اسی طرح تین دن غار میں گذرے، چوتھے دن بروز دوشنبہ یکم ربیع الاول ۱۳ سنہ نبوی مطابق سولہ ۱۶ ستمبر ۶۲۲ء کو غار سے روانہ ہوئے، اور منازلِ سفر خرّار، ثنیۃ المرۃ لقف، لجب، مرجح، حدائد، اذاخر، رابغ، ذاسلم، عثانیہ، فاختہ، عرج جدوات، رکوبۃ، عقیق، جشجاشہ، طے کرتے ہوئے بروز دوشنبہ ہشتم ۸ ربیع الاول کو مقامِ قبا میں پہنچے (سیرۃ النبی)

سنہ ہجری اسی سال کے غرہ محرم روز جمعہ سے شروع ہوتا ہے جو مطابق ہے انیسویں ۱۹ جولائی ۶۲۲ء کے۔

آپ چودہ ۱۴ روز تک قبا میں رہ کر مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے۔ اہلِ مدینہ

Marfat.com

نے آپ کا شاندار استقبال کیا، پردہ نشین خاتونیں چھتوں پر چڑھ آئیں اور گانے لگیں۔

ے

طلع البدر علینا — من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا — ما دعی اللہ داع
ایھا المبعوث فینا — جئت بالامر المطاع

معصوم لڑکیاں دَف بجا بجا کر گاتی تھیں۔

ے

نحن جوار من بنی النجار — یا حبذا محمدٌ من جار

آپ نے مدینہ شریف وارد ہو کر حضرت ابو ایوب خالد انصاری رضؓ کے گھر مقام کیا۔ (سیرۃ النبی)

۱ھ | سال اوّل ہجری کے وقائع سے پہلا واقعہ تاسیسِ مسجدِ قبا ہے جو عین بعد از قدوم شریف عمل میں آئی، جس میں خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضؓ نے بدستِ خاص اینٹیں ڈھوئیں اور پتھر رکھے، یہ پہلی مسجد ہے جو اسلام میں بنا ہوئی، آپ تا مدتِ اقامت ہر شنبہ کو وہاں جاتے، اور اس میں دوگانہ ادا فرماتے تھے۔

اسی سال میں مسجد نبوی کی تعمیر، اور ازواج مطہرات کے حجروں کی تعمیر، اور اذان کی ابتدا، اور مہاجرین و انصار میں مواخاۃ مقرر ہوئی۔ اب تک نمازوں میں صرف دو دو رکعتیں تھیں، اب ظہر و عصر و عشاء میں چار ہو گئیں۔ لیکن سفر کیلئے پھر بھی وہی دو دو رکعتیں قایم رہیں۔

۲ھ | اس سال میں بروز دوشنبہ پندرھویں رجب آپ بنی سلمہ کی مسجد میں ظہر کی نماز

Marfat.com

ظہر کی نماز بیت المقدس کی طرف منہ کرکے پڑھ رہے تھے کہ حکم ہوا فول وجھك شطر المسجد الحرام نماز میں ہی آپ نے خانہ کعبہ کی طرف منہ پھیر لیا، وہ مسجد ذوالقبلتین مشہور ہوئی۔ (تفسیر حسینی)

اسی سال آپ ماذون بامرِ جہاد ہوئے، اسی سال غزوۂ بدر، غزوہ بنی قینقاع، غزوۂ سویق پیش آیا، اسی سال رمضان المبارک کے روزے فرض ہوئے، اسی سال صدقہ فطر کا حکم جاری ہوا، اور نمازِ عید جماعت سے پڑھی گئی۔

۳ھ | اس سال میں غزوۂ احد پیش آیا جس میں حضرت امیر حمزہ رض شہید ہوگئے، وراثت کا قانون بھی اسی سال جاری ہوا۔

۴ھ | اس سال میں یہود بنی نضیر کو بسبب عہد شکنی کے مدینہ طیبہ سے جلاوطن کیا گیا۔ اسی سال میں سریہ ابن سلمہ، سریہ ابی انیس، سریہ بیر معونہ سریہ رجیع پیش آئے، اسی سال شراب کی حرمت نازل ہوئی۔ (سیرۃ النبی)

۵ھ | اس سال ماہِ شعبان میں غزوہ مریسیع پیش آیا، اور ذی قعدہ میں غزوۂ احزاب (خندق) واقعہ ہوا، اسی سال یہود بنی قریظہ کا خاتمہ ہوا، اسی سال واقعۂ افک وقوع میں آیا، اسی سال عورتوں کے لئے پردہ کا حکم نازل ہوا۔ اسی سال زنا اور قذف کی حد جاری ہوئی، طلاقِ ظہار کا غیر مؤثر ہونا اور اس کے لئے کفارہ بھی اسی سال مقرر ہوا، پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم کا حکم اور نمازِ خوف کا حکم بھی اسی سال نازل ہوا۔ (سیرۃ النبی)

۶ھ | اس سال ذیقعدہ کو واقعہ حدیبیہ پیش آیا، کفارِ مکہ نے آپ کے ساتھ صلح کرلی، اسی واقعہ میں بیعتِ رضوان بھی ہوئی، چودہ سو صحابہ مخلصین نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت کی اور مصدق رضائے الٰہی ہوئے

Marfat.com

اِسی سال میں حضرت خالد سیف اللہ رضؓ اور حضرت عمرو بن العاص رضؓ فاتح مصر اسلام لائے۔

۷ھ اِس سال غزوۂ خیبر پیش آیا، اِسی سال میں پنجہ دار پرند، درندہ جانور گدھا، خچر، متعہ حرام ہوئے، اِسی سال صلح حدیبیہ کے معاہدہ کے مطابق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کعبہ شریف کا عمرہ ادا کیا۔

۸ھ اِس سال جمادی الاولےٰ میں غزوۂ موتہ پیش آیا، جس میں حضرت زید بن حارثہ رضؓ اور حضرت جعفر طیار رضؓ شہید ہوئے، اِسی سال بیسویں رمضان کو مطابق جنوری سنہ ۶۳۰ء میں مکہ معظمہ فتح ہوا، رؤسائے قریش ابوسفیان بن حرب اور عکرمہ بن ابی جہل وغیرہ اسلام لائے، کعبہ مکرمہ کو بتوں کے وجود سے پاک کیا گیا، فتح مکہ کے بعد ماہِ شوّال میں غزوۂ حُنین و اوطاس و طائف پیش آئے۔

۹ھ اِس سال میں واقعۂ ایلاء و تخییر وقوع میں آیا، اِسی سال رجب کو مطابق نومبر سنہ ۶۳۰ء کو غزوۂ تبوک پیش آیا، اِسی سال زکوٰۃ کا حکم نازل ہوا، اِسی سال غیر مسلموں سے جزیہ کا حکم صادر ہوا، اِسی سال سُود کی حرمت نازل ہوئی، اِسی سال نجاشی اصحمہ شاہِ حبش نے وفات پائی، اور آپ نے اُس پر غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھی۔

۱۰ھ آپ نے صرف تین حج اور چار عمرے ادا فرمائے ہیں، جس میں بعد فرض ہونے حج کے صرف ایک حج جس کو حجۃ الوداع کہتے ہیں معہ ایک عمرہ کے بہ نیت قِران ادا فرمایا، جو اِسی سال ذی الحجہ میں وقوع ہوا، حج سے فارغ ہو کر آپ اہل مکہ اور دیگر اطراف و جوانب کے مسلمانوں سے رخصت بھی ہوئے

اسی روز آیت

Marfat.com

اسی روز آیت شریف نازل ہوئی۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً (المائدہ۔ع ۱) اس کے بعد آپ اکاسی روز دنیا میں رہے۔

سنہ ۱۱ھ اس سال میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہوا۔ جس کا واقعہ آئندہ درج ہوگا۔

اخلاق و عادات

اخلاق سیرتِ باطن کو کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے جیسا کہ حضور کو صورتِ ظاہر میں بے مثل و یکتا پیدا کیا تھا، ویسا ہی سیرتِ باطن میں بھی آپ بے مثل ولاجواب تھے۔ یہانتک کہ خود خلاقِ عالم آپ کے خُلقِ اعظم کو عظیم فرماتا ہے انّک لعلیٰ خُلق عظیم (ن۔ع ۱) اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود فرمایا ہے انّما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضور کے خُلق کی نسبت پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کان خلقہ القرآن یعنی جو کچھ قرآن مجید میں مکارمِ اخلاق اور محاسنِ افعال سے مذکور ہیں وہ سب حضور کی ذاتِ مجموعۂ صفات میں جمع تھے، یا یہ کہ جیسے قرآنِ کریم کے معانی بیحد ہیں ویسے ہی حضور کے اخلاقِ حمیدہ اور اوصافِ پسندیدہ غیر متناہی تھے۔

جاننا چاہیئے کہ اصل و منشا، اخلاق کا عقل ہے، پس اللہ تعالیٰ نے حضور کو ایسی عقل دی تھی کہ سوا آپ کے اور کسی انسان میں پائی نہیں جاتی، لکھا ہے کہ ابتدائے آفرینشِ عالم سے اس کی انتہا تک تمام انسانوں کو جو عقل ملی ہے وہ حضور کی عقل کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے ایک ذرہ تمام دنیا کے ریگستان سے، اور بعضے علما، قائل ہیں کہ عقل کے سو جزووں سے ننانوے جزو آپ کو اور صرف

Marfat.com

ایک جزو سارے جہان کو ملا ہے۔

آپ اکثر متفکر رہتے، ہنستے بہت کم تھے، زیادہ ہنسنا آپ کا مسکرانا تھا، رونا آپ کا آواز سے نہ تھا بلکہ صرف آنسو بہتے تھے، قرآن مجید کی بہت تعظیم کرتے، اس کے پڑھنے یا سننے سے رویا کرتے، ہمیشہ باوضو رہتے، مسواک کو دوست رکھتے، دوشنبہ اور پنجشنبہ کو برابر روزہ رکھتے، ہر مہینے میں تین روزے اور روزہ عاشورہ، اور روزہ جمعہ بھی رکھتے۔

حضور خوش خُلق، نیک خو، نرم طبیعت تھے، آپ کا غصہ اور خوشنودی بالکل وابستہ حکمِ خدا تھی، جو شخص حاجت لاتا اُس کو پورا فرماتے، تالیفِ قلوب ایسی تھی کہ کسی کو حضور سے وحشت نہ ہوتی تھی، اپنے اصحاب کی نگرانی اور دلجوئی ہمیشہ ملحوظِ خاطر تھی، صحابہ کے ساتھ نہایت احترام سے پیش آتے، اور اُن کا اکرام فرماتے، اگر ان کی مجلسوں میں جاتے تو پاؤں نہ پھیلاتے، اگر جگہ تنگ ہوتی تو خود سمٹ کر جگہ فراخ کر دیتے، اور ہمنشین کے زانو سے اپنا زانو آگے نہ بڑھاتے، جب حضور کسی کے ساتھ بیٹھتے تو جب تک وہ نہ اُٹھتا حضور بھی نہ اُٹھتے، آپ کی مجلس حیا، علم، حِلم، خیر، صبر، امانت کی مجلس تھی، آپ کی مجلس میں متقی اور بوڑھوں کی توقیر کی جاتی، چھوٹوں پر رحم ہوتا تھا، حاجت مندوں کی خاطر اور غریبوں و مسافروں کی حفاظت ہوتی تھی، سلام میں سبقت کرتے، فقیر، غنی، شریف، رذیل، بندہ، آزاد، سب کی دعوت بلا عذر قبول کر لیتے، کسی کو حقیر نہیں سمجھتے تھے۔ مہمانوں اور ہمسایوں کو عزیز رکھتے۔ جو شخص حضور کو ہدیہ دیتا بلا تامل لے لیتے۔ اور اُس کے مقابلہ میں مثل اُس کے یا اُس سے بہتر اُس کو دیتے صدقہ حضور نے کبھی نہیں لیا۔

Marfat.com

خرقۂ فقر کتاب راحۃ القلوب و سیر الاولیا و دیگر کتب اہلِ سلوک میں لکھا ہے کہ خرقۂ درویشی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شبِ معراج میں حضرت ربّ العزت سے مرحمت ہوا تھا، اور وہ خرقہ گلیم سیاہ تھا۔ اسی واسطے حضور نے فقر کو اپنا افتخار قرار دیا ہے کیونکہ وہ عطیۂ الٰہی تھا۔

عبادت و ریاضت جب حضور نماز پڑھتے خصوصاً نمازِ شب میں کثرتِ خشوع و خضوع سے اس قدر روتے کہ داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہو جاتی، اور آوازِ بکا مثل جوشِ دیگ اور گاہے مثل آوازِ آسیا کے شکم مبارک سے آتی تھی، اور اس کثرت سے نماز پڑھتے اور تہجد میں قیام فرماتے کہ اکثر پائے مبارک ورم کر جاتے تھے، لوگ کہتے کہ حضور کی اگلی پچھلی خطائیں تو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دی ہیں، حضور اس قدر محنتِ شاقہ کیوں فرماتے ہیں؟ فرمایا افلا اکون عبداً شکوراً۔

حلیۂ اقدس آپ میانہ قد اور موزون اندام تھے، رنگ سفید سُرخ تھا، پیشانی چوڑی اور ابرو پیوستہ تھے، بینی مبارک درازی مائل تھی، چہرہ ہلکا یعنی پُر گوشت نہ تھا، دہانہ کشادہ تھا، دندانِ مبارک بہت پیوستہ نہ تھے، گردن اونچی، سر بڑا اور سینہ کشادہ و فراخ تھا، سر کے بال نہ بہت پیچیدہ نہ بالکل سیدھے تھے، کبھی کانوں تک اور اکثر شانوں تک لٹکے رہتے تھے، فتح مکہ میں لوگوں نے دیکھا تو شانوں پر چار گیسو پڑے تھے، ریش مبارک گھنی اور بقدر ایک قبضہ کے تھی چہرہ کھڑکھڑا تھا، آنکھیں سیاہ و سُرمگین اور پلکیں بڑی بڑی تھیں، شانے پر گوشت اور مونڈھوں کی ہڈیاں بڑی تھیں، سینہ مبارک میں ناف تک بالوں کی ہلکی تحریر تھی، ہتھیلیاں پُر گوشت اور چوڑی، کلائیاں لمبی، اور پاؤں کی ایڑیاں نازک و ہلکی تھیں، پاؤں کے تلوے بیچ سے ذرا خالی تھے، نیچے سے پانی نکل جاتا تھا،

Marfat.com

دونو شانوں کے درمیان کبوتر کے انڈے کے برابر خاتم نبوت تھی جو بظاہر ابھرا ہوا گوشت سرخ رنگ معلوم ہوتا تھا، آپ کے پسینہ میں خوشبو تھی، چہرہ مبارک پر پسینہ کے قطرے موتی کی طرح ڈھلکتے تھے، جسم مبارک کی جلد نہایت نرم تھی، بالوں میں اکثر زیتون کا تیل لگاتے اور بیچ میں مانگ نکالتے تھے، رفتار بہت تیز تھی، چلتے تھے تو معلوم ہوتا تھا کہ ڈھلوان زمین پر اتر رہے ہیں۔

لباس آپ کا عام لباس چادر، قمیص، اور تہمد تھا، پاجامہ کبھی استعمال نہیں کیا، عمامہ اکثر سیاہ رنگ کا ہوتا تھا جس کے نیچے ٹوپی ہوتی، شملہ کبھی دوش مبارک پر کبھی دونو شانوں کے بیچ میں پڑا رہتا تھا، کبھی تحت الحنک کے طور پر لپیٹ لیتے تھے، یمن کی دھاری دار چادریں جن کو حبرہ کہتے ہیں آپ کو بہت پسند تھیں، شامی عبا تنگ آستین والی اور نوشیروانی قبا جس کی جیب اور آستینوں پر دیبا کی سنجاف تھی استعمال کی ہے، حلۂ حمرا بھی زیب تن فرمایا، مختلف روایتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے سیاہ، سرخ، سبز، زعفرانی، زرد، ہر رنگ کے کپڑے پہنے ہیں، لیکن سفید رنگ بہت مرغوب تھا پاؤں میں چرمی موزے سیاہ رنگ استعمال فرمائے ہیں، نعلین مبارک چپل تسموں والی ہوتی تھی۔

آپ کے فضائل شریف

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل ومناقب کا شمار کرنا طاقت انسانی سے بعید بلکہ ابعد ہے، آپ کی ذات اقدس باعث ظہور عالم و عالمیان ہے، آپ کے چند فضائل جو اہل عبارت کے طریقہ پر صاحب معارج النبوۃ نے تحریر کئے ہیں لکھے جاتے ہیں۔

Marfat.com

حضرت آدمؑ پر فضیلت صاحبِ معارج النبوۃ نے بیس وجہ سے حضرت آدم علیہ السلام پر آپ کی فضیلت بیان کی ہے، جن میں سے پانچ وجوہ لکھے جاتے ہیں۔

۱ - حضرت آدم علیہ السلام کے بارہ میں حق تعالیٰ نے فرمایا و نفخت فیہ من روحی (الحجر ع ۳) اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں فرمایا وکذالك اوحینا الیك روحًا من امرنا (شوریٰ - ع ۵)

۲ حضرت آدم علیہ السلام کو تعلیم اسماء دی گئی وعلم آدم الاسماء کلہا (البقرۃ ع ۴) اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تعلیم حقائق و دقائق قرآن دی گئی الرحمٰن علم القرآن (الرحمٰن - ع ۱)

۳ حضرت آدم علیہ السلام کو جنت میں جگہ دی گئی یا آدم اسکن انت وزوجك الجنۃ (البقرۃ - ع ۴) اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقامِ قرب میں جگہ دی گئی دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ (النجم ع ۱)

۴ حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش ہوئی تو اُس کا تذکرہ کیا گیا وعصیٰ آدم ربہ فغویٰ (طٰہٰ - ع ۷) اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بغیر کسی لغزش و قصور کے مغفرت کا آوازہ اقطارِ عالم میں دیا گیا لیغفر لك اللہ ما تقدم من ذنبك وما تاخر (الفتح ع ۱)

۵ حضرت آدم علیہ السلام کو لغزش کے باعث عتاب پہلے آیا اور عفو پیچھے۔ وعصیٰ آدم ربہ فغویٰ ثم اجتبٰہ ربہ فتاب علیہ وھدیٰ (طٰہٰ - ع ۷) اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عفو پہلے آیا اور نصیحت پیچھے عفا اللہ عنك لم اذنت لہم (توبہ - ع ۷)

حضرت ادریسؑ پر فضیلت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بوجوہِ ذیل حضرت

Marfat.com

ادریس علیہ السلام پر بھی فضیلت ہے۔

۱ حضرت ادریس علیہ السلام کو چوتھے آسمان پر لے جاکر وہیں رہنے دیا۔ ورفعناہ مکانًا علیًّا (مریم ع ۴) اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آسمانوں سے اوپر لے گئے قاب قوسین او ادنیٰ (النجم ع ۱)

۲ حضرت ادریس علیہ السلام بہشت میں پہنچے تو وہیں ٹھیر گئے ورفعناہ مکانًا علیًّا (مریم ع ۴) اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بہشت میں پہنچے تو گوشہ چشم سے بھی نظر نہ فرمائی ما زاغ البصر وما طغیٰ (النجم ع ۱)

حضرت نوح علیہ السلام پر فضیلت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت نوح علیہ السلام پر بھی فضیلت حاصل ہے۔

۱ حضرت نوح علیہ السلام کو طوفانِ بلا میں کشتی حاصل تھی بسم اللہ مجریہا ومرسٰہا (ہود ع ۴) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سفرِ معراج میں لطفِ الٰہی وفضلِ نامتناہی حاصل تھا سبحٰن الذی اسرٰی بعبدہٖ (بنی اسرائیل ع ۱)

حضرت ابراہیمؑ پر فضیلت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بوجوہِ ذیل حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بھی فضیلت حاصل ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلّت عطا ہوئی۔ واتخذ اللہ ابرٰھیم خلیلاً (النسا ع ۱۸) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محبوبیت عطا ہوئی قل ان کنتم تحبّون اللہ فاتّبعونی یحببکم اللہ (آلِ عمران ع ۴)

نکتہ یہ راز قابلِ قدر ہے کہ وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذات کو خلّت عطا ہوئی، اور یہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتیوں کو محبوبیت ملی جو آپ کے اتباع سے محبوب بنے۔

Marfat.com

۲ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو کچھ کیا وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کیا یا ابرٰھیم قد صدقت الرءیا (الصافات ع ۳) اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے کیا وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا کے لئے کیا۔ دنیا میں فلنولینک قبلۃً ترضٰھا (البقرۃ ع ۱۷) اور عقبیٰ میں ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ (الضحیٰ)

۳ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نظر ستارہ، چاند، آفتاب پر تھی فلما جن علیہ اللیل رأٰ کوکبًا (الانعام ع ۹) اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر مبارک ان سے بدرجہا ارفع و بلند تھی وھو بالافق الاعلیٰ (النجم ع ۱)

۴ حضرت ابراہیم علیہ السلام واسطہ سے دوست کو پہنچے وکذٰلک نری ابرٰھیم ملکوت السمٰوٰت والارض (الانعام ع ۹) اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیواسطہ دوست کو ملے دنا فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ (النجم ع ۱)

۵ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا مانگی ولا تخزنی یوم یبعثون (الشعراء ع ۵) اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا یوم لا یخزی اللہ النبیّ (التحریم ع ۲)

۶ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب درماندہ ہوئے تو کہا حسبی اللہ ( ) اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب درماندہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا حَسْبُكَ اللہ (الانفال ع ۸)

۷ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کے پاس جا رہا ہوں انی ذاھبٌ الی ربی (الصافات ع ۳) اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں ان کو لے جا رہا ہوں سبحٰن الذی اسرٰی بعبدہٖ (بنی اسرائیل ع ۱)

۸ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے لئے ہدایت طلب کی سیھدین (الصافات ع ۳)

Marfat.com

اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بغیر طلب کے ہدایت دی گئی ویھدیک صراطًا مستقیمًا (الفتح ع ۱)

۹ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا مانگی کہ اے خداوند! لوگوں کو کہدے کہ مجھے نیکی سے یاد کریں واجعل لی لسان صدق فی الاٰخرین (الشعراء ع ۳) اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خود اللہ تعالیٰ نے نیکی سے یاد فرمایا ورفعنا لك ذكرك (الانشراح)

۱۰ حضرت ابراہیم علیہ السلام منادیٔ حج کعبہ وبیابان تھے واذن فی الناس بالحج (الحج ع ۴) اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم منادیٔ ایمان واحسان وعرفان تھے ربنا انّنا سمعنا منادیًا ینادی للایمان (آل عمران ع ۲۰)

۱۱ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ایمان کے متعلق سوال کیا گیا اولم تؤمن (البقرۃ ع ۳۵) اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایمان کی خود شہادت دی گئی اٰمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون (البقرۃ - ع ۴۰)

حضرت یوسف ؑ پر فضیلت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بوجوہ ذیل حضرت یوسف علیہ السلام پر بھی فضیلت حاصل ہے۔

۱- حضرت یوسف علیہ السلام کو تاویل احادیث وتعبیر خواب کا علم دیا گیا وکذٰلك یجتبیك ربك ویعلمك من تأویل الاحادیث (یوسف ع ۱) اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں کو تحصیل مواریث وتفسیر کتاب کا علم دیا گیا۔ ثمّ اورثنا الکتٰب الذین اصطفینا من عبادنا (فاطر ع ۴)

۲- حضرت یوسف علیہ السلام کو تخت مصر پر بٹھایا گیا وکذٰلك مکّنا لیوسف فی الارض (یوسف ع ۳) اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں کو

Marfat.com

تختِ جنت پر بٹھایا جائے گا واذا رایت ثَمّ رایت نعیمًا وملکًا کبیرًا (الدہر ۱)

۳ حضرت یوسف علیہ السلام کو ایسا جمال دیا گیا کہ مصر کی عورتوں نے غلبۂ شوق سے اپنے ہاتھ کاٹ لئے، وقطعن ایدیھن وقلن حاش للہ ما ھٰذا بشرًا (یوسف ع ۴) اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسا کمال دیا گیا کہ ہزاروں کفار نے غلبۂ اشتیاق سے اپنے زنّار کاٹ دئے ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجًا (النصر)

۴ حضرت یوسف علیہ السلام کو زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئیں اجعلنی علیٰ خزائن الارض (یوسف ع ۷) اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمت کے خزانوں کی چابیاں عنایت ہوئیں وما ارسلنٰک الا رحمۃً للعٰلمین (الانبیاء ۱۰)

۵ حضرت یوسف علیہ السلام کے عہدِ مملکت میں ایک سنہری پیمانہ ابن یامین کے متاع میں رکھا گیا قالوا نفقد صواع الملک (یوسف ع ۹) اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانۂ رسالت میں نورِ یقین مومنوں کے سینوں میں رکھا گیا افمن شرح اللہ صدرہٗ للاسلام فھو علیٰ نور من ربّہٖ (الزمر ع ۳)

حضرت موسےٰ پر فضیلت

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بوجوہِ ذیل حضرت موسےٰ علیہ السلام پر بھی فضیلت حاصل ہے۔

۱ حضرت موسےٰ علیہ السلام کو کلیم بنایا گیا وکلّم اللہ موسیٰ تکلیمًا (النساء ۲۱) اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حریمِ راز میں ندیم بنایا گیا فاوحیٰ الیٰ عبدہٖ ما اوحیٰ (النجم ع ۱)

۲ حضرت موسےٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کا لقا حاصل کرنے کے لئے خود گئے ولما جاء موسیٰ لمیقاتنا (الاعراف ع ۱۷) اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خود

Marfat.com

حق تعالیٰ لے گیا سبحٰن الذی اسرٰے بعبدہٖ لیلاً (بنی اسرائیل ع ۱)۔

۳ حضرت موسٰے علیہ السلام کو کوہِ طور پر لے گئے اور صرف کلام کی وکلم اللہ موسٰی تکلیمًا (النساء ع ۲۳) اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کرسی نور پر لے گئے اور دیدار سے مشرف کیا دنا فتدلّٰی فکان قاب قوسین اوادنٰی (النجم ع ۱)

۴ حضرت موسٰے علیہ السلام کے قرب کا تذکرہ کرتے وقت اللہ تعالیٰ نے انکی ستایش کی ہے وقربنٰہ نجیًا (مریم ع ۴) اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرب کا تذکرہ کرتے وقت اللہ تعالیٰ نے اپنی ستایش کی ہے سبحٰن الذی اسرٰے بعبدہٖ لیلاً (بنی اسرائیل ع ۱)

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت موسٰے علیہ السلام اپنی صفات میں قایم تھے، اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ذاتِ احدیت میں فنائے تام حاصل تھا۔

۵ حضرت موسٰے علیہ السلام کو علامت کے نام سے یاد کیا گیا جاء موسٰی (الاعراف ع ۱۷) اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کرامت کے نام سے یاد کیا گیا بعبدہٖ لیلاً (بنی اسرائیل ع ۱)

۶ حضرت موسٰے علیہ السلام نے دیدار الٰہی طلب کیا تو حکم ہوا لن ترٰینی (الاعراف ع ۱۷) اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بغیر طلب کے دیدار دیا گیا الم ترالیٰ ربک (الفرقان ع ۵)

۷ حضرت موسٰے علیہ السلام کی قوم کے واسطے من اور سلوٰی اُتارا گیا وانزلنا علیکم المن والسلوٰی (البقرۃ ع ۶) اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے واسطے ایمان وسکینہ اتارا گیا ھوالذی انزل السکینۃ فی قلوب المؤمنین

Marfat.com

فی قلوب المؤمنین (الفتح ع ۱)

حضرت داؤدؑ پر فضیلت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت داؤد علیہ السلام بھی فضیلت حاصل ہے۔

۱ حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہا نرم کیا گیا والنّا لہ الحدید (السبا۔ع ۲) اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں دل نرم کئے گئے جن کی سختی پتھروں سے بڑھ کر ہے فھی کالحجارۃ اواشد قسوۃً (البقرۃ۔ع ۹)

حضرت سلیمانؑ پر فضیلت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بوجوہِ ذیل حضرت سلیمان علیہ السلام پر بھی فضیلت ثابت ہے۔

۱ حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے ہوا مسخر کی گئی ولسلیمٰن الرّیح غدوّھا شھر ورواحھا شھر (السبا۔ع ۲) اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ملائکہ مسخر کئے گئے یمددکم ربّکم بخمسۃ آلافٍ مّن الملٰئکۃ مسوّمین (آل عمران ع ۱۳)

۲ حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت ہوا کے ذریعے ایک دن میں دو مہینے کا سفر طے کرتا تھا غدوّھا شھر ورواحھا شھر (السبا۔ع ۲) اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تخت ملائکہ کے ذریعے لمحۃ البصر میں عرش پر چلا گیا فکان قاب قوسین اوادنیٰ (النجم۔ع ۱)

حضرت عیسےٰؑ پر فضیلت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بوجوہِ ذیل حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر بھی فضیلت حاصل ہے۔

۱ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو آسمانِ چہارم پر لے گئے بل رّفعہ اللہ الیہ (النساء۔ع ۲۲) اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فوق العرش مقامِ قرب پر

Marfat.com

پہنچایا گیا دنا فتدلی فکان قاب قوسین او ادنیٰ (النجم ع ۱)

۲ حضرت عیسے علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا کیا گیا ان مثل عیسے عند اللہ کمثل آدم (آل عمران ع ۶) اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور مبارک بلاواسطہ نورِ احدیت سے ظاہر کیا گیا قد جاء کم من اللہ نور (المائدہ ع ۳)

۳ حضرت عیسے علیہ السلام مردہ تنوں کو زندہ کرتے تھے واحی الموتیٰ باذن اللہ (آل عمران ع ۵) اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مردہ دلوں کو زندہ فرماتے تھے او من کان میتاً فاحییناہ (الانعام ع ۱۵)

۴ حضرت عیسے علیہ السلام کے لئے مائدہ نازل ہوا جس میں گوناگون طعام تھے ربنا انزل علینا مائدۃ من السماء (المائدہ ع ۱۵) اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مائدہ قرآن نازل کیا گیا جس میں بے شمار علوم ہیں ولا رطب ولا یابس الا فی کتب مبین (الانعام ع ۷)

۵ حضرت عیسے علیہ السلام کا مائدہ آخر قوم کے لئے عذاب کا باعث ہوا فانی اعذبہ عذابا لا اعذبہ احدا من العلمین (المائدہ ع ۱۵) اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مائدہ قوم کے واسطے رحمت کا باعث ہوا ونتزل من القرآن ما ھو شفاء ورحمۃ للمؤمنین (بنی اسرائیل ع ۹)

آپ کے خصائص شریف

حافظ ابو سعید نیشاپوری رح نے شرف المصطفےٰ میں آپ کے خصائص کی تعداد ساٹھ لکھی ہے، اور حافظ جلال الدین سیوطی رح نے خصائص کبریٰ میں سینکڑوں کی تعداد میں خصائص بیان کئے ہیں (سیرۃ النبی جلد سوم)

Marfat.com

آپ کے چند خصائص کتاب معارج النبوۃ سے نقل کئے جاتے ہیں۔

۱ آپ کی روح پرفتوح سب سے پہلے پیدا ہوئی، اور وجود مبارک سب پیغمبروں سے بعد مبعوث ہوا چنانچہ فرمایا ہے نحن الاٰخرون السّابقون۔

۲ حق تعالیٰ نے تمام انبیائے علیہم السّلام سے عہد و میثاق لیا کہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ پائیں تو ان کی متابعت اور اعانت کریں واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اٰتیتکم من کتٰب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ (آل عمران ع ۹) اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لو کان موسیٰ حیًّا لما وسعہ الا اتباعی۔

۳ حق تعالیٰ نے تمام پیغمبروں کو اُن کے ناموں سے یاد کیا ہے مثلاً یاٰدم اسکن (البقرۃ ع ۴) یٰنوح اھبط (ہود ع ۴) یٰابرٰھیم اعرض (ہود ع ۷) یٰموسیٰ انی اصطفیتک (الاعراف ع ۱۷) یٰداؤد انا جعلنٰک (ص ع ۲) یٰزکریا انا نبشرک (مریم ع ۱) یٰیحییٰ خذ الکتٰب (مریم ع ۱) یٰعیسی ابن مریم اذکر نعمتی (المائدہ ع ۱۵) لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لقب و تعریف سے یاد فرمایا یٰایھا النبی جاھد الکفار (التحریم ع ۲) یٰایھا الرسول بلغ ما انزل الیک (المائدہ ع ۱۰) اور اگر کہیں حضور کو نام سے یاد کیا ہے تو ساتھ ہی صفتِ رسالت کو ضم کیا ہے مثلاً محمد رسول اللہ (الفتح ع ۴) وما محمد الا رسول (آل عمران ع ۱۵)

منقول ہے کہ قیامت کے دن تمام امتوں کو اُن کے پیغمبروں کے ناموں سے یاد کریں گے۔ مثلاً یا امت نوح۔ یا امت ابرٰھیم۔ لیکن امت محمدیؐ کو یا اولیائی کے خطاب سے یاد فرماویں گے۔

Marfat.com

۴ پہلی امتوں کو جائز تھا کہ اپنے پیغمبروں کو نام لے کر بلاویں مثلاً یا موسیٰ یا نوح وغیرہ۔ لیکن اس امت کو جائز نہیں کہ آپ کو نام لے کر بلاویں، کیونکہ اوائل میں صحابہ کرام رضؓ آپ کو یا محمد۔ یا ابوالقاسم کہکر بلاتے تھے تو حکم نازل ہوا لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضًا (النور ع ۹)

۵ آپ کو جوامع الکلم عطا کیا گیا، فرماتے ہیں اوتیت جوامع الکلم یعنی کلام قلیل اللفظ کثیر المعنے۔

۶ آپ کو نصرت بارعب عطا کی گئی کہ ایک مہینے کے راستے سے دشمن آپ کے رعب سے ڈر کے مارے کانپتے تھے۔ فرمایا ہے نصرت بالرعب مسیرۃ شھر اور حق تعالیٰ کا ارشاد ہے وقذف فی قلوبھم الرعب (الحشر ع ۱)

۷ مالِ غنیمت آپ پر حلال کیا گیا، فرمایا ہے احلت لی الغنائم پہلے انبیاءؑ کے وقت مالِ غنیمت کو آسمان سے آگ آکر جلا جاتی تھی۔

۸ آپ کے لئے تمام زمین کو مسجد بنایا گیا جہاں چاہیں عبادت کریں فاینما تولوا فثم وجہ اللہ (البقرۃ ع ۱۴) فرمایا ہے جعلت لی الارض وترابھا طھورًا۔ اور آپ کو تیمم کی رخصت دی گئی۔

۹ آپ کو تمام مخلوق جن وانس کی طرف مبعوث کیا گیا تبٰرک الذی نزل الفرقان علٰی عبدہٖ لیکون للعٰلمین نذیرًا (الفرقان ع ۱) آپ نے بصیغہ تعمیم فرمایا ہے بعثت الی الخلق کافۃً۔

۱۰ آپ کے وجود مبارک پر سلسلۂ نبوت ورسالت ختم کیا گیا ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (الاحزاب ع ۵)

۱۱ آپ کو تمام عالمیان جن، انس، ملائکہ، شیاطین، دواب وغیرہ کیلئے

Marfat.com

رحمت بنا کر بھیجا گیا وما ارسلنٰك الا رحمة للعٰلمین (الانبیاء ع ۷)

معجزات

حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ پاک سراپا اعجاز تھی، آپ سے اس قدر معجزات صادر ہوئے ہیں جن کا احصا کسی طرح ممکن نہیں، چند ایک معجزوں کا بیان کیا جاتا ہے۔

معجزہ قرآن مجید یہ قرآن مجید آپ کے اعظم واعلےٰ واشہر واظہر معجزات سے ہے جس پر اسلام کی بنیاد قائم ہے۔

قاضی عیاض رح شفا میں لکھتے ہیں کہ باعتبار بلاغت کے قرآن مجید میں سات ہزار سے اوپر معجزات ہیں، اور بڑا معجزہ اس کا یہ ہے کہ مشتمل ہے اوپر اخبار آئندہ یعنی پیشینگویوں اور اوپر قصص انبیائے پیشیں، اور امم سابقین کے، اور بحوقِ خوف ورعب قلبِ سامعین، وحصولِ ذوق وشوقِ قاری وسامع اور اجماعِ حقایق ومعارف ودلائل وبراہین واحکام وشرایع وخیرات وحسنات کے، اور کل باتیں جو ازل سے ابد تک ہوئیں یا ہوں گی سب اس میں موجود ہیں فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے ولا رطب ولا یابس الا فی کتٰب مبین (الانعام ع ۷) قرآن مجید خود اپنے وجوہِ اعجاز بیان کرتا ہے۔ مثلاً فصاحت وبلاغت کے متعلق فرماتا ہے قرآنا عربیًا غیر ذی عوج (الزمر ع ۳) یکسانی وعدم اختلاف کے بارہ میں فرماتا ہے افلا یتدبرون القرآن ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا (النساء ع ۱۱) قوتِ تاثیر کے متعلق فرماتا ہے ولقد جاءھم من الانباء ما فیہ مزدجر حکمة بالغة فما تغن النذر (القمر ع ۱) تعلیم

Marfat.com

وہدایت کے متعلق فرماتا ہے ان ھٰذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم (بنی اسرائیل ع ۱)
لاجواب و بے مثل ہونے کے بارہ میں فرماتا ہے قل لئن اجتمعت الانس والجن علیٰ
ان یاتوا بمثل ھٰذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرًا
(بنی اسرائیل۔ ع ۱۰) حفظ و بقا کے متعلق فرماتا ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ
لحٰفظون (الحجر۔ ع ۱) قوتِ دلائل کے متعلق فرماتا ہے قل فللہ الحجۃ البالغۃ
(الانعام۔ ع ۱۸)

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن مجید کا ایک ظاہر اور ایک باطن ہے، اور پھر اُس کے باطن کے بھی باطن ہیں یہاں تک کہ سات باطن ہیں یعنی معانی در معانی، پس اُن میں تین معنے تک خلق کو رسائی ہے، اور چار معنے سوائے اللہ اور اُس کے رسولؐ کے کوئی جان نہیں سکتا۔

یہی وجہ ہے کہ آج تک ہزاروں تفاسیر لکھی جا چکی ہیں مگر معانی و مطالب اُس کے ختم نہ ہوئے اور نہ ختم ہوں گے۔ ؎

عبارتنا شتّٰی وحسنک واحد — وکل الی ذاک الجمال یشیر

معجزہ معراج شریف معراج کے مشاہدات میں تینوں وصفات کی جلوہ انگیزی اور آیاتِ اللہ کی نیرنگی جو کچھ آپ نے دیکھی وہ بیان سے باہر ہے، اور وہ کب تحریر میں سما سکتی ہے، جبکہ دیدارِ الٰہی کا شرف بھی آپ کو حاصل ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے علمہ شدید القوٰی ذو مرّۃ فاستوٰی وھو بالافق الاعلیٰ ثم دنا فتدلّٰی فکان قاب قوسین او ادنیٰ فاوحیٰ الیٰ عبدہٖ ما اوحیٰ ما کذب الفؤاد ما رای افتمرونہ علیٰ ما یریٰ ولقد راٰہ نزلۃً اخریٰ عند سدرۃ المنتھیٰ عندھا جنّۃ المأوٰی اذ یغشی السدرۃ ما یغشیٰ ما زاغ البصر وما طغیٰ لقد رای من اٰیٰت ربہ الکبریٰ
(النجم ع ۱)

Marfat.com

(النجم ع ۱)

صحیح بخاری کتاب التوحید میں حضرت انس رضؓ سے جو روایت ہے اُس کے آخر میں ہے حتی جاء سدرۃ المنتھی ودنا الجبار رب العزۃ فتدلی حتی کان منہ قاب قوسین او ادنی۔

معجزہ شق القمر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اشارہ سے چاند کا دو ٹکڑے ہوجانا قرآن مجید میں مذکور ہے اقتربت الساعۃ وانشق القمر (القمر ع ۱) شق قمر کا واقعہ صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، مسند احمد حنبل، مسند طیالسی، مستدرک حاکم، دلائل بیہقی، دلائل ابونعیم میں بتصریح تمام مذکور ہے صحابہ میں سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، عبداللہ بن عباسؓ، عبداللہ بن عمرؓ، انس بن مالکؓ، جبیر بن مطعمؓ، علی بن ابیطالبؓ، حذیفہ بن یمانؓ وغیرہ نے اس واقعہ کی روایت کی ہے۔ ان میں سب سے صحیح اور مستند تر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے جو صحیح بخاری ومسلم وترمذی وغیرہ میں مروی ہے، وہ اس واقعہ کے وقت موقع پر موجود تھے، اور اس معجزہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا چنانچہ ان کے الفاظ یہ ہیں انشق القمر ونحن مع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمنی فقال اشھدوا وذھبت فرقۃ نحو الجبل (بخاری وترمذی تفسیر سورۃ القمر وصحیح مسلم)

عام معجزات آپ کا امی ہونا یعنی ظاہری تعلیم اور نوشت وخواند کے داغ سے پاک ہونا، اور آپ کا بغیر کسی پہرہ دار کے مکائد اعدا سے محفوظ رہنا، اور جنات کا آپ کے پاس آکر اسلام قبول کرنا، آپ کا شق صدر ہونا، آپ کا مبارک قدم ہونا، ستون حنانہ کا آپ کے فراق میں رونا، تاثیر وعظ سے منبر کا

Marfat.com

ہلنا[1]، چٹان کا پارہ پارہ ہوجانا[2]، درختوں اور پہاڑوں سے سلام کی آواز آنا[3]، آپ کے جلال سے کوہ احد کا ہلنا[4]، آپ کے اشارہ سے بتوں کا گر جانا[5]، کھانوں سے تسبیح کی آواز آنا[6]، درختوں کا چلنا[7]، آپ کے بلانے سے خوشہ خرما کا چلا آنا[8]، بے دودھ بکری کا شیردار ہوجانا[9]، سست گھوڑے کا تیز رفتار ہوجانا[10]، اندھیرے میں روشنی ہونا[11]، جانوروں کا آپ کو سجدہ کرنا[12]، بیماروں کا شفا پاجانا[13]، اندھے کا بینا ہوجانا[14]، گونگے کا بولنا[15]، ایک جلے ہوئے بچے کا اچھا ہونا[16]، جنون کا دور ہونا[17]، دعاؤں کا قبول ہونا[18]، تھوڑے طعام سے جماعت کثیر کا سیر ہوجانا[19]، پھوہارے کے ڈھیر کا بڑھ جانا[20]، انگلیوں سے پانی جاری ہونا[21]، اور غیبی خبروں پر اطلاع پانا[22]، اور ایسی پیشینگوئیاں کرنا جو بالکل سچی ہوئیں مثلاً آغاز اسلام میں فتوحات عظیمہ کی اطلاع دینا[23]، قیصر و کسریٰ کی بربادی کی خبر دینا[24]، ابوصفوان کے قتل کی خبر دینا[25]، مقتولین بدر کی نام بنام خبر دینا[26]، فاتح خیبر کی تعیین کرنا[27]، حضرت فاطمہ زہرا کی وفات کی خبر دینا[28]، اپنی وفات کے متعلق بہت پہلے اطلاع دینا[29]، فتح یمن کی خبر دینا[30]، فتح شام کی خبر دینا[31]، فتح عراق کی خبر دینا، خوزستان اور کرمان کی فتوحات اور ترکوں سے جنگ کی خبر دینا[32]، فتح مصر کی بشارت دینا[33]، غزوہ ہند کی خبر دینا[34]، بحر روم کی لڑائیوں کی اطلاع دینا[35]، فتح بیت المقدس کی خبر دینا[36]، فتح قسطنطنیہ کی بشارت دینا[37]، فتح روم کا اشارہ کرنا[38]، فاتح عجم کا اشارہ کرنا[39]، مرتدین کی اطلاع کرنا[40]، حضرت زینب رض کی وفات کی اطلاع دینا[41]، ام ورقہ کو شہادت کی خوشخبری دینا[42]، بارہ خلیفوں کے ہونے کی خبر دینا، خلافت راشدہ کی مدت بیان کرنا[43]، شیخین کی خلافت کی خبر دینا[44]، مسلمانوں کو دولت کی کثرت اور فتنوں کے ظہور سے آگاہ کرنا[45]، فتنے مشرق کی جانب سے

[1] صحیح بخاری باب علامات النبوۃ فی الاسلام [2] صحیح مسلم باب لوعتہ یاہل بدر [3] سنن نسائی کتاب الجہاد [4] صحیح بخاری باب الترویا فی المنام [5] صحیح بخاری باب الجزیہ [6] جامع ترمذی کتاب الفتن [7] مسند احمد [8] صحیح بخاری باب الہجرۃ [9] صحیح بخاری حدیث حوض کوثر [10] صحیح مسلم فضائل زینب [11] سنن ابی داؤد باب الامارۃ [12] صحیح مسلم کتاب الامارۃ [13] جامع ترمذی کتاب الفتن [14] صحیح بخاری کتاب المناقب

[15] صحیح بخاری کتاب الفتن

اُٹھنے کی خبر دینا[۵۰]، حضرت عمر رضؓ و حضرت عثمان رضؓ کی شہادت کی خبر دینا[۵۲]، حضرت علی المرتضےٰ کی مشکلات اور شہادت کی خبر دینا[۵۳]، جنگِ جمل کی خبر دینا[۵۴]، جنگِ صفین کی خبر دینا[۵۵]، حضرت عمار کی شہادت کی خبر دینا[۵۶]، حضرت امام حسن رضؓ کے متعلق خبر دینا کہ مسلمانوں کے دو گروہوں میں مصالحت کروائے گا، یزید کی تخت نشینی کی بلا کے اسلام پر وارد ہونے کی اطلاع دینا[۵۸]، حضرت امام حسین رضؓ کی شہادت کی خبر دینا[۵۹]، خوارج کے ہونے کی اطلاع دینا[۶۰]، حجاز میں ایک آگ کے ظاہر ہونے کی خبر دینا[۶۱]، چار دوروں کے بعد انقلاب آنے کی خبر دینا[۶۲]، جھوٹے مدعیانِ نبوت کے متعلق خبر دینا[۶۳]، منکرینِ حدیث کے بارہ میں خبر دینا[۶۴]، علاقہ نجد میں شیطان کا سینگ پیدا ہونے کی اطلاع دینا[۶۵]، غرضیکہ آپ کے معجزات کا شمار کرنا حیطۂ امکان سے باہر ہے۔

عملیات

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عملیات کتبِ حدیث میں مذکور ہیں چند ایک لکھے جاتے ہیں۔

برائے دفعیہ کرب | صحیح بخاری میں ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب کسی کو کوئی مصیبت یا کرب پیش آئے تو یہ دعا پڑھے لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم ربّ السّماوات السّبع وربّ العرش العظیم الحمد للہ ربّ العالمین اللھمّ انّی اعوذ بک من شرّ عبادک خسبنا اللہ ونعم الوکیل (الدار والدوار)

برائے رفع ہم و غم | حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی غم یا فکر یا رنج ہوتا تو یہ پڑھا کرتے یا حیّ یا قیّوم برحمتک استغیث (الدار والدوار بحوالہ ترمذی ونسائی)

Marfat.com

حضرت علی المرتضٰے علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بدر کے دن کچھ دیر قتال کرکے میں آیا کہ دیکھوں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا کرتے ہیں؟ دیکھا تو آپ سجدہ میں پڑے ہوئے یا حیّ یا قیّوم کہہ رہے تھے۔ میں چلا گیا، پھر دوبارہ آیا تو یہی پڑھ رہے تھے، اللہ تعالٰے نے آپ کو فتح دی۔ (سنن نسائی)

صاحب الدّار والدّوار نے لکھا ہے کہ میں نے اس کا تجربہ کیا۔ اور صحیح پایا یہ کلمہ اسم اعظم ہے، بلکہ فقیر شرافت عفی عنہ خود بھی اس اسم اعظم کے کمالات سے مستفیض ہے۔

برائے دفعیہ فزع حضرت عبداللہ بن عمر رضہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام رضہ کو واسطے دفع کرنے گھبراہٹ کے یہ کلمات سکھاتے تھے اعوذ بکلمات اللہ التامّات من غضبہٖ وعقابہٖ وشرّ عبادہٖ ومن ھمزات الشیاطین وان یحضرون۔ (سنن ابی داؤد۔ جامع ترمذی)

برائے ادائگی قرض حضرت معاذ رضہ پر ایک یہودی کا ایک اوقیہ سونا قرض تھا، اس نے ان کو حبس کر رکھا تھا، آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا میں تجھکو ایسی دعا نہ سکھاؤں کہ اگر تجھ پر مثل کوہِ ثبیر کے قرض ہو تو اللہ تعالٰے ادا کردے۔ اے معاذ اللہ سے یہ دعا کر اللھمّ ملک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممّن تشاء وتعزّ من تشاء وتذلّ من تشاء بیدک الخیر انّک علٰی کلّ شیٍٔ قدیر تولج اللیل فی النّھار وتولج النّھار فی اللیل وتخرج الحیّ من المیّت وتخرج المیّت من الحیّ وترزق من تشاء بغیر حساب رحمٰن الدّنیا والاٰخرۃ ورحیمھما تعطی من تشاء منھما وتمنع من تشاء ارحمنی رحمۃ تغنینی بھا عن رحمۃ من سواک (الدّاء والدّواء بحوالہ طبرانی)

برائے نظر بد سہل بن حنیف رضہ کو عامر بن ربیعہ رضہ کی نظر غسل کی حالت میں لگ گئی۔ آنحضرت

Marfat.com

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سہل رضہ کے سینے پر ہاتھ مار کے پڑھا بسم اللہ اللھم اذھب حرّھا وبردھا ووصبھا پھر فرمایا کہ قم باذن اللہ چنانچہ وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔

برائے محروق محمد بن حاطب رضہ کہتے ہیں کہ میں نے دیگ اٹھائی، میرا ہاتھ جل گیا، میری والدہ مجھکو حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لیگئی آپ نے کچھ پڑھ کر دم کردیا، جس کو میں نے نہ سمجھا، میں نے اپنی والدہ سے پوچھا کہ آپ کیا پڑھتے تھے؟ کہا اذھب الباس ربّ النّاس اشف انت الشّافی لاشافی الّا انت (الدار والدّوا، بحوالہ نسائی واحمد)

برائے قضائے حاجات حضرت سعد بن ابی وقاص رضہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مچھلی کے پیٹ میں ذوالنون ع کی یہ دعا تھی لآ الٰہ الّا انت سبحٰنك انّی کنتُ من الظّٰلمین (الانبیاء ع ۶) کوئی مسلمان کسی شے میں کبھی یہ دعا نہیں کرتا مگر کہ اللہ تعالےٰ اس کی دعا کو قبول فرماتا ہے۔
(بہ لفظ الترمذی قال الحاکم صحیح الاسناد)

دوسری روایت میں ہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا یہ دعا حضرت یونس علیہ السلام کے ساتھ خاص ہے یا مومنین کے واسطے عام ہے؟ تو فرمایا کہ کیا تو نے اللہ تعالیٰ کی بات نہیں سنی ونجّینٰہ من الغمّ و کذٰلك ننجی المؤمنین (الانبیاء ع ۶) (الدار والدوا بحوالہ مسند احمد ومسند ابویعلےٰ)

حضرت شاہ اہل اللہ قدس سرہٗ نے چار باب میں فرمایا ہے کہ جو عمل کہ حصول ہر مطلب میں جلالی ہو یا جمالی حکم میں کبریت احمر کے ہے اور اس کو اسم اعظم شمار کیا ہے وہ یہ آیت ہے لآ الٰہ الّا انت سبحٰنك انّی کنتُ من الظّٰلمین حضرت

Marfat.com

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دعا ذوالنون کی ہے، کہ مچھلی کے پیٹ میں فرمائی، جو مسلمان جس مطلب کے واسطے اِس آیت سے دعا کرے گا، قبول ہوگی، اور حق یہ ہے کہ یہ دعا نہایت مجرب التاثیر اور کمال سریع الاثر ہے، جس امر میں چاہے اِس آیت سے دعا کرے، اور مشائخ رضی اللہ عنہم اس کی سرعت تاثیر اور عدم تخلف پر اجماع اور اتفاق رکھتے ہیں، اور طریقہ دعا کا انہوں نے باقسامِ متعددہ ذکر کیا ہے، آسان تر دو طریقے ہیں ایک یہ کہ بارہ دن تک بہ نیتِ حصولِ مطلب بارہ ہزار بار پڑھے، اور اگر نہ ہو سکے تو بارہ سو بار پڑھے، اوّل و آخر چند بار درود شریف پڑھ لے، اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ایک لاکھ پچیس ہزار بار پڑھے، خلاصہ یہ کہ اس کی قوتِ تاثیر میں کچھ شک نہیں، اِس واسطے کہ ایسا کوئی عمل نہیں کہ جس کی صحت قرآن مجید سے بھی ہو اور صحیح حدیث سے بھی، اور مشائخ رحمہم اللہ کے اقوال سے بھی سوائے اِس کے، قرآن کریم میں اس کی شان میں وارد ہے فاستجبنا لہٗ (شفاء العلیل فصل ہشتم)

مکتوبات

آپ نے مختلف ملوک و سلاطین و مشاہیر رؤسائے وقت کو ۸ھ میں تبلیغی خطوط روانہ فرمائے، بعض نے اسلام قبول کیا اور بعض نے نہ کیا، یہاں آپ کے بعض مکتوب درج کئے جاتے ہیں۔

مکتوب شاہِ روم کے نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من محمد رسول اللہ الی هرقل عظیم الروم سلام علی من اتبع الهدیٰ امّا بعد فانی ادعوك بدعایة الاسلام اسلم تسلم یؤتك اللہ اجرك مرتین فان تولیت فان علیك اثم الاریسیین ویا اهل الکتاب

Marfat.com

ویا اھل الکتب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ و
لا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ فان
تولوا فقولوا اشھدوا بانا مسلمون (صحیح بخاری) یعنی محمد رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ہرقل شاہِ روم کے نام، جو ہدایت کا پیرو ہو اُس پر
سلام ہو۔ اس کے بعد میں تم کو اسلام کی طرف دعوت دیتا ہوں کہ مسلمان ہو جاؤ
تاکہ تم سلامت رہو، تم کو اللہ تعالیٰ دوآجر دیوے گا، اور اگر تم نے نہ مانا تو
تمام دیہاتی زمینداروں یعنی رعیت کا گناہ تمہاری گردن پر ہوگا، اور اے اہل کتاب
آؤ ہم تم ایک ایسی بات پر متفق ہو جائیں جو ہمارے تمہارے درمیان مشترک
ہے کہ خدا تعالیٰ کے بغیر کسی دوسرے کی پرستش نہ کریں، اور اس کے ساتھ کسی
دوسری طاقت کو شریک نہ بنائیں، اور اس کے علاوہ کسی دوسرے کو مربی نہ
ٹھیرائیں، اگر اس بات کو بھی تم نہ مانو پس کہدو کہ شاہد رہو کہ ہم تو مسلمان
ہو چکے ہیں۔

مکتوب شاہِ حبش کے نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من محمد رسول اللہ الی
النجاشی ملک الحبش امّا بعد فانی احمد الیک اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الملک
القدوس السلام المؤمن المھیمن واشھد ان عیسی بن مریم روح اللہ
وکلمتہ القاھا الی مریم البتول الطیبۃ الحصینۃ فحملت بعیسی فخلقہ
من روحہ ونفخہ کما خلق آدم بیدہ وانی ادعوک الی اللہ وحدہ لا
شریک لہ والموالاۃ علی طاعتہ وان تتبعنی وتؤمن بالذی جاءنی
فانی رسول اللہ وانی ادعوک وجنودک الی اللہ تعالیٰ وقد بلغت ونصحت
وقد بعثت الیکم ابن عمی جعفرا ومعہ نفر من المسلمین والسلام علی

Marfat.com

من اتبع الھدیٰ ۔ یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے نجاشی شاہِ حبش کے نام ، اس کے بعد میں تمہارے روبرو خدا کی تعریف کرتا ہوں جس کے بغیر اور کوئی معبود نہیں ، وہ مالک پاک بہتر امان دینے والا اور پناہ میں لینے والا ہے ۔ اور میں شہادت دیتا ہوں کہ عیسٰے بن مریم روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہے ۔ جس کو خدا تعالیٰ نے مریم بتول پاکباز اور عفیفہ کی طرف ڈالا ۔ پس اُس سے مریم حاملہ ہوئی ، اور خدا تعالیٰ نے اس کو اپنی روح اور نفخ سے پیدا کیا ، جس طرح کہ آدم ؑ کو اپنے ہاتھ سے ، اور کہ میں تم کو خدائے واحد لاشریک کی طرف بلاتا ہوں اور اس کی طاعت کی محبت کی طرف ، اور یہ کہ تو میری تابعداری کرے ۔ اور جو کچھ میں لایا ہوں اُس پر ایمان لاوے ، کیونکہ میں یقیناً خدا کا فرستادہ ہوں ، اور میں تجھے اور تیرے تمام لشکر کو اسی خدا کی طرف بلاتا ہوں میں نے تم کو تمام پیغام حق پہنچا دیا ، اور حق نصیحت ادا کر دیا ، تو میری نصیحت قبول کر ۔ میں نے تمہارے پاس اپنے چچیرے بھائی جعفر اور چند دوسرے مسلمانوں کو بھیجا ہے ، جو ہدایت کا تابعدار ہو اُس پر سلام ہو ۔

یہ خط عمرو بن امیۃ الضمری رض کے حوالہ کیا گیا ، اور وہ دوسرے مسلمانوں کے ہمراہ حبش کو روانہ ہو گئے اور نجاشی مسلمان ہوا ۔

مکتوب شاہِ اسکندریہ و مصر کے نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ من محمد عبد اللہ ورسولہ الی المقوقس عظیم القبط سلام علیٰ من اتبع الھدیٰ لابعد فانی ادعوک بدعایۃ الاسلام اسلم تسلم یؤتک اللہ اجرک مرتین فان تولیت فعلیک اثم القبط ویا اھل الکتب تعالوا الیٰ کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا ارباباً من

Marfat.com

د وزالله فان تولّوا فقولوا اشهدوا بانا مسلمون مہر [محمد رسول الله]

یہ خط آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حاطب بن ابی بلتعہ رض کے ہاتھ بھیجا - مقوقس نے اس خط کو پڑھکر ڈبہ میں ڈال کر اپنی لونڈی کے حوالہ کیا کہ محفوظ رکھو صاحب ناسخ التواریخ لکھتا ہے کہ یہ خط مصر سے بسبب اس مذہبی تعلق کے جو مصریوں کو بسبب فاطمی ہونے کے ایرانیوں سے تھا، ایران میں آیا، اور وہاں سے اہل ایران نے خلیفۃ المسلمین شاہِ روم کو تحفۃً بھیجا، اور وہ اب تک قسطنطنیہ کے شاہی خزانہ میں محفوظ ہے"

اس کا عکس بھی شایع ہوچکا ہے اور دفتر تبیت العلوم لاہور سے مل سکتا ہے (مکتوبات نبوی)

آج کل جو اس مکتوب شریف کا عکس شایع ہوا ہے اس پر اس کی سند اس طرح پر تحریر ہے کہ

"یہ خط جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ۷ھ میں حاطب بن ابی بلتعہ عمرو بن عمیر بن سلمہ رض کے ہاتھ مہر لگا کر عظیم القبط (مصر کے بادشاہ) مقوقس کے پاس ارسال فرمایا تھا، یہ مبارک خط ایک فرانسیسی سیاح نے سفر قبط کے سلسلے میں ۱۲۷۴ھ میں مصر کے شہروں میں سے اخمیم کے گرجا میں ایک قبطی راہب کے پاس سے ۲۰۰۰ دو ہزار روپیہ کو ہدیہ لیا تھا، اور سلطان عبدالحمید خاں والی دولت عثمانیہ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا، اور ہدیۃً پیش کیا، سلطان نے اُسے نہایت حفاظت سے دیگر تبرکات نبویہ کے ساتھ قسطنطنیہ میں رہنے کا حکم صادر فرمایا اور بعد اس کے عربوں کی درخواست کرنے پر بڑی شان و شوکت کے ساتھ مدینہ شریف بھیجدیا، اور مدینہ شریف سے حاجی فضل کریم صاحب اس کا چربہ لے کر ہندوستان میں آئے -

Marfat.com

فقیر شرافت عفا اللہ عنہ کے پاس کتاب قطعات العربیہ میں مکتوب شریف نبوی کا عکس موجود ہے۔

معاہدات

مواہب اللدنیہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کچھ معاہدات بھی تحریر ہیں، جو آپ نے وقتاً فوقتاً لوگوں کو لکھکر دئیے۔

امن نامہ یوحنا بن روبہ حاکم ایلہ تین سو آدمیوں کو ساتھ لئے تبوک میں حاضر ہوا، اور جزیہ دینا قبول کرکے صلح کا پیغام پیش کیا، چنانچہ حضور علیہ الصلوۃ و السلام نے یہ امن نامہ لکھکر اُس کو عنایت فرمایا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ھٰذہ امنۃ من اللہ ومحمد النبی رسول اللہ لیوحنا بن روبہ واھل ایلہ اسا قفتہم سائرھم فی البر والبحر لھم ذمۃ اللہ و ذمۃ النبی ومن کان معہ من اھل الشام واھل الیمن واھل البحر فمن احدث منھم حدثا فانہ لا یحول مالہ دون نفسہ وانہ طیب لمن اخذہ من الناس وانہ لا یحل ان یمنعوا ماء یریدونہ ولا طریقا یریدونہ من بر او بحر۔ انتہیٰ۔ یعنی یہ امن نامہ ہے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے یوحنا بن روبہ اور ساکنانِ ایلہ کے پادریوں اور باقی لوگوں کے لئے جو خشکی اور تری میں ہوں وہ اللہ اور اُس کے نبی کی امان میں ہیں، اس عہد نامہ کے بعد اگر کوئی شخص نئی بات کا مرتکب ہوگا یعنی عہد کو توڑنے گا، تو اس کے مال و جان خطرہ میں پڑجائیں گے، کیونکہ انہوں نے عہد شکنی کی، اور ان کا مال مسلمانوں کے لئے حلال طیب ہوگا، اور یہ کہ ان کو کسی پانی کے چشمے سے جس پر وہ وارد ہوں یا کسی راستہ خشکی و تری سے جس پر وہ چلنا چاہیں

Marfat.com

وہ چلنا چاہیں روک ٹوک نہ ہوگی ،

❁ عہدنامہ جہیم بن الصلت رض اور شرحبیل بن حسنہ رض نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے تحریر کرکے روبہ والوں کے حوالے کیا۔

عہدنامہ | اہل جربا اور اذرح وفد کی صورت میں بمقام تبوک حاضر خدمت ہوئے ، اور صلح و مصالحت کا پیغام دیا ، اور جزیہ کی رقم پیش کی ، چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ عہدنامہ ان کو لکھدیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ھٰذا کتاب من محمد النبیّ رسول اللہ لاھل اذرح وجربا انّھم امنون بامان اللہ وامان محمدؐ وانّ علیھم مائۃ دینار فی کلّ رجب وافیۃ طیّبۃ واللہ کفیل علیھم بالنّصح والاحسان الی المسلمین ومن لجأ الیھم من المسلمین فی المخافۃ والتعذیر۔ یعنی یہ تحریر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ہے جو اللہ کے نبی اور رسول ہیں اہل اذرح وجربا کے نام کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی پناہ میں آئے ، اور سال کے بعد ہر ایک ماہ رجب میں وہ ایک سو اشرفی پوری جو مسلمانوں کے لئے حلال طیب ہے ادا کیا کریں گے ، اور انہوں نے عہد کیا ہے کہ وہ مسلمانوں سے احسان اور ہمدردی کا اظہار کریں گے ، اور اگر کوئی مسلمان کسی خوف اور گھبراہٹ کے وقت ان کے پاس پناہ لے گا تو اس کی مدد کریں گے ۔

ہدایات

اب دو مکتوب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایسے لکھے جاتے ہیں جن میں اسلامی ہدایات ہیں جن کو طبری اور ابن ہشام نے نقل کیا ہے۔

Marfat.com

ہدایت نامہ | عبداللہ بن ابوبکرؓ روایت کرتے ہیں کہ جب بنی حارث کا وفد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت سے واپس چلا گیا، تو آپ نے عمرو بن حزمؓ الانصاری اور ایک شخص بنی نجار میں سے ان کے پاس بغرض تعلیم دین اور سنن سید المرسلین اور وصولی صدقات مامور کیا، اور ان کو یہ ہدایت نامہ لکھوا کر دیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ھذا بیان من اللہ ورسولہ یا ایھا الذین اٰمنوا اوفوا بالعقود عقد من محمد النبی لعمرو بن حزم حین بعثہ الی الیمن امرہ بتقوی اللہ فی امرہ کلہ فان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون وامرہ ان یاخذ بالحق کما امر بہ اللہ وان یبشر الناس بالخیر ویامرھم بہ ویعلم الناس القراٰن ویفقھھم فی الدین وینھی الناس ولا یمس احد القراٰن الا وھو طاھر وینھر الناس بالذی لھم وبالذی علیھم ویلین الناس فی الحق ولا یشتد علیھم فی الظلم فان اللہ عزوجل کرہ الظلم ونھی عنہ وقال الا لعنۃ اللہ علی الظالمین ولیبشر الناس بالجنۃ وبعملھا وینذر النار وبعملھا و یستالف الناس حتی یتفقھوا فی الدین ویعلم الناس معالم الحج و سنۃ وفریضۃ وما امر اللہ بہ فی الحج الاکبر والحج الاصغر وھو العمرۃ وینھی الناس ان یصلی احد فی ثوب واحد صغیرا الا ان یکون ثوبا واحدا یثنی طرفہ علی عاتقہ وینھی ان یحتبی احد فی ثوب واحد ویغضی بفرجہ الی السماء وینھی ان لا یعقص احد شعر راسہ اذا عفا فی قفاہ وینھی اذا کان بین الناس ھیج عن الدعاء الی القبائل والعشائر ولکن دعاؤھم الی اللہ وحدہ لا شریک لہ فمن لم یدع الی اللہ ودعا الی القبائل والعشائر فلیقطعوا بالسیف حتی یکون دعاؤھم

Marfat.com

دعاؤهم الى الله وحده لاشريك له ويأمر الناس باسباغ الوضوء وجوههم
وايديهم الى المرافق وارجلهم الى الكعبين ويمسحون برءوسهم كما امر الله
عزوجل وامر للصلوة لوقتها واتمام الركوع والخشوع ويغلس بالفجر ويهجر
بالهاجرة حين يميل الشمس وصلوة العصر والشمس فى الارض مدبرة
والمغرب حين يقبل الليل لاتؤخر حتى تبدؤ النجوم فى السماء والعشاء اول
الليل فيأمر بالسعى الى الجمعة اذا نودى لها والغسل عند الرواح اليها
وأمره ان يأخذ من المغانم خمس الله وما كتب الله على المؤمنين صدقة من
العقار عشر ما سقى البعل وما سقت السماء وما سقى الغرب نصف العشر و
فى كل عشر من الابل شاتان وفى كل عشرين من الابل اربع شاة وفى كل
اربعين من البقر بقرة وفى كل ثلاثين من البقر تبيع جذع او جذعة وفى
كل اربعين من الغنم سائمة شاة فانها فريضة الله التى افترض الله عزوجل
على المؤمنين فى الصدقة فمن زاد خيرا فهو خير له وانه من اسلم من يهودى
او نصرانى اسلاما خالصا من نفسه ودان دين الاسلام فانه من المؤمنين
له مثل ما لهم وعليه مثل ما عليهم ومن كان على نصرانية ويهودية
فانه لايفتن عنها وعلى كل حال مذكرا وانثى حرا وعبد دينار وافٍ او
عرضه ثيابا فمن ادى ذلك فان له ذمة الله وذمة رسوله ومن منع ذالك
فانه عدو لله ولرسوله وللمؤمنين جميعا (تاريخ كبير) یعنی یہ بیان اللہ
اور اُس کے رسول کی طرف سے ہے، اے ایمان والو اپنے عہدوں کو پورا کرو، یہ
عہد نامہ حضرت محمد نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے عمرو بن حزم کے
نام جب کہ اس کو یمن کی طرف بھیجا گیا، میں اس کو ہر معاملہ میں خدا سے ڈرنے کا حکم

Marfat.com

دیتا ہوں، کیونکہ خدا تعالیٰ انہیں کے ساتھ ہوتا ہے جو تقوےٰ اختیار کریں، اور احسان کریں، اور میں اس کو حکم دیتا ہوں کہ وہ حق بات کو جس کا خدا تعالیٰ نے امر کیا ہے ہر حالت میں اختیار کرے، اور لوگوں کو نیکی اور بھلائی کی خوشخبری سنائے اور اسی کا ان کو حکم دے، لوگوں کو قرآن شریف پڑھائے اور دین میں واقفیت بہم پہنچائے اور پاکیزگی میں لوگوں کو قرآن شریف چھونے کی اجازت دے، اور لوگوں کو مفید چیزوں کی ترغیب دے، اور مضرات سے بچائے، اور حق بتلانے میں نرمی اختیار کرے، اور لوگوں پر بیجا ظلم نکرے، کیونکہ اللہ تعالےٰ ظلم کو بُرا سمجھتا اور روکتا ہے، جیسا کہ اُس نے فرمایا ہے کہ ظالموں پر خدا کی لعنت ہو، اور لوگوں کو جنت اور اس کے اعمال کی بشارت دے، اور دوزخ اور اس کے اعمال سے ڈرائے، اور لوگوں سے اُنس و محبت سے پیش آئے، تاکہ لوگ دین سے واقفیت حاصل کریں، اور لوگوں کو حج کے احکام سکھائے، اور سنن و فرائض جو کچھ حج اور عمرہ کی نسبت ہیں کھول کر بیان کرے، اور لوگوں کو ایک کپڑے میں نماز سے روکے، ہاں اگر چادر دونو مونڈھوں پر ڈالی جائے اور شرمگاہ ننگی نہونے پائے تو کوئی خوف نہیں، اور بالوں میں جو جیچے چھوڑے ہوئے ہوں جوڑا کرنے سے روک دے، اور جب لوگوں میں دنیاوی قبائل و عشائر کی طرف رغبت دیکھے تو ان کو اللہ واحد لاشریک کی طرف دعوت دے، اور جو لوگ خدا کو چھوڑ کر رسوم بد کا پیچھا کریں، ان کو تلوار سے سیدھا کرے، تاکہ وہ دنیا پر دین کو مقدم کریں، اور لوگوں کو وضو میں خاص کوشش سے چہروں اور ہاتھوں کو کہنیوں تک اور پاؤں کو ٹخنوں تک دھونے کی اور سر کے مسح کی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ہدایت کرے، اور وقت پر نماز ادا کرنے اور رکوع اور خشوع میں تاکید رکھے، صبح کی نماز منہ اندھیرے

Marfat.com

دوپہر کی نماز جب سورج ڈھلے ، اور عصر کی نماز جب سورج زمین کی طرف رخ
ے اور مغرب کی نماز جب رات شروع ہو جائے ، قبل اس کے کہ ستارے نمودار
ں ، اور عشا اول حصہ رات میں ادا کی جائے ، اور جب جمعہ کی اذان ہو جائے
وں کو جلدی آنے کا ، اور قبل از روانگی غسل کا حکم دے ، اور میں اس کو حکم
اہوں کہ غنیمت کے مال سے خُمس اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر فرض کیا
ے ، زمین زرعی کا دسواں حصہ جو نہری یا بارانی ہو وصول کرے ، اور جو چاہی
اس سے بیسواں حصہ لے ، ہر دس اونٹ میں دو بکریاں ، اور ہر بیس میں
و ، اور ہر چالیس گائے میں سے ایک گائے ، اور تیس گائے میں سے ایک
بکری یا بچھڑا دو سالہ ، اور ہر چالیس چرنے والی بکریوں میں سے ایک بکری ،
وہ فرض ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہر مومن کے لئے مقرر کیا ہے ، اور جو اس سے
یادہ کرے اس کے لئے بہتر ہے ، اور جو نصرانی یا یہودی سچے دل سے مسلمان
ہ اور اسلامی ارکان بجا لائے ، اُس کو مسلمان سمجھا جائے ، اور اس کے تمام
قوق مسلمانوں کے سے ہوں گے ، اور جو اپنے مذہب نصرانیت یا یہودیت پر قائم
ہے ، اس پر کسی طرح کی جبر و تعدی نہ کی جائے کہ وہ اس کو چھوڑ دے ، اور
ایسے لوگوں سے خواہ اصیل ہوں یا غلام ، مرد ہوں یا عورت ، ایک اشرفی سالانہ
ی جائے ، یا اس کی ہم قیمت اور کوئی سامان کپڑا وغیرہ قبول کر لیا جائے ، پس
جب یہ دے دیوے تب وہ خدا اور اس کے رسول کی پناہ میں ہے ، اور جو
خلاف کرے وہ اللہ اور اس کے رسول کا دشمن ہے ۔

ہدایت نامہ : ہدایت نامہ قوم نصاریٰ کی بابت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی تمام امت کو فرمایا ہے ۔

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم هذا كتاب كتبه محمد بن عبد الله الى النا
اجمعين رسوله مبشرًا ونذيرًا ومؤتمنًا على وديعة الله فى خلقه لئ
يكون للناس حجة بعد الرسل وكان الله عزيزًا حكيمًا. كتبه لاهل ملة النصا
ولمن يخل دين النصرانية من مشارق الارض ومغاربها قريبها وبعيده
فصيحها واعجمها معروفها ومجهولها جعل لهم عهدًا فمن نكث العهد الذ
فيه وخالفه الى غيره وتعدى ما أمره كان لعهد الله ناكثًا ولميثاقه ناقضً
ولدينه مستهزيًا وللعنة مستوجبًا سلطانًا كان ام غيره من المسلمين وان
احتمى براهب او سائح فى جبل او واد او مغارة او عمران او سهل او رمل او
بيعه فانا اكون من ورائهم اذب عنهم من كل غيرة لهم بنفسى واعوانى
اهلى وملتى واتباعى لانهم رعيتى واهل ذمتى وانا اعزل عنهم الاذى
فى المنوز التى يحمل اهل العهد (كذا) من القيام بالخراج الا ما طابت له
نفوسهم وليس عليهم جبر ولا اكراه على شئ من ذالك ولا يغير اسقف من اسقفيته
ولا راهب من رهبانيته ولا جاسس من صومعته ولا سائح من سياحته ولا يهد
بيت من بيوت كنائسهم وبيعهم ولا يدخل شئ من مال كنائسهم فى بنا
مساجد المسلمين ولا فى بناء منازلهم فمن فعل شيئا من ذالك فقد نكث
عهد الله وعهد رسوله ولا يحمل على الرهبان والاساقفة ولا من يتعبد جزية
ولا غرامة وانا احفظ ذمتهم اينما كانوا من بر او بحر فى المشرق والمغرب والجنوب
والشمال وهم فى ذمتى وميثاقى وامانى من كل مكروه وكذالك من يتفرغ
بالعبادة فى الجبال والمواضع المباركة لا يلزم مصر مما يزرعونه لاخراج
ولا لحشر ولا يشاطرون لكونه بر سم ولا يعاونون عند ادراك الغلة وكا

Marfat.com

ون بخروج فی حرب وقیام بجبریة ولا من اصحاب الخروج وذوی الاموال
قارات والتجارات مما هو اکثر من اثنی عشر درهمًا بالجملة فی کل عام ولا
ف احد منهم شططا ویعاملون الا بالتی هی احسن ویحفظونهم تحت
لم الرحمة یکف عنهم اذیة المکروه حیث ما کانوا وحیث ما حلوا و
صارت النصرانیة عند المسلمین فعلیه برضاها ویمکنها من الصلوٰة فی
ها ولا یحال بینها وبین هوی دینها ومن خان عهد الله واعتمد بالضد
ن ذالك فقد عصی میثاقه ورسوله ویعاونوا علیٰ مرمة بیعهم ومواضعهم
کون تلك مقبولة لهم علیٰ دینهم وفاؤهم بالعهد ولا یلزم احد منهم
تحل سلام بل المسلمون یذبون عنهم ولا یخالف هٰذا العهد ابدًا
ی حین تقوم الساعة وتنقضی الدنیا۔ انتہٰی ۔یعنی یہ وہ عہدنامہ ہے جسکو
رت محمد بن عبداللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے رسول مبشر و نذیر اور اس کے
ن نے تمام لوگوں کے لئے لکھا ہے تاکہ اس کے بعد لوگوں کا کوئی عذر بہانہ باقی نہ رہے
واللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے ، اِس عہدنامہ کو میں نے مشرق و مغرب ، نزدیک
ور ، عرب اور غیر عرب ، اور معروف و غیر معروف نصاریٰ کے واسطے لکھا ہے ،
سلمانوں سے جس نے اس عہد کو توڑا ، اور اس سے تجاوز کیا ، وہ خدا کا وعدہ شکن
رے گا ، اور اس کے میثاق کا ناقض ہوگا ، اور اس کے دین کے ساتھ ہنسی کرنے
لا ہوگا ، اور خدا کی لعنت کا سزاوار ہوگا ، خواہ بادشاہ ہو یا رعیت ، میں وعدہ
ا ہوں کہ اگر کوئی راہب یا سیاح پہاڑ یا جنگل یا صحرا یا آبادی یا ریگستان یا
صت گاہ میں حمایت کا خواستگار ہوگا تو میں اپنی جان ، اپنے اعوان و اہل بیت
ت و تابعداروں سے ان کی حمایت کے لئے ان کے دشمنوں کو ہٹاؤں گا ، اور

Marfat.com

مدافعت کروں گا، کیونکہ وہ میری رعیت اور اہل ذمہ ہیں، یعنی میرے وعدہ پر ہیں
اور میں دشمنوں کی ایذا اور حذر اور تکلیف معاہدہ والوں سے اس مالیت کے بدلے
رفع کروں گا، جس کی ادائگی کا انہوں نے وعدہ کیا ہے، اگر ان کی مرضی ہو کہ وہ اپنے
وجود و اموال کی خود حفاظت و نگہبانی کریں تو ان پر اس امر میں کوئی جبر و اکراہ نہ کیا جائے
کسی بشپ کو اس کے عہدہ سے، اور کسی راہب کو رہبانیت سے، اور کسی عابد
اس کی عبادتگاہ سے، اور کسی سیاح کو اس کی سیاحت سے روکا نہ جائے، ان
کوئی گرجا و عبادت گاہ ویران و منہدم نہ کیا جائے، اور ان کے گرجوں کے بال
سے کوئی چیز مسلمانوں کی مسجدوں اور گھروں کے بنانے میں خرچ نہ کی جائے، جو
ایسا کام کیا، اس نے خدا و رسول کی وعدہ شکنی کی، اور راہبوں و بشپوں و عا
پر کوئی جزیہ اور تاوان نہ رکھا جائے، اور وہ جنگل میں ہوں یا دریا میں، مشرق
ہوں یا مغرب میں، جنوب میں ہوں یا شمال میں، میں ان کے لئے اس عہد کا ذمہ د
ہوں، اور وہ میرے ذمہ و عہد پر ہیں، اور سارے مکروہات سے میری امان
ہیں، اور جو انسان پہاڑوں اور امکنہ متبرکہ میں عبادت کے لئے گوشہ نشین ہ
جو کچھ بوتے ہیں اس کا ان سے خراج اور عشر نہ لیا جائے، اور غلہ کی کبھی پر ان
اعانت کا ذمہ نہیں ہے، جنگ میں نکلنے کی تکلیف ان پر لازم نہ کی جائے، اور
سے جزیہ لیا جائے، خراجی اور دولتمند صاحب اموال اور زمیندار اور سوداگر
بارہ درہم سالانہ سے زائد نہ لیا جائے، اور کسی کو جور و ستم سے حصول مالگذار
متکلف نہ کیا جائے، کوئی مذہبی مباحثہ و مجادلہ پیش آئے تو اسے بحسن اخلاق
تہذیب کلام پیش آنا چاہیئے، اور وہ جہاں ہوں ان پر رحمت کا بازو پھیلا
اور وہ جس جگہ ہوں تکالیف ان سے دور کی جائیں، اور ان کو عبادتخانوں میں

Marfat.com

پڑھنے سے نہ منع کیا جائے ۔ اور ان کے دین میں کوئی دخل نہ دیا جائے ، اور جس نے خدا کے وعدہ میں خیانت کی ، اور اس کی ضد پر کھڑا ہوا ، اس نے خدا اور رسول کی وعدہ شکنی کی ، ان کے عبادت خانے اور مکانات کی مرمت کرنے میں ان کی امداد کی جائے ، اور یہ بات (یعنی مدد لینا دینا) ان کے دین میں جائز ہے ، اور ان میں سے کسی پر آلاتِ حرب کا رکھنا لازمی نہ ہوگا ، بلکہ مسلمان ان کی حفاظت کریں گے اور اس عہد نامہ کے قیامت تک خلاف عمل درآمد نہ کیا جائے (مکتوبات نبوی)

نقشِ نگین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاندی کی انگشتری بنوائی ہوئی تھی جس پر محمد رسول اللہ کندہ تھا ، جب کوئی تحریر کرواتے تو اس پر مُہر لگاتے ۔

خطبات

آپ کی تقریر نہایت درجہ کی فصیح و بلیغ ہوتی تھی ، آپ نے فرمایا ہے انا افصح العرب بعثت بجوامع الکلم یعنی میں فصیح ترین عرب ہوں ، میں کلماتِ جامعہ لے کر مبعوث ہوا ہوں ۔ (سیرۃ النبی جلد دوم)

طرزِ بیان آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت سادہ طریقہ پر خطبہ دیتے تھے ہاتھ میں صرف ایک عصا یا کمان ہوتی جس پر ٹیک لگا کر خطبہ دیتے ، اگرچہ ضرورت کے وقت کبھی کبھی آپ نے طویل خطبے بھی دیئے ہیں ، لیکن عموماً آپ کے خطبے مختصر ہوتے تھے ۔ (سیرۃ النبی جلد دوم)

احادیث کی کتابوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خطبات اور ان کے جستہ جستہ فقرے بغیر کسی خاص ترتیب کے جمع کر دیئے گئے ہیں ، لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مختلف حیثیتیں تھیں ، اور ان کا اثر آپ کے طرزِ بیان پر پڑتا تھا ، آپ

Marfat.com

داعی مذہب تھے ، فاتح تھے ، واعظ تھے ، امیر الجیش تھے ، قاضی تھے ، پیغمبر تھے ، اِس اختلافِ حیثیت نے آپ کے خطابت اور زورِ بیان میں نہایت اختلاف پیدا کر دیا ہے ، اور بلاغت کا اقتضا بھی یہی ہے (سیرۃ النبی جلد دوم)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تقریر تاثیر اور رقت انگیزی میں معجزۂ الٰہی تھی ، پتھر سے پتھر دل بھی سُن کر موم ہو جاتے تھے۔

خطبہ ایک بار مدینہ طیبہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ خطبہ دیا۔

الحمد للہ احمدہٗ واستعینہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہٗ ومن یضلل فلا ھادی لہٗ واشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ ان احسن الحدیث کتاب اللہ قد افلح من زینہ اللہ فی قلبہٖ وادخلہ فی الاسلام بعد الکفر فاختارہ علی ما سواہ من احادیث الناس انہ احسن الحدیث وابلغہ احبوا ما احب اللہ احبوا اللہ من کل قلوبکم ولا تملوا کلام اللہ وذکرہٖ ولا تقس عنہ قلوبکم فاعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہٖ شیئاً واتقوہ حق تقاتہٖ وصدقوا اللہ صالح ما تقولون بافواھکم وتحابوا بروح اللہ بینکم ان اللہ یغضب ان ینکث عھدہٗ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

یعنی خدا کی حمد ہو ، میں اس کی حمد کرتا ہوں ، اور اس سے مدد مانگتا ہوں ، اور اس کے دامن میں ہم اپنے نفس کی برایوں اور اپنے اعمال کی خرابیوں سے پناہ چاہتے ہیں ، جس کو خدا ہدایت دے اُس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا ، اور جسکو وہ ہدایت نہ کرے ، اُس کی کوئی رہنمائی کرنے والا نہیں ، میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا اور کوئی معبود نہیں ، وہی تنہا ہے کوئی اس کا شریک نہیں بہترین کلام خدا کی کتاب ہے ، کامیاب ہوا وہ جس کے دل کو خدا نے اس سے آراستہ کیا

Marfat.com

اور اس کو کفر کے بعد اسلام میں داخل کیا ، انسانوں کی باتوں کو چھوڑ کر خدا کے کلام کو پسند کیا ، کیونکہ خدا کا کلام سب سے زیادہ بہتر اور سب سے زیادہ پُر اثر ہے جس کو خدا دوست رکھتا ہے تم بھی دوست رکھو ، اور خدا کو دل سے پیار کرو ، اور اس کے کلام اور ذکر سے کبھی نہ تھکو ، اور تمہارے دل اس کی طرف سے سخت نہوں ، پس خدا ہی کو پوجو ، اور کسی کو اس کا ساجھی نہ بناؤ ، اور اس سے ڈرو جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے ، اور خدا سے سچی بات کہو ، اور آپس میں ایک دوسرے کو ذاتِ آلہی کے واسطہ سے پیار کرو ، خدا اس سے ناراض ہوتا ہے کہ کوئی اپنے عہد کو پورا نہ کرے ، تم پر خدا کی سلامتی اور رحمت اور برکتیں نازل ہوں ۔ (سیرۃ النبی جلد دوم)

کلماتِ طیبات

آپ کے ارشادات و نصائح سے حدیث کے دفتر بھرے پڑے ہیں ، یہاں تبرکاً چہل حدیث مرویہ عمدۃ المحدثین حکیم الامۃ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہٗ نقل کی جاتی ہیں کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

من حفظ علیٰ امتی اربعین حدیثا فی امر دینہا بعثہ اللہ تعالیٰ فقیہاً وکنت لہٗ یوم القیامۃ شافعاً وشہیداً ۔

سند شریف قال الشاہ ولی اللہ الدہلوی شافہنی ابو الطاہر المدنی عن ابیہ الشیخ ابراہیم الکردی عن زین العابدین عن ابیہ عبد القادر عن جدہٖ یحییٰ عن جدہٖ الہیب عن عمر ابیہ ابی الیمن عن ابیہ شہاب احمد عن ابیہ رضی الدین عن ابی القاسم عن السید ابی محمد عن والدہٖ ابی الحسن عن والدہٖ

Marfat.com

ابیطالب عن ابی علی عن والدہ محمد زاھد عن والدہ ابی علی عن ابی القاسم عن والدہ ابی محمد عن والدہ الحسین عن والدہ جعفر عن ابیہ عبداللہ عن ابیہ زین العابدین عن ابیہ الامام الحسین عن ابیہ علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔

چہل احادیث

۱ - لیس الخبر کالمعاینۃ۔ ترجمہ خبر دیکھنے کے برابر نہیں۔

۲ - الحرب خدعۃ۔ لڑائی دھوکے کا نام ہے۔

۳ - المسلم مرأۃ المسلم۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے۔

۴ - المستشار مؤتمن۔ جس سے مشورہ لیا جائے اُسے امانتداری لازم ہے۔

۵ - الدال علی الخیر کفاعلہٖ۔ نیک کام بتانے والا کرنے والے کے برابر ہے۔

۶ - استعینوا علی الحوائج بالکتمان۔ مدد چاہو کاموں میں چھپا کر۔

۷ - اتقوا النار ولو بشق تمرۃ۔ دوزخ سے بچو خواہ آدھا چھوہارا دیکر۔

۸ - الدنیا سجن للمؤمن وجنۃ للکافر۔ دنیا مومن کیلئے قید خانہ اور کافر کیلئے بہشت ہے۔

۹ - الحیاء خیر کلہٗ۔ حیا سراسر بہتر ہے۔

۱۰ - عدۃ المؤمن کاخذ الکف۔ ایماندار کا وعدہ کرنا ہاتھ پکڑنے کی طرح ہے۔

۱۱ - لایحل لمؤمن ان یھجر اخاہ فوق ثلثۃ ایام۔ مومن کے لئے جائز نہیں کہ اپنے بھائی کو تین روز سے اوپر چھوڑے۔

۱۲ - لیس منا من غشنا۔ جو خیانت کرے وہ ہم سے نہیں۔

۱۳ - ماقل وکفی خیر مما کثر والھی۔ جو تھوڑی چیز کفایت کرے وہ بہتر ہے اُس سے جو بہت ہو اور غافل کرے

۱۴ - الراجع فی ھبتہ کالراجع فی قیئہ۔ ہبہ کو واپس لینے والا ایسا ہے جیسا قے کھانیوالا

۱۵ - البلاء موکل بالمنطق۔ بلا بولنے پر موقوف ہے۔

۱۶ - الناس

Marfat.com

۱۶	۔ النّاس کاسنان المشط ۔	ترجمہ آدمی ایسے ہیں جیسے کنگھی کے دندانے۔
۱۷	۔ الغنیٰ غنی النفس ۔	دولتمندی وہ ہے جو دل کی ہو۔
۱۸	۔ السّ[redacted] بغیرہٖ ۔	نیکبخت وہ ہے جو دوسرے کا حال دیکھکر نصیحت پکڑے۔
۱۹	۔ انّ من الشّعر لحکمۃ وانّ من البیان لسحرًا۔	البتہ بعضے شعر حکمت اور بعضی تقریر جادو ہوتی ہے۔
۲۰	۔ عفو الملوک ابقاء للملک۔	بادشاہوں کا معاف کرنا ملک کے باقی رکھنے کا سبب ہے۔
۲۱	۔ المرء مع من احبّ ۔	آدمی اُس کے ساتھ ہوگا جس سے محبّت رکھتا ہے۔
۲۲	۔ ما هلك امرء عرف قدرہٗ ۔	وہ آدمی نہ برباد ہوا جس نے اپنی حقیقت پہچانی۔
۲۳	۔ الولد للفراش وللعاهر الحجر۔	لڑکا عورت کا ہے اور مرد حرامکار کو پتھر۔
۲۴	۔ الید العلیا خیر من الید السّفلیٰ ۔	اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔
۲۵	۔ لا یشکر اللہ من لا یشکر النّاس۔	جو بندے کا مشکور نہ ہو وہ خدا کا مشکور نہ ہوگا۔
۲۶	۔ حبّك الشّیٔ یعمی ویصمّ ۔	محبت کسی چیز کی تجھکو اندھا اور بہرا کر دیتی ہے۔
۲۷	۔ جبلت القلوب علیٰ حبّ من احسن الیها وبغض من اساء الیها ۔	احسان کرنیوالے کی محبّت پر دل مجبور ہیں اور برائی کرنے والے کی عداوت پر۔
۲۸	۔ التائب من الذّنب کمن لا ذنب لہٗ ۔	گناہ سے توبہ کرنے والا بے گناہ کے برابر ہے۔
۲۹	۔ الشاهد یری ما لا یراہ الغائب۔	حاضر اس چیز کو دیکھتا ہے جس کو غائب نہیں دیکھتا۔
۳۰	۔ اذا جاءکم کریم قوم فاکرموہ ۔	جب کسی قوم کا سردار تمہارے پاس آوے تو اسکی تعظیم کرو۔
۳۱	۔ الیمین الفاجرۃ تدع الدّیار بلاقع ۔	جھوٹھی قسم ملکوں کو اجاڑ دیتی ہے۔
۳۲	۔ من قتل دون مالہ فهو شهید۔	جو شخص اپنے مال کی حفاظت میں مارا جائے وہ شہید ہے۔
۳۳	۔ الاعمال بالنّیّۃ ۔	کاموں کا اعتبار نیت پر ہے۔
۳۴	۔ سیّد القوم خادمهم۔	قوم کا سردار ان کا خدمت گار ہے۔

Marfat.com

۳۵ - خیر الامور اوسطہا۔	ترجمہ سب کاموں میں میانہ روی بہتر ہے۔
۳۶ - اللّٰھم بارک فی امتی فی بکورھا یوم الخمیس۔	آلہی برکت دے میری امت کے اول دن کے جانے میں
۳۷ - کاد الفقر ان یکون کفرًا۔	ہو سکتا ہے کہ محتاجی کفر ہو جاوے۔
۳۸ - السفر قطعۃ من العذاب۔	سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔
۳۹ - المجالس بالامانۃ۔	مجلسیں امانت کے ساتھ ہوتی ہیں۔
۴۰ - خیر الزاد التقوٰے۔	سب سے بہتر توشہ پرہیزگاری ہے۔

ازواجِ مطہرات

آپ کے گیارہ حرمِ محترم تھے، جن کے حالات کتبِ تاریخ میں اکثر ملتے ہیں۔

(۱) حضرت خدیجۃ الکبرٰے رضی اللہ عنہا۔

کنیت ان کی اُم ہند، اور ایامِ جاہلیت میں لقب طاہرہ تھا، والد کا نام خویلد بن اسد بن عبد العزٰے بن قصی بن کلاب تھا، اور والدہ ماجدہ فاطمہ بنت زائدہ [illegible] قبیلہ بنی عامر بن لوی سے تھیں، اِن کا پہلا نکاح ابو ہالہ بناش بن زرارہ تمیمی سے ہوا اُس سے دو لڑکے ہند اور حارث نام پیدا ہوئے، ابو ہالہ کے انتقال کے بعد عتیق بن عائذ مخزومی کے نکاح میں آئیں، اُس سے ایک لڑکی ہند نام پیدا ہوئی، عتیق کی وفات کے بعد ان کا نکاح بعمرِ چالیس سالہ حضرت سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوا [illegible] تمام عورتوں میں سے اوّل اسلام لائیں، سوائے حضرت ابراہیم کے تمام اولاد حضور علیہ صلوٰۃ والسلام کی انہیں کے بطن سے ہوئی، آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے [illegible] زندہ رہنے تک کسی دوسری عورت سے نکاح نہ کیا، اِن کی وفات [illegible] رمضان

Marfat.com

سنہ نبوی میں بعمر پینسٹھ برس ہوئی، مکہ معظمہ کے مقبرہ حجون میں دفن ہوئیں۔

(۲) حضرت سَودہ رضی اللہ عنہا۔

ان کی کنیت ام الاسود تھی، والد کا نام زمعہ بن قیس بن عبد الشمس بن عبد ود بن نضر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی بن غالب تھا۔ اور والدہ کا نام شموس بنت قیس بن عمرو بن زید بن لبید بن خداش تھا۔ ان کا پہلا نکاح سکران بن عمرو سے ہوا، اس سے ایک لڑکا عبد الرحمٰن نام پیدا ہوا، سکران کی وفات کے بعد رمضان سنہ نبوی میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نکاح میں آئیں، سخاوت و فیاضی و اطاعت نبوی میں تمام ازواج سے ممتاز تھیں، ان سے کتب حدیث میں پانچ حدیثیں مروی ہیں۔ ان کی وفات سنہ ۲۲ھ میں ہوئی، مدینہ طیبہ کے گورستان جنت البقیع میں مدفون ہوئیں

(۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔

ان کی کنیت ام عبد اللہ تھی، والد بزرگوار کا نام امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق بن ابوقحافہ عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب تھا، اور والدہ ام رومان زینب بنت حارث تھا جو قبیلہ بنی فراس بن غنم بن کنانہ سے تھیں، بعثت سے چار برس بعد پیدا ہوئیں، سنہ نبوی میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام [redacted] وقت ان کی عمر چھ سال تھی، ان کے اوصاف و فضائل میں اکثر آیات و احادیث وارد ہیں، ان کو اجلہ فقہا میں شمار کرتے ہیں، یہ بڑی مفتیہ اور [redacted] کہتے ہیں نے آپ سے زیادہ کسی کو عالمہ معانی قرآن [redacted] احکام حلال [redacted] اور ماہرہ اشعار عرب اور علم طب کا نہیں بعض سلف سے منقول ہے کہ چہارم حصہ احکام شرعیہ کا ان سے معلوم ہوا [redacted] کسی بیبیوں سے زیادہ محبوب رکھتے تھے،

Marfat.com

کتب صحاح میں دو ہزار دو سو دس حدیثیں ان سے مروی ہیں، اور ایک خلق کثیر صحابہ
و تابعین نے ان سے روایت کی ہے، انہوں نے بعمر چھیاسٹھ سال شب سہ شنبہ
بتاریخ ہفدہم رمضان ۵۹ھ میں انتقال فرمایا، حضرت ابوہریرہ عبدالرحمن دوسی رض
حاکم مدینہ نے نماز جنازہ پڑھائی، مدینہ طیبہ کے گورستان جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

(۴) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا۔

ان کے والد ماجد کا نام امیر المومنین حضرت عمر فاروق بن خطاب بن نفیل بن عبدالعزیٰ
بن رباح بن عبداللہ بن قرط بن زراح بن عدی بن کعب بن لوی تھا، اور والدہ
کا نام زینب بنت مظعون تھا، ان کی ولادت بعثت سے پانچ سال پہلے ہوئی،
ان کا پہلا نکاح حضرت خنیس بن حذافہ بدری رض سے ہوا، اُن کی وفات کے بعد
۳ھ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح میں آئیں، انہوں نے ماہ
شعبان ۴۵ھ میں وفات پائی، نماز جنازہ مروان بن الحکم حاکم مدینہ نے
پڑھائی، جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

(۵) حضرت زینب رضی اللہ عنہا۔

ان کی کنیت ام المساکین تھی، اور والد کا نام خزیمہ بن حارث
ان کا پہلا نکاح عبداللہ بن جحش رض سے تھا، انہوں نے جنگ اُحد میں شہادت پائی
تو اس سے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکاح کیا، غربا و مساکین پر نہایت
شفقت کرنے والی تھیں، ماہ ربیع الثانی ۴ھ میں
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پڑھائی، جنت البقیع میں مدفون ہوئیں، تیس سال عمر تھی۔

(۶) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا۔

ان کا نام ہند تھا، والد کا نام ابی امیہ سہیل بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم
بن یقظہ بن مرہ

Marfat.com

بن یقظہ بن مُرّہ بن کعب تھا۔ والدہ ماجدہ کا نام عاتکہ بنت عبدالمطلب تھا، یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پھوپھی زاد تھیں، پہلے ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد کے نکاح میں تھیں، ان سے عمر و سلمہ، زینب، دُرّہ پیدا ہوئے، جب ابوسلمہ غزوۂ اُحد میں مجروح ہو کر فوت ہوئے۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ماہِ شوال ۴ھ میں ان سے نکاح کیا۔ کتب حدیث میں ان کی مرویات تین سو چوہتر ہیں، انہوں نے شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام کے بعد ۶۲ھ میں بعمر چوراسی سال انتقال فرمایا، نمازِ جنازہ حضرت ابوہریرہ رضؓ نے پڑھائی، جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

(۷) حضرت زینب رضی اللہ عنہا۔

اُن کا پہلا نام برّہ تھا، آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زینب رکھا، کنیت ام الحکم تھی۔ والد کا نام جحش بن رباب بن یعمر بن صُبَیرہ بن مُرّہ بن کثیر بن غنم بن دُودان بن اسد بن خزیمہ بن مدرکہ تھا، والدہ ماجدہ کا نام امیمہ بنت عبدالمطلب تھا، یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پھوپھی زاد تھیں، ان کا پہلا نکاح حضرت زید بن حارثہ سے ہوا تھا، [redacted] ناچاقی کے سبب انہوں نے طلاق دے دی تو ماہِ ذیقعدہ ۵ھ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح میں آئیں، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ان [redacted] میں فرمایا کرتی تھیں، کہ نہیں تھی کوئی عورت ان سے بہتر دین میں، اور ڈرنے والی اللہ تعالیٰ سے، اور بڑی صادقہ اور بڑی سلوک کرنے والی اپنے ناتے داروں سے، [redacted] پند دینے والی، اور بہت خرچ کرنے والی اپنے نفس کو اُس عمل میں جس میں ثواب صدقہ کا ہو، اور قُربِ خدا کا حاصل ہو، ان کی روایت سے گیارہ حدیثیں منقول ہیں، [redacted] ان نے بعمر تریپن سال ۲۰ھ میں وفات پائی، نمازِ جنازہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پڑھائی، جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

Marfat.com

(۸) حضرت جُوَیریہ خزاعیہ رضی اللہ عنہا۔

ان کا نام برّہ تھا، آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جُوَیریہ رکھا، قبیلہ بنی مصطلق کے سردار حارث بن ضرار کی بیٹی تھیں پہلے ان کی شادی اپنے چچیرے بھائی مسافع بن صفوان کے ساتھ تھی جو غزوۂ مریسیع میں قتل ہوا۔ یہ غنیمت میں مسلمانوں کے ہاتھ آئیں، اور تقسیم غنایم میں ثابت بن قیس بن شماس انصاری رضؓ کے حصہ میں پڑیں، انہوں نے مکاتبہ کر دیا، تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پاس سے نو اوقیہ سونا ادا کر کے انہیں آزاد کروایا، اور اپنے نکاح میں لے لیا، یہ نکاح ۶ھ میں ہوا، ان کی مرویات سے سات حدیثیں ہیں۔ ان کی وفات ماہ ربیع الاول ۵۶ھ میں ہوئی، نماز جنازہ مروان بن الحکم نے پڑھائی، اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

(۹) حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا۔

ان کا نام رملہ تھا۔ والد کا نام ابوسفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبدالشمس بن عبدمناف بن قصی تھا۔ والدہ کا نام صفیہ بنت ابوالعاص تھا۔ جو حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی پھوپھی تھیں۔ یہ بعثت سے سترہ سال پہلے پیدا ہوئیں۔ ان کا پہلا نکاح عبیداللہ بن جحش سے ہوا۔ اسی کے ساتھ ہجرت ثانیہ میں حبشہ کی طرف گئیں، وہاں جا کر عبیداللہ نصرانی ہو کر مر گیا اور یہ اسلام پر قائم رہیں۔ اس سے ایک لڑکی حبیبہ نام پیدا ہوئی۔ بعد ازاں ۷ھ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح میں آئیں۔ ان کی مرویات سے پینسٹھ حدیثیں ہیں، انہوں نے ۴۴ھ میں وفات پائی، نماز جنازہ مروان بن الحکم نے پڑھائی، اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

(مسالک المتسالکین جلد اوّل)

(۱۰) حضرت صفیہ

Marfat.com

(۱۰) حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا۔

ان کا اصلی نام زینب تھا، والد کا نام حیی بن اخطب بن سبتہ بن ثعلبہ تھا، جو قبیلہ بنو نضیر کا سردار اور حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد سے تھا، والدہ کا نام ضرہ تھا جو بنو قریظہ کے رئیس کی بیٹی تھی۔ ان کا پہلا نکاح سلام بن مشکم القرظی سے ہوا، اس نے طلاق دی تو کنانہ بن ابی الحقیق کے نکاح میں آئیں، وہ جنگ خیبر میں مقتول ہوا تو یہ قیدیوں میں گرفتار ہو کر مسلمانوں کے پاس آئیں، اور دحیہ کلبی رض کے حصہ میں پڑیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لونڈی ان کو دے کر صفیہ کو آزاد کروایا، اور ماہ محرم ۷ھ میں ان کے ساتھ نکاح کیا، ان کی مرویات سے دس حدیثیں ہیں، ۵۰ھ میں انتقال کیا اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

(۱۱) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا۔

ان کا نام برہ تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میمونہ رکھا، والد کا نام حارث بن حزن بن بجیر بن ہزم بن رویبہ بن عبداللہ بن ہلال بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس بن عیلان بن مضر بن نزار تھا، والدہ کا نام ہند بنت عوف تھا، ان کا پہلا نکاح مسعود بن عمرو بن عمیر الثقفی سے ہوا لاولاد اس نے طلاق دے دی تو ابو رہم بن عبدالعزیٰ سے نکاح کیا، اس کی وفات کے بعد ماہ ذیقعدہ ۷ھ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح میں آئیں، ان کی مرویات سے چھہتر حدیثیں ہیں، انہوں نے ۵۱ھ میں وفات پائی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رض نے نماز جنازہ پڑھائی، اور مقام سرف میں مدفون ہوئیں جو مکہ معظمہ سے دس میل کے فاصلہ پر ہے۔

فائدہ: ان گیارہ بیبیوں کے علاوہ حضرت ماریہ بنت شمعون قبطیہ رض اور حضرت ریحانہ رض

Marfat.com

اور حضرت جمیلہؓ اور حضرت زینبؓ آپ کی کنیزیں تھیں۔

اولادِ کرام

حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد کی تعداد میں اختلاف ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ تین صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں تھیں، صاحبزادگان۔

(۱) حضرت قاسم علیہ السلام۔

یہ بعثت سے پہلے پیدا ہوئے، انہیں کی وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوالقاسم کہلائے، مجاہدؒ کے نزدیک یہ صرف سات دن زندہ رہے، ابن سعدؒ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ دو سال تک زندہ رہے، ابن فارسؒ نے لکھا ہے کہ سن تمیز کو پہنچ گئے تھے، قبل از بعثت ہی وفات پائی۔

(۲) حضرت عبداللہ علیہ السلام۔

یہ بعثت کے بعد مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے، طیب اور طاہر انہیں کا لقب تھا، طفولیت میں رحلت کرکے عالم بقا ہوئے، عاص بن وائل سہمی نے انہیں کی وفات پر کہا تھا کہ محمدؐ کا بیٹا مرگیا، وہ ابتر یعنی بے نشان ہوجائے گا، اُسی وقت یہ سورۂ کوثر شریف نازل ہوئی جس میں یہ آیت کریمہ آئی ان شانئك هو الابتر یعنی اے میرے رسول جو تمہارا دشمن ہے وہی ابتر و بے نام و نشان ہوجائے گا، اور تمہارا نام قیامت تک بلکہ ہمیشہ تک قایم رہے گا۔

(۳) حضرت ابراہیم علیہ السلام۔

مدینہ منورہ میں حضرت ماریہ قبطیہ کے بطن سے ماہ ذی الحجہ ۸ھ مطابق چہارشنبہ ہفدہم مارچ ۶۳۰ء میں تولد ہوئے۔ اُسی دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

Marfat.com

ان کا نام ابراہیم رکھا، ساتویں روز دو سپند عقیقہ میں ذبح فرمائے، اور سر منڈوا کر بالوں کے ہموزن چاندی مسکینوں کو صدقہ کی، اور بال زمین میں دفن کروائے[۵]، دایہ گری کی خدمت سلمیٰ زوجہ ابو رافعؓ نے انجام دی، ابو رافعؓ کو ولادت کا مژدہ سنانے کے صلہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلمؐ نے ایک غلام دیا، دودھ پلانے کی خدمت ام بردہ خولہ بنت منذر بن زید الانصاری کو سپرد ہوئی، اس کے معاوضہ میں حضور علیہ السلام نے چند کھجور کے درخت بھی ان کو دئے[۵]، ان کی عمر صحیح روایت کے موافق ایک سال دس ماہ چھ روز ہوئی، ۱۰ھ میں انتقال کیا، اُس روز سورج کو گہن لگا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود جنازہ پڑھایا، اور حضرت عثمان بن مظعون صحابیؓ کی قبر کے متصل دفن کئے گئے۔

اگرچہ سیرۃ النبی جلد دوم میں ان کی عمر کے متعلق نہایت مختلف روایتیں مذکور ہیں، لیکن بحساب اہل ریاضی یہی روایت پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے، کیونکہ کتاب النجوم میں ان کی ولادت ۱۷ مارچ ۶۳۰ء لکھی ہے۔ اور سیرۃ النبی جلد اول میں ایک جگہ حاشیہ پر لکھا ہے کہ ۱۰ھ کو جو سورج گہن لگا تھا وہ ۷ جنوری ۶۳۲ء کو آٹھ بجکر تیس منٹ پر لگا تھا، اور یہ امر یقینی ہے کہ حضرت ابراہیمؓ کا انتقال اُسی دن ہوا تھا، تو بحساب شمسی ان کی عمر ایک سال نو ماہ بیس دن تھی، جو بحساب قمری ایک سال دس ماہ چھ روز ہوتی ہے۔

دختران۔

(۱) حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا۔
یہ بعثت سے دس سال پہلے ۶۰۱ء میں پیدا ہوئیں، آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب اولاد سے بڑی یہی تھیں، ان کا نکاح اپنے خالہ زاد حضرت ابو العاص

Marfat.com

قسم بن بیع سے ہوا۔ ۷ھ میں ابوالعاص ایمان لائے۔ ان سے ایک لڑکا علی اور ایک لڑکی امامہ پیدا ہوئے۔ علی نے قریب سن بلوغ وفات پائی، امامہ حضرت فاطمۃ الزہرا کی وفات کے بعد حضرت علی المرتضیٰ کے نکاح میں آئیں۔ حضرت زینب نے ۸ھ میں وفات پائی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھائی۔ نیز حضور علیہ السلام نے اپنی لنگی عنایت فرمائی کہ تبرکاً کفن میں رکھدو۔

فائدہ: صاحب مدارج النبوت نے لکھا ہے کہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آثار صالحین کو تبرکاً کفن میں رکھنا مستحب ہے۔

(۲) حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا۔

یہ بعثت سے سات سال پہلے پیدا ہوئیں۔ ان کی پہلی شادی عتبہ بن ابی لہب کے ساتھ ہوئی۔ لیکن جب سورہ تبت یدا ابی لھب وتب نازل ہوئی تو ابی لہب نے ان کو قبل از زفاف طلاق دلوادی، آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا نکاح حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کر دیا، ان سے ایک لڑکا عبداللہ نام پیدا ہوا جو ۴ سال کا ہو کر فوت ہوگیا، انہوں نے ۲ھ میں غزوہ بدر والے دن انتقال فرمایا، جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

(۳) حضرت سیدہ ام کلثوم آمنہ رضی اللہ عنہا۔

ان کا پہلا نکاح ابی لہب کے دوسرے بیٹے عتیبہ سے تھا قبل زفاف کے ابی لہب نے طلاق دلوادی۔ بعد وفات حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے ان کا نکاح ربیع الاول ۳ھ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ سے کر دیا، چھ سال کے بعد شعبان ۹ھ میں وفات پائی، نماز جنازہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پڑھائی۔ جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

Marfat.com

(۴) حضرت سیدۃ النساء ام محمد فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا۔

ان کے القاب شریف بتول، طاہرہ، مبارکہ، زاکیہ، راضیہ، مرضیہ ہیں، ان کی ولادت سال نبوت میں ہوئی، رمضان ۲ھ میں ان کا نکاح حضرت علی المرتضےٰ سے ہوا، چار سو مثقال چاندی مہر قرار پایا، ان کے مناقب کتب حدیث میں بکثرت مرقوم ہیں، آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فاطمۃ بضعۃ منی یعنی فاطمہ میرے بدن کا ٹکڑا ہے، اسی واسطے علمائے سلف رحمہم اللہ نے لکھا ہے کہ افضل ترین مخلوقات بعد الانبیاء حضرت فاطمہ زہراؓ ہیں، ان کے بطن سے تین صاحبزادے حسن، حسین، محسن، اور تین صاحبزادیاں زینب، ام کلثوم، رقیہ متولد ہوئے، جن میں سے محسن و رقیہ بچپن میں وفات پاگئے، حضرت فاطمہؓ کی وفات شب سہ شنبہ سوم ماہ رمضان ۱۱ھ کو ہوئی، حضرت علی المرتضےٰؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور رات کے وقت جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

خلفائے عظام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خلافت دو قسم ہے خلافتِ ظاہری اور خلافتِ باطنی خلافت ظاہری تو صرف تیس سال تک آپ کے بعد موجود رہی پھر سلطنت و امارت ہوگئی، اور خلافتِ باطنی تا قیامت چلی جائیگی۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خرقہ خلافت چار بزرگوں کو پہنایا۔

خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

ان کی کنیت ابوبکر، جاہلیت کا نام عبد الکعبہ، اسلامی نام عبداللہ، لقب عتیق صدیق تھا، والد کا نام ابو قحافہ عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم

Marfat.com

بن مُرّہ بن کعب قرشی تھا، والدہ ماجدہ کا نام اُمّ الخیر سلمٰی بنت صخر بن عمرو بن کعب تھا، آپ کے والدین آپس میں چچازاد تھے،

واقعہ فیل سے دو برس چار مہینے اور کچھ دن بعد پیدا ہوئے، مردوں میں سب سے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے، اور رسالت کی تصدیق کی، اور تاحیاتِ نبوی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہر طرح سے معین و مددگار و وزیر و مشیر رہے اور جب حضرت سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہوا تو باتفاقِ جمیع صحابہ کرام رض جلوہ افروز مسندِ خلافت ہوئے، دو برس اور چند ماہ تک ترویجِ اسلام فرما کر شب شنبہ بتاریخ بائیسویں جمادی الآخر ۱۳ھ/۶۳۴ء میں رحلت فرمائے خلدِ بریں ہوئے، اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ اطہر میں مدفون ہوئے۔

فتوحاتِ صدیقی انہوں نے خلیفہ ہوتے ہی اُسامہ بن زید کے لشکر کو بلادِ شام کی طرف روانہ کیا، پھر مرتدین کے ساتھ جنگ کر کے تمام عرب میں اسلام کا سکہ بٹھایا، ۱۲ھ میں مثنیٰ بن حارثہ رض کو عراق پر چڑھائی کا حکم دیا، اور خالد بن ولید رض کو بھی اُس کی مدد کیلئے روانہ فرمایا، اسلامی فوج نے بانقیا، کسکر، حیرہ کے اضلاع کو فتح کیا،

۱۳ھ کچھ مدت کے بعد خلیفۃ المسلمین رض نے خالد کو شام کی طرف جانے کا حکم دیا کیونکہ وہاں جو فوج گئی تھی اُسے کمک کی سخت ضرورت تھی، خالد رض کو راستے میں اکثر چھوٹی چھوٹی لڑائیاں لڑنی پڑیں، لڑتے بھڑتے خالد رض شام میں پہنچ گئے۔ اور متحدہ قوت سے بصرے، مخل، اجنادین پر قبضہ کیا، تدمر، مکران اور اُس کے متصل علاقے اور زارہ اور اُس کے اطراف بھی اسلامی حدود میں داخل کئے گئے۔

Marfat.com

فضائلِ صدّیقی | اِن کے فضایل قرآن مجید و احادیث میں بکثرت ہیں۔ یہاں تین حدیثیں تبرکاً لکھی جاتی ہیں۔

حدیث - عن عبداللہ بن مسعود عن النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم قال لوکنتُ متّخذاً خلیلاً لاتخذتُ ابابکرٍ خلیلاً ولکنہٗ اخی وصاحبی وقد اتخذ اللہ صاحبکم خلیلاً۔ (صحیح مسلم)

حدیث - عن عبداللہ بن مسعود عن النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم قال لکلّ نبیّ خاصۃً من اصحابہٖ وانّ خاصتی من اصحابی ابوبکرٍ (طبرانی)۔

حدیث - عن سلمۃ بن الاکوع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکرٍ الصدّیق خیر النّاس الّا ان یکون نبیًّا (طبرانی)

اولادِ صدّیقی | اِن کے تین بیٹے تھے۔ اوّل حضرت عبداللہ (متوفی شوال ۱۱ھ) دوم حضرت عبدالرحمٰن (متوفی ۵۳ھ)۔ سوم حضرت محمدؒ (شہید ۳۸ھ)
حضرت ابوبکر صدّیق رضؓ کی نسل باقی ہے جو بکری یا صدّیقی کہلاتے ہیں۔

خلفائے صدّیقی | حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت صدّیق اکبر رضؓ کو خلافتِ باطنی دے کر کلاہِ یک ترکی عطا فرمائی تھی۔ اور اِن سے تین صاحبوں کو نسبتِ باطنی پہنچی۔

اوّل۔ حضرت ابومحمد مطعم قریشی رضؒ۔ اِن سے سلسلہ فقر چلا چنانچہ منصور سلمی مرید محمد بن مسلم زاہدی کے، وہ مرید محمد بن جبیر نوفلی کے، وہ مرید حضرت ابومحمد مطعم قریشی کے رحمہم اللہ۔

دوم حضرت عبداللہ علم بردار رضؓ۔ اگرچہ اِن کو نسبتِ صدّیقی بھی ملی ہے لیکن ان کی زیادہ تربیت حضرت امیر رضؓ سے ہوئی، اس لئے ان کا تذکرہ خلفائے مرتضوی میں آئیگا۔

Marfat.com

سوم حضرت ابو عبداللہ سلمان فارسی رضؓ۔ ان کا جدی وطن اصفہان تھا، آبا دین مجوسی پر تھے، یہ پہلے موسوی دین میں پھر عیسوی دین میں داخل ہوئے، جب دنیا پر اسلام کا آفتاب چمکا تو حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت مدت العمر گذاری، بعد ازاں اہل بیت نبوی علیہم السلام کے بھی خاص خادم رہے بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو فرما دیا تھا سلمان منا اھل البیت یعنی سلمان ہمارے اہل بیت سے ہے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں ان کو مدائن کا والی مقرر کیا، چنانچہ وہیں انتقال کیا، انہوں نے عمر طویل پائی، بروایت صحیح دو سو پچاس ۲۵۰ سال عمر پاکر دسویں ۱۰ رجب ۳۳ھ میں فوت ہوئے۔

نسبتِ باطنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حاصل کی، آگے ان سے بھی سلسلہ فقر چلا جو اکثر ممالک میں باسم نقشبندیہ جاری ہے۔

اس سلسلہ عالیہ میں سے آج کل ہمارے ملک پنجاب میں ایک مشہور بزرگ حضرت حافظ حاجی سید جماعت علی شاہ صاحب محدث شیرازی موضع علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ میں سکونت رکھتے ہیں، سو سال سے زیادہ عمر ہے، متیمن پاکباز صاحب عبادات و ریاضات ہیں، کبار مشائخ وقت سے ہیں، مختلف ممالک میں ان کے فیض کا شہرہ ہے، اکثر رؤسا و نواب و البانِ ریاست بھی ان کے ارادتمندوں سے ہیں، مریدوں کی تعداد کئی لاکھ تک پہنچتی ہے، ہر سال حج کو تشریف لے جایا کرتے ہیں غالباً تیس ۳۰ سے زیادہ حج کئے ہوئے ہیں، حرمین الشریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً کے لوگ بھی ان سے اچھا اعتقاد رکھتے ہیں، چنانچہ ایک عربی بزرگ شیخ احمد کمال صدیقی مدنی ہمارے ہاں تشریف لائے۔ تو میں نے ان کو پوچھا ما یقولون اھل الحرمین الشریفین فی حق ھذا الشیخ۔ انہوں نے فرمایا شیخ صالح۔ جب حج کو جاتے ہیں تو امیر عرب سلطان

Marfat.com

عبدالعزیز ابن سعود نجدی وہابی ہادم القباب کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے ۔ اپنی جماعت علیحدہ کرواتے ہیں ، فقیر شرافت عفی عنہ دو مرتبہ زیارت ظاہری و مصافحہ سے مشرف ہوا ہے ایک مرتبہ خواب میں بھی دیکھا کہ درگاہ عالیہ نوشاہیہ کی طرف سے پالکی پر تشریف لا رہے ہیں ، اور ہمارے گاؤں کے پاس اُترے ہیں ، فقیر نے سعادت دارین کے لئے کچھ پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہے کہ روزانہ نماز مغرب کے بعد ایک سو مرتبہ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ پڑھا کرو ، اور ہر ماہ قمری کے آخری عشرہ میں ایک روزہ رکھا کرو ، تم کو دنیا و دین میں کافی ہوگا ۔ چنانچہ فقیر اس سے متمتع ہوا ہے ۔ سلمہ اللہ تعالیٰ وادام اللہ فیوضہ ۔

حضرت شاہ صاحب علیپوری مرید حضرت بابا فقیر محمد فاروقی چوراہی (متوفی ۲۹ رمحرم ۱۳۱۴ھ) کے ، وہ مرید اپنے والد خواجہ نور محمد چوراہی (متوفی ۱۲ رشعبان ۱۲۸۶ھ) کے ، وہ مرید اپنے والد خواجہ محمد فیض اللہ تیراہی (متوفی ۲۰ ربیع الاول ۱۲۴۵ھ) کے ، وہ مرید سید محمد عیسےٰ شاہ گونڈہ پوری (متوفی ۷ ذیحجہ ۱۲۲۰ھ) کے ، وہ مرید حافظ سید محی الدین جمال اللہ بن سید سلطان محمد روشن شاہ گیلانی گجراتی رامپوری (متوفی ۳ رصفر ۱۲۰۹ھ) کے ، وہ مرید شاہ قطب الدین محمد اشرف حیدر حسین بخاری مدنی (متوفی ۱۰ رجب ۱۲۰۰ھ) کے ، وہ مرید قیوم رابع خواجہ ابوالبرکات شمس الدین محمد زبیر بن ابوالعلےٰ فاروقی سرہندی (متوفی چہارشنبہ نہ ذیقعدہ ۱۱۵۲ھ) کے ، وہ مرید اپنے جدامجد قیوم ثالث خواجہ ابوالقاسم شرف الدین حجۃ اللہ محمد نقشبند سرہندی (متوفی شب جمعہ ۱۹ رمحرم ۱۱۱۴ھ) کے ، وہ مرید اپنے والد قیوم ثانی خواجہ مجدالدین محمد معصوم عروۃ الوثقےٰ سرہندی (متوفی دوشنبہ ۹ ربیع الاول ۱۰۷۹ھ) کے ، وہ مرید اپنے والد قیوم اول امام ربانی خواجہ ابوالبرکات بدرالدین شیخ احمد سرہندی (متوفی شنبہ سلخ صفر ۱۰۳۴ھ) کے ، وہ مرید خواجہ میر باقی باللہ دہلوی

Marfat.com

(متوفی سہ شنبہ ۲۵ر جمادی الآخر ۱۰۱۲ھ) کے، وہ مرید مولانا خواجگی محمد امکنگی (متوفی ۲۲ر شعبان ۱۰۰۸ھ) کے، وہ مرید اپنے والد خواجہ درویش محمد اسقراری (متوفی ۱۹ر محرم ۹۷۰ھ) کے، وہ مرید اپنے ماموں خواجہ محمد زاہد رخشی (متوفی غرہ ربیع الاول ۹۳۶ھ) کے، وہ مرید خواجہ ناصر الدین عبید اللہ احرار بن محمود بن شہاب الدین نقشبند سمرقندی (متوفی شب شنبہ ۲۹ر ربیع الاول ۸۹۵ھ) کے، وہ مرید مولانا یعقوب چرخی ہلغنونی (متوفی ۵ر صفر ۸۵۱ھ) کے، وہ مرید سید علاو الدین محمد بن محمد عطار بخاری جفانیانی (متوفی شب چہارشنبہ ۲۰ر رجب ۸۰۲ھ) کے، وہ مرید اپنے خسر خواجہ بہاو الدین محمد بن محمد نقشبند بخاری قصر عارفانی (متوفی شب دوشنبہ ۳ر ربیع الاول ۷۹۱ھ) کے، وہ مرید خواجہ سید امیر کلال سوخاری (متوفی پنجشنبہ ۸ر جمادی الاول ۷۷۲ھ) کے، وہ مرید خواجہ محمد باباسماسی (متوفی ۱۰ر جمادی الآخر ۷۵۵ھ) کے، وہ مرید خواجہ عزیزان علی رامیتنی خوارزمی (متوفی ۲۸ر ذیقعدہ ۷۲۱ھ) کے، وہ مرید خواجہ محمود الخیر فغنوی (متوفی ۱۷ر ربیع الاول ۷۱۵ھ) کے، وہ مرید خواجہ محمد عارف ریوگری (متوفی یکم شوال ۶۱۶ھ) کے وہ مرید خواجہ عبد الخالق بن عبد الجمیل غجدوانی (متوفی ۱۲ر ربیع الاول ۵۷۵ھ) کے، وہ مرید خواجہ ابو یعقوب یوسف بن ایوب ہمدانی مروزی (متوفی ۲۷ر رجب ۵۳۵ھ) کے، وہ مرید خواجہ ابو علی فضیل بن محمد فارمدی طوسی (متوفی ۴ر ربیع الاول ۴۷۷ھ) کے، وہ مرید خواجہ ابو الحسن علی بن جعفر خرقانی (متوفی شب سہ شنبہ روز عاشورہ محرم ۴۲۵ھ) کے، وہ روحی طور پر مرید و تربیت یافتہ شیخ ابا یزید طیفور بن عیسیٰ بن آدم بن سروشان بسطامی (متوفی جمعہ ۱۵ر شعبان ۲۶۱ھ) کے، وہ روحی طور پر مرید و تربیت یافتہ امام ششم حضرت امام ابو عبد اللہ جعفر صادق (متوفی دوشنبہ ۱۵ر رجب ۱۴۸ھ)

۲۴۲

حقیقت گلزار صابری نے اس کی تصحیح کی ہے اور اسی کو ہم نے مقدم کتاب ہذا بالتحاق فصل ششم میں اختیار کیا ہے۔ شرافت۔

Marfat.com

سنہ ۱۴۸ھ) کے، وہ مرید اپنے نانا شیخ قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق (متوفی جمادی الآخر سنہ ۱۰۷ھ) کے، وہ روحی طور پر مرید و تربیت یافتہ حضرت سلمان فارسی کے رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

ان کی کنیت ابوحفص، نام عمر، لقب فاروق تھا، والد کا نام خطاب بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن رباح بن عبداللہ بن قرط بن زراح بن عدی بن کعب بن لوی القرشی تھا، والدہ کا نام عنتمہ بنت ہشام بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم بن یقظہ بن مرہ بن کعب تھا۔

واقعہ فیل سے تیرہ سال بعد غرہ محرم کو پیدا ہوئے، اور سنہ ۶ نبوی میں ایمان لائے، اور حضرت ابوبکر صدیق رض کی وفات کے بعد سنہ ۱۳ھ میں رونق افروز مسند خلافت ہوئے۔ ان کی خلافت میں ایکہزار چھتیس شہر و علاقے فتح ہوئے، چار ہزار مسجدیں تعمیر ہوئیں، چار ہزار دیر و کنشت مندرس ہوئے، ایک ہزار نو سو منبر رکھے گئے دس برس چھ ماہ خلافت فرما کر روز پنجشنبہ بتاریخ اٹھائیسویں ذی الحجہ سنہ ۲۳ھ کو ابولولو فیروز پارسی کے ہاتھ سے شہید ہوئے، اور روز شنبہ غرہ محرم سنہ ۲۴ھ کو روضہ نبوی میں مدفون ہوئے۔

فتوحات فاروقی ان کے زمانہ میں اسلامی فتوحات کا دائرہ بہت زیادہ وسیع ہوا مقامی انتظام کے بعد مثنیٰ کی مدد کیلئے فوجیں بھیجیں، مثنیٰ نے فرسک پر قبضہ کیا، قادسیہ میں زبردست لڑائیاں ہوئیں، مسلمان فتحیاب ہوئے، اور اسلامی پرچم ایران کی سرزمین پر لہرانے لگا، اس کے بعد بابل، کوثی، بہرسیر حلوان مسلمانوں کے قبضے میں آئے، ایرانی بادشاہ سے معاہدہ صلح ہوا، ایرانیوں

۲۴۳

Marfat.com

کے قبضے سے عراق نکل جانے کے باعث انہیں چین نہ تھا، اس لئے ایک زبردست فوج ایرانیوں کی تیار ہوئی، نہاوند کے قریب سخت جنگ ہوئی، مگر میدان مسلمانوں کے ہاتھ رہا۔

سنہ ۱۴ ھ / ۶۳۵ء رجب میں دمشق پر قبضہ ہوا[1]۔
ذیقعدہ میں فحل کے میدان میں سخت جنگ ہوئی، مسلمان فتحیاب ہوئے، اور اردن کے تمام مقامات پر قابض ہوگئے[2]۔
اسی سال حمص فتح ہوا[3]۔

سنہ ۱۵ ھ / ۶۳۶ء ۵ رجب کو یرموک میں جنگ ہوئی، جس میں مسلمانوں کی فتح ہوئی، اور مسلمان تمام ملک میں پھیل گئے، اور چھوٹے چھوٹے مقامات نہایت آسانی سے قبضہ میں آگئے[4]۔

سنہ ۱۶ ھ / ۶۳۷ء میں بیت المقدس کا محاصرہ ہوا، باشندگان بیت المقدس کی خواہش پر حضرت فاروق اعظم رضؓ نے وہاں خود تشریف لے جاکر معاہدہ صلح ترتیب دیا، اور یہ مشہور شہر بھی مسلمانوں کے قبضہ میں آگیا[5]۔
اسی سال فتح جزیرہ واقع ہوئی[6]۔

سنہ ۱۷ ھ / ۶۳۸ء میں خوزستان اور اس کا صدر مقام شوستر فتح ہوا[7]۔

سنہ ۱۸ ھ / ۶۳۹ء میں شام و عراق میں سخت وبا پھیلی جس میں پچیس ہزار[8] اسلامی فوج کے جانباز طعمۂ اجل ہوئے[9]۔
نیشاپور و ہیاطلہ و حران و نصیبین کے علاوہ اکثر جزائر اور موصل بھی فتح ہوئے[10]۔

سنہ ۱۹ ھ / ۶۴۰ء شوال میں قیساریہ فتح ہوا[11]۔

سنہ ۲۰ ھ / ۶۴۱ء برمصر کا تمام ملک جنوب میں ابی سینیا تک اور مغرب میں لیبیا تک مسلمانوں کے قبضہ میں آگیا، سکندریہ بھی فتح ہوا[12]۔

سنہ ۲۱ ھ / ۶۴۲ء

[1] ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۴۱ [2] ایضاً صفحہ ۴۲ [3] ایضاً صفحہ ۴۳ [4] ایضاً صفحہ ۱۰۵ تا ۱۱۵ [5] فتوح البلدان صفحہ ۱۳۲ [6] ایضاً صفحہ ۱۷۵ [7] ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۱۱۲ [8] تاریخ اسلام جلد دوم صفحہ ۶۳ [9] ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۱۱۳ [10] فتوح البلدان صفحہ ۱۷۵ [11] ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۱۱۵ [12] فتوح البلدان صفحہ ۲۱۴

Marfat.com

سنہ ۲۱ھ ۶۴۲ء عراقِ عجم فتح ہوا[1] اس کے بعد مسلمانوں نے عام فوج کشی کی، اور تقریباً دو سال کے اندر کسریٰ کی ساری حکومت قبضہ میں آگئی[2]۔

نہاوند و دیگر جزائر فتح ہوئے[3]۔

سنہ ۲۲ھ ۶۴۳ء میں آذربیجان[4]، طبرستان[5]، آرمینیہ فتح ہوئے[6]۔

سنہ ۲۳ھ ۶۴۴ء میں فارس[7]، کرمان[8]، سیستان[9]، مکران[10]، خراسان[11] فتح ہوئے۔ غرضیکہ عہدِ فاروقی میں شام، مصر، ایران مسلمانوں کے قبضہ میں آچکے تھے۔

فضائل فاروقی ان کے فضائل قرآنِ کریم و احادیث میں بکثرت ہیں، یہاں صرف تین حدیثیں تبرکاً لکھی جاتی ہیں۔

حدیث - عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد كان فيما قبلكم محدثون فان يكن فى امتى احد فانه عمر (بخاری و مسلم)

حدیث - عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله جعل الحق على لسان عمر وقلبه (ترمذی)

حدیث - عن عقبة بن عامر قال قال النبى صلى الله عليه وسلم لو كان بعدى نبى لكان عمر بن الخطاب (ترمذی)

اولادِ فاروقی ان کے نو بیٹے تھے۔ اوّل حضرت ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ (متوفی سنہ ۷۳ھ) دوم حضرت عبید اللہ (متوفی سنہ ۳۷ھ) سوم حضرت عبد الرحمٰن اکبر چہارم حضرت ابو شحمہ عبد الرحمٰن اوسط پنجم حضرت عبد الرحمٰن اصغر ششم حضرت زید اکبر ہفتم حضرت زید اصغر ہشتم حضرت عیاض نہم حضرت عاصم (متوفی سنہ ۷۰ھ)[12]

حضرت عمر فاروق رضؓ کی نسل تین بیٹوں عبد اللہ، عبید اللہ، عاصم سے باقی ہے، جو عمری یا فاروقی کہلاتے ہیں۔

[1] اور جنوب میں بلاد فیل بسطام اور استراباد کے مشہور شہر ہیں۔ [2] ایضاً ص۱۲۵ صوبہ آرمینیہ کو بلاد ارمن بھی کہتے ہیں جو ایشیائے کوچک کا ایک حصہ ہے شمال میں بحر اسود، جنوب میں کوہ قاف اور صحرائی حصہ دور تک چلا گیا ہے، مشرق میں کوہ جبلان، اور مغرب میں بلاد روم واقع ہیں۔ [3] ایضاً ص۱۲۵ حال کے جغرافیہ میں عراق کی حدود گھٹا کر فارس کی حدود بڑھا دی ہیں پرانے نقشہ کے رو سے اس کے حدود یہ تھے۔ شمال میں بلاد اصفہان، جنوب میں بحر فارس، مشرق میں کرمان، اور مغرب میں عراق عرب و اہواز سے ملا ہوا تھا۔ (باقی حاشیہ صفحہ ۲۴۶)

Marfat.com

خلفائے فاروقی حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاروقِ اعظمؓ کو خلافت باطنی عطا کرکے کلاہِ دُوتر کی پہنائی، چونکہ اِن کا زیادہ خیال اشاعتِ اسلام اور فتوحاتِ ممالک، اور عدل و انصاف کی طرف تھا اس لئے باطنی نسبت صرف ایک شخص حضرت عبداللہ علم بردارؓ کو عطا فرمائی، مگر چونکہ ان کی تکمیل حضرت امیر کرم اللہ وجہہٗ سے ہوئی، اس لئے ان کا ذکر خلفائے مرتضوی میں آئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

خلیفہ سوم حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ

ان کی کنیت ابوعبداللہ، نام عثمان، لقب ذوالنورین تھا، والد کا نام عفان بن ابی العاص بن حارث بن امیہ بن عبدالشمس بن عبدالمناف بن قصیٰ القرشی تھا، والدہ کا نام ام حکیم بیضا بنت عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدالمناف تھا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقی پھوپھی تھیں۔

واقعہ فیل سے چھ سال بعد پیدا ہوئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت امیرؓ اور حضرت زید بن حارثہؓ کے بعد سب مردوں سے اوّل ایمان لائے۔ اور حضرت عمر فاروقؓ کی شہادت کے بعد یکم محرم ۲۴ھ کو باتفاق صحابہ کرامؓ جلوہ افروزِ خلافت ہوئے اور بارہ سال تک ترویجِ دین فرماکر بروز جمعہ بتاریخ بارہویں ذی الحجہ ۳۵ھ باغیوں کے ہاتھ سے تلاوتِ قرآن مجید فرماتے ہوئے شہید ہوئے، اور شب شنبہ کو مغرب و عشاء کے درمیان جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

فتوحاتِ عثمانی اِن کے زمانہ میں بھی اسلام کو کافی فتوحات حاصل ہوئیں۔

۲۴ھ میں شہر رَے اور ملک روم کے بہت سے قلعے فتح ہوئے۔ اسی سال تمام لوگ تکثیر کے عارضہ میں مبتلا ہوئے، چنانچہ اس سال کا نام اہل عرب نے سنۃ الرعاف رکھ دیا۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۴۵) اور شہر ہرات کو فتح کرکے ۲۵ھ میں بلاد خراسان کو عبداللہ بن عامر بن کریز نے فتح کیا۔ ۲۶ھ میں بلاد طبرستان، دنباوند، قومس، جرجان، مشرقی بربر، بلخ، طالقان، فاریاب، جوزجان، طخارستان، اور بسطام کو احنف بن قیس نے فتح کیا۔ ۲۷ھ میں بلاد کرمان، مکران، سجستان، اور خراسان میں دارالنہر کو عبداللہ بن عامر نے فتح کیا۔ ۲۸ھ میں بلاد فارس کا اکثر حصہ اول صلح پھر جنگ سے عبداللہ بن عامر نے فتح کیا۔ ۲۹ھ میں بلاد فارس کا باقی حصہ اور بلاد خوزستان کو عبداللہ بن عامر نے فتح کیا۔ ۳۰ھ میں بلاد خراسان کا اکثر حصہ عبداللہ بن عامر نے فتح کیا۔ ۳۱ھ میں بلاد خراسان کا باقی حصہ اور بلاد مکران کا اکثر حصہ عبداللہ بن عامر نے فتح کیا۔ ۳۲ھ میں بلاد مکران کا باقی حصہ اور بلاد سجستان کا اکثر حصہ عبداللہ بن عامر نے فتح کیا۔ ۳۳ھ میں بلاد سجستان کا باقی حصہ عبداللہ بن عامر نے فتح کیا۔ ۳۴ھ میں بلاد افریقہ کا اکثر حصہ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح نے فتح کیا۔ ۳۵ھ میں بلاد افریقہ کا باقی حصہ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح نے فتح کیا۔

۲۴ھ مسالک الممالکین جلد اول ص۱۰۶ حاشیہ صفحہ ہذا ۲۵ھ مسالک الممالکین جلد اول ص۱۰۶ ۲۶ھ سفینۃ الاولیاء و خزینۃ الاصفیا جلد اول ص۱۳۰ ۲۷ھ مدارج النبوۃ جلد دوم ص۵۳۱ ۲۸ھ تاریخ اسلام جلد دوم ص۴۶۷ ۱۲ شرافت۔

Marfat.com

اسی سال میں مروان بن الحکم کو اپنا مصاحب و میر منشی مقرر کیا۔

۲۵ھ میں سعد بن ابی وقاص رض کو کوفہ سے معزول کر کے ولید بن عقبہ رض کو عامل مقرر فرمایا۔

۲۶ھ میں سابور، افریقہ (یعنی الجزائر اور مراکش) مسلمانوں کے قبضہ میں آئے۔

اسی سال میں بعض مقامات خرید کر مسجد الحرام کو وسیع کیا۔

۲۷ھ میں طرابلس (ٹریپولی) پر چڑھائی کی گئی، اور وہاں کے لوگ حملہ کی تاب نہ لاسکے تو پچیس لاکھ دینار پر مسلمانوں کے ساتھ صلح کر لی۔

اسی سال ارجان و داربجرد فتح ہوئے۔

۲۸ھ میں قبرس جو سائپرس کہلاتا ہے فتح ہوا۔

۲۹ھ میں اصطخر فتح ہوا، اسی سال مسجد نبوی کو وسیع کیا، اور منقوش پتھر سے تعمیر کی۔

۳۰ھ میں جرجان اور خراسان کا اکثر حصہ نیشاپور، طوس، سرخس، مرو، اور بہق فتح ہوئے، ان سب فتوحات سے مال غنیمت کی ایسی کثرت ہوئی کہ خزانے بنانے پڑے، اور حضرت ذوالنورین رض نے اسقدر مال غنیمت مسلمانوں میں تقسیم کیا کہ ہر ایک کے حصے میں چار چار ہزار اوقیہ کے ایک ایک لاکھ بدرے آئے۔

اسی سال میں ہرات، کابل، ماوراء النہر قبضے میں آئے۔

اسی سال میں خاتم نبوت حضرت ذوالنورین رض کے ہاتھ سے چاہ اریس میں گر گئی اور باوجود بہت کوشش کے نہ مل سکی۔

۳۱ھ میں بقول بعض مورخین آرمینیہ فتح ہوا۔

Marfat.com

سنہ ۳۲ھ میں قسطنطنیہ تک فتوحات کا دائرہ وسیع ہوا، اسی سال طالقان، فاریاب، اور جوزجان بھی مفتوح ہوئے۔

سنہ ۳۳ھ میں رعایا نے بغاوت کردی۔ اور فتنوں کا آغاز ہوگیا، کوفہ و بصرہ و مصر میں آتش فساد و مبدم تیز ہوتی گئی۔

سنہ ۳۴ھ میں ایک یہودی الاصل عبداللہ بن سبا نامی نے منافقانہ طور پر اسلام قبول کیا، اور اسلام میں رخنہ ڈالنے کی نیت سے ایک نیا مذہب ایجاد کیا، جس کے یہ دو اصول رکھے۔ اوّل آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مثل حضرت عیسٰے علیہ السلام کے دوبارہ دنیا پر رجعت فرمائیں گے، دوم مستحق خلافت حضرت امیر رض ہیں خلفائے ثلاثہ نے ناحق خلافت لے لی، وہ اپنے خیالات کی اشاعت کرتا ہوا یمن سے حجاز آیا، وہاں سے بصرہ گیا، پھر کوفہ سے ہوتا ہوا شام پہنچا، وہاں سے حضرت معاویہ رض نے نکال دیا، اور مصر پہنچ کر اُس نے مصریوں کو حضرت عثمان رض کے خلاف کردیا، اور وہ ہمیشہ کیواسطے اختلاف فی الدین کے مقصد میں کامیاب ہوگیا۔

سنہ ۳۵ھ ماہِ شوال میں مخالفانِ خلافت مصر، کوفہ اور بصرہ سے بہانۂ حج روانہ ہوئے اور آتے ہی مدینہ منورہ کا محاصرہ کرلیا، اور آب و دانہ اندر جانا بند کردیا، حتّٰے کہ ذیحجہ کے مہینے میں حضرت عثمان رض کو شہید کردیا

فضائلِ عثمانی | اِن کے فضائل میں آیاتِ قرآنی و احادیث نبوی بہت ہیں یہاں صرف تین حدیثیں تبرکاً لکھی جاتی ہیں۔

حدیث - عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا نشبّہ عثمان بابینا ابراھیم

(ابن عدی و ابن عساکر)

Marfat.com

(ابن عدی وابن عساکر)

حدیث - عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال عثمان من اشبہ اصحابی خلقاً بی - (ابن عساکر)

حدیث - عن طلحۃ بن عبید اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی رفیق ورفیقی یعنی فی الجنۃ عثمان - (ترمذی)

اس کے علاوہ حضرت عثمان رض کا قرآن مجید جمع کرنا، اور اس کی سات نقلیں کروا کر مختلف بلاد میں اشاعتِ اسلام کے واسطے بھیجنا ان کے اعلیٰ فضائل سے ہے۔

اولادِ عثمانی | ان کے دس بیٹے تھے، اوّل حضرت عبداللہ اکبر۔ دوم حضرت عبداللہ اصغر۔ سوم حضرت ابوسعید ابان اکبر حاکم مدینہ بعہدِ عبدالملک بن مروان۔ چہارم حضرت عمرو۔ پنجم حضرت خالد۔ ششم حضرت ابوعثمان سعید حاکم خراسان بعہد معاویہ۔ ہفتم حضرت ولید۔ ہشتم حضرت عبدالملک۔ نہم حضرت فرار۔ دہم حضرت ابان اصغر۔ حضرت عثمان ذوالنورین رض کی نسل دو بیٹوں عبداللہ اکبر اور ابان سے باقی ہے، جو عثمانی کہلاتے ہیں۔

خلفائے عثمانی | حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان ذوالنورین رض کو خلافتِ باطنی دے کر کلاہِ سہ ترکی عطا فرمائی، چونکہ ان کا زیادہ خیال اشاعت و تدریس قرآن کی طرف تھا اس لئے باطنی نسبت صرف ایک شخص حضرت کمیل بن زیاد رض کو عطا فرمائی، مگر چونکہ اُن کی تربیت و تکمیل حضرت امیر رض کے وجودِ مسعود سے ہوئی اس لئے اُن کا تذکرہ خلفائے مرتضوی میں آئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

خلیفہ چہارم حضرت امام ابوالحسن علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

اگرچہ بوجہ ترتیب خلافتِ ظاہری ان کا شمار چوتھے درجہ پر ہوتا ہے لیکن علومِ باطنی

Marfat.com

اور فیوض روحانی کے حقیقی وارث نبوی یہی تھے، مقام ولایت کے امیر اور سرچشمہ علوم صاحب خلافت کبریٰ تھے، ان کا ذکر خیر آگے فصل دوم میں تفصیل آئے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

اصحاب سبعہ کتاب آئینہ تصوف میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سات صاحبوں کو خلافت باطنی پہنچی، ازانجملہ خلفائے اربعہ جن کا ذکر گذر چکا، اور باقی تین حضرات یہ ہیں۔

۱ - حضرت ابوعبداللہ بلال بن رباح حبشی رضی اللہ عنہ۔

مکہ ویمن کے درمیان موضع سراۃ میں پیدا ہوئے۔ سابق الاسلام اور صادق الاسلام اور طاہر القلب تھے، حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے امیہ بن خلف جمحی سے خرید کر آزاد کر دیئے، حضرت عمر فاروق رضؓ ان کے حق میں فرمایا کرتے ابوبکر سیدنا اعتق سیدنا بلالاً (بخاری) عاشق ذات نبوی تھے، تمام عمر مؤذن رہے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے شان میں فرمایا ہے انا سابق العرب وبلال سابق الحبشۃ۔ ۲۰ھ میں دمشق میں فوت ہو کر باب صغیر کے پاس دفن ہوئے۔

۲ - حضرت ابوحمزہ انس بن مالک بن النضر انصاری خزرجی رضی اللہ عنہ۔

دس سال تک مدینہ طیبہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں خادم بن کر رہے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے حق میں دعا فرمائی تھی، اللھم اکثر مالہ وولدہ وادخلہ الجنۃ۔ چنانچہ ان کی زندگی میں انکی اولاد کی تعداد ایک سو چھ (۱۰۶) نفر تک پہنچ چکی تھی، جن میں نثر ذکور اور باقی اناث تھیں، عہد فاروقی میں بصرہ چلے گئے، وہاں کے لوگوں کو حدیث وفقہ سکھلائی کتب حدیث میں ان سے دو ہزار دو سو چھیاسی (۲۲۸۶) حدیثیں روایت کی گئی ہیں، سو سال سے زیادہ عمر

Marfat.com

سے زیادہ عمر تھی۔ ۹۳ھ میں بمقام بصرہ انتقال کیا۔

۳۰۔ حضرت عبدالعزیز مکّی قلندر المعروف عبداللہ علم بردار رضی اللہ عنہ۔
اِن کا ذکر خلفائے مرتضوی کے ضمن میں آئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

فائدہ صاحب آئینہ تصوّف نے یہ بھی لکھا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حضرت سیدۃ النسا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو بھی خلافت اور ردائے مبارک سبز رنگ عطا ہوئی، نیز طبقہ جنات کے صحابہ کو بھی خلافت ملی، اور وہ اپنی قوم میں رہنمائی کرتے تھے۔

تبرکات

حجۃ الوداع کے موقعہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عقیدت مندوں کو موئے مبارک عطا فرمائے تھے جو زیادہ تر حضرت ابوطلحہ انصاری رضؓ کے ہاتھ آئے۔ حضرت انس بن مالک رضؓ کے پاس بھی موئے مبارک تھے، اور نعلین مبارک، اور ایک لکڑی کا ٹوٹا ہوا پیالہ جو چاندی کے تاروں سے جوڑ دیا گیا تھا، وہ بھی انہیں کے پاس تھا، ذوالفقار جو حضرت امیر رضؓ کے پاس تھی ان کے بعد ان کے خاندان میں یادگار رہی، حضرت عایشہ صدیقہ رضؓ کے پاس آپ کے وہ کپڑے تھے جن میں آپ نے انتقال فرمایا تھا۔ انگوٹھی اور عصائے مبارک استحقاقِ خلافت کی بنا پر پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ پھر حضرت عمر فاروق رضؓ پھر حضرت عثمان ذوالنورین رضؓ کے قبضہ میں آئے، لیکن انہیں کے عہد میں یہ چیزیں ضایع ہوگئیں۔

تبرکاتِ قسطنطنیہ قسطنطنیہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام و دیگر انبیاء علیہم السلام وصحابہ کرام رضؓ کے مندرجہ ذیل تبرکات محفوظ ہیں۔

(۱) آپ کا ایک دانت مبارک۔ (۲) دو نعلین اقدس۔ (۳) کُرتے۔ (۴) سجادہ۔

Marfat.com

(۵) ایک پتھر جس پر قدم کا نشان ہے۔ (۶) تلوار کا ایک قبضہ، (۷) ایک تیر۔ (۸) لوائے نبوی۔ (۹) حضرت نوح علیہ السلام کی دیگچی۔ (۱۰) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کڑاہی۔ (۱۱) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ قیام مکہ کا چاندی کا قاپاق (ڈھکنا) (۱۲) مکہ مکرمہ میں کعبہ کا طلائی الوق۔ (۱۳) مکہ مکرمہ کے باب التوبہ کا قاپاق (ڈھکنا یا کواڑ) (۱۴) مکہ مکرمہ کی کنجی۔ (۱۵) حضرت داؤد علیہ السلام کی تلوار۔ (۱۶) حضرت شعیب علیہ السلام کے دو عصا شریف۔ (۱۷) حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص۔ (۱۸) ایک پارچہ بالچیق۔ (۱۹) خلفائے اربعہ کے عمامے۔ (۲۰) خلفائے اربعہ کی تلواریں (۲۱) خلفائے اربعہ کے جھنڈے۔ (۲۲) خلفائے اربعہ کی تسبیحیں۔ (۲۳) حضرت جعفر طیار رض کی تلوار۔ (۲۴) حضرت خالد بن زید رض کی تلوار۔ (۲۵) حضرت شرجیل بن حسنہ رض کی تلوار۔ (۲۶) حضرت ابوبکر رض کا سجادہ۔ (۲۷) عشرہ مبشرہ کی تلواروں کے چھ قبضے۔ (۲۸) حضرت معاذ بن جبل رض کا جھنڈا۔ (۲۹) حضرات حسنین رض کے جھنڈے (۳۰) حضرت اویس قرنی رض کی ٹوپی۔ (۳۱) حضرت عثمان ذوالنورین رض کے ہاتھ کا لکھا ہوا قرآن مجید۔ (۳۲) حضرت علی المرتضیٰ رض کے ہاتھ کا لکھا ہوا قرآن مجید۔ (۳۳) حضرت امام زین العابدین رض کے ہاتھ کا لکھا ہوا قرآن شریف (۳۴) حضور علیہ السلام کے غسل کا پانی

ان کے علاوہ بھی بہت سی چیزیں موجود ہیں۔

خلیفہ سلطان عبدالحمید خاں عثمانی کی معزولی کے بعد ۱۳۲۶ھ سے یہ امانات مبارکہ اب جمہور ترکیہ کے قبضہ میں ہیں۔

تبرکات لاہور | زمانہ حاضرہ میں مندرجہ ذیل تبرکات شاہی مسجد لاہور کی ڈیوڑھی کے بالاخانہ پر محفوظ پڑے ہیں۔

(۱) حضور علیہ السلام کا عمامہ مبارک سبز رنگ معہ تاج بستہ۔ (۲) جبہ سبز رنگ۔ (۳)

Marfat.com

دلق شریف۔ (۴) پائجامہ۔ (۵) نقشِ قدم برنگ صندلی۔ (۶) نعلین اطہر۔ (۷) عصاء۔ (۸) علمِ سفید رنگ۔ (۹) غلاف روضہ اقدس۔ (۱۰) نقش نعلین پاک برکاغذ۔ (۱۱) موئے مبارک۔ (۱۲) حضرت علی المرتضےٰ رض کی دستار معہ تاج بستہ (۱۳) انہیں کا لکھا ہوا تعویذ صندر صند۔ (۱۴) حضرت فاطمۃ الزہرا رض کا رومال چکن دار۔ (۱۵) جائے نماز۔ (۱۶) حضرت امام حسن رض کی دستار برنگ صندلی۔ (۱۷) حضرت امام حسین رض کی دستار۔ (۱۸) تاج۔ (۱۹) نشان۔ (۲۰) غلافِ روضہ مبارک۔ (۲۱) کربلا کی خون آلود مٹی۔ (۲۲) خواجہ اویس قرنی رض کے دندانِ مبارک۔ (۲۳) بیت اللہ شریف کا غلاف سیاہ رنگ۔ (۲۴) حضرت غوث الاعظم رض کا جائے نماز۔ (۲۵) رضائی۔ (۲۶) غلافِ روضہ شریف۔ (۲۷) ایک نامعلوم روضہ کی اینٹ۔

فقیر شرافت عافاہ اللہ بھی کئی مرتبہ تبرکاتِ لاہور کی زیارت سے مشرف ہو چکا ہے، الحمد للہ علیٰ ذالک۔

سندِ زیاراتِ مذکور حضرت مفتی غلام سرور لاہوری رح نے کتاب حدیقۃ الاولیا میں زیاراتِ لاہور کے متعلق اس طرح پر تحریر کیا ہے۔

اصل حال ان زیارات کا بادشاہی اسناد کے بموجب ایسا ثابت ہوتا ہے کہ جب امیر تیمور گورگان صاحبقران نے ۸۰۳ھ میں ملکِ عرب پر یورش کی، اور شہر دمشق کو محاصرہ میں لیا تو اُس شہر کے علما و فضلا و ساداتِ کرام بہت سے تحایف و تبرکات لے کر امیر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور امان حاصل کی، کچھ تبرکات تو اُس وقت امیر تیمور کو ملے۔ اور باقی ماندہ زیارات و آثار عالیات سلطانِ قسطنطنیہ کا وکیل ۸۰۵ھ میں لے کر بحضور امیر حاضر ہوا، اور یہ تمام زیارات تیموری خاندان میں آگئیں، آخر

Marfat.com

جب بابر بادشاہ دہلی آیا تو وہ اِن زیارات کو ساتھ لایا، اُس روز سے یہ برابر دہلی میں رہیں، اور شاہانِ چغتائی پشت بہ پشت اِن پر قابض چلے آئے، احمد شاہ بن محمد شاہ کے وقت جب دہلی کی سلطنت کمزور ہوگئی، اور احمد شاہ دُرّانی نے کابل سے آکر دہلی پر فتح پائی تو وہ مغلانی بیگم دخترِ محمد شاہ کی شادی اپنے بیٹے تیمور سے کرکے اُس کو کابل لے گیا، وہاں جاکر شہزادی بیمار ہوگئی، اُس کی والدہ ملکہ زمانی اہلیہ محمد شاہ نے سنا تو وہ اپنی بیٹی کی تیمارداری کے واسطے دہلی سے کابل کو روانہ ہوئی، اُس وقت ملکہ کے ساتھ بہت سا مال نقد و زیور و اسباب تھا، اور یہ کُل زیارات بھی اُس نے روانگی کے وقت اپنے ساتھ لے لیں، کیونکہ اُس کا ارادہ تھا کہ پھر دہلی کی طرف نہ آوے، اور جب تک زندہ رہے اپنی بیٹی مُغلانی بیگم کے پاس رہے، جب ملکہ زمانی بصد حیرت و پشیمانی قلعہ سیالکوٹ کے متصل پہنچی تو سکھان کھفن دُزدنے کل مال و سامان ملکہ کا غارت کرلیا، اور ان زیارات کو ناکارہ مال تصوّر کرکے چھوڑ گئے، بعد اس حیرانی کے ملکہ زمانی راجہ رنجیت دیو والی جموں کے پاس گئی، اور چاہا کہ وہاں پھر سامان درست کرکے کابل کو روانہ ہو، اتنے میں وہاں ملکہ کو بیٹی کے مُرجانے، اور نعش ہند کی طرف روانہ ہونے کی خبر پہنچی، اور وہ چندے جموں میں ٹھہری رہی، جب نعش مغلانی بیگم معہ اس کے کل مال و اموال جہیز کے سیالکوٹ میں آئی تو گوجر سنگھ وغیرہ سکھوں نے مل کر وہ مُردہ کا مال بھی لوٹ لیا، اور مُردے کے پاس سوائے کفن کے کچھ نہ چھوڑا جب نعش جموں میں گئی تو ملکہ زمانی بسبب کم خرچی و بے سامانی کے سخت حیرانی میں تھی، اور راجہ رنجیت دیو نے بھی ہرچند چاہا کہ ملکہ راستے کا خرچ مجھ سے لیں مگر منظور نہ ہوا، آخر ملکہ نے اِن زیارات کو بعوض اسّی ہزار روپے کے ایک سوداگر کے

پاس رہن رکھدیا۔

Marfat.com

پاس رہن رکھدیا، اور روپیہ لے کر بحفاظتِ فوجِ راجہ جموں کے پہاڑ سے اُتری، جب قصبہ چنیٹی کے پاس آئی تو شاہ محمد رضا حاکمِ چنیٹی وچوہدری پیر محمد چٹھہ حاکمِ قصبہ رسول نگر معہ شیخ سوہندا وغلام محمد پسرانِ خوردسال اپنے کے ملکہ کی خدمت مین حاضر ہوئے، اور درخواست کی کہ حضرت ملکہ وہ زیاراتِ عالیات ہم کو بخش دیں، ملکہ زمانی براہِ مہربانی پچیس ہزار روپیہ ہدیہ سوائے زر رہن کے لینا کرکے اِس بات پر راضی ہوئی، اور روپیہ لے کر سند عطیات بہرِ خود ان کو لکھدی، اور اجازت دی کہ وہ اسّی ہزار روپیہ مرتہن کو دے کر زیارتیں لے لیں، پس شاہ محمد رضا وچوہدری پیر محمد نے زیارات حاصل کرکے آپس مین تقسیم کرلیں، اور اب وہی تقسیم کی ہوئی زیارتیں لاہور میں دو مقام پر رکھی ہوئی ہیں، جن کا حال علٰحدہ علٰحدہ تحریر ہوتا ہے۔

اوّل حصّہ پیر محمد حاکمِ رسولنگر کا یہ خال ہے کہ زیارتیں اس کے حصہ کی بمقامِ رسولنگر پیر محمد کے قبضہ میں رہیں، اس کے مرنے کے بعد اس کا بیٹا غلام محمد قابض ہوا، اُس کے وقت سنہ ۱۲۱۰ھ میں جب مہاں سنگھ نے قسم اٹھاکر غلام محمد کو قید کرلیا، اور اس کے کُل علاقہ پر قابض ہوا، تو صرف موضع منچر اُس کے گذارے کے واسطے بحال رکھا، تو غلام محمد اپنے عیال واطفال اور زیارات کو لیکر منچر میں چلا گیا، مگر مہاں سنگھ نے وہاں بھی اُس کو چین لینے نہ دیا، اور تھوڑی مدت کے بعد منچر بھی اُس سے لیکر زیارات بھی چھین لیں، اور گوجرانوالہ کے قلعہ میں لاکر رکھدی گئیں، مہاں سنگھ کے مرنے کے بعد ۱۲۱۱ھ میں جب شاہ زمان درّانی کابل سے آیا تو رنجیت سنگھ بن مہاں سنگھ نے خوف کے مارے اچھا اچھا مال واسباب اور یہ زیارتیں گوجرانوالہ سے اپنی ساس سدا کور کے پاس قلعہ مکیریاں مین بھیجدیں، وہاں یہ تبرکات ایک بالاخانہ میں رکھی گئیں، اتفاقاً اس قلعہ میں ایک مرتبہ آگ لگ گئی، اور تمام قلعہ

Marfat.com

جل گیا۔ مگر جس بالاخانہ پر یہ تبرکات تھے، حالانکہ اُس کے نیچے کی منزل میں بارود بھرا ہوا تھا، آگ وہاں پہنچکر خود بخود منطفی ہوگئی، اُس روز سے سَدا کور کو ان زیارات کی نسبت نہایت اعتقاد پیدا ہوا، اور رنجیت سنگھ باوجودیکہ چند بار ان کے لینے کے واسطے بجد ہوا مگر اُس نے نہ دیں، جب سخت تاکید ہوئی تو اُس نے یہ زیارات قلعہ مکیریاں سے نکلوا کر قلعہ چونڈہ کو بھجوا دیں، آخر جب کُل علاقہ سَدا کور کا راجہ رنجیت سنگھ نے چھین لیا۔ تو اُس نے یہ زیارات اپنے نواسے نیر سنگھ بن رنجیت سنگھ کو دے دیں، اور وہ اپنے قتل کے دن تک اپنے پاس رکھتا تھا، جب وہ مارا گیا تو ہیرا سنگھ وزیر نے یہ زیارات اپنی حویلی میں رکھیں، وہاں کوئی ایسی بے احتیاطی ہوئی کہ جسقدر موئے مبارک نلکیوں میں تھے سب گم ہوگئے، اور نلکیاں خالی رہ گئیں، جب ہیرا سنگھ مارا گیا تو اُس کا بھائی جواہر سنگھ وزیر ہوا، اُس نے یہ زیارات حویلی مذکور سے منگوا کر قلعہ لاہور میں رکھیں، اور اب تک وہ قلعہ میں موجود ہیں۔"

فقیر شرافت عفی عنہ کہتا ہے کہ صاحب حدیقۃ الاولیا نے اپنے عہد تک یہیں مضمون کو ختم کیا ہے، بعد ازاں انگریزوں کی ابتدائی حکومت میں بھی یہ زیارات قلعہ لاہور میں رہیں پھر انجمن حمایت اسلام نے کوشش کر کے حکومت سے یہ زیارات حاصل کیں، اور شاہی مسجد لاہور کی مشرقی ڈیوڑھی کے بالاخانہ پر رکھیں، جہاں اب تک کہ ۱۳۵۵ھ / ۱۹۳۷ء ہے موجود پڑی ہیں یزار ویتبرک بہ۔

دوسرا حصہ ان زیارات کا جو شاہ محمد رضا حاکم قصبہ چنیٹی کے پاس تھا اُس کا یہ حال ہے کہ شاہ محمد رضا تا حین حیات اُن پر قابض رہا، پھر شیخ سوہندا و شیخ فضل الٰہی و شیخ جیون کے قبضہ میں آئیں، اُن کے وقت میں بحکم رنجیت سنگھ فقیر نورالدین مرحوم چنیٹی کی تسخیر کے واسطے مامور ہوئے، انہوں نے اطاعت قبول کی، اور حکومت سے

دستبردار[1]

Marfat.com

دست بردار ہوئے ۔ اُس وقت یہ کل زیارات فقیر صاحب مرحوم نے شیخ جیون و شیخ فضل آہی سے چند مرتبہ کرکے خرید لیں ، اور سندیں و دستاویزیں لکھالیں ۔ فقیر ترافت عفا اللہ عنہ کہتا ہے کہ اب تک وہ حصہ زیاراتِ مقدسہ خاندانِ فقیر صاحبان میں سے فقیر جلال الدین صاحب لاہوری کے گھر میں محفوظ ہیں ، جس کو فقیر خانہ کہا جاتا ہے۔ یزار ویتبرک بہ۔

تبرکاتِ اوچ شریف اوچ بخاری ریاست بہاولپور میں حضرت مخدوم سید ناصر الدین نامن بخاری مدظلہ العالی سجادہ نشینِ درگاہِ عالیہ جلالیہ کے پاس مندرجہ ذیل تبرکات محفوظ ہیں ، جو اِن کے آبا و اجداد بخارا سے ساتھ لائے تھے ، اور نسلاً بعد نسل اِن کے گھر میں چلے آتے ہیں (۱) دستار مبارک نبوی ، یہ ایک شتری رنگ کا باریک سیاہ خطوط دار پارچہ ہے ، دلکش اور جان آسا صورت ہے ، (۲) رومال مبارک ، یہی رومال ہے جسوقت میلا ہوجایا کرتا تھا تو آگ میں ڈالا جانے سے صاف ہوجاتا تھا۔ ایسا ہی اوچ گیلانی میں حضرت مخدوم سید حامد محمد شمس الدین ثامن گیلانی دام برکاتہ سجادہ نشین درگاہِ عالیہ محبوبیہ غوثیہ کے درِ دولت میں حضور علیہ السلام کا نقش قدم مبارک موجود ہے۔

اِن کے علاوہ بھی اوچ متبرکہ میں بہت تبرکات ہیں ، یہاں حاجت تطویل نہیں۔

مدحیات

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح وثنا کا بیان کرنا طاقتِ امکانی سے بعید ہے ، آپ کی تعریف کرنی کچھ انسان پر منحصر نہیں ۔ بلکہ ملائکہ اور جنات وحیوانات ونباتات وجمادات سب آپ کی تعریف میں رطب اللسان ہیں ۔

Marfat.com

یہاں ایک قصیدہ لکھنے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

قصیدہ جنیہ حضرت شیخ الاسلام خواجہ فریدالدین مسعود گنجشکر چشتی قدس سرہٗ سے منقول ہے کہ یہ ایک قصیدہ ہے جو ایک جن نے حضور نبوی میں پڑھا تھا۔

غُرُوْشِ مَرْغُوْشِ خِرَاشَا	شَغْلُوْشِ مَغْرَجِمْ طَرَاشَا
تیرا نور پہلے ظہور تھا اوپر سے نیچے تک	تو نے پردہ کیا ہم اتر کر عرش سے
صَغْرُوْشِ بَغْرُطْنَا شَا	مَرْحَشْمِدِ طِشْكَامَشَا
تیرے عاشق نے پہچانا تجھے	نام رکھا محمد رسول اللہ تیرا
بِلْغَشِّ مِزًّا غَتْغِمَا	اَوِشْ نَعْشِ مَزْغِشْهَا
ملکوت میں تیرا نام احمد ہے	اور لاہوت میں تیرا نام چھپا احد
نَغْشَا ضَغْشِ عَضْرًا	اَوِشْ خُغْشِ وَضِّ مُغْشَفَا
بندہ کیا اپنے کو نیچ دنیا کے	اور اور کچھ کہا یا حالت بلندی میں
عَلْغَشِیْ ظُهِغْ غِرْفَشْ	عَشْغِضْ مُغَنَّا ظَهْشَا
عالموں نے ظاہر جانا عارفوں نے باطن	عاشقوں نے ظاہر بھی اور مخفی بھی
حَضْشُغِّ وَشْغُبْ قَشْلِیْ	اَوِشْ قَشْوِ طَغْرَضْشَا
حدیث تیرا قال ہے	اور باطن تجھکو سمجھنا خراب کریگا
ظِغْمِيْنَا تَجْشُغْلُشَا	اَوِشْ فَرْقِشْ حَلَفْشَا
اور ظاہر تجھکو اللہ سمجھنا کفر ہے	اور فرقان تیرا حال کہے گا
مَجْشَا بَجْشِ فَغْشَا	كِنْغَفْ اَوِشْ طُغْرَمْشَا
معراج ہوا تجھکو ایسا	کہ نہیں ہوا نبیوں سے کسی کو
قَمْشِرِغْ فَشْغَا قَاشَا	وِضْغَغْنَا لِعَضْوَغَاشَا

Marfat.com

چاند کو کیا انگلی سے دو ٹکڑے	دونو بغلوں میں سے دونو نکل گئے
جَشْغَفَا كَفَتْرِ اِيمَشْغَا	مَغْشَغِرِ بَغْشِ كَكُفْشَا
جن پر کافر نہیں ایمان لائے	میں اپنی قوم سے کروڑوں کے غلام کروں گا
اِيمَشْ حَشْمِدِ شَغْشَا	اَغْبَشْغَا غُرْشَا غِشْغُشَا
ایمان لایا میں ساتھ محمدؐ کے معہ سب	قوم کے اب چاہتا ہوں کہ میری سب اولاد ایمان لائے
هَمْشِبْ عَرْفِشْقُشَا	جُبْغُشُو اَمَاغِشْ عَرْضِشَا ۵
ہمیشہ پہنچانے والے آپ کے قیامت تک رہیں	اور امانت آپ ہی کے ادا کرنے والے رہیں

اسمائے نبوی

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات وفضائل میں سے ایک یہ ہے کہ آپ کے اسمار گرامی بکثرت ہیں جو آسمانی کتابوں، اور قرآن مجید واحادیث میں ملتے ہیں، اور کثرت اسمار مسمی کے شرف پر دلالت کرتا ہے، کیونکہ ہر ایک اسم کسی نہ کسی صفت یا فعل سے مشتق ہے، عام وظائف کی کتابوں مثلاً دلیل العارفین وغیرہ میں ننانوے[۹۹] نام مذکور ہیں، صاحب دلائل الخیرات نے دو سو اسمار لکھے ہیں، صاحب مواہب اللدنیہ نے چار سو سے زیادہ نام گنائے ہیں، اور صاحب مدارج النبوت نے پانچسو پندرہ[۵۱۵] اسمار بترتیب حروف تہجی درج کئے ہیں۔ یہاں صرف قرآن مجید میں سے اسمار گرامی لکھے جاتے ہیں۔

نو[۹۹] ننانوے نام

(۱) اَلْاٰمِرُ۔ آیت شریف یامرهم بالمعروف۔ (الاعراف ع ۱۹)

(۲) اَحْمَدُ۔ آیت شریف ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد۔ (الصف ع ۱)

(۳) اَلْاُمِّیُّ۔ آیت شریف۔ الذین یتبعون الرسول النبی الامی (الاعراف ع ۱۹)

Marfat.com

(۴) اَلْاَمِیْنُ - آیت شریف - رسول امین - (الدخان ع ۱)

(۵) اَلْبُرْهَانُ - آیت شریف - قد جاءکم برهان - (النساء ع ۲۴)

(۶) اَلْبَیِّنَةُ - آیت شریف - فقد جاءکم بیّنة من ربّکم - (الانعام ع ۲۰)

(۷) اَلتَّالِیْ - آیت شریف - اتل ما اوحی الیک - (العنکبوت ع ۵)

(۸) اَلْحَرِیْصُ - آیت شریف - حریص علیکم - (التوبہ ع ۱۶)

(۹) اَلْحَکَمُ - آیت شریف - حتّٰی یحکموک فیما شجر بینهم - (النساء ع ۹)

(۱۰) حٰمٓ - آیت شریف - حٰمٓ - (الجاثیہ ع ۱)

(۱۱) اَلْخَاتَمُ - آیت شریف - وخاتم النّبیّین - (الاحزاب ع ۵)

(۱۲) اَلذَّاکِرُ - آیت شریف - واذکر ربّک - (الاعراف ع ۲۴)

(۱۳) اَلرَّاضِیْ - آیت شریف - لعلّک ترضٰی - (طٰہٰ ع ۸)

(۱۴) اَلرَّسُوْلُ - آیت شریف - یاایّها الرّسول - (المائدہ ع ۹)

(۱۵) رَسُوْلُ اللّٰهِ - آیت شریف - محمّد رسول اللہ - (الفتح ع ۴)

(۱۶) اَلسَّاجِدُ - آیت شریف - وکن من السّاجدین - (الحجر ع ۶)

(۱۷) اَلسِّرَاجُ - آیت شریف - وسراجًا منیرًا - (الاحزاب ع ۶)

(۱۸) اَلشَّاکِرُ - آیت شریف - وکن من الشّاکرین - (الاعراف ع ۱۷)

(۱۹) اَلشَّاهِدُ - آیت شریف - انّا ارسلنٰک شاهدًا - (الاحزاب ع ۶)

(۲۰) اَلشَّمْسُ - آیت شریف - والشّمس وضحٰها - (الشمس)

(۲۱) اَلصَّابِرُ - آیت شریف - ولربّک فاصبر - (المدثر ع ۱)

(۲۲) اَلصَّاحِبُ - آیت شریف - ماضلّ صاحبکم - (النجم ع ۱)

(۲۳) صَاحِبُ الْحِکْمَةِ - آیت شریف - وانزل اللہ علیک الکتٰب والحکمة - (النساء ع ۱۷)

(۲۴) صاحب الحوض

Marfat.com

(۲۴) صَاحِبُ الْحَوْضِ - آیت شریف۔ انا اعطیناك الکوثر - (الکوثر)

(۲۵) صَاحِبُ الْقُرْاٰنِ - آیت شریف۔ ولقد اٰتینٰك سبعًا من المثانی والقراٰن العظیم۔ (الحجر ع ۶)

(۲۶) صَاحِبُ الْکِتَابِ - آیت شریف۔ ونزّلنا علیك الکتٰب - (النحل ع ۱۲)

(۲۷) صَاحِبُ الْوَحْیِ - آیت شریف۔ ثمّ اوحینا الیك - (النحل ع ۱۶)

(۲۸) اَلصِّرَاطُ الْمُسْتَقِیْمُ - آیت شریف۔ وانّك لتهدی الیٰ صراطٍ مستقیم - (الشوریٰ ع ۵)

(۲۹) اَلضُّحٰی - آیت شریف۔ والضحیٰ - (الضحیٰ)

(۳۰) اَلطَّاهِرُ - آیت شریف۔ ویحبّ المتطهّرین - (البقرۃ ع ۲۸)

(۳۱) طٰسٓ - آیت شریف۔ طٰسٓ - (النمل ع ۱)

(۳۲) طٰهٰ - آیت شریف۔ طٰهٰ - (طٰہٰ ع ۱)

(۳۳) اَلطَّیِّبُ - آیت شریف۔ والطّیّبٰت للطّیّبین - (النور ع ۳)

(۳۴) اَلظِّلُّ اللّٰهِ - آیت شریف۔ الم تر الیٰ ربّك کیف مدّ الظّل - (الفرقان ع ۵)

(۳۵) اَلْعَابِدُ - آیت شریف۔ واعبد ربّك - (الحجر ع ۶)

(۳۶) اَلْعَالِمُ - آیت شریف۔ فاعلم انّه لا الٰه الّا الله - (محمد ع ۲)

(۳۷) اَلْعَبْدُ - آیت شریف۔ سبحٰن الّذی اسریٰ بعبده - (بنی اسرائیل ع ۱)

(۳۸) عَبْدُ اللّٰهِ - آیت شریف۔ وانّه لمّا قام عبد الله - (الجن ع ۱)

(۳۹) اَلْعُرْوَةُ الْوُثْقٰی - آیت شریف۔ فقد استمسك بالعروة الوثقیٰ - (البقرۃ ع ۳۲)

(۴۰) اَلْفَجْرُ - آیت شریف۔ والفجر - (الفجر)

(۴۱) اَلْقَارِئُ - آیت شریف۔ اقرء باسم ربّك - (العلق)

(۴۲) اَلْقَاضِیْ - آیت شریف۔ اذا قضی الله ورسوله امرًا - (الاحزاب ع ۵)

(۴۳) قَدَمُ صِدْقٍ - آیت شریف۔ انّ لهم قدم صدق عند ربّهم - (یونس ع ۱)

Marfat.com

(۴۴) اَلْمَاْمُوْرُ۔ آیت شریف۔ واستقم کما امرت۔ (الشوریٰ ع ۲)

(۴۵) اَلْمُبَشِّرُ۔ آیت شریف۔ انا ارسلناک شاھدًا ومبشرًا۔ (الاحزاب ع ۶)

(۴۶) اَلْمَبْعُوْثُ۔ آیت شریف۔ بعث فی الامیین رسولاً۔ (الجمعہ ع ۱)

(۴۷) اَلْمُبَلِّغُ۔ آیت شریف۔ بلغ ما انزل الیک۔ (المائدہ ع ۱۰)

(۴۸) اَلْمُبَیِّنُ۔ آیت شریف۔ لتبین للناس۔ (النحل ع ۶)

(۴۹) اَلْمُتَبَتِّلُ۔ آیت شریف۔ وتبتل الیہ تبتیلاً۔ (المزمل ع ۱)

(۵۰) اَلْمُتَوَکِّلُ۔ آیت شریف۔ وتوکل علی اللہ۔ (الاحزاب ع ۲)

(۵۱) اَلْمُتَھَجِّدُ۔ آیت شریف۔ ومن اللیل فتھجد بہ نافلۃً لک۔ (بنی اسرائیل ع ۹)

(۵۲) اَلْمُجْتَبٰی۔ آیت شریف۔ ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء (آل عمران ع ۱۸)

(۵۳) اَلْمَحْفُوْظُ۔ آیت شریف۔ یحفظونہ من امر اللہ۔ (الرعد ع ۲)

(۵۴) مُحَمَّدٌ۔ آیت شریف۔ وما محمد الا رسول۔ (آل عمران ع ۱۵)

(۵۵) مَحْمُوْدٌ۔ آیت شریف۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقامًا محمودًا (بنی اسرائیل ع ۸)

(۵۶) اَلْمُخْتَارُ۔ آیت شریف۔ وربک یخلق ما یشاء ویختار۔ (القصص ع ۷)

(۵۷) اَلْمُدَّثِّرُ۔ آیت شریف۔ یاایھا المدثر۔ (المدثر ع ۱)

(۵۸) اَلْمُذَکِّرُ۔ آیت شریف۔ انما انت مذکر۔ (الغاشیہ)

(۵۹) اَلْمُرْتَضٰی۔ آیت شریف۔ الا من ارتضیٰ من رسول۔ (الجن ع ۲)

(۶۰) اَلْمُزَّمِّلُ۔ آیت شریف۔ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ ترتیلا۔ (المزمل ع ۱)

(۶۱) اَلْمُرْسَلُ۔ آیت شریف۔ انا ارسلناک۔ (الاحزاب ع ۶)

(۶۲) اَلْمَرْفُوْعُ۔ آیت شریف۔ ورفعنا لک ذکرک۔ (الانشراح)

(۶۳) اَلْمُزَکِّیْ۔ آیت شریف۔ ویزکیھم۔ (الجمعہ ع ۱)

(۶۴) المزمل

Marfat.com

(۶۴) اَلْمُزَّمِّلُ - آیت شریف۔ یاایھا المزمّل۔ (المزمل ع ۱)

(۶۵) اَلْمُسَبِّحُ - آیت شریف۔ فسبّح باسم ربّك۔ (الواقعہ ع ۳)

(۶۶) اَلْمُسْتَعِذُ۔ آیت شریف۔ فاستعذ باللہ۔ (النحل ع ۱۳)

(۶۷) اَلْمُسْتَغْفِرُ۔ آیت شریف۔ واستغفر لذنبك۔ (محمد ع ۲)

(۶۸) اَلْمُسْتَقِیْمُ۔ آیت شریف۔ واستقم۔ (الشوریٰ ع ۲)

(۶۹) اَلْمُصَدِّقُ - آیت شریف۔ مصدّقًا لما بین یدیہ۔ (البقرہ ع ۱۲)

(۷۰) اَلْمُصَدَّقُ۔ آیت شریف۔ وصدّق بہٖ۔ (الزمر ع ۴) (الحج ع ۱۰)

(۷۱) اَلْمُصْطَفٰی - آیت شریف۔ اللہ یصطفی من الملٰئکۃ رسلاً ومن الناس۔

(۷۲) اَلْمُصَلِّیْ۔ آیت شریف۔ فصلّ لربّك۔ (الکوثر)

(۷۳) اَلْمُطَهَّرُ۔ آیت شریف۔ ویطهّرکم تطهیرًا۔ (الاحزاب ع ۴)

(۷۴) اَلْمُعَزِّرُ - آیت شریف۔ وتعزّروہ۔ (الفتح ع ۱)

(۷۵) اَلْمَعْصُوْمُ۔ آیت شریف۔ واللہ یعصمك من الناس۔ (المائدہ ع ۱۰)

(۷۶) اَلْمُعَلَّمُ۔ آیت شریف۔ وعلّمك ما لم تکن تعلم۔ (النساء ع ۱۷)

(۷۷) اَلْمُعَلِّمُ۔ آیت شریف۔ ویعلّمہم الکتٰب۔ (الجمعہ ع ۱)

(۷۸) اَلْمَغْفُوْرُ۔ آیت شریف۔ لیغفر لك اللہ۔ (الفتح ع ۱)

(۷۹) اَلْمُفَضَّلُ۔ آیت شریف۔ ولقد فضّلنا بعض النّبیّین علیٰ بعض۔ (بنی اسرائیل ع ۲)

(۸۰) اَلْمُقْتَدٰی - آیت شریف۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔ (الاحزاب ع ۳)

(۸۱) اَلْمُقَرَّبُ۔ آیت شریف۔ فکان قاب قوسین او ادنیٰ۔ (النجم ع ۱)

(۸۲) اَلْمَکْفِی - آیت شریف۔ انّا کفینٰك المستہزئین۔ (الحجر ع ۶)

(۸۳) اَلْمُلَیِّن - آیت شریف۔ فبما رحمۃٍ من اللہ لِنت لھم۔ (آل عمران ع ۱۰)

Marfat.com

(۸۴) اَلْمُنَادِیْ - آیت شریف - سمعنا منادیًا - (آل عمران ع ۲۰)

(۸۵) اَلْمُنْذِرُ - آیت شریف - انما انت منذر - (الرعد ع ۱)

(۸۶) اَلْمَنْصُوْرُ - آیت شریف - وینصرك الله نصرًا عزیزًا - (الفتح ع ۲)

(۸۷) اَلْمُنِیْرُ - آیت شریف - وسراجًا منیرًا - (الاحزاب ع ۶)

(۸۸) اَلْمُوْدِعُ - آیت شریف - ما ودّعك ربك وما قلی - (الضحیٰ)

(۸۹) اَلْمُوَقِّرُ - آیت شریف - وتوقروه - (الفتح ع ۱)

(۹۰) اَلْمُؤْمِنُ - آیت شریف - آمن الرسول - (البقرۃ ع ۴۰)

(۹۱) اَلْمُؤَیِّدُ - آیت شریف - وایدکم بجنود لم تروها - (التوبہ ع ۶)

(۹۲) اَلْمَهْدِیُّ - آیت شریف - ویهدیك صراطًا مستقیمًا - (الفتح ع ۱)

(۹۳) اَلنَّاهِیْ - آیت شریف - وینهٰهم عن المنکر - (الاعراف ع ۱۹)

(۹۴) اَلنَّبِیُّ - آیت شریف - یاایها النبی - (الاحزاب ع ۶)

(۹۵) اَلنَّجْمُ - آیت شریف - والنجم اذا هوٰی - (النجم ع ۱)

(۹۶) اَلنَّجْمُ الثَّاقِبُ - آیت شریف - النجم الثاقب - (الطارق)

(۹۷) اَلنِّعْمَةُ - آیت شریف - یعرفون نعمة الله - (النحل ع ۱۱)

(۹۸) اَلْهَادِیْ - آیت شریف - وانك لتهدی - (الشوریٰ ع ۵)

(۹۹) یٰسٓ - آیت شریف - یٰسٓ - (یٰسٓ ع ۱) ۵۵

جو شخص ان اسمائے گرامی کو روزانہ بلاناغہ تلاوت کیا کرے گا، وہ انشاء اللہ تعالیٰ زیارت نبویؐ سے مشرف ہوگا، اور دونوجہان کی سعادت اُس کے نصیب ہوگی۔

فقیر شریف احمد شرافت عافاہ اللہ بھی متعدد مرتبہ زیارت سے مشرف ہوا ہے، ایک مرتبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بشارت فرمائی کہ "تم بھی ہمارے صحابیوں کے پیچھے اُن کے ساتھ ہی ہوگے۔"

Marfat.com

ساتھ ہی ہوگے " الحمد للہ علیٰ ذلک۔

اسمار الحسنےٰ سے موسوم ہونا حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنے حبیب حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے اسمار حسنےٰ وصفاتِ علےٰ سے بھی نوازش کی ہے، چنانچہ قرآن مجید میں یہ اسمائے گرامی مذکور ہوئے ہیں۔

(۱) اسم الٰہی - اَحْسَنُ - آیت شریف - فتبارک اللہ احسن الخالقین - (المومنون ع ۱)
اسم نبوی - اَحْسَنُ - آیت شریف - لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم - (التین)

(۲) اسم الٰہی - اَلْاَعْلٰی - آیت شریف - فسبح اسم ربک الاعلیٰ - (الاعلیٰ)
اسم نبوی - اَلْاَعْلٰی - آیت شریف - وھو بالافق الاعلیٰ - (النجم ع ۱)

(۳) اسم الٰہی - بَشِیْرٌ - آیت شریف - یبشرھم ربھم - (التوبہ ع ۳)
اسم نبوی - بَشِیْرٌ - آیت شریف - وبشیر لقوم یؤمنون - (الاعراف ع ۲۳)

(۴) اسم الٰہی - اَلْحَاکِمُ - آیت شریف - حتیٰ یحکم اللہ بیننا - (الاعراف ع ۱۱)
اسم نبوی - اَلْحَاکِمُ - آیت شریف - وان احکم بینھم - (المائدہ ع ۷)

(۵) اسم الٰہی - اَلْحَقُّ - آیت شریف - بان اللہ ھو الحق - (الحج ع ۱)
اسم نبوی - اَلْحَقُّ - آیت شریف - قد جاءکم الحق من ربکم - (یونس ع ۱۱)

(۶) اسم الٰہی - اَلْخَبِیْرُ - آیت شریف - وھو اللطیف الخبیر - (الانعام ع ۱۳)
اسم نبوی - اَلْخَبِیْرُ - آیت شریف - فسئل بہ خبیرًا - (الفرقان ع ۵۹)

(۷) اسم الٰہی - اَلدَّاعِیْ - آیت شریف - واللہ یدعوا الیٰ دار السلام - (یونس ع ۲)
اسم نبوی - اَلدَّاعِیْ - آیت شریف - وانک لتدعوھم - (المومنون ع ۴)

(۸) اسم الٰہی - ذوالقوۃ - آیت شریف - ان اللہ ھو الرزاق ذوالقوۃ المتین - (الذاریات ع ۳)
اسم نبوی - ذوالقوۃ - آیت شریف - ذی قوۃ عند ذی العرش مکین - (التکویر)

Marfat.com

(۹)	اسم الٰہی۔	اَلرَّحْمٰنُ۔	آیت شریف۔	ورتبك الغفور ذو الرحمة ۔(الکہف ع۸)
	اسم نبوی۔	اَلرَّحْمَةُ۔	آیت شریف۔	وما ارسلنك الا رحمة للعلمین۔(الحج ع۱۰)
(۱۰)	اسم الٰہی۔	اَلرَّحِیْمُ۔	آیت شریف۔	هو الرحمن الرحیم ۔(البقرہ ع۱۹)
	اسم نبوی۔	اَلرَّحِیْمُ۔	آیت شریف۔	بالمؤمنین رءوف رحیم۔(التوبہ ع۱۹)
(۱۱)	اسم الٰہی۔	اَلرَّءُوْفُ۔	آیت شریف۔	ان ربکم لرءوف ۔(النحل ع۱)
	اسم نبوی۔	اَلرَّءُوْفُ۔	آیت شریف۔	بالمؤمنین رءوف ۔(التوبہ ع۱۶)
(۱۲)	اسم الٰہی۔	اَلشَّهِیْدُ۔	آیت شریف۔	وکفیٰ بالله شهیدًا ۔(النساء ع۱۱)
	اسم نبوی۔	اَلشَّهِیْدُ۔	آیت شریف۔	ویکون الرسول علیکم شهیدًا (البقرۃ ع۱۸)
(۱۳)	اسم الٰہی۔	اَلصَّادِقُ۔	آیت شریف۔	ومن اصدق من الله حدیثا (النساء ع۱۱)
	اسم نبوی۔	اَلصَّادِقُ۔	آیت شریف۔	مصدقًا لما بین یدیه ۔(البقرہ ع۱۲)
(۱۴)	اسم الٰہی۔	اَلْعَزِیْزُ۔	آیت شریف۔	ان الله لقوی عزیز۔(الحج ع۲)
	اسم نبوی۔	اَلْعَزِیْزُ۔	آیت شریف۔	لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز۔ (التوبہ ع۱۶)
(۱۵)	اسم الٰہی۔	اَلْعَظِیْمُ۔	آیت شریف۔	وهو العلی العظیم ۔(البقرۃ ع۳۴)
	اسم نبوی۔	اَلْعَظِیْمُ۔	آیت شریف۔	وانك لعلی خلق عظیم۔(القلم ع۱)
(۱۶)	اسم الٰہی۔	اَلْعَفُوُّ۔	آیت شریف۔	ان الله لعفو غفور۔ (الحج ع۸)
	اسم نبوی۔	اَلْعَفُوُّ۔	آیت شریف۔	فاعف عنهم واصفح ۔(المائدہ ع۳)
(۱۷)	اسم الٰہی۔	اَلْعَلِیْمُ۔	آیت شریف۔	ان ربك هو الخلاق العلیم۔(الحجر ع۶)
	اسم نبوی۔	اَلْعَلِیْمُ۔	آیت شریف۔	وعلمك ما لم تکن تعلم۔(النساء ع۱۶)
(۱۸)	اسم الٰہی۔	اَلْفَتَّاحُ۔	آیت شریف۔	وهو الفتاح العلیم ۔ (سبا ع۳)
	اسم نبوی۔	اَلْفَتَّاحُ۔	آیت شریف۔	فقد جاءکم الفتح ۔(الانفال ع۲)

Marfat.com

(۱۹) اسم الٰہی۔ اَلْقَائِمُ۔ آیت شریف۔ قَائِمًا بِالْقِسْطِ۔ (آل عمران ع ۲)

اسم نبوی۔ اَلْقَائِمُ۔ آیت شریف۔ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰہِ۔ (الجن ع ۱)

(۲۰) اسم الٰہی۔ اَلْکَرِیْمُ۔ آیت شریف۔ مَا غَرَّکَ بِرَبِّکَ الْکَرِیْمِ۔ (الانفطار)

اسم نبوی۔ اَلْکَرِیْمُ۔ آیت شریف۔ اِنَّہٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ۔ (التکویر)

(۲۱) اسم الٰہی۔ اَلْمُبِیْنُ۔ آیت شریف۔ ھُوَ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ۔ (النور ع ۳)

اسم نبوی۔ اَلْمُبِیْنُ۔ آیت شریف۔ اِنَّنِیْ لَکُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ۔ (الحج ع ۲)

(۲۲) اسم الٰہی۔ اَلْمُھَیْمِنُ۔ آیت شریف۔ اَلْمُؤْمِنُ الْمُھَیْمِنُ الْعَزِیْزُ (الحشر ع ۳)

اسم نبوی۔ اَلْمُھَیْمِنُ۔ آیت شریف۔ وَمُھَیْمِنًا عَلَیْہِ۔ (المائدہ ع ۸)

(۲۳) اسم الٰہی۔ اَلنَّاصِرُ۔ آیت شریف۔ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ (الانفال ع ۵)

اسم نبوی۔ اَلنَّاصِرُ۔ آیت شریف۔ وَلَئِنْ جَاءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّکَ (العنکبوت ع ۱)

(۲۴) اسم الٰہی۔ اَلنَّذِیْرُ۔ آیت شریف۔ فَاَنْذَرْتُکُمْ نَارًا تَلَظّٰی۔ (اللیل)

اسم نبوی۔ اَلنَّذِیْرُ۔ آیت شریف۔ اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِیْرٌ۔ (فاطر ع ۳)

(۲۵) اسم الٰہی۔ اَلنُّوْرُ۔ آیت شریف۔ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ۔ (النور ع ۵)

اسم نبوی۔ اَلنُّوْرُ۔ آیت شریف۔ قَدْ جَاءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ (المائدہ ع ۳)

(۲۶) اسم الٰہی۔ اَلْوَلِیُّ۔ آیت شریف۔ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (البقرہ ع ۳۲)

اسم نبوی۔ اَلْوَلِیُّ۔ آیت شریف۔ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ (المائدہ ع ۸)

(۲۷) اسم الٰہی۔ اَلْھُدٰی۔ آیت شریف۔ اِنَّ ھُدَی اللّٰہِ ھُوَ الْھُدٰی۔ (البقرہ ع ۱۴)

اسم نبوی۔ اَلْھُدٰی۔ آیت شریف۔ وَلَقَدْ جَاءَھُمْ مِّنْ رَّبِّھِمُ الْھُدٰی۔ (النجم ع ۱)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ رسولہ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ وازواجہ واھلبیتہ اجمعین۔

Marfat.com

وصالِ محبوب

جب تکمیل دین ہو چکی، اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تمام نعمتیں پوری ہو چکیں تو اب وہ وقت آپہنچا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے رفیقِ اعلیٰ سے وصال حاصل کریں۔

علالتِ طبع | اٹھارہویں صفر ۱۱ھ کو آدھی رات کے وقت آپ گورستانِ جنت البقیع میں تشریف لے گئے، اور اصحابِ قبور کے حق میں دعائے خیر فرمائی، وہاں سے واپسی کے وقت مزاج کچھ ناساز سا ہو گیا، پانچ روز تک آپ از راہِ عدل ہر ایک حرم محترم کے حجروں میں باری باری استراحت فرماتے رہے، لیکن جب مرض میں شدت ہوئی تو تمام کی اجازت سے حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کے حجرہ میں قیام فرمایا، جب تک چلنے کی طاقت رہی مسجد میں تشریف لا کر نماز پڑھاتے رہے۔

آخری جماعتِ نماز | سب سے آخری نماز جو آپ نے پڑھائی وہ مغرب کی نماز تھی، سر میں درد تھا، اس لئے سر میں رومال باندھ کر آپ تشریف لائے، اور نماز ادا کی، جس میں سورۃ المرسلات قرأت فرمائی، عشا کے وقت تک طبیعت کمزور ہو گئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا، چنانچہ کئی روز تک اُنہوں نے نماز پڑھائی۔

وصیتیں | وفات سے چار دن پہلے آپ نے فرمایا کہ دوات کاغذ لاؤ، میں تمہارے لئے ایک تحریر لکھ دوں جس کے بعد تم گمراہ نہ ہو گے، لیکن بعض صحابہ کرام رضؓ نے آپ کی شدتِ مرض کو ملاحظہ کرتے ہوئے آپ کو تکلیف دینا گوارا نہ کیا، اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہمارے لئے کتاب اللہ کافی ہے، جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ جواب

Marfat.com

نے یہ جواب سنا تو سمجھ لیا کہ یہ لوگ دین پر راسخ و ثابت ہیں، اِن کو کسی دوسری چیز کی ضرورت نہیں، تو آپ نے سکوت فرمایا، کیونکہ کاغذ لکھوانا کوئی ضروری یا ایجابی امر نہ تھا، اگر بذریعہ وحی یہ امر نازل ہوتا تو آپ ضرور لکھواتے۔

اس کے بعد آپ نے تین وصیتیں فرمائیں، ایک یہ کہ کوئی مشرک عرب میں رہنے نہ پائے، دوسری یہ کہ سفراء کا اسی طرح احترام کیا جائے جس طرح آپ کے زمانہ میں دستور تھا، تیسری وصیت راوی کو یاد نہیں رہی۔

آخری خطبہ ظہر کے بعد آپ نے ایک خطبہ دیا، جو آپ کی زندگی کا آخری خطبہ تھا، اُس میں آپ نے فرمایا "خدا تعالےٰ نے اپنے ایک بندہ کو اختیار عطا فرمایا ہے کہ خواہ وہ دنیا کی نعمتوں کو قبول کرے، یا خدا کے پاس جو کچھ ہے اُس کو قبول کرے، لیکن اس نے خدا ہی کے پاس کی چیزیں قبول کیں"۔

آخری دِن دوشنبہ کے روز طبیعت میں کچھ سکون تھا، فجر کے وقت حجرہ شریف کا دروازہ سے پردہ اٹھا کر دیکھا تو لوگ نماز میں مشغول تھے، آپ دیکھکر خوش ہوئے۔ حضرت انس بن مالک رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے اُس وقت آپ کا چہرہ مبارک دیکھا، ایسا معلوم ہوتا تھا جیسا کہ مصحف کا کوئی ورق ہے، یعنی سپید ہو گیا تھا۔

جُوں جُوں جیسے جیسے چڑھتا تھا آپ پر بار بار غشی طاری ہوتی تھی اور پھر افاقہ ہو جاتا تھا حضرت فاطمۃ الزہراء رضؓ یہ دیکھکر بولیں واکرب اباہ۔ ہائے میرے باپ کی بیچینی، آپ نے فرمایا تمہارا باپ آج کے بعد بے چین نہ ہوگا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ فرماتی ہیں کہ آپ جب تندرست تھے تو فرمایا کرتے تھے کہ پیغمبروں کو اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ خواہ موت کو قبول کریں یا حیاتِ دنیا کو ترجیح دیں، اس حالت میں اکثر آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوتے رہے مع الذین

Marfat.com

انعمت علیهم (النساء ع ۹) اور کبھی یہ فرماتے۔ اللھم فی الرفیق الاعلیٰ ؎

لقائے حبیب | دوشنبہ کے روز جب سہ پہر کا وقت ہوا تو دروازہ کے باہر ایک اعرابی نے دستک دی اور کہا۔ السلام علیکم اھل بیت النبوۃ ومعدن الرسالۃ ومختلف الملائکۃ۔ اور عرض کیا کہ مجھے اجازت ہو تو اندر آجاؤں، حضرت فاطمۃ الزہراؓ نے اندر سے فرمایا کہ حضور بیمار ہیں ابھی ملاقات کا وقت نہیں، اُس نے پھر اذن طلب کیا، انہوں نے پھر وہی جواب دیا، تیسری بار اُس نے بآوازِ بلند اذن مانگا، آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ملک الموت عزرائیل ہے، یہ احترام نبوت ہے کہ اجازت لے کر اندر آنا چاہتا ہے، ورنہ اس کو اجازت کی کیا ضرورت ہے؟ چنانچہ آپ نے اجازت دی تو حضرت عزرائیلؑ نے آکر کہا، السلام علیک ایھا النبی اور عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سلام پہنچاتا ہے، اور مجھے حکم کیا ہے کہ اگر آپ اجازت دیں تو آپ کی روح مبارک قبض کروں، آپ نے فرمایا کہ اتنا عرصہ ٹھہرو کہ میرا بھائی جبرئیل آئے، پس اسیوقت جبرئیل حاضر ہوئے اور سلام کیا، آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے جبرئیل مجھے ایسے حال میں تنہا چھوڑ گئے ہو، انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں آپ کے واسطے بشارت لایا ہوں کہ آج بامرِ حق تعالیٰ دوزخ سرد ہو چکا ہے، اور بہشت آراستہ ہے، حوریں اور ملائک صف در صف انتظار میں کھڑے ہیں، اور میں آپ کو بشارت دینے آیا ہوں کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تک حضور اور حضور کی امت بہشت میں داخل نہ ہوں گے تب تک تمام پیغمبروں اور ان کی امتوں پر بہشت حرام ہے، اور روز قیامت آپ کی اس قدر امت بخشی جائے گی کہ آپ راضی ہو جائیں گے ؎

اُس وقت ملک الموت نے آپ کے ارشاد سے روح اطہر کو قالب مطہر سے جدا کیا،

Marfat.com

آخری نصیحت آپ نے یہ فرمائی، الصلوٰۃ وما ملکت ایمانکم اس کے بعد انگلی مبارک سے اشارہ کیا اور تین دفعہ فرمایا بل الرفیق الاعلیٰ یہ الفاظ فرماتے ہی آپ کی روح پاک عالم قدس میں پہنچ گئی اللھم صل علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ صلوٰۃً کثیرًا کثیرًا۔

تجہیز و تکفین تجہیز و تکفین کی خدمت خاص اعزہ و اقارب نے انجام دی، حضرت فضل بن عباس رض، اور اسامہ بن زید رض نے پردہ کیا، اور حضرت اوس بن خولی انصاری رض پانی کا گھڑا بھر بھر کر لاتے تھے، حضرت علی المرتضیٰ رض نے غسل دیا، حضرت عباس رض اور اُن کے صاحبزادہ قثم رض اور بقولے فضل بھی جسم مبارک کی کروٹیں بدلتے تھے۔ بعد از غسل تین سوتی سفید کپڑے جو سحول کے بنے ہوئے تھے، کفن میں دیئے گئے، ان میں قمیص اور عمامہ نہ تھا۔

نماز جنازہ بعد از غسل و کفن آپ کا جسم مبارک حجرہ منورہ میں رکھا گیا پہلے حق تعالیٰ کے تمام ملائکہ نے نماز پڑھی، پھر تمام اہل بیت مردوں اور عورتوں نے نماز پڑھی، پھر تمام صحابہ کرام مہاجرین و انصار ذکور و اناث رض نے نماز پڑھی، چونکہ حجرہ شریفہ فراخ نہ تھا، اس لئے تھوڑے تھوڑے آدمی اندر داخل ہوتے، اور اکیلے ہی نماز پڑھ کر چلے جاتے تا آنکہ دوسرے روز سہ شنبہ کے آخر دن تک بلکہ شام کے بعد تک لوگ نماز سے فارغ ہوئے، نماز کے متعلق حضرت علی المرتضیٰ رض نے فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم زندگی میں بھی ہمارے امام تھے، اور اب حالتِ ممات میں بھی آپ ہی ہمارے امام ہیں، اس لئے سب نے فرداً فرداً نماز جنازہ پڑھی، اور وہ نماز بھی صرف دعا تھی، جو لوگ اندر داخل ہوتے یہ دعا و صلوٰۃ پڑھتے، ان اللہ وملٰئکتہٗ یصلون علی النبی یا ایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیمًا اللھم

Marfat.com

ربنا بنبیک وسعدیک صلوات اللہ الرحیم والملائکۃ المقربین والنبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وما سبح لک من شئ یا رب العالمین علی محمد بن عبد اللہ خاتم النبیین وسید المرسلین وامام المتقین ورسول رب العالمین الشاھد البشیر الداعی باذنک السراج المنیر صلی علیہ وسلم ؎

تدفین چہارشنبہ کی رات شروع ہوگئی تھی کہ نماز سے فراغت ہوئی، اسی حجرۂ مقدسہ میں حضرت ابوطلحہ انصاری رضؓ نے مدینہ منورہ کے رواج کے مطابق لحدی قبر کھودی، اور حضرت علی المرتضیٰ رضؓ اور حضرت عباس رضؓ اور ان کے دونو بیٹوں فضلؓ و قثمؓ نے آپ کو سحر کے وقت لحد میں اتارا۔ حضرت قثمؓ فرماتے ہیں کہ لحد مبارک میں سب سے آخر میں حضور کی زیارت سے مشرف ہوا دیکھا تو آپ کے لب مبارک ہل رہے ہیں، اور آپ فرما رہے ہیں رب امتی امتی، جس بستر پر آپ نے وفات پائی تھی وہ آپ کے غلام خاص شقران رضؓ نے قبر میں بچھا دیا، پھر کچی اینٹوں سے لحد کا منہ بند کر کے اوپر مٹی ڈالی گئی، اور حضرت بلال رضؓ نے اس پر پانی چھڑکا، اور مزار اطہر پر سرخ و سفید کنکر ڈالے گئے ؎

تاریخ وفات کتاب سیرۃ النبی جلد دوم میں نہایت تحقیق کے بعد ثابت کیا گیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات بروز دوشنبہ بوقتِ سہ پہر بتاریخ یکم ربیع الاول ۱۱ھ یازدہم ہجری مطابق اٹھائیسویں مئی ۶۳۲ء چھ سو تیس عیسوی میں ہوئی۔

کتاب فتح الباری میں یکم ربیع الاول کی روائت ثقہ ترین ارباب سیر موسےٰ بن عقبہ، اور مشہور محدث امام لیث مصری سے مروی ہے، اور امام سہیلی نے روض الانف میں اسی روایت کو اقرب الی الحق لکھا ہے، اور حافظ ابونعیم نے بھی دلائل النبوۃ میں باسناد یکم ربیع الاول ہی تاریخ وفات نقل کی ہے مگر مشہور روایت بارہ ربیع الاول ہے۔

Marfat.com

مدفنِ پاک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا روضہ مبارک مدینہ منورہ میں محبوبِ خلائق ہے اللّٰھم صلّ وسلم علیہ وآلہٖ اجمعین۔

مرثیہ

از سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہراؓ

ماذا علی من شم تربۃ احمد — ان لا یشم مدی الزمان غوالیا

صبّت علیّ مصائب لو انّھا — صُبّت علی الایام صرن لیالیا

قطعہ تاریخ

از مسٹر طامس ولیم بیل صاحب

وقتِ نزع رواں بخواند رسول — کلمۂ لا الٰہ الّا ھو

پس اگر سالِ رحلتش خواہی — لفظ دیگر مگیر الّا **ھو**

تعمیرِ روضۂ اقدس آنحضرتؐ کا مدفن حجرہ شریفہ حضرت عائشہ صدیقہؓ تھا جس کا چھت کھجور کی لکڑیوں سے تھا، حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں اس کو از سرِ نو کچی اینٹوں سے تعمیر کیا۔

۸۸ھ میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے بحکم خلیفہ ولید بن عبدالملک حجرہ کی عمارت منقوش پتھروں سے کی، اور اس کے گرداگرد ایک خطیرہ شریفہ بھی بشکل مخمس حفاظت کے لئے تعمیر کیا، اور مربع اسلئے نہ بنوایا تاکہ کعبہ سے مشابہت نہ ہو۔

۵۵۰ھ کے حدود میں جمال الدین اصفہانی وزیر سلطان نورالدین سید محمود بن زنگی نے حجرہ شریفہ کے گرد ایک جالی تیار کروائی۔ اور اسی عہد میں سیف الدین حسین بن ابی الہیجا شریف نے جو سلاطین مصر کے خاندان عُبَیدیہ کا وزیر تھا، ایک غلاف دیبائے سفید کا جس پر حریر سُرخ سے سورۂ یٰسٓ و دیگر نقوش کشیدہ تھے، حجرہ شریفہ پر ڈالنے کے لئے ارسال کیا جو خلیفہ المقتفی لامراللہ عباسی کی اجازت سے ڈالا گیا، اس کے بعد ہر ایک بادشاہ نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ اپنے سال جلوس میں ایک غلاف حجرہ شریفہ کے لئے ہدیہ پیش کرتے۔

۶۷۸ھ میں سلطان ناصر قلاوون صالحی والی مصر نے خطیرہ شریفہ کے اوپر قبہ خضرا تعمیر کروایا۔ اور ساتھ ہی تانبے کی جالی بھی تیار کروائی۔

Marfat.com

۸۳۱ھ میں سلطان اشرف نے کچھ مرمت کروائی۔
۸۳۵ھ میں ظاہر برقوق نے از سرِ نو قبہ معلّٰے کو تعمیر کروایا۔
۸۸۸ھ میں سلطان قایتبائے والیٔ مصر نے سابق الذکر تعمیر کے ساتھ مقصورہ شریفہ کی تعمیر کی، اس کا ایک دروازہ روضہ شریفہ میں ہے جس کو باب الرحمت یا باب الوفود کہتے ہیں۔
۹۵۰ھ میں سلطان سلیمان خان رومی نے روضہ متبرکہ میں سنگ رخام سے فرش بنایا۔
۱۲۳۳ھ میں سلطان محمود نے قبہ شریفہ کو از سرِ نو بنوایا۔
۱۲۵۵ھ میں کچھ اور مرمت ہوئی، اور قبہ منورہ پر سبز رنگ چڑھایا گیا اسی وقت سے یہ گنبد خضرا مسلمانان عالم کے لئے مرکز عقیدت بنا ہوا ہے مقصورہ شریفہ زر پیتل کا اور بہترین دلکش صناعی کا نمونہ ہے اس کا ایک دریچہ قبلہ رُخ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مواجہ شریف میں ہے جو کسی سخت مصیبت کے وقت کھولا جاتا ہے، اور حضور کے توسل سے دعا و استعانت کی جاتی ہے، مقصورہ نبویہ کا طول شمالاً جنوباً سولہ میٹر اور عرض شرقاً غرباً پندرہ میٹر ہے، چاروں گوشوں پر سقف معلّٰے تک ٹھوس پتھر کے ستون قایم ہیں، اس کے اندر حجرہ شریفہ ہے، جہاں حضور مدفون ہیں، سر مبارک مغرب کی طرف ہے، شیخین رضوان اللہ علیہم کی قبریں بھی شمال کی جانب ساتھ ہیں، تینوں مزارات مطہرہ پر پانچ ضلع کی شکل کا ایک اور مقصورہ ہے جو چھ میٹر سے کسی قدر زیادہ بلند ہے۔

مسجد نبوی | جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں وارد ہوئے تو اس جگہ نخلستان تھا، وہاں ایک مربد تھا، جہاں کھجوریں خشک ہوتی تھیں، وہ جگہ دو یتیم بچوں کی تھی، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ زمین اُن سے خرید لی، اور کچی اینٹوں سے مسجد تعمیر کر کے کھجور کی لکڑیوں کا چھت ڈالا، وہاں سے قبلہ جنوب کی طرف ہے، طول قبلہ سے شمال تک چون گز، اور عرض مشرق سے مغرب تک ترسٹھ گز تھا۔
۷ھ میں پھر حضور علیہ السلام نے اس کی تجدید کی اور مسجد کو طولاً و عرضاً صد در صد گز فراخ کر دیا۔

Marfat.com

گز فراخ کردیا، اِس بنا میں ایک انصاری کا گھر حضرت عثمان ذوالنورین رضؓ نے بقیمت دس ہزار درہم خرید کر مسجد میں داخل کیا، ؎

حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے زمانہ خلافت میں بعض ستون مسجد کمزور ہو گئے، اُن کو نکلوا کر انہوں نے نئے ستون لگوائے، اور مرمت کی۔

۱۷ھ میں حضرت عمر فاروق رضؓ نے مسجد کو فراخ کیا، جنوب، شمال اور مغرب کی طرف سے جگہ داخل کی، مشرق کی طرف امہات المومنین کے حجرے تھے، اس لئے ان کو نہ چھیڑا، طول قبلہ سے شمال تک ایک سو چالیس ۱۴۰ گز اور عرض مشرق سے مغرب تک ایک سو بیس ۱۲۰ گز بنایا، یہ مسجد بھی کچی عمارت اور کھجور کی لکڑی سے تھی، اِس عمارت میں حضرت عباس بن عبدالمطلب رضؓ نے اپنا مکان للہ نذر مسجد کیا، اور حضرت جعفر بن ابیطالب رضؓ کا نصف مکان بقیمت لاکھ ۱۰۰۰۰۰ درہم خرید کر حضرت فاروق اعظم رضؓ نے داخل مسجد کیا، نیز انہوں نے مسجد کے شمال مشرقی کونہ میں ایک چبوترہ بنایا، جس نے شعر پڑھنے ہوں یا بلند آواز سے بات چیت کرنی ہو وہ اُس پر جا بیٹھا کرے۔

۲۹ھ ماہ ربیع الاوّل میں حضرت عثمان ذوالنورین رضؓ نے مسجد کی پُرانی عمارت کو ڈھید کر کے منقوش پتھروں سے تعمیر کی، اور ستون بھی پتھر کے بنوائے، اور چھت ساج کی لکڑی کا ڈالا، انہوں نے بھی جنوب، شمال اور مغرب کی طرف سے مسجد میں اضافہ کیا، محرم ۳۰ھ میں کام ختم ہوا۔

۸۸ھ میں خلیفہ ولید بن عبدالملک اموی کے حکم سے حضرت عمر بن عبدالعزیز عامل مدینہ نے مسجد کو فراخ کیا، پہلی عمارت کو گرا کر از سر نو پُرتکلف عمارت کی، دیواروں، ستونوں اور چھت کو منقش و مزخرف و مطلا کیا، اِس تعمیر کے

Marfat.com

واسطے چالیس معمار رومی اور چالیس قبطی قیصرِ روم نے بھیجے، اسی ہزار دینار اور چاندی کی زنجیریں اور چالیس ہزار مثقال سونا و دیگر سامان قیصر نے بھیجا، سب سے پہلے مسجد کا محراب اسی تعمیر میں بنا، مسجد کے چاروں کونوں پر چار مینار بھی بنوائے، اور سوائے حجرۂ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کے کہ وہ مدفن نبویؐ تھا دیگر امہات المومنین کے سب حجرے شہید کر کے مسجد میں داخل کئے گئے، طول قبلہ سے شمال تک دو سو گز، اور عرض مشرق سے مغرب تک ایک سو ستاسٹھ گز بنایا، ماسوا دوسری عمارت کے صرف قبلہ والی دیوار پر بہتر لیس ہزار دینار خرچ آئے، ۹۱ھ میں یہ کام ختم ہوا۔

۹۶ھ میں خلیفہ سلیمان بن عبدالملک اموی مدینہ منورہ آیا، وہاں باب السلام کے نزدیک اس کا جدی مکان یعنی دارِ مروان تھا، اس کے صحن خانہ میں ایک منارۂ مسجد کا سایہ پڑا، اس نے وہ منارہ گروا دیا، اسی کے عہد میں نماز جنازہ مسجد نبوی میں پڑھنی منع کی گئی۔

۱۶۱ھ میں خلیفہ ابوعبداللہ محمد المہدی بن المنصور عباسی نے دس ستونوں کا مقام شام کی طرف مسجد کو بڑھایا۔

۲۰۲ھ میں خلیفہ ابوالعباس عبداللہ المامون الرشید بن الہارون عباسی نے مسجد میں کچھ اضافہ کیا، اس کے بعد کسی نے کچھ زیادہ نہیں کیا۔

۸۸۸ھ میں ملک قایتبا شاہِ مصر نے جو ملوک ترکیہ سے تھا ازسرنو مسجد کو تعمیر کروایا، اور خدام درگاہِ اقدس و مسجد مقدس کے وظائف و اوقاف مقرر کئے اور روضہ شریف و مسجد کے فرش کو تبرکاً اسی خاکِ پاک سے رکھا۔[۹۵]

۱۲۶۰ھ کے حدود میں سلطان عبدالمجید خاں عثمانی نے مسجد نبوی اور حرم مدینہ شریف کی عمارات پر بہت روپیہ خرچ کیا، دیگر مقاماتِ مقدسہ کی بھی حفاظت کی۔[۹۶]

Marfat.com

واقعاتِ عظیمہ | مورخین نے واقعات مفصل لکھے ہیں، لیکن یہاں مختصر الفاظ میں چند ہائن واقعاتِ عظیمہ عجیبہ کا ذکر کیا جاتا ہے جن کا تعلق حرم شریف مدینہ طیبہ سے ہے، اور ان سے اعجاز نبوی ظاہر ہوتے ہیں۔

۶۳ھ ستائیسویں ذیحجہ روز چہارشنبہ کو واقعہ حرّہ پیش آیا، حرّہ ایک مقام کا نام ہے جو مدینہ منوّرہ سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے، جب اہل حرمین الشریفین زادہما اللہ شرفاً نے یزید بن معاویہؓ کی بیعت سے انکار کیا، تو اس نے ایک سخت دل شخص مسلم بن عقبہ کو بارہ ہزار شامیوں کے لشکر پر سپہ سالار کرکے مدینہ طیبہ پر چڑھائی کا حکم دیا، چنانچہ اُس نے تین روز تک حرم نبویؐ کی توہین میں کوئی دقیقہ نہ چھوڑا، مسجدِ نبوی میں گھوڑے دوڑائے، اور مابین قبر و منبر نبویؐ کے جس جگہ کا نام روضہ جنت ہے، اُس جگہ پر گھوڑوں کا لید و پیشاب کروایا، اور مدینہ شریف کے لوگوں کو تہ تیغ بیدریغ کیا، مقتولانِ حرّہ کا اندازہ یہ ہے، ایک ہزار سات سو صحابہ کرام مہاجرین و انصار و تابعین، اور دس ہزار مرد سوائے بچوں اور عورتوں کے، اور سات سو حاملانِ قرآن، اور ستانوے اہلِ قریش، حضرت سعید بن المسیبؒ فرماتے ہیں کہ واقعہ حرّہ میں میرے سوا کوئی شخص مسجد نبوی میں نہیں رہا تھا، تین روز تک کوئی آدمی مسجد میں نماز کیلئے نہیں آیا، میں پانچوں وقت حجرہ منوّرہ سے اذان و اقامت کی آواز سنتا تھا، اور اسی کے ساتھ نماز ادا کرتا تھا، تمامی لوگ مسجد میں آتے تو مجھے کہتے کہ یہ بڈھا دیوانہ یہاں کیا کر رہا ہے۔

۵۵۷ھ میں دو نصرانیوں نے بلباسِ مغربی حجاج آکر حجرہ شریفہ کے مغربی جانب ایک رباط (مسافرخانہ) سے سرنگ لگائی تاکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جسدِ اطہر نکال کر بے ادبی کریں، آپ ایک رات میں تین مرتبہ سلطان نورالدین سید محمود بن زنگی

Marfat.com

کو خواب میں ملے، اور اُن شخصوں کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ مجھے اِن کے شر سے
بچاؤ۔ سلطان مذکور بیس خواص کے ہمراہ سوار ہوکر سولہ دنوں میں تمام سے مدینہ طیبہ
پہنچا، جس رات وہ سرنگ جسدِ اطہر کے قریب پہنچی، اس رات کو بارش، رعد اور
برق وزلزلہ عظیم آیا، صبح کو سلطان مذکور وہاں پہنچا، اور پڑتال کے بعد اُن
دونو ملعونوں کو قتل کرکے آگ میں جلا دیا، اور حجرہ شریفہ کے گرد پانی تک
خندق کھود کر رصاص نداب (قلعی، رانگ) سے پُر کرکے بنیاد مستحکم کردی،
کہ اس کے بعد کسی کو ایسی مجال نہو۔

مؤرخ ابن النجار نے تاریخ بغداد میں لکھا ہے کہ امرائے عُبَیدیہ جو حکامِ مصر تھے، اور
ولایت حرمین الشریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً ان کے تصرف میں تھی، انہوں نے
بعض زنادقہ کے کہنے پر ارادہ کیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جسدِ اطہر معہ شیخین رضی اللہ
عنہما کے مصر منتقل کئے جاویں، جو اس دیار کی عظمت کا موجب ہو۔ اس خیال پر
عظیم الشان عمارت اور حظیرہ بلند مصر میں تعمیر کیا، اور ایک معتمد خاص ابو الفتوح نامی
کو مدینہ منورہ بھیجا تاکہ اجسادِ مبارکہ کو نکال کر مصر پہنچا دے، وہاں ایک قاری
نے یہ آیت شریف پڑھی الا تقاتلون قوماً نکثوا ایمانھم وھموا باخراج الرسو

وھم بدءوکم اول مرۃ اتخشونھم فاللہ احق ان تخشوہ ان کنتم مؤمنین
(التوبہ ع ۲) یعنی کیا تم ایسی قوم سے نہ لڑوگے جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑ دیا، اور
پیغمبر کے نکالنے کا قصد کیا، اور پہلے تم سے یہ کام شروع کر دیا، کیا تم اُن سے ڈرتے
ہو؟ اگر تم مومن ہو تو اللہ سے ڈرو۔ یہ سنتے ہی مدینہ طیبہ کے لوگوں نے چاہا کہ
ابو الفتوح کو قتل کر دیں، نیز اس رات ایسی قدر سخت آندھی آئی کہ اونٹ اور
گھوڑے گیند کی طرح اڑتے پھرتے تھے، آخر ابو الفتوح عذاب الٰہی سے گھبرا کر اس کا

Marfat.com

سے باز آیا۔

ریاض النضرہ اور وفاء الوفاء میں ہے کہ ایک مرتبہ روافضِ حلب بیشمار زر و مال اور تحف و ہدایا لیکر مدینہ منورہ آئے، اور وہاں کے امیر کے پیش کرکے اجازت لی کہ رات کو ہمارے لئے دروازہ روضہ شریف کھولا جائے، اور ہم اجسادِ شیخین رضؓ کو یہاں سے نکال کرلے جاویں، امیر مدینہ نے بطمع نفسانی اجازت دے دی، اور دربان کو حکم دیا کہ رات کو تمام دروازے ان کے لئے کھولے جاویں، اور ان کو کسی قسم کی رکاوٹ نہو، چنانچہ عشا کے بعد چالیس آدمی پھاوڑے اور کدال اور شمعیں لیکر ارادۂ حفر مزارات کے واسطے مسجد نبوی میں آئے، دربان گوشہ میں بیٹھ کر رونے لگا کہ یہ کیا واقعہ قیامت منظر ہونے لگا ہے؟ ابھی وہ روافض منبر شریف تک نہیں پہنچے تھے کہ عمود کے نزدیک جو زیادت عثمانی کے قریب ہے سب کے سب بمعہ اسباب و آلات زمین میں خسف ہوگئے۔ محب طبری نے یہ روایت ثقات سے نقل کی ہے۔

۶۵۴ھ سلخ جمادی الاول سے تیسری جمادی الآخر تک مدینہ طیبہ میں سخت زلزلے آتے رہے، ایک رات میں اٹھارہ مرتبہ جھٹکے آئے در و دیوار اکثر متزلزل ہوئے۔ تا آنکہ تیسری تاریخ ماہِ مذکور روز جمعہ کو بعد عشا کے ایک آگ ملک حجاز میں متصل مدینہ طیبہ کے نکلی، مانند بڑے شہر کی جس میں قلعہ اور برج اور کنگرے ہوں، طول اس کا بقدر بارہ میل، اور عرض بقدر چار میل، اور ارتفاع بقدر ڈیڑھ قامت آدمی کے، دریا کی طرح موجیں مارتی، اور سیلاب کی طرح چلتی، اور رعد کی طرح آواز کرتی تھی، یہ بات اس میں عجیب تھی کہ پتھروں کو جلا دیتی، اور پہاڑوں کو رانگ کی طرح گلا دیتی تھی، اور درختوں پر اس کا کچھ اثر نہیں پہنچتا تھا، اور اس کی روشنی نے عالم کو ایسا

Marfat.com

روشن کیا تھا کہ مدینے کے لوگ رات کو اس کی روشنی میں دن کی طرح کام کرتے تھے، اور نور اس آگ کا مکہ میں اور شہر بصرے اور تیما میں معاینہ کیا گیا، امام قسطلانیؒ نے کہ اسی زمانہ میں تھے اس آگ کے بیان میں ایک علٰحدہ کتاب تصنیف کی ہے، اور سب عجائب وغرائب حالات اس کے لکھے ہیں، اور لکھا ہے کہ ستائیسویں رجب سنہ مذکور کو وہ آگ فرو ہوئی، حضرت سید نورالدین علی الحسینی السمہودی نے کتاب خلاصۃ الوفا باخبار دار المصطفٰے میں اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے جذب القلوب الی دیار المحبوب میں اس کے حالات بیان کئے ہیں۔

۱۲۱۹ھ میں مسعود بن عبدالعزیز بن محمد بن مسعود نجدی نے جو محمد بن عبدالوہاب نجدی باطنی فرقہ وہابیہ کے پیروں سے تھا مدینہ منورہ پر حملہ کیا، اور چاہا کہ روضہ نبوی کو منہدم کرے، جتنے آدمی روضہ شریف پر چڑھے سب سرنگوں گر پڑے، اسی اثنا میں ایک آگ کا شعلہ ایسا نمودار ہوا جس نے بہتوں کو جلا دیا، جب روضہ شریف کا دروازہ کھولا تو ایک اژدہائے عظیم نمودار ہوا جس نے افواج وہابیہ کا تعاقب کیا، آخر بے ادبی کرنے سے باز رہے اور مدینہ طیبہ کو تسخیر کیا۔

۱۲۲۷ھ میں شاہ روم سلطان محمود خاں غازی نے محمد علی پاشا خدیو مصر کو فرمان بھیجا کہ وہابیہ کا تدارک کرو اس نے اپنے بیٹے طوسون کو لشکر جرار دے کر مدینہ منورہ بھیجا، اس وقت وہابیہ کا سپہ سالار عثمان مضایقی تھا، اس نے مدینہ شریف کے تمام دروازے بند کر دئیے، طوسون نے سرنگ لگانی شروع کی اتفاقاً ایک دیوار گر گئی اور لشکر اسلام اندر داخل ہو گیا، اور وہابیوں پر قیامت برپا کر دی، اور جو ان میں سے گرفتار ہوئے ان کے کان کتر دئیے، سپہ سالار موصوف بھاگ گیا۔

۱۲۲۸ھ

Marfat.com

۱۲۲۸ھ میں سپہ سالار عثمان مضایقی بھی گرفتار ہو کر قسطنطنیہ میں قتل کیا گیا۔
۱۲۲۹ھ میں امیر نجد مسعود بن عبدالعزیز فوت ہوا تو اس کا بیٹا عبداللہ جانشین ہوا، اور آخر کار وہ بھی حروب کثیر کے بعد محمد علی پاشا خدیو مصر کے دوسرے فرزند ابراہیم پاشا کے ہاتھوں
۱۲۳۳ھ ذیقعدہ میں شہر درعیہ پایۂ تخت وہابیہ فتح ہو کر گرفتار ہو گیا، اور
۱۲۳۴ھ میں بتاریخ انتیسویں محرم قسطنطنیہ باب ہمایوں پر قتل کیا گیا، اور وہابیہ کی قوت و دولت کا خاتمہ ہوا۔
۱۳۴۴ھ میں اسی نجدی خاندان میں سے سلطان عبدالعزیز ابن سعود نے حرمین الشریفین زادہما اللہ شرفاً وتکریماً پر قبضہ کر لیا ہے، اگرچہ اس نے بدوؤں کی ڈاکہ زنی اور معلمان و وکلا کی زیادتیوں کا خوب انسداد کیا ہے، راستے پر امن ہو گئے ہیں، مگر مقابر جنت البقیع و دیگر زیارات مقدسہ و آثار سلف کو مٹا کر عاشقان نبوی کی سخت دل آزاری کی ہے، تاجدار مدینہ کے گنبد خضرا پر تو کسی طرح کی جرأت نہیں کر سکا، لیکن صحابہ کبار و ائمہ اخیار و اہل بیت اطہار کے مقدس مزارات کو مسمار کر دیا ہے، اللہ تعالیٰ بحرمت سید الکونین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو راہ ہدایت نصیب فرماوے۔

سادات مدینہ منورہ زمانہ حاضرہ میں مدینہ طیبہ کے اندر سادات کرام کا ایک خاندان آباد ہے جس کا نام عطاس ہے تبرکاً ان میں سے ایک صاحب کا نسب نامہ لکھا جاتا ہے۔
حضرت سید احمد عطاس المدنی ادام اللہ برکاتہ بن سید عمر محضار بن سید سالم بن سید محمد بن سید عبدالقادر بن سید عبداللہ بن سید شیخان بن سید عبدالرحمن بن سید قطب الانفاس العالم النبراس سید عمر العطاس بن سید عبدالرحمن بن سید

Marfat.com

عقیل بن سید سالم بن عبداللہ بن سید عبدالرحمٰن بن سید عبداللہ بن سید عبدالرحمٰن السقاف بن سید محمد مولے الدویلہ بن سید علی بن سید علوی بن سید الفقیہ المقدم محمد بن سید علی بن سید محمد صاحب مرباط بن سید علی خالع قسم بن سید علوی بن سید محمد صاحب الصومعہ بن سید علوی صاحب السمل بن سید عبیداللہ بن سید المہاجر احمد بن سید عیسٰے بن سید محمد النقیب بن سید علی العریضی بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام علی زین العابدین بن امام حسین شہید کربلا بن سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہراء بنت سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

ہر چیز میں محمدی ظہور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد پاک انا من نور اللہ و المؤمنون من نوری سے ثابت ہوتا ہے کہ تمام موجودات میں آپ کا ہی ظہور ہے، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی مدارج النبوت جلد اوّل باب دوم میں تشہد میں یہا النبی پڑھنے کے متعلق لکھتے ہیں "ارباب تحقیق گفتہ اند ایں خطاب باعتبار سریان حقیقت محمدی ست در ذرائر موجودات وحضور او ست در باطن عبد" اور یہ بات علم الحساب کے طور پر بھی ظاہر ہے، جیسا کہ لکھا ہے، رباعی

محمد داں محیط ہر سمنی — مثمن کردہ کن تضعیف بر یا
دو اقرا شانزدہ دو طرح آنگہ — تو باقی را بدہ در چہل شش جا

یعنی اسم محمد جس کے اعداد علم الزبر کے حساب سے (۹۲) ہیں، ہر ایک اسم کو محیط ہے، اگر کسی نام سے اس کا ظہور چاہو تو اس کے اعداد کو آٹھ سے ضرب دو، حاصل ضرب کو دگنا کر دو، پھر اس میں دو اور جمع کر دو، پھر اس کو سو پر تقسیم کرو، جو باقی بچے اس کو چھیالیس سے ضرب دو تو وہ بانوے عدد ہو جائیں گے۔ مثلاً مولف کا

Marfat.com

نام شرافت ہے، جس کے اعداد (۹۸۱) ہیں، اِن کو آٹھ سے ضرب دی تو (۷۸۴۸) ہوئے، ان کو دُگنا کیا تو (۱۵۶۹۶) ہوئے، اِن میں دو اور جمع کئے تو (۱۵۶۹۸) ہوگئے، ان کو سولہ پر تقسیم کیا تو (۲) باقی بچے، ان کو چھتالیس سے ضرب دی تو (۹۲) ہوئے، جو اسم شریف محمدؐ کے اعداد ہیں۔

غرضیکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل و کمالات و اذکار و حالات و محامد و مناقبات کا کہاں تک ذکر کیا جائے لوکان البحر مداداً لکلمٰت ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمٰت ربی ولوجئنا بمثلہٖ مدداً۔

رُبَاعِیْ

یاصاحب الجمال ویاسیّد البشر — من وجهك المنیر لقد نوّر القمر

لایمکن الثناء کما کان حقّهٗ — بعد الله انت عظیم بلاخطر

صلی اللہ علی النبی الاقمی الابطحی وعلی آلہٖ واصحابہٖ واھلبیتہٖ اجمعین۔

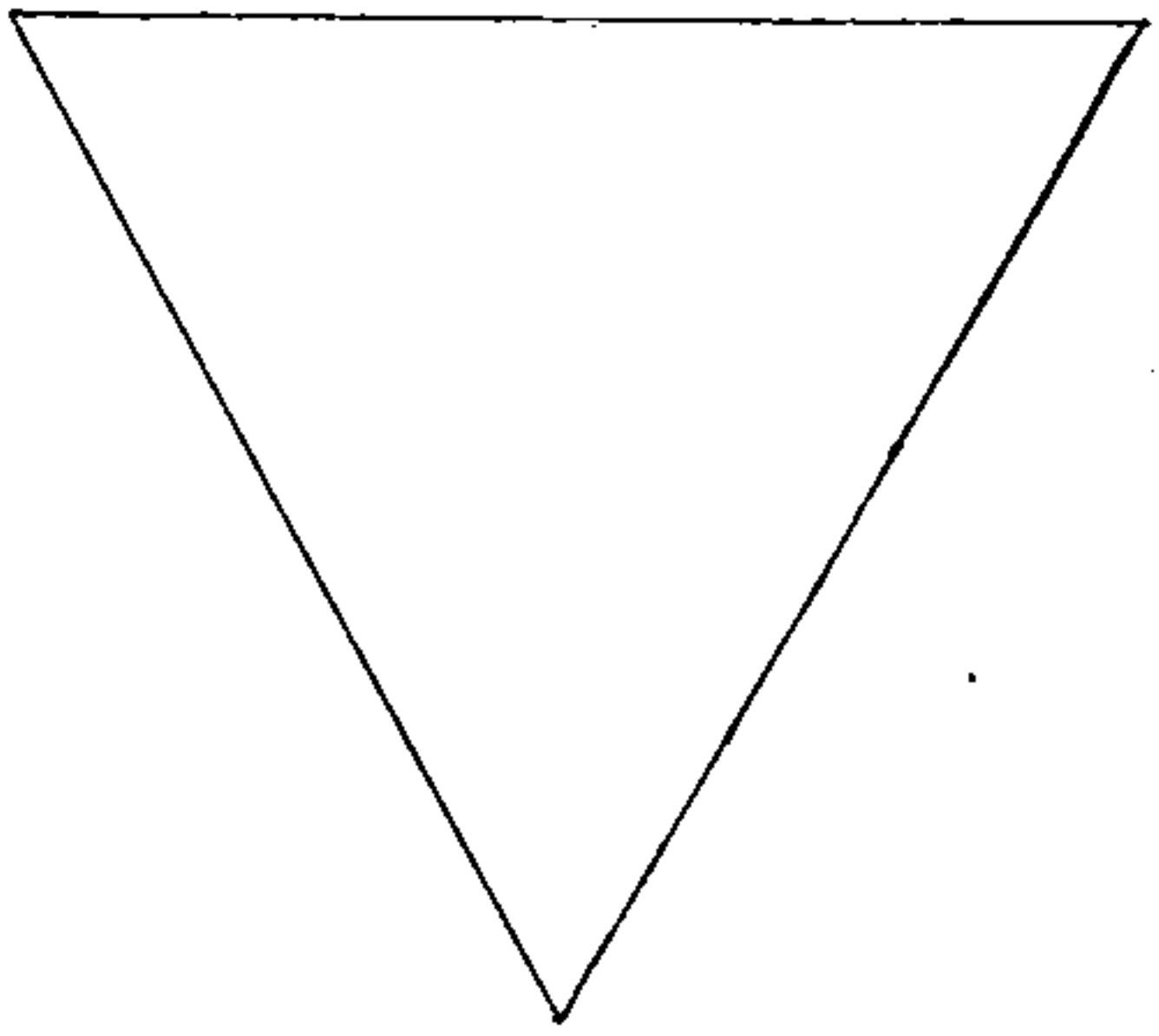

Marfat.com

فصل دوم

حالاتِ امیر المومنین حضرت علی المرتضےٰ کرم اللہ وجہہٗ

اوصافِ جمیلہ | دُرِّ دریائے کرامت، گوہر یکتائے سلامت، دیباچۂ عنوانِ محبت خواجۂ دیوانِ مودت، عندلیبِ گلستانِ فصاحت، طوطیٔ شکرستانِ ملاحت، چشم وچراغ عاشقان، شمع جمع عارفان، امامِ مظفر، شجاع غضنفر، والدِ شبیر وشبر، قاسمِ طوبےٰ وسقر، انزع البطین، اشرف المکین، اشجع المتین، عالم الامین، عارف المبین، ناصر المعین، سید المومنین، یعسوب المسلمین، مرکزِ دائرۂ وفا، گوہرِ معدنِ صفا، سلطان الاولیا، برہان الاتقیا، حضرت

علی المرتضےٰ صلوات اللہ وسلامہٗ علیہ وعلیٰ جمیع ائمۃ الھدیٰ۔

نام وکنیت | آپ کا نامِ نامی والدہ ماجدہ نے اسد رکھا، اور والد بزرگوار نے زید، مگر حضرت خاتم رسالت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کا نام علی رکھا، اور یہی مشہور عالم ہوا، کنیت مبارک ابوالحسن، ابوالتراب، لقب شریف مرتضےٰ، حیدر، اسد اللہ تھا۔

آپ کے القاب حدیثوں میں بکثرت آئے ہیں، آپ کے ننانوے نام بغرض فائدہ ارباب تصوف وسلوک آگے لکھے جاویں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

نسب نامہ پدری | حضرت علی المرتضےٰ کرم اللہ وجہہٗ بن ابوطالب عمران بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدالمناف القرشی۔ یعنی آپ حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقیقی چچا کے فرزند تھے۔

نسب نامہ مادری | آپ کی والدہ شریفہ کا نام فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبدالمناف تھا، یعنی ..

Marfat.com

تھا، یعنی آپ کے دادا و نانا حقیقی بھائی تھے۔

تاریخ ولادت آپ کی ولادت باسعادت بروز جمعہ بتاریخ سیزدہم ماہِ رجب المرجب عام الفیل سے تیس برس بعد ۵۹۹ء میں اندرون کعبہ مکرمہ ہوئی۔

نظم

پیش ازیں بیت المقدس قبلہ بود — خلقِ عالم سے نمود آنجا سجود
چوں تولد کرد در کعبہ علی — گشت کعبہ قبلہ از نصِ جلی
کعبہ زاں شد قبلۂ خلق از آلہ — کاندروزائید شاہِ دیں پناہ
جائے مولودش چو شد مسجودِ ما — پس چہ باشد قدرِ او پیشِ خدا
ایں اشارت بس بود از حق بتو — گر نہ فہمی تو میدانی و تو

تربیت جسوقت آپ پیدا ہوئے، حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو غسل دیا، اور نام رکھا، اور اپنا لعاب آپ کے منہ میں ڈالا، اور بچپن سے ہی آپ کو اپنی کفالت میں لے لیا، اور تربیت فرمائی، یہاں تک کہ جب خلعتِ نبوت عطا ہوا تو آپ ایمان لائے۔

اسلام میں سبقت جس روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت و رسالت عطا ہوئی، اُس کے دوسرے روز آپ ایمان لائے، چنانچہ خود فرماتے ہیں، بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاثنین واسلمت یوم الثلثاء۔ اور اوّل من اسلم من الصبیان آپ ہی ہیں۔

تکریم وجہ آپ نے تمام عمر بتوں کے آگے سر نہیں جھکایا، کیونکہ آپ بچپن میں ہی ایمان لائے تھے، چونکہ آپ کا جبہۂ مبارک کسی بت کے آگے نہیں جھکا، اسی واسطے سب لوگ آپ کو دعائے تکریم سے یاد کرتے، اور آپ کے نام نامی کے ساتھ کرم اللہ

Marfat.com

وجھہٗ بولتے ہیں۔ ؎

جان نثاری آپ ہر ایک کام میں حضرت خاتم رسالت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ممد ومعاون رہے، جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہجرت کا حکم ہوا، اور کفارِ قریش نے حضور علیہ السلام کے قتل کا ارادہ پختہ کر لیا، تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی چادر آپ کو عنایت فرمائی کہ تم یہ اوڑھ کر میرے بستر پر سو رہو، یہ لوگ تم کو کچھ ضرر نہ پہنچا سکیں گے، صبح سب کی امانتیں مالکوں کو پہنچا کر مدینہ چلے آنا، آپ حسب الارشاد نبوی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم وہاں اطمینان سے سو رہے، اور ایسی جان نثاری کا ثبوت دیا جو تاریخ اسلام میں ہمیشہ یادگار رہے گا ؎ حضرت امام محمد غزالیؒ احیاء العلوم میں لکھتے ہیں کہ یہ آیت شریف اُس وقت نازل ہوئی۔ ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ رءوف بالعباد (البقرۃ ع)

جہاد فی سبیل اللہ آپ غزوہ تبوک کے علاوہ تمام غزوات میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے، اور ایسی ایسی بہادریاں کیں کہ جن کے بیان سے زبان قلم قاصر ہے، اس غزوہ میں حضور علیہ السلام آپ کو اپنے اہل وعیال کی حفاظت کیلئے مدینہ طیبہ میں ہی چھوڑ گئے تھے۔ ؎

علامہ خاوند شاہ روضۃ الصفا میں لکھتے ہیں کہ آپ نے تمام عمر میں دس ہزار ایسے کفار وفساق کو قتل کیا ہے، جن کا قتل کرنا اسلام کے رو واجب تھا۔

غزوۂ بدر غزوہ بدر میں جو ۲ھ میں واقعہ ہوا آپ نے اکیس مشرکوں کو تہ تیغ کیا۔ ؎

غزوۂ اُحد غزوہ اُحد میں جو ۳ھ میں ہوا آپ نے کمال جوہر شجاعت دکھائے، ایسی شمشیر زنی کی کہ دشمنوں کی صفیں درہم برہم ہوگئیں، سات مشرکوں کو قتل کیا، اور ستر زخم آپ کو ہوئے۔ ؎

Marfat.com

صاحب درج الدرر نے لکھا ہے کہ بوقتِ جنگ غیب سے آواز آتی تھی لافتیٰ الاّ علیؓ لاسیف الاّ ذوالفقار۔

غزوۂ خندق غزوۂ خندق ۵ھ میں ہوا، عمرو بن عبدود کافر جو ہزار بہادروں کے برابر شمار کیا جاتا تھا، اور کسی کو اُس کے مقابلہ کی جرأت نہ ہو سکتی تھی، اُس کو آپ نے قتل کیا، اور اس کے بعد نوفل بن عبداللہ کو بھی قتل کیا، اسلام کو نمایاں فتح حاصل ہوئی، آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قتل علی لعمرو ابن عبد ود افضل من عبادۃ الثقلین۔

غزوۂ بنی قُریظہ غزوۂ بنی قریظہ بھی ۵ھ میں واقع ہوا، اِس غزوہ میں ایک دن کی لڑائی میں آپ نے اور حضرت زبیر بن العوام رضؓ نے بنو قریظہ کے سات سو یہود کو قتل کیا۔

غزوۂ خیبر غزوۂ خیبر ۷ھ میں جب کوشش کر کے اکثر صحابہ عاجز ہوئے، اور قلعہ فتح نہ ہوا، تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کل صبح کو میں علم لشکر ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اُس کے رسول کو دوست رکھتا ہے، اور اللہ و رسول اُس کو دوست رکھتے ہیں، اس کے ہاتھ سے قلعہ فتح ہو جاوے گا، تمام صحابہ رضؓ اس عطائے نبویؐ کے لئے مضطرب تھے، لیکن صبح کو علم لشکر آپ کو عطا ہوا آپ کا جاتے ہی مرحب پہلوان حاکم قلعہ سے مقابلہ ہوا، آپ نے اُس کو قتل کیا، اور قلعہ فتح ہو گیا۔

ابو رافع سے روایت ہے کہ آپ نے قلعہ خیبر کا ایک کیواڑ اکھاڑ کر بجائے ڈھال کے ہاتھ میں لے لیا تھا، اور مقاتلہ کے وقت تک برابر لئے رہے، پھر پھینک دیا، اور میں نے دیکھا کہ اُس کیواڑ کو آٹھ آدمی پلٹ نہ سکے، اور ابن عساکر کی روایت ہے

Marfat.com

کہ چالیس آدمی اٹھا نہ سکے۔ ۳۶۰۰۰

کتاب جنات الخلود میں ہے کہ زمانہ ہذا کے حساب سے چھتیس ہزار من اُس کا بوجھ تھا۔

علم بردار ہونا | اکثر غزوات میں حامل لوائے محمدیؐ آپ ہی رہے ہیں، حضرتؓ ابو سعید خدری رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

یا علی انت صاحب لوائی فی الدنیا والاخرۃ۔ ۳۴

تجہیز و تکفینِ نبویؐ | جب حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا سے انتقال فرمایا تو آپ نے حضرت عباس بن عبد المطلب اور فضل و قثم پسرانِ حضرت عباسؓ کی معیت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دیا، اور اپنے ہاتھوں لحد مبارک میں رکھا، اور اُس خزینہ برکات کو سپردِ خاک فرمایا۔ ۳۵

وزارتِ خلفائے ثلاثہؓ | حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے زمانۂ خلافت میں بھی آپ ان کے مشیر و مددگار رہے، اُن کی خلافت میں سوائے آپ کے مشورہ کے کوئی کام سرانجام نہیں ہوتا تھا، حضرت عمر فاروقؓ خلیفہ ثانی اکثر فرمایا کرتے لولا علی لھلك عمر۔ یحییٰ بن عقیلؓ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمرؓ حضرت امیرؓ سے کچھ پوچھتے اور ان کے جواب باصواب سے خوش ہوتے تو فرماتے لا ابقانی اللہ بعدك یا علی۔ ۳۷

خلافتِ نبویؐ

جب حضرت امیر المؤمنین عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ خلیفہ ثالث شہید ہوئے تو ان کی شہادت پر تمام صحابہ کرامؓ کے اجماع سے بروز شنبہ بتاریخ تیرہویں ذیحجہ ۳۵ھ زینت بخش مسندِ خلافتِ راشدہ ہوئے، اور سب نے آپ کے دستِ

Marfat.com

حق پرست بیعت کی، آپ کے عہدِ خلافت میں باغیوں نے شورشیں کیں، اس لئے آپ کا زمانہ انہیں کی سرکوبیوں میں گذرا۔

جنگِ جمل | ماہِ جمادی الآخر ۳۶ھ کو جنگِ جمل پیش آیا، اس میں حضرت امیر رض کے لشکر کی تعداد بیس ہزار (۲۰۰۰۰) تھی، اور حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رض اور حضرت طلحہ رض وحضرت زبیر رض کے لشکر کی تعداد تیس ہزار (۳۰۰۰۰) تھی، مسئلہ قصاص حضرت عثمان رض درپیش تھا، قاتلانِ عثمان رض دو ہزار (۲۰۰۰) کس حضرت امیر رض کے لشکر میں گھسے ہوئے تھے، جن کا رئیس عبداللہ بن سبا المشہور ابن السوداء تھا، ابھی تحقیقِ مسئلہ ہو رہی تھی، اور دونو افواج میں صلح کی تجویزیں ہو رہی تھیں بلکہ صلح ہو چکی تھی کہ رات کو اچانک انہیں لوگوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رض کے لشکر پر شبخون مارا، اور لڑائی شروع ہو گئی، جس میں آپ کی طرف سے ایک ہزار ستر (۱۰۷۰) آدمی قتل ہوئے۔ اور حضرت عائشہ صدیقہ رض کے لشکر سے سترہ ہزار سات سو نوے (۱۷۷۹۰) آدمی مقتول ہوئے۔ فتح حضرت امیر رض کے نام ہوئی۔

جنگِ صفین | ۳۷ھ میں جنگِ صفین پیش آیا، اس میں ایک طرف حضرت امیر رض اور دوسری طرف حضرت معاویہ رض امیر شام تھے، دریائے فرات کے کنارہ پر دونو لشکر جمع ہوئے، حضرت امیر کا لشکر نوے ہزار (۹۰۰۰۰) تھا، مسئلہ بظاہر قصاصِ عثمان رض کا تھا لیکن درحقیقت حضرت معاویہ رض خود خلافت حاصل کرنی چاہتے تھے، ایک سو دس (۱۱۰) دن تک مقامِ صفین میں آپ کا قیام رہا، بقولِ علامہ مسعودی رح ستر لڑائیاں پیش آئیں، اس تمام لڑائی میں جو صفین کے نام سے مشہور ہے واقعہ لیلۃ الہریر نہایت ہی حیرتناک ہے، اس رات میں حضرت امیر رض جب کسی کو قتل کرتے تو آواز بلند تکبیر کہتے تھے، شمار کیا گیا تو آپ نے پانچسو تیس (۵۳۰) تکبیریں پانچسو تیس آدمیوں کے

Marfat.com

قتل کرنے پر کہیں، لوگ اس رات سیل کی طرح موج زن تھے، جب صبح ہوئی مقتولوں کی تعداد تیس ہزار سے تجاوز کر گئی تھی، یہ شب جمعہ تھی۔

حضرت معاویہؓ نے جب دیکھا کہ حضرت امیرؓ کی فتح ہو رہی ہے، تو قرآن مجید نیزوں پر لٹکا کر عَلَم کر دئے، اور کہا کہ یہ ہمارے تمہارے درمیان حکم ہے، ہر چند حضرت امیرؓ نے کہا کہ یہ معاویہؓ کی چالبازی ہے۔ مگر لشکر نے قرآن مجید کی عزت کے باعث جنگ موقوف کر دیا، القصہ بروز چہار شنبہ تیرہویں صفر ۳۷ھ کو عہدنامہ لکھا گیا، حضرت ابو موسےٰ اشعریؓ اور حضرت عمرو بن عاصؓ حکم مقرر ہوئے کہ جو کچھ یہ فیصلہ دیں دونو طرفوں کو منظور ہوگا، اور مقام جلسہ دومۃ الجندل قرار پایا، آخر عمرو بن عاصؓ نے طرفداری سے کام لیا، جس سے بجائے صلح کے نزاع بڑھ گئی۔

جنگ نہروان حضرت امیرؓ کے گروہ میں سے ایک فریق آپ سے علیحدہ ہو گیا وہ کہنے لگے کہ اگر حضرت امیرؓ حق پر ہوتے تو سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی دوسرے کو باہم حکم مقرر نہ کرتے، کیونکہ اللہ کریم کا ارشاد ہے ان الحکم الا للہ۔ اس گروہ کا نام خوارج ہوا کیونکہ وہ جماعت حقہ سے خارج ہو گئے، ۳۸ھ میں بمقام نہروان اُن کے ساتھ مقابلہ ہوا، جس میں وہ سارا لشکر جو چار ہزار کی تعداد میں تھا مارا گیا، اُن میں سے صرف سات آدمی بچے، جو خراسان و یمن کی طرف فرار ہو گئے، اور حضرت امیرؓ کے لشکر سے صرف سات آدمی شہید ہوئے۔

سندھ پر پہلا حملہ ۳۸ھ کے اخیر میں تغار بن صغیر حدودِ ہند پر فوج کشی کرنیکے لئے مامور کئے گئے، اُن کے ہمراہ نامور اور شریف عربوں کی ایک منتخب اور بہادر جماعت تھی، جس میں حارث بن مرہ عبدی بھی تھے جو نہایت تجربہ کار اور سربرآوردہ لوگوں میں سے تھے۔

Marfat.com

میں سے تھے ، اس فوج نے اپنے ضروری سامان فراہم کرکے بہج اور کوہ پایہ کے راستے سے ہندوستان کی طرف کوچ کیا ، اور یہ لوگ کامیابی کے پھریرے اڑاتے ہوئے کوہستانِ قیقان پر جاکر حملہ آور ہوئے ، یہاں دشمنوں سے ایک سخت مقابلہ کی نوبت آئی ، اس لئے تقریباً بیس ہزار قیقانی کوہستانیوں کی فوج اُن کی مزاحم ہوئی ، جس نے تمام درّوں اور راستوں کو روک لیا ، عربوں نے اپنے حملے میں اس زور سے نعرۂ تکبیر بلند کیا کہ غیر معمولی اور ہیبتناک آواز پہاڑوں میں گونج اٹھی ، اور قیقانیوں کے کلیجے دہل گئے ، بعض تو گھبراکر مسلمانوں کے پاس خود بخود چلے آئے اور مسلمان ہوگئے ، اور باقی ماندہ لوگوں نے راہِ فرار اختیار کی ، اس طرح غلبہ حاصل کرکے مسلمانوں نے اچھی طرح مال غنیمت لوٹا ، اور خوب کامیاب ہوکر واپس آئے ۔

علوم

حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے انا مدینۃ العلم وعلی بابھا یعنی میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے ، اور دوسری جگہ اسطرح آیا ہے ، انا دار الحکمۃ وعلی بابھا یعنی میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے ، تو اس سے ثابت ہوا کہ تمام علوم ظاہری و باطنی ، معقول و منقول بلکہ تمام علوم نبوی جو ما کان وما یکون کو محیط ہیں سب آپ کے سینہ فیض خزینہ میں تھے ، بلکہ دنیا میں اکثر علوم آپ کے ذریعہ سے ہی رائج ہوئے ۔

علم قرآن آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں ہی قرآن مجید حفظ کرلیا تھا ، اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سنا دیا تھا ، بلکہ آپ کو جامع القرآن

Marfat.com

ہونے کا فخر بھی حاصل ہے، حافظ جلال الدین سیوطی رح تاریخ الخلفا میں لکھتے ہیں۔ انّ علیّا احد من جمع القرآن وعرضہٗ علیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔
آپ کے فرزند ارجمند حضرت محمد حنفیہؒ کہتے ہیں کہ آیت شریف ومن عندہٗ علم الکتٰب۔ (الرعد ع ۲) سے مراد حضرت امیر رض ہیں۔

علمِ کتبِ سماوی آپ نے فرمایا ہے کہ اگر میرے لئے مسند بچھائی جائے، اور میں اُس پر بیٹھوں تو اہلِ توریت کے لئے اُن کی توریت سے، اور اہلِ انجیل کے لئے ان کی انجیل سے، اور اہلِ زبور کے لئے ان کی زبور سے، اور اہلِ قرآن کے لئے ان کے قرآن سے حکم کروں۔

علمِ تفسیر حضرت عبداللہ بن عباس رض کہتے ہیں کہ جب ہم کو حضرت امیر رض سے کوئی بات ثابت ہو جاتی ہے، تو پھر کسی سے پوچھنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔
حضرت عبداللہ بن عباس رض کہتے ہیں کہ ایک رات حضرت امیر رض بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی ب کے نقطہ کی شرح فرمانے لگے تو صبح ہو گئی، مگر وہ تفسیر پوری نہ ہوئی۔
مجھے اپنی جان اُن کے پاس مثل ایک فوارے کی معلوم ہوتی تھی بحر زخار کے مقابلہ میں۔
حضرت ابو الطفیل رض کہتے ہیں کہ میں حضرت امیر رض کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ فرما رہے تھے کہ مجھ سے پوچھو، خدا کی قسم ہے کہ تم مجھکو کوئی بات نہیں پوچھو گے کہ میں تم کو اس کی خبر نہیں دوں گا، مجھ سے کتاب اللہ کی نسبت پوچھو، خدا کی قسم کوئی آیت ایسی نہیں ہے کہ میں اس کو جانتا نہ ہوں کہ رات میں نازل ہوئی یا دن میں، زمین ہموار میں نازل ہوئی یا پہاڑ پر۔
اہلِ تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رض رئیس المفسرین اور ترجمان القرآن شمار ہوتے ہیں اور وہ حضور کے شاگردِ رشید تھے، اور اُن سے آگے سعید بن جبیر رض روایت کرتے ہیں۔

علمِ قرائت اِس امر پر تمام اہلِ سیر کا اتفاق ہے کہ حضرت امیر رض نے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ

Marfat.com

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہدِ مبارک میں تمام قرآن مجید حفظ کرکے باتجوید ان کو سنا دیا تھا۔

نیز حضرت امیر رضؓ نے اس علم کی تعریف میں فرمایا ہے ھو حفظ الوقوف وبیان الحروف یعنی ترتیل سے مراد وقفوں کا محفوظ رکھنا، اور حروف کا ادا کرنا ہے۔

تمام ائمہ قرأت مثل ابوعمرو ابن العلاء، اور عاصم بن ابی النجود وغیرہما کے ابوعبدالرحمٰن السلمی القاری رضؓ کے شاگرد ہیں، اور انہیں سے سند حاصل کرتے ہیں، اور وہ حضرت امیر رضؓ کے شاگردِ ارشد تھے۔

علم حدیث اکثر کہا گیا ہے کہ حضرت امیر رضؓ کی مرویات بہ نسبت دیگر صحابہ کرام خصوصاً خلفائے ثلاثہ رضؓ کے کم ہیں، جن کی تعداد پانچسو چھیاسی (۵۸۶) حدیثوں کے قریب ہے، جن میں سے بتیس (۳۲) حدیثوں پر بخاریؒ و مسلم رضؓ نے اتفاق کیا ہے، اور نو حدیثیں بخاری رضؓ علٰحدہ لایا ہے، اور پندرہ (۱۵) مسلمؒ علٰحدہ لایا ہے، لیکن علامہ ابن حجر صواعق محرقہ میں، اور شیخ علی المتقی کنز العمال میں لکھتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت امیر رضؓ سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ آپ بہ نسبت دوسرے صحابہ رضؓ کے حدیث کی روایت بہت زیادہ کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میرا یہ حال تھا کہ میں جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کرتا تھا تو مجھ سے بیان فرمایا کرتے تھے اور جب میں چپ رہتا تھا تو خود ابتدا فرماتے تھے۔

علم فقہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اقضی امتی علی ابن ابی طالب یعنی میری امت میں سب سے زیادہ قضا کا مستحق علی رضؓ ہے۔ اسی لئے حضور علیہ السلام کی زندگی میں منصب قضا حضرت امیر رضؓ کی ذات بابرکات کے ساتھ تعلق رکھتا تھا۔

Marfat.com

حضرت عمر فاروق رض فرماتے کوئی شخص مسجد میں فتوٰے نہ دے جبکہ حضرت امیرؓ موجود ہوں۔ ؎

فقہ صحابہ کرام رض کے متعلق مسروق رض سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رض کو سونگھا، پس مجھے معلوم ہوا کہ ان کا علم حضرت عمر رض، حضرت عبداللہ بن مسعود رض، حضرت ابوالدرداء رض، حضرت معاذ بن جبل رض، حضرت زید بن ثابت رض، حضرت علی ابن ابیطالب رض کی طرف منتہی ہوتا ہے، پھر میں نے ان چھ یوں کو سونگھا تو مجھے معلوم ہوا کہ ان کا علم دو آدمیوں یعنی حضرت علی رض اور حضرت عبداللہ بن مسعود رض کی طرف منتہی ہوتا ہے، پھر میں نے ان دونو کو سونگھا تو معلوم ہوا کہ حضرت علی رض حضرت عبداللہ رض پر فضیلت رکھتے ہیں ؎

ائمہ اربعہ میں سے دو شخصوں کی طرف فقہ کا استناد کیا جاتا ہے اوّل امام اعظم حضرت ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رض دوم حضرت امام مالک بن انس اصبحی رض۔

۱ - امام ابوحنیفہ رض نے علم فقہ امام محمد باقر رض اور امام جعفر صادق رض سے حاصل کیا ہے، چنانچہ حافظ ذہبی رح طبقات الحفاظ میں لکھتے ہیں، روی عنہ ابنہ جعفر الصادق وحماد وزاعی والزہری وابوحنیفۃ اور یہ ظاہر ہے کہ امام محمد باقر رض نے وراثتاً اپنے آبا واجداد سے سیکھا تھا،

اور خود امام ابوحنیفہ رض کا قول ہے لولا السنتان لھلک النعمان یعنی اگر میں دو سال امام جعفر صادق رض کی خدمت میں نہ رہتا تو ہلاک ہوجاتا۔

۲ - امام مالک رض فقہ میں ربیعۃ الرای رح کے شاگرد تھے، اور انہوں نے علم فقہ و حدیث عکرمہ رض سے حاصل کیا ہے، اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے تلمذ پایا ہے، اور وہ حضرت امیر رض کے تلامذہ سے ہیں۔

۳ - امام شافعی رح

Marfat.com

۳ - امام شافعی رح کے فقہ میں دو سلسلے ہیں، ایک تو یہ کہ وہ امام محمد بن حسن شیبانی رح کے شاگرد تھے، اور انہوں نے امام ابوحنیفہ سے تلمذ کیا ہے، اس وجہ سے یہ سلسلہ امام محمد باقر رح اور امام جعفر صادق رح کی طرف منتہی ہوتا ہے، دوسرا سلسلہ یہ کہ امام شافعی رح امام مالک رح کے شاگرد تھے، اور ان کا سلسلہ تلمذ اوپر بیان ہو چکا ہے۔

۴ - امام احمد حنبل رح بھی فقہ میں امام شافعی رح کے شاگرد ہیں، اس لئے ان کا سلسلہ شاگردی بھی حضرت امیر رح کی طرف منتہی ہوتا ہے۔

مسائل فقہ ۱ - ابی حزن بن ابی الاسود رح سے روایت ہے کہ حضرت عمر رض نے ایک عورت کے رجم کا ارادہ کیا، جو نکاح کے چھ مہینے بعد بچہ جنی تھی، پس حضرت امیر رض نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حملہ وفصالہ ثلثون شھرًا (الاحقاف ع ۲) یعنی بچہ کا حمل اور دودھ چھڑانا تیس مہینوں کے بعد ہے، اور پھر دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے وفصالہ فی عامین (لقمان ع ۲) یعنی بچہ کا دودھ چھڑانا دو برس کے بعد ہے، پس حمل کی مدت چھ مہینے ہوئی، اور دودھ چھڑانے کی دو برس، پس حضرت عمر رض نے اس کے رجم کرنے کو چھوڑ دیا، اور فرمایا لولا علی لھلک عمر۔

۲ - حسین معتمر رح سے روایت ہے کہ دو آدمی ایک عورت کے پاس آئے، اور اس کے پاس سو دینار امانت رکھے، اور کہا کہ جب تک ہم دونو نہ آویں نہ دینا، ایک سال گذرنے پر ان میں سے ایک آیا اور کہا کہ میرا ساتھی مر گیا ہے وہ دینار مجھے دے دو، اس عورت نے پس و پیش کرنے کے بعد آخر دینار اس کو دے دئے، پھر سال گذرنے پر وہ دوسرا آگیا، اور دینار مانگے، اس عورت نے کہا کہ تیرا ساتھی کہتا تھا کہ تم مر گئے ہو اس لئے وہ لے گیا ہے، دونو میں جھگڑا

Marfat.com

ہونے لگا ۔ یہاں تک کہ حضرت عمرؓ کے پیش ہوا ، وہ عورت کے خلاف فیصلہ کرنا چاہتے تھے کہ عورت نے کہا میں خدا کی قسم تم کو دلاتی ہوں کہ ہمارا مقدمہ حضرت امیرؓ کے پاس بھیجدو ، چنانچہ حضرت عمرؓ نے ایسا ہی کیا ، جب حضرت امیرؓ نے واقعہ سنا تو سمجھ گئے کہ یہ ان مردوں کی جعلسازی ہے ، اس شخص سے فرمایا کہ تم نے یہی وعدہ کیا تھا کہ جب تک ہم دونو ساتھی نہ آویں کسی ایک کو نہ دینا ، اس نے کہا ہاں ، تو حضرت امیرؓ نے فرمایا کہ تمہارا مال میرے پاس ہے ، جاؤ اپنے ساتھی کو لے آؤ ، اور اپنا مال لے جاؤ ۔

۳ - مروی ہے کہ ایک مرد نے ایک مخنث کے ساتھ عقد کیا ، اور اس مخنث کے دو عضو مخصوص تھے ، ایک مثل مرد کے ، اور ایک مثل عورت کے ، اور اس کے مہر میں لونڈی دی ، اور پھر اس مخنث کے ساتھ مثل عورت کے صحبت کی ، مخنث کو حمل ہو گیا ، اور لڑکا پیدا ہوا ، بعد اس کے مخنث نے اس لونڈی کے ساتھ صحبت کی ، جو اس کو مہر میں ملی تھی ، پس اس لونڈی کو حمل رہ گیا اور لڑکا پیدا ہوا ، یہ خبر مشہور ہوئی آپ نے مخنث کا حال پوچھا معلوم ہوا کہ اس کو عورتوں کی طرح حیض بھی آتا ہے ، جب مرد اس سے صحبت کرتا ہے تو اس کے دونو مقام سے منی نکلتی ہے ، اور وہ خود بھی حاملہ ہوتا ہے ، اور اس سے عورت بھی حاملہ ہوتی ہے ، پس لوگ حیران رہ گئے کہ وہ مردوں میں سے شمار کیا جاوے یا عورتوں سے ، پس حضرت امیرؓ نے اپنے دو غلاموں کو طلب فرمایا اور حکم کیا کہ جاکر اس مخنث کی دونو طرف کی پسلیاں شمار کریں ، اگر برابر ہوں تو وہ عورت ہے ۔ اور اگر بائیں طرف سے ایک پسلی دائیں سے کم ہوں تو مرد ہے ، چنانچہ انہوں نے جاکر شمار کیا تو بائیں طرف کی ایک پسلی کم نکلی ، انہوں نے حضور کے روبرو اس بات کی گواہی دی تو آپ نے حکم دیا کہ وہ مخنث

Marfat.com

کہ وہ مخنث مرد ہے، اور اس کو شوہر سے علیحدہ کروا دیا، دلیل اس کی یہ کہ حضرت حوا رض حضرت آدم علیہ السلام کی بائیں پسلی سے پیدا ہوئی تھیں، اس لئے مرد کی بائیں پسلی کم ہوتی ہے ؎

فقیر شرافت عفی عنہ کہتا ہے کہ میں نے بچشم خود ۱۳۴۴ھ کی نمائش میں جو شاہی مسجد لاہور کے شمالی طرف پریڈ کے میدان میں لگی تھی ایک ساڑھے سات سال عمر کا بنگالی بچہ ایسا مخنث دیکھا تھا جس کی تین ٹانگیں تھیں، درمیانی ٹانگ ٹخنوں تک تھی، پنجہ و کفِ پا وایڑی وغیرہ سب کچھ تھا لیکن بیچ میں گھٹنا نہ تھا، زمین پر کھڑا ہونے کے وقت وہ پاؤں زمین سے قدرے اونچا رہتا تھا، درمیانی ٹانگ کے دائیں طرف اُس کو مرد کا نشان تھا، اور بائیں طرف عورت کا نشان تھا، خلائق کثیر نے معائنہ کیا فتبارك الله احسن الخالقين۔

علمِ فرائض حضرت عبداللہ بن مسعود رض کہا کرتے تھے کہ مدینہ منورہ کے لوگوں میں حضرت علی ابن ابیطالب رض سب سے زیادہ علمِ فرائض کے جاننے والے ہیں۔

حضرت مغیرہ رض کہتے ہیں کہ صحابہ رض میں سے کوئی زیادہ قوی قول والا حضرت علی رض سے نہیں، حالانکہ مغیرہ خود بھی صاحبِ فرائض تھے ؎

مسئلہ منبریہ ایک دن آپ کوفہ کے منبر پر تشریف فرما تھے، کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا یا امیر المؤمنین! میری لڑکی کا خاوند مر گیا ہے، اور اس کا ترکہ میں آٹھواں حصہ ہے، اور میرے داماد کے وارث اُس کو نواں حصہ دیتے ہیں، میں آپ سے انصاف کا خواہاں ہوں، حضور نے فرمایا تیرا داماد دو بیٹیاں چھوڑ مرا ہے؟ اُس نے کہا ہاں، آپ نے فرمایا اُس کے ماں باپ بھی زندہ ہیں؟ اُس نے تسلیم کیا، آپ نے فرمایا کہ تیری لڑکی کا آٹھواں حصہ اب نواں حصہ ہو گیا ہے، پس تو ان سے

Marfat.com

زیادہ مت طلب کر۔"

حضرت امام جعفر صادق رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضؓ کی خلافت کے وقت لوگ ایک لڑکے کو لائے جس کے دو سر اور دو پیٹ اور چار ہاتھ اور دو پاؤں اور ایک قبل اور ایک دبر تھی، حضرت عمر رضؓ نے ایک ایسا انسان دیکھا کہ کبھی نہ دیکھا تھا، سر سے ناف تک تو وہ دو انسان تھے، اور ناف سے نیچے تک ایک تھا، حضرت عمر رضؓ اس کو ورثہ دینے میں حیران رہ گئے کہ آیا اس کو ایک کا ورثہ دیا جائے یا دو وارثوں کا حقدار سمجھا جائے، پس اس کو حضرت امیر رضؓ کی خدمت میں فیصلہ کے لئے بھیجدیا، آپ نے دیکھکر فرمایا جب یہ سو جائے تو تم لوگ چلاؤ اگر اس کے دونو سر ایک ہی دفعہ ہلیں تو سمجھ لو کہ یہ لڑکا ایک ہے، اور اگر ایک جنبش کرے اور دوسرا نہ کرے تو سمجھ لو کہ دو ہیں، پس حضرت عمر رضؓ کہنے لگے کہ اے ابوالحسن! خدا مجھے تیرے بعد زندہ نہ رکھے۔"

مسئلہ وراثتِ خنثیٰ | ایک مرتبہ امیر معاویہ رضؓ کے پاس خنثیٰ کی میراث کا مسئلہ پیش ہوا، انہوں نے جواب سے مجبور ہو کر حضرت امیر رضؓ کی طرف لکھ بھیجا، آپ نے جواب لکھا کہ اس کے بول کی رو سے اس کو میراث ملے گی، یعنی اگر عورت کی طرح پیشاب کرتا ہے تو عورت کی میراث پائے گا، اور اگر مرد جیسا پیشاب کرتا ہے تو مرد کا ترکہ پائے گا۔"

علمِ کلام | یہ علم جس کو علمِ الٰہی اور عقائد متاخرین کی اصطلاح میں علمِ کلام کہتے ہیں، بعد تفسیر و حدیث کے اس کا رتبہ نہایت عالی ہے، کیونکہ اس میں توحید اور نبوت اور احوالِ معاد سے بحث ہوتی ہے، اور قضا و قدر کے اسرار و غوامض بیان کئے جاتے ہیں، اس کے نکات جسقدر حضرت امیر رضؓ کے خطبات میں موجود ہیں وہ کسی

Marfat.com

ہیں وہ کسی کے کلام میں نہیں ۔

توحید وصفات کے بیان میں آپ بہت فصیح اللسان تھے ، یہ بیان آپ کے خطبات میں ملتا ہے ، اور کبار صحابہ رض میں آپ اس بیان میں یکتا ہیں ، توحید وصفات کے باب میں آپ پہلے متکلم ہیں ، آپ اس بیان میں انبیاء علیہم السلام کے طریقہ سے بالکل باہر نہیں ہوئے ، متاخرین بھی اس رنگ پر چلے ، لیکن دائیں بائیں ہو گئے ۔ متکلمین کے جتنے فرقے ہیں وہ سب حضرت امیر رض کی طرف منتہی ہوتے ہیں ۔

سب سے پہلا فرقہ جس نے سب سے پہلے اس علم میں شہرت پائی معتزلہ کا ہے ، اس کا بانی واصل بن عطاء ہے جس نے ابو ہاشم عبداللہ سے تعلیم پائی ، اور اس نے اس علم کو اپنے والد محمد حنفیہ رض سے سیکھا ، اور ان کو جو کچھ فیضان حاصل ہوا ہے اپنے والد بزرگوار حضرت امیر رض سے ہوا ہے ۔

دوسرا فرقہ جس نے معتزلہ کے بعد اس علم میں کمال حاصل کیا ہے وہ اشعریہ کہلاتا ہے ، جو امام ابوالحسن علی ابن ابی بشر الاشعری رح کی طرف منسوب ہے ، اور وہ امام ابوعلی جبائی رح کے تلامذہ میں سے ہیں جو مشائخ فرقہ معتزلہ میں سے تھے ، اور اس فرقہ کا انتساب حضرت امیر رض کی طرف اوپر ثابت ہو چکا ہے ۔

تیسرا فرقہ متکلمین کا زیدیہ ہے جو امامیہ کی شاخ ہے ، اور امامیہ کا انتساب حضرت امیر رض کی طرف ظاہر ہے ۔

چوتھا فرقہ متکلمین سے خوارج کا ہے ، جو حضرت امیر رض کے دشمن ہیں ، تاریخ کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ خوارج کے اکابر وہی لوگ تھے ، جو ابتدا میں حضرت امیر رض سے تعلیم پاتے رہے ۔

مسئلہ توحید یہاں چند کلمات حضرت امیر رض کے تیمناً نقل کئے جاتے ہیں ، جنسے

Marfat.com

معلوم ہو سکتا ہے کہ افلاطون الٰہی اور ارسطو نے بھی باوجود اس قدر علم و فضل کے کبھی ایسے نازک و پیچیدہ مسئلہ توحید کو ایسے باریک الفاظ میں بیان نہیں کیا۔

قال لهٗ بعض من حضر لدیه متیٰ کان ربنا فقال لهٗ لم یکن ثم کان، هو کائن بلا کیف، یکون بلا کینونة، کان لم یزل قبل القبل، وبعد البعد بلا غایة ولا منتهیٰ الیه، انقطعت دونه الغایات فهو غایة کل غایة، وعلم کل شئ علمًا۔ یعنی سوال کیا کسی نے یا امیر المومنین! کب سے تھا رب ہمارا؟ فرمایا کیا وہ نہیں تھا کہ پھر ہو گیا؟ وہ ہمیشہ سے تھا، اور بغیر کسی کیفیت کے تھا، اور وہ تھا بلا ہونے کے، وہ ہمیشہ سے تھا، سب پہلوں سے پہلا، اور سب پچھلوں سے پچھلا، بغیر نہایت کے اس کی انتہا نہیں، اس کی طرف نہایات کا انقطاع ہوتا ہے، وہ ہر نہایت کا نہایت ہے، اپنے علم کی وجہ سے ہر شے کو لیا ہوا ہے۔[۵]

علم تصوف اس علم کا ماخذ و سرچشمہ بھی آپ ہی ہیں۔

خواجہ محمد پارسا رح لکھتے ہیں کہ فرمایا حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رح نے کہ ہمارا پیش رو اس امر تصوف میں کہ جس نے اشارہ کیا ہے طرف اس شے کی جو دلوں میں آکر متضمن ہوتی ہے، اور جس نے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس کے حقایق کی طرف ایما کیا ہے وہ حضرت علی ابن ابی طالبؓ ہیں۔[۶]

اور پھر خواجہ پارسا رح اسی رسالہ فصل الخطاب کے دوسرے مقام میں لکھتے ہیں کہ اگر امیر المومنین حضرت علی ابن ابیطالب رض اپنے غزوات سے فارغ ہوتے تو ان سے ہمارے لئے اس علم حقایق و تصوف کے متعلق وہ باتیں نقل کی جاتیں کہ دل جس کے متحمل نہ ہو سکتے۔

حضرت سید الطائفہ رح فرماتے ہیں کہ ہمارے پیر اصول و بلا میں حضرت امیر رض ہیں۔[۷]

Marfat.com

سلاسلِ اربعہ تصوف قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ، نقشبندیہ آپ کی طرف منتہی ہوتے ہیں پہلے تینوں سلسلے تو باتفاقِ جمہور حضرت خواجہ حسن بصری رض کو مل کر حضرت امیر رض کو ملتے ہیں۔ اور نقشبندیہ کا اتصال بھی سلسلہ جنیدیہ کے واسطہ سے حضرت خواجہ موصوف رض تک ہوتا ہے جیسا کہ کتابِ ہذا کے بابِ اوّل فصلِ ہشتم میں وہ سلسلہ لکھا جا چکا ہے۔ بقولِ دیگر اِن کا انتساب حضرت خواجہ بایزید بسطامی رض سے ہے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منسوب ہیں، جن کا سلسلہ امامت و خلافت حضرت امیر رض تک پہنچتا ہے۔ پس جتنے طریقے تصوّف کے ہیں سب کا خاتمہ حضور تک ہوتا ہے۔

امام فخر الدین رازی رح لکھتے ہیں ومنہا علم تصفیۃ الباطن ومعلوم ان نسب جمیع الصوفیۃ ینتہی الیہ۔

علمِ نحو یہ علم تو خود حضرت امیر رض کی ایجاد ہے، ابو الاسود الدوئلی رح سے روایت ہے کہ میں ایک دن حضرت امیر رض کے پاس گیا، دیکھا کہ آپ گردن جھکائے بیٹھے ہیں میں نے پوچھا یا امیر المومنین! آپ کس فکر میں ہیں؟ آپ نے فرمایا میں نے تمہارے اس شہر میں لوگوں کو اپنی زبان میں غلطی کرتے ہوئے سنا ہے، اس لئے میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں ایسی کتاب لکھوں کہ اُس میں عربی زبان کے قاعدے ہوں میں نے کہا کہ اگر آپ ایسا کریں گے تو ہم لوگوں کو زندہ فرمائیں گے، اور ہم میں عربی زبان باقی رہ جائے گی، پھر تین دن کے بعد میں آپ کی خدمت میں گیا تو آپ نے مجھے ایک کاغذ دیا جس میں لکھا ہوا تھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا کلام تین قسم پر ہے، اسم اور فعل اور حرف، پس اسم وہ ہے جو اپنی مسمّٰی سے خبر دے، اور فعل وہ ہے کہ مسمّٰی کی حرکت سے خبر دے، اور حرف وہ ہے کہ ایسے معنے سے خبر

Marfat.com

دے کہ وہ نہ اسم ہو نہ فعل ، بعدازاں ارشاد فرمایا کہ اس کا تتبع کر ، اور جو کچھ مناسب معلوم ہو اس میں بڑھا ، اور آگاہ ہو اے ابوالاسود کہ سب اشیاء تین قسم پر ہیں ایک ظاہر اور ایک مضمر ، اور ایک ایسی شے ہے جو نہ ظاہر ہے اور نہ مضمر ، اور علماء کی فضیلت اسی شے کے دریافت کرنے میں معلوم ہوتی ہے جو نہ ظاہر ہے نہ مضمر ۔ ابوالاسود کہتا ہے کہ میں نے اُس قاعدے سے بہت سی چیزیں نکال کر جمع کیں ، اور حضرت امیر رض کو سنائیں ، اس میں حروفِ ناصبہ کا بیان بھی تھا ، اُن میں سے اِنَّ ۔ اَنَّ ۔ لَیْتَ ۔ لَعَلَّ ۔ کَاَنَّ کا ذکر کیا مگر لٰکِنَّ کو ذکر نہ کیا ، آپ نے فرمایا تو نے اس کو کیوں چھوڑا ہے ؟ میں نے عرض کیا کہ میں اسکو حروفِ ناصبہ سے نہیں جانتا تھا ، فرمایا وہ بھی انہیں میں سے ہے اس کو بھی زیادہ کر دے ۔[1]

علمِ فصاحت اس علم میں آپ سیّد البلغاء اور امام الفصحاء تھے ، حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا نے مجھے نبوت کے ساتھ برگزیدہ کیا ، اور علی رض کو علم و شجاعت و فصاحت کے ساتھ ممتاز فرمایا ، اور ہمارے لئے اپنے پاک ناموں سے دو نام مشتق کئے ۔ پس اللہ تعالیٰ محمود ہے اور میں محمد ہوں ، اور اللہ تعالیٰ اعلےٰ ہے اور یہ علی ہے ۔

آپ نے خُطاب کے وہ طریق کلام ایجاد کئے جن سے شعراء جاہلیت کو مطلق اطلاع نہیں تھی ، عبدالحمید بن یحییٰ کا قول ہے کہ میں نے نثر خطبے حضرت علی رض کے یاد کئے ہیں ، اور ابن نباتہ جو زبردست مشہور خطیب ہوا ہے ، اور حافظ ابن تیمیہ نے خطبات میں جس کی تقلید کرتا ہے کہتا ہے کہ میں نے مواعظ حضرت علی ابن ابیطالب سے ایک خزانہ حاصل کیا ہے ۔[2]

[1] تاریخ الخلفاء ۱۲ [2] نزہت الطالب ۱۲

Marfat.com

آپ کی بلاغت و فصاحت کے مخالفین بھی قائل تھے، چنانچہ مروی ہے کہ جب محض حضرت امیر رضؓ کے پاس سے حضرت معاویہ رضؓ کے پاس گیا تو خوشامد کی راہ سے کہنے لگا کہ میں تیرے نزدیک ایسے شخص کے پاس سے آیا ہوں جو بات کرنے میں فرو ماندہ ہے، حضرت معاویہ رضؓ نے کہا کہ افسوس ہے تجھ پر کہ تو ایسے شخص کو بات کرنے میں عاجز کہتا ہے، خدا کی قسم ہے قریش کے لئے فصاحت میں کوئی شخص اس سے زیادہ بامحاورہ بولنے والا نہیں۔

صنعتِ تجنیس آپ نے ایک رقعہ حضرت معاویہ رضؓ کی طرف لکھا تھا جس میں صنعتِ تجنیس ملحوظ رکھی۔ غَرَّكَ عِزُّكَ فَصَارَ قَصَارَ ذٰلِكَ ذٰلِكَ فَاخْشَ فَاحِشَ فِعْلَكَ فَعَلَكَ بِهٰذَا تُهْدَا یعنی تیری عزت نے تجھے مغرور کر دیا ہے پس تیرا یہ تصور ذلت کا موجب ہے اپنے زبون کام سے خوف کر امید ہے کہ تو اس خط سے ہدایت پا جائے گا۔

حضرت معاویہ رضؓ نے اس رقعہ کا یہ جواب بصنعتِ تجنیس دیا غِلَى قِدْرِي عَلَى قَدْرِي یعنی میری دیگ میرے قدر کے مطابق جوش مارتی ہے۔

صنعتِ ایجاز آپ نے اپنے غلام قنبر رضؓ کو آزاد کرتے وقت جو عبارت لکھدی وہ نہایت موجز ہے۔ كُنْتَ امس لی، فصرت الیوم مثلی، وهبتك لمن وهب لی، كتبهٗ علی، یعنی کل تو میرا مملوک تھا، آج مجھ جیسا ہو گیا جس نے تجھے مجھکو دیا تھا میں نے تجھے اُس کو دے دیا، کاتب الحروف علی ہے۔

علم شعر امام شعبی رضؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضؓ شعر کہا کرتے تھے اور حضرت عمر رضؓ بھی شعر کہتے تھے، اور حضرت عثمان رضؓ بھی شعر کہتے تھے، مگر حضرت امیر رضؓ سب سے زیادہ شعر کہنے والے تھے۔

Marfat.com

آپ کے اشعار کا کافی ذخیرہ کتابوں میں موجود ہے ازانجملہ ایک مناجات بجناب باری تعالیٰ آپ کی طرف منسوب ہے جس کی ردیف بترتیب حروف معجم مذکور ہے تبرکاً یہاں درج کی جاتی ہے۔

مناجات

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَا سَامِعَ الدُّعَاءِ وَیَا رَافِعَ السَّمَاءِ
وَیَا دَائِمَ الْبَقَاءِ وَیَا وَاسِعَ الْعَطَاءِ
لِذِی الْفَاقَةِ الْعَدِیْمِ
یَا عَالِمَ الْغُیُوْبِ وَیَا غَافِرَ الذُّنُوْبِ
وَیَا سَاتِرَ الْعُیُوْبِ وَیَا کَاشِفَ الْکُرُوْبِ
عَنِ الْمُرْهِقِ الْکَظِیْمِ
یَا فَاتِقَ الصِّفَاتِ وَیَا مُخْرِجَ النَّبَاتِ
وَیَا جَامِعَ الشَّتَاتِ وَیَا مُنْشِئَ الرُّفَاتِ
مِنَ الْاَعْظُمِ الرَّمِیْمِ
یَا مُنْزِلَ الْغِیَاثِ مِنَ اللُّجِّ الْجِثَاثِ
عَلَی الْحُزْنِ وَالدِّمَاثِ اِلَی الْجُوْعِ الْغِرَاثِ
اِلَی الْهُزَّمِ الرَّذُوْمِ
یَا خَالِقَ الْبُرُوْجِ سَمَاءً بِلَا فُرُوْجِ
مَعَ اللَّیْلِ ذِی الْوُلُوْجِ عَلَی الضَّوْءِ ذِی الْبُلُوْجِ
یُغْنِیْ سَنَا النُّجُوْمِ
یَا فَالِقَ الصَّبَاحِ وَیَا فَاتِحَ النَّجَاحِ
وَیَا مُرْسِلَ

Marfat.com

وَيَا مُرْسِلَ الرِّيَاحِ بُكُورًا مَعَ الرَّوَاحِ

فَيَنْشَأَنَ بِالْغُيُومِ

يَا مُرْسِيَ الرَّوَاسِخْ أَوْتَادَهَا الشَّوَامِخْ

فِي أَرْضِهَا السَّوَاسِخْ أَطْوَارِهَا الْبَوَازِخْ

مِنْ صُنْعِهِ الْقَدِيمِ

يَا هَادِيَ الرَّشَادِ وَيَا مُلْهِمَ السَّدَادِ

وَيَا رَازِقَ الْعِبَادِ وَيَا مُحْيِيَ الْبِلَادِ

وَيَا فَارِجَ الْغُمُومِ

يَا مَنْ بِهِ أَعُوذُ وَيَا مَنْ بِهِ أَلُوذُ

وَمَنْ حُكْمُهُ النُّفُوذُ فَمَا عَنْهُ لِي شُذُوذُ

تَبَارَكْتَ مِنْ حَلِيمِ

يَا مُطْلِقَ الْأَسِيرِ وَيَا جَابِرَ الْكَسِيرِ

وَيَا مُغْنِيَ الْفَقِيرِ وَيَا عَاذِيَ الصَّغِيرِ

وَيَا شَافِيَ السَّقِيمِ

يَا مَنْ بِهِ اعْتِزَازِي وَيَا مَنْ بِهِ احْتِرَازِي

مِنَ الذُّلِّ وَالْمَخَازِي وَالْآفَاتِ وَالْمَرَازِي

أَعِذْنِي مِنَ الْهُمُومِ

وَمِنْ جِنَّةٍ وَإِنْسٍ لِذِكْرِ الْمَعَادِ مُنْسِ

لِلْقَلْبِ عَنْهُ مُقْسِ وَمِنْ شَرِّ غَيِّ نَفْسِ

وَشَيْطَانِهَا الرَّجِيمِ

Marfat.com

يَا مُنْزِلَ الْمَعَاشِ عَلَى النَّاسِ وَالْوَحَاشِ
وَالْكُلِّ فِي الْعَشَاشِ مِنَ الطَّعْمِ وَالرِّيَاشِ
تَقَدَّسْتَ مِنْ عَلِيمْ

يَا مَالِكَ النَّوَاصِ لِلْمُطِيعَاتِ وَالْعَوَاصِ
فَمَا عَنْهُ مِنْ مَنَاصِ لِعَبْدٍ وَلَا خَلَاصِ
لِمَاضٍ وَلَا مُقِيمْ

يَا خَيْرَ مُسْتَعَاضِ لِمَحْضِ الْيَقِينِ رَاضِ
بِمَا هُوَ عَلَيْهِ قَاضِ مِنْ أَحْكَامِهِ الْمَوَاضِ
تَعَالَيْتَ مِنْ حَكِيمْ

يَا مَنْ بِنَا يُحِيطْ وَعَنَّا الْأَذَى يُمِيطْ
وَمَنْ مُلْكُهُ الْبَسِيطْ وَمَنْ عَدْلُهُ الْقَسِيطْ
عَلَى الْبِرِّ وَالْأَثِيمْ

يَا رَائِيَ اللُّحُوظِ وَيَا سَامِعَ اللَّفُوظِ
وَيَا قَاسِمَ الْحُظُوظِ بِإِحْصَائِهِ الْحَفِيظِ
بِعَدْلٍ مِنَ الْقُسُومْ

يَا مَنْ هُوَ السَّمِيعْ وَمَنْ عَرْشُهُ الرَّفِيعْ
وَمَنْ خَلْقُهُ الْبَدِيعْ وَمَنْ جَارُهُ الْمَنِيعْ
مِنَ الظَّالِمِ الْغَشُومْ

يَا مَنْ حَبَا فَأَسْبَغْ مَا قَدْ حَبَا وَسَوَّغْ
يَا مَنْ كَفَى وَبَلَّغْ مَا قَدْ كَفَى وَأَفْرَغْ
مِنْ مَنِّهِ

Marfat.com

مِنْ مَنِّهِ الْعَظِيمِ

يَا مَلْجَأَ الضَّعِيفِ وَيَا مَفْزَعَ اللَّهِيفِ

تَبَارَكْتَ مِنْ لَطِيفِ رَحِيمٌ بِنَا رَءُوفِ

خَيْرٌ بِنَا كَرِيمِ

يَا مَنْ قَضَى بِحَقٍّ عَلَى نَفْسِ كُلِّ خَلْقٍ

وَفَاةٌ بِكُلِّ أُفْقِ فَمَا يَنْفَعُ التَّوَقِّ

مِنَ الْمَوْتِ وَالْحُتُومِ

تَرَانِي وَلَا أَرَاكَ وَلَا رَبَّ لِي سِوَاكَ

فَقُدْنِي إِلَى هُدَاكَ وَلَا تَغْشِنِي رِدَاكَ

بِتَوْفِيقِكَ الْعَصُومِ

يَا مَعْدِنَ الْجَلَالِ وَذَا الْعِزِّ وَالْجَمَالِ

وَذَا الْكَيْدِ وَالْمَحَالِ وَذَا الْمَجْدِ وَالْفِعَالِ

تَعَالَيْتَ مِنْ رَحِيمِ

أَجِرْنِي مِنَ الْجَحِيمِ وَمِنْ حَوْلِهَا الْعَظِيمِ

وَمِنْ عَيْنِهَا الذَّمِيمِ وَمِنْ حَرِّهَا الْمُقِيمِ

وَمِنْ مَاءِ هَا الْحَمِيمِ

وَأَسْكِنِّي الْجِنَانَ وَأَصْحِبْنِي الْقُرْآنَ

وَزَوِّجْنِي الْحِسَانَ وَنَاوِلْنِي الْأَمَانَ

إِلَى جَنَّةِ النَّعِيمِ

إِلَى نِعْمَةٍ وَلَهْوٍ بِغَيْرِ اسْتِمَاعِ لَغْوٍ

Marfat.com

وَلَا بِالدَّكَارِ تَبْجُو وَلَا بِاعْتِدَادِ شَكُوْ
سَقِيْمٍ وَلَا كَلِيْمٍ
اِلَى الْمَنْظَرِ النَّزِيْهِ الَّذِیْ لَا لُغُوْبَ فِيْهِ
هَنِيْئًا لِسَاكِنِيْهِ فَطُوْبٰى لِعَامِرِيْهِ
ذَوِی الْمَدْخَلِ الْكَرِيْمِ
اِلٰى مَنْزِلٍ تَعَالَاهُ بِالْحُسْنِ قَدْ تَلَاهُ
بِالنُّوْرِ قَدْ تَوَاهُ تَلَقّٰى بِهِ الْجَلَاهُ
قَدْ حَفَّ بِالنَّسِيْمِ
اِلَى الْمُفْرَشِ الْوَطِیِّ اِلَى الْمَلْبَسِ الْبَهِیِّ
اِلَى الْمَطْعَمِ الشَّهِیِّ اِلَى الْمَشْرَبِ الْهَنِیِّ
مِنَ السَّلْسَلِ الْخَتِيْمِ ۞

علم تعبیر رؤیا حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ نے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضؓ نے حضرت علی المرتضیٰ رضؓ سے تین سوال کئے، منجملہ ان کے تیسرا یہ تھا کہ آدمی کا خواب بعض سچا ہوتا ہے اور بعض جھوٹا، یہ کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا کوئی مرد یا عورت ایسا نہیں کہ وہ سوئے اور اس کی روح عرش کی طرف نہ پرواز کرتی ہو، پس روح جو عرش کے قریب جاکر بیدار ہوتی ہے اُس کا خواب سچا ہوتا ہے، اور وہ روح کہ عرش کے قریب نہ پہنچکر بیدار ہو اس کا خواب جھوٹا ہوتا ہے۔ ۞

علم جفر وجامعہ ایک جماعت کا بیان ہے کہ حضرت امیر رضؓ نے اٹھائیس حرفوں کی جفر کی جلد میں بسطِ اعظم کے طریق پر وضع کیا تھا، اس سے بطریق مخصوص وشرائط معینہ اسرارِ روح اور قضا و قدر معلوم ہو سکتے تھے، اور یہ ایسا علم ہے کہ جس

Marfat.com

اہلِ بیتِ نبویؐ کو ہی ورثہ پہنچا ہے، اور ان کی تبعیت سے دوسرے اکابر اس سے متمتع ہوئے ہیں۔

علم نجوم یونس بن عبدالرحمٰنؒ سے منقول ہے کہ میں نے ابوعبداللہ سے علم نجوم کی نسبت سوال کیا کہ اس کی اصلیت کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ انبیاء کا علم ہے، پھر میں نے کہا کہ کیا حضرت امیرؓ بھی اس علم کو جانتے تھے، کہنے لگے کہ وہ سب لوگوں سے زیادہ اس علم کو جاننے والے تھے۔[۵]

بعض لوگوں نے علم نجوم سے علم ہیئت مراد لی ہے کہ حضور علم ہیئت الافلاک کے عالم تھے، لما فیہ من الاطلاع علی حکم اللہ تعالیٰ وعظم قدرتہ۔

تاریخ اہرام مصر روایت ہے کہ ایک مرتبہ لوگ حضور کے سامنے اہرام مصر کی تاریخ بنیاد کے متعلق گفتگو کر رہے تھے، اور کوئی شخص ٹھیک وقت بیان نہیں کر سکتا تھا، آپ نے پوچھا کہ اُن پر کوئی تصویر بھی بنی ہوئی ہے یا نہیں؟ کسی نے عرض کیا کہ ان پر ایک چیل کی تصویر ہے جس کے پنجہ میں خرچنگ پکڑا ہوا ہے، آپ نے فرمایا بنی اھرمان النسر فی السرطان یعنی مینار اس وقت تعمیر ہوئے جبکہ نسر طائر برج سرطان میں تھا، اور نسر دو ہزار سال میں ایک برج کو طے کرتا ہے، اور آج کل جدی میں ہے۔ اس حساب سے بارہ ہزار برس ان کی بنیاد کو ہوئے ہیں۔[۶]

علم حساب آپ اس علم میں بھی ماہر کامل تھے، زرّ بن حبیش سے روایت ہے کہ دو آدمی کھانا کھانے کو بیٹھے، ایک کے پاس پانچ اور دوسرے کے پاس تین روٹیاں تھیں، اتنے میں ایک تیسرا آدمی آگیا، وہ بھی ان کے ساتھ طعام کھانے میں شریک ہوا، تینوں نے آٹھوں روٹیاں کھالیں، تیسرے آدمی نے جاتے ہوئے آٹھ درم ان کو دیئے، کہ یہ تمہارے کھانے کا عوض ہے جو میں نے کھایا ہے، پس وہ دونو

Marfat.com

باہم جھگڑنے لگے ، پانچ روٹیوں والا کہتا کہ مجھے پانچ درم ملنے چاہئیں اور تجھے تین، اور تین روٹیوں والا کہتا کہ جب تک درم نصفا نصف نہوں میں راضی نہیں ہونگا، آخر دونو تصفیہ کے واسطے حضرت امیرؓ کے پاس آئے ، اور تمام قصہ بیان کیا، آپ نے تین روٹیوں والے سے فرمایا کہ تیرا دوست جو کچھ تجھے دیتا ہے لے لے ، حالانکہ اس کی روٹیاں تجھ سے زیادہ تھیں ، وہ کہنے لگا کہ جب تک میرا حق مجھے معلوم نہ ہو میں راضی نہیں ہوں ، آپ نے فرمایا کہ تیرا حق تو ایک درم سے زیادہ نہیں ، اس نے کہا یا امیر! اس کی وجہ بیان فرمائیے ، آپ نے فرمایا کہ آٹھ روٹیوں کی چوبیس تہایاں تھیں ، اور تم تین شخص کھانے والے تھے ، یہ معلوم نہیں کہ تم میں سے زیادہ کس نے کھایا ، اور کم کس نے کھایا ، اس لئے احتمال کیا جاتا ہے کہ تم تینوں نے برابر کھایا ہوگا ، پس تو نے آٹھ تہایاں کھائیں ، اور تیری روٹیوں کی نو تہایاں تھیں ، اور پانچ روٹیوں کی پندرہ تہایاں تھیں ، اس نے بھی آٹھ ہی کھائیں ، اس کی باقی ماندہ سات تہایاں تیسرے شخص نے کھائیں ، اور تیری ایک تہائی اس نے کھائی ، تو سات ٹکڑوں کے بدلے سات درم ہیں ، اور تیرے ایک ٹکڑے کے لئے ایک درم ہے ، پس وہ کہنے لگا کہ اب میں راضی ہوں ۔

کسور تسع کا مخرج ایک دن آپ منبر پر خطبہ فرما رہے تھے ، ایک شخص نے کسور تسع کا مخرج پوچھا ، آپ نے فوراً اس کے جواب میں فرمایا اضرب ایام سبعوك فی ایام سنتك یعنی ہفتہ کے دنوں کو سال کے دنوں میں ضرب دے دو ، جو حاصل ضرب آوے وہی کسور تسع کا مخرج ہوگا۔

اس کی تشریح یوں ہے کہ اہل عرب قمری حساب سے ہر سال (۳۶۰) دن کا لیتے ہیں ، اُن کو سات سے ضرب دو تو (۲۵۲۰) حاصل ضرب ہوتے ہیں ، اور کسور تسع

Marfat.com

اہلِ عرب نے ایک مخصوص اعداد کا نام رکھا ہے جو نصف ، ثلث ، ربع ، خمس ، سدس ، سُبع ، ثمن ، تسع ، عشر ، سب کو شامل ہے ، ان کے مخرج سے وہ عدد مراد ہے جس کے برابر حصے تقسیم ہو سکیں ، اور کوئی جزو باقی نہ رہے ۔

قاعدے سے عدد مندرجہ بالا جو کسور تسع کا مخرج ہے یعنی (۲۵۲۰) اِن تمام اعداد سے برابر تقسیم ہو جاتا ہے ، مثلاً اگر نصف سے تقسیم ہو تو (۱۲۶۰) ہوتے ہیں ، ثلث سے تقسیم ہو تو (۸۴۰) رُبع سے تقسیم ہو تو (۶۳۰) خمس سے تقسیم ہو تو (۵۰۴) سُدس سے تقسیم ہو تو (۴۲۰) سُبع سے تقسیم ہو تو (۳۶۰) ثمن سے تقسیم ہو تو (۳۱۵) تسع سے تقسیم ہو تو (۲۸۰) عشر سے تقسیم ہو تو (۲۵۲) ہوتے ہیں ۔

مسئلہ دینار یہ منقول ہے کہ ایک عورت آپ کے پاس آئی ، آپ اُس وقت گھر سے نکل کر سوار ہو رہے تھے ، ایک پاؤں رکاب میں تھا کہ وہ عورت بولی یا امیر! میرا بھائی چھ سو دینار چھوڑ مرا ہے ، مگر لوگوں نے مجھ کو ایک دینار دیا ہے ، آپ سے اپنا حق اور انصاف چاہتی ہوں ، حضور نے فی الفور جواب دیا کہ تیرے بھائی کی دو بیٹیاں رہ گئی ہوں گی ؟ اُس نے کہا ہاں ، فرمایا دو ثلث یعنی چار سو دینار تو ان کے لیے ہوئے ، اور فرمایا تیرے بھائی کی ماں بھی ہو گی ؟ جسکو سُدس یعنی سو دینار پہنچے ، اور زوجہ بھی ہو گی ؟ جسکو ثمن یعنی پچہتر دینار ملے ، پھر فرمایا کیا تیرے بارہ بھائی بھی ہیں ؟ اُس نے تسلیم کیا ، آپ نے فرمایا کہ دو دو دینار یعنی کل چوبیس دینار بھائیوں کو ملے ، ایک دینار تیرا حق ہے ، پس تو اپنا حق پا چکی ، جا لوٹ جا ۔

علمِ طب اس علم میں اغذیہ و ادویہ کا بیان ہوتا ہے ، حضرت امیر رض نے فرمایا ہے

Marfat.com

ثبات النفس بالغذاء وثبات الروح بالغناء یعنی نفس کا قیام غذا کے ساتھ ہے اور روح کا قیام راگ کے ساتھ۔

اور آپ نے فرمایا ہے کلوا التمر فان فیہ شفاء من الادواء یعنی خرما کھایا کرو کہ اس میں بہت سی بیماریوں سے شفا ہے۔

علم معما کتاب مشکلات العلوم میں ہے کہ کسی نے حضرت امیر رضؓ سے پوچھا کہ قرآن مجید میں کوئی معما بھی موجود ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں، سورۂ ھود میں حق تعالیٰ فرماتا ہے ما من دابۃ الا ھو اخذ بناصیتہا۔ لفظی معنی اس کے یہ ہیں کہ کوئی زمین پر چلنے والا ایسا نہیں ہے کہ اللہ تعالےٰ اُس کا مالک نہو بلکہ وہ سب کا مالک ہے مگر ان لفظوں میں یہ صنعت موجود ہے کہ دوسری صورت سے اس کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ کوئی دابہ ایسا نہیں جس کی پیشانی ھَو نہ پکڑے ہو، یعنی لفظ ھو لفظ دابہ کی پیشانی یعنی د کو پکڑے ہوئے ہے، اور جب ھو کے ساتھ د کو ملاویں تو ھود بن جاتا ہے جو ایک پیغمبر کا اسم مبارک ہے۔

اسم اعظم حضرت امیر رضؓ نے اسم اعظم کو بصورت معما اس طرح بیان فرمایا ہے۔

ثلاث غصی صفقت بعد خاتم	علی راسہا مثل السنان المقوم
ومیم طویس ابتر ثم تسلم	الی کل ما مول ولیس بسلم
واربعۃ مثل انا مل صفقت	تشیر الی الخیرات من غیر معصم
وھاء شقیق ثم واو مقوس	کانبوب جمام ولیس بمجرم
فھذا ھو الاسم المعظم قد بدا	فان کنت لم تعلمہ من قبل فاعلم
فیا حامل الاسم المعظم اکتفی	لتحفظ من الافات حقا وتسلم

یعنی اسم اعظم کی ترتیبی صورت یہ ہے۔ ☆ ا ا ا م ا ا ا ا ھ ق

Marfat.com

علمِ کیمیا آپ کو علم کیمیا میں بھی خاص دسترس حاصل تھی، آپ نے چاندی بنانے کا نسخہ اِس رباعی میں بیان فرمایا ہے۔

رباعی

خذ الفرار والطلقا وشیئا یشبہ البرقا
اذا ما زجت والتحقا ملکت الغرب والشرقا

یعنی پارہ و ابرک کو لو، اور ایک تیسری چیز بھی جو برق کے مشابہ ہے، جب ان کو خوب گھسو تو مشرق و مغرب کے مالک ہو سکتے ہو۔

مناقب ابن شہر آشوب میں بھی مروی ہے کہ حضرت امیر رضؓ سے کسی نے کیمیا دریافت کیا تو آپ نے فرمایا من لا یلیق الرجراج و زنجار النحاس الاصفر المعصفر اُس نے کہا اس سے تو کام نہیں چلتا، آپ نے فرمایا اجعل بعضہا ماءً و بعضہا ارضًا و افلح الارض بالماء۔ اس نے عرض کیا کچھ اور بیان فرمائیے، آپ نے جواب دیا کہ اگر حکمائے سابقین نے اس سے زیادہ بیان کیا ہوتا تو میں بھی بتا دیتا۔

علمِ کتابت آپ کاتبِ وحی تھے، اور حسنِ خط میں مہارتِ تام رکھتے تھے، آپ کا ارشادِ عالی ہے علیکم بحسن الخط فانہ من مفاتیح الرزق۔ یعنی تم پر خوش خطی کا سیکھنا لازم ہے کیونکہ یہ رزق کی کنجیوں میں سے ہے۔

نیز آپ نے فرمایا ہے ادبوا اولادکم الکتابۃ فانہ ھم الملوک والسلاطین علیکم۔

آپ کے ہاتھ مبارک کا لکھا ہوا ایک قرآن مجید آج بھی قسطنطنیہ میں جمہور ترکیہ کے قبضہ میں موجود ہے۔

مؤلف کتابِ ہذا فقیر شریف احمد شرافت عفی عنہ نے آپ کے ارشاداتِ عالیہ پر عمل کرتے ہوئے

Marfat.com

خط نسخ و نستعلیق حضرت مولانا و بالفضل اُولانا سرآمدِ خوشنویسانِ زمان و سرحلقۂ خطاطانِ دوران عاشقِ سیدالکونین جناب مولوی محمد حسین صاحب مبارک رقم عادل گڑھی مدظلہ العالی سے سیکھے ہیں۔

علم اعداد الوفق | یہ علم بھی وراثتِ انبیاء میں آپ کو حاصل تھا، صاحبِ کتابِ کنز الباہر فی شرح حروف الملک الظاہر نے لکھا ہے کہ حضرت امیر رضؓ کے زمانہ میں بعض جیوشِ کفار کے جھنڈے پر تعویذ ضد در ضد بنا ہوا تھا، اِس واسطے کوئی شخص ان پر فتح نہ پا سکتا تھا، حتیٰ کہ گروہِ اسلام بھی تابِ مقاومت نہ لا سکا، جب حضورؐ نے یہ خبر سنی تو ایک تعویذ ضد در ضد معہ زیادت ایک خانہ کے خود تجویز کیا، اور اسلامی لِوا پر وہ منقش کیا، اس کی برکت سے اہلِ اسلام نے کفار پر فتح پائی۔

فقیر شرافت عافاہ اللہ کہتا ہے کہ آپ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک تعویذ ضد در ضد شاہی مسجد لاہور میں معہ دوسرے تبرکات کے موجود ہے، ممکن ہے کہ یہ وہی ہو، فقیر متعدد دفعہ اس کی زیارت سے مشرف ہو چکا ہے۔

علمِ لدنی | آپ کو حق تعالیٰ نے بوساطتِ نبویؐ جمیع علوم ظاہری و باطنی سے مشرف فرمایا، آپ نے فرمایا ہے کہ مجھے حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حروفِ مقطعات حٰمٓ عٓسٓقٓ کی تفسیر میں جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب تعلیم کر دیا ہے، نیز آپ نے فرمایا ہے لوگو! مجھ سے آسمان کے راستے پوچھو، میں اُن کو زمین کے راستوں سے بھی زیادہ جانتا ہوں، نیز آپ نے فرمایا ہے لوگو مجھ سے کچھ پوچھ لو پہلے اس سے کہ میں تم سے فوت ہو جاؤں، کیونکہ سمندر ناپیدا کنار کی طرح میرے پاس علوم ہیں۔

Marfat.com

عجیب فیصلے آپ پیچیدہ مسائل کو جہاں کسی کا دماغ نہیں پہنچتا تھا، عجیب طرح حل فرمایا کرتے تھے۔

(۱) ایک مرتبہ کچھ لوگ شام سے حج کے لئے آئے، راستہ میں پانچ انڈے شترمرغ کے آشیانہ سے نکال کر پکائے اور کھائے، بعد میں خیال آیا کہ ہم نے حالتِ احرام میں شکار کیا، چنانچہ مدینہ طیبہ پہنچکر حضرت عمر رضؓ کے آگے یہ مسئلہ پیش کیا۔ انہوں نے صحابہؓ سے پوچھا، کوئی شخص صحیح جواب نہ دے سکا، آخر حضرت امیر رضؓ نے جواب دیا کہ پانچ ناقوں پر شترانِ نر کو چھوڑیں، جب بچے ان سے پیدا ہوں تو وہ اس فعل کے کفارہ میں قربانی کریں، حضرت عمر رضؓ نے فرمایا اے ابوالحسن! حمل تو کبھی ساقط بھی ہوجاتا ہے، آپ نے فرمایا ہاں، انڈا بھی کبھی گندہ ہوجاتا ہے۔

(۲) ایک مرتبہ پانچ شخص زنا کے جرم میں گرفتار ہوکر دربارِ خلافت میں حاضر کئے گئے، خلیفہ وقت حضرت عمر رضؓ نے رجم کا حکم دیا، حضرت امیر رضؓ بول اٹھے کہ یہ حکم ان کے لئے یکساں نہیں ہے، حضرت عمر رضؓ نے کہا کہ ارشادِ الٰہی ہے الزانیۃ والزانی فاجلدوا کلّ واحد منہما مائۃ جلدۃ (النور ع ۱) آپ نے فرمایا یہ تو سچ ہے مگر ان سب کا حکم جدا جدا ہے، حضرت عمر رضؓ نے پوچھا وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ایک کو قتل کریں، دوسرے کو سنگسار، تیسرے کو پوری حد لگائیں، چوتھے کو نصف، پانچویں کو صرف تعزیر، حاضرینِ زنا کے اتنے مختلف حکم سنکر متعجب ہوئے، وجہ پوچھی تو ارشاد ہوا، کہ ان میں ایک یہودی ہے، اس نے دین میں فساد کیا اس کا قتل لازم ہے، دوسرا محصن ہے یعنی صاحبِ زوجہ وہ مستوجبِ رجم ہے، تیسرا مجرد ہے زوجہ نہیں رکھتا اس لئے اس پر حد لازم ہے، چوتھا غلام ہے اس پر نصف حد قایم ہوگی، پانچواں مجنون ہے اس پر کچھ نہیں، تادیباً صرف تین کوڑے لگادیں، لوگوں نے ایسا محققانہ حکم سنکر

Marfat.com

نہایت اعزاز سے تحسین کے نعرے بلند کئے، حضرت عمرؓ نے فرمایا اللھم لاتنزل لی شدۃ الا ابوالحسن الی جنبی۔[1]

(۳) ایک دن حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم معہ صحابہ کرامؓ کے بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ دو شخص لڑتے ہوئے حضور میں آئے، ایک نے ان میں سے عرض کی یارسول اللہ میرا ایک گدھا تھا، اور اس شخص کی گائے تھی، اس کی گائے نے میرے گدھے کو مار ڈالا، حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا کہ جانوروں کے فعل کا کوئی ذمہ وار نہیں ہو سکتا، آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی! تم ان دونو کا تصفیہ کردو حضرت امیرؓ نے پوچھا کہ آیا وہ دونو جانور بندھے تھے یا کھلے، یا ان میں سے ایک بندھا تھا اور ایک کھلا، جواب دیا گیا کہ گدھا بندھا تھا اور گائے کھلی، اور اس کا مالک اس کے ساتھ تھا، حضرت امیرؓ نے فرمایا کہ گائے کا مالک گدھے کے نقصان کا ذمہ دار ہے، آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس فیصلہ کی تصدیق فرمائی، اور اسی کو برقرار رکھا۔[2]

(۴) ایک شخص نے غصہ کی حالت میں اپنی حاملہ عورت کو اس زور سے مارا کہ اس کا حمل ساقط ہوگیا، عورت کی طرف سے یہ معاملہ حضرت امیرؓ کی خدمت میں پیش ہوا روداد سنکر حضرت امیرؓ نے شوہر سے چالیس دینار دیت میں عورت کو دلوائے، اور ذیل کی آیت تلاوت فرمائی۔ ولقد خلقنا الانسان من سلالۃ من طین ثم جعلنہ نطفۃ فی قرار مکین ثم خلقنا النطفۃ علقۃ فخلقنا العلقۃ مضغۃ فخلقنا المضغۃ عظماً فکسونا العظم لحماً ثم انشأنہ خلقاً اخر فتبارک اللہ احسن الخالقین (المومنون-ع۱) پھر اسی وقت اس فیصلہ کی پوری تصریح بھی کردی کہ نطفہ کا خون بہا بیس دینار، علقہ کا چالیس دینار، مضغہ کا ساٹھ دینار، استخوان کا

[1] سراج السبین صفحہ ۱۹۱ [2] ایضاً

Marfat.com

قبل از ترکیب خلقت انثیٰ دینار، اور بعد ترکیب خلقت ذکر دو دینار، اور جب روح آگئی ہو تو ہزار دینار دیت ہوگی۔

(۵) ایک شخص مرگیا اور وصیت کرگیا، کہ میرے بعد ایک جزو میرے ترکہ سے فلان شخص کو دیا جاوے، اس کے انتقال کے بعد اس کے ورثہ نے تعیین حصہ میں اختلاف کیا، اور ان سے جب کسی طرح تصفیہ نہ ہوسکا تو آخر کار یہ فیصلہ حضرت امیر رض پر موقوف رکھا گیا، جب قصہ بیان کیا گیا تو آپ نے فوراً جواب میں ارشاد فرمایا کہ اس کے ترکہ سے ساتواں حصہ دو، پھر یہ آیت شریف تلاوت فرمائی، لھا سبعة ابواب لکلّ باب منھم جزء مقسوم۔ (الحجر-ع ۳)

(۶) حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ میں ایک انصاری رض نے قسم کھائی کہ لا اکلم فلانا حینًا یعنی میں ایک وقت تک فلان سے نہ بولوں گا، پھر اس کا ارادہ ہوا کہ کلام کروں تو حضرت ابوبکر صدیق رض سے پوچھا کہ حین کتنی مدت ہوتی ہے؟ انہوں نے فرمایا تمام عمر، پھر حضرت عمر فاروق رض کے پاس گیا اور پوچھا، انہوں نے فرمایا چالیس سال، پھر حضرت عثمان ذوالنورین رض کے پاس گیا اور پوچھا، انہوں نے فرمایا چھ ماہ، پھر حضرت امیر رض کے پاس گیا اور پوچھا، آپ نے فرمایا حین وہی ساعت تھی جو گذر گئی، پھر وہ انصاری رض آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور تمام سرگذشت بیان کی، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چاروں صحابیوں کو بلا کر ان سے دلائل پوچھے، حضرت ابوبکر صدیق رض نے عرض کیا میری دلیل تو یہ آیت شریف ہے، ولتعلمن نبأہ بعد حین (ص-ع ۵) یعنی تم قیامت کی خبر زندگی کے بعد جان لوگے، حضرت عمر رض نے عرض کیا میری دلیل یہ آیت شریف ہے ھل اتیٰ علی الانسان حین من الدھر (الدھر-ع ۱) یعنی انسان پر ایک وقت آیا

Marfat.com

ہے ، انسان سے مراد حضرت آدم علیہ السلام ہیں ، اور حین سے مراد چالیس سال ، کہ اُن کا قالب مکہ وطائف کے درمیان پڑا رہا تھا ، حضرت عثمان رضؓ نے عرض کیا کہ میری دلیل یہ آیت شریف ہے ، تؤتی اکلھا کل حین (ابراہیم ع۴) یعنی کھجور ہر چھ ماہ کے بعد پھل لاتی ہے ، حضرت امیر رضؓ نے عرض کیا کہ میری دلیل یہ آیت شریف ہے حین تمسون وحین تصبحون (الروم ع۲) یعنی شام کا وقت اور صبح کا وقت ، آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اختلاف امتی رحمۃ نیز فرمایا لایجتمع امتی علی الضلالۃ نیز فرمایا اصحابی کالنجوم بایتھم اقتدیتم اھتدیتم ؎

حاضر جوابیاں آپ نہایت عالی دماغ اور حاضر جواب تھے ،

(۱) ایک شخص نے دریافت کیا کہ اگر کسی آدمی کو ایسے مکان میں بند کر دیں کہ اس میں کہیں دروازہ نہ ہو تو اس کا رزق موعود کس راستہ سے پہنچے گا ، آپ نے فرمایا من حیث یاتی اجلہ یعنی جدھر سے اس کی اجل آسکے گی ؎

(۲) ایک شخص نے پوچھا مشرق ومغرب کے درمیان کس قدر فاصلہ ہے ؟ آپ نے فرمایا مسیرۃ یوم الشمس یعنی سورج کی ایک روز کی رفتار کے برابر ؎

(۳) کسی نے آپ کی تعریف میں بے حد مبالغہ کیا ، حالانکہ آپ اُس کو پہچانتے تھے کہ یہ میرا مخالف ہے ، اُس کے جواب میں فرمایا انا دون ماتقول وفوق مافی نفسک ۔ یعنی میں اس سے کمتر ہوں جو تم نے بیان کیا ، اور اس سے کہیں زیادہ ہوں جیسا تم مجھ کو دل میں سمجھتے ہو ؎

عبادات واخلاق

آپ تمام شب بیدار رہتے ، اور ہر رات میں دو ہزار رکعت نماز نفل ادا کرتے اور

Marfat.com

تلاوتِ قرآن و ذکرِ الٰہی میں مشغول رہتے ، جب صبح ہوتی بعد نمازِ فجر طلوعِ آفتاب تک قبلہ رو بیٹھتے ، اور درود شریف پڑھتے ، اور اکثر حالتِ ذوق و شوق میں نعرے مارتے اور بیہوش ہو جاتے ۔

نماز نماز میں آپ کو غایت خشوع و خضوع سے اس درجہ مشغولی و استغراق تھا کہ اپنے جسم کی بھی مطلق خبر نہ رہتی تھی ۔

روایت ہے کہ جب نماز کا وقت آتا تو آپ کا رنگ زرد پڑ جاتا ، آپ سے اس کی نسبت پوچھا گیا تو فرمایا کہ اُس امانت کے ادا کرنے کا وقت آپہنچا ہے جس کو خدا نے آسمانوں اور زمینوں اور پہاڑوں پر پیش کیا ، انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا ، اور میں نے اپنی ناتوانی کے ساتھ اس کو اٹھا لیا ۔

روزہ آپ تین روز کے بعد ، اور کبھی پانچ روز کے بعد روزہ افطار کرتے ، اور کبھی نو نو فاقے اٹھاتے تھے ، افطار کے وقت ایک مٹھی بھر جَو کے ستو غذا فرماتے ، اور اس پر ایک چلو پانی پی لیتے ، اور اس قدر روتے کہ جامۂ مبارک آنسوؤں سے تر ہو جاتا ، اور فرماتے کہ میں اس لئے روتا ہوں کہ یہ کھانا مجھکو حلال ہے یا حرام حلال کے واسطے حساب ہے ، اور حرام کے واسطے عذاب ، اور میں نہیں جانتا کہ کل قیامت میں علی کا کیا حال ہوگا ۔

زکوٰۃ آپ فرماتے کہ اگر مجھے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دیکھتا کہ میں نے اپنے شکم پر بھوک کی وجہ سے پتھر باندھا ہوا تھا ، حالانکہ اُس دن میری زکوٰۃ چالیس ہزار دینار تھی ، اور ایک روایت میں ہے کہ میرے مال کی زکوٰۃ چالیس ہزار دینار تک پہنچ گئی تھی ۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ جتنا مال آج تک میرے قبضہ میں آیا ہے اگر میں اس کو جمع

Marfat.com

کرتا تو اس قدر ہو جاتا کہ اس کی زکوٰۃ چالیس ہزار دینار ہوتی، لیکن میں نے سب مال صدقہ کر دیا۔[1]

حج حرمین الشریفین آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ بھی اور اُن کے بعد بھی بکثرت حج کئے ہیں۔

غذا آپ ہمیشہ سرکہ اور نمک سے کھانا کھایا کرتے، جب اس سے کبھی ترقی کرتے تو بعض ترکاریوں کا استعمال کرتے، اور اگر اس سے بڑھ جاتے تو تھوڑا اونٹنی کا دودھ پی لیتے، اور گوشت بہت کم کھایا کرتے، اور فرماتے کہ اپنے پیٹ کو حیوانوں کا مقبرہ مت بناؤ۔[2]

عبداللہ بن ابی رافع رض کہتے ہیں کہ میں عید کے دن آپ کی خدمت میں گیا، آپ نے میرے سامنے ایک چمڑے کا تھیلا رکھ دیا، میں نے اس کو کھولا تو اس میں جَو کی روٹیوں کے خشک ٹکڑے تھے، پس آپ اُس میں سے کھانے لگے، میں نے عرض کیا یا امیرالمؤمنین اس پر مہر کیوں لگائی ہے؟ فرمایا ان لڑکوں کے خوف سے کہ کہیں اس کو روغن یا زیت سے چوب نہ کریں۔[3]

آپ مٹھی بھر ستو پانی میں گھول کر پی لیتے، اور فرماتے واللہ میں بخل سے ایسا نہیں کرتا، مگر مکروہ جانتا ہوں کہ اپنا پیٹ سوائے پاک چیز کے بھروں۔[4]

حضرت عبداللہ بن عباس رض فرماتے ہیں کہ حضرت امیر رض سوائے اُس چیز کے جو مدینہ سے آپ کے پاس آتی تھی اور کچھ نہ کھاتے تھے، ایک دن آپ کے سامنے فالودہ رکھا گیا مگر آپ نے نہ کھایا، میں نے عرض کیا کہ کیا حرام ہے؟ فرمایا حرام تو نہیں مگر میں اپنے نفس کو ایسی چیز کا خوگر کرنا برا جانتا ہوں جس کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ کھایا ہو۔[5]

[1] ابن سعد ۲ [2] ابن سعد ۲ [3] ابن سعد ۲ [4] ابن سعد ۲ [5] ابن سعد ۲

Marfat.com

سخاوت آپ کی سخاوت کو آپ کے منصف مزاج مخالف بھی تسلیم کرتے تھے مطالب السئول میں ہے کہ محصن بن ابی محصن نے حضرت معاویہ رضؓ سے کہا کہ میں بخیل ترین خلائق سے تیرے پاس آیا ہوں، حضرت معاویہ رضؓ نے کہا افسوس ہے تجھ پر تو اُن کو بخیل کہتا ہے کہ اگر ایک سونے کے گھر کا اور ایک انجیر کے گھر کا اس کو مالک کیا جائے تو قبل اس کے کہ وہ انجیر کا گھر تمام ہو، سونے کا گھر تمام ہو جائے گا۔

حضرت امام احمد حنبل رضؓ علی بن ربیعہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن التیاح نے آپ کے پاس آکر عرض کیا یا امیر المومنین! بیت المال سونے چاندی سے بھر گیا ہے، آپ نے اللہ اکبر کا نعرہ مارا، اور ابن التیاح کے ہاتھ پر سہارا لگا کے کھڑے ہوئے اور بیت المال میں تشریف لائے، اور مسلمانوں کو بلا کر سارا مال انہیں دے دیا اور فرمانے لگے اے چاندی! اے سونے! تم میرے غیر کو فریب دو، میں تمہارے فریب میں نہ آؤں گا، اور یہاں تک تقسیم کیا کہ ایک درم یا ایک دینار باقی نہ رکھا پھر وہاں پانی چھڑکوا کر دو رکعت نماز پڑھی، اس امید سے کہ قیامت کے دن اس کی گواہی دے کہ میں نے مسلمانوں سے بچا کر اس میں مال کو بند نہیں کیا۔

محاسن اخلاق آپ فقر و قناعت اور زہد و تقوٰے میں یگانۂ روزگار، اور عبادت و ریاضت و حلم و صبر میں بے مثل و لاجواب تھے، عدل و رافت اور پند و نصیحت آپ کا کام تھا، شجاعت و سخاوت و کسر نفسی آپ کی ضرب المثل تھی، آپ فقیر و متقی و غربا، و مساکین کو دوست اور مسافروں کو بہت عزیز رکھتے، آپ کا معمول تھا کہ بازاروں میں گشت کرتے، اور لوگوں کا حال دریافت کرتے پھرتے، اور ہر شخص کو اس کے اندازے کے موافق نصیحت کرتے، خدا کے خوف سے ڈراتے، سچ بولنے اور کھرا سودا بیچنے اور پیمانہ کو پورا کرنے اور ترازو کو برابر

Marfat.com

رکھنے کا حکم کرتے ، سودا بازار سے خرید کر خود اٹھا لاتے ، اپنی جوتی خود ہی لیتے تھے۔
حضرت معاویہ رضؓ نے ضرار صدائی سے بہت اصرار کے ساتھ کہا کہ تم حضرت علی رضؓ کے اوصاف
میں سے کچھ بیان کرو ، اس نے جب زیادہ اصرار دیکھا تو بیان کیا کہ جناب ولایتمآبؓ
کا علم وسیع تھا ، وہ عارف باللہ تھے ، دین کی تائید میں سخت تھے ، کلام آپ کا
حق کو باطل سے جدا کرتا تھا ، انصاف کے ساتھ حکم کرتے تھے ، دنیا کی زیب وزینت
آپ کو پسند نہ تھی ، رات اور اس کی تاریکی کو دوست رکھتے تھے ، اکثر خدا کے خوف
سے رویا کرتے تھے ، بسا اوقات متفکر رہتے ، اور کف دست کو حسرت سے پھیرا
کرتے ، اور اپنے نفس کو ملامت کرتے ، اور موٹا کپڑا پہنتے ، اور جو کھانا موجود
ہوتا کھا لیتے ، ذائقہ ولذت وزیب وزینت کا آپ کو مطلق خیال نہ تھا ، ہم لوگوں
میں ہماری طرح رہتے ، اور اپنے مراتب عالیہ کا کچھ لحاظ نہ فرماتے ، جو شخص بلا تامل
کے پاس چلے جاتے ، اور ہم لوگ باوجود کمال تقرب ونزدیکی کے بوجہ کمال ہیبت
کے آپ سے کلام نہیں کر سکتے تھے ، آپ دینداروں کی عظمت فرماتے ، اور غریب
ومحتاجوں کو دوست رکھتے ، کسی زبردست کو جو ناحق پر ہوتا تھا آپ سے یہ امید
نہ ہوتی تھی کہ آپ میری کچھ رعایت کریں گے ، اور کسی ضعیف وکمزور کو جو حق پر ہوتا
تھا آپ سے مایوسی نہ ہوتی تھی کہ بسبب ضعف وکمزوری کے آپ اس کا خیال نہ کریں گے
بخدا ! میں نے دیکھا کہ آپ پچھلی رات میں جبکہ سیاہی اس کے عالم کو گھیرے ہوئے
تھی ، اور ستارے چھپ گئے تھے ، محراب مسجد میں ریش مبارک پکڑے اسطرح
سے مضطرب تھے جیسا کہ کسی کو سانپ وغیرہ نے کاٹا ہو ، اور وہ اضطراب کرتا
اور مثل غمگین کے آپ روتے تھے ، اور اللہ تعالیٰ کی جناب میں عاجزی کرتے اور
گڑگڑاتے اور رَبَّنَا رَبَّنَا کہتے تھے ، اور فرماتے تھے ، اے دنیا ! اے دنیا !

ہوئی تو

Marfat.com

ہوئی تو اور مشتاق ہوئی تو طرف میرے ، دور ہو ، دور ہو ، کسی اور کو فریب دے ، میں نے تجھے تین طلاقیں بائن دیں ، اور تجھ سے کنارہ کشی اختیار کی ، کیونکہ تیری زندگی تھوڑی ، تیرا عیش ذلیل ، اور خوف و ہراس تجھ میں بہت ہے ، اور افسوس کرتے تھے نسبت کمی توشہ آخرت اور درازی سفر ، اور وحشتناکی و نادانستگی راہ کی ، یہ اوصاف سنکر حضرت معاویہ رض رونے لگے کہ آنسو داڑھی تک بہہ آئے ، اور اس حد تک پہنچے کہ آستین سے پونچھنے لگے ، اور یہی حالت تمام حاضرین کی ہوئی ، پھر حضرت معاویہ رض کہنے لگے کہ حق تعالیٰ حضرت علی مرتضےٰ رض پر رحم فرماوے ، بخدا وہ ایسے ہی تھے جیسا کہ تم نے بیان کیا۔

کمالاتِ تامہ آپ کے کمالات و اوصاف کا شمار کرنا طاقتِ تحریر سے بعید ہے ، آپ کی ذاتِ کرامت آیات میں ہر طرح کے اوصاف پائے جاتے ہیں ، دنیا میں جتنے مشاہیر گذرے ہیں ، اور جن کے حالات تاریخی دنیا میں آبِ زر سے لکھے گئے ہیں ، آپ ان میں ایک ایسے فرد الافراد ہیں کہ ہر طبقہ کے مشاہیر میں سرآمد نظر آتے ہیں۔

مجمع سلاطین میں آپ جلالِ الٰہی کا تاج سر پر رکھے ہوئے ایک عظیم الشان سلطان ہیں کہ جن کے دربار میں قیصر و کسریٰ کے سفیر دست بستہ نہایت ادب سے سر نیچے کئے ہوئے خاموش استادہ ہیں۔

اور معرکہ کارزار میں آپ ایسے یکہ تاز شہسوار ہیں کہ آستین چڑھا کر عمرو اور مرحب جیسے عرب کے رستم نژادوں کو پچھاڑ کر ان کے سینہ پر چڑھے ہوئے نظر آتے ہیں۔

منبر پر آپ شستہ زبان اسپیکر ہیں کہ فصحائے عراق و بلغائے عرب آپ کے خطبہ کی فصاحت سے جوش میں آکر کچھ پوچھنے کے لئے اٹھتے ہیں ، اور پھر بیخود و بُت بن کر کھڑے کے کھڑے رہ جاتے ہیں۔

Marfat.com

علم وفضل کی درسگاہ میں آپ ایک طلیق اللسان پروفیسر ہیں کہ انبیائے بنی اسرائیل کی شریعت کے رموز کو یونانی فلسفہ کے ساتھ بنی اسرائیل کی زبان میں بیان فرما رہے ہیں۔

اور مسندِ فقر پر آپ ایک منکسر المزاج فقیر ہیں، اور چار بالشِ امارت پر ایک ذی شوکت امیر ہیں۔ اگر عدالت میں آپ نوشیروان ہیں تو شجاعت میں رستم دستان ہیں، اگر سخاوت میں آپ حاتم نوال ہیں تو شہامت میں کیخسرو مثال ہیں۔

ایسے صفاتِ متضادہ کا بشر حضرت ابوالبشر علیہ السلام کی اولاد میں پیدا نہیں ہوا اور ایسے اوصافِ متقابلہ کا آدمی حضرت آدم علیہ السلام کی ذریت میں ہویدا نہیں ہوا، ایسے ہی صفات کو دیکھکر فرقہ نصیریہ نے آپ کو خدا جانا، اور صوفیہ نے خدا جانے کیا جانا، مگر سچ تو یہ ہے۔ ؎

ذاتِ حیدر کی کوئی کیا جانے　　یا نبی جانے یا خدا جانے

حلیۂ اقدس آپ میانہ قد مائل بقصر تھے، رنگ مبارک گندم گون، دور سے سبز رنگ اور نزدیک سے سرخ و سپید معلوم ہوتے، چہرہ انور نہایت خوبصورت اور روشن تھا، آنکھیں بڑی بڑی سیاہ و روشن، دہن کشادہ و خنداں رو، سر کے بال بکثرت مگر پیش سر صاف، گردن چاندی کی مثل سفید، کندھوں کی ہڈیاں چوڑی چوڑی، لحیہ مبارک گھنی اور ایسی طویل و عریض تھی کہ دونو کندھوں تک پہنچی ہوئی تھی، بدن فربہ، شکم مبارک توندیلا، اور جسم پر بال بکثرت تھے، بازو و کلایاں پرگوشت و مضبوط، اور زبردست ایسے کہ جس کو پکڑ لیتے وہ سانس نہ لے سکتا، جسم گٹھا ہوا، رانیں پرگوشت و پنڈلیاں پتلی تھیں، رفتار مشابہ رفتار حضرت سید البر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی قدم جانب چلتے، اور چال میں صفائی تھی، معرکہ کارزا میں بہت

Marfat.com

میں بہت سرعت وچستی سے چلتے ، دل آپ کا بہت قوی تھا ، کسی دشمن کی کچھ پروا نہ رکھتے ، اور اپنے ارادہ کے کر گذرنے میں کبھی نہ ڈرتے ، اور جو آپ کا مقابل ہوتا اُس پر آپ ہی غالب آتے ۔

لباس آپ جس زمانہ میں خلیفہ تھے سنیلا نیہ کپڑے پہنا کرتے تھے اور وہ ایک قسم کے موٹے اور سخت کپڑے ہوتے تھے جو آپ دو یا تین درہموں کو خرید کر پہنتے تھے ، اور فرماتے تھے سب تعریف اُس خدا کو ہے جس نے مجھے ایسا کپڑا دیا جس سے میں شرمگاہ کو ڈھانکتا ، اور اس کی مخلوق کے آگے زینت کرتا ہوں ۔

روایت ہے کہ آپ ایک چادر کا تہبند باندھتے ، اور ایک رسّی سے سخت ومضبوط کر کے کستے ، اور اپنے اونٹ کو آپ کھڑے ہو کر ملتے ۔

آپ تہبند نصف ساق تک پہنتے ۔ کبھی لُنگی ہوتی ، گلے میں کرتہ ہوتا ، اوپر چادر اوڑھتے ۔

سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ میں ایکدن آپ کے حضور میں گیا ، آپ کے گھر میں سوائے ایک پرانے بوریئے کے جس پر آپ لیٹے ہوئے تھے اور کچھ نہ تھا ، میں نے عرض کیا یا امیر المؤمنین ! آپ مسلمانوں کے حاکم اور سردار اور بیت المال کے مختار ہیں ، آپ کے حضور میں بادشاہوں اور قبائل کے ایلچی و قاصد آتے ہیں ، اور آپ کے گھر میں سوائے اس پرانے بوریئے کے اور کچھ نہیں ، فرمایا اے سوید عاقل ایسے گھر سے انس نہیں کرتا جس سے نقل کرنا ہو ہماری آنکھوں کے سامنے ہمیشگی کا گھر ہے ، ہم اپنے سامان کو اس میں نقل کر چکے ہیں ، اور عنقریب ہم بھی اُس کی طرف جانے والے ہیں ، سوید کہتے ہیں بخدا آپ کے کلام نے مجھے رُلا دیا ۔

Marfat.com

شدت سرما و شدتِ گرما دونو آپ کے واسطے برابر تھیں، اگر چاہتے گرمیوں میں سردیوں کا لباس پہنتے، اور سردیوں میں گرمیوں کا لباس زیب بدن فرماتے۔"

خلافتِ طریقت وارشاد

ایک روز حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محفل اقدس میں چاروں اصحاب کبارؓ بیٹھے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو فرمایا کہ ہم کو شب معراج میں جو خرقہ فقر جناب ربانی سے عطا ہوا تھا، وہ اگر تم کو پہنایا جائے تو اس کا حق کس طرح ادا کرو، انہوں نے عرض کیا کہ یا حضرت! میں صدق اختیار کروں پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت عمر فاروق رضؓ کو بھی یہی پوچھا، انہوں نے عرض کیا کہ میں عدل اختیار کروں، پھر یہی سوال حضرت عثمان ذوالنورین رضؓ سے کیا انہوں نے عرض کیا کہ میں حیا اور تحمل کروں، پھر جناب مرتضوی رضؓ سے یہی سوال کیا تو آپ نے عرض کیا کہ اگر خرقہ فقر مجھے عطا ہو تو میں اس کے شکریہ میں پردہ پوشی اختیار کروں، لوگوں کے عیب ڈھانپوں، اور ان کی تقاصیر سے درگذر کروں، اس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہایت خوش ہو کر فرمایا اے علی! جس طرح رضائے بولا و رضائے محمدؐ تھی اس طرح سے تو نے جواب دیا ہے، پس یہ خرقہ تیرا ہی حق ہے، اسی وقت آپ کو خرقہ فقر پہنایا، اور بشارت دی کہ تو شاہنشاہ ولایت ہے، اور میری تمام امت کا پیشوا ہے۔"

میر سید فتح اللہ الحسینی الرضوی البخاری کتاب مکتوب الارشاد میں ایک حدیث نقل کرتے ہیں روی عن علی رضی اللہ عنہ بایعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والبسنی رداء من رأسہ فقلت ما ھذا یا رسول اللہ قال ھذا صلۃ بینی وبینک یا علی لتکون

Marfat.com

عطائے کلاہِ چہار ترکی منقول ہے کہ ایک روز حضرت جبرائیل علیہ السلام چار عدد کلاہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے ، اور کہا کہ یہ جناب باریتعالےٰ عزاسمہٗ نے بھیجی ہیں کہ ان کو اپنے سر پر رکھو ، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلے کلاہِ یک ترکی سر پر رکھی اور پھر وہ حضرت ابوبکر صدیق رضہ کے سر پر رکھی ، پھر کلاہِ دو ترکی اپنے سر پر رکھکر حضرت عمر فاروق رضہ کو پہنادی ، پھر کلاہِ سہ ترکی سر پر رکھکر حضرت عثمان ذوالنورین رضہ کو عنایت فرمائی ، پھر کلاہِ چہار ترکی خود زیبِ سر فرماکر حضرت علی المرتضےٰ رضہ کے سر پر اپنے ہاتھ مبارک سے رکھی ، اور فرمایا اے علی ! مجھے حکم تھا کہ میں کلاہِ چہار ترکی تجھے پہناؤں ، یہ تیری کلاہ ہے ، جس شخص کو تو اس کے لائق جانے کہ وہ اس کا حق بجا لا سکے گا ، اس کو عطا کرنا ۔

تلقینِ ذکر منقول ہے کہ حضرت امیر رضہ نے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم کو وہ راستہ بتائیے جو خدا تعالیٰ سے بہت قریب اور نہایت افضل اور سہل الوصول ہو ، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے علی خلوت اور تنہائی میں اپنے اللہ کے ذکر کی مداومت کیا کر ، آپ نے عرض کیا کہ ہم کسطرح ذکر کریں ؟ فرمایا اپنی دونو آنکھوں کو بند کر ، اور مجھ سے تین مرتبہ سن اور پھر تو بھی تین مرتبہ اسی طرح سنا ، پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی آنکھیں بند کرکے بلند آواز سے تین مرتبہ کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ پڑھا ، اور آپ نے سنا ، پھر اسی طرح آپ نے آنکھیں بند کرکے تین مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھا ، اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سنا ، اس روز سے یہ ذکر صوفیہ میں جاری ہوا ۔

تعلیمِ اسرار حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضہ سے روایت ہے کہ حضرت رسولِ اکرم

Marfat.com

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوۂ طائف کے دن حضرت امیر رض کو بلا کر سرگوشی کی، لوگوں نے کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا کے بیٹے سے بہت دیر تک سرگوشی کی، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میں نے اُس سے سرگوشی نہیں کی بلکہ اللہ تعالیٰ نے اُس سے سرگوشی کی ہے۔[1]

حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہے کہ قسم ہے خدا کی کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخر زمانہ میں ان کے نزدیک سب لوگوں میں زائد قریب حضرت علی ابن ابیطالب رض تھے، جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مرض موت میں بیمار ہوئے اور جس دن انتقال فرمایا اُس دن حضرت امیر رض کو بلا کر بہت دیر تک ان سے سرگوشی کی، اور ایک عرصہ تک چپکے چپکے باتیں کیں، پھر اسی دن انتقال فرمایا، سو اس اعتبار سے آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخر زمانہ میں سب سے زائد قریب تھے۔[2]

معراج شریف کے بعد اکثر صحبت ہائے تخلیہ حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت امیر رض میں رہتی تھیں، اور کسی کو خبر نہیں ہوتی تھی کہ کیا گفتگو ہوتی ہے، اور جہاں تخلیہ کا موقع نہ تھا وہاں سرگوشی رہی۔[3]

یہ صحبتہائے تخلیہ اور سرگوشیاں معاملات متعلقہ شریعت یا احکام شرعی کی نسبت نہیں تھیں، کیونکہ شریعت ظاہر اور اس کے احکام علی الاعلان آئے ہیں، بلکہ یہ سب کچھ تعلیم علوم باطنی یعنی اسرار حقیقت و معرفت کے متعلق تھیں، جن کا کتمان واجب و لازم تھا، کیونکہ ان کا ظاہر ہونا بسبب نافہمی ارباب ظاہر کے مایۂ فسادات اور منافی شریعت ظاہر تھا، اور یہ وہ علوم سینہ اور اسرار باطنی تھے جن کا حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ بھی حق تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو پہنچانا گوارا نہ فرمایا، اور اسی کی تعلیم کے واسطے شب معراج میں اپنے پاس بلا کر ایسے مقام

[1] بحوالہ ترمذی ۱۲ منہ [2] بحوالہ مسند احمد حنبل ۱۲ منہ [3] بحوالہ کنز جلد اول ۱۲ منہ

میں جو مقام

Marfat.com

میں جو مقام دنیٰ فتدلّیٰ سے بھی بالاتر تھا، اور جہاں سوائے ذاتِ مطلق کے اور کچھ نہ تھا، یہاں تک کہ تحت و فوق و یمین و شمال سے بھی پاک و منزّہ تھا۔ اس صورت سے آپ کو بار دیا کہ ترکَ نفسہٗ فی السّماء فتدلّیٰ وترکَ قلبہٗ فی سدرۃ المنتہیٰ وترکَ روحہٗ بقاب قوسین اوادنیٰ فبقیٰ سرّہٗ وربّہٗ اور وہاں اس علم کی تعلیم فرمائی، اور اس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینۂ فیض گنجینہ کو معمور کیا، اور خلعتِ ولایتِ مطلق اور خلافتِ خاص اور خرقۂ درویشی سے جو مخصوص بذاتِ پاک تھا مشرّف فرمایا، یہ علوم باطنی و اسرار ایسے تھے کہ حق تعالےٰ نے اپنے کلامِ پاک میں بھی صاف طور پر ان کو ظاہر نفرمایا بلکہ صرف فاوحیٰ الیٰ عبدہٖ ما اوحیٰ پر اکتفا کیا، پس چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیا والمرسلین تھے، ان کے بعد نبوّت و رسالت نہیں تھی، اس لئے حق تعالیٰ نے حضرت شاہِ ولایتؓ کو اس علمِ سینہ و اسرارِ باطنی کا وارث کیا، اور اپنے حبیبِ کریم علیہ الصّلوٰۃ والتّسلیم کے وسیلہ سے آپ کو خلعتِ ولایتِ کبریٰ سے سرفراز کیا، جیسا کہ عطائے خرقۂ درویشی اور معاملہ غدیرِ خم اور آیہ کریمہ یا ایّھا الرّسول بلّغ ما انزل الیک من ربّک (المائدہ ع ۱۰) سے ظاہر ہے، اور اس طرح پر اُس شمعِ نبوت سے جس کی شانِ پاک سراجًا منیرًا (الاحزاب۔ ع ۶) تھی واسطے ہدایت و رہنمائی خلق کے اس شمعِ ولایت کو روشن کیا، کہ الحق شمعِ ولایت سے چراغِ ولایت روشن ہے اور سلسلہ بسلسلہ قیامت تک روشن رہے گا، بناءً علیہ حضرت سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کی گفتگو پر فرمایا کہ میں نے سرگوشی نہیں کی، بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان سے سرگوشی کی ہے

فتاویتی آپ لقب ابوالتراب سے بہت خوش ہوتے تھے، اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ چونکہ حضور اصل و مرجع و منتہیٰ سلاسلِ فقرا ہیں، اور یہ مرتبہ بکمال عبودیت

Marfat.com

کا ہے ، اور عبودیت میں جسقدر کمال ہوتا ہے اُسی قدر تجلیاتِ الٰہیہ کا اُس میں ظہور ہوتا ہے پس ابو تراب بمعنی اصل فنا ہوا"۔

اور شیخ محمد بکری رح بعض حالات میں فرماتے تھے سبحان اللہ آدم من التراب وعلی ابو التراب۔ اور بعض اہلِ تحقیق اس اسم پاک میں اشارات و دقایق نکالتے ہیں، صاحب تفریح الاذکیا فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے بزرگوں سے سنا ہے کہ "درویشی چیست خاکے ست بختہ و آبے بر و ریختہ نہ کفِ پارا باو دروے و نہ پشتِ پارا از و گردے"

فضائل و کمالات

حضرت امیر رض کے فضائل و کمالات قرآن مجید و احادیث شریف میں بکثرت وارد ہوئے ہیں ان میں سے چند آیاتِ کلام اللہ تحریر کی جاتی ہیں۔

(۱) آیت شریف۔ والذی جاء بالصدق وصدق بہٖ اولئک ھم المتقون۔ (الزمر ع ۴) یعنی جو شخص آیا ساتھ سچ کے اور جس نے کہ تصدیق کی اس کی وہی لوگ رستگار ہیں۔

ف حضرت مجاہد رض اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ جو شخص ساتھ حق کے آیا وہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، اور جس نے تصدیق کی وہ حضرت امیر رض ہیں، اور حضرت ابوہریرہ رض سے بھی اسیطرح مروی ہے۔

(۲) آیت شریف۔ والذین اٰمنوا باللہ ورسلہٖ اولئک ھم الصدیقون و الشھداء عند ربھم لھم اجرھم ونورھم (الحدید ع ۲) یعنی جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں، وہی صدیق اور شہید ہیں ان کے لئے رب کے پاس اجر اور نور ہے۔

Marfat.com

ف حضرت ابن انس رضہ سے روایت ہے کہ یہ آیت حضرت امیر رضہ کی شان میں نازل ہوئی۔

(۳) آیت شریف۔ ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ رؤف بالعباد (البقرۃ۔ ع ۲۵) یعنی بعض لوگوں میں سے وہ ہے کہ بیچتا ہے اپنی جان کو خدا کی رضامندی کیلئے اور اللہ بندوں پر شفقت کرنے والا ہے۔

ف حجۃ الاسلام حضرت امام محمد غزالی رح لکھتے ہیں کہ شب ہجرت میں جب آپ بستر نبوی پر سوئے اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔

(۴) آیت شریف۔ الذین ینفقون اموالھم باللیل والنہار سرًا وعلانیۃ فلھم اجرھم عند ربہم ولا خوف علیہم ولا ھم یحزنون (البقرۃ۔ ع ۳۸) یعنی جو لوگ اپنے مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں رات کو اور دن کو پوشیدہ اور ظاہر، پس ان کے لئے اس کا اجر ہے ان کے رب کے پاس اور ان کو ڈر نہیں اور نہ وہ غم کھائیں گے۔

ف حضرت ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت امیر رضہ کے پاس صرف چار درہم تھے، آپ نے ایک درہم رات کو خدا کی راہ میں دیا، اور ایک درہم دن کو، اور ایک درہم پوشیدہ، اور ایک ظاہر طور پر، پس اللہ تعالیٰ نے آپ کی شان میں یہ آیت نازل فرمائی۔

(۵) آیت شریف۔ ویطعمون الطعام علیٰ حبہ مسکینًا ویتیمًا واسیرًا (الدھر ع ۱) یعنی کھلاتے ہیں کھانا اس کی محبت پر فقیروں اور یتیموں اور قیدیوں کو۔

ف حضرت ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ حضرات حسنین رضہ کے بیماری سے صحت پانے کی نذر میں حضرت امیر رضہ نے تین روزے رکھے، افطار کے وقت ایک دن فقیر، اور دوسرے دن یتیم اور تیسرے دن قیدی آکر سائل ہوا تو آپ کھانا انکو

Marfat.com

دے دیتے رہے اس پر یہ آیت شریف نازل ہوئی۔

(۶) آیت شریف۔ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین اٰمنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون (المائدہ۔ ع ۸) یعنی سوائے اس کے نہیں کہ رفیق تمہارا اللہ اور اس کا رسول ہے اور وہ لوگ کہ ایمان لائے نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں درانحالیکہ وہ رکوع کئے ہوئے ہیں۔

ف حضرت ابوذر غفاری رض وعبداللہ بن سلام رض سے مروی ہے کہ حضرت امیر رض نے حالت رکوع میں اپنی انگوٹھی ایک سائل کو دے دی اس پر یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی۔

(۷) آیت شریف۔ یا ایھا الذین اٰمنوا لاتحرموا طیبٰت ما احل اللہ لکم ولا تعتدوا (المائدہ۔ ع ۱۲) یعنی اے ایمان والو مت حرام کرو پاک چیزوں کو جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال کی ہیں اور حد سے نہ بڑھو۔

ف قتادہ رض حضرت ابن عباس رض سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت امیر رض اور ان کے بعض دوستوں نے ارادہ کیا تھا کہ دنیا سے کنارہ کشی کرلیں، اور عورتوں کو چھوڑ کر راہب بن جائیں اس پر یہ آیت شریف نازل ہوئی۔

(۸) آیت شریف۔ واجعل لی لسان صدق فی الاٰخرین (الشعراء۔ ع ۵) یعنی بنا میرے لئے ایک سچ کی زبان پچھلوں میں۔

ف حضرت امام جعفر صادق رض سے مروی ہے کہ لسان صدق سے مراد حضرت امیر رض ہیں جب ان کی ولایت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سامنے پیش کی گئی انہوں نے جناب الٰہی میں دعا کی کہ اے پروردگار ان کو میری ذریت سے بنا پس خدا تعالےٰ نے ایسا ہی کیا۔

(۹) آیت شریف۔ وتعیھا اذن واعیۃ (الحاقہ۔ ع ۱) یعنی یاد رکھے اس کو کان سننے والا

Marfat.com

سننے والا۔

ف ابو بریدہ اسلمی رض اور مکحول رض سے روایت ہے کہ اس سے مراد حضرت امیر رض ہیں۔

(۱۰) آیت شریف۔ افمن شرح اللہ صدرہٗ للاسلام فھو علیٰ نور من ربہٖ (الزمر۔ ع ۳) یعنی پس جس کا سینہ اللہ تعالےٰ نے اسلام کے لئے کھول دیا سو وہ اُجالے میں ہے اپنے رب سے۔

ف امام واحدی رض کتاب اسباب نزول القرآن میں لکھتے ہیں کہ یہ آیت شریف حضرت امیر رض اور حضرت حمزہ رض کے حق میں نازل ہوئی۔

(۱۱) آیت شریف۔ واذان من اللہ ورسولہٖ الی الناس یوم الحج الاکبر (التوبۃ ع ۱) یعنی پکار اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لوگوں کو بڑے حج کے دن۔

ف اس آیت میں جس کا ذکر ہے وہ حضرت امیر رض ہیں، جب انہوں نے مکہ میں جاکر لوگوں کو پکارا، چنانچہ امام احمد حنبل رض مسند میں اس کا ذکر کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رض کو سورۂ برات دیکر بھیجا، پھر ان کے بعد حضرت امیر رض کو روانہ فرمایا کہ آپ نے اُن سے لے کر مکہ والوں کو حج میں جاکر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے سنائی۔ اور حضور علیہ السلام نے حضرت ابوبکر صدیق رض سے فرمایا کہ اس سورہ کو میں خود یا میرا آدمی لے جاسکتا تھا۔

(۱۲) آیت شریف۔ انما انت منذر ولکل قوم ھاد (الرعد۔ ع ۱) یعنی سوائے اس کے نہیں کہ تو اے محمدؐ ڈرانے والا ہے اور ہر قوم کے لئے راہِ راست دکھانے والا۔

ف حضرت جابر رض سے روایت ہے کہ جب یہ آیت شریف نازل ہوئی آنحضرت

Marfat.com

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سینہ مبارک پر ہاتھ رکھکر فرمایا کہ میں ڈرانے والا ہوں ۔ اور حضرت امیر رض کے کندھے کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ تو راہ بتانے والا ہے ، اور تجھ سے ہدایت پانے والے ہدایت پاویں گے ۔

(۱۳) آیت شریف ۔ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک (المائدہ ۔ غ ۱۰) یعنی اے رسول پہنچا دے اس چیز کو جو نازل ہوئی طرف تیرے تمہارے رب کی طرف سے

ف حضرت ابو سعید خدری رض سے روایت ہے کہ یہ آیت شریف غدیر خم کے روز نازل ہوئی ، امام ابو الحسن واحدی رح نے کتاب اسباب نزول القرآن میں اس کو روایت کیا ہے ، اور حافظ ابو عبداللہ محمد بن یوسف الگنجی الشافعی اپنی کتاب کفایۃ الطالب میں لکھتے ہیں کہ شیخ محی الدین نووی رح نے بھی ایسا ہی ذکر کیا ہے ، اور ابو بکر بن مردویہ رح کہتے ہیں کہ یہ آیت حضرت امیر رض کی ولایت کے بیان میں نازل ہوئی ہے ۔

(۱۴) آیت شریف ۔ ان الذین امنوا وعملوا الصلحت سیجعل لھم الرحمن ودًّا (مریم ۔ ع ۶) یعنی تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے ، اور اچھے کام کئے ، البتہ کرے گا رحمٰن ان کے لئے محبت ۔

ف حضرت نقاش رح فرماتے ہیں کہ یہ آیت شریف حضرت امیر رض کے حق میں نازل ہوئی ہے

فضائل احادیث سے حضرت امام احمد حنبل رح فرمایا کرتے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی کے لئے اسقدر فضائل وارد نہیں ہوئے جس قدر کہ حضرت علی رض کے لئے وارد ہوئے ہیں ۔

اسمٰعیل بن اسحاق القاضی اور ابو علی نیشاپوری بھی یہی کہتے ہیں ، اور امام احمد بن شعیب النسائی کا قول ہے کہ صحابہ میں سے کسی کی شان میں حضرت امیر رض کی شان سے زیادہ حدیثیں جید اسانید کے ساتھ روایت نہیں ہوئیں ۔

حضرت عم

Marfat.com

حضرت عمر رض سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کسی شخص نے علی رض کی مثل فضل کا اکتساب نہیں کیا ، وہ اپنے دوست کو ہدایت کی راہ دکھاتا ہے اور برائی سے پھیرتا ہے۔

امام ابن الجوزی محدث رح مجاہد رح سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رض سے ایک شخص نے کہا کہ سبحان اللہ حضرت امیر رض کے فضائل کتنے بہت ہیں ، میرا خیال ہے کہ تین ہزار ہوں گے ، حضرت ابن عباس رض نے کہا تین ہزار کیا ؟ بلکہ تیس ہزار کے قریب ہوں گے ، پھر کہنے لگے کہ اگر دنیا کے تمام درخت قلم بن جائیں اور سمندر سیاہی ہو جائیں ، اور انسان لکھنے والے ، اور جن حساب کرنے والے ہوں تو بھی حضرت امیر رض کے فضائل احصا نہیں کر سکیں گے۔

جب آپ نے شہادت پائی تو حضرت امام حسن مجتبےٰ رض خطبہ میں کھڑے ہو کر فرمانے لگے اے لوگو تم سے آج ایک ایسا آدمی جدا ہو گیا ہے کہ پہلے لوگ اُس سے کسی بات میں بڑھے ہوئے نہ تھے ، اور پچھلے اُس تک پہنچ نہیں سکیں گے۔

اختصار کی وجہ سے یہاں صرف تین حدیثیں آپ کے فضائل کی درج کی جاتی ہیں۔

حدیث اوّل کتب احادیث میں منقول ہے کہ جب حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد حجۃ الوداع کے مکہ معظمہ سے مراجعت فرماتے ہوئے مقام غدیر خم میں پہنچے جو کہ جحفہ کے قریب واقعہ ہے ، تو نمازِ ظہر اوّل وقت میں ادا کی ، اور صحابہ کرام رض کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا الست اولیٰ بالمؤمنین من انفسھم سب نے کہا بلیٰ یا رسول اللہ پھر حضرت امیر رض کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ من کنت مولاہ فعلیٌ مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ۔

ف حافظ نور الدین علی بن ابراہیم بن علی الحلبی الشافعی رح نے کتاب انسان العیون

Marfat.com

فی سیرۃ الامین والمامون میں لکھا ہے ھٰذا حدیث صحیح ورد باسانید صحاح و حسان ولا التفات بمن قدح فی صحتہ کابی داؤد وابی حاتم الرازی۔

علامہ جمال الدین عطاء اللہ بن فضل اللہ شیرازی محدث رح اربعین میں لکھتے ہیں ھٰذا الحدیث متواتر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ جمع کثیر وجم غفیر من الصحابۃ۔

علامہ ابن جریر طبری رح نے اس حدیث کو پچھتر طریقوں سے روایت کرکے ایک مستقل رسالہ لکھا ہے، جس کا نام کتاب الولایۃ ہے۔

حافظ ابن عقدہ رح نے اس حدیث کو ایک سو اٹھائیس ۱۲۸ طریقوں سے روایت کرکے ایک مبسوط رسالہ لکھا ہے جس کا نام حدیث الموالاۃ ہے۔

علامہ ابو القاسم عبید اللہ بن عبد اللہ الحسکانی رح نے اس حدیث کے اسناد کو ایک بارہ ۱۲ جزو کے رسالہ میں جمع کرکے اس کا نام دعاۃ الھداۃ الیٰ ادا حق الموالاۃ رکھا ہے۔

علامہ ابو سعید مسعود بن ناصر السجستانی رح نے اس حدیث کو ایک سو بیس ۱۲۰ صحابہ رض سے روایت کرکے سترہ ۱۷ جزو کا رسالہ لکھا ہے جس کا نام درایۃ حدیث الولایہ رکھا ہے۔

حافظ ذہبی رح نے بھی ایک رسالہ میں اس حدیث کے طرق کو جمع کیا ہے۔

ابن کثیر شامی رح ابو المعالی جوینی رح سے نقل کرتے ہیں کہ وہ تعجب کیا کرتے اور کہا کرتے تھے کہ میں نے بغداد میں صحافوں کے پاس اس حدیث کی روایتوں کے متعلق ایک ضخیم جلد دیکھی اس پر لکھا ہوا تھا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے طریقوں کے متعلق یہ انہائیسویں ۲۹ جلد ہے، اس کے بعد انتیسویں ۳۰ جلد لکھی جائے گی۔

حدیث دوم | حضرت سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر رض سے فرمایا کہ اے علی! انت منی بمنزلۃ ھارون

من موسیٰ

Marfat.com

من موسیٰ الا انہ لانبی بعدی۔

فائدہ یہ حدیث حضرت امیر رضؓ کے اعلےٰ فضائل سے ہے، اور تقریباً تمام محدثین نے اس کی تخریج کی ہے، اور اس کی صحت بلکہ تواتر پر متفق ہیں، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم میں سے مندرجہ ذیل اس کے راوی ہیں۔

(۱) عمر بن الخطاب رضؓ۔ (۲) علی بن ابیطالب رضؓ۔ (۳) سعد بن ابی وقاص رضؓ۔ (۴) عبداللہ بن مسعود رضؓ۔ (۵) عبداللہ بن عباس رضؓ۔ (۶) جابر بن عبداللہ انصاریؓ (۷) ابوہریرہ دوسی رضؓ۔ (۸) ابوسعید خدری رضؓ۔ (۹) جابر بن سمرہ رضؓ۔ (۱۰) مالک بن الحویرث رضؓ (۱۱) براء بن عازب رضؓ۔ (۱۲) زید بن ارقم رضؓ۔ (۱۳) ابورافع مولےٰ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ (۱۴) عبداللہ بن ابی اوفےٰ رضؓ۔ (۱۵) زید بن ابی اوفےٰ رضؓ۔ (۱۶) ابی سریحہ رضؓ۔ (۱۷) حذیفہ بن اسید رضؓ۔ (۱۸) انس بن مالکؓ (۱۹) ابی بریدہ اسلمی رضؓ۔ (۲۰) ابوایوب انصاری رضؓ۔ (۲۱) عقیل بن ابیطالبؓ (۲۲) حبشی بن جنادہ سلولی رضؓ۔ (۲۳) معاویہ بن ابی سفیان رضؓ۔ (۲۴) ام المومنین ام سلمہ رضؓ۔ (۲۵) اسماء بنت عمیس رضؓ۔

قاضی ابوالقاسم علی بن المحسن بن علی التنوخی رحؒ نے ۴۴۵ھ میں اس حدیث کے متعلق تیس ورق کا رسالہ لکھا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحؒ ازالۃ الخفا عن خلافۃ الخلفا حصہ سوم میں لکھتے ہیں کہ یہ حدیث متواترات سے ہے۔

حدیث سوم زید بن ارقم رضؓ اور بریدہ رضؓ اور عمران بن حصین رضؓ اور عمرو بن شاش رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انا من علی وعلی منی اللا محب وال من والاہ وعاد من عاداہ۔

Marfat.com

فائدہ: حضرت شاہ صاحب دہلوی رح لکھتے ہیں کہ یہ حدیث بھی متواترات سے ہے۔

سیادت | احادیث نبوی سے ثابت ہے کہ حضرت امیر رض سید تھے، جو لوگ آپ کی سیادت کے قائل نہیں وہ غلطی پر ہیں، آپ ابوالسادات والائمہ تھے، آپ کی تمام اولاد خواہ وہ فاطمی ہوں یا علوی سب نسباً سید کہلانے کے مستحق ہیں، چنانچہ آپ کی سیادت ان احادیث سے ظاہر ہے۔

۱۔ حضرت عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علیؑ سید الصادقین۔ ۱۲

۲۔ حضرت نواس بن سمعان رض سے روایت ہے کہ جس وقت حضرت امیر رض مجلس نبوی میں حاضر ہوتے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے مرحبا سید المسلمین ۱۳

۳۔ حضرت انس رض سے روایت ہے کہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا الان یدخل سید المسلمین پس اسی وقت حضرت امیر رض تشریف لائے ۱۴

۴۔ حضرت عبداللہ بن سعد بن زرارہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ شب معراج میں جب ہم نے پروردگار سے ملاقات کی تو مجھکو علی رض کے تین القاب الہام کئے۔ انہ سید المسلمین وولی المتقین وقائد الغر المحجلین ۱۵

۵۔ حضرت جابر بن عبداللہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ معراج کی رات خداوند ذوالجلال نے مجھکو علیؑ کے تین القاب القاء فرمائے انہ سید المؤمنین وامام المتقین وقائد الغر المحجلین ۱۶

۶۔ حضرت امام حسن مجتبیٰ رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

وآلہ وسلم نے سیدالعرب یعنی علی رض کو بلاؤ، تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رض نے کہا، کیا آپ سیدالعرب نہیں ہیں؟ تو فرمایا کہ انا سیّد ولد آدم وعلی سیّد العرب۔

۷ - حضرت عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہے کہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھی تھی کہ حضرت امیر رض تشریف لائے، تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یہ عرب کا سردار ہے، میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ عرب کے سردار ہیں، تو آنجناب علیہ السلام نے فرمایا انا سیّد العالمین وھو سیّد العرب۔

۸ - حضرت طلحہ بن نفیل رض مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رض سے فرمایا کہ اے عائشہ رض! اگر تو عرب کے سردار کو دیکھنا چاہتی ہے تو علی رض کو دیکھ، ام المومنین رض نے عرض کیا، کیا آپ عرب کے سردار نہیں ہیں؟ فرمایا انا امام المتعلمین وسیّد العالمین وھذا سیّد العرب۔

۹ - حضرت عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انا سیّد ولد آدم وعلی سیّد العرب۔

۱۰ - حضرت عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر رض کی طرف دیکھا اور فرمایا انت سیّد فی الدنیا والآخرۃ۔

۱۱ - حضرت امیر رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو فرمایا انک سیّد المسلمین وولی المتقین وقائد الغرالمحجلین۔

۱۲ - حضرت امیر رض سے روایت ہے کہ مجھکو حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یا علی انک سیّد المسلمین ویعسوب المؤمنین وامام المتقین وقائد الغرالمحجلین۔

ان احادیث کی رو سے حضرت امیر رض کی سیادت اظہر من الشمس ہے۔

Marfat.com

تفضیل

سب صوفیہ کرام رح کا اس عقیدہ پر اتفاق ہے کہ اپنے پیر طریقت کو تمام جہان کے مشائخ سے افضل اعتقاد رکھنا چاہیے۔ چنانچہ کتاب غنیۃ الطالبین میں مریدوں کے آداب میں لکھا ہے کہ

"مرید کو لازم ہے کہ جب شیخ سے ادب سیکھنے کا ارادہ کرے، تو اس کے دل میں ہر بات کا ایمان اور صدق ہو، اور اعتقاد ہو کہ پیر صاحب سے بہتر اس زمانہ میں اور کوئی آدمی نہیں ہے، کیونکہ مطلب میں کامیابی کا ذریعہ یہی ہے"۔

کتاب مصطلحاتِ طالب حق کے باب المیم میں مرید و مراد کی تشریح میں آداب شیخ کے متعلق لکھا ہے۔ "ادب اوّل آنکہ اعتقادِ تفردِ شیخ ست کہ الربّ واحد والشیخ واحد بر شیخ خود چناں اعتقاد کند کہ دیگرے را مقابلِ او و کاملِ تر از و خیال نکند ورنہ از فوائد و تاثیر محروم خواہد ماند، در مثنوی مے رنگ ست۔ ؎

گر بدانی کہ در جہاں خوشتر ہست شخصے ز پیرِ من بہتر
اعتقادت درست نیست برو نتوانی کشید فیض از و "

چونکہ حضرت امیر رح تمام سلاسل فقرا کے پیر و مرشد ہیں، اور صوفیہ رح کے تمام طریقے آپ کی ذاتِ پاک تک منتہی ہوتے ہیں، اور علوم ظاہری و باطنی کے سرچشمہ آپ ہیں، تو لازمی امر ہے کہ آپ کو بعد از انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام تمام بنی آدم سے افضل سمجھا جاوے، بلکہ جماعتِ اولیا رح اپنے مکاشفات کی رُو سے آپ کی فضیلت کے قائل ہوئے ہیں، اس عقیدہ میں اہلِ طریقت منفرد نہیں، بلکہ ایک جماعت صحابہ و تابعین و ائمہ دین کی آپ کی تفضیل کے قائل ہوئے ہیں، کہ آپ تمام صحابہ

Marfat.com

تمام صحابہ رام رض پر بھی فضیلت رکھتے ہیں۔

۱۔ حافظ ابن عبدالبر المزی القرطبی المالکی رہ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب میں حضرت امیر رض کے ترجمہ میں لکھتے ہیں روی عن سلمان وابی ذرّ والمقداد وخباب و جابر وابی سعید وزید بن ارقم انّ علیّ بن ابی طالب اوّل من اسلم وفضله هؤلاء علیٰ غیرہ۔ انتہیٰ۔

۲۔ نیز الاستیعاب میں حضرت ابوالطفیل رض صحابی کے متعلق تحریر ہے۔ وکان ابوالطفیل عامر بن واثلة یتشیع فی علیّ ویفضله ویثنی علی الشیخین ابی بکر وعمر رضی الله عنهما ویترحم علیٰ عثمان رضی الله عنه۔ انتہیٰ۔

۳۔ نیز الاستیعاب میں عبدالرزاق رہ سے نقل کیا ہے کہ "حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص عمر رض کو ابوبکر رض پر فضیلت دے تو میں اُس کو منع نہیں کرتا، اور اگر علی رض کو ابوبکر رض پر فضیلت دے تو بھی میں اُس کو منع نہیں کرتا، اگر وہ اِن دونو سے محبت رکھے، پس عبدالرزاق رہ کہتا ہے کہ میں نے اِس بات کو وکیع رہ سے بیان کیا، اُن کو یہ بات بہت پسند آئی۔"

۴۔ حافظ جلال الدین السیوطی رہ کتاب تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی میں لکھتے ہیں۔ حکی الخطابی عن بعض مشائخه انّه قال ابوبکر خیر وعلیّ افضل۔ انتہیٰ۔

۵۔ حافظ ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی رہ کتاب تاریخ بغداد میں قاضی شریک رہ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں کہ "قاضی شریک رہ ایک دفعہ خلیفہ مہدی عباسی کے پاس گئے، مہدی نے اُن سے کہا کہ تم حضرت امیر رض کے حق میں کیا کہتے ہو؟ شریک رہ نے کہا کہ جو بات تیرے اجداد حضرت عباس رض اور حضرت عبداللہ بن عباس رض اُن کے حق میں کہتے تھے، وہی بات میں بھی کہتا ہوں، مہدی نے کہا وہ کیا کہتے تھے؟ شریک"

Marfat.com

نے کہا کہ حضرت عباس رض کا مرنے تک یہی اعتقاد تھا کہ حضرت امیر رض سب صحابہؓ سے افضل ہیں، کیونکہ حضرت عباس رض دیکھا کرتے تھے کہ اکابر مہاجرین رض کو عبادات میں جو مشکلیں پیش آتی تھیں، وہ حضرت امیر رض سے پوچھا کرتے تھے، اور اُن کو اپنی وفات کے وقت تک کبھی کسی بات میں صحابہ رض سے پوچھنے کی ضرورت پیش نہیں آئی"۔

۶ - فخر الاسلام بزدوی رح لکھتے ہیں کہ بعض اہل سنت وجماعت حضرت عثمان رض کو حضرت امیر رض پر فضیلت نہیں دیتے، چنانچہ امام اعظم ابوحنیفہ کوفی رح سے روایت ہے۔ انہ ما فضل عثمان علیٰ علیؓ۔ انتھیٰ۔

۷ - حافظ سیوطی رح تدریب الراوی میں لکھتے ہیں وجزم الکوفیون ومنھم سفیان الثوری بتفضیل علیؓ علیٰ عثمان۔ انتھیٰ۔

۸ - کتاب شرح عقاید جلالی میں ہے کہ ابوبکر خزیمہ رح بھی حضرت عثمانؓ پر حضرت امیر رض کی فضیلت کے قائل تھے، شرح کبیر جواہر اللقانی سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتداءً امام مالک رح کا بھی یہی عقیدہ تھا، بعد میں توقف کی طرف مائل ہو گئے تھے[۲۵۰]، امام عبداللہ یافعی رح قصیدہ مجادی الاظعان فی تفضیل علیؓ علیٰ عثمان میں لکھتے ہیں۔

بعد تفضیلنا الشیخین معتقد ۔۔۔ تفضیلہ قبل ذی النورین فی بالی [۲۵۱]

اکثر محدثین مثل حاکم رح وغیرہ بھی اسی کے قائل ہیں[۲۵۲]، حضرت عبداللہ بن عمر رض کا بھی یہی مسلک تھا۔ [۲۵۳]

۹ - حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رح مکتوبات دفتر اول مکتوب دوسو اکاون[۲۵۱] میں لکھتے ہیں۔ چونکہ حضرت امیر رض ولایت محمدی کے حامل ہیں اس لئے مشائخ و اولیاء کے اکثر سلسلے ان سے منتسب ہوئے ہیں، اور حضرت امیر رض کے کمالات حضرات شیخین رض کے کمالات کی نسبت اکثر اولیائے عظام رح پر جو کمالات ولایت سے مخصوص ہیں

Marfat.com

مخصوص ہیں زیادہ تر ظاہر ہوئے ہیں، اگر شیخینؓ کی افضلیت پر اہل سنت کا اجماع نہ ہوتا اکثر اولیائے عظام، کا کشف حضرت امیرؓ کی افضلیت کا حکم کر دیتا۔"

اس عبارت سے ظاہر ہوا کہ جمیع اولیائے امت کے کشوف حضرت امیرؓ کی افضلیت کو ثابت کرتے ہیں۔

۱۰ - خواجہ ابوالفیض کمال الدین محمد احسان مجددی رح کتاب روضۃ القیومیہ رکن اول میں لکھتے ہیں۔ "اکثر اولیاء نے حضرت علی المرتضٰے کرم اللہ وجہہٗ کی بہت تعریف کی ہے، کیونکہ ان اولیاء نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مقام تک ترقی کی، حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ ولایت کے بادشاہ ہیں، باقی تین خلفاء کے مقام کمالاتِ نبوت میں ہیں، اگر ان اولیاء کو نبوت کے کمالات حاصل ہوتے تو یہ بھی باقی خلفاء کے مقام کی سیر کرتے، اور ان کی تعریف کرتے، بلکہ حق تو یہ ہے کہ کمالاتِ نبوت کو پہنچنا تو درکنار حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کے انتہائی مقام پر بھی نہیں پہنچے، کیونکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کو کمالاتِ نبوت بھی پورے طور پر حاصل تھے، لیکن ولایت میں سب کے سردار ہیں، اور یہی وجہ ہے کہ اولیائے کرام رح کے تمام سلسلے حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے منسوب ہوئے۔"

اس عبارت سے ثابت ہوا کہ حضرت امیرؓ کمالاتِ نبوت میں دوسرے خلفائے راشدینؓ کے ہمپایہ ہیں، کیونکہ یہ کمالات آپ کو پورے حاصل تھے، اور کمالاتِ ولایت میں سب کے سردار ہیں، تو اس سے آپ کی افضلیت ثابت ہوئی۔

۱۱ - کتاب اچھا عقیدہ ترجمہ حسن العقیدہ مصنفہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح میں ہے "حضرت ابوبکر صدیقؓ بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس امت میں سب سے افضل ہیں، بعد ان کے حضرت عمر فاروقؓ اور اس افضل ہونے میں یہ مطلب نہیں ہے

Marfat.com

کہ وہ اور لوگوں سے سب طرح افضل ہیں، یہانتک کہ نسب و شجاعت و قوت و علم میں بھی، کیونکہ ان امروں میں حضرت امیر رض بیشک ان سے افضل ہیں"۔

۱۲ - حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رح اپنے فتاوے عزیزیہ جلد اول میں لکھتے ہیں کہ "محققین نے لکھا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جہاد سیفی و سنانی میں اور فن قضا و کثرت روایت حدیث میں اور ہاشمیت و حنفیت میں اور علی الخصوص اس وجہ سے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ زوجیت کی قرابت ہے، افضل ہیں اور ان وجوہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تفضیل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر قطعی طور پر ثابت ہے"۔

۱۳ - نیز فتاوے عزیزیہ میں ہے کہ "حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر قطعی طور پر ان امور میں ثابت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایمان لائے، اور ایسا ہی پہلے نماز بھی پڑھی"۔

۱۴ - نیز فتاوے عزیزیہ میں ہے کہ "اہل علم کا یہ کلام ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ علم میں دوسرے صحابہ رض سے افضل تھے، اس واسطے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون"۔ (زمر ع ۱)

۱۵ - نیز فتاوے عزیزیہ میں ہے کہ "حضرت علی رضی اللہ عنہ فتوے اور اجتہاد اور احادیث کی روایت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے افضل ہیں، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بذات خاص جہاد کرنے اور نیزہ و تلوار چلانے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے افضل ہیں"۔

ازالہ اعتراض اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ حضرت امیر رض کی تفضیل شیخین رض پر کرنا عقائد اہل سنت والجماعت سے نہیں بلکہ گروہ شیعہ کے عقاید سے ہے، تو اسکو

Marfat.com

سمجھنا چاہیئے کہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رح فتاوے عزیزیہ جلد اول میں لکھتے ہیں کہ "تفضیلیہ کی دو قسم ہیں ایک قسم کے وہ لوگ ہیں کہ حضرت علی مرتضےٰ رض کو شیخین رض پر فضیلت دیتے ہیں، مگر شیخین رض کی محبت اور تعظیم میں نہایت سرگرم ہیں، اور ایسا ہی شیخین رض کے مناقب و فضائح بیان کرنے میں اور شیخین رض کے اقوال اور افعال پر عمل کرنے میں نہایت مستعد اور راسخ قدم ہیں، جیسا کہ اہل سنت کہتے ہیں کہ حضرات شیخین رض کو حضرت علی رض پر ان امور میں کہ اوپر مذکور ہوئے ہیں فضیلت ہے، مگر حضرت مرتضےٰ علی رض کی محبت اور اتباع میں نہایت سرگرم ہیں اور آنجناب رض کے قول و فعل پر عمل کرنے میں نہایت مستعد ہیں، اور تفضیلیہ کی یہ قسم اہل سنت میں داخل ہے، البتہ ان لوگوں نے اس مسئلہ میں خطا کی ہے، اور اس مسئلہ میں ان لوگوں کا خلاف ایسا ہی سمجھنا چاہیئے جیسا کہ اشعریہ اور ماتریدیہ میں خلاف ہے، اور اس قسم کے تفضیلیہ کی امامت جائز ہے، اور اہل سنت کے بھی بعض علما، اور صوفیہ اس روش پر ہوئے ہیں، مثلاً عبدالرزاق محدث اور سلمان فارسی رض اور حسان بن ثابت رض اور بھی بعضے دیگر صحابہ رض کا ایسا ہی خیال تھا"۔

اس عبارت سے ثابت ہوا کہ حضرات شیخین رض کے فضائل و مناقب کا معتقد ہو کر جو شخص تفضیل مرتضوی کا قائل ہو وہ اہل سنت والجماعت میں سے ہے۔

نیز حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رح تحفہ اثنا عشریہ میں لکھتے ہیں کہ "شیعہ اولے کہ فرقہ سنیہ تفضیلیہ اند در زمان سابق بشیعہ ملقب بودند، چوں غلاۃ روافض و زیدیاں و اسماعیلیہ بایں لقب خود را ملقب کردند و مصدر قبائح و شرور اعتقادی و علمی گردیدند خوفاً عن التباس الحق بالباطل فرقہ سنیہ و تفضیلیہ ایں لقب

Marfat.com

برخود نہ پسندیدند وخود را بہ اہل سنت وجماعت ملقب کردند"۔

اس سے بھی ثابت ہوا کہ تفضیل مرتضویؓ کے قائل فی الحقیقت اہل سنت ہیں نہ روافض وھو المدعا۔

کتاب ارجح المطالب میں ہے کہ صحابہ کرام رض میں سے حضرت عباس رض، حضرت سلمان فارسی رض، حضرت ابوذر غفاری رض، حضرت مقداد بن الاسود رض، حضرت خباب بن الارتؓ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رض، حضرت ابوسعید خدری رض، حضرت زید بن ارقم رض، حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلۃ الکنانی رض فضیلت علیؓ علے غیرہ کے قائل تھے۔

مقامات

آپ کے درجات و مقامات کا کیا بیان کیا جائے، جو کچھ منصب نبوت کے بعد انسان کو کمالات حاصل ہو سکتے ہیں وہ سب حضور انور کے لئے بحیثیت مجموعی نقد وقت تھے۔

۱۔ حضرت امیر رض نے ایک خاص وقت میں اپنے متعلق فرمایا۔ انا نقطۃ الباء بسم اللہ انا حبیب الذی فرطتم فیہ وانا القلم واللوح المحفوظ وانا العرش وانا الکرسی وانا السماوات السبع والارضون الی ان صح فی ثنائی الخطبۃ۔ عہ

۲۔ نیز حضرت امیر رض نے فرمایا انا منشئ الارواح انا باعث من فی القبور انا ید اللہ انا القرآن الناطق۔ عہ

۳۔ حضرت شیخ محی الدین اکبر رح فتوحات مکیہ باب دوازدہم میں لکھتے ہیں کہ۔ حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب رض وسہل بن عبداللہ وغیرہ محققین اہل کشف نے ذکر کیا ہے

Marfat.com

نے ذکر کیا ہے کہ اوّل ارادہ تجلّیٔ تنزیہی الٰہی کا ہوا ہے حقیقتِ کلیّہ کی طرف تو
حقیقت پیدا ہوئی اس کا نام ھباء ہے، پھر حق سبحانہٗ نے نور کی تجلّیٔ ھباء
میں فرمائی، تو کل حقایق سے اقرب حقیقتِ محمدیہ تھی، جس کا نام عقلِ کل ہے،
پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مبدا کل عالم کے ہیں، و اوّل ظاہر در وجود
ازاں نورِ الٰہی و از ھباء اور عین بدنِ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و عین
عالم کا تجلّیٔ محمدی سے ہوا، اور اقرب الناس اُس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے پاس حضرت علی رض تھے، جو امام عالم اور سرّ جملہ انبیاء علیہم السلام کے ہیں،
اور یہ کل صورت عالم کی نمونہ و مثال اس کے مطابق ہے، جو علم اللہ تعالیٰ کا تھا،
پس اس عالم کی شکل مطابق صورت علمی حق سبحانہٗ کے ہے۔"

۴ - حضرت امام ربانی شیخ احمد سرہندی رح مکتوبات دفتر سوم مکتوب ایک سو ۱۲۳
تیئیس میں لکھتے ہیں: "اس راہ کے واصلوں کے پیشوا، ان بزرگواروں کے فیض
کا سرچشمہ حضرت علی مرتضٰے کرّم اللہ وجہہ الکریم ہیں، اور یہ عظیم الشان مرتبہ (سلوک
و قربِ ولایت) انہیں کے ساتھ تعلق رکھتا ہے، اس مقام میں گویا آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونو مبارک قدم حضرت علی المرتضٰے رض کے سر مبارک پر ہیں، اور
حضرت فاطمہ رض اور حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی اس مقام میں ان کے ساتھ
شریک ہیں، میرے خیال میں حضرت امیر رضی اللہ عنہ وجودِ عنصری یعنی پیدائش سے
پہلے بھی اس مقام کی پناہ میں رہے ہیں جیسے کہ وجودِ عنصری کے بعد ہیں، اور اس
راہ سے جس کسی کو فیض و ہدایت پہنچتا ہے انہیں کے وسیلہ سے پہنچتا ہے، کیونکہ
اس راہ کا اخیری نقطہ یہی ہیں، اور اس مقام کا مرکز انہیں سے تعلق رکھتا ہے"۔

۵ - صاحبِ تصحیح المسائل نے قاضی ثناء اللہ مجددی پانی پتی رح کی کتاب سیفِ مسلول

Marfat.com

سے نقل کیا ہے۔ "بعضے از اکابر اولیاء اللہ را بکشفِ صحیح کہ یکے از اسبابِ علم ست وسابق در اسبابِ علم مذکور شد امام را معنے دیگر ظاہر گشتہ وآں آنست کہ فیوض و برکاتِ کارخانۂ ولایت کہ از جنابِ الٰہی بر اولیاء اللہ نازل میشود اوّل بر یک شخص میشود و ازاں شخص قسمت شدہ بہر یک از اولیاء عصر موافقِ مرتبہ و بسببِ استعداد باولی میرسد وہیچکس را از اولیاء اللہ بے توسطِ او فیضے نمیرسد و کسے از مردانِ خدا بے وسیلۂ او درجۂ ولایت نے یابد اقطابِ جزئی و اوتاد و ابدال و نقباء و نجباء و جمیع اقسام اولیاء خدا بوے محتاج میباشند صاحبِ ایں منصبِ عالی را امام گویند و قطب الارشاد بالاصالۃ نیز خوانند و ایں منصبِ عالی از وقتِ ظہورِ آدم علیہ السلام بروح پاک علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ متقرر کردہ"۔[۵]

۶ - حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رح تحفہ اثنا عشریہ اور تفسیر فتح العزیز میں تحت آیۃ وتعیہا اذن واعیہ (الحاقۃ ۱۲) فرماتے ہیں کہ "حضرت امیر رض خاتم خلافتِ مطلقہ انبیاء و فاتح بابِ ولایتِ محمدیہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، اور تمام سلاسلِ اولیاء اللہ آپ ہی کی طرف منتہی اور داخل ہوتے ہیں، اور جیسے حضرات شیخین رض در بابِ خلافت اتم واکمل ہیں، اسی طرح آپ اس بارۂ ولایت میں اتم واکمل ہیں"۔[۶]

۷ - عمدۃ السادات حضرت سید محمد شاہ صاحب علوی عباسی قادری نوشاہی برخوردار رح کتاب الفوائد میں لکھتے ہیں کہ "کسی شخص نے سلطان المحققین حضرت مولانا جلال الدین محمد رومی رح سے پوچھا کہ آپ اسد اللہ الغالب علی بن ابیطالب رض کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا کہ اگر اُس کی ذات سے پوچھتا ہے تو وہ لیس کمثلہ شیئ وھو السمیع البصیر (الشوریٰ ۱۱) ہے، اور اگر اُس کی صفات سے پوچھتا ہے تو وہ ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو عالم الغیب والشہادۃ ھو الرحمٰن الرحیم (الحشر ۲۲)

ہے، اور اگر

Marfat.com

ہے ، اور اگر اُس کی قوت سے پوچھتا ہے تو انّما امرہٗ اذا اراد شیئًا ان یقول لہٗ کن فیکون (یٰسٓ ع ۵) ہے ، اور اگر اُس کے فعل سے پوچھتا ہے تو وہ کلّ یوم ھو فی شأن (الرحمٰن ع ۲) ہے ، اور اگر اُس کا نام پوچھتا ہے تو وہ قل ھو اللہ احد (الاخلاص) ہے "۔

راقم الحروف فقیر شرافت عفی عنہ کہتا ہے کہ اس عبارت سے حضرت امیر رض کا مقام قرب نوافل و قرب فرائض جو فنا و بقا سے عبارت ہے بدرجہ اتم ظاہر ہوتا ہے۔

کرامات

آپ سے خوارق و کرامات بشمار صادر ہوئیں ، بلکہ آپ کی روحانیت سے تاقیامت صادر ہوتی رہیں گی ، کیونکہ آپ صاحب ولایت کبریٰ تھے ، اور جملہ اقسام کشوف کونی ، صوری ، غیبی ، الٰہی آپ کو حاصل تھے ؎ یہاں صرف دو کرامتیں لکھنے پر اکتفا کرتا ہوں۔

رَدّ الشمس | حضرت اسماء بنت عُمَیس رض سے روایت ہے کہ جب حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تھی تو بیہوش ہو جاتے تھے ، ایک دن وحی نازل ہوئی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر مبارک حضرت امیر رض کی گود میں تھا ، یہانتک کہ آفتاب غروب ہو گیا ، آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر اٹھایا ، اور آپ سے پوچھا کہ اے علیؑ ! کیا تم عصر کی نماز پڑھ چکے ہو؟ آپ نے عرض کیا نہیں ، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ سے دعا کی ، تو اللہ تعالیٰ نے آفتاب کو واپس کر دیا ، یہانتک کہ حضرت امیر رض نے نماز پڑھ لی ، حضرت اسماءؓ کہتی ہیں کہ میں نے آفتاب کو غروب ہونے کے بعد پھر دیکھا ، جس وقت لوٹایا گیا

Marfat.com

اور حضرت امیر رضؓ نے نماز پڑھی ۔

حافظ ابو عبداللہ محمد بن یوسف دمشقی صالحی رحؒ نے مزیل اللبس عن حدیث ردّ الشمس کے ایک مقام میں بیان کیا ہے ، کہ اس حدیث کو امام ابو جعفر طحاوی رحؒ نے اپنی کتاب مشکل الآثار میں اسماء بنت عمیس رضؓ سے دو طریقوں سے نقل کیا ہے ، اور کہا ہے کہ یہ دونو حدیثیں ثابت ہیں ، ان کے راوی ثقہ ہیں ، اور قاضی عیاض رحؒ نے اس کو شفا میں درج کیا ہے ، اور حافظ ابن سید الناس رحؒ نے بشری اللبیب میں ، اور حافظ علاؤ الدین مغلطائی رحؒ نے اپنی کتاب الزہر الباسم میں ، اور ابو الفتح ازدی رحؒ نے اس کی تصحیح کی ہے ، اور ابو زرعہ ابن عراقی رحؒ اس کے حسن ہونے کے قائل ہیں ، اور شیخ جلال الدین سیوطی رحؒ نے الدرّ المنتثرہ فی الاحادیث المشتہرہ میں بیان کیا ہے ۔ اور حافظ احمد بن صالح نے کہا ہے کہ یہ تم کو کافی ہے ۔ اور جس کا مقصد علم حاصل کرنا ہے ، اس کو اسماء رضؓ کی حدیث سے تخلف نہ کرنا چاہیے کیونکہ وہ نبوت کی بڑی نشانیوں میں سے ہے ۔

تلاوتِ قرآن منقول ہے کہ حضرت امیر رضؓ گھوڑے پر سوار ہونے کے وقت ایک قدم رکاب میں رکھتے ، اور قرآن مجید کی تلاوت شروع کرتے ، اور دوسری رکاب میں قدم رکھنے تک ختم کر لیا کرتے ۔

عملیات

برائے حفاظت از درندگان حضرت امیر رضؓ نے فرمایا ہے کہ جو شخص نماز ظہر کے بعد ہمیشہ یہ آیت شریف تین بار پڑھے ، وہ ایسا ہے جیسا کہ تمام دن رات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گذارا ، اور کوئی درندہ و پرندہ اس کو اذیت نہ پہنچا سکے گا ، انشاء اللہ تعالیٰ

Marfat.com

انشاء اللہ تعالیٰ، آیت شریف یہ ہے فسبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون وله الحمد فی السّمٰوٰت والارض وعشیّا وحین تظهرون۔ (الروم۔ ع ۲)

برائے قضائے حاجات | آپ نے فرمایا ہے کہ اگر کسی کو مال میں نقصان یا اہل و عیال میں بیماری ظاہر آوے تو چاہیے کہ حضور قلب اور خشوع سے درگاہِ الٰہی میں عاجزی کرے اور یہ دعا پڑھے، بیشک اس کی حاجت پوری ہو جاوے گی، دُعا یہ ہے۔ بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم اللهم انی اتوجه الیك بنبیّك نبی الرّحمة واهل البیت الذین اخترتهم علی العٰلمین اللهم ذلل لی صعوبتها واكفنی شرّها فانّك الكافی والمعافی والغالب القاهر بحق ایّاك نعبد وایّاك نستعین برحمتك یا ارحم الراحمین۔

برائے قبولیت دعا | آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص عشا کی نماز کے بعد سو مرتبہ یہ اسم پڑھے، اللہ تعالیٰ اُس کی دعا جلدی قبول فرماوے، اسم یہ ہے یا قادر انت الذی اذا اردت شیئًا ان تقول له كُن فیكون موجودًا بسرعته۔

برائے عجائب وغرائب | آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص سورۂ البقرۃ نماز عشا کے بعد ایک بار پڑھے، عجائب غرائب خدا تعالیٰ کے بہت مشاہدہ کرے۔

تصنیفات

حضرت امیرؓ کی تصنیفات بھی موجود ہیں، جو فصاحت و بلاغت میں اعلےٰ پایہ رکھتی ہیں، ازانجملہ

۱۔ نہج البلاغت | یہ آپ کے خطبات کا مجموعہ ہے جو دو حصوں پر مشتمل ہے پہلے حصہ میں آپ کے لکچر ہیں جن میں ادب، اخلاق، سیاست، چگونگی عالم، اور

Marfat.com

انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے، دوسرے حصہ میں آپ کے فرامین و منشورات ہیں جو آپ نے معاصرین کو تحریر فرمائے، یہ نسخہ حضرت علامہ سید شریف مرتضٰے حلی رح (متوفی ۴۳۶ھ) نے مرتب فرمایا ہے۔

یہ نسخہ یورپ میں مختلف حواشی کے ساتھ متعدد بار شایع ہو چکا ہے، بیروت سے معہ مختصر شرح وحل دوم مرتبہ شایع ہوا، ایران میں شاہانِ قاچاریہ کے عہد میں متعدد مرتبہ چھپا، مصر میں حواشی کے ساتھ دوم مرتبہ چھپا، نظامی پریس سے اردو شرح مختصر و مدلل کے ہمراہ شایع ہوا۔

اس کی متعدد شرحیں بھی لکھی گئیں۔

اول۔ شرح نہج البلاغت۔ یہ شیخ عزیز الدین عبدالحمید ہبۃ اللہ المدائنی الکاتب الشاعر (متوفی ۶۵۵ھ) نے بزبانِ عربی بیس جلدوں میں لکھی۔

دوم۔ شرح نہج البلاغت۔ یہ علامہ ابن ابی الحدید رح نے بزبانِ عربی دو جلدوں میں لکھی، جو ایران و مصر میں متعدد بار شایع ہو چکی ہے۔

سوم۔ شرح نہج البلاغت۔ یہ علامہ شیخ حسین بن شہاب الدین حیدر العاملی رح نے بزبانِ عربی نہایت مبسوط اور واضح لکھی ہے۔

چہارم۔ شرح نہج البلاغت۔ یہ علامہ سید ابی القاسم علی بن موسےٰ بن جعفر بن محمد بن طاؤس الحسینی رح نے بزبان عربی لکھی ہے۔

پنجم۔ شرح نہج البلاغت۔ یہ سید ماجد بن محمد البحرانی رح نے عربی زبان میں لکھی ہے۔

ششم۔ شرح نہج البلاغت۔ یہ شیخ قوام الدین یوسف بن حسین الشہیر قاضی بغداد (متوفی ۹۲۲ھ) نے بزبانِ عربی لکھی ہے۔

Marfat.com

ہفتم ۔ منہاج البراعت شرح نہج البلاغت ۔ یہ شیخ علامہ قطب الدین الراوندیؒ نے بزبان عربی مبسوط وگرانقدر لکھی ہے۔

ہشتم ۔ الاصباح شرح نہج البلاغت ۔ یہ علامہ شیخ قطب الدین الحیدریؒ نے بزبانِ عربی لکھی ہے۔

نہم ۔ اعلام شرح نہج البلاغت ۔ یہ شیخ علی بن ناصرؒ نے عربی زبان میں لکھی ہے۔

دہم ۔ انوار الفصاحت شرح نہج البلاغت ۔ یہ شیخ نظام الدین جیلانیؒ نے بزبانِ عربی لکھی ہے۔

یازدہم ۔ تنبیہ الغافلین شرح نہج البلاغت ۔ یہ مُلّا فتح اللہ کاشانیؒ نے بزبانِ عربی لکھی ہے ۔ اور ایران میں دو مرتبہ چھپی ہے۔

دوازدہم ۔ مصباح السالکین شرح نہج البلاغت ۔ یہ شیخ کمال الدین مَیثم بن علی بن میثم بحرانیؒ نے بزبانِ عربی ۷۷۴ھ میں لکھی ہے

سیزدہم ۔ حدایق الحقایق شرح نہج البلاغت یہ شیخ علاؤالدین گلستانیؒ نے بزبان فارسی لکھی ہے۔

چہاردہم ۔ روضۃ الابرار شرح نہج البلاغت ۔ یہ فاضل زوّاریؒ نے فارسی زبان میں لکھی ہے۔

۳۔ کتاب الجفر والجامعہ | یہ کتاب علم جفر کی بہترین کتاب ہے ۔ اس کو لوحِ محفوظ بھی کہتے ہیں۔ کوئی چار حرفی لفظ ایسا نہیں ہے جو اس میں موجود نہ ہو، تمام علوم حرفیہ و اسرار عددیہ اس کتاب سے ظاہر ہوتے ہیں ، صاحب مباہج الاعلام نے لکھا ہے کہ اس کتاب میں اسم اعظم اور تاج آدم اور خاتم سلیمان اور حجاب آصف بن برخیا موجود ہیں ۔ اور قضا و قدر کے اسرار اس میں مستور ہیں۔

Marfat.com

۳ - دیوانِ بدیع | یہ آپ کی نظموں واشعار کا مجموعہ ہے جو تجربات حیاتِ انسانی واخلاقی وادبی وطبّی مضامین پر مشتمل ہے ، اِس کو کئی لوگوں نے جمع کیا ہے ، ازانجملہ۔

اول ۔ علامہ شیخ قطب الدین الراوندی رح نے تاریخ و سیرت وادب سے آپ کے اشعار فراہم کئے ، اس مجموعہ میں جو نظمیں ہیں ان کے ساتھ پہلے واقعات بیان کئے ہیں کہ کیا موقعہ تھا ، اور کس بنا پر یہ ارشاد ہوا ، علمائے ادب نے اس مجموعہ کے مناقب میں بہترین قصائد لکھے ہیں ، اور اس کے مقدمہ کو افضل المقدمات قرار دیا ہے ۔

دوم ۔ شیخ ابوالحسن قنجکری رح نے بھی ایک نسخہ جمع کیا ، اس مجموعہ میں دو سو سے زیادہ ابیات نہ تھے ۔

سوم ۔ شیخ محمد اسحاق رح کے جمع کردہ نسخہ میں اس سے زیادہ اشعار ہیں ۔

چہارم ۔ شیخ ابوالبرکات ہبۃ اللہ بن محمد بن الحسن رح کا مجموعہ سب سے زیادہ مبسوط ہے ۔

دیوانِ بدیع ایران میں حواشی کے ساتھ دو بار شایع ہوا ہے اور ہندوستان میں ترجمہ مولوی عبدالحکیم دو بار چھپ چکا ہے ۔

قاضی میر حسین بن معین الدین میبذی رح (متوفی ۹۰۷ھ) نے اِس کی فارسی میں شرح لکھی ہے جو ہندوستان میں طبع ہو چکی ہے ۔

۴ - صحیفہ علویہ | اس کتاب میں آپ کی وہ ادعیہ ہیں جن میں زندگی کے دشوار گذار پہلوؤں پر مختلف طریقوں سے روشنی ڈالی گئی ہے ۔ اس کو شیخ عبداللہ ابن حاجی صالح بن جمعۃ بن علی بن احمد بن ناصر بن محمد بن عبداللہ السماحی (متوفی ۹۳۵ھ)

Marfat.com

(متوفی ۱۱۳۵ھ) نے جمع کیا تھا، یہ نسخہ ایران میں دو مرتبہ، لکھنؤ میں ایک بار، بمبئی میں دو مرتبہ چھپ چکا ہے۔

۵۔ غرر الحکم و درر الکلم اس کتاب میں آپ کی سینکڑوں پُر اثر نصائح، کلمات، اسرار، اقوال، معارف، حقایق، لطائف، نکات، آداب، اخلاق، دلائل، احکام وغیرہ درج ہیں۔ اس کو علامہ شیخ عبدالواحد محمد بن عبدالواحد آمدی تمیمی رح نے بترتیب حروف تہجی جمع کیا تھا، اب اس کا اردو ترجمہ بنام رہبر کابل چھپ چکا ہے۔

۶۔ دستور معالم الحکم ماثور مکارم الشیم اس کتاب میں کلام بلاغت حکمت، مواعظ، آداب، ادعیہ، مناجات، اشعار، تمثیلات وغیرہ ہیں، اس کو علامہ قاضی ابی عبداللہ محمد بن سلامہ بن جعفر بن علی بن حکمون بن ابراہیم بن محمد بن مسلم القضاعی الشافعیؒ (متوفی ۴۵۴ھ) نے جمع کرکے نو ابواب پر مرتب کیا ہے، اور اس کی اسانید کو حذف کر دیا ہے۔

اس کتاب کی ایک شرح شیخ محمد عبدالقادر سعید الرافعی رح نے معہ مقدمہ کے لکھی ہے، اور رُوات بھی بیان کئے ہیں، یہ متن و شرح ۱۳۲۲ھ میں مطبع دارالسعادت مصر سے شایع ہوئی ہے۔

۷۔ شہاب الاخبار یہ قاضی ابی عبداللہ محمد قضاعی شافعیؒ موصوف نے گیارہ سو کلمات جمع کئے ہیں، یہ کتاب مصر میں چھپ چکی ہے۔

۸۔ قلائد الحکم و فرائد الکلم یہ قاضی ابو یوسف یعقوب بن سلیمان الاسفرائنیؒ نے جمع کئے ہیں۔

Marfat.com

۹۔ الف کلمات | یہ شیخ مبارک بن صفی الدین سیف خاں رحؒ نے جمع کئے ہیں، اس کا ایک قلمی نسخہ کتب خانہ سرکار آصفیہ دکن میں ہے۔

۱۰۔ نثر اللآلی | یہ شیخ غزالدین بن ضیاء الدین ابو الرضا فضل اللہ الحسینی الراوندی رحؒ نے بترتیب حروف تہجی جمع کئے ہیں، اس کا آغاز اس طرح پر ہوتا ہے، ایمان المرء یعرف بایمانہٖ۔

۱۱۔ مختارت | یہ علامہ شیخ عبدالواحد محمد بن عبدالاحد آمدی تمیمیؒ نے بترتیب حروف تہجی جمع کئے ہیں، اس کا شروع اس طرح پر ہے الحمد للہ الذی بدانا بتوفیقہٖ۔

۱۲۔ بعض الامثال | یہ شیخ ابو الفضل بن محمد المیدانی رحؒ نے جمع کئے ہیں، اس کا آغاز اس طرح پر ہے من رضی عن نفسہٖ کثیرا لساخط علیہ۔

۱۳۔ منتخب الامثال | یہ شیخ فضل بن سلمہ الفی رحؒ نے جمع کئے ہیں اس کا شروع اس طرح پر ہے انما اکلت یوما اکل الثور الابیض۔

۱۴۔ مائۃ الحکمت | یہ علامہ جاحظ رحؒ نے جمع کی ہیں، اس کا ذکر شیخ عبدالواحد آمدی رحؒ نے مختارت میں کیا ہے۔

۱۵۔ مجموعۂ کلمات | یہ نسخہ مترجم کتبخانہ سرکار آصفیہ دکن میں ہے۔

۱۶۔ حکم الامام علی بن ابی طالب | بترتیب حروف تہجی اخلاق و آداب شریعت پر مشتمل ہے۔

۱۷۔ آیات جلی فی اقوال علی | اس کا ترجمہ مولانا عبدالرحمن جامی رحؒ نے فارسی میں کیا تھا، یہ مترجم نسخہ ہمایونی عہد کے مشہور خوشنویس میر نظام رحؒ کا لکھا

دستیاب

Marfat.com

دستیاب ہونے پر اراکین ادارہ علی کالج وزیرآباد نوگاواں سادات ضلع مرادآباد نے ہاف ٹون بلاک کے ذریعہ فوٹو لے کر شایع کیا ہے۔

۱۸۔ **امثالِ علی** | یہ رسالہ کتاب التحفۃ البہیّہ والطرفۃ المشہیّہ میں شایع ہوچکا ہے، جو سترہ ادبی نوادر رسالوں پر مشتمل ہے۔

۱۹۔ **بساتین الحکم** | اس کا ترجمہ فارسی میں ہوچکا ہے۔

۲۰۔ **مجموعہ نصائح وحکم وامثال** | اس کا ترجمہ فارسی میں ہوچکا ہے، اور مقدمہ لاطینی میں ہے، اس کو مسیو کونیلیوس نان ونین نے کلاانڈینا بیوطر سیوبرج سے ۱۸۰۶ء میں شایع کیا۔

۲۱۔ **جناب امیر کے مقولے** | یورپ میں ان اقوال کے ترجمے متعدد بار شایع ہوچکے ہیں، ایک ترجمہ ڈپٹی ابومحمد صاحب نے مسٹر چیپ سے انگریزی میں کرا کے شایع کیا۔

۲۲۔ **صد کلمات** | اس نام کے تین رسالے موجود ہیں۔

ایک رسالہ کانپور سے شایع ہوا۔

دوسرا رسالہ مہاراجہ سرکشن پرشاد سابق صدرِ اعظم دولت آصفیہ نے اردو مقدمہ کے ساتھ شایع کیا۔

تیسرا رسالہ مترجم جلی قلم بغیر مقدمہ کے حیدرآباد سے شایع ہوا ہے۔

ان رسائل کی متعدد شرحیں بھی لکھی گئیں، ازانجملہ۔

اوّل فصل الخطاب شرح مائۃ کلمات | علامہ رشید الدین وطواط نے فارسی زبان میں نظماً و نثراً لکھی ہے، مقدمہ بھی اچھا لکھا ہے، یہ شروح مصر سے شایع ہوچکی ہے۔

Marfat.com

دوم شرح صد کلمات | شیخ مصطفےٰ بن محمد المعروف بہ خواجگی زادہ نے بزبان ترکی لکھی، اسی کو مولانا عبدالرحمٰن جامی نے فارسی میں ترجمہ کیا جو شایع ہو چکا ہے۔

اس کے علاوہ بھی حضرت امیر کے کلام فیض التیام کی کئی لوگوں نے شرحیں لکھی ہیں، مثلاً

(۱) حلیۃ الصالحین شرح کلمات امیر المؤمنین | میر حیدر علی نے لکھی ہے جو ہندوستان سے شایع ہو چکی ہے۔

(۲) شرح کلماتِ علی | شیخ محمد حسن العاملی نے لکھی ہے۔

(۳) شرح کلمات الامام | حضرت عثمان ذوالنورین کی شہادت کے متعلق حضرت امیر نے جو مراسلت حضرت امیر معاویہ کے ساتھ کی تھی اس کی شرح شیخ محمد عبدہٗ نے کی ہے، جو مصر میں شایع ہو چکی ہے۔

(۴) خطبۃ البیان | یہ نثر کلمات کی شرح ترکی زبان میں ہے جو شایع ہو چکی ہے۔

(۵) شرح کلمہ الناس نیام فاذا ماتوا انتبھوا | علامہ شمس الدین کشی نے لکھی ہے۔

مکتوبات

حضرت امیر کے بعض مکاتیب کا ترجمہ یہاں لکھا جاتا ہے، جو آپ نے خلیفہ ہونے کے بعد لوگوں کو لکھے۔

مکتوب عامل ہمدان کے نام | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ کے بندے علی امیر المؤمنین

Marfat.com

امیر المومنین کی طرف سے جریر بن عبداللہ بجلی عامل ہمدان کو واضح ہو کہ اللہ کے بندے جب تک اُس کی عبادت وطاعت پر چلتے ہیں، اور گناہوں و سرکشیوں سے بچتے ہیں، آسمانی نعمتیں ہر روز اُن پر زیادہ ہوتی ہیں۔ اور جب اپنی حالتیں بدل ڈالتے ہیں یعنی عبادت وطاعتِ الٰہی ترک کر دیتے ہیں، تو ان کی نعمت و دولت بھی زوال میں آجاتی ہے، اِس بات کا ثبوت کلامِ الٰہی میں موجود ہے۔ ان اللہ لایغیّر ما بقومٍ حتّٰی یغیّروا ما بانفسہم واذا ارادا للہ بقومٍ سوءً فلا مردّ لہٗ وما لہٗ من دونہٖ من والٍ (الرعد ۲) اور اس کے بعد مہاجرین وانصار اور شرفا و مددگار کا مجھ سے بیعت کرنا، میری امامت وخلافت کو متفق ہو کر مان لینا یہ سب تجھے معلوم ہو چکا ہوگا، اور یہ بھی کہ کس جماعت نے متابعت کے بعد مخالفت اختیار کی، اور بصرہ میں جمعیت بہم پہنچائی، پھر میرا بصرہ جانا اور اُن کو سمجھانا، اور انجام کار گوشمالی دینا، پھر بتائید ربانی فتح پانا، اور عبداللہ بن عباسؓ کو وہاں کا امیر بنا کر کوفہ میں آجانا، سب سُن ہی لیا ہوگا، اس کے دُھرانے کی حاجت نہیں۔ اب مہم شام درپیش ہے، معاویہؓ نے وہاں فوج جمع کی ہے، اور مخالفت پر آمادہ ہے۔ میرا قصد ہے کہ اس طرف روانہ ہوں، تجھے لازم ہے کہ خط کے مضمون سے واقف ہوتے ہی جسقدر سوار اور پیدل تیرے پاس ہیں سب کو ہمراہ لے کر حاضرِ خدمت ہو۔ اور اس امر میں نہایت جلدی کرو والسّلام۔

مکتوب عامل آذربیجان کے نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ کے بندے علیؓ امیر المومنین کی طرف سے اشعث بن قیس الکندریؓ کو معلوم ہو کہ ہمیں تجھ پر زیادہ بھروسہ اور اعتقاد تھا، اور تیری عقل وفہم اور دانائی وبینائی پر کامل یقین تھا ہماری آرزو تھی کہ سب سے پہلے جو شخص ہماری بیعت کرتا، اور اس معاملہ کی طرف

Marfat.com

خواہشمند ہوتا وہ تو ہی ہوتا، مگر تیری طرف سے ایسی باتیں سنی گئیں، اور تیری ذات سے بعض ایسے امور سرزد ہوئے جن کی وجہ سے تیری طلبی میں تاخیر ہوئی، اور بلانے میں ڈھیل کی گئی، اس وقت تیری گذشتہ باتیں نظر انداز کر دی گئیں اور تیرے اعمالِ ناپسندیدہ کو اُن خدماتِ حسنہ سے جو تجھ سے ظہور پذیر ہوئی ہیں محو کر دیا ہے، ہاں تو نے عثمانؓ کا واقعہ مہاجرین و انصار کی زبانی ضرور سنا ہوگا اور اصحاب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جملہ ادنےٰ و اعلےٰ خاص و عام کا بیعت کرنا بھی بخوبی معلوم ہو چکا ہوگا، اب ہمارا ارادہ ہے کہ شام کی طرف جائیں، میں تیرے آنے کا منتظر ہوں، لازم ہے کہ مضمونِ خط سے واقف ہوتے ہی ہمارے پاس پہنچنے میں جلدی کر، اور جسقدر سوار و پیدل تیرے ساتھ ہیں سب کو ہمراہ لے آ، اور خوب یاد رکھ کہ آذربیجان کی امارت خاص تیرا ہی حق نہیں ہے، بلکہ عامل کے ہاتھ میں ایک امانت کی چیز ہے، اور وہاں سے جس قدر مال حاصل ہوتا ہے وہ بیت المال سے علاقہ رکھتا ہے، تو اس زر و مال کا محض ایک خزانچی اور امین ہے، ہرگز اس میں تصرف بیجا نہ کرنا، اور جس قدر مال جمع ہو چکا ہو لا کر داخلِ خزانہ عامرہ کر دینا، یہ بھی سمجھ لے کہ تیرے حقوق ہمارے دل سے فراموش نہ ہوں گے، اور اس علاقہ کی امارت تجھ پر ہی برقرار رہے گی انشاء اللہ تعالےٰ، ولاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ ۱۲

مکتوب امیر شام کے نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ کے بندے علیؓ امیر المومنین کی طرف سے معاویہ بن صخرؓ کو معلوم ہو کہ جملہ مہاجرین و انصار نے خلافت و امامت کے کاموں کی درستی کیلئے باہم مشورہ کر کے ایک شخص کو منتخب کیا ہے، اور اُس کو اپنا امام اور رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلیفہ اور خاص و عام

Marfat.com

اور خاص و عام کا پیشوا قرار دے لیا ہے، اور عہد کر لیا ہے کہ جو شخص ہمارے قرار داد سے راضی نہ ہوگا اُس سے جنگ کریں گے، تا اینکہ اطاعت و موافقت اختیار کرے تجھے یہ سب حالات اچھی طرح معلوم ہیں، زیادہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں، میرے اور اہل بصرہ کے درمیان جو جنگ اور خونریزی واقع ہوئی ہے۔ وہ بھی سُن لی ہوگی، تجھ سے چھپی ہوئی نہ ہوگی، اللہ تعالےٰ نے مجھے اُن پر فتحمند کیا، ظہر امر اللہ وھم کارھون میں نے سنا ہے کہ تو عثمان رض کے معاملہ میں بہت مبالغہ کرتا ہے، اور قاتلوں کی نسبت کچھ کہتا ہے، مناسب یہ ہے کہ پہلے میری بیعت اختیار کرے اور مسلمانوں کے ساتھ متفق ہو، پھر عثمان رض کے وارث میرے سامنے قاتلوں پر دعوےٰ کریں، اور میں کتاب الٰہی کے مطابق فیصلہ کروں، تو اس وقت جس بات کو چاہتا ہے اُس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کوئی اپنے بچہ کو دھوکہ دے کر اور کسی دوسری طرف متوجہ کر کے دودھ چھڑانا چاہتا ہو، تو اگر عقل سے کام لیکر دیکھے تو خونِ عثمان رض کے معاملہ میں مجھ سے زیادہ بے لگاؤ اور کسی شخص کو نہ پائے گا، میں خوب جانتا ہوں کہ تو اُن لوگوں میں سے نہیں جو خلافت کے سزاوار ہو سکتے ہیں، اور اس منصب شریفہ کی لیاقت رکھتے ہیں، میں یہ خط بھیجکر فہمائش کا حق ادا کرتا ہوں: اور جریر رض کو جو بڑا ایماندار مہاجر اور دیانتدار آدمی ہے تیرے پاس بھیجتا ہوں، اور اس کی زبانی ان باتوں کا پیغام دیا ہے جن سے تیری حالتیں درست اور امیدیں پوری ہو سکتی ہیں، اگر تو نصیحت کو قبول اور ان باتوں کو عقل سے مسموع کرے گا تو دونو جہان میں تیرے واسطے بھلائی اور عاقبت بخیر ہوگی، اور مسلمانوں میں نیک نام رہے گا، ورنہ بخیالِ دیگر تو اپنے آپ کو ہلاکت اور بلا میں مبتلا کرے گا میں اللہ تعالیٰ سے امداد طلب کر کے تجھ سے جنگ کروں گا، اور جو کچھ مناسبِ وقت

Marfat.com

ہوگا اُس طریق سے پیش آؤں گا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ؎

بیعنامہ | ایک شخص نے کسی آدمی سے ایک مکان خریدا، اور حضرت امیرؓ کو عرض کیا کہ ہم کو بیعنامہ لکھدو، آپ نے یہ عبارت تحریر فرمائی جس میں دنیا کی بے ثباتی کا نقشہ کھینچا۔

اشترٰی رجلٌ مغرورٌ من رجلٍ مغرورٍ دارٍ مغرورۃً فی محلّۃ الغافلین لا

اصل لھا ولا بقاء لصاحبھا فی حدودٍ اربعۃٍ اوّلھا یلی الموت والثانی الی

القبرِ والثالث الی الحشرِ والرّابع الی الجنّۃِ اَوِ النّارِ وتصدّقھا بثمنٍ۔ ؎

نقشِ نگین | آپ اپنے ہاتھ مبارک میں انگشتری رکھتے تھے جس کے نگین میں یہ الفاظ کندہ تھے، الملک للہ الواحد القہّار۔ ؎

خطبہ

یوں تو کتاب نہج البلاغۃ آپ کے خطبوں سے بھری پڑی ہے، جو نہایت درجہ کے فصیح وبلیغ ہیں، لیکن یہاں آپ کا ایک خطبہ کتاب مذاق العارفین سے نقل کیا جاتا ہے جو آپ نے دنیا کی بے ثباتی پر فرمایا ہے۔

خطبہ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بعد حمد ونعت کے اے لوگو جان لو کہ تم نے مرنا ہے، اور بعد موت کے اٹھنا، اور اپنے اعمال پر وقوف پاکر اُن کی جزا کو پہنچنا، پس زندگی دنیا پر مت پھولو، اور ان باتوں کو مت بھولو، دنیا مصیبت کا گھر ہے، فنا ہونا اس کا معروف ہے، اور دھوکہ دینے میں موصوف، اس کی ہر ایک چیز کا انجام زوال ہے، اور کسی کے پاس ہمیشہ رہنا محال، نہ اس کے حالات تبدیل سے مامون ہیں، نہ اس کے باشندے آفات سے مصئون، جب آدمی کو اس میں راحت

Marfat.com

وسرور پہنچتی ہے یکایک مصیبت آدباتی ہے ، اِس کے احوال مختلف باہمدگر ہیں اور مراتب متغیر ، نہ اس کے عیش کو قیام ہے ، نہ راحت کو دوام ، باشندے دنیا کے ہدف ہیں کہ جن کو اپنے تیروں کا نشانہ بناتی ہے ، اور موت سے سب کی خاک اُڑاتی ہے ، موت ہر ایک کے سر پر قایم ہے ، اور اس کا چکھنا سب کو لازم ، اے اللہ کے بندو آج دنیا میں تمہارا ایسا حال ہے جیسا تم سے پہلے لوگوں کا تھا ، جو تم سے عمر میں زیادہ ، اور قوت میں قوی ، اور آبادی میں اکثر ، اور مکانات میں اعلےٰ تھے ، مگر دنیا کے طولِ انقلاب سے اب اُن کی آواز نہیں نکلتی ، اُن کے جسم سڑ گئے ، اور شہر اُلٹ گئے ، اور مکانات گر گئے ، یا وہ مکان عالیشان اور گاؤ تکیے اور عمدہ فرش تھے یا اب پتھر اور اینٹیں اور خاک گور اور گوشہ لحد ہے ، جگہ اُن قبروں کی ایک دوسرے کے قریب ہے ، اور اُن کے رہنے والے اجنبی اور غریب ہیں ، موحش عمارت والوں اور متشاغل اہل محلہ میں جا پڑے ہیں کہ نہ اُن کو آبادی سے موانست ہے ، نہ بھائی بندوں اور ہمسایوں کی طرح آپس میں ملاوٹ و رغبت ، ہر چند مکان قریب ہیں مگر میل کی صورت نہیں ، اس لئے کہ اُن کو کہنگی نے پیس ڈالا ، اور پتھر و مٹی نے ان کا کچومر نکالا ، زندگی کے بعد اسیرِ پنجۂ موت ہوئے ، اور اجسامِ نازنین راحت و آسودگی کے پیچھے ٹکڑے ٹکڑے ہوئے ، خاک میں اپنے یاروں میں جا ملے ، اور ایسے گئے کہ پھر کبھی نہ پھرے ، پھرنے کا کیا ذکر ہے جس صورت میں کہ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے کلا انّھا کلمۃ ھو قائلھا ومن ورائھم برزخ الیٰ یوم یبعثون (المومنون - ع ۶) اب تم بھی قطعاً جان لو کہ جیسے اُن کا حال ہوا وہی تمہارا ہوگا ، وہی تنہائی ہوگی ، اور وہی خاک میں گلنا ، اُسی خواب گاہ میں سونا ، اور اُسی ٹھکانے رہنا ، علاوہ ازیں تم کو کیسی بننے کی جب یہ باتیں تمہارے پیش نظر ہوں گی ، اور قبروں میں سے نکالے جاؤ گے ،

Marfat.com

جی کی باتیں تحقیق کی جاویں گی، بادشاہِ علی الاطلاق کے سامنے رُوبکاری ہوگی، گذشتہ گناہوں کے خوف سے کلیجے پھٹے جاتے ہوں گے، اور دل تھرّاتے ہوں گے، پردے تمہارے فاش ہوں گے، عیوب اور چھپی باتوں کو سامنے کیا جاوے گا، اور

مصرعہ ہر عمل جزے و ہر کردہ جزائے دارد

کا مضمون درپیش ہوگا، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لیجزی الذین اساءوا بما عملوا ویجزی الذین احسنوا بالحسنیٰ (النجم ع ۲) اور دوسری جگہ فرماتا ہے ووضع الکتٰب فتری المجرمین مشفقین مما فیہ ویقولون یاویلتنا مالھٰذا الکتٰب لا یغادر صغیرۃ ولا کبیرۃ الا احصاھا ووجدوا ما عملوا حاضرًا (الکہف ع ۶)

خداوند کریم سے التجا ہے کہ ہم کو اور تم کو تابع اپنی کتاب کا اور پیرو اپنے احباب کا رکھے، یہانتک کہ ہم سب کو اپنے فضل سے رہنے کی جگہ یعنی آخرت میں پہنچاوے، وہی حمید اور صاحبِ بزرگی ہے۔

ادعیہ

صاحب سراج المبین نے لکھا ہے کہ دعائے سمات، دعائے صباح، دعائے کمیل، دعائے مجیر، دعائے استغفار، دعائے جوشنین، دعائے قاف، دعائے یستشیر، مناجاتِ عشرہ، خطبہ مدح صحابہ، قاصعہ، تفسیر الہٰکم التکاثر، توقیعاتِ محمد بن ابوبکرؓ توقیعاتِ مالک بن اشترؓ حضرت امیرؓ کی یادگار سے ہیں۔

جواہر الاولیاء میں ہے کہ درود حاضری المشہور درود مستغاث آپ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد سے تالیف فرمایا۔

کتب مشائخ میں مشہور و متواتر مذکور ہے کہ دعائے سیفی جس کو سیف اللہ وصمصام اللہ وقدرۃ اللہ

Marfat.com

وقدرۃ اللہ ویداللہ وحزالمحققین وحزالصحابہ وحزالاکبر کہتے ہیں آپ کے افادات سے ہے، علامۃ الشیخ السید محمد بن محمد بن الحسن بن عبداللہ رحمہ نے اس کی عربی شرح بنام اتحاف النحل الوفی بشرح الفاظ الحزب السیفی نہایت عمدہ لکھی ہے جو مصر میں چھپ گئی ہے۔

دعاء آپ ان الفاظ سے دعا مانگا کرتے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم اللھم ایاک نعبد وایاک نستعین یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم یا احد یا صمد یا ابد یا اللہ محمد الیک تقلب الاقدام وافضیت القلوب و تخصصت بالابصار ومدت الاعناق وطلب الحوائج ورفعت الایدی اللھم افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔ ؏

کلماتِ طیبات

آپ کے ارشادات وملفوظات کتبِ تاریخ وتصوف میں بشمار درج ہیں، اس جگہ چند ایک ارشادات تبرکاً بزبانِ عربی بترتیبِ حروفِ معجم تحریر کئے جاتے ہیں۔

ا ایمان المرء یعرف بایمانہ ۔ ادب المرء خیر من ذھبہ ۔ اخفاء الشدائد من المروۃ۔

ب بکاء المرء من خشیۃ اللہ قرۃ عینہ ۔ بشاشۃ الوجہ عطیۃ ثانیۃ ۔ بلاء الانسان من اللسان ۔

ت تدارک فی اخر العمر ما فاتک فی اولہ ۔ توکل علی اللہ یکفیک ۔ تکاسل المرء فی الصلوٰۃ من ضعف الایمان ۔ ثبات النفس بالغذاء وثبات الروح بالغناء ۔ ثلث الایمان حیاء وثلثہ عقل وثلثہ جود ۔ ثلاث مھلکات بخل وحرص وعجب ۔

ث

Marfat.com

ج جمال المرء فی الحلم - جلیس الخیر غنیمة - جودة الکلام فی الاختصار -

ح حسن الخلق غنیمة - حیاء المرء ستره - حرفة المرء کنزه -

خ خیر الاصحاب من یدلك علی الخیر - خیر المال ما انفق فی سبیل الله -
خوف الله یجلو القلب -

د دلیل عقل المرء قوله ودلیل اصله فعله - دواء القلب الرضاء
بقضاء الله - دواء الاحزان دوام السرور بسرور الاخوان -

ذ ذکر الاولیاء ینزل الرحمة - ذلیل بفقر عزیز عند الله تعالی -
ذکر الموت جلاء القلب -

ر رسول الموت الولادة - رؤیة الحبیب جلاء العین - رفیق المرء دلیل عقله -

ز زیارة الضعفاء من التواضع - زیارة الحبیب نظرة المحبة -
زینة الباطن خیر من زینة الظاهر -

س سلامة الانسان فی حفظ اللسان - سلاح الضعفاء الشکایة -
سمو المرء فی التواضع -

ش شمة من المعرفة خیر من کثرة العمل - شرط الالفة ترك الکلفة -
شر الناس من یتقه الناس -

ص صدق المرء نجاته - صلوة اللیل بهاء الوجه فی النهار -
صحة البدن فی الصوم -

ض ضرب اللسان اشد من طعن السنان - ضرب الحبیب اوجع -
ضیق القلب اشد من ضیق الید -

ط طال حزنه من طال رجاءه - طلب الادب اولی من طلب الذهب -
طاب وقت

Marfat.com

طاب وقت من وثق بالله ـ

ظ ظل الملوك اولى من ذل الرعية ـ ظماء المال اشد من ظماء الماء ـ

ظل السلطان كظل الله ـ

ع عسر الامر مقدمة اليسر ـ عدو عاقل خير من صديق جاهل ـ

علو الهمة من الايمان ـ

ع الغنى فى الغربة وطنه والفقير فى الوطن غربة ـ غلام عاقل خير من شيخ جاهل ـ غنيمة المؤمن وجد الحكمة ـ

ف فخر المرء بفضله اولى من فخره باصله ـ فائز من سلم من شر نفسه ـ

فعل المرء يدل على اصله ـ

ق قول المرء يخبر عما فى قلبه ـ قوة القلب من صحة الايمان ـ قربة الاشرار مضرة ـ

ك كمال الجود الاعتذار معه ـ كاد غنى ان يرجى بالجنة من مسلم بخيل ـ كلام الله دواء القلب ـ

ل لكل عداوة مصلحة الا عداوة الحسود ـ ليس للشهرة من الرعونة ـ ليس للحسود راحة ـ

م من كثر كلامه كثر ملامته ـ مجلس العلم روضة الجنة ـ منقبة المرء تحت لسانه ـ

ن نور المؤمن من قيام الليل ـ نور قبرك بالصلوة فى الظلم ـ نار الفرقة احر من نار جهنم ـ

و وضع الشئ فى غير موضعه ظلم ـ وحدة المرء خير من جليس السوء ـ

Marfat.com

ولایۃ الاحمق سریعۃ الزّوال۔

ھ ھلک الحریص وھو لا یعلم۔ ھربك من نفسك انفع من ھربك من الاسد۔ ھلاك المرء فی العجب۔

لا لادین لمن لامروّۃ له۔ لافقر للقانع۔ لاکرامۃ للکاذب۔

ی یعمل التمام فی ساعۃ فتنۃ الف اشھر۔ یبلغ المرء بالصّدق منازل الکبار۔ یسعد الرّجل بصاحبۃ التّعید۔

معرفینِ کمال

۱۔ حضرت قبیصہ رض سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نے لوگوں میں حضرت امیر رض سے زیادہ تر زہد والا کسی کو نہیں دیکھا۔

۲۔ حضرت امام احمد رح ابن شہاب رض سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رح کہا کرتے تھے کہ میں نے اس امت میں بعد حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضرت امیر رض سے زیادہ زاہد کسی کو نہ جانا، انہوں نے کبھی ایک اینٹ پر دوسری اینٹ نہ رکھی، اور چھپر کے ایک سرکنڈے پر دوسرا سرکنڈا نہ رکھا۔

۳ حضرت معاویہ رض نے خالد بن یعمر رض سے پوچھا کہ تم حضرت امیر رض کو کیوں دوست رکھتے تھے؟ انہوں نے کہا تین خصلتوں کی وجہ سے، جب غصہ آتا تحمل کرتے، جب بات کرتے سچ بولتے، جب حکم کرتے عدل فرماتے۔

ازواجِ مطہرات

حضرت امیر رض کی نو بیبیاں اور چند سراری تھیں۔

(۱) حضرت

Marfat.com

(۱) حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء رضؓ

الملقب بتول بنتِ اصغر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، اِن کی حیاتِ طیبہ میں حضرت امیر رضؓ نے کوئی دوسرا نکاح نہیں کیا ، اِن کے بطن سے تین لڑکے حسن ، حسین ، محسن اور تین لڑکیاں ام کلثوم کبریٰ ، زینب کبریٰ ، رقیہ کبریٰ پیدا ہوئے ، حضرت فاطمہؓ کی وفات شبِ سہ شنبہ سوم ماہِ رمضان ۱۱ھ کو ہوئی ، جنت البقیع میں مدفون ہوئیں ۔

(۲) حضرت امامہ رضؓ

بنتِ حضرت ابو العاص رضؓ بن ربیع بن عبد العزیٰ بن عبد المناف بن قصیٰ القرشیہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نواسی یعنی حضرت سیدہ زینب رضؓ کے بطن سے تھیں ، حضرت امیر رضؓ نے حسبِ وصیتِ سیدۃ النساء رضؓ کے اِن سے نکاح کیا تھا ، ۵۰ھ میں انتقال کیا ، اِن کے بطن سے ایک لڑکا محمد اوسط پیدا ہوا ۔

(۳) حضرت اسماء رضؓ

بنت عمیس الخثعمیہ رضؓ ۔ یہ پہلے آپ کے برادر حضرت جعفر طیار رضؓ کی منکوحہ تھیں ، اُن کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضؓ سے نکاح کیا ، پھر ان کے انتقال کے بعد حضرت امیر رضؓ کے نکاح میں آئیں ، اِن کے بطن سے دو لڑکے عون و یحییٰ پیدا ہوئے ۔

(۴) حضرت خولہ رضؓ

بنت جعفر بن قیس بن سلمہ ۔ اِن کا لقب حنفیہ تھا کیونکہ قبیلہ حنفیہ بن لجیم سے تھیں ، اِن کے بطن سے ایک لڑکا محمد اکبر پیدا ہوا ، جس کو محمد حنیف اور محمد بن حنفیہ بھی کہا جاتا ہے ۔

(۵) حضرت ام البنین رضؓ

Marfat.com

بنت حزام بن خالد بن ربیعہ بن لوی بن غالب بن کعب بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن ابی بکر بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس بن عیلان بن مضر بن نزار۔ ان کے بطن سے چار لڑکے عباس علمدار، جعفر، عثمان، عبداللہ پیدا ہوئے۔

(۶) حضرت ام حبیب صہبا رضؓ

بنت ربیعہ بن بجیر التغلبیہ۔ ان کے بطن سے ایک لڑکا عمرو، اور ایک لڑکی رقیہ صغریٰ تولد ہوئے۔

(۷) حضرت لیلیٰ رضؓ

بنت مسعود بن خالد التمیمیہ۔ قبیلہ بنی تمیم سے تھیں۔ ان کے بطن سے دو لڑکے عبداللہ اصغر اور ابوبکر پیدا ہوئے۔

(۸) حضرت ام سعد رضؓ

بنت عروہ بن مسعود الثقفیہ۔ ان کے بطن سے دو لڑکیاں ام الحسن و رملہ کبریٰ پیدا ہوئیں۔

(۹) حضرت محیاۃ رضؓ

بنت امرء القیس الکلابیہ۔ معلوم نہیں ان کے بطن سے کون اولاد ہوئی۔

محمد اصغر کی والدہ ام ولد تھی۔ غرضکہ آپ کی بیبیوں اور سراری میں صرف دس لتہات اولاد تھیں، اور آپ کی وفات کے وقت آپ کی چار بیبیاں حضرت ام البنین رضؓ حضرت اسماء رضؓ حضرت ام البنین رضؓ حضرت لیلیٰ رضؓ موجود تھیں۔

اولادِ کرام

حضرت امیر رضؓ کے پندرہ صاحبزادے اور سترہ صاحبزادیاں تھیں۔

(۱) حضرت

Marfat.com

۱ - حضرت امام حسن مجتبیٰ رض

ان کے حالات آئندہ سطور میں بعنوان ائمہ اثنا عشر لکھے جائیں گے، انشاء اللہ تعالیٰ۔

۲ - حضرت امام حسین شہید کربلا رض

ان کے حالات بھی بعنوانِ مذکور آگے لکھے جائیں گے، انشاء اللہ تعالیٰ۔

۳ - حضرت محسن رض

بچپن میں انتقال کیا، ان کا ذکر صرف ابو موسیٰ رح کی روایت میں ہے، جس کے متعلق حافظ ذہبی رح نے لکھا ہے تفرد بذکرہ ابو اسحاق عن ھانی بن ھانی عن علی۔

۴ - حضرت ابو القاسم محمد اکبر المعروف محمد حنفیہ رض

۲۱ھ میں پیدا ہوئے، بڑے بہادر جوانمرد سخی تھے، فرقہ کیسانیہ ان کو امام مانتے ہیں، انہوں نے یکم محرم ۸۱ھ کو انتقال کیا، ان کے چودہ لڑکے اور دس لڑکیاں تھیں، ان کے تین فرزندوں ابو ہاشم رح وجعفر شہید یوم الحرہ و علی رح سے ان کی نسل چلی ہے۔

۵ - حضرت محمد اوسط رض

کربلا میں قبیلہ بنی ابان بن دارم کے ایک شخص کے تیر سے شہید ہوئے۔

۶ - حضرت محمد اصغر رض

بچپن میں فوت ہوئے۔

۷ - حضرت عباس علمدار رض

ان کی کنیت ابو قربہ، القاب قمر بنی ہاشم، سقائے اہل بیت، عقدہ کشا، علمدار حسینی، تھے، ۲۶ھ میں متولد ہوئے، والدہ ماجدہ کے علاوہ ام المومنین حضرت حفصہ رض کا دودھ

Marfat.com

بھی پیا تھا ۔ خواجہ حسن بصری تابعی رح بھی ان کے رضاعی بھائی تھے ۔ انہوں نے تیرہ سال تک
اپنے والد بزرگوار حضرت امیر رض کی آغوش میں تربیت پائی ۔ نہایت حسین وجمیل وشجاع تھے ،
بیعتِ طریقت اپنے بھائی حضرت امام حسین رض سے تھی ، معرکۂ کربلا میں انہیں کے ہمرکاب تھے ،
علمِ جنگ انہیں کے ہاتھ میں تھا ۔ نہایت جوانمردی سے مقاتلہ کیا ، اور چونتیس سال کی
عمر میں بمعیتِ حضرت امام ثالث رض جمعہ دہم محرم ۶۱ھ کو زید بن رقاد الجہنی اور حکیم
بن طفیل سنبسی کے ہاتھ سے شہید ہو کر میدانِ کربلا میں مدفون ہوئے ۔

ان کے چار بیٹے عبیداللہ المدنی اور حسن اور معاویہ اور محمد تھے ، عبیداللہ سے ان کی
نسل چلی ہے ، ان کی اولاد بنام ساداتِ علوی عباسی مشہور ہے ، اور ممالکِ مصر ،
ایران ، یمن ، سمرقند ، ہندوستان میں بکثرت آباد ہے ۔

ان کی اولاد میں سے حضرت غوث قطب شاہ بغدادی قطب الہند (متوفی شب جمعہ سوم رمضان
۵۵۶ھ) مشہور مجاہد گذرے ہیں ۔ ابن یعلے قاسم (متوفی ۴۷۳ھ) بن حمزہ ثانی
(متوفی شب جمعہ ، ۱۰ محرم ۳۹۰ھ) بن طیار (متوفی ۳۳۰ھ) بن قاسم (متوفی شب
۱۱ جمادی الآخر ۲۳۰ھ) بن علی (متوفی ۲۴۵ھ) بن جعفر (متوفی ۲۲۰ھ)
بن حمزۃ الاکبر (متوفی ۱۹۰ھ) بن حسن (متوفی ۱۸۰ھ) بن عبیداللہ المدنی
(متوفی چہارشنبہ ۲۰ شوال ۱۲۰ھ) بن حضرت عباس علمدار رحمہم اللہ ۔

مؤلفِ کتاب ہذا راقم الحروف فقیر ابو الریاض شریف احمد شرافت عافاہ اللہ کا سلسلہ نسب بھی
اسی خاندان علوی عباسی قطب شاہی میں منتہی ہوتا ہے ۔

۸ ۔ حضرت عثمان رض

کربلا میں خولی بن یزید کے ہاتھ سے شہید ہوئے ۔

۹ ۔ حضرت جعفر رض

Marfat.com

کربلا میں ہانی بن ثبیث اصبحی کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔

۱۰ - حضرت عبداللہ اکبر رض

کربلا میں ہانی بن ثبیث حضرمی کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔

۱۱ - حضرت عبداللہ اصغر رض

کربلا میں اکیس نفروں کو قتل کرکے مختار بن عبید کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔

۱۲ - حضرت ابوبکر رض

کربلا میں زجر بن بدر نخعی اور عقبہ غنوی کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔

۱۳ - حضرت عمر واطرف رض

انہوں نے ستتر سال کی عمر میں وفات پائی، بعض کا بیان ہے کہ مصعب بن زبیرؓ کی طرف سے مختار ثقفی کے ساتھ جنگ کرتے ہوئے شہید ہوئے۔

ان کا ایک لڑکا محمد نام تھا، اسی سے نسل چلی ہے، ان کی اولاد بلخ، خراسان بغداد، ملتان وغیرہ میں پائی جاتی ہے۔

ان کی اولاد میں سے قاسم الملقب بہ ملک طالقان مشہور شخص گذرا ہے بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عمر واطرف رض

۱۴ - حضرت یحییٰ رض

لاولد فوت ہوئے۔

۱۵ - حضرت عون رض

کربلا میں بدر بن سنیار اور صالح بن سنیار کو قتل کیا، اور خالد بن طلحہ کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔

ان تمام صاحبزادوں میں سے دس لاولد فوت ہوئے، اور پانچ کی نسل باقی رہی،

Marfat.com

حضرت امام حسن رض حضرت امام حسین رض حضرت محمد اکبر المعروف محمد حنفیہ رض حضرت عباس علمدار رض حضرت عمر واطرف رض۔

حضرت امیر رض کی لڑکیوں کے نام یہ ہیں۔

(۱) حضرت ام کلثوم کبریٰ رض (منکوحہ حضرت عمر فاروق رض) (۲) حضرت زینب رض (منکوحہ ابوجعفر عبداللہ الجواد بن جعفر طیار بن ابیطالب رض) (۳) حضرت رقیہ کبریٰ رض (۴) حضرت رقیہ صغریٰ رض (۵) حضرت ام الحسن رض (۶) حضرت رملہ کبریٰ رض (۷) حضرت رملہ صغریٰ رض (۸) حضرت ام ہانی رض (۹) حضرت ام کلثوم صغریٰ رض (منکوحہ مسلم شہید کوفہ بن عقیل بن ابیطالب رض) (۱۰) حضرت میمونہ رض (۱۱) حضرت فاطمہ رض (۱۲) حضرت خدیجہ رض (۱۳) حضرت ام الخیر رض (۱۴) حضرت ام سلمہ رض (۱۵) حضرت ام جعفر حمانہ رض (۱۶) حضرت نفیسہ رض (۱۷) حضرت ام الکرام رض۔

ان سب لڑکیوں میں سے صرف ایک صاحبزادی حضرت زینب رض کی نسل موجود ہے جنکا نکاح حضرت عبداللہ بن جعفر رض سے ہوا تھا۔

مغفورتیِ اولاد حضرت ابوایوب انصاری رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اے علی! تحقیق اللہ تعالیٰ نے تجھے اور تیری اولاد کو اور تیرے اہل کو اور تیرے دوستوں کو بخش دیا ہے کہ تو انزع اور بطین ہے۔

ائمہ اثنا عشر رض

امام اوّل حضرت امام ابوالحسن علی المرتضیٰ رض صاحب ذکر ہذا۔

امام دوم حضرت امام حسن مجتبیٰ رض۔

Marfat.com

نام حسن، شبر، کنیت ابو محمد، لقب تقی، نقی، زکی، سید، سبط اکبر، مجتبےٰ،
(۲) بروز سہ شنبہ پندرہویں رمضان ۳ھ مطابق جون ۶۲۴ء میں بمقام مدینہ طیبہ پیدا
ہوئے، سر سے سینہ تک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مشابہت رکھتے تھے، بعد
وفات والد بزرگوار کے تختِ خلافت پر بیٹھے، اور چھ ماہ مسند افروزِ خلافت رہ کر
حضرت معاویہ بن ابو سفیان رض کو خلافت تفویض کر دی، اور حدیثِ نبوی ان ابنی

هذا سيد ولعل الله ان يصلح به بين فئتين عظيمتين من المسلمين ؎
کا مصداق ٹھیرے۔

بڑے حلیم، سلیم، رحیم، کریم، متواضع، منکسر، صابر، متوکل اور باوقار تھے،
(۳) زہد و مجاہدہ نفس میں مشغول رہتے، مدینہ طیبہ سے مکہ تک پا پیادہ چل کر بیس حج
کئے، حالانکہ سواریاں موجود ہوتی تھیں، کسی اہلِ حاجت کو محروم نفرماتے، دو بار اپنا
سارا مال اور تین بار نصف مال راہِ خدا میں دے دیا،
شب شنبہ ۵ ربیع الاول ۵۰ھ مطابق ۳۰ ستمبر ۶۷۱ء کو جعدہ بنتِ اشعث بن قیس
کے زہر دینے سے شہید ہوئے، مزار اقدس مدینہ طیبہ جنت البقیع میں ہے۔
ان کے بارہ صاحبزادے ہوئے۔
(۱) ابو محمد حسن مثنےٰ رض۔ مجروح جنگ کربلا و شاملِ سیرِ اہلِ بیت رض۔ ان کی اولاد سے
ساداتِ بنو قتادہ۔ آلِ طاؤس، سیلقیون، بنو الملحوس، بنو الکتیش، بنو انتز
بنو الارزق، خندریس، بنو حمدان، آلِ ابی الضحاک، آلِ حسن، آلِ ندیم، سویقیون
آلِ ابی الحمد، احدیون، بنی عمق، آل المطر، آلِ حمزہ، کرامیون، آلِ عرفہ، آلِ حماز،
آلِ سلمہ، بنی السراج، فالحیون، بنو الحجازی، آلِ ضمام، آلِ ابو الطیب،
بنو دہاس، بنو علی، بنو حسان، بنو قاسم، بنو یحییٰ، بنو شماخ، بنو مکثر،

Marfat.com

موسویون، آل علقمہ، آل ابی اللیل، صالحیون، آل بدر، صلاصلہ، آل الشرقی، آل نزار، آل یحییٰ، آل عطیہ، کیلانیان، ہواشم، بنو علی ثانی، آل شہم، آل مقن، حرانی، آل کتیم، آل ادریس، آل ابی الطیب ثانی، بنو مالک، بنو النجم، آل معیتہ، طباطبا، بنو المسجد، بنو لنکری، شعرانی، بنو توزون، آل ابی العساف، بنی رسی وغیرہم بلادِ مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ، مصر، کوفہ، یمامہ، بصرہ، یمن، بغداد، شام، کابل، طرابلس، فارس، حران، گیلان، سوس، شیراز، ہندوستان وغیرہ میں آباد ہیں۔

(۲) ابوالحسن زین الدین زید رض۔ کثیر الاحسان راوی احادیثِ نبوی ہیں۔ ان کی اولاد سے سادات قبیلہ خطیبان، بنو ظاہر، بطحانیان، دراز گیسو، نجریان، بنو شکر، بنو دوہم وغیرہم بلادِ آہل، ارمنہ، نصیبین، حبش، طبرستان، رے، اصفہان وغیرہ میں آباد ہیں۔

(۳) ابومسلم عمر واشرف شہید کربلا۔ (۴) ابوبکر عبداللہ اکبر شہید کربلا۔ (۵) ابوابراہیم قاسم شہید کربلا۔ (۶) حسین اشرم فاضل عہد۔ (۷) ابوحمزہ عبدالرحمٰن متوفی بحالتِ احرام بتمام ابوا۔ (۸) ابوطالب عبداللہ اصغرؑ۔ (۹) اسمٰعیل الغمرؑ۔ (۱۰) ابواسحاق محمد یعقوبؑ۔ (۱۱) ابوعلی جعفرؑ۔ (۱۲) ابواشرم طلحۃ الجواد رض۔

ان میں سے حسن مثنیٰ رض اور زیدؓ کی اولاد باقی ہے۔

امام سوم حضرت امام حسین شہید کربلا رض

نام حسین، شبیر، کنیت ابوعبداللہ، لقب ولی، زکی، طیب، شہید، سید، سبطِ اصغر، بروز سہ شنبہ ۳ شعبان ۴ھ کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے، سینہ سے قدموں تک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مشابہ تھے، اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب

Marfat.com

کے محبوب تھے ، اِن کے حق میں فرمایا حسین منی وانا من حسین احب اللہ من احبّ حسیناً حسین سبط من الاسباط ۔ ؎

(۱) علم ، عمل ، زہد ، تقوٰے ، جود ، سخا ، شجاعت ، فتوت ، اخلاق ، مروت ، صبر ، شکر ، حلم ، حیا وغیرہ صفات کمال میں بوجہ اکمل طاق ، اور مہمان نوازی ، غربا پروری اعانت مظلوم ، ایصالِ رحم ، انعامِ فقرا و مساکین میں شہرہ آفاق تھے ، پچیس ۲۵ حج پا پیادہ کئے ، دن رات میں تین ہزار ۳۰۰۰ رکعت پڑھا کرتے تھے ۔

بروز جمعہ ۱۰ محرم ۶۱ھ مطابق ۱۰ اکتوبر ۶۸۰ء کو بمقام کربلا ، یزیدیوں کے ساتھ جنگ کرتے ہوئے چار سو دس ۴۱۰ اشقیا کو واصل جہنم کرکے ، سنان بے ایمان کے نیزہ اور شمر بدگہر کے تلوار سے نہایت مظلومی کی حالت میں بھوکے اور پیاسے شہید ہوئے ۔

رباعی

زیں بعد خامہ را ہوس گفتگو نماند — دل چاک چاک گشت کہ جائے رفو نماند
لب تشنہ رفت ساقی کوثر ازیں جہاں — اے آب خاک شو کہ ترا آبرو نماند

نظم

کسی نے سچ فرمایا ہے

اللہ نے پیدا جو کیا بحر و بلا کو — تقسیم ہوا سب دہ محبانِ خدا کو
پر سب سے سوا حصہ بلا آلِ عبا کو — تحریر کا فرماں جو ہوا کلکِ قضا کو
آغازِ مصیبت تو کیا نامِ نبی پر — اور خاتمہ بالخیر حسین ابن علی پر

(۲) اُن کے چھ صاحبزادے ہوئے ۔

(۱) علی اکبر شہید کربلا رض (۲) علی اوسط زین العابدین رض (۳) علی اصغر شہید کربلا رض (۴) جعفر رض بچپن میں فوت ہوئے (۵) عبداللہ رض بچپن میں فوت ہوئے (۶) محمد رض بچپن میں فوت ہوئے ۔

اِن میں سے صرف امام زین العابدین رض کی اولاد باقی ہے ۔

Marfat.com

امامِ چہارم - حضرت امام علی زین العابدین رح

نام علی، کنیت ابو محمد، ابوالحسن، ابوبکر، لقب سجاد، سید الساجدین، زین العباد زین العابدین، امین، بروز پنجشنبہ ۵ رشعبان ۳۸ھ کو ام ولد حضرت شاہ زنان سلافہ الملقب بہ شہر بانو بنت یزدگرد بن شہریار بن پرویز بن ہرمز بن نوشیروان بادشاہِ ایران کے بطن سے بمقام مدینہ طیبہ پیدا ہوئے [1]

اپنے جدِ امجد حضرت امیر رض کے ہم شبیہ تھے، دو سال تک ان کے آغوش میں تربیت پائی، حضرت عبداللہ بن عباس رض جب ان کو دیکھتے فرماتے مرحبا بالحبیب بن الحبیب۔ سعید بن المسیب رض کہتے ہیں کہ میں نے ان سے زیادہ کسی کو متورع نہیں دیکھا [2]، ابن شہاب زہری رض اور ابوحازم کا قول ہے کہ ہم نے ان سے زیادہ افضل و فقیہ کسی کو نہیں پایا [3]، ذہبی اور عیینہ رض کہتے ہیں کہ ہم نے کوئی قریشی ان سے افضل نہیں دیکھا۔ امام مالک رض فرماتے کہ یہ اہلِ فضل میں سے تھے، ابن ابی شیبہ رض کہتے ہیں کہ صحیح ترین وہ تمام اسانید ہیں جو زہری رض نے ان سے، اور انہوں نے اپنے والد ماجد سے، اور انہوں نے حضرت امیر رض سے روایت کی ہیں [4] اور ابن سعد نے کہا ہے کہ یہ تابعین کے دوسرے طبقہ سے تھے، ثقہ مامون کثیر الحدیث، عالی قدر، رفیع منزلت، پرہیزگار، عابد اور خائف من اللہ تھے [5]

ابو الائمہ اور سید التابعین تھے، واقعہ کربلا میں موجود تھے، لیکن بوجہ علالت شریک قتال نہ ہو سکے، دنیا کی لذتوں کو ترک کر دیا ہوا تھا، مصائبِ آلِ عبا یاد کر کے کثرت کے ساتھ گریہ و بکا میں مصروف رہتے، غمِ پدر میں اس قدر روتے کہ آنسو بالخانہ کے پرنالہ کی راہ سے نیچے گرتے تھے، اور وہاں پر گھاس جم گئی تھی [6]

جب وضو کر کے نماز کے لئے تیار ہوتے تو چہرہ مبارک زرد ہو جاتا، اور جسم کانپنے لگتا،

دن رات

Marfat.com

دِن رات میں ہزار رکعت نماز پڑھتے تھے، دِن کو روزہ رکھتے، اور شام کو صرف ایک پارۂ نان پر اکتفا کرتے، رات کو ایک ختم قرآن شریف بھی کیا کرتے، سخاوت پوشیدہ کرتے۔ راتوں کو آٹے و روٹیوں کا بوجھ پشت مبارک پر لیکر خیرات بانٹا کرتے، یہانتک کہ پشت پر سیاہ داغ پڑگئے تھے۔

شب شنبہ ۱۸ محرم ۹۴ھ کو انتقال فرمایا، اور جنت البقیع میں حضرت امام حسن مجتبےٰ رض کے پہلو میں دفن ہوئے۔

اِن کے گیارہ صاحبزادے ہوئے۔

(۱) امام محمد باقر رض۔

(۲) ابوالحسین زید الشہید رض متوفی ۱۲۱ھ کو فہ میں خروج کیا، ہشام بن عبدالملک کے حکم سے یوسف ثقفی نے اِن سے محاربہ کیا، اُس کے غلام راشد کے تیر سے شہید ہوئے، اِن کی نعش کو برہنہ دار پر کھینچا گیا، امر آلہی سے اُسی رات عنکبوت نے جالا تن کر ان پر پردہ کر دیا۔ اِن کی اولاد سے سادات بنی طنک، بنی خالص، بنوالامیر، بنوزبرج، بنوعلق بنوالابرار، بنومریم، بنوالخطب، بنوالمقرای، بنوکزبر، بنوقتیلہ، بنوزین الشرف، بنومقتل، بنوہیجا، بنی العذان، آل شیبان، بنوعقرون، بنوجکاجک وغیرہم بلاد فارس، شیراز، بغداد، بصرہ، کرمان، خراسان، ماوراالنہر، عراق عرب، مصر، وغیرہ میں آباد ہیں۔

(۳) عبداللہ الباہر رض چہرہ پر نورانیت کا غلبہ تھا، اِن کی اولاد سے سادات بنوالعرنیق کوکبیان وغیرہم بلاد شام، قم، مصر، رَے وغیرہ میں آباد ہیں۔

(۴) حسن رض (۵) حسین اکبر رض۔

(۶) حسین اصغر رض۔ اِن کی اولاد سے سادات بنومیمون، بنوالجوائی، بنوطقسط،

Marfat.com

بنو المحرق ، اثریون ، بنو مکانسیہ ، بنو عرام ، بنو عجیبہ ، بنو الصایم ، بنو معلاج ، بنو ابی الغنایم ، بنو احمد ، بنو طیبق ، بنو عکہ ، بنو علون ، بنو فوارس ، بنو عیلان ، بنو الاعرج ، بنو جلال ، بنو تقایق ، بنو خزعل ، بنو مہنا ، حاحدہ ، جامزہ ، عقیقیون ، بنو الموسوس ، منقدیون ، آل عدنان ، بنو الکرش ، بنو الفیل ، بنو المضیرہ ، بنو الغوطم ، وغیرہم بلادِ مغرب ، مصر ، واسط ، عراق ، کرخ ، مدینہ طیبہ ، بلخ ، حلہ ، دمشق ، رے ، شیراز وغیرہ میں آباد ہیں ۔

(۷) عبید اللہ رض

(۸) عمر والاشرف رض ۔ ان کی اولاد سے سادات شعرانیان ، بنو زہران وغیرہ بلاد طبرستان ، گیلان ، قم وغیرہ میں آباد ہیں ۔

(۹) علی اصغر رض ۔ ان کی اولاد سے سادات بنو افطس ، بنو الشکران ۔ بنو تزیج ، بنو سمان ، بنو زریج ، بنو زبارہ ، بنو المحرق ثانی ، بنو الاعز ، بنو ابو الصلایا ، بنو ابی نصر وغیرہم بلاد ہندوستان ، مدائن ، ترمذ ، رے وغیرہ میں آباد ہیں ۔

(۱۰) سلیمان رض (۱۱) قاسم رض ۔

ان میں سے امام محمد باقر رض اور زید شہید رض اور عبد اللہ الباہر رض اور حسین اصغر رض اور عمر والاشرف رض اور علی اصغر رض کی اولاد باقی ہے ۔

امام پنجم ۔ حضرت امام محمد باقر رض

نام محمد ، کنیت ابو جعفر ، لقب باقر ، شاکر ، ہادی ، بروز جمعہ ۳ صفر ۵۷ھ کو حضرت ام عبد اللہ فاطمہ بنت امام حسن مجتبیٰ رض کے بطن سے بمقام مدینہ طیبہ پیدا ہوئے معرکہ کربلا میں بعمر چار سالہ ہمراہ جد بزرگوار حضرت امام حسین رض موجود تھے ۔

Marfat.com

صورت وسیرت میں مثل آبا کرام رض تھے ، بڑے عالم ، یگانہ روزگار تھے ، نشر علوم اسقدر فرمایا ہے کہ دوست و دشمن ان کو باقر العلوم کہتے تھے ، صاحب ارشاد کا قول ہے کہ جس قدر علم دین اور سنن و علم القرآن و سیر و فنون و ادب وغیرہ ان سے ظاہر ہوئے وہ کسی سے ظاہر نہیں ہوئے ، ایک بار مقام عرفات میں تیس ہزار آدمیوں نے تیس ہزار سوالہائے مختلف مسائل مشکلہ کے ان سے کئے ، اور فوراً جوابہائے شافی پاکر کمالات وفضائل کے معترف ہوئے ۔

عطار رض کہتے ہیں کہ میں نے علمائے کرام کو از روئے علم کے کسی کے پاس اسقدر اپنے آپ کو چھوٹا سمجھتے ہوئے نہیں دیکھا جیسا کہ ان کے روبرو دیکھا ، طبقات الحفاظ میں ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد ، اور جد امجد حضرت امام حسین رض اور جابر بن عبداللہ رض اور عبداللہ بن عمر رض اور ایک طائفہ صحابہ رض سے روایت کی ہے ، اور ان سے ان کے صاحبزادہ امام جعفر صادق رض و عطار رض و ابن جریج رض و امام ابوحنیفہ رض و اوزاعی رض و زہری رض وغیرہ نے حدیث کو لیا ہے ، اور ابن شہاب زہری رض جنہوں نے سب سے پہلے حدیث کی تدوین کی ہے ان کو حدیث میں ثقہ لکھا ہے ، اور امام نسائی رض نے اہل مدینہ کے فقہائے تابعین میں ان کا ذکر کیا ہے ، ابن سعد رض طبقات میں لکھتے ہیں کہ یہ تابعین اہل مدینہ کے تیسرے طبقہ میں سے تھے ، اور نہایت عالم و عابد و ثقہ تھے ، صواعق محرقہ میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جابر رض کو فرمایا تھا اے جابر رض ! حسین رض کے ایک لڑکا ہوگا اس کا نام علی رکھا جائے گا ، جس وقت قیامت کے دن بپا ہوگی یا ستید العابدین اٹھو تو وہی لڑکا اٹھے گا ، پھر اس لڑکے کا ایک لڑکا ہوگا ، جس کا نام محمد ہوگا ، پس اے جابر رض ! اگر تو اس وقت زندہ رہے تو میرا سلام اس کو کہنا چنانچہ حضرت جابر رض نے وہ سلام نبوی ان کو پہنچایا ۔

Marfat.com

یہ بڑے عابد، زاہد، خاشع، خاضع، پاک طینت اور بزرگ نفس تھے، تمام اوقات کو عبادت و طاعت الٰہی سے معمور رکھتے، آدھی رات گذرے رویا کرتے، اور درگاہ الٰہی میں نہایت عاجزی سے مناجات کیا کرتے۔

بروز دوشنبہ، ۲۵ ذیحجہ ۱۱۴ھ کو انتقال فرمایا، اور جنت البقیع میں حضرت امام حسن مجتبیٰ کے پہلو میں دفن ہوئے۔

اِن کے چار صاحبزادے ہوئے۔

(۱) امام جعفر صادق رض (۲) عبداللہ رض (۳) ابراہیم رض (۴) علی رض۔

اِن میں سے صرف امام جعفر صادق رض کی اولاد باقی ہے۔

امام ششم۔ حضرت امام جعفر صادق رض

نام جعفر، کنیت ابوعبداللہ، ابواسمٰعیل، لقب صادق، فاضل، طاہر، بروز دوشنبہ ۱۳ ربیع الاول ۸۰ھ کو حضرت ام فروہ بنت امام قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رض کے بطن سے بمقام مدینہ طیبہ پیدا ہوئے۔

بڑے حسین و جمیل و نبیل تھے، ملت نبوی کے سلطان، حجت مصطفوی کے برہان الٰہیوں کے شیخ، محبوں کے امام، اہل ذوق کے پیشرو، صاحبان عشق و محبت کے پیشوا، عابدوں کے مقدم، زاہدوں کے مکرم تھے، انہوں نے طریقت کی بابت بہت کچھ فرمائی ہیں، اکثر روایات ان سے مروی ہیں، ہر علم و اشارات میں حد درجہ کا کمال حاصل تھا، جملہ مشائخ عظام رض کا ان پر اعتماد تھا، اور ان کو پیشوائے مطلق جانتے تھے، عمرو بن مقدم فرمایا کرتے کہ جب میں امام جعفر صادق کو دیکھتا تھا، تو مجھے خیال ہوتا تھا کہ یہ سلسلہ انبیاء کرام سے ہیں۔

Marfat.com

طبقات الحفاظ میں ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجدؑ اور زہری رح اور ابن المنکدر رح سے حدیث لی ہے ، اور ان سے سفیان ثوری رح اور ابن عیینہ رح اور شعبہ رح اور یحییٰ القطان اور امام مالک رح اور امام موسےٰ کاظم رح نے حدیث روایت کی ہے ، اور صواعق محرقہ میں ہے کہ اعیان ائمہ میں سے مثل یحییٰ بن سعید رح و ابن جریج رح و امام مالک بن انس رح اور سفیان ثوری رح و سفیان بن عیینہ و امام ابو حنیفہ رح و ابو ایوب سجستانی رح نے ان سے حدیث کو اخذ کیا ہے ، اور ابو حاتم رح کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق رح ایسے ثقہ ہیں کہ ان جیسے کی نسبت ہرگز پوچھا نہیں جاتا ۔

یہ صاحب تصنیف حقایق و لطایف تفسیر و اسرار تنزیل میں بے نظیر و فائق تھے ، شرح مواقف اور روضۃ الصفا وغیرہ میں ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے علمنا غابر و مزبور و نکت فی القلوب و نقر فی الاسماء و ان عندنا الجفر الاحمر و الجفر الابیض و مصحف فاطمۃ و ان عندنا الجامعۃ فیہا جمیع ما یحتاج الناس الیہ جب تفسیر ان کلمات کی پوچھی گئی تو فرمایا غابر علم اُس کا ہے جو زمانہ آئندہ میں تا قیام قیامت ہوگا ، اور مزبور علم اُس کا ہے جو روز ازل سے زمانہ حال تک وقوع میں آیا ، اور نکت الہام غیبی ہے ، اور نقر اسماء کلام ملائکہ ہے جو میں سنتا ہوں ، اور جفر الاحمر ایک ظرف ہے جس میں سلاح حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں ، اور جفر الابیض بھی ایک ظرف ہے کہ توریت و انجیل و زبور اور جملہ کتب سماوی اس میں ہیں ، اور مصحف فاطمہ ایک کتاب ہے جس میں جو کچھ قوت سے فعل میں آتا ہے اور زمام ہر ایک ملک و حاکم کا جو قیامت تک ہوں گے لکھا ہے ، اور جامعہ بھی ایک کتاب ہے مثل طومار کے نشر کر لانی ہے ، اس میں وہ سب باتیں مندرج ہیں جن کی خلق خدا قیامت تک محتاج ہوگی ۔

بروز دوشنبہ ۲۲ شوال ۱۱۴۸ھ کو انتقال فرمایا ، اور جنت البقیع میں حضرت امام حسن

Marfat.com

مجتبیٰ رح کے پہلو میں دفن ہوئے۔

ان کے سات صاحبزادے ہوئے۔

(۱) ابو محمد اسمٰعیل اعرج رح متوفی ۱۳۸ھ۔ ان کی اولاد سے سادات بنو البغیض، بنو البزار، بنو التمام وغیرہم بلادِ مصر، حلہ، سوار، دمشق، عراق عرب، ہندوستان وغیرہ میں آباد ہیں۔

(۲) عبداللہ الشہور بہ ابن الاقطع رح۔

(۳) ابو محمد اسحاق مؤتمن رح۔ صورت و شباہت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہت تامہ رکھتے تھے، سفیانِ بن عیینہ رح ان سے حدیث روایت کرتے تھے، ان کی اولاد سے ساداتِ بنو الوارث رے میں، اور دیگر جماعتیں بلادِ مصر، نصیبین حران، رقہ، حلب وغیرہ میں آباد ہیں۔

(۴) محمد مامون دیباج رح متوفی ۲۰۳ھ۔ صاحب حسن و جمال تھے۔ ان کی اولاد سے سادات بنو تیبہ، بنو الطیارہ، بنو العروس، بنو الخوارزمیہ وغیرہم بلادِ مصر، شیراز ہندوستان وغیرہ میں آباد ہیں۔

(۵) ابو الحسن علی العریضی رح متوفی ۲۱۶ھ۔ اپنے بھائی امام موسےٰ کاظم رح سے علوم سیکھے۔ ان کی اولاد سے سادات عریضیون، بنو بہاء الدین، بنو فخار، بنو سخی، بنو الجدہ، بنو توابہ، بنو المحض وغیرہم بلاد مدینہ طیبہ، مصر، نصیبین، ہندوستان وغیرہ میں آباد ہیں۔

(۶) امام موسےٰ کاظم رح

(۷) عباس رح۔

ان میں سے عبداللہ رح اور عباس رح کے مواسب کی اولاد باقی ہے۔

امام جعفر

Marfat.com

امام ہفتم۔ حضرت امام موسےٰ کاظم رضؓ

(۷) نام موسےٰ، کنیت ابوالحسن، ابوابراہیم، لقب صابر، صالح، امین، کاظم، بروز یکشنبہ ۷ صفر ۱۲۸ھ کو ام ولد حضرت حمیدہ بربریہ رضؓ کے بطن سے بمقام ابوا پیدا ہوئے۔ ولیِ کامل صاحبِ مناقب فاخرہ تھے، مستجاب الدعوات ایسے کہ لوگ ان کو وسیلہ کرتے اور ان سے دعا کرواکر مقصود کو پہنچتے، اسی سبب سے اہل عراق ان کو باب قضاالحوائج کہتے تھے، امام شافعی رضؓ فرماتے ہیں کہ قبر امام موسےٰ کاظم رضؓ اجابتِ دعا کیلئے تریاق مجرب کا حکم رکھتی ہے۔ یہ بڑے عابد، زاہد، قائم اللیل، صائم النہار تھے، بسبب کثرت عبادات واجتہادات اور شب بیداری کے عبدالصالح کہے جاتے، خفیہ طور پر راتوں میں لوگوں کو حاجات کے موافق روپیہ اشرفی پہنچایا کرتے، ان کے والد بزرگوار حضرت امام جعفر صادق رضؓ فرمایا کرتے کہ یہ میرے تمام فرزندوں میں بہترین فرزند ہے، اور اللہ تعالیٰ کے موتیوں سے ایک موتی ہے۔

کشف الظنون میں ہے کہ حافظ ابونعیم محدث رحؒ نے مسند امام موسےٰ کاظم رضؓ کو جمع کیا ہے بروز جمعہ ۵ رجب ۱۸۳ھ کو انتقال فرمایا، اور بغداد شریف محلہ کاظمین میں دفن ہوئے۔ ان کے اکیس صاحبزادے ہوئے۔

(۸) امام علی رضا رضؓ۔

(۹) زید النار رضؓ۔ بصرہ پر غالب آئے، بنی عباس کے گھروں اور نخلستانوں کو جلادیا آخر گرفتار کرکے مرو پہنچائے گئے، ان کی اولاد سے سادات بنو صعیب، بنو المکارم، وغیرہ بلادِ مغرب، قیروان، قزوین، جان وغیرہ میں آباد ہیں۔

(۱۰) عقیل رضؓ۔

Marfat.com

(۴) ہارون رضہ۔ ان کی اولاد موجود ہے، امیر کابطوس ان کی نسل سے تھا۔
(۵) حسن رضہ۔ ان کی اولاد سے سادات بنو علی عزرمی وغیرہ مختلف شہروں میں آباد ہیں
(۶) حسین رضہ۔ (۷) عبید اللہ رضہ۔
(۸) عبداللہ رضہ۔ ان کی اولاد حجاز و شیراز میں آباد ہے۔
(۹) عبدالرحمٰن رضہ۔
(۱۰) اسمٰعیل رضہ۔ ان کی اولاد سے سادات بنو ابی العساف، بنو الوراق وغیرہ مختلف علاقوں میں آباد ہیں۔
(۱۱) اسحاق امیر رضہ۔ ان کی اولاد سے سادات بنو الملہوس، بنو الوارث وغیرہ بلاد بلخ و طخارستان وغیرہ میں آباد ہیں۔
(۱۲) یحییٰ رضہ۔ (۱۳) احمد رضہ۔ (۱۴) ابوبکر رضہ۔
(۱۵) محمد عابد رضہ۔ ان کی اولاد سے سادات بنو احمد، آل ابی الغائر، بنو ابی مزن آل ابی الحرث، بنو الفریر، آل ابی الحمراء وغیرہم کرمان و دیگر مختلف شہروں میں آ ہیں۔
(۱۶) جعفر اکبر الملقب بہ حواری رضہ۔ ان کی اولاد سے سادات حوارئون حجاز و عرا عرب میں آباد ہیں۔
(۱۷) جعفر اصغر رضہ۔
(۱۸) ابوالقاسم حمزہ رضہ۔ ان کی اولاد بلادِ عجم، بلخ، خراسان وغیرہ میں آباد ہے
(۱۹) عباس رضہ۔ ان کی اولاد قلیل ہے۔
(۲۰) ابراہیم مرتضیٰ اصغر رضہ۔ ان کی اولاد سے سادات آل رافع، بنی الرزاق، بنو المحسن، آل ابوالسعادات وغیرہم بلادِ بصرہ، آبل، فارس، دینور، شیراز، بغداد

Marfat.com

بغداد، سامرہ، مشہد، دمشق وغیرہ میں آباد ہیں۔

(۲۱) قاسم رض

ان میں سے امام علی رضا رض، زید النار رض، ہارون رض، حسن رض، عبداللہ رض، اسمٰعیل رض، اسحاق امیر رض، محمد عابد رض، جعفر حواری رض، ابوالقاسم حمزہ رض، عباس رض، ابراہیم مرتضٰے اصغر رض کی اولاد باقی ہے۔

امام ہشتم۔ حضرت امام علی رضا رض

نام علی، کنیت ابوالحسن، لقب صابر، ولی، زکی، رضا، بروز پنجشنبہ ۱۱ ربیع الآخر ۱۵۳ھ کو ام ولد حضرت تکمینہ رض کے بطن سے بمقام مدینہ طیبہ پیدا ہوئے۔

جملہ صفات میں مثل آبائے کرام رض تھے، جب شکم والدہ میں تھے تو مائی صاحبہ رض کو کوئی ثقل معلوم نہ ہوتا تھا، اور شکم سے تسبیح و تہلیل کی آواز سنتی تھیں۔

بڑے عالم وحید العصر فرید الدھر تھے، ابراہیم بن عباس رح کہتے ہیں کہ میں نے ان سے زیادہ کوئی عالم نہیں دیکھا، خلیفہ مامون الرشید ان سے اکثر امتحاناً سوال کیا کرتا اور یہ جواب شافی دیا کرتے، جب کوئی سوال کرتا، تو آیت قرآن سے اس کو جواب دیتے، قلیل النوم وکثیر الصوم تھے، ہر ماہ میں تین روزے کبھی ان سے ترک نہیں ہوئے اکثر اندھیری راتوں میں خیرات کرتے، جب خلوت میں ہوتے فقیرانہ لباس پہنتے جب دربار شاہی میں جاتے لباس فاخرہ زیب بدن فرماتے، خاکساری اور منکسر مزاجی اس درجہ تھی کہ موسم گرما میں چٹائی پر اور موسم سرما میں ٹاٹ یا کمبل پر بیٹھا کرتے غلاموں کے ساتھ ایک دسترخوان پر بیٹھ کر کھانا کھاتے۔

صواعق محرقہ میں ہے کہ یہ سب سادات سے ذکر میں روشن تر اور قدر میں سب سے برتر تھے

Marfat.com

اسی واسطے خلیفہ مامون نے ان کو اپنے سینہ میں جگہ دی، اور اپنی لڑکی سے ان کا نکاح کیا
اور خلافت کا ولیعہد کیا۔
شیخ معروف کرخی رح جیسے اکابر اولیا ان کے دروازہ کی دربانی کرتے رہے، اور ان کے
وسیلے سے خدا کو پہنچے۔
صاحب کشف الظنون نے لکھا ہے کہ مسند اہل البیت ان کی تالیف سے ہے۔
بروز جمعہ ۱۹ صفر ۲۰۳ھ کو انتقال فرمایا، اور مشہد مقدس میں مدفون ہوئے۔
ان کے پانچ صاحبزادے ہوئے۔
(۱) امام محمد تقی رض (۲) حسن رض (۳) حسین رض (۴) جعفر رض (۵) ابراہیم رض۔
ان میں سے صرف امام محمد تقی رض کی اولاد باقی ہے۔

امام نہم۔ حضرت امام محمد تقی رض

نام محمد، کنیت ابوجعفر، لقب تقی، جواد، قانع، مرتضیٰ، بروز سہ شنبہ ۱۹ رمضان
کو ام ولد حضرت سکینۃ المرسیہ کے بطن سے بمقام مدینہ طیبہ پیدا ہوئے، جو ماریہ قبطیہ
قبیلہ سے تھیں۔
یہ جوان حسین جملہ خصائل میں مثل آبا کرام رض کے تھے، بڑے عالم، بڑے عاقل، بڑے
حاضر جواب اور صاحب کشف و کرامات تھے، خورد سالی میں مراتب امامت کو پہنچے،
فیض باطن سے بہت لوگ مستفیض ہوئے، خلیفہ مامون الرشید ان کی کمال تعظیم
توقیر کرتا تھا، جسقدر ان کے علم و فضل و کمال عقل اور فہم و فراست کی حقیقت اس پر
کھلتی گئی، اسی قدر وہ تعظیم و تکریم میں مبالغہ کرتا گیا، آخر اپنی بیٹی ام الفضل سے
نکاح کر دیا، اور ہزار دینار خرچ سالانہ ان کو دیتا رہا۔

Marfat.com

ایک بار خلیفہ مامون نے قاضی یحییٰ بن اکثم رح سے جو متبحر عالم تھا، ان کا مناظرہ کروایا، جس میں وہ نہایت لاجواب ہوا، اور ان کو نمایاں فتح ہوئی، اور ارکین دولت و اعیان سلطنت کی طرف سے احسنت احسنت کے آوازے آنے لگے۔

بروز سہ شنبہ ۸ ذیقعدہ ۲۲۰ھ کو انتقال فرمایا[۲] اور بغداد شریف محلہ کاظمین میں اپنے جد امجد حضرت امام موسےٰ کاظم رض کے پہلو میں دفن ہوئے۔

ان کے دو صاحبزادے ہوئے۔

(۱) امام علی نقی رض۔

(۲) موسےٰ مبرقع رض۔ ان کی اولاد سے سادات بنوالنخشاب وغیرہ بلاد قم، مشہد، ہندوستان وغیرہ میں آباد ہیں[۳]

دونو صاحبزادوں کی اولاد باقی ہے۔

امام دہم۔ حضرت امام علی نقی رض

نام علی، کنیت ابوالحسن ثالث، لقب نقی، ہادی، زکی، عسکری، متوکل، ناصح مرتضےٰ، فقیہ، امین، طیب، بروز جمعہ ۱۳ رجب ۲۱۴ھ کو ام ولد حضرت تمانہ رض کے بطن سے بمقام مدینہ طیبہ پیدا ہوئے[۴]

علم و سخاوت میں وارث اپنے والد ماجد رض کے تھے، اور جملہ حالات میں مثل آبائے کرام رض تھے۔ لباس پشمین پہنتے، ان کے مناقب و اوصاف حد حصر سے افزوں ہیں۔

ایک بار کوفہ کا رہنے والا ایک اعرابی ان کے پاس آیا، اور کہنے لگا کہ میں محبان حضرت امیر رض سے ہوں، مجھ پر دس ہزار درہم قرض ہوگیا ہے، جس کا ادا کرنا میری قدرت سے باہر ہے، انہوں نے ایک تمسک بدستخط خاص لکھکر اس کے حوالہ

Marfat.com

کیا ، اور فرمایا کہ تو مجلس عام میں مجھ پر سخت تقاضا کر ، چنانچہ اعرابی نے ایسا ہی کیا ، انہوں نے تین روز کی مہلت چاہی ، اُس نے منظور کی ، آخر اس تقاضا کی خبر خلیفہ متوکل کو پہنچی ، اُس نے تیس ہزار درہم فی الفور ان کے پاس بھیجے ، انہوں نے سب کے سب اعرابی کو عنایت کئے ، وہ پکارتا ہوا چلا گیا ، اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ (انعام ۱۲۴)

پہلے ان کا قیام مدینہ منورہ میں تھا ، خلیفہ متوکل بگمان خروج ان کو بغداد لے گیا ، وہاں بغداد کے متصل شہر سرمن رائے المعروف عسکر میں انہوں نے سکونت اختیار کی ۔

بروز دوشنبہ ۲۵ جمادی الآخر ۲۵۴ھ کو انتقال فرمایا ، اور سرمن رائے میں مدفون ہوئے ۔[۵]

ان کے چار صاحبزادے ہوئے ۔

(۱) امام حسن عسکری رض (۲) حسین رض (۳) محمد رض ۔

(۴) ابو عبداللہ جعفر کذاب الملقب بہ ابو الکرین رض متوفی ۲۷۱ھ امامتِ امام مہدی کے منکر تھے اسی لئے شیعہ گروہ ان کو کذاب کے لقب سے ملقب کرتے ہیں ۔ ان کی اولاد سے ساداتِ بنی النازوک ، قواسم ، بدوز ، قلتات ، بنی کعب ، مواجد وغیرہم بلاد مصر و شام میں[۵] ، اور سادات بخاری و بھاکری ہندوستان میں آباد ہیں ۔

ان میں سے صرف جعفر کذاب رض کی اولاد باقی ہے ۔

امامِ یازدہم ۔ حضرت امام حسن عسکری رض

نام حسن ، کنیت ابو محمد ، لقب خالص ، سراج ، زکی ، عسکری ، بروز دوشنبہ ۸ ربیع الآخر ۲۳۲ھ کو ام ولد حضرت سوسن رض کے بطن سے بمقام مدینہ منورہ پیدا ہوئے

Marfat.com

پیدا ہوئے۔
جملہ حالات میں مثل اپنے آبائے کرام رض کے تھے، اللہ تعالیٰ نے طفولیت میں ہی ان کو ولایت وکرامت وکمال علم وعقل وفہم وفراست عطا فرمایا۔
صواعق محرقہ میں ہے کہ زمانہ لڑکپن میں بہلول دانا رح نے دیکھا کہ اور لڑکے کھیل رہے ہیں، اور یہ پاس کھڑے رو رہے ہیں، بہلول رح نے کہا میاں صاحبزادے! میں تمہیں کھیلنے کی چیز مول لے دیتا ہوں، انہوں نے فرمایا، اے دیوانہ! ہم کھیلنے کے لئے نہیں بلکہ علم وعبادت کے لئے پیدا ہوئے ہیں، بہلول رح نے کہا یہ آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ فرمایا افحسبتم انما خلقتکم عبثاً وانکم الینا لاترجعون (المومنون ع۶) بہلول رح نے نصیحت چاہی، انہوں نے چند اشعار پڑھے، اور بیہوش ہو کر گر پڑے، جب افاقہ ہوا، بہلول رح نے کہا ابھی تو آپ بچہ ہیں، کوئی خطا نہیں کی، اس قدر غم کیوں کرتے ہیں؟ فرمایا میں نے اپنی ماں کو آگ سلگاتے دیکھا ہے، جب تک چھوٹی لکڑیاں نہیں جلائیں بڑی لکڑیوں کو آگ نہیں لگی، اسی طرح مجھے بھی خوف ہے کہ کہیں جہنم کی چھوٹی لکڑی نہ بنوں۔
سخاوت کا یہ حال تھا کہ سید علی بن ابراہیم بن موسےٰ کاظم رض اور ان کے بیٹے محمد رض دونوں تنگی معیشت سے گھبرا کر ان کی خدمت میں آئے، قبل اطلاع دینے کے خود ہی انہوں نے پانچسو درہم کی تھیلی سید علی کو، اور تین سو درہم کی تھیلی محمد رض کو عطا فرمائی۔
جس روز ان کا انتقال ہوا تمام سامرہ میں ہل چل پڑ گئی، غوغا برپا ہوا، دکانیں بند ہو گئیں، اور سب خاص وعام جنازے پر حاضر ہوئے۔
بروز جمعہ ۸ ربیع الاول سنہ ۲۶۰ھ کو انتقال فرمایا ع اور سر من رأی المعروف سامرہ میں

Marfat.com

اپنے والد بزرگوار حضرت امام علی نقی رضؓ کے پہلو میں دفن ہوئے۔
اِن کے ایک ہی صاحبزادہ امام محمد مہدی رضؓ تھے۔

امام دوازدہم ۔ حضرت امام محمد مہدی رضؓ

نام محمد، کنیت ابو القاسم، لقب حجۃ اللہ، مہدی، صالح، شب جمعہ ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ کو ام ولد حضرت نرگس رضؓ کے بطن سے بمقام سرمن رائے پیدا ہوئے۔[۵۵]
حضرت بی بی حکیمہ بنت امام محمد تقی رضؓ کہتی ہیں کہ جب اِن کی ولادت کا وقت قریب ہوا تو میں نے نرگس رضؓ کو اپنی گود میں لے لیا، اور سورۂ اخلاص و انا انزلنا و آیۃ الکرسی پڑھ کر دَم کرنے لگی، میں نے سنا کہ وہی چیز بچہ پیٹ میں پڑھ رہا تھا، پھر سارا گھر منور ہوگیا، اور یہ پیدا ہوتے ہی سجدہ میں گر پڑے، پھر میں امام حسن عسکری رضؓ کے پاس حجرہ میں لیگئی، اُنہوں نے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی، اور زبانِ مبارک اِن کے منہ میں دی، اور فرمایا اے بچے خدا کے حکم سے گویا ہو، بچے نے کہا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلھم ائمۃ ونجعلھم الوارثین (القصص ع ۱) بی بی حکیمہ رضؓ فرماتی ہیں کہ اُسوقت مرغانِ سبز آسمان سے اُترے، ایک کو امام حسن عسکری رضؓ نے فرمایا خذہ فاحفظہ حتّٰی یاذن اللہ منہ فان اللہ بالغ امرہ میں نے پوچھا یہ کون تھے؟ امام صاحبؓ نے فرمایا یہ جبرائیل ؑ تھے، اور دوسرے مرغ دوسرے فرشتے تھے، پھر میں نے بچہ کو ماں کی گود میں پہنچایا۔
یہ ناف بریدہ اور ختنہ کئے ہوئے پیدا ہوئے، دو زانو بیٹھے، انگشتِ شہادت آسمان کی طرف اُٹھائی، پس چھینک آئی اور فرمایا الحمد للہ رب العٰلمین۔ جب پانچ برس کے ہوئے

Marfat.com

کے ہوئے تو والد بزرگوار نے وفات پائی ، اللہ تعالیٰ نے ان کو چھوٹی عمر میں ہی حکمت عطا فرمائی تھی ۔

باتفاق اہل تواریخ ان کی وفات بروز جمعہ ۸ محرم ۲۶۶ھ کو ہوئی ، اور سامرہ میں اپنے آباء رضہ کے پاس مدفون ہوئے ۔

شیعہ گروہ ان کی غیبت کے قائل ہیں ، اور ان کو مہدی آخر الزمان مانتے ہیں لیکن یہ غلطی ہے ، وہ فی الحقیقت وفات پا چکے ہیں ، اور جو مہدی آخر الزمان ہوں گے اُن کا نام محمد بن عبداللہؓ ہوگا نہ کہ محمد بن حسنؓ جیسا کہ حدیث صحیح میں وارد ہے ،

عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لو لم یبق من الدنیا الا یوم لطوّل اللہ تعالیٰ ذلک الیوم حتی یبعث فیہ رجلاً منّی او من اھل بیتی یواطئ اسمہٗ اسمی واسم ابیہ اسم ابی یملأ الارض قسطًا وعدلاً کما ملئت ظلمًا وجورًا ۔ (رواہ احمد وابو داؤد و ابو نعیم والترمذی قال ہذا حدیث حسنٌ صحیحٌ) اور سنن ابی داؤد میں ہے کہ اُس کا مولد مدینہ منورہ ہوگا ۔

مؤلف کتاب ہذا فقیر شرافت علوی عباسی قادری نوشاہی عافاہ اللہ کہتا ہے کہ میں نے اس کتاب میں اولاد حضرت امیر رضہ میں حضرات حسنین رضہ کا تذکرہ تو کیا تھا مگر انہی اولاد امجاد کا بخوف طوالت کچھ ذکر نہیں کیا تھا ، نیز اپنے سلسلہ طریقت کا لحاظ بھی ملحوظ تھا ، ایک رات خواب میں دیکھا کہ تمام اہل بیت کرام خصوصًا ائمہ اثنا عشر رضہ صفوں پر قبلہ رو بیٹھے ہوئے عبادت میں مشغول ہیں ، چھ امام پہلی صف میں ہیں ، اور چھ امام دوسری صف میں ، باقی سادات عظام رضہ ان کے پیچھے صفوں میں ہیں ، میں نے نہایت خضوع وخشوع سے آداب عرض کئے ، اور سب نے میری

Marfat.com

طرف نگاہِ شفقت سے دیکھا، اور سب کے خلیے مبارک میں نے یاد کئے، جب بیدار ہوا تو فیضانِ نبوت و امامت سے اپنے آپ کو مستفیض پایا، اُسی وقت اشتیاق غالب ہوا تو بارہ اماموں کے حالات تبرکاً اِس کتاب میں داخل کر دئے، خدا تعالیٰ حضرات ائمہ معصومین رض کی طفیل میرا خاتمہ بالایمان کرے، اور بروزِ قیامت اُن کے غلاموں میں محشور و محسوب فرماوے، آمین۔

تلامذۂ حدیث

حضرت امیر رض سے صحابہ و تابعین رض کی جماعت کثیر نے حدیث کو روایت کیا ہے صحابہ رض میں سے آپ کے تلامذہ یہ ہیں۔

(۱) عبداللہ بن مسعود رض (۲) عبداللہ بن جعفر رض (۳) عبداللہ بن زبیر رض (۴) عبداللہ بن عباس رض یہ علم تفسیر میں بھی آپ کے شاگرد تھے (۵) جابر بن عبداللہ رض (۶) جابر بن سمرہ رض (۷) جریر بن عبداللہ بجلی رض (۸) عبدالرحمٰن بن اشیم رض (۹) صہیب بن سنان رض (۱۰) براء بن عازب رض (۱۱) زید بن ارقم رض (۱۲) حذیفہ بن اسید رض (۱۳) طارق بن اشیم رض (۱۴) عمارہ بن رُویبہ رض (۱۵) بشر بن سحیم رض (۱۶) عمرو بن حریث رض (۱۷) ابو رافع رض مولےٰ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (۱۸) ابو جحیفہ رض (۱۹) ابو ہریرہ رض (۲۰) ابو امامہ رض (۲۱) ابو لیلےٰ رض (۲۲) ابو سعید رض (۲۳) ابو الطفیل رض (۲۴) سفینہ رض (۲۵) امام حسن رض (۲۶) امام حسین رض۔

اور تابعین میں سے آپ کے تلامذہ یہ ہیں۔

(۱) محمد حنفیہ فرزندِ حضور رض (۲) آپ کی بیٹی فاطمہ رض (۳) عبداللہ بن ابی رافع کاتب رض (۴)

Marfat.com

کاتب رض (۴) قیس بن ابی حازم رض (۵) مالک بن اویس رض (۶) احنف بن قیس رض
(۷) زید بن وہب رض (۸) زر بن حبیش رض (۹) عبید بن عمیر رض (۱۰)
حارث بن سوید رض (۱۱) سعید بن المسیب رض (۱۲) عبدالرحمٰن بن ابی لیلےٰ رض
(۱۳) عبداللہ بن شداد بن الھاد رض (۱۴) مطرف بن عبداللہ بن الشخیر رض (۱۵) کمیل
بن زیاد رض (۱۶) قاضی شریح بن ہانی رض (۱۷) عبیدۃ السلمانی رض (۱۸)
حارث اعور رض (۱۹) مسروق رض (۲۰) شعبی رض (۲۱) حسن بصری رض (۲۲)
ابو وائل رض (۲۳) شقیق بن سلمہ اسدی رض (۲۴) ابو عبدالرحمٰن السلمی القاری رض
(۲۵) ابو الاسود الدؤلی رض (۲۶) ابو عمرو الشہابی رض (۲۷) ابو رجاء العطاردی رض[۵۵]

غلام | حضرت امیر رض کے دو غلام زیادہ مشہور و معروف تھے، اول قنبر رض جو زیادہ مشہور ہیں، دوسرے یحییٰ بن کثیر رض جو نہایت عالم و فاضل تھے، امام اوزاعی رض ان سے روایت کرتے ہیں، ان کے بیٹے عبداللہ بن یحییٰ رض بڑے عالم تھے[۵۶]

حاجب | آپ کے حاجب دو تھے بشیر خادم رض اور قنبر غلام رض۔

عامل | آپ کے ایام خلافت میں بصرہ کے عامل حضرت عبداللہ بن عباس رض تھے، اور یمن پر عبیداللہ بن عباس رض اور طائف و مکہ مکرمہ اور اس کے مضافات پر قثم بن عباس رض، اور مصر پر محمد بن ابو بکر صدیق رض، اور مدینہ طیبہ پر ابو ایوب انصاری رض یا سہل بن حنیف رض، اور خراسان پر خلید بن قرۃ الیربوعی رض تھے۔

کاتب | آپ کے کاتب خاص حضرت عبداللہ بن ابی رافع تھے۔

Marfat.com

خلفائے عظام

اکثر مشائخ کبار رح اس پر متفق ہیں کہ حضرت امیر رض سے خرقہ خلافت صرف چار صاحبوں کو پہنچا، جن کو چار پیر یا چار خلیفہ کہا جاتا ہے۔

(۱) حضرت امام حسن مجتبیٰ رض

ان کی ذاتِ بابرکات سے سلسلہ طریقت آگے جاری ہوا ہے، چنانچہ ساداتِ گیلانیہ اَبًا عَنْ جَدٍّ خرقہ خلافت سے مشرف ہوتے چلے آئے ہیں۔

(۲) حضرت امام حسین شہید کربلا رض

ان سے بھی سلسلہ طریقت نے فروغ پایا، ائمہ اہل بیت اطہار رض اسی آبائی سلسلہ میں ہی خلافت یافتہ تھے۔

(۳) حضرت خواجہ حسن بصری رح

ان کا ذکر آگے آئے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

(۴) حضرت خواجہ کمیل بن زیاد نخعی رح

اکابر تابعین و اعاظم خلفائے حضرت امیر سے تھے، بقول صاحب تہذیب التہذیب ۸۳ھ میں بعمر نوے سال حجاج بن یوسف ثقفی کے ہاتھ سے شہید ہوئے، قبر مکہ مکرمہ میں ہوئی۔

ان کا سلسلہ طریقت بھی آگے چلا ہے، کبار اولیاء اللہ اس سلسلہ میں بھی ہوئے ہیں، چنانچہ نفحات الانس میں بزرگان مشائخ شیخ ابو سعید مجد الدین شرف بن المؤید بن ابی الفتح بغدادی رح اور شیخ عین الزمان جمال الدین گیلی رح اور شیخ سعد الدین محمد بن المؤید بن ابی بکر بن ابی الحسن بن محمد حموی رح اور بابا کمال جندی رح اور شیخ رضی الدین علی

Marfat.com

رضی الدین علی لالا رح اور شیخ سیف الدین باخرزی رح اور شیخ نجم الدین رازی رح
وغیرہم کو مرید شیخ نجم الدین کبریٰ رح کا لکھا ہے، وہ مرید شیخ اسمٰعیل قصری رح
(متوفی ۵۸۹ھ) کے، وہ مرید شیخ محمد بن مائکیل رح کے، وہ مرید شیخ محمد بن داؤد رح
المعروف خادم الفقرا کے، وہ مرید شیخ ابو العباس ادریس رح کے، وہ مرید شیخ ابو القاسم
بن رمضان رح کے، وہ مرید شیخ ابو یعقوب طبری رح کے، وہ مرید شیخ ابو عبداللہ
بن عثمان رح کے، وہ مرید شیخ ابو یعقوب نہرجوری رح کے، وہ مرید شیخ ابو یعقوب
سوسی رح کے، وہ مرید شیخ ابو عبداللہ عبدالواحد بن زید رح کے، وہ مرید خواجہ
کمیل بن زیاد نخعی صاحب ذکر ہذا کے۔

چار پیر۔ کے علاوہ بھی مندرجہ ذیل حضرات حضرت امیر رض کے اکابر خلفاء سے ہیں۔

(۵) حضرت خواجہ اُویس قرنی رح

قبیلہ مراد سے تھے جو مذحج کی ایک شاخ ہے، سلسلہ نسب یہ ہے خواجہ اویس بن عامر
بن جزء بن مالک بن عمرو بن سعد بن عصوان بن قرن بن رومان۔ عہد رسالت میں
موجود تھے، اپنی والدہ کی خدمت کی وجہ سے جو نابینا تھیں دربارِ نبوی میں حاضر نہ
ہو سکے، اسی وجہ سے شرفِ صحابیت سے مشرف نہ ہو سکے، لیکن باتفاقِ صلحا
وصوفیائے کرام رح ان کا درجہ زہد و تقوٰے کے لحاظ سے تابعین میں سب سے
بڑھکر ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یمن کی طرف منہ کرکے فرمایا کرتے تھے
انی لاجد نفس الرحمٰن من قبل الیمن یعنی میں یمن کی طرف سے نسیم رحمانی
پاتا ہوں۔

نیز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ قیامت کے روز ستر ہزار فرشتہ اویس رض کے
ہمشکل ہوں گے، اللہ تعالیٰ اُن کے ہمراہ ان کو بہشت میں لے جائے گا۔ تاکہ کوئی

Marfat.com

شخص ان کو پہچان نہ سکے۔

سلام بن مسکین رض نے کہا کہ فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ اس امت میں سے میرا خلیل اویس قرنی رض ہے۔

حضرت عمر فاروق رض نے ان کو فرمایا کہ میرے لیے مغفرت مانگو، جواب دیا میں کیسے استغفار کروں آپ تو صحابی رسول ہیں، انہوں نے فرمایا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ تابعین میں سب سے بہتر ایک شخص ہے جس کا نام اویس ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قبل از وفات وصیت فرمائی تھی کہ میرا جبہ مبارک اویس قرنی کو پہنچانا، اور میرا سلام دینا، اور کہنا کہ میری امت کیلئے بخشش کی دعا کرے، چنانچہ حضرت عمر رض اور حضرت امیر رض نے وہ امانت پہنچائی۔ ۱۲

علقمہ رض کا بیان ہے کہ تابعین میں سات اشخاص ہیں جن پر زہد منتہی ہو گیا، عامر بن عبد القیس رض، اویس قرنی رض، ہرم بن حیان رض، ربیع بن خیثم رض، ابو مسلم خولانی رض، حسن بصری رض، مسروق رض۔

ابن زید رض کہتے ہیں کہ اویس رض کی عبادت بھی غیر معمولی تھی، کبھی کہتے کہ یہ سجدہ کی رات ہے اور تمام شب سجدہ میں گذار دیتے، اور کبھی کہتے کہ یہ رکوع کی رات ہے اور تمام رات رکوع میں رہتے، ہر شام کو جو کچھ کھانا یا کپڑا ان کے گھر میں بچتا صدقہ کر دیتے، پھر کہتے یا اللہ اگر کوئی بھوکا مرے یا ننگا رہے مجھ پر اس کا مواخذہ نہیں۔

مغیرہ رض کہتے ہیں کہ اویس قرنی رض اپنے کپڑوں کو خیرات کر دیا کرتے تھے یہاں تک کہ اپنے حجرہ میں برہنہ بیٹھے رہتے، اور کوئی کپڑا ان کے پاس نہیں بچتا تھا جس کو پہن کر جمعہ میں شریک ہو سکیں۔ ۱۲

Marfat.com

جنگ صفین ۳۷ھ میں یہ حضرت امیرؓ کے ساتھ تھے اور اسی میں شہید ہوئے دیکھا گیا تو جسم پر چالیس سے زیادہ زخم تھے۔ تاریخ وفات جمعہ تیسری رجب ہے۔

اِن کا سلسلہ بنام اُویسی مشائخ میں رائج ہے، اگرچہ اُویسی ایک روحانی نسبت کا نام ہے لیکن بعض بزرگ سند متصل سے بھی حضرت خواجہ اُویس قرنیؓ تک اپنا تجرہ طریقت ملاتے ہیں اور اپنے آپ کو اُویسی کہلاتے ہیں، چنانچہ ہماری اس دیار پنجاب میں اُویسیوں کے کئی مقامات ہیں۔ ازانجملہ

ایک بزرگ زاہد مرتاض حضرت سید محمد صالح شاہ صاحب متہدی سلمہ اللہ تعالیٰ بمقام کوٹ رسولپوریاں ضلع گوجرانوالہ سکونت رکھتے ہیں اور خاندان قادری نوشاہی کے مشاہیر خلیفوں سے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ ہمارے آباؤ اجداد اویسی طریقہ کے مشائخ سے تھے بلکہ خود بھی اس سلسلہ میں خلافت یافتہ ہیں چنانچہ وہ مرید سید معظم شاہ نوکھری کے وہ مرید شیخ برخوردار کے، وہ مرید سید محمد شاہ داتے والیہ کے، وہ مرید میراں سید حاکم شاہ کوٹ کیلیانی کے، وہ مرید میراں حاجی سید علی اُنہروری اودھانگری کے، وہ مرید حضرت میاں علی بن سہاری کے، یہ بزرگ صاحب جذبہ تھے، حضرت سخی بادشاہ قدس سرہٗ کے معاصرین سے تھے۔ اُس وقت موضع اُسرور عرف اودھانگری میں سکونت رکھتے تھے، زمانہ حاضرہ میں وہ گلوں بنام میاں علی" مشہور ہے۔ یہ مرید بندگی شاہ جلال الدین محمد بن بایزید کھگہ اویسی جعفری ملتانی مصنف کتاب گلزار جلالی کے، وہ مرید خواجہ عالم الدینؒ کے، وہ مرید شاہ عبداللہ ہادی معشوق آلہی کے، وہ مرید شیخ جلال الدین محمد روی کے، وہ مرید خواجہ فخر الدین محمد عراقی کے، وہ مرید بندگی شیخ ابو محمد متوکل کے، وہ مرید خواجہ زین العابدین کے، وہ مرید خواجہ ابوالحسن کے، وہ مرید خواجہ ابو عالم کے

Marfat.com

وہ مرید خواجہ حبیب اللہ نوری کے، وہ مرید خواجہ ابو سعید متوکل کے، وہ مرید خواجہ سید برہان الدین محقق ترمذی کے، وہ مرید خواجہ صدر الدین متوکل کے، وہ مرید شیخ ابوبکیر کے، وہ مرید خواجہ عبدالرحمٰن کاشانی کے، وہ مرید خواجہ عبدالکریم ستاری کے، وہ مرید خواجہ عبدالوہاب کے، وہ مرید خواجہ شرف الدین کے، وہ مرید خواجہ سلیمان کے، وہ مرید خواجہ ابوالخیر نوری کے، وہ مرید خواجہ علم الدین کے، وہ مرید خواجہ ابو احمد محمد سامی کے، وہ مرید خواجہ معروف کرخی متوکل کے، وہ مرید خواجہ شمس الدین سجاوندی کے، وہ مرید خواجہ حسام الدین بنی کے، وہ مرید حضرت خواجہ اویس قرنی کے رضوان اللہ علیہم۔

(۶) حضرت محمد اکبر المعروف محمد حنفیہ رضؓ

اِن کا ذکر اولادِ حضرت امیر رضؓ کے تذکرہ میں گذر چکا ہے۔

(۷) حضرت ابو عبدالرحمٰن صاحبِ حق رضؓ

حضرت امیر رضؓ سے خلافت پائی، بقول صاحبِ آئینہ تصوف ۱۰۵ھ میں انتقال کیا۔

(۸) حضرت عبدالعزیز مکی قلندر المعروف عبداللہ علم بردار رضؓ

یہ حضرت صالح علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام تک کے نبیوں کا زمانہ پایا، جب حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے تو یہ حاضرِ خدمت ہو کر اسلام سے مشرف ہوئے اور اصحاب صفہ میں داخل ہو گئے، اِن کو خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قلندر کا خطاب عطا فرمایا تھا، یہ جنگِ صفین میں حضرت امیر رضؓ کے ہمراہ لشکر کے علم بردار تھے، اُن سے فیض کثیر پایا، اِن پر استغراقی حالت زیادہ رہتی تھی چالیس سال کے بعد افاقہ ہوا کرتا تھا۔

اِن کی وفات بروز دوشنبہ وقت نماز تہجد چودھویں شوال ۱۱۱ھ کو ہوئی۔ مزار مبارک پاک پٹن شریف میں ہے، فقیر ترابت عفی عنہ بھی زیارت سے مشرف ہو چکا ہے۔

اِن کے تین

Marfat.com

ان کے تین خلیفے مشہور ہوئے ہیں۔

اوّل - میر سید جمال رح - چونکہ حضرت قلندر رض کی عمر ہزاروں سال کی ہو چکی تھی، اس لئے بوجہ کبر سن ان کے جسم کے سارے بال خود بخود گر گئے تھے، عشقِ پیر میں سید جمال رح نے اپنا بھی چار ابرو کا صفایا کر دیا، اُس وقت سے قلندریہ طریقہ کے درویش چار ابرو کا صفایا کرنا اپنے لئے ضروری سمجھتے ہیں۔

دوم - سید خضر رومی قلندر کھپرا دار رح - یہ نہایت آزاد منش اور قلندرانہ سوز و گداز رکھتے تھے، اِن کے پاس ایک برتن تھا جسے کھپرا کہتے تھے، وہ فقیروں کے لئے وقف تھا، جو کچھ کسی کا دل چاہتا اُس میں سے لے لیتا، ایک زمانہ کے بعد اُس کو دفن کر دیا، مدت العمر چار ابرو کا صفایا کرتے رہے لیکن قبل از وفات ایک سال داڑھی رکھ لی ۱۰۵۰ھ میں بعمر دراز انتقال فرما کر روم میں دفن ہوئے۔

اِن کے سلسلہ میں ایک بزرگ شاہ علی اکبر قلندر (متوفی چہارشنبہ ۱۷ رجب ۱۳۱۴ھ) کاکوری شریف میں مشہور درویش گذرے ہیں۔ وہ مرید اپنے والد شاہ حیدر علی قلندر کاکوروی (متوفی شب شنبہ ۲۰ رشوال ۱۲۸۴ھ) کے، وہ مرید اپنے والد مولانا شاہ تراب علی قلندر کاکوروی (متوفی یکشنبہ ۵ رجمادی الاول ۱۲۷۵ھ) کے۔ اِن کو سلاسل قادریہ، قلندریہ، چشتیہ، سہروردیہ، طیفوریہ، مداریہ، فردوسیہ، نقشبندیہ کی خلافت و اجازت حاصل تھی کتاب مطالب رشیدی اِن کی تصنیف سے ہے۔ وہ مرید اپنے والد شاہ محمد کاظم قلندر کاکوروی (متوفی ۲۰ ربیع الاوّل ۱۲۲۱ھ) کے۔ کتاب نعمات الاسرار ہندی اِن کی تصنیف ہے۔ وہ مرید سید شاہ باسط علی قلندر (متوفی شنبہ، ۱ رذی الحجہ ۱۱۹۶ھ)

۔ قلندریہ طریقہ میں گیرو الباس پہلے انہیں نے پہنا ہے، تحفہ نیشاپور، بیعت الرضوان، کشف الرموز کتابیں انہیں کی تصنیف سے ہیں، مگدھ شریف ضلع الہ آباد میں مدفون ہیں۔

Marfat.com

وہ مرید شاہ الٰہدیہ احمد قلندر لاہرپوری (متوفی دوشنبہ ۲۲ ذی الحجہ ۱۱۳۷ھ) کے۔
وہ مرید شاہ فتح قلندر (متوفی جمعہ ۲۲ شعبان ۱۱۱۸ھ) کے۔ یہ فقیر کامل ہونے کے
علاوہ عامل بھی زبردست تھے، عملیات و دعوت اسماء میں جن چیزوں سے پرہیز کرنے
کا حکم ہے، یہ ان کو بلا تکلف استعمال کرتے، آخر موکلوں نے بجائے ڈرانے یا نقصان
پہنچانے کے ان کی خوشامد کی تو انہوں نے وہ چیزیں ترک کر دیں، قلندر پور ضلع
اعظمگڑھ میں مزار ہے۔ وہ مرید شاہ منجا قلندر عباسی لاہرپوری (متوفی جمعہ ۱۵ ربیع الآخر
۱۰۸۴ھ) کے۔ ان کی تصنیف سے ایک فارسی مثنوی ہے جس کے یہ اشعار ہیں

عمر را ضائع مکن در گفتگو　　گفتگو چوں پردہ ہائے تو بتو
ہر کہ روئے یار در دنیا ندید　　ہم نہ بیند او بہ عقبےٰ اے مرید
ایں ہمہ علم تعلیم حق ست　　نے ز جد و جہد نے از بق بق ست

وہ مرید شاہ عبدالقدوس قلندر فاروقی جونپوری (متوفی یکشنبہ ۱۲ شوال ۱۰۵۲ھ) کے۔
وہ مرید اپنے والد شاہ عبدالسلام قلندر جونپوری (متوفی دوشنبہ ۱۵ ذیقعدہ ۹۷۶ھ) کے
وہ مرید اپنے والد شیخ محمد قطب قلندر جونپوری (متوفی ۹ ذیقعدہ ۹۳۰ھ) کے۔ وہ
مرید اپنے والد شاہ قطب الدین بیناول قلندر سرانداز غوثی جونپوری (متوفی ۲۵ شعبان
۹۲۵ھ) کے۔ ذکر کے وقت ان کا سر جسم سے جدا ہو جاتا، اس لئے ان کا لقب سرانداز
غوثی ہوا، وہ مرید سید نجم الدین غوث الدہر قلندر (متوفی چہارشنبہ ۲۰ ذی الحجہ ۸۴۷ھ)
کے، انہوں نے انگلستان اور چین کا دو بار سفر کیا، پچاس سال مکہ مکرمہ میں رہے،
روزہ رکھتے اور بیری کے پتوں سے افطار کرتے، بیتالیس حج کئے، چالیس سال
تک حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضہ کے مکان پر حاجیوں کو پانی پلایا، تیس سال تک ایک پتھر
پر بیٹھے رہے۔ ان کے سینے سے ھُوْ کی آواز نکلتی تھی، مالوہ کے صوبہ میں گڑھ ماند

Marfat.com

قصبہ تالچہ نونہرہ گھاٹی اور سلطان غوری کے محل کے قریب اِن کا مزار ہے، وہ
مرید سید خضر رومی قلندر کے پھر ادا رکے۔ رحمۃ اللہ علیہم۔
سوم - شیخ ابو الربیع المقدسی رح - اِن کے سلسلہ فقر میں سے ایک
بزرگ حضرت شاہ مسکین قلندر مداری صحرائے وریال ضلع گوجرانوالہ میں مدفون ہیں'
ہمارے جد محترم سید العارفین حضرت نوشہ گنج بخش قدس سرہٗ سے بھی فیض کامل پایا
تھا، وہ مرید شاہ موسےٰ دیوان نویں والیہ کے، وہ مرید شاہ ابا بکر نانگا کے،
وہ مرید شاہ حمزہ دیوان کے، وہ مرید شاہ آدی دیوان کے، وہ مرید شاہ
حسین ماہ بلی کے، وہ مرید شاہ کمال نہال نوری کے، وہ مرید شاہ مکن مداری
کے، وہ مرید شاہ کالا دیوان کے، وہ مرید شاہ سرمست کے، وہ مرید شاہ حسن
سرمست کے، وہ مرید شاہ باونہ سرمست کے، وہ مرید بابا مان دریائی مدفون شہر
بڑودھ کے، وہ مرید شاہ علم دریائی کے، وہ مرید میراں جمن جتی کے، وہ مرید سید
ابو التراب بدیع الدین قطب المدار مکن پوری کے، وہ مرید شیخ محمد طیفور شامی کے،
وہ مرید شیخ عین الدین شامی کے، وہ مرید شیخ زین الدین مصری کے، وہ مرید
شیخ عبد الاول سجاوندی کے، وہ مرید شیخ ابو الربیع المقدسی کے۔ رحمۃ اللہ علیہم
(۹) حضرت شاہ زُبیر بن عبد الواحد رح
سنہ ۱۱۳ھ میں وفات پائی۔
(۱۰) حضرت قاضی ابو المقدام شُریح بن ہانی بن زید الحارثی رح
اکابر خلفائے حضرت امیر رضہ سے تھے، اِن کا سلسلہ فقر موجود ہے۔ چنانچہ اِن کے
مدان میں حاجی بکتاش ولی المعروف شیخ عدی بن موسےٰ برقی مقتدائے سلسلہ
حاشیہ مشہور بزرگ گذرے ہیں۔ وہ مرید شیخ حمید اندلسی کے، وہ مرید شیخ جعفر

Marfat.com

بن الیاس کے ، وہ مرید شیخ ابوالحسن قراری کے ، وہ مرید شیخ موسے دیفری کے ، وہ مرید شیخ ابوالفتح حمصی کے ، وہ مرید شیخ اسعد العبسی کے ، وہ مرید شیخ جعفر کونی کے ، وہ مرید قاضی شبلی کے ۔ رضوان اللہ علیہم ۔

(۱۱) حضرت شیخ محمود پاتلہ لنگوٹ بند رح

یہ ابدال وقت تھے سب سے پہلے بحالت جذب انہوں نے ستر عورت پر اکتفا کیا یعنی لنگوٹ پہنا ہے ، اِن کا سلسلہ موجود ہے ۔ چنانچہ راقم الحروف فقیر شرافت عافاہ اللہ نے ایک درویش شیخ صدق علی المعروف مُرید دیکھا ہے وہ اپنا شجرہ اس طرح پر ملاتا ہے ، وہ مرید شیخ قمر علی کا ، وہ مرید شیخ مستان علی کے ، وہ مرید شیخ جھاڑو شاہ کے ، وہ مرید شیخ مراد علی کے ، وہ مرید شیخ چھٹے شاہ کے ، وہ مرید شیخ خدمت علی کے ، وہ مرید شیخ مستان علی کے ، وہ مرید حضرت سید محمد شفیع کے ، اِن کا مشہور نام شاہ بخاری ہے حضرت سید جلال الدین سُرخ بخاری اوچی کی اولاد امجاد سے تھے ، موضع محمود والا علاقہ شرقپور ضلع شیخوپورہ میں مدفون ہیں ۔ وہ مرید سید گل شاہ عالم سوہائی کے ، وہ مرید سید حسین شاہ بخاری کے ، وہ مرید شاہ عالم بخاری کے ، وہ مرید شیخ کرم شاہ اولیا کے ، وہ مرید شاہ حمزہ زیتونی کے ، وہ مرید شیخ ثمینہ چرم پوش کے ، وہ مرید شیخ سلیم سادار اوچی کے ، اِن کی مزار اوچ مغلیہ میں ہے وہاں کے لوگ اس کو کانی سلیم سدھار کہتے ہیں ، فقیر شرافت اس کی زیارت سے مشرف ہوا ہے ۔ وہ مرید حضرت جتی لال شہباز قلندر کے اِن کا اصلی نام سید عثمان تھا سہروردی طریقہ میں حضرت شیخ بہاوالدین زکریا ملتانی سے خلافت پائی ، طریق ملامتیہ پر چلتے ، سُرخ لباس پہنتے تھے ۱۲۴۷ھ میں انتقال کیا اور ملک سندھ میں بمقام سیون مدفون ہوئے ، وہ مرید شاہ جمال مجرد کے ، وہ مرید سید ابراہیم گرم سیل کے ، اِن کو سہروردی طریقہ شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب سہروردی سے خلافت حاصل تھی ، وہ مرید

Marfat.com

تھی ۔ وہ مرید شیخ عبداللہ کاف کے ، وہ مرید شیخ کالو کاف کے ، وہ مرید شیخ نور نانگا کے ، وہ مرید شیخ لال نانگا کے ، وہ مرید شیخ براہم علی کے ، وہ مرید شیخ سُرخ علی کے وہ مرید شیخ سرخ ابدال کے ، وہ مرید قاضی تہاب کے ، وہ مرید قاضی قلہ شیر کے ، وہ مرید شیخ روشن علی کے ، وہ مرید شیخ کوچک علی کے ، وہ مرید شیخ امان علی کے ، وہ مرید حضرت شیخ محمود پاتلہ سر حلقہ لنگوٹ بنداں کے رحمۃ اللہ علیہم۔

اصحاب مرتضوی صاحب جنات النخلود نے لکھا ہے کہ حضرت امیر رض کے خواص یاران تین سو پچانوے نفر تھے ، جن میں سے کچھ تو تلامذہ وخلفا کے ضمن میں گذر چکے ہیں باقی اصحاب میں سے بعض مشاہیر کے نام درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) ابو بردہ ازدی (۲) ابو ذر غفاری (۳) ابو مریم (۴) اسامہ بن زید بن حارثہ (۵) اشعث بن قیس (۶) اصبغ بن نباتہ (۷) ام الحکیم (۸) بُریدہ بن الخدیب (۹) ثابت بن الحجاج (۱۰) جبلہ بن عمرو (۱۱) جعدہ مخذومی (۱۲) جویریہ ہمدانی (۱۳) حارث بن ہمام (۱۴) حبیب بن مظاہر اسدی (۱۵) حذیفۃ الیمانی (۱۶) خالد بن ابی دجانہ (۱۷) رشید ہجری (۱۸) رفاعہ بن رافع (۱۹) زید بن صوحان عبدی (۲۰) زُبیر بن قیس (۲۱) سعید بن مالک (۲۲) سلمہ بن اکوع (۲۳) سُلیم بن قیس ہلالی (۲۴) سنان بن مالک نخعی (۲۵) سہیل بن حنیف (۲۶) سیحان بن صوحان (۲۷) شہر بن عبداللہ حوشب (۲۸) شیث بن ربعی (۲۹) صادق بن الاشعث (۳۰) صعصعہ بن صوحان عبدی (۳۱) ضرار بن صامت (۳۲) طارق بن شہاب (۳۳) طرباح بن عدی بن حاتم طائی (۳۴) ظالم بن ابی ظالم۔ (۳۵) عبادہ بن صامت (۳۶) عبدالرحمن بن عوسجہ (۳۷) عبداللہ بن حارث (۳۸) عبداللہ بن زیاد (۳۹) عبداللہ بن وہب (۴۰) عتبہ بن حمیر (۴۱) عثمان

Marfat.com

بن حنیف (۴۲) عطار بن ابی رباح (۴۳) عُقیل بن ابی طالب (۴۴) علقمہ بن قیس (۴۵) فرات بن عمرو (۴۶) قیس بن سعد بن عبادہ (۴۷) مالک بن حارث المعروف مالک اُشتر (۴۸) محمد بن ابی بکر صدیق (۴۹) مسیمہ بن لہیعہ (۵۰) معاذ بن جبل (۵۱) میثم تمار (۵۲) نخاش شاعر (۵۳) نمیلہ ہمدانی (۵۴) وہب بن عبداللہ (۵۵) وہیرہ بن مریم (۵۶) یزید بن نویرہ حنفی۔ رضوان اللہ علیہم

تبرکات

حضرت امیرؓ کے قدم مبارک کا نشان ایک پتھر پر لگا ہوا حضرت مخدوم سید جلال الدین مخدوم جہانیاں جہانگشت رح عرب شریف سے اوچ بخاری میں لائے تھے، اب تک وہ قدم شریف اُن کی خانقاہ کے احاطہ میں ایک چھوٹی سی مضبوط عمارت میں نصب ہے۔ عام لوگ زیارت کرتے اور حصول مقاصد کیلئے منتیں مانتے ہیں۔

اور شاہی مسجد لاہور میں مندرجہ ذیل تبرکات آپ کے موجود ہیں۔

(۱) دستار مبارک معہ تاج بستہ (۲) کاغذ تعویذ مبارک صدر صد۔

فقیر شرافت عافاہ اللہ بھی متعدد مرتبہ ان کی زیارت سے مشرف ہو چکا ہے الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

صاحب مباہج الاعلام فی مناہج الاقلام نے بحوالہ کنز الجواہر فی شرح حروف الملک الظاہر تحریر کیا ہے کہ حضرت امیرؓ کے زمانہ میں بعض جیوش کفار کے جھنڈے پر تعویذ صدر صد بنا ہوا تھا، اس واسطے کوئی شخص اُن پر فتح نہ پا سکتا تھا، حتیٰ کہ گروہِ اسلام بھی تاب مقاومت نہ لا سکا، جب حضورؐ نے یہ خبر سنی تو ایک تعویذ صدر صد معہ زیادت ایک خانہ کے خود تجویز کیا، اور اسلامی لوا پر وہ منقش کیا، اس کی برکت سے مسلمانوں نے کفار پر فتح پائی۔

Marfat.com

مدحیات

آپ کی توصیف میں ہر ایک زبان میں بیشمار قصائد و اشعار موجود ہیں، اور ہر ایک زمانہ میں آپ کے مداح و وصاف لاتعداد ہوتے رہے اور ہوتے رہیں گے۔ یہاں ایک قصیدہ درج کیا جاتا ہے جو حضرت خواجہ شمس الدین حافظ شیرازی رح نے فارسی میں لکھا ہے وہو ہذا

قصیدہ

مقدرے کہ ز آثار صنع کرد اظہار — سپہر و مہر و مہ و سال و ماہ و لیل و نہار
مدار سیر کواکب بامر کن فیکون — قرار داد بریں طاق گنبد دوار
ز ہفت کوکب سیارہ و دوازدہ برج — کنند سیر مخالف کواکب سیار
نہ آسماں ز ملائک بامر حق مشغول — بسجدہ درگہ تسبیح و ذکر و استغفار
چہار عنصر از و مختلف پدید آورد — مدار آتش و آب و غبار و خاک و بخار
قرار داد ببالائے خاک باد آتش — گرفتہ کوہ و زمیں در میانِ آب قرار
بدوستی نبی و ولی اساس نہاد — جہان و ہر چہ در و ہست خالق جبار
اگر نہ ذات نبی و ولی بدے مقصود — جہاں بکتم عدم رفتے ہمچو اوّل بار
نوشتہ بر در فردوس کاتبان قضا — نبی رسول و ولی علی حیدر کرار
امام چیست و انسی علی بود۔ کہ علی — ز کل خلق فزون ست از صغار و کبار
ز نام اوست معلق سما و کرسی و عرش — ز ذات اوست مطبق زمین بدیں ہنجار
علی امام و علی امین و علی ایمان — علی امین و علی سرور و علی سردار
علی علیم و علی عالم و علی اعلم — علی حکیم و علی حاکم و علی کفار
علی نصیر و علی ناصر و علی منصور — علی مظفر و غالب علی ہر و سردار

Marfat.com

علی عزیز و علی عزت و علی افضل — علی لطیف و علی انور و علی انوار
علی ست فتح فتوح و علی ست راحت روح — علی ست فاضل و افضل علی سرو سردار
علی سلیم و علی سالم و علی مسلم — علی قسیم قصور و علی ست قاسم نار
علی صفی و علی صافی و علی صوفی — علی وفی و علی صفدر و علی سردار
علی نعیم و علی ناعم و علی منعم — علی بود اسد اللہ قاتل کفار
علی ز بعد محمد ز هر چه هست به است — اگر تو مومن پاکی نظر دریغ مدار

بحق نور محمد با دم و خلیل — بحق شیث و شعیب و به هود کم آزار
بحق یوسف و یعقوب و یحیی و لقمان — بحق نوح نجی در میان در یا بار
بحق عزت توریت و حرمت انجیل — بحق جمیع زبور و بحق، وزر شمار
بحق دانش اسحاق و شوق اسمعیل — که در رضائے خدا کرد جان خویش نثار
بحق یوشع و الیاس و لوط و اسکندر — بحق نغمه داؤد و صوت خوش گفتار
بحق مهر سلیمان و زهد ابراهیم — بحق عیسے و موسے و یونس غمخوار
بحق قوت جبریل و صور اسرافیل — بحق قابض ارواح در یمین و یسار
بحق حامل عرش و بقرب میکائیل — بحق چار کتاب ستوده جبار
بحق جمله قرآن بصحف ابراهیم — بحق جمله مردان واقف اسرار
بحق سوز فقیران بیگنه در بند — بحق زاری رنجور و بیکس و بے یار
بحق چهره زرد فقیر سرگردان — بحق درد اسیران خانمان بیزار
بحق ضرب جوانان راه دین پاکفر — بحق زاری پیران خوار و زار و نزار
بحق دین محمد بخون پاک حسین — بحق مردم نیک مهاجر و انصار
که نیست دین هدی را بقول پاک رسول — امام غیر علی بعد احمد مختار

Marfat.com

زبعدِ او حسن ست و حسین حجت او
مجوئے جہل بریں کار مومن دیندار

بجہل غافل مستغرقی بغفلہ ہمے
ز رنگ مے نشناسی سفیدی از زنگار

بجہد وسعی من خستہ دل چہ سود ترا
مگر ز خوابِ جہالت ہمے شوی بیدار

بجہل بیشتر و بیش آنچناں ہستم
کہ کس مباد چناں کامدم در اول بار

سپاس و منت و عزت خدائے را کہ نمود
رہِ نجات و شدم از حیات برخوردار

بگاہ ہفصد و ہفتاد بُد کہ در شیراز
تمام گشت بیک روز جمیع این اشعار

بدشمناں منشیں حافظا تو لاکن
نجاتِ خویش طلب کن بجانِ ہشت و چہار

اسمائے مرتضوی

حضرت امیرؓ کے اسماء و القاب گرامی کتب حدیث میں سینکڑوں کی تعداد میں مرقوم ہیں جن میں سے ننانوے نام منتخب کرکے بترتیب حروف تہجی درج کئے جاتے ہیں، جو شخص روزانہ ان کا وظیفہ کرے وہ روحانیتِ مرتضوی سے مستفیض ہوگا۔ چنانچہ راقم الحروف فقیر شریف احمد شرافت عافاہ اللہ بھی حضور کی زیارت سے خواب میں مشرف ہو چکا ہے۔ وللہ الحمد۔

نود و نہ نام: (۱) ابوالتراب (۲) ابوالحسن (۳) ابوالحسین (۴) ابوالریحانتین (۵) ابوالسبطین (۶) ابومحمد (۷) اسداللہ (۸) امام الاولیاء (۹) امام البررۃ (۱۰) امام المتقین (۱۱) امیرالمؤمنین (۱۲) امیرالنحل (۱۳) الامین (۱۴) الانزع البطین (۱۵) ایلیاء (۱۶) باب حطۃ (۱۷) بحر العلوم (۱۸) بیضۃ البلد (۱۹) حبل اللہ (۲۰) حبیب اللہ (۲۱) حجۃ اللہ (۲۲) حیدر (۲۳) خاتم الوصیین (۲۴) خاصف النعل (۲۵) خامس آل عبا (۲۶) خلیفۃ رسول اللہ (۲۷) خیر البشر

Marfat.com

(۲۸) دابة الجنة (۲۹) الداعی (۳۰) ذوالاذن الواعیة (۳۱) ذوالبرقة (۳۲)
ذوالقرنین (۳۳) الزاکم (۳۴) رایة الهدی (۳۵) الزاهد (۳۶) زوج البتول
(۳۷) زین الموحدین (۳۸) الساجد (۳۹) الساق (۴۰) سید الصادقین
(۴۱) سید العرب (۴۲) سید فی الدنیا والاخرة (۴۳) سید المسلمین (۴۴)
سید المؤمنین (۴۵) سیف الله (۴۶) الشاهد (۴۷) الشهید (۴۸) شیخ
المهاجرین والانصار (۴۹) صاحب الرایة (۵۰) صاحب اللواء (۵۱) الصادق
(۵۲) صالح المؤمنین (۵۳) الصدیق الاکبر (۵۴) صراط المستقیم (۵۵)
صفوة الله (۵۶) الصفی (۵۷) الضیاء (۵۸) الطاهر (۵۹) الطود النهی
(۶۰) العابد (۶۱) عروة الوثقیٰ (۶۲) علیّ (۶۳) غالب کل غالب (۶۴)
غیاث المکروبین (۶۵) الفاروق الاعظم (۶۶) فلک النجاة (۶۷) قاتل
الفجرة (۶۸) قاتل الناکثین والقاسطین والمارقین (۶۹) القاری (۷۰)
قاضی دین رسول الله (۷۱) قائد الغر المحجلین (۷۲) قباب عین الفتنة
(۷۳) القرم (۷۴) قسیم النار والجنة (۷۵) کاسر الاصنام (۷۶) کتاب
مبین (۷۷) کرار (۷۸) کشاف الکروب (۷۹) کنز الفقراء (۸۰) لسان
صدق (۸۱) مثیل عیسیٰ (۸۲) مثیل هارون (۸۳) المرتضیٰ (۸۴) مظهر
العجائب والغرائب (۸۵) مقیم الحجة (۸۶) منار الایمان (۸۷) منجز الوعد
(۸۸) مولی المؤمنین (۸۹) المؤمن (۹۰) المهدی (۹۱) ناصر رسول الله
(۹۲) نفس الرسول (۹۳) وارث رسول الله (۹۴) وزیر رسول الله
(۹۵) الوصی (۹۶) ولی الله (۹۷) ولی المتقین (۹۸) الهادی (۹۹)
یعسوب المؤمنین۔

۲۸ مجمع کبیر طبرانی ۳ ص ۲۹ مناقب ابن مغازلی ص ۳۲ فردوس الاخبار ۳ ص ۳۱ ابن ماجہ الطالب ۲ ص ۳۲ مناقب ابن مغازلی ص ۳۲ ذخائر العقبیٰ ۲ ص ۳۲ مناقب ابن مغازلی ص ۳۲ ایضاً ۲ ص ۳۲ فردوس الاخبار

رُباعی

استخراج باسم علی

علی یابی بہر لفظے معین ۔ بکن شش چند اعدادش درین فن
بیفزا یک بکن در عشر مضروب پس انگہ بیست دہ بر یازدہ زن

یعنی اسم علیؓ جس کے اعداد علم الزبر کے حساب سے (۱۱۰) ہیں، ہر ایک لفظ سے ظاہر ہوتا ہے، اگر کسی نام سے اس کا استخراج کرنا ہو تو اُس کے اعداد کو چھ سے ضرب دو، پھر اُس میں ایک جمع کرو، پھر اُس کو دس سے ضرب دو، حاصل ضرب کو بیس پر تقسیم کرو، جو باقی بچے اس کو گیارہ سے ضرب دو تو وہ ایک سو دس عدد ہو جائیں گے، مثلاً مؤلف کا نام شرافت ہے جس کے اعداد (۹۸۱) ہیں، ان کو چھ سے ضرب دی تو (۵۸۸۶) ہوئے، ان میں ایک عدد جمع کیا تو (۵۸۸۷) ہوئے، ان کو دس سے ضرب دی تو (۵۸۸۷۰) ہوئے، ان کو بیس پر تقسیم کیا تو (۱۰) باقی بچے، پھر ان کو گیارہ سے ضرب دی تو (۱۱۰) ہوئے جو اسم شریف علیؓ کے اعداد ہیں۔

واقعہ شہادت

حضرت امام احمد حنبلؒ اور حاکمؒ نے حضرت عمار یاسرؓ سے سند صحیح کے ساتھ روایت کی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیرؓ کو فرمایا کہ تمام لوگوں سے زیادہ بدبخت دو آدمی ہیں، قوم ثمود میں مخرخ مرد جس کا نام قدار تھا، جس نے اونٹنی کی کونچیں کاٹی تھیں، اور اس قوم میں وہ شخص جو تمہارے گیسو کے مقام پر مارے گا یہاں تک کہ خون سے داڑھی تر ہو جائے گی۔

آپ کا قاتل عبدالرحمٰن بن ملجم قبیلہ مراد اور مین سے تھا، ایک مرتبہ مین کے لوگوں نے

Marfat.com

حضور کی خدمت میں تحایف پیش کیئے ، اس نے بھی ایک تلوار جو نہایت بیش قیمت تھی ہدیۃً حاضر کی ، آپ نے سب لوگوں کا تحفہ قبول کر لیا ، مگر ابن ملجم کی تلوار واپس کر دی اور فرمایا کہ میں اس کو کیونکر لوں ، کیونکہ تیرا مطلب اسی سے پورا ہو گا ، یہی تلوار تیرے ہاتھ سے میری پیشانی پر پڑے گی ۔

ایک بار ابن ملجم نے اپنی سواری کے لئے حضرت امیرؓ سے گھوڑا طلب کیا ، آپ نے فوراً دے دیا ، اور فرمایا کہ یہی شخص مجھکو شہید کرے گا ، لوگوں نے عرض کیا کہ آپ اس کو قتل کر ڈالئے ، فرمایا اگر میں اس کو مار ڈالوں تو مجھے شہید کون کرے گا ، نیز ابھی تک اس سے خطا واقعہ نہیں ہوئی ، بلا قصور کسطرح سزا دی جاوے ۔

ابن ملجم آپ کے لشکر میں رہتا تھا ، اور اس قدر معتقد تھا کہ لڑایوں میں بھی حضور کے ہمرکاب رہتا ، اور آپ کے دشمنوں سے جنگ کرتا ، جب نہروانیوں پر آپ نے فتح پائی تو وہ مژدہ فتح لیکر کوفہ گیا ، اور وہاں کے بازاروں گلیوں میں مژدۂ فتح سناتا پھرا ، اسی اثنا میں ایک گھر کے اندر سے گانے بجانے کی آواز سنی ، وہ دروازہ پر کھڑا ہو گیا ، تھوڑی دیر کے بعد وہاں سے چند عورتیں باہر آئیں ، جو مزین لباس اور مرصع زیوروں سے آراستہ و پیراستہ تھیں ، اُن میں ایک عورت قطام بنت شجنہ بن عدی بن عامر نام قبیلہ تیم الرباب سے تھی ، جس کے حسن و جمال کا شہرہ تمام عرب میں تھا ، اُس کو دیکھتے ہی ابن ملجم عاشق ہو گیا ، اور صبر و قرار کھو بیٹھا ، موقعہ پا کر اُس کے گھر گیا ، اور اپنے عشق و محبت کا اظہار کر کے پیغام نکاح دیا ، وہ عورت خارجیہ تھی ، اُس کے بھائی اور باپ حضرت امیرؓ کے ہاتھ سے جنگ نہروان میں قتل ہو چکے تھے ، اس لئے وہ آپ کے ساتھ سخت عداوت اور کینہ رکھتی تھی ، اُس نے کہا کہ اگر تو میرا مہر ادا کر دے تو میں تیرے ساتھ نکاح کرنے کو راضی ہوں ، وہ یہ کہ تین ہزار درم ، اور ایک لونڈی مغنیہ ، اور حضرت امیرؓ کا قتل

ابن ملجم نے

Marfat.com

ابن ملجم نے کہا کہ پہلی دو شرطوں کا ایفا چنداں مشکل نہیں، لیکن حضرت امیرؓ نہایت شجاعت
ہیں، اُن کا قتل مشکل بلکہ امرِ محال ہے، قطام نے کہا کہ میں پہلی دو نو شرطوں سے باز آئی مگر
میرا مہر ضروری طور پر حضرت امیرؓ کے قتل پر منحصر ہے، اگر تو یہ نہیں کر سکتا تو میرے ملنے کی امید
دل سے دور کر دے، آخر ابن ملجم شقی اس امرِ خطیر پر مستعد ہو گیا، اور اپنے ہم مذہب شبیب
بن بجرہ اسجعی اور وردان خارجی کو بھی اس کام پر تیار کر کے اپنے ہمراہ کیا۔

ایامِ آخری منقول ہے کہ حضرت امیرؓ نے تیرہویں رمضان کو منبر پر جا کر خدا تعالیٰ کی حمد
وثنا کی اور خوب وعظ و نصیحت فرمائی، پھر حضرت امام حسنؓ کی طرف دیکھکر فرمایا، بیٹا
آج رمضان المبارک کے کتنے دن گذرے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا تیرہ دن، پھر حضرت
امام حسینؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا بیٹا! اس مہینے کے اب کتنے دن باقی ہیں،
انہوں نے عرض کیا سترہ دن، آپ نے اس وقت اپنی داڑھی مبارک پر ہاتھ لیجا کر فرمایا
کہ اس مہینے میں یہ میری داڑھی خون سے رنگین ہو گی، یہ فرما کر اس قدر روئے کہ ریش
مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی، اور فرمایا کہ میں موت کے خوف سے نہیں روتا ہوں،
میرے رونے کا سبب یہ ہے کہ دیکھئے میرے فرزندانِ یتیم کا انجام کار کیا ہوتا ہے؟
اور کیا کیا مصیبتیں ان کو پیش آتی ہیں؛ یہ کہکر منبر سے اتر آئے۔

اس رمضان میں حضور کا یہ معمول تھا کہ ایک روز حضرت امام حسنؓ کے مکان پر روزہ
افطار فرماتے اور ایک روز حضرت امام حسینؓ کے گھر، اور ایک روز حضرت عبداللہ بن
جعفر طیارؓ کے ہاں، اور تین چار لقموں سے زیادہ تناول نہ کرتے، اور ہر وقت ایسا
معلوم ہوتا تھا کہ گویا آپ آمادۂ سفر ہیں، اور تاریخ روانگی کا انتظار ہے، اور بعض
اوقات شوقِ شہادت میں فرماتے کہ میری داڑھی کو خون سے رنگنے والے کو کون چیز
مانع ہے وہ آتا نہیں ہے، کبھی کبھار تمنا سے فرماتے کہ وہ کون دن ہو گا جو بدترین اس

Marfat.com

امت کا اپنا کام تمام کرے گا۔

تاریخ شہادت چونکہ حضرت امیر رض کو حسب فرمودۂ حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی شہادت کا یقین واثق تھا، اس لئے شب جمعہ انیسویں رمضان کو کہ درحقیقت وہی شب شہادت تھی، آپ تمام رات نہ سوئے، اور بار بار اٹھ کر آسمان کو دیکھتے اور فرماتے، واللہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے میں ہرگز فرق نہیں ہوسکتا، یہ وہی رات ہے جس کا مجھ سے وعدہ ہے۔ حضرت امام حسن رض فرماتے ہیں کہ حضور اُس رات کو فرماتے تھے کہ آج میں نے حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے کہ میرے منتظر ہیں، الغرض آپ نے بہت سویرے مسجد کا قصد فرمایا، بطخیں شور کرنے لگیں۔ آپنے فرمایا یہ میرے فراق میں روتی ہیں، پس جیسے ہی حضرت شاہ ولایت الصلوٰۃ الصلوٰۃ فرماتے ہوئے لوگوں کو نماز کے لئے جگاتے ہوئے برآمد ہوئے، شبیب شقی نے آپ پر وار کیا کہ تلوار طاقِ مسجد پر پڑی اور ٹوٹ گئی، پھر وردان نے تلوار چلائی وہ بھی دیوار پر پڑی، اور وہ دونو بھاگ گئے، پھر ابن ملجم مردود نے ستون کی آڑ سے نکل کر حضرت امیر رض کے سر مبارک پر جہاں عمرو بن عبدود کی تلوار کے زخم کا نشان تھا، تلوار ماری، آپ نے بفور ارشاد کیا فزت برب الکعبۃ لوگ مسجد سے اٹھا کر حرم سرا میں آپ کو لے گئے۔

ولادت خانہ کعبہ شہادت مسجد کوفہ نہ ایسی ابتدا دیکھی نہ ایسی انتہا دیکھی

قاتل کے متعلق فرمان شبیب اور وردان تو فوراً بھاگ گئے لیکن ابن ملجم شقی ابھی بھاگنا چاہتا ہی تھا کہ حضرت مغیرہ بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب نے اُسے پکڑ لیا، تو آپ نے اُس کے متعلق حضرت امام حسن رض کو ارشاد فرمایا "یہ قیدی ہے اِس کی خاطر تواضع کرو، اچھا کھانا دو، نرم بچھونا بچھاؤ، اگر زندہ رہوں گا تو سب سے زیادہ

Marfat.com

دعویدار میں ہوں گا، قصاص لوں گا یا معاف کردوں گا، اگر مرجاؤں تو اُسے بھی میرے پیچھے روانہ کردینا، رب العالمین کے حضور اُس سے جواب طلب کروں گا"۔

اگر تم قصاص لینے پر ہی اصرار کرو تو چاہیے کہ اسے اسی طرح ایک ضرب سے مارو جس طرح اس نے مجھے مارا ہے، لیکن اگر معاف کردو تو یہ تقوٰے سے زیادہ قریب ہے۔

وصایا پھر آپ بیہوش ہوگئے، جب ہوش میں آئے تو جندب بن عبداللہ رضؓ نے حاضر ہوکر کہا، خدانخواستہ اگر ہم نے آپ کو کھو دیا تو کیا حسنؓ کے ہاتھ پر بیعت کریں؟ آپ نے جواب دیا میں تمہیں نہ اس کا حکم دیتا ہوں نہ اس سے منع کرتا ہوں، اپنی مصلحت تم بہتر سمجھتے ہو۔

پھر اپنے صاحبزادوں حضرت امام حسن رضؓ و حضرت امام حسین رضؓ کو بلاکر فرمایا میں تم دونو کو تقوٰی الٰہی کی وصیت کرتا ہوں، اور اس کی کہ دنیا کا پیچھا نہ کرنا اگرچہ وہ تمہارا پیچھا کرے، جو چیز تم سے دور ہوجائے اُس پر نہ کڑھنا، ہمیشہ حق کہنا، یتیم پر رحم کرنا، بیکس کی مدد کرنا، آخرت کیلئے عمل کرنا، ظالم کے دشمن بننا، مظلوم کے حامی ہونا، کتاب اللہ پر چلنا، خدا کے باب میں ملامت کرنے والوں کی سلامت کی پروا نہ کرنا۔

علاج آپ کے زخموں کو کثیر بن عمرو السکونی نے جو شاہان ایران کا خاص طبیب رہ چکا تھا دیکھا اور بتلایا کہ سر کا زخم ام الدماغ تک پہنچ گیا ہے، اب صحت محال ہے۔

تاریخ وفات آپ دو دن زندہ رہے، اور شب یکشنبہ* تاریخ اکیسویں رمضان المبارک سنہ چالیس ہجری مطابق اٹھائیسویں جنوری سنہ ۶۶۱ چھ سو اکاسٹھ عیسوی کو بعمر ترسٹھ سال قمری انتقال فرمایا۔

مدفن پاک آپ کو اعدائے دین کے خوف سے رات کے وقت دفن کیا گیا، مزار شریف نجف اشرف میں بنی، جس کو نجف الحیرہ کہتے ہیں، کوفہ کے نزدیک جامع مسجد سے ایک فرسنگ حیرۃ النعمان کے راہ میں ہے، روضۂ پاک شاہِ ولایت، بکمال عظمت و تزئین

* یکشنبہ ہفتہ کے پہلے دن کو کہتے ہیں۔ ۱۲ شنبہ ہفتہ کے ساتویں دن کو کہتے ہیں۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

وسط شہر نجف اشرف میں واقعہ ہے، زمانِ سابق میں جب کوفہ آباد تھا تو نجف بیرونِ نجات میں شمار ہوتا تھا، اب عمارات کوفہ سے کچھ بھی باقی نہیں ہے، مگر وہ مسجد جس میں حضور مجروح ہوئے تھے تا حال برقرار ہے، اور مقتل سے مدفن تک ایک فرسخ کا فاصلہ ہے،

اور محراب میں بخطِ جلی لکھا ہے ھٰذا مقتل امیر المؤمنین علی بن ابیطالب کرم اللہ وجھہ ۱۲

صاحب تفسیر حقانی نے لکھا ہے کہ نجف کوفہ سے غربی رخ پانچ میل کے فاصلہ پر ہے، حضرت امیر رضؓ کے مزار پر پہلے ہارون الرشید عباسی نے گنبد بنوایا، اور ایک مسجد تعمیر کروائی، اس قصبہ کو لٹیرے بدوؤں کے ہاتھ سے مصیبت پہنچا کرتی تھی، مگر حاجی محمد حسین خاں اصفہانی نے جو فتحعلیشاہ قاچار شاہِ ایران کا وزیر اعظم تھا، بہت سا روپیہ خرچ کرکے اس کی پختہ شہر پناہ بنوادی، تب سے امن ہوگیا، اور آبادی بھی بڑھ گئی، اس سے پہلے نادرشاہ نے گنبد کو سنہری بنوادیا تھا، کہتے ہیں جواہر و اسباب طلائی و نقرئی جس قدر اس درگاہ میں ہے جو شیعوں نے نذر و نیاز میں بھیجا ہے اتنا کسی سلطنت کے خزانہ میں بھی نہ ہوگا ۱۲

آپ کا مزار اطہر مرکز و قرارگاہ مردانِ خدا ہے رضی اللہ عنہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام۔

مرثیہ

آپ کی وفات پر آپ کے تلمیذ رشید حضرت ابو الاسود حاتم بن عمرو بن سفیان الدؤلی النحویؒ نے یہ مرثیہ لکھا۔

الا یا عین ویحک اسعدینا	الا تبکی امیر المؤمنینا
وتبکی ام کلثوم علیہ	بعبرتہا وقد برأت الیقینا
الا ابلغ معاویۃ بن حرب	فلا قرت عیون الشامتینا
أفی الشہر الصیام فجعتمونا	بخیر الناس طرّا اجمعینا

قتلتم

Marfat.com

قتلتم خیر من رکب المطایا ورحلها ومن رکب السفینا

ومن لبس النعال ومن حذاها ومن قرأ المثانی والمبینا

وکل مناقب الخیرات فیه وحب رسول ربنا لعلمینا

لقد علمت قریش حیث کانت بانك خیرها حسبًا ودینا

اذا استقبلت وجه ابی حسین رایت البدر داع الناظرینا

وکنا قبل مقتله بخیر نری مولی رسول الله فینا

قطعۂ تاریخ

از حضرت مفتی غلام سرور لاہوری رح

مرتضٰے شاہِ علی مظہرِ انوارِ جلی خانۂ دین نبی یافت ازو آبادی

زاہدِ پاک چو تاریخ وصالش جستم از خرد باز ندا گشت کہ ہادی ہادی

دیگر

از حضرت مولانا شاہ غلام مصطفٰے صاحب نوشاہی ادام اللہ فیوضہ

مرتضٰے رفت از جہانِ عدم یافت فردوس افضل و اعلٰی

چوں ز ہاتف بخواست نوشاہی گفت ترحیل ہادیٔ زیبا

دیگر

از اسمار الحسنٰے

ہادیٔ ود ود

Marfat.com

فصل سوم

حالات حضرت خواجہ امام حسن بصری رضی اللہ عنہ

اوصافِ جمیلہ آپ غوث الاسلام والمسلمین، سلطان الاولیاء والمتقین، قطب العالمین بدر السالکین، سراج العارفین، شمس المحبوبین، امیر المتورعین، امام الواصلین، مستجاب الدعوات صاحبِ کرامات، عالی مقامات، اہل برکات، رفیع المنزلت، امام الوقت تھے۔ حضرت اسد اللہ الغالب امیر المؤمنین امام ابوالحسن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہٗ کے اجلہ خلفا و اعاظم اصحاب سے تھے۔

نام ونسب آپ کا نام مبارک حسن، کنیت ابومحمد، ابوعلی، ابوسعید، ابونصر۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام حسب روایت طبقات حسامیہ یسار تھا، اور وہ موالی حضرت زید بن ثابت انصاری رضؓ سے تھے۔

اور بقول صاحب سیر الاقطاب والد ماجد کا نام موسےٰ راعی بن خواجہ اویس قرنی رضؓ تھا، اور نام والدہ ماجدہ کا بی بی خیرہ رضؓ تھا، اور وہ خادمہ حضرت ام المومنین ام سلمہ رضؓ کی تھیں۔

ولادت آپ کی ولادت باسعادت مدینہ طیبہ میں بعہد خلافت حضرت عمر فاروق رضؓ سنہ ۲۱ھ / ۶۴۲ء میں ہوئی۔

آپ حضرت فاروق اعظم رضؓ کے حضور میں لائے گئے، انہوں نے آپ کو خرما چبا کر تحنیک لگائی، اور آپ کو نہایت خوش رو و خوبصورت دیکھ کر فرمایا ستمی حسنا فانہ حسن الوجہ یعنی یہ خوبصورت ہے اس کا نام حسن رکھو، پس آپ کا نام حسن رکھا گیا۔

دعائے فاروقی حضرت عمر فاروق رضؓ نے آپ کے حق میں دعا فرمائی کہ اے خداوند!

Marfat.com

اس کو دین کے علم کا ماہر بنا، اور لوگوں میں محبوب کر۔

تربیت چونکہ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت ام المومنین ام سلمہ رض کی خادمہ تھیں، اس لئے آپ نے بھی ان کی آغوشِ عاطفت میں پرورش پائی، حالتِ شیرخوارگی میں اگر کبھی آپ کی والدہ صاحبہ کسی کام میں ہوتیں تو حضرت ام المؤمنین رض اپنے پستانِ مبارک آپ کے منہ میں دے دیتیں، بقدرتِ خدا ان سے چند قطرات دودھ کے آپ کے حلق مبارک میں گرتے اور آپ کی تسلی و تسکین ہو جاتی۔

دعائے ام المومنین حضرت ام المؤمنین آپ کے حق میں دعا فرماتی تھیں کہ یا الٰہ العالمین اسے مقتدائے خلق کیجیو، پس اللہ تعالیٰ نے بتاثیر دودھ مبارک حضرت ام المؤمنین رض کے آپ میں بیشمار برکتیں ظاہر فرمائیں۔ اور ان کی دعائے خیر کی برکت سے آپ کو مقتدائے خلق اور سرِدفتر جمیع اولیائے نامدار و مشایخ کبار کیا، اور آپ کے کلام میں وہ تاثیر اور قبولیت عنایت کی کہ جو کوئی آپ کی مجلسِ وعظ میں آتا اگر فاسق فاجر ہوتا تائب ہو جاتا اور دنیا دار تارک دنیا، اور کافر مسلمان ہو جاتا، آپ کے وعظ و نصائح سے خلق خدا ہدایت پاتی اور گمراہی چھوڑ کر راہ راست پر آتی۔

تحصیلِ علوم آپ تفسیر و حدیث میں امام تسلیم کیے جاتے ہیں، اگر کتب تفسیر میں مطلق حسن بولا جائے تو اس سے آپ یعنی امام حسن بصری رح مراد ہوتے ہیں، اور علم حدیث میں آپ کا یہ رتبہ ہے کہ آپ کی مراسیل بھی حجت ہیں، اور محدثین کے نزدیک حکم مسند متصل مرفوع کا رکھتی ہیں، چنانچہ ملا علی قاری حنفی رح موضوعات میں لکھتے ہیں کہ قال ابن المدینی مرسلات الحسن اذا رواها الثقات صحاح۔ انتہی۔

مرتبۂ تابعیت آپ نے ایک سو تیس صحابہ کرام رض کی زیارت کی ہے، جن میں ستر اصحاب بدری تھے، علم ظاہر آپ کو صحابہ رض کی صحبت سے حاصل ہوا، آپ اکابر تابعین

Marfat.com

سے تھے ۔

خدمتِ قرآن صحابہ رضؓ کے زمانہ میں جو قرآن مجید لکھا گیا تھا اس میں سورتوں کے نام پاروں کے نشانات ، اور نقطے وغیرہ کچھ نہ تھے ، حضرت امام حسن بصری رحؒ نے اس میں نقطے بنائے ، اعراب دئے ، خمس و عشر وغیرہ بنائے ، پاروں اور سورتوں کے نام لکھے ۔

واقعۂ توبہ آپ زمانہ سابق میں پیشہ گوہر فروشی کرتے تھے ، اس وجہ سے حسن لؤلؤی کہے جاتے تھے ، آپ نے اس پیشہ سے بہت دولت حاصل کی تھی ، ایک مرتبہ بغرض تجارت ملک روم میں گئے ، وہاں کے وزیر سے محبت ہوگئی ، ایک دن دونو دوست گھوڑوں پر سوار ہوکر صحرا کی طرف گئے ، وہاں دیکھا کہ ایک بہت نفیس خیمہ دیبائے رومی کا نصب ہے ، اور اس کے چاروں طرف مسلح فوج کھڑی ہے ، انہوں نے کچھ الفاظ کہے اور چلے گئے ، اس کے بعد کچھ ضعیف العمر اور پُر شوکت لوگ خیمہ کے پاس آئے ، اور کچھ کہکر چلے گئے ، پھر حکما ، اور دبیر و منشی چار سو کی تعداد میں آئے ، اور اسی طرح کچھ کہکر چلتے ہوئے ، پھر نہایت حسین کنیزیں دو سو کے قریب آئیں اور کچھ کہکر چلی گئیں ، پھر قیصر اور اس کا وزیر آئے اور خیمے میں گئے تھوڑی دیر اندر رہ کر باہر نکلے اور چلے گئے ، حسن لؤلؤی کو یہ احوال دیکھکر تعجب ہوا ، آگے بڑھکر اس وزیر سے پوچھا کہ یہ کیا واقعہ ہے ؟ اس نے کہا کہ قیصر کا ایک بہادر اور حسین نوجوان بیٹا کچھ عرصہ ہوا مر گیا ہے ، اس کی قبر اس خیمہ کے اندر ہے ، ہر سال لوگ اس کی زیارت کو آتے ہیں ، بدیں طور کہ پہلے مسلح فوج خیمہ کے پاس آکر کہتی ہے کہ اے شہزادہ ! اگر تیری موت لڑائی سے ٹل سکتی تو ہم لڑتے اور تجھے بچا لیتے ، مگر خدا سے لڑنا محال ہے ، اور موت بھی اسی کا حکم ہے ، اس کے بعد بزرگ معمر آکر کہتے ہیں کہ اے شہزادہ ! اگر تیری موت دعا سے ٹل سکتی تو ہم دفع کر دیتے ، اس کے بعد حکماء وغیرہ کا گروہ آکر کہتے ہیں کہ اے شہزادہ ! اگر حکمت و دانش سے تیری

موت ٹل سکتی

Marfat.com

موت ٹل سکتی تو ہم ٹال دیتے ، اس کے بعد خوبصورت کنیزیں آکر کہتی ہیں کہ اے شہزادہ ! اگر حسن وجمال سے تیری موت ٹل سکتی تو ہم ٹال دیتیں ، پھر خود بادشاہ معہ وزیر کے خیمے میں آکر کہتا ہے کہ اے بیٹا میں نے اپنی کوشش فوج اور حکما و اطبا سے کی ، مگر کارخانہ خداوندی میں کچھ پیش نہ گئی ، سال آئندہ تک میرا تجھ پر سلام ہو ، اور پھر لوٹ جاتے ہیں ، اس واقعہ کو سنکر آپ دنیا سے بیزار ہوگئے ، آپنے کل مال واسباب اپنا راہِ خدا میں لٹا دیا ، یہانتک کہ قوتِ یکروزہ بھی باقی نہ چھوڑا اور خلق سے بالکل کنارہ کش ہوکر گوشۂ تنہائی اختیار کرلیا ، اور عہد کیا کہ تا زیست نہ ہنسوں گا ۔

بیعت وخلافت آپ حضرت امام المشارق والمغارب ابوالحسن علی المرتضٰے کرم اللہ وجہہٗ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر بیعت سے مشرف ہوئے ، اور خرقہ فقر پایا ۔

حضرت شاہِ ولایت رض نے آپ کو وہ خرقہ خاص جو ان کو حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عطا ہوا تھا معہ کلاہِ چہار ترکی کے مرحمت فرمایا ، اور نعمت ظاہری و باطنی و اسرار مخفیہ الٰہیہ سے مشرف فرماکر خلافت کبرٰے سے نوازا ۔

تلقینِ ذکر اور ذکر کلمہ طیبہ بطریق نفی اثبات جیسا کہ حضرت شاہِ ولایت رض کو حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل ہوا تھا وہ آپ کو سکھایا ، اور آپ کے ذریعہ سے وہ طریقہ تمام دنیا میں رائج ہوا ۔

بیعتِ روحی آپ کو روحی بیعت حضرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب سبعہ رض سے تھی ۔ اللہ

مشائخ صحبت اگرچہ آپ نے بہت سے صحابہ کرام رض کی صحبتوں سے فیض اٹھایا ہے ، لیکن خصوصا حضرت انس بن مالک رض کا نام نامی آپ کے مفیضوں میں اشہر ہے ، اس کے علاوہ حضرت امام حسن مجتبٰے رض اور حضرت محمد حنفیہ رض سے بھی فیض کامل پایا ۔

Marfat.com

سماع حسن بصری عن علیؓ بعض محدثین نے کہا ہے کہ حضرت حسن بصری رض کی ملاقات حضرت امیر رض سے ثابت نہیں، اور نہ ہی اُن سے سماعت حدیث کی ہے، تو جب ملاقات ہی ثابت نہیں تو خرقہ خلافت حاصل کرنا بے اصل اور بے سند بات ہے۔

چنانچہ ترمذی رح نے اپنی جامع میں لکھا ہے کہ "اور ہم نہیں پہچانتے واسطے حسن رض کے سماع علی بن ابی طالب رض سے"

اور ابن تیمیہ رح نے منہاج السنۃ میں لکھا ہے "کہتے ہیں کہ تحقیق حسن بصری رح نے صحبت رکھی حضرت امیر رض سے، اور یہ باطل ہے اہل معرفت کے اتفاق سے، پس تحقیق وہ متفق ہیں اس بات پر کہ حسن بصری رح نہیں اکٹھے ہوئے حضرت امیر رض کے ساتھ، بلکہ انہوں نے اخذ کیا ہے اصحاب حضرت امیر رض سے مثل احنف بن قیس بن عباد رض وغیرہ کے، اور انہوں نے حضرت امیر رض سے"

اس کے جواب میں کئی اکابر محدثین نے قلم فرسائی کی ہے اور ثابت کیا ہے کہ حضرت حسن بصری رض کو حضرت علی المرتضیٰ رض سے ملاقات ہوئی ہے چنانچہ

حضرت حافظ جلال الدین سیوطی رح اپنے رسالہ میں جو انہوں نے اثبات سماع حسن بصری عن علیؓ کے متعلق لکھا ہے لکھتے ہیں کہ "ایک جماعت نے حضرت امیر رض سے حسن بصری رح کی سماعت حدیث کی نسبت انکار کیا ہے، اور بعض متاخرین نے اسی کے ساتھ تمسک کر کے خرقہ پوشی کے طریق میں خدشہ نکالا ہے، اور ایک جماعت نے اس کو ثابت کیا ہے اور میرے نزدیک بھی یہی راجح ہے۔

اور حافظ ضیاء الدین مقدسی رح نے مختارت میں اسی کا رجحان بیان کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ حسن بن ابی الحسن البصری نے حضرت امیر رض سے حدیث کو سنا ہے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ نہیں سنا ہے، اور حافظ ابن حجر رح نے مختارت کے حاشیہ میں اُسی کا اتباع کیا ہے۔

Marfat.com

وجہ اوّل یہ ہے کہ علمائے فن اصول نے جس جگہ ترجیح کی وجوہات کا ذکر کیا ہے وہاں لکھا ہے کہ مثبت کو نافی کی بات پر تقدم ہوتا ہے کیونکہ مثبت کا علم بہ نسبت نافی کے زیادہ ہوتا ہے،

دوسری وجہ یہ ہے کہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ ابھی حضرت عمر رض کی خلافت میں دو برس باقی تھے کہ حسن بصری رح کا تولد ہوا، ان کی والدہ بی بی خیرہ رض حضرت ام سلمہ رض کی خدمتگار تھیں، اور حضرت ام سلمہ رض حسن رح کو باہر صحابہ رض کے پاس بھیجا کرتی تھیں، تاکہ ان کے حق میں صحابہ رض برکت کی دعا کریں، جیسا کہ حضرت ام سلمہ رض نے ان کو حضرت عمر رض کی خدمت میں بھیجا تھا، اور انہوں نے ان کے حق میں دعا فرمائی تھی، کہ اے خدا! اس کو دین سکھا اور لوگوں میں محبوب کر۔

حافظ جمال الدین مزی رح نے اس حدیث کو تہذیب میں روایت کیا ہے، اور عسکری نے کتاب المواعظ میں اس کی سند کو بیان کیا ہے، حافظ مزی رح لکھتے ہیں کہ جس دن حضرت عثمان رض کے گھر کا لوگوں نے محاصرہ کیا تھا، حسن بصری رح بھی وہاں موجود تھے، اس وقت ان کا سن چودہ برس کا تھا، اور یہ بات بخوبی معلوم ہے کہ حسن بصری رح ان اشخاص میں سے تھے جو سات برس کی عمر میں صاحب تمیز اور بالغ ہو گئے تھے، اور نماز کا حکم ان پر جاری ہو گیا تھا، اور وہ جماعت میں حاضر ہوا کرتے تھے، اور حضرت عثمان رض کے پیچھے نماز ادا کرتے تھے، اور حضرت عثمان رض کی شہادت تک حضرت امیر رض مدینہ طیبہ سے باہر تشریف نہیں لے گئے تھے، اور ان کی شہادت کے بعد کوفہ کو چلے گئے، پس کس طرح سے کہا جا سکتا ہے کہ حسن بصری رح نے حضرت امیر رض سے حدیث کو نہیں سنا ہے، حالانکہ وہ بالغ ہونے کے وقت تک ہر روز حضرت امیر رض کے ساتھ مسجد میں حاضر ہوا کرتے تھے، بلکہ ان کا سن چودہ برس سے بھی تجاوز کر گیا تھا، نیز حضرت امیر رض ہمیشہ امہات المومنین رض کے پاس جایا کرتے تھے، اور حضرت ام سلمہ رض بھی انہیں میں رہا کرتی تھیں، اور حسن بصری رح اپنی والدہ

Marfat.com

کے ساتھ حضرت ام سلمہ رض کے بیت الشرف میں رہا کرتے تھے۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ جو حدیثیں حسن بصری رح سے منقول ہیں وہ دلالت کرتی ہیں ان کی سماعت پر، حافظ مزی رح نے تہذیب میں ابو نعیم رح کے طریق سے ان کو روایت کیا ہے، چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ ابو القاسم عبدالرحمن بن العباس بن زکریا کہتے ہیں کہ ہم سے ابو حنیفہ بن الخنیفہ واسطی نے ذکر کیا ہے، اور وہ کہتے ہیں کہ ہم سے موسیٰ الجرشی نے بیان کیا ہے، اور وہ کہتے ہیں کہ ہم سے تمامہ بن عبیدہ نے کہا ہے، اور وہ کہتے ہیں کہ ہم سے عطیہ بن محارب نے نقل کیا ہے، کہ یوسف بن عبیدہ کہتے تھے کہ میں نے حسن بصری رح سے کہا کہ اے ابا سعید! تم ہمیشہ یہی کہتے ہو کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالانکہ تم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں دیکھا، حسن بصری رح نے کہا اے میرے بھتیجے تو نے مجھ سے ایسی بات پوچھی ہے جو اس سے پہلے مجھ سے کسی نے نہیں پوچھی، اگر تیری منزلت میرے پاس نہ ہوتی تو میں ہرگز تجھ سے بیان نہ کرتا، تو دیکھتا ہے کہ میں جس زمانہ میں ہوں (اور یہ وہ وقت تھا کہ سب باتوں پر حجاج بن یوسف ثقفی کا عملدرآمد تھا) تو نے جو مجھ سے قال رسول اللہ سنا ہے اس سے میری مراد یہ ہے کہ اس حدیث کو میں نے حضرت علی رض سے سنا ہے، چونکہ میں ایسے وقت میں ہوں کہ حضرت علی رض کا ذکر نہیں کر سکتا، اس لئے قال رسول اللہ کہہ دیتا ہوں۔

اور جو حدیث کہ حسن بصری رح نے حضرت امیر رض سے روایت کی ہے، امام احمد حنبل رح نے اس کا ذکر مسند میں کیا ہے، وہ یہ کہ ہشیم نے ہم سے بیان کیا کہ یوسف حضرت حسن بصری رح سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رض فرماتے تھے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین آدمیوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے، لڑکے سے جب تک کہ وہ بالغ نہ ہو، سوتے ہوئے سے جب تک وہ نیند سے بیدار نہ ہو، دیوانہ سے جب تک کہ اس کا جنون جاتا نہ رہے

Marfat.com

نہ رہے۔

ترمذی رح نے اس کو روایت کیا ہے، اور نسائی رح نے اس حدیث کے حسن ہونے کی بابت لکھا ہے، حاکم رح اور ضیاء الدین مقدسی رح نے مختارات میں اس کی تصحیح کی ہے، اور حافظ زین الدین عراقی رح شرح ترمذی میں اس حدیث کی شرح میں یہ بات لکھتے ہیں کہ حسن بصری رح نے حضرت امیر رض کو مدینہ منورہ میں دیکھا تھا، اور اس وقت حسن رح لڑکے تھے اور ابوزرعہ رح کہتے ہیں کہ جس دن حضرت امیر رض سے لوگوں نے بیعت کی تھی اُس دن حسن بصری رح کی عمر چودہ ۱۴ برس کی تھی، اور انہوں نے حضرت امیر رض کو مدینہ منورہ میں دیکھا تھا، بعد ازاں حضرت امیر رض کوفہ اور بصرہ کی طرف تشریف لیگئے، اس وقت سے حسن رح نے حضرت امیر رض سے ملاقات نہیں کی، اور حسن بصری رح کہتے ہیں کہ میں نے زبیر رض کو حضرت امیر رض سے بیعت کرتے ہوئے دیکھا ہے، پس اسی قدر اس مقام میں کافی ہے۔ انتھیٰ کلام السیوطی۔

اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح اپنے رسالہ الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ میں لکھتے ہیں کہ

والحسن البصری ینسب الی سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما عند اھل السلوك فاطبة وان کان اھل الحدیث لایثبتون ذالك وقد تتصر الشیخ احمد القشاشی لاھل السلوك والکلام وافٍ وشافٍ فی الکتاب المعقد الفرید فی سلاسل اھل التوحید

اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح اپنے رسالہ تنبیہ اہل الفکر برعایۃ آداب الذکر میں لکھتے ہیں۔

شیخ جلال الدین سیوطی رح در بعضے رسائل خود اثبات صحبت حسن رح با علی رض بقیاس عقل و دلیل معقول نمودہ و ثابت کردہ کہ حسن بصری رح در مدینہ بود پس چہ احتمال دارد کہ امیر المومنین علی رض را دریافتہ باشد و حال آنکہ ہر روز بمسجد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز حاضر میشدہ باشد و در

Marfat.com

جامع الاصول گفتہ کہ ولادت حسن بصری رض بمدینہ بود در دو سال کہ باقی ماندہ بود از خلافت عمر بن الخطاب رض و دید عثمان را رضی اللہ عنہ و قدوم کرد ببصرہ بعد از قتل عثمان رض و بعضے گویند کہ ملاقات کرد بہ علی رضی اللہ عنہ بمدینہ ، اما رویت او علی را در بصرہ صحیح نشدہ زیرا کہ وے در وادی القریٰ بود و تا آمدن او ببصرہ علی رضی اللہ عنہ باز آمدہ بود۔ انتہیٰ ۔ وحکایتے در یافتن او علی رض را ببصرہ نیز نقل میکنند کہ وے کرم اللہ وجہہ ببصرہ آمد و قصاص و وعاظ را ہمہ را برخیزانید الا حسن بصری رض را کہ جوان بود و حضرت امیر رض چیزے از وے پرسید و وے جواب داد پس مسلم داشت اورا ۔ انتہیٰ ۔

مولوی فقیر اللہ لاہوری حاشیہ المصنوع فی احادیث الموضوع لملا علی القاری رح پر لکھتے ہیں کہ

امام سیوطی رح نے خواجہ حسن بصری رض کا حضرت علی رض سے خرقہ حاصل کرنا ثابت کیا ہے اور اس مسئلہ میں ایک مستقل رسالہ لکھا ہے جس کا نام اتحاف الفرقہ بوصل الخرقہ ہے ، نیز میں نے ایک ضخیم کتاب دیکھی ہے جس کا نام القول المستحسن فی فخر الحسن ہے ، اس میں صحبت خواجہ حسن بصری رض حضرت امیر رض سے ثابت کی گئی ہے ۔ انتہیٰ ۔

اس کے علاوہ سلف سے لیکر خلف تک تمام مشائخ و اولیاء کا اس پر اتفاق ہے کہ حضرت خواجہ حسن بصری رض کو حضرت امیر رض سے بیعت و خلافت ہے ۔

پس منصف اہل علم کیلئے اسی قدر کافی ہے ، حضرت خواجہ حسن بصری رض کی ملاقات اگرچہ تھوڑی بھی ثابت ہو تو بھی ملقبین ذکر و البابس خرقہ کیلئے کافی ہے ۔

ریاضت و مجاہدہ آپ ترک دنیا کرنے کے بعد ریاضات شاقہ و مجاہدات سخت میں مشغول ہوئے ، سات سات روز پر روزہ افطار کرتے ، اور شب و روز یاد الٰہی میں

Marfat.com

مصروف رہتے۔

لکھتے ہیں کہ ستر برس تک سوائے عذرِ شرعی کے آپ کا وضو نہ ٹوٹا، اور آپ کبھی بے وضو نہ رہے یہانتک کہ مرتبہ کمال کو پہنچے، اور سب سے بڑھ گئے۔

کثرتِ بکاء آپ بڑے اہل درد و صاحب ذوق تھے، اور خوفِ خدا سے بہت رویا کرتے، کثرتِ گریہ سے آپ کی آنکھیں کبھی خشک نہ دیکھی گئیں، یہاں تک کہ روتے روتے آنکھوں میں گڑھے پڑ گئے تھے، اور بصارت کم ہو گئی تھی، اور اس درجہ ضعیف و لاغر ہو گئے تھے، کہ جسم مبارک میں خون اور ہڈیوں میں گودا نہیں رہا تھا۔

خشیتِ الٰہی ایک روز آپ نے ایک شخص کو روتا دیکھکر پوچھا کہ اے بھائی! تو کیوں روتا ہے؟ اس نے کہا میں محمد بن کعب قرظی رح کی مجلسِ وعظ میں گیا تھا، انہوں نے بیان کیا کہ مومنوں میں سے ایک مرد ہوگا، جو شامتِ گناہ سے کئی سال دوزخ میں رہے گا، میں ڈرتا ہوں کہ کہیں میں وہ مرد نہ ہوں؟ آپ نے فرمایا اے کاش وہ مرد میں ہوتا کہ بعد ہزار سال کے بھی دوزخ سے نجات ہوتی۔

ایک روز یہ حدیث پڑھی جا رہی تھی کہ آخر من یخرج من النار یقال لہ ھناد۔ یعنی جو شخص کہ سب سے پیچھے دوزخ سے نکلے گا اس کا نام ہناد ہوگا، آپ روئے اور کہا کیا اچھا ہوتا کہ حسن وہ مرد ہوتا۔

کسرِ نفسی ایک روز آپ اپنے عبادت خانہ کی چھت پر اس قدر روئے کہ پرنالہ سے آنسو بہ نکلے، ایک شخص اس طرف سے جا رہا تھا اس پر گرے، اس نے کہا یہ پانی پاک ہے یا ناپاک؟ آپ نے فرمایا اے بھائی دھو ڈالو کہ یہ گنہگار کا آنسو ہے۔

یادِ آخرت ایک بار آپ ایک جنازہ کی نماز کو گئے، جب لوگ مردے کو دفن کر چکے اور قبر درست ہو گئی تو آپ قبر سے لگ کر بیٹھ گئے، اور اسقدر روئے کہ قبر تر ہو گئی، اور

Marfat.com

فرمایا کہ دنیا کے آخر اور آخرت کے اوّل منزل یہی گور ہے، جیسا کہ وارد ہے القبر منزل من منازل الآخرۃ یعنی قبر منزل ہے منازل آخرت سے، پس کیا ناز کرتے ہو ایسے عالم پر جس کا آخر یہ ہے، اور کیوں نہیں ڈرتے اس عالم سے جس کا اوّل یہ ہے، اور جب اوّل و آخر تمہارا یہی ہے تو اے غافلو! اپنے اول و آخر کا کام درست کرو، یہ سنکر سارے لوگ جو حاضر تھے اس قدر روئے کہ بیخود ہو گئے۔

عید کا دن ایک بار عید کے دن آپ ایک جماعت پر گذرے، دیکھا کہ وہ لوگ ہنسی خوشی کر رہے ہیں، فرمایا مجھے ایسے لوگوں پر تعجب ہوتا ہے جن کو اپنا مآل کار معلوم نہیں اور ہنسی خوشی کرتے ہیں۔

کمال ایمان ایک بار آپ نے ایک شخص کو دیکھا کہ گورستان میں بیٹھا ہوا روٹی کھا رہا ہے، فرمایا یہ منافق ہے، لوگوں نے پوچھا کیوں؟ فرمایا جس شخص کی خواہش نفسانی مردوں کے سامنے بھی اپنے حال پر قائم رہے، اس کو جاننا چاہیئے کہ وہ موت و آخرت پر ایمان نہیں رکھتا، اور یہ علامت منافق کی ہے۔

انکسار ایک بار آپ نے ایک کتے کو دیکھکر فرمایا کہ الٰہی بطفیل اس کتے کے مجھے قبول کر، ایک شخص نے پوچھا اے حسنؒ! آپ بہتر ہیں یا کتا، فرمایا اگر میں عذاب سے نجات پا گیا تو میں بہتر ہوں، ورنہ قسم ہے خدائے پاک کے عزت و جلال کی کہ کتا مجھ سے سو درجہ بہتر ہے۔

نماز استسقا ایک بار بصرہ میں خشک سالی واقع ہوئی، دو لاکھ آدمی نماز استسقا کے واسطے جمع ہوئے، اور ایک منبر رکھا گیا کہ آپ اس پر جا کر دعا کریں، آپ نے فرمایا اے لوگو اگر تم چاہتے ہو کہ مینہ برسے تو حسنؒ کو بصرہ سے نکال دو۔

ستر عیوب آپ حج کو جانے والے تھے، حضرت ثابت بنانی رحمہ نے آپ کو لکھا کہ میری بھی خواہش ہے

Marfat.com

خواہش ہے کہ آپ کے ہمراہ چلوں، آپ نے جواب لکھا کہ مجھے اس سے معذور رکھو، کہ ہم دونو اللہ تعالےٰ کی ستاری کے پردے میں رہیں، ہمراہ چلنے میں ایک کو دوسرے کا عیب معلوم ہوگا، اور جو خلوص آپس میں قائم ہے جاتا رہے گا۔

سبقِ اخلاص آپ کا ایک مرید تھا، جب قرآن مجید سنتا بیخود ہو کر زمین پر گر پڑتا، آپ نے اُس سے فرمایا کہ یہ کام جو تو کرتا ہے اس میں آواز کو ظاہر نہ کیا کر، کیونکہ اس سے ریاکاری معلوم ہوتی ہے، اور ریا سے انسان ہلاکت میں پڑ جاتا ہے، اور جب انسان پر حالت طاری نہ ہو، اور وہ ارادتاً ایسی حالت بنا وے، اور پند و نصیحت سے کچھ فائدہ حاصل نہ کرے، اور اس کو غور سے نہ سنے تو گنہگار ہوگا، پھر فرمایا جو شخص قصداً روتا ہے، دراصل وہ نہیں روتا مگر شیطان روتا ہے۔

تجرید کو پسند کرنا ایک شخص کی نسبت آپ کو اطلاع دی گئی کہ بیس برس سے وہ نماز جماعت میں حاضر نہیں ہوا، اور کسی سے اختلاط نہیں کیا، آپ اُس کے پاس گئے اور فرمایا کیوں تو نماز میں نہیں آتا۔ اور لوگوں سے نہیں ملتا، اُس نے کہا مجھے معذور رکھئے، کیونکہ میں مشغول ہوں، آپ نے پوچھا کس کام میں؟ اُس نے کہا میں کوئی سانس نہیں لیتا مگر یہ کہ وہ ایک نعمت ہے، لیکن میری کوئی سانس معصیت سے خالی نہیں، پس میں اُس نعمت کے شکر، اور اِس معصیت کے عذر میں مشغول ہوں، آپ نے فرمایا اے بھائی! تو اسی طرح مشغول رہ کہ تو مجھ سے بہتر ہے۔

اضطراب کسی نے آپ سے پوچھا کہ آپ کس طرح ہیں؟ فرمایا اُس شخص کی حالت کیسی ہوگی کہ دریا میں ہو، اور کشتی تباہی میں پڑ کر ٹوٹ جائے، اور وہ تختے کے ٹکڑے پر رہ جائے، اُس نے کہا ایک ہولناک اور سخت حالت ہوگی، فرمایا میری حالت بھی ویسی ہے۔

ایثار ایک شخص نے آپ کی غیبت کی، آپ نے ایک طبق تازے خرمے اُس کے پاس تحفہ

Marfat.com

بھیجے، اور لکھا کہ میں نے سنا ہے کہ تو نے اپنے حسنات کو میرے جریدۂ اعمال میں نقل کیا ہے بس میں نے چاہا کہ اس کا عوض کروں، پس تو معذور رکھ کہ بدلہ ایسی بھلائی کا یہ تحفہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔

سماع و وجد آپ صاحب سماع تھے، اور وجد کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ وجد ایک راز ہے جو دل میں رکھا گیا ہے، جب حرکت میں آتا ہے حالتِ وجد پیش آتی ہے، اور سماع ایک وارد خدائی ہے، جس نے اس کو ساتھ حق کے نوش کیا، اس نے راہِ حق پائی، اور جس نے اپنے نفس کے واسطے سنا وہ زندیق ہوا۔

مواعظِ حسنہ

آپ کا کلام زیادہ تر انبیاء علیہم السلام کے مشابہ تھا، اور سیرت و طریق میں صحابہ کرام رض کے اقرب تھے، آپ نے سوائے پند و نصائح کے کوئی بات نہیں کی، آپ کا معمول تھا کہ ہفتہ میں ایک بار وعظ فرماتے، آپ کا وعظ اکثر دل کے خطروں اور اعمال کی خرابیوں اور نفس کے وسوسوں و خواہشات میں سے خفیہ اور دقیق کے باب میں ہوا کرتا تھا۔

مجلسِ وعظ ایک بار لوگوں نے کہا کہ آپ کی مجلس وعظ میں لوگوں کی کثرت ہوتی ہے، آپ اس سے خوش ہوتے ہیں؟ فرمایا میں کثرت سے تو خوش نہیں ہوتا ہاں اگر کوئی سوختۂ محبتِ الٰہی ہوتا ہے تو میں اس سے خوش ہوتا ہوں۔

آپ جب حضرت رابعہ بصری رض کو مجلس وعظ میں نہ دیکھتے تو خاموش ہو جاتے، ایک بار لوگوں نے عرض کیا کہ آپ کی مجلس مبارک میں اتنے بزرگ و خواجہ آیا کرتے ہیں، اگر ایک ضعیفہ نہ ہوئی تو کیا ہوا، فرمایا جو شربت کہ بچوصلہ ہاتھیوں کے تیار کیا گیا ہو وہ چیونٹیوں کے سینہ میں کیونکر آسکتا ہے، جب آپ وعظ میں گرم کلام ہوتے اور جوش میں آتے تو اپنا منہ حضرت رابعہ رض کی طرف کرتے اور فرماتے ھذا من جمرات قلبك یا ستیدۃ یعنی اے سیدہ یہ گرمی اور جوش تیرے

Marfat.com

جوش تیرے ہی قلب کی گرمی سے ہے ۔

وعظ میں استقامت | ایک بار آپ وعظ فرما رہے تھے ، ناگاہ حجاج بن یوسف ثقفی معہ اپنے خدم وحشم کے باشمشیر ہائے برہنہ داخل مجلس ہوا ، ایک بزرگ وہاں حاضر تھے اُنہوں نے دل میں کہا کہ آج حسنؒ کا امتحان ہے ، یہانتک کہ حجاج بیٹھ گیا ، مگر آپ نے ذرا بھی اُس کی پروا نہ کی ، اور اُس کی طرف نظر بھی اٹھا کے نہ دیکھا ، اور بدستور وعظ میں مشغول رہے ، بزرگ نے کہا البتہ حسنؒ حسنؒ ہی ہے ، جب آپ وعظ سے فارغ ہوے تو حجاج آپ کے پاس آیا ، اور آپ کے دست مبارک کو بوسہ دے کر لوگوں سے کہنے لگا ، اگر تم چاہتے ہو کہ مرد کو دیکھو تو حسنؒ کو دیکھو ۔

وعظ لوجہ اللہ | ایک بار آپ مجلس وعظ سے اٹھے تو خراسان کے ایک شخص نے پانچ ہزار درم اور دس تھان باریک کپڑے کے آپ کی نذر کئے ، اور عرض کیا کہ درم تو خرچ کیلئے ہیں اور کپڑا پہننے کو ، آپ نے فرمایا کہ خدا تعالےٰ تم کو عافیت سے رکھے یہ اٹھا لو اور اپنے ہی پاس رہنے دو ، ہم کو اس کی حاجت نہیں ، جو شخص میری سی مجلس میں بیٹھے ، اور ایسی جیسی نذر قبول کرے وہ جس روز اللہ تعالیٰ کے سامنے جاوے گا تو دین سے بے بہرہ جاوے گا ۔

مقاماتِ فقر

محبتِ فقر | آپ سنتِ نبویؐ اور متابعتِ مرتضویؓ کے سخت پابند تھے ، اور جان و دل سے اُس کی پیروی کرتے ، اور فرماتے کہ میں نے خرقہ مبارک آپ لوگوں کا پہنا ہے ، مجھ پر فرض ہے کہ آپ لوگوں کی متابعت دل سے بجالاؤں ، تاکہ اہلِ خرقہ میں شمار ہوں اور فردائے قیامت میں درمیان درویشوں کے نادم و شرمندہ نہوں ۔

مقامِ خوف | ایک بار لوگوں نے آپ سے عرض کیا کہ آپ اتنا کیوں روتے ہیں کہ اس

Marfat.com

حالت کو پہنچے ۔ فرمایا میں گنہگار ہوں ، اپنے گناہوں کو یاد کرکے خوف خدا سے روتا ہوں کہتے ہیں کہ آپ پر خوفِ خدا اس قدر غالب تھا ، اگر کوئی آپ کو بیٹھا ہوا دیکھتا تو یہی معلوم ہوتا کہ گویا مقتل میں جلاّد کے سامنے بیٹھے ہیں ؎

مقامِ ہیبت | آپ کو کبھی کسی نے ہنستا نہیں دیکھا ، آپ ہمیشہ مغموم و دردمند رہتے تھے ، جب ذکر خدا کہتے یا سنتے بیہوش ہوجاتے ، چہرہ پر پانی چھڑکا جاتا تو ہوش میں آتے ، روتے اور کہتے یا آلہ العالمین ! حسن گنہگار ہے اور تو ارحم الراحمین ہے حسن پر رحم کر ، اور خرقہ درویشی جو تو نے اس کو پہنایا ہے اس کی شرم رکھ لے ، اور درویشوں کے روبرو اس کو خجل و شرمسار نہ کر ؎

مقامِ محبت | ایک بزرگ نے آپ سے پوچھا کہ آپ کتنے عرصہ میں مقام محبت پر پہنچے ، فرمایا تین دن میں ، پہلے روز دنیا کو ترک کیا ، دوسرے روز آخرت کو ، تیسرے روز مقام محبت پر پہنچ گیا ؎

فنا و نیستی | ایک بار آپ نے خادم سے فرمایا کہ میرے افطار کے واسطے روٹی اور کباب ماہی بازار سے لے آ ، خادم لے آیا ۔ اور افطار کے وقت آپ کے سامنے رکھا ۔ آپ نے دیکھ کر فرمایا کہ فقیر کو طعام لذیذ سے کیا نسبت ؟ خادم نے عرض کیا کہ آپ ہی نے تو حکم دیا تھا یہ سنکر آپ اس قدر روئے کہ بیہوش ہوگئے ، جب ہوش آیا تو کہنے لگے یا آلہ العالمین حسن نے بڑی خطا ہوئی ، تو اس کی خطا سے درگذر ، اور اس کا نام دفتر درویشاں سے محو مت کر ، بعد اس کے چالیس روز تک کچھ نہ کھایا ، اور برابر گریہ و زاری میں رہے ، ندا آئی کہ اے حسن ! میں نے تیری خطا بخش دی ، لیکن شکستگی مت چھوڑ کہ میں شکستگی کو دوست رکھتا ہوں ، اور میری درگاہِ عالی میں شکستگی کی بڑی قدر ہے ؎

کرامات

انفجارِ آب | ایک بار آپ ایک جماعت کے ساتھ حج کو تشریف لے جا رہے تھے ، راستہ میں سب کو پیاس

Marfat.com

سب کو پیاس نے بیقرار کیا، جنگل میں پانی کا نام ونشان نہ تھا، آخر بہزار جستجو ایک کنواں ملا جس پر ڈول ورسی کوئی نہیں تھی، سب پریشان ہوگئے، آپ نے فرمایا ذرا توقف کرو، ابھی پانی اوپر آجاتا ہے، آپ وہیں نماز پڑھنے میں مشغول ہوگئے، اسی وقت پانی کناروں تک اُبل آیا، سب نے سیر ہوکر پیا، ایک طاع نے مشکیزہ بھر لیا، اسی وقت پانی نیچے چلا گیا، آپ نے فرمایا کہ اگر تم طمع نہ کرتے تو پانی کناروں تک ہی رہتا۔

تصرف فی الاشیاء ایک بار سفر حج میں آپ کو ایک جگہ سے کھجوریں دستیاب ہوئیں، آپ نے اپنے ساتھیوں میں بانٹ دیں، جب انہوں نے کھائیں تو ان کی گٹھلیاں سونے کی تھیں، سب نے ان کو فروخت کرکے سامانِ سفر خریدا، اور بقیہ زر مدینہ منورہ میں جاکر خیرات کیا۔

طے ارض شیخ ابو عمرو قاری قرآن مجید کا درس دیا کرتے تھے، کسی گناہ کے باعث قرآن کو بھول گئے، یہی ماجرا حضور کے آگے عرض کیا، آپ نے فرمایا تم مکہ مکرمہ جاؤ، وہاں حج کرکے مسجد خیف میں جانا، وہاں ایک بزرگ گوشہ نشین ہوں گے، ان سے دعا کروانا، چنانچہ وہ وہاں گئے، اکثر لوگ وہاں جمع تھے۔ پھر ایک بزرگ اجنبی آئے، سب نے ان کی تعظیم کی، تھوڑی دیر کے بعد سب لوگ چلے گئے، صرف وہی بزرگ رہ گئے جو گوشہ نشین تھے، ابو عمرو نے اپنا حال بیان کیا، انہوں نے دعا کی تو پھر قرآن مجید ان کو یاد ہوگیا، پھر پوچھا کہ ہمارا پتہ تم کو کس نے دیا، کہا خواجہ حسن بصری نے، اس بزرگ نے فرمایا کہ اس نے میرا پردہ فاش کیا، میں اس کا راز ظاہر کرتا ہوں۔ وہ وہی شخص تھا جو سب سے پہلے یہاں آیا، اور سب نے ان کی تعظیم کی، وہ روزانہ نماز ظہر کے بعد یہاں آتے ہیں، اور ہم سے گفتگو کرکے عصر کو بصرہ پہنچ جاتے ہیں، پھر فرمایا جس کا امام خواجہ حسن بصری ہو اس کو دوسرے کی کیا ضرورت ہے۔

تاثیر زبان آپ کے پڑوس میں تمعون نام آتش پرست رہتا تھا، جب اس کا وقت وفات قریب آیا تو آپ عیادت کو گئے، اور فرمایا اے تمعون! تو نے ستر سال آگ کی پرستش کی ہے

Marfat.com

لیکن اب بھی اگر تو آگ میں گرے تو وہ تجھکو جلا دیوے، اور تیرا کچھ لحاظ نہ کرے، اور میں نے ایک اللہ کی پرستش کی ہے دیکھ آگ مجھے کچھ گزند نہیں پہنچا سکتی، یہ کہکر آپ نے آگ میں ہاتھ ڈال دیا، اس کو ذرا بھی کچھ آسیب نہ پہنچا، پھر فرمایا اے شمعون تو اسلام قبول کرلے، اُس کے سینہ میں نورِ اسلام چمکا، اور کہنے لگا کہ اگر آپ مجھے سندِ نجات اپنے دستخط سے لکھ دیویں تو میں اسلام قبول کرتا ہوں، چنانچہ آپ نے اس کو مغفرت کی سند تحریر کر دی، اور بصرہ کے اکابر عادلین کی مہریں بھی اس پر ثبت کروائیں، آخر وہ اسلام قبول کرکے فوت ہوگیا مرتے وقت وصیت کی کہ یہ سند میرے کفن میں رکھدینا، چنانچہ ایسا ہی کیا گیا، چنانچہ بعد وفات آپ نے اس کو خواب میں دیکھا کہ نہایت قیمتی لباس اور تاج مرصع پہنے ہوئے بہشت میں سیر کر رہا ہے، پوچھا کیا گذری؟ اس نے کہا کہ آپ کی سند تحریری کے طفیل اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا، اب آپ اپنا اقرارنامہ لیجئے، جسوقت آپ بیدار ہوئے تو وہ اقرارنامہ اپنے ہاتھ میں پایا۔

جنات کا مستفیض ہونا شیخ عبداللہ رحمہ کہتے ہیں کہ میں ایک روز جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی غرض سے علی الصباح اٹھا، جب آپ کی مسجد کے دروازے پر گیا تو دروازہ اندر سے بند پایا، آپ دعا مانگ رہے تھے، اور لوگ آمین کہہ رہے تھے، میں نے خیال کیا کہ آپ کے احباب یہاں موجود ہیں، پس میں نے تھوڑا توقف کیا یہاں تک کہ صبح ہوگئی، میں نے دروازہ پر ہاتھ رکھا، دروازہ کھل گیا، دیکھا کہ آپ تن تنہا ہیں، اور ان لوگوں میں سے جو موجود تھے کوئی بھی نہیں ہے، اس سے مجھے سخت حیرت ہوئی، جب میں نماز سے فارغ ہوا تو آپ سے عرض کیا کہ خدا کے واسطے مجھے اس حال سے آگاہ کیجئے، آپ نے فرمایا کہ کسی سے مت کہنا، ہر شب جمعہ کو میرے پاس جن و پریاں آتی ہیں، میں ان کو وعظ سناتا اور دین کی باتیں بتاتا ہوں، پھر دعا کرتا ہوں وہ آمین کہتی ہیں۔

کشف قبور ایک روز آپ ایک جماعت کے ساتھ ایک قبرستان سے گذرے، فرمایا اس قبرستان میں

Marfat.com

قبرستان میں ایسے لوگ مدفون ہیں کہ ان کا سر ہمت آٹھوں بہشتوں کے ناز و نعمت پر نہیں جھکا، اور انہوں نے کچھ توجہ نہیں کی، لیکن ان کی خاک کے ساتھ ایسی حسرت ملی ہوئی ہے کہ اگر اس کا ایک ذرہ آسمانوں کے سامنے پیش کیا جائے تو سب مارے خوف کے گر پڑیں ؎

امداد غیبی منقول ہے کہ جب آپ حجاج بن یوسف ثقفی کے سامنے جاتے تو آیت شریف وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد (المؤمن ع ۵) پڑھکر تشریف لے جاتے، حجاج قسمیہ بیان کرتا تھا کہ میں کبھی کسی شخص سے ایسا نہیں ڈرا جیسا کہ حضور سے ڈرتا تھا، جب آپ کی شکل مجھے نظر آتی تھی تو میرے اندام پر لرزہ پڑ جاتا تھا، میں دیکھتا تھا کہ دو شیر آپ کے ساتھ آتے تھے، اور مجھ پر حملہ کرنا چاہتے تھے، آپ ان کو روکتے تھے ؎

مقبولیتِ دعا منقول ہے کہ ایک خارجی آپ کی مجلس میں آکر بہت اذیت دیا کرتا، ایک دن تمام اہل مجلس اس سے تنگ آگئے اور اس کے حق میں سزا کے خواستگار ہوئے، آپ نے دعا فرمائی اے پروردگار! اس شخص کے شر سے ہم کو بچا، جب لوگوں نے خبر لی تو وہ مر چکا تھا ؎

عملیات

برائے چشم زخم آپ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے اوپر یا اپنے مال پر نظر لگنے کا وہم کرے تو وہ یٰسین آیت شریف کو پڑھکر تین بار دم کر دیوے، آیت یہ ہے وان یکاد الذین کفروا لیزلقونک بابصارھم لما سمعوا الذکر ویقولون انہ لمجنون وما ھو الا ذکر للعلمین (ن) اور اگر کسی کو کوئی چیز پسند آوے اور وہ مال ہو یا اولاد یا زوجہ یا مکان یا باغ ہو یا اس کے سوا اور چیز ہو تو اسیوقت یہ کہے ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ بس کے کہنے سے حق تعالیٰ نظر کی تاثیر سے محفوظ رکھتا ہے۔

اور اگر کوئی جانے کہ میری نظر بڑی سخت ہے تو وہ کسی چیز کو دیکھا نہ کرے، اور اگر کسی چیز

Marfat.com

پر نظر پڑ جائے تو کہے اللھم بارک علیہ اس کی برکت سے نظر اثر نہ کرے گی ۔

برائے حصول تقوٰے آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص نماز عشا کے بعد یہ آیت شریف پانچ مرتبہ پڑھا کرے ، اللہ تعالیٰ اس کو متقیوں کے زمرہ سے کر دے گا ، اور وہ ہمیشہ بہشت میں رہے گا انشاء اللہ تعالیٰ ، آیت یہ ہے فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی (الفجر) ۔

برائے دفع بلیات آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس دعا کو ہر نماز عشا کے بعد سات مرتبہ پڑھا کرے گا ، اللہ تعالیٰ اس کو تمام بلیات سے محفوظ رکھے گا ، اور حق تعالیٰ کے عجائب غرائب بہت دیکھے گا ، اور اس کو کوئی غم واندوہ نہ ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ ، دعا یہ ہے

نادعلیًا مظہر العجائب والغرائب تجدہ عونًا لک فی النوائب کل ھم وغم سینجلی بنبوتک یا محمد یا محمد یا محمد وبولایتک یا علی یا علی یا علی ۔

برائے کشف ارواح وجمیع مقاصد آپ نے فرمایا ہے کہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ کوئی دعا اس سے بہتر نہیں ، جو شخص میری امت سے ہمیشہ اس دعا کو پڑھا کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے ستر بیماریاں ظاہری و باطنی دفع کرے گا ، اور جو شخص دن رات میں پڑھے گا اپنے نفس کافر پر فتح پاوے گا ، اور جو شخص اکیس دن تک روزانہ اکیس مرتبہ پڑھے گا عالم ارواح اس پر مکشوف ہوگا ، اور اس کے باطن میں کوئی چیز پوشیدہ نہ رہے گی انشاء اللہ تعالیٰ ، دعا یہ ہے ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔

اللھم انی اسئلک باسمائک الحسنیٰ یا اللہ یا اللہ فاعلم انہ لا الٰہ الا ھو الرحمٰن الرحیم الرحمٰن علی العرش استوٰی یا رحیم وکان اللہ غفورًا رحیمًا یا مالک لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار یا قدوس یا متعال فتعالی اللہ الملک الحق یا سلام سلامٌ قولًا من رب رحیم یا مؤمن المؤمن المھیمن یا عزیز وھو العزیز الحکیم یا جبار الجبار المتکبر یا خالق فتبارک اللہ احسن الخالقین یا بارئ الخالق البارئ

Marfat.com

الباری یا مصور ھوالذی یصورکم فی الارحام کیف یشاء یا اول یا آخر ھوالاول والآخر والظاھر والباطن وھوبکل شئ علیم یا شکور ان ربنا لغفور شکور یا غفور واللہ غفور رحیم یا ود ود ان اللہ لغفور ود ود وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ؎

برائے زیارتِ نبویؐ آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص صلوٰۃ العتمہ کے بعد چار رکعت نفل پڑھے، ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سورۂ الضحیٰ - انشراح - القدر - الزلزال ایک ایک بار پڑھے، پھر سلام کے بعد استغفار ستّر مرتبہ پڑھے، پھر درود شریف ستّر مرتبہ پڑھے، پھر لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ستّر مرتبہ پڑھے، ایسا کرنے سے خواب میں حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ ؎

مکتوبات

آپ کے کئی مکتوب مملو از نصائح کتابوں میں تحریر ہیں اُن میں سے تین خط نقل کئے جاتے ہیں۔

مکتوبِ اوّل یہ خط آپ نے دنیا کی مذمت میں حضرت عمر بن عبدالعزیز خلیفۂ وقت کو لکھا تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بعد حمد وصلوٰۃ کے واضح ہو کہ دنیا جائے سفر ہے نہ اقامت کا گھر، حضرت آدم علیہ السلام جو جنت سے اس میں اتارے گئے تو صرف عقوبت و سزا کے لئے اتارے گئے، اے امیر المومنین اس سے ڈرتے رہو، اس کو ترک کر دنیا ہی زادِ آخرت ہے، اور اس میں محتاج رہنا غنا و ثروت ہے، ہر وقت ایک نہ ایک کو فنا کرتی رہتی ہے، جو اس کو عزیز جانتا ہے اس کو ذلیل کرتی ہے، جو اس کو جمع کرتا ہے اس کو فقیر کرتی ہے، اس کا حال زہر کا سا ہے کہ جو نہیں جانتا وہ کھاتا ہے اور ہلاک ہو جاتا ہے، اس میں ایسی طرح رہنا چاہیئے جیسے کوئی اپنے زخموں کا علاج کرے کہ تھوڑے دنوں پرہیز کیا کرتا ہے اس خوف سے کہ

Marfat.com

کہیں مدت تک تکلیف نہ اٹھانی پڑے ، اور چند روز دوا کی تلخی پر صبر کرتا ہے کہ کہیں درد مدت تک نہ رہے ، پس اس دارِ ناپائیدار فریبی مکار جفاشعار سے بچتے رہو ، اس کی ظاہر کی زینت صرف دھوکا ہے ، اور لوگوں کے پھنسانے کو بڑا مغالطہ ہے ، جو اس کی آرزوں میں مبتلا ہوا اس کو بے تباہ کئے نہیں چھوڑتی ، اور سب کو توقع دلاتی رہتی ہے ، اس کی صورت دلہن کی سی ہے کہ آنکھوں کی تاک اور دلوں کا اشتیاق اور نفسوں کا عشق اسی پر ہے ، اِلّا اس نے اپنے سب شوہروں کو مار ڈالا ۔

عروس دہر بنگر روئے دخترے ست دلے وفا نمیکند ایں سست مہر با داماد

مگر افسوس کہ پسماندوں کو گذشتوں سے عبرت نہیں ہوتی ، اور جو لوگ خدائے عزّوجل کو پہچانتے ہیں باوجودیکہ اس نے اس کا حال فرما دیا ہے ، ان کو نصیحت کچھ اثر نہیں کرتی ، بہت سے اس کے عاشق ایسے ہیں کہ جہاں ان کی حاجت پوری ہوئی ، اور دنیا حسب دلخواہ ملی جبھی مغرور و سرکش ہو کر معاد کو بھول جاتے ہیں ، اور اپنی عقل کو اتنا اس میں لگاتے ہیں کہ ان کے قدم جادۂ مستقیم سے لغزش کھا جاتے ہیں ، پھر جان کنی کے وقت بڑی ندامت اور نہایت حسرت سکراتِ موت کے ساتھ اٹھاتے ہیں ، اور جو شخص اس کی رغبت کرتا ہے اپنا مطلوب نہیں پاتا ، نہ اس کا نفس مشقت سے آرام پاتا ہے ، اسی حال میں بے توشہ چل دیتا ہے ۔ اے امیرالمؤمنین ! تم اس سے ڈرتے رہو ، اور جس وقت کہ تم کو اس میں زیادہ خوشی ہو ، اسی کا زیادہ خوف کیجیو ، اس واسطے کہ دنیادار اگر کسی خوشی میں اطمینان کرتا ہے تو وہ اس کو رنج میں ڈالتی ہے ، جو دنیا میں خوش ہوتا ہے وہ اس کے باشندوں کو مغالطہ دیتا ہے ، اور جو آج اس میں نفع پاتا ہے کل کو ضرر اٹھاتا ہے ۔ اس میں وسعت عیش بلا ہے ، اور بقا کا مآل فنا ہے ، ہر خوشی غم آگیں ہے ، اور ہر ایک راحت زحمت سے قرین ہے ، جو اس میں سے گذر جاتا ہے پھر واپس نہیں آتا ، اور آئندہ چیز کا حال معلوم نہیں کہ اس کا انتظار ہو ، اس کی سب آرزوئیں دروغ ہیں اور تمام

Marfat.com

ہیں اور تمام امیدیں بے فروغ ہیں، صفائی ہمہ تن کدورت ہے، اور زندگی بہمہ وجوہ حسرت، آدمی اگر غور و تامل کرے تو معلوم ہو کہ اس کی نعمتوں کے جدا ہونے کا خوف جدا ہے اور مصیبت کا خوف جدا، اگر بالفرض خدا تعالےٰ نے دنیا کی خبر نہ ارشاد فرمائی ہوتی، اور نہ اس کی مثل بیان کی ہوتی تب بھی دنیا سوتے کو جگا دیتی، اور غافل کو ہوشیار کر دیتی، پھر جبکہ خدا تعالےٰ نے اس سے منع فرمایا ہو تب تو بطریق اولےٰ اس سے ہوشیاری ضرور ہے، اس فانی کی قدر قادرِ مطلق کے نزدیک کچھ نہیں، اور جب سے اس کو پیدا کیا اس کی طرف نگاہ نہیں کی، اس بات کو سوچو کہ یہ وہی پلید چیز ہے کہ تمہارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مع خزائن و کلید پیش کی گئی تھی، اگر آپ اس کو قبول فرما لیتے تو خدا تعالیٰ کے نزدیک آپ کے رتبہ میں سے مچھر کے پر کے برابر بھی کم نہ ہوتا، مگر آپ نے قبول نہ فرمایا اس لئے کہ خدا تعالےٰ کے امر کی مخالفت بُری معلوم ہوئی، اور جو چیز سے اس کو بغض ہے اس کے ساتھ محبت اچھی نہ جانی، اور جو اس کے نزدیک بے قدر تھی اس کو قدر دینا ادب نہ سمجھا، پس خدا تعالیٰ نے جو دنیا کو نیک بختوں سے علیحدہ رکھا ہے صرف امتحان کیلئے ہے، اور اپنے دشمنوں کیلئے جو پھیلا دا کیا ہے ان کے مغالطہ و دھوکا کیلئے ہے، یہی وجہ ہے کہ جس کو دنیا پر قدرت ہو جاتی ہے اُس کو یہ گمان ہوتا ہے کہ خدا نے میری بڑی عزت کی، اس شخص کو وہ معاملہ یاد نہیں جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کیا تھا کہ بھوک کے مارے اپنے شکم مبارک پر پتھر باندھا تھا۔

فقر فخری نہ از گزاف ست و مجاز ۔۔۔ بل ہزاراں عز پنہان ست و ناز

اور ایک روایت حدیث قدسی کی آپ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسےٰ علیہ السلام کو ارشاد فرمایا کہ جب تم تونگری کو آتا دیکھو تو کہیو کہ کسی گناہ کی عقوبت جلد ہوئی ہے، اور اگر مفلسی کو آتا دیکھو تو کہیو کہ خوب ہوا کہ یہ نیک بختوں کا شعار آیا، اور اگر چاہو روح اللہ اور کلمۃ اللہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی اقتدا کرو تو وہ یہ فرماتے تھے کہ میرا سالن بھوک ہے، اور شعار

Marfat.com

خوف ، اور پوشاک جاڑے کی اون ، اور حرارت آفتاب کی دھوپ ، اور چراغ چاند ، اور سواری دونو پاؤں ، اور کھانا و میوہ نباتات ، رات کو سوتا ہوں جب کچھ نہیں ہوتا ، صبح کو اٹھتا ہوں تب کچھ نہیں ہوتا ، اور روئے زمین پر مجھ سے زیادہ تونگر اور کوئی نہیں ۔ والسلام

مکتوب دوم | ایک بار حضرت خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رح نے آپ کو لکھا کہ آپ مجھکو کچھ وعظ و نصیحت کیجئے ، آپ نے ان کو جواب میں لکھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ سب سے بڑے ہول اور امور دہشتناک تمہارے آگے ہیں ، اور تم کو ان کا دیکھنا ضرور پڑے گا ، یا نجات سے یا تباہی کے ساتھ ، اور یہ بھی جان لو کہ جو شخص اپنے نفس کو جانچتا رہتا ہے وہ نفع میں رہتا ہے ، اور جو اس سے غافل رہتا ہے وہ نقصان اٹھاتا ہے ، اور جو شخص انجام کار پر نظر رکھتا ہے وہ نجات پاتا ہے ، اور جو ہوائے نفس کی اطاعت کرتا ہے وہ گمراہ ہوتا ہے ، اور جو شخص علم کرتا ہے اس کو غنیمت ملتی ہے ، اور جو ڈرتا رہتا ہے وہ بچ جاتا ہے ، اور جو مامون رہتا ہے وہ عبرت پکڑتا ہے ، اور عبرت والا صاحب بصیرت ہوتا ہے ، اور اہل بصیرت فہیم ہوتا ہے اور فہیم آدمی واقف کار ہوتا ہے ، پس جب تم سے کوئی لغزش ہو جائے تو اس سے باز آنا چاہیے ، اور جب ندامت کرو تو خطا کو جڑ سے اکھاڑ دو ، اور اگر کوئی بات نہ آتی ہو تو پوچھ لو اور جس وقت تم کو غصہ آوے اس کو روکو ۔ والسلام۔

مکتوب سوم | یہ خط بھی آپ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رح کو لکھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ کے معلوم کرنا چاہیئے کہ جس چیز سے اللہ تعالےٰ خوف دلاتا ہے اور ڈراتا ہے اس سے ڈرنا اور خوف کرنا چاہیئے ، اور جو تمہارے پاس اب موجود ہے اس میں سے آگے کے واسطے لے لو ، اور موت پر یہ حال ٹھیک معلوم ہوگا ۔ والسلام۔

Marfat.com

کلماتِ طیبات

مناجات ۔ آپ مناجات فرمایا کرتے تھے کہ " الٰہی تو نے مجھے نعمت دی میں اُس کا شکر بجا نہ لایا، اور تو نے بلا بھیجی میں نے اُس پر صبر نہ کیا، پس تو نے اِس سبب سے کہ میں نے شکر نہ کیا، اپنی دی ہوئی نعمت مجھ سے واپس نہ لی، اور اس سبب سے کہ میں نے صبر نہ کیا تو نے بلا کو ہمیشہ کیلئے مجھ پر مسلط نہیں رکھا، الٰہی تجھ سے سوائے فضل و کرم کے اور کچھ ظاہر نہیں ہوتا۔"

قرآن ۔ فرمایا ۔ کل صحیفے ایک سو چار کی تعداد میں مختلف انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوئے اُن کا خلاصہ توریت، زبور، انجیل میں ہے، اور ان تینوں کا خلاصہ قرآن مجید میں ہے، اور اس کا خلاصہ سورۂ فاتحہ میں ہے، اور اس کا خلاصہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں ہے۔

فرمایا ۔ جو لوگ تم سے پہلے تھے انہوں نے اس کتاب کی قدر جانی جو اللہ تعالیٰ سے ان کو پہنچی تھی، رات کو اُس پر غور کرتے، اور دن کو اُسے عمل میں لاتے، تم نے اس کو درست کیا مگر اس پر عمل کرنا چھوڑ دیا، اور باوجودیکہ اس کے اعراب اور حروف درست کر چکے ہو پھر دنیا کی کتاب کی درستگی میں مشغول ہو۔

نماز ۔ فرمایا ۔ جو نماز کہ حضور دل سے نہ ہو وہ نزدیک تر عقوبت کے ہے۔

خشوع ۔ لوگوں نے پوچھا کہ خشوع کیا ہے؟ فرمایا خوفِ خدا جو ہر دم دل سے لگا ہے۔

تہجد ۔ ایک شخص نے پوچھا کہ تہجد گذار شخصوں کے چہرے اچھے کیوں ہوتے ہیں؟ فرمایا وہ خدا تعالےٰ کے ساتھ تنہائی میں ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو اپنے نور سے نور پہناتا ہے۔

علم ۔ فرمایا ۔ حلم علم کا وزیر ہے اور نرمی اس کا باپ ہے اور تواضع اس کا لباس۔

علم و عمل و قناعت ۔ فرمایا ۔ مرد کو چاہیے علم نافع، اور عمل کامل ساتھ اخلاص کے، اور

Marfat.com

قناعت پوری ساتھ صبر کے، جب یہ تینوں باتیں حاصل ہوجائیں پھر میں نہیں جانتا کہ اس کے ساتھ کیا معاملہ کریں۔

فقیہ - فرمایا فقیہ وہ ہے جو دنیا میں زاہد اور آخرت کا راغب، اور اپنے دین میں عقل رکھنے والا، اور اپنے رب کی عبادت پر مداومت کرنے والا، اور اپنے نفس کو مسلمانوں کی اغراض سے بچانے والا، اور اُن کے مالوں کی طرف رُخ نہ کرنے والا، اور اہل اسلام کی جماعتوں کا خیرخواہ ہو۔

مسلمان - لوگوں نے پوچھا کہ مسلمان کون ہے اور مسلمانی کیا ہے؟ فرمایا۔ مسلمانان درگور و مسلمانی درکتاب۔

مومن - فرمایا کوئی مومن ایسا نہیں ہُوا ہے اور نہ ہوگا جو اس خوف سے کانپتا نہ ہو کہ مبادا منافق ہو۔

فرمایا۔ جو شخص کہے کہ میں مومن ہوں تحقیق وہ بیقین مومن ہے۔

فرمایا۔ مومن وہ ہے کہ ہر حال میں یکساں ہو، ایسا نہیں کہ جب کوئی نہ ہو جو چاہے کرے اور جو زبان پر آوے بکے۔

مومن کے خصائل - فرمایا۔ کُتّے میں دس خصلتیں ایسی ہیں جو ہر مومن کے بیچ ہونی چاہئیں پہلی یہ کہ وہ بھوکا رہتا ہے۔ یہ آداب صالحین سے ہے۔ دوسری یہ کہ اُس کا کوئی مکان ذاتی نہیں ہوتا، یہ علامت متوکلین کی ہے، تیسری یہ کہ وہ رات کو کم سوتا ہے، یہ صفت محبین کی ہے، چوتھی یہ کہ وہ مرجاتا ہے اور کوئی میراث نہیں چھوڑتا، یہ صفت زاہدین کی ہے، پانچویں یہ کہ وہ اپنے مالک کو نہیں چھوڑتا گو وہ خفا ہو یا اس کو مارے، یہ علامت مریدین صادقین کی ہے، چھٹی یہ کہ وہ ادنے جگہ پر بیٹھتا ہے، یہ نشانی متواضعین کی ہے، ساتویں یہ کہ جب کوئی اس کی جگہ چھین لیتا ہے تو وہ دوسری جگہ جا بیٹھتا ہے

Marfat.com

یہ علامت راضئین کی ہے ۔ آٹھویں یہ کہ اس کو ماریں یا دھتکاریں پھر ٹکڑا ڈال دیں اور بلا میں تو دوڑا ہوا چلا آتا ہے ، پہلی مار وغیرہ کا کچھ خیال نہیں کرتا ، یہ علامت خاشعین کی کی ہے ، نویں یہ کہ جب کھانا رکھا جاتا ہے تو وہ دور بیٹھا ہوا دیکھا کرتا ہے ، یہ علامت مساکین کی ہے ۔ دسویں یہ کہ جب کسی جگہ سے چلا جاتا ہے تو پھر اس کی طرف التفات نہیں کرتا ، یہ علامت مجردین کی ہے ۔

لوگوں کے اقسام ۔ فرمایا ۔ دنیا میں پانچ قسم کے لوگ ہیں ۔ علمآء ۔ یہ انبیاء کے وارث ہیں ، زہّاد ۔ یہ خدا کی راہ بتانے والے ہیں ، غازی ۔ یہ خدا کی تلوار ہیں ، تجّار ۔ یہ خدا کے امین ہیں ، بادشاہ ۔ یہ خلق کے چرواہے ہیں ۔ جب علماء طمع کر کے مال دنیا جمع کریں تو اقتدا کس کی کی جائے ، جب زہّاد راغب دنیا ہوں تو راہ کون بتائے اور کس سے راستہ پوچھا جائے ، جب غازی ریاکار ہو تو ریاکار کے واسطے کوئی عمل نہیں دشمنوں پر فتح کیسے ہو ، جب تاجر خائن ہوں تو امین کون کہا جائے ، جب بادشاہ گرگ خونخوار ہو جائے تو خلق کی حفاظت کون کرے ۔ قسم ہے خدائے پاک کی ہلاک کیا لوگوں کو طامع عالموں ، راغب زاہدوں ، ریاکار غازیوں ، خائن تاجروں ، ظالم بادشاہوں نے ۔

دنیا ۔ فرمایا غریب آدم زاد ایسی سرا پر راضی ہوئے جس کے حلال کا حساب اور حرام کا عذاب ہے ۔ آدمی کسی حال میں ہو دنیا سے مفارقت نہیں کرتا مگر تین حسرتوں کے ساتھ ، ایک یہ کہ جمع کرنے سے سیر نہیں ہوا ، دوسرے یہ کہ ساری امیدیں پوری نہ ہوئیں تیسرے یہ کہ پورا سامان سفر آخرت کا مہیا نہیں کیا ۔

کسی نے کہا فلاں شخص جان کنی کی حالت میں ہے ، فرمایا ایسا نہ کہو بلکہ وہ ستر برس سے جان کنی کی حالت میں تھا ، اب جان کنی سے چھوٹتا ہے ۔

فرمایا ۔ نجات پائی سبکباروں نے اور ہلاک ہوئے گراں بار ۔

Marfat.com

فرمایا۔ خدا اس قوم کو بخشے جس کے نزدیک دنیا بطور امانت کے تھی اور سبکبار چلے گئے۔
فرمایا۔ میرے نزدیک عقلمند وہ ہے جو دنیا کو خراب کرے، اور اُس کی خرابی میں آخرت کو بنا وے نہ یہ کہ آخرت کو خراب کرے، اور اس کی خرابی میں دنیا کو بنا وے۔ جس نے خدا کو پہچانا وہ اُس کو دوست رکھتا ہے، اور جس نے دنیا کو پہچانا وہ اس کو دشمن رکھتا ہے۔
فرمایا۔ دنیا میں کوئی سرکش گھوڑا تیرے نفس سے زیادہ سخت لگام دینے کے لایق نہیں۔
فرمایا۔ اگر تو دیکھنا چاہتا ہے کہ بعد تیرے دنیا کس طرح ہو گی۔ تو دیکھ لے کہ بعد موت دوسروں کے کس طرح ہے۔
فرمایا۔ قسم ہے خدائے پاک کی نہیں پوجا لوگوں نے بتوں کو مگر دنیا کی دوستی میں۔
محبتِ دنیا۔ حضرت مالک بن دینار رح نے پوچھا کہ لوگوں کی خرابی کس بات میں ہے؟
فرمایا۔ دل کے مرنے میں، کہا دل کا مرنا کیا ہے؟ فرمایا دنیا کی محبت۔
فرمایا۔ بخدائے پاک سونے چاندی کو کوئی شخص عزیز نہیں رکھتا کہ اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل و خوار نہیں کرتا۔
طلبِ دنیا۔ فرمایا۔ ہم نشینی بدوں کی بدگمان کرتی ہے مرد کو نیکوں سے، شراب پینے کو جانا میں زیادہ بہتر سمجھتا ہوں دنیا کی طلب سے۔
فکر۔ فرمایا۔ فکر ایک آئینہ ہے کہ حسنات و سیئات تیرے تجھکو دکھلاوے، جو بات کہ سر حکمت سے نہیں وہ عین آفت ہے، اور جو خاموشی کہ سرِ فکرت سے نہیں وہ تمام تر شہوت و غفلت ہے، اور جو نظر کہ سر عبرت سے نہیں وہ بالکل لہو و لعب ہے۔
ورع۔ کسی نے پوچھا اصل دین کیا ہے؟ فرمایا ورع و پرہیزگاری، پوچھا وہ کون چیز ہے جو ورع کو تباہ کر دیتی ہے فرمایا طمع، پوچھا بہشت عدن کیا ہے؟ فرمایا ایک قصرِ زریں ہے، اس میں سوائے پیغمبر و صدیق و شہید و سلطان عادل کے کوئی نہ جائے گا۔

Marfat.com

فرمایا۔ ورع کے تین درجے ہیں، ایک یہ کہ جب بولے حق بولے خواہ غصہ میں ہو خواہ خوشی میں، دوسرے یہ کہ جس چیز میں خدا کا غصہ ہو اس سے اپنے تمام اعضا کو نگاہ رکھے، تیسرے یہ کہ قصد اس کا ایسی چیز کی طرف ہو جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا و خوشنودی ظاہر فرمائی ہو۔

فرمایا۔ ذرہ بھر ورع و پرہیزگاری ہزار سال کی نماز اور روزے سے بہتر ہے۔

فرمایا۔ افضل ترین اعمال فکر و ورع ہے۔

دعوت الی اللہ۔ لوگوں نے کہا بعضے کہتے ہیں کہ دعوت الی اللہ اُس وقت کرنی چاہیئے جب خود عیبوں سے پاک ہو، فرمایا شیطان اسی آرزو میں ہے کہ دروازہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا ایسے ہی حیلہ سے بند کرے۔

کسی نے پوچھا جو طبیب بیمار ہو وہ دوسروں کا معالجہ کس طرح کرے، فرمایا پہلے وہ اپنا علاج کرے پھر دوسروں کا۔

فرمایا۔ میرا کلام سنو کیونکہ میرا علم تم کو فائدہ دے گا، اور میری بے عملی تم کو نقصان نہ پہنچا سکے گی۔ لوگوں نے کہا ہمارے دل سوئے ہوئے ہیں کہ نصیحت آپ کی اثر نہیں کرتی فرمایا تمہارے دل مردے ہیں سویا ہوا ہلانے سے بیدار ہوتا ہے، مردہ ہوشیار نہیں ہو سکتا۔ لوگوں نے کہا کہ بعض بزرگ اپنی باتوں سے ایسا ڈراتے ہیں کہ دل ہمارے خوف کے پارہ پارہ ہو جاتا ہے۔ فرمایا بہتر ہے کہ تم آج ڈرانے والوں کی باتیں سنو اور ان کے ہم صحبت رہو تاکہ کل رحمت کی امید ہو۔

معرفت۔ فرمایا۔ معرفت یہ ہے کہ تو ذرہ بھر اپنے میں خصومت اور نفسانیت نہ پاوے۔

نصائح۔ ایک بار آپ نے حضرت سعید بن جبیرؓ کو نصیحت کی کہ تین کام ہرگز مت کرنا ایک تو یہ کہ بادشاہوں کی بساط پر قدم نہ دھرنا، اگرچہ وہ تمام تر شفقت ہو، دوسرے یہ کہ کسی عورت کے ساتھ خلوت میں نہ بیٹھنا اگرچہ وہ رابعۂ وقت ہو، اور تو اُسے کتاب اللہ

Marfat.com

کی تعلیم دیتا ہو، تیسرے یہ کہ مزامیر پر کان نہ دھرنا، اگرچہ تو درجہ مردان مرد کا رکھتا ہو کیونکہ یہ آفت سے خالی نہیں، آخر الامر اپنا زخم لگا دیں گے۔

ایک بار آپ نے اپنے یاروں سے فرمایا کہ تم حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رض کی مانند ہو، وہ لوگ خوش ہو گئے، فرمایا صرف صورت شکل میں نہ کیسی دوسری بات میں، اگر تم ان کو دیکھتے تو وہ تمہاری نظر میں دیوانے معلوم ہوتے، اور اگر وہ تمہارے حال پر اطلاع پاتے تو تم میں سے کسی ایک کو بھی مسلمان نہ کہتے، وہ پیشروان اسپان راہوار پر مثل مرغ وہوا کے تیز چلے گئے۔ اور ہم خران پشت ریش پر درماندہ پڑے ہوئے ہیں۔

فرمایا۔ توریت میں ہے کہ جس نے قناعت اختیار کی وہ خلق سے بے نیاز ہوا، جس نے خلق سے عزلت اختیار کی وہ سلامت رہا، جس نے شہوت ترک کی وہ آزاد ہوا، جو حسد سے دور رہا وہ مودت کو پہنچا، جس نے چند روزہ صبر اختیار کیا اس نے برخورداری جاوید کی پائی۔

نیتِ نیک۔ فرمایا۔ بہشت جاودانی بے پایان اس عمل چند روزہ سے نہیں بلکہ نیک نیت سے ہے۔ جب اہل بہشت بہشت کو دیکھیں گے سات لاکھ سال بیخود ہوں گے، کیونکہ اللہ تعالیٰ اُن پر تجلّی کرے گا، اور اگر اس کے جلال کو دیکھیں گے تو مست ہیبت ہوں گے، اور اگر اس کے جمال کو دیکھیں گے تو غرق وحدت ہوں گے۔

سکوت۔ فرمایا اہل عقل کو خاموشی اختیار کرنی چاہیئے، اس وقت تک کہ دل ان کے گویا ہو جائیں، اور اس کا اثر زبان پر سرایت کرے۔

خوف ورجا۔ ایک بار حضرت عمر بن عبدالعزیز رح نے آپ کو لکھا کہ مجھے کوئی ایسی نصیحت کیجئے جس کو میں یاد رکھوں، اور اپنا دستور العمل بناؤں، آپ نے جواب میں لکھا، جب اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ ہے تو تو خوف کس سے رکھتا ہے، اور اگر اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ نہیں تو تو امید کس سے رکھتا ہے۔

Marfat.com

صبر - ایک اعرابی نے پوچھا صبر کس کو کہتے ہیں؟ فرمایا صبر دو طرح پر ہے، ایک بلا و مصیبت پر، دوسرے اُس چیز پر جس سے اللہ تعالیٰ نے نہی فرمائی ہے، اور جیسا کہ حق صبر کا تھا بیان کیا، اعرابی نے کہا میں نے زاہد تر آپ سے کسی کو نہیں دیکھا، اور صابر تر آپ سے کسی کو نہیں سنا، آپ نے فرمایا اے اعرابی! زہد میرا بوجہ رغبت کے، اور صبر میرا بوجہ بے صبری کے ہے، اعرابی نے کہا میں نے نہیں سمجھا، آپ اس کو صاف فرما دیں، فرمایا زہد میرا دنیا میں بوجہ رغبت آخرت کے ہے اور یہ عین حصہ طلبی ہے، اور صبر میرا بلا یا طاعت میں بوجہ خوف آتش دوزخ کے ہے اور یہ عین بے صبری ہے، زہد و صبر اس شخص کا قوی ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کے واسطے ہو، اور خیال اپنے نفع وضرر کا نہ ہو، اور یہ علامت اخلاص کی ہے۔

پیشوا - فرمایا جس احمق نے لوگوں کو اپنا پیرو دیکھا اور خیال کیا کہ میں پیشوائے قوم ہوں، اُس کا دل بجا نہ رہا۔

فرمایا - جو بات تو کسی کو کہنا چاہے چاہیئے کہ پہلے خود اس پر عمل کرے۔

فرمایا - جو شخص دوسروں کی بات تیرے پاس لاوے وہ تیری بات بھی دوسروں کو پہنچاوے گا۔

تکبر - فرمایا - حیرت و تعجب ہے آدمی پر کہ تکبر کرتا ہے، حالانکہ دن میں کئی بار اپنے ہاتھ سے پاخانہ دھوتا ہے۔

نفاق - فرمایا - ظاہر و باطن کا ایک دوسرے کے خلاف ہونا از جملہ نفاق ہے۔

غیبت - فرمایا - تین شخصوں کی غیبت روا ہے، اہل ہوا، فاسق، ظالم، غیبت کا کفار استغفار ہے اگر تو چھٹکارا چاہتا ہے۔

تشبیہ - فرمایا - بھیڑ آدمی سے زیادہ آگاہی رکھتی ہے، اس لئے کہ چرواہے کی آواز اس کو چرنے سے باز رکھتی ہے، اور آدمی کو حکم خدا اس کی مراد سے باز نہیں رکھتا۔

Marfat.com

اہل ہوا۔ فرمایا۔ اہل ہوا سے نہ جدل کرو، اور نہ ان کے پاس بیٹھو، اور نہ ان کا قول سنو۔

اخوت۔ فرمایا۔ میرے نزدیک برادرانِ دینی بیوی اور بچوں سے زیادہ عزیز ہیں، اس لئے کہ وہ دین کے یار ہیں، اور بیوی بچے دنیا کے یار اور دین کے دشمن، آدمی جو کچھ کہ اپنی ذات اور اپنے ماں باپ کے کھانے کپڑے میں خرچ کرتا ہے اُس کا حساب دینا ہوگا، مگر مہمان اور دوستوں کے کھانے کا حساب نہ ہوگا۔[۵۲]

مُعرفینِ کمال

۱۔ حضرت عایشہ صدیقہ رضؓ نے آپ کا کلام سنا تو فرمایا کہ حسن بصری رحؒ کا کلام انبیاء علیہم السلام کا سا معلوم ہوتا ہے۔

۲۔ بلال بن ابی بردہ رحؒ کہا کرتے تھے کہ میں حسن رحؒ سے زیادہ کسی کو صحابہ رضؓ سے زیادہ مشابہ نہیں پایا۔

۳۔ حمید بن ہلال رحؒ نے بیان کیا کہ ہم سے ابوقتادہ رحؒ نے کہا کہ اس شیخ یعنی حسن بصری رحؒ کی تعظیم کیا کرو۔ میں نے ان کی رائے سے زیادہ کسی کی رائے کو حضرت عمر رضؓ کی رائے سے زیادہ مشابہ نہیں پایا۔

۴۔ مطر رحؒ اپنے چشمدید حالات بیان کرتے ہیں کہ بصرہ میں ابوشعثاء رحؒ بڑے واعظ تھے۔ لیکن جب حسن رحؒ ظاہر ہوئے ان کا بیان ایسا تھا کہ گویا وہ آخرت میں تھے۔

۵۔ اصبغ بن زید رحؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عوام بن حوشب رحؒ سے سنا وہ کہتے تھے کہ حسن رحؒ مثل اُس نبی کے ہیں جو اپنی قوم میں ساٹھ برس تک خدا کی طرف دعوت کرتا رہا۔

۶۔ جعفر بن سلیمان رحؒ کہتے ہیں کہ ہم سے ابراہیم بن عیسےٰ یشکری رحؒ نے بیان کیا کہ میں نے حسن رحؒ سے زیادہ کسی کو غمگین نہیں پایا، جب میں نے ان کو دیکھا یہی گمان ہوا کہ ان کو

Marfat.com

۵۲ کمالات بلیغات کا سارا مضمون تذکرۃ الاولیاء اور بہار العلوم جلد اول سے انتخاب کر کے کمال نازنین۔

کہ ان کو کوئی تازہ غم پہنچا ہے۔

۷۔ حفص بن غیاث رح کہتے ہیں کہ میں نے اعمش رح سے سنا وہ فرماتے تھے کہ حسن رح حکمت کی باتوں کو یاد کرتے رہے یہاں تک کہ ان کو بیان کرنے لگے۔

۸۔ جب آپ کا ذکر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے نزدیک ہوتا تو وہ فرماتے کہ حسن رح کا کلام انبیاء علیہم السلام کے کلام کے مشابہ ہے۔

۹۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ حسن بصری رح کو ہم لوگوں پر کس وجہ سے بزرگی اور سرداری ہے، ایک بزرگ نے جواب دیا کہ تمام خلائق اس کے علم کی حاجتمند ہے، اور اسکو سوائے خالق کے کسی کی حاجت نہیں، اور دین میں سب اس کے محتاج ہیں، اس سبب سے وہ سب کا سردار ہے۔

۱۰۔ امام ذہبی رح لکھتے ہیں کہ وعظ و تذکیر میں حسن بصری رح مقتدائے قوم ہیں۔

اولادِ کرام

آپ کی اولاد و فرزندان کے نام بتصریح کسی کتاب سے نہیں مل سکے، آپ کی کنیت سے معلوم ہوتا ہے کہ غالباً آپ کے چار صاحبزادے تھے۔ (۱) شیخ محمد رح (۲) شیخ علی رح (۳) شیخ سعید رح (۴) شیخ نصر رح۔

آپ کی اولاد میں کئی اکابر اولیاء اللہ ہوتے چلے آئے، چنانچہ ایک بزرگ اصفہانی کا تذکرہ کتاب راحت القلوب میں بدیں طور منقول ہے۔

حضرت خواجہ فرید الدین مسعود گنجشکر رح نے فرمایا کہ ایک بزرگ نے شیخ جلال الدین تبریزی رح کے آگے حکایت بیان کی کہ میں سفر کرتا ہوا اصفہان میں ایک بزرگ سے ملاقی ہوا، وہ بڑے صاحب کمال تھے، عمر ان کی ایک سو پچاس سال سے تجاوز کر گئی تھی، فرماتے تھے کہ میں حضرت

Marfat.com

خواجہ حسن بصری رح کا پڑوتا ہوں، اہلِ شہر کو ان سے بہت اعتقاد تھا، جب کسی کو کوئی حاجت پیش آتی ان کی خدمت میں رجوع کرتا، آپ کے دعا فرمانے سے اس کی حاجت فوراً پوری ہو جاتی، کبھی ایسا اتفاق نہ ہوتا کہ ان کی دعا رد ہو گئی ہو۔

خلفائے عظام

صاحبِ ارشاد الطالبین نے لکھا ہے کہ حضرت خواجہ حسن بصری رح کے تین سو ساٹھ مرید تھے جو کہ علوم ظاہر و باطن میں آپ کے برابر تھے، اگر وہ آگ میں بیٹھتے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آئینہ میں آگ چمک رہی ہے۔

صاحبِ آئینہ تصوف نے لکھا ہے کہ خلیفہ اکبر آپ کے دو، اور صاحب مجازِ بیس، اور خلیفہ اصغر بہت تھے۔

(۱) حضرت شیخ حبیب عجمی رح

ان کا ذکر آگے آئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(۲) حضرت شیخ مالک دینار رح

توکل و تجرید میں یگانہ وقت تھے، ایک روز کشتی پر سوار ہوئے پاس کچھ نہ تھا، ملاحوں نے مار پیٹ کر دریا میں پھینکنا چاہا، اسی وقت مچھلیاں منہ میں دینار لئے ہوئے پانی کے اوپر تیرآئیں، کشتیبان قدمبوس ہوئے، اسی وقت یہ کشتی سے اتر کر پانی کے اوپر چلنے لگے، اور نظر سے غائب ہو گئے، اسی دن سے ان کا نام مالک دینار رح پڑ گیا۔ ۱۳۰ھ میں انتقال کیا۔

(۳) حضرت شیخ عتبہ بن ابان بن صمعہ المعروف عتبہ بن الغلام رح

صاحب احوال و مقاماتِ عالیہ تارک الدنیا اہل خوارق و کرامات تھے، ایک مرتبہ حضرت

Marfat.com

خواجہ حسن بصری ؒ کے ہمراہ جارہے تھے ، راستہ میں دریا آیا ، یہ پانی کے اوپر چلنے لگے ، حضور نے پوچھا یہ مرتبہ کیسے پایا ؟ کہا تسلیم و رضا سے ، ۱۶۷ھ میں انتقال کیا ۔

(۴) حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید ؒ

اکابر اولیائے وقت سے تھے ، حضرت عبداللہ ؓ و حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ صحابی اور خواجہ کمیل بن زیاد ؒ سے بھی فیض پایا ، ان کے وجود سے بیشمار خلایق نے فیض باطنی پایا ، یہ گروہ زیدیہ کے امام و پیشوا تھے ، انہیں کی ذات بابرکات سے تمام دنیا میں سلسلہ چشتیہ نے فروغ پایا ، صایم الدہر قایم اللیل تھے ، بتاریخ ستائیسویں صفر ۱۷۷ھ میں انتقال فرمایا ۔

آج کل ہمارے زمانہ میں اس سلسلہ عَلیہ میں سے تین بزرگ مشایخ کبار میں سے ہیں ۔

اوّل ۔ حضرت حاجی خواجہ سید مہر علی شاہ صاحب چشتی نظامی گولڑہ شریف ضلع راولپنڈی میں سکونت رکھتے ہیں ، علمیتِ ظاہری و فضیلتِ باطنی میں یگانہ آفاق ہیں ، ضعیف العمر متبرک عزیز الوجود ہیں ، زمانہ حاضرہ میں ان کے ارادتمندوں کا سلسلہ لاکھوں تک ہے ، فیضِ مجسم ہیں ، ان کی تصانیف سے کتاب اصلاح الفصیح لاعجاز المسیح الملقب بہ سیفِ چشتیائی رَدِ مرزا غلام احمد قادیانی مدعی نبوت و مسیحیت ، اور کتاب شمس الہدایۃ ، اور رسالہ تحقیق الحق فی کلمۃ الحق ، اور رسالہ اعلاء کلمۃ اللہ فی بیان ما اہل بہ لغیر اللہ ، مقبول عام ہوئی ہیں ، ان کے فیض روحانی سے راقم الحروف فقیر شرافت عافاہ اللہ بھی بہرہ ور ہے ، اگرچہ ظاہری ملاقات کا شرف حاصل نہیں ہوسکا لیکن عالم رؤیا میں زیارت سے مشرف ہوا ہے ، فقیر کو اپنے پاس برابر بٹھایا اور اسمائے ثلاثہ یَا مُعِزُّ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ کے وظیفہ سے شاداب فرمایا ۔ سلمہ اللہ تعالیٰ ۔ ان کو بیعت و خلافت حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی ؒ (متوفی جمعہ ۲۴ صفر ۱۳۰۰ھ) سے ہے ۔

Marfat.com

دوم - حضرت مولنا حاجی سید ابوالبرکات محمد فضل شاہ صاحب چشتی نظامی جلالپور شریف ضلع جہلم میں سجادہ نشین ہیں، سلسلہ چشتیہ کے فیضان کا ظہور ان کے وجودِ مسعود سے دن بدن ترقی پر ہے، اوصاف و اخلاق بزرگاں سے موصوف ہیں، علم ظاہر و باطن میں اپنے اقران میں امتیازی حیثیت رکھتے ہیں، راقم الحروف فقیر شریف احمد شرافت عفی عنہ کو بعض وظایف چشتیہ کی اجازت مرحمت فرمائی ہے سلمہ اللہ تعالیٰ۔ ان کو بیعت اپنے جدامجد حضرت سید حیدر شاہ جلالپوری (متوفی دوشنبہ ۶ رجمادی الاخریٰ ۱۳۲۶ھ) سے ہے و مرید حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی کے۔

سوم - عامل قرآنی طبیب روحانی حضرت سید محمد حسین شاہ صاحب چشتی نظامی الملقب بہ شیخ صحرائی، المعروف "روہی والے پیر صاحب" نواح بہاولپور میں صحرا کے اندر عالم تجرد میں قیام رکھتے ہیں، معمر متیمن بزرگ ہیں، بلاد عرب و عجم کا بہت سیر کیا ہے، اور متعدد سلسلوں کی اجازت سے بہرہ ور ہوئے ہیں، سال کا اکثر حصہ مقابر اولیاء اللہ رح کی زیارت میں صرف فرمائے ہیں، اور روحانیت بزرگاں سے افاضہ حاصل ہے، چنانچہ درگاہ عالیہ نوشاہیہ میں بھی تشریف لائے، اور فقیر شرافت اصلح اللہ حالہ و مآلہ کو شغل اسم اعظم اور دعائے خاص و دیگر وظائف خاندان چشتیہ سے مفتخر فرمایا، اور اپنے کمال مراحم درویشانہ سے نوازا۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔ ان کو بیعت حضرت سید علی احمد مدنی رح سے وہ مرید حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رح کے، وہ مرید خواجہ محمد سلیمان تونسوی رح (متوفی پنجشنبہ ۷ رصفر ۱۲۶۷ھ) کے، وہ مرید خواجہ نور محمد مہاروی رح (متوفی ۳ رذیحجہ ۱۲۰۵ھ) کے، وہ مرید مولنا فخر الدین فخر جہان دہلوی (متوفی شب شنبہ ۲۷ رجمادی الآخر ۱۱۹۹ھ) کے، وہ مرید اپنے والد شیخ نظام الدین اورنگ آبادی رح (متوفی شب سہ شنبہ ۱۲ رذیقعدہ ۱۱۴۲ھ)

Marfat.com

۱۱۴۲ھ) کے، وہ مرید خواجہ کلیم اللہ بن نوراللہ صدیقی جہان آبادیؒ (متوفی سہ شنبہ ۲۴ ربیع الاول ۱۱۴۲ھ) کے، وہ مرید شیخ ابو یوسف محی الدین یحییٰ بن محمود مدنیؒ (متوفی شنبہ ۲۸ صفر ۱۱۰۱ھ) کے، وہ مرید اپنے جد امجد شیخ ابوالحسن شمس الدین محمد اعظم احمد آبادیؒ (متوفی یکشنبہ ۹ ربیع الاول ۱۰۴۰ھ) کے، وہ مرید اپنے والد شیخ ابوصالح حسن محمد بن میاں بجیو احمد احمد آبادیؒ (متوفی سہ شنبہ ۲۸ ذیقعدہ ۹۸۲ھ) کے، وہ مرید شیخ جمال الدین حسن احمد آبادیؒ (متوفی ۲۰ ذیحجہ ۹۴۰ھ) کے، وہ مرید اپنے والد شیخ محمود راجن پیران پٹنیؒ (متوفی جمعہ ۲۲ صفر ۹۰۰ھ) کے، وہ مرید اپنے والد شیخ علم الدین پیران پٹنیؒ (متوفی چہار شنبہ ۲۶ صفر ۹۰۱ھ) کے، وہ مرید اپنے والد شیخ سراج الدین پیران پٹنیؒ (متوفی شب پنجشنبہ ۲۱ جمادی الاول ۸۱۷ھ) کے، وہ مرید اپنے والد شیخ کمال الدین بن عبدالرحمٰن علامہ دہلویؒ (متوفی ۲۷ ذیقعدہ ۷۵۶ھ) کے، وہ مرید خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلویؒ (متوفی شب جمعہ ۱۳ رمضان ۷۵۷ھ) کے، وہ مرید سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین محمد اولیا محبوب الٰہی دہلویؒ (متوفی چہار شنبہ ۱۸ ربیع الآخر ۷۲۵ھ) کے، وہ مرید خواجہ فرید الدین مسعود گنجشکر اجودھنیؒ (متوفی شنبہ ۵ محرم ۶۶۴ھ) کے، وہ مرید خواجہ قطب الدین بختیار اوشی کاکی دہلویؒ (متوفی ۱۴ ربیع الاول ۶۳۴ھ) کے، وہ مرید خواجۂ خواجگان غریب نواز سید خواجہ معین الدین حسن سجزی اجمیریؒ (متوفی دوشنبہ ۶ رجب ۶۳۳ھ) کے، وہ مرید خواجہ ابوالنور عثمان ہارونیؒ (متوفی ۵ شوال ۶۱۷ھ) کے، وہ مرید خواجہ نیر الدین حاجی شریف زندنیؒ (متوفی ۱۰ رجب ۶۱۲ھ) کے، وہ مرید مخزن الانوار خواجہ قطب الدین مودود چشتیؒ (متوفی غرہ رجب ۵۲۷ھ) کے، وہ مرید اپنے والد خواجہ ناصر الدین ابو یوسف بن محمد سمعان ثاقلانی چشتیؒ (متوفی ۳ رجب ۴۵۹ھ) کے، وہ مرید

Marfat.com

خواجہ ناصح الدین ابو محمد چشتی رح (متوفی ۱۴ ربیع الاول ۴۱۱ھ) کے، وہ مرید اپنے والد خواجہ قدوۃ الدین ابو احمد ابدال بن فرسنافہ چشتی رح (متوفی غرہ جمادی الآخر ۳۵۵ھ) کے، وہ مرید خواجہ شرف الدین ابو اسحاق شامی چشتی رح (متوفی ۱۴ ربیع الآخر ۳۲۹ھ) کے، وہ مرید خواجہ کریم الدین علو دینوری رح (متوفی ۱۴ محرم ۲۹۸ھ) کے، وہ مرید خواجہ امین الدین ہبیرۃ البصری رح (متوفی، شوال ۲۸۷ھ) کے، وہ مرید خواجہ سدید الدین حذیفۃ المرعشی رح (متوفی ۱۴ شوال ۲۷۶ھ) کے، وہ مرید سلطان ابو اسحاق ابراہیم بن ادہم بلخی رح (متوفی ۲۸ جمادی الاول ۲۶۱ھ) کے وہ مرید خواجہ ابو الفیض فضیل بن عیاض رح (متوفی ۲ ربیع الاول ۱۸۷ھ) کے، وہ مرید حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید کے، رضوان اللہ علیہم۔[۵]

(۵) حضرت شیخ عمرو بن داؤد القرشی المکی رح

بزرگ پارسا متقی تھے، بروز چہار شنبہ بوقت ظہر ہفدہم رجب ۱۸۶ھ میں وفات پائی، اور مدینہ منورہ جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

ان کے ایک مرید شیخ شیران المانی بن قیام رح تھے انہوں نے بروز دوشنبہ نویں صفر ۲۰۷ھ میں انتقال کیا۔[۵]

(۶) حضرت شیخ ابو الحسین علی بن رزین الہروی رح

ایک سو بیس[۱۲۰] سال کی عمر پائی۔ کوہ طور سینا پر مدفون ہوئے۔

ان کے خلیفہ شیخ ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل مغربی رح بڑے مشہور بزرگ تھے، انہوں نے بعمر ایک سو بائیس[۱۲۲] سال ۲۹۹ھ میں انتقال کیا۔

آگے ان کے ایک درویش شیخ ابو اسحاق ابراہیم بن شیبان کرمان شاہی (متوفی ۳۳۸ھ) اکابر مشائخ سے تھے

(۷) حضرت شیخ محمد بن واسع رح

اکابر اولیاء اللہ سے تھے، ایک مرتبہ ان کے پاؤں میں ایک زخم تھا، کسی شخص نے عرض کیا یا حضرت

Marfat.com

یاحضرت! آپ کا یہ زخم دیکھکر مجھے بڑی ہمدردی پیدا ہوتی ہے، تو فرمانے لگے کہ یہ زخم جب سے ہوا ہے میں ہر وقت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ یہ زخم آنکھ میں نہیں۔

اور فرمایا۔ میں دنیا سے صرف تین چیزیں چاہتا ہوں، اوّل بھائی کہ جب میں ٹیڑھا ہوں تو مجھے درست کر دے، دوسری غذائے حلال جو غیر حق سے خالی ہو، تیسری نماز باجماعت کہ اس کی خطا مجھ سے معاف کر دی جائے اور اس کی بزرگی میرے لئے لکھی جائے۔

(۸) مستورات میں سے حضرت رابعہ عدویہ بصری رح

نہایت پاکباز عارفہ کاملہ زاہدہ عابدہ مستجاب الدعوات تھیں، جب تک یہ مجلس میں حاضر نہ ہوتیں حضرت خواجہ حسن رح وعظ نہ فرمایا کرتے۔ ۱۸۵ھ میں انتقال کیا۔

واقعۂ وفات

منقول ہے کہ آپ اپنی وفات کے وقت ہنسے، حالانکہ تمام عمر آپ کو کسی نے ہنستے نہیں دیکھا، اور فرمایا کونسا گناہ؟ کونسا گناہ؟ اور جان بحق تسلیم ہوئے، ایک بزرگ نے آپ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ آپ زندگی کی حالت میں تو کبھی نہ ہنسے، جان کنی کے وقت ہنسنے کا کیا سبب تھا؟ فرمایا میں نے ایک آواز سنی تھی کہ اے ملک الموت! سختی کر کہ ابھی اس کا ایک گناہ باقی ہے، مجھے اس خوشی میں ہنسی آگئی، میں نے پوچھا کونسا گناہ؟ اور جان دے دی۔

ندائے غیبی جس روز آپ نے وفات پائی، غیب سے ایک آواز آئی جو سب نے سنی اِنَّ اللّٰہَ اصطفیٰ آدم ونوحًا وآل ابراھیم وآل حسن اور اسی شب کو ایک بزرگ نے خواب دیکھا کہ دروازے آسمان کے کھلے ہیں اور منادی ندا کرتا ہے کہ حسن بصری رح خدا سے ملا، اور خدا اس سے راضی و خوش ہوا۔

تاریخ وفات حضرت خواجہ حسن بصری رح کی وفات بقول صاحب سیر الاقطاب وسفینۃ الاولیا بتاریخ چہارم محرم الحرام ۱۱۱ھ ایک سو گیارہ ہجری مطابق ۷۲۹ء سات سو انتیس عیسوی میں بعہد

Marfat.com

خلافت ہشام بن عبدالملک بن مروان خلیفہ دہم اموی کے ہوئی۔

مدفن پاک آپ کا مزار پرانوار بصرہ سے نو میل بطرف مغرب بمقام زبیر واقع ہے، گنبد بنا ہوا ہے، روضہ شریف کا دروازہ ہر جمعرات کو کھلتا ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

قطعہ تاریخ

از حضرت مولنا شاہ غلام مصطفےٰ صاحب نوشاہی دام فیوضہ

سرورِ اولیا حسن بصریؒ — در جناں رفت انس با مردم
سالِ وے "انس" گفت نوشاہی — رحمۃ اللہ علیہ گوہردم

منہ

عمدۂ اصفیا حسن بصریؒ — شد بدار السلام آں مالک
بود اعلےٰ فقیہ نوشاہی — رحلتِ شیخ گفتمت "سالک"

منہ

شاہ حسن در جہاں ببرد سبق — انتقالِ جناب خواں "باحق"

منہ

حسن شد بجنت حبیبِ امین — وصالش بگفتم "احب الدین"

منہ

چوں ولی اللہ قدم در عدن زد — سالِ وصلش گشت "محمود واحد"

دیگر

از اسماء الحسنےٰ

مالک "ودود" - اعلےٰ "ہادی"
مالک "بدّوح" - دیّان "ولی" - مبدیٔ "مجیب"

Marfat.com

فصلِ چہارم

حالاتِ حضرت شیخ حبیب عجمی قدس سرہ العزیز

اوصافِ جمیلہ آپ مخدوم العارفین، بحر المتبحرین، برہان الحق والدین، سلطان الراشدین، ملجا المحققین، ماوا العابدین، صاحب عبادات وریاضات، اہل یقین و کمالات، صدق وصفا میں یکتا، اور جود وسخا میں بے ہمتا، ہمت ومروت میں درجہ بلند، اور خوارق وکرامات میں پایہ ارجمند رکھتے تھے، آپ حضرت خواجہ امام حسن بصریؒ کے مرید وخلیفۂ اکبر وجانشین اعظم تھے۔

نام ونسب آپ کا نام نامی حبیب، کنیت ابو محمد، ابو نصر۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام شیخ محمد، اور بقولے طہٰ تھا۔ اور وطن اصلی فارس تھا، اس لئے عجمی کہے جاتے تھے۔

واقعۂ توبہ آپ سابق میں مالدار تھے، اور اپنا مال سود پر لگاتے تھے، اور ہر روز قرضداروں کے تقاضا کو جاتے، جس سے کچھ پانا ہوتا جب تک وصول نہ کر لیتے نہ ٹلتے، اسی طرح ایک دن گوشت اور آٹا سود میں کہیں سے لائے اور ہانڈی پکائی، ایک سائل نے آکر سوال کیا، تو آپ نے اس کو جھڑک کر نکال دیا، جب ہانڈی میں دیکھا تو سب خون تھا، آپ کی بیوی نے کہا، دیکھو حبیب! تمہاری شومئی اعمال یہ رنگ لائی، اسی وقت آپ کے دل میں دنیا سے نفرت ہوگئی، اور بیوی سے فرمایا تو گواہ رہ کہ میں نے کل بُرے کاموں سے توبہ کی، اور غایت اضطراب سے تمام رات نہ سوئے۔

بیعت وخلافت دوسرے دن جمعہ کے روز آپ حضرت خواجہ امام ابو سعید حسن بصریؒ

Marfat.com

کی خدمت میں گئے، اور اُن کے دستِ حق پرست پر توبہ کرکے بیعت فرمائی، اور خرقۂ خلافت حاصل کیا۔

بیعتِ رُوحی | کتاب آئینہ تصوف میں ہے کہ روحی بیعت آپ کو حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی المرتضےٰ رض اور خواجہ کمیل بن زیاد رح اور خواجہ اُویس قرنی رض سے تھی۔

ایثار | آپ نے جو کچھ کسی سے لینا تھا سب راہِ مولا بخش دیا، ایک دن دیکھا کہ ایک قرضدار آپ کو دیکھ کر بھاگ رہا ہے، آپ نے اُس کو آواز دی اور فرمایا مت بھاگو، اب مجھی کو تم لوگوں سے بھاگنا ہے، پھر آپ نے منادی کرادی کہ جس کے ذمہ میرا پانا ہو وہ آکر اپنی دستاویز واپس لے جاوے، جب قرضدار لوگ آئے آپ نے سب کی دستاویزیں واپس کردیں، اور سارا مال واسباب جو جمع کیا تھا سب خدا کی راہ میں لٹا دیا، اور ایک کوڑی تک بھی پاس نہ رکھی، حتّٰی کہ اپنا پیراہن اور اپنی بیوی کی چادر بھی دے دی۔

عبادت | پھر آپ نے دریائے فرات کے کنارے ایک عبادت خانہ طیار کیا، اور عبادتِ الٰہی میں مشغول ہوئے، دِن کو حضرت خواجہ شیخ حسن بصری رح سے جاکر علم سیکھتے، اور رات کو عبادت کرتے۔

ریاضت | آپ کے نفس نے ساٹھ برس تک گوشت کی آرزو کی مگر آپ نے نہ دیا، جب نفس نے زیادہ مجبور کیا تو آپ قیمت لے کر بازار گئے، اور کباب و روٹی خریدی، راستہ میں ایک لڑکا ملا، آپ نے پوچھا تو کس کا لڑکا ہے؟ اُس نے کہا میرا باپ مرگیا ہے، آپ نے وُہ کباب، روٹی اس کو دے دی، اور نفس کی خاطر کرنے پر بہت افسوس کیا۔

ترکِ دنیا | آپ دنیا سے بالکل کنارہ کش ہوگئے، اور یکسو ہوکر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہوئے، یہانتک کہ بزرگانِ مستجاب الدعوات سے ہوئے، اور آپ کی دعا سے بہت لوگ اپنی مراد کو پہنچے۔

Marfat.com

توکل آپ کا مکان شہر بصرہ کے چوراستے پر واقع تھا، آپ کے پاس ایک پوستین تھی جس کو برابر پہنے رہتے تھے، ایک روز آپ پوستین بر سر راہ چھوڑ کر غسل کرنے چلے گئے، اتفاقاً حضرت خواجہ حسن بصری رح وہاں پہنچے، اور پوستین کو بر سر راہ دیکھکر وہاں ٹھیرے رہے تاکہ پوستین کوئی اٹھا نہ لے جائے، جب آپ واپس آئے تو سلام کیا اور کہا یا امام المسلمین آپ یہاں کیوں کھڑے ہیں، حضرت حسن رح نے فرمایا تم نہیں جانتے کہ پوستین یہاں چھوڑ کر چلے گئے تھے، اگر کوئی لے جاتا تو کیا ہوتا، تم کس بھروسہ پر یہاں چھوڑ گئے تھے، آپ نے کہا اُس کے بھروسہ پر جس نے آپ کو اس کا نگہبان بنایا۔

رقتِ قلب جب لوگ آپ کے سامنے کلام مجید پڑھتے تو آپ نہایت اضطراب کے ساتھ روتے، لوگوں نے کہا آپ عجمی ہیں اور قرآن مجید عربی ہے، رونے کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا میری زبان عجمی ہے لیکن میرا دل عربی ہے۔

وحشت عن الغیر آپ کے گھر میں تیس برس سے ایک لونڈی تھی، آپ نے کبھی اس عرصہ میں اس کا منہ نہ دیکھا، ایک روز اس سے کہا، اے نیک بخت! ذرا میری لونڈی کو آواز دے، اس نے کہا حضور میں ہی تو آپ کی لونڈی ہوں، فرمایا مجھے تیس برس کے اندر کبھی زہرہ نہ ہوا کہ سوائے اس کے کسی غیر کی طرف دیکھوں، اس لئے میں نے تیرا منہ نہ دیکھا، پس تجھکو کس طرح پہچانتا۔

مقاماتِ فقر

مقامِ محبت ایک درویش نے آپ کو مرتبۂ عظیم و بزرگ پر دیکھ کر پوچھا کہ آپ تو عجمی ہیں، اس درجہ پر کس طرح پہنچے، آواز آئی ہاں عجمی ہے لیکن حبیب ہے۔

Marfat.com

مقامِ رضا ایک روز آپ اپنے عبادت خانہ میں نمازِ مغرب پڑھ رہے تھے، پیچھے سے حضرت خواجہ حسن بصری رح تشریف لائے سنا کہ آپ اَلْحَمْدُ کی حاء حطی کو اَلْهَمْدُ یعنی ہائے ہوز سے پڑھتے ہیں، حضرت خواجہ رح نے اِس خیال سے کہ یہ قرآن مجید غلط پڑھ رہے ہیں آپ کے پیچھے نماز نہ پڑھی علٰحدہ ادا کی، اسی شب کو خواجہ حسن رح نے حق سبحانہٗ وتعالےٰ کو خواب میں دیکھا، پوچھا اے پروردگار تیری رضا کس چیز میں ہے؟ خطاب ہوا اے حسنؒ تو نے میری رضا پائی تھی مگر اس کی قدر نہ جانی، عرض کیا یا آرحم الراحمین: وہ کیا بات تھی؟ ارشاد ہوا کہ حبیب رح کے پیچھے نماز پڑھنی، اس لئے کہ وہ تیری ساری نمازوں سے افضل تھی، لیکن تو الحمد کی عبارت کی درستی کے خیال میں رہا، اور نیت کی درستی کا لحاظ نہ کیا۔

مقامِ یقین ایک دن خواجہ حسن بصری رح آپ کے پاس آئے، آپ نے جَو کی روٹی اور قدرے نمک اُن کے آگے رکھا، جب وہ کھانے لگے تو ایک سائل نے آکر سوال کیا، آپ نے وہ کھانا حضرت خواجہ رح کے آگے سے اٹھا کر سائل کو دے دیا، حضرت خواجہ رح نے فرمایا اے حبیب! افسوس ہے کہ تجھے علم نہیں، اگر تجھے علم ہوتا تو جانتا کہ مہمان کے آگے سے کھانا اٹھا لینا منع ہے، ابھی اسی کلام میں تھے کہ ایک غلام تھیلی دیناروں کی اور ایک خوانچہ طعام آپ کے حضور میں لایا۔ آپ نے دینار تو درویشوں کو تقسیم کئے، اور طعام خواجہ حسن رح کے آگے رکھا، اور کہا اے استاد! آپ علم تو رکھتے ہیں اگر قدرے یقین بھی رکھتے تو کیا اچھا ہوتا۔

مسئلہ عجیبہ ایک روز حضرت امام احمد حنبل رح اور حضرت امام شافعی رح بیٹھے ہوئے تھے، آپ وہاں جا نکلے، امام احمد رح نے کہا کہ ہم ان سے کچھ سوال کریں گے، امام شافعی رح نے کہا، یہ ایک عجیب قوم و اصلانِ حق سے ہیں ان کا مسلک جداگانہ ہے، اِن سے ایسا نہیں

Marfat.com

ایسا نہیں کرنا چاہیے ۔ مگر جب آپ نزدیک آئے تو امام احمدؒ نے پوچھا کہ اے حبیب ! آپ ایسے شخص کے بارہ میں کیا فرماتے ہیں جس کی پانچ نمازوں میں سے ایک نماز قضا ہو گئی ہو اور وہ نہیں جانتا کہ وہ کونسی نماز ہے ، اس کو کیا کرنا چاہیئے ، فرمایا ایسے شخص کا دل خدا سے غافل ہے اس کو ادب کرنا چاہیئے ، اور پانچوں وقت کی نماز قضا کرنا چاہیئے امام احمدؒ یہ جواب سن کر حیران رہ گئے ، امام شافعیؒ نے فرمایا ، کیا میں نے آپ سے نہ کہا تھا کہ آپ ان لوگوں سے سوال نہ کیجئے ۔

کرامات

کتاب آئینہ تصوف میں ہے کہ پچیس خوارق و کرامات آپ سے ظہور میں آئے ۔ ازانجملہ۔

استجابتِ دعا ایک روز ایک عورت روتی ہوئی آپ کے پاس آئی ، اور کہا کہ میرا لڑکا کھو گیا ہے ، خدا کے واسطے دعا کیجئے کہ میرا لڑکا مل جائے ۔ آپ نے پوچھا تیرے پاس کچھ نقد ہے اُس نے کہا دو درہم ہیں ۔ آپ نے اُس سے لیکر فقیروں کو خیرات کر دئے ، اور دعا کی اور فرمایا جا تیرا بیٹا آگیا ، عورت نے جاکر اپنے بیٹے کو پایا ، اور اُس سے حال پوچھا ، اُس نے کہا میں شہر کرمان میں تھا ، استاد نے مجھے گوشت لانے کو بازار بھیجا تھا ، میں گوشت لیکر واپس آرہا تھا کہ مجھے ہوا نے اڑایا ، اور میں نے ایک آواز سنی کہ اے ہوا حبیبؒ کی دعا اور دو درہم خیرات کی برکت سے تو اس کو اس کے گھر پہنچا دے کہ مجھے ہوا نے پہنچا دیا ۔

فتوح غیبی اوائل حال میں ایک روز آپ کی اہلیہ محترمہ نے افلاس سے تنگ آکر کہا کہ آپ کچھ مزدوری کریں تاکہ کھانے اور کپڑے کا کچھ انتظام ہو سکے ، آپ جاکر عبادت میں مشغول ہوئے ، رات کو آئے تو بیوی صاحبہ نے پوچھا ، آپ نے فرمایا کل مزدوری ملے گی

Marfat.com

دوسرے دن بھی عبادت میں ہی رہے، اور گھر میں کہا کہ میں جس کی مزدوری کرتا ہوں وہ بڑا فیاض و کریم ہے۔ مجھے اُس سے مانگتے شرم آتی ہے، وہ خود ہی دس دن کے بعد دے دیوے گا۔ بیوی صاحبہ خاموش ہو رہیں۔ پس آپ روزانہ جا کر عبادت میں مشغول ہوتے، جب دس روز پورے ہوئے تو آپ بوجہ شرمندگی کے اندھیرا کر کے گھر میں آئے۔ اور خیال تھا کہ آج کیا عذر کروں گا۔ دروازہ پر پہنچتے ہی طعام کی خوشبو آپ کے دماغ میں پہنچی، بیوی صاحبہ سے پوچھا کہ یہ کہاں سے آیا ہے، انہوں نے کہا کہ ایک جوان خوبصورت ایک بورا آٹا، اور ایک مذبوحہ گوسفند، اور گھی و شہد اور تین سو درم کی تھیلی لیکر آیا تھا اور کہتا تھا کہ یہ اس نے بھیجے ہیں کہ حبیب جن کی مزدوری کرتے ہیں، اُن سے کہدینا کہ اپنے کام میں ترقی کریں۔ میں مزدوری بڑھاتا رہوں گا۔

مائدہ غیب | ایک دن آپ کی خاتون نے آٹا گوندھ کر رکھا کہ ایک سائل آگیا، آپ نے وہ آٹا خمیر کیا ہوا اس کو دے دیا، بیوی صاحبہ نے پوچھا کہ یہ کیا کیا، آپ نے فرمایا تنور پر پکانے کے لئے بھیجا ہے۔ ابھی ایک ساعت نہ گذری تھی کہ ایک شخص دسترخوان معہ روٹی و گوشت کے لایا، اور آپ کے سامنے رکھدیا، بیوی صاحبہ دیکھکر متعجب ہوئیں۔

خزینہ غیب | ایک بار بصرہ میں قحطِ عظیم واقع ہوا، آپ نے بہت سا کھانا قرض لیکر فقیروں کو خیرات کیا، اور ایک تھیلی سی کر سرھانے رکھدی، جب قرضخواہ مانگنے آتے تو آپ تھیلی سرھانے سے نکالتے، وہ درموں سے پُر ہوتی، اُس سے آپ قرضہ ادا کر دیتے۔

انوارِ ذاتی | ایک روز تاریک گھر میں آپ کے ہاتھ سے سوئی گر پڑی یکایک گھر روشن ہو گیا۔ آپنے ہاتھوں سے آنکھیں چھپالیں، اور فرمایا نہیں نہیں میں بغیر چراغ کے ڈھونڈلوں گا۔

طے ارض | ضمرہ بن لیسر بن یحییٰ نے بیان کیا ہے کہ آپ آٹھویں ذی الحجہ کو دن میں بصرہ ہوتے، اور نویں کی رات کو عرفات میں۔

Marfat.com

پانی پر چلنا ایک بار حضرت خواجہ حسن بصری رح کے ساتھ دجلہ کے کنارہ پر آپ کی ملاقات ہوئی، آپ نے پوچھا یا شیخ! کیوں کھڑے ہو، انہوں نے فرمایا کشتی کے انتظار میں کھڑا ہوں تاکہ پار جاؤں، آپ نے فرمایا حسد اور حُب دنیا کو دل سے دور کیجئے، اور بلاؤں کو غنیمت سمجھئے، اور خدا پر بھروسہ کرکے پانی پر چلیئے، یہ کہکر خود پانی پر روانہ ہوئے، حضرت خواجہ رح یہ ماجرا دیکھکر بیہوش ہوگئے، جب افاقہ ہوا لوگوں نے سبب دریافت کیا تو فرمایا کہ حبیب عجمی رح نے مجھ سے ہی علم سیکھا ہے، اور اس وقت مجھکو نصیحت کرکے خود پانی پر چلے گئے ہیں، میں خائف ہوں کہ اگر کل قیامت کو پلصراط پر سے گذرنے کا حکم ہوا اور میں یونہی عاجز رہا تو کیا کروں گا۔

دوبارہ ملاقات میں خواجہ حسن رح نے آپ سے پوچھا کہ تم نے یہ مرتبہ کہاں سے حاصل کیا؟ آپ نے فرمایا اے استاد! میں دل کو سپید کرتا ہوں اور آپ کاغذ کو سیاہ کرتے ہیں، حضرت خواجہ رح نے فرمایا افسوس کہ میرے علم سے دوسروں کو فائدہ ہوا اور مجھکو فائدہ نہ پہنچا۔

ف حضرت شیخ فریدالدین عطار رح اپنی کتاب تذکرۃ الاولیا میں لکھتے ہیں کہ ممکن ہے کہ لوگوں کو یہ شبہ پیدا ہو کہ شیخ حبیب عجمی رح حضرت امام حسن بصری رح سے افضل تھے، لیکن یہ بات نہیں ہے، کیونکہ حضرت خواجہ رح کی علمیت اکمل واتم طور پر ثابت ہے، اور ہر ایک چیز پر علم کو فضیلت ہے، اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تعلیم دی کہ قل رب زدنی علمًا، اور جیسا کہ کلام مشائخ رح سے معلوم ہوتا ہے کہ کرامات طریقت کے چودھویں درجہ پر ہیں اور اسرار اٹھارہویں درجہ پر، کیونکہ کرامات عبادت سے اور اسرار غور وفکر سے حاصل ہوتے ہیں، اور اس کی مثال حضرت سلیمان علیہ السلام کی شان وشوکت سے بخوبی ظاہر ہے کہ ان کو تمام جن وانس اور وحوش وطیور پر حکومت حاصل تھی اور عناصر اربعہ اُن کے مطیع تھے، اور یہ تمام فضائل ان کو حاصل تھے مگر باایں ہمہ وہ حضرت

Marfat.com

موسےٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی شریعت کے متبع تھے، خود صاحب کتاب تھے۔"

نظرِ رحمت | منقول ہے کہ ایک خونی کو پھانسی دی گئی، اُسی شب کو لوگوں نے خواب میں دیکھا کہ وہ لباس فاخرہ پہنے سبزہ زار بہشت میں ٹہل رہا ہے، پوچھا تو خونی تھا تجھے یہ مرتبہ کیسے نصیب ہوا، اُس نے کہا جب مجھے پھانسی دی جا رہی تھی شیخ حبیبؒ کا ادھر سے گذر ہوا، انہوں نے گوشہ چشم سے میری طرف دیکھا اور دعا فرمائی یہ سب اسی کی برکت سے ہے۔"

ہلاکِ فاسق | صاحب ازالۃ الخفا نے لکھا ہے کہ ایک بدکردار کو آپ نے بددعا دی تو وہ فوراً گر کر مر گیا۔

عملیات

اعدامِ موجود | ایک بار حضرت خواجہ حسن بصری، حجاج بن یوسف ثقفی کے پیادوں سے بھاگ کر آپ کے عبادت خانہ میں پوشیدہ ہوئے، پیادوں نے آکر پوچھا تو آپ نے فرمایا اندر سے تلاش کرو، انہوں نے ہرچند تلاش کیا مگر ان کو نہ پایا، آخر مجبور ہو کر چلے گئے، حضرت خواجہ رح فرماتے ہیں کہ انہوں نے سات بار مجھ پر ہاتھ رکھا لیکن ان کو کچھ نظر نہ آیا، آخر حضرت خواجہ رح نے آپ کو عتاب شروع کیا کہ اے حبیبؒ: تم نے استاد کا بھی لحاظ نہ کیا اور میرا پتہ بتا دیا، آپ نے فرمایا اے استاد میرے ہیچ نے آپ کو بچا لیا، اگر میں جھوٹ بولتا تو ضرور آپ گرفتار ہو جاتے، اور میں نے دو بار آیۃ الکرسی، اور دس بار سورۂ اخلاص، اور دس بار امن الرسول پڑھکر درگاہِ الٰہی میں عرض کی تھی کہ اے اللہ میں نے حضرت خواجہ حسن رح کو تیرے سپرد کیا تو ان کی نگہبانی کر۔"

برائے ہدایت حق | آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ اسم جلالی نماز فجر کے بعد سو بار پڑھے اُس کو اللہ تعالیٰ کی ہدایت حاصل ہو گی، اسم جلالی یہ ہے یا اللہ اجب یا جبرائیل یا

Marfat.com

دمردائیل بحق یا اللہ ؎

برائے حصولِ مقاصد آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص شبِ چہار شنبہ و شبِ پنجشنبہ و شبِ جمعہ کو ہزار ہزار مرتبہ یہ مناجات پڑھے، جو کام وہ رکھتا ہو گا بیشک حاصل ہو گا۔ مناجات یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم امنت باللہ العلی العظیم وتوکلت علی الحی القیوم ؎

کلماتِ طیبات

مناجات آپ گوشہ میں بیٹھ کر مناجات کرتے اور کہتے الٰہی! جو تیرے ساتھ خوش نہیں ہے اُس کو کوئی خوشی نصیب نہ ہو، اور جس کو تجھ سے اُنس نہیں ہے اُس کو کسی سے اُنس نہ ہو۔

رضا لوگوں نے کہا آپ گوشہ میں بیٹھے ہیں اور کاروبارِ دُنیوی سے بالکل دست بردار ہیں، فرمائیے کہ رضا کس چیز میں ہے؟ فرمایا ایسے دل میں ہے جو نفاق کے غبار سے بالکل صاف ہو، اس سبب سے کہ نفاق خلافِ وفاق ہے اور رضا عین وفاق، اور محبت کو نفاق کے ساتھ کچھ تعلق نہیں اور اس کا محل رضا ہے، پس رضا دوستوں کی صفت ہے اور نفاق دشمنوں کی صفت ہے۔ ؎

معرفین کمال

۱۔ نزہۃ الخفا میں ہے کہ معتمر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے خواجہ حسن بصری سے زیادہ کسی کو عبادت گذار اور شیخ حبیب عجمی سے زیادہ کسی کو صاحبِ یقین نہیں دیکھا۔

۲۔ کشف المحجوب میں ہے کہ طریقت کے جوانمرد اور شریعت میں قائم شیخ حبیب عجمی مردوں کے مرتبہ گاہ میں خطرِ عظیم رکھتے تھے۔

Marfat.com

اولادِ کرام

آپ کی کنیت سے معلوم ہوتا ہے کہ غالباً آپ کے دو بیٹے تھے محمدؒ (۱) و نصرؒ (۲)، واللہ

خلفائے عظام

صاحب آئینہ تصوف نے لکھا ہے کہ خلیفہ اکبر آپ کا ایک، اور خلیفہ اصغر پندرہ[۱۵]، او
صاحب مجاز دس تھے۔

(۱) حضرت شیخ داؤد طائیؒ

ان کا ذکر آگے آئے گا، انشاء اللہ تعالیٰ۔

(۲) حضرت شیخ ابا یزید طیفور بن عیسےٰ البسطامیؒ

ولی مادرزاد تھے، تیس[۳۰] سال تک شام کے جنگلوں میں ریاضت و مجاہدہ کیا، ایک سو[۱۱۳]
اولیاء سے فیض پایا جن میں سے مشہور سید جعفر بن امام موسےٰ کاظمؒ اور شیخ عین الدین تا
حضرت سید الطائفہ شیخ جنیدؒ نے فرمایا ہے بایزیدؒ ہم میں اس طرح ہیں جیسے فرشتوں میں جبرا
انہوں نے غلبہ توحید میں فرمایا سبحانی ما اعظم شانی، یہ جب نماز پڑھتے تو ہیبت حق
ان کی ہڈیاں کڑکڑ کرتیں، ایک مرتبہ خدا تعالیٰ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا تیری طرف کی
راہ ہے، حکم ہوا کہ اپنے آپ سے گذرو اور مجھ تک پہنچ جاؤ، فرمایا ہے میں چاہتا ہوں
قیامت جلد قایم ہو تاکہ میں اپنا خیمہ دوزخ کے کنارہ لگاؤں، اور دوزخ مجھے دیکھ
مدہم پڑ جائے اور میں خلق کی راحت کا موجب بنوں، شیخ ابو موسےٰؒ نے خواب د
کہ عرش عظیم کو اٹھا رہا ہوں صبح کو جنازہ بایزیدؒ اٹھانا پڑا تو تعبیر معلوم ہوئی،
جمعہ پندرہ[۱۵] شعبان ۲۶۱ھ کو انتقال کیا، بسطام میں مدفون ہوئے۔

اگرچہ نقشہ

Marfat.com

اگرچہ نقشبندیہ سلسلہ والے ان کی نسبت حضرت امام جعفر صادق رض سے کرتے ہیں لیکن وہ روحانی ہے ظاہری نہیں، کتاب تذکرہ اولیائے ہند جلد دوم اور حقیقت گلزار صابری اور خلاصۃ السلاسل اور سرلح الفقرا میں بتصریح شیخ بایزید کو شیخ حبیب عجمی کا مرید لکھا ہے۔ ان کے سلسلہ میں خواجہ عبداللہ شطار رح مقتدائے گروہ شطاریہ (متوفی ۱۲ ربیع الاول ۸۳۲ھ) مشہور بزرگ گذرے ہیں، وہ مرید شیخ محمد عارف کے، وہ مرید شیخ محمد عاشق کے، وہ مرید اپنے والد شیخ خدا قلی ماوراء النہری رح کے، وہ مرید شیخ ابوالحسن القشقی رح کے، وہ مرید خواجہ ابوالمظفر محمد مولنیا الترک الطوسی رح کے، وہ مرید خواجہ ابی یزید العشقی رح کے، وہ مرید خواجہ محمد مغربی کے، وہ مرید شیخ بایزید بسطامی کے۔ رضوان اللہ علیہم۔

(۳) حضرت شیخ احمد تورزی رح

ان کے سلسلہ میں شیخ شریف شہاب الدین ابوالعباس احمد بدوی رح مقتدائے سلسلہ بدویہ اکابر مشائخ سے تھے، وہ مرید شیخ شریف بدرالدین حسن المغربی رح کے، وہ مرید شیخ عبدالجلیل نیشاپوری رح کے، وہ مرید شیخ عبدالمجید ہروی رح کے، وہ مرید شیخ عبدالحمید غوری رح کے، وہ مرید شیخ ابوالحسن علی طرابلسی رح کے، وہ مرید شیخ احمد سقاکتانی رح کے، وہ مرید شیخ ابوالقاسم سراجی رح کے، وہ مرید شیخ ابوطاہر عبدالرزاق اندلسی رح کے وہ مرید شیخ عبدالقدوس سوسی رح کے، وہ مرید شیخ محمد بن یوسف مغربی رح کے، وہ مرید شیخ احمد تورزی کے رحمہم اللہ تعالیٰ۔

سلسلہ حبیبیہ آپ سے جو سلسلہ فقر چلا ہے اس کا نام صنف فقرا میں حبیبیہ یا عجمیہ کہا جاتا ہے، تاریخ الاولیا میں ہے کہ سلسلہ عجمیہ کے درویش اکثر پہاڑ یا جنگل میں اپنا مسکن بناتے ہیں، اور بعد تین روز کے کھجور سے افطار کرتے ہیں، اور کپڑا ستر عورت کے موجب پہنتے ہیں۔

Marfat.com

واقعۂ وفات

آپ کو اختلاجِ قلب کا مرض لاحق ہوا، چار پانچ گھڑی تک بے چینی محسوس رہی انتہا کے وقت نزع کی حالت طاری ہوئی، اللہ ربی اللہ ربی کی صدا بلند تھی۔

آخری وصیت | اس موقعہ پر ایک مرید کو اشارے سے قریب بلایا، اور فرمایا طالبین سے کہدو کہ جب رات کو بستر پر لیٹا کریں تو اس بات پر غور کیا کریں کہ آج کتنی نیکیاں ہوئیں اور کتنی بدیاں، اس کے بعد کلمہ طیبہ پڑھکر واصل الی اللہ ہوئے

ندائے غیب | آپ کی وفات کے بعد آسمان سے ندا آئی کہ اے زمین! حبیب واصل بحق ہوا، اور حق اس سے راضی ہوا۔

تاریخ وفات | حضرت شیخ حبیب عجمی رح کی وفات بقول صاحب مسالک السالکین وتاریخ الاولیا و تحفۃ الابرار بتاریخ سوم ماہِ ربیع الآخر ۱۵۶ھ ایک سو چھپن ہجری مطابق ۷۷۳ء سات سو بہتر عیسوی میں بعہدِ خلافت ابوجعفر منصور رحمۃ اللہ علیہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس رض کے ہوئی۔

مدفن پاک | آپ کا مزار پر انوار بغداد شریف میں ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

قطعۂ تاریخ

از حضرت مولانا شاہ غلام مصطفےٰ صاحب نوشاہی دام فیوضہٗ

حبیبِ پاکدیں چوں از جہاں رفت — بزمِ قدسیاں شد شاد و آزاد
چو نوشاہی ز ترحیلِ ولی جست — سروشم گفت احسن پاک جواد ۱۵۶

منہ

رفت بر بستِ چوں مبارک بخت — ساخت فردوس تکیہ گاہ ولی

انتقال

۴۶۸

Marfat.com

انتقالش چو جست نوشاہی گفت ہاتف احب حبیب عجمی رح

منہ

رفت چوں پیرزیں جہاں موہوم رحلتِ آں حبیب داں قیوم ۱۵۶

منہ

چوں بجنت رفت عالیقدر شہ سال وصلش گفت ہاتف قطب مہ ۱۵۶

منہ

بجنت رفت چوں قطب مجدد وفاتش آہ محبوبِ محمد ۱۵۶

دیگر

ازاسمارالحسنےٰ

ھو مھیمن ۔ عفوّ ۱۵۶ ۔ قیّوم ۱۵۶ ۔ واسع ۱۵۶ واحد

مومن ۱۵۶ ودود ۔ مومن ۱۵۶ ھادی ۔ مومن ۱۵۶ بدوح

حنان ۱۵۶ والی ۔ حق ۱۵۶ ماجد ۔ عزیز ۱۵۶ حمید ۔ عزیز ۱۵۶ باطن

مالک ۱۵۶ دیان ۔ اللہ ۱۵۶ ملک ۔ ملک ۱۵۶ وکیل ۔ حکم ۱۵۶ حلیم ۔

محیی ۱۵۶ حلیم

Marfat.com

فصل پنجم

حالاتِ حضرت شیخ داؤد طائی قدس سرہ العزیز

اوصاف جمیلہ آپ وارث الانبیاء والمرسلین، کاشفِ اسرارِ رب العالمین، حجۃ العارفین، فخر السالکین، امام الموحدین، تاج الزاہدین، سیّاحِ صحرائے طریقت، غوّاصِ دریائے حقیقت، اکابرانِ طائفہ اور ساداتِ قوم وعظمائے اولیا، وکبرائے فقہا سے تھے، ورع وپرہیزگاری میں درجہ کامل رکھتے تھے، حضرت خواجہ شیخ حبیب عجمی رح کے مرید وخلیفہ اکبر وجانشین اعظم تھے۔

نام ونسب آپ کا اسم گرامی داؤد، کنیت ابوسلیمان۔ والد بزرگوار کا نام شیخ نصیر تھا، قبیلہ بنو طے سے تھے، اس لئے طائی کہے جاتے تھے، وطن آپ کا کوفہ، اور حرفہ بزازی تھا۔

تحصیلِ علوم آپ نے انواعِ علوم میں بہرہ کافی حاصل کیا، معقول ومنقول سے فارغ ہوئے کئی مشائخ سے سندیں حاصل کیں۔

علمِ حدیث آپ نے امام اعمش رح اور ابن ابی لیلےٰ سے حدیث سنی، اور بہت سی احادیث ان سے کتابت کیں، فن قرأت بھی امام اعمش رح سے حاصل کیا۔

ثقاہت آپ بڑے محدث ثقہ تھے، امام یحییٰ بن معین رح وغیرہ محدثین نے آپ کی ثقاہت کی شہادت دی ہے، اور عام محدثین کا قول ہے کہ آپ ثقہ بلا زاغ تھے۔

تلامذہ حدیث امام سفیان بن عیینہ رح نے آپ سے حدیث کی روایت کی ہے، حضرت معروف کرخی رح بھی علم حدیث وفقہ میں آپ کے شاگرد تھے، اور امام نسائی محدث رح نے اپنی سنن

Marfat.com

اپنی سنن میں آپ سے تخریج کی ہے۔

علم فقہ تحصیل حدیث کے بعد آپ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رح کی صحبت میں داخل ہوئے، اور بیس سال تک ان کی شاگردی میں رہ کر علم فقہ تمام وکمال تحصیل کیا اور فقیہ الفقہا ہوئے۔

تدوین فقہ آپ اس درجہ کو پہنچے کہ امام اعظم رح کے اصحاب میں کسی کو آپ پر تقدم کا رتبہ حاصل نہیں تھا، یہانتک کہ جب صاحبین رح کو کسی مسئلہ میں باہم اختلاف ہوتا تو وہ آپ کو اپنا منصف مقرر کرتے تھے، تمام فقہائے حنفیہ آپ کے تفقہ اور اجتہاد کے قائل ہیں، آپ تدوین فقہ میں امام صاحب رح کے شریک تھے، وکان افقہ اصحاب ابوحنیفۃ۔

واقعہ توبہ آپ نے ایک دن کسی نوحہ گر سے یہ شعر سنا۔

بانی خدیك تبدی البلا واني عینك ما ذا سالا

یعنی وہ کونسا تیرا چہرہ ہے جو خاک میں نہیں رُلا، اور وہ کونسی تیری آنکھ ہے جو خاک میں نہ بہی، یہ سنتے ہی آپ بیقرار و بیخود ہوگئے اور بالکل صبر و قرار ہاتھ سے کھو بیٹھے، اور اسی حالت بیقراری میں حضرت امام ابوحنیفہ رح کی خدمت میں درس کے واسطے گئے، امام صاحب رح نے آپ کی حالت متغیر دیکھ کر فرمایا کہ تجھے کیا ہوگیا ہے؟ آپ نے کیفیت واقعہ بیان کرکے کہا کہ میرا دل دنیا کی طرف سے سرد ہوگیا ہے، اور ایک ایسی چیز میرے دل میں پیدا ہوئی ہے کہ میں اس کی طرف راہ نہیں جانتا، اور کسی کتاب میں اس کی حقیقت نہیں پاتا، اور نہ وہ کسی فتوے میں آتی ہے، امام صاحب رح نے فرمایا کہ تو خلق سے رُوگردانی کرے، آپ نے ویسا ہی کیا، اور اپنے گھر میں معتکف ہوئے، جب کچھ روز گذرے امام صاحب رح آپ کے پاس آئے اور فرمایا یہ کام کی بات نہیں کہ تو گھر میں بیٹھا رہے، کام کی بات یہ ہے کہ تو ائمہ کی مجلس میں بیٹھے، اور نامعلوم باتیں صبر و سکون سے سنے اور

Marfat.com

خود چپ چاپ رہے اور اس میں غور و فکر کرے تاکہ مسائل کی باریکیاں تجھے اچھی طرح نظر آویں، پس آپ ایک سال تک مجلس انمہ میں جاتے رہے، اور صبر و سکوت سے ان کی حکمت آمیز باتیں سنتے، اور اس میں غور و خوض کرتے رہتے، جب ایک برس تمام ہوا تو آپ نے کہا کہ اس ایک برس کے صبر سے وہ کام انجام کو پہنچا جو تیس سال میں انجام پاتا۔

بیعت و خلافت پھر آپ حضرت خواجہ شیخ ابو محمد حبیب عجمیؒ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہو کر بیعت ہوئے اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔

بیعت روحی آپ کو روحی بیعت حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفائے اربعہؓ سے تھی۔

مشایخ صحبت آپ نے حضرت شیخ حبیب راعیؒ سے بھی فیض کامل پایا۔

ترک دنیا آپ نے بیعت ہونے کے بعد مردانہ وار اس راہ میں قدم رکھا، اور ساری کتابیں دریا میں ڈبو دیں، اور مخلوق سے قطع امید اور کنارہ کشی کر کے گوشہ نشینی اختیار کی، اور ہمیشہ غمگین رہتے، جب رات آتی تو کہتے الٰہی تیرے غم نے میرے سارے غموں پر غلبہ کیا، حتیٰ کہ میری خواب تک مجھ سے لے گیا۔ اور فرماتے کہ جس شخص پر مصیبتیں پے در پے آویں وہ غم سے کیونکر نجات پا سکتا ہے۔

ریاضت و مجاہدہ آپ ہمیشہ روزہ سے رہتے تھے، ایک روز آپ کی والدہ ماجدہ رحمۃ نے دیکھا کہ آپ دھوپ میں بیٹھے ہوئے ہیں، اور مارے پسینہ کے عرق عرق ہو رہے ہیں، فرمایا اے جانِ مادر تو روزہ دار ہے اور گرمی سخت ہے، اگر سایہ میں بیٹھے تو کیا ہو؟ آپ نے عرض کیا اے اماں جان! مجھے خدا سے شرم معلوم ہوتی ہے کہ میں نفس کی خوشامد کے واسطے اپنا پاؤں اٹھاؤں۔

اضطراب ایک بار آپ نماز سے فارغ ہوتے ہی دوڑ پڑے، لوگوں نے پوچھا کہ اتنی جلدی کیا ہے۔

Marfat.com

کیا ہے، فرمایا کہ شہر کے دروازہ پر ایک لشکر میرا منتظر ہے، پوچھا کون لشکر؟ فرمایا گورستان کے مُردوں کا۔[۱۰۸]

وحشت عَنِ الغیر آپ کی عادت تھی کہ سلام پھیرتے ہی ایسا بھاگتے جیسے کوئی کسی سے بھاگتا ہے، اور جھٹ اپنے گھر میں چلے جاتے، اور نمازِ جماعت میں جانا آپ پر نہایت جبر و ناگوار تھا، اس سبب سے کہ آپ کو خلق سے بے حد نفرت تھی، یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے اسی وحشت کو آپ کی کامیابی کا ذریعہ بنایا۔[۱۰۹]

دنیا سے بے تعلقی آپ جب کسی اہل دنیا کو دیکھتے تو شکایت کرتے، اور اپنے دل میں غمگین ہوتے، کہ میں نے ان کو کیوں دیکھا، اور فرماتے کہ جب میں اپنے کپڑے کو دھوتا ہوں تو خیال آتا ہے کہ اسی طرح اپنے دل کو بھی خوب مَل مَل کے دھوؤں، تاکہ آلائش دُنیوی سے بالکل صاف ہو جائے۔[۱۱۰]

ایک بار آپ نے فرمایا کہ جب سے میں نے بغداد میں بدحالیاں و ناشائستگیاں دیکھیں حق تعالیٰ کی جناب میں دعا کی، اس نے میری چادر بھی لے لی تاکہ میں معذور ہو جاؤں اور نمازِ جماعت میں جانے کے قابل نہ رہوں، پورے سولہ برس ہوئے کہ میں چادر نہیں رکھتا ہوں۔[۱۱۱]

جب آپ نماز کو تشریف لے جاتے تو آپ کے گھر سے لے کر مسجد تک لوگ صفیں باندھ کر زیارت کے واسطے راستہ میں کھڑے ہو جاتے، آپ نے دعا کی کہ یا الٰہی مجھے ایسی مرض دے کہ جماعت کی شمولیت کا وجوب مجھ سے ساقط ہو جائے، چنانچہ آپ کو فالج ہو گیا، اور اس عذر سے آپ مسجد جانے سے رہ گئے۔[۱۱۲]

شرم و حیا ایک شخص آپ کے پاس گیا، دیکھا کہ گھڑا پانی کا دھوپ میں رکھا ہوا ہے اُس نے کہا آپ اس کو سایہ میں کیوں نہیں رکھتے، فرمایا جب میں نے گھڑا وہاں رکھا

Marfat.com

تھا تو سایہ تھا، اب مجھے خدا تعالیٰ سے شرم آتی ہے کہ اپنے نفس کے تنعم کے واسطے اس کو دھرتا اور اٹھاتا رہوں ؎

تفکر و بیخودی | ایک بار چاندنی رات میں آپ کوٹھے پر گئے، اور آسمان کی طرف نظر کر کے عالمِ ملکوت میں فکر کرنے لگے، پھر اس قدر روئے کہ بیخود ہو کر گر پڑے، ہمسایہ نے خیال کیا کہ کوٹھے پر چور ہے، تلوار لے کر کوٹھے پر گیا، آپ کو دیکھ کر پوچھا کہ کس نے آپ کو یہاں پھینک دیا، فرمایا میں بیخود تھا معلوم نہیں کہ کس نے پھینک دیا ؎

گریہ و بکا | آپ ایک عورت پر گذرے کہ وہ ایک قبر پر رو رہی تھی اور کہہ رہی تھی اے بیٹا معلوم نہیں کہ کیڑوں نے تیرے دونو رخساروں میں سے اوّل کونسا کھانا شروع کیا آپ سن کر اس قدر روئے کہ بیہوش ہو کر گر پڑے ؎

ایفائے عہد | آپ جس مکان میں سکونت رکھتے تھے وہ بڑا مکان تھا، جب اس کا ایک حصہ گرتا آپ دوسرے میں جا رہتے، لوگوں نے کہا کہ آپ اپنا مکان کیوں نہیں بنواتے، فرمایا میں نے حق تعالےٰ سے عہد باندھا ہے کہ دنیا کی عمارت نہ بناؤں گا، کہتے ہیں کہ آپ کا سارا مکان یکے بعد دیگرے گر گیا، صرف ایک دہلیز رہ گئی تھی، جس شب آپ نے وفات پائی وہ بھی گر گئی ؎

تجرید | آپ تمام عمر مجرّد رہے، ایک بار لوگوں نے پوچھا آپ شادی کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا میں کسی مومنہ کو فریب دینا نہیں چاہتا، پوچھا کس طرح؟ فرمایا جب میں اس سے نکاح کروں گا تو اس کا کھانا کپڑا اپنے ذمہ لوں گا، اور یہ صریح فریب ہوگا، اس لئے کہ سب کا رازق و کفیل حق تعالےٰ ہے ؎

تفرید | ایک بار لوگوں نے کہا کہ آپ خلق کی صحبت میں کیوں نہیں بیٹھتے؟ فرمایا کس کے پاس بیٹھوں، اگر خورد تر کے پاس بیٹھوں تو وہ مجھے دین کے کام میں حکم نہ دیں گے، اور اگر

Marfat.com

بزرگ تر کے پاس بیٹھوں تو وہ میرا عیب مجھے نہ دکھائیں گے۔ بلکہ مجھکو میری نظریں آراستہ کریں گے، پس مجھے خلق کی صحبت سے کیا فائدہ حاصل ہوگا۔"

اِشتغالِ بحق ایک بار لوگوں نے کہا کہ آپ داڑھی میں کنگھی کیوں نہیں کرتے، فرمایا مجھے اتنی فرصت کہاں ہے؟ اور آپ کی مشغولی کا یہ عالم تھا کہ روٹی بھی نوالہ بنا کر نہیں کھاتے تھے بلکہ توڑ کر پانی میں بھگو کر گھول کر پی لیتے، اور فرماتے کہ اتنی دیر میں کہ روٹی کے نوالے بنا کر چبا کے کھاؤں میں پچاس آیتیں قرآن مجید کی پڑھ سکتا ہوں، پس کیا ضرورت ہے کہ اپنے وقت کو نوالے بنانے، اور اس کے چبانے میں ضایع کروں۔"

تقوٰے حضرت ابوبکر عیاش رح کہتے ہیں کہ میں ایک بار آپ کے حجرے میں گیا، دیکھا کہ آپ ایک سوکھی روٹی کا ٹکڑا ہاتھ میں لئے رو رہے ہیں، میں نے پوچھا کہ کیوں روتے ہو۔ فرمایا میں اس روٹی کے ٹکڑے کو کھانا چاہتا ہوں لیکن معلوم نہیں کہ یہ حلال ہے یا حرام۔"

تحقیرِ نفس ایک مرتبہ محمد بن بشر رح نے آپ کو دیکھا کہ روزہ افطار کر کے پھیکی روٹی کھا رہے ہیں، اس نے عرض کیا کہ آپ نمک سے کھا لیجئے۔ فرمایا میرا نفس دس روز سے نمک طلب کر رہا ہے، مگر داؤد جب تک دنیا میں زندہ ہے نمک نہیں چکھے گا۔"

فراغِ خاطر آپ کو اپنے والد بزرگوار کی میراث میں بیس دینار ملے تھے، آپ بیس برس تک اسی سے اپنا خرچ چلاتے رہے، بعض مشایخ رح نے کہا کہ ان دیناروں کا حفاظت سے رکھنا طریق ایثار سے خارج ہے۔ آپ نے جب سنا تو فرمایا کہ میں ان دیناروں کو اس لئے نگاہ رکھتا ہوں کہ میری موت تک میری فراغت کا سبب ہیں۔"

اجتناب از اہلِ دُنیا ایک بار شہزادہ ہارون الرشید حضرت قاضی ابو یوسف محدث رح کو ساتھ لے کر آپ کی زیارت کو آیا مگر آپ نے فرمایا کہ مجھے اہل دنیا اور ظالموں سے کچھ کام نہیں، اور اندر آنے کی اجازت نہ دی، انہوں نے آپ کی والدہ ماجدہ رح کی سفارش

Marfat.com

سے اندر آنے کی اجازت حاصل کی، اور دیدار سے مشرف ہوئے۔ چلتے وقت شہزادہ نے ایک تھیلی اشرفیوں کی نذر گذران کر عرض کی کہ یہ وجہ حلال سے ہے قبول فرمائیے۔ مگر آپ نے قبول نہ فرمائی، اور فرمایا مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں، میں نے اپنا ایک مکان وجہ حلال پر فروخت کیا تھا، اس سے گذارہ کرتا ہوں، اور میں نے حق تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ جب میرا یہ خرچ پورا ہو جائے تو مجھے دنیا سے اٹھا لیوے۔ قاضی ابو یوسف رح نے آپ کی والدہ صاحبہ رح سے دریافت کیا کہ اب آپ کا کس قدر سرمایہ باقی ہے؟ انہوں نے فرمایا دس درم چاندی، اور ہر روز ایک دانگ کا خرچ ہے، یہ سن کر قاضی ابو یوسف رح نے آخر روز تک حساب لگا لیا۔ ایک روز قاضی صاحب رح محراب سے پیٹھ لگائے بیٹھے تھے۔ یکایک کہنے لگے کہ آج حضرت شیخ داؤد طائی رح نے وفات پائی دریافت ہوا تو واقعی انتقال ہو گیا تھا، لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے کیسے جانا، فرمایا حساب سے ان کا سرمایہ پورا ہو گیا تھا، اور مجھے اس بات کا یقین تھا کہ ان کی دعا ضرور قبول ہو گئی ہو گی ۔

دنیوی مال سے پرہیز ایک مرتبہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رح نے کچھ مال آپ کے خرچ کے واسطے بھیجا۔ آپ نے باوجود حالت فاقہ کے اس کو قبول نہ کیا، اور فرمایا امام اعظم رح میرے استاد ہیں، اور یہ مال حلال ہے۔ اگر کسی سے میں کچھ لے لیا کرتا تو ضرور یہ مال لے لیتا، مگر چونکہ میں نے کسی سے کبھی کچھ نہیں لیا، اور یہ میری عادت کے خلاف ہے اس لئے نہیں لے سکتا ۔

سماع و وجد مدارج النبوت میں ہے کہ حضرت شیخ داؤد طائی رح فقیہ حنفی راگ کی مجلس میں حاضر ہوا کرتے تھے، اور آپ کی پشت بوجہ پیرانہ سالی کے کبڑی ہو گئی تھی، مگر سماع سننے کے وقت سیدھی ہو جاتی تھی۔

Marfat.com

مقاماتِ فقر

محبتِ فقرا | آپ فقیروں درویشوں کو بہت دوست رکھتے : اور دل سے ان کے معتقد تھے . اور بڑی عزت وحرمت کی نظر سے ان کی جماعت میں نظر کرتے تھے ؎

مقامِ اُنس | ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں ایک بار آپ کی خدمت میں گیا ، دیکھا کہ آپ ہنس رہے ہیں ، مجھے تعجب ہوا ، میں نے پوچھا یا ابا سلیمان ! آج خوشدلی کا کیا سبب ہے . فرمایا سحرگاہ مجھے وہ شراب دی گئی ہے جس کو شراب اُنس کہتے ہیں اس لئے آج میرے ہاں عید ہے . اور خوشی کا وقت ہے ؎

تجلّیِ صفات | آپ کو عالمِ حیات میں آثارِ صفاتی کا تجلّی بدرجۂ کمال ہوا ؎

کرامات

کتاب آئینہ تصوّف میں ہے کہ پچپن خوارق آپ سے ظہور میں آئے ، ازانجملہ .

تولیدِ فرزند | آپ ایک دن روٹی کھا رہے تھے کہ ایک ترسا آگیا . آپ نے اپنی روٹی کا ٹکڑا توڑ کر اسے دیا ، اُس نے کھا لیا ، اور رات کو اپنی جورو سے صحبت کی اُسی رات حمل رہ گیا ، اور آپ کے عطیہ کی برکت سے اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ، وہ لڑکا حضرت شیخ معروف کرخی رح تھے جو بڑے ہو کر مقبولانِ حق سے ہوئے ؎

عملیّات

برائے رحمتِ حقتعالےٰ | آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ اسمِ جمالی نماز عشا کے بعد پچاس مرتبہ پڑھے اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت بے شمار ہوتی ہے ، اسمِ جمالی یہ ہے . یا رحمٰن

Marfat.com

اجب یا اسرافیل یا اموا کیل بحق یا رحمٰن ۔

برائے زیارتِ نبویؐ آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص نماز ظہر کے بعد یہ دعا نوّے بار پڑھے وہ جمال باکمال حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مشاہدہ کرے گا، اور غم سے نجات پائے گا، دعا یہ ہے، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سبحانك انت اللہ لا الٰہ الا انت رب العلمین ۔

برائے محبتِ زوجین آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص عروس کو اپنے گھر لاوے پس چاہیئے کہ اُس کے گوشہ چادر پر دو رکعت نماز عروس گذارے، ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تین بار پڑھے، اور سلام کے بعد یا ودود گیارہ مرتبہ پڑھ کر اُس کے منہ کی طرف پھونکے، ان دونو کے درمیان بہت محبت ہوگی ۔

کلماتِ طیبات

مروّت ۔ حضرت شیخ جنید بغدادی رح فرماتے ہیں کہ ایک بار ایک حجام نے آپ کی حجامت بنائی، آپ نے ایک اشرفی اس کو عنایت کی، لوگوں نے کہا کہ یہ اسراف ہے آپ نے فرمایا لادین لمن لامروۃ لہٗ یعنی جس میں مروت نہیں اس کا دین نہیں۔

نصایح ۔ حضرت فضیل بن عیاض رح فرماتے ہیں کہ میں نے پہلی ملاقات کے وقت آپ سے کہا کہ آپ جس چھت کے نیچے بیٹھے ہوئے ہیں وہ ٹوٹی ہوئی ہے اور قریب گر کے ہے، فرمایا میں جب سے یہاں ہوں کبھی چھت کی طرف نہیں دیکھا، کیونکہ جیسے فضول کلام کرنا مکروہ ہے ایسا ہی فضول دیکھنا بھی مکروہ ہے۔ دوسری ملاقات کے وقت میں نے آپ سے نصیحت چاہی، فرمایا خلق سے بھاگ۔

حضرت ابو ربیع واسطی رح کہتے ہیں کہ میں نے آپ سے نصیحت چاہی، تو فرمایا دنیا

روز

Marfat.com

روزہ رکھ، اور آخرت سے افطار کر، اور موت کو عید سمجھ، اور لوگوں سے اس طرح بھاگ جیسا شیر سے بھاگتے ہیں۔

ایک شخص نے آپ سے وصیت چاہی تو فرمایا کہ زبان کو نگاہ رکھ، اس نے کہا اور زیادہ کیجئے، فرمایا خلق سے تنہائی اختیار کر، اور اگر ہو سکے تو اپنا دل اس سے اٹھالے، عرض کیا اور زیادہ کیجئے، فرمایا اس جہان سے دین کی سلامتی پسند کر جیسا کہ اہل جہان نے دنیا کی سلامتی پسند کی ہے۔

ایک اور شخص نے وصیت چاہی تو فرمایا کہ تو دنیا میں باندازہ قیام دنیا کے کوشش کرتا ہے کہ دنیا تیرے کام آوے، اسی طرح باندازہ قیام آخرت کے تو آخرت کیواسطے کوشش کر۔

ایک اور شخص نے وصیت چاہی، فرمایا مُردے تیرے انتظار میں ہیں، اور فرمایا دوسرے دوسرے کو توبہ واطاعت کی ترغیب دینا اور خود نہ کرنا، اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شکاری شکار کرے اور دوسرے اس کا کباب کھائیں۔

ایک مرید سے فرمایا اگر تو سلامتی چاہتا ہے تو دنیا کو سلام رخصت کر، اور اگر کرامت چاہتا ہے تو آخرت پر تکبیر ترک بول یعنی دونو کو چھوڑ تا کہ حق تعالیٰ سے واصل ہووے۔

آپ کو کہا گیا کہ تم مشتاق ہو؟ فرمایا نہیں بلکہ دور ہوں کیونکہ مشتاق غائب ہوتا ہے، اور میرا محبوب دست حاضر ہے۔

ایک مرید آپ کو بہت دیکھا کرتا تھا، فرمایا تجھے خبر نہیں کہ زیادہ دیکھنا مکروہ ہے جیسا کہ زیادہ بولنا مکروہ ہے۔

حافظ ذہبی رح بیان کرتے ہیں کہ آپ سے ایک مسئلہ دریافت کیا گیا، آپ نے فرمایا کہ سپاہی جب جنگ کا قصد کرتا ہے تو اس کے لئے ہتھیار جمع کرتا ہے، اگر وہ اپنی تمام عمر ہتھیار جمع کرنے میں صرف کر دیوے تو جنگ کب کرے، اسی طرح علم عمل کا آلہ ہے

Marfat.com

اگر تمام عمر علم کے پڑھنے میں صرف کر دے تو عمل کس وقت کیا جائے ؟

معرفینِ کمال

۱ - حضرت مصعب بن مقدام الحنفی رح سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام ابوحنیفہ رح کو سنا ہے کہ فرماتے تھے اے ابوسلیمان! میں نے کبھی کسی کے واسطے اپنی عقل جمع نہیں کی، مگر تیرے کلام کے واسطے ؟

۲ - حضرت شیخ معروف کرخی رح فرماتے ہیں کہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا جو حضرت شیخ داؤد طائی رح سے زیادہ دنیا کو خوار و ذلیل رکھتا ہو، آپ کی نظر میں دنیا و اہلِ دنیا کی مطلق وقعت نہیں تھی ؟

۳ - حضرت محارب بن دثار رح جو مشہور محدث تھے کہا کرتے تھے کہ اگر حضرت شیخ داؤد طائی رح کا وجود امم سابقہ میں ہوتا تو خدا تعالیٰ قرآن پاک میں آپ کی خبر ہم کو ضرور دیتا ؟

۴ - خواجہ فضیل بن عیاض رح اس بات پر فخر کرتے تھے کہ میں نے اپنی تمام عمر میں حضرت شیخ داؤد طائی رح کو دو بار دیکھا ہے، آپ کا باطن دردِ الٰہی سے پُر تھا، اور آپ ہمیشہ خلق سے بھاگتے تھے ؟

خلفائے کرام

صاحب آئینہ تصوف نے لکھا ہے کہ خلیفہ اکبر آپ کا ایک، اور خلیفہ اصغر نو، اور صاحب مجاز پندرہ تھے۔

(۱) حضرت شیخ معروف کرخی رح

ان کا ذکر آگے آئے گا، انشاء اللہ تعالیٰ۔

(۲) حضرت ا

Marfat.com

(۲) حضرت امام محمد بن حسن بن فرقد شیبانی رح

ان کے آبا و اجداد شام سے ملک عراق میں آئے، ان کی پیدائش شہر واسط میں ہوئی، کوفہ میں نشو و نما پائی، علم حدیث امام مالک رح اور مالک بن دینار رح اور قاضی ابو یوسف رح اور ربیعہ رح اور مسعر بن کدام رح اور امام اوزاعی رح اور امام سفیان ثوری رح سے حاصل کیا، اور بغداد میں حدیث کا درس دیا، اور فقہ امام قاضی ابو یوسف رح اور امام اعظم ابو حنیفہ رح سے سیکھی، بیس برس کی عمر میں کوفہ کی مسجد میں درس دینا شروع کیا، بڑے ذکی، ذہین فصیح بلیغ تھے، علوم قرآن، علم عربیت، نحو، حساب، فقہ میں استاد مانے جاتے تھے، علوم امام اعظم رح انہیں کے باعث دنیا میں مروج ہوئے، ان کی تصانیف ایک ہزار نو سو ننانوے ۱۹۹۹ ہیں، جن میں سے مشہور یہ ہیں، جامع کبیر، جامع صغیر، سیر کبیر، سیر صغیر، مبسوط زیادات، کتاب الآثار، کتاب الحج، کیسانیات، ہارونیات، جرجانیات، رقیات عمرویات، نوادر وغیرہ۔

صاحب نافع الطالبین نے لکھا ہے کہ امام محمد شیخ داؤد طائی رح کے مرید و خلیفہ تھے، تصوف و طریق عبادت و ریاضت انہیں سے سیکھا۔

امام محمد رح کے اکابر تلامذہ یہ تھے، امام محمد بن ادریس شافعی رح، امام ابو حفص کبیر بخاری رح، امام ابو سلیمان جوزجانی رح، موسیٰ رازی رح، محمد بن سماعہ رح، ہشام بن عبید اللہ رازی رح ابراہیم بن رستم رح، عیسیٰ بن ابان رح۔

امام محمد رح کی وفات بتاریخ ۱۴ جمادی الآخر ۱۸۹ھ میں ہوئی، بمقام رے مدفون ہوئے۔

(۳) حضرت شیخ ابو البقا رح

ان کے سلسلہ میں ایک بزرگ سید احمد رح مشہور ہوئے ہیں، وہ مرید سید صفدر رح کے، وہ مرید سید بقا رح کے، وہ مرید شیخ ابو البقا کے۔ رحمہم اللہ۔

Marfat.com

واقعۂ وفات

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کو حالتِ بیماری میں دیکھا کہ سخت دھوپ میں دہلیز کے اندر اینٹ کا تکیہ سر کے نیچے رکھے لیٹے ہیں، اور حالت جان کنی کی سی ہے، اور قرآن مجید پڑھ رہے ہیں، میں نے یہ حالت دیکھ کر عرض کیا کہ اگر آپ فرماویں تو میں آپ کو کسی فضا میں لے چلوں، فرمایا مجھے شرم آتی ہے کہ میں اپنے نفس کے واسطے کوئی درخواست کروں، آج تک نفس نے مجھ پر غلبہ نہیں پایا، اس حال میں بہتر ہے کہ میں اس کا مغلوب نہ بنوں، پس اسی شب کو آپ نے وفات پائی۔

لوگوں نے آپ کی والدہ ماجدہ رح سے آپ کی وفات کا حال پوچھا، انہوں نے فرمایا کہ آپ تمام رات نماز پڑھتے رہے، آخری رات کو سر سجدے میں رکھا اور پھر نہ اٹھایا، جب دیر ہوئی میں نے نزدیک جاکر کہا بیٹا نماز کا وقت ہے اٹھو نماز پڑھ لو، لیکن نہ اٹھے جب بغور دیکھا تو معلوم ہوا کہ انتقال فرما گئے۔

ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ ہوا پر آپ اڑ رہے ہیں، اور فرماتے ہیں کہ میں نے اس دم قیدخانہ سے رہائی پائی، وہ آپ سے اس خواب کو بیان کرنے چلا، جب آپ کے مکان پر پہنچا تو معلوم ہوا کہ آپ نے وفات پائی۔

وصیت آپ نے وصیت کی تھی کہ مجھے زیر دیوار دفن کرنا تاکہ کوئی میرے منہ کے سے نہ گذرے، چنانچہ حسب وصیت زیر دیوار مدفون ہوئے۔

تجہیز و تکفین صاحب کشف المحجوب نے لکھا ہے کہ آپ کے ایام مرض میں وفات تین روز پہلے لوگ آپ کے دولت خانہ پر حاضر تھے تاکہ نماز جنازہ فوت نہ ہو۔ آپ کے جنازہ کے ساتھ اس قدر خلقت کثیر تھی کہ وفات سے دوسرے روز شام کو قبرستان تک پہنچا

Marfat.com

تک بمشکل پہنچا جا سکا حالانکہ قبرستان قریب تھا۔ آپ کی تدفین کے بعد حضرت امام محمد فقیہ رح نے آپ کی قبر پر ہاتھ رکھ کر کہا یا داؤد سبحنت نفسك قبل ان تسجن وحاسبت نفسك قبل ان تحاسب الیوم تری ما کنت تربد۔ اور اس قدر روئے کہ تمام خلقت دیکھ کر رونے لگی۔

ندائے غیب آپ کی وفات کے بعد منادی غیب نے ندا دی کہ داؤد طائی رح اپنے مقصود کو پہنچا، اور حق تعالیٰ اس سے راضی و خوش ہوا۔

واقعات بعد از وفات آپ کا جس رات انتقال ہوا، کسی نے خواب میں دیکھا کہ ملائکہ آسمان سے نازل ہو رہے ہیں، پوچھا یہ کیسی رات ہے؟ فرشتوں نے کہا کہ آج داؤد طائی رح نے وفات پائی ہے، اور بہشت کو ان کے لئے آراستہ کیا گیا ہے۔

ایک شخص نے آپ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا، فرمایا حق تعالیٰ نے مجھے اپنے روبرو کھڑا کیا اور فرمایا کہ اے داؤد! تو نہیں جانتا تھا کہ میں پاک ہوں اور پاک عمل کو قبول کرتا ہوں؟ میں نے عرض کیا یا الٰہی تو جانتا ہے کہ پاک عمل پر میں قادر نہیں تھا، لیکن تیری ذات پر نیک گمان رکھتا تھا، تو حکم ہوا کہ اس کو بخش دو، چنانچہ میں بخشا گیا۔

تاریخ وفات حضرت شیخ داؤد طائی رح کی وفات بقول صاحب نفحات الانس و فتاوے برہنہ و خزینۃ الاصفیا بتاریخ اٹھائیسویں ربیع الاول ۱۶۵ھ ایک سو پینسٹھ ہجری مطابق ۷۸۱ء سات سو اکاسی عیسوی میں بعہد خلافت محمد المہدی بن المنصور خلیفہ سوم عباسی کے ہوئی۔

مدفن پاک آپ کا مزار پر انوار بغداد شریف میں مرجع خواص و عوام ہے، رحمۃ اللہ علیہ۔

Marfat.com

قطعہ تاریخ

از حضرت مولنا شاہ غلام مصطفےٰ صاحب نوشاہی دام فیوضہ

زد نیا رفت چوں داؤد طائی — بجنت رفت صوفی پاک و نفس
چو نوشاہی تفکر کرد تاریخ — ندا از غیب خوش آمد کہ اقدس ۱۶۵

منہ

۱۶۵
رفت از ما چو سرورِ فضلا — گشت ز حیل سیدِ کملا

منہ

۱۶۵
چوں سفر کرد پیرِ ما مرغوب — سالِ نقلت صاحب و محبوب

منہ

۱۶۵
چو آمد وقتِ نزعِ پیر، قاصد — وصالش داں ولی اللہ حامد

منہ

۱۶۵
ز دنیا چو شد پیرِ ما زیرِ خاک — وصالش بگفتیم بس نیک پاک

دیگر

از اسماء الحسنےٰ

۱۶۵ ۱۶۵ ۱۶۵
مہیمن ودود - مہیمن ہادی - مہیمن بدوح
۱۶۵ ۱۶۵ ۱۶۵
معطی اللہ - لطیف اللہ - معز ماجد - علی مجیب
۱۶۵ ۱۶۵ ۱۶۵
مبدی حنان - حق مجید - مولا حلیم

Marfat.com

فصل ششم

حالات حضرت شیخ معروف کرخی قدس سرہٗ

اوصافِ حمیلہ آپ امام الصدیقین، شمس العارفین، سلطان المتعبدین، رئیس السالکین، سید الاولیا، عمدۃ الاتقیا، مقتدائے صدرِ طریقت، رہنمائے راہِ حقیقت مہبطِ انوارِ الٰہی، مصدرِ اسرارِ نامتناہی، کرامات و ریاضات میں مشہور، اور فتوٰے وتقوٰے میں آیتِ عظیم تھے۔ مقامِ شوق واُنس میں درجہ اعلیٰ رکھتے تھے، آپ حضرت خواجہ شیخ داؤد طائی رح کے مرید وخلیفہ اکبر وجانشینِ اعظم تھے۔

نام ونسب آپ کا نام نامی معروف، کنیت ابوالمحفوظ، لقب اسدالدین۔[1] والد بزرگوار کا نام فیروز یا فیروزان تھا، مذہب نصارٰے رکھتے تھے، اسلام لانے کے بعد ان کا نام علی رکھا گیا، جدامجد کا نام مرزبان الکرخی تھا۔

ف کرخ ایک گاؤں ہے قریب بغداد کے، اور بعض کہتے ہیں کہ بغداد کے ایک محلہ کا نام ہے جہاں آپ کے آبا واجداد سکونت رکھتے تھے۔[2]

ولادت آپ کے والد فیروز کرخی کو حضرت شیخ داؤد طائی رح نے اپنی روٹی سے ایک ٹکڑا تبرک دیا تھا، انہوں نے کھا کر اپنی اہلیہ سے صحبت کی، اُسی رات آپ کا نورِ ولائیت رحمِ والدہ میں جاگزین ہوا، اور بوقتِ سعید ماہِ عید کی طرح طلوع ہوا۔[3]

تحصیلِ علوم چونکہ آپ کے والدین ترسا تھے اس لیے انہوں نے ایک نصرانی عالم کے پاس آپ کو تعلیم کے لئے سپرد کیا، اُستاد نے کہا کہو ثالث ثلاثۃ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ ھواللہ الاحد بہتیرا معلم نے سمجھایا مگر آپ تثلیث کے قائل نہ ہوئے، توحید

Marfat.com

کا اقرار کرتے رہے، اوستاد نے ایک دن تنگ آکر آپ کو مارا، آپ اُس سے بھاگ گئے۔

قبولِ اسلام | اور حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں پہنچے، اور ان کے دست حق پرست پر دین نصاریٰ سے توبہ کی، اور اسلام قبول کیا، حضرت امام عالی مقام رض آپ سے محبت رکھتے، اور آپ پر نہایت شفقت و عنایت فرماتے، آپ نے ان کی خدمت دربانی اختیار کی، اور تربیت ظاہری و باطنی پاتے رہے۔

اسلامِ والدین | آپ مسلمان ہونے کے بعد اپنے ماں باپ کے گھر واپس آئے اور دستک دی، انہوں نے پوچھا کون ہے؟ فرمایا معروف؛ پوچھا کس دین پر، فرمایا دین اسلام پر، پس وہ دونو بھی مشرف باسلام ہوئے۔

بیعت وخلافت | آپ نے بیعت طریقت حضرت خواجہ شیخ ابوسلیمان داؤد بن نصیر طائی رض سے کی، اور ان کی صحبت میں رہ کر خرقہ خلافت واجازت حاصل کیا۔

بیعتِ روحی | آپ کو روحی بیعت حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب سبعہ رض اور حضرات ائمہ ہمامین علیہم السلام سے تھی۔

مشائخ صحبت | علامہ ابن الندیم رض نے لکھا ہے کہ آپ کو شیخ فرقد سنجی رض سے فیض پہنچا ہے، نیز ابوالعباس محمد سماک رض اور شیبان الحمانی رض اور خواجہ شمس الدین سجاوندی سے بھی بہرہ مند ہوئے۔ اکثر صحبت ومعیت آپ کی حضرت امام ابوالحسن علی رضا رض سے تھی، ان کی صحبت میں رہ کر تکمیل علوم ظاہری و باطنی فرمائی۔ اور ریاضت وعبادت کا طریقہ سیکھ کر صدق وصفا میں قدم رکھا حتیٰ کہ درجہ کمال کو پہنچ کر پیشوائے طریقت و مقتدائے حقیقت ہوئے۔ اور حضرت امام رض سے بھی خرقہ پہنا، اور اجازتِ طریقہ اہل بیت حاصل کی۔

طہارت | آپ ہمیشہ باوضو رہتے تھے، ایک بار عین دجلہ پر آپ کا وضو جاتا رہا، آپ نے

Marfat.com

آپ نے اُسی دم تیمم کیا، اور وضو کو چلے، حاضرین نے کہا جس حال میں کہ دس قدم پر دریا کا پانی موجود ہے تو تیمم کی کیا ضرورت تھی، فرمایا زندگی کا کیا بھروسا، شائد پانی تک پہنچتے پہنچتے میری موت آجاتی تو میں بے وضو مرتا، اسی لئے میں نے تیمم کرلیا ہے۔

روزہ و رغبتِ دُعا آپ صائم الدہر تھے، ایک روز ظہر کے وقت بازار میں گئے، ایک سقہ نے کہا رحم اللہ من شرب یعنی خدا اس پر رحم کرے جو یہ پانی پیئے، آپ نے پانی لے کر پی لیا، لوگوں نے کہا آپ تو روزہ سے تھے، فرمایا ہاں، لیکن میں نے اُس کی دعا پر رغبت کی۔

کہتے ہیں کہ جب آپ نے وفات پائی، لوگوں نے آپ کو خواب میں دیکھا، پوچھا خدا تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا، فرمایا مجھے اُس سقہ کی دعا کی برکت سے بخش دیا۔

حلم و بُردباری ایک روز آپ اپنا مصلّے و قرآن مجید مسجد میں چھوڑ کر طہارت کے لئے دجلہ پر گئے، پیچھے سے ایک بڑھیا آئی اور مصلّے و قرآن مجید لے کر چلتی ہوئی، آپ دیکھ کر اس کے پیچھے پیچھے چلے، جب قریب پہنچے آنکھیں نیچی کرکے اس سے پوچھا کہ آپ کا کوئی لڑکا قرآن مجید پڑھتا ہے؟ بڑھیا نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا تو آپ قرآن مجید لے کے کیا کریں گی، قرآن مجید مجھے دے دیجئے اور مصلّے آپ لے لیجئے، وہ آپ کے حلم اور بردباری سے متعجب ہوئی اور دونو چیزیں چھوڑ کر چلی گئی۔

پردہ پوشی ایک روز آپ کی خانقاہ میں ایک مسافر آیا، اس کو سمت قبلہ معلوم نہ تھی، اُس نے دوسری سمت پر نماز پڑھ لی، جب اس کو اپنی غلطی معلوم ہوئی تو شرمندہ ہوکر آپ سے کہنے لگا کہ آپ نے مجھے کیوں نہ اطلاع دی، آپ نے فرمایا درویش کو تعرف سے یعنی کسی کے کام میں دخل دینے سے کیا کام؟ اور اس مسافر کے ساتھ نہایت مہربانی سے پیش آئے۔

Marfat.com

انکسار | آپ کے ماموں حاکم تھے، انہوں نے ایک دن دیکھا کہ آپ ویرانہ میں بیٹھے روٹی کھا رہے ہیں، ایک کتا سامنے بیٹھا ہے، ایک نوالہ اپنے منہ میں ڈالتے ہیں اور ایک کتے کے منہ میں دیتے ہیں، انہوں نے کہا معروف! تجھے شرم نہیں آتی کہ کتے کے ساتھ کھا رہا ہے آپ نے فرمایا میں شرم کے باعث ہی ایسا کر رہا ہوں۔"

حیا | اُس وقت آپ نے سر اٹھایا، ایک پرندہ اڑ رہا تھا اُس کو آواز دی وہ آکر آپ کے ہاتھ پر بیٹھ گیا، اور پروں سے اپنی آنکھوں اور منہ کو چھپا لیا، آپ نے فرمایا دیکھو جو اللہ تعالیٰ سے شرم رکھتا ہے، اس سے ساری چیزیں شرم کرتی ہیں، آپ کے ماموں اپنی بات سے شرمندہ ہوئے۔"

یتیم پروری | حضرت شیخ سری سقطی رح فرماتے ہیں کہ میں نے عید کے روز دیکھا کہ آپ کھجوریں چن رہے ہیں، میں نے عرض کیا یہ آپ کیا کرتے ہیں، فرمایا میں نے اس لڑکے کو روتے دیکھا، پوچھا تو کیوں روتا ہے، اس نے کہا میں یتیم ہوں، آج اور لڑکے عمدہ عمدہ لباس پہنے ہوئے ہیں، اور میرے پاس کچھ نہیں، پس میں یہ کھجوریں اس لئے چنتا ہوں کہ بیچ کر اس کو جوڑے دوں تاکہ اس سے کھیلے اور نہ روئے۔"

ذوق وشوق | ایک بار آپ حالتِ ذوق وشوق میں ایک ستون کو لپٹ گئے، اور اس کو ایسا بھینچا کہ قریب تھا کہ وہ ستون پارہ پارہ ہو جائے۔"

طعام | ایک روز آپ کھانا کھا رہے تھے، کسی نے پوچھا کیا کھاتے ہیں، فرمایا میں مہمان ہوں جو کچھ کھلاتے ہیں کھاتا ہوں۔"

نفس سے خطاب | ایک روز آپ اپنے نفس سے فرما رہے تھے اے نفس مجھے خلاصی دے کہ اس میں تیری بھی خلاصی ہے۔"

تجرید | آپ تجرید میں یگانہ عصر تھے، اور اسی قوتِ تجرید سے بعد از وفات بھی تریاق مجرب ہوئے۔"

Marfat.com

مقاماتِ فقر

تجلّیٰ ذات | آپ کو حضرت خضر علیہ السّلام کی طرح تجلّیٰ ذاتِ اقدس ہو کر وصل ہوا۔

کرامات

کتاب آئینہ تصوّف میں ہے کہ آپ سے پینسٹھ خوارق ظہور میں آئے، ازانجملہ۔

استجابتِ دعا | ایک چور کو پھانسی دی گئی تھی، آپ اُس طرف سے گذرے، چور کو پھانسی پر دیکھ کر بیتاب ہو گئے۔ اور اس کے واسطے دعا کی کہ الٰہی یہ اپنے کیے کی سزا پا چکا، اب اس کی خطا سے درگذر، اور اس کو مغفرت دارین کر، پس یکایک شہر والوں کو منادی غیب نے ندا دی کہ جو اس چور کی نماز پڑھے گا وہ جنتی ہو گا، تمام شہر والے جمع ہو گئے اور چور کو ہاتھوں ہاتھ پھانسی پر سے اتار کر بخوبی غسل دے کے کفنا دفنا دیا، بعد اس کے کسی نے خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہے، اور وہ چور معہ تمام نمازیوں کے کمال زرق برق پوشاک سے وہاں جلوہ افروز ہے، پوچھا یہ دولت اور نعمت کیونکر پائی، کہا خواجہ معروف کرخی رح کی دعا سے۔

تصرّف فی القلوب | آپ ایک جماعت کے ساتھ جا رہے تھے۔ دیکھا کہ ایک جماعت جوانوں کی شراب پینے اور فسق و فساد میں مصروف ہے، جب دجلہ کے کنارہ پر پہنچے تو آپ کے ہمراہیوں نے کہا یا شیخ! دعا کیجئے کہ حق تعالیٰ ان سب کو غرق کر دے تاکہ ان کی نحوست منقطع ہو جائے۔ اور ان کے فساد کا اثر دوسروں کو نہ پہنچے، آپ نے دعا کی یا آلہ العالمین جس طرح تو نے اس جہان میں ان کو عیش خوش دیا ہے، اسی طرح اُس جہان میں بھی ان کو عیش خوش فرمائیو، ہمراہیوں کو تعجب ہوا، کہنے لگے یا شیخ

Marfat.com

ہم اس راز کو نہیں جانتے، فرمایا تھوڑا توقف کرو خود ظاہر ہو جائے گا، جب اُس جماعت کی نظر آپ پر پڑی، انہوں نے اپنے رباب توڑ ڈالے، اور شراب پھینک دی، اور زار زار روتے ہوئے آئے، اور آپ کے قدموں پر گرے اور توبہ کی، آپ نے فرمایا تم نے دیکھا کر بغیر ڈوبے سب کی مراد حاصل ہو گئی۔

طیِ ارض | شیخ محمد بن منصور طوسی، کہتے ہیں کہ میں بغداد میں آپ کے نزدیک تھا، میں نے ایک نشان روئے مبارک پر دیکھا، عرض کیا میں نے کل یہ نشان آپ کے چہرہ پر نہ دیکھا تھا، یہ کیا ہے؟ فرمایا جو بات تیرے حوصلہ سے باہر ہے اس کو مت پوچھ، وہ بات پوچھ جو تیرے کام آوے، میں نے کہا آپ کو خدا پاک کی قسم ہے فرمائیے یہ کیا ہے، فرمایا کل کی رات میں نماز پڑھ رہا تھا یکایک دل میں آیا کہ مکہ معظمہ جاؤں، اور طواف کروں، چنانچہ میں زمزم پر پانی پینے گیا، میرا پاؤں پھسل پڑا، اور میرا منہ اُس میں جا رہا یہ اسی کا نشان ہے۔

عملیات

برائے عفوِ جرائم | آپ نے فرمایا کہ جو شخص یکشنبہ کے دن اشراق کے وقت دو رکعت نفل پڑھے، اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تین بار پڑھے، اور سلام کے بعد یہ اسم جمالی سو بار پڑھے، اللہ تعالیٰ اُس پر مہربان ہوگا اور اس کے گناہ معاف فرمائے گا، اسم جمالی یہ ہے یا رحیم اجب یا مکائیل یا قبوکائیل بحق یا رحیم۔

برائے حصولِ مرتبہ ابدال | آپ نے فرمایا ہے جو شخص ہر روز یہ دعا تین مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو ابدال لکھ لیتا ہے، دعا، یہ ہے اللھم اصلح امۃ محمد اللھم ارحم امۃ محمد اللھم فرج عن امۃ محمد۔

ف جواہر خمسہ میں ہے کہ ہر روز کسی نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھا کرے، اور لفظ محمد کے ساتھ

Marfat.com

کے ساتھ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی پڑھے۔

برائے حلِ مہمات آپ نے فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص کو کوئی مہم ہو جو کسی طرح حل نہ ہوتی ہو اس کو چاہیئے کہ شب چہارشنبہ و شب پنجشنبہ و شب جمعہ تین بار درود شریف اور ہزار بار یہ دعا پڑھے تو وہ ضرور مہم حل ہو جاوے گی۔ دعا یہ ہے، امنت باللہ العلی العظیم وتوکلت علی الحی القیوم۔

برائے فرزندِ نیک آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص شب شنبہ کو یہ بارہواں اسم ایک سو بار پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو فرزند صالح اور پارسا عنایت فرماوے گا، بارھواں اسم یہ ہے۔

یاخالق انت الذی تخلق اصناف الخلائق بقدرتہ۔

برائے حصولِ کوثر آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص شب جمعہ کو چار رکعت نماز پڑھے، ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۃ الکوثر پندرہ بار پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کو حوض کوثر کا پانی روزی کرے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

تصنیفات

آپ نے ایک عربی زبان میں قرآن مجید کی تفسیر لکھی جو دریائے حقائق و معارف ہے، حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ اپنے ملفوظات میں اس تفسیر کا حوالہ لکھتے ہیں، چنانچہ لکھا ہے۔

تفسیر معروف کرخیؒ میں لکھا ہے کہ بروزِ حشر پنجاہ موقف (ٹھیراؤ کی جگہ) ہوں گے، وہاں پچاس چیزوں کا حساب ہوگا، اگر وہاں سب سے بندہ پار اتر گیا تو بچا، ورنہ دوزخ میں جائے گا، سب سے زیادہ سخت موقف نماز کے حساب کی جگہ ہے جو اس سے بچا بچ گیا، دوسرے موقف میں نماز فریضہ کا حساب ہوگا، اگر اس کے عہدہ سے برآیا

Marfat.com

اچھی بات ہے ورنہ موکلوں کے ہمراہ دوزخ میں بھیجا جائے گا۔ دوسرے موقف سے بچے ہوئے تیسرے موقف میں جائیں گے، وہاں پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنتوں کی پوچھ ہوگی اگر وہاں بچا بچ گیا، ورنہ موکلوں کے ہمراہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو بھیجا جائے گا کہ یہ آپ کا امتی ہے جس نے آپ کی سنن ادا نہیں کیں۔"

کلمات طیبات

فتوت۔ فرمایا جوانمردی تین باتوں میں ہے، ایک وفائے بخلاف، دوسری ستائش بے جود، تیسری عطائے بے سوال۔

مواخذہ۔ فرمایا۔ علامت اللہ تعالیٰ کی گرفت کی یہ ہے کہ وہ بندے کو نفس کے کام میں مشغول کرتا ہے کہ وہ اس کے کام نہ آوے۔

محبت۔ فرمایا۔ علامت خدا کے دوستوں کی یہ ہے کہ ان کی فکر خدا ہی میں ہوتی ہے، اور ان کو قرار خدا ہی سے ہوتا ہے، اور ان کا شغل خدا ہی کی راہ میں ہوتا ہے۔

عمل۔ فرمایا۔ حق تعالیٰ جب بندہ کی بھلائی چاہتا ہے تو عمل کا دروازہ اس پر کھول دیتا ہے، اور دروازہ سخن اور کسل کا بند کرتا ہے۔

گمراہی۔ فرمایا۔ ایسی بات میں گفتگو کرنی جس میں کسی کا فائدہ نہ ہو علامت گمراہی کی ہے۔

مکافات۔ فرمایا جو کسی کی برائی چاہتا ہے وہ خود برائی میں مبتلا ہوتا ہے۔

وفا۔ فرمایا حقیقت وفا کی یہ ہے کہ سر اس کا خواب غفلت سے ہوش میں آئے اور اندیشہ اس کا فضول و آفت سے خالی ہو۔

تصوف۔ فرمایا۔ تصوف حقائق کا اختیار کرنا ہے، اور دقائق کا بیان کرنا، اور خلائق سے ناامید ہونا۔

Marfat.com

ریاست۔ فرمایا ریاست کے شیدائی کو ہرگز فلاح نہیں۔

رادِ خدا۔ فرمایا۔ نزدیک تر راہ خدا کی یہ ہے کہ تو کسی سے کچھ نہ چاہے اور تیرے پاس بھی کچھ نہ ہو کہ تجھ سے کوئی چاہے۔

دُنیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ طاعت پر کس طرح دسترس ہو سکتی ہے، فرمایا جب دنیا کی محبت دل سے دور ہو جائے، کیونکہ اگر دنیا کی ذرا سی چیز بھی تمہارے دل میں ہو گی تو جو سجدہ کرو گے اسی چیز کو کرو گے۔

محبت۔ لوگوں نے محبت کی نسبت پوچھا، فرمایا یہ سیکھنے اور کسی کے بتانے کی چیز نہیں، یہ خدا تعالےٰ کے فضل و بخشش پر موقوف ہے۔

عارف۔ فرمایا۔ عارف اگرچہ نعمت نہیں رکھتا مگر پھر بھی وہ ہمیشہ نعمت میں ہے۔

نصائح۔ ایک شخص نے وصیت چاہی، فرمایا خدا پر توکل کر، تاکہ خدا تیرے ساتھ ہو، اور بازگشت تیری اس کی طرف ہو، اور تو تمام شکایتیں اُسی سے کرے، کیونکہ تمام خلائق تجھکو کوئی نفع نہیں پہنچا سکتیں، اور نہ تیرا نقصان دفع کر سکتی ہیں، اپنی ساری التجائیں اُس شخص کے پاس لے جا جس کے پاس اس کا علاج ہے، جو کچھ کہ رنج و بلا و فاقہ سے تجھکو پیش آوے اس کا کشود کار اس کے پوشیدہ رکھنے میں ہے۔

ایک دوسرے شخص نے وصیت چاہی، فرمایا بچ اس سے کہ خدا دیکھے اور تو ساکین کے زمرہ میں نہ ہو۔

فرمایا۔ بہشت کی طلب بغیر عمل کے گناہ ہے، اور شفاعت کا انتظار بغیر نگہداشت سنت کے ایک قسم کا غرور، اور رحمت کی امید بحالتِ نافرمانی جہل و حماقت ہے۔

فرمایا۔ آنکھ کو سب کی طرف سے بند کرے اگرچہ پُری بھی ہو اور زبان کو مدح سے بچا جس طرح ذم سے۔

Marfat.com

مُعرِفینِ کمال

۱ - حضرت شیخ سَرِی سقطی رح فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کو خواب میں عرشِ مجید کے نیچے بحالتِ بیخودی و مدہوشی کے دیکھا، حضرتِ حق سے ندا ہوئی کہ اے فرشتو! یہ کون ہے۔ انہوں نے عرض کیا اے پروردگار تو دانا و بینا ہے، ارشاد ہوا کہ معروف ہے، ہماری دوستی میں بیخود ہوا ہے، سوائے ہمارے دیدار کے اس کو ہوش اور سوائے ہمارے لقا کے چین نہ آوے گا۔

۲ - شیخ الاسلام عبداللہ انصاری ہروی نے لکھا ہے کہ معروف رح ورع و زہد و تقوے میں بہت بڑے شیخ، اور داؤد طائی رح کے صحبت یافتہ تھے۔

۳ - شیخ فریدالدین عطار رح فرماتے ہیں کہ اگر عارف نہوتا معروف نہ ہوتا۔

۴ - مخدوم شیخ علی الہجویری رح فرماتے ہیں کہ معروف کرخی رح سادات مشائخ سے تھے، اور مردانگی میں مشہور، اور پرہیزگاری میں معروف تھے، آپ کے مناقب و فضائل بہت ہیں کہ فنون علم میں آپ کو کمال تھا۔

۵ - علامہ دمیری رح حیات الحیوان میں لکھتے ہیں کہ حضرت معروف کرخی رح اجابتِ دعا میں مشہور تھے، اور اہل بغداد آپ کی قبر مبارک کے توسّل سے طلب باراں کرتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ حضرت معروف رح کی قبر تریاقِ مجرب ہے۔

۶ - شیخ ابوالحسن قرشی رح کہتے ہیں کہ میں چار شخصوں کو مشائخ رح میں سے جانتا ہوں کہ وہ اپنی قبروں میں زندوں کی طرح تصرف کرتے ہیں اوّل شیخ معروف کرخی رح دوم شیخ عبدالقادر جیلانی رح سوم شیخ عقیل منبجی رح چہارم شیخ حیات بن قیس حرّانی رح۔

Marfat.com

تلامذہ کرام

"حضرت امام احمد بن حنبل رح اور امام یحییٰ بن معین محدث رح آپ کے پاس آیا جایا کرتے اور آپ سے تعلیم روحانی حاصل کرتے تھے"

خلفائے عظام

صاحب آئینہ تصوف نے لکھا ہے کہ خلیفہ اکبر آپ کا ایک، اور خلیفہ اصغر نو، اور صاحب مجاز آٹھ تھے۔

(۱) حضرت شیخ سری سقطی رح

ان کا ذکر آگے آئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(۲) حضرت شیخ ابراہیم بن عیسیٰ اصفہانی رح

یہ خواص اصحاب شیخ معروف کرخی سے تھے، شیخ ابراہیم خواص رح کہتے ہیں کہ میں بغداد میں دجلہ کے کنارہ پر وضو کر رہا تھا، ایک شخص کو دیکھا کہ آگے سے پانی پر چلا آتا ہے، میں اُسی وقت سجدہ میں گر پڑا، اور کہا اے اللہ! مجھے تیری عزت کی قسم کہ جب تک میں اس مرد کو نہ جانوں گا سر نہ اٹھاؤں گا۔ اتنے میں وہ مرد آگیا، اور وہ ابراہیم بن عیسیٰ تھے، اور مجھے سجدہ سے اٹھا کر فرمایا کہ جب تو اولیا کو پہچاننا چاہے تو کہہ ھوالاوّل والاٰخر والظاھر والباطن وھو بکل شئ علیم (الحدیث) ان کی وفات ۲۴۷ھ میں ہوئی۔

(۳) حضرت شیخ ابو اسحاق ابراہیم الصیاد البغدادی رح

ان کا مذہب تجرید و انقطاع تھا، حضرت سید الطائفہ رح فرماتے ہیں کہ ایک روز یہ

Marfat.com

حضرت سری سقطی رح کے پاس آئے، اپنے بدن پر حصیر کو پہنا ہوا تھا، شیخ سری سقطی رح نے دس درم سے ایک کپڑا بازار سے منگوایا، اور ان کو کہا کہ لو یہ پہنو، میرے پاس دس درم تھے ان سے میں نے کپڑا منگوایا ہے، انہوں نے کہا کہ تم فقیروں میں بیٹھتے ہو، اور پھر دس درم ذخیرہ رکھتے ہو، اس لئے میں نہیں پہنتا، اور نہ پہنا۔

(۴) حضرت شیخ علی رح

ان کے سلسلہ میں ایک بزرگ شیخ فرید رح نام گذرا ہے، وہ مرید شیخ نظر باز رح کا، وہ مرید شیخ مظفر رح کے، وہ مرید شیخ علی رح کے تھے۔

(۵) حضرت خواجہ ابو احمد محمد شامی رح

ان کا سلسلۂ فقر بطور اویسی جاری ہے۔

سلسلہ کرخیہ آپ سے جو سلسلہ فقر چلا اس کا نام صنف فقرا میں کرخیہ کہا جاتا ہے، تاریخ الاولیا میں ہے کہ سلسلہ کرخیہ کے درویش محبت دنیوی کو ترک کرتے ہیں، اور تجرید میں اپنی زندگی بسر کرتے ہیں، جو ان کے طریقہ میں ہیں وہ اپنے باپ دادا کی نسبت ترک کرکے اپنے آپ کو کرخیان مشہور کرتے ہیں، تمام روز عزلت میں بیٹھنا، شام کو نہا کر عبادت میں مشغول ہونا، کسی سے کچھ نہ مانگنا، صبر و شکر سے خاموش رہنا، ان کا شیوہ ہے۔

واقعۂ وفات

منقول ہے کہ ایک جماعت شیعہ نے اکیس روز تک حضرت امام علی رضا رض کے دروازہ پر آپ کی مزاحمت کی، اور آپ کا پہلو توڑ ڈالا، اس پر آپ بیمار پڑے اور وفات پائی۔

وصایائے آخرین آپ نے شیخ سری سقطی رح کو وصیت کی تھی کہ جب میں مر جاؤں میرے پیراہن کو خیرات کر دینا، میں چاہتا ہوں کہ دنیا سے برہنہ جاؤں جیسا کہ دنیا میں والدہ کے

Marfat.com

والدہ کے پیٹ سے برہنہ آیا تھا۔"

شیخ سری سقطی رح فرماتے ہیں کہ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ جب تجھ کو خدا تعالیٰ سے کوئی حاجت ہو تو اُس کو قسم دے کہ یارب بحق معروف کرخی رح کے میری حاجت روائی کر، فی الفور تیری حاجت پوری ہوگی۔"

تجہیز و تکفین | جب آپ نے وفات پائی، ہر دین کے لوگ آپ پر دعوے کرنے لگے، جہود کہتے تھے کہ ہم آپ کا جنازہ اُٹھائیں گے اور ترسا کہتے تھے کہ ہم، اور مسلمان کہتے تھے کہ ہم۔ آپ کے خادم نے کہا کہ آپ نے وصیت کی تھی کہ میرا جنازہ جو قوم زمین سے اٹھالیوے وہی میری تجہیز و تکفین کرے، اور میں اسی قوم سے ہوں، چنانچہ آپ کا جنازہ جہود و ترسا نے اٹھانا چاہا پر نہ اٹھا سکے۔ آخر مسلمانوں نے اٹھا لیا، اور آپ کی تجہیز و تکفین عمل میں لائے۔"

واقعات بعد از وفات | حضرت محمد بن الحسین رح کہتے ہیں کہ میں نے آپ کو خواب میں دیکھا پوچھا کہ حق تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا، فرمایا بخش دیا، میں نے کہا زہد و ورع کی بدولت، فرمایا نہیں، بلکہ ایک بات کی برکت سے جو میں نے ابن سماک سے کوفہ میں سنی تھی، یعنی جو سب سے کنارہ کش ہو کر خدا کی طرف پھر جاتا ہے، خدا تعالیٰ اپنی رحمت سے اُس کی طرف پھرتا ہے، اور تمام خلائق کو اس کی طرف رجوع کر دیتا ہے۔ اس بات نے میرے دل پر اثر کیا، میں نے خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کیا، اور سارے شغلوں سے دست بردار ہوا، سوائے خدمت حضرت امام علی رضا رض کے، اور میں نے اس بات کو ان سے بھی بیان کیا، انہوں نے فرمایا کہ اگر تو اس پر عمل کرے گا تو یہ تیرے واسطے کافی ہوگا۔"

تاریخ وفات | حضرت شیخ معروف کرخی رح کی وفات بقول صاحب سفینۃ الاولیا و تاریخ الاولیا و مسالک السالکین و فتاوی برہنہ دفتر دوم بروز جمعہ دوسری محرم سنہ ۲۰۰ھ

Marfat.com

دو سو ہجری مطابق بارھویں اگست ۸۱۵ء آٹھ سو پندرہ عیسوی میں بعہد خلافت ابوالعباس عبداللہ المامون الرشید بن الہارون خلیفہ ہفتم عباسی کے ہوئی۔

مدفن پاک آپ کا مزار پر انوار بغداد شریف محلہ کرخ میں ہے، گنبد بنا ہوا ہے پاس مسجد بھی ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ

قطعہ تاریخ

از حضرت مولانا شاہ غلام مصطفےٰ صاحب نوشاہی دام فیوضہ

ز عالم رفت چوں معروف کرخی ۲۰۰ بفضل حق بجنت شد خراماں
وصالش جست نوشاہی غزیرا ندا شد طیب محبوب سبحاں

منہ

رفت چوں پیر از جہاں ظاہر ۲۰۰ قلب معروف سال شد ظاہر

منہ

در جناں رفت پیر ما چوں شاد ۲۰۰ رحلتش گشت صوفی جواد

منہ

رفت در عدن سالک آزاد ۲۰۰ سال ترحیل عابد حق یاد

منہ

ز دنیا چو رفت عمدۂ اولیا ۲۰۰ وصالش بخوان زبدۂ اصفیا

دیگر

از اسماء الحسنیٰ

اللہ صمد ۲۰۰	اللہ وکیل ۲۰۰	منعم ۲۰۰	مقیت مجیب ۲۰۰
سمیع ودود			
سمیع بدوح ۲۰۰		ملک علی ۲۰۰	بدیع جامع ۲۰۰ مالک ۲۰۰
سمیع ہادی ۲۰۰			

فصل سوم

Marfat.com

فصل ہفتم

حالاتِ حضرت شیخ سَرِیّ سقطی قدس سرّہٗ

اوصافِ جمیلہ آپ سراج العالمین، تاج العارفین، رئیس المتعبّدین، سلطان الموحّدین مظہر الجلال والجمال، کاشف العلم والکمال، شیخ الشیوخ طریقت، اصل الاصول حقیقت، عجوبۂ رموز واشارات، کوہِ حلم وثبات، اہل تصوف کے امام، اوصافِ علم میں کامل، اندوہ درد کے دریا، مروّت وشفقت کے خزانہ تھے، آپ حضرت خواجہ شیخ معروف کرخیؒ کے مرید وخلیفہ اکبر وجانشین اعظم تھے۔

نام ونسب آپ کا اسم گرامی سَرِیّ بفتح سین مہملہ، وکسر راے مہملہ، وتشدید یائے تحتانی بمعنی جواں مرد، کنیت ابوالحسن، لقب ضیاء الدین، اساس القضاء المبرم یہ والد بزرگوار کا نام شیخ مُغَلِّس، بضم میم، وفتح غین معجمہ، وتشدید لام مفتوحہ، وسکون سین مہملہ، بمعنی صبح کی نماز کو رات کے اندھیرے میں ادا کرنے والا۔

آپ سَقطی مشہور تھے، بفتح سین مہملہ وفتح قاف، وکسر طائے مہملہ، وسکون یائے تحتانی یہ نسبت ہے سَقَط فروشی کے ساتھ، اور سَقَط متاعِ حقیر یعنی پرچون کو کہتے ہیں۔

آپ کا وطن اقدس بغداد شریف تھا۔

واقعۂ توبہ آپ اوائل میں بغداد شریف کے بازار میں دوکان پر بیٹھ کر سقط فروشی کرتے تھے، ایک دن خواجہ حبیب راعیؒ آپ کی دکان کی طرف سے گذرے، آپ نے کچھ چیز ان کے سامنے پیش کی کہ فقرا کو تقسیم کردیں، انہوں نے فرمایا خیرک اللہ اسی روز سے دنیا آپ کے دل پر سرد ہوگئی۔

Marfat.com

ایسا ہی دوسرے دن حضرت شیخ معروف کرخی رح تشریف لائے، اُن کے ساتھ ایک یتیم لڑکا تھا، انہوں نے فرمایا اِس یتیم کو کپڑے پہنا دے، آپ نے پہنا دئے، تو انہوں نے دعا دی کہ خدا تعالیٰ تیرے دل پر دنیا کو دشمن کر دے، اور تجھے اِس شغل سے راحت دے، ان کا فرمانا تھا کہ آپ یکبارگی دنیا سے متنفر اور فارغ ہو گئے، اور اس کی ذرہ بھر بھی الفت آپ کے دل میں نہ رہی۔

بیعت و خلافت | آپ نے حضرت خواجہ شیخ ابو المحفوظ معروف کرخی رح کے ہاتھ مبارک پر بیعت کی، اور خرقہ خلافت و ارشاد حاصل کیا۔

بیعتِ روحی | آپ کو روحی بیعت حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرات شیخین رض سے تھی۔

مشایخِ صحبت | آپ حضرت حارث بن الاسد المحاسبی رح اور حضرت بشر بن الحارث الحافی رح کے اقران سے تھے، اور شیخ ابو جعفر السماک رح اور شیخ الغریب احمد انداقی ابدال رح سے بھی فیض کامل پایا۔

تجارت | آپ کا دوکانداری کے وقت یہ دستور تھا کہ دس دینار پر آدھے دینار سے زیادہ نفع نہ لیتے تھے، ایک بار آپ نے ساٹھ دینار کے بادام خریدے، اتفاق سے بادام گران ہو گئے، دلال نے کہا کہ بادام بیچئے، فرمایا کس دام پر؟ اُس نے کہا نوّے دینار پر۔ فرمایا میرا عہد ہے کہ دس دینار پر آدھے دینار سے زیادہ نفع نہ لوں گا دلال نے کہا میں نقصان پر نہیں بیچ سکتا۔ آپ نے فرمایا میں بھی عہد نہیں توڑ سکتا، آخر کار نہ دلال نے کم پر بیچا، اور نہ آپ نے زیادہ نفع لینا قبول کیا، وہ بادام یونہی پڑے رہے۔

خلوت در انجمن | آپ نے دکان پر پردہ ڈال رکھا تھا، وہاں ہر روز ایک ہزار رکعت نمازِ نفل

Marfat.com

نماز نفل پڑھا کرتے تھے ۔ ایک روز ایک شخص آیا اور پردہ اٹھا کر آپ کو سلام کیا ، اور کہا فلان بزرگ نے کوہ لبنان سے آپ کو سلام بھیجا ہے ، فرمایا وہ پہاڑ میں قیام پذیر ہوئے ہیں اس میں تو کوئی عمدگی نہیں ، مرد وہ ہے کہ درمیان بازار کے بیٹھ کر خدا سے مشغول رہے اور ایک دم اُس سے غائب نہ ہو ۔

ترک دنیا ایک روز بغداد شریف کے بازار میں آگ لگی ، تمام دکانیں جل کر راکھ ہوگئیں ۔ آپ کی دُکان بھی انہیں دُکانوں میں تھی ، کسی نے آپ کو خبر دی کہ آپ کی دکان نہیں جلی ، آپ کی زبان سے نکل گیا الحمدللہ ، پھر آپ نے کُل چیزیں جو دکان میں تھیں فقیروں کو خیرات کر دیں اور طریق تصوف اختیار کیا ۔

مجاہدہ آپ کے برابر کسی نے ریاضت و مجاہدہ نہیں کیا ، آپ فرماتے تھے کہ چالیس برس سے میرا نفس شہد کا آرزومند ہے ، مگر میں نے اس کو نہیں دیا ۔

انکسار حضرت شیخ جنید بغدادی رح فرماتے ہیں کہ میں نے کہا یا حضرت میں ایک جماعت کے ساتھ مخنثوں کی طرف گذرا ، دل میں خیال آیا کہ خدا معلوم یہ کیسے جیتے ہیں ، آپ نے فرمایا میرے دل میں کبھی ایسا خیال نہیں گذرا کہ مجھے عالم میں کسی آفریدہ پر بھی فضیلت ہے ، میں نے عرض کیا کیا مخنثوں پر بھی نہیں ، فرمایا ہرگز نہیں ۔

تواضع آپ فرماتے تھے کہ میں دن میں چند بار آئینہ دیکھتا ہوں کہ کہیں شامت اعمال سے میرا چہرہ سیاہ تو نہیں ہوگیا ۔

ہمدردی خلائق آپ فرماتے تھے میں چاہتا ہوں کہ ساری مخلوق کا رنج و غم میرے دل پر آجاوے کہ وہ سب رنج و غم سے فارغ ہو جائیں ۔

اخلاص آپ فرماتے تھے کہ اگر مسلمان بھائی میرے پاس آتا ہے اور میں اُس سے کچھ سلوک سے پیش آتا ہوں تو ڈرتا ہوں کہ میرا نام جریدۂ منافقاں میں کہیں نہ لکھ لیں ۔

Marfat.com

ملاقات اولیا اللہ آپ نے چاہا کہ اولیا اللہ کو دیکھیں، پس آپ نے ایک ولی اللہ کو پہاڑ کی چوٹی پر دیکھا، سلام کیا اور پوچھا آپ کون ہیں، اس نے کہا ھُوَ، پھر آپ نے پوچھا کیا کرتے ہیں اُس نے کہا ھُوَ، پھر پوچھا کیا کھاتے پیتے ہیں کہا ھُوَ، پھر فرمایا کیا تمہاری مراد اس لفظ سے خدا تعالیٰ ہے؟ اُس نے جونہی یہ نام سنا تو ایک چیخ ماری اور جان بحق تسلیم کی ؎

تاثیرِ وعظ آپ پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے بغداد میں کلام حقائق و توحید بیان فرمایا، ایک روز آپ وعظ کر رہے تھے کہ ایک شخص احمد بن یزید کاتب جو خلیفہ کے ندیموں میں سے تھا عمدہ بیش قیمت کپڑا پہنے ہوئے معہ بہت سے غلاموں کے ادھر سے گذرا، اور غلاموں کو ٹھیرا کے مجلس وعظ میں داخل ہوا، آپ اس وقت فرما رہے تھے کہ اٹھارہ ہزار عالم میں آدمی سے زیادہ ضعیف کوئی نہیں، اور انواع خلق سے حق تعالیٰ کا کوئی اتنا نافرمان نہیں جتنا کہ آدمی باوجود اس ضعیفی کے ایسے عظیم و بزرگ حق تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے، یہ بات مثل تیر کے احمد کی جان پر جا لگی اور وہ اس قدر رویا کہ بیہوش ہو گیا، پھر اٹھا اور روتا ہوا اپنے گھر گیا، نہ کچھ کھایا اور نہ پیا اور نہ سویا اور نہ کسی سے کلام کیا، دوسرے روز پیادہ فقیری لباس پہنے ہوئے آپ کے پاس آیا اور کہا کہ دنیا میرے دل پر سرد ہو چکی ہے مجھے سالکوں کا طریقہ بتا دیجئے، آپ نے فرمایا سالکوں کے دو طریقے ہیں ایک عام دوسرا خاص، عام یہ ہے کہ پنجوقتہ نماز جماعت سے ادا کرے، اور اگر مال ہو تو زکوٰۃ دے، اور روزہ رمضان رکھے، اور خدا کی وحدانیت کا اقرار کرے، اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کو تسلیم کرے، اور خاص یہ ہے کہ دنیا کو ٹھوکر مارے، اور اس کی آرائش کی طرف مطلق متوجہ نہ ہو، اور اگر ملے بھی تو اس کو قبول نہ کرے، اور دل خدا سے باندھے، اور اس کے غیر کو نظر انداز کرے، یہ سنکر اُس نے کہا اے استاد میں نے طریقہ خاص اختیار کیا، آپ نے

Marfat.com

کیا۔ آپ نے فرمایا جزاک اللہ خیرًا۔ چنانچہ وہ جنگل کو چلا گیا، اور واصلان حق سے ہو گیا۔

ایثار منقول ہے کہ جب آپ کو کوئی سلام کرتا تھا تو آپ عمدًا ترشروئی کے ساتھ جواب دیتے تھے، ایک بار لوگوں نے پوچھا کہ باوجود ایسی شفقت وعنایت کے کہ آپ کو سب کے ساتھ ہے ایسا کرنے میں کیا راز ہے؟ فرمایا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی سلام کرتا ہے تو نوّے رحمتیں نازل ہوتی ہیں، نوّے اُس شخص کے واسطے جو تازہ رو ہوتا ہے، پس میری ترشروئی اِس غرض سے ہے کہ نوّے رحمتیں اُسی سلام کرنے والے کے واسطے ہوں۔

مقاماتِ فقر

مقامِ محبت حضرت سید الطائفہ فرماتے ہیں کہ ایک روز آپ نے مجھ سے سوال کیا کہ محبت کیا ہے؟ میں نے کہا ایک جماعت نے کہا ہے کہ موافقت ہے، ایک جماعت نے کہا ہے کہ اشارت ہے، اور دوسروں نے اور بھی کچھ کہا ہے۔ یہ سنکر آپ نے اپنے ہاتھ کی کھال پکڑ کر کھینچی، ذرا بھی اوپر کو نہ اٹھی، فرمایا قسم ہے اس کی عزت وجلال کی اگر میں کہوں کہ یہ کھال اس کی محبت ودوستی میں سوکھ گئی ہے تو میں راست کہتا ہوں گا یہ کہکر بیہوش ہو گئے، اور آپ کا چہرہ مبارک مثل چاند کے دمکنے لگا، پھر فرمایا بندہ محبت میں اس درجہ کو پہنچ جاتا ہے کہ اگر کوئی تیر یا شمشیر اس کو مارے تو بھی اس کو خبر نہ ہو، اور اس حال سے میرے دل میں کچھ خبر نہ تھی اس وقت تک کہ آشکارا ہوا۔

مقامِ عشقِ حقیقی حضرت سید الطائفہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ بیمار ہوئے ہم کو کوئی وجہ بیماری کی معلوم نہ ہوتی تھی، میں آپ کا فارورہ شیشی میں ڈال کر ایک حکیم حاذق کے پاس لے گیا، وہ بڑی دیر تک اس کو دیکھتا رہا اور کہنے لگا کہ یہ فارورہ کسی عاشق کا ہے

Marfat.com

میں یہ سنکر بیہوش ہوکر گر پڑا ، اور شیشی میرے ہاتھ سے گر گئی ۔ جب ہوش آنے پر میں آپ کی خدمت میں آیا تو سب حال عرض کیا ، آپ نے متبسم ہوکر فرمایا کہ واقعی وہ طبیب قارورہ کو خوب پہچانتا ہے ، میں نے عرض کیا کیا قارورہ میں بھی عشق ظاہر ہوجاتا ہے ؟ آپ نے فرمایا ہاں ۔

مقامِ صبر ایک بار آپ صبر کا ذکر کر رہے تھے کہ بچھو نے کئی ڈنگ آپ کے جسم اطہر پر لگائے مگر آپ نے اُف تک نہ کی ۔

رُویتِ الٰہی آپ نے اپنے مرید سعید سید الطائفہ حضرت جُنید رح کو فرمایا کہ وعظ کہا کرو انہوں نے آپ کی موجودگی میں اس کو خلافِ ادب جانا ۔ اور وعظ سے تاخیر کی ، رات کو خواب میں اُن کو حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی ، انہوں نے بھی وعظ کہنے کو فرمایا ، جب صبح آپ کے پاس خواب بیان کرنے آئے تو آپ نے اُن کو دیکھتے ہی فرمایا کہ اب تو تم کو حضرت سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی ارشاد ہوا ، تم کو وعظ کہنا ضرور ہے ۔ کیونکہ تیرا وعظ اہلِ عالم کی نجات کا سبب ہوگا ، حضرت سید الطائفہ نے کہا کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ ہم کو حضرت فخرِ موجودات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم ہوا ہے ، آپ نے فرمایا کہ میں نے جناب باریتعالےٰ عزاسمہٗ کو خواب میں دیکھا ۔ اُس نے فرمایا کہ میں نے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجا ہے تاکہ جُنید رح کو وعظ کہنے کا حکم فرمادیں ۔

مشاہدۂ جمالِ الٰہی وحضورِ ذاتِ اقدس آپ کو ذاتِ اقدس کا وصل بدرجۂ اتم جلال وجمال کے ساتھ حاصل ہوا ۔

حضرت سید الطائفہ رح فرماتے ہیں کہ میں ایک رات آپ کے پاس رہا ، جب کچھ رات گئی مجھ سے فرمایا اے جُنید ! ابھی اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے حضور میں بار دیا ۔ اور فرما

اے سُنّ

Marfat.com

اے سَرِی ؒ میں نے جب خلق کو پیدا کیا، انہوں نے میری محبت کا دعوٰے کیا، پھر میں نے دنیا کو پیدا کیا تو نو حصے مجھ سے بھاگ گئے دسواں حصہ باقی رہ گیا، پھر میں نے جنت کو پیدا کیا تو اُس میں سے بھی نو حصے بھاگ گئے دسواں حصہ باقی رہا، پھر میں نے ذرہ بھر بلا نازل کی تو اس میں سے بھی نو حصے بھاگ گئے دسواں حصہ باقی رہا، پھر میں نے اُن سے کہا کہ تم نے نہ دنیا کا ارادہ کیا، نہ آخرت کی رغبت کی، نہ بلا سے بھاگے، اب تم کیا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا ہم جو کچھ چاہتے ہیں تو اس کو خوب جانتا ہے، میں نے کہا اب میں تم پر ایسی بلا نازل کروں گا جس کی تمہیں برداشت نہ ہوگی، اور نہ اس کو سخت پہاڑ اٹھا سکیں گے، کیا تم اس کے لئے ثابت قدم رہو گے؟ انہوں نے کہا کیا تو اس کا کرنے والا ہمارے ساتھ نہیں ہے؟ ہم تیرے ساتھ راضی ہیں، تجھ میں تحمل کریں گے، تیرے لئے اٹھاویں گے، اور جس کو پہاڑ نہیں اٹھا سکتے اس کی برداشت کریں گے، میں نے ان سے کہا کہ تم میرے سچے بندے ہو۔"

کرامات

کتاب آئینہ تصوف میں ہے کہ آپ سے بہت خوارق ظہور میں آئے۔ ازانجملہ۔

استجابت دعا ایک شخص تیس برس سے مجاہدہ میں مشغول تھا، لوگوں نے پوچھا یہ تم کو کس طرح حاصل ہوا، کہا حضرت سَرِی سقطی ؒ کی دعا سے، پوچھا کس طرح، اس نے کہا میں ایک روزان کے دروازہ پر گیا اور دستک دی، انہوں نے اندر سے پوچھا کون ہے؟ میں نے کہا آشنا، فرمایا اگر آشنا ہوتا تو مشغول ہوتا، تجھے میری پروانہ ہوتی، پھر آپ نے فرمایا یا آلہ العالمین! اس کو اپنے ساتھ مشغول کر ایسا کہ اس کو کسی کی پروانہ رہے، پس اسی دم کوئی چیز میرے سینہ میں داخل ہوئی، اور میرا کام اس درجہ کو پہنچا۔"

Marfat.com

آپ فرماتے تھے کہ جب میں خبر پاتا ہوں کہ لوگ میرے پاس آرہے ہیں کہ مجھ سے علم سیکھیں میں دعا، مانگتا ہوں کہ الٰہی تو ان کو ایسا علم عطا کر کہ یہ اس میں مشغول ہو جائیں تاکہ میں ان کے کام نہ آؤں، کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ وہ میرے پاس آویں۔

حج کی دعا شیخ علی بن عبدالحمید الغضائری رح کہتے ہیں کہ آپ نے میرے لئے دعا فرمائی اس کی برکت سے حق تعالیٰ نے مجھے چالیس حج پاپیادہ روزی کئے، جو میں طلب سے جاکر کرتا رہا۔

پری کا پگھل جانا حضرت سید الطائفہ رح فرماتے ہیں کہ میں ایک روز آپ کے پاس گیا، آپ کو متغیر دیکھ کر پوچھا کہ کیا ہوا، فرمایا پریوں میں سے ایک جوان میرے پاس آیا اور پوچھا حیا کس کو کہتے ہیں، میں نے اس کا جواب دیا، وہ پانی ہو گیا جو تم دیکھتے ہو، میں نے جب دیکھا تو واقعی پری پانی ہو گیا تھا۔

رویت حور حضرت سید الطائفہ رح فرماتے ہیں کہ میں ایک روز آپ کے پاس گیا دیکھا کہ آپ رو رہے ہیں، میں نے پوچھا کیوں روتے ہیں، فرمایا ایک لڑکے نے میرا کوزہ پانی ٹھنڈا کرنے کو لٹکا دیا، اتنے میں میری آنکھ لگ گئی، تو میں نے ایک حور کو دیکھا، پوچھا تو کس کی مملوکہ ہے، اس نے کہا اس شخص کی جس کا کوزہ پانی ٹھنڈا کرنے کو نہ لٹکایا جائے، اور پھر میرے کوزہ کو زمین پر پٹک دیا کہ وہ چور چور ہو گیا، حضرت جنید رح فرماتے ہیں کہ میں نے کوزہ کے ٹکڑے دیکھے کہ پڑے تھے۔

مکاشفہ حضرت سید الطائفہ رح فرماتے ہیں کہ میں نے ایک روز مسجد تونیزیہ کے دروازہ پر ابلیس کو دیکھا، پوچھا تجھے فقروں پر قدرت ہے یا نہیں، اس نے کہا نہیں کیونکہ جب میں ان کو دنیا میں پھنسانا چاہتا ہوں تو وہ آخرت کی طرف بھاگتے ہیں، اور جب میں ان کو آخرت میں گرفتار کرنا چاہتا ہوں تو وہ مولےٰ کی طرف بھاگ جاتے ہیں، اور مجھکو وہاں راہ نہیں،

Marfat.com

راہ نہیں ، ہاں سماع و وجد کے وقت میں اُن کو دیکھتا ہوں کہ ان کا نالہ کہاں سے ہے
یہ کہا اور غائب ہوگیا ، جب میں مسجد میں داخل ہوا تو حضرت شیخ سَرِی سقطیؒ کو سر برانو بیٹھے دیکھا ، آپ نے سر اٹھایا اور فرمایا وہ دشمن خدا جھوٹ کہتا ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کو زیادہ عزیز ہیں اس سے کہ جبرئیلؑ کو دکھاوے چہ جائیکہ ابلیس کو ۔

خادمۂ غیبی | ایک بار آپ کی بہن نے کہا کہ اگر آپ اجازت دیویں تو میں آپ کا حجرہ صاف کرجایا کروں ، آپ نے فرمایا میری زندگی صفائی کی اجازت دینے کے لئے نہیں ہے ، کچھ دنوں کے بعد آپ کی بہن پھر آئیں تو دیکھا کہ ایک عورت جھاڑو دے رہی ہے ، انہوں نے کہا کہ آپ نے مجھے تو اجازت نہ دی تھی ، فرمایا میں نے اِس کو بھی اجازت نہیں دی ، اِسے اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہے ۔

عملیات

برائے حصولِ حکومت | آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ اسم جمالی ہر نماز کے بعد پچاس بار پڑھے ، خدا تعالیٰ اُس کو بادشاہی دیتا ہے ، اور وہ شخص دنیا میں کسی چیز کا محتاج نہ ہوگا ، اسم جمالی یہ ہے ۔ یا مَلِكُ اجب یا اسرافیل یاحوہ ئیل بحق یا مَلِكُ ۔

برائے مہربانی حق تعالیٰ | آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص روز یکشنبہ کو یہ تیرہواں اسم نوّے بار پڑھے اللہ تعالیٰ اُس پر مہربان ہوجاوے گا ، اور جو کچھ خدا سے چاہے گا پائے گا ۔ تیرہواں اسم یہ ہے یاکریم انت الذی تکرم الانسان علی سائر الحیوان بعنایتہٖ ۔

مکتوبات

حضرت سید الطائفہؒ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ، آپ نے

Marfat.com

مجھے ایک کام بتایا، میں نے فوراً وہ کام کر دیا، اور آپ کے سامنے ہوا، آپ نے ایک پرچہ کاغذ مجھے عطا فرمایا جس پر یہ لکھا تھا۔ ؎

سَمِعتُ حادیًا یحدو فی البادیۃ　　یقول اَبکی ومایدریك مایُبکینی

اَبکی حذارًا ان تفارقنی　　وتَقطِعی حَبلی وتَھجِرینی

یعنی میں نے جنگل میں اونٹ والے کو گیت گاتے سنا وہ کہہ رہا تھا کہ میں رو رہا ہوں اور تجھے کیا معلوم کہ مجھے کیا چیز رُلا رہی ہے، مجھے ڈر ہے کہ تو مجھ سے جدا ہو جائے اور مجھ سے قطع تعلق کر کے مجھے چھوڑ دے ؎

کلماتِ طیبات

شعر خوانی | بعض صالحین کہتے ہیں کہ میں آپ کے پاس گیا دیکھا کہ آپ ایک کپڑے سے اپنا گھر جھاڑ رہے ہیں اور یہ اشعار پڑھتے جاتے ہیں۔

ومارمتُ الدخول علیہ حتیٰ　　حللت محلۃ العبد الذلیل

واغمضت الجفون علی قذاھا　　وصنت انفسی عن قال وقیل ؎

حضرت سیدالطائفہؒ نے ایک روز آپ کو دیکھا کہ یہ شعر پڑھ رہے تھے اور رو رہے تھے۔

لافی النھار ولافی اللیل لی فرج　　فلا ابالی اطال اللیل ام قصرا ؎

مناجات | آپ مناجات میں فرماتے تھے، الٰہی تیری عظمت نے مجھے تیری مناجات سے باز رکھا، اور تیری معرفت نے مجھ کو تیری اُنسیت عطا کی، اور اگر تو نے خود نہ فرمایا ہوتا کہ مجھ کو زبان سے یاد کرو تو میں ہرگز زبان سے تیری یاد نہ کرتا، کیونکہ زبان تیری یاد کے قابل نہیں ہے، اس لئے کہ جو زبان لہو و بازی سے آلودہ ہے وہ زبان تیرے ذکر میں کیسے کھولی جا سکتی ہے ؎

Marfat.com

دنیا۔ فرمایا۔ دنیا بالکل فضول ہے مگر پانچ چیزیں۔ روٹی کہ جان بچاوے، پانی کہ پیاس بجھاوے، کپڑا کہ ستر چھپاوے، گھر جو رہنے کے کام آوے، علم جس سے تو کام چلاوے۔

فرمایا۔ تیس برس ہوگئے کہ میں ایک الحمد کہنے پر استغفار کہہ رہا ہوں، لوگوں نے پوچھا کس طرح، فرمایا جس روز بغداد کے بازار میں آگ لگی تھی ایک شخص نے آکر مجھ سے کہا کہ آپ کی دکان نہیں جلی ہے میں نے کہا الحمد للہ، پس اس شرم سے کہ میں نے اپنی بھلائی کو مسلمان بھائیوں کی بھلائی پر ترجیح دی، اور دنیا کی سلامتی پر الحمد للہ کہا استغفار کرتا ہوں۔

عزلت۔ فرمایا۔ جس کو اپنے دین کی سلامتی، اور اپنی جان و تن کی راحت، اور اپنے رنج و غم کی کمی منظور ہو، اس کو چاہیئے کہ خلق سے گوشہ گزینی کرے، کیونکہ اب زمانہ عزلت و تنہائی کا ہے۔

تکبر۔ فرمایا۔ معصیت شہوت کی بخشش کی امید ہے، اور معصیت کبر و نخوت کی نہیں، معصیت آدمؑ کی از راہِ شہوت تھی، اور معصیت ابلیس کی از راہِ کبر و نخوت۔

خوف۔ فرمایا اگر کوئی ایسے باغ میں جاوے جہاں بہت سے درخت ہوں، اور ہر ایک درخت پر ایک مرغ بیٹھا ہو اخوش الحانی سے کہہ رہا ہو السلام علیک یا ولی اللہ اور وہ نہ پڑھے کہ یہ مکر یا استدراج ہے تو اس سے ڈرنا چاہیئے۔

استدراج۔ فرمایا۔ علامت استدراج کی کوری ہے عیوب نفس سے۔

مکر۔ فرمایا۔ مکر ایک قولِ بے عمل ہے۔

ادب۔ فرمایا۔ ادب دل کا ترجمان ہے۔

فرمایا جو اپنے ادبِ نفس سے عاجز ہے، وہ ادبِ غیر سے ہزار درجہ عاجز ہے۔

قول و فعل۔ فرمایا۔ ایسے بہت لوگ ہیں جن کی گفتار موافق کردار کے نہیں، اور تھوڑے

Marfat.com

ہیں جن کی گفتار موافق کردار کے ہے۔

قدرِ نعمت۔ فرمایا۔ جو قدرِ نعمت نہ پہچانے گا اُس کو زوال آئے گا، وہاں سے کہ وہ نہ جانے گا۔

اطاعت۔ فرمایا۔ جو اپنے قوی کا مطیع ہے اُس کے زیردست مطیع ہوں گے۔

قلب۔ فرمایا۔ زبان دل کی ترجمان ہے، اور چہرہ دل کا آئینہ، کیونکہ دل کی حالت زبان اور چہرہ سے ظاہر ہوتی ہے۔

فرمایا۔ دل تین قسم کے ہوتے ہیں، ایک مثل پہاڑ کے کہ کسی کے ہلائے نہیں ہلتا، اور دوسرا مثل بیخ درخت کے کہ ہوا سے کبھی کچھ ہل جاتا ہے۔ تیسرا مثل پرِ مرغ کے کہ ادنیٰ ہوا سے اُڑ جاتا ہے۔

فرمایا۔ دل ابرار کے معلق بخانمت، اور دل مقربین کے معلق بسابقت ہیں، اس لئے کہ دل ابرار کے نعمت کے خیال میں ہیں، اور نظر مقربین کی ازل پر ہے۔

فرمایا۔ حیا اور اُنس دل کے دروازہ پر آتے ہیں، اگر اس میں زُہد و پرہیزگاری پاتے ہیں قیام کرتے ہیں، ورنہ لوٹ جاتے ہیں۔

فرمایا۔ پانچ چیزیں ہیں جو دل میں قرار نہیں پکڑتیں اگر دل میں کوئی دوسری چیز ہو، خوف رجا، محبت، حیا، اُنس۔

قُرب۔ فرمایا۔ مقدار ہر مرد کی اپنے فہم میں بمقدار اُس کے قرب حق کے ہے۔

فہیم۔ فرمایا۔ فہیم ترین خلق وہ ہے جو قرآن کے اسرار سمجھتا ہے، اور اس میں غور وفکر کرتا ہے۔

سابق۔ فرمایا۔ سابق ترین خلق وہ ہے کہ حق پر صبر کر سکے۔

اولیاء۔ فرمایا۔ قیامت میں امتوں کو انبیاء علیہم السلام کے نام سے پکاریں گے، اور اولیاء

Marfat.com

اولیار کو خدا کے نام سے۔

شوق۔ فرمایا شوق برترین مقام عارفوں کا ہے۔

عارف۔ فرمایا۔ عارف وہ ہے کہ کھانا اُس کا مثل کھانے بیماروں کے ہو، اور سونا اُس کا مثل سونے مارگزیدہ کے ہو، اور عیش اُس کا مثل اُس کے جو ڈوب رہا ہو۔

فرمایا۔ عارف آفتاب صفت ہے کہ سب پر چمکتا ہے، اور زمین شکل ہے کہ سب کا بوجھ اٹھاتا ہے، اور آب نہاد ہے کہ زندگانی دلوں کی اس پر منحصر ہے، اور آتش رنگ ہے کہ عالم اس سے روشن ہوتا ہے۔

تصوّف۔ فرمایا۔ تصوّف تین معنوں کا نام ہے، ایک یہ کہ اس کی معرفت اس کے نور ورع کو نہ ڈھانپے، دوسرے یہ کہ علم باطن میں کچھ تصرّف نہ کرے جو نقیض ظاہر کتاب ہو، تیسرے یہ کہ اس کی کرامت لوگوں کو حرام سے باز رکھے۔

ذکر۔ فرمایا۔ بعض آسمانی کتابوں میں ہے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے بندے میرے! جب میرا ذکر تجھ پر غالب آتا ہے تو میں تیرا عاشق بن جاتا ہوں۔

زُہد۔ فرمایا۔ علامت زُہد کی یہ ہے کہ نفس طلب سے باز رہے، اور اس قدر پر قناعت کرے جس سے بھوکا نہ مرے، اور اس قدر پر راضی رہے جس سے ستر چھپے، اور فضول سے نفور رہے، اور خلق کو دل سے دور کرے۔

فرمایا۔ سرمایہ عبادت کا زُہد ہے دنیا میں، اور سرمایہ قوّت کار و گردانی ہے دنیا سے۔

فرمایا۔ عیش زاہد پر خوش نہیں کہ وہ اپنے ساتھ مشغول ہو، اور عیش عارف پر خوش ہے جب وہ اپنے سے معزول ہو۔

فرمایا۔ میں نے سارے کام زُہد کے اختیار کئے، اور جو کچھ چاہا ان سے حاصل کیا مگر زُہد ہاتھ نہ آیا۔

Marfat.com

ریا۔ فرمایا۔ جو شخص خلق میں اپنے کو ایسا ظاہر کرے جیسا کہ وہ نہیں ہے وہ حق تعالیٰ کی نظر سے گر جائے گا۔

اختلاط۔ فرمایا جس کو لوگوں کے ساتھ بہت آمیزش ہے اس میں صدق کی کمی ہے۔

حُسنِ خُلق۔ فرمایا حسن خلق یہ ہے کہ تو کسی کو نہ ستاوے بلکہ سب کا رنج بلا کینہ مکافات سہے، کسی سے شک و گمان پر قطع نہ کرے، اور اس کی صحبت سے دستکش نہ ہو۔

قوّت۔ فرمایا۔ قوی ترین قوت یہ ہے کہ اپنے نفس پر غالب آوے۔

فرمایا۔ قوی ترین خلق یہ ہے کہ اپنے غصہ پر غالب آوے۔

اجتناب از گناہ۔ فرمایا۔ گناہ سے باز رہنے کے تین سبب ہیں، ایک خوفِ دوزخ دوسرے رغبتِ بہشت، تیسرے شرمِ خدا۔

کمال۔ فرمایا۔ بندہ کامل نہیں ہوتا جب تک کہ اپنے دین کو شہوات پر ترجیح نہیں دیتا۔

نصائح۔ فرمایا۔ اے جوانو کام میں جوانی کرو پیشتر اس کے کہ تم بڑھاپے کو پہنچو، اور ضعیف و کمزور ہو جاؤ، اور تقصیر میں رہو۔

فرمایا۔ دور رہو تونگر ہمسایوں، اور بازاری قاریوں، اور امراء کے عالموں سے۔

مُعرفینِ کمال

۱۔ حضرت سید الطائفہؒ نے فرمایا ہے کہ میں نے کسی کو عبادت و ریاضت میں کامل تر شیخ سَری سقطیؒ سے نہیں دیکھا، ستر برس گذر گئے کہ آپ نے پہلو زمین پر نہ لگائے مگر مرض موت میں۔

۲۔ حضرت سید الطائفہؒ فرماتے ہیں کہ میرے پیر شیخ سَری سقطیؒ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ کے پیرو تھے۔

۳۔ حضرت

Marfat.com

۳ - حضرت بشر حافی رح فرماتے ہیں کہ میں سوائے حضرت شیخ سری سقطی رح کے کسی سے سوال نہ کرتا تھا، اس لئے کہ میں آپ کے زہد سے واقف تھا، اور جانتا تھا کہ جب آپ کے ہاتھ سے کوئی چیز باہر جاتی ہے تو آپ خوش ہوتے ہیں۔

۴ - ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے بہت سے مشائخ رح کو دیکھا ہے مگر کسی کو حضرت شیخ سری سقطی رح کے برابر اللہ تعالےٰ کی مخلوق پر شفیق نہیں پایا۔

۵ - حضرت ابوالقاسم قشیری رح نے بیان کیا ہے کہ ابوالحسین سری سقطی رح جنید رح کے ماموں اور استاد تھے، اور معروف کرخی رح کے شاگرد، ورع اور مقاماتِ عالیہ اور علم توحید میں یکتائے روزگار تھے۔

خلفائے کرام

صاحب آئینہ تصوف نے لکھا ہے کہ خلیفہ اکبر آپ کا ایک، اور خلیفہ اصغر دو، اور صاحب مجاز نثر تھے۔

(۱) سید الطائفہ حضرت شیخ جنید بغدادی رح

ان کا ذکر آگے آئے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

(۲) حضرت شیخ ابوسعید احمد بن عیسےٰ خراز رح

بغدادی الاصل تھے، صوفیہ کی محبت سے مصر گئے، مکہ مکرمہ میں بھی مجاور رہے، امام وقت شیخ زمانہ تھے، محمد بن منصور طوسی رح، ذوالنون مصری رح، ابو عبید اللہ بسری رح، بشر حافی رح، حضرت سید الطائفہ رح سے بھی صحبت رہی، معاصرین مشائخ ان کو قمر الصوفیہ کہتے تھے، سب سے پہلے علم فناء و بقاء میں انہیں نے کلام کیا ہے۔

ایک دن مسجد الحرام میں بیٹھے تھے، ایک شخص آسمان سے اترا اور پوچھا دوستی کی علامت

Marfat.com

اور صدق کیا ہے؟ فرمایا وفاداری، اس نے کہا صَدَقْتَ، تصوف میں چار سو کتاب تصنیف کی یہ

طریقہ خراز یہ انہیں کی طرف منسوب ہے، فرمایا ہے ریاء العارفین خیرٌ من اخلاص المریدین، ان کے اشعار یہ ہیں۔

الوجد بطرب مَن فی الوجد راحتہٗ　　والوجد عند وجود الحق مفقودٗ

قد کان یُطرِبنی وجدی فاذھلنی　　عن رؤیۃ الوجد مَن بالوجدِ مقصودٗ

۲۸۶ھ میں انتقال کیا، مکہ مکرمہ میں مدفون ہوئے۔

ان کے دو مرید اکابرِ وقت سے تھے ابوبکر محمد بن عبداللہ شقاق رح اور ابو شعیب صالح المقنع مصری رح

(۳) حضرت شیخ ابوحمزہ محمد بن ابراہیم بغدادی رح

عیسیٰ بن ابان رح کی اولاد سے تھے، بشر حافی رح سے بھی صحبت رکھی، ابوبکر کتانی رح اور خیر نساج رح ان سے حدیث روایت کرتے ہیں، فرمایا ہے محبّ الفقر شدید ولا یصبر علیہ إلا صدیق۔ اور فرمایا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واعرض عن الجاھلین (اعراف ع ۲۲) اور نفس جاہل ترین جاہلاں ہے، اس لئے اس سے اعراض سزاوار تر ہے۔

۲۸۹ھ میں انتقال کیا۔

(۴) حضرت شیخ ابو احمد مُضعَب بن احمد بن مُضعَب القلانسی البغدادی رح

مروی الاصل تھے، قدمائے مشائخ سے صوفی اور زاہد کے نام سے مشہور تھے، حضرت سید الطائفہ رح اور رویم رح سے بھی صحبت رہی، ۲۹۰ھ کا حج کرکے جلدی ہی انتقال کیا۔ مکہ مکرمہ میں مدفون ہوئے۔

(۵) حضرت شیخ ابوالحسن احمد بن محمد نوری بغوی رح

بغداد میں

Marfat.com

بغداد میں پیدا ہوئے ، ان کے والد بغشور کے تھے ، اس لئے یہ ابن البغوی بھی کہے جاتے ہیں ، محمد بن علی قصاب رح اور احمد بن ابی الحواری رح سے بھی صحبت رکھی ، مشائخ وقت ان کو امیر القلوب کہتے تھے ۔

جب یہ کلام کرتے تو ان کے منہ سے ایسا نور ظاہر ہوتا کہ رات کے وقت تمام گھر روشن ہو جاتا ، اسی لئے لوگ ان کو نوری کہتے تھے ۔

سلسلہ نوریہ انہیں کی طرف منسوب ہے ، فرمایا ہے اذا استتر الحق عن احدٍ لم یھدہ استدلال ولا خبر ۔ اور فرمایا ہے نظرتُ یومًا الی النور فلم ازل انظر الیہ حتی صرت ذالك النور ۔ جب ان کی وفات ہوئی تو حضرت سید الطائفہ رح نے فرمایا ذھب نصف ھذا العلم بموت النوری ۔ ۲۹۵ھ میں انتقال کیا ۔

ان کے سلسلہ میں سید ابراہیم برہان الدین رسوقی رح مقتدائے سلسلہ رسوقیہ مشہور بزرگ گذرے ہیں ، وہ مرید شیخ شریف عبد السلام بن ثبیت رح کے ، وہ مرید شیخ ابو القرائے مغربی رح کے ، وہ مرید شیخ ابو ایوب سلمیہ رح کے ، وہ مرید شیخ عبد الجلیل تلمسانی رح کے ، وہ مرید شیخ ابو الفضل جوہری رح کے ، وہ مرید شیخ ابو عبد اللہ حسین جوہری رح کے ، وہ مرید شیخ ابو الحسن نوری رح کے رضوان اللہ علیہم ۔

(۶) حضرت شیخ ابو الحسن سمنون بن حمزۃ المحب الکذاب رح

محمد بن علی قصاب رح اور ابو احمد قلانسی رح سے بھی صحبت رکھتے ، اپنے آپ کو کذاب مشہور کر رکھا تھا ، لیکن مشائخ رح نے ان کو امام المحبت کہا ہے ، ہر دن رات میں پانسو رکعت نفل پڑھا کرتے ۔

ایک شخص نے بغداد میں چالیس ہزار درم صدقہ دیا ، انہوں نے فرمایا کہ ہم کو صدقہ کی طاقت نہیں اس لئے ہر درم کے بدلے ایک رکعت ادا کرتے ہیں ، پھر چالیس ہزار رکعت

Marfat.com

نوافل ادا کئے ۔

ایک روز بیت الحرام میں وعظ کر رہے تھے ۔ سامعین کی توجہ نہ تھی ، قندیلوں کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ میں تم سے محبت کی بات کہہ رہا ہوں ، وہ تمام رقص کرنے لگیں اور ایک دوسری سے ٹھکرا کر ٹوٹ گئیں ۔

ایک روز کنارۂ دجلہ پر ایک چھڑی اپنی ران پر مار رہے تھے ، لہو جاری تھا اور یہ اشعار پڑھ رہے تھے ۔

کان لی قلب اُعیش بہٖ	ضاع منّی فی تقلّبہٖ
ربّ فارددہ علیّ فقد	ضاق صدری فی تطلّبہٖ
واَغِث مادام بی رمقٌ	یا غیاث المستغیث بہٖ

فرمایا ہے اوّل وصال العبد للحق ھجرانہٗ لنفسہٖ واوّل ھجران العبد للحق مواصلۃ لنفسہٖ ۔ ۲۹۸ھ میں انتقال کیا ۔

(۷) حضرت شیخ ابو العباس احمد بن محمد بن مسروق بغدادی رح

اہل طوس سے تھے ، بغداد میں سکونت رکھی ، حارث محاسبی رح اور محمد بن منصور رح محمد بن حسین البرجلانی رح سے بھی صحبت رکھتے ، اجلہ مشائخ قوم سے تھے ، مقام قطبیت حاصل تھا ۔

فرمایا ہے من ترک اللذۃ یرعاش فی راحۃ ۔ تصوف کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا خلوّ الاسرار ممّا منہ بُدّ وتعلقھا بما لیس منہ بُدّ ۔ ۲۹۹ھ میں انتقال کیا قبر بغداد میں ہے ۔

(۸) حضرت شیخ ابو الحسن محمد خیر بن اسمٰعیل نساج رح

اہل سامرہ سے تھے ، بغداد میں سکونت رکھی ، ابو حمزہ بغدادی رح سے بھی صحبت

Marfat.com

روزانہ دریائے دجلہ پر جاکر عبادت کیا کرتے، بوقتِ عبادت مچھلیاں آپ کے پاس جمع ہو جایا کرتیں، اور دریائی تحفے لاتیں۔

ابوالحسین مالکی رح کہتے ہیں کہ ان کی وفات کے وقت میں حاضر تھا، ان کو غشی ہوئی جب ہوش آئی تو آنکھ کھولی، فرشتۂ موت نظر پڑا، اُس کو کہا قف عافاك الله۔ پھر وضو کرکے نماز شام ادا کی اور فوت ہوئے، وفات کے بعد کسی کو خواب میں ملے اُس نے پوچھا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ فرمایا لا تسألنی عن هذا ولكن استرحت من دنياكم القذرة۔ حضرت سید الطائفہ رح ان کے متعلق فرمایا کرتے خَيْرُ خَيْرُنَا۔ انہوں نے بعمر ایک سو بیس ۱۲۰ سال ۳۲۲ھ میں انتقال کیا۔

(۹) حضرت شیخ ابوعلی حسن بن علی المَسُوحِی رح

کبار اصحاب شیخ سَرِی سقطی رح سے تھے، حضرت سید الطائفہ رح فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے اُنس کے متعلق پوچھا تو فرمایا۔ ويحك لومات من تحت السماء ما استوحشت۔

(۱۰) حضرت شیخ ابوعلی احمد بن ابراہیم المَسُوحی رح

بغداد کے اجلہ مشائخ سے تھے، حسن مسوحی رح سے بھی فیض پایا، ہمیشہ ایک پیراہن اور چادر و جوتی سے بغیر کسی اور زاد و راحلہ کے حج کیا کرتے، اور ایک سیب شامی کوزہ میں رکھ لیتے، اس کی خوشبو سونگھ کر گذارہ کرتے، اسی طرح بغداد سے مکہ پہنچ جاتے، فرمایا ہے مَن فَتِحَ لهٗ شئ من غير مسئلة فرده وهو محتاج اليه أخوجه الله الى ان ياخذ مثله بمسئلة۔

(۱۱) حضرت شیخ احمد بن ابی الورد رح

عراق کے بزرگ مشائخ سے تھے، حارث محاسبی رح و بشر حافی رح و ابوالفتح حمّال رح سے بھی صحبت رکھی، فرمایا ہے اللہ تعالیٰ جب ولی کے لئے تین چیزیں بڑھاتا ہے

Marfat.com

تو وہ بھی تین چیزیں بڑھاتا ہے، جب اللہ تعالیٰ جاہ و مرتبہ کو زیادہ کرتا ہے تو وہ فروتنی و تواضع کو زیادہ کرتا ہے، اور جب اللہ تعالیٰ مال کو زیادہ کرتا ہے تو وہ سخاوت کو زیادہ کرتا ہے، اور جب اللہ تعالیٰ عمر کو زیادہ کرتا ہے تو وہ اجتہاد و عبادت کو زیادہ کرتا ہے۔

(۱۲) حضرت شیخ ابوالحسن محمد بن ابی الوردؒ

مشہور شائخ عراق سے تھے، احمد بن ابی الوردؒ کے حقیقی بھائی ہیں، ان سے ولی کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا من یوالی اولیاء اللہ ویعادی اعداءہ۔ فرمایا ہے لوگوں کی ہلاکت دو چیزوں میں ہے، فرضوں کو ترک کرکے نفلوں میں شاغل ہونا، اور جوارح سے عمل کرنا جس میں دل موافق نہ ہو، اور فرمایا ہے فقرا کے آداب سے ہے کہ دنیا داروں کو ملامت و سرزنش نہ کریں، بلکہ ان پر رحمت و شفقت کریں، اور ان کے حق میں دعائے خیر کریں کہ خدا تعالیٰ ان کو دنیا سے خلاصی دیوے۔

(۱۳) حضرت شیخ احمد بن یزید کاتبؒ

خلیفہ وقت کے مصاحبان خاص سے تھے، حضرت شیخ سریؒ سقطی کے تاثیر کلام سے دنیا کو ترک کر دیا اور جنگل کو نکل گئے، خدا کے سوا کسی سے کام نہ تھا، وفات کے وقت حضرت شیخؒ کو پیغام بھیجا، وہ تشریف لائے، تو یہ قبرستان میں خاک پر لیٹے ہوئے آہستہ آہستہ پڑھ رہے تھے لمثل ھذا فلیعمل العاملون (الصافات ع ۲) حضرت شیخؒ نے ان کا سر اٹھا کر گود میں رکھ لیا، انہوں نے اسی حال میں انتقال کیا، دیکھا گیا تو آبادی کی طرف سے بے شمار مخلوق آ رہی تھی، سب نے کہا کہ ہم نے آسمان سے ندا سنی ہے کہ جس نے ہمارے ولی کا جنازہ پڑھنا ہو وہ مقبرہ شونیزیہ میں جائے۔ چنانچہ وہیں مدفون ہوئے۔

(۱۴) حضرت

Marfat.com

(۱۴) حضرت شیخ سلیمان بن مسعود العمری رح

حضرت عمر فاروقِ اعظم رض کی اولادِ امجاد سے تھے، علوم ظاہری و باطنی کے عالم تھے، بغداد کہنہ میں حضرت شیخ سَرِیّ سقطی رح سے خلافت پائی۔

ان کی اولاد سے حضرت خواجہ فریدالدین گنج شکر چشتی رح اور حضرت شیخ احمد سرہندی رح جیسے اکابر اولیاء اللہ گذرے ہیں۔

(۱۵) حضرت اُمّ محمد رح

عارفاتِ کاملات سے تھیں، اِن کا لڑکا محمد نام ایک معلم کے پاس پڑھتا تھا، ایک دن اُستاد نے اُسے چکّی پیسنے بھیجا تو وہ ندی میں ڈوب کر مر گیا، اِن کو خبر لگی تو کنارہ دریا پر جاکر آواز دی اے محمد! وہ اسی وقت زندہ ہو کر باہر چلا آیا۔

سلسلہ سقطیہ آپ سے جو سلسلہ فقر چلا اُس کا نام صنفِ فقرا میں سقطیہ کہا جاتا ہے۔

تاریخ الاولیا میں ہے کہ سلسلہ سقطیہ کے درویش صائم الدہر و قائم اللیل ہمیشہ خلوت میں رہتے ہیں، اور بعد تین روز کے افطار کرتے ہیں۔

واقعۂ وفات

حضرت سید الطائفہ رح فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں نہیں چاہتا کہ بغداد میں مروں اس خوف سے کہ زمین مجھے قبول نہ کرے گی، اور میں رسوا ہوں گا۔

آپ بیمار ہوئے تو حضرت سید الطائفہ رح آپ کو پنکھا جھل رہے تھے، آپ نے فرمایا اے جنید! اس کو رکھدو، کیونکہ آگ ہوا سے تیز ہوتی اور بھڑکتی ہے، حضرت سید الطائفہ رح نے پوچھا آپ کس طرح ہیں؟ فرمایا عبدٌ اھلوگا لایقدر علیٰ شیءٍ (النحل

(۱۰۴) ۔۔۔

Marfat.com

آخری وصیت | حضرت سید الطائفہ رحؒ نے عرض کیا کچھ وصیت فرمائیے، آپ نے فرمایا اے جنید! خلق کی صحبت کے باعث حق تعالیٰ کی صحبت سے غافل و محروم مت ہونا۔

کلماتِ شوق وصال | حضرت عبداللہ بن فضیلؒ فرماتے ہیں کہ میں آپ کے پاس حاضر تھا، اور آپ کی جان نکل رہی تھی، آپ نے میری طرف دیکھا تو میں رو رہا تھا، فرمایا اے ابو محمد! تو کیوں روتا ہے، میں نے عرض کیا کہ میں آپ کا حال دیکھ کر روتا ہوں، فرمایا تو مت رو، اس لئے کہ میں نے اپنا حساب اللہ تعالیٰ کے ساتھ رکھا ہے، بیس برس تک تو میں نے اُس کو ڈھونڈا یہانتک کہ میں نے اُس کو پایا جب اُس کو پایا تو اُس نے مجھ سے خدمت چاہی، پس بیس برس تک میں نے اُس کی خدمت کی، پھر اُس نے مجھے رُلایا تو بیس برس تک میں اُس پر رویا، پھر اُس نے مجھے مشتاق کیا تو بیس برس تک اُس کی طرف مشتاق رہا، پھر اُس نے مجھے فنا کیا تو بیس برس تک اُس میں فانی رہا، اور اب میں آرزو رکھتا ہوں کہ اُس کو دیکھوں، فما بقی لہٗ وبہٖ ومعہٗ اے ابو محمد! اب تجھے چاہیئے کہ مجھے مبارک باد دے، پھر آپ نے وفات پائی۔

تاریخِ وفات | حضرت شیخ سریؒ سقطی کی وفات بقولِ صاحبِ نفحات الانس و سفینۃ الاولیا و تاریخ الاولیا و مسالک السالکین جلد اوّل بوقتِ صبح بروز سہ شنبہ بتاریخ تیسری رمضان المبارک ۲۵۳ھ دو سو تریپن ہجری مطابق ۸۶۷ء آٹھ سو ستاسٹھ عیسوی میں بعہد خلافت المعتز باللہ بن المتوکل خلیفہ سیزدہم عباسی کے ہوئی۔

مدفنِ پاک | آپ کا مزار پُر انوار بغداد شریف کہنہ گورستانِ شونیزیہ میں ہے پاس مسجد بھی ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

Marfat.com

قطعۂ تاریخ

از حضرت مولٰنا شاہ غلام مصطفٰے صاحب نوشاہی دام برکاتہٗ

سُری سقطی چو از دنیا بروں رفت — بجنت یافت عزت بیش آں میر
چو نوشاہی ز ہاتف جست ترحیل — ندائے گشت طیب ہادی پیر ۲۵۳

منہ

چوں سُری سقطی بجنت جائے کرد — فضل و رحمت گشت بروے از خدا
طیب اللہ ثراہ ورد گو — گفت نوشاہی وصالش پیر ما ۲۵۳

منہ

بجنت پاک چوں شد پیر مہتاب — وصالش بود زاہد قطب اقطاب ۲۵۳

منہ

زدنیا رفت پیر ما چو سالم — وفاتِ او ولی اللہ عالم ۲۵۳

منہ

درجناں رفت عابد معبود — انتقالِ ولی دلاور بود ۲۵۳

منہ

متابع پیر جن و انس و دد — رحلتِ پیر منعم احمد ۲۵۳

دیگر

از اسمار الحسنٰے

والی ۲۵۳ جبار۔ سمیع ۲۵۳ جلیل۔ مجیر ۲۵۳۔ موسع ۲۵۳ مولا۔ حق ۲۵۳ قیوم
قوی ۲۵۳ واسع ۔ معز ۲۵۳ مؤمن۔

Marfat.com

فصل ہشتم

حالاتِ سید الطائفہ حضرت شیخ جُنید بغدادی قدس سرہٗ

اوصافِ جمیلہ آپ غوث الاسلام والمسلمین، سلطان الاولیاء والمتقین، امام الائمہ کاشف الغمہ، شیخ شیوخ جہان، فخر مشائخ زمان، صدر الفضلا، بدر العرفاء، فنون وعلوم میں کامل، اور معاملات و ریاضات میں شامل، اور اصول و فروع میں مفتی تھے، کلماتِ لطیف اور اشاراتِ عالی میں سب پر سبقت رکھتے تھے، آپ حضرت خواجہ شیخ سری سقطیؒ کے مرید وخلیفہ اکبر وجانشین اعظم تھے۔

آپ اوّل حال سے آخر تک تمام فرقوں کے پسندیدہ ومحمود ومقبول رہے، اور سب کے سب آپ کی امامت پر متفق تھے۔

نام ونسب آپ کا نام نامی جُنید، کنیت ابو القاسم، القاب بزرگ سید الطائفہ طاؤس العلما، سلطان المحققین، لسان القوم، اعبد المشائخ، قواریری، زجاج، خزازؒ، عبد الجبار، عبد الکریم۔

والد ماجد کا نام شیخ محمد بن جُنید تھا، شیشہ اور کپڑے کی تجارت کرتے تھے، وطن مالوف نہاوند تھا۔

ولادت آپ کی ولادت باسعادت ۲۱۶ھ دوسو سولہ ہجری مطابق ۸۳۱ء آٹھ سو اکتیس عیسوی میں بعہد خلافت مامون الرشید عباسی بمقام بغداد شریف ہوئی۔

تربیت وتعلیم گو آپ کے والد بزرگوار زجاج یعنی تاجر شیشہ تھے لیکن آپ کو تعلیم کے لئے مدرسہ میں داخل کیا تھا، جس میں آپ نے علوم شرعیہ کی پوری تکمیل کی، آپ

Marfat.com

ایام طفولیت ہی سے صاحب درد اہل فکر با ادب با فراست بڑے ذکی وفہیم طالب کار تھے ، اکثر اپنے ماموں شیخ سَری سقطی رح کی خدمت میں حاضر ہوتے ، اور فیض صحبت سے مستفیض ہوا کرتے ۔

اور فقہ علامہ ابو ثور ابراہیم بن خالد الکلبی رح تلمیذ امام شافعی رح سے حاصل کی جو بغداد کے اجلہ فقہا و مشاہیر علما سے تھے ۔

سفر حج | جب آپ سات برس کے ہوئے تو حضرت شیخ سَری سقطی رح آپ کو اپنے ساتھ لے کر حج کعبہ مکرمہ کو تشریف لے گئے ، وہاں چار سو مشایخ کے درمیان مسئلہ شکر کی بحث پیش تھی ، ہر چار سو نے اپنی اپنی تقریریں کیں ، حضرت شیخ رح نے فرمایا اے جنید! تو بھی کچھ بول ، آپ تھوڑی دیر سر جھکائے رہے پھر بولے کہ شکر یہ ہے کہ اللہ تعالے نے جو نعمت دی ہے اُس میں اُس کا عاصی نہ بنے ، اور اس کی نعمت کو معصیت کا سرمایہ نہ بنائے ، یہ سن کر سب نے متفق اللفظ ہو کر کہا احسنت یا قرۃ العین ۔ تو نے بہت ٹھیک اور سچ کہا ، حضرت شیخ رح نے فرمایا بیٹا! تو نے یہ بات کہاں سے پیدا کی ، آپ نے عرض کیا جناب کی صحبت سے ۔

بیعت و خلافت | آپ نے سن تمیز کو پہنچتے ہی اپنے خال حقیقی حضرت خواجہ شیخ ابوالحسین ضیاء الدین سَری سقطی رح کے دست حق پرست پر بیعت کی ، اور خرقہ خلافت حاصل کیا ۔

بیعت روحی | آپ کو روحی بیعت حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب سبعہ رض و حضرات آمامین علیہما السلام سے تھی ۔

مشایخ صحبت | آپ نے دو سو اساتذہ اور شیوخ کی صحبت سے فیض پایا ، جن میں سے شیخ ابو عبداللہ حارث بن اسد محاسبی رح اور شیخ ابو حفص عمرو بن سلمہ حداد رح ، اور شیخ

Marfat.com

ابوجعفر محمد بن علی القصاب رح اور شیخ محمد بن منصور طوسی رح اور شیخ ابوجعفر بن الکرنبی رح اور شیخ ابوعلی حسن بن علی بن موسےٰ مسوحی رح اور شیخ ابویعقوب زیات رح اور شیخ ابوسعید احمد بن عیسےٰ خراز رح خاص طور پر مشہور تھے ۔

تجارتِ زجاجہ آپ اوائل میں بغداد شریف کے اندر شیشہ کی تجارت کرتے تھے ، دکان پر پردہ ڈال دیتے ، اور بلا ناغہ چار سو رکعت نماز نفل ادا کرتے ۔

انقلابِ طبیعت ایک دن آپ بغداد شریف کے بازار میں جا رہے تھے کہ ایک مکان سے کسی نوعمر عورت کے گانے کی آواز آئی جو دلکش انداز سے یہ اشعار گا رہی تھی ۔

ے

اذا قلت اهدی الهجر لی حلل البلیٰ	تقولین لولا الهجر لم یطب الحب ،
وان قلت هذا القلب احرقه الهوی	تقولی بنیران الهوی شرف القلب
وان قلت ما اذنبت قالت مجیبة	حیاتك ذنب لا یقاس به ذنب

آپ نے سنتے ہی ایک نعرہ مارا اور مستوں کی طرح جھومنے لگے ، نعرہ کی آواز سن کر مالک مکان اندر سے نکل آیا ، اور کیفیتِ واقعہ سے مطلع ہو کر کہا کہ یہ میری لونڈی تھی جو گا رہی تھی ، میں نے آزاد کر کے آپ کی نذر کی ، حضور نے بھی اس کو آزاد کر کے اپنے ایک دوست سے اُس کا نکاح کر دیا ، اور خود دنیا سے بے تعلق ہو کر زندگی بسر کرنے لگے ۔

خلوت اس کے بعد آپ نے دکان اُٹھا دی ، اور حضرت شیخ سری سقطی رح کے گھر کی دہلیز میں ایک کوٹھڑی تھی اُس میں گوشہ نشین ہو گئے ، اور پاسبانی دل میں مصروف ہوئے ، پھر آپ کو سوائے خدا کے کبھی کسی کا خیال نہ آیا ، چالیس برس تک یونہی معتکف رہے ۔

عبادت تیس برس تک آپ کا معمول رہا کہ نماز عشا پڑھ کر ایک پاؤں پر کھڑے ہوتے اور صبح تک اللہ اللہ کرتے ، اور اسی وضو سے نماز فجر ادا فرماتے ۔

Marfat.com

ندائے غیبی | جب اس طرح پر چالیس برس گذر گئے تو آپ کو گمان ہوا کہ میں مقصود کو پہنچا، اُسی وقت ہاتفِ غیب نے آواز دی کہ اے جنید! اب وہ وقت آیا ہے کہ تیرے زُنّار کا گوشہ تجھے دکھایا جائے، آپ نے عرض کیا خداوندا میرا کیا گناہ ہے؟ ندا آئی اِس سے بڑھکر اور کیا گناہ چاہتا ہے کہ تو ابھی اپنے میں موجود ہے، آپ نے آہِ سرد کھینچی اور یہ شعر پڑھا۔

مَن لَم یکُن لِلوصالِ اھلٌ　　فکلّ حسناتہٗ ذنوبٌ

پھر آپ مشغول ہوئے اور اللہ اللہ سے کام رکھا۔

دعائے شیخ | ایک مرتبہ حضرت شیخ سَرِی سقطی رحؒ نے آپ سے پوچھا کہ جب تم میرے پاس سے اُٹھتے ہو تو کس کے پاس بیٹھتے ہو، عرض کیا محاسبی رحؒ کے پاس، تو انہوں نے فرمایا بہتر! تم اُن کا علم و ادب سیکھنا، اور وہ جو کلام اور متکلموں کا خلاف اور رَدّ کرتے ہیں وہ مت سیکھنا، پھر آپ کے حق میں دعا کی کہ خدا تم کو علم اور حدیث والا صوفی کرے، صوفی حدیث والا نہ کرے۔

حضورِ قلب | آپ فرماتے کہ جب میں نے جانا انّ الکلام لفی الفواد یعنی بیشک کلام دل میں ہے تو میں نے تیس برس کی نماز دُھرائی اور فرمایا کہ مجھ سے بیس برس تک تکبیر اُولےٰ فوت نہیں ہوئی، اس طرح پر کہ اگر نماز میں دنیا کا خیال آجاتا تو اُس کو دوبارہ پڑھتا، اور اگر بہشت و آخرت کا خیال آتا تو بھی سجدہ سہو ادا کرتا۔

ریاضت | شیخ جعفر بن نصر رحؒ کہتے ہیں کہ آپ نے مجھے ایک درم دیا کہ انجیر و زیتون خرید لاؤ، جب آپ نے روزہ کھولا تو ایک انجیر منہ میں رکھا، اور نکال کر پھینک دیا اور رونے لگے اور فرمایا اس کو اٹھائے جا، میں نے عرض کیا کیوں، فرمایا مجھے ہاتف نے آواز دی کہ تجھے شرم نہیں آتی کہ جس چیز کو تو نے میرے واسطے حرام کیا پھر اس کے گرد

Marfat.com

پھرتا ہے۔ اور فرمایا۔

لوان الھوان من الھوا مزوقہ وضریم کل ھوی ضریع کل ھوان

وضو | ایک بار آپ کی آنکھیں بیمار ہوئیں، اور درد شروع ہوا۔ ایک نصرانی طبیب نے کہا کہ آنکھوں کو پانی سے بچانا، آپ نے عشا کا وضو کیا تو صبح کو درد جاتا رہا۔ اور ندا آئی کہ اے جنید! تونے ہماری عبادت میں آنکھ کا خیال نہیں کیا، اس لئے ہم نے تیرا درد کھو دیا، صبح جب طبیب نے پتہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ وضو کرنے سے مجھے صحت ہوگئی، وہ اسی وقت صدق دل سے مسلمان ہوگیا۔

روزہ | آپ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے، لیکن اگر کبھی آپ کے ہاں محب فی اللہ آجاتے تو آپ روزہ افطار کر دیتے، اور فرماتے کہ بھائی مسلمانوں کے ساتھ موافقت کرنے کا فضل روزہ کے فضل سے کمتر نہیں۔

استغنا | ایک شخص پانچ دینار آپ کے پاس لایا، آپ نے پوچھا اس کے علاوہ بھی تیرے پاس کچھ مال ہے، اس نے کہا ہاں، پھر پوچھا کیا تجھے ابھی کچھ اور بھی مال کی حاجت ہے اس نے کہا ناں، فرمایا یہ واپس لے جا کیونکہ تو مجھ سے زیادہ محتاج ہے، اور مجھے اس کی حاجت نہیں۔

ایک مرتبہ ایک جوان نے آپ کی صحبت سے متاثر ہو کر اپنا تمام مال واسباب راہِ حق میں لٹا دیا، اور ایک ہزار دینار آپ کی نذر کو لے چلا۔ لوگوں نے کہا کہ تو ایسے بزرگ کو دنیا میں مبتلا کرنا چاہتا ہے، اس نے دجلہ پر جا کر ایک ایک کر کے سب دینار دریا میں ڈال دئے اور خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا کہ تو ہماری صحبت کے لائق نہیں، کیونکہ جو کام ایک بار میں ہو سکتا تھا وہ تونے ہزار بار میں کیا۔

اشتیاق حق | ایک روز آپ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ آپ ایک دم حاضر ہوں تاکہ میں

Marfat.com

تاکہ میں آپ سے چند باتیں کہوں، آپ نے فرمایا اے شخص تو مجھ سے ایسی چیز طلب کرتا ہے جس کو میں مدت سے تلاش کر رہا ہوں، اور برسوں سے آرزو میں ہوں کہ ایک دن حق تعالیٰ سے حاضر ہوں لیکن میں نے نہیں پایا، اس وقت تیرے ساتھ کیونکر حاضر ہو سکتا ہوں۔

خلافِ نفس | ایک مرتبہ آپ کے پاؤں میں درد تھا، آپ نے سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا ہاتف نے آواز دی اے جنید! تجھے شرم نہیں آتی کہ میرے کلام کو اپنے نفس کے حق میں صرف کرتا ہے۔

تلقینِ صبر | ایک مرتبہ آپ بیمار تھے ایک روز زبان سے نکل گیا اللّٰھمّ اشفنی۔ ندا آئی اے جنید! بندہ اور خدا کے درمیان تیرا کیا کام، تو درمیان میں مت آ، جس بات کا تجھے حکم ہے تو اس میں مشغول رہ، اور جس مصیبت میں تجھکو مبتلا کیا ہے تو اس پر صبر کر، بندہ کو اختیار سے کیا کام ہے۔

آدابِ توحید | ایک روز حضرت شیخ ابوبکر شبلی رحمہ نے آپ کی مجلس میں کہا اَللّٰہ آپ نے فرمایا اے شبلی! اگر خدا غائب ہے تو غائب کا ذکر کرنا غیبت ہے، اور غیبت حرام ہے، اور اگر حاضر ہے تو حاضر کے سامنے اُس کا نام لینا ترکِ ادب ہے۔

ہدایت رضائے الٰہی | ایک روز آپ کی مجلس میں شیخ شبلی رحمہ نے کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ آپ نے فرمایا یہ گفتار تنگدلوں کی ہے اور تنگدلی رضا سے قضا کی طرف لے جاتی ہے۔

پردہ پوشی | ایک رات ایک چور آپ کے مکان میں گھس آیا، سوائے ایک پیراہن کے اور کچھ نہ پایا، دوسرے روز آپ بازار سے گذرے، پیراہن دلال کے ہاتھ میں دیکھا خریدار کہہ رہا تھا کہ اگر کوئی واقف کار اس مال کی تصدیق کرے تو میں خریدوں،

Marfat.com

آپ نے فرمایا میں اس مال سے خوب واقف ہوں، پس خریدار نے خرید لیا۔

لباس | آپ عالمانہ لباس زیب تن فرماتے تھے، ایک بار لوگوں نے عرض کیا یا پیر طریقت کیا خوب ہو کہ آپ مرقع پہنیں، فرمایا اگر میں جانتا کہ مرقع پر کشود کار منحصر ہے تو میں لوہے وآک سے لباس بناتا اور پہنتا، لیکن ہر گھڑی باطن میں یہ ندا آتی ہے لیس الاعتبار بالخرقة انما الاعتبار بالحرقة یعنی خرقہ کا اعتبار نہیں بلکہ جان جلنے کا اعتبار ہے۔

مامور یت وعظ | منقول ہے کہ جب آپ کا کلام عظیم ہوا اور لوگوں کی رغبت زیادہ دیکھی گئی تو ایک روز حضرت شیخ سری سقطی رح نے آپ کو وعظ کہنے کو فرمایا، آپ بہت متردد ہوئے، اور وعظ کہنے کی رغبت نہ کی، اور فرمایا کہ حضرت شیخ رح کے ہوتے ہوئے میں کیا وعظ کہوں، یہ خلاف ادب ہے، ایک جمعرات کو آپ نے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں اے جنید! تو وعظ کہہ، آپ جب بیدار ہوئے اس خواب کا حال حضرت شیخ رح سے کہنے چلے، انہوں نے خود ہی فرمایا کہ اب تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی ارشاد ہوا تم کو وعظ کہنا ضرور ہے، کیونکہ تمہارا وعظ اہل عالم کی نجات کا سبب ہوگا، پس آپ نے وعظ کہنا قبول کیا۔

تاثیر وعظ | آپ نے فرمایا میں اس شرط سے وعظ کہوں گا کہ میرے وعظ میں چالیس آدمیوں سے زیادہ لوگ نہ ہوں، جس روز آپ نے وعظ فرمایا، چالیس آدمیوں میں سے اٹھارہ آدمی جان بحق اور بائیس آدمی بیہوش ہوگئے۔ پھر چند مجلسوں کے بعد آپ گھر میں چھپ رہے اور وعظ کو نہ آئے، ہر چند لوگوں نے التجا کی مگر کچھ فائدہ نہ ہوا، آپ نے فرمایا کہ مجھکو پسند نہیں کہ میں اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالوں، جب دو برس گذر گئے، آپ بلا درخواست کسی کے منبر پر چڑھے اور وعظ فرمانے لگے، لوگوں نے پوچھا اب وعظ کہنے کا کیا سبب ہے، فرمایا میں نے ایک حدیث دیکھی ہے کہ حضرت رسول اکرم

Marfat.com

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ میں کفیل خلق ایسا شخص ہوگا جو بدترین خلائق ہوگا، اور وہ خلق کو وعظ کرے گا۔ پس میں کہ بدترین خلائق ہوں اب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قول مبارک کو پورا کرتا ہوں ؎

مجلسِ وعظ | حضرت قاضی ابن سُریج رح آپ کی مجلس وعظ سے گذرے، ان سے لوگوں نے پوچھا کہ آپ حضرت جُنید رح کے کلام کو کس نظر سے دیکھتے ہیں، فرمایا کہ میں ان کے کلام میں عجیب شوکت دیکھتا ہوں، لوگوں نے پوچھا کہ جو کچھ وہ کہتے ہیں اپنے علم سے کہتے ہیں؟ فرمایا یہ تو میں نہیں کہہ سکتا البتہ ان کے کلام کی نسبت میں کہہ سکتا ہوں کہ گویا حق تعالیٰ ان کی زبان سے وہ باتیں کہلاتا ہے، جب آپ توحید کا ذکر کرتے تو ہر بار دوسری عبارت میں شروع فرماتے ؎

فرمانِ بدلا | ایک بار آپ نے فرمایا کہ میں نے وعظ نہیں کہا جب تک کہ تیس شخصوں نے جو ابدال میں سے تھے مجھ سے اصرار کے ساتھ نہ کہا کہ تجھ کو وعظ کہنا اور لوگوں کو خدا کی طرف بلانا ضرور ہے ؎

بلندیِ کلام | ایک بار آپ کچھ فرما رہے تھے، اتنے میں ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا میں آپ کی بات تک نہیں پہنچا، فرمایا ستر برس کی عبادت قدموں کے نیچے رکھ تو پہنچے گا، اس نے کہا میں نے رکھی لیکن نہیں پہنچا، فرمایا سر قدموں کے نیچے رکھ، پھر اگر نہ پہنچے تو میرا قصور ہے ؎

فخرِ نبوی | ایک بزرگ نے حضرت سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ جلوہ افروز ہیں، اور حضرت جنید رح بھی خدمت میں حاضر ہیں۔ اسی اثنا میں ایک شخص آیا اور ایک فتوے پیش کیا، حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ سے فرمایا کہ جنید کو دے تاکہ وہ جواب دیں، اس نے عرض کیا،

Marfat.com

یارسول اللہ! جس حال میں کہ خود حضور موجود ہیں حضرت جنید، کو کیونکر دوں
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انبیائے کرام علیہم السلام کو اپنی ہا
امتوں پر فخر تھا مجھکو جنید، پر ہے۔

تاثیرِ کلام | ایک سید صاحب ناصر نامی حج کے قصد سے چلے، جب بغداد شریف
پہنچے تو آپ کی زیارت کو گئے، آپ نے پوچھا کہاں سے آئے، انہوں نے کہا گیلان
پوچھا کس کی اولاد سے ہو، کہا حضرت امیر المومنین علی المرتضےٰ کرم اللہ وجہہٗ کی او
سے، آپ نے فرمایا کہ آپ کے دادا صاحب، دو تلواریں مارتے تھے ایک کافروں
دوسری نفس کو، اے سید صاحب! تم کہ ان کی اولاد سے ہو کونسی تلوار مارتے ہو
سید صاحب نے جب یہ سنا تو اپنے کو سنبھال نہ سکے، گر پڑے، اور زمین پر لوٹنے
لگے، روتے تھے اور کہتے تھے اے شیخ! میرا حج یہیں تھا، مجھ کو اللہ تعالیٰ کی طرف
رہنمائی کیجئے، آپ نے فرمایا یہ سینہ خاص حرم حق ہے جب تک تم سے ہو سکے کسی نا
کو اس کے حرم خاص میں راہ نہ دو، جونہی آپ کی نصیحت تمام ہوئی سید صاحب
تمام ہو چکے تھے۔

ہزار مسئلہ | حضرت ابوبکر کسائی، اور آپ کے درمیان ہزار مسئلوں کا مراسلہ ہوا
آپ نے سب کے جواب لکھے، کسائی، نے اپنے انتقال کے وقت فرمایا کہ ان مسئلوں
میرے ساتھ قبر میں رکھ دینا، آپ نے فرمایا میں ان کو ایسا دوست رکھتا ہوں کہ چا
ہوں کہ یہ مسئلے خلق کے ہاتھ سے بھی نہ چھوئے جائیں۔

مقاماتِ فقر

طریقہ سلوک | آپ نے فرمایا کہ میں نے یہ تصرف قیل وقال میں اختیار نہیں کیا، اور لے
وکار

Marfat.com

و کارزار میں حاصل نہیں کیا، لیکن گرسنگی اور بیخوابی اور دنیا کی ترک اور اس چیز سے علحدہ ہونے سے جو مجھ کو مرغوب اور میری نظر میں آراستہ و پیراستہ تھی۔

مرتبہ کمال ایک شخص نے پوچھا کہ آپ اس درجہ کمال کو کیسے پہنچے، فرمایا، چالیس برس تک حضرت شیخ سری سقطی رح کے آستانہ مبارک پر ایک قدم سے تمام شب کھڑا رہنے سے۔

غلبۂ توحید آپ ایک رات ایک مرید کے ساتھ جا رہے تھے، اثنار راہ میں ایک کتا بھونکا، آپ نے فرمایا لبیک لبیک۔ مرید نے پوچھا آپ نے یہ کیا کہا، فرمایا میں نے کتے کا دمدمہ حق تعالیٰ کے قہر سے دیکھا۔ اور اس آواز کو آوازِ حق سنا، کتے کو درمیان میں نہیں دیکھا۔ اس لئے جواب لبیک لبیک کہا۔

مقامِ محبت لوگوں نے کہا کہ شیخ ابوسعید خراز رح کو موت کے وقت بہت تواجد اور ذوق و شوق تھا، آپ نے فرمایا کچھ تعجب نہیں اگر ان کی روح نے اسی شوق سے پرواز کی ہو، لوگوں نے پوچھا یہ کون مقام ہے، فرمایا انتہائے محبت، اور یہ ایسا عزیز مقام ہے جہاں عقول مستغرق اور نفوس فراموش ہوں، اور ایسا عالی ترین درجہ ہے جہاں علم و معرفت کو راہ نہیں، بندہ جب اس مقام اور درجہ پر پہنچتا ہے تو جانتا ہے کہ حق تعالیٰ اس کو دوست رکھتا ہے، اس واسطے بندہ کہتا ہے میرے حق کی قسم کہ تجھ پر ہے، اور تیرے مرتبہ کی تبجیل کہ تیرے نزدیک ہے، اور یہ بھی کہتا ہے کہ تیری دوستی کی قسم، پھر فرمایا یہ وہ لوگ ہیں کہ حق تعالیٰ پر ناز کرتے ہیں، اور اسی سے انس پکڑتے ہیں، اور خدا تعالیٰ اور ان کے درمیان سے وحشت اٹھ جاتی ہے، اور ایسے ایسے کلمات ان سے صادر ہوتے ہیں جن کو عوام الناس بددیہودہ سمجھتے ہیں۔

مقامِ حیرت آپ فرماتے تھے کہ مجھ پر ایک ایسا زمانہ گذرا ہے کہ اہل زمین و اہل آسمان مجھ پر روتے تھے، پھر ایسا ہوا کہ میں ان کے حال پر روتا رہا، اور اب ایسا ہو گیا ہے

Marfat.com

کہ نہ میں ان کی خبر رکھتا ہوں نہ اپنی ، اور فرماتے کہ میں دس برس تک دل کی حفاظ
کو دل کے دروازے پر بیٹھا اور اس کی حفاظت کرتا رہا ، پھر دس برس تک میرا دل
حفاظت کرتا رہا ، اب بیس برس ہو گئے کہ نہ میں دل کی خبر رکھتا ہوں اور نہ دل

فنائے اتم | ایک شخص مجلس میں آپ کی بہت تعریف کرتا رہا ، آپ نے فرمایا ان او
سے کہ تو کہتا ہے میرے لئے کچھ نہیں ، تو تو خدا تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہے ، اور اس
تعریف میں سرگرم ہے ۔

مرتبہ بقا باللہ | آپ فرماتے تیس برس ہو گئے ہیں کہ حق تعالیٰ جنید کی زبان
بات کرتا ہے ، اور جنید درمیان نہیں ہے ، اور خلق خدا اس سے بے خبر ہے ۔

مقام جمع الجمع | آپ نے فرمایا ہے جب خلق گناہ کرتی ہے تو مجھے تکلیف ہوتی
کیونکہ خلق کو مثل اپنے اعضا کے خیال کرتا ہوں ۔

قبض و بسط | آپ فرماتے خوف مجھ کو بستگی میں لاتا ہے ، اور رجا مجھے کشادگی
ہے ۔ پس جس وقت خوف سے منقبض ہوتا ہوں بیخود و فنا ہوتا ہوں ، اور جس
کہ رجا سے منبسط ہوتا ہوں مجھے میرے حال پر پھیر لاتے ہیں ۔

مقام رضا | ایک روز شیخ شبلی رح نے کہا کہ اگر مجھے دو نخ بہشت قبول کر
اختیار دیں تو میں دوزخ کو اختیار کروں ، کیونکہ بہشت میری خواہش کی چیز ہے لا
مراد دوست ، آپ نے فرمایا شبلی ! تو لڑکپن کرتا ہے ، اگر مجھے مخیر کریں تو
اختیار نہ کروں ، عرض کروں کہ بندہ کو اختیار سے کیا سروکار ، جہاں تیری مرضی
میں اسی میں راضی ہوں ۔

وقوف مقامات | لوگوں نے عرض کیا کہ ایک سال گذر گیا کہ فلاں شخص
سے سر نہیں اٹھایا ، اور کھانا پانی نہیں چکھا ، جو میں اسے پڑ گئی ہیں اس کو

Marfat.com

ی کچھ خبر نہیں۔ آپ ایسے شخص کے حق میں کیا فرماتے ہیں، وہ مقام جمع الجمع میں ہے
نہیں، آپ نے فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ ہو جائے گا۔"

شاہدۂ الٰہی آپ فرماتے ہیں اگر کل قیامت کے دن حق تعالیٰ مجھے فرمائے گا
مجھے دیکھ، میں کہوں گا کہ نہیں دیکھوں گا، کیونکہ آنکھ تیری دوستی میں غیر و بیگانہ
ے، مجھے غیریت کی غیرت تیرے دیدار سے باز رکھتی ہے۔ میں نے دنیا میں بلا واسطہ
کے تجھے دیکھا ہے۔"

مقام حضوری آپ نے فرمایا ایک دن میرا دل گم ہو گیا تھا، میں نے کہا یا آلہ العالمین
ا دل مجھ کو پھیر دے، ندا آئی اے جنید! میں نے تیرا دل اس لئے لیا ہے کہ تو میرے
نور میں میرے ساتھ رہے، اور تو واپس مانگتا ہے کہ میرے غیر سے متوجہ ہو۔"

رویتِ الٰہی آپ نے فرمایا میں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ میں حق تعالیٰ کے
برو کھڑا ہوں۔ اُس نے مجھ سے فرمایا کہ تو یہ باتیں کہاں سے کہتا ہے۔ میں نے
ض کیا کہ میں جو کچھ کہتا ہوں حق کہتا ہوں، فرمایا کہ تو راست کہتا ہے۔"

کرامات

۱۵۸۰

ب آئینہ تصوف میں ہے کہ ایک ہزار پانسو اسی خوارق آپ سے ظہور میں آئے، از انجملہ

استجابتِ دعا ایک ضعیفہ آپ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میرا بیٹا غائب ہے،
کیجئے کہ لوٹ آوے، آپ نے فرمایا صبر کر، ضعیفہ چلی گئی اور صبر کیا۔ تھوڑی
کے بعد پھر آئی، آپ نے فرمایا صبر کر، اُس نے کہا اب مجھے صبر کی طاقت نہیں
، فرمایا اگر تو سچی ہے تو تیرا بیٹا عنقریب آجائے گا، کیونکہ ارشاد باری ہے امن یجیب المضطر
اذا دعاہ ویکشف السوء (النمل ع ۰) اور آپ نے دعا کی، بڑھیا گھر گئی تو اُس کا بیٹا گھر میں آگیا تھا۔"

Marfat.com

کشفِ قلوب | ایک روز جامع مسجد میں آپ وعظ کہہ رہے تھے، ایک غلام ترسا مسلمانوں کے لباس میں آیا اور کہا اے شیخ! حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے اتقوا فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ یعنی مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے، اس کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا یہ کہ تو مسلمان ہو جائے، اور زنار توڑ ڈالے، کیونکہ یہ تیرے مسلمان ہونے کا وقت کا ہے، پس وہ اُسی وقت مسلمان ہو گیا۔

اثرِ جلالیت | ایک بار آپ وعظ کہہ رہے تھے کہ ایک مرید نے نعرہ مارا، آپ نے اُس کو منع کیا اور فرمایا اگر پھر تو نعرہ مارے گا تو میں تجھے اپنی مجلس سے علیٰحدہ کر دوں گا، اور پھر اُسی بات سے وعظ کہنا شروع کیا، اُس نے اپنے آپ کو بہت سنبھالا اور بہت ضبط کیا مگر سنبھل نہ سکا اور مر گیا، لوگوں نے دیکھا کہ گُدڑی کے اندر راکھ کا ڈھیر تھا۔

تصرف | آپ کا ایک مرید بصرہ میں خلوت نشین ہوا تھا، ایک روز کسی گناہ کا خیال اُس کے دل میں گذرا، معاً اُس کا منہ کالا ہو گیا، وہ حیران اور اپنے کئے پر پشیمان تھا، رفتہ رفتہ تین روز میں اُس کی سیاہی مبدل بسفیدی ہوئی، ناگاہ ایک شخص نے دستک دی اور آپ کا خط اُس کو دیا، اُس نے پڑھا تو لکھا تھا کہ کیوں بارگاہِ عزت میں مقامِ عبودیت پر ادب سے نہیں رہتا، تین روز سے میں دھوبی کا کام کرتا رہا کہ تیرے منہ کی سیاہی سفیدی سے تبدیل ہوئی۔

نگاہِ غضب | جب آپ کا عام چرچا ہوا تو مخالفین نے خلیفۂ وقت کو کہا کہ ان کو قتل کرا دینا چاہیئے، خلیفہ نے الزام لگانے کے واسطے ایک خوبصورت حور سیما نازنین لونڈی آپ کے پاس بھیجی، اُس نے خانقاہ میں آکر کہا کہ مجھے بھی اپنی صحبت میں رہنے کی اجازت دیجئے، آپ اُس کی فریب دہ باتوں کو سر جھکائے ہوئے سنتے رہے، جب

Marfat.com

وہ معشوق گفتگو کرکے خاموش ہوئی تو آپ نے سر اٹھایا، اور نگاہِ غضب سے اُس کی طرف دیکھا، اور آہ کرکے اس پر پھونک ڈالی، وہ ماہ جبین غش کھا کر گر پڑی اور مر گئی، خلیفہ نے حاضر خدمت ہو کر کہا کہ آپ نے ایسی حسین محبوبہ کو مار ڈالا، فرمایا امیر المومنین تم نے کوشش کی تھی کہ میری چالیس برس کی ریاضتیں آن واحد میں مٹا دیویں، سو برے خدا نے کیا جو کیا یہ

سزائے مخالفت شیخ ابو العباس بن عطا رح کہتے ہیں کہ حضرت سید الطائفہ رح کا قول تھا "فقیر صابر غنی شاکر سے افضل ہے" میں نے اس کے خلاف کہا کہ "غنی شاکر فقیر صابر سے افضل ہے" آپ اس سے ناراض ہوئے، اور میرے حق میں بد دعا کی میں نہایت سختیوں میں مبتلا ہوا، میرا مال جاتا رہا، اولاد قتل ہو گئی، چودہ سال تک میری عقل پریشان ہو گئی۔ آخر میں اپنے قول سے باز آیا، اور آپ کے ارشاد کو ترجیح دی یہ

طے ارض شیخ گہمش بن حسین رح نے ایک مرتبہ ہمدان میں بیٹھے ہوئے رات کو آپ کو یاد کیا۔ اسی وقت کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا، جب دیکھا تو وہ آپ ہی تھے۔ دوسرے روز ہمدان میں پتہ کیا تو کسی نے آپ کا نشان نہ دیا، بغداد کے لوگوں نے کہا کہ آپ اُس روز بغداد سے کہیں غائب نہیں ہوئے یہ

عملیات

رویت خداوندی و فرمان حق تعالیٰ کتاب جواہر الاولیا جو ہر پنجم میں ہے کہ حضرت سید الطائفہ رح نے ایک لاکھ ننانوے ہزار مرتبہ خدا تعالیٰ کو خواب میں دیکھا، ہر بار یہ فرمان ہوتا اے جنید رح! ہمارے حضور سے کیا چاہتا ہے، عرض کیا یا آلہ العالمین

Marfat.com

عاقبت بالخیر چاہتا ہوں، فرمان ہوا اے جنید! جو شخص اس دعا کو ہر نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھے یا اپنے پاس رکھے وہ ہمیشہ امن و امان میں رہے گا، اور عاقبت بخیر ہو گی، دعائے مکرم و معظم یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا مَن قامتِ السمٰوٰت والارضونَ بامرہٖ یا مَن یمسِك السماءَ ان تقع علی الارض الا باذنہٖ یا مَن امرہٗ اِذا اراد شیئًا ان یقول لہٗ کن فیکون فسبحان الذی بیدہٖ ملکوت کل شئ و الیہ ترجعون برحمتك یا ارحم الراحمین۔

برائے صفائی قلب آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ اسم جمالی نماز فجر کے بعد سو بار پڑھے، خدا تعالیٰ اس کے دل کو سیاہی اور زنگ سے صاف کر دیتا ہے، اسم جمالی یہ ہے یا قدوس اجب یا عطرائیل یا حروزائیل بحق یا قدوس۔

برائے کشادگی بخت آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ بتیسواں اسم با موکلات چہارشنبہ کے دن نوے بار پڑھے، اگر اس کے بخت بستہ بھی ہوں گے تو کھل جائیں گے، اسم یہ ہے یا عالی الشامخ فوق کل شئ علوًا رتفاعہ اجب یا عطرائیل یا حروزائیل بحق یا عالی

برائے حصول دولت آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس چودھویں اسم کو شب یکشنبہ کو اسی بار پڑھے، خدا تعالیٰ اس کو دولت بیشمار عطا فرماتا ہے، چودھواں اسم یہ ہے یا وھاب انت الذی تھب لمن تشاء الاناث وتھب لمن تشاء الذکور بعزتہٖ۔

برائے شفاء مریض آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص دوگانہ نماز ادا کرکے اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد تین بار سورۂ اخلاص پڑھے، اور سلام کے بعد مصلے پر بیٹھ کر ایک ہزار بار یہ تسبیح پڑھے، اور تا اختتام کسی سے کلام نہ کرے، تو اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ مریض کو شفا دیوے گا، اور اس کی عمر لمبی کرے گا، تسبیح یہ ہے، یا بدیع العجائب بالخیر ارحمنی الی یوم الدین۔

Marfat.com

تصنیفات

کتاب مسالک السالکین جلد اوّل میں ہے کہ آپ کی تصانیف اشارات وحقایق ومعانی میں بہت ہیں، اول جس نے علم اشارات کو منتشر کیا وہ آپ ہیں، آپ شریعت و طریقت وحقیقت ومعرفت میں انتہائی درجہ پر تھے، اور عشق وزہد میں بے نظیر اور طریقت میں مجتہد تھے، معروف ترین طریق طریقت، اور مشہور ترین مذہب، مذہب آپ کا ہے، بہت سے مشائخ نے آپ کا مذہب اختیار کیا ہے۔

عمدۃ السلوک خواجگان چشت رحمہم اللہ کے ملفوظات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی تصنیف سے ایک کتاب عمدۃ السلوک نام ہے چنانچہ بعض مضامین اس کے یہ ہیں۔

خواجہ معین الدین حسن چشتی اجمیری رح نے فرمایا کہ کتاب عمدۃ السلوک میں سید الطائفہ جنید بغدادی رح نے تحریر کیا ہے کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک روز شیطان علیہ اللعنۃ کو دیکھا کہ دُبلا اور زرد رنگ ہو رہا ہے، آپ نے سبب دریافت کیا، اس نے جواب دیا کہ میں آپ کی امت کی چار باتوں سے از حد تنگ آگیا ہوں منجملہ اس کے اوّل یہ ہے کہ آپ کی امت میں موذن ہیں وقت نماز آنے پر اذان دیتے ہیں، جو شخص اذان سنتا ہے جواب اذان میں مصروف ہو جاتا ہے، اور نماز کی تیاری کرتا ہے، اذان دینے والا اور سننے والے سب بخشے جاتے ہیں، دوسرا یہ کہ غازیوں کے گھوڑے ہنہناتے ہیں، اور وہ تکبیریں کہتے ہوئے راہِ خدا میں میدانِ جنگ میں آتے ہیں، خدا تعالےٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ میں نے ان کو ان کے اہل سمیت بخش دیا تیسرا کسب حلال درویشوں کا ہے وہ اپنے کسب حلال میں سے اوروں کو بھی دیتے

Marfat.com

ہیں، خدا تعالےٰ ان کو بھی ان درویشوں کی وجہ سے بخش دیتا ہے، چوتھا میری کمران لوگوں کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے جو نماز صبح پڑھکر اشراق کے وقت تک اسی جگہ بیٹھے رہتے ہیں، جب میں فرشتوں میں رہتا تھا اس وقت میں نے ایک صحیفہ میں لکھا دیکھا تھا کہ جو شخص نماز صبح پڑھ کر اسی جگہ بیٹھا رہے یہاں تک کہ آفتاب نکل آئے اور وہ نماز اشراق پڑھے، حق تعالےٰ اس کو ستر ہزار آدمیوں کے جو اس کے اہل سے ہوں بخش دیتا ہے۔

خواجہ فرید الدین گنجشکر اجودھنی رح نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں نے قیام بغداد کے ایام میں مجلس حضرت خواجہ اجل شیرازی رح میں سنا تھا، آپ فرماتے تھے کہ کتاب عمدۃ السلوک مصنفہ حضرت سید الطائفہ ہیں مرقوم ہے کہ درویش کو مطلق حرام ہے کہ دنیا اور اہل دنیا سے آمیزش کرے، اور امرا کے پاس آوے جاوے۔

شعر | ایک مرتبہ شیخ شبلی رح دریائے وحدت میں ڈوبے ہوئے، اور عشق الٰہی سے بیتاب و بیقرار آپ کی مجلس میں حاضر ہوئے، اور جوش و خروش کی حالت میں یہ اشعار پڑھے۔

ع

عوّدونی الوصال والوصل عذب	ورمونی بالصدّ والصدّ صعب
زعموا حین ازمعوا ان ذنبی	فرطحبی لهم وماذاك ذنب
لاوحق الخضوع عند التلاقی	ماجزا من یحب الا یحب

یہ اشعار سن کر آپ کو بھی حالت ذوق وارد ہوئی اور بیتابی میں یہ شعر پڑھا۔

ع

وَتَمَنَّيْتُ اَنْ اَرَاكَ فَلَمَّا رَاَيْتُكَا غَلَبَتْ دَهْشَةُ السُّرُوْرِ فَكَمْ اَلْمَكَ اُبْكَا

یعنی مجھے تیرے دیکھنے کی تمنا تھی لیکن جب تجھے دیکھا تو مسرت کی حیرت اسقدر طاری ہوئی کہ جوش

Marfat.com

ہوئی کہ جوشِ گریہ کو نہ روک سکا۔"

مناجات شیخ ابوبکر قطیعی رحمۃ کہتے ہیں کہ ایک روز میں نے حضرت سید الطائفہ رحمۃ کو سنا کہ اس طرح مناجات کر رہے تھے، یامَن ھو کلّ یوم ھو فی شان اجعل لی من بعض شانک۔"

ایک مرتبہ آپ مناجات میں فرماتے تھے اے اللہ! قیامت کے روز مجھے نابینا اُٹھانا کیونکہ جسے تیرا دیدار حاصل نہ ہو، اُس کا اندھا ہونا اچھا ہے۔"

آپ کی زبان مبارک کے اشعار فارسی بطور مناجات منقول ہیں۔ وہو ہذا۔

ے

آلٰہی واقفی بر حالِ زارم	ہمیدانی کہ جز تو کس ندارم
آلٰہی کردہ ام بسیار تقصیر	وزاں حضرت بغایت شرمسارم
آلٰہی رفتہ ام در خوابِ غفلت	بدہ بیداریٔ زیں کار بارم
آلٰہی برکشا از غیب راہے	کہ چندیں سالہ رہ در انتظارم
آلٰہی گر بخوانی دربرانی	تو دانی بندۂ بے اختیارم
آلٰہی چوں عزیزم کردی امروز	مکن فردا بنزدِ خلق خوارم
آلٰہی غرقم اندر بحرِ عصیاں	زدستِ رحمت افگن برکنارم
آلٰہی از کمالِ ضعف و پیری	دل سوزان و چشمِ اشکبارم
آلٰہی نفس و شیطاں در کمین ست	بتقوٰے و عنایت کن حصارم
آلٰہی گر نہ توفیق از تو باشد	برآرد دیو نفس از جاں دمارم
آلٰہی گرچہ مُردن سخت راہ ست	تو آساں بگذراں زیں رہگذارم
آلٰہی بر یکے گفتن مدد بخش	کہ تا من جاں بجانانی سُپارم

۔۔۔ یہ مناجات اوراد فتحیہ میں بھی ہے۔

Marfat.com

الٰہی چوں درینجا رستہ کردی	قیامت ہمچناں امید وارم
الٰہی در شبِ سر منزلِ گور	تو لطفِ خویش گرداں غمگسارم
الٰہی خاطرم را جمع گرداں	کہ مسکین و پریشاں روزگارم
الٰہی بر جُنید ایماں نگہدار	کہ این مست حاصلِ جاں اعتبارم

مکتوبات

آپ کے مراسلات مملو از حقائق و معارف و نصائح ہوا کرتے تھے۔ ان میں سے ایک خط درج کیا جاتا ہے۔

مکتوب | یہ خط آپ نے اپنے مرید شیخ ابوبکر واسطی، المعروف بہ ابن الفرغانی کو لکھا کہ لوگوں کے فہم و ادراک کے مطابق ان سے کلام کیا کرو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سلامٌ علیک یا ابا بکر ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ عافانا اللہ وایاک بالکرامۃ۔ علماء وحکماء از اللہ تعالیٰ بر خلق رحمت اند، چناں کن در سخنِ خویش کہ خلق را رحمت باشی و خود را بلا، از حالِ خویش بیروں آئے و با حالِ ایشاں شو کہ با ایشاں چوں سخن میگوئی بقدرِ طاقت و حالِ ایشاں سخن گوئی، و خطاب بر اں موضع نہ کہ ایشاں را بر اں مے یابی، ھٰذا ابلغ لک ولھم وقل لھم فی انفسھم قولًا بلیغًا والسلام۔ ۵۴

کلماتِ طیبات

آپ کا کلام طریقِ محبت میں حُجّت اور تمام زبانوں میں تعریف کیا گیا ہے، کوئی شخص بخلاف سنّت سنیہ آپ کے ظاہر و باطن پر انگشت نمائی اور اعتراض نہیں کر سکا مگر وہ شخص کہ تیز سے

Marfat.com

بے بہرہ اور عقل کا اندھا تھا۔

اخلاص۔ پوچھا گیا اخلاص کیا ہے، فرمایا فنا ہے اپنے فعل سے، اور اس کو آگے سے اٹھا دینا اور پھر نہ دیکھنا، اور اخلاص یہ ہے کہ تو خلق کو معاملہ نفس سے باہر نکال دے، اس لئے کہ نفس دعوٰے ربوبیت کرتا ہے۔

اشارات۔ فرمایا ہمت اشارت خدا کی ہے، اور ارادت اشارت فرشتہ کی، اور خاطر اشارت معرفت کی، اور وصیت اشارت شیطان کی، اور شہوت اشارت نفس کی، اور لہو اشارت کفر کی۔

اقرار و تصدیق و عمل۔ فرمایا اقرار زبان کو نہ زیادتی ہے نہ نقصان، اور تصدیق کو زیادتی ہوتی ہے اور نقصان نہیں ہوتا، اور عمل ارکان کو زیادتی ہوتی ہے اور نقصان بھی پہنچتا ہے۔

اُنس۔ فرمایا اُنس یہ ہے کہ وحشت اُٹھ جائے۔

فرمایا۔ اہل انس خلوت اور مناجات میں ایسی باتیں کہتے ہیں جو عوام کو کفر معلوم ہوں، اگر عوام ان کی باتوں کو سنیں تو ان کی تکفیر کریں، اور وہ اپنے احوال میں اس پر زیادتی کرتے ہیں، اور جو کچھ ان کو کہیں اس کی برداشت کرتے ہیں، اور ان کے لائق بھی یہی ہے۔

بقا و فنا۔ فرمایا بقا حق کے واسطے ہے اور فنا اس کے غیر کے واسطے۔

بلا۔ فرمایا۔ بلا عارفوں کا خلعت ہے اور مریدوں کو بیدار کرنے والی اور غافلوں کو حلال کرنے والی ہے۔

تجرد۔ فرمایا۔ تجرد یہ ہے کہ ظاہر اس کا اعراض سے مجرد ہو، اور باطن اغراض سے۔

تصوف۔ فرمایا۔ تصوف ایک ذکر ہے اجتماع سے، اور ایک وجد ہے استماع سے

Marfat.com

اور ایک عمل ہے اتباع سے۔

فرمایا۔ تصوّف ایسی نعمت ہے کہ بندہ کا قیام اس پر موقوف ہے، پوچھا گیا نعمت حق ہے یا نعمتِ خلق، فرمایا اس کی حقیقت نعمتِ حق ہے، اور اس کی رحمت نعمتِ خلق۔

فرمایا۔ تصوّف وہ ہے کہ تو سارے علاقوں کو ترک کر کے حق تعالیٰ کے ساتھ مشغول ہو جائے

فرمایا۔ تصوّف وہ ہے کہ تجھ کو تجھ سے مارے اور اپنے ساتھ زندہ کرے۔

فرمایا۔ تصوّف ایک ذکر ہے، پھر ایک وجد ہے، پھر نہ یہ ہے اور نہ وہ، نیست ہو جاتا ہے جیسا کہ تھا۔

فرمایا۔ تصوّف کی حقیقت دل کا صاف کرنا ہے مخلوق کی طرف رجوع ہونے سے، اور علیحدگی اختیار کرنا طبیعت کی پیروی اور خواہش سے، اور مار ڈالنا صفاتِ بشری کا، اور دور رہنا خواہشاتِ نفسانی سے، اور قایم ہونا صفاتِ روحانی پر، اور بلند ہونا علوم حقیقی پر، اور عمل میں لانا اُس چیز کو کہ قیامت تک فائدہ دینے والی ہے، اور نصیحت کرنا تمام امت کو، اور بجا لانا حقیقت کا، اور پیروی کرنا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام شریعت کا۔

فرمایا۔ تصوّف ایک غیرت ہے جس میں مصالحت نہیں۔

شیخ زُوَیم رح نے ذاتِ تصوف کی نسبت پوچھا، فرمایا خدا تعالیٰ تجھ کو اس کے دریافت سے دور رکھے، خبردار تصوّف کو ظاہر میں ڈھونڈنا، ذات سے ہرگز نہ پوچھنا جب انہوں نے بہت الحاح کیا تو فرمایا کہ صوفی ایک قوم قایم بخدا ہے کہ اس کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا۔

تفکّر۔ پوچھا گیا تفکّر کیا ہے، فرمایا اس کی کئی قسمیں ہیں، ایک تفکر ہے حق تعالیٰ کی آیات میں اس سے معرفت پیدا ہوتی ہے، ایک تفکر ہے حق تعالیٰ کی نعمتوں اور

Marfat.com

احسانات پر اس سے اس کی محبت پیدا ہوتی ہے ، ایک تفکر ہے حق تعالیٰ کے وعدہ میں اس سے ہیبت پیدا ہوتی ہے ، ایک تفکر ہے نفس کی صفات اور حق تعالیٰ کے اُن احسان میں جو نفس پر ہے اس سے حیا پیدا ہوتی ہے۔

تواضع - پوچھا گیا تواضع کیا ہے؟ فرمایا سر کا جھکانا ، اور پہلو کا نیچا رکھنا۔

فرمایا - تواضع یہ ہے کہ تو ہر دو جہان میں سے کسی پر تکبر نہ کرے ، اور حق تعالیٰ کے ساتھ مستغنی رہے۔

توبہ - فرمایا توبہ کے تین معنے ہیں ، اول ندامت ، دوم قصد بہ ترکِ معاودت ، سوم مظالم و خصومت سے اپنے آپ کو پاک کرنا۔

توحید - فرمایا توحید کے یہ معنی ہیں کہ علوم اس میں ناچیز و ناپید ، جاوید ، اور حق تعالیٰ موجود ہووے جیسا کہ ہمیشہ تھا۔

فرمایا توحید خدا تعالیٰ کو جاننا ہے اور اس کے قِدم کو اس کے حدوث سے پہچاننا ، یعنی تو جانے اگر دریا میں ہو لیکن نہ دریا ہو۔

فرمایا۔ غایتِ توحید انکارِ توحید ہے ، یعنی ہر توحید کہ تو جانے انکار کرے کہ نہ توحید ہے۔

توکل - فرمایا۔ توکل بغیر کمانے کے کھانا ہے یعنی کھانا درمیان نہ ہو۔

فرمایا۔ توکل یہ ہے کہ تو خدا کا اس طرح سے ہو جائے جیسا کہ جب موجود نہ تھا خدا کا تھا۔

فرمایا۔ توکل پہلے حقیقت تھا اب علم ہے۔

فرمایا۔ توکل نہ کسب کرنا ہے نہ نکرنا ، صرف حق تعالیٰ کے وعدہ پر جو اس نے کیا ہے دل کا ساکن رہنا ہے۔

جمع و تفرقہ۔ فرمایا قرب ساتھ وجد کے جمع ہے ، اور غیبت بشریت میں تفرقہ ہے۔

حال - فرمایا۔ حال ایک چیز ہے کہ دل میں آتی ہے ، لیکن ہمیشہ نہیں رہتی۔

Marfat.com

حجاب ۔ پوچھا گیا کہ آپ فرماتے ہیں حجاب تین ہیں، نفس، خلق، دنیا، فرمایا یہ حجاب عام کے لئے ہیں، لیکن وہ حجاب جو خاص کے لئے ہیں وہ بھی تین ہیں، عبادت کا دیکھنا، ثواب کا دیکھنا، کرامت کا دیکھنا۔

حیا ۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اپنی تقصیروں کے دیکھنے سے ایک حالت پیدا ہوتی ہے، اس کو حیا کہتے ہیں۔

حیات ۔ فرمایا۔ جس کی حیات سانس پر ہے اُس کی ممات جان نکلنے پر ہے، اور جس کی حیات خدا تعالیٰ پر ہے وہ حیاتِ طبعی سے حیاتِ اصلی کی طرف انتقال کرتا ہے، اور اصل حیات یہی ہے۔

خطرات ۔ فرمایا۔ خطرات چار قسم کے ہیں، ایک خطرہ حق کی طرف سے کہ بندہ کو طرف آگاہی کے دعوت کرتا ہے، دوسرا خطرہ فرشتے کی طرف سے کہ بندہ کو عبادت کی طرف رغبت دلاتا ہے، تیسرا خطرہ نفس کی طرف سے کہ بندہ کو آرائش و تنعم دنیا کی طرف بلاتا ہے، چوتھا خطرہ شیطان کی طرف سے کہ بندہ کو ظلم و حسد و عداوت کی طرف پکارتا ہے۔

خُلق ۔ فرمایا۔ خُلق کی چار قسمیں ہیں۔ سخاوت۔ الفت، نصیحت، شفقت۔ میں نیک خُلق فاسق کی صحبت کو بدخلق اقربا کی صحبت سے بہتر سمجھتا ہوں۔

خوف ۔ فرمایا۔ خوف یہ ہے کہ تو خوف سے بخوف ہو جائے تاکہ خوف پر تیرا عمل نہ رہے؟

ذکر ۔ فرمایا۔ ذکر کی حقیقت ذاکر کا ذکر میں فانی ہونا ہے۔ اور مشاہدہ مذکور کا

راہِ خدا۔ پوچھا گیا خدا کی طرف کیا راستہ ہے؟ فرمایا دنیا کو ترک کر تو پائے گا۔ اور نفس کو خلاص کر تو واصل بخدا ہوگا۔

رضا۔ فرمایا۔ رضا اختیار کا اٹھا دینا ہے۔

فرمایا۔ رضا یہ ہے کہ تو بلا کو نعمت شمار کرے۔

Marfat.com

روزہ - فرمایا روزہ نصف طریقت ہے ۔

زُہد - فرمایا - زہد کی حد یہ ہے کہ تہی دست رہنا اور اس کے مشغلہ سے خالی رہنا ۔

سماع - لوگوں نے پوچھا کہ آدمی آرام سے ہوتا ہے ، جب سماع سنتا ہے تو اس میں اضطراب کیوں پیدا ہو جاتا ہے ؟ فرمایا کہ حق تعالیٰ نے بروزِ میثاق ذریت حضرت آدم علیہ السلام کو ساتھ الست بربکم (الاعراف ع ۲۲) کے خطاب فرمایا ، تمام ارواح اس کی لذت میں ڈوب گئے ، جب اس جہان میں سماع سنتے ہیں ، اسی کی یاد واثر سے جوش میں آتے ہیں ، اور اضطراب پیدا ہو جاتا ہے ۔

فرمایا - فقیروں کے اوپر تین موقعوں پر رحمتِ الٰہی نازل ہوتی ہے اوّل سماع میں کہ اُس وقت وہ سوا حق کی آواز کے کچھ نہیں سنتے ہیں ، اور جو کچھ ان کی زبان سے نکلتا ہے عالم وجد میں نکلتا ہے ، دوم کھانا کھاتے وقت کیونکہ وہ تب ہی کھاتے ہیں جب فاقہ ہو چکتا ہے سوم علم کا چشمہ جاری کرتے وقت کیونکہ وہ سوا اولیاء اللہ کی صفتوں کے اور کچھ نہیں بیان کرتے ۔

فرمایا - سماع تین چیزوں کا محتاج ہے ، زمان کا ، مکان کا ، اخوان کا ۔

فرمایا - سماع اس شخص کے لئے فتنہ ہے جو اس کی تلاش میں رہتا ہو ، اور اس کے لئے ترویح ہے جو اس کی مزاحمت کرے ۔

شکر - فرمایا - شکر یہ ہے کہ اپنے نفس کو اہل نعمت سے نہ شمار کرے ۔

فرمایا - شکر کے واسطے ایک علت ہے ، اور وہ یہ کہ اپنے نفس کی خوب مطالبت کرے تاکہ نفس بحظ تمام خدا کے ساتھ رہے ۔

صبر - فرمایا - صبر کی انتہا توکل ہے ، ارشاد الٰہی ہے الذین صبروا وعلیٰ ربھم یتوکلون ۔ (النحل ع ۶)

Marfat.com

فرمایا۔ صبر پھیر لانا نفس کا ہے طرف خدا تعالےٰ کی بے اس کے جزع کرے۔
فرمایا۔ صبر تلخیوں پر تحمل کرنا ہے، اور ناخوشی کا اظہار نہ کرنا۔
صدق صَادِق صِدِّیق - فرمایا صدق کی حقیقت یہ ہے کہ تو دشوار ترین کام میں بھی جس میں بغیر جھوٹ نجات ناممکن ہو سچ بولے۔
فرمایا۔ کوئی ایسا نہیں جس نے صدق کو طلب کیا اور نہیں پایا، اگر بالکل نہیں تو کچھ تو ضرور پایا۔
فرمایا۔ صادق ایک روز میں چالیس بار ایک حال سے دوسرے حال پر پہنچتا ہے، اور ریاکار چالیس برس تک ایک ہی حالت پر رہتا ہے۔
فرمایا۔ صدق صفت صادق کی ہے، اور صادِق وہ ہے کہ تو اس کو ویسا ہی دیکھے جیسا کہ تو نے اس کو سنا ہو، اور تمام عمر اس کو ویسا ہی پائے جیسا کہ ایک بار اس کی خبر تجھے ملی ہو، اور صدیق وہ ہے کہ اس کے اقوال وافعال واحوال میں ہمیشہ صدق ہو۔
صُوفی - فرمایا۔ صوفی مثل زمین کے ہے کہ تمام پلیدی اس میں ڈالتے ہیں، اور ساری نیکی باہر لاتے ہیں۔
فرمایا۔ صوفی وہ ہے جو داہنے ہاتھ میں قرآن اور بائیں ہاتھ میں سنت نبوی لیوے۔
فرمایا۔ صوفی وہ ہے کہ دل اس کا مثل دل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دنیا کی دوستی سے سلامت ہو، اور خدا کا حکم بجا لانے والا ہو، اور تسلیم اس کی مثل تسلیم حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ہو، اور اندوہ اس کا مثل اندوہ حضرت داؤد علیہ السلام کے، اور فقر اس کا مثل فقر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے، اور صبر اس کا مثل صبر حضرت ایوب علیہ السلام کے، اور شوق اُس کا مثل شوق حضرت موسےٰ علیہ السلام کے، اور مناجات کے وقت اخلاص اس کا مثل اخلاص حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہو۔

Marfat.com

فرمایا۔ صوفی وہ ہیں کہ قیام اُن کا خدا پر ہے۔ اس لئے کہ وہ نہیں جانتے لیکن اس کو۔
پوچھا گیا سب برایوں سے زیادہ برائی کیا ہے؟ فرمایا صوفی کے لئے بُخل۔
عارف۔ فرمایا عارف کے کم و بیش ستر مقام ہیں، ان میں سے ایک اس جہان کی مراد نہ پانا ہے۔
فرمایا۔ عارف کو ایک حال ایک حال سے اور ایک منزلت ایک منزلت سے جدا نہیں کرتی۔
فرمایا۔ عارف وہ ہے کہ حق تعالیٰ اس کے سر سے بات کہے اور وہ خاموش ہو۔
فرمایا۔ عارف وہ ہے کہ درجات میں گردش کرے اس طرح سے کہ کوئی چیز اس کے درمیان حاجب نہ ہو، اور اس کو جدا نہ رکھے۔
عبودیت۔ فرمایا۔ عبودیت دو خصلت میں ہے، ایک اللہ تعالیٰ کے ساتھ ظاہر و باطن میں صدق اختیار کرنا، دوسرے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ٹھیک ٹھیک پیروی کرنا۔
فرمایا۔ عبودیت شغلوں کا ترک ہے، اور مشغول ہونا اس کے ساتھ جو اصل فراغت ہے۔
فرمایا۔ عبودیت چھوڑنا ان دو نسبتوں کا ہے، ایک سکون در لذت۔ دوسرے اعتماد بر حرکت، جب یہ دونو تجھ سے دور ہوئیں پس تو عبودیت کا حق بجالایا۔
پوچھا گیا بندہ کون ہے؟ فرمایا جو دوسروں کی بندگی سے آزاد ہو۔
علم۔ فرمایا۔ تمام علم عالموں کا دو حرف پر منحصر ہے، ایک تصحیح ملت، دوسرا تجرید خدمت۔
فرمایا۔ جس کا علم یقین کو نہیں پہنچا ہے، اور یقین خوف کو، اور خوف عمل کو، اور عمل ورع کو، اور ورع اخلاص کو، اور اخلاص مرعی مشاہدہ کو، وہ ہلاک ہونے والوں سے ہے۔
عنایت۔ فرمایا عنایت کا وجود آب و گل کے پہلے سے ہے۔
فتوت۔ فرمایا۔ فتوت یہ ہے کہ تو فقیروں کے پرکھنے اور امیروں سے جھگڑنے میں نہ پڑے۔

Marfat.com

فرمایا۔ فتوت یہ ہے کہ تو اپنا بوجھ کسی پر نہ رکھے ، اور جو کچھ تیرے پاس ہو اسکو بخش کرے۔

فقر ۔ فرمایا۔ فقر بلا کا دریا ہے ، اور خالی ہونا دل کا اشکال سے۔

فقیر ۔ فرمایا۔ فقرائے صادق کی علامت یہ ہے کہ سوال نہیں کرتے ، اور معارضہ نہیں کرتے ، اور اگر کوئی شخص ان کے ساتھ معارضہ کرتا ہے تو وہ خاموش رہتے ہیں۔

لغزش ۔ فرمایا۔ لغزش عالم کی رغبت ہے حلال سے طرف حرام کے ، اور لغزش زاہد کی رغبت ہے بقا سے طرف فنا کے ، اور لغزش عارف کی رغبت ہے کریم سے طرف کرامت کے۔

محبت ۔ پوچھا گیا محبت کیا ہے ؟ فرمایا یہ کہ محبوب کی صفات محب کی صفات کے عوض قایم ہوں ، جیسا کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاذا احببتہٗ کنت لہٗ سمعًا وبصرًا۔

فرمایا۔ محبت خدا کی امانت ہے۔

فرمایا۔ محبت جو عوض میں ہوتی ہے ، جب عوض نہیں رہتا چلی جاتی ہے۔

فرمایا۔ محبت درست نہیں ہوتی درمیان دو شخصوں کے لیکن ایسے کہ ایک دوسرے کو کہے لے میں ، اور جب محبت درست ہو جاتی ہے شرط ادب اٹھ جاتی ہے۔

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے صاحب علایق کی محبت حرام کی ہے۔

فرمایا۔ محبت افراط میل ہے بے مثل پر ، کوئی خدا کی محبت کو نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ اپنی جان اس کی راہ میں سخاوت نہ کرے۔

مراقبہ ۔ پوچھا گیا حقیقت مراقبہ کیا ہے ؟ فرمایا وہ ایک حال ہے ، جس میں مراقب کو اس چیز کا انتظار ہو ، جس کے وقوع سے ڈرتا ہے ۔ اس لئے وہ ایک حالت ہوتی ہے جیسے کوئی شبخون سے ڈرے اور نہ سوئے ۔ فرمایا حق تعالیٰ نے فارتقب

یعنی فانتظ

Marfat.com

یعنی فانتظر۔ جس کے معنی ہیں انتظار کر۔

چھا گیا مراقبہ اور حیا میں کیا فرق ہے؟ فرمایا۔ مراقبہ غائب کا انتظار ہے، اور حیا حاضر مشاہدہ سے خجلت۔

فرمایا۔ مراقبہ یہ ہے کہ تو ڈرنے والا ہو اوپر فوت شدہ کے۔

مرید و مراد۔ فرمایا۔ مرید وہ ہے کہ سیاست میں ہو علم سے، اور مراد رعایت میں حق تعالےٰ کے، اس لئے کہ مرید دوڑنے والا ہے اور مراد اڑنے والا، دوڑنے والا اڑنے والے تک کب پہنچ سکتا ہے۔

مشاہدہ۔ فرمایا۔ مقامات سات مشاہدوں کے ہیں، جس کو مشاہدہ احوال ہے وہ رفیق ہے، اور جس کو مشاہدہ صفات ہے وہ امیر ہے، کیونکہ یہاں رنج پہنچتا ہے اس لئے کہ اپنی خودی باقی ہوتی ہے، اس کو رات دن میں ہزار بار مرنا چاہیئے جب کہ وہ فانی ہوا اور حضور حق حاصل ہوا امیر ہوا۔

فرمایا۔ نبیوں کا کلام خبر ہے حضور سے، اور صدیقوں کا کلام اشارہ ہے مشاہدہ سے۔

فرمایا۔ مشاہدہ غرق ہے، اور وجد ہلاک۔

فرمایا۔ وجد زندہ کرنے والا سب کا ہے، اور مشاہدہ مارنے والا سب کا۔

فرمایا۔ مشاہدہ ربوبیت کو قائم کرنا ہے، اور عبودیت کو دور کرنا ہے، لیکن اس شرط پر کہ تو اپنے آپ کو درمیان میں مطلق نہ دیکھے۔

فرمایا۔ کسی چیز کا دکھائی دینا ساتھ پانے ذات اس چیز کے مشاہدہ ہے۔

معرفت۔ فرمایا۔ معرفت کی دو قسم ہیں، معرفت تعرّف، اور معرفت تعریف، معرفت تعرف یہ ہے کہ اپنے آپ کو اس کے ساتھ آشنا کرے، اور معرفت تعریف یہ ہے کہ اس کو اپنے ساتھ شناسا کرے۔

Marfat.com

فرمایا۔ معرفت مکرِ خدا ہے، یعنی جو خیال کرے کہ عارف ہے ممکور ہے، یعنی مکر سے پُر ہے۔

فرمایا۔ معرفت وجودِ جہل ہے تیرے حصولِ علم کے وقت، لوگوں نے کہا زیادہ کیجئے؟ فرمایا عارف اور معروف وہی ہے۔

فرمایا۔ علم ایک چیز ہے محیط، اور معرفت ایک چیز ہے محیط، پس خدا کہاں ہے اور بندہ کہاں، یعنی علم خدا کے واسطے ہے، اور معرفت بندہ کے واسطے، اور دونو محیط ہیں، اور یہ محیط اس سبب سے ہے کہ عکس اس کا ہے، جب یہ محیط اُس محیط میں غرق ہو جاتا ہے شرک نہیں رہتا، اور جب تک کہ تو خدا اور بندہ کہتا ہے شرک ہے، بلکہ عارف و معروف ایک ہے۔

مکر۔ فرمایا۔ مکر یہ ہے کہ کوئی پانی پر چلتا ہے، کوئی ہوا پر اڑتا ہے، اور سب اُس کی اِس امر میں تصدیق کرتے ہیں، اور اس کے اشارہ کی یہ حالت دیکھ کر تصحیح کرتے ہیں، یہ اُس شخص کے نزدیک کہ جانتا ہے بالکل مکر ہے۔

فرمایا۔ مرید کا مکر سے بخوف رہنا گناہ کبیرہ ہے، اور واصل کا مکر سے بیفکر رہنا کفر ہے۔

مُوحد۔ فرمایا صفت بندگی کی تمام تر ذلت اور عاجزی و ضعف ہے، اور صفت خداوند کی تمام تر عزت و قدرت ہے، اور جو کوئی یہ جدا کر سکے باوجودیکہ کُم ہُوا تو وہ موحد ہے۔

مومن و منافق۔ فرمایا مومن کا دل ایک ساعت میں ستر بار گردش کرتا ہے اور منافق کا دل ستر برس میں ایک بار بھی نہیں پھرتا۔

وجد۔ فرمایا۔ وجد علیحدگی اوصاف کی ہے ظہور ذات میں اور سرور، یعنی کچھ اوصاف تو ئی کے تجھ میں ہیں جدا ہو جائیں، اور وہ چیز کہ تیری ذات

Marfat.com

ایک ناچیز دکھائی دیوے۔

وقت۔ فرمایا۔ جو وقت کہ گذر جاتا ہے ہرگز اس کو نہیں پا سکتے، اور کوئی چیز عزیز اور قیمتی زیادہ وقت سے نہیں۔

فرمایا۔ اولیاء اللہ رح پر اوقات میں انفاس کی نگہداشت سے زیادہ سخت کوئی شے نہیں۔

یقین۔ فرمایا۔ یقین علم کا دل میں قرار پکڑنا ہے ایسا کہ تغیر نہ آوے، اور دل اس سے خالی نہ ہو۔

فرمایا۔ یقین یہ ہے کہ تو ارادہ رزق کا نہ کرے، اور غم رزق کا نہ کھائے، اور اس علم کے ساتھ کہ یقیناً تیرا رزق تجھ کو ملے گا مشغول رہے۔

مُعرّفین کمال

۱۔ ایک روز کسی نے حضرت شیخ سری سقطی رح سے پوچھا کہ کوئی مرید درجہ میں پیر سے بھی بڑھ گیا ہے؟ فرمایا۔ جنید رح اپنے پیر کے مرتبہ سے بلند مرتبہ رکھتا ہے۔

۲۔ حضرت موّل جصاص شیرازی رح کا قول ہے کہ حکمت جنید رح کو دیگیں اور وجد شاہ شجاع کرمانی رح کو دیا گیا، اور اخلاق ابوحفص رح کو عطا ہوا، اور بایزید رح منزل حیرت سے مشرف ہوئے۔

۳۔ حضرت ابوجعفر حدّاد رح کہتے ہیں کہ اگر عقل مشخص ہوتی تو حضرت سید الطائفہ رح کی صورت میں نمایاں ہوتی۔

۴۔ حضرت ابوسعید خرّاز رح فرمایا کرتے کہ میں نے دو ہی صوفی دیکھے، ایک حضرت سید الطائفہ رح اور دوسرے ابن عطاء رح۔

Marfat.com

۵ - حضرت ابوعثمان حیری رح فرماتے ہیں کہ لوگوں میں مشہور ہے کہ ساری دنیا میں صرف تین شخص ہیں جن کا چوتھا نہیں ، ابوعثمان رح (راوی مذکور) نیشاپور میں ، جنید رح بغداد میں ، ابوعبداللہ بن جلا رح شام میں ۔

۶ - خلیفہ بغداد نے ایک دن حضرت رویم رح کو کسی بات پر کہا او بے ادب انہوں نے فرمایا میں ایک دن دوپہر تک جنید رح کے پاس بیٹھا رہا ہوں ، اور جس کو نصف یوم جنید رح کی صحبت نصیب ہو وہ بے ادب نہیں ہو سکتا ۔

۷ - قاضی ابن سریج فقیہ شافعیہ ، آپ کی تقریر سنکر بے اختیار بول اٹھے کہ یہ شوکت جھوٹ بولنے والے کے کلام میں نہیں ہو سکتی ، اور پھر حضرت جنید رح کے بعد اپنی خوش بیانی پر کبھی نازاں ہوتے تو کہا کرتے کہ یہ صرف حضرت سید الطائفہ رح کی صحبت کا فیض ہے ۔

۸ - حضرت ابوعلی حسن المسوحی رح نے انس کے بیان میں آپ کی تقریر سنی تو فرمایا کہ آسمان کے نیچے جتنے ہیں سب مرجائیں تو بھی یہ پر اثر تقریر سن لینے کے بعد مجھے وحشت نہ ہوگی ۔

۹ - حضرت ابوعبداللہ محمد بن خفیف ضبی شیرازی رح اپنے مریدوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ ہمارے شیوخ سابقہ میں سے پانچ بزرگ ایسے ہیں جن کی تم ہر امر میں اقتدا کیا کرو ، حارث بن اسد محاسبی رح ، سید الطائفہ جنید بن محمد بغدادی رح ، ابومحمد رویم رح ، ابوالعباس ابن عطا رح ، عمرو بن عثمان مکی رح ، اس لئے کہ یہ سب بزرگ علم ظاہر و باطن کے جامع تھے ۔

۱۰ - ایک دن حضرت ابوعبداللہ بن خفیف رح اور شیخ علی بن بندار صوفی رح شیراز کی گلیوں میں گذر رہے تھے ، ابوعبداللہ رح نے علی بن بندار رح کو کہا کہ آپ آگے چلئے ، انہوں نے کہا کہ مجھ میں کونسی فضیلت ہے کہ آگے چلوں ؟ تو ابوعبداللہ رح نے جواب دیا کہ اس سے

Marfat.com

کہ اس سے بڑی کیا فضیلت ہو سکتی ہے کہ تمہاری آنکھوں کو حضرت سید الطائفہ رح کی زیارت نصیب ہوئی ہے۔

۱۱ - حضرت ابو العباس احمد ابن عطا رح کہتے ہیں کہ ہمارے امام اور وہ مرکز جس کی پیروی کی جائے حضرت سید الطائفہ رح ہیں۔

۱۲ - حضرت ابو عمرو محمد بن ابراہیم الزجاجی رح کہا کرتے کہ میں نے تیس سال تک حضرت سید الطائفہ رح کی بیت الخلا صاف کی ہے، اور اس پر فخر کیا کرتے۔

اولادِ کرام

آپ کے دو بیٹے تھے۔ اوّل حضرت شیخ قاسم رح انہیں کے نام سے آپ کی کنیت ابو القاسم مشہور ہوئی۔

دوم۔ حضرت شیخ عثمان رح۔ ان کی اولاد میں سے شاہ منور علی مشہور بزرگ گذرے ہیں۔ ابن شیخ عبد اللہ بن شیخ عبد الرحمٰن بن شیخ عثمان رحمہم اللہ۔

حضرت سید الطائفہ رح کی اولاد سے بڑے بڑے مشاہیر اولیاء اللہ رح ہوتے رہے چنانچہ بعض کے حالات یہ ہیں۔

(۱) حضرت غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی رح کے زمانہ میں ایک بزرگ شیخ عبد القادر بن شیخ عارف بغدادی رح مشہور تھے۔

(۲) حضرت خواجہ معین الدین چشتی رح کتاب انیس الارواح میں لکھتے ہیں۔

بعد اس کے ہم (خواجہ عثمان ہارونی رح و خواجہ معین الدین رح مدینہ طیبہ سے) روانہ ہو کر شہر بدخشان میں آئے، ایک بزرگ سے ملاقات کی، وہ اولاد خواجہ جنید بغدادی سے تھے، عمر ان کی ایک سو چالیس برس کی تھی، از حد مشغول مع اللہ

Marfat.com

تھے ، وہ ایک پاؤں سے لنگڑے تھے ، وہ پاؤں جڑ سے کٹا ہوا تھا ، ہمیں دیکھنے اس امر سے تعجب ہوا ، سبب قطع ہونے پاؤں کا دریافت کیا ، فرمانے لگے کہ میں ایک مدت سے اس صومعہ میں معتکف ہوں ، کبھی خواہش نفس سے ایک قدم بھی اس صومعہ سے باہر نہیں رکھا ، ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ ہوائے نفسانی سے یہ بُریدہ پاؤں باہر نکالا ، اور دوسرا نکال کر ارادہ روانگی کا تھا کہ ہاتف نے آواز دی "اے مدعی ہمیں عہد بود کہ فراموش کردی" یہ آواز سُن کر متنبہ ہوا ، اور اپنی وعدہ خلافی سے پشیمان ہوا ، چھری میرے پاس تھی ، فی الفور نیام سے نکالی ، اور اس پاؤں کو جو باہر نکالا تھا کاٹ کر باہر پھینک دیا ، اس واقعہ کو چالیس برس ہو گئے ہیں ، اس وقت سے عالم تحیر میں مبتلا ہوں ، اور نہایت شرمندہ ہوں کہ کل کیونکر درویشوں میں منہ دکھاؤں گا ، یہ سن کر ہم وہاں سے روانہ ہوئے اور بخارا پہنچے ۔

(۳) کتاب راحت القلوب میں ہے ۔

اس کے بعد (خواجہ فریدالدین گنجشکر رح نے) ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ میں جانب بغداد مسافر تھا ، جب بغداد میں پہنچا ، اور وہاں کی سیر کی ، اور مطلب اس سیر و سیاحت سے یہ تھا کہ کسی اہل اللہ کی زیارت نصیب ہو ، چنانچہ میں اپنا یہ ارادہ ہر کس و ناکس کے آگے ظاہر کرتا ، اور ان سے بزرگان دین کا سراغ پوچھتا ، الغرض مجھے ایک بزرگ کا حال معلوم ہوا کہ کنارۂ دریائے دجلہ پر مسکن گزین ہیں ، میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا ، وہ نماز میں مصروف تھے ، مجھے اس قدر انتظار کرنا پڑا کہ وہ نماز سے فارغ ہوئے ، اس وقت میں نے سلام کیا ، وہ جواب سلام دے کر فرمانے لگے کہ بیٹھ جاؤ ، میں حسب الامر بیٹھ گیا ، ان کے چہرہ سے عظمت و ہیبت طاری تھی اور منہ ان کا مانند چاند چودھویں رات کے تاباں و درخشاں تھا ، الغرض وہ میری جانب مخاطب ہوئے

Marfat.com

مخاطب ہوئے ، اور ارشاد فرمایا کہاں سے آئے ہو؟ میں نے کہا جو دہن سے آتا ہوں ، ارشاد فرمایا کہ اگر بزرگوں کی زیارت کی غرض سے یہ سفر اختیار کیا ہے اللہ تعالیٰ تم کو بھی بزرگی عنایت فرماوے گا ، جب انہوں نے یہ فرمایا ، میں نے سر تسلیم خم کیا ، اس کے بعد انہوں نے اپنی حکایت بیان کرنا شروع کی کہ اے مولانا فرید! مجھے پچاس برس یا اس سے کچھ کم وبیش اس غار میں رہتے ہوئے گذرے ہیں ، میں حضرت خواجہ جنید بغدادی ؒ کی اولاد سے ہوں ، جڑی بوٹی میری خورش ہے ، شب گذشتہ کو ستائیسویں رجب کی شب تھی ، میں شب بیدار تھا ، اے فرید! اگر تم آج کی رات کی حکایت سنو تو میں بیان کروں ، میں نے عرض کیا کہ بسر وچشم سنوں گا ، فرمانے لگے کہ عرصہ بیس سال سے شب زندہ دار ہوں ، لیکن شب گذشتہ اتفاقاً میری آنکھ مصلے پر لگ گئی ، کیا خواب دیکھتا ہوں کہ آسمان اول سے ستر ہزار فرشتے اترے اور میری روح کو عالم بالا میں لے گئے ، جب آسمان اول پر پہنچا ، فرشتوں کو دیکھا کہ کھڑے ہو کر یہ تسبیح پڑھ رہے ہیں ، سبحان ذی الملک والملکوت میں نے پوچھا یہ کب سے اس طور پر کھڑے ہیں ؟ آواز آئی جس روز سے مخلوق ہوئی اسی روز سے اس طرح کھڑے ہیں ، اور عبادت ان کی یہی تسبیح ہے ، بعدہٗ اس آسمان سے آسمان دوم پر پہنچا ، اور عجائبات قدرت الٰہی مشاہدہ کئے کہ وصف اور حال ان کا بیان نہیں ہو سکتا ، اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے کیا کیا اشیاء عجیبہ پیدا کی ہیں ، القصہ زیر عرش پہنچا ، آواز آئی کہ وہیں ٹھہراؤ ، میں ٹھہرایا گیا ، جملہ انبیاء واولیاء اس جگہ حاضر تھے ، میں نے اپنے دادا حضرت جنید بغدادی ؒ کو بھی دیکھا کہ متفکر سر نیچا کئے ہوئے کھڑے ہیں ، اس وقت میرا نام لے کر پکارا ، میں نے جواب میں لبیک عرض کی ، فرمان ہوا اچھے آئے اور عبادت کا حق خوب بجا لائے ، اب تم پر عنایت کی جاتی ہے ، تمہارا مقام علیین ہوا ،

٥٥٥

Marfat.com

میں اس امر کے سننے سے بہت خوش ہوا، اور سر سجدہ میں رکھا، فرمان ہوا سر اٹھاؤ، میں نے سر اٹھایا اور عرض کی اس سے بالاتر رتبہ کا خواستگار ہوں، حکم ہوا اے فلانے اس جگہ سے آگے نہ جاسکو گے، معراج تمہارا اسی جگہ تک ہے، جب اپنا کام زیادہ کرو گے اعلےٰ رتبہ کے مستحق ہو گے، جب میں نے یہ آواز سنی واپس ہوا، اور نزدیک جد اپنے حضرت خواجہ جنید بغدادی رح کے آیا، اور پیروں میں گر پڑا، اور دریافت کیا کہ آپ متفکر اور سرافگندہ کس واسطے تھے؟ ارشاد فرمایا کہ جب مجھے اس جگہ لائے میں متحیر ہوا کہ شاید اس سے کوئی خلاف امر صادر ہوا ہو، اور اس وجہ سے لائے ہوں کہ مجھے شرم دلائی جاوے کہ یہ تمہارا پوتا ہے جو تمہارے طریقہ کے خلاف تھا، میں یہ سن کر بیدار ہو گیا، اور اپنے تئیں اس مقام میں پایا، پس اے فرید! جو طلب خدا کرتا ہے حق تعالیٰ بھی اس کا طالب ہوتا ہے، آدمی کو لازم ہے کہ ہر وقت اپنی علو مرتبہ کی کوشش کرتا رہے، جو شخص اس رات کو جاگے گا البتہ سعادت اس شب کی اس کو حاصل ہو گی، یہ فرما کر خاموش ہو رہے، میں (خواجہ فرید رح) بوجہ ہو جانے رات کے ٹھیر گیا، ان کا قاعدہ دیکھنے میں آیا کہ بعد نماز عشا کے نماز معکوس پڑھتے ہیں، اور صبح تک نماز معکوس میں رہتے ہیں، میں علی الصباح وہاں سے روانہ ہو کر بغداد واپس آیا۔

خلفائے عظام

آپ فرماتے ہیں کہ دس ہزار صادق مریدوں کو جنید رح کے ساتھ صدق کے طور پر لائے، اور ان سب کو معرفت کی راہ میں قہر کے سمندر میں غرق کر دیا، آخر کار ابوالقاسم جنید رح کو اوپر لائے، اور ہماری ارادت کے آسمان کا آفتاب بنایا۔

Marfat.com

(۱) حضرت شیخ ابوبکر شبلی رح

ان کا ذکر آگے آئے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

(۲) حضرت شیخ ابوالحسین احمد بن سعد المالکی البغدادی رح

نوری رح سے بھی صحبت رکھتے، فصیح الکلام تھے، طرسوس میں بروز چہارشنبہ ۱۴ محرم ۲۷۷ھ کو انتقال کیا۔

ان کے ایک مرید شیخ ابوبکر علی بن احمد بن محمد طرسوسی رح الملقب بہ طاؤس الحرمین متوفی ۳۷۴ھ اکابر شائخ سے تھے۔

(۳) حضرت شیخ ابوبکر محمد بن عبداللہ دقاق رح

جامع علوم ظاہری و باطنی تھے، ابوحمزہ خراسانی رح اور نوری رح کے اقران سے تھے، ۲۹۰ھ میں وفات پائی۔

(۴) حضرت شیخ ابوحمزہ خراسانی نیشاپوری رح

جوانمردان مشائخ سے تھے، ابوتراب نخشبی رح اور ابوسعید خراز رح سے بھی صحبت رکھی، ہوا کا جھونکا آنے پر ان کو وجد ہو جایا کرتا، ایک بار حارث محاسبی رح کے گھر بکری کی آواز سن کر ان کو وجد ہو گیا، اور بیساختہ کہہ اٹھے عز اللہ جل جلالہ۔ ۲۹۰ھ میں وفات پائی۔

(۵) حضرت شیخ ابواسحاق ابراہیم بن احمد خواص رح

توکل و تجرید میں شان بلند رکھتے تھے، معاصرین ان کو رئیس المتوکلین کہا کرتے، نوری رح سے بھی فیض پایا تھا، صحبت دار حضرت خضر علیہ السلام تھے، فرمایا ہے العلم کلہ فی کلمتین لاتتکلف ما کفیت ولا تضیع ما استکفیت۔ ۲۹۱ھ میں فوت ہوئے، یوسف بن حسین رح نے غسل دیا، قبر رے میں زیر حصار طبرک ہے۔

Marfat.com

ان کے ایک مرید شیخ ابوالحسن دراج بغدادی متوفی ۳۲۱ھ کامل بزرگ تھے۔

(۶) حضرت شیخ ابوعبداللہ عمرو بن عثمان مکی صوفی رح

یمنی الاصل محترم محدث تھے، صحیح بخاری کی روایت کرتے تھے، ابوسعید خراز رح اور ابوعبداللہ نباجی رح سے بھی صحبت رکھی، ان کا کلام لوگوں کے فہم سے بلند ہوا تو مکہ مکرمہ سے نکالے گئے، پھر جدہ میں چلے گئے، اور وہاں کے قاضی مقرر ہوئے، علم حقایق کے عالم تھے، فرمایا ہے المروۃ التغافل عن زلل الاخوان۔ اور فرمایا کلا یقع علی کیفیۃ الوجد عبارۃ لانہ سر اللہ عند المؤمنین ۲۹۶ھ میں انتقال کیا۔

(۷) حضرت شیخ ممشاد دینوری رح

مشائخ عراق سے تھے، علم وکرامات واحوال نیک میں یگانہ وقت تھے، یحییٰ جلا رح سے بھی صحبت رکھی، ایک دن راستہ میں جا رہے تھے، ایک کتا بھونکا، انہوں نے فرمایا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہا وہیں مرگیا۔ فرمایا ہے چالیس سال سے بہشت کو تمام نعمتوں سمیت مجھ پر پیش کر رہے ہیں، لیکن میں نے گوشہ چشم سے بھی اس کی طرف التفات نہ کی، اور فرمایا عارف کو سر میں ایک آئینہ دیا گیا ہے، جس وقت اس میں دیکھے اللہ کو دیکھتا ہے، اور فرمایا طریق الحق بعید والسیر مع الحق شدید اور فرمایا۔ ادب المرید فی التزام حرمات المشائخ وخدمۃ الاخوان والخروج عن الاسباب وحفظ اداب الشرع، ۲۹۹ھ میں وفات پائی۔

ف سلسلہ چشتیہ میں بھی ایک بزرگ خواجہ علو ممشاد دینوری رح کا نام آتا ہے جن کا سنہ وفات بھی یہی ہے جس سے عام مورخین کو اشتباہ واقع ہوا ہے، لیکن صاحب سفینۃ الاولیا اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح نے تصریح کی ہے کہ وہ علیحدہ بزرگ تھے اُن کا نام خواجہ علو دینوری رح تھا۔ فقیر شرافت عافاہ اللہ کے نزدیک بھی یہی صحیح ہے۔

Marfat.com

(۸) حضرت شیخ ابو محمد رُوَیم بن احمد بن یزید بن رُوَیم بغدادی رح

بغداد کے علمائے مشائخ سے تھے، فقہ داؤد اصفہانی رح کے فقیہ و عالم تھے، صائم الدہر رہتے، ابو عبداللہ خفیف رح کہتے ہیں کہ میری آنکھوں نے رُوَیم جیسا کوئی نہیں دیکھا جو توحید میں کلام کرتا ہو، اخیر عمر میں اپنے آپ کو دنیا داروں میں پوشیدہ رکھا، ان کو تصوف کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا ھوالذی لایملك شیئا ولا یملکہٗ۔ اور فرمایا۔ التصوف ترك التفاضل بین الشیئین [۳۰۱] ۳۰۳ھ میں وفات پائی، قبر شونیزیہ بغداد میں ہے [۳۰۲]

ان کے سلسلہ میں شیخ ابو عبداللہ حموی رح مقتدائے سلسلہ حمویہ مشہور بزرگ گذرے ہیں، وہ مرید شیخ ابو علی رح کے، وہ مرید شیخ ابو القاسم سندوسی رح کے، وہ مرید شیخ رُوَیم کے، [۳۰۳] رحمۃ اللہ علیہم۔

(۹) حضرت شیخ ابو یعقوب یوسف بن حسین الرازی رح

اعاظم مشائخ رَے سے تھے، عمر دراز پائی، ادیب اور عالم تھے، ذوالنون مصری سے بھی صحبت رکھی، حضرت سید الطائفہ رح کی ان سے مراسلت تھی، طریق ملامتیہ رکھتے تھے، ۳۰۴ھ میں وفات پائی [۳۰۴]

(۱۰) حضرت شیخ قاضی ابو العباس احمد بن عمران بن سُرَیج فقیہ رح

علم ظاہری کے بڑے عالم اور فقیہ عراق تھے، لوگ ان کو شافعی صغیر کہتے تھے، [۳۰۵] ان کا سلسلہ تلمذ امام شافعی رح تک اس طرح پہنچتا ہے کہ یہ قاسم انماطی رح کے شاگرد تھے، اور وہ اسمٰعیل مزنی رح کے، اور وہ شافعی رح کے، ابو عبداللہ خفیف رح کہتے ہیں کہ ابن سُرَیج رح کے تیراز جانے سے پہلے سب علما، صوفیوں کو جاہل خیال کرتے تھے، جب یہ تیراز گئے تو سب کو صوفیہ کے مراتب کی پہچان ہوئی، [۳۰۶] ایک دن علما

Marfat.com

کے ساتھ مشغول رہتے، اور ایک دن صوفیا کے ساتھ، انہوں نے چار سو کتابیں تصنیف کیں، فقہ شافعیہ کو ان سے بہت تقویت ہوئی، محمد بن داؤد ظاہری رح سے ان کا مناظرہ بھی رہا تھا، ۳۰۵ھ میں وفات پائی۔

(۱۱) حضرت شیخ ابوالمغیث حسین بن منصور حلاج بیضاوی رح

فارس کے شہر بیضا میں پیدا ہوئے، اور عراق کے شہر واسط میں نشو و نما ہوئی، عمرو بن عثمان مکی رح کے شاگرد تھے، نوری رح سے بھی صحبت رکھتے، ابو عبداللہ خفیف رح نے ان کو امام ربانی کہا ہے، شیخ ابوسعید ابوالخیر رح کہتے ہیں کہ ان کے عہد میں مشرق سے مغرب تک کوئی شخص علم و حال میں ان جیسا نہ تھا، ہر دن رات میں ہزار رکعت نفل پڑھتے، جس روز شہید ہوئے اس روز بھی پانسو رکعت پڑھی تھیں، بوقت محویت و استغراق ان سے نعرۂ انا الحق صادر ہوا جس کی وجہ سے علمائے ظاہر نے ان کے قتل کا فتوے دیا، اور بروز سہ شنبہ ۲۴ ذیقعد ۳۰۹ھ میں بغداد کے باب الطاق میں ہاتھ پاؤں کاٹ کر نہایت بے رحمی سے شہید کیے گئے۔

ان کے چار مرید اکابر مشائخ سے تھے شیخ احمد بن حسین حلاج رح، شیخ عبدالملک اسکاف رح، شیخ ابراہیم بن فاتک رح، شیخ ابوالقاسم فارس بن عیسیٰ بغدادی متوفی ۳۴۲ھ۔

(۱۲) حضرت شیخ ابوالعباس احمد بن محمد بن سہل بن عطاء الآدمی البغدادی رح

علمائے مشائخ اور صوفیائے ظرفا سے تھے، ان کا کلام نیک اور زبان فصیح ہے، ابراہیم مارستانی رح اور خراز رح سے بھی صحبت رکھتے، قرآن مجید کی تفسیر اول سے آخر تک بزبان اشارات کی ہے، آیت شریف یعیسیٰ تفریحیین (الشعراء ۵) کی تفسیر میں

Marfat.com

کی تفسیر میں لکھا ہے یمیتنی عنی ثم یحیینی بہ۔ نیز آیہ کریمہ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا (الاحقاف ع ۱) کے ترجمہ میں کہا ہے ثم استقاموا علی انفراد القلب باللہ تعالیٰ ابن العطار نے پوچھا افضل طاعات کیا ہے؟ فرمایا۔ ملاحظۃ الحق علی دوام الاوقات ان کو خلفائے عباسیہ کے وزیر علی بن عیسیٰ نے حلاج کے بعد شہید کروایا، ماہ ذیقعد ۳۰۹ھ میں شہادت ہوئی۔

ان کے ایک مرید شیخ ابوالحسن علی بن احمد بن سہیل الصوفی الفوشنجی رح متوفی ۳۴۸ھ مشہور بزرگ تھے۔

(۱۳) حضرت شیخ ابو محمد احمد بن محمد بن حسین الجریری رح

حضرت سید الطائفہ رح کے کبار اصحاب سے تھے، اُن کے بعد خانقاہ کے جانشین ہوئے سہل بن عبداللہ تستری رح اور ابوبکر خباز رح سے بھی صحبت رکھی، فقہ و اصول میں امام تھے، ایک سال مکہ مکرمہ میں رہے، اتنا عرصہ نہ سوئے نہ لیٹے نہ پاؤں دراز کئے، اور نہ ہی کلام کیا۔

جنگ قرامطہ میں پیاس سے شہید ہوئے، ایک درویش کہتا ہے کہ میں نے قرامطہ کے کشتوں میں ان کو دیکھا کہ جان توڑ رہے ہیں، میں نے کہا یا شیخ! دعا کرو کہ خدا بلا کو دفع کرے، فرمانے لگے نزول بلا سے پہلے دعا کا وقت ہے، اور جب بلا نازل ہو جائے تو پھر تسلیم و رضا کا وقت ہے۔ فرمایا ہے۔ التصوف عنوۃ لاصلح انہوں نے سو سال سے زیادہ عمر پائی، ۳۱۴ھ میں شہید ہوئے۔

طان کے سلسلہ میں شیخ ابوعلی زرگر رح مشہور بزرگ گذرے ہیں۔ وہ مرید شیخ ابوالعباس احمد بن محمد بن عبدالکریم القصاب الآملی رح کے، وہ مرید شیخ محمد بن عبداللہ البطری کے، وہ مرید شیخ ابو محمد جریری رح کے۔

Marfat.com

(۱۴) حضرت شیخ بنان بن محمد الحمّال رح

واسطی الاصل تھے، لیکن مصر میں رہتے، فقہ، حدیث، تفسیر، تصوف کے عالم تھے۔ ایک دن کسی کو امرِ شرعی میں احتساب کیا، اُنہوں نے ایک کمرہ میں شیر کے آگے ڈال دیا شیر اِن کو چاٹنے لگا، جب باہر نکالے گئے تو پوچھا کہ آپ کس خیال میں تھے؟ تو فرمایا کہ شیر کے لعاب کے مسئلہ میں خیال کر رہا تھا کہ یہ پاک ہے یا نہیں ؎

اِن کو پوچھا گیا کہ صوفیوں کے بزرگتر احوال کیا ہیں؟ فرمایا۔ الثقة بالمضمون والقیام بالاوامر والمراعات الستر والتخلی من الکونین بالتشبث بالحق تعالیٰ۔ رمضان ۳۱۶ھ میں وفات پائی، قبر مصر میں ہے ؎

(۱۵) حضرت شیخ ابوبکر محمد بن موسےٰ الواسطی المعروف بہ ابن الفرغانی رح اصل وطن خراسان کا شہر فرغانہ تھا، علمائے مشائخ سے تھے، اصول و فروع میں عالم تھے، نوری رح سے بھی صحبت رکھتے، اصولِ تصوف میں اِن جیسا کلام کسی نے نہیں کیا، شیخ الاسلام عبداللہ انصاری رح نے فرمایا ہے کہ واسطی رح امام توحید ہے، فرماتے ہے۔ مَیں اور وُہ اور وُہ اور مَیں اور میرا کام اور اس کی جزا اور میری دعا اور اس کی قبولیت و عطا سب ثنویت اور دوگانگی ہے، نیز فرمایا۔ جو کہتا ہے میں نزدیک ہوں وہ دور ہے اور جو کہتا ہے میں ہستی میں دور ہوں وہ نیست ہے اور یہی تصوف ہے ۳۲۰ھ میں وفات پائی، قبر مرو میں ہے ؎

ان کے سلسلہ میں شیخ ابوعلی محمد بن محمد عمر بن شنبویہ المروزی رح مشہور بزرگ گذرے ہیں وہ مرید شیخ ابوالعباس قاسم بن مہدی سیاری رح متوفی ۳۴۲ھ مقتدائے سلسلہ سیاریہ کے، وہ مرید شیخ ابوبکر واسطی رح کے ؎

(۱۶) حضرت شیخ ابوعلی احمد بن محمد بن ابوالقاسم بن منصور رودباری رح

Marfat.com

نشو ونما بغداد میں ہوئی ، آخر مصر میں اقامت گزین ہوئے ، حافظِ حدیث ، عالم ، فقیہ ، ادیب ، امام ، سیّد قوم تھے ۔ نوری رح اور ابو حمزہ رح اور سُوحی رح سے بھی صحبت رکھی ، ابو علی کاتب رح کہا کرتے ہیں نے علمِ شریعت وحقیقت کا جامع ابو علی رودباری کے سوا کوئی نہیں دیکھا ، اور جب کبھی اِن کا نام لیتے سیّدنا کہتے ۔

یہ اپنے اساتذۂ علوم پر فخر و ناز کیا کرتے تھے کہ تصوّف میں میرے استاد حضرت جنید بغدادی رح ، اور فقہ میں ابو العباس سُرَیج رح ، اور ادب میں ثعلب رح ، اور حدیث میں ابراہیم حربی رح تھے ، فرمایا ہے علامة اعراض الله تعالیٰ عن العبد ان یشغله بما لاینفعه ۔ اور فرمایا ۔ ما لم تخرج من کلیّتك لم تدخل فی حد المحبّة ۔ نزع کے وقت فرمایا ۔ ؎

وحقّك لا نظرتُ الیٰ سِواکا ۔۔۔ بعین مودّةٍ حتیٰ اراکا

۳۲۱ھ میں وفات پائی ۔

اِن کا سلسلہ فقر دنیا میں کافی ہے چنانچہ اِس سلسلہ کے ایک بزرگ ہماری دیار میں مشہور گذرے ہیں ، جن کا نام شیخ اسمٰعیل المعروف شاہ نعمت اللہ ولی الملقب حاجی دیوان بن سلیمان بن شاہ دِتہ بن بھٹی بن لاڈو قوم ڈوگر عرف سوہن تھا ، ۹۰۰ھ میں بمقام لاڈوآنہ میتھیل ننکانہ پیدا ہوئے ، لاہور میں تعلیم ظاہری پائی ، مقبول اولیاء اللہ سے صاحب خوارق وکرامات تھے ، اِن کے دو بیٹے شیخ صدرالدین رح اور شیخ کالا رح بھی کامل درویش تھے ، ۱۰۱۱ھ میں انتقال کیا ، اور قصبہ خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ میں مزار مبارک مرجع عوام ہے ، روضہ شریف پر یہ تاریخ درج ہے ۔

آفتابِ حقیقت وعرفاں ۔۔۔ نعمت اللہ پیر قطبِ زماں

از مریدانِ خاص حضرتِ نوح ۔۔۔ آنکہ بود ست مقتدائے جہاں

Marfat.com

از حضورِ جنابِ مرشدِ خود — شد ملقب بہ حاجیِ دیوان
نائبِ سہروردیانِ عظام — خطۂ ڈوگراں بدو نازاں
روضہ اش را کہ نورِ تربت ہست — روضۂ من ریاضِ جنت دان
گر تو خواہی خبر ز سالِ وصال — روضہ اش را ببین و روضہ بخوان[1011]
ہمہ اولادِ او گرامی باد — بحرِ فیضش ہمیشہ باد روان

حضرت حاجی دیوان رح کی اولاد بہت ہے، صاحبِ مخزنِ پنجاب نے لکھا ہے کہ ان کی اولاد کے واسطے ایک ہزار تیس[1030] روپیہ سالانہ جاگیرِ سرکار سے مقرر ہے۔

زمانہ حاضرہ میں ان کی اولاد میں سے میاں حاتم علی صاحب اہلِ علم و فقر و زہد صوفی مشرب مہمان نواز ہیں، اکثر مطالعہ کتب میں معروف رہتے ہیں، فقیر شرافت عافاہ اللہ کے بھی خاص کرم فرما ہیں سلمہ اللہ تعالیٰ۔ خلفِ ارشد میاں حیات شاہ بن میاں حسین شاہ بن میاں امام شاہ بن میاں پیر شاہ بن میاں محمد غوث بن شاہ نور جلال بن شیخ صدر الدین معلّے دیوان (متوفی سنہ ۱۰۹۳ھ) بن حضرت حاجی دیوان رحمہم اللہ حاجی صاحب رح کا سلسلہ طریقت اس طرح پر ہے، وہ مرید مخدوم شیخ نوح بالاکندی سندھی رح کے، وہ مرید مخدوم فخر الدین کے، وہ مرید مخدوم جلال الدین کے، وہ مرید مخدوم تاج الدین رح کے، وہ مرید شیخ غزالدین محمود الکاشی کے، وہ مرید شیخ نور الدین عبد الصمد نطنزی کے، وہ مرید شیخ ابو سعید رح کے، وہ مرید شیخ نجیب الدین علی بن بزغش شیرازی (متوفی شعبان سنہ ۶۷۸ھ) کے، وہ مرید شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی رح (متوفی سنہ ۶۳۲ھ) کے، وہ مرید شیخ ضیاء الدین ابو النجیب عبد القاہر سہروردی رح (متوفی ۱۲ جمادی الآخر سنہ ۵۶۳ھ) مقتدائے سلسلہ سہروردیہ کے، وہ مرید شیخ ابو الفتوح شہاب الدین احمد بن محمد غزالی طوسی رح (متوفی سنہ ۵۱۷ھ) کے،

وہ مرید

[1] شیخ ضیاء الدین سہروردی رح کی نسبت سہروردیہ کے حضرت غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی رح کی نسبت بھی ہے کیونکہ ان کا تذکرہ مخدوم شیخ نجیب الدین کے حالات میں آئے گا۔ ناشر

Marfat.com

وہ مرید شیخ ابوبکر بن عبداللہ ثناج طوسیؒ (متوفی ۴۸۷ھ) کے، وہ مرید شیخ ابوالقاسم علی کرگانی رح (متوفی ۴۵۰ھ) کے، وہ مرید شیخ ابوعثمان سعید بن سلام مغربی رح (متوفی ۳۷۳ھ) کے، وہ مرید شیخ ابوعلی کاتب مصری رح (متوفی ۳۴۶ھ) کے، وہ مرید شیخ ابوعلی رودباری رح کے۔

(۱۷) حضرت شیخ ابوبکر محمد بن علی بن جعفر الکتانی البغدادی رح نوری رح اور خواز رح سے بھی برکت حاصل کی، مدت تک مکہ مکرمہ میں مجاور رہے مرتعش رح کہا کرتے الکتانی سراج الحرم۔ تمام رات نماز پڑھتے، بارہ ہزار ختم قرآن مجید بحالتِ طواف کئے، تیس سال تک پشت زمین پر نہ لگائی، اور کعبہ شریف کے پرنالہ کے نیچے مصروفِ عبادت رہے۔

صحبت دار حضرت خضر علیہ السلام اور حضوری نبوی تھے، اس لئے معاصرین ان کو شاگردِ مصطفےٰ کہا کرتے، جو کچھ کوئی سوال کرتا آپ بالمشافہہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھ کر جواب بتا دیتے، ایک مرتبہ ایک رات میں ان کو اکاون مرتبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی تھی۔

ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں فرمایا کہ جو شخص روزانہ یاحیّ یاقیّوم یا لا الٰہ الّا انت اکتالیس بار پڑھا کرے اُس کا دل نہیں مرتا، فرمایا ہے۔ الصوفیۃ عُبَید الظواھر احرار البواطن۔ اور فرمایا۔ مَن لم یتادب باستاذٍ فھو بطّالٌ۔ اور فرمایا۔ کن فی الدنیا ببدنک وفی الاخرۃ بقلبک۔ ۳۲۲ھ میں وفات پائی، قبر مکہ معظمہ میں ہے۔

(۱۸) حضرت شیخ ابواسحاق ابراہیم بن داؤد القصار الرّقی رح اجلہ مشائخ شام سے تھے، ذوالنون مصری رح اور ابوعبداللہ جلاء رح کو بھی دیکھا تھا

Marfat.com

فرمایا ہے۔ قیمۃ کل انسان بقدر ھمتہ فان کانت ھمتہ الدنیا فلا قیمۃ لہ وان کانت ھمتہ رضی اللہ فلا یمکن استدراک غایۃ قیمتہ ولا الوقوف علیہا اور فرمایا۔ دنیا سے تجھ کو دو چیزیں کافی ہیں، ایک صحبت درویش دوسری حرمت ولیٔ، اور فرمایا۔ درویشوں کا کفاف توکل ہے اور تونگروں کا کفاف ملکیت واسباب پر اعتماد کرنا، ۳۲۶ھ میں وفات پائی۔

(۱۹) حضرت شیخ ابوالحسن علی بن محمد المزین بغدادی رح

اتقا و ورع میں بےمثل تھے۔ مدت تک مکہ مکرمہ میں مجاور رہے، سہل تستری رح سے بھی صحبت رکھی، صاحب خوارق تھے، ایک بار شیر سامنے آگیا تو پڑھا ثم امانۃ فاقبرہ۔ شیر اُسی جگہ مرگیا، پھر جب پہاڑ پر چڑھ گئے تو پڑھا اذا شاء انشرہ۔ تو اسی وقت شیر زندہ ہوگیا۔ فرمایا ہے الکلام من غیر ضرورۃ مقتٌ من اللہ تعالیٰ بالعبد۔ ۳۲۸ھ میں وفات پائی، قبر مکہ مکرمہ میں ہے۔

(۲۰) حضرت شیخ ابومحمد عبداللہ بن محمد مرتعش نیشاپوری رح

نیشاپور کے محلہ حیرہ کے رہنے والے تھے، وہاں سے بغداد چلے آئے، ابوحفص حداد رح اور ابوعثمان رح کی صحبت سے بھی مستفیض ہوئے، مشائخ عراق کے اماموں میں سے تھے، ہر سال ننگے پاؤں اور ننگے سر ہزار فرسنگ سفر کرتے، اور کسی جگہ دس روز سے زیادہ قیام نہ کرتے، تیرہ سال متواتر متوکلانہ شرف حج سے مشرف ہوتے رہے۔ کسی نے پوچھا تصوف کیا ہے؟ فرمایا۔ اشکال وتلبیس وکتمان۔ کسی نے پوچھا افضل اعمال کونسا ہے؟ فرمایا۔ رویۃ فضل اللہ۔ اور فرمایا۔ ہوائے نفس کے خلاف چلنا پانی یا ہوا پر چلنے سے بہتر ہے، ۳۲۸ھ میں وفات پائی۔ قبر بغداد میں ہے۔

Marfat.com

ان کے سلسلہ میں حضرت خواجہ ابونصر احمد بن ابوالحسین النامقی الجامیؒ (متوفی ۵۳۶ھ) مقتدائے سلسلہ جامیہ مشہور بزرگ گذرے ہیں، وہ مرید شیخ ابوسعید فضل اللہ بن ابوالخیرؒ (متوفی شب جمعہ ۴ شعبان ۴۴۰ھ) کے، وہ مرید شیخ ابوالفضل محمد بن الحسن السرخسیؒ کے، وہ مرید طاؤس الفقرا شیخ ابونصر سراج طوسیؒ (متوفی ۳۷۸ھ) کے، وہ مرید شیخ ابومحمد مرتعشؒ کے۔ رحمہم اللہ۔

(۲۱) حضرت شیخ ابویعقوب اسحاق بن محمد نہرجوریؒ

علمائے مشائخ سے تھے، ابویعقوب سوسیؒ اور عمرو بن عثمان مکیؒ کی صحبت میں بھی رہے، کئی سال تک مکہ مکرمہ میں مجاور رہے، فرمایا ہے۔ الدنیا بحر والآخرۃ ساحل والمرکب التقوٰی والناس علٰی سفر۔ اور فرمایا۔ من اخذ التوحید با التقلید فھو من الطریق بعید۔ ۳۳۰ھ میں وفات پائی، قبر مکہ مکرمہ میں ہے۔

(۲۲) حضرت شیخ ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد الاعرابی البصریؒ

بصری الاصل تھے، مکہ مکرمہ میں مقیم رہے، شیخ الحرم تھے، عمرو بن عثمان مکیؒ اور ابوالحسن نوریؒ اور حسن مسوحیؒ اور ابوجعفر حفارؒ اور ابوالفتح حمالؒ کے قریب ہیں، عالم وفقیہ تھے، علم تصوف میں کئی تصنیفیں کیں، فرمایا ہے۔ التصوف کلہ ترک الفضول والمعرفۃ کلھا الاعتراف بالجمل۔ اور فرمایا۔ لا یکون الشوق الا الی الغائب۔ ۳۴۱ھ میں وفات پائی۔

(۲۳) حضرت شیخ ابومحمد جعفر الحذاءؒ

شیخ شبلیؒ سے بھی فیض پایا تھا، اور وہ ان کے فضائل بیان کیا کرتے تھے، ایک دن ایک شخص صوفیوں کے لباس میں آیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب سے اس طائفہ کے باطن خراب ہوگئے ہیں انہوں نے ظاہر کو آراستہ کر لیا ہے، ۳۴۱ھ میں

Marfat.com

وفات پائی ، قبر تیراز میں ہے ۔

(۲۴) حضرت شیخ ابوالخیر حمّاد الاقطع التّیناتی رح

توکل و تجرید میں عالی مرتبہ تھے ، ابوعبداللہ جلّاء سے بھی صحبت رکھی ، خلقت کے لوا
پر مشرف تھے ، ان کے ہاتھ کٹے ہوئے تھے ، باوجود اس کے زنبیل بافی کیا کرتے
کبھی کسی کو معلوم نہ ہو سکا کہ کس طرح بنتے ہیں ، درندے مثل شیر وغیرہ کے ان سے
موانست رکھتے ، ان سے کہا گیا سنا ہے کہ درندے آپ سے انس رکھتے ہیں ، فر
کتے کتوں سے انس رکھتے ہیں ، فرمایا ہے ۔ جو شخص اپنا عمل ظاہر کرے وہ ریا کا
ہے ، اور جو اپنا حال ظاہر کرے وہ مدعی ہے ۔ ۳۴۳ھ میں وفات پائی ، قبر
موضع تینات توابع مصر میں ہے ۔

ان کے سلسلہ میں شیخ الاسلام شیخ ابواسمٰعیل عبداللہ الانصاری رح (متوفی ۹ ربیع الا
۴۸۱ھ) مقتدائے سلسلہ انصاریہ مشہور بزرگ گذرے ہیں ، وہ مرید اپنے والد شیخ
ابومنصور محمد بن علی الانصاریؒ (متوفی شعبان ۴۳۰ھ) کے ، وہ مرید شریف حم
عقیلی ہروی رح کے ، وہ مرید شیخ ابوالخیر تیناتی رح کے ۔ رحمہم اللہ ۔

(۲۵) حضرت شیخ ابوبکر محمد بن ابراہیم مصری رح

ابوالحسن نوری رح سے بھی صحبت رکھی ، رمضان ۳۴۵ھ میں وفات پائی ۔

(۲۶) حضرت شیخ ابوبکر محمد بن علی بن حسین بن وہب عطوفی رح

انہوں نے بھی ۳۴۵ھ میں انتقال کیا ، قبر رملہ ملک شام میں ہے ۔

(۲۷) حضرت شیخ ابوعمرو محمد بن ابواسحاق ابراہیم بن یوسف بن محمد زجاجی نیشاپوری
ابوعثمان حیری رح رویم رح اور خواص رح سے بھی صحبت رکھی ، چالیس سال تک
کعبہ شریف کے مجاور رہے ، اور کبھی حرم کی سرحد میں بول و براز نہ کیا ، ساٹھ
ادا کئے

Marfat.com

ادلکئے، شیخ الحرم کہے جاتے تھے[۹۴]، تیس سال تک حضرت سید الطائفہؒ کی جائے خلا کو اپنے ہاتھوں سے صاف کیا، فرمایا ہے۔ لان ینتقص من البشریۃ شئ احب الیّ من ان من ان امشی علی الماء۔ ۳۴۸ھ میں وفات پائی[۹۵]۔

(۲۸) حضرت شیخ ابو محمد جعفر بن محمد بن نُصَیر الخوّاص الخُلدی رح

خلد بغداد کے ایک محلہ کا نام ہے، وہاں حصیر بافی کیا کرتے، ابراہیم خوّاص رح نوری رح رُوَیم رح، سمنون رح، جُرَیری رح سے بھی صحبت رکھی، اس طائفہ کے علوم سے متبحر عالم تھے، صاحب جمع کتب و تواریخ و حکایاتِ مشائخ تھے، فرماتے تھے کہ میں دو سو[۲۰۰] دیوان رکھتا ہوں مشائخ سے، اور دو ہزار پیروں کو پہچانتا ہوں[۹۵]، اور فرماتے میں نے چھپن[۵۶] حج کئے ہیں[۹۵]، ان سے پوچھا گیا عارف کون ہیں؟ فرمایا۔ هم ماهم ولو کانوا هم لما کانوا هم۔ اور فرمایا۔ الفتوۃ احتقار النفس وتعظیم حرمۃ المسلمین۔ اور فرمایا۔ کن شریف الهمّة فان الهمم تبلغ بالرّجال لا المجاهدات[۹۵] ۳۴۸ھ میں بعمر پچانوے[۹۵] سال فوت ہوئے، قبر بغداد کے گورستان شُونیزیہ میں حضرت شیخ سَرِی سقطی رح اور حضرت سید الطائفہ رح کے پاس ہے[۹۵]

ان کے سلسلہ میں حضرت شیخ علاء الدین طوسی رح مشہور بزرگ گذرے ہیں، وہ مرید شیخ وجیہ الدین بغدادی رح کے، وہ مرید شیخ ابو اسمٰعیل احمد بن محمد بن حمرۃ الصوفی رح الملقب بہ شیخ عمو رح (متوفی رجب ۴۴۱ھ) کے، وہ مرید شیخ ابو العباس احمد بن محمد بن الفضل نہاوندی رح (متوفی ۳۷۰ھ) کے، وہ مرید شیخ جعفر خُلدی رح کے، رحمہم اللہ[۹۵]

(۲۹) حضرت شیخ ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن عبد الرحمٰن عطاء الرّازی الشّعرانی نیشاپوری رح

ابو عثمان حیری رح، محمد بن الفضل رح، رُوَیم رح، سمنون رح، ابو علی جوزجانی رح، محمد حامد رح

Marfat.com

سے بھی صحبت رکھی، فقیہ اور عالم علوم تصوّف تھے۔ حدیث میں ثقہ اور متبحر فاضل تھے فرمایا ہے۔ معرفت بندہ اور حق تعالیٰ کے درمیان سے حجاب اٹھا دیتی ہے، اور فرمایا۔ دنیا وہ ہے جو تجھے اللہ تعالےٰ سے محجوب کرے، اور فرمایا۔ شکایت و تنگدلی معرفت کے کم ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے، ۳۵۳ھ میں انتقال فرمایا۔

(۳۰) حضرت شیخ ابوالحسن علی بن بُندار بن حسین الصوفی الصیرفی رح

اصول تصوّف کے گراں پایہ عالم، نیشاپور کے معظم ترین مشائخ سے تھے، حدیث تفسیر فقہ میں ثقہ وقت تھے، اکابر اولیاء اللہ سے صحبت رکھی، نیشاپور میں ابوعثمان حیریؒ اور محفوظ رح کو دیکھا، اور سمرقند میں محمد حامد رح کو، اور جوزجان میں ابوعلی رح کو، اور رَے میں یوسف بن الحسین رح کو، اور بغداد میں رُویم رح، سمنون رح، ابن عطاء جریری رح کی زیارت کی، شام میں مقدسی رح اور ابن جلاّء رح، ابوعمرو دمشقی رح کی صحبت میں پہنچے، اور مصر میں ابوبکر رح وزّاق رح و ردباری رح سے ملے، فرمایا ہے۔ خلقت کی مشغولی سے دور رہو کیونکہ آج مشغولی میں کوئی فائدہ نہیں، ۳۵۹ھ میں وفات پائی۔

ان کا ایک بیٹا شیخ محمد رح مقبول اولیاء اللہ سے تھا۔

(۳۱) حضرت شیخ ابوبکر محمد بن احمد بن ابراہیم مُفید رح

خراسانی الاصل شہر جوجوآباد میں پیدا ہوئے۔ بزرگان مشائخ سے تھے، ابوعثمان حیری رح اور یوسف بن الحسین رح سے بھی صحبت رکھی، مؤدب، شریف ہمت، مستقیم الاحوال تھے، عمر دراز پائی، ۳۶۴ھ میں انتقال کیا۔

(۳۲) حضرت شیخ ابوعمرو اسمٰعیل بن نُجَید بن احمد السُلَمی نیشاپوری رح

شیخ خراسان تھے، ابوعثمان حیری رح سے بھی فیض پایا، حدیث میں ثقہ تھے، روایت حدیث کیا کرتے

Marfat.com

حدیث کیا کرتے ، اِن سے پوچھا گیا وہ کیا ہے جس سے بندہ کو چارہ نہیں ، فرمایا۔ ملازمة العبودیّة علی السنّة ودوام المراقبة ۔ اور فرمایا الانس بغیر اللہ وحشة ۔ اور فرمایا۔ من کرمت علیه نفسهٗ هان علیه دینهٗ ۔ اور فرمایا۔ تربیة الاحسان خیر من الاحسان ۔ اور فرمایا۔ ربّ سکوتٍ ابلغ من کلامٍ ۔ ۳۶۶ھ میں انتقال کیا۔

(۳۳) حضرت شیخ ابوبکر قطیعی رح

حافظ و امام بغداد تھے ، حدیث میں حضرت عبداللہ بن امام احمد حنبل رح کے شاگرد تھے ، حضرت سید الطائفہ رح کا کلام سنا تھا ، ماہ ذی الحجہ ۳۶۸ھ میں وفات پائی ۔

(۳۴) حضرت شیخ ابو اسحاق ابراہیم بن ثابت رح

بغداد کے اجلّہ مشائخ سے تھے ، شیخ ابو عبدالرحمٰن سُلمی رح نے کہا میرے لئے دعا کرو ، فرمایا جو کچھ ازل سے تیرے اختیار کیا گیا ہے وہ معارضۂ وقت سے بہتر ہے ، پھر کہا مجھے کوئی وصیت کرو ، فرمایا ۔ ایسا کام مت کرو جس سے بعد میں پشیمان ہونا پڑے ، ۳۶۹ھ میں وفات پائی ۔

(۳۵) حضرت شیخ ابوبکر فالیزبان بخاری رح

اصحاب حضرت سید الطائفہ رح سے عمر دراز پائی ، ۳۷۰ھ میں شیخ عمرو رح ان کی زیارت کو گئے دیکھا کہ ایک حجرہ میں بیٹھے ہیں ۔

(۳۶) حضرت شیخ ابوبکر کسائی دِینَوَری رح

قہستان عراق سے تھے ، دِینَور میں رہتے ، اِن کی ریاضات بہت اور سفر مشہور ہیں ، حضرت سید الطائفہ رح کہتے ہیں کہ اگر ابوبکر کسائی رح نہ ہوتے تو میں عراق میں نہ رہتا ، آپس میں ان کے درمیان خط و کتابت تھی ، انہوں نے ہزار مسئلہ پوچھا حضرت سید الطائفہ رح نے سب کا جواب لکھ کر بھیجا ، ابوبکر عسقلانی رح کہتے ہیں کہ جب

Marfat.com

ابوبکر رح سوتے تو ان کے سینہ سے قرآن کی آواز سنائی دیتی، حضرت سید الطائفہ رح کی زندگی میں انتقال کیا۔[1]

(۳۷) حضرت شیخ ابوجعفر حقار بغدادی رح

یہ حضرت سید الطائفہ رح کے ہمعمر اور اُن کے اقران میں سے تھے، اور یہ خود اپنے آپ کو اصحاب سید الطائفہ رح سے شمار کرتے تھے، کسی نے پوچھا خدا کی طرف راہ کیا ہے؟ فرمایا۔ اگر وہ تیرا خریدار نہ ہوتا تو تو اُس کا خریدار نہ ہوتا، اور اگر وہ تجھے نہ چاہتا تو تو کبھی اُس کو نہ پوچھتا۔[2]

(۳۸) حضرت ابوبکر احمد زقاق کبیر بن نصر مصری رح

مصر کے اعلےٰ مشائخ میں سے تھے، فرمایا ہے۔ ثمن هذا الطريق روح الانسان اور فرمایا۔ یہ باتیں اُس کو کرنی لائق ہیں جس نے کئی سال تک خدا تعالیٰ کے واسطے جان کے ساتھ مزبلہ صاف کیا ہو،[3] اور فرمایا۔ جس میں فقر کے ساتھ اتقا نہیں وہ کھانا کھاتا ہے،[4] جس وقت اِن کا انتقال ہوا، ابوبکر کتانی رح نے کہا انقطع حجة الفقراء في دخولهم مصر۔[5]

اِن کے مریدوں میں سے شیخ ابوبکر زقاق صغیر رح مشہور بزرگ ہوئے ہیں۔

(۳۹) حضرت شیخ زیاد الکبیر ہمدانی رح

فقیہ مستجاب الدعوات تھے، کحمش ہمدانی رح کہتے ہیں کہ ایک دن میں جامع مسجد گیا، دیکھا کہ زیاد رح محراب میں بیٹھ کر دعائے استسقا کر رہے ہیں، ابھی پوری نہ ہوئی تھی کہ مینہ زور سے برسا۔[6]

(۴۰) حضرت شیخ ثابت الخبّاز رح

رُوَیم رح کی صحبت میں بھی رہے، ہمیشہ اپنے پیر کی باتیں کرتے رہتے۔[7]

Marfat.com

(۴۱) حضرت شیخ غیلان السمرقندی رح

کبار مشائخ سے تھے ، معارف میں کلام عالی تھا ، فرمایا ہے ، عارف حق سے حق کو دیکھتا ہے ، اور عالم دلیل سے حق کو جانتا ہے ، اور صاحب وجد دلیل سے مستغنی ہو تا ہے ۔

(۴۲) حضرت شیخ ابوجعفر محمد بن عبداللہ الفرغانی رح

نزیل بغداد تھے ، ابوعثمان حیری رح سے بھی صحبت رکھی ، حضرت سید الطائفہ رح کے کلام کے روائت کرنے والے تھے ، فرمایا ہے ۔ التوکل باللسان یورث الدعوی والتوکل بالقلب یورث المعنی ۔

(۴۳) حضرت شیخ ابوبکر احمد بن محمد بن ابی سعدان محمد البغدادی رح

مشائخ وقت سے علوم باطن میں عالم تر تھے ، ابوالحسین حدیق رح اور ابوالعباس قرغانی رح کہتے ہیں کہ اس زمانہ میں صوفیوں سے دو شخصوں کے سوا کوئی نہیں ، ابوعلی رودباری رح مصر میں ، اور ابوبکر بن ابی سعدان عراق میں ، اور ابوبکر رح لائق تر ہیں ابوعلی رح سے ، فرمایا ہے ۔ جو شخص صوفیوں سے محبت رکھے چاہیئے کہ اس کا دل نہ ہو ، نفس نہ ہو ، ملک نہ ہو ، کیونکہ جب اسباب میں سے کسی چیز پر نظر رکھے گا تو مقصود کو نہ پائے گا ۔ اور فرمایا ۔ الصوفی ھو الخارج عن النعوت والرسوم والفقیر ھو الفاقد الاسباب ففقد السبب وجب لہ اسم الفقر وسھل لہ الطریق الی المسبب ۔ اور فرمایا ۔ من لم یتطرف فی التصوف ھو غبی اے جاھل ۔

ان کے سلسلہ میں حضرت شیخ ابوالخیر اقبال حبشی طاؤس الحرمین رح (متوفی ۳۸۳ھ) مقتدائے سلسلہ طاؤسیہ مشہور بزرگ گذرے ہیں ، وہ مرید شیخ موتل لینا رح کے ،

Marfat.com

وہ مرید شیخ ابوبکر بن ابی سعدان رحمہ کے تھے۔

(۴۴) حضرت شیخ ابوطالب خزرج بن علی رح

ابوعبداللہ خفیف رح کہتے ہیں کہ ان کو علتِ شکم تھی، رات کو سولہ سترہ بار اُٹھتے اور میں ہر بار ساتھ اٹھتا، اور خدمت کیا کرتا، ان کی تیمارداری میں اس حد تک قبولیت تھی کہ لوگ ان کے قدموں کی خاک کو شفائے بیماروں کے لئے لے جاتے تھے۔

ان کے سلسلہ میں شیخ بدرالدین زاہد رح مقتدائے سلسلہ زاہدیہ مشہور بزرگ گذرے ہیں، وہ مرید شیخ فخرالدین زاہد سمرقندی رح کے، وہ مرید شیخ محمد صدرالدین روزبہان رح کے، وہ مرید شیخ ابوبکر محمد خطیب قرشی رح کے، وہ مرید شیخ ابواسحاق ابراہیم بن شہریار گاذرونی (متوفی ۵ ذیقعدہ ۴۲۶ھ) مقتدائے سلسلہ گاذرونیہ کے، وہ مرید شیخ ابوعلی حسین بن محمد الاکار فیروزآبادی رح کے، وہ مرید شیخ ابوعبداللہ بن خفیف بن اسفکشار الضبی الشیرازی رح (متوفی ۳۳۱ھ) مقتدائے سلسلہ خفیفیہ کے۔ وہ مرید شیخ ابوطالب خزرج کے۔ رحمہم اللہ۔

(۴۵) حضرت شیخ ابوالقاسم قصری رح

کبار اصحاب حضرت سید الطائفہ رح سے تھے، ہفتہ کے بعد افطار کیا کرتے، ایک مومن جن ان کی خدمت میں آیا کرتا، ایک دن کہنے لگا کہ مجلس میں جو لوگ آتے ہیں ان کچھ اُن کے سروں پر ہے دیکھتے ہو؟ انہوں نے فرمایا نہیں، اس نے ان کی آنکھوں کو ملا تو نظر آنے لگا کہ ہر ایک آدمی کے سر پر ایک کوا بیٹھا ہے، پوچھا یہ کیا ہے؟

اُس جن نے کہا کہ قرآن مجید میں ہے ومن یعش عن ذکر الرحمٰن نقیض لہ شیطٰنا فھو لہ قرین (الزخرف ع ۴) یہ ہر ایک آدمی کے سر پر شیطان سوار ہیں۔

(۴۶) حضرت

Marfat.com

(۴۶) حضرت شیخ ابوالحسین حکیمی رح

ایک دن انہوں نے حضرت سید الطائفہ رح سے پوچھا کہ فلان شیخ کا اقتدا کرنا چاہیئے یا نہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اگر پرہیزگاری اور طلب قوت حلال اُس میں ہے تو اقتدا کرنا چاہیئے ورنہ چھوڑ دینا چاہیئے ۔

(۴۷) حضرت شیخ ابوالحسن علی بن سہل الازہر الاصفہانی رح

اصفہان کے بزرگ مشائخ سے تھے، محمد بن یوسف رح، ابوتراب نخشبی رح سے بھی صحبت رہی، حضرت سید الطائفہ رح کی ان سے خط وکتابت رہتی، ریاضات شاقہ کرتے، بیس روز کے بعد افطار کرتے۔

ایک بار عمرو بن عثمان مکی رح کو تیس ہزار درم قرض ہو گیا، ان کو پتہ چلا تو اُن سے مخفی ہی تمام قرض اُتار دیا، فرمایا ہے۔ اعاذنا اللہ وایاکم من غرور حسن الاعمال مع فساد بواطن الاسرار۔ اور فرمایا۔ درویش تو نگر ترین خلائق ہیں ۔

(۴۸) حضرت شیخ ابو یعقوب اقطع رح

مکہ معظمہ میں سکونت رکھتے تھے۔ حضرت سید الطائفہ رح کی ان سے خط وکتابت رہتی، ابوالحسن مزین رح کہتے ہیں کہ میں ان کی نزع کی حالت میں پاس گیا اور کہا ایھا الشیخ تشہد ان لا الہ الا اللہ۔ انہوں نے فرمایا ایای تعنی بعزۃ من لایذوق الموت مابقی بینی وبینہ الا حجاب العزۃ ۔

(۴۹) حضرت شیخ ابوالحسین علی بن ہند الفارسی رح

کبار مشائخ فارس سے تھے۔ جعفر حذاء رح اور عمرو بن عثمان رح سے بھی صحبت رکھی، فرمایا ہے۔ اجتھد ان لا تفارق باب سیدک بحال فانہ ملجاء الکل فمن فارق تلک العتبۃ لا یری بعدھا قرارا ولا مقاما۔ اور فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن خلق

Marfat.com

یہ ہے کہ تو اُس کی شکایت نہ کرے، اور اس کے اوامر کو بطیب نفس وخوشنودی دل قیام کرے، اور اس کی مخلوق سے نیکی دبردباری کرے۔"

(۵۰) حضرت شیخ ابوعمرو حمّاد قریشی بغدادی رح

بزرگانِ مشایخ سے تھے، جعفر خلدی رح ان کے پاس جایا کرتے، ایک بار ان سے ملنے گئے، کوئی چیز گھر میں موجود نہ تھی، اپنی اہلیہ کا مقنعہ (دوپٹہ) بیچ کر کھانا لائے اور کھلایا۔"

(۵۱) حضرت شیخ ابویعقوب مَزَابلی رح

اِن سے پوچھا گیا تصوّف کیا ہے؟ فرمایا۔ حال تضمحل فیہا معالم الانسانیّۃ۔"

(۵۲) حضرت شیخ عبدالعزیز بُحرانی رح

قاضی ابوالعبّاس مَیْرَج رح کے پاس بھی آیا جایا کرتے، جو کچھ فتوح پہنچتی صرف فقرا کر دیتے۔"

(۵۳) حضرت شیخ ذُوالنُّون فَرَاقْلِیج مجنون رح

صاحب باطن بزرگوں سے تھے، بظاہر دیوانہ بنے رہتے، ایک دن حضرت سیدالطائفہ نے پوچھا کہ تم مجنون کیونکر ہوگئے؟ کہا میں دنیا میں قید کیا گیا تو اُس (محبوبِ حقیقی) کے فراق میں مجنون ہوگیا۔"

(۵۴) حضرت شیخ عبداللہ بغدادی رح

اربابِ طریقت وحقیقت سے تھے، کتاب روزبِ روشن میں اِن کی یہ رُباعی مذکور ہے۔

رباعی
بے تو نفسے قرار وآرام نیست — بے نام تو ذات وصفتِ نام نیست
بے چاشنی تو در جہاں کام نیست — بے روئے تو صبح وزلفِ تو شام نیست

(۵۵) حضرت فاطمہ زَیْنُونہ رح

عارفاتِ کاملات سے تھیں، ابوحمزہ رح اور نوری رح سے بھی مستفیض ہوئیں۔"

اِس کے علاوہ

Marfat.com

اِس کے علاوہ بعضے مشائخ وقت جو دوسروں کے مرید تھے انہوں نے بھی حضرت سیّد الطائفہ کی ذات سے فیوض حاصل کئے، مثلاً شیخ ابو عبداللہ احمد بن یحییٰ جلاؒ (متوفی ۳۰۶ھ) اور شیخ ابو مزاحم شیرازیؒ (متوفی ۳۴۵ھ) اور شیخ ابو بکر محمد بن داؤد الدمشقی الدُقّیؒ (متوفی ۳۵۹ھ) اور شیخ موّل حصّاصؒ اور شیخ ابو عبداللہ مکانسیؒ اور شیخ ابن شاہینؒ اور شیخ ابو محمد کہمش بن حسین ہمدانیؒ اور شیخ ابو حاتم عطارؒ وغیرہم فیضیاب صحبت تھے۔

سلسلہ جُنیدیہ آپ سے جو سلسلہ فقر چلا اُس کا نام صنف فقرا میں جُنیدیہ کہا جاتا ہے۔ تاریخ الاولیا میں ہے کہ سلسلہ جنیدیہ کے درویش اکثر جنگلوں اور پہاڑوں میں گوشہ نشین رہتے ہیں، اور آدمیوں کی صحبت سے دور رہتے ہیں، اور ایک ہفتہ کے بعد فقط سبزی سے افطار کرتے ہیں، اور حیوانات کو نہ ستانا اِن کا طریقہ ہے۔

راحت القلوب میں ہے کہ طبقہ جُنیدیہ میں مدّت خلوت کی بارہ سال ہے۔

فوائد السالکین میں ہے کہ اولیاء طریقہ جُنیدیہ نے سلوک کا سو درجہ لکھا ہے جن میں ستّرواں درجہ کشف وکرامت کا ہے۔

واقعۂ وفات

جب آپ کے وصال کا وقت قریب ہوا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے وضو کرا دو، لوگوں نے وضو کرایا مگر انگلیوں کا خلال کرنا بھول گئے، آپ نے یاد کرایا تب خلال کیا، پھر آپ سجدہ میں پڑکر زار زار رونے لگے، لوگوں نے عرض کیا اے سیّد طریقت! آپ تمام طاعت وعبادت کے ہوتے ہوئے جو آپ آگے بھیج چکے ہیں، یہ کیا سجدہ کا وقت ہے؟ فرمایا جُنیدؒ اِس وقت سے زیادہ کسی وقت محتاج نہیں تھا،

Marfat.com

اور قرآن مجید پڑھنے لگے، ایک مرید نے کہا آپ قرآن پڑھتے ہیں؟ فرمایا اس وقت میرے واسطے اس سے بہتر کیا ہوگا۔ کیونکہ وہ وقت قریب ہے کہ میرا نامۂ اعمال طے کریں، اور میں اپنی آنکھ سے دیکھ رہا ہوں کہ میری نثر برس کی عبادت ہوا میں ایک بال میں لٹک رہی ہے، اور ایک ہوا اُس کو آکر ہلاتی ہے، میں نہیں جانتا کہ یہ ہوا قطعیت کی ہے یا وصلت کی، اور ایک طرف جو نظر کرتا ہوں پلصراط ہے، اور دوسری طرف ملک الموت اور قاضی ہے جس کی صفت عدل ہے، وہ متوجہ ہیں راہ میرے سامنے ہے، میں نہیں جانتا کہ کہاں لے جانا چاہتے ہیں۔ پھر آپ نے قرآن مجید ختم کیا، اور سورہ بقرہ سے نثر آیتیں پڑھیں اور حالتِ سکرات طاری ہوئی۔"

وصایائے آخرین آپ کے مریدِ خاص ابو محمد جُوَینری رح نے کہا کچھ وصیت فرمائیے فرمایا۔ میں جب مرجاؤں تو نہلا کفنا کے میری نماز پڑھ دینا، پھر فرمایا میرے دوستوں کے لئے دعوتِ ولیمہ کا سامان مہیا رکھنا کہ مجھے دفن کرکے جب واپس آویں تو کھانا کھلا دیا جائے۔

حالتِ نزع میں لوگوں نے کہا فرمائیے اَللّٰہُ۔ فرمایا مجھے یاد ہے، میں نے اُس کو فراموش نہیں کیا۔ پھر تسبیح انگلیوں کے پوروں پر پڑھنے لگے، جب انگشتِ شہادت پر پہنچے تو اس کو اٹھا کر فرمایا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ پھر آنکھیں بند کرلیں اور واصل بحق ہوئے۔

غسل تجہیز غسّال نے غسل دینے کے وقت چاہا کہ آپ کی آنکھوں میں پانی پہنچائے ہاتف نے آواز دی کہ اپنے ہاتھوں کو ہمارے دوست کی آنکھوں سے علٰحدہ رکھ کیونکہ جو آنکھیں ہمارے نام کے ذکر میں بند ہوئی ہیں بغیر ہمارے دیدار کے دانہ پھر غسّال نے کوشش کی کہ انگلیاں جو شمارِ تسبیح کے وقت بند ہوئی تھیں کھو نہ کھول سکا

Marfat.com

نہ کھول سکا، ندا ہوئی کہ جو ہاتھ ہمارے نام پر بند ہوا ہے وہ ہمارے حکم کے بغیر نہ کھلے گا۔"

جنازہ | جب جنازہ اٹھایا گیا ایک سفید کبوتر آیا اور جنازہ کے ایک گوشہ پر بیٹھ گیا لوگوں نے کوشش کی کہ اڑ جائے پر وہ نہ اڑا، اور گویا ہوا کہ مجھ کو اور اپنے آپ کو رنج مت دو، میرے پنجے مسمارِ عشق سے جنازہ کے گوشہ پر جڑے ہوئے ہیں، اور تم جنازہ اٹھانے کی تکلیف گوارا مت کرو کیونکہ آج حضرت جنید کا قالب نصیبِ کروبیاں ہے، اور اگر تمہاری رحمت وغوغا کا اندیشہ نہ ہوتا تو ان کا کالبد بازِ سفید کی طرح ہوا میں اڑ جاتا۔

واقعات بعد از وفات | ایک شخص نے آپ کو خواب میں دیکھا، پوچھا کہ آپ نے منکر نکیر کا کیا جواب دیا، فرمایا جب وہ دونو شوکت وعظمت سے میرے پاس آئے اور کہا مَن ربّك میں نے کہا اُس روز کہ وہ خود پوچھنے والا تھا الست بربّکم میں نے جواب دیا بَلیٰ۔ اب تم پوچھتے ہو کہ تیرا خدا کون ہے؟ پس جس نے بادشاہ کا جواب دیا ہو اُس کو غلام کا کیا اندیشہ ہے، پس میں اسی کی زبان سے کہتا ہوں الذی خلقنی فھو یھدین۔ وہ حرمت کے سبب سے چلے گئے، اور آپس میں کہتے گئے کہ یہ اب تک محبت کے نشہ میں ہے۔

ایک اور شخص نے آپ کو خواب میں دیکھا پوچھا کہ حق تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا، فرمایا مجھ پر رحمت کی، اور تمام اشارات وعبادات برباد گئے، اور کام بھی میرا اُس کے قیاس پر نہ تھا، کیونکہ میں جانتا تھا کہ جہاں ہزاروں نقطہ نبوت سر افگندہ اور خاموش ہیں وہاں میرا کیا کہنا؟

ہجویری کہتے ہیں کہ میں نے آپ کو خواب میں دیکھا، پوچھا کہ حق تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا، فرمایا رحمت کی اور بخش دیا، اور کوئی چیز کام نہ آئی سوائے

Marfat.com

دو رکعت نماز کے جو آدھی رات کو پڑھا کرتا تھا۔"

شیخ ابوبکر شبلی رح ایک دن مرقد مبارک کے سامنے کھڑے تھے، کسی نے اُن سے مسئلہ پوچھا انہوں نے فرمایا۔ ؎

انی لاستحییت فی التراب بیننا — کما کنت استحییت وھو یرانی

یعنی مجھے اس شخص سے جو قبر میں ہے اُسی طرح شرم آتی ہے جیسا کہ وہ میری طرف دیکھتا تھا اور مجھے شرم آتی تھی۔"

تاریخ وفات حضرت سید الطائفہ شیخ جنید بغدادی رح کی وفات بقولِ صاحبِ رسالہ قشیریہ و نفحات الانس و سفینۃ الاولیا و تحفۃ الابرار بروز جمعہ وقتِ نمازِ ظہر ستائیسویں ماہِ رجب المرجب ۲۹۷ھ دو سو ستانوے ہجری مطابق ۱۲ اپریل ۹۱۰ء نو سو دس عیسوی میں بعہد خلافت المقتدر باللہ جعفر بن المعتضد خلیفہ ہژدہم عباسی کے ہوئی۔

مدفنِ پاک آپ دوسرے دن بروز ہفتہ اپنے پیر و روشن ضمیر حضرت شیخ سری سقطی رح کے پہلو میں مدفون ہوئے، مزار پر انوار بغداد شریف گورستان شونیزیہ میں ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

مرثیہ

طبقات الکبریٰ میں بروایت جریری رح منقول ہے کہ حضرت جنید رح کے پڑوس میں ایک گھوڑا تھا، جہاں ایک مجنون پڑا رہتا تھا، جنازہ کے ساتھ وہ بھی قبرستان میں گیا، بعد دفن جب ہم پلٹے تو وہ بڑھ کر ایک ٹیلے پر چڑھ گیا، اور مجھ سے کہا اے ابو محمد جریری! کیا تمہارا خیال ہے کہ اپنے اس سردار کو ہاتھ سے کھونے کے بعد میں پھر اس گھوڑے پر جاؤں گا؟ اس کے بعد یہ اشعار پڑھے۔

؎ واأسفا من فراق قوم — ھم المصابیح والحصون

والمدن

Marfat.com

والمدن والمزن والرّوسی — والخیر والامن والسکون

لم تتغیّر لنا اللّیالی — حتّی توفتهم المنون

فکل جمر لنا قلوب — وکلّ ماء لنا عیون

یہ اشعار ختم کرتے ہی وہ ایک طرف بھاگا اور چلا گیا، اس کے بعد کبھی اس کی صورت دکھائی نہ دی۔

قطعۂ تاریخ

از حضرت مولٰنا شاہ غلام مصطفٰے صاحب نوشاہی دام برکاتہٗ

سیّد الطائفہ جنید ولی — شد بجنّت ز خزنہا محروس

سالِ ترحیلِ پیر نوشاہی — گفت ہاتف ز واصلِ قدّوس ۲۹۷

منہ

رحلتِ پیر خوان بصد شادی — سیّد الطّایفہ جنید ہادی ۲۹۷

منہ

وصالِ پیر کہ بود آں منیر ہمچوں ماہ — حبیب زاہد علّامہ ولی اللہ ۲۹۷

منہ

بجنت چو حضرت نمودہ ورود — ز وصلش بخواں نور طیّب ورود ۲۹۷

منہ

پیشوائے ما چو رفت اندر جناں — وصل گفتم ہادی و پیر جہاں ۲۹۷

منہ

چوں ز دنیا گذشت پیر منیب
سالِ رحلت ولی بزرگ حبیب ۲۹۷

Marfat.com

منه

رفت در عدن پیرِ ما مکرم ۲۹۷ رحلتِ شیخ کامل و منعم

منه

در جناں شد به پیرِ فضلِ جلی ۲۹۷ رحلتِ پیر خوان امیر ولی

دیگر

از اسمار الحسنیٰ

اکرم ۲۹۷ الله - کبیر ۲۹۷ دیان - صانع ۲۹۷ بدیع - مقسط ۲۹۷ علیم

مالک ۲۹۷ جبار - مقدم ۲۹۷ باقی - معز ۲۹۷ سمیع - مومن ۲۹۷ صانع

عفو ۲۹۷ منان - قیوم ۲۹۷ منان

Marfat.com

۹

فصل نہم

حالاتِ حضرت شیخ ابوبکر شبلی قدّس سرّہٗ

اوصافِ جمیلہ آپ سلطان الملۃ الاولیاء الراسخین، برہان الاصفیاء والمتقین مشتاقِ لقاء رب العالمین، عاشقِ دیدارِ سیّد المرسلین، قطب العالم، کاشف اللّوح والقلم، امام اہلِ تصوف وعرفان، یگانۂ دورِ زمان، معتبرانِ ومحتشمانِ طریقت کے مقتدا، علم وحال میں بے ہمتا تھے، آپ کے نکات وعبارات اور رموز واشارات اور ریاضت وکرامات احاطۂ تحریر وتقریر سے باہر ہیں، آپ حضرت سیّد الطائفہ خواجہ شیخ جنید بغدادی رحمہ کے مرید وخلیفہ بزرگ تھے۔

نام ونسب آپ کا اسم گرامی دُلَف اور بقولے جعفر، کنیت ابوبکر، ابوالمکارم القاب بزرگ عبداللہ، حجۃ اللہ، کہف الدین۔

والد بزرگوار کا نام شیخ یونس رح اور بقولے جُحدَر بن خلف بن محمد بن جحدر تھا۔ آبا واجداد موضع شبلہ میں سکونت گزین تھے جو علاقہ ماوراء النہر میں سُرُوشنہ کے مضافات سے ہے، اسی گاؤں سے نسبت کرتے ہوئے آپ کو شبلی کہا جاتا ہے۔

ولادت آپ کے والد ماجد خلیفۂ وقت کے دربار میں بعہدۂ حاجب الحجاب مقرر تھے، آپ کی ولادت باسعادت بقول صاحب تاریخ الاولیا ۲۴۶ھ دوسو سولہ ہجری مطابق ۸۶۰ء آٹھ سو ساٹھ عیسوی میں شہر سامرّہ میں ہوئی۔

تعلیم آپ کا خاندان فقہ مالکیہ کا پیرو تھا، لہٰذا ابتدائی تعلیم کے بعد فقہ پڑھنا شروع کی، اور بیس سال اُس میں صرف کرکے کمال تبحر حاصل کیا، حدیث میں بھی ممتاز

Marfat.com

زمانہ ہوے، موطاے امام مالک، جو حدیث کی افضلترین کتاب تصور کی جاتی ہے
اور جس کو حضرت امام شافعی نے قرآن مجید کے بعد اصح الکتب کا خطاب دیا ہے،
وہ تمام وکمال آپ کو حفظ تھی، آپ نے احادیث لکھیں، اور محدثین میں شامل ہوئے۔

عہدہ گورنری آپ بعد تحصیل علوم ظاہری اپنے خاندان کی طرح خلیفۂ وقت کی طرف
سے بعہدۂ گورنری نہاوند سرفراز ہوئے، اور کچھ عرصہ تک اس عہدہ پر مقرر رہے۔

واقعہ توبہ ایک بار خلیفہ نے کل امرائے سلطنت کو طلب کیا، آپ بھی حاضر ہوئے،
خلیفہ نے کل امرا کو خلعت دئے اور رخصت کیا، اتفاقاً ایک امیر کو چھینک آئی،
اس نے اسی خلعت کی آستین سے ناک اور منہ صاف کیا، یہ خبر خلیفہ کو پہنچی تو اس
کا خلعت واپس کرلیا، اور اس کو عمل سے معزول کردیا، آپ نے یہ معاملہ دیکھا تو متنبہ
ہوئے کہ جو شخص مخلوق کے خلعت کو دست مال کرتا ہے معزولی اور خواری کا مستوجب
ہوتا ہے، اور اس کا خلعت چھینا جاتا ہے، اور جو شخص تمام جہانوں کے بادشاہ
کے خلعت کو دست مال کرے گا اُس کا کیا حال ہوگا، آپ اسی وقت خلیفہ کے
حضور میں واپس گئے، اور فرمایا ایتھا الامیر تو ایک مخلوق ہے اور اس بات کو
پسند نہیں کرتا کہ تیرے خلعت کے ساتھ کوئی بے ادبی کرے، حالانکہ تیرے خلعت کی
قدر جو ہے وہ بھی معلوم ہے، پس سارے جہان کے بادشاہ نے جو اپنی دوستی ومعرفت
کا خلعت مجھکو عنایت کیا ہے وہ کب پسند کرے گا کہ میں اس کو مخلوق کی خدمت
میں دست مال کروں، یہ کہکر آپ باہر نکلے اور حکومت کو ترک کیا۔

بیعت وخلافت کچہری سے نکلتے ہی آپ حضرت خیر نساج رح کی مجلس میں گئے اور
توبہ کی، انہوں نے آپ کو حضرت شیخ ابو القاسم جنید رح کی خدمت میں بھیجا، جب
آپ ان کی خدمت میں پہنچے تو عرض کیا کہ لوگوں نے گوہر کا نشان آپ کے پاس دیا ہے

Marfat.com

آپ یا تو مجھے بخشدیوں یا فروخت کریں، انہوں نے فرمایا اگر میں فروخت کروں تو تو خرید نہ سکے گا، کیونکہ تیرے پاس اس قدر سرمایہ نہیں، اور اگر بخش دوں تو تو مفت سمجھ کر اس کی قدر نہ کرے گا، اور ضائع کر دے گا، لیکن اگر خواہش ہے تو مردوں کی طرح سر سے قدم بنا، اور اپنے آپ کو اس دریا میں ڈال تاکہ صبر و انتظار کے بعد تو گوہر تیرے ہاتھ میں آوے، تو پھر آپنے سید الطائفہ حضرت شیخ ابوالقاسم جنید بغدادیؒ کے دستِ حق پرست پر بیعت کی، اور خرقہ خلافت و اجازت حاصل کیا۔

بیعتِ روحی آپ کو روحی بیعت حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی المرتضےٰ ؓ اور حضرت انس بن مالک رضؓ سے تھی۔

مشایخِ صحبت آپ نے حضرت شیخ ابوالحسن خیر نساج رح اور شیخ عبداللہ فیض بن مکرم اصفہانی رح اور شیخ عبداللہ قرشی رح کی صحبت سے بھی فیض کامل پایا۔

تعلیم روحانی آپ نے فرمایا ہے کہ تیس برس تک میں نے علم فقہ و حدیث پڑھا، یہاں تک کہ میرے سینہ میں ایک آفتاب طلوع ہوا، پھر میں اپنے اساتذہ کے پاس گیا اور ان سے خدا کے علم کا خواستگار ہوا، مگر کسی نے کچھ نہ بتایا کیونکہ وہ خود نہیں جانتے تھے، کہنے لگے کہ ہر ایک چیز کا ایک نشان ہے مگر غیب کا کچھ نشان نہیں، یہ جواب سن کر مجھے تعجب ہوا، اور میں نے کہا کہ آپ سب بزرگ اندھیرے میں ہیں اور میں اپنے آپ کو صبح روشن میں پاتا ہوں، مگر افسوس کہ میں اپنی اس حالت پر شکر گذار نہ ہوا اور اپنی ولایت چوروں کے سپرد کر دی، میری زبان سے یہ کلمات سن کر لوگ بگڑے اور عداوت پر آمادہ ہو گئے۔

اس کے بعد آپ سب مشائخ زمانہ کی خدمت میں گئے، اور ان کی صحبتوں میں رہے اور ان سے علوم طریقت بدرجہ کمال حاصل کئے۔

Marfat.com

تحقیر نفس کو ہر مقصود ملنے کے لئے حضرت سید الطائفہ رحمۃ نے جو سب سے پہلے سبق دیئے وہ تحقیرِ نفس کے طریقے تھے، چنانچہ فرمایا کہ ایک سال کبریت فروشی کر، آپ نے ایسا ہی کیا، پھر فرمایا جا ایک سال دریوزہ گری کر، لیکن اس طرح پر کہ کسی چیز کے ساتھ مشغول نہ ہونا، آپ نے وہ بھی کیا، آخر سال میں یہ حالت ہوئی کہ بغداد کے تمام بازاروں میں دریوزہ گری کی مگر کسی نے کچھ نہ دیا، آپ نے یہ حالت پیر روشن ضمیر کے آگے بیان کی، فرمایا تجھے اپنی قدر و قیمت معلوم ہوئی کہ خلق کے نزدیک تیری کچھ بھی وقعت نہیں، اب دیکھ ان میں دل نہ لگا، اور ان کو کسی چیز پر فوقیت نہ دے پھر فرمایا کہ تو نے نہاوند میں امارت و حکومت کی ہے جا اور وہاں کے لوگوں سے معافی لے، آپ گئے اور سارے شہر میں گھر گھر پھرے، اور ہر ایک مرد و عورت و بچہ سے معافی چاہی، مگر ایک مظلمہ نہ ملا، آپ نے بعوض اس کے لاکھ درم خیرات کئے، مگر آپ کو تسکین نہ ہوئی، جب آپ کو اس مشغلہ میں چار سال گذرے تو حضرت سید الطائفہ رحمۃ نے فرمایا کہ ابھی تجھ میں بوئے امارت باقی ہے، جا ایک برس اور گدائی کر، آپ نے پھر ایک برس گدائی کی، جو کچھ ملتا حضرت شیخ رحمۃ کی خدمت میں لے جاتے، وہ درویشوں کو تقسیم کر دیتے، اور آپ کو ہر رات بھوکا رکھتے، پھر انہوں نے آپ کو اپنی صحبت میں جگہ دی، اور آپ سے ایک سال تک درویشوں کی خدمت لی، بعد ایک سال کے فرمایا اے ابوبکر! تیرے نفس کا مرتبہ تیرے نزدیک کیا ہے؟ آپ نے عرض کیا اب میں اپنے آپ کو ساری مخلوق سے کمتر اور ادنیٰ درجہ جانتا اور دیکھتا ہوں، حضرت شیخ رحمۃ نے فرمایا کہ اب تیرا ایمان درست ہوا۔

مجاہدہ آپ شروع میں سخت مجاہدہ کرتے، رات کو آنکھوں میں نمک پیس کر ڈالا کرتے تاکہ نیند نہ آوے، کہتے ہیں کہ سات من نمک آپ نے تا زمانہ مجاہدہ آنکھوں میں ڈالا تھا،

Marfat.com

ڈالا تھا، ایک بار لوگوں نے کہا کہ نمک ڈالنے سے نابینا ہو جانے کا خوف ہے، آپ نے فرمایا نابینا ہونے سے میرا کچھ نقصان نہیں، کیونکہ جس چیز کا میرا دل شائق ہے وہ ظاہری آنکھوں سے پوشیدہ ہے۔

گریہ و بکا آپ ابتدائے حال میں زار زار روتے اور آہ آہ کیا کرتے تھے، حضرت سید الطائفہ رح نے فرمایا کہ حضرت حق سے ایک امانت بطور ودیعت کے شبلی کو دی گئی اس نے چاہا کہ اس میں خیانت کرے اس کو آہ و زاری میں مبتلا کر دیا ہے، کیونکہ شبلی رح عین اللہ ہے درمیان خلق کے۔

ریاضت آپ نے ایک تہ خانہ بنایا ہوا تھا، اس میں جاتے اور ایک دستہ چوب ساتھ رکھتے، جس وقت ایک ذرا بھی غفلت اپنے دل میں پاتے اس دستہ چوب سے اپنے آپ کو پیٹتے، یہاں تک کہ لکڑی ٹوٹ جاتی، پھر آپ ہاتھ پاؤں دیوار پر دے مارتے۔

محبتِ الٰہی آپ ابتدا میں جس کو اَللّٰہ کہتے سنتے اس کا منہ شکر سے بھرتے، اور لڑکوں کو شکر بانٹا کرتے کہ وہ اَللّٰہ کہیں، پھر یہ دستور رہا کہ جو اَللّٰہ کہتا تھا اس کا منہ روپے اشرفی سے بھرتے تھے، پھر آپ میں ایسی غیرت سمائی کہ ننگی تلوار لئے پھرتے تھے کہ جو اَللّٰہ کہے گا میں اس کا سر کاٹوں گا، لوگوں نے کہا یا حضرت آپ پہلے اَللّٰہ کہنے پر شکر و زر دیتے تھے اب سر کاٹتے ہیں، فرمایا مجھے شروع میں گمان تھا کہ لوگ اس کا نام حقیقت و معرفت کی راہ سے لیتے ہیں، لیکن اب معلوم ہوا کہ غفلت اور عادت کی رو سے کہتے ہیں، اور میں جائز نہیں رکھتا کہ اس عزاسمہٗ کا نام غفلت سے لیا جائے۔

غلبۂ عشق آپ جہاں اسم اَللّٰہ لکھا ہوا دیکھتے بوسہ دیتے، اور بہت تعظیم کرتے،

Marfat.com

پس ہاتف نے آواز دی کہ تو کب تک اسم میں مشغول رہے گا، اگر تو طالب ہے تو مسمّٰی کو پہنچ، اس آواز کے سنتے ہی پھر تو عشق کا وہ غلبہ ہوا اور ایسا شوق چھایا کہ اپنے آپ کو جا کر دجلہ میں ڈال دیا، ایک لہر نے کنارے پر پھینک دیا، پھر آگ میں کود پڑے، اُس نے بھی نہ جلایا، اسی طرح آپ نے بہت سے مہلک مقاموں میں اپنے آپ کو ڈالا اور ہلاک کرنا چاہا، لیکن حق تعالیٰ نے آپ کو تمام ہلاکتوں سے بچا لیا، اور آپ کی بیقراری بڑھتی گئی، جب اضطراب سے لاچار ہوتے تو بآوازِ بلند فرماتے ویل لمن لایقتلہ الماء والنار والسباع والجبال۔ یعنی افسوس ہے اس شخص پر کہ جس کو پانی اور آگ اور درندے اور پہاڑ بھی قتل نہ کریں، ایک ندا سنی من کان مقتولہ الحق لایقتلہ غیرہٗ یعنی جو مقتولِ حق ہے اس کو سوا اُس کے کوئی قتل نہیں کر سکتا۔ آپ نے فرمایا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ آسمان کو میری گردن میں طوق بنا کر ڈال دے اور زمین کو بیڑی کی طرح میرے پاؤں میں پہنا دے، اور تمام عالم کو میرا دشمن کر دے تب بھی میں اُس سے روگردان نہ ہوں گا۔

جوشِ جنون | پھر آپ ایسے دیوانہ وار از خود رفتہ ہو گئے کہ زنجیروں سے باندھے گئے مگر کچھ قرار نہ آیا، پھر آپ کو شفاخانہ میں لے جا کر ایک کوٹھڑی میں مدت تک قید رکھا، جب کوئی کہتا کہ شبلیؒ دیوانہ ہو گیا ہے، آپ فرماتے کہ تمہیں دیوانہ ہو جو مجھے دیوانہ سمجھتے ہو، اور انشاء اللہ تمہاری دیوانگی سے میری دیوانگی کا قیامت میں اللہ تعالیٰ کے سامنے زائد رتبہ ہو گا۔

آزمایشِ احباب | ایک روز ایک جماعت آپ کے پاس آئی جہاں آپ قید تھے، آپ نے پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے کہا ہم آپ کے دوست ہیں، آپ نے ایک پتھر اٹھا کے ان کی طرف پھینکا، وہ سب بھاگ گئے۔ آپ نے پکار کر کہا اے جھوٹو! میری دوستی کا دعوےٰ کرتے

Marfat.com

دعوے کرتے ہو اور میری بلا پر صبر نہیں کرتے ۔

ذکر اسم ذات ایک روز آپ نے مجلس میں چند مرتبہ اَللّٰہ اَللّٰہ فرمایا، ایک درویش نے کہا شبلیؒ! تم لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ کیوں نہیں کہتے؟ فرمایا اِس بات سے ڈرتا ہوں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں لَا اِلٰہ کہوں اور فوراً مر جاؤں، آپ کے ارشاد سے درویش پر ایسا اثر ہوا کہ خوفِ الٰہی سے کانپنے لگا اور اسی وقت جان بحق ہوا ۔

وضو ایک بار آپ نے وضو کر کے مسجد میں جانے کا ارادہ کیا تو آواز آئی کہ ایسا وضو اور پھر یہ گستاخی کہ ہمارے گھر کو جانا چاہتا ہے، آپ لوٹے تو پھر ندا آئی کہ اب ہمارے گھر سے پھرا جاتا ہے، لوٹ کر کہاں جائے گا؟ آپ نے نعرہ مارا تو ندا آئی کہ ہم پر طعنہ کرتا ہے، آپ اس وقت خاموش ہو کر ایک مقام پر بیٹھ گئے، تو ندا آئی کہ صبر و تحمل کا دعوٰے کرتا ہے، آپ نے فرمایا المستغاث بل منك ۔

ذوق ایک روز آپ ایک درخت کے نیچے سے گذرے، اُس پر ایک فاختہ بیٹھی ہوئی کُوکُو کُوکُو کر رہی تھی، آپ سنتے ہی بیخود ہو گئے، اور کئی روز تک اس درخت کے نیچے ھُوھُو کہتے اور رقص کرتے رہے، لوگوں نے پوچھا یہ کیا حال ہے؟ فرمایا فاختہ کُوکُو (کہاں کہاں) کہتی ہے، میں ھُوھُو (وہی وہی) کہتا ہوں، کہتے ہیں کہ جب تک آپ خاموش نہ ہوئے، فاختہ بھی خاموش نہ ہوئی، اُس میں بھی ایک شوق سما گیا تھا ۔

بیخودی ایک روز آپ عالمِ بیخودی میں حضرت سیدالطائفہؒ کے مکان پر گئے، اُن کی اہلیہ محترمہؒ اپنے سر میں کنگھی کر رہی تھیں، چاہا کہ پردہ میں ہو جائیں، انہوں نے فرمایا بیٹھی رہو پردہ کی حاجت نہیں، کیونکہ اس گروہِ مجاذیب کو دوزخ کی بھی خبر نہیں رہتی، آپ حضرت شیخؒ کے ساتھ باتیں کرتے رہے، اثنائے کلام میں خود بخود رونے لگے اُس وقت حضرت سیدالطائفہؒ نے بی بی صاحبہؒ کو فرمایا کہ اب پردہ میں ہو جاؤ کیونکہ

Marfat.com

اب شبلیؒ کو اصلی حالت پر لا رہے ہیں۔

انکسار ایک بار آپ کئی روز تک غائب رہے ملتے نہ تھے، آخر کار مخنث خانہ میں پائے گئے، لوگوں نے کہا یہ آپ کے رہنے کی کونسی جگہ ہے؟ فرمایا جس طرح یہ مخنث دنیا میں نہ مرد ہیں نہ عورت، ایسا ہی میں بھی دین میں نہ مرد ہوں نہ عورت، پس میرے لئے اس سے مناسب تر کون جگہ ہو سکتی ہے۔

ایک بار آپ نے بازار سے ایک پورانی گودڑی ڈیڑھ دانگ کو، اور ٹوپی نصف دانگ کو خرید کر پہنی، اور بآواز بلند فرمانے لگے کون ہے جو ایک صوفی کو دو دانگ کے عوض خریدے۔

شوقِ محبوب ایک دن راستہ میں چلے جاتے تھے، ایک شربت فروش نے صدا لگائی لم یبق الا واحد یعنی سوائے ایک (پیالہ) کے اور باقی نہیں رہا، آپ یہ سنتے ہی بیتاب ہو گئے، اور بار بار یہی کہتے ھل یبقی الا واحد۔ بس ایک ہی رہ گیا ہے۔

لذتِ توحید اسی طرح ایک دن راستہ میں جنازہ جا رہا تھا، اس کے پیچھے پیچھے ایک شخص روتا اور حسرت واندوہ کے ساتھ کہتا جاتا تھا آہ من فراق الولد۔ آپ نے جب یہ سنا تو اپنا منہ اور سر پیٹ پیٹ کر چلانا شروع کیا آہ من فراق الاحد۔

ترکِ ماسوی اللہ ایک روز آپ نیا لباس پہنے ہوئے تھے، یکبارگی اس کو اتار کر آگ میں جلا دیا، لوگوں نے کہا کہ مال کا ضائع کرنا شریعت میں روا نہیں، آپ نے فرمایا حق تعالیٰ فرماتا ہے انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جھنم (الانبیاء ۷) یعنی جس چیز پر تیرا دل مائل ہو اس کو تیرے ساتھ آگ میں جلاؤں گا، اس وقت میرا دل اس لباس پر مائل ہوا اس لئے میں نے اس کو جلا دیا۔

ماتمِ اہل دنیا ایک روز آپ نے ایک جنازہ کی نماز پڑھائی، بجائے چار تکبیروں کے پانچ تکبیریں کہیں، لوگوں نے پوچھا یہ کیا؟ فرمایا چار تکبیریں مُردہ پر تھیں، اور ایک

Marfat.com

عالم و عالمیان پر۔
ایک بار آپ عید کے دن سیاہ لباس پہنے ہوئے وجد و حال میں تھے، لوگوں نے پوچھا عید کے دن سیاہ لباس کا کیا مطلب؟ فرمایا۔ میں نے خلق کے ماتم میں سیاہ لباس پہنا ہے، اس لئے کہ یہ اللہ سے غافل ہیں۔

ایک بار آپ نے ایک جماعت کو عیش و عشرت دُنیوی میں دیکھ کر نعرہ مارا اور فرمایا۔ افسوس ہے ان دلوں سے جو دنیا پر فریفتہ ہیں، اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے اور اُس کے احکام بجا لانے سے غافل ہیں۔

وحشت عن الغیر ایک روز آپ انگارہ ہاتھ میں لئے ہوئے تھے، لوگوں نے پوچھا کہ یہ آگ کیوں لی ہے؟ فرمایا۔ کعبہ کو جلانے جاتا ہوں تاکہ سب لوگ خداوندِ کعبہ کی طرف رجوع لاویں، پھر ایک روز ایک لکڑی لئے ہوئے تھے جس کے دونوں سرے دھڑ دھڑ جل رہے تھے، فرمایا بہشت اور دوزخ دونو کو جلا دوں گا، تاکہ سب لوگ بغیر سبب کے اللہ کی عبادت کریں۔

طریقِ سلوک جو شخص آپ کے پاس آکر توبہ کرتا اور طریقت کا طالب ہوتا تو آپ اس کو نصیحت کرتے کہ جنگل میں چلا جا اور توکل سے بسر کر، اور بغیر زاد و راحلہ کے حج کر، جب توکل و تجرید حاصل ہو جائے تو میری صحبت اختیار کرنا۔

ایک بار آپ نے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ابوالحسن حصری رح کو اپنے پاس رہنے کی اجازت دی اور فرمایا کہ اگر اس عرصہ میں تم نے سوائے خدا کے کسی دوسرے کا خیال کیا تو میری صحبت میں بیٹھنا تم پر حرام ہے۔

قبولیت بدربارِ رسالت ایک روز حضرت سید الطائفہ رح نے دیکھا کہ حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے، اور آپ کی پیشانی پر بوسہ دیا، اُنہوں نے آپ

Marfat.com

سے پوچھا تمہارا ایسا عمل کیا ہے؟ آپ نے عرض کیا، میں نماز مغرب کی سنت کے بعد دو رکعت نماز ادا کرتا ہوں اور فاتحہ کے بعد اس میں یہ آیت شریف پڑھتا ہوں،

لقد جاءکم رسولٌ من انفسکم عزیزٌ علیہ ما عنتّم حریصٌ علیکم بالمؤمنین رء وف رحیم فان تولّوا فقل حسبی اللہ لا الٰہ الا ھو علیہ توکّلت وھو رب العرش العظیم۔ (توبہ ع ۱۶) حضرت سید الطائفہؒ نے فرمایا کہ تم نے واقعی یہ مرتبہ اسی کی بدولت پایا ہے۔

مسئلہ زکوٰۃ شیخ ابراہیم خوّاصؒ کہتے ہیں کہ ایک روز میں نے آپ سے پوچھا کہ دو سو درم سے کیا زکوٰۃ ادا کرنی چاہیئے؟ آپ نے فرمایا کہ تیرا مسئلہ تو یہ ہے کہ دو سو درم سے پانچ درم دو، اور ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ دو سو درم بھی دیں اور پانچ درم بھی دیں، میں نے کہا آپ اس مسئلہ میں کس کے مذہب پر ہیں؟ فرمایا حضرت ابوبکر صدیقؓ کے مذہب پر۔

سماع ایک دن مغنی کو گاتے سن کر میں حالتِ سماع میں بیخود ہو کے زور و شور سے ایک نعرہ مارا، لوگوں نے کیفیت پوچھی تو بجائے اس کے کہ کچھ بیان کریں مشہور شاعرِ عرب کثیّر کا یہ عشقیہ شعر پڑھا۔

لو یسمعون کما سمعتُ کلامھا خرّوا لعزّۃ رکّعًا وسجودا

یعنی جس طرح میں نے اس کی باتیں سنی ہیں اگر یہ سب لوگ سن پاتے تو عزہ (معشوقہ) کے آگے رکوع و سجود میں گر پڑتے۔

وجد احمد بن مقاتل عکیؒ کہتے ہیں کہ میں ماہِ رمضان میں ایک رات امام کے پیچھے آپ کے برابر صف میں کھڑا نماز پڑھ رہا تھا، امام نے تلاوت کرتے کرتے آیہ کریمہ وان شئنا لنذھبنّ بالذی اوحینا الیک (بنی اسرائیل ع ۱۰) پڑھی، یعنی اگر ہم چاہیں تو لے

Marfat.com

محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو وحی ہم نے تجھ پر بھیجی ہے واپس لے لیں، یہ آیت سنتے ہی آپ نے اس زور سے چیخ ماری کہ میں سمجھا اس چیخ کے ساتھ ہی آپ کی روح پرواز کر گئی، تھوڑی دیر بعد آپ کی یہ حالت تھی کہ کانپتے تھے اور بار بار کہتے تھے، دوستوں سے یوں خطاب کیا جاتا ہے تو پھر بھلا ہم جیسے لوگوں سے کیا خطاب ہوگا۔

مقاماتِ فقر

تجلّیٰ ذات | ایک مرتبہ آپ نے بحرِ معرفت میں غرق ہو کے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر طلوع کیا اور ارشاد کیا جو سو گیا غافل ہوا، اور جو غافل ہوا وہ حجاب میں ہو گیا۔

ظہورِ حقیقت | ایک روز آپ موچنہ لئے ہوئے اپنے ابرو کا گوشت نوچ رہے تھے، حضرت سید الطائفہ رح نے پوچھا کیا کرتے ہو؟ عرض کیا ایک حقیقت ظاہر ہوئی ہے اور میں اس کی طاقت نہیں رکھتا، اس لئے یہ کام کرتا ہوں کہ شاید ایک دم مجھے دیویں۔

مقامِ لی مع اللہ | ایک بار آپ گوشہ تنہائی میں عبادت الٰہی کر رہے تھے کسی شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا، آپ نے پوچھا کون ہے؟ اُس نے کہا ابوبکر! آپ نے فرمایا اگر اس وقت ابوبکر صدیق رض بھی ہوں تو میں دروازہ نہ کھولوں گا، اور اندر آنے کی اجازت نہ دوں گا۔

مقامِ فنا | ایک بار لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ آپ ہمیشہ بے چین و بیقرار رہتے ہیں اس کا کیا سبب ہے؟ کیا وہ آپ کے ساتھ نہیں؟ یا آپ اس کے ساتھ نہیں ہیں؟ فرمایا اگر میں اس کے ساتھ ہوتا تو میں میں ہوتا، لیکن میں محو ہوں اسمیں کہ وہ ہے۔

مقامِ توحید | آپ اکثر وعظ میں عوام الناس کے روبرو حقیقت کی باتیں بیان

Marfat.com

فرماتے تھے ، ایک بار حضرت سید الطائفہ رح نے فرمایا کہ میں نے جن باتوں کو تہ خانہ میں پوشیدہ رکھا تھا تو ان کو عوام الناس کے روبرو بیان کرتا ہے ، آپ نے عرض کیا میں ہی کہتا ہوں ، میں ہی سنتا ہوں ، میرے سوا دونو جہان میں کون ہے؟ یہ بات حق سے کہتا ہوں ، اور حق ہی کی طرف جاتی ہے ، اور شبلی رح درمیان میں نہیں ، حضرت سید الطائفہ رح نے فرمایا اے شبلی رح ! اگر یوں ہے تو تجھکو سزاوار ہے" ایک روز آپ حضرت سید الطائفہ رح کے مکان پر حاضر ہوئے اور دستک دی ، انہوں نے پوچھا کون ہے؟ کہا حق ، انہوں نے فرمایا تو حق نہیں ہے بلکہ بحق ہے"

کرامات

کتاب آئینہ تصوف میں ہے کہ آپ سے دو سو خوارق ظہور میں آئے ۔ ازانجملہ ۔

صفائے باطن | آپ فرماتے تھے کہ جب میں بازار سے گذرتا ہوں تو اکثر لوگوں کی پیشانیوں پر سعید یا شقی کا لفظ لکھا ہوا دیکھتا ہوں"

درخت کا بولنا | آپ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے عہد کیا کہ سوائے حلال کے نہ کھاؤں گا ، ایک دن صحرا نوردی میں مجھے سخت بھوک لگی تھی کہ ایک درخت انجیر سامنے آیا ، میں نے چاہا کہ اس کے چند پھل توڑ کر کھالوں ، ناگہاں درخت سے آواز آئی کہ شبلی رح ! اپنے عہد کو نہ توڑو ، میں ایک یہودی کی ملکیت ہوں اس لئے میرا پھل نہ کھاؤ ، یہ صدائے غیب سنتے ہی میں نے ہاتھ روک لیا"

کشف قلوب | ابو عبداللہ رازی رح بیان کرتے ہیں کہ ابن انباری رح نے مجھے صوف کا کپڑا پہنایا ، وہ پہنکر میں حضور کی خدمت میں گیا ، آپ کے سر پر ایک عمدہ کلاہ تھی ، دیکھتے ہی میرے دل میں خیال آیا کہ یہ کلاہ میرے کپڑے کا جوڑ ہے ، میرے پاس ہوتی تو کیا

Marfat.com

ہوتی تو کیا اچھا ہوتا، آپ میرے دل کی یہ بات پہچان کر مجھے گھر میں لے گئے، اور دروازہ بند کر دیا، اور فرمایا یہ صوف کا کپڑا اتار دو، میں نے اتار کے حوالے کیا پھر اپنی ٹوپی بھی اتاری اور دونو کو یکجا لپیٹ کے آگ میں جلا دیا۔

کشفِ روح ایک بار آپ چند مریدوں کے ہمراہ جنگل میں جا رہے تھے، وہاں ایک کھوپری دیکھی کہ اس پر لکھا تھا خسر الدنیا والاخرۃ (پ ۱۷ ع ۲) آپ نے نعرہ مارا اور فرمایا کہ یہ سر کسی نبی یا ولی کا ہے، مریدوں نے پوچھا یہ کیسے معلوم ہوا، آپ نے فرمایا اس میں ایک راز ہے، جب تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں دنیا و آخرت کو برباد نہ کیا جائے اس کا قرب حاصل نہیں ہو سکتا۔

جانوروں کا مرنا اور زندہ ہونا ایک بار آپ اکیلے بیٹھے تھے، سو سے زیادہ پرندے وہاں اتر آئے، ان کی آوازوں سے آپ کی توجہ منتشر ہوئی، آپ نے قہر سے ان کی طرف دیکھا، وہ سب کے سب فوراً مر کر گر پڑے، پھر آپ نے فرمایا میرا یہ مقصود نہ تھا، اور دوبارہ نظر رحم ڈالی وہ سب زندہ ہو کر اڑ گئے۔

شفائے مریض ایک بار خلیفہ وقت سخت بیمار ہوا، ہر چند علاج کئے مگر کچھ فائدہ نہ ہوا، چھ ماہ کی علالت کے بعد نہایت ضعف اس پر غالب ہوا، ایک دن آپ کا اس کے محل کے نیچے سے گذرے، خلیفہ کو معلوم ہوا، وزیر کو بھیجکر نہایت منت و سماجت سے آپ کو بلوایا، آپ نے اس کو دیکھتے ہی فرمایا کہ تو خاطر جمع رکھ، تو بالکل اچھا ہے، اور کئی مرتبہ درود شریف پڑھ کر اس کے منہ پر دم کیا، خلیفہ اسی وقت تندرست ہو گیا۔

تصرف فی الاجسام ایک بار آپ نے شیخ ابو یعقوب ہیتی رح کے سر پر ہاتھ رکھکر فرمایا خیرک اللہ انہوں نے کہا آمین بلکہ آپ کے ہاتھ کی برکت سے تمام

Marfat.com

جسم کے بالوں سے آمین کی صدا آئی، اور آپ اس کو سن رہے تھے۔

نقشِ اسمِ ذات | ایک بار لڑکوں نے آپ کو پتھر مارے آپ کا پاؤں زخمی ہو گیا، جو قطرہ خون کا زمین پر ٹپکتا تھا اُس سے نقش اسم اللہ لکھا جاتا تھا۔

عملیات

برائے کشفِ قبور | آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ اسم جلالی دوپہر کے وقت قبر کے پاؤں کی طرف ہزار بار پڑھے، قبر سے جواب باصواب پائے گا، اسم جلالی یہ ہے یامعید اجب یا کلکائیل یادرداثیل بحق یامعید۔

برائے قیامِ سلطنت | آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ پندرہواں اسم دوشنبہ کے دن ستر بار پڑھے، اللہ تعالیٰ اُس کی بادشاہی اور ملک کو ہمیشہ قائم و مستقیم رکھے گا اور کبھی زوال نہ ہوگا، پندرہواں اسم یہ ہے۔ یا مالک انت الذی لم یزل ملکہٗ ولا یزال عزہٗ وعلوہٗ۔

برائے افاقتِ جنون | آپ ایک دیوانہ کے پاس گئے جس کا عقل مخبوط ہو گیا تھا آپ نے اس کی ہتھیلی پر حرف ق لکھ کر اس کے گرد سات گول دائرے کھینچے اور اُس کو فرمایا کہ چاٹ لے، اس نے چاٹا تو فوراً تندرست ہو گیا۔

نقشِ اسمِ اعظم | آپ نے فرمایا ہے کہ اس نقش میں اسم اعظم ہے، اور جس شخص کے پاس یہ نقش ہو وہ جو کچھ اللہ تعالیٰ سے سوال کرے خدا اس کو پورا کرتا ہے، اور اگر یہ نقش پیاسے کے منہ میں رکھیں تو اس کی پیاس رفع ہو، اور یہ حق تعالیٰ کے پوشیدہ اسرار سے ہے۔

کھیعص	طٰہٰ	حٰمٓ ق
احد الصمد	معک ملیک فی	رحمٰن رافع من
محمد مکرم	ربنا مالک	کفیک اللہ ل

Marfat.com

تصنیفات

کتابوں سے آپ کی دو تصنیفوں کا پتہ چلتا ہے۔

اسرار الحروف کتاب مباہج الاعلام میں ہے کہ آپ نے ایک کتاب جلیل الشان باہر البرہان علم اسرار الحروف میں تصنیف فرمائی ہے جس میں حروف کی ہیئات و ترکیبات پر بحث کی ہے۔

اسرار العارفین فوائد السالکین ملفوظات خواجہ قطب الدین بختیار دہلوی رح سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی تصنیف سے ایک کتاب اسرار العارفین نام ہے جس میں سے خواجگان چشت رح نے فوائد حاصل کئے ہیں۔

شاعری آپ خدا پرستی و حق شناسی کے جذبات کو اکثر اوقات اشعار کے ذریعہ ظاہر کرتے تھے، منجملہ ان کے آپ کے بعض اشعار یہ ہیں۔

طاہر خشعمی رح کہتے ہیں کہ حضرت شیخ شبلی رح نے مجھے اپنے یہ دو شعر سنائے۔

ے

مضت الشّبیبة والحبیبة فانبری — دمعان فی الاجفان یزدحمان

ما انصفتنی الحادثات برمیتی — یسمو عین ولیس لی قلبان

یعنی جوانی رخصت ہوئی اور معشوقہ بھی، تو پلکوں میں دو آنسو ایکدوسرے کے معارض ہوئے اور نکلنے کے لئے ہجوم کرنے لگے، حوادث زمانہ نے میرے حق میں انصاف نہیں کیا کہ دو دو کے رخصت کرنے پر مجبور کیا حالانکہ میرے پاس دل ایک ہی ہے، دو نہیں۔

بعض لوگوں نے آپ کو عالم وجد میں دیکھا کہ کپڑے پھاڑ ڈالے اور مستانہ وار اشعار پڑھے۔

Marfat.com

ے

شققتُ جَیبی علیك شقًّا ومالجَیبی علیك حقّا
اردتُ قلبی فصادفته یداي بالجیب اذ توقّی
لوکان قلبی مکان جیبی لکان للشقّ مستحقّا ہ

یہ دو شعر بھی آپ کی نازک خیالی کا نتیجہ ہیں۔

ے

ان صوت المحبّ من الم الشوق وخوف الفراق یورث عذرا
صابر الصّبر فاستغاث الصّبر وصاح المحبّ بالصّبر صبرا ہ

ذکر رویتِ باری کے نازک مسائل کو کس خوبی سے بیان کیا ہے۔

ے

ذکرتك لا انّی نسیتك لمحة وایسر ما فی الذکر ذکر لسانی
وکنتُ بلا وجدٍ اموتُ من الهوٰی وهامٌ علی القلب بالخفقانِ
فلمّا ارانی لوجد انك حاضری شهدتك موجودًا بکلّ مکانِ
فخاطبت موجودًا بغیر تکلّمٍ ولاحظتُ معلومًا بغیر عیانِ ہ

خطیب بغدادی رح اپنی کتاب تاریخ بغداد میں لکھتے ہیں کہ ایک دن ابوالحسن تمیمی رح شیخ شبلی رح کے گھر گئے، دیکھا کہ جوش میں آ آ کر یہ اشعار پڑھ رہے ہیں۔

ے

علیٰ بُعدك لا یصبر من عادته القربُ
ولا یقوی علیٰ هجرك من نیمه الحبُّ
فان لم ترك العین فقد یبصرك القلبُ ہ

یہ دو شعر

Marfat.com

یہ دو شعر بھی آپ ہی کی جانب منسوب ہیں۔

ے

تسرمد وقتی فیك فهو مسرمد — وافنیتنی عنی فعدت مجرّدًا

تغرّب امری فانفردتُ بغربتی — فصرتُ غریبًا فی البریّة اوحدًا ه

اکثر آپ کہا کرتے خداوندا ، کاش یہ معلوم ہوتا کہ تیرے نزدیک میرا کیا نام ہے ؟ میرے ساتھ تو کیا کرنے والا ہے ؟ اور میرے عمل کا خاتمہ کس چیز پر کرے گا ؟ پھر یہ اشعار پڑھتے۔

ے

لیت شعری کیف ذکری — عند من یعلم سرّی

امر جمیلٌ امر قبیحٌ — امر بخیرٍ امر بشرّ

لیت شعری کیف حالی — یوم موتی یوم حشر

لیت شعری کیف موتی — بیقینٍ امر بکفر

اتری یقبل قولی — امتری یشرح صدری

لیت شعری کیف امضی — بنعیم ام بجمر

فدعوا مدحی ووصفی — فانا اعرف قدری ه

یہ شعر بھی آپ پڑھا کرتے۔

ے

یا ایها السّید الکریم — حبّك بین الحشی مقیمٌ

یا رافع النوم عن جفونی — انت بما مرّبی علیمٌ ه

ایک دن نماز عصر پڑھنا بھول گئے اور وقت آخر ہو گیا ، جب خیال آیا تو اٹھ کے نماز پڑھی اور ہنس کے یہ اشعار پڑھے۔

ے

نسیت الیوم من عشقی صلاتی — فلا ادری غدائی من عشائی

Marfat.com

فذکرک سیدی اکلی وشربی ووجمک ان رأیت شفاء دائی

لوگوں نے کسی موقعہ پر کہا کہ آپ موٹے نظر آتے ہیں، حالانکہ جس محبت کا آپ کو دعوٰے ہے اس کا تقاضا یہ تھا کہ آپ دبلے ہو جاتے۔ فرمایا۔

ے

احب قلبی ومادری بدنی ولودری ما اقام فی التمن

سفرِ حج | یوں تو آپ کئی مرتبہ زیارتِ حرمین الشریفین زادھما اللہ تکریماً سے مشرف ہوئے، لیکن منقول ہے کہ ایک مرتبہ آپ حج کو تشریف لے جا رہے تھے، دور سے جب مکہ معظمہ کی عمارت نظر آئی ذوق وشوق کا ایسا ہیجان ہوا کہ غش کھا کر گر پڑے، جب ہوش آیا تو یہ شعر زبان پر جاری تھا۔

ے

ھذہ دارھم وانت محب ما بقاء الدموع فی الاماق

کلماتِ طیبات

نسخہ طریقت | ایک روز آپ بغداد کے شفاخانے میں جا نکلے، طبیب مریضوں کے لئے نسخے تجویز کر رہا تھا، آپ نے اس کو کہا اے طبیب! تجھکو معلوم ہے کہ تیری اپنی صحت کیسی ہے؟ وہ بھی صاحبِ ذوق تھا، کہنے لگا میری طبیعت گناہ کے مرض میں مبتلا ہے، آپ ہی اس کا کوئی نسخہ تجویز کر سکتے ہیں، آپ نے فرمایا جاؤ، حیا کے پھول، صبر وشکر کا پھل، عجز ونیاز کی جڑ، غم کی شاخ، صدق کے پتے، ادب کی چھال، حسنِ اخلاق کے تخم، لے کر آنسوؤں کے پانی میں تر کرو، چالیس روز کے بعد ان کو دل کی دیگچی میں ڈال کر، شوق کے چولہے

Marfat.com

کے چولہے پر رکھکر، اس کے نیچے جان کی آگ جلاؤ، جب وہ خوب پک جائے، تو اس کو تقوٰے کی ہوا سے ٹھنڈا کرکے، شیریں زبانی کی شکر ملاکر، حفظ کی ڈبیہ میں رکھو، اور اپنی طبیعت کے موافق نوش کرو، انشاءاللہ شفا پاجاؤگے۔

استقامت - فرمایا- استقامت دنیا میں قیامت کا دیکھنا ہے، اور جو کچھ وقت کہے اس پر قیام کرنا۔

اشارت - فرمایا- خلق جو اشارت حق کی طرف کرتی ہے وہ بالکل مردود ہے تاوقتیکہ حق سے اشارت طرف حق کے نہ ہو۔

اُنس - فرمایا- انس یہ ہے کہ تجھے اپنے سے وحشت ہو۔

تصوّف - فرمایا- تصوّف یہ ہے کہ تو ایسا ہوجائے جیسا کہ قبل از وجود تھا۔

فرمایا- تصوّف شرک ہے، اس لئے کہ تصوّف دل کی حفاظت ہے غیر سے، اور غیر کوئی نہیں۔

فرمایا- تصوّف ضبط رکھنا قوٰے کا ہے اور مراعات نفس کی۔

فرمایا- تصوّف عصمت ہے کائنات کے دیکھنے سے، اور ایک برق سوزندہ ہے، اور حق تعالٰے کی درگاہ میں بے غم بیٹھنا ہے، اور حق تعالٰے نے حضرت داؤد علیہ السلام پر وحی فرمائی کہ میرا ذکر خاص ہے واسطے ذاکروں کے، اور بہشت خاص ہے واسطے مطیعوں کے، اور زیارت میری خاص ہے واسطے مسافروں کے، اور محبت میری خاص ہے واسطے محبوں کے۔

توحید - لوگوں نے توحید مجرّد کی نسبت سوال کیا، فرمایا افسوس ہے اس پر کہ توحید سے خبر دیوے، جو عبارت میں خبر دے وہ ملحد ہے، جو اس کی طرف اشارہ کرے وہ ثنوی ہے، جو ایما کرے وہ بت پرست ہے، جو اس میں کلام کرے وہ غافل ہے جو اس سے خاموش رہے وہ جاہل ہے، جو گمان کرے کہ اس کو پہنچا اور حاصل کیا وہ

Marfat.com

بیحاصل ہے ، جو اس کی نزدیکی کا اشارہ کرے وہ دور ہے ، جو اپنے سے وجد کرے وہ گم گشتہ ہے ، اور جو ان معنوں میں وہم سے تمیز کرے ، اور عقل سے ادراک کرے وہ بالکل مردود و محدث و مصنوع ہے۔

فرمایا۔ جس کے نزدیک توحید نے صورت نہ باندھی اس نے بوئے توحید ہرگز نہ سونگھی ہوگی۔

فرمایا۔ توحید حجاب موحد کا ہے جمالِ احدیت سے۔

فرمایا۔ تجھ سے توحید اس سبب سے درست نہیں آتی کہ تو اُس کو اپنی طرف طلب کرتا ہے۔

جوانمردی۔ فرمایا۔ جوانمردی یہ ہے کہ خلق کی صلاح مثل اپنے چاہے بلکہ اپنے سے بھی بہتر۔

حقیقت۔ فرمایا۔ جمعیت کلی کو حقیقت کہتے ہیں اور وہ فردانیت کی ایک صفت ہے۔ اور فرمایا۔ شریعت یہ ہے کہ تو اس کی عبادت کرے ، طریقت یہ ہے کہ تو اس کو طلب کرے ، اور حقیقت یہ ہے کہ تو اس کو دیکھے۔

دعوت۔ فرمایا۔ دعوت تین قسم ہے ، دعوتِ علم ، دعوت معرفت ، دعوت معائنہ۔

دُنیا۔ فرمایا۔ اگر ساری دنیا ایک لقمہ بنا کر کسی طفلِ شیر خوار کے منہ میں دیویں تو مجھے اُس طفل پر رحم آوے کہ وہ بھوکا ہے ، اور اگر ساری دنیا مجھے ہو تو میں ایک جہود کو دے دوں ، اگر وہ مجھ سے قبول کرے تو میں اس کا احسان مند ہوں۔

فرمایا۔ کائنات کی وہ مقدار نہیں کہ میرے دل پر گذر سکے ، اور کیونکر کائنات اس کے دل پر گذرے جس کے دل میں وہ مکون ہو۔

ذکر۔ فرمایا۔ مذکور کے مشاہدہ میں اُس کے ذکر کا بھولنا فاضلترین ذکر ہے۔

Marfat.com

زھد۔ فرمایا۔ زہد غفلت ہے کیونکہ دنیا ناچیز ہے، اور ناچیز میں زہد کرنا غفلت ہے۔

فرمایا۔ زہد یہ ہے کہ دنیا کو فراموش کرے، اور آخرت کو یاد نہ کرے۔

فرمایا۔ جو تیرے لئے ہے وہ تجھکو ضرور پہنچے گا، اور جو تیرا نہیں ہے وہ کوشش سے بھی نہ پہنچے گا، پس زہد تیرا کس چیز پر ہے۔

فرمایا۔ زہد دل کا پھرنا ہے اشیاء سے طرف خالق اشیاء کے۔

شکر۔ فرمایا۔ شکر یہ ہے کہ نعمت کو نہ دیکھے بلکہ منعم کو دیکھے۔

صابر۔ فرمایا۔ صابر اہل درگاہ سے ہے، اور راضی اہل بارگاہ سے اور مفوض اہل البیت سے۔

صادق۔ فرمایا، علامت صادق کی یہ ہے کہ اپنے آپ کو حرام سے دور رکھے۔

صوفی۔ فرمایا۔ صوفی اس وقت ہوتا ہے کہ تمام خلایق کو اپنا عیال سمجھے۔

فرمایا۔ صوفی وہ ہے کہ منقطع ہو خلق سے اور متصل ہو حق سے جیسا کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کو خلق سے منقطع کیا کہ وَاصطنعتك لنفسی (طٰہٰ ع ۲) اور اپنے ساتھ ان کو پیوند دیا کہ لن ترانی (الاعراف ع ۱۷) اور یہ محل تحیر ہے۔

فرمایا۔ صوفی اطفال ہیں کنارِ لطفِ حق تعالیٰ میں۔

عارف۔ فرمایا۔ جب حق تعالےٰ چاہتا ہے کہ بلا کو عذاب کرے تو اس کو عارف کے دل میں لاتا ہے۔

فرمایا۔ عارف وہ ہے کہ کبھی تاب ایک پشہ کی نہ لاسکے، اور کبھی ساتوں آسمانوں اور زمینوں کو نوک مژہ پر اٹھائے، لوگوں نے پوچھا کبھی ایسا اور کبھی ویسا اس کا کیا سبب ہے؟ فرمایا جب وہ آپ ہو تو وہ، اور جب آپ نہ ہو تو یہ۔

فرمایا۔ عارف کو نشان نہیں، محب کو گلہ نہیں، بندہ کو دعوےٰ نہیں، ترسندہ کو

Marfat.com

قرار نہیں، اور کسی کو حق تعالےٰ سے گریز نہیں۔
فرمایا۔ عارف وہ ہے کہ دنیا کو ازار کرے اور آخرت کو چادر، پھر دونوں سے مجرد ہو، اور حق تعالےٰ کے ساتھ منفرد ہو۔
فرمایا۔ عارف وہ ہے کہ سوائے حق تعالےٰ کے بیناد گویا نہ ہو، اور سوائے اس کے اپنے نفس کا محافظ کسی کو نہ جانے، اور اس کے غیر سے بات نہ سنے۔
فرمایا۔ عارف کا وقت موسم بہار کی طرح ہے، رعد گرجتا ہے، ابر ہنستا ہے، بجلی جلتی ہے، ہوا چلتی ہے، شگوفے نکلتے ہیں، مرغان چہکتے ہیں، پس عارف کا بھی یہی حال ہے کہ آنکھ روتی ہے، لب ہنستا ہے، دل جلتا ہے، سر کے ساتھ ناز کرتا ہے، ہمیشہ دوست کا نام لیتا ہے، اور اس کے دروازہ پر پھرتا ہے۔
عبودیت۔ فرمایا جب تک بندہ کی آنکھوں میں بندہ ظاہر ہے عبودیت ہے، اور جب صفات حق تعالےٰ کی ظاہر ہوں مشاہدہ ہے۔
فرمایا۔ عبودیت اٹھ جانا تیرے ارادہ و مراد کا ہے اس کے ارادہ میں، اور تیرے اختیار کا فسخ ہونا ہے اس کے اختیار میں، اور تیری آرزوں کا ترک ہے اس کی قضا میں
علم۔ فرمایا۔ علم ایک ہے وہ یہ کہ اپنی ذات سے اپنے نفس کو پہچانے۔
فرمایا۔ عبارت زبان علم ہے، اشارت زبان معرفت۔
فرمایا۔ علم الیقین وہ ہے کہ ہم کو پیغمبروں کی زبان مبارک سے پہنچا، اور عین الیقین وہ کہ نور ہدایت سے بطور اسرار کے قلوب میں بواسطہ پہنچا، اور حق الیقین وہ کہ اس عالم میں اس کی طرف راہ نہیں۔
فقیر۔ فرمایا۔ فقیر وہ ہے جو ہر ایک چیز سے مستغنی ہو سوائے حق تعالیٰ کے۔
فرمایا۔ درویشوں کے چار سو درجہ ہیں، ادنےٰ درجہ یہ ہے کہ اگر ساری دنیا اُس کی

Marfat.com

ہو اور وہ لوگوں کو نقد کر دے ، اور دل میں خیال کرے کہ کاش میں بقدر قوت یکروزہ کے باقی رکھ لیتا ، تو وہ حقیقت میں فقیر نہ ہوگا۔

فنا۔ فرمایا۔ فنا ناسوتی ہے اور ظہور لاہوتی۔

قُرب۔ فرمایا۔ علامت قرب کی سب چیزوں سے منقطع ہو جانا ہے سوائے خدا کے۔

قلب۔ فرمایا۔ دل دنیا و آخرت سے بہتر ہے ، اس لئے کہ دنیا سرائے محنت ہے اور آخرت سرائے نعمت ، اور دل محل معرفت۔

محبت۔ فرمایا۔ حب ایک دہشت ہے لذت میں ، اور ایک حیرت ہے نعمت میں۔

فرمایا۔ محبت ایثار ہے جو کچھ کہ تو دوست رکھے واسطے محبوب کے۔

فرمایا۔ شخص کہ دعوئے محبت کا کرے ، اور سوائے محبوب کے دوسرے میں مشغول ہو ، اور حبیب کے سوا دوسرے کو چاہے وہ دوست نہیں ہے ، بلکہ محبوب پر استہزا کرتا ہے۔

فرمایا۔ ہیبت دلوں کی گلانے والی ، اور آتش محبت جانوں کی گلانے والی ، اور شوق نفسوں کے گلانے والا ہے۔

مرید۔ فرمایا۔ مرید کا کام اس وقت تمام ہوتا ہے ، جب اس کا حال سفر و حضر میں یکساں ، اور حاضر و غائب میں یکرنگ ہو۔

معرفت۔ فرمایا۔ معرفت تین ہیں ایک معرفت حق وہ محتاج اسی کی ہے ، دوسری معرفت نفس وہ محتاج ادائے فرائض کی ہے ، تیسری معرفت وطن وہ محتاج ہے اس کی قضا اور احکام پر رضا دینے کی۔

فرمایا۔ حق تعالیٰ کی معرفت کا اول ہے آخر نہیں ، کسی نے حق تعالیٰ کو پہچانا نہیں ، اگر پہچانتا تو غیر کے ساتھ ہرگز نہ مشغول ہوتا۔

Marfat.com

فرمایا۔ اہل معرفت کے لئے ایک گھڑی کی بھول بھی شرک ہے۔

مکر۔ فرمایا۔ ہر نعمت کے نیچے تین مکر ہیں، اور ہر طاعت کے نیچے چھ مکر۔

وقت۔ فرمایا۔ ہزار سال گذشتہ اور ہزار سال آئندہ سے یہ وقت کہ جس میں تو ہے تیرے لئے غنیمت ہے، یعنی عالم ارواح میں ماضی و مستقبل یکسان ہیں، ہوشیار کہ تجھے کوئی جسمانی شے دھوکھا نہ دے۔

فرمایا۔ جو رات میں ایک گھڑی بھر غفلت سے سوتا ہے، وہ آخرت کی ہزار سالہ راہ سے نیچے پڑتا ہے۔

ورع۔ فرمایا۔ ورع یہ ہے کہ کل ماسوی اللہ سے تو پرہیز کرے۔

ہمت۔ فرمایا۔ ہمت خداوند کی طلب ہے، اور جو اس کے سوا ہے وہ ہمت نہیں ہے

فرمایا۔ صاحب ہمت کسی چیز پر مائل نہیں ہوتا۔ صاحب ارادہ مائل ہو جاتا ہے۔

مُعرفینِ کمال

۱۔ حضرت سید الطائفہ شیخ جنید بغدادی رح فرماتے ہیں ہر قوم کا ایک تاج ہے اور اس قوم کا تاج شبلی رح ہے۔

۲۔ حضرت سید الطائفہ رح نے فرمایا۔ اے لوگو! شبلی رح کو اُن آنکھوں سے نہ دیکھو جن سے عوام کو دیکھتے ہو، کیونکہ وہ اللہ تعالےٰ کی آنکھوں میں سے ایک آنکھ ہے فانہ عین من عیون اللہ تعالیٰ۔

۳۔ شیخ ابو محمد مرتعش رح فرماتے ہیں کہ عجائب بغداد تین ہیں، نعرۂ شبلی رح نکتۂ مرتعش رح (قائل مذکور) حکایاتِ خلدی رح۔

۴۔ شیخ جعفر خلدی رح فرماتے ہیں کہ میں نے دو ہزار مشائخ دیکھے ہیں مگر عراق میں تین عجائبات

Marfat.com

میں تین عجائبات نظر آئے۔ نعرۂ شبلیؒ، نکتۂ مرتعشؒ، حکایاتِ خلدیؒ (فائل مذکور)

۵۔ شیخ خرقانیؒ فرمایا کرتے کہ ابوبکر شبلیؒ ہی تھے جو مست جئے اور مست مرے، اس لئے کہ میں نے عالمِ مکاشفہ میں انہیں اس وضع میں دیکھا ہے کہ میرے سامنے ہوا میں رقص کر رہے ہیں۔

۶۔ شیخ عمورہ کہتے ہیں کہ اگر میں ابوبکر شبلیؒ اور ابوبکر الفرآءؒ کو نہ دیکھتا تو صوفی نہ ہوتا۔

۷۔ متقدمین نے تسلیم کیا ہے کہ اصول تصوف کو پہلے شیخ ذوالنون مصریؒ نے بیان کیا، پھر حضرت جنید بغدادیؒ نے انہیں ترقی دی، اور ان کو مدوّن و منضبط کیا، اور شیخ شبلیؒ نے بآوازِ بلند منبر پر ان کی علانیہ تبلیغ فرمائی۔

اولادِ کرام

آپ کے دو فرزند ارجمند تھے۔

اوّل۔ حضرت شیخ ابوالحسنؒ

یہ والدین کی زندگی میں ہی انتقال فرما گئے۔

دوم۔ حضرت شیخ یونسؒ

یہ والد بزرگوار کے بعد بھی زندہ رہے۔

حضرت شیخ شبلیؒ کی اولادِ امجاد میں کبار مشائخ و اولیاء اللہ ہوتے چلے آئے، چنانچہ آپ کی اولاد میں ایک بزرگ شیخ عثمانؒ نامی تھے جن سے خواجہ قطب الدین بختیار کاکی دہلویؒ مستفیض ہوئے، چنانچہ یہ واقعہ فوائد السالکین میں خواجہ صاحبؒ موصوف کی زبان سے اس طرح نقل ہے۔

Marfat.com

میں (خواجہ قطب الدین رح) اور قاضی حمید الدین ناگوری رح طواف خانہ کعبہ میں مصروف تھے، ہمارے آگے ایک بزرگ جن کا نام شیخ عثمان رح تھا، اور وہ شیخ ابوبکر شبلی رح کی آل (اولاد) میں سے تھے طواف کر رہے تھے، ہم نے ان کی ہمقدمی اختیار کی، ان کے نقش پا پر اپنا قدم رکھتے تھے، شیخ عثمان رح نے روشن ضمیری سے ہمارا حال دریافت کیا، اور فرمایا متابعت ظاہری کیا کرتے ہو؟ لازم ہے کہ میری متابعت باطنی اختیار کرو، میں نے کہا آپ کی متابعت باطنی کیا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ میں ہر روز ہزار مرتبہ قرآن شریف ختم کرتا ہوں، مجھے اور قاضی حمید الدین ناگوری رح کو اُن کے اِس کلام سے تعجب ہوا کہ یہ طاقتِ بشری سے باہر ہے، شاید ہر سورہ کی آیاتِ شروع پڑھ لیتے ہوں گے، ہم ابھی اسی اندیشہ میں تھے کہ انہوں نے مڑکر ہماری طرف دیکھا، اور فرمایا جیسا تم خیال کرتے ہو غلط ہے، میں ہزار مرتبہ روزانہ قرآن شریف حرفاً بعد حرف پڑھتا ہوں۔

خلفائے عظام

صاحبِ آئینہ تصوف نے لکھا ہے کہ خلیفہ اکبر آپ کا ایک، اور خلیفہ اصغر سات، اور صاحبِ مجاز بارہ تھے۔

دیگر کتبِ تاریخ میں آپ کے یہ خلفار مذکور ہیں۔

(۱) حضرت شیخ عبدالواحد تمیمی رح

اِن کا ذکر آگے آئے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

(۲) حضرت شیخ یونس شبلی رح

یہ آپ کے صاحبزادے اکابر اولیاء اللہ سے تھے۔

(۳) حضرت

Marfat.com

(۳) حضرت شیخ عبدالعزیز بن حارث بن اسد یمنی تمیمی رح

مشاہیر مشائخ یمن سے تھے، بروز پنجشنبہ ۱۱ ذی الحجہ ۳۳۲ھ میں انتقال کیا، مزار یمن میں قریب کوہستان کے ہے، ان کے فرزند شیخ عبدالواحد تمیمی رح اکابر خلفائے شیخ شبلی رح سے تھے۔

(۴) حضرت شیخ ابوبکر طمستانی رح

کبار مشائخ فارس سے تھے، ابراہیم دباغ شیرازی رح سے بھی صحبت رکھی، صاحب آیات وکرامات اپنے وقت میں یگانہ تھے، فکر ومحبت ان پر غالب تھا، حضرت شیخ شبلی رح ان کی قدر کیا کرتے، رموز وکلام عالی رکھتے تھے، فارس میں کوئی ان کا کلام نہیں سمجھ سکتا تھا، اس لئے خراسان چلے گئے، مشائخ ان کی بہت تعظیم کرتے تھے، کسی نے کہا مجھے وصیت کرو، فرمایا۔ الهمة الهمة فان عليها مدار الامر واليها يرجع الامر۔ اور فرمایا ہے ما الحيوة الا فی الموت يعنی ما حيات القلب الا فی اماتة النفس۔ ۳۴۰ھ میں وفات پائی، قبر نیشاپور میں ہے۔

(۵) حضرت شیخ حسین بن محمد بن موسےٰ السُلمی رح

مشائخ کبار میں سے تھے، ابوعبداللہ منازل رح اور ابوعلی ثقفی رح سے بھی صحبت رکھی، علوم معاملات میں کامل تھے، مجاہدہ دائم رکھتے، جب ان کے فرزند شیخ ابوعبدالرحمٰن السلمی رح تولد ہوئے تو انہوں نے گھر کی تمام ملکیت صدقہ کر دی، کسی نے کہا تم اپنے لڑکے کے لئے تو کچھ رکھ لیتے، فرمایا اگر صالح ہوا تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وهو يتولى الصٰلحين (اعراف۔ ع ۲۴) اور اگر مفسد ہوا تو میں اس کو فساد پر اعانت نہیں کر سکتا، ۳۴۷ھ میں وفات پائی۔

Marfat.com

(۶) حضرت شیخ ابوالحسین بُندار بن حسین بن المُہلّب الشیرازی الارّجانی رح ابوجعفر حدّاد رح سے بھی صحبت رکھی، اصول حقیقت کے عالم اور محدّث تھے، ان کا کلام عالی تھا، حضرت شیخ شبلی رح ان کو بہت بزرگ رکھتے تھے، علم ظاہر میں امام المتکلمین امام ابوالحسن اشعری رح کے شاگرد تھے، ان سے پوچھا گیا تصوّف کیا ہے؟ فرمایا وفا بعہد، اور فرمایا ہے من لم یترک الکلّ رسمًا فی جنب الحق لا یحصل لہ الکلّ حقیقۃ وھو الحق سبحانہٗ۔ ۳۵۳ھ میں وفات پائی، شیخ ابوزرعہ طبری رح نے غسل دیا، قبر ارّجان میں ہے۔

(۷) حضرت شیخ ابونہل محمد بن سلیمان بن ہارون بن عیسےٰ بن ابراہیم بن بشر حنفی صعلوکی نیشاپوری رح ابوالحسن بوسنجی رح اور ابو علی ثقفی رح اور ابونصر صفار نیشاپوری رح اور مرتعش رح کی صحبت میں بھی رہے، علوم شریعت میں امام وقت اور وحید زمانہ تھے، مشائخ عہد ان کی ولایت پر متفق اللفظ تھے، ان سے سماع کے متعلق پوچھا گیا، فرمایا۔ یستحب لاھل الحقائق ویباح لاھل العلم ویکرہ لاھل الفسق والفجور۔ بروز سہ شنبہ پندرھویں ذیقعدہ ۳۶۹ھ میں بعمر اناسی سال انتقال کیا، قبر نیشاپور میں ہے۔ ۱۲ ان کا ایک بیٹا شیخ ابواللیث سہل الصعلوکی بھی شیخ تھا۔

(۸) حضرت شیخ ابوبکر محمد بن احمد بن حمدون القرّاء رح خراسان کے عالی مرتبہ بزرگان دین اور مسلم الثبوت اولیاء اللہ میں سے تھے، ابوعلی ثقفی رح، ابوعبداللہ منازل رح، ابوبکر طاہر ابہری رح کی صحبت میں بھی رہے، یکتائے عصر تسلیم کئے جاتے تھے، فرمایا ہے۔ کتمان الحسنات اولیٰ من کتمان السیئات فانک بذلک ترجوا النجاۃ۔ ۳۷۰ھ میں وفات پائی۔

(۹) حضرت شیخ ابوالحسن علی بن ابراہیم الحُصری البصری رح بصری الاصل تھے، شیخ عراق لسان الوقت یگانۂ مشائخ تھے، علم توحید میں مخصوص تھے، توحید

Marfat.com

تھے ،توحید وتفرید میں کوئی ان جیسا کلام نہ کرتا تھا ، منظورِ شیخ تھے ،حضرت شبلیؒ ان کو فرمایا کرتے انت دیوانة مثلی بینی وبینك تالیف ازلی۔ حنبلی المذہب تھے ،فرمایا ہے۔ الصوفی لاینزعجؒ فی انزعاجه ولا یغیّر فی قراره۔ اور فرمایا۔ الصوفی الذی لایوجد بعد عدمه ولا یُعدم بعد وجوده۔ اور فرمایا۔ علیکم فی اوّل الامر بالانفراد تتوتزورون المشائخ فی المعارف ثم تقفون علی التفرید باسقاط الحدثان۔ بروز جمعہ ماہِ ذی الحجہ ۴۷۱ھ میں وفات پائی، قبر بغداد میں ہے۔

ان کے سلسلہ فقر میں حضرت مخدوم سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش لاہوری رح اکابر اولیاء اللہ سے گذرے ہیں ، ابن سید عثمان جلابی الغزنوی بن سید علی بن سید عبدالرحمٰن بن سید شاہ شجاع بن سید ابوالحسن علی بن سید حسین اصغر بن سید ابوالحسن زید بن حضرت امام حسن مجتبیٰ بن حضرت امام علی المرتضیٰ علیہم السلام۔

ان کی کتاب کشف المحجوب علم تصوّف میں معتبر ومسلمہ اولیاء اللہ ہے ، ۴۶۵ھ میں وفات پائی۔ ان کا مزار لاہور کے مغربی جانب زیارتگاہِ خلائق ہے ، بڑے بڑے اولیاء ربانی ان کے مرقد منوّر کی زیارت وروحانیت سے مستفیض ہوئے ہیں۔

مولفِ کتاب ہذا فقیر شرافت عافاہ اللہ بھی بہت دفعہ فیضانِ زیارت سے سیراب ہوا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذلك۔

حضرت داتا صاحب رح مرید شیخ ابوالفضل محمد بن حسن الختّلی رح (متوفی ۴۵۳ھ) کے وہ مرید شیخ ابوالحسن علی خصریؒ کے۔ رحمہم اللہ۔

(۱۰) حضرت شیخ ابوالقاسم ابراہیم بن محمد بن مَحْمُوْیَہ نصرآبادی رح خراسان کے محترم شیوخ سے تھے ، مولد نیشاپور تھا ، ابراہیم شیبان رح اور واسطی رح اور ردباری رح اور مرتعش رح اور ابوبکر طاہر ابہری رح سے بھی صحبت رکھی ، اشارات

Marfat.com

وحقایق میں شیخ اور لسانِ تصوف میں بےنظیر تھے، انواع علوم، حفظِ سنن، عل
تواریخ، علمِ حقایق میں یگانۂ وقت تھے، علمِ حدیث میں اعلےٰ پایہ رکھتے، اور بکثر
حدیث روایت کرتے، کرامات وخوارق میں مشہور تھے، وجد وسماع بھی کیا کرتے
مدت تک مکہ مکرمہ میں مجاور رہے، فرمایا ہے۔ اذا بدا لك شئ من بوادی الحو
فلا تلتفت بها الیٰ جنة ولا الیٰ نار ولا تنظرهما یبالك واذا رجعت عن ذلك
الحال فعظم ما عظمه الله تعالیٰ۔ اور فرمایا۔ الرّاغب فی العطاء لامقدا
لهٗ والرّاغب فی المعطی عزیزٌ۔ ۳۷۲ھ میں وفات پائی، قبر مکہ معظمہ میں ہے
ان کا ایک بیٹا شیخ ابو نصر اسمٰعیل رح شیخ وقت تھا۔
اور ان کے دو مرید مقتدائے قوم گذرے ہیں۔
اوّل شیخ ابو عبدالرحمٰن محمد بن حسین بن محمد بن موسےٰ السُّلَمی نیشاپوری رح (متو
۴۱۲ھ) صاحبِ تفسیر حقایق وطبقاتِ مشایخ ہے
دوم شیخ ابو علی حسن بن محمد دقّاق سالوری رح (متوفی ذیقعدہ ۴۰۵ھ)۔ ان
مریدوں سے شیخ ابو القاسم عبدالکریم بن ہوازن قُشیری رح صاحبِ رسالہ وتفسیر
لطائف الاشارات (متوفی ربیع الآخر ۴۶۵ھ) مشہور بزرگ گذرے ہیں۔

(۱۱) حضرت شیخ ابو عبداللہ بن ابی ذُہل رح

خراسان کے اہل ہمت مشایخ سے تھے۔ عالم وحافظ وثقہ کثیر الحدیث تھے، روایت
حدیث کیا کرتے، حضرت شیخ شبلی رح ان کو جوادِ خراسان کہا کرتے، تمام مال واسبا
حضرت شیخ رح کی خدمت میں نذر کر دیا۔ اور چار سال خدمت میں رہے، اتنا ع
بوجہ ادب کے کوئی عرض وسوال کبھی نہ کیا۔ اکیسویں ماہ صفر ۳۸۵ھ میں
وفات پائی۔

(۱۲) حضرت

Marfat.com

(۱۲) حضرت شیخ ابوطالب محمد بن علی بن عطیۃ الحارثی المکی رح

مکہ میں نشوونما پائی، پھر بصرہ میں تشریف لے گئے، ابوالحسن محمد بن ابی عبداللہ بن احمد بن سالم بصری رح سے بھی فیض پایا، وہاں سے بغداد رونق افروز ہوئے، اسرارِ تصوف میں کتاب قوۃ القلوب تصنیف فرمائی، جس کے متعلق مشائخ رح نے کہا ہے۔ لم یُصَنَّف فی الاسلام مثلہٗ فی دقائق الطریقۃ۔ ماہِ جمادی الآخر ۳۸۶ھ میں وفات پائی، قبر بغداد میں ہے۔

ان کے سلسلہ میں حضرت شیخ ابومدین شعیب بن حسین المغربی رح (متوفی ۵۹۰ھ) مقتدائے سلسلہ مدینیہ مغربیہ مشہور بزرگ گذرے ہیں، وہ مرید شیخ ابویعزیٰ بلنور مغربی رح کے، وہ مرید شیخ فقیہ ابوالحسن علی بن حرزہم رح کے، وہ مرید قاضی ابوبکر محمد معافری رح کے، وہ مرید حجۃ الاسلام امام زین الدین ابوحامد محمد بن محمد غزالی طوسی رح (متوفی ۱۴ جمادی الآخر ۵۰۵ھ) کے، وہ مرید شیخ الحرمین ابوالمعالی عبدالملک بن رکن الاسلام شیخ ابومحمد عبداللہ الجوینی رح کے، وہ مرید شیخ ابوطالب مکی رح کے رحمہم اللہ۔

(۱۳) حضرت شیخ ابوالحسین محمد بن احمد بن اسمٰعیل بن سمعون رح

عاظم مشائخ بغداد سے تھے، ان کا کلام بہت نیک تھا، بچپن میں ہی حضرت شیخ شبلی رح منظور نظر ہوئے، ان کا علم وفضل اس درجہ تھا کہ لوگ ان کو الناطق بالحکمۃ کے لقب سے پکارتے، فرمایا ہے۔ جو کلام ذکر سے خالی ہے وہ لغو ہے، اور جو خاموشی فکر سے خالی ہے وہ سہو ہے، اور جو نظر عبرت سے خالی ہے وہ لہو ہے، بروز جمعہ ذیقعدہ ۳۸۷ھ میں بعمر چھیاسی سال وفات پائی، مدفن منتقل کرنے کے واسطے تالیس سال کے بعد نکالے گئے، جسم بالکل صحیح وسالم تھا۔ مزارِ شریف بغداد میں ہے۔

Marfat.com

(۱۴) حضرت شیخ ابو العطاء نفیس عجمی رح

اکابر اولیاء اللہ تھے، سلسلہ علویہ حسینیہ میں بھی خلافت پائی تھی۔
ان کے سلسلہ میں حضرت شیخ بدر الدین عمر شاذلی رح مقتدائے سلسلہ بدریہ مشہور بزرگ گذرے ہیں، وہ مرید شیخ ابو العباس احمد مرسی رح کے، وہ مرید شیخ علی بن خلیل مزرعی رح کے، وہ مرید شیخ ابو عبداللہ محمد مغربی تلمسانی رح کے، وہ مرید شیخ شہاب الدین احمد زاہد رح کے، وہ مرید شیخ علان واسطی رح کے، وہ مرید شیخ فضالہ دیلمی رح کے، وہ مرید شیخ ابو علی ترکمانی رح کے، وہ مرید شیخ مسعود بزازیؒ کے، وہ مرید شیخ ابو العطاء نفیس عجمیؒ رح کے، رحمہم اللہ۔

(۱۵) حضرت شیخ مملے العجمی رح

مقبولانِ درگاہ سے تھے۔
ان کے سلسلہ میں حضرت سید ابو العباس احمد بن ابو الحسن رفاعیؒ رح (متوفی پنجشنبہ ۲۲ جمادی الاول ۵۷۸ھ) مقتدائے سلسلہ رفاعیہ مشہور بزرگ گذرے ہیں، وہ مرید شیخ علاء الدین علی القاری ابو اسطی رح کے، وہ مرید شیخ ابو الفضل بن کامخ رح کے، وہ مرید شیخ ابو علی بن ترکمان رح کے، وہ مرید شیخ علی بازیاریؒ کے، وہ مرید شیخ مملے العجمیؒ رح کے، رحمہم اللہ۔

(۱۶) حضرت شیخ ابو الحسن علی بن مثنیٰ استرآبادی رح

با فضل و پر شکوہ تھے، ابو سعید ابو الخیر رح ایک مرتبہ استرآباد میں ان کی زیارت کو گئے، اور ان سے حضرت شیخ شبلیؒ کے حالات سنے۔

(۱۷) حضرت شیخ احمد نجار استرآبادی رح

خراسان کے شیخ تھے، مرتعش رح سے بھی صحبت رکھی، ایک روز حضرت شیخ شبلی نے اپنے

Marfat.com

نے اپنے ہاتھ سے اِن کی مونچھیں کتر دیں ، اِس کے بعد انہوں نے کبھی کسی کو مونچھوں پر ہاتھ لگانے نہیں دیا ، اور ادب کی وجہ سے نہ کتروائیں ۔

(۱۸) حضرت شیخ ابو ذُرعہ احمد بن محمد رازی رح

اِن کو کہا گیا کہ تم ہر وقت خوشطبعی کیا کرتے ہو ، فرمایا میں سوائے اس کے اپنے پاس کوئی چیز نہیں رکھتا کہ درویش میری باتوں سے خوش ہوں ۔

(۱۹) حضرت شیخ ابو علی بوتہ گر رح

بہت سفر کئے ، اور بہت مشائخ کی زیارات کیں ، ابو عمرو اسکاف رح اور ابو عمرو نُجید رح اور ابو نصر عبداللہ مانک رح کو دیکھا تھا ۔

(۲۰) حضرت شیخ ابو الحسین مرو الرّوذی رح

مخلص اولیا اللہ سے تھے ، ایک روز حضرت شیخ شبلی رح کو پوچھا کہ اکرم الاکرمین کون ہے ، فرمایا ۔ وہ ہے جس نے کسی خطا پر ایک شخص کو معاف کر دیا ، تو پھر اُس گناہ کی وجہ سے کسی پر عذاب نہ کرے ۔

(۲۱) حضرت شیخ ابو بکر صیدلانی رح

اجلّہ مشائخ و اعلام قوم سے تھے ، حضرت شیخ شبلی رح اِن کو بزرگ رکھتے ، فارسی الاصل تھے ، فرمایا ہے ۔ عاقل وہ ہے کہ کلام بقدر حاجت کرے ، اور جو زیادہ ہو اُس سے باز رہے ، نیشاپور میں وفات پائی ۔

(۲۲) حضرت شیخ ابو بکر رازی رح

مرد متورع و مجتہد تھے ، نہایت رقیق القلب تھے ، جو کوئی اِن کو دیکھتا اِن کا شیفتہ ہو جاتا ، سماع میں نہایت گریہ و بے صبری و اضطراب ان کو رونما ہوتا ، ایک سال مکہ مکرمہ میں مجاورت کی ۔

Marfat.com

(۲۳) حضرت شیخ ابوالعباس دامغانی رح

ایک روز حضرت شیخ شبلی رح نے ان کو نصیحت کی تھی کہ خلوت اختیار کرو، لوگوں کے درمیان سے اپنا نام مٹا دو، دیوار کی طرف منہ کرکے بیٹھ جاؤ یہاں تک کہ موت آپہنچے۔

(۲۴) حضرت شیخ ابومقاتل احمد بن مقاتل عکی رح

ایک مرتبہ حضرت شیخ شبلی رح کے ساتھ ایک صف میں جماعت سے نماز پڑھ رہے تھے، امام نے فرائت میں یہ آیت پڑھی، ولئن شئنا لنذھبن بالذی اوحینا الیک (بنی اسرائیل-ع ۱۰) یہ سن کر شیخ شبلی رح بے اختیار ہوگئے، اور ان کو بھی تاثیر ہوئی۔

(۲۵) حضرت شیخ ابوعبداللہ رازی رح

ابتدا میں تو حضرت شیخ شبلی رح کی صحبت سے مستفیض ہوتے رہے پھر نیشاپور چلے گئے۔

(۲۶) حضرت شیخ عبدالرحمن خراسانی رح

حضرت شیخ شبلی رح کے واقعات وحالات روایت کیا کرتے تھے۔

(۲۷) حضرت شیخ بکیر دینوری رح

مرض موت میں حضرت شیخ شبلی رح کی خدمات انجام دیتے رہے۔

(۲۸) حضرت شیخ ابومحمد ہردی رح

شب رحلت حضرت شیخ شبلی رح کے پاس رات بھر خدمت کی۔

(۲۹) حضرت شیخ ابوبکر اصفہانی رح

خادمانِ شیخ سے تھے۔

(۳۰) وزیر علی بن عیسیٰ رح

معتقدینِ شیخ سے تھے، المقتدر باللہ عباسی نے اس قابل ونیک مشرب شخص کو ۳۱۴ھ میں دمشق سے بلوا کر خلعتِ وزارت سے سرفراز کیا، مگر اس نے اسکی

Marfat.com

بے اعتدالیوں کی وجہ سے دو سال کے بعد استعفیٰ دے دیا۔

(ان کے علاوہ بھی کئی بزرگ آپ کے مصاحبوں سے تھے۔ مثلاً۔

(۳۱) حضرت شیخ احمد بن محمد بن زید رح (۳۲) حضرت شیخ محمد بن محمد بن عبدالوہاب رح (۳۳) حضرت شیخ ابو علی مغازنی رح (۳۴) حضرت شیخ عبداللہ بن علی رح (۳۵) حضرت شیخ ابوالحسن تمیمی رح (۳۶) حضرت شیخ ظاہر خشمی رح (۳۷) حضرت شیخ ابن نثار رح (۳۸) حضرت شیخ ابونصر قبانی رح (۳۹) حضرت شیخ حسین بن احمد صفار رح (۴۰) حضرت مولنا شیخ عمران رح مدرس جامع مسجد بغداد۔

(۴۱) حضرت فاطمہ نیشاپوریہ رح۔

اس کے علاوہ بھی بعضے مشائخ وقت و معاصرین جو اکابر اولیائے ربانی و علمائے لاثانی سے تھے، حضرت شیخ شبلی رح کی صحبت سے مستفیض ہوتے رہے، مثلاً۔ شیخ ابوبکر احمد بن موسیٰ بن عباس بن مجاہد مقری رح (متوفی ۳۲۴ھ) اور شیخ ابو علی محمد بن عبدالوہاب ثقفی رح (متوفی شب جمعہ ۲۳ جمادی الاول ۳۲۸ھ) اور شیخ ابوبکر عبداللہ بن طاہر بن حارث طائی ابہری رح (متوفی ۳۳۰ھ) اور شیخ ابوالحسن علی بن احمد بن سہیل فوشنجی رح (متوفی ۳۴۸ھ) اور شیخ ابوبکر حسین بن علی بن یزدانیار اُرموی اور شیخ ابوعبداللہ احمد بن ابراہیم رح وغیرہم فیضیابان صحبت تھے۔

واقعۂ وفات

آپ جب بیمار ہوئے تو آپ کو اٹھا کر شفاخانہ میں لے گئے، علی بن عیسیٰ وزیر نے خلیفہ کو اطلاع کی، خلیفہ نے علاج کے لئے افسر الاطبا کو بھیجا جو نصرانی تھا، اُس نے بہت علاج کیا مگر کچھ نفع نہ ہوا، طبیب نے عرض کیا کہ اگر میں جانتا کہ آپ کا علاج

Marfat.com

میرے جسم کے گوشت کے ٹکڑے میں ہے تو مجھ کو کاٹ دینے میں کچھ دریغ نہ ہوتا، آپنے فرمایا میری دوا تو اور چیز ہے، طبیب نے عرض کیا وہ کیا؟ فرمایا تو زنار کو توڑ ڈال، طبیب نے فوراً کہا اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداً رسول الله، خلیفہ کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو اس نے رد دیا اور کہا ہم نے تو طبیب کو مریض کی طرف بھیجا تھا، ہم نہیں جانتے تھے کہ مریض کو طبیب کی طرف بھیجا ہے۔

قربِ وصال جب آپ کے وصال کا زمانہ قریب آیا تو اکثر یہ شعر آپ کی زبان فیض ترجمان پر جاری رہتا تھا۔

ے

وکم من موضع لومتُ فیه ... لکنتُ به نکالاً للعشیرة

یعنی بہت سے مقامات ہیں کہ اگر میں وہاں مروں تو وہاں کے لوگوں کے لئے ایک مصیبت ہو جاؤں۔

شیخ ابو محمد ہروی رح کہتے ہیں کہ جس دن آپ نے سفرِ آخرت کیا، اُس سے پہلی شب کو آپ ساری رات یہ شعر بار بار پڑھتے تھے۔

ے

کلّ بیتٍ انت ساکنهٗ ... غیر محتاج الی السرج

وجهك المامول جنتنا ... یوم یاتی الناس بالحجج

یعنی جس گھر میں تو رہتا ہو اُسکو چراغ کی ضرورت نہیں، تیرا چہرہ جو امید گاہ ہے اُس روز ہماری حجت ہو گا جس دن سب لوگ اپنی اپنی حجتیں لے کر حاضر ہوں گے۔

آخری لمحات جب آخری وقت قریب ہوا تو آپ بیقرار ہوئے اور فرمایا دو ہوائیں چل رہی ہیں ایک لطف کی، ایک قہر کی، ہوائے لطف مقصود کو پہنچاتی ہے، اور ہوائے قہر حجاب میں پھنساتی ہے، دیکھئے مجھے کس ہوا سے سابقہ پڑتا ہے؟ اگر ہوائے لطف نے گذر کیا۔

Marfat.com

نے گذر کیا تو یہ سب نامرادی اور سختی اس کی امید پر کھینچ سکتا ہوں، اور اگر عیاذاً باللہ ہوائے قہر کا گذر ہوا تو اس کے آگے کسی سختی اور بلا کی ہستی نہیں ہے

ابھی حالتِ نزع میں تھے کہ بہت سے لوگ جمع ہو کر جنازہ کے واسطے آگئے، آپ نے فراست سے دریافت کیا اور فرمایا، تعجب ہے کہ مُردوں کی جماعت زندہ پر نماز پڑھنے آئی ہے

تلقینِ ذکر اس وقت حاضرین میں سے کسی نے کہا فرمائیے لا الٰہ الا اللہ۔ فرمایا جب غیر ہے ہی نہیں تو نفی کس کی کروں؛ کہا حکم شریعت یوں ہی ہے کہ آپ کلمہ پڑھیں تو آپ نے یہ شعر پڑھا۔

قال سلطان حبّہ انا لا اقبل الرشا　　فسئلوہ بحقہ لم بقتلی تحرشا

یعنی اُس کی محبت کے سلطان نے کہا کہ میں رشوت نہیں قبول کرتا تو اسی کے حق کا واسطہ دلا کے اُس سے پوچھو کہ پھر میرے قتل کے بارے میں کیوں لوگوں کے کہنے میں آگیا

شیخ بکیر دینوری رح کہتے ہیں کہ اس وقت میں نے آپ کا وضو کروایا، اور داڑھی کا خلال بھول گیا، آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر داڑھی پر رکھا چنانچہ میں نے آپ کا خلال کیا

پھر ایک شخص نے بلند آواز سے کلمہ پڑھنے کو کہا، فرمایا ایک مردہ زندہ کو تلقین کرتا ہے، اس کے بعد آپ خاموش ہو گئے، کچھ دیر کے بعد لوگوں نے پوچھا اب مزاج کیسا ہے؟ فرمایا "میں محبوب سے جا ملا" اسی فقرہ پر روح قفص عنصری سے پرواز کر گئی

غسل تجہیز شیخ بکیر دینوری رح سے روایت ہے کہ وفات سے ایک دن پہلے آپ مجھ پر سہارا دے کے جامع مسجد کی طرف روانہ ہوئے کہ نماز جمعہ میں شریک ہوں جب کتب فروشوں کے بازار میں پہنچے تو ایک تازہ رو شخص ملا جو رصافہ سے آیا ہوا تھا آپ نے اُس کی صورت دیکھتے ہی فرمایا کہ کل مجھے اس شخص سے سابقہ پڑے گا، میں نے اس بات کا کوئی خیال نہ کیا، اور آپ کو جامع مسجد میں لے جا کے نماز پڑھائی، پھر گھر میں

Marfat.com

واپس لایا ، خدا کی قدرت اُسی رات کو آپ کا انتقال ہوگیا ، اور کسی اچھے غسل دینے والے کی تلاش ہوئی ، لوگوں نے بتایا کہ بہشتیوں کے محلہ میں ایک جوان پرہیزگار ہے جو غسل میت دیتا ہے ، میں نے اُس کے دروازہ پر جاکر دستک دی ، اور السلام علیکم کہا ، فوراً اندر سے آواز آئی کہ کیا شبلی رح کا انتقال ہوگیا ؟ جب وہ باہر نکلا تو وہی جوان تھا جو بازار میں ملا تھا ، آخر اُس بزرگ نوجوان نے آپ کو غسل دیا ۔

واقعات بعد از وفات اکثر بزرگانِ دین اور اہلِ طریقت نے آپ کے انتقال کے بعد آپ کو خواب میں دیکھا مگر وہاں بھی وہی شانِ جوش و خروش اور ذوق و شوق کے جذبات نظر آئے ، چنانچہ کسی نے آپ کو خواب میں دیکھا ، پوچھا کہ منکر نکیر سے کیا سوال و جواب ہوا ؟ فرمایا وہ میرے پاس آئے اور پوچھا تیرا خدا کون ہے ؟ میں نے کہا میرا خدا وہ ہے جس نے تم کو اور تمام فرشتوں کو حکم دیا تو تم نے میرے باپ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا ، اور میں اس وقت ان کی صلب میں تھا ، اور تمہیں دیکھ رہا تھا یہ جواب سن کے وہ بولے کہ اس نے تو ساری نسل آدم ع کی طرف سے جواب دے دیا ، یہ کہکر چلے گئے ۔

ایک دوسرے شخص نے آپ کو خواب میں دیکھا ، پوچھا حق تعالےٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا ، فرمایا باوجود ان تمام دعووں کے جو مجھ سے ظاہر ہوا کرتے تھے مجھ سے کچھ مطالبہ نہ فرمایا ، مگر اس بات پر کہ ایک روز میں کہہ بیٹھا تھا کہ کوئی نقصان اس سے بڑھ کر نہ ہوگا کہ تو بہشت سے باز رہے اور دوزخ میں جائے ، حق تعالیٰ نے مجھ پر عتاب فرمایا کہ کوئی نقصان اس سے زیادہ نہیں کہ میرے دیدار سے باز رہے ، اور محجوب ہو دے ۔

ایک شخص نے آپ کو خواب میں دیکھا ، پوچھا کہ آپ نے آخرت کے بازار کو کیسا پایا ؟ فرمایا بالکل بے رونق ، سوائے سوختہ جگروں اور شکستہ دلوں کے اور کچھ نظر نہیں آتا

کیونکر یہاں

Marfat.com

کیونکہ یہاں سوختہ جگروں پر مرہم رکھتے ہیں، اور ٹوٹے ہوئے دلوں کو پھر جوڑتے ہیں اور کسی چیز کی طرف التفات نہیں کرتے ۔

تاریخ وفات حضرت شیخ ابوبکر شبلیؒ کی وفات بقول صاحب تذکرۃ الاولیا ونفحات الانس و وفیات الاعیان و ابوبکر شبلی شب شنبہ اٹھائیسویں[۲۸] ماہ ذی الحجہ ۳۳۴ھ تین سو چونتیس ہجری اور بقول صاحب قاموس المشاہیر[۳۰] ماہ جولائی ۹۴۶ء نو سو چھتالیس عیسوی بعہد خلافت المطیع باللہ فضل بن المقتدر خلیفہ بست[۲۳] سوم عباسی کے ہوئی۔

مدفن پاک آپ کا مزار پر انوار بغداد شریف مقبرہ خیزران میں ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ ۔ فقیر شرافت عافاہ اللہ کے ایک دوست حاجی غلام محمد صاحب درویش نوشاہیؒ ساکن جلیاں ضلع امرتسر سیاح ممالک عراق عرب تمام بیان کرتے تھے کہ آپ کا روضہ شریف زمانہ حاضرہ میں بغداد شریف سے تین میل باہر بجانب شمال مغرب قریہ امام اعظم کے متصل جنوبی طرف واقع ہے، حضرت امام ابوحنیفہؒ کے پائین کی طرف گنبد بنا ہوا ہے، دروازہ عموماً بند رہتا ہے، پنجرہ کے سوراخوں سے مزار کی زیارت ہوتی ہے۔ وہاں کے لوگ کہتے ہیں کہ جو شخص اس روضہ کے اندر جاتا تھا وہ بسبب جلالیت عشق شبلیؒ ذوق وشوق سے تڑپ اٹھتا تھا۔ اس لئے عرصہ دراز سے دروازہ بند کیا گیا ہے۔ ح

قطعہ تاریخ

از حضرت مولانا شاہ غلام مصطفےٰ صاحب نوشاہی دام برکاتہ

جناب شیخ شبلی در جناں رفت — بصد لطف و کرم با عز و توقیر
چو نوشاہی ز تاریخ سفر جست — ندا آمد حبیب اہل دیں پیر ۳۳۴

Marfat.com

منه

در جناں رفت شیخ شبلی پیر ترک کردہ بفرح دارِ عدم
از ولی جست سال فوتاہی رحلتِ خویش گفت مرحومم ۳۳۴

منه

چو شبلی رخت عمرِ خویش بربود وصالش شد مکرم ایزد بود ۳۳۴

منه

ز دنیا کرد شبلی جائے خالی وصالش سالکِ اعلیٰ اعالی ۳۳۴

منه

بجنات چوں یافت دیدارِ رب وصالش بخواں شاہِ زاہد احب ۳۳۴

دیگر

از اسمار الحسنیٰ

ودود ۳۳۴ قدیر - ہادی ۳۳۴ قدیر - بدوح ۳۳۴ قدیر - الہ صبور ۳۳۴
الہ رحمٰن ۳۳۴ - والی رؤوف ۳۳۴ - اکرم جلیل ۳۳۴ - نور حکیم ۳۳۴
کبیر مبین ۳۳۴ - منعم صمد ۳۳۴ - مقدم علیم ۳۳۴

Marfat.com

فصل دہم

حالاتِ حضرت شیخ عبدالواحد تمیمی قدس سرہٗ

اوصافِ جمیلہ | آپ امام الصدیقین، شمس العارفین، ہادی الموحدین، سلطان المتعبدین، خلاصۂ اہلِ عرفان، سلالۂ اربابِ ایقان، خادمِ شریعتِ غرّا، سالکِ طریقتِ بیضا، واقفِ حقیقتِ علیا، عارفِ معرفتِ کبرا، امام اہلِ سنت وجماعت تھے، حضرت شیخ ابوبکر شبلی رح کے مرید وخلیفہ اکبر تھے۔

نام ونسب | آپ کا نام نامی احمد، عبدالواحد، عبدالقادر، کُنیت ابوالفضل، لقب زین الدین۔[1]

والد بزرگوار کا نام شیخ عبدالعزیز بن حارث بن اسد تھا۔

آپ قبیلہ بنی تمیم میں سے تھے جو کہ عرب کا ایک مشہور قبیلہ ہے، اسی نسبت سے آپ کو تمیمی کہتے ہیں، آپ کے آبا واجداد ملکِ یمن میں سکونت رکھتے تھے اس واسطے بعض کتابوں میں آپ کو یمنی لکھا ہے۔[2]

بیعت وخلافت | آپ نے بیعت طریقت حضرت شیخ ابوبکر کہف الدین دُلف شبلی رح کے دستِ حق پرست پر کی، اور انہیں کی خدمت میں رہ کر خرقہ خلافت حاصل کیا۔[3]

بیعتِ روحی | آپ کو روحی بیعت حضرت سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت امیر المومنین عمر فاروقِ اعظم رض سے تھی۔[4]

مشائخ صحبت | آپ نے اپنے والدِ ماجد حضرت شیخ عبدالعزیز یمنی تمیمی رح سے بھی فیض کامل پایا، بلکہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح نے کتاب

Marfat.com

انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ میں حضور کو اپنے والد کا ہی مرید لکھا ہے، اور اُن کو حضرت شیخ شبلی رح سے خلافت پہنچنا تحریر کیا ہے۔

نیز آپ کو سید داؤد بن احمد جوزقی ابدال رح اور شاہ رحیم الدین ابوالعباس احمد بن اسمٰعیل مکی رح سے بھی نعمت باطنی حاصل ہوئی، اور بہرہ وافر عطا ہوا۔ ؎

مذہب آپ مذہب حنفیہ رکھتے تھے، اور اصول طریقت میں مشرب جنیدیہ کے پابند تھے، واقف اسرار حقیقت اور امام علمائے اہل سنت والجماعت تھے۔ ؎

متابعتِ شیخ آپ راہِ شریعت و طریقت میں اپنے پیر دستگیر کے قدم بقدم چلے، کسی مقام میں اُن سے پیچھے نہیں رہے۔ ؎

سجادۂ مشیخت جب آپ کے پیر روشن ضمیر حضرت شیخ ابوبکر شبلی رح نے وفات پائی تو آپ اُن کے مسندِ ارشاد اور سجادۂ مشیخت پر جلوہ افروز ہوئے، اور خلق کثیر کو ہدایت ظاہری و باطنی کو پہنچایا۔ ؎

مصاحبتِ خضرؑ آپ کو حضرت خضر علیہ السلام کی مصاحبت حاصل تھی، انہوں نے ایک روز آپ کو ایک خُرما دیا، اور اجازت ارشاد عطا فرمائی، اور آپ کے حق میں دعائے خیر فرمائی کہ تو عبدِ واحد ہے، اللہ تعالیٰ تیری عمر میں برکت کرے۔ ؎

کرامات

کتاب آئینہ تصوف میں ہے کہ آپ سے پانچ سو سات ۵۰۷ خوارق ظہور میں آئے۔

عملیات

برائے حصولِ وحدانیت آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ ستار ہواں اسم منگلوار کے دن نو ۹ سے

Marfat.com

دن نوّے بار پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کو اپنی وحدانیت عطا فرما وے گا، ستارہواں اسم یہ ہے یا احد انت الذی تثبت ضمائر عباد علیٰ وحدانیتہ ۔ھ

خلفائے کرام

صاحب آئینہ تصوف نے لکھا ہے کہ خلیفہ اکبر آپ کے اس سلسلہ خاص میں صرف ایک حضرت شیخ ابوالفرج طرطوسی رح ہوئے ہیں۔ ان کا ذکر آگے آئے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور خلیفہ اصغر پندرہ اور صاحب مجاز اٹھارہ تھے۔

تاریخ وفات حضرت شیخ عبدالواحد تمیمی رح کی وفات بقول صاحب سفینۃ الاولیا و آئینہ تصوف و خزینۃ الاصفیا جلد اوّل و مسالک السالکین جلد اوّل بروز جمعہ وقت عصر بتاریخ نہم جمادی الآخر ۴۲۵ھ چار سو پچیس ہجری مطابق ۱۰۳۴ھ ایک ہزار چونتیس عیسوی میں بعہد خلافت القایم بامر اللہ ابوجعفر محمد الذخیرۃ بن القادر خلیفہ بست ششم عباسی کے ہوئی۔

مدفن پاک آپ کا مزار پرانوار بغداد شریف میں اندرون مقبرہ حضرت امام احمد حنبل رح کے ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ

قطعہ تاریخ

از حضرت مولانا شاہ غلام مصطفےٰ صاحب نوشاہی دام برکاتہ

عبدِ واحد گذاشت چوں دنیا — جنتش داد ایزدِ معبود
وصلِ حضرت چو جست نوشاہی — شد ندا از آسماں کہ بیتِ جود ۴۲۵

منہ

زدنیا چو شد عبدِ واحد ولی — بخلدِ بریں یافت عالی مقام
ز نوشاہی پیر خواہی چو سال — وصال ست ماوائی دارالسلام ۴۲۵

Marfat.com

منه

رحلتِ عاشق خدا اعلےٰ ۴۲۵ گفت ہاتف مرا بحق شیدا

منه

چون بجنت یافت حضرت جملۂ شے ۴۲۵ گشت وصلش مطلع انوارِ حے

منه

چو شیخ زناں کرد عمرے بسر ۴۲۵ وصال ست محبوب وطیب قمر

منه

کرد پدرود چوں امیر جہاں ۴۲۵ سالِ ترحیل واصلِ رحمٰن

دیگر

از اسماء الحسنےٰ

اعلیٰ ۴۲۵ قدیر - باقی ۴۲۵ رقیب - باقی ۴۲۵ قریب

مالک ۴۲۵ الملک باری -

Marfat.com

فصل یازدہم

حالاتِ حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی قدس سرہٗ

اوصافِ جمیلہ | آپ امام العاشقین، امیر المتورعین، سلطان الواصلین، رئیس السالکین، حجت رب العالمین، قطب الدنیا والدین، قدوۂ اولیائے زمان، زبدۂ مشائخ جہان، سلطانِ طریقت، برہانِ حقیقت، صاحبِ مقاماتِ بلند وکراماتِ ارجمند تھے، حضرت شیخ عبدالواحد تمیمی رح کے اعاظم خلفا میں سے تھے۔

نام ونسب | آپ کا نامِ نامی محمد، یوسف، کنیت ابوالفرح، لقب علاؤالدین۔

والد بزرگوار کا نام شیخ عبداللہ بن یونس تھا۔

آپ کے آبا واجداد کا مسکن شہر طرطوسؔ تھا جو ملکِ اندلس کا ایک پُر رونق شہر ہے۔

بیعت وخلافت | آپ کی بیعتِ طریقت حضرت شیخ ابوالفضل عبدالواحد یمنی تمیمی رح سے تھی، انہیں کی خدمت میں رہ کر خرقۂ خلافت حاصل کیا۔

بیعتِ روحی | آپ کو روحی بیعت حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خواجہ فضیل بن عیاض رح سے تھی۔

مشایخ صحبت | آپ نے اپنے والد ماجد حضرت شیخ عبداللہ طرطوسی رح سے فیض کامل پایا، نیز سید موسے مختومی رح سے بھی نعمتِ باطنی حاصل ہوئی۔

توکل وتجرید | آپ صبر وریاضت وتوکل میں قدم محکم رکھتے تھے، اور تجرید وتفرید میں یگانۂ وقت تھے۔

Marfat.com

کرامات

کتاب آئینہ تصوف میں ہے کہ آپ سے سات سو خوارق ظہور میں آئے۔

عملیات

برائے رحمتِ الٰہی | آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ اٹھارہواں اسم منگلوار کی رات کو اسّی بار پڑھے، اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوگی، اٹھارہواں اسم یہ ہے۔ یا رءوف انت الذی لاترد المحتاجین والمساکین محروماً من بابہٖ۔

خلفائے کرام

صاحب آئینہ تصوف نے لکھا ہے کہ خلیفہ اکبر آپ کے اس سلسلۂ خاص میں صرف ایک حضرت شیخ ابوالحسن ہکاری رح ہوئے ہیں۔ ان کا ذکر آگے آئے گا، انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور خلیفۂ اصغر نو، اور صاحبِ مجاز سات تھے۔

شیخ ابو اسمٰعیل احمد بن محمد بن حمزۃ الصوفی الملقب بہ شیخ عمو رح (متوفی رجب ۴۴۱ھ) نے شیخ ابوالفرج طرطوسی رح کو دیکھا اور فیض پایا تھا۔

سلسلہ طرطوسیہ | آپ سے جو سلسلہ فقر چلا اُس کا نام صنفِ فقرا میں طرطوسیہ کہا جاتا ہے۔ بعض طوسیہ بھی کہتے ہیں۔

تاریخ وفات | حضرت شیخ ابوالفرج طرطوسی رح کی وفات بقول صاحب مسالک السالکین جلد اوّل و انوار العارفین و تحفۃ الابرار بتاریخ سیوم ماہ شعبان المعظم سنہ ۴۴۷ھ چار سو سینتالیس ہجری مطابق سنہ ۱۰۵۵ء ایکہزار پچپن عیسوی میں بعہدِ خلافت القائم بامر اللہ ۲۸ اکتوبر

Marfat.com

القائم بامر اللہ ابو جعفر محمد الذخیرۃ بن القادر خلیفہ بست ششم عباسی کے ہوئی۔

(محل دفن پاک) آپ کا مزار پر انوار شہر طوس میں ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ

قطعہ تاریخ

از مولانا شاہ غلام مصطفیٰ صاحب نوشاہی ادام اللہ برکاتہ

بوالفرح چوں رفت از دنیائے دوں — گشت در فردوس طیب غیر باک
جست نوشاہی ز ہاتف وصل پیر — زود گفتا ہادیٔ ابرار پاک

منہ

چوں رفت پیر از ما شد در جناں چو ماہ — تاریخ انتقالش خواں شافیٔ آلہ

منہ

الوداع چوں گشت پیر رہنما — سال رحلت قطب زاہد پیشوا
منہ گشت از ما جدا چو آں اعظم — ہست تاریخ عالم و مکرم
منہ در جناں خورد شیخ جام دہنق — وصل او گشت پیر و اہل حق
منہ چو رحلت شد ولی پاک اکرم — بگفتم انتقالش شاہ عالم

دیگر

از اسماء الحسنیٰ

شافی مبدی ،، رفیق مجید ،، مصور اعلیٰ
مرسل معز ،، قہار منان ،، قاہر منان
بصیر مہیمن ،، مدبر نافع ،، کبیر طاہر
کبیرا طہر
،،

Marfat.com

فصل دوازدہم

حالاتِ حضرت شیخ ابوالحسن ہکّاری قدس سرہٗ

اوصافِ جمیلہ | آپ قطب العالمین، بدر السالکین، سلطان الاولیاء والمتقین، غوث الاسلام والمسلمین، امام الملۃ والھدیٰ، محی الشریعۃ الغرّا، مقتدائے اہلِ زمان، سرگروہ مشائخ دوران، واقفِ رموزِ حقیقت کاشفِ غوامضِ معرفت، علمائے اولیاء اللہ سے تھے، حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسیؒ کے اکابر خلفا میں سے تھے۔

نام ونسب | آپ کا اسم گرامی علی، ابراہیم، کنیت ابوالحسن۔ القاب بزرگ شیخ الاسلام اور شرف الدین۔

قاضی ابن خلکانؒ نے وفیات الاعیان میں، اور امام ابن اثیر جزریؒ نے کتاب اللباب فی معرفۃ الانساب میں لکھا ہے۔

ابوالحسن علی بن احمد بن یوسف بن عرفہ ہکّاری۔ عتبہ بن ابی سفیان صخر بن حرب بن امیہ کی اولاد سے تھے عہ

مفتی غلام سرور لاہوریؒ نے آپ کے والد کا نام محمد لکھا ہے بن یوسف بن جعفر بن شریف عمر بن عبدالوہاب بن ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم عہ

مگر پہلی روایت قدیم اور صحیح ہے۔

ہکّاری نسبت کی تحقیق | تمام مورخین آپ کو ہا کے بعد نون کے ساتھ ہنکاری لکھتے ہیں

عہ وفیات الاعیان طبع اول ص ۲۴۲ ج ۳۔ کتاب اللباب فی معرفۃ الانساب مطبوعہ مکتبہ المثنیٰ بغداد ص ۲۹۰ ج ۳۔ نزہۃ الخواطر مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدرآباد ص ۲۴۲ ج ۱

Marfat.com

لکھتے ہیں۔

پیر غلام دستگیر نامی لاہوری تاریخ جلیلہ میں لکھتے ہیں کہ آپ کے دادا شیخ یوسف مدینہ منورہ کو چھوڑ کر جبل ہنکار میں جو قبۃ الاسلام بغداد شریف کے حوالی میں واقع ہے سکونت گزین ہوئے تھے۔

علامہ جمال الدین ہشام الانصاری رح نے کتاب مغنی اللبیب میں لکھا ہے کہ یہ لفظ ہنکار بکسرہ نون و سکون ہا ہے اور جو لوگ ہنکار ہائے اول سے پڑھتے ہیں یہ غلط ہے۔ ایسا ہی صاحب اقرب الموارد نے لکھا ہے۔

سید عبدالرحمٰن بسطامی رح نے کتاب مسابیح الاعلام میں عکاری عین مہملہ سے لکھا ہے۔

اور منتخب اللغات والے نے لکھا ہے کہ عکار بالفتح و تشدید کاف ایک قبیلہ کا باپ گذرا ہے۔

مگر قاضی ابن خلکان نے وفیات الاعیان میں لکھا ہے کہ ھکاری، فتح ہا اور تشدید کاف، اور الف کے بعد راء یہ نسبت ہے کردوں کے ایک قبیلہ سے جو صاحب معاقل و حصون و قرائے (قلعوں، عمارتوں، گاؤں والے) ہیں، موصل کے شرقی جانب والے شہروں میں۔ عہ

اور امام ابن الاثیر جزری رح نے کتاب اللباب فی معرفۃ الانساب

عہ وفیات الاعیان جلد اول ص ۳۴۶۔ شرافت۔

Marfat.com

میں لکھا ہے " ھکّاری ، فتح ھا ، اور کاف مشدّدہ ، اور الف کے بعد راء ، یہ نسبت ہے ہکّاریہ کی طرف ، آپ وہاں تولد ہوئے ۔ جو موصل کے اعمال (اضلاع) میں قلعوں اور مواضعات پر مشتمل ہے ۔ عہ

حافظ محمد حسین چشتی صابری رح نے انوار العارفین میں لکھا ہے کہ ہکّار بفتح ہا و تشدید کاف بمعنی باغبان ہے ۔

لیکن ان سب میں سے قاضی ابن خلکان اور ابن الاثیر رح کی توجیہ و تحقیق صحیح ہے ۔

ولادت | آپ کی ولادت باسعادت بقول قاضی ابن خلکان رح و ابن الاثیر رح ۴۰۹ھ چار سو نو ہجری ۔ مطابق ۱۰۱۸ء ایکہزار اٹھارہ عیسوی میں ھکّاریہ میں ہوئی ۔

تحصیل علوم | آپ نے تعلیم حاصل کرنے کے لئے کئی بلاد کا سفر کیا ، اور کئی علما و مشائخ سے ملے ، اور اُن سے احادیث اخذ کیں ، پھر اپنے وطن کو واپس آئے ۔ لوگوں میں آپ کو بڑی قبولیت حاصل ہوئی ، سب کو آپ کی نسبت بڑا اچھا اعتقاد تھا ، آپ بڑے کثیر الخیر والعبادت تھے ، شیخ ابا العلاء معری کو ملے ، اُن سے حدیث سُنی پھر اُن سے جدا ہو گئے ، آپ کے بعض دوستوں نے آپ سے پوچھا کہ آپ نے اُن کو کیسے دیکھا ، اور اُن کا عقیدہ کیا تھا ، آپ نے فرمایا

عہ کتاب اللباب فی معرفۃ الانساب (اختصار انساب السمعانی قلمی ورق ۲۹۷ ب

عہ عیسوی سال کی مطابقت تقویم تاریخی ص ۱۰۳ سے کی گئی ہے ۔ شرافت

Marfat.com

ھو رجل من المسلمین (وہ ایک شخص ہے مسلمانوں میں سے)

امام ابن الاثیر رح نے لکھا ہے کہ آپ بڑے خوبیوں والے اور عبادت والے تھے، مکہ مکرمہ میں شیخ ابوالحسن محمد علی بن صخر الازدی رح سے، اور مصر میں شیخ ابا عبداللہ محمد الفضل بن لطیف سے، اور بغداد میں ابی القاسم بن بشران وغیرہ علما و فضلا سے احادیث سنیں، اور آپ سے ابو زکریا یحییٰ بن عطاف الموصلی وغیرہ نے استماع کیا۔ عہ

بیعت و خلافت آپ نے بیعت طریقت حضرت شیخ ابو الفرح علاؤ الدین محمد یوسف طرطوسی رح کے ہاتھ مبارک پر کی۔ اور انہیں کی خدمت میں رہ کر خرقہ خلافت حاصل کیا۔

بیعت روحی آپ کو روحی بیعت حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت شیخ امام حسن بصری رح اور سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی رح، عہ اور خواجہ بایزید بسطامی رح سے تھی۔ عہ

مشایخ صحبت آپ نے اپنے والد ماجد رح اور سید داؤد رح کی صحبت سے بھی فیض کامل پایا۔ عہ

عبادت و ریاضت آپ بڑی خیر کے مالک جامع عبادت و ریاضت و علم و حلم، صائم الدہر اور قائم اللیل تھے۔ تین روز کے بعد ایک لقمہ

عہ وفیات الاعیان جلد اول ص ۳۴۴ عہ کتاب اللباب ورق ۹۷ ب عہ آئینہ تصوف للعہ تحفۃ الابرار صہ اذکار قلندری عہ آئینہ تصوف۔ شرافت۔

Marfat.com

طعام سے افطار فرماتے، نماز عشا و تہجد کے درمیان دو ختم قرآن مجید کے کرتے تھے

مقاماتِ فقر

مقام محبوبیت آپ نے جبل بکّار پر متواتر چالیس برس تک چلہ کیا، اس عرصہ میں آپ پر تجلی ذات کا ظہور ہوا اور عرش سے فرش تک سب کچھ منکشف ہو گیا اور درگاہِ الٰہی سے آپ کو مقام محبوبیت عطا ہوا۔

کرامات

۔ کتاب آئینہ تصوف میں لکھا ہے کہ آپ سے ایکسو گیارہ خوارق ظہور میں آئے۔

عملیات

برائے حفظ ایمان آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ اسم جمالی نماز ظہر کے بعد ستر مرتبہ پڑھے۔ اللہ تعالےٰ اس کو ایمان کے ساتھ محشور فرمائے گا۔ اسم جمالی یہ ہے

یا مھیمن اجب یا ردو مائیل یا رفتمائیل بحق یا مھیمن سہ

کلماتِ طیبات

ایک بزرگ نے آپ سے سوال کیا انت شیخ الاسلام یعنی آپ شیخ الاسلام ہیں۔ آپ نے جواب دیا انا شیخ فی الاسلام وخرج من اولادہ وحفدہ جماعۃ تقلدوا عند الملوک وعلت مراتبہم منہم فقہاء ومنہم امراء

عہ مسالک السالکین ج ۱ ص ۳۲۵ عہ تاریخ جلیلہ سہ جواہر الاولیا جوہر دوم۔ شرافت

یعنی میں کود رہا

Marfat.com

یعنی میں بوڑھا ہوں اسلام میں، اور میری اولاد و احفاد سے ایک جماعت نکلی ہے، جو بیشی چاہتی ہے نزدیک بادشاہوں کے، اور بلند ہوتا ہے مرتبہ اُن کا، بعض اُن میں سے فقہا ہیں، اور بعض امرا۔"

اولادِ کرام

آپ کے ایک فرزند شیخ ابوطاہر رح مشاہیر وقت سے تھے، نیز ممکن ہے کہ آپ کے کسی فرزند کا نام حسن بھی ہو، کیونکہ آپ کی کنیت ابوالحسن تھی، یا اُنہیں شیخ ابوطاہر کا نام ہی حسن ہو۔ واللہ اعلم۔

آپ کی اولاد میں سے بعض لوگ دیہاتِ پنجاب میں پائے جاتے ہیں، چنانچہ زمانہ حاضرہ میں ایک بزرگ حضرت پیر غلام دستگیر صاحب نامی لاہور میں سکونت رکھتے ہیں، اور صاحب علم و فضل و حسن خلق ہیں، کئی کتابیں تالیف کی ہیں مثلاً تاریخ مکہ معظمہ، تاریخ مدینہ منورہ، گنجینہ اخلاق، نسب نامہ رسول مقبول، تیر و شکر، تاریخ جلیلہ وغیرہ۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔ خلف الرشید پیر حامد شاہ بن پیر غلام محمد بن نبی بخش بن نیاز بخش بن خدا بخش بن ابوالحسن ثانی بن فخر اللہ بن ابوالفتح ثالث بن برخوردار بن عبدالجلیل ثانی بن ابوالفتح ثانی بن حضرت شیخ عبدالجلیل قطب العالم چوہڑ بندگی لاہوری (متوفی غرہ رجب ۹۱۰ھ) بن ابوالفتح بن عبدالعزیز بن شہاب الدین بن نورالدین بن سلطان التارکین ابوالغیث حمید الدین حاکم شاہِ کیچکرا ن" (متوفی ۲۲ ربیع الاول ۵۳۶ھ) بن بہاوالدین بن قطب الدین بن رشید الدین بن ابوعلی بن شیخ موسے بن شیخ ابوطاہر بن شیخ ابوالحسن ہکاری رحمہم اللہ تعالیٰ۔"

Marfat.com

صاحب آئینہ تصوف نے لکھا ہے کہ خلیفہ اکبر آپ کے اس سلسلہ خاص میں صرف ایک حضرت شیخ ابو سعید مخرمیؒ ہوئے ہیں، ان کا ذکر آگے آئے گا انشاء اللہ تعالیٰ، اور خلیفہ اصغر پانچ، اور صاحب مجاز سترہ تھے۔

بعض شجروں میں آپ کے خلفائے اصغر کے یہ نام لکھے ہیں۔ (۱) شیخ ابو طاہر قرشیؒ فرزند آنذات (۲) خواجہ گنج بخش ہوذیانیؒ۔ (۳) خواجہ ولیؒ (۴) شیخ مکیؒ (۵) شیخ کرام الدین رحمہم اللہ۔

تاریخ وفات حضرت شیخ ابوالحسن ہکاریؒ کی وفات بقول صاحب سفینۃ الاولیا و مسالک السالکین جلد اوّل وفیات الاعیان بتاریخ یکم محرم الحرام سنہ ۴۸۶ چار سو چھیاسی ہجری اور بقول صاحب تاریخ جلیلہ یکم فروری سنہ ۱۰۹۳ ایکہزار ترانوے عیسوی میں بعہد خلافت المقتدی بامر اللہ ابوالقاسم عبداللہ بن القائم خلیفہ بست ہفتم عباسی کے ہوئی۔

مدفن پاک آپ کا مزار پر انوار بغداد شریف میں ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

قطعۂ تاریخ

از حضرت مولانا شاہ غلام مصطفیٰ صاحب نوشاہی دام برکاتہٗ

چو حضرت بوالحسن از اقربا رفت — بہشت پاک شد جائش معظم
وصالش گفت نوشاہی حبیبا — وفات پیر خواں صوفی مکرم ۴۸۶

منہ

بجنت رفت چوں آں پیر ماہرو — وصالش گشت شمس الاولیا او ۴۸۶

Marfat.com

منہ

بفردوس بریں چوں گشت آں میر ۴۸۶ وصالِ شاہ محقق ہادی پیر

منہ

زدنیا چوں رفت آں مکرم ولی ۴۸۶ وصالش بخواں اہلِ شوق دلی

منہ

چوں بجنت پیر ما رحلت نمود ۴۸۶ سالِ وصلش ہادی و مہتاب بود

منہ

چوں بجنت رفت شہ بعد از ممات
کن اُلف راد و ربعدش خواں وفات ۴۸۶

دیگر

از اسمار الحسنےٰ

مولا توّاب ۴۸۶ - مومن نصیر ۴۸۶ - ناصر مہیمن ۴۸۶
علیم مصوّر ۴۸۶ - مرسل قیّوم ۴۸۶ - مرسل عفوّ ۴۸۶

مقدّم بصیر ۴۸۶

از آیت شریف - فیوفیھم اجورھم ۴۸۶ -

Marfat.com

فصلِ سیزدہم

حالاتِ حضرت قاضی شیخ ابوسعید مخرمی قدس سرہٗ

اوصافِ جمیلہ آپ سراج العالمین، فخر السالکین، قطب الاقطاب، مظہر ب الارباب، ممہدِ قواعدِ اسلام، مُبیّن الحلال والحرام، سلطان الاولیاء، بُرہان الاتقیاء، قدوۂ عارفان، قبلۂ سالکان، پیرِ طریقت، واقفِ حقیقت، جامع علومِ ظاہر و باطن تھے۔ حضرت شیخ ابوالحسن ہکّاری رح کے بڑے خلیفوں سے تھے۔

نام ونسب آپ کا اسمِ گرامی مبارک، محمد، کنیت ابوسعید، القاب بزرگ مصلح الدینؒ، قاضی القضاۃ۔

والد بزرگوار کا نام شیخ علی بن حسین بن بندار المخرمی البغدادی تھا۔

مُخرِّم بکسرِ راے مہملہ مشدّدہ بغداد شریف کے ایک محلہ کا نام ہے، اس محلہ میں بعض اولاد یزید بن مخرِّم کے اترے تھے، اسی وجہ سے اس محلہ کا یہ نام ہوا اس کو ذکر کیا ہے منذری رح نے، اور ایسا ہی لکھا ہے حافظ زین الدین ابن رجب حنبلی رح نے اپنی کتاب طبقات میں۔

اور جو لوگ مخدومی یا مخزومی کہتے ہیں وہ محض غلط ہے۔ واللہ اعلم۔

بیعت وخلافت آپ کی بیعتِ طریقت حضرت شیخ ابوالحسن شرف الدین علی القرشی الہکّاری رح سے تھی، اٹھارہ سال ان کی خدمت میں رہ کر ریاضات کیں، اور خرقۂ خلافت حاصل کیا۔

Marfat.com

بیعتِ روحی | آپ کو روحی بیعت حضرت سیدالمرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب شبعہ رضہ اور ائمہ اثنا عشر سے تھی ۔

مشایخ صحبت | آپ نے سید یونس رح اور شیخ صمد ابدال رح اور شیخ ابوالفضل سرخسی رح کی صحبت سے بھی فیضِ کامل پایا ۔

مذہب | آپ حنبلی المذہب تھے ، اور جماعتِ حنابلہ کے اصول و فروع میں شیخ و امام تسلیم کئے جاتے تھے ، خلیفہ وقت کی طرف سے قاضی القضاۃ کا منصب آپ کو ملا ہوا تھا ۔

بنائے مدرسہ | آپ نے مدرسہ باب الازج بغداد کی بنیاد رکھی ، اور علوم شرعیہ کی تعلیم و تدریس شروع کی ، اکثر فضلائے زمانہ آپ کے تلامذہ میں سے تھے ، آپ نے اپنی زندگی میں ہی یہ مدرسہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کو سپرد کر دیا ۔

مصاحبتِ خضرؑ | آپ کو حضرت خضر علیہ السلام کی مصاحبت حاصل تھی ، اُن سے بہت فوائد علم ظاہری و باطنی اخذ کئے ۔

کرامات

کتاب آئینہ تصوف میں ہے کہ آپ سے سات سو خوارق ظہور میں آئے ۔

مکاشفہ | حضرت غوث الثقلین رض سے منقول ہے کہ میں نے ابتدائے حال میں اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا تھا کہ میں کچھ نہیں کھاؤں گا جب تک مجھے نہ کھلائیں گے ، اور نہ ہی کچھ پیوں گا جب تک مجھے نہ پلائیں گے ، چنانچہ اسی طرح بُرج عجمی میں مجھے فاقہ سے چالیس دن گذر گئے ، بعد اس کے ایک شخص آیا ، اور کچھ کھانا پانی میرے سامنے رکھکر چلا گیا ، شدتِ بھوک سے قریب تھا کہ میرا نفس طعام پر جا پڑے لیکن میں نے

Marfat.com

کہا واللہ جو عہد میں نے خدا سے کیا ہے وہ کبھی نہ توڑوں گا، آخر میرا نفس الجوع الجوع کی فریاد کرنے لگا، مگر میں نے کچھ لحاظ نہ کیا، اسی اثنار میں حضرت قاضی القضاۃ شیخ ابو سعید مبارک مخرمی رح میرے پاس سے گذرے، اور وہ آواز گوش باطن سے سُن کر فرمایا اے عبدالقادر! کیا حال ہے؟ میں نے کہا یہ اضطراب و بیتابی نفس کی ہے، لیکن روح ابھی اپنے وعدہ پر قائم ہے، اور اپنے خداوند کے مشاہدۂ انوار میں ہے، آپ نے فرمایا ہمارے گھر چلو، میں نے دل میں کہا کہ مجھے جب تک کوئی ساتھ نہ لے جائے گا میں نہ جاؤں گا، ناگاہ حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے، اور مجھے اپنے ساتھ حضرت شیخ ابو سعید رح کے گھر لے گئے، دیکھا کہ حضرت شیخ رح میرے انتظار میں دروازہ پر کھڑے ہوئے ہیں، دیکھ کر فرمایا اے عبدالقادر تم نے میرے کہنے پر اکتفا نہ کی کہ حضرت خضر علیہ السلام کو آنا پڑا، پھر مجھ کو گھر کے اندر لے گئے، اور اپنی مسندِ خاص پر بٹھایا، اور اپنے ہاتھ سے مجھے کھانا کھلایا اور پانی پلایا، تا آنکہ میں سیر ہو گیا، پھر مجھے خرقۂ فقر پہنایا، اور میں نے آپ کی صحبت کو لازم پکڑا ۱۲

عملیات

برائے حصولِ حوائج آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ اسم جلالی نماز فجر کے بعد سَو بار پڑھے اس کے تمام کونی دُنیوی حاصل ہوں گے، اسم جلالی یہ ہے۔

یا بدوح اجب یا جبرائیل یا رفتمائیل بحق یا بدوح ۱۲

برائے رُشد آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ اُنیسواں اسم بدھوار کے روز ستر مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کو مرشدِ کامل ملا دیوے گا، جو اس کو ہر بات میں ارشاد کرے گا، انیسواں اسم یہ ہے یا رشید انت الذی ترزق لاھل معرفتہ قربہٗ ووصالہٗ

Marfat.com

تصنیفات

تحفہ مرسلہ | علم الحقایق میں یہ ایک عربی رسالہ ہے جو آپ کی طرف منسوب ہے حضرت سید محمد صالح شاہ صاحب نوشاہی نے مجموعہ وظائف قادری نوشاہی میں اس کو چھپوایا ہے، اور مولوی عبدالعزیز صاحب قادری منشی فاضل جالندہری نے اس کی شرح بھی بہت عمدہ لکھی ہے۔

لیکن فقیر شرافت عفا اللہ عنہ کہتا ہے کہ یہ حضور کا کلام نہیں، بلکہ یہ شیخ محمد بن فضل اللہ صدیقی چشتی برہانپوری رح (متوفی شب دوشنبہ ماہِ رمضان ۱۰۲۹ھ) کی تصنیف ہے۔ جیسا کہ ۱۳۰۴ھ کے ایک مطبوعہ نسخہ سے ظاہر ہے جو حافظ محمد انور علی رہتکی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر ضلع جالندہر نے ترجمہ کیا ہوا ہے، اور مطبع صدیقی فیروزپور میں طبع ہوا ہے۔

نیز دیباچہ سے بھی ظاہر ہے کہ مصنف رسالہ کا نام شیخ محمد مبارک ابوسعید بن علی فضل اللہ بن رضی الدین ابی خالد بن مہران الطوسی ہے۔ حالانکہ آپ کا نسب اس سے علوٰ ہے جیسا کہ ذکر ہذا کے شروع میں لکھا جا چکا ہے۔

خلفائے کرام

صاحب آئینہ تصوف نے لکھا ہے کہ خلیفہ اکبر آپ کے اس سلسلہ خاص میں صرف ایک محبوب سبحانی قطب ربانی غوث الثقلین حضرت شیخ ابو محمد محی الدین عبدالقادر جیلانی رض ہوئے ہیں، ان کا ذکر آگے آئے گا، انشاء اللہ تعالیٰ اور خلیفہ اصغر پینتالیس، اور صاحب مجاز ستائیس تھے۔

Marfat.com

تاریخِ وفات | حضرت شیخ ابو سعید مخرمی رح کی وفات بقولِ صاحبِ سفینۃ الاولیا و تحفۃ الابرار بتاریخ ہفتم محرم الحرام ۵۱۳ھ پانسو تیرہ ہجری مطابق ۱۱۱۹ء بروز اتوار بوقتِ اشراق ایک سو انیس عیسوی میں بعہدِ خلافت المسترشد باللہ ابو المنصور الفضل بن المستظہر ۲۹ خلیفہ بست نہم عباسی کے ہوئی۔

مدفنِ پاک | آپ کا مزار پر انوار بغداد شریف باب الازج میں ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ

قطعۂ تاریخ

از حضرت مولنا شاہ غلام مصطفٰے صاحب نوشاہی دام برکاتہ

شیخ ما بو سعید از دنیا — رفت در خلد طالبِ مولےٰ
از خود جست سال نوشاہی — نیک فرمود سرورِ اولےٰ ۵۱۳

منہ

بو سعید از جہاں چو کرد گریز — در جناں رفت با خود صاحب
رحلتِ پیر جست نوشاہی — از دل آمد کہ اہلِ دیں تاریخ ۵۱۳

منہ

بو سعید از عالمِ دنیا برفت — گشت در جنت خراماں سرو قد
گفت نوشاہی ز وصلِ مرد رب — شمسِ اقطاب و دگر مستِ احد ۵۱۳

منہ

سالِ فوتِ امیر و پیرِ زماں — صاحبِ سکر و صحو حبیب بخواں ۵۱۳

منہ

وصالِ جنابِ معظم عیاں — ز طیب محقق مدقق بخواں

Marfat.com

منه

بفردوس پیرِ زناں کرد رو ۵۱۳ وصالش منعم مکرم بہو

منه

زدنیا رفت چوں شیخ مدبّر ۵۱۳ وصالش گفت ہاتف نورِ انور

دیگر

از اسماء الحسنیٰ

احد متین ۵۱۳ - تواب عدل ۵۱۳ - معبود شافی ۵۱۳

صدق شہید ۵۱۳ - نافع قریب ۵۱۳ - نافع رقیب ۵۱۳

صانع بصیر ۵۱۳ - صبور اطہر ۵۱۳ - صبور طاہر ۵۱۳

رحمٰن اطہر ۵۱۳ - رحمٰن طاہر ۵۱۳ - صابر طہور ۵۱۳

Marfat.com

فصلِ چہاردہم

حالاتِ حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ

اوصافِ جمیلہ سردفترِ اہلِ ایمان، مقدمِ اصحابِ عرفان، معدنِ صدق وصفا، خزینۂ حلم وحیا، افضل الاولیا، سلطان الاصفیا، مالکِ ملکِ مروت، خورشیدِ سپہرِ قوت، مظہرِ عز وکمال، شاہدِ ذوالجلال، مقربِ بارگاہِ احدیت، مقدسِ درگاہِ صمدیت، اجلۂ اربابِ ولایت، گوہرِ کانِ ہدایت، محبوبِ سبحانی، قطبِ ربانی، غوثِ صمدانی، معشوقِ حقانی، مطلوبِ یزدانی، عارفِ لاثانی، حضرت سید سلطان مخدوم شیخ عبدالقادر محی الدین الحسنی الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

آپ کمال اولیا، اہلِ بیتِ نبویہ واعاظم ساداتِ حسنیہ سے ہیں، خرقۂ خلافت وارشاد حضرت قاضی شیخ ابوسعید مصلح الدین مبارک بن علی المخرمی سے حاصل کیا تھا۔

نام وکنیت آپ کا نام نامی عبدالقادر، کنیتِ سامی ابومحمد، القابِ گرامی محی الدین، محبوبِ سبحانی، غوث الثقلین وغیرہ تھے۔

آپ کے نانو" نام طالبانِ حقیقت کے فائدہ کے واسطے آگے لکھے جاویں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

نسب نامۂ پدری آپ کے والد بزرگوار کا اسم شریف حضرت سید ابوصالح نورالدین موسےٰ جنگی دوست تھا، بن سید عبداللہ ثالث بن سید ابوعمر ویحیٰ زاہد بن

Marfat.com

زاہد بن سید محمد رومی بن سید داؤد امیر الاکبر بن سید ابو عمر و موسیٰ ثانی (متوفی ۲۵۶ھ) بن سید عبداللہ ثانی بن سید ابوالحسن موسے الجون بن سید عبداللہ المحض شیخ العترۃ (متوفی ۱۴۵ھ) بن سید ابو محمد حسن المثنیٰ بن سید امام حسن المجتبیٰ بن امیر المؤمنین مظہر العجائب حضرت امام علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہم۔

مادری نسبنامہ آپ کی والدہ ماجدہ کا اسم مبارک حضرت ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ ثانی تھا، بنت سید عبداللہ الصومعی الزاہد بن سید ابوالجمال محمد بن سید ابو محمود طاہر بن سید ابوالعطا عبداللہ بن سید ابوالکمال عیسے رومی اکبر بن سید ابو علا والدین محمد الجواد بن سید ابوالحسن علی العُریضی (متوفی ۲۱۶ھ) بن سید امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین شہید کربلا بن حضرت امام علیؑ المرتضے علیہم السلام۔

تاریخ ولادت آپ کی ولادت باسعادت بوقت شب یکشنبہ بتاریخ یکم رمضان المبارک ۴۷۰ھ چار سو ستر ہجری مطابق ۱۰۷۸ء ایکہزار اٹھتر عیسوی میں بمقام گیلان ہوئی، اور آپ کی پیدائش از قسم خرق عادت ہوئی کیونکہ آپ کی والدہ محترمہ کی عمر اُس وقت ساٹھ سال تھی جو کہ سن یاس ہے۔

علامہ شیخ شمس الدین بن ناصر الدین محدث دمشقی رحمۃ نے بیان کیا ہے کہ گیل دو مقام کا نام ہے، اوّل ایک وسیع ناحیہ کا جو بلادِ دیلم سے قریب واقعہ ہوا ہے، اور بہت سے شہروں پر مشتمل ہے مگر ان میں کوئی بڑا شہر نہیں، دوم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ کے شہر کا نام ہے، جسے جیل بکسرۂ جیم اور گیل بکافِ عربی اور گیل بکافِ فارسی بھی کہتے ہیں۔

Marfat.com

کتاب الروض الزاہر کے مصنف نے لکھا ہے کہ آپ مقام جیل کی طرف منسوب ہیں، جسے گیل و گیلان بھی کہتے ہیں۔

مؤلف بہجۃ الاسرار نے شیخ ابو الفضل احمد بن شافع رح کا قول نقل کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ آپ کی ولادت بمقام نیق جو بلادِ جیلان سے متعلق ایک قصبہ کا نام ہے ہوئی، اور جیلان طبرستان سے قریب ایک چھوٹے سے حصہ کا نام ہے جو نہروں اور بستیوں پر مشتمل ہے۔

تعلیم و تربیت آپ ولی مادر زاد تھے بچپن میں ہی والد بزرگوار کا سایۂ عاطفت سر سے اٹھ گیا، والدہ ماجدہ رح کی آغوش میں تربیت پائی، شروع سے ہی آپ کی طبیعت مشاغلِ دنیا سے کنارہ کش تھی، اور اگر کبھی صغر سنی میں لڑکوں کے ساتھ کھیلنا چاہتے تو غیب سے آواز آتی اِلَیَّ یَا مُبَارِکُ یعنی ادھر آؤ اے برکت والے آپ یہ آواز سن کر مائیصاحبہ رح کی گود میں چلے جاتے۔

آپ دس برس کی عمر میں اپنے شہر کے مکتب میں پڑھنے جایا کرتے، فرشتے آپ کے گرد چلتے، جب مدرسہ میں پہنچتے تو فرشتے کہتے افسحوا لِوَلِیِّ اللہ۔

حضور فرماتے تھے کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا جس کو میں پہچانتا نہ تھا، اس نے مجھکو دیکھ کر اور فرشتوں کی آواز سن کر کہا سیکون لہ شان عظیم یعطی فلا یمنع ویتمکن فلا یحجب ویقرب فلا یمکثہ بعد چالیس برس کے میں نے اس شخص کو پہچانا کہ ابدال میں سے تھا۔

آپ نے قرآن مجید جیلان میں ہی حفظ فرمایا۔

سفر بغداد جب آپ کی عمر اٹھارہ برس ہوئی تو آپ نے تحصیل علم کیلئے بغداد کا قصد کیا، اس کی وجہ ریاض الحیات میں شیخ عبداللہ فارمدی رح سے یوں منقول ہے کہ فرمایا

Marfat.com

ہے کہ فرمایا حضور نے کہ میں ایک روز ایامِ طفولیت میں عرفہ کے دن باہر شہر سے نکلا، اور ایک بیل کے پیچھے اُسکے پکڑنے کو دوڑا، اس نے میری طرف پھر کر کہا اے عبدالقادر! مَا لِهٰذَا خُلِقْتَ وَلَا بِهٰذَا اُمِرْتَ میں یہ سن کر ڈرا اور ترساں و لرزاں گھر آیا، اور کوٹھے پر چڑھا تو دیکھا کہ حاجی لوگ عرفات میں کھڑے ہیں یہ حالت دیکھکر والدہ ماجدہؒ کے پاس آیا، اور گذشتہ ماجرا سنا کر بغداد جانے کی اجازت چاہی تاکہ وہاں جاکر تحصیل علم شریعت وطریقت وزیارتِ صالحین بجا لاؤں، والدہ صاحبہ رو رونے لگیں اور اسّی دینار جو میرے باپ کی میراث تھے لائیں، اُس میں سے چالیس دینار میرے پیراہن میں زیرِ بغل سی دئے، اور چالیس دینار میرے بھائی کے واسطے رکھے، اور مجھ سے عہد لیا کہ ہمیشہ سچ بولنا اور جھوٹ بات کبھی منہ سے نہ نکالنا، پھر مجھے رخصت کرنے کے لئے دروازہ تک آئیں، اور آہِ سرد کھینچ کر خدا کے سپرد کیا، اور فرمایا اب سوائے قیامت کے ہماری ملاقات نہ ہوگی۔ بعد ازاں حضور ایک قافلہ کے ہمراہ بغداد کو روانہ ہوئے جب ہمدان سے آگے بڑھے تو ایک گروہِ قزاقاں مزاحم حال ہوا، اور سب قافلہ کا مال اسباب لوٹ لیا، ایک سوار نے آپ سے پوچھا کہ تیرے پاس کیا ہے؟ آپ نے فرمایا چالیس دینار زیرِ بغل سئے ہوئے ہیں، پھر ایک دوسرے سوار نے پوچھا اُس کو بھی یہی جواب دیا، پھر سردارِ قزاقاں نے پوچھا تو اس کو بھی یہی جواب دیا، الغرض وہ سب ڈاکو جو گنتی میں ستّر تھے آپ کی صداقت دیکھ کر آپ کے ہاتھ پر تائب ہوئے۔

استفادہ آپ چار مومیل سے زائد اور تکلیف دہ اور خطرناک سفر طے کرکے ۵۸۸ھ میں شہر بغداد میں پہنچے۔ اعلام محدثین واعاظم مستندین وعلمائے متقین

Marfat.com

سے استفادہ علوم کیا، قرآن مجید حفظ تو پہلے ہی سے تھا، اب اس کو روایتاً و درایتاً ولغتاً و قرائتاً تجوید کیا ہے

علم فقہ و اصول کے اساتذہ پھر علم فقہ و اصول کی طرف متوجہ ہوئے، اور عرصہ دراز تک ابوالوفا علی بن عقیل حنبلی رح، ابوالخطاب محفوظ بن احمد الکلوذانی الحنبلیؒ ابوالحسن محمد بن قاضی ابویعلےٰ رح، محمد بن حسین بن محمد الفراء الحنبلی رح، قاضی ابوسعید مبارک بن علی المخرمی الحنبلی رح، سے پڑھتے رہے۔ مگر بعض اصولی و فروعی مسائل میں ان کے مخالف بھی تھے ہے

علم حدیث کے اساتذہ علم حدیث تو آپ نے بہت سے مشایخ سے پڑھا، ازانجملہ چند ایک شیوخ کے اسماء گرامی یہ ہیں، ابوغالب محمد بن حسن الباقلانی رح، ابوسعید محمد بن عبدالکریم بن خُشَیش رح، ابوالغنائم محمد بن علی بن میمون الفرسی رح ابوبکر احمد بن المظفر رح، ابومحمد جعفر بن احمد بن حسین القاری السراج رح، ابوالقاسم علی بن احمد بن بُشران الکرخی رح، ابوعثمان اسمٰعیل بن محمد بن احمد بن جعفر الاصبہانی رح، ابوطالب عبدالقادر بن محمد بن یوسف رح، ابوطاہر عبدالرحمٰن بن احمد بن عبدالقادر رح، ابوالبرکات ہبۃ اللہ بن المبارک بن موسےٰ سقطی رح، ابوالعز محمد بن مختار الہاشمی رح ابونصر محمد بن امام ابی علی حسن بن النسبار رح، ابوغالب احمدؒ برادر وے، ابوعبداللہ یحییٰؒ برادر وے۔ ابوالحسن مبارک بن عبدالجبار صیرفی المعروف بہ ابن الطیوری رح، ابومنصور عبدالرحمٰن بن ابی غالب القزاز رح، ابوالبرکات طلحہ بن احمد العاقولی رح۔

علم ادب کا استاد علم ادب آپ نے علامہ ابوزکریا یحییٰ بن علی التبریزی رح سے حاصل کیا، غرضیکہ تمام علوم وفنون میں اصولاً و فروعاً و مذہباً و خلافاً وہ کمال حاصل کیا کہ اپنے تمام اقران و اہل زمان پر سبقت لیگئے حتیٰ فاق الکل فی الکل وصار مرجع الجمیع فی الجمیع ہے

تکالیف کی

Marfat.com

تکالیف کی برداشت | شیخ ابو عبداللہ نجار رح سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے مجھ پر ایسی سختیاں گذری ہیں کہ اگر وہ پہاڑوں پر گذرتیں تو پھٹ جاتے، مجھ پر جب سختیوں کا ہجوم ہوتا تو میں زمین پر لیٹ جاتا اور یہ آیۂ کریمہ پڑھتا تھا فانّ مع العُسر یُسرًا ان مع العسر یُسرًا (الانشراح) پس میری ساری کلفتیں دور ہو جاتیں۔

اسی طرح آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جب میں طالبعلمی کے زمانہ میں مشایخ واساتذہ سے علم فقہ پڑھا کرتا تھا تو سبق پڑھ کر جنگل کی طرف نکل جایا کرتا تھا، اور بغداد میں نہ رہا کرتا تھا، صرف جنگلوں بیابانوں کے ویران اور خراب مقامات میں دن ہو یا رات، آندھی ہو یا جھکڑ، موسلا دھار مینہ ہو یا اولوں کی بارش، اپنی زندگی بسر کیا کرتا تھا، اُس وقت میں سر پر ایک چھوٹا سا عمامہ باندھتا اور صوف کا جُبہ پہنا کرتا تھا، برہنہ پا کانٹوں اور پتھریلی زمینوں پر گھومتا رہتا تھا، کاہو ساگ اور دیگر ترکاریوں کی کونپلیں جو مجھے دریائے دجلہ کے کنارے مل جایا کرتیں کھا لیا کرتا تھا، الغرض کوئی مصیبت مجھ پر ایسی نہ گذرتی تھی جس کو میں نبھا نہ دیتا۔

تکمیل علم | باوجود اِن جانکاہ مصائب اور تکالیف کے آپ نے علاوہ دیگر علوم کے علم قرأت، علم تفسیر، علم حدیث، علم فقہ، علم کلام، علم لغت، علم ادب، علم نحو، علم صرف، علم عروض، علم مناظرہ، علم تاریخ، علم انساب، علم فراست وغیرہ علوم میں خصوصیت کے ساتھ وہ شہرت اور ناموری حاصل کی کہ علمائے بغداد کیا علمائے زمانہ سے سبقت لے گئے۔

اِن علوم کی سندِ تکمیل آپ نے ماہِ ذی الحجہ ۴۹۶ھ میں حاصل کی۔

آثارِ ولائیت | بچپن ہی سے آپ کی پیشانی سے آثارِ تقدس وبزرگی، علاماتِ اتقاء وپرہیزگاری نمایاں اور انوارِ معرفت وولایت تاباں تھے جو بڑے زور سے

Marfat.com

اِس امر کی شہادت دیتے تھے کہ یہ ہلال عنقریب اقطابِ عالم پر بدر ہو کر چمکے گا۔[۵۲]

جہاد بالنفس | آپ نے فرمایا ہے کہ ابتدا میں میرا نفس اگر مجاہدہ کا کوئی طریقہ اختیار کرتا تو اس پر ہمیشہ قایم رہتا، شہروں کے ویرانوں اور خراب مقامات میں بسر کرتا تھا، اور ہر طرح کی مصیبتیں جو مجھ پر گذرتیں ان کو نباہتا اور اپنے نفس کو بڑی بڑی ریاضتوں اور مجاہدوں میں ڈالتا، چالیس چالیس روز تک بے آب و دانہ بسر کرتا، اور عبادت و ریاضت میں مشغول رہتا، اور ایسا بھی ہوتا کہ ایک سال ساگ پات اور ردی چیزیں کھاتا، اور پانی نہ پیتا، اور ایک سال صرف پانی پیتا اور کچھ نہ کھاتا، اور ایک سال بلا کچھ کھائے پیئے بسر کرتا، اور سونا ترک کر دیتا تھا۔[۵۳]

سیاحتِ عراق | شیخ ابوالسعود احمد بن ابوبکر خزیمی رح کا بیان ہے کہ فرمایا حضور نے کہ میں مدت پچیس سال تک صحرائے عراق اور ویران مقامات میں اِس صورت و حیثیت سے پھرتا رہا ہوں کہ نہ مجھ کو کوئی جانتا تھا، اور نہ میں کسی کو پہچانتا تھا، رجال الغیب اور جنات گروہ کے گروہ میرے پاس آتے، اور میں طریقِ حق اور وصول الی اللہ کی ان کو تعلیم دیتا تھا۔[۵۴]

ملاقاتِ خضرؑ | اثنائے سیاحت میں آپ کو حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات ہوئی، انہوں نے تین سال تک ایک جگہ ٹھیرے رہنے کا آپ سے عہد لیا، آپ باقاعدہ وہیں ٹھیرے رہے، پھر بحکمِ الٰہی بغداد میں آئے۔[۵۵]

بُرجِ عجمی | شیخ ابوالعباس احمد بن یحییٰ بغدادی المعروف بہ ابن الدیبقی رح سے روایت ہے کہ میں گیارہ سال بُرجِ قلعۂ بغداد میں ریاضت و عبادت میں مشغول رہا کہ بوجہ میرے قیام کے وہ بُرج عجمی مشہور ہو گیا۔[۵۶]

بیعتِ طریقت | اسی برجِ عجمی میں ایک مرتبہ آپ نے چالیس روز بلا خورد و نوش

Marfat.com

چلہ کیا تو حضرت خضر علیہ السلام نے آپ کو بل کر شیخ ابوسعید رح کے گھر جانے کو کہا، چنانچہ آپ وہاں حاضر ہوئے، اور حضرت قاضی شیخ ابوسعید مبارک مخرمی رح کے دستِ حق پرست پر بیعت کی، اور ان کے حلقۂ ارادت میں داخل ہوئے۔
یہ مفصل واقعہ حضرت شیخ رح کے ذکر میں گذر چکا ہے۔

خرقۂ خلافت | پیرِ روشن ضمیر نے آپ کو اپنے مسندِ خاص پر بٹھایا، اور اپنے ہاتھ مبارک سے آپ کو کھانا کھلایا، اور آپ کو خرقہ ولایت و خلافت عطا کیا اور فرمایا اے عبدالقادر یہ وہ خرقہ ہے جو حضرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بتوسط حضرت امیر رض و خواجہ حسن بصری رح دست بدست مجھ تک پہنچا ہے، اس خرقہ کے پہنتے ہی آپ پر اور بھی برکات و تجلیاتِ آلہیہ نے ظہور کیا۔

بیعتِ روحی | آپ کو روحی بیعت حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرات خلفائے اربعہ رض سے تھی۔

مشائخ صحبت | آپ نے اپنے والد بزرگوار حضرت سید ابوصالح نورالدین موسیٰ جنگی دوست محبوب الحسنی الجیلانی رح اور حضرت شیخ ابوالخیر حماد بن مسلم دباس بغدادی رح اور حضرت شیخ ابویعقوب یوسف بن ایوب ہمدانی رح اور حضرت شیخ تاج العارفین ابوالوفا اویسی رح اور حضرت شیخ احمد اسود دینوری رح کی صحبت سے بھی فیض کامل پایا۔
آپ نے جمیع سلاسل صدیقیہ، فاروقیہ، عثمانیہ، علویہ حسنیہ جدیہ، علویہ حسینیہ علویہ حبیبیہ میں خلافت پائی تھی۔

کثرتِ فیوض | آپ کا فیضانِ علم ظاہر و باطن اس قدر شہرہ آفاق ہوا کہ ہر چہار طرف سے لوگ آپ کے پاس آکر جمع ہو گئے، اور ایک بڑی جماعت فضلا و صلحا

Marfat.com

کی آپ کے پاس تیار ہوگئی، لوگ آپ سے علم حاصل کرکے اپنے شہروں کو گئے، اور آپ کے مرید تمام ملکوں میں پھیل گئے، ہر شخص آپ کے اوصاف پسندیدہ اور خصائل حمیدہ کی نسبت رطب اللسان ہوا، کسی نے ذوالبیانین، کسی نے صاحب برہانین، کسی نے کریم الجدین والطرفین، کسی نے امام الفریقین والطریقین، کسی نے ذوالسراجین والمنہاجین آپ کو کہا، اور خلق کثیر نے آپ سے علم وفضل حاصل کیا ہے، جس کی تعداد شمار سے باہر ہے، اور بہت سے علماء وفضلاء وصلحائے امت آپ کی طرف منسوب ہوئے ہیں۔

پیشینگویاں

آپ کے متعلق قبل از ولادت وپیش از ظہور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت خضر علیہ السلام، اور حضرت امام حسن مجتبےٰ، اور حضرت امام زین العابدین، اور حضرت امام حسن عسکری رض، اور شیخ ابوبکر بن ہوار بطائحی رح، اور شیخ جنید بغدادی رح، اور شیخ ابواحمد عبداللہ بن علی بن موسےٰ رح، اور شیخ عقیل منبجی رح، اور شیخ علی بن وہب رح، اور شیخ ابوبکر حمار رح، اور شیخ منصور بطائحی رح، اور شیخ ابوعبداللہ علی رح، اور شیخ خلیل بلخی رح، اور شیخ عزاز بن مستودعی بطائحی رح اور شیخ تاج العارفین ابوالوفا رح، اور شیخ حماد بن مسلم دباس رح وغیرہ بزرگان دین نے پیشینگویاں فرمائی تھیں، جو حرف بحرف پوری ہوئیں۔

معمولات

عبادت وریاضت آپ کثرت عبادت وشدت ریاضت میں نہایت مستقل مزاج وراسخ قدم تھے، آپ کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت جوش زن تھی، اوائل حال میں بھی آپ کبھی

Marfat.com

بھی آپ کبھی سست نہیں ہوئے ، اکثر دن کو روزہ رکھتے ، شام کو آدھ سیر بغدادی جس کا وزن ساڑھے سات روپیہ بھر ہوتا ہے غذا تناول فرماتے ، اور ہر نماز پنجگانہ کے لئے تازہ وضو اور غسل کرتے ۔

شیخ ابوالحسنؒ کہتے ہیں کہ فرمایا آپ نے میں نے چالیس سال تک عشا کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی ، اور پندرہ برس تک یہ حال رہا کہ بعد نماز عشا کے ایک پاؤں پر کھڑا ہو کر قرآن مجید شروع کرتا ، اور تا وقت سحر ختم کر دیتا ، ایک رات میرے نفس نے بہت آرزو کی کہ اگر ایک لحظہ آرام کر کے تازہ ہو کر نماز پڑھئے تو کیا مضایقہ ہے مگر میں نے کچھ لحاظ نہ کیا ، اور اسی طرح ایک پاؤں پر کھڑا رہا ، اکثر اوقات خواب مجسم ہو کر میرے سامنے آتا ، میں اس پر خفا ہوتا تو وہ دفع ہو جاتا ۔

شیخ ابو محمد عبداللہ بن ابوالفتح ہروی رحؒ کہتے ہیں کہ میں چالیس سال تک آپ کی خدمت میں رہا ، ہمیشہ آپ کو دیکھا کہ عشا کے وضو سے فجر کی نماز پڑھتے ، اور ہر وقت باوضو رہتے ، اگر اتفاقاً وضو ٹوٹ جاتا تو فوراً تجدید فرماتے ، اور جب وضو کرتے دو رکعت نفل پڑھتے ، اور بعد نماز عشا کے خلوت میں تشریف لے جاتے اور صبح تک باہر نہ آتے ، اگر رات کو خلیفہ بھی آتا تو سوائے صبح کے ملاقات نہ ہوتی ۔

اشغال و اوراد آپ اول شب میں نماز پڑھتے پھر ذکر میں مشغول ہوتے ، جب تہائی شب گذر جاتی تو فرماتے اَلْمُحِیْطُ الْعَالِمُ الْحَسِیْبُ الْفَعَّالُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ اور ہوا میں اڑتے اور نگاہ سے غائب ہو جاتے ، پھر تھوڑی دیر کے بعد نماز میں مشغول پائے جاتے ، اس کے بعد قرآن مجید کی تلاوت فرماتے جب دو تہائی رات گذر جاتی سجدۂ طویل کرتے ، اور روئے مبارک زمین پر رکھتے اور پھر طلوع فجر تک مراقبہ اور مشاہدہ میں منہ ڈھانک کر دو زانو بیٹھے رہتے ۔

Marfat.com

بعد طلوع فجر کے دعا و عجز میں مشغول ہوتے ، اس وقت آپ کو انوار الٰہی ایسا چھپا لیتے کہ اگر کوئی شخص آپ کو نظر بھر کر دیکھتا تو غالباً اس کی بصارت جاتی رہتی اکثر آپ کی خلوت سے آواز السلام علیک آتی اور آپ وعلیکم السلام اُس کا جواب دیتے ، پھر خلوت سے باہر آکر نماز صبح ادا کرتے ۔

شیخ عثمان بغدادی رحمہ سے مذکور ہے کہ آپ ہر شب دو سو رکعت نماز نفل پڑھتے اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سورۂ مزمل یا سورۂ الرحمٰن پڑھتے ، اور جب سورۂ اخلاص پڑھتے تو کم از کم سو سو بار پڑھتے ، پھر ایک قرآن ختم کر کے نماز تہجد ادا کرتے اور بعد تہجد کے چہل اسما کو تین سو ساٹھ بار پڑھ کے فجر کی نماز پڑھتے ، اور دعائے سیفی ، اور دعائے بانۃ العظمت ، اور بانۃ القدرت ، اور بانۃ الکرامت اور دعائے سیف اللہ ، اور دعائے عظمت کبیر بعد نماز چاشت یا مابین ظہر و عصر ورد کیا کرتے ، اور شجرۂ طیبہ جنیدیہ جو آپ کو اپنے پیر طریقت حضرت شیخ ابو محترمی رحمہ سے ملا تھا ، اور درود اکبر ، اور تودنہ نام جناب باریتعالیٰ ، اور تودنہ نبوی کو بعد عصر کے پڑھا کرتے ۔

مجاہدہ اور مجاہدہ کا یہ حال تھا کہ ایک بار چار برس تک چلہ سے نہیں نکلے اس درمیان میں سات سات روز کا روزہ ہوتا تھا ، اور نفاست طبیعت کی یہ کیفیت تھی کہ اگر مقتضائے جسم عنصری وقوع حدث ہو جاتا تو آپ بجائے وضو کے غسل کرتے ، اور غسل کیلئے دریا یا تالاب پر تشریف لے جاتے ، ہیں کہ ایک دن آپ کو اسہال معدہ ہوا ، ایک رات میں باون بار قضائے حا کی نوبت پہنچی ، آپ نے باون مرتبہ ہی غسل کیا ، ایسا کبھی اتفاق نہیں ہوا نے بلا غسل اور تازہ وضو کے نماز پنجگانہ نہ پڑھی ہو ۔

Marfat.com

تدریس | آپ چونکہ مجمع علوم وفنون اور نہایت عالی ہمت اور سیر چشم تھے، جو طلبا آپ کے پاس آجاتے ان کو پھر کسی کے پاس جانے کی ضرورت نہ ہوتی تھی، آپ کثرت سے طلبا کو پڑھایا کرتے تھے، چھ سو طلبا ایسے تھے جن کو آپ علم تصوف و توحید کی تعلیم دیتے تھے۔

شریف ابو العباس حسینی موصلی رح کہتے ہیں کہ آپ کو تمام علوم میں مہارتِ کامل حاصل تھی، آپ کے مدرسہ میں صبح کے وقت ایک درس حدیث کا، ایک درس فروعاتِ مذہبی کا، اور ایک درس خلافیات پر ہوا کرتا تھا، پھر سہ پہر کو تفسیر وحدیث و مذہب وخلافیات واصول وعلم نحو کا سبق دیتے تھے، اور ظہر کے بعد قرآن مجید ہفت قرأت سے اور اس کا ترجمہ پڑھایا کرتے تھے، جو کوئی آپ کے پاس علوم دینیہ میں سے کوئی علم حاصل کرنے آتا وہ آپ کے علم میں تو آپ کا ہمیشہ محتاج رہتا، مگر تھوڑے عرصہ میں دوسروں پر فایق ہو جاتا۔

افتاء | آپ کی ذات چونکہ مرجع علمائے آفاق تھی، آپ کے پاس دور دراز شہروں اور ملکوں سے مسائل بالاتحل آتے تھے، اور آپ فوراً بلا مطالعہ کتب اور خوض وفکر کے اس کا جواب باصواب لکھ دیتے کہ علمائے حذاق کو بھی اس میں مجال چون وچرا کی نہ ہوتی۔

ایک بار ملک عجم سے ایک استفتا آیا کہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین کہ ایک شخص نے ساتھ تین طلاق کے قسم کھائی ہے کہ وہ ایسے وقت میں عبادت کرے گا کہ افراد انسانی میں سے کوئی شخص کسی جگہ اُس کا شریک نہ ہو، پس وہ کونسی عبادت کرے کہ عہد حنث اس حلف کے سے پاک ہو؟ علمائے عراقین اس سوال کے جواب سے عاجز آئے، جب وہ استفتا حضور کے

Marfat.com

پاس آیا تو آپ نے فوراً یہ جواب باصواب ثبت فرمایا کہ اُس شخص کے لئے مطافِ کعبہ خالی کرا دیا جاوے، اور وہ ایک ہفتہ اکیلا طواف کرے، اور طلاق سے محفوظ رہے، اس واسطے کہ طوافِ کعبہ خود عبادت ہے، تمام دنیا میں کوئی شخص اس عبادت میں اُس کا شریک نہ ہوگا۔

آپ حنبلی مذہب رکھتے تھے، اور حضرت امام شافعی رح اور حضرت امام احمد حنبل رح کے مذہب کے مطابق فتویٰ دیا کرتے تھے۔

سماع و وجد ایک مرتبہ آپ باب الابرج میں ایک حویلی کے اندر تشریف فرما تھے، بعض خواص اصحاب بھی حاضر تھے، آپ نے شیخ علی بن الہیتی رح کو فرمایا کہ کچھ کلام کرو، انہوں نے عرض کیا کہ میں حضور کے سامنے کلام کیسے کروں، پھر شیخ بقا بن بطوح کو فرمایا کہ تم بولو، انہوں نے بھی ایسا ہی عرض کیا، پھر شیخ ابو سعید قلوی کو فرمایا کہ تم کلام کرو، وہ تھوڑا سا بول کر خاموش ہو گئے، اور عرض کیا کہ آپ کا حکم بجا لانے کی خاطر اتنا بولا ہوں پس آپ کے جلال سے خاموش ہو گیا ہوں۔ پھر حضور نے خود حقایق میں ایسا کلام فرمایا جو حاضرین نے بڑا جانا۔ پھر سب نے اجازت طلب کی کہ اگر حکم ہو تو قوال بلایا جاوے، آپ نے اجازت دی تو قوال آیا، اور یہ اشعار پڑھے۔

وبدا لہٗ من بعد ما اندمل الھوٰی	برق تألق موھن لمعانہ
یبدو کحاشیۃ الرداء ودونہٗ	صعب الذرٰی متمنع ارکانہ
فبدا لینظر کیف لاح فلم یطق	نظرًا الیہ ورد طرفہٗ اشجانہ
فالنار ما اشتملت علیہ ضلوعہٗ	والماء ما سمحت بہٖ اجفانہ

یہ اشعار سنکر حضور کو ایسا وجد ہوا کہ آپ ہوا میں پرواز کر گئے، اور چکر باندھ حتّٰے کہ

Marfat.com

حتّٰے کہ اُس حویلی کے بام سے بلند چلے گئے ،جب تمام حاضرین مدرسہ میں آئے تو آپ وہاں موجود تھے ۔

اخلاق وعادات

آپ شریف اخلاق کے مجسمہ تھے ، باوجود اس جلالتِ قدر اور علوِ رفعت اور وسعتِ علم کے ہمیشہ ضعیفوں کے ساتھ بیٹھتے ، اور فقرا ومساکین کے ساتھ تواضع وتکریم سے پیش آتے ،بڑوں کی عزّت کرتے ، چھوٹوں پر شفقت فرماتے ، مہمانوں اور ہمنشینوں کو عزیز رکھتے ،سب کے ساتھ نہایت شگفتہ روئی اور دلجوئی سے پیش آتے ، ہر ایک کو یہی معلوم ہوتا کہ حضور مجھ سے ہی زیادہ شفقت ومحبت رکھتے ہیں ، اگر اپنے ہمنشینوں میں سے کسی کو غائب پاتے تو اُس کا حال پوچھتے ، اگر احیاناً کسی سے کوئی قصور سرزد ہوجاتا تو آپ اُس سے درگذر فرماتے ، اگر کوئی کسی بات پر قسم کھالیتا تو آپ اس کو سچ مان لیتے ، اور اپنے علم وکشف کو چھپاتے ، آپ کی زبان سے کلمۂ بد کبھی نہیں نکلا ، اپنے نفس کے لئے کبھی کسی پر غصہ نہیں کیا ، مگر جب کوئی محارمِ الٰہی کی بیحرمتی کرتا تو آپ سختی سے گرفت کرتے ، آپ کو اہلِ علم وطالبانِ حق واہلِ مجاہدہ ومراقبہ سے نہایت انسیت اور اہلِ ہوا وبدعت سے سخت نفرت تھی ، آپ کے مزاج میں حد درجہ کی حیا تھی ، اور آپ بڑے زاہد ومتقی ، وسیع الصدر ، کریم النفس ، سلیم القلب ، راستگو ، اور اپنے عہد وپیمان کو پورا کرنے والے تھے ، فروتنی وکسرِ نفسی کا یہ حال تھا کہ اکثر بازار جاکر اشیائے ضروری خود خرید لاتے ، یہانتک کہ اگر لونڈی غلام بیمار ہوتے تو آٹا بھی چکی میں پیس لیتے ، اور خود گوندھ کر روٹیاں پکا کے ہر ایک کو تقسیم کرتے ، اور جو شخص بارادۂ سلوک داخلِ سلسلہ عالیہ ہوتا اس کو شجرۂ طیبہ اپنے ہاتھ سے لکھکر عنایت فرماتے ، اور جب کوئی خرد یا بزرگ آپ کی زیارت

Marfat.com

کو آتا تو آپ اس کی تکریم کرتے ، اور تعظیم کے واسطے کھڑے ہو جاتے ، اور ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ ابتدا سلام کی آپ ہی فرماتے ، آپ نے کسی صاحبِ حشمت و اہلِ دولت کی کبھی تعظیم نہیں کی ، اور نہ کبھی امرا و وزرا کے گھر گئے ، آپ جب امرا سے کلام کرتے تو اس میں کچھ سختی اور نصیحت میں مبالغہ ہوتا ، اگر آپ خلیفہ کو کچھ لکھتے تو اس طرح تحریر فرماتے کہ "عبدالقادر تجھ کو یوں فرماتا ہے اور اس کا فرمان تجھ پر نافذ اور تیرے لئے سودمند ہے ، اور وہ تیرا پیشوا اور تجھ پر حجت ہے" ۔ خلیفہ جس وقت تحریر مبارک کو پاتا چومتا اور آنکھوں سے لگاتا اور کہتا کہ اعلیحضرت ٹھیک فرماتے ہیں ، آپ نے کبھی کسی سائل کا سوال رد نہیں کیا ، اپنا کپڑا تک دے دیتے ، اگر صبح آپ کے پاس ہزار دینار بھی ہوتا تو شام تک سب خیرات کر دیتے ، سو سو غلام خرید کر شرف بیعت سے مشرف فرما کر اور مقامِ ولایت سے مستفیض فرما کر آزاد کر دیتے ، ہر ایک شب کو آپ کا دسترخوان وسیع کیا جاتا تھا ، جس پر آپ کے مہمان کھانا کھاتے ، آپ نذرانہ قبول کرتے ، فتوح کو رد نہ کرتے ، اور حاضرین پر تقسیم کر دیتے ۔

مواعظِ حسنہ

وعظ کی ابتدا | روز شنبہ سولہویں شوال ۵۲۱ھ کو آپ نے سرورِ کائنات حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا ، حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے لختِ جگر عبدالقادرؒ تم کیوں لوگوں سے کلام نہیں کرتے اور وعظ و نصیحت نہیں کہتے ، آپ نے عرض کیا اے پدرِ مہربان میں ایک عجمی شخص ہوں فصحائے عرب کے سامنے کس طرح زبان کھولوں ، اس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے لعابِ دہن آپ کے منہ میں ڈالے ، اس کے بعد دریائے سخن آپ کے منہ سے موجزن ہو

Marfat.com

موجزن ہوا، اور ربطِ کلام کا وہ غلبہ ہوا کہ ضبط کا یارا نہ رہا۔

ہجومِ خلق | آپ نے جب اپنی زبان مبارک وعظ میں کھولی تو خاص و عام پر اس کے اثر دحام کی یہ کیفیت ہوئی کہ مجلس میں بیٹھنے کی جگہ نہ رہی، آخر عید گاہ میں جو بغداد کے محلہ حلبہ میں واقعہ تھی جاکر وعظ کہنا شروع کیا، وہاں بھی باوجود وسعت کے تنگی ہوئی، پھر شہر سے باہر بڑی عید گاہ میں جاکر جلسہ وعظ و پند کا قائم کیا، وہاں بھی خلائق بیشمار پیادہ و سوار آتی، اور مجلس میں چاروں طرف کھڑے رہتے تھے، اس وقت مجلس میں ستر ہزار آدمی ہوتے تھے۔

حاضرینِ مجلس | آپ کی مجلس میں بالعموم علمائے کرام و مشائخ عظام میں سے حضراتِ ذیل موجود ہوا کرتے تھے۔

(۱) شیخ فقیہ ابوالفتح نصر المنی رح (۲) شیخ ابو محمد محمود بن عثمان البقال رح (۳) امام ابوحفص عمر بن ابونصر بن علی الغزال رح (۴) شیخ ابو محمد الحسن الفارسی رح (۵) شیخ عبداللہ بن احمد الخشاب رح (۶) امام ابو عمرو عثمان الملقب شافعی زمانہ رح (۷) شیخ ابن الکیرانی رح (۸) شیخ فقیہ رسلان عبداللہ بن شعبان رح (۹) شیخ محمد بن قائد الاوانی رح (۱۰) شیخ عبداللہ بن سنان الرومی رح (۱۱) شیخ حسن بن عبداللہ بن رافع الانصاری رح (۱۲) شیخ طلحہ بن مظفر بن غانم العلثمی رح (۱۳) شیخ احمد بن سعد بن وہیب بن علی الہروی رح (۱۴) شیخ محمد بن اظہر الصیرفی رح (۱۵) شیخ یحییٰ بن البرکہ محفوظ الدہیقی رح (۱۶) شیخ علی بن احمد بن وہب الازجی رح (۱۷) قاضی القضاۃ عبدالملک بن عیسیٰ بن ہرباس المارانی رح (۱۸) شیخ عثمان بن کالبائی رح (۱۹) شیخ عبدالرحمٰن بن عثمان رح (۲۰) شیخ عبداللہ بن نصر بن حمزۃ البکری رح (۲۱) شیخ عبدالجبار بن ابوالفضل القفضی رح (۲۲) شیخ علی

Marfat.com

بن ابو ظاہر الانصاری رح (۲۳) شیخ عبدالغنی بن عبدالواحد المقدسی الحافظ رح (۲۴) امام موفق الدین عبداللہ بن احمد بن محمد قدامۃ المقدسی الحنبلی رح (۲۵) شیخ ابراہیم بن عبدالواحد المقدسی الحنبلی رح (۲۶) شیخ ابو یعلیٰ رح ۔

رجال الغیب آپ کی مجلس وعظ میں علاوہ بیشمار حضار و ابرار و اخیار کے اُن سے سو چند بڑھ کر وہ ہوتے تھے جو نظر نہیں آتے تھے ، اور ہوا پر صف بستہ کھڑے رہتے تھے ، ارواح انبیائے کرام و اولیائے عظام رح اور اکثر ملائکہ و جنات بھی حاضر رہتے تھے ، شیخ ابو سعید قلوری رح کہتے ہیں کہ میں نے بارہا حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و دیگر انبیاء علیہم السلام کو آپ کی مجلس عالی میں جلوہ فرما دیکھا ہے ، اور ملائکہ و نبی جان و رجال الغیب بھی گروہ در گروہ حاضر رہتے ، اور حضرت خضر علیہ السلام تو ہمیشہ تشریف لایا کرتے تھے ۔

کیفیت سامعین آپ جب منبر پر جلوہ افروز ہو کر انواع علوم مشتہر و غیر مشتہر سے تکلم فرماتے تھے ، جس وقت یہ کلمہ ارشاد فرماتے مضی القال وعطفنا بالحال یعنی چھوڑا ہم نے قال کو اور پھرے ہم طرف حال کے ، پھر تو یہ حال ہوتا کہ سامعین وجد میں آکر بیخود و بے حال ہو جاتے ، کوئی زار زار روتا ، کوئی آہیں بھرتا ، کوئی نعرہ مارتا ، کوئی مدہوشانہ سر کو پیٹتا ، کوئی مرغ نیم بسمل کی طرح زمین پر لوٹتا ، کوئی بیہوش ہوتا ، یہاں تک کہ اکثر دو چار جنازے مجلس مقدس سے دست بدست اٹھائے جاتے ۔

تاثیر وعظ شیخ عبداللہ جبائی رح کہتے ہیں کہ آپ کے ہاتھ مبارک پر پانچ ہزار یہود و نصاریٰ نے ایمان لائے ، اور ایک لاکھ سے زیادہ قطاع الطریق و ارباب الحاد و اہل فساد تائب ہوئے ۔

حضرت شیخ ابو عبداللہ عبدالوہاب رح سے روایت ہے کہ آپ ہفتہ میں تین بار وعظ فرماتے تھے ، جمعہ کی

Marfat.com

تھے ، جمعہ کی صبح اور شنبہ کی شام کو مدرسہ میں اور یکشنبہ کی صبح کو خانقاہ میں ، اور بڑے بڑے علما وفقہا حاضر مجلس مبارک رہتے ، دَوقاری ترتیل کے ساتھ بغیر الحان کے قرأت کرتے ، اور شریف ابوالفتح مسعود بن عمر والہاشمی مصری رح بھی کبھی قرأت فرماتے ، اور آپ اکثر بحالت وعظ ہوا پر اڑتے ، اور پھر منبر پر جلوہ افروز ہوتے ، اور چار سو محرر قلم و دوات لئے ہر وقت حاضر رہتے ، جو کلام معجز نظام آپ فرماتے اُس کو اُسی وقت بصحت تمام لکھ لیتے ۔

حُلیۂ اقدس آپ کا رنگ مبارک گندم گون تھا ، قدمیانہ ، بدن نحیف و نازک سینہ عریض ، پیشانی کشادہ ، ابرو پیوستہ ، لب شگفتہ ، رخسارے نورانی ، داڑھی لمبی چوڑی ، آواز پُر اعجاز بلند ، سماعت دور و نزدیک میں یکساں ، کلام معجز نظام میں نوع از سرعت اور غایت تاثیر و قبولیت ، جمال باکمال کا یہ حال کہ جس کے دیکھنے سے کیسا ہی سنگدل ہوتا نرم ہو جاتا ، اور اس میں خشوع و خضوع اور درد پیدا ہو جاتا ۔

شیخ خضر حسینی رح سے منقول ہے کہ میں تیرہ ۱۳ سال حضرت شیخ رح کی خدمت میں رہا ، کبھی آپ کو مخاط و بُصاق ڈالتے یا کھانسی کرتے نہ دیکھا ، اور نہ ہی کبھی آپ کے وجود مسعود پر مکھی بیٹھی دیکھی ۔

لباس آپ علما کا لباس زیب تن فرمایا کرتے ، آپ کی پوشاک مقبول وضع و بیش قیمت ہوتی تھی ، ایک گز کپڑا دس دینار کو خریدا جاتا تھا ، ایک مرتبہ عمامہ حضور کا ستر ہزار دینار کو خریدا گیا تھا ، ہر روز آپ نیا لباس تبدیل فرماتے ، اور پہلا لباس فقرا و مساکین کو خیرات کر دیتے ، جس وقت کوئی فقیر و مسکین آپ کا مستعمل کپڑا زیب بدن کرتا اسی وقت اس کو صفائی قلب نصیب ہوتی ۔

Marfat.com

اور آپ کی نعلین مبارک تمام مطلا ہوتی ، یاقوت سرخ و سبز و زمرد والماس اُس پر جڑے ہوتے ، تمام کام مرصع ہوتا ، اُس کے تلوں میں چاندی اور سونے کی میخیں لگی ہوئی ہوتی تھیں ، کوئی جوتوں کا جوڑا آپ نے آٹھ دن سے زیادہ نہیں پہنا ، جمعہ کے دن نیا جوتا پہنتے ، اور اگلا جوتا کسی سائل محتاج کو دے دیتے ، جو دولتِ ظاہری و باطنی سے مالا مال ہوجاتا ۔

فضائل و کمالات

آپ کے فضائل و کمالات لاتعد و لاتحصےٰ ہیں ۔ ازانجملہ

(۱) لطائف لطیفہ میں ہے کہ جب بروزِ میثاق صفوفِ انبیائے کرام و اولیائے عظام اور جمیع خاص و عام تین صفوں میں اس طرح مرتب ہوئیں کہ صفِ اوّل میں انبیائے مرسلین ، صفِ دوم میں اولیائے کاملین ، صفِ سوم میں عامہ مخلوقین ، اس وقت روح پرفتوح حضرت غوث صمدانی رض کی بمقتضائے شرافتِ ابدی و نجابتِ سرمدی اور بلندیٔ حوصلہ کے صفِ دوم سے منتقل ہوکر بار بار صفِ اوّل میں جا کھڑی ہوتی تھی ، اور کارکنانِ قضا و قدر صفِ اوّل سے لاکر صفِ دوم میں کھڑی کرتے تھے ، مگر وہ اس صف میں قرار نہ پکڑتی تھی ، آخر الامر ملائکہ نے یہ کیفیت جنابِ رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں عرض کی ، انہوں نے تبسم فرما کے اُس روحِ مطہر کو صفِ دوم میں درمیان صدیقین و محبوبین کے داخل کیا ، اور فرمایا اے لختِ جگر ! نورِ بصر ! آج تیری جگہ بحکم خدا صفِ اولیا میں مقرر ہے ، کل قیامت کے دن تیری جگہ مقامِ محمود میں خاص میرے پہلو میں ہوگی ۔

(۲) تشریح الاولیا و انیس القادریہ میں ہے کہ فرمایا حضرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میں نے شبِ معراج میں متصل سدرۃ المنتہیٰ کے ایک بارگاہِ عالی دیکھی کہ

بہ انوارِ

Marfat.com

بہ انوارِ لاتدرکہ الابصار آراستہ اور تجلیاتِ قدس پیراستہ تھی، اُس میں دو مرغ خوش پیکر ایک سبز دوسرا سفید بجائے خود متمکن تھے، مرغ سبز پرواز کرکے عرش پر جاتا اور پھر اپنے مقام پر واپس آتا تھا، میں نے درگاہِ باری عزاسمہٗ میں عرض کیا یاخداوندا یہ دونو مرغ کون ہیں؟ ارشاد ہوا کہ مرغ سفید بایزید بسطامی رح اور مرغ سبز عبدالقادر جیلانی رح ہے، اور ان دونو کا ظہور تیری امت میں ہوگا۔

(۳) مناقب غوثیہ میں ہے کہ آپ شب معراج میں زیارتِ حضرت شاہِ رسالت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوئے، اور آپ کو ولایت مطلقہ محمدی عطا ہوئی اور حضرت رسولِ خدا علیہ التحیۃ والثنا نے وراثتِ محبوبیت کے لئے آپ کو اپنا خلیفہ بنایا چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ میرے جدامجد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لیلۃ الاسرٰے میں بمعیت حضرت جبرائیل علیہ السلام کے سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے، وہاں سے حضرت جبرائیل علیہ السلام رخصت ہوئے، تب اللہ تعالےٰ نے میری روح کو بھیجا تاکہ شرفِ قدم مبارک سے مشرف ہو، پس میں نے وراثتِ اعلیٰ اور خلافتِ کبرٰے حاصل کی، اور میرے جدامجد نے اپنا قدم مبارک میری گردن پر رکھا اور مقام قاب قوسین اوادنیٰ تک پہنچ گئے۔ اور فرمایا اے لختِ جگر و نورِ بصر جس طرح آج میرا قدم تیری گردن پر ہے کل تیرا قدم کل اولیاء اللہ کی گردن پر ہوگا۔

منقول ہے کہ جب آپ پیدا ہوئے تو نشان قدمِ نبوی آپ کے کندھے پر موجود تھا۔

(۴) مناقب غوثیہ میں ہے کہ آپ نے ایامِ طفولیت میں ہاتفِ غیب کی آواز سنی کہ اے عبدالقادر! مقامِ عاشقی و معشوقی میں سے جو تجھے مرغوب ہو اس کی درخواست کر، آپ نے یہ حال اپنی والدہ ماجدہؒ پر ظاہر کیا، انہوں نے فرمایا تو مقامِ معشوقی کی درخواست کر، آپ نے عرض کیا اے مادرِ مہربان بندہ کی کیا مجال کہ ایسی نعمتِ عظمےٰ

Marfat.com

و دولتِ کبریٰ کی طلب میں مبادرت کرے ، جو کچھ وہ دے اس کی عین عنایت ہے بندہ کو سوائے تسلیم کے کوئی چارہ نہیں ۔ یہ تقریر دلپذیر آپ کی والدہ ماجدہ رض کو بہت خوش آئی اور فرمانے لگیں ، اے فرزندِ دلبند عجب نہیں کہ تجھے دو نو نعمتیں عطا ہوں ، پس ندا ہوئی کہ ہم نے دو نو نعمتیں عطا فرمائیں ۔

(۵) تلخیص القلائد میں ابن سقا رض سے منقول ہے کہ فرمایا حضرت غوث الاعظم رض نے کہ میں نے ایک شب عالم رؤیا میں دیکھا کہ مجھے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رض نے اپنی گود مبارک میں لیا ، اور اپنا دودھ خوب سیر کرکے پلایا ۔ اسی اثنا میں حضرت سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ، اور حضرت ام المومنین رض سے فرمانے لگے یا عائشۃ ھٰذا ولدنا وقرۃ اعیننا وجیھًا فی الدنیا والاٰخرۃ۔

(۶) تلخیص القلائد میں شیخ ابوزکریا رض سے منقول ہے کہ فرمایا حضرت محبوب سبحانی رض نے کہ میں نے ایک شب عالمِ خواب میں دیکھا کہ حضرت سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تختِ مرصع پر سوار تشریف لائے ، اور مجھے نہایت الفت و محبت سے اپنے پاس بٹھایا اور میری پیشانی پر بوسہ دیا ، اور اپنے جسم اقدس سے پیراہن مبارک اتار کر مجھ کو پہنایا ، اور فرمایا ھٰذا خلعۃ الغوثیۃ علی الاقطاب والابدال والاوتاد۔

(۷) مکتوبات امام ربانی حضرت شیخ احمد سرہندی رض میں ہے ، کہ فرمایا حضرت محبوب سبحانی رض نے کہ میں نے ایک بار عالم مراقبہ میں اپنے پروردگار کو دیکھا ، ارشاد ہوا اے محبوبِ مرغوب تجھکو جو مرتبہ مطلوب ہو اس کی درخواست کر ، میں نے عرض کیا یا آلہ العالمین جو مرتبے اعلیٰ و افضل تھے ، وہ مجھ سے پیشتر تقسیم ہوگئے ، نبوت سرورِ انبیاء کو ، ولایت حضرت شیرِ خدا کو ، شہادت سید الشہداء کو ، قادریت ذات پاکِ کبریا کو ، اب کون مرتبہ باقی ہے جس کی درخواست کروں ، ارشاد ہوا کہ ہم نے ہر مرتبہ

Marfat.com

ہم نے مرتبہ قادریت تجھکو عنایت کیا، اور تمام عالم پر متصرف فرمایا، اور تمام عارفوں وسالکوں وواصلوں ومحبوں کا تجھے شاہنشاہ بنایا۔

(۸) زبدۃ الابرار میں حضرت شیخ عبدالوہابؒ وحضرت شیخ عبدالرزاق رضؓ فرزندان آنذات سے منقول ہے کہ ایک دن مدرسہ باب الازج میں بیٹھے ہوئے آپ دودھ نوش فرمارہے تھے۔ ناگاہ حالت مراقبہ کی طاری ہوئی، اور دیر تک آپ عالم استغراق میں رہے، جب فرصت ہوئی فرمایا کہ اس وقت میرے دل پر ستر دروازے علم لدنی کے کھلے، جس کے ہر ایک دروازہ کی وسعت برابر زمین و آسمان کے ہے، اور مشرق سے مغرب تک ہر ایک شے میری مطیع ومنقاد کی گئی، اور پردۂ زمین پر جسقدر اولیاء اللہ ہیں سب نے میری اطاعت و فرمانبرداری قبول کی۔

(۹) قلائدالجواہر میں شیخ ابوالبرکات بن صخر بن مسافر رضؓ سے مروی ہے کہ اولیائے زمانہ میں سے ہر ایک کے ساتھ اس بات کا عہد تھا کہ وہ ظاہر یا باطن میں بغیر اجازت آپ کے کچھ تصرف نہ کرسکیں گے، آپ کو حضرت قدس میں ہمکلام ہونے کا مرتبہ حاصل تھا، آپ ان اولیائے کرام میں سے ہیں جن کو حیات وممات دونو میں تصرف تام حاصل ہے۔

ف جماہیر علما وفقرا اس بات پر متفق ہیں کہ جو اولیاء اللہ صاحب تصرف تام ہوتے ہیں ان سے تصرفات وخوارق عادات جس طرح کہ زندگی میں صادر ہوتے ہیں اسی طرح بعد وفات کے بھی ظہور میں آتے ہیں۔

(۱۰) قلائدالجواہر میں حضرت شیخ ابوسعید قلوی رضؓ سے منقول ہے کہ حضرت قطب العالم غوث الاعظم رضؓ کا مقام مع اللہ و فی اللہ و باللہ تھا جس کے مقابل

Marfat.com

بڑی بڑی قوتیں بیکار تھیں، آپ اولیائے متقدمین سے سبقت لیکر ایسے مقام میں پہنچے تھے جہاں تنزل ممکن نہیں، خداتعالیٰ نے آپ کی تحقیق وتدقیق کے باعث آپ کو ایک بہت بڑے مقام پر پہنچایا تھا۔

(۱۱) قاضی شہاب الدین جونپوری رح ملفوظ قطب الابرار حضرت شاہ بدیع الدین مدار رح میں لکھتے ہیں کہ بعد صحابہ کرام رض وائمہ عظام رح کے کوئی قطب یا ولی سوائے حضرت قطب العالم غوث الاعظم رض اور خواجہ اویس قرنی رض اور شیخ جنید بغدادی رح اور بہلول دانا رح کے مرتبہ وراء الورا کو نہیں پہنچا، اور وراء الورا وہ مرتبہ عالی ہے کہ ولایت میں اس سے بالاتر کوئی مرتبہ نہیں، اور حضرت غوث الاعظم اس مرتبہ عالی میں مثل شاہنشاہ کے ہیں، مثل ان کے کوئی ولی آج تک پیدا نہ ہوا، اور نہ قیامت تک ہوگا۔

(۱۲) رسالۃ الاولیا میں ہے کہ جب کوئی شخص منصب ولایت پر منسوب ہوتا ہے تو پہلے بحکم ایزدی حضرت خواجہ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مبارک میں حاضر کیا جاتا ہے، حضور علیہ السلام اس کو آپ کی خدمت میں بھیج دیتے ہیں۔ آپ اس کو اگر لایق ولایت کے پاتے ہیں تو اس کا نام دفتر اولیا میں درج کرتے ہیں، اور یہ دستور آپ کے عہد غوثیت مہد سے جاری ہے، اور تا قیامت جاری رہے گا۔

فرمانِ غوثیہ

لطائف الغرائب وغیرہ میں ہے کہ جب حضرت صمدیت سے مرتبہ غوثیت ومحبوبیت آپ کو عنایت ہوا، آپ روز جمعہ کو منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے، ناگاہ کیفیت استغراق کی آپ پر طاری ہوئی، اسی حالت میں زبان معجز بیان پر یہ کلمہ جاری ہوا قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ یعنی میرا قدم کل اولیاء اللہ کی گردن پر ہے

معاً منادی

Marfat.com

معاً منادی غیب نے تمام عالم میں ندا کردی کہ جمیع اولیاء اللہ رح محبوب پاک کی اطاعت کریں، اور آپ کے ارشاد کو بسروچشم بجا لائیں، یہ سنتے ہی جملہ اولیاء اللہ رح جو زندہ تھے یا مردہ سب نے اپنی گردنیں جھکا دیں، اور ارشادِ واجب الانقیاد کی تعمیل کی۔

آپ کا یہ فرمان کثرت کے ساتھ آپ کے ہمعصر اکابر مشائخ سے مروی ہے، چنانچہ شیخ محمود بن احمد الکردی الحمیدی الجیلانی البغدادی رح نے ۶۲۰ھ میں بغداد کے اندر، اور شیخ محمد بن علی السبکی رح نے ۶۲۱ھ میں، اور فقیہ ابو محمد الحسن البغدادی رح نے قاہرہ کے اندر، اور شیخ ابو محمد عبداللہ البغدادی رح و شیخ ابوبکر عبداللہ بن نصر التمیمی البکری رح نے ۶۶۴ھ میں، اور حافظ ابو الغ عبدالمغیث بن حرب البغدادی الحنبلی رح نے ۵۷۳ھ میں بغداد کے اندر بیان کیا کہ ایک دفعہ ہم آپ کی ایک مجلس وعظ میں جو محلہ حلبہ کے اندر آپ کے مہمانخانہ میں منعقد ہوئی تھی حاضر تھے، اس مجلس میں حضرت غوث الاعظم رح نے دورانِ وعظ میں فرمایا تھا قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ ؎

تسلیم مشائخ کرام | یہ کلام سُنکر شیخ علی بن ابی النصر الہیتی رح اٹھے، اور منبر کے پاس جاکر آپ کا قدم اپنی گردن پر رکھ لیا، اس کے بعد تمام حاضرین نے آگے بڑھ کر اپنی گردنیں خم کردیں ؎

اس مجلس میں عراق کے قریباً تمام مشائخ موجود تھے، جن میں سے بعض کے اسماء گرامی بہجۃ الاسرار اور قلائد الجواہر سے درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) شیخ علی بن ابی النصر الہیتی رح (۲) شیخ بقا بن بطو رح (۳) شیخ ابو سعید قلوئی (۴) شیخ موسےٰ بن ماہین رح (۵) شیخ ابو النجیب عبدالقاہر سہروردی رح (۶) شیخ ابو الکرم رح (۷) شیخ ابو العباس احمد بن علی جوسقی صرصری رح (۸) شیخ ماجد

Marfat.com

الکزدی رح (۹) شیخ ابوحکیم بن نہروانی رح (۱۰) شیخ ابوعمرو عثمان القرشی رح
(۱۱) شیخ مکارم الاکبر رح (۱۲) شیخ مطر الباذرانی رح (۱۳) شیخ جاکیر کردیؒ
(۱۴) شیخ خلیفہ بن موسے الاکبر رح (۱۵) شیخ صدقہ بن محمد البغدادی رح
(۱۶) شیخ یحییٰ المرتعش رح (۱۷) شیخ ضیاء الدین ابراہیم الجوینی رح (۱۸)
شیخ ابوعبداللہ محمد القزوینی رح (۱۹) شیخ ابوعمرو عثمان البطائحی رح (۲۰)
شیخ قضیب البان موصلی رح (۲۱) شیخ ابوالعباس احمد القزوینی رح (۲۲) شیخ
داؤد رح (۲۳) شیخ ابوالعباس احمد الیمانی رح (۲۴) شیخ ابوعبداللہ محمد الخاصؒ
(۲۵) شیخ ابوعمرو عثمان بن احمد العراقی الشوکی رح (۲۶) شیخ سلطان المزینؒ
(۲۷) شیخ ابوبکر الشیبانی رح (۲۸) شیخ ابوالعباس احمد بن الاستاذ رح
(۲۹) شیخ ابومحمد احمد بن عیسے معروف بالکوبجی رح (۳۰) شیخ مبارک بن
علی الحمیری رح (۳۱) شیخ ابوالبرکات بن معدان عراقی رح (۳۲) شیخ عبدالقادر
بن حسن البغدادی رح (۳۳) شیخ ابوالسعود احمد بن ابی بکر خزیمی عطارؒ (۳۴)
شیخ ابوعبداللہ محمد بن ابی المعالی رح (۳۵) شیخ ابوالقاسم عمر بن مسعود بزارؒ
(۳۶) شیخ شہاب الدین عمر السہروردی رح (۳۷) شیخ محمود بن عثمان نعالؒ
(۳۸) شیخ ابوحفص عمر بن ابی نصر الغزالی رح (۳۹) شیخ ابومحمد حسن الفارسیؒ
(۴۰) شیخ ابومحمد علی بن ادریس الیعقوبی رح (۴۱) شیخ ابوحفص عمر الکیمانیؒ
(۴۲) شیخ ابوبکر المزین رح (۴۳) شیخ جمیل صاحب الخلوۃ والزعقہ رح
(۴۴) شیخ ابوعمرو عثمان الصریفینی رح (۴۵) شیخ ابوالحسن الجوسقی رح
(۴۶) شیخ ابومحمد الحریمی رح (۴۷) قاضی ابویعلے الفراء رح۔

حاضر الوقت مشائخ کے علاوہ دیگر اولیائے کرامؒ نے بھی اپنی اپنی جگہ اسی وقت

Marfat.com

گر زمیں جھکا دی تھیں، چنانچہ شیخ احمد بن رفاعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے زاویہ واقع ام عبیدہ میں، اور شیخ عبدالرحمٰن طفسونجی رحمۃ اللہ علیہ نے طفسونج میں، اور شیخ محمد بن موسےٰ بن عبداللہ بصری رحمۃ اللہ علیہ نے بصرہ میں، اور شیخ حیات بن قیس حرانی رحمۃ اللہ علیہ نے حران میں، اور شیخ سوید سنجاری رحمۃ اللہ علیہ نے سنجار میں، اور شیخ رسلان دمشقی رحمۃ اللہ علیہ نے دمشق میں، اور شیخ ابومدین مغربیؒ نے مغرب میں، اور شیخ عبدالرحیم قناوی رحمۃ اللہ علیہ نے قنا میں، اور شیخ عدی بن مسافر رحمۃ اللہ علیہ نے بالس میں، اسی تاریخ کو اسی وقت اپنی روحانی قوت اور مکاشفات سے معلوم کرکے اپنی گردنیں خم کردی تھیں۔

غرض تین سو تیرہ[۳۱۳] اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم نے دنیا کے مختلف مقامات میں حضور غوثیت مآبؐ کے اس ارشاد پر اپنی گردنیں جھکائیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

حرمین شریفین میں ستر[۷۰] اولیا نے، عراق میں ساٹھ[۶۰] نے، عجم میں چالیس[۴۰] نے، شام میں تیس[۳۰] نے، مصر میں بیس[۲۰] نے، مغرب میں ستائیس[۲۷] نے، یمن میں پچیس[۲۵] نے، حبشہ میں گیارہ[۱۱] نے، سدّ یاجوج ماجوج میں سات[۷] نے، کوہ قاف میں سینتالیس[۴۷] نے، وادی سراندیپ میں سات[۷] نے، جزائر بحر محیط میں چوبیس[۲۴] نے۔

رجال الغیب کا مبارکباد دینا شیخ لؤلؤ الارمنی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ جب حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے قدمی ھذہ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ فرمایا تو رجال الغیب کی اکتالیس صفیں ہوا میں اڑتی ہوئی نظر آئیں، ہر ایک صف میں ستر مردانِ خدا تھے، یہ جماعت بحکم حضرت خضر علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور آپ کو مبارکباد دی۔

غوثیت و قطبیت شیخ مکارم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ جس روز حضور نے قدمی ھذہ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ فرمایا

Marfat.com

اس روز تمام اولیاء اللہ نے معائنہ کیا کہ قطبیت کا نشان آپ کے سامنے گاڑا گیا، اور غوثیت کا تاج جو شریعت و حقیقت کے نقش و نگار سے مزین تھا آپ کے سر پر رکھا گیا، یہ دیکھ کر دنوں ابدالوں نے سر تسلیم خم کیا، اور وہ دس ابدال یہ ہیں، (۱) شیخ بقا بن بطور (۲) شیخ ابو سعید قلوی (۳) شیخ علی بن ہیتی (۴) شیخ عدی بن مسافر (۵) شیخ موسے زولی (۶) شیخ احمد رفاعی (۷) شیخ عبدالرحمن طفسونجی (۸) شیخ ابو محمد عبدالبصری (۹) شیخ حیات بن قیس حرانی (۱۰) شیخ ابو مدین مغربی۔

اس فرمان کے متعلق مشائخ کے اعتقاد شیخ ابو سعید قلوی فرماتے ہیں کہ جب آپ نے قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ فرمایا اس وقت آپ کے قلب مبارک پر تجلیات الٰہی ہو رہی تھیں، اور حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو خلعت بھیجا تھا کہ ملائکہ مقربین نے مجمع عام میں آپ کو پہنایا، اس وقت ملائکہ و رجال الغیب صف باندھے ہوئے اس کثرت سے ہوا میں کھڑے تھے کہ افق سما نظر نہیں آتا تھا، اور اس وقت روئے زمین پر کوئی ایسا ولی نہ تھا جس نے گردن نہ جھکائی ہو۔

خواجہ سید محمد گیسو دراز فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی سے سنا ہے کہ جب آپ نے قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ فرمایا، اس وقت قطب العارفین حضرت خواجہ معین الدین جوان تھے، اور ملک خراسان کے پہاڑوں میں عبادت و ریاضت میں مشغول تھے، بمجرد سننے اس ارشاد واجب الانقیاد کے اپنی گردن مبارک جھکا دی، یہاں تک پیشانی زمین سے لگ گئی، اور فرمایا قدمك علی راسی وعینی حضرت غوث الاعظم نے یہ حال معلوم کر کے فرمایا

Marfat.com

کرکے فرمایا کہ خواجہ غیاث الدین سجزی رح کے بیٹے نے گردن جھکانے میں تمام اولیای عصر سے سبقت کی ہے، لہذا قریب ہے کہ وہ صاحب ولایت ہندوستان کا ہوگا، پس ایسا ہی ہوا ۔

جب ندائے منادی غیب عالم ارواح میں پہنچی تو حضرت خواجہ بایزید بسطامی رح کی روح پاک نے درگاہ ایزدی میں عرض کیا کہ یا احکم الحاکمین تیرا فرمان واجب الاذعان ہے مگر سید عبدالقادر رح کو بایزید رح پر کونسی فوقیت و ترجیح ہے، ارشاد ہوا دو فوقیتیں ہیں، ایک یہ کہ وہ فرزند دلبند حضرت خواجہ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے، دوسرے یہ کہ تو فارغ مشغول ہے، اور وہ مشغول فارغ، اور تو عاشق ہے اور وہ معشوق، یہ سنتے ہی حضرت بایزید رح نے گردن جھکادی اور فرمایا سمعنا واطعنا ۔

شیخ ابو البرکات صخر بن صخر رح نے اپنے عم بزرگوار شیخ عدی بن مسافر رح سے پوچھا کہ سوائے حضرت محبوب سبحانی رح کے کسی اور ولی نے بھی قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ کہا ہے، فرمایا نہیں، پوچھا کہ پھر حضور کے ارشاد کا کیا سبب ہے؟ فرمایا یہ کلمہ ان کے مقام فردیت کی خبر دیتا ہے، کہا کہ فرد تو ہر زمانہ میں ہوتا ہے فرمایا ہوتا تو ہے مگر کسی کو سوائے حضرت محبوب سبحانی رح کے یہ کہنے کا حکم نہیں ہوا عرض کیا کیا آپ اس کہنے پر مامور ہوئے تھے، فرمایا ہاں، اور تمام اولیاء اللہ رح نے اپنی گردنیں نہیں جھکائیں مگر بحکم خدا ۔

شیخ احمد رفاعی رح سے پوچھا گیا کہ حضرت محبوب سبحانی رح نے جو قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ فرمایا ہے تو کیا آپ اس کہنے پر مامور ہوئے تھے، فرمایا بیشک وہ مامور ہوئے تھے ۔

ازالہ اعتراض بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ امر غوثیہ صرف اولیائے وقت کے ساتھ

Marfat.com

مخصوص ہے ، اور اولیائے متقدمین و متاخرین اس سے خارج ہیں ، اور اس پر دلیل یہ دیتے ہیں کہ متقدمین میں صحابہ کرام رض و خلفائے عظام رض بھی شامل ہیں ، جو بالاتفاق از روئے احادیث حضرت غوث الاعظم رض سے افضل ہیں ، اور متاخرین میں حضرت مہدی ، و حضرت عیسےٰ ، شامل ہیں ، ان کی فضیلت بھی حدیث سے ظاہر ہے .

اس کے بارہ میں یہ عرض ہے کہ جب حضور کا ارشاد علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ تو کل کا لفظ عام ہے ، اس میں کسی زمانہ کی تخصیص نہیں ، اور جو شخص اس کو محض حضور کے زمانہ سے خاص سمجھتا ہے وہ کیونکر صواب ہو سکتا ہے ، حالانکہ بقول صاحب خلاصۃ القادریہ حضرت سلطان العارفین خواجہ بایزید بسطامی رض نے عالم ارواح میں اپنی گردن جھکا دی اور سمعنا واطعنا فرمایا ، اور ایسا ہی بقول صاحب مکاشفات اولیا حضرت سید الطائفہ شیخ جنید بغدادی رض نے اپنی زندگی میں بحالت مکاشفہ اپنا سر جھکا لیا ، اور دو بار فرمایا قدمہٗ علیٰ رقبتی اور یہ دونو حضرات کبار اولیائے متقدمین سے تھے .

باقی رہا صحابہ کرام رض و خلفائے عظام رض والا اعتراض تو اس کے متعلق مقامات دستگیری میں لکھا ہے کہ اس حکم میں صحابہ کرام رض و ائمہ عظام رض داخل نہیں ، اور ان کے نہ داخل ہونے کی وجہ صاحب محبوب المعانی نے یہ لکھی ہے کہ جو ولائت ساتھ نبوت کے امتزاج رکھتی ہے وہ ولائت خاص انبیا کی ہے ، اور جو ولائت ساتھ خلافت و صحبت و امارت و امامت کے امتزاج رکھتی ہے وہ ولائت صحابہ کرام رض اور دوازدہ امام کی ہے ، اگرچہ ولائت میں سب شریک ہیں مگر عرف میں انبیا کو انبیا صحابہ کرام کو اصحاب ، دوازدہ امام کو امام کہتے ہیں ، ولی نہیں کہتے ، پس حضرت غوث الاعظم رض کا قول مبارک مخالف شرع شریف و عقل و نقل کے نہیں ہو سکتا ، اسی

واسطے حضور

Marfat.com

واسطے حضور کے ارشادِ پاک میں تخصیص ولی اللہ کی ہے، خواہ متقدمین سے ہو، خواہ ہمعصر ہو، خواہ متاخرین سے ہو، صحابہ کرام رض و ائمہ عظام رح کا اس میں ذکر ہی نہیں ہے۔

مقاماتِ فقر

آپ کے مدارج و مقامات ادراکِ انسانی سے بالاتر ہیں، حضور کا اپنا کلام اپنے متعلق یہاں تبرکاً درج کیا جاتا ہے۔

شیخ صدقہ بغدادی رح سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت محبوب سبحانی رح نے منبر پر۔

انا سیفی مشہور وقوسی موتور ونبالی موفوقة وسہامی صائبة ورُمحی مصوب وفرسی مسرج انا نار اللہ الموقدة انا سلاب الاحوال انا بحر بلا ساحل انا دلیل الوقت انا المتکلم فی غیری انا المحفوظ انا الملحوظ انا المحظوظ یا صوام یا قوام یا اھل الجبال دکت جبالکم یا اھل الصوامع ھدمت صوامعکم اقبلوا الی امرٍ من امر اللہ انا امرٌ من امر اللہ یا بنیات الطریق یا رجال یا ابطال یا اطفال ھلموا وخذوا عن البحر الذی لا ساحل لہٗ یا عزیز انت واحد فی السماء وانا واحد فی الارض یقال لی بین اللیل والنہار سبعین مرة وانا اخترتک لنفسی ولتصنع علی عینی یقال لی یا عبد القادر تکلم یسمع منک یقال لی یا عبد القادر بحقی علیک کل بحقی علیک اشرب بحقی علیک تکلم وامنتک من الردی۔

شیخ ابو القاسم عمر بن مسعود البزاز رح اور شیخ ابو حفص عمر الکیمانی رح سے روایت ہے کہ فرمایا حضور نے انا غائص فی بحار علم اللہ ومشاھدتہ انا حجة اللہ علیکم انا نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ووارثہ فی الارض۔

Marfat.com

حافظ عبدالعزیز ابن الاخضر رح کہتے ہیں میں نے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے سنا کہ فرما
تھے میں خلقت کے امور و عقول سے پرے ہوں، کُل رجال الحق جب تقدیر حق تک
پہنچتے ہیں تو رُک جاتے ہیں، اور میں جب تقدیر حق تک پہنچا تو میرے واسطے ایک
روزن کھُلا، اور میں اُس روزن میں داخل کیا گیا، اور تقدیر میں میں نے خدا
کے ساتھ منازعت کی، ساتھ قوّت خدا کے، واسطے رضامندی خدا کے، پس مرد
ہے کہ تقدیر حق کا منازع ہو نہ موافق کہ وہ مرد نہیں۔

آپ نے بارہا فرمایا مجھکو کسی پر قیاس مت کرو، اور نہ دوسرے کو مجھ پر، میں وہ ہوں
ہوں، میرے کلام کی تصدیق کروگے تو اس میں نجات ہے۔ اور میری تکذیب
کرنی زہر قاتل ہے۔ شیخ حماد رح آپ کا یہ کلام سُن کر متعجب ہوئے، اور عرض کیا
یا شیخ عبدالقادر آپ مکر الٰہی سے خائف نہیں۔ آپ نے ان کے سینہ پر ہاتھ رکھا
فرمایا حماد! دل کی آنکھ سے دیکھ میرے ہاتھ میں کیا ہے؟ حماد رح بیہوش ہو
جب آپ نے ہاتھ اٹھایا تو ہوش میں آئے، اور کہا میں نے حضور کے ہاتھ میں تمام عالم
خدا تعالیٰ کے دیکھے، کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ مکر نفرما دے گا۔

آپ نے فرمایا اے اہل زمین مشرق و مغرب کے اور اے اہل آسمان کے سنو فرمایا اللہ تعالیٰ
نے ویخلق مالا تعلمون یعنی اللہ تعالےٰ وہ چیزیں پیدا کرتا ہے جن کو تم نہیں جانتے
اور میں انہیں چیزوں میں سے ہوں۔

کرامات

حضرت مخدوم گنج بخش رح صاحب مقاماتِ عالیہ فرماتے ہیں کہ آپ کی کرامات و مناقب
کثیرہ اسقدر ہیں کہ اگر تمام سرزمین کے درختوں کے پتے کاغذ اور شاخیں قلم بن جائیں
اور تمام

Marfat.com

اور تمام مخلوق زمین و آسمان کی جمع ہو کر ان کو لکھے تو ہرگز ختم نہ ہوں بلکہ لکھنے والے عاجز و قاصر آجائیں ۔

حضرت شیخ علی بن ابی النصر الہیتی رح فرماتے ہیں کہ میں نے کسی ائمہ شیوخ کو کثیر الکرامات حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح سے نہ کہیں دیکھا، اور نہ کہیں سنا، آپ کی کرامات کثیرہ کا یہ حال تھا کہ ہر وقت صدہا کرامات و خوارق عادات ظاہراً و باطناً قولاً و فعلاً آپ سے ظاہر ہوا کرتی تھیں ۔

حضرت امام یافعی رح فرماتے ہیں کہ کرامات حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح کی حد تواتر کو پہنچی ہیں، اور بالاتفاق معلوم ہے کہ کسی اولیائے زمانہ سے اسقدر کرامتیں ظاہر نہیں ہوئیں جیسا کہ آپ سے ۔

حضرت شیخ ابو عمرو عثمان صریفینی رح کا قول ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح کی کرامتیں سلک مروارید کی طرح تھیں، جس میں یکے بعد دیگرے لگاتار موتی ہوں، اگر ہم میں سے ہر روز کوئی شخص کسی کرامتیں دیکھنی چاہتا تو دیکھ لیتا ۔

شیخ الاسلام عزالدین بن عبدالسلام رح نے بیان کیا ہے کہ جس قدر تواتر کے ساتھ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح کی کرامات منقول ہیں اور کسی ولی کی نہیں ۔

امام نووی محدث رح فرماتے ہیں کہ کسی ولی کی کرامتیں بنقل ثقات اس کثرت سے ہم تک نہیں پہنچیں، جس کثرت کے ساتھ سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رح کی پہنچی ہیں ۔

شیخ عبدالحق محدث رح دہلوی فرماتے ہیں کہ کرامتیں آپ کی بحد و حساب تھیں، جیسا کہ معجزات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لاتعداد و بشمار تھے، پس آپ غوث الثقلین و شیخ الکل ہوئے جیسا کہ حضور سرور عالم علیہ الصلوۃ والسلام رسول الثقلین تھے ۔ آپ کی ذات بابرکات سے ہر قسم کی کرامات کا صدور بحد تواتر ہوا ہے جیسا کہ خلقت

Marfat.com

کے بلا [illegible] میں تصرف، جنوں وانسانوں پر حکم کا اجرا، پوشیدہ باتوں پر اطلاع، اسرار کا ظاہر کرنا، دلوں کے بھیدوں سے آگاہ ہونا، ملک وملکوت کے مخفیات سے خبر رکھنا، حقایق جبروت واسرار لاہوت کا مکشوف ہونا، مواہب غیبیہ کا اعطا، حوادث کی تقلیب، محو واثبات آلہی سے اکوان کی تصریف، اماتت واحیا کی صفت سے متصف ہونا، اکمہ وابرص کا اچھا کرنا، بیماروں کو صحت دلانا، طی زمان و مکان، اور زمین وآسمان میں امر کا نافذ کرنا، پانی پر چلنا، ہوا پر اڑنا، لوگوں کے ارادوں کو پھیر دینا، اشیاء کی طبائع کو منقلب کرنا، غیب سے اشیا کا حاضر کرنا گذشتہ وآئندہ خبروں سے بلاشک وریب واقف ہونا، وغیرہ تمام اقسام کے کرامات وخوارق عادات بر سبیل اتصال ودوام بین الخاص والعام ارادتاً اظہار دعویٰ برحق کے طور پر آپ کو حاصل تھیں۔

اس جگہ چند کرامات "بترگا" درج کی جاتی ہیں۔

احیائے دجاجہ شیخ محمد بن قائد الاوانی رقمطراز ہیں کہ ایک دفعہ آپ کی خدمت میں ایک عورت اپنے لڑکے کو لیکر آئی اور کہنے لگی کہ میں نے اپنے اس لڑکے کو دیکھا کہ وہ آپ سے بہت انسیت رکھتا ہے، اسی لئے میں اپنا حق چھوڑ کر اسے محض لوجہ اللہ آپ کو دیتی ہوں، آپ نے اس لڑکے کو لے لیا، اور اسے ریاضت ومجاہدہ میں مشغول کیا، ایک بار وہ عورت آئی تو بھوک اور بیداری کے سبب لڑکے کو دبلا پتلا اور زرد پایا، اور جو کی روٹی کھاتے دیکھا، پھر وہ حضور کی خدمت میں آئی تو دیکھا کہ آپ مرغی کے گوشت سے روٹی کھا رہے ہیں، اس عورت نے کہا کہ آپ تو مرغی کے سالن سے روٹی کھاتے ہیں، اور میرے لڑکے کو جو کی روٹی کھلاتے ہیں۔ آپ نے اس کی ہڈیاں جمع کیں اور ان پر اپنا ہاتھ رکھ کر فرمایا

Marfat.com

قومی باذن اللہ الذی یحی العظا | دمی رمیم - تو اسی وقت وہ مرغی اٹھ کھڑی
ہوئی اور کہنے لگی، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ الشیخ عبد القادر ولی اللہ
آپ نے اس عورت کو فرمایا کہ تیرا لڑکا جب اس قابل ہو جائے گا، تو اس وقت
اسے اختیار ہے جو چاہے سو کھائے ۔

احیائے اموات غریقِ دریا

ایک روز آپ تفریحاً دریائے دجلہ کے کنارے تشریف
لیگئے، دیکھا کہ چند عورتیں دریا پر آئیں، اور پانی لے کر چلی گئیں، مگر ایک ضعیفہ
نے اپنا گھڑا پانی سے بھر کر دریا کے کنارے پر رکھدیا، اور منہ چھپا کے زار زار رونے
لگی، دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ عرصہ بارہ سال کا ہوا کہ اس کا بیٹا اپنی دلہن
کو لئے ہوئے گھر آرہا تھا کہ معہ دلہن اور براتیوں کے دریا میں ڈوب گیا، اس وقت
سے اس ضعیفہ کا معمول ہے کہ ہر روز دریا پر آتی ہے، اور زار زار روتی ہے، یہ
سُنکر آپ کا دریائے رحمت جوش میں آگیا، اور ضعیفہ کو کہلا بھیجا کہ تو تسکین رکھ، تیرا
بیٹا بمعہ بہو اور براتیوں کے ابھی آیا چاہتا ہے، اور خود دعا میں مصروف ہوئے، تھوڑی
دیر گذر گئی اور دعا کا اثر ظاہر نہ ہوا، تب آپ نے بناز معشوقانہ درگاہِ باریتعالےٰ
میں عرض کیا کہ یا آلہ العالمین! عبد القادر کے کام میں اسقدر کیوں دیر ہوئی، دفعۃً
دریائے دجلہ موجزن ہوا، اور اس میں جوش و خروش پیدا ہوا، اور کشتی ضعیفہ کے
بیٹے کی معہ دلہن اور براتیوں کے پانی کے اوپر آگئی، اور آناً فاناً کنارے آلگی،
یہ دیکھکر ضعیفہ فرطِ مسرت سے بیہوش ہوگئی، ہوش آئی تو اپنے بیٹے اور بہو وغیرہ
کو لیکر اپنے گھر چلی گئی، اس کرامت کو دیکھ کر کئی کافر مسلمان ہوگئے ۔

ف فقیر تراب عفی عنہ کہتا ہے کہ بعض مخالفین اس کرامت پر اعتراض کرتے ہیں کہ یہ
کیسے ہو سکتا ہے کہ بارہ سال کے مردے زندہ ہوگئے ۔ اس کے متعلق منقول ہے کہ

Marfat.com

ایک مرتبہ صاحبزادہ خواجہ محمد الدین صاحبؒ اپنے والد بزرگوار حضرت خواجہ شمس الدین چشتی نظامی سیالوی رحمہ سے پوچھا کہ یہ بات جو لوگوں میں مشہور ہے کہ حضرت غوث الاعظم رضؓ نے بارہ سال کی غرق شدہ کشتی کو بمعہ مسافروں کے صحیح سالم نکال لیا، یہ ممکنات سے ہے یا نہیں، انہوں نے فرمایا کہ بارہ سال کا عرصہ زیادہ ہوتا ہے یا سو سال کا، کیا تم نے قرآن مجید میں حضرت عزیر علیہ السلام کا قصہ نہیں پڑھا، کہ خدا تعالےٰ نے ان کو سو سال کے بعد زندہ کیا، صاحبزادہ صاحبؒ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تو ہر چیز پر قادر ہے، مگر کشتی والا معاملہ حضرت پیر دستگیرؓ سے منسوب ہے، حضرت خواجہ سیالوی رحمہ نے فرمایا کہ حضرت پیر صاحبؓ صاحبِ منزلِ بقا باللہ تھے، جو بزرگ اس مقام تک رسائی حاصل کر لیتے ہیں وہ اوصافِ الٰہی سے متصف ہو جاتے ہیں، صورتِ بشری کا ایک پردہ درمیان رہ جاتا ہے ورنہ ہر ایک فعل جو ان سے سرزد ہوتا ہے، اس میں وہ اختیاراتِ ربانی سے مختار ہوتے ہیں، قرآن مجید میں ارشاد ہے وما رمیتَ اذ رمیتَ ولکنّ اللہ رمٰی (الانفال ع ۲)

امکنہ متعددہ میں ظہور

شیخ عبدالقادر شامی رحمہ سے منقول ہے کہ ایک بار ماہِ رمضان المبارک میں ستر آدمیوں نے علیحدہ علیحدہ آپ کی دعوت کی، اور آپ نے سب کی دعوت قبول فرمائی، اور ایک ہی وقت میں ہر ایک مکان پر اور خانقاہ میں مریدوں کے ساتھ روزہ افطار کیا۔

درختوں کا سرسبز ہونا

آپ ایک دن شیخ علی بن الہیتی رحمہ کی عیادت کو گئے ان کے مکان میں دو درخت خرمے کے مدت سے خشک ہو چکے ہوئے تھے، آپ نے ایک درخت کے نیچے وضو کیا، اور دوسرے کے نیچے نماز پڑھی، دونو درخت فوراً سرسبز و شاداب ہو گئے۔

Marfat.com

تصرف فی الاجسام | ایک عورت کے بطن سے بیس لڑکیاں پیدا ہوئیں، اُس کا شوہر بیٹیوں کی کثرت سے ناراض ہو کر اس کو طلاق دینے پر آمادہ ہوا، وہ گھبرا کر آپ کی خدمت میں التجا لائی، آپ نے فرمایا جا تیرا مقصد پورا ہوگا، جب وہ گھر آئی دیکھا کہ سب لڑکیاں لڑکے ہو گئے ہیں۔

ایک اعتراض کا جواب | بعض لوگوں نے یہ اعتراض کیا ہے کہ حضرت غوثیہ رضی کے کرامات میں مُدّاحین نے مبالغے کئے ہیں، اور ایسے ایسے واقعات آپ سے منسوب کئے ہیں جو شایانِ بارگاہِ ربوبیت ہیں، اسی قسم کا اعتراض بہجۃ الاسرار پر بھی کیا گیا ہے جو آپ کے حالات میں جامع و مفصل کتاب ہے، اس کا جواب علامہ کاتب چلپی رحمہ نے کشف الظنون میں اس طرح دیا ہے۔

"میں کہتا ہوں کہ ایسے مبالغات کون سے ہیں جو آپ کی طرف منسوب کر دئے گئے ہیں، اور آپ پر اُن کا اطلاق جائز نہیں، میں نے ہر چند جستجو کی مگر مجھے کوئی نقل ان میں ایسی نہیں ملی جس میں دوسروں نے اس کی متابعت نہ کی ہو، ان حالات کا اکثر حصہ جس کو صاحب بہجۃ الاسرار نے ذکر کیا ہے، وہی ہے جس کو امام یافعیؒ نے اسنے المفاخر، نشر المحاسن، روض الریاحین میں، اور شمس الدین الزکی الحلبیؒ نے کتاب الاشراف میں نقل کیا ہے، اور بڑی سے بڑی شے جو آپ سے منقول ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے مُردوں مثلاً مرغی کو زندہ کر دیا، مجھے اپنی حیات کی قسم کہ اس قصہ کو امام تاج الدین سبکیؒ نے بھی نقل کیا ہے، اور یہ ابن الرفاعی رحمہ وغیرہ سے بھی منقول ہے، اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنے اولیا کو دنیا اور آخرت میں جو تصرف عطا فرمایا ہے اسے وہ غبی، جاہل، حاسد کیونکر سمجھ سکتا ہے جس نے اپنی عمر مضامین کتب کے سمجھنے میں ضائع کی، اور تزکیہ نفس اور اللہ تعالیٰ کی طرف

Marfat.com

توجہ کو چھوڑ کر اسی پر قناعت کی، اور یہ سمجھنے کی کوشش نہ کی کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں اپنے اولیاء کو تصرف سے کیا کچھ عطا فرمایا ہے، اسی لئے حضرت شیخ جنید بغدادی رحمۃ نے فرمایا ہے کہ ہمارے طریقہ کی تصدیق ولایت ہے۔

عملیات

برائے زیارتِ اولیا | آپ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص چاہے کہ اموات سے کسی امر کے متعلق جواب حاصل کرے، پس چاہیے کہ وہ مقبرہ میں جائے، اور قبر کی چاروں طرف اذان دیوے، پہلے قدموں کی طرف، پھر سر کی طرف، پھر دائیں، پھر بائیں، اور ہر طرف میں آیۃ الکرسی اکتالیس بار پڑھے، مگر بائیں جانب گیارہ مرتبہ پڑھے، پھر سات قدم چل کر سو جائے، انشاء اللہ تعالیٰ صاحب قبر کو خواب میں دیکھے گا، اور وہ اس کے سوال کا جواب دیوے گا۔

نمازِ استخارہ | آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص تین رات متواتر اعتقادِ درست اور اخلاص سے یہ استخارہ کرے اس کا جو مقصود ہوگا حاصل ہوگا، اول پنج پاؤ چاول گندم کا آٹا لے، اس میں سوا پاؤ قند سیاہ، اور سوا پاؤ زیرہ، اور سوا پاؤ مویز اور سوا پاؤ روغن ڈالے، یہ سب چیزیں کورے برتن میں ڈال کر، اس پر حضرات پنجتن پاک رض کا فاتحہ دلوائے، اور وہ چیزیں اپنے استاد کے پاس لے جاوے اور اس سے استخارہ کا اذن لیوے، اس کے بعد شب چہارشنبہ و شب پنجشنبہ شب جمعہ کو عمل شروع کرے، سونے کے وقت چار رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی ایکبار اور سورۂ اخلاص سات بار، اور رد وس رکعت میں بعد فاتحہ کے آیت ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتس

Marfat.com

لا یحتسب ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ ان اللہ بالغ امرہ قد جعل اللہ لکل شئ قدرًا (الطلاق ع ۱) ایک بار اور سورۂ اخلاص سات بار پڑھے، تیسری رکعت مثل پہلی کے، اور چوتھی رکعت مثل دوسری کے پڑھے، سلام کے بعد سات بار سورۂ زلزال پڑھ کر سو رہے، جس نیت کے لئے پڑھے گا پوری ہوگی، انشاء اللہ تعالیٰ۔

برائے جمیع حاجات آپ نے فرمایا ہے کہ مجھکو گیارہ اسماء حق تعالیٰ سے نازل ہوئے ہیں، جو شخص ان کو کسی حاجت و مہم کے واسطے پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری فرمائے گا، چاہیئے کہ خلوت میں بیٹھ کر سر برہنہ کرکے ہزار بار یا سو بار یا گیارہ بار یہ گیارہ اسماء پڑھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الٰہی بحرمۃ میراں محی الدین۔ الٰہی بحرمۃ غوث محی الدین۔ الٰہی بحرمۃ قطب محی الدین۔ الٰہی بحرمۃ ولی محی الدین۔ الٰہی بحرمۃ شیخ محی الدین الٰہی بحرمۃ مخدوم محی الدین۔ الٰہی بحرمۃ مولانا محی الدین۔ الٰہی بحرمۃ خواجہ محی الدین۔ الٰہی بحرمۃ سلطان محی الدین۔ الٰہی بحرمۃ فقیر محی الدین۔ الٰہی بحرمۃ غریب محی الدین اقض حاجتی یا قاضی الحاجات برحمتک یا ارحم الراحمین

برائے دفع وساوس شیطان آپ نے فرمایا ہے جو شخص سونے کے وقت بستر پر لیٹ کر یہ درود شریف سات بار پڑھا کرے، اس کو اللہ تعالیٰ تمام بلیات سے محفوظ رکھے گا، اور وہ شیطان کے وسوسوں سے بچ جائے گا، درود شریف یہ ہے۔

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد صلوۃ انت لھا اھل وھو لھا اھل اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد صلوۃ تکون لک رضاء ولحقہ اداء برحمتک یا ارحم الراحمین

برائے عزت آپ نے فرمایا ہے جو شخص یکشنبہ کے روز نماز اشراق چہار رکعت پڑھے

Marfat.com

اور ہر رکعت میں آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ اخلاص تین بار پڑھے ، اور بعد سلام کے سو بار اسم جلالی پڑھے ، اللہ تعالےٰ اُس کو درمیان خلقت کے عزیز اور مکرم رکھے گا اور تمام مخلوق اس کی مطیع و منقاد ہوگی ، انشاء اللہ تعالیٰ ، اسم جلالی یہ ہے ۔

یا عزیز اجب یا لوما ئیل یا حروزائیل بحق یا عزیز ۔

برائے امراض لاعلاج آپ نے فرمایا ہے کہ اگر کسی کو کوئی ایسی بیماری ہو کہ طبیب اس کے علاج سے مایوس ہو چکے ہوں تو چاہیئے کہ ذیل کی آیات بطہارت کاملہ چینی کی طشتری میں لکھ کر اکتالیس روز تک دھو کر پلایا کرے ، انشاء اللہ تعالےٰ شفائے کامل نصیب ہوگی ، اگر بارش کا پانی میسر ہو تو نہایت سریع التاثیر ثابت ہوگا ، آیات یہ ہیں ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ رب العلمین الرحمٰن الرحیم ملک یوم الدین ایاک نعبد وایاک نستعین اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین ۔ امین ۔ یشتف صدور قوم مؤمنین ۔ یا ایھا الناس قد جاءتکم موعظۃ من ربکم وشفاء لما فی الصدور ۔ فیہ شفاء للناس ان فی ذلک لایات لقوم یتفکرون ۔ وننزل من القراٰن ما ھو شفاء و رحمۃ للمؤمنین ۔ واذا مرضت فھو یشفین ۔ قل ھو للذین امنوا ھدیً وشفاء ۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۔

برائے نظرِ بد آپ نے فرمایا ہے کہ اگر کسی بچہ کو نظر بد لگ جائے تو یہ آیت شریف مع بسم اللہ شریف کے سات بار پڑھ کر اس پر دم کرے ، اور یہی آیت لکھکر اس کے گلے میں ڈال دے شفا پائے گا ، انشاء اللہ تعالیٰ ، آیت یہ ہے

وما انفقتم من نفقۃ او نذرتم من نذر فان اللہ یعلمہ وما للظٰلمین من انصار (البقرہ ع ۳۷)

Marfat.com

تصنیفات

آپ کی تصنیفات زمانہ میں موجود ہیں، اُن کے مطالعہ سے قلب کو جو لذّت، حلاوت اور سرور حاصل ہوتا ہے، اُس کا نقشہ اتارنا زبان اور قلم کی طاقت سے باہر ہے، آپ کے کلمات یا الفاظ کے پڑھنے سے آج بھی مردہ دل زندہ ہو رہے ہیں، آپ کے کلام میں اسقدر تاثیر، ذوق، شوق، دلسوزی ہے کہ بسا اوقات پڑھنے والا وجد میں آکر بے اختیار ہو کر تڑپنے لگتا ہے، آپ کی تصانیف یہ ہیں۔

۱۔ غنیۃ الطالبین | اس کتاب میں زیادہ تر شرعی مسائل کی بحث ہے، اس کا فارسی زبان میں حضرت مولوی عبدالحکیم سیالکوٹی رح نے ترجمہ کیا ہے، اور اردو میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے جس کا نام تحفہ دستگیر ہے۔

اکثر علمائے اہل سنت اس کتاب کو حضرت غوث الاعظم رح کی تصنیف نہیں جانتے، بلکہ کسی دوسرے شیخ عبدالقادر رح کی تصنیف جانتے ہیں، ایسا ہی لکھا ہے مولوی عبدالعزیز ملتانی پڑھاری رح نے کتاب کوثر النبی میں۔

۲۔ فتوح الغیب | یہ کتاب علم تصوف و معرفت میں بڑے پایہ کی ہے، اٹھتر مقالات پر مشتمل ہے۔ ہر ایک مقالہ معرفت و حقیقت کا خزانہ ہے، ان مقالات کے جامع حضرت غوث الاعظم رح کے صاحبزادہ شیخ شرف الدین عیسےٰ رح تھے، اور انہیں کی خاطر حضور نے یہ تصنیف فرمائی تھی۔

اس کتاب کی فارسی شرح بنام مفتاح الفتوح حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح نے بہت عمدہ لکھی ہے۔

اور اس کتاب کے متعدد اردو ترجمے بھی ہوئے ہیں، ازانجملہ ایک ترجمہ مولانا مولوی

Marfat.com

ابوالحسن محدث سیالکوٹی رح نے کیا ہے۔
اور دوسرا ترجمہ نواب سید محمد صدیق حسن خاں محدث بھوپالوی رح نے بنام مقالات الاحسان فی مقامات العرفان لکھا ہے۔
اور تیسرا ترجمہ مولوی حکیم سید سکندر شاہ قادری ابوالعلائی جہانگیری کانپوری رح نے بنام کلام الطیب ترجمہ فتوح الغیب لکھا ہے، یہ ترجمہ سب سے اچھا ہے۔
اور چوتھا ترجمہ پیر عالم شاہ بن پیر غلام محمد قریشی ہنکاری رح نے بزبانِ پنجابی منظوم کیا ہے۔

۳۔ فتح الربانی والفیض الرحمانی | یہ حضور غوثیہ کے مواعظ وارشادات کا مجموعہ ہے، اس کا طرزِ بیان فتوح الغیب کی طرح نہایت پسندیدہ اور دل آویز ہے۔ اس میں حضور کی باسٹھ[۶۲] مجلسوں کے وعظ درج ہیں، ان مواعظ کو آپ کے خلیفہ شیخ عفیف الدین ابن المبارک رح نے جمع کیا ہے۔
اس کا اردو ترجمہ مولوی محمد عبدالعزیز بن حافظ محمد عبدالرحیم حنفی قادری چشتی رح نے بنام تحفہ سبحانی فیض ربانی لکھا ہے۔

۴۔ مکتوباتِ غوثیہ | یہ مکاتیب فارسی ہیں، تصوف وعرفان کا مخزن ہیں، تمام تر آیاتِ قرآنی سے مملو ہیں، یہ پندرہ[۱۵] مکتوبوں کا مجموعہ ہے، ان کا ترجمہ بھی اردو میں ہو چکا ہے۔

۵۔ الہاماتِ غوثیہ | یہ وہ کلام پاک ہے جو حضور غوثیہ پر جناب باریتعالےٰ سے بطورِ الہام وارد ہوئی۔ بعض الہامات رسالہ نور ربانی میں بنام رسالہ غوثیہ درج ہیں۔
الہامات کی شرح بنام حقائق الدقائق فارسی زبان میں ہو چکی ہے۔

۶۔ دیوان

Marfat.com

۶- دیوان محی | یہ دیوان فارسی زبان میں ہے، رموز عشق کا دفتر ہے، پڑھتے ہی بے اختیار انسان پر وجدانہ کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

بعض لوگ اس کو حضرت غوث الاعظم رح کی تصنیف نہیں جانتے۔

ان کے علاوہ اور بھی کئی تصانیف از قسم قصائد و وظائف و اشغال حضرت غوث الاعظم رح کی طرف منسوب ہیں۔ ازانجملہ۔

(۷) قصیدہ حمریہ محبوبیہ (۸) قصیدہ قطبیہ (۹) قصیدہ روحیہ (۱۰) قصیدہ طابیہ (۱۱) جلاء الخواطر فی الباطن والظاہر (۱۲) یواقیت الحکم (۱۳) درود کبریت احمر (۱۴) درود اکسیر اعظم (۱۵) دعائے بدرقۃ الایمان (۱۶) دعائے فتح البصائر (۱۷) اسبوع شریف (۱۸) چہل کاف (۱۹) اسمائے سبعہ مع توجہات۔

مکتوبات

آپ عربی و فارسی دونوں زبانوں میں کلام فرمایا کرتے تھے، اسی لئے حضور کو ذوالبیانین واللسانین کہا جاتا تھا، آپ کے مکتوبات بزبان فارسی مشہور ہیں، جن میں لفظ لفظ پر قرآن مجید سے استشہاد کیا گیا ہے، یہاں تین مکتوب آپ کے درج کئے جاتے ہیں۔

مکتوب اول | اے عزیز چوں برافق شہود از خرق غمام فیض یھدی اللہ لنورہ من یشاء درخشیدن گیرد و روائح وصول از مہب عنایت یختص برحمتہ من یشاء در وزیدن آید و ریاحین انس در ریاض قلوب بشگفد و بلابل شوق در بساتین ارواح بنغمات یاسفی علی یوسف چوں ہزار داستان در ترنم آید، و نیران اشتیاق در کوانین سرائر شعلہ برزند، و اطیار افکار در فضائے عظمت از غایت طیران بے پر شود، و فحول عقول در وادی معرفت پے گم کند، و قواعد ارکان افہام از صدمت

Marfat.com

هیبت در تزلزل آید ، وسفن غرائم در بحار ما قدروا الله حق قدره بریاح وهی
تجری بهم فی موج کالجبال در بحر حیرت فرو ماند ، امواج دریائے عشق یجیبهم د
ویجیبونه در تلاطم آید ، ہر یکے بر زبان حال ندا کند ربّ انزلنی منزلاً مبارکا
وانت خیر المنزلین سابقۂ عنایت ان الذین سبقت لهم منّا الحسنٰی در رسد
وایشاں را بر ساحل جودی فی مقعد صدق فرود آرد ، و در مجلس ستان باوہ است
رساند ، ماوٰہ نعیم للذین احسنوا الحسنٰی وزیادۃ را در پیش کشد ، وکئوس وصول
ازجام قرب بایدی سفرۃ و سقاهم ربهم شرابًا طهورًا گردان شود وملک
ابدی و دولت سرمدی واذا رایت ثمّ رایت نعیمًا وملکًا کبیرًا مشاہدہ گردد۔

مکتوب دوم | اے عزیز قلبے سلیم باید کہ تا بر رموز فاعتبروا یا اولی الابصار
اطلاع یابد ، وعقلے کامل باید تا دقایق اسرار سنریهم ایاتنا فی الآفاق وفی
انفسهم را ادراک کند ، ویقینے صادق تا شواہد معرفت وان من شیءٍ الا یسبح
بحمده ولکن لا تفقهون تسبیحهم را بعین قلب مشاہدہ بیند ، وبدواعی وصول
واذا سالك عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان مستقبل شود
واز زواجر بتینہ افحسبتم انما خلقناکم عبثًا وانکم الینا لا ترجعون از خواب
غفلت وبلههم الامل فسوف یعلمون بیدار گردد ، وبعروۃ الوثقٰی ومالکم
من دون الله من ولیّ ولا نصیر چنگ در زند ، وبر سفینۂ ففرّوا الی الله سوار گردد
ودر دریائے معرفت وما خلقت الجنّ والانس الا لیعبدون مردانہ وار بغواصی فرو
آید ، واگر گوہر مطلوب بچنگ افتد فقد فاز فوزًا عظیمًا واگر جان در طلب رود
فقد وقع اجره علی الله۔

مکتوب سوم | اے عزیز چوں عساکر جذبات الله یجتبی الیه من یشاء بر ولایت
قلوب در تاز

Marfat.com

قلوب درتازد طوایح نفوس آمارہ را بلجام ریاضت وجاھدوا فی اللہ حق جہادہ
مرتاض ومذلل گرداند، وجبابرہ فراعنہ را در مجلس تقوٰے بسلاسل مجاہدہ درکشد،
اُمنیہ را باغلال واطیعوا اللہ واطیعوا الرّسول بیروں گرداند، واعمال ارادت
واختیارات را بتادیب فمن یعمل مثقال ذرّۃ خیرًا یرہ سزا دہد، وابنیہ
رسوم وعادات وقواعد ارکان تلبیس وطامات را بکلی ازمیان بردارد، ومنادی
حال بزبان صدق مقال ندا کند کہ ان الملوک اذا دخلوا قریۃً افسدوھا وجعلوا
اعزۃ اھلھا اذلۃً. وچوں مرضیہ اراضی صفائے قلوب از لوث شہوات بگذرد
ومن یبتغ غیر الاسلام دینًا فلن یقبل منہ مصفا گردد، وحدایق ارواح از نسیم
اریاح ومن یھد اللہ فھو المھتد سراسر معطر ومروح شود، وصفحات اوراق سرائر
از نقایش رقوم لطایف اولئک کتب فی قلوبھم الایمان مرقوم گردد، وشہود
یوم تبدل الارض غیر الارض صفت حال گردد، ورواسی اشواق چوں ھبائً
منثورًا در ہوا شود وبزبان صدا باز گوید وتری الجبال تحسبھا جامدۃً وھی
تمر مر السحاب اسرافیل عشق صور در دمد ونفخ فی الصور تاثیر صاعقہ فصعق
من فی السمٰوٰت ومن فی الارض بظہور انجامد، ومبشر اقبال لا یحزنھم الفزع الاکبر
در رسد وایشاں را تمکین دہد ولعلیین فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر
داعی شود، رضوان باشارت بشرٰی لکم الیوم پیش آید، وابواب جنات نعیم بکشاید وبگوید سلام
علیکم طبتم فادخلوھا خالدین وایشاں بگویند وقالوا الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ واورثنا الارض
نتبوء من الجنۃ حیث نشاء فنعم اجر العاملین۔

مقالات

آپ کی کتاب فتوح الغیب سے تین مقالوں کا اردو ترجمہ یہاں درج کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

مقالۂ اول | فرمایا حضورؐ نے ہر ایماندار کے لئے تین چیز کا ہونا ہر حال میں ضرور ہے ایک یہ کہ خدا کے حکم کی تعمیل کرے، دوم یہ کہ جس چیز سے اُس نے منع کیا ہے اُس سے باز رہے، سوم یہ کہ تقدیر سے راضی ہووے، پس اولے درجہ یہ ہے کہ ایماندار ان تینوں چیزوں سے کسی وقت خالی نہ ہو، پس مومن کو لائق ہے کہ ان تین چیز کا قصد اپنے دل میں لازم کرے، اور ہمیشہ اُن کے قصد میں رہے، اور اپنے جی سے اُن کے ساتھ بات چیت کرے، یعنی اپنے دل میں اُن کا ہمیشہ خیال رکھے، اور اپنے اعضا سے ہر حال میں ان کو پکڑے رہے، اور ان پر کاربند ہو۔

مقالۂ دوم | فرمایا حضورؐ نے سنت کی پیروی کرو، اور بدعت نہ نکالو، اور خدا و رسولؐ کا کہا مانو، اور ان کے حکم سے باہر نہ نکلو، اور خدا کو ایک جانو، اس کے ساتھ شرک نہ کرو، اور خدا کو ہر عیب اور نقص سے پاک جانو، اور اس پر کوئی تہمت نہ رکھو جو اُس کی درگاہِ بے پروا کے لائق نہیں، اور دین اسلام کو سچ مانو، اور اس میں شک نہ کرو، اور مصیبتوں میں صبر کرو، بیصبری نہ کرو، اور اپنی جگہ میں ثابت رہو بھاگو نہیں، اور خدا سے فضل مانگو، اور مانگنے سے غمناک نہ ہو واسطے نہ حاصل ہونے مطلب کے، اور انتظار کرو اور امید رکھو اور ناامید نہ ہو جاؤ، اور ایکدوسرے کے بھائی بنو، اور آپس میں دشمنی نہ رکھو، اور بندگی پر اکٹھے رہو جدا جدا نہ ہو جاؤ، اور آپس میں محبت رکھو یعنی خدا کے واسطے، اور ایکدوسرے کو نفسانیت کے واسطے دشمن نہ جانو، اور گناہوں سے پاک رہو، اور ان سے میلے اور آلودہ نہ ہو جاؤ، اور اپنے رب کی بندگی کے ساتھ زینت اور آراستگی حاصل کرو، اور اپنے مالک کے دروازے سے جدا نہ ہو، اور اس کی طرف توجہ کرنے سے منہ نہ پھیرو، اور توبہ کرنے میں دیر نہ کرو اور راستے

Marfat.com

اور رات کے لحظوں اور ان کی طرفوں میں اپنے پیدا کرنے والے کے آگے عذر کرنے سے سستی نہ کرو، شائد تم پر رحم ہو اور تم نیک بخت ہو جاؤ، اور دوزخ کی آگ سے دور کئے جاؤ، اور بہشت کے اندر تم کو نعمت اور خوشی ملے، اور اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے جاؤ، اور جنت میں نعمتوں اور کنواری بیبیوں کی صحبت کے ساتھ مشغول رہو، اور ہمیشہ اسی حال پر رہو، اور عمدہ گھوڑوں پر سوار کئے جاؤ، اور ساتھ نہایت خوبصورت حوروں اور طرح طرح کی خوشبوؤں اور گانیوالی لونڈیوں کی آواز کے سمیت ان نعمتوں کے کہ مذکور ہوئیں خوشحال کئے جاؤ، اور ہمراہ پیغمبروں اور صدیقوں اور شہیدوں اور نیکوں کے بلند مرتبے پر اٹھالئے جاؤ۔

مقالۂ سوم فرمایا حضورؒ نے مجھے ایک بوڑھے مرد نے خواب میں پوچھا کہ کون سی چیز بندہ کو اللہ تعالیٰ طرف نزدیک کرتی ہے؟ تو میں نے کہا اس کے واسطے ابتدا اور انتہا ہے، پس ابتدا اس کا پرہیزگاری ہے، اور انتہا اس کا رضا اور تسلیم اور توکل ہے۔

خطبات

آپ کے خطبے نہایت فصیح و بلیغ ہوا کرتے، آپ کے وعظ کی شان حکیمانہ اور جلال کا رنگ لیے ہوتی، آپ کا وعظ فتوحاتِ ربانی، الہامات یزدانی، ارشاداتِ سبحانی کا بحرِ ذخار ہوتا تھا، آپ کا کلام رشتہ دُر یا سلکِ گوہر ہوتا تھا، جو مسلسل دریا کی طرح رواں چلا جاتا، آپ کے کلام میں ذرا سرعت تھی۔

آپ کے صاحبزادہ شیخ عبدالوہاب رح بیان فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد رح وعظ سے قبل خطبہ یوں شروع کیا کرتے، الحمد للہ رب العلمین۔ اس کے بعد خاموش ہو جاتے، پھر فرماتے الحمد للہ رب العلمین، پھر خاموش ہو جاتے، پھر فرماتے

Marfat.com

الحمد لله رب العلمين پھر خاموش ہو جاتے ، پھر آگے خطبہ شروع فرماتے ، ایک خطبہ یہاں درج کیا جاتا ہے ۔

خطبہ | الحمد لله رب العلمين عد دخلقه وزنة عرشه ورضا نفسه ومداد كلماته ومنتهى علمه وجميع ماشاء وخلق وذرأ وبرأ عالم الغيب والشهادة الرحمن الرحيم الملك القدوس العزيز الحكيم واشهد ان لا اله الا الله وحده له الملك وله الحمد يحيي ويميت وهو حي لا يموت بيده الخير وهو على كل شئ قدير وكل ند له ولا شريك له ولا وزير ولا عون وظهير لواحد الاحد الفرد الصمد الذى لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوًا احد ليس بجسم فيسمن ولا جوهر فيمس ولا عرض فيكون منتقصًا هنالك ولا وزير له ولا مشارك جل ان يشبه بما صنعه او يضاف لما اخترعه ليس كمثله شئ وهو السميع البصير واشهد ان محمدًا صلى الله عليه وسلم عبده ورسوله وحبيبه وخليله وصفيه ونجيه وخيرته من خلقه ارسله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله ولو كره المشركون اللهم ارض عن الرفيع العماد الطويل النجاد ، المؤيد بالتحقيق ، المكنى بالعتيق الخليفة الشفيق ، المستخرج من اطهر اصل عريق ، الذى اسمه باسمه مقرون وجسمه مع جسمه مدفون ، الامام ابى بكر الصديق ، رضى الله عنه ، وعن القصير الامل ، الكثير العمل ، الذى لا خامره وجل ، ولا عارضه زلل ، ولا داخله ملل ، المؤيد بالصواب ، الملهم الفصل الخطاب ، حنيفى المحراب ، الذى وافق حكمه نص الكتاب ، الامام ابى حفص عمر ابن الخطاب ، رضى الله عنه ، وعن مجهز جيش العسرة ، وعاشر العشرة ، من شيد الايمان ، ورتل القرآن وشتت الفرسان ، وضعضع الطغيان ، مزين المحراب باما منه ،

والقرآن

Marfat.com

والقرآن بتلاوته، افضل الشہداء واکرم السعداء، المستحیی منه ملئکة الرحمٰن، ذی النورین ابی عمرو عثمان ابن عفان، رضی الله عنه، وعن البطل البهلول، وزوج البتول، وابن عم الرسول، وسیف الله المسلول، قانع الباب، وهازم الاحزاب، امام الدین وعالمه، وقاضی الشرع وحاکمه والمتصدق فی الصلوٰة بخاتمه، مفدی رسول الله بنفسه، ومظهر العجائب الامام ابی الحسنین علی ابن ابیطالب، وعن السبطین الشهیدین الحسن و الحسین، وعن العمین الشریفین الحمزة والعباس، وعن الانصار والمهاجرین وعن التابعین لهم باحسان الی یوم الدین یا رب العلمین، اللهم اصلح الامام والامة والراعی والرعیة والف بین قلوبهم فی الخیرات وارفع شر بعضهم عن بعض اللهم وانت العالم لبسرائرنا فاصلحها، وانت العالم بعیوبنا فاسترها وانت العالم بحوائجنا فاقضها، لاسرانا حیث نهیتنا، ولا نفقدنا حیث امرتنا واعزنا بالطاعة ولا تذلنا بالمعصیة، واشغلنا بک عمن سواک، واقطع عنا کل قاطع یقطعنا عنک، والهمنا ذکرک وشکرک وحسن عبادتک لا اله الا الله ماشاء الله کان ومالم یشا لم یکن ماشاء الله لاقوة الا بالله العلی العظیم اللهم لا تجعلنا فی غفلة ولا تاخذنا علی غرة، ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطانا ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملته علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولنا فانصرنا علی القوم الکفرین۔

مجلس وعظ آپ کی ایک مجلس کا وعظ بزگا تحریر کیا جاتا ہے۔

آپ نے اتوار کے دن صبح کے وقت تیرہویں جمادی الآخر ۵۴۵ھ کو مسافر خانہ میں ارشاد فرمایا۔

Marfat.com

جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے محب کو دیکھا، تو اس نے ایسے شخص کو دیکھا جس نے اپنے دل سے اللہ کو دیکھا، اور اپنے باطن سے اللہ پر داخل ہوا، ہمارا پاک پروردگار موجود مبصر ہے، حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے سترون ربکم کما ترون الشمس والقمر لا تضامون فی رویتہ یعنی عنقریب تم اپنے رب کو دیکھو گے جیسے چاند اور سورج کو دیکھتے ہو، اس کے دیدار میں ایکدوسرے پر گرے نہ پڑو گے، دنیا میں دل کی آنکھوں سے دیکھتے ہو، اور قیامت کو سر کی آنکھوں سے دیکھو گے، لیس کمثلہ شئ وھو السمیع البصیر یعنی اس کی مثل کوئی چیز نہیں اور وہ سب کی سننے والا اور سب کو دیکھنے والا ہے، اس کی محبت والے اسی سے راضی ہیں دوسرے سے نہیں، ماسوی اللہ کو ترک کرکے صرف اللہ سے مدد چاہتے ہیں، فقر کی تلخی ان کے نزدیک شیرینی ہے، ان کے پاس دنیا میں فقر اور رضائے الٰہی اور نعمت خداوندی اور فقر میں غنا اور بیماریوں میں نعمت اور وحشت میں انس اور بُعد میں قرب اور مصیبت میں راحت ہے، صبر والو! رضا والو! اپنے نفسوں اور خواہشوں سے مٹنے والو! تمہارے لئے بشارت ہے۔

اے قوم! اللہ کے موافق بنو، اس کے افعال سے اپنے اور بیگانے میں راضی رہو، جو تم سے زیادہ عقل والا ہے اس پر اپنے علم اور عقل کو ظاہر نہ کرو، اللہ جلشانہ نے ارشاد فرمایا ہے واللہ یعلم وانتم لا تعلمون یعنی اللہ کو علم ہے اور تم کو علم نہیں ہے، اللہ کے سامنے اپنی عقلوں اور علموں سے افلاس کے قدموں پر کھڑے رہو، تاکہ علم الٰہی حاصل ہو، حیران بنو خود مختار نہ بنو، اس میں حیران ہو جاؤ تاکہ تمہیں اس کا علم آئے، پہلا مرتبہ حیرت اور دوسرا مرتبہ علم ہے، پھر معلومات پر پہنچ جانا تیسرا مرتبہ ہے، پہلے ارادہ پھر مقصود پر وصول ہے، پہلے ارادہ پھر مراد پر حصول ہے، سنو! اور عمل کرو، میں تمہارا

Marfat.com

رسیوں کے بٹنے میں لگ رہا ہوں، تمہاری رسیاں ڈھیلی بٹ رہا ہوں، اور شکستہ کو جوڑ لگاتا ہوں، مجھے اپنا فکر نہیں تمہارا فکر ہے، مجھے اپنا غم نہیں تمہارا غم ہے، میں پرندے کی طرح ہوں جہاں گرا اٹھالیا، تمہاری اصلاح میں لگ رہا ہوں، پھینکے ہوئے پتھرو! بے کارو! سستی والو! نفس کے قیدیو! خواہشوں کے ساتھ بندھے ہوئو! اے اللہ مجھ پر اور ان پر رحم فرما۔

اِلہامات

آپ کو ذاتِ حق تعالےٰ کے ساتھ ایک وقتِ خاص حاصل تھا، اس وقت میں درمیان محب و محبوب کے کلمہ و کلام بطور الہام ہوا کرتا تھا، یہ الہامات کتاب ارشاد الطالبین میں مذکور ہیں، ان میں سے چند الہام یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

ہر ایک الہام میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو یا غوث الاعظم کہہ کر خطاب کیا ہے۔

اِلہام ۱۔ یاغوث الاعظم کل طور بین الناسوت والملکوت فھی شریعۃ وکل طور بین الملکوت والجبروت فھی طریقۃ وکل طور بین الجبروت واللاھوت فھی حقیقۃ۔

۲ - یاغوث الاعظم الانسان سرّی وانا سرّہٗ لو عرف الانسان منزلتہٗ عندی لقال فی کل نفس من الانفاس انا الملک لاملک الیوم الا لی۔

۳ - یاغوث الاعظم ما اکل الانسان طعامًا وما شرب شرابًا وما قام وما قعد وما نطق وما صمت وما فعل فعلًا وما توجہ لشئ وما غاب عن شئ الا انا فیہ مسکنہ ومحرکہ۔

۴ - یاغوث الاعظم جسم الانسان وقلبہٗ ونفسہٗ وروحہ وسمعہٗ وبصرہٗ ولسانہٗ ویدہٗ ورجلہٗ کل ذالک اظہرت لہ بنفسی لنفسی لا ھو الا انا ولا انا غیرہٗ۔

Marfat.com

٥ - یاغوث الاعظم المحبۃ حجاب بین المحب والمحبوب فاذا فنی المحب عن المحبۃ وصل بالمحبوب۔

٦ - یاغوث الاعظم مَن سألنی عن الرؤیۃ بعد العلم فھو محجوب بعلم الرؤیۃ ومَن ظنّ ان الرؤیۃ غیر العلم فھو مغرور برؤیۃ الرّب تعالیٰ

٧ - یاغوث الاعظم من رآنی استغنیٰ عن السّوال فی کل حال ومن لم یر فلا ینفعہ السّوال فھو محجوب بالمقال۔

٨ - یاغوث الاعظم لیس الفقیر عندی من لیس لہٗ شیٔ بل الفقیر الذی لہٗ امر فی کلّ شیٔ ان قال لشیٔ کن فیکون۔

٩ - یاغوث الاعظم جعلتُ فی النفس طریق الزّاھدین وجعلتُ فی القلب طریق العارفین وجعلتُ فی الرّوح طریق الواثقین وجعلتُ نفسی محل الاسرار۔

١٠ - یاغوث الاعظم انّ لی عبادًا سوی الانبیاء والمرسلین لایطلع علیٰ احوالھم احد من اھل الدّنیا ولا من اھل الاٰخرۃ ولا احد من اھل الجنّۃ ولا احد من اھل النّار ولا ملک ولا رضوان وما خلقتھم للجنّۃ ولا للنّار ولا للثواب ولا للعقاب ولا للحور ولا للقصور ولا للغلمان فطوبیٰ لمن امن بھم یاغوث انت منھم ومن علاماتھم فی الدنیا ان اجسامھم محترقۃ من قلّۃ الطعام ونفوسھم محترقۃ عن الشھوات وقلوبھم محترقۃ عن الخطرات وارواحھم محترقۃ عن الخطیّات وھم اصحاب اللقاء المحترقین بنور اللقاء

١١ - یاغوث الاعظم اخرج عن الاجسام والنفوس ثم اخرج عن القلوب والارواح ثم اخرج عن الامر والحکم فصل الیّ۔

١٢ - یاغوث

Marfat.com

۱۲ - یاغوث الاعظم ان تدخل حرمی فلا تلتفت الی الملک والملکوت ولا الجبروت لان الملک شیطان العالم والملکوت شیطان العارف والجبروت شیطان الواقف فمن رضی بواحدٍ منہا فھو عندی من المطرودین۔

۱۳ - یاغوث الاعظم المجاھدۃ بحر من بحر المشاھدۃ وحیتانہ الواقفون فمن اراد الدخول فی بحر المشاھدۃ فعلیہ باختیار المجاھدۃ لان المجاھدۃ بذر المشاھدۃ۔

۱۴ - یاغوث الاعظم ان احب العباد الی اللہ العبد الذی کان لہ الوالد والولد وقلبہٗ فارغ منہا فلو مات الولد فلیس لہٗ حزن بموت الولد ولو مات لہ الوالد فلیس لہ ھم بفوت الوالد فاذا بلغ العبد بھذہ المنزلۃ فھو عندی بلا ولد ولا والد ولم یکن لہ کفوًا احد۔

۱۵ - یاغوث الاعظم من لم یختر فناء الولد بمحبتی وفناء الوالد بمؤدتی لم یجد لذۃ الوحدانیۃ والفردانیۃ۔

۱۶ - یاغوث الاعظم اذا اردت ان تنظر الی فی محلٍ فاختر قلبًا خربًا لی فارغًا عن سوائی۔

کلمات طیبات

آپ جب کوئی بڑا کلام فرماتے، تو اس کے بعد یہ بھی فرماتے، قسم ہے اللہ کی تم پر کھھو آپ نے سچ کہا ہے، میں یقین سے بولتا ہوں جس میں کوئی شک نہیں، مجھ کو بلایا جاتا ہے تو بولتا ہوں، دیا جاتا ہے تو تقسیم کرتا ہوں، اور امر کیا جاتا ہے تو کرتا ہوں، ذمہ اس کا ہے جس نے مجھ کو امر کیا اور دیت عاقلہ پر ہے، میرے کلام کی تکذیب کرنی تمہارے دین کے واسطے سم قاتل ہے، اور تمہاری دنیا

Marfat.com

اور عاقبت خراب ہوجانے کا سبب ہے ، میں بڑا شمشیر زن ہوں ، میں بڑا قتل کرنیوالا ہوں ویحذرکم اللہ نفسہ (آل عمران ع ۳) یعنی اللہ تعالیٰ اپنی ذات سے تم کو خوف دلاتا ہے ، اگر شریعت کی لگام میری زبان پر نہ ہوتی تو میں تم کو بتا دیتا جو تم کھاتے ہو ، اور جو تم اپنے گھروں میں ذخیرہ کرتے ہو ، اور تم میرے سامنے مثل شیشوں کانچ کے ہو ، تمہارے اندر و باہر کی چیزیں مجھے نظر آتی ہیں ، اور اگر حکم خدا کی لگام میری زبان پر نہ ہوتی تو صاع یوسف خود بتاتا جو اس میں ہے یعنی میرا بدن سوائے زبان کے رونگٹا رونگٹا اپنے بھید بتا دیتا لیکن علم عالم کے دامن میں پناہ گیر ہے تاکہ عالم اس علم کا راز فاش نہ کرے ۔

آپ کا کلام معرفت و حقایق کا دریا ہوتا ، تصوّف و سلوک کے اصطلاحات و رموز کی تشریح ایسے اعلیٰ پایہ پر بیان فرماتے جس سے بڑھ کر ممکن نہیں۔

انابت ۔ فرمایا ۔ درجات کو چھوڑ کر مقامات کی طرف رجوع کرکے اعلیٰ مقامات میں ترقی کرنے ، مجالس میں حضرت القدس میں جاکر ٹھیرنے ، اور اس مشاہدہ کے بعد کل کو چھوڑ کر حق کی طرف رجوع کرنے کا نام انابت ہے ۔

بقا ۔ فرمایا ۔ بقا حاصل نہیں ہوتی مگر لقا سے ، جس کے ساتھ فنا و انقطاع نہ ہو ، اور یہ نہیں ہوتی مگر ایک لمحہ کیلئے ، بلکہ اس سے بھی کم ، اہل بقا کی یہ علامت ہے کہ اس کے وصول بقا میں کوئی شے فانی نہ رہے ، کیونکہ یہ آپس میں ضد ہیں ۔

تجرید ۔ فرمایا محبوب کو پاکر استقلال کے ساتھ مقام ستر کو غور و فکر سے خالی رکھنا ، اور تنزّل میں اطمینان کے ساتھ مخلوق کو چھوڑ کر نہایت خلوص سے حق کی طرف رجوع کرنا تجرید ہے ۔

Marfat.com

تصوّف۔ فرمایا۔ قالب کی تمام کدورتوں سے قلب کو صاف کرنے کا نام تصوف ہے اور یہ آٹھ خصلتوں پر مبنی ہے ۔ سخاوت حضرت ابراہیم علیہ السلام ، رضائے حضرت اسحاق علیہ السلام ، صبر حضرت ایوب علیہ السلام ، اشارت حضرت زکریا علیہ السلام ، تجرّد و تضرع حضرت یحییٰ علیہ السلام ، صوف حضرت موسےٰ علیہ السلام ، سیاحت حضرت عیسےٰ علیہ السلام فقر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

تعزّز۔ فرمایا۔ تعزّز یہ ہے کہ عزّت اللہ تعالےٰ کے لئے حاصل کی جائے ، اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہی صرف کی جائے ، اس سے نفس ذلیل ہوتا ہے ، اور ارادت الی اللہ بڑھتی ہے ۔

تفرقہ۔ فرمایا۔ جو قول و فعل غیر ذاتِ باریتعالیٰ سے متعلق ہو اس کو تفرقہ کہتے ہیں۔

تکبّر۔ فرمایا۔ تکبّر یہ ہے کہ عزّت اپنے نفس کے لئے حاصل کی جائے ، اور اپنی خواہشات میں صرف کی جائے ، کبر دو قسم ہے ، ایک طبعی ، دوسرا کسبی ، کبر طبعی کبر کسبی سے کم درجہ کا ہوتا ہے ۔

تلوین۔ فرمایا۔ تلوین قلب کی حالت بدلتے رہنے کو کہتے ہیں ، جب قلب پر دوں کے باہر ہو کر صفات کی طرف جاتا ہے تو چونکہ صفات گوناگون ہیں ، اس لئے قلب کی حالت بھی دیگرگون ہوتی رہتی ہے ، اس لئے اہل قلوب کبھی بیقرار و مضطرب ہوتے ہیں ، کبھی ان پر خوف کا غلبہ ہوتا ہے ، کبھی ان کی آنکھوں میں آنسو جاری ہوتے ہیں اور کبھی وہ خوش اور شادمان ہوتے ہیں۔

تمکین۔ فرمایا۔ تمکین سے مراد تجلّیٰ صفات سے گذر کر تجلّیٰ ذات کے مشاہدہ تک پہنچنا ہے ، اس میں حالت نہیں بدلتی ، کیونکہ صفات کی طرح ذات میں تغیر نہیں ہوتا۔

توا جد۔ فرمایا۔ ذکر و تبتل و تفکر و مراقبہ کے ذریعہ سے وجد حاصل کرنا تواجد ہے ۔

Marfat.com

توبہ ۔ فرمایا۔ توبہ یہ ہے کہ خدا تعالےٰ اپنی قدیم عنایت و توجہ اپنے بندہ پر مبذول فرما کر اس کے دل پر اس کا اشارہ کرے ، اور اپنی شفقت و محبت کے ساتھ خاص کرے ، اور اسے اپنی طرف کھینچ لے ۔ اس وقت بندہ کا دل اپنے مولا کی طرف کھچ جاتا ہے ، اور روح ، قلب ، عقل اس کے تابع ہو جاتی ہیں ، پھر وجود میں امر الٰہی کے سوا اور کچھ نہیں رہتا ، یہی صحت توبہ کی دلیل ہے ۔

توحید۔ فرمایا۔ دل و جان سے صرف خدا کا ہو جانا اور ماسوی اللہ سے قطع کرنا توحید ہے۔

توکل ۔ فرمایا۔ اغیار کو چھوڑ کر صرف خدائے عزوجل سے لَو لگانا اور اسباب ظاہری کو بھول جانا ، اور اکیلے اسی کی ذات پر بھروسا کر کے اس کے غیر سے بے پروا ہو جانا توکل ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ متوکل مقام فنا سے آگے بڑھ جاتا ہے ، اور توکل کی حقیقت بعینہٖ اخلاص کی حقیقت ہے ۔ اور حقیقتِ اخلاص یہ ہے کہ اعمال سے معاوضہ کا خیال بالکل نہ ہو ، یہ وہ توکل ہے جس میں اپنی قوت سے نکل کر خاص رب الارباب کی قوت میں آجانا ہے ۔

جمع ۔ فرمایا۔ جس قول و فعل کا تعلق ذاتِ باریتعالیٰ سے ہو وہ جمع ہے۔

حجاب ۔ فرمایا۔ حجاب ان کونیہ صورتوں کے دل میں واقع ہو جانے کو کہتے ہیں جو حق تعالیٰ کے قرب کو روکنے والی ہیں۔

حق الیقین۔ فرمایا۔ مشاہدہ جمالِ حقیقی میں جب کوئی شے حائل نہ ہو یہاں تک کہ آدمی کو اپنے تن بدن کی بھی خبر نہ ہو ، تو اس کو وصال اور حق الیقین کہتے ہیں۔

حقیقت۔ فرمایا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کے متضاد اس کے منافی نہیں ہوتے اور نہ اس کے مقابلہ میں باقی رہ سکتے ہیں ، بلکہ اس کے اشارات سے باطل و فنا ہو جاتے ہیں۔

حیا ۔ فرمایا۔ حیا یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے حق میں وہ بات نہ کہے جس کا کہ وہ اہل نہ ہو

Marfat.com

اہل نہ ہو، چاہیئے کہ تمام گناہوں کو صرف حیا کی وجہ سے چھوڑے نہ کہ خوف کی وجہ سے، اس کی طاعت وعبادت کرتا رہے اور جانے رہے کہ خدا تعالےٰ اس کی ہر بات پر مطلع ہے، اس لئے اس سے شرماتا رہے۔

فرمایا۔ قلب اور ہیبت کے درمیان سے جب حجاب اٹھ جاتا ہے تو حیا پیدا ہوتا ہے۔

خوف۔ فرمایا۔ خوف کے کئی اقسام ہیں، گنہگاروں کا خوف عذاب کے سبب سے ہوتا ہے، عابدوں کا خوف عبادت کا ثواب نہ ملنے یا کم ملنے کے سبب سے ہوتا ہے، عاشقوں کا خوف لقائے الٰہی کے نہ میسر ہونے کے خیال سے ہوتا ہے عارفوں کا خوف عظمت وہیبت الٰہی کے سبب سے ہوتا ہے، اور یہی اعلےٰ درجہ کا خوف ہے، کیونکہ یہ زائل نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ رہتا ہے، دوسرے تمام خوف رحمت الٰہی کے مقابلہ میں ساکن ہو جاتے ہیں۔

دعا۔ فرمایا۔ دعا کے تین درجے ہیں، اوّل تعریض، دوم تصریح، سوم اشارہ، تعریض سے مراد دعا بہ کنایہ کرنا، اور امر ظاہر کو ذکر کرکے امر مخفی طلب کرنا ہے، تصریح یہ ہے کہ اس کا تلفظ ہو، اور اشارہ وہ ہے جو قول میں مخفی ہو۔

دنیا۔ فرمایا۔ جو شے انسان کو خدا سے باز رکھے وہ دنیا ہے۔

ذکر۔ فرمایا۔ اعلیٰ درجہ ذکر یہ ہے کہ اشارات الٰہیہ سے دل متاثر ہو، یہی ذکر دائمی ہے، جسے نسیان کچھ نقصان نہیں پہنچاتا، اور نہ غفلت اس میں کچھ کدورت پیدا کر سکتی ہے، اس صورت میں سکون، نفس، خطرہ سب ذاکر ہو جاتے ہیں۔

ذوق، شرب، رتی۔ فرمایا۔ ذوق سے مراد ایمان، شرب سے مراد علم، اور رتی سے مراد حال ہے، ایمان لانے سے انسان صرف معرفت کا مزہ

Marfat.com

چکھتا ہے ، علم حاصل ہونے سے معرفت کا ایک حصہ ملتا ہے ، اور حال کے حاصل ہونے سے پوری معرفت حاصل ہوتی ہے ۔

رجاء ۔ فرمایا ۔ رجا یہ ہے کہ بلا کسی امید نفع یا ضرر کے حق تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن ہو ، اور رجا کیلئے خوف کا ہونا لازم ہے ، کیونکہ امید کی حالت میں خوف محرومی کا ضرور ہوتا ہے ، مگر وہ صفاتِ آلہیہ پر نظر رکھ کر حق تعالےٰ سے حسن ظن رکھے ، اور پھر محض اس کی عظمت و جلال کی وجہ سے ڈرے ، اور اپنی ہمتوں کو عنایات و توجہات آلہیہ پر چھوڑ کر دل کو بلا کسی طمع و غرض کے اس کی طرف متوجہ کرے ، رجا بلا خوف کے امن ، اور خوف بلا رجا کے قنوط ہے ، اور یہ دونو مذموم ہیں ۔

رضا ۔ فرمایا ۔ محبت آلہی میں اپنے کو ڈال دینا ، اور علم آلہی کو کافی وافی جان کر قضا و قدر پر راضی رہنا ، یہی رضائے آلہی ہے ۔

رؤیا ۔ فرمایا ۔ خواب میں جو کچھ دکھائی دے وہ رؤیا ہے ۔

زہد ۔ فرمایا ۔ فانی چیزوں سے دل کا سرد ہو جانا زہد ہے ۔

سُکر ۔ فرمایا ۔ ذکر محبوب سے دل میں جوش پیدا ہو جانے کا نام سکر ہے ۔

شُکر ۔ فرمایا ۔ حقیقت شکر کی یہ ہے کہ تو نہائت عاجزی و انکساری سے نعمت کا اعتراف کرے ، اور ادائے شکر کی عاجزی کو مدنظر رکھ کر منت و احسان کا مشاہدہ کرتے ہوئے اس کی عزت و حرمت باقی رکھے ، شکر کے کئی اقسام ہیں ، شکر لسانی ، وہ یہ ہے کہ زبان سے نعمت کا اعتراف کرے ، شکر بالارکان ، وہ یہ ہے کہ خدمت و وقار سے موصوف رہے ، شکر بالقلب ، وہ یہ ہے کہ بساطِ شہود پر متکلف ہو کر حرمت و عزت کا نگہبان رہے ، پھر اس مشاہدہ کے بعد نعمت دیکھ کر دیدارِ منعم کی

طرف ترقی

Marfat.com

طرف ترقی کرے ، شاکر وہ ہے کہ موجود پر شکر کرے ، اور شکور وہ ہے جو مفقود پر شکر بجالاوے ، حامد وہ ہے کہ منع کو عطا ، اور ضرر کو نفع مشاہدہ کرے ، اور دونو صفتوں کو برابر جانے ، حمد یہ ہے کہ بساطِ تقرب پر پہنچ کر معرفت کی آنکھوں سے تمام محامد و اوصاف جمالی وجلالی کا مشاہدہ کرکے اس کا اعتراف کرے۔

شوق۔ فرمایا۔ بہترین شوق وہ ہے جو مشاہدہ سے پیدا ہوتا ہے ، اور بدون بقا کے کسی طرح تسکین نہیں پاتا ، اور بقا کے اوپر اس کی اور بھی ترقی رہتی ہے ، وہ اسباب موافقتِ روح ، یا متابعت ہمت ، یا حفظ نفس سے بالکل پاک رہتا ہے ، اس وقت مشاہدۂ دائمی حاصل ہوتا ہے ، اور مشاہدہ سے مشاہدہ کا شوق بڑھتا ہے۔

شہود۔ فرمایا۔ جب مراقبہ کے ذریعہ سے بندہ خدا کے حضور میں حاضر رہتا ہے تو اس کو ایک قسم کا مشاہدہ حاصل ہوتا ہے ، اس کو شہود کہتے ہیں۔

صبر۔ فرمایا۔ صبر یہ ہے کہ تو مصیبت و بلا میں استقلال سے رہے ، اور آدابِ شریعت کو کسی وقت ہاتھ سے نہ دے ، بلکہ نہایت خوشدلی و خندہ پیشانی سے کتاب اللہ و سنت رسول اللہ پر قائم رہے۔ صبر کی کئی قسمیں ہیں۔ صبر للہ یہ ہے کہ اوامر الٰہی کو بجالاوے ، اور اس کی نواہی سے دور رہے ، اور صبر مع اللہ یہ ہے کہ قضائے الٰہی پر راضی و ثابت رہے ، ذرا بھی چون وچرا نہ کرے ، اور فقر سے نہ گھبرائے ، اور بغیر کسی تُرشروئی کے اظہار غنا کرتا رہے ، اور صبر علی اللہ یہ ہے کہ ہر امر میں وعدۂ الٰہی کو مدنظر رکھ کر ہر وقت اس پر ثابت قدم رہے ، یہ صبر بہت مشکل ہے۔

صدق۔ فرمایا۔ صدق یہ ہے کہ تو اپنے اقوال و افعال میں رویت الٰہی کو مدنظر رکھکر ان کو وقوع میں لائے ، اور احوال میں ہر ایک حال کو خواطرِ الٰہیہ سے گذارے۔

Marfat.com

صوفی ۔ فرمایا۔ صوفی وہ ہے جو اپنے مقاصد کی ناکامی کو خدائے عزوجل کا مقصد جانے ، دنیا کو چھوڑ دے یہاں تک کہ خادم بنے ، اور آخرت سے پہلے دنیا ہی میں فائز المرام ہو جائے ۔ تو ایسے شخص پر خدا کی سلامتی نازل ہوتی ہے ۔

علم الیقین۔ فرمایا۔ علم الیقین اُس یقین کو کہتے ہیں جو غور و فکر و استدلال سے حاصل ہو۔

عین الیقین۔ فرمایا۔ جو یقین بذریعہ کشف و بخشش و عطا کے حاصل ہو وہ عین الیقین ہے۔

غیبت ۔ فرمایا۔ جب بندہ مراقبہ و مشاہدہ کی حالت سے باہر نکل جاتا ہے تو اس حالت کو غیبت کہتے ہیں۔

فنا ۔ فرمایا فنا یہ ہے کہ ولی کا سر ادنیٰ تجلّے سے حق کا مشاہدہ کرے اور تمام اکوان کو حقیر جان کر اس کے اشارہ سے فنا ہو جائے ۔ یہی فنا عین بقا ہے ۔ کیونکہ اشارۂ حق اسے فنا کرتا ہے ، اور اس کی تجلّے بقا کی طرف لے آتی ہے ، اور وہ فنا ہو کر باقی رہتا ہے ، مخلوقات سے فنا ہونے کی یہ علامت ہے کہ اُن سے تیرا تعلق منقطع ہو جائے ، اور ان کے نفع سے ناامید اور ان کے ضرر سے بیخوف ہو اور اپنی ہستی اور اپنے نفس و خواہش سے فنا ہونے کی یہ علامت ہے کہ نفع حاصل کرنے اور ضرر دور کرنے میں اسباب ظاہر پر مطلق نظر نہ رہے ، اور اپنے سبب سے کچھ نہ کرے ، اور نہ اپنے لئے اپنا کچھ بھروسا سمجھے ، بلکہ اپنے تمام امور اسی کے حوالے کر دے ، جس نے اوّلاً اس میں تصرف کیا وہی اب بھی تصرف کرے گا ، اور اپنے ارادہ سے فنا ہونے کی یہ علامت ہے کہ مشیّت ایزدی کے سامنے تیرا ارادہ کچھ بھی نہ بلکہ اسی کا فعل تیرے اندر جاری رہے ، اور تیرے اعضا اس کے فعل سے خاموش اور دل مطمئن و خوش رہے ، ایک ذرہ بھی منقبض نہ ہو ، اور باطن معمور اور تمام چیزوں سے مستغنی رہے ، اور تو خود قدرتِ الٰہی کے ہاتھ میں ہو جائے ، یہاں تک کہ تیرے

Marfat.com

کہ تیرے وجود پر قضائے الٰہی وارد ہو اس وقت تجھے بقا حاصل ہو گی، کیونکہ فنا حد ہے اور تو حقیقی زندگی کو پہنچے گا، اور وہ غنا حاصل ہو گی جس کے بعد فقر نہیں اور وہ عطا جس کے بعد رکاوٹ نہیں، اور وہ امن جس کے بعد خوف نہیں، اور وہ سعادت جس کے بعد شقاوت نہیں، اور وہ عزت جس کے بعد ذلت نہیں، اور وہ قرب جس کے بعد بُعد نہیں، اور وہ عظمت جس کے بعد حقارت نہیں، اور وہ طہارت جس کے بعد نجاست نہیں۔

محاضرہ۔ فرمایا۔ ارباب تلوین کی حضوری کو محاضرہ کہتے ہیں۔

محبت۔ فرمایا۔ محبت دل کی اُس تشویش کا نام ہے جو فراق محبوب سے حاصل ہوتی ہے، اس وقت دنیا انگوٹھے کے حلقہ یا مجلس ماتم کی طرح معلوم ہوتی ہے۔

فرمایا۔ محبت محبوب سے خلوص نیتی کا نام ہے۔

فرمایا۔ محبت سوائے محبوب کے سب سے آنکھ بند کر لینے کا نام ہے۔

فرمایا۔ محبت وہ شراب ہے جس کا نشہ کبھی نہیں اترتا، مدہوش محبت ایسے ہوتے ہیں، جن کو سوائے مشاہدہ محبوب کے کبھی ہوش نہیں آتا، اور ایسے مریض ہوتے ہیں کہ بغیر دیدار محبوب کے کبھی صحت نہیں پاتے، ان کو غیر محبوب سے حد درجہ کی وحشت ہوتی ہے، اور سوائے محبوب کے کسی سے انسیت نہیں ہوتی۔

محو و اثبات۔ فرمایا۔ خودی کو مٹانا اور خدا کو قائم رکھنا یہی خلاصہ محو و اثبات ہے۔

مراقبہ۔ فرمایا۔ سب طرف سے کنارہ کش ہو کر خالق میں محو ہونے کو مراقبہ کہتے ہیں۔

مسامرہ۔ فرمایا۔ مشاہدہ جمال میں جو پر لطف باتیں ہوتی ہیں ان کو مسامرہ کہتے ہیں۔

مشاہدہ۔ فرمایا۔ مشاہدہ یہ ہے کہ تو دل کی آنکھ سے دونو جہان کو نہ دیکھے،

Marfat.com

اور معرفت کی آنکھ سے صرف حق تعالیٰ کو دیکھے، اور جو کچھ اس نے غیب کی
خبریں دی ہیں دل سے ان کا یقین جانے۔
فرمایا۔ اہل تمکین کی حاضری کو مشاہدہ کہتے ہیں۔
معرفت۔ فرمایا۔ معرفت یہ ہے کہ مشیئات الٰہی میں سے ہر ایک کے اشارہ
جو وہ اس کی توحید کی طرف کر رہی ہے خفایائے مکنونات اور شواہد حق پر
مطلع ہو، اور ہر فانی کی فنا سے علم حقیقت کا ادراک کرے، اور اس میں
ہیبت، ربوبیت اور تاثیر بقا کو دل کی آنکھ سے دیکھے۔
مکاشفہ۔ فرمایا۔ تلوین و تمکین کے درمیان کی حضوری کو مکاشفہ کہتے ہیں۔
وجد۔ فرمایا۔ وجد یہ ہے کہ روح ذکر کی حلاوت اور نفس لذت طرب میں مشغو
ہو جاوے، اور باطن سب سے فارغ ہو کر صرف حق تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو، اور وہ
شراب محبت الٰہی ہے جو حق تعالیٰ اپنے بندہ کو پلاتا ہے، جس سے وجود بندہ
سبک ہو جاتا ہے، اور اس کا دل محبت کے بازوؤں پر پرواز کر کے حضرت قدس
میں پہنچ کر دریائے ہیبت الٰہی میں گر جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ واجد گر جاتا ہے
اور غشی اس پر طاری ہو جاتی ہے۔
فرمایا۔ بندہ کے کسی عمل مثلاً تلاوت وغیرہ سے اس کے قلب پر مسرت و نشا
یا برخ و بلال کی کیفیت کا طاری ہونا، جس سے بندہ کی حالت متغیر ہو جاتی ہے
اس کا نزول اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔
ورع۔ فرمایا۔ ورع اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ بندہ تمام اشیائے
رکا رہے، شریعت جس کی اجازت دے اسے اختیار کرے، اور باقی سب
چھوڑ دے، ورع کے تین درجے ہیں، اول ورع عوام، وہ یہ ہے کہ حرا

Marfat.com

اور شبہ کی چیزوں سے دُور رہے ، دوم وَرع خواص ، وہ یہ ہے کہ نفس اور خواہش کی کل چیزوں سے دور رہے ، سوم وَرع خواص الخواص ، وہ یہ ہے کہ بندہ ہر ایک چیز سے جس کا ارادہ کر سکتا ہے دور رہے ، اور وَرع کی اور بھی دو قسمیں ہیں ، وَرع ظاہر ، وہ یہ ہے کہ بجز امر الٰہی کے حرکت نہ کرے ، وَرع باطن ، وہ یہ ہے کہ دل پر سوائے خدا تعالیٰ کے اور کسی کا گذر نہ ہو ، جو شخص وَرع کی باریکیوں کو مدنظر نہیں رکھتا ، وہ اس کے مراتب اعلےٰ تک نہیں پہنچ سکتا ، وَرع زبان و امارت و ریاست کے ساتھ بہت مشکل ہے ، اور زُہد وَرع کی پہلی سیڑھی ہے ، جیسے کہ قناعت رضا کی ، وَرع کے قوانین کھانے ، پینے اور بیٹھنے کی چیزوں میں بھی ہیں ، متقی کا کھانا خلق کے کھانے کے برخلاف ہوتا ہے ، نہ شریعت کو اس پر گرفت ہوتی ہے ، اور نہ کسی کو اس میں نزاع ہوتی ہے ، ولی کا کھانا وہ ہے جس میں اُس کا کچھ ارادہ نہیں ہوتا محض فضل الٰہی سے اُس کو کھانا ملتا ہے ، حلال مطلق یہ ہے کہ اس میں کسی طرح معصیت الٰہی متصور نہ ہو ، اور نہ اس کی وجہ سے کسی وقت خدا کو بھولے ، لباس تین طرح پر ہیں لباس انبیاء ، لباس اولیاء ، لباس ابدال ، لباس انبیاء حلال مطلق ہے ، خواہ روئی یا سن یا کسی چیز کا ہو ، لباس اولیا یہ ہے جس سے ستر پوشی ہو سکے ، اور ضرورت پوری ہو جائے ، اور شریعت اُس کا حکم دے ، اور لباس ابدال یہ ہے کہ حق تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے جو کچھ انہیں عطا فرمائے پہنتے ہیں ، خواہ کم قیمت ہو یا بیش قیمت ، خود ان کو نہ اعلےٰ کی خواہش ہے نہ ادنےٰ سے نفرت ، اور ورع کامل نہیں ہوتا وقتیکہ یہ دس صفتیں اپنے نفس پر لازم نہ کر لی جائیں ، اوّل زبان کو قابو میں رکھنا ، دوم غیبت سے بچنا ، سوم کسی کو حقیر نہ جاننا ، چہارم محارم پر نظر نہ کرنا ، پنجم راستی و راستبازی کو اختیار کرنا ، ششم انعامات و احسانات الٰہی کا اقرار

Marfat.com

کرنا تاکہ نفس عجب وغرور میں مبتلا نہ ہو، ہفتم مال ومتاع کا راہِ خدا میں صرف کرنا
نہ اپنے نفس وخواہش میں ہشتم اپنے نفس کے لئے بہتری وبھلائی نہ چاہنا، اور کبر
وغرور سے بچنا۔ نہم نمازِ پنجگانہ کی محافظت کرنا، دہم سنتِ نبوی واجماعِ مسلمین پر قائم رہنا
وصل۔ فرمایا۔ حق تعالیٰ کے شہود میں پہنچکر اپنے وجود کو فراموش کر دینے کا نام وصل ہے۔
وفا۔ فرمایا۔ وفا یہ ہے کہ تو حقوقِ الٰہی کی پوری رعایت کرے، اور قولاً
وفعلاً اس کی حدود کی محافظت کرے، اور ظاہراً وباطناً اس کی رضامندی کا پابند رہے
ہمت۔ فرمایا۔ نفس کو حبِ دنیا اور روح کو تعلق عقبےٰ سے دور رکھنا اور ارادۂ
عقبےٰ کو ارادۂ مولےٰ سے تبدیل کرنا، اور سر کو اشارۂ کون سے خالی کرنا ہمت ہے۔

معترفینِ کمال

آپ کی تعریف میں ہر زمانہ کے اولیاء رطب اللسان ہیں، اور آپ کی تعریف کا احصا
کرنا طاقتِ تحریر سے بعید بلکہ ابعد ہے، یہاں صرف چند معاصرین اولیاء کے اقوال
جو حضور کی صفت میں وارد ہوئے ہیں لکھے جاتے ہیں۔

۱۔ شیخ ابو یعزےٰ مغربی رح نے فرمایا ہے کہ فی الحقیقت عرب وعجم میں
حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح کے پایہ اور مرتبہ کا کوئی ولی، کوئی بزرگ، اور
کوئی شیخ نہیں ہے۔

۲۔ شیخ ابوالقاسم عمرو بن مسعود رح ایک بار شیخ عدی بن مسافر اموی رح
کی زیارت کو گئے، تو وہ دیکھ کر فرمانے لگے اے عمرو! تو سمندر کو چھوڑ کر نہر کے
پاس آیا ہے، حضرت شیخ عبدالقادر رح تو اس وقت تمام محبین کی سواریوں کے
قائد ہیں، اولیاء کی عنان ان کے ہاتھ میں ہے۔

Marfat.com

۳۔ شیخ ابو سعید قلوی رح نے وفات کے وقت اپنے صاحبزادہ شیخ ابوالخیر سعید رح کو وصیت فرمائی کہ تم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح کی تعظیم و تکریم کرتے رہنا، ان کا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے، وہ سب سے زیادہ اللہ تعالےٰ کے محبوب و مقرب ہیں۔

۴۔ شیخ معمر الباذرانی رح نے وفات کے وقت اپنے بیٹے کو وصیت فرمائی کہ تم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح کا اتباع کرنا، عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے کہ جب سوائے ان کے کسی کا اتباع نہ کیا جائے گا۔

۵۔ شیخ ماجد الکردی رح فرمایا کرتے تھے کہ حضرت شیخ محی الدین رح اہالیان ارض کے امام و پیشوا ہیں، اولیا کی گردنیں اُن کے آگے خم ہیں، انہیں کے نور سے اہل دل اپنے احوال میں روشنی حاصل کرتے ہیں۔

۶۔ شیخ جاگیر کردی رح فرمایا کرتے کہ میں نے تاج العارفین ابوالوفا رح کے بعد حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح کے پایہ اور مرتبہ کا کوئی بزرگ نہیں دیکھا فی الحقیقت ان کا طریقہ دوسرے طریقوں سے اعلےٰ ہے، اولیاء اللہ اسی سمندر کی نہریں ہیں۔

۷۔ شیخ ابوعمرو عثمان بن مرزوق قرشی رح بارہا فرمایا کرتے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح اس زمانہ کے امام اور سردار ہیں، آپ طریقت میں سب اولیاء اللہ پر سبقت لے گئے ہیں۔

۸۔ شیخ سوید سنجاری رح فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح ہمارے شیخ، سردار، امام، پیشوا ہیں، اور وہ حضرت قدس کے اہل کے صدر ہیں۔

۹۔ شیخ حیات بن قیس حرانی رح فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح

Marfat.com

اِس زمانہ کے سلطان العارفین ہیں، اور اللہ تعالیٰ اِس وقت انہیں کی وجہ سے تھنوں میں دودھ دیتا، اور بارش اُتارتا، اور بلاؤں کو دفع کرتا ہے، اور وہ اِس وقت اولیا و مقربین کے سردار ہیں۔

۱۰ - شیخ رُسلان دمشقی رح فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح شیخ حضوری کے صدر اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نائب ہیں، سالکین کے سردار، اور عارفین کے امام ہیں، ان کے آگے سب اولیا کی گردنیں خم ہیں۔

۱۱ - شیخ شہاب الدین عمر سُہروردی رح فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر رح پیشوائے سالکین، حجۃ العارفین، امام الصدیقین، اور صدر المقربین ہیں۔

۱۲ - شیخ ابو محمد عبداللہ جبائی رح فرمایا کرتے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح اصفیا، اتقیا، بُدلا، نُجبا، اوتاد، اقطاب کے امام و پیشوا و معلم ہیں، آپ شرافت، عظمت، بزرگی، علم، تقوٰے، طہارت، پاکدامنی، عفت، احسان، عصمت، عفاف، کرم، جود، سخاوت، حلم، عمل میں سب پر فوقیت رکھتے ہیں۔

۱۳ - شیخ ابو النجیب عبدالقاہر سُہروردی رح فرمایا کرتے کہ میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح کا ادب کیوں نہ کروں جبکہ تمام اولیا، اللہ اپنی گردنیں اُن کے آگے خم کئے ہوئے ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اُن کو مالک بنا دیا ہے، عالم موجودات میں وہ اِس وقت فرد یگانہ ہیں۔

۱۴ - شیخ ابو اسحاق ابراہیم بن علی اغرب رح فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر رح ہمارے سردار اور ہمارے شیخ ہیں، سید المحققین، امام الصدیقین، حجۃ العارفین، پیشوائے سالکین ہیں، آسمان بھی ایک سورج رکھتا ہے لیکن اس وقت زمین کے سورج آپ ہیں۔

۱۵ - شیخ ابو الحسن علی بن ادریس یعقوبی رح فرمایا کرتے کہ حضرت شیخ عبدالقادر

Marfat.com

جیلانی رح نائب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دین کے مجدد ہیں۔

۱۶ - شیخ نصیب البان موصلی رح فرمایا کرتے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح مقربین کے صدر، سالکین کے پیشوا، صدیقین کے امام، عارفین کے سردار اور دنیائے شریعت وطریقت کے منور آفتاب ہیں۔

۱۷ - شیخ مکارم بن ادریس النہر خالصی رح فرمایا کرتے کہ میری آنکھوں نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح کے پایہ اور مرتبہ کا کوئی شخص دنیا میں نہیں دیکھا۔

۱۸ - شیخ خلیفہ بن موسےٰ النہر ملکی رح فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح اولیا، اقطاب، ابدال، انجاب، اصفیا، اتقیا کے حاکم ہیں۔

اقوال اکابر مصنفین

۱ - کتاب تاریخ الاسلام میں ہے کہ شیخ محی الدین عبدالقادر بن ابی صالح عبداللہ جنگی دوست الجیلی الزاہد رح صاحب کرامات ومقامات تھے، فقہا وفقرا کے شیخ وامام وقطب وقت اور شیخ الشائخ تھے۔ علم وعمل میں کامل تھے، آپ کی کرامات بکثرت متواتر طریقہ سے ثابت ہیں۔ زمانہ نے آپ جیسا پھر نہیں پیدا کیا۔

۲ - کتاب سیرۃ النبلا میں ہے کہ شیخ الامام العالم الزاہد العارف شیخ الاسلام علم الاولیا تاج الاصفیا محی الدین شیخ عبدالقادر بن صالح الجیلی الحنبلی رح شیخ بغداد تھے۔ بدعت کو مٹاتے اور سنت کو جاری کرتے تھے، آپ حسیب ونسیب ونجیب الطرفین تھے، اپنے جد امجد سید المرسلین خاتم النبیین محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کے حافظ تھے۔

۳ - کتاب العبر میں ہے کہ شیخ عبدالقادر بن ابی صالح عبداللہ بن جنگی دوست

Marfat.com

الجیلی شیخ بغداد الزاہد، شیخ وقت قدوۃ العارفین صاحب مقامات وکرامات تھے، اور مذہب حنبلی کے ایک بہت بڑے مدرس تھے، وعظ گوئی اور مافی الضمیر بیان کرنا آپ ہی کا حصہ تھا۔

۴ - کتاب الانساب میں ہے کہ ابو محمد شیخ عبدالقادر، جیلان سے تھے، اور حنابلہ کے امام، اور ان کے شیخ وقت وفقیہ وصالح اور نہایت، ی رقیق القلب تھے، ہمیشہ ذکر وفکر میں رہا کرتے تھے۔

۵ - کتاب طبقات ابن رجب میں ہے کہ شیخ عبدالقادر بن ابی صالح عبداللہ بن جنگی دوست بن ابی عبداللہ الجیلی ثم البغدادی الزاہد رہ شیخ وقت وعلامۂ زمان قدوۃ العارفین سلطان المشائخ سردار اہل طریقہ تھے، آپ کو خلق اللہ میں قبول عام حاصل ہوا، اہل سنت نے آپ کی ذات بابرکات سے تقویت پائی، اور اہل بدعت وتبعان خواہش نے ذلت اٹھائی۔ آپ کے اقوال وافعال، آپ کے مکاشفات اور آپ کی کرامات کی لوگوں میں شہرت ہوگئی، دور وقریب کے بلاد وامصار سے آپ کے پاس فتوے آنے لگے، خلفا، وزرا، امرا، غربا، سب کے دل میں آپ کی عظمت وہیبت بیٹھ گئی۔

۶ - کتاب المشیخۃ البغدادیہ میں ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رہ بغداد میں حنابلہ وشافعیہ کے فقیہ، اور ان دونو مذہب والوں کے شیخ تھے۔ آپ کو فقہا وفقرا خاص وعام غرض سب کے نزدیک قبولیت عامہ حاصل تھی، خاص وعام آپ سے مستفید ہوا کرتے تھے، آپ مستجاب الدعوات اور نہایت رقیق القلب علم دوست خلیق اور سخی تھے، آپ کا پسینہ خوشبو دار تھا، ہمیشہ آپ ذکر وفکر میں مشغول رہتے، عبادت کی محنت ومشقت برداشت کرنے میں آپ نہایت مستقل مزاج اور راسخ القدم تھے۔

Marfat.com

اُزواجِ مطہرات

حضور غوثیہ رحمہ سے کسی نے سوال کیا کہ حضرت! آپ نے نکاح کیوں کیا؟ فرمایا کہ بیشک میں نکاح نہیں کرتا تھا، لیکن حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ تم نکاح کرو۔

آپ کی چار اہلیہ محترمہ تھیں، جو چاروں کبار نسار عارفات اہلِ کرامات سے تھیں، جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

(۱) حضرت مدنیہ بنت میر محمد رحمہ

ان کے بطن سے چار صاحبزادے پیدا ہوئے، سید سیف الدین[۱]، سید شرف الدین[۲]، سید عیسےٰ[۳]، سید عبدالرزاق[۴] رحمہ

(۲) حضرت صادقہ بنت محمد شفیع رحمہ

ان کے بطن سے چھ صاحبزادے پیدا ہوئے، سید عبدالعزیز[۱]، سید عبدالوہاب[۲]، سید سراج الدین[۳]، سید عبدالجبار[۴]، سید شمس الدین[۵]، سید تاج الدین[۶] رحمہ۔

(۳) حضرت مومنہ رحمہ

ان کے بطن سے سات صاحبزادے پیدا ہوئے، سید عبداللہ[۱]، سید ابراہیم[۲]، سید ابوالفضل[۳]، سید محمد زاہد[۴]، سید ابوبکر زکریا[۵]، سید عبدالرحمٰن[۶]، سید محمد[۷] رحمہ

(۴) حضرت محبوبہ رحمہ

ان کے بطن سے دس صاحبزادے پیدا ہوئے، سید یحییٰ[۱]، سید ضیاء الدین[۲]، سید یوسف[۳]، سید عبدالخالق[۴]، سید سیف الرحمٰن[۵]، سید محمد صالح[۶]، سید حبیب اللہ[۷]، سید منصور[۸]، سید عبدالجبار[۹]، سید ابونصر موسےٰ[۱۰] رحمہ

Marfat.com

یہ سب ستائیس صاحبزادے ہوئے۔ ابن نجار نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے کہ میں نے شیخ عبدالرزاق رح سے سنا وہ فرماتے تھے، کہ میرے والد ماجد رح کی کل اولاد کی تعداد پچاس تھی، جن میں ستائیس ذکور تھے، اور باقی اناث۔

آپ کی صاحبزادیوں کے نام یہ ہیں (۱) بی بی عافیہ رح (۲) بی بی یٰسین رح (۳) بی بی حلیمہ رح (۴) بی بی تاج رح (۵) بی بی زاہدہ رح (۶) بی بی ذاکرہ رح (۷) بی بی ام الفضل رح (۸) بی بی شریفہ رح (۹) بی بی عابدہ رح (۱۰) بی بی خدیجہ رح (۱۱) بی بی رجی رح (۱۲) بی بی ام الفتح رح (۱۳) بی بی زہرا رح (۱۴) بی بی جمال رح (۱۵) بی بی خیر النساء رح (۱۶) بی بی حاتم رح (۱۷) بی بی شاہ رح (۱۸) بی بی فاکرہ رح (۱۹) بی بی فاطمہ رح (۲۰) بی بی ام سلمہ رح (۲۱) بی بی فضل النساء رح (۲۲) بی بی تاج النساء رح

مترجم غنیۃ الطالبین نے آغاز کتاب میں حضرت غوث الاعظم رح کے مختصر حالات درج کئے ہیں، یہ ازواج و اولاد کے اسماء وہیں ضمناً لکھے ہیں، مؤلف کتاب ہٰذا فقیر شرافت غفا اللہ عنہ نے اُسی سے نقل کئے ہیں، لیکن فقیر کے نزدیک یہ روایت چنداں قابل وثوق نہیں کیونکہ غیر مشہور ہے، اور مشہور وہی دس صاحبزادے ہیں جو آگے ذکر کئے جاویں گے۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ اُن دس صاحبزادوں کے سوا باقی اولاد بچپن میں فوت ہوگئی ہو، اس لئے ان کا کوئی تذکرہ کتابوں میں موجود نہ ہو، اور فی الواقعہ وہ پیدا ہوئے ہوں، اور صغر سنی میں انتقال فرمایا ہو۔ واللہ اعلم۔

اُولادِ کرام

کتاب بہجۃ الاسرار میں حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رح سے منقول ہے کہ حضرت غوث الاعظم رح کے دس فرزند ارجمند تھے۔

Marfat.com

۱ - حضرت شیخ سید ابو عبداللہ سیف الدین عبدالوہاب رح

یہ سب سے بڑے صاحبزادے حضور کے اور سجادہ نشین تھے ، اِن کا مفصل ذکر آگے آئے گا ، انشاء اللہ تعالیٰ .

۲ - حضرت سید ابو عبدالرحمٰن عبداللہ رح

اپنے والد بزرگوار اور سعید بن البنا رح سے حدیث سنی ، ظاہری و باطنی علوم کے جامع ، اور صاحب ریاضت و مجاہدہ تھے ، ستائیسویں صفر ۵۸۷ھ میں انتقال کیا ، اور بغداد میں مدفون ہوئے ۔

اِن کے دو بیٹے ابو محمد عبدالرحمٰن رح اور ابو محمد عبدالقادر رح بھی عالم کامل تھے ۔

۳ - حضرت سید ابو اسحاق ابراہیم رح

۵۲۷ھ میں متولد ہوئے ، اپنے والد بزرگوار و دیگر شیوخ سے حدیث سنی اور تفقہ حاصل کیا ، صاحب اذواق و مواجید اور اہل سر و ولولہ تھے ، رات کا وقت توبہ و استغفار و گریہ و زاری میں گذارتے ، غربت و خاموشی کے ساتھ موصوف تھے شرم و حیا کی وجہ سے تیس سال تک سر اوپر نہ کیا ، اکثر لوگوں کو ان کے ذریعہ سے مرتبہ ولایت حاصل ہوا ، واسط چلے گئے تھے ، وہیں پچیسویں ذیقعدہ ۵۹۲ھ کو انتقال کیا ۔

۴ - حضرت سید ابو الفرج سراج الدین عبدالجبار رح

اپنے والد بزرگوار اور قزاز رح وغیرہ سے حدیث سنی ، اور تفقہ حاصل کیا ، خوشنویس بھی تھے ، صوفی منش صاحب ریاضت و مجاہدہ تھے ، تشرع و اتباع ، تبتل و انقطاع ، فقر و قناعت ، انکسار و سکنت میں یگانہ وقت تھے ، ابو منصور محدث رح اور سید عبدالرزاق رح برادر خورد حدیث میں ان کے شاگرد تھے ، انیسویں

Marfat.com

ذیحجہ ۵۸۵ھ میں انتقال کیا، بغداد کے مقبرہ حلبہ میں مدفون ہوئے ۔

۵ - حضرت سید ابوبکر تاج الدین عبدالرزاق رح

اٹھارہویں ذیقعدہ ۵۲۸ھ میں متولد ہوئے، اپنے والد بزرگوار سے تفقہ حاصل کیا، اور حدیث سنی، اس کے علاوہ ابوالحسن محمد بن الصائغ رح، قاضی ابوالفضل محمد الارموی رح، ابوالقاسم سعید بن البنا رح، حافظ ابوالفضل محمد بن ناصر رح ابوبکر محمد بن الزاغوانی رح، ابوالمظفر محمد الہاشمی رح، ابوالمعانی احمد بن علی التمیمی رح ابوالفتح محمد بن البطر رح وغیرہ شیوخ سے بھی حدیث سنی ۔

صاحب روض الزاہر کا بیان ہے کہ حافظ ذہبی رح وابن النجار رح وعبداللطیف رح وتقی البلدانی رح وغیرہ بہت سے مشاہیر نے ان سے روایت کی ہے ۔

اور شیخ شمس الدین عبدالرحمن رح اور شیخ کمال عبدالرحیم رح اور احمد بن شیبان رح اور خدیجہ بنت شہاب رح اور اسمٰعیل عسقلانی رح وغیرہ کو انہوں نے اجازت حدیث دی ہے ۔

ثقاہت وصداقت وتواضع وانکسار میں مشہور تھے، صبر وشکر واخلاق حسنہ وعفت شعاری میں معروف تھے، زہد وخاموشی ان کا شیوہ تھا، عموماً لوگوں سے کنارہ کش رہتے، سوائے ضرورت دینی کے گھر سے نہ نکلتے ۔

کتاب جلاء الخواطر ملفوظات حضرت غوث الاعظم رح انہیں نے ترتیب دی ہے ۔

بروز شنبہ چھٹی شوال ۶۰۳ھ میں وفات پائی، بغداد باب الحرب میں مدفون ہوئے ۔

ان کے پانچ فرزند مقبول بارگاہ ہوئے، قاضی سید ابونصر صالح رح اور سید ابوالقاسم عبدالرحیم (متوفی ۶۰۶ھ) اور سید ابوالمحاسن فضل اللہ شہید رح (متوفی صفر ۶۰۶ھ) اور سید ابومحمد اسمٰعیل رح اور سید جمال اللہ حیات الیمر زندہ پیر ۔

Marfat.com

۶ - حضرت سید ابوبکر شمس الدین عبدالعزیز رح

ستائیسویں شوال ۵۳۲ھ میں متولد ہوئے، اپنے والد بزرگوار اور ابن منصور رح اور عبدالرحمٰن بن محمد القزاز رح وغیرہ سے حدیث سنی، اور تفقہ حاصل کیا، بڑے عالم فاضل اور علوم دینی و دنیوی میں کامل ہوئے، بہت سے علما، وفضلا، ان سے مستفید ہوئے نہایت متدین، متشرع، صالح، پرہیزگار، اور صاحب ریاضت ومجاہدہ تھے، انکسار وافتقار اور غربت وخاموشی کے ساتھ موصوف تھے ؎

۵۸۰ھ میں بغداد سے جبال میں چلے گئے، اور وہیں اٹھائیسویں ربیع الاول ۶۰۲ھ کو انتقال کیا، اور وہیں مدفون ہوئے ؎

ان کے ایک فرزند سید محمد الہتاک رح جید عالم مستقیم الاحوال تھے ؎

۷ - حضرت سید ابونصر ضیاء الدین موسیٰ رح

سلخ ربیع الاول ۵۳۵ھ میں متولد ہوئے، اپنے والد بزرگوار سے تفقہ حاصل کیا، اور انہیں سے اور سعید بن البنا رح سے حدیث سنی، کثیر السکوت طویل المراقبہ تھے، انکسار وافتقار سے متصف زاہد، متورع تھے، دمشق میں چلے گئے، اور وہیں توطن اختیار کیا، غرہ جمادی الآخر ۶۱۸ھ میں وفات پائی، مدرسہ مجاہدیہ میں نماز جنازہ پڑھی گئی، اور جبل قاسیون میں مدفون ہوئے، اپنے سب بھائیوں سے اخیر فوت ہوئے ؎

۸ - حضرت سید ابوعبدالرحمٰن شرف الدین عیسیٰ رح

اپنے والد بزرگوار اور ابوالحسن بن ضرباء رح سے حدیث سنی، اور تفقہ حاصل کیا، پھر درس وتدریس کا کام شروع کیا، حدیث بیان کی، فتوے دئے، وعظ کہا، اور تصوف میں جواہر الاسرار اور لطائف الانوار وغیرہ کتابیں تصنیف کیں، حضرت محبوب الاعظم رح نے فتوح الغیب انہیں کے لئے تصنیف فرمائی تھی ؎

Marfat.com

پھر یہ بغداد سے مصر چلے گئے، اہالیانِ مصر میں سے ابوتراب ربیعہ بن الحسن الحضرمی الصنعانی رح، مسافر بن یعسر المصری رح، حامد بن احمد الارتاجی رح، محمد بن محمد الفقیہ المحدث رح، عبدالخالق بن صالح القرشی الاموی المصری رح وغیرہ نے ان سے حدیث سنی ہے

ان کو شعر وسخن کا مذاق بھی تھا، چنانچہ یہ اشعار انہیں کے ہیں۔

تحمل سلامی نحو ارضِ احبتی ۔۔۔ وقل لھما ان الغریب مشوقٌ

فان سئلوا کم کیف حالی بعدھم ۔۔۔ فقولوا بنیران الفراق حریقٌ

فلیس لہٗ الفٌ یسیرُ بقربھم ۔۔۔ ولیس لہٗ نحو الرجوع طریقٌ۔

غریبٌ یقاسی الھمّ فی کلّ بلدۃٍ ۔۔۔ ومَن لغریبٍ فی البلاد صدیقٌ ؎

بارھویں رمضان ۵۷۳ھ میں وفات پائی، قبر مصر میں ہے ؎

۹۔ حضرت سید ابوالفضل محمد رح

اپنے والد ماجد سے تفقہ حاصل کیا، سعید بن البنّار رح اور ابوالوقت رح وغیرہ شیوخ سے حدیث سنی، بہت سے لوگ ان سے مستفیض ہوئے، پچیسویں ذیقعدہ ۶۰۱ھ میں وفات پائی، اور مقبرہ حلبہ بغداد میں مدفون ہوئے ؎

۱۰۔ حضرت سید ابوزکریا یحییٰ رح

چھٹی ربیع الاول ۵۵۰ھ میں متولد ہوئے، اپنے والد ماجد اور محمد بن عبدالباقی رح سے تفقہ حاصل کیا، اور حدیث سنی، حسنِ سیرت ومکارمِ اخلاق میں یگانہ، اور انکسار وایثارِ نفس میں منفرد تھے، بہت سے لوگ ان سے مستفید ہوئے، صغر سنی میں ہی مصر چلے گئے، پھر کبر سنی میں مع اپنے فرزند سید عبدالقادر رح کے واپس بغداد تشریف لائے، اور شب برات ۶۰۰ھ میں انتقال کیا، اور اپنے برادر مکرم سید عبدالوہاب رح کے پہلو میں مدفون ہوئے ؎

Marfat.com

ساداتِ بغداد بغداد شریف کے سادات میں سے ایک بزرگ کا شجرہ نسب لکھا جاتا ہے جو زمانہ حاضرہ میں موجود ہیں۔

حضرت سید علی حیدر گیلانی سلمہ اللہ تعالیٰ بن سید احمد بن سید علی بن سید سلمان بن سید مصطفےٰ بن سید زین الدین بن سید محمد درویش بن سید حسام الدین بن سید نور الدین بن سید ولی الدین بن سید زین الدین بن سید شرف الدین بن سید شمس الدین بن سید محمد الہتاک بن سید عبد العزیز بن سید السادات قطب الوجود الدرۃ البیضاء، مالک ازمۃ المتصرفین، رئیس المحبوبین، الامام الجوہر الفرد، سلاب الاحوال، قطب الاقطاب، الغوث الاعظم، السید الشیخ عبد القادر الجیلانی قدس اسرارہم

تلامذۂ عظام

آپ کے وہ تلامذہ جنہوں نے باقاعدہ حضور سے علم شریعت و طریقت حاصل کیا ہے بیشمار تھے، یہاں صرف چند مشاہیر محدثین و فقہا کے اسمائے گرامی درج کئے جاتے ہیں جو حضور غوثیہ کے اکابر تلامذہ سے تھے، اور جن کو علم و فضل کی وجہ سے قبولیت عامہ نصیب ہوئی۔

(۱) محمد بن احمد بن بختیار رح (۲) ابو محمد عبد اللہ بن ابو الحسن الجبائی رح (۳) فرزند عباس المصری رح (۴) عبد المنعم بن علی الحرانی رح (۵) ابراہیم الحداد الیمنی رح (۶) عبد اللہ الاسد الیمنی رح (۷) عطیف بن زیاد الیمنی رح (۸) عمرو بن احمد الیمنی الہجری رح (۹) رافع بن احمد رح (۱۰) ابراہیم بن بشارۃ العدلی رح (۱۱) عمرو بن مسعود البزاز رح (۱۲) استاذ میر محمد الجیلانی رح (۱۳) عبد اللہ بطایحی رح نزیل قلبک (۱۴) مکی بن ابو عثمان السعدی رح (۱۵) عبد اللہ بن الحسین بن العکبری رح

Marfat.com

(۱۶) ابو القاسم بن ابوبکرؒ (۱۷) احمد بن ابوبکرؒ (۱۸) عتیق بن ابوبکرؒ (۱۹) عبد العزیز بن ابو نصر الجنائدیؒ (۲۰) محمد بن ابو المکارمؒ (۲۱) ابجہ الیعقوبیؒ (۲۲) عبد الملک بن دیالؒ (۲۳) ابو احمد الفضیلہؒ (۲۴) عبد الرحمٰن بن نجم الخزرجیؒ (۲۵) یحییٰ التکریتیؒ (۲۶) ہلال بن امیۃ العدنیؒ (۲۷) یوسف بن مظفر العاقولیؒ (۲۸) احمد بن اسمٰعیل بن حمزہؒ (۲۹) عبد اللہ بن المنصوریؒ (۳۰) عثمان الیاسریؒ (۳۱) محمد الواعظ الخیاطؒ (۳۲) تاج الدین بن بطہؒ (۳۳) عمرو بن المدائنیؒ (۳۴) عبد الرحمٰن بن بقاؒ (۳۵) محمد النحالؒ (۳۶) عبد العزیز بن کلفؒ (۳۷) عبد الکریم بن محمد المصریؒ (۳۸) عبد اللہ بن محمد بن الولیدؒ (۳۹) عبد المحسن بن دویرہؒ (۴۰) محمد بن ابو الحسینؒ (۴۱) دلف الخیریؒ (۴۲) احمد بن الدیبغیؒ (۴۳) محمد بن احمد المؤذنؒ (۴۴) یوسف ہبۃ اللہ الدمشقیؒ (۴۵) احمد بن مبلغؒ (۴۶) علی بن النفیس الماسونیؒ (۴۷) محمد بن اللیث الفریرؒ (۴۸) شریف احمد بن منصورؒ (۴۹) علی بن ابوبکر بن ادریسؒ (۵۰) محمد بن نصرہؒ (۵۱) عبد اللطیف محمد الحرانیؒ (۵۲) سدونۃ الصریفینیؒ (۵۳) شمس الدین عبد الرحمٰن بن ابو عمرؒ المقدسیؒ وغیرہم۔

مُریدین

رسالہ غریبہ شیخ احمد مغربی گنج بخش کبیرؒ میں ہے کہ ایک بار ایسا اتفاق ہوا کہ آپ نے بر روئے آب سجادہ بہشتی سبز رنگ پر نماز ظہر ادا کی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہاتھ مبارک اٹھا کے یہ دعا کی "اے میرے پروردگار میں تجھ سے سوال کرتا ہوں بحق اپنے جد امجد حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو تیرے حبیب اور بہترین خلایق ہیں، کہ نہ قبض کی جاوے روح میرے مرید اور میرے اولیا کے مرید کی مگر اوپر توبہ کے" اور فرشتے

آمین آمین

Marfat.com

آمین آمین کہتے جاتے تھے ، پس غیب سے آواز آئی ، بشارت ہو تم کو اے میرے حبیب
ساتھ قبول ہونے دعا کے ہے

شیخ عبدالرزاق ، و شیخ ابوالحسن ، سے روایت ہے کہ فرمایا آپ نے مجھے میرے پروردگار
نے ایک سجل عنایت کی ہے کہ طول اس کا مثل طول نظر کے ہے ، اس میں نام میرے اصحاب
کے اور اُن لوگوں کے لکھے ہیں جو قیامت تک میرے سلسلہ میں مرید ہوں گے ، اور
لکھا ہے کہ ہم نے اُن سب کو بخشا ، اور میں نے مالکؑ سے جو داروغہ دوزخ ہے پوچھا
کہ میرے اصحاب میں سے بھی کوئی شخص تیرے پاس دوزخ میں ہے ؟ اُس نے کہا
نہیں ، اور فرمایا کہ میرا دست حمایت میرے مریدوں کے سر پر اس طرح ہے ، جیسے آسمان
زمین پر ، اگر میرے مرید عالی مرتبہ نہ ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں ، خدا تعالیٰ کے نزدیک
مجھے تو عالی مرتبہ حاصل ہے ، قسم ہے مجھے اپنے پروردگار کی عزت و جلال کی کہ نہ جاؤں گا
میں طرف جنت کے تا وقتیکہ مطابق اس سند کے جو میرے پروردگار نے مجھے دی ہے
اپنے اصحاب و مریدوں کو ساتھ نہ لے لوں ، اور فرمایا کہ میں ضامن ہوں اپنے مریدوں کا
اور ان کے کل امور کا ، اگر مشرق میں میرے مرید کا ستر کھل جاوے ، اور میں مغرب میں
ہوں تو بھی چھپاؤں ہے

شیخ ابوالقاسم عمر و بزاز ؒ سے مروی ہے کہ ایک دن آپ نے فرمایا کہ حسین بن منصور
حلاجؒ کے زمانہ میں کوئی ایسا نہ تھا کہ لغزش میں اس کی دستگیری کرتا ، اگر میں ہوتا تو
ضرور دستگیری کرتا ، اور میرے اصحاب و مریدوں سے جس کو ایسی لغزش ہو ، میں
قیامت تک اس کی دستگیری کروں گا ہے

ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ حضرت ! آپ کے مریدوں میں پرہیزگار و گنہگار دونوں ہی
ہوں گے ، آپ نے فرمایا پرہیزگار میرے لئے ہیں ، اور گنہگاروں کے لئے میں ہوں ہے

Marfat.com

خلفائے ذوالاحترام

آپ کے خلفائے کرام لاتعداد ہوئے ہیں، کیونکہ ہزاروں کی تعداد میں اولیاء اللہ نے حضور سے خرقے حاصل کئے، ہر ایک سلسلہ کے اکابر مشائخ نے آپ سے فیض پایا، اور خلافتیں حاصل کیں، یہاں صرف مشاہیر خلفا کے حالات لکھے جاتے ہیں۔

(۱۰) حضرات صاحبزادگانِ والاتبار رح

آپ کے دونوں بیٹے آپ کے ہی خلیفہ تھے۔

(۱۱) حضرت سید جمال اللہ الملقب بہ حیات المیر زندہ پیر

ابن سید تاج الدین عبدالرزاق بن حضرت غوث الاعظم رح۔

یہ حسن وجمال میں حضرت جدامجد رح سے مشابہت رکھتے تھے، ایک روز حضرت غوثیہ رح نے فرمایا، اس وقت کوئی شخص موجود ہے جو میرا سلام امام مہدی ع کو پہنچائے؟ یہ حاضر تھے، عرض کیا میں پہنچادوں گا، چنانچہ حضور کی دعا سے عمر دائمی پائی، اکثر ان کی سکونت دیار سمرقند میں ہوتی ہے، رجال الغیب کی طرح زندگی بسر فرماتے ہیں، اور تاحال زندہ موجود ہیں، ان سے کئی مشائخ مستفیض ہوئے ہیں۔

اِن کے سلسلہ فقر میں سے ایک بزرگ ہماری دیار میں مشہور گذرے ہیں، جن کا نام حضرت سید شاہ شریف عریضی خوارزمی قادری رح تھا، ابن سید عبدالملک بن سید اسمٰعیل بن سید رکن الدین بن سید سلیمان بن سید نظام الدین بن سید میاں تلنبی بن سید یٰسین تلنبی بن سید جلال الدین تلنبی بن سید بہاء الدین تلتانی بن سید جلال الدین ملتانی بن سید حمید الدین ملتانی بن سید محمد صدر اجل ملتانی بن سید احمد ملتانی بن سید عبداللہ ملتانی بن سید محمد خوارزمی بن سید علی مستان خدا

Marfat.com

خوارزمی بن سید محمد خوارزمی بن سید عبداللہ مصری بن سید حسن بغدادی بن سید محمد بغدادی بن سید علی العریضی بن حضرت امام جعفر صادق علیہم السلام۔

۹۶۱ھ میں متولد ہوئے، بچپن میں والد ماجد کا سایہ سر سے اٹھ گیا، سیالکوٹ کبوترانوالی مسجد میں تحصیل علم کی، بڑے فاضل جید ہوئے، خرقہ خلافت حضرت شاہ بالا ارائیں قادری رح سے حاصل کیا، وہ مرید شیخ بہلول دریائی رح (متوفی ۹۸۳ھ) کے، وہ مرید سید حیات المیر زندہ پیر کے۔

اپنے شیخ کے پاس مدت تک لنگر تقسیم کرنے کی خدمت پر مامور رہے، پھر اُن کی اجازت سے مُگھووال میں تشریف لائے، وہاں ایک ہندو فقیر بامدا بھارتھی نام رہتا تھا، اُس کو بزورِ کرامت شہر سے نکال کر باہر جگہ دی، اور خود شہر میں مقام کیا، کمل پوش رہا کرتے، حضرت نوشہ گنج بخش رح کے معاصر و دوست تھے۔

اِن کے چار مرید خاص تھے، شاہ آلہداد بن سید کبیر خوارزمی رح، میاں حسّو تارڑ رح چوہدری تیر محمد وڑائچ رح چوہدری خان زاد وڑائچ ہر سہ والیہ۔

بقول صاحب تاریخ ساداتِ خوارزمیہ انہوں نے جمعرات ماہ شعبان ۱۰۶۲ھ کو انتقال کیا، اور مگھووال ضلع گجرات پنجاب میں مدفون ہوئے۔

شاہ صاحب رح کی اولاد بہت ہے، اور مختلف مواضعات میں سکونت رکھتی ہے ان میں سے مولوی سید عبداللہ شاہ صاحب (متولد ۱۳۰۱ھ) آج کل جھام والہ ضلع گوجرانوالہ میں سکونت رکھتے ہیں، علم صرف، نحو، منطق، فلسفہ، اصول فقہ، حدیث، تفسیر، کلام، حکمت، طب، جغرافیہ، تصوف وغیرہ میں ملکہ خاص رکھتے ہیں، فقیر ترافت عافاہ اللہ کے احباب سے ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

ابن سید عبدالرحمٰن (متوفی ۱۳۳۹ھ) بن سید عمر لنڈپوری (متوفی ۱۲۸۱ھ)

Marfat.com

بن سید محمد قاسم بن سید لطف اللہ بن سید عبدالرسول بن سید عبداللہ بن سید شاہ شریف عرفی مگھوالی رحمہم اللہ۔

(۱۲) حضرت سید عون قطب شاہ علوی عباسی بغدادی رح

ان کی مشہوری کئی ناموں سے تھی، مثلاً۔ علی، عون، عبدالرحمٰن، عبدالعلی، ابراہیم، قطب شاہ وغیرہ۔ والد کا نام یعلے قاسم بن حمزہ ثانی بن طیار بن قاسم بن علی بن جعفر بن حمزہ الاکبر بن حسن بن عبیداللہ مدنی بن عباس علمدار بن حضرت علی المرتضیٰ تھا۔

۴۱۹ھ میں بغداد شریف میں پیدا ہوئے، بڑے دانا، صاحب علم، حاضر جواب دقیقہ شناس تھے۔ ابتدا میں مذہب شیعہ تھا، لیکن حضرت غوث الاعظم رح کے ہاتھ پر بیعت ہو کر زمرۂ اہل سنت میں داخل ہوئے، اور اس جماعت میں رئیس طائفہ شیخ جلیل القدر عظیم المرتبت ہوئے، حضور غوثیہ نے ان کو خرقۂ خلافت عطا فرما کر تبلیغ اسلام کے واسطے ہندوستان بھیجدیا، اور یہ قطب الہند اور قطب شاہ کے نام سے مشہور ہوئے، ان کے وجود کی برکت سے صدہا لوگ حلقہ اسلام میں داخل ہوئے، بلکہ کئی راجگان ہنود سے جنگ بھی کئے۔ پھر واپس بغداد شریف پہنچ کر بعمر ایک سو سینتیس (۱۳۷) سال بروز پنجشنبہ سوم رمضان ۵۵۶ھ میں انتقال کیا، اور مقبرہ قریش میں مدفون ہوئے۔

ان کی اولاد عرب و ایران و ہندوستان میں کثیر التعداد موجود ہے۔

(۱۳) حضرت شیخ ابوسعید قلوری رح

مفتی زمانہ فقہائے معتبرین سے تھے، نہر الملک کے قریٰ میں سے موضع قلوریہ میں سکونت رکھتے تھے، صاحب خوارق و کرامات تھے۔

ایک روز

Marfat.com

ایک روز ایک چٹان پر کھڑے ہو کر اذان کہی، تکبیر کا پُر جلال نعرہ سنتے ہی زمین لرز گئی، اور چٹان کے پانچ ٹکڑے ہو گئے ۔

ایک روز طہارت کے لئے نکلے تو ان کے مرید کے ہاتھ میں پانی کا بھرا ہوا لوٹا تھا، اتفاقاً وہ گر کر ٹوٹ گیا، انہوں نے جب ہاتھ بڑھایا تو وہ فوراً درست ہو کر جیسا کہ پہلے تھا ویسا ہی پانی سے لبریز ہو گیا، اور اسی سے طہارت کی ۔

۵۵۷ھ میں انتقال کیا، اور قلعور یہ میں مدفون ہوئے ۔

(۱۴) حضرت شیخ شرف الدین عدی بن مسافر الاموی الشامی الہکاری رح

دادا صاحب کا نام اسمٰعیل تھا، ابن موسےٰ بن مروان بن الحسن بن مروان بن ابراہیم بن الولید بن عبدالملک بن مروان بن الحکم بن ابوالعاص بن امیہ بن عبدالشمس بن عبدالمناف القرشی ۔

مضافات بعلبک میں قریہ بیت فار میں پیدا ہوئے، شباب میں بغداد شریف وارد ہو کر ملازمت غوثیہ سے مشرف ہوئے، حماد دباس رح، عقیل منبجی رح، ابوالوفا رح ابوالنجیب رح سے بھی صحبت رکھی، پھر مکاآ میں اپنا زاویہ بنایا اور مقیم ہوئے ۔ علم و فضل میں یگانہ، اور طریقت کے اعلےٰ رکن تھے، سراپا خیر و برکت، نہایت متدین، متشرع عابد و زاہد تھے، حضرت غوث الاعظم رح ان کی تکریم کیا کرتے اور فرماتے کہ اگر نبوت مجاہدہ سے مل سکتی تو بیشک عدی بن مسافر رح پا لیتے ۔

شیخ ابو عبداللہ بطائحی رح کا بیان ہے کہ میں شیخ عدی رح کے پاس پانچ سال رہا، اس عرصہ میں میں نے دیکھا کہ جب یہ نماز پڑھتے تو شدت مجاہدہ کی وجہ سے ان کے سر کے مغز سے ایسی آواز آیا کرتی جیسے خشک کدو میں کنکروں کی آواز ہوتی ہے ۔

Marfat.com

اِن کے ایک خادم نے قرآن مجید حفظ کرنے کا ارادہ کیا، سوائے سورۂ فاتحہ و اخلاص کے اس کو کچھ یاد نہ تھا۔ اِنہوں نے اُس کے سینہ پر ہاتھ پھیرا، تو اُس کو سارا قرآن مجید ازبر ہوگیا۔

فرمایا ہے۔ شیخ وہ ہے جو اپنے حضور میں تمہیں خاطر جمع رکھے، اور اپنی غیبت میں تمہیں محفوظ رکھے، اپنی اخلاق و آداب سے تمہاری تربیت کرے، اور اپنے اشراق سے تمہارے باطن کو منوّر کرے، اور مرید وہ ہے جو ہر حال میں تواضع اختیار کرے، فقرا کے ساتھ انسیت سے، صوفیا کے ساتھ ادب و حسن اخلاق سے، علما کے ساتھ تعمیلِ ارشاد سے، اہلِ معرفت کے ساتھ سکون و وقار سے، اور اہلِ مقامات کے ساتھ توحید سے پیش آئے۔

۵۵۷ھ میں وفات پائی، بلدۂ ہکاریہ میں مدفون ہوئے۔

(۱۵) حضرت شیخ ماجد الکُردی رح

عراق کے اکابر مشائخ سے صاحب کراماتِ ظاہرہ و احوالِ فاخرہ تھے، موضع قوسان میں سکونت پذیر رہتے تھے، تاج العارفین ابو الوفا رح سے بھی فیض پایا۔ ایک بار ایک شخص نے کہا کہ میں حج کیلئے جا رہا ہوں، اور ہر قدم تجدید سفر کر چاہتا ہوں، اِنہوں نے اس کو اپنا ایک پیالہ عطا فرمایا کہ اگر تم وضو کرنا چاہو پانی، اور اگر تم کو پیاس لگے تو دودھ، اور اگر تم کو بھوک لگے تو ستو اِس پیالہ تم کو ملا کریں گے۔ پس اسی طرح وقوع میں آیا۔

۵۶۱ھ میں وفات پائی، جبل حمرین پر مدفون ہوئے۔

(۱۶) حضرت شیخ ابو عمرو عثمان بن مرزوق بن حمید بن سلامۃ القرشی الحنبلی رح

مصر کے اکابر مشائخ سے تھے، شریعت و طریقت کے جامع، نہایت منکسر المزا

سلیم الطب

Marfat.com

حلیم الطبع تھے ، مراقبہ ، گوشہ نشینی ، قطع علائق میں مشہور تھے ۔

ایک سال دریائے نیل میں سخت طغیانی آئی ، بلادِ قریب کے غرق ہوجانے کا اندیشہ تھا ، لوگوں نے دعا کی درخواست کی ، یہ دریا کے کنارے آئے ، اور وضو کیا ، اسی وقت پانی نیچے اتر گیا ، اسی طرح ایک مرتبہ دریائے نیل میں پانی بہت کم ہوگیا ، تو لوگوں کے التماس کرنے پر دریا پر جاکر وضو کیا ، تو پانی فوراً بڑھ گیا ، اور کناروں تک پہنچ گیا ۔

معارف وحقائق میں ان کا کلام عالی تھا ، فرمایا ہے ، فکر معرفتِ الٰہی کا راستہ ہے ، عقول واذہان کو اس کی ذات کی حقیقت دریافت کرنے کی مطلقاً طاقت نہیں کیونکہ اگر خدائی حکمتیں حدِ اذہان وافہام تک منتہی ہوتیں ، یا قدرتِ ربانیہ علوم میں منحصر ہوتی تو یہ اس کی حکمت وقدرت میں ایک بڑا نقص ہوتا ، تعالی اللہ عن ذلك علوًا كبيرًا اسی لئے اسرارِ ازلی واسرارِ جلالی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں ۔

۵۶۴ھ میں انتقال کیا ، قبر مصر میں ہے ۔

(۱۷) حضرت شیخ ابوالحسن علی بن ابی النصر الھیتی رح

عراق کے اکابر مشائخ اور مشہور عارفین اور ائمہ محققین سے تھے ، نہر الملک کے قریہ زریران میں سکونت پذیر رہتے ، کراماتِ ظاہرہ ، افعالِ خارقہ ، احوالِ جلیلہ ، اخلاقِ پسندیدہ ، مقالاتِ عالیہ کے مجسمہ تھے ، تاج العارفین ابوالوفا رح سے بھی فیض پایا ، حضرت غوث الاعظم رح ان کی تعظیم کیا کرتے ۔

ایک روز کسی گاؤں سے گذرے ، وہاں ایک مقتول پر دو فریق آپس میں جھگڑ رہے تھے ، کیونکہ قاتل کسی کو معلوم نہیں تھا ، انہوں نے مقتول کو پیشانی سے پکڑ کر فرمایا ، اے بندۂ خدا ! تجھ کو کس نے مارا ہے ؟ فوراً وہ مردہ اٹھ کر بیٹھ گیا ، اور کہنے لگا کہ مجھ کو فلاں بن فلاں نے قتل کیا ہے ، اتنا کہہ کر پھر مرگیا ۔

Marfat.com

ایک روز انہوں نے وضو کے لئے کنوئیں میں پانی کے واسطے ڈول لٹکایا، تو وہ سونے کا بھرا ہوا آیا، پھر لٹکایا تو پھلوں کا بھرا ہوا آیا۔ عرض کیا اے رب! میں تو وضو کے لئے پانی چاہتا ہوں، پھر تیسری بار ڈول ڈالا تو پانی آیا۔[1]

ان کا کلام حقائق میں عالی تھا، فرمایا ہے، شریعت وہ ہے جس کے ساتھ تکلیف آتی ہو، اور حقیقت وہ ہے جس سے معرفت و تعریف حاصل ہو، شریعت کی تائید حقیقت سے ہوتی ہے، اور حقیقت شریعت کے ساتھ مقید ہے، شریعت افعال کا وجہ اللہ پایا جانا ہے، اور حقیقت احوال کا اللہ عزوجل کے ساتھ مشاہدہ کرنا ہے۔[2]

۵۶۴ھ میں وفات پائی، زریران میں مدفون ہوئے۔[3]

(۱۸) حضرت شیخ ابوعبداللہ قضیب البان موصلی رح

مشاہیر علما و مشائخ موصل سے تھے، مجاہدہ اور تزکیہ نفس میں مشہور تھے، شیخ ابوالبرکات صخر بن صخر رح بیان کرتے ہیں کہ یہ قریباً ایک ماہ تک ہمارے زاویہ کے قریب ٹھیرے رہے، اس عرصہ میں ہم نے ان کو کبھی کھاتے، پیتے، سوتے، لیٹتے نہیں دیکھا۔[4] موصل کا قاضی ان کی کرامات سنکر ان سے بدظن ہوگیا، ایک دن کوچہ میں سامنے سے آتے نظر آئے تو قاضی نے خیال کیا کہ میں ان کو پکڑ کر بادشاہ کے حوالے کرتا ہوں تاکہ ان کو شہر بدر کر دیوے، بمجرد اس خیال کے دیکھا کہ سامنے سے ایک بڑا پہلوان آرہا ہے جب ذرا قریب ہوئے، تو ایک اعرابی کی شکل میں متمثل ہوگئے، جب بالکل قریب آگئے تو فقیہ کی صورت میں ظاہر ہوئے، اور فرمانے لگے اے قاضی! ان میں سے کس قضیب البان کو حاکم کے پاس لیجاؤ گے؟ یہ کرامت دیکھکر قاضی ان کا مرید ہوگیا۔[5]

ایکمرتبہ لوگوں نے حضرت غوث الاعظم رض کے روبرو بیان کیا کہ قضیب البان نماز نہیں پڑھتا، حضور نے فرمایا کہ ہمیشہ اس کا سر خانہ کعبہ کے اندر سجود میں ہے۔[6]

۵۷۰ھ

Marfat.com

۵۷۰ھ میں انتقال کیا۔

(۱۹) حضرت شیخ احمد بن مبارک رح

خادم غوثیہ تھے، جب حضرت غوث الاعظم رض وعظ کے واسطے کرسی پر جلوس فرماتے تو یہ اپنا مرقع کرسی پر بچھا دیا کرتے، ۵۷۰ھ میں انتقال کیا۔

(۲۰) حضرت شیخ ابوالفتح صدقہ بن حسین بغدادی رح

اکثر محفل غوثیہ میں مستفید ہوتے رہتے، ان کا کلام عوام الناس کے عقول وافہام سے بلند ہوتا تھا، اس لئے ان پر علما کی گرفت ہوتی تھی، ایک مرتبہ ان کو پکڑ کر خلیفۂ وقت کے سامنے لے گئے، ان کا سر برہنہ کرکے تازیانے لگوانے کا حکم ہوا، اسی وقت ان کے ایک مرید نے بلند آواز سے پوکارا۔ واشیخا واشیخا۔ اسی وقت جلاد کا ہاتھ شل ہوگیا، اور تمام حاضرین پر ہیبت چھا گئی، خلیفہ نے ان کو چھوڑ دیا، اور عزت و احترام کے ساتھ رخصت کیا، ان کی وفات ۵۷۳ھ میں ہوئی۔

(۲۱) حضرت شیخ ابوعمرو عثمان الصریفینی رح

اعاظم خلفائے غوثیہ سے تھے، اپنی ہدایت کا واقعہ اس طرح پر بیان کرتے ہیں، کہ ایک روز میں صریفین میں آسمان کی طرف منہ کرکے لیٹا ہوا تھا، ہوا میں اڑتے ہوئے پانچ کبوتر آئے، ایک نے کہا، سبحان من عندہٗ خزائن کل شیٍٔ وما ننزلہٗ الا بقدرٍ معلوم۔ اور دوسرے نے کہا، سبحان من اعطی کل شیٍٔ خلقہٗ ثم ھدٰی، تیسرے نے کہا، سبحان من بعث الانبیاء حجۃ علی خلقہٖ وفضل علیھم محمدًا صلی اللہ علیہ وسلم، چوتھے نے کہا، کل ما فی الدنیا باطل الا ما کان للہ و لرسولہٖ، پانچویں نے کہا یا اھل الغفلۃ عن مولٰکم قوموا الی ربکم رب کریم یعطی العطاء الجزیل ویغفر الذنوب العظیم، میں یہ سن کر بیخود ہوگیا،

Marfat.com

جب ہوش میں آیا تو دنیا کی دوستی میرے دل سے چلی گئی، میں نے خدا سے عہد کیا کہ میں کسی ایسے شخص کو ملوں گا، جو مجھے خدا کی طرف راہنمائی کرے، یہ کہکر چل پڑا، راستہ میں مجھے حضرت خضر علیہ السلام ملے، انہوں نے مجھے حضرت غوث الاعظمؒ کی خدمت میں جانے کا ارشاد فرمایا، اور خود غائب ہوگئے، میں نے دیکھا تو میں بغداد میں کھڑا تھا، حضرت غوث الاعظمؒ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے میرے سر پر اپنی ٹوپی (طاقیہ) رکھی، اسی وقت مجھ پر عالم ملکوت کشف ہوگیا، اور میں نے سنا کہ تمام عالم کی ہر ایک چیز حق تعالیٰ کی تسبیح پڑھ رہی ہے۔

انہوں نے ۵۶۵ھ میں وفات پائی۔

(۲۲) حضرت شیخ محمد الاوانی المعروف بہ ابن القائدؒ

بزرگانِ صوفیہ سے صاحبِ مقاماتِ عالیہ تھے، حضرت غوث الاعظمؒ ان کو مؤید الحضرۃ فرمایا کرتے، نیز فرماتے ابن القائدؒ مفردوں سے ہے۔

ابن القائدؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ہر ایک چیز سے منہ موڑ کر اپنا رُخ حضرت حقتعالیٰ کی طرف کیا، میں نے دیکھا کہ میرے مقام سے آگے کسی کا نقشِ قدم ہے، مجھے غیرت ہوئی کہ یہ کس کا نقشِ قدم ہے، کیونکہ مجھے یقین تھا کہ مجھ سے آگے کسی کا گذر نہیں، تو اسی وقت مجھے بتلایا گیا کہ یہ تیرے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نقشِ قدم ہے، اس وقت میرے دل نے تسکین پائی۔

۵۷۶ھ میں وفات پائی۔

(۲۳) حضرت سخی سرور سلطان سید احمد قادریؒ

ابن سید زین العابدین بن سید عمر بن سید عبداللطیف بن سید بہاؤ الدین بن سید غیاث الدین بن سید بہاؤ الدین بن سید صلاح الدین بن سید زین العابدین بن سید عیسےٰ

Marfat.com

بن سید عیسےٰ بن سید صالح بن سید عبدالغنی بن سید جلیل بن سید خیرالدین
بن سید ضیاءالدین بن سید داؤد بن سید عبدالجلیل رومی بن سید اسمٰعیل بن
حضرت امام جعفر صادق علیہم السلام ؒ

اِن کے والد عرب سے آئے ، اور کُرسی کوٹ مضافاتِ ملتان میں تشریف رکھی ،
یہ وہیں متولد ہوئے ، بغداد شریف جاکر حضرت غوث الاعظم رض سے خرقہ ارادت وخلافت
حاصل کیا ، نیز شیخ شہاب الدین سُہروردی رض اور خواجہ مودود چشتی رض سے بھی فیض
پایا ، رجال الغیب اور حضرت خضر علیہ السلام سے بھی فوائد اٹھائے ، ابدال واوتاد
کو جس وقت یاد کرتے ، وہ اُسی وقت حاضر ہوجاتے ؒ

لاہور میں مولوی محمد اسحاق رح سے ظاہری علم کی تحصیل کی ، پھر بمقامِ سوہدرہ دریائے
چناب کے کنارہ پر چند سال تک عبادت کرتے رہے ، اس کے بعد بمقام دھونکل
متصل وزیرآباد چندے قیام کیا ، وہاں اِن کے عصا گاڑنے سے ایک چشمہ جاری
ہوا جو تازمانہ حاضرہ بصورتِ چاہ موجود ہے ، قوتِ حلال حاصل کرنیکے لئے زراعت
کیا کرتے ؒ

بسبب کثرت فیضان کے لوگ اِن کو لکھ داتا ، لکھے خاں ، پیر خابو ، سخی سرور سلطان ،
کے القاب سے یاد کرتے ہیں ؒ

۵۷۶ھ میں بعہ اپنے بیٹے سید سراج الدین رح کے دشمنوں کے ہاتھ سے شہید ہوئے
اور بمقام نگاہہ ضلع ڈیرہ غازیخاں میں مدفون ہوئے ؒ

(۲۴) حضرت سید ابوالعباس احمد الرفاعی رح
ابن سید ابوالحسن علی بن سید احمد بن سید یحییٰ بن سید حازم بن سید علی
بن سید رفاعۃ المغربی العراقی البطائحی رحمہم اللہ ؒ

Marfat.com

صاحبِ مقاماتِ علیہ واحوالِ سنیہ شیخ الصلحا، ہادی الاتقیا، امام الاولیا تھے، حضرت امام موسےٰ کاظم رض کی اولادِ حق یاد سے تھے، شیخ علاوالدین علی القاری الواسطی رح سے بھی فیض پایا ہے۔

حضرت غوث الاعظم رض ان کی والدہ کو ہمشیرہ کہا کرتے، اور ان کو ہمشیرہ زادہ فرماتے، ان کی نسبت جناب غوثیت مآب رض نے فرمایا ہے۔

؎ کذا ابن الرفاعی کان منّی لیسلك لی طریقی واشتغالی ؎

مناقب غوثیہ میں ہے کہ حضرت غوث الاعظم رض کے حکم سے ایک شخص نے جاکر سید احمد سے پوچھا ما العشق۔ انہوں نے ایک آہ کھینچی اور فرمایا، العشق نار یحرق ما سوی اللہ۔ اس تقریر سے سامنے کے ایک درخت کو آگ لگ گئی، اور جل گیا، اور خود بھی جل کر خاکستر ہوگئے، پھر وہ خاکستر بصورتِ آب ہوگئی، پھر پانی جم کر برف ہوگیا، پھر زندہ ہوگئے۔

ان کے اشعار بھی نہایت لطیف ہوتے تھے، چنانچہ فرمایا ہے۔

؎ اذا جنّ لیلٌ ھام قلبی بذکرکم انوح کما ناح الحمام المطوّق
وفوق سحابٌ یمطر الھمّ والاسی وتحتی بحار الھوٰی تتدفّق ؎

حالتِ سماع میں بروز پنجشنبہ بائیسویں جمادی الاول ۵۷۸ھ کو انتقال کیا، قریہ ام عبیدہ بطائح میں مدفون ہوئے ؎

ان کے تین خلیفہ مشہور ہوئے ہیں۔

اول۔ شیخ تقی الدین علی مبارک الواسطی رح۔

ان کے سلسلہ میں شیخ صفی الدین احمد بن علوان رح مقتدائے سلسلہ علوانیہ مشہور گذرے ہیں، وہ مرید شیخ شریف الدین عیسےٰ عجلونی رح کے، وہ مرید شیخ الخطیب شمس الدین

Marfat.com

شمس الدین محمد خانپوری رح کے ، وہ مرید شیخ تقی الدین علی مبارک واسطی رح کے ۔
رحمہم اللہ علیہ
۲
دوم - سید محمد معدن اسرار آلہ رح
ان کے سلسلہ میں میراں سید حسین ابدال رح مقتدائے سلسلہ ابدالیہ مشہور گذرے ہیں ، وہ مرید اپنے والد سید نور الھدیٰ ابدال رح کے ، وہ مرید سید امیر الدین رح کے ، وہ مرید سید صدر الدین رح کے ، وہ مرید سید حسین رح کے ، وہ مرید سید جلال الدین رح کے ، وہ مرید سید حسن رح کے ، وہ مرید سید جلال الدین احمد سیاہ پوش رح کے ، وہ مرید سید حسین بن ابراہیم کنز اللہ رح کے ، وہ مرید سید محمد معدن اسرار آلہ کے ۔ رحمہم اللہ علیہ
۳
سوم - شیخ عثمان البطائحی رح
ان کے سلسلہ میں سید مبارک نوبی عرف شیخ بابا غور رح مقتدائے سلسلہ غوریہ مشہور گذرے ہیں ، وہ مرید شیخ اسمٰعیل حبروتی رح کے ، وہ مرید شیخ برہان الدین علوی رح کے ، وہ مرید شیخ شریف محمد حسن سمرقندی رح کے وہ مرید سید حسین رفاعی رح کے ، وہ مرید سید احمد رح کے ، وہ مرید سید تاج الدین رح کے ، وہ مرید سید احمد اوّل رح کے ، وہ مرید سید نجم الدین اخضر رح کے ، وہ مرید سید قطب الدین علی رح کے ، وہ مرید سید شمس الدین محمد رح کے ، وہ مرید سید محی الدین ابراہیم رح کے ، وہ مرید سید مہذب الدین عبد الرحیم رح کے ، وہ مرید سید یوسف الدین علی رح کے ، وہ مرید شیخ عثمان البطائحی رح

(۲۵) حضرت شیخ ابو السعود بن الشبلی رح
اکابر مشائخ زمان اور صاحب کرامات جلیہ و مقامات علیہ تھے ، فصوص الحکم

Marfat.com

میں ہے کہ انہوں نے اپنے مریدوں کو فرمایا کہ پندرہ سال سے خدا تعالےٰ نے مجھے اپنی مملکت میں تصرف کرنے کا اختیار دیا ہے، لیکن میں نے تصرف نہیں کیا، ابن القائد رح نے پوچھا کہ کیوں تصرف نہیں کیا؟ فرمایا میں نے تصرّف کو حق تعالےٰ پر چھوڑ دیا ہے جیسا چاہے تصرّف کرے۔

طعام ولباس مکلّف استعمال فرماتے، جو کچھ حق تعالیٰ کی طرف سے پہنچتا رد نہ کرتے، ۵۷۹ھ میں انتقال کیا۔

(۲۶) حضرت شیخ حیات بن قیس حرّانی رح

صاحبِ کرامات راسخہ وانفاس صادقہ واحوالِ فاخرہ وانوارِ باہرہ اکابر عرفائے محققین سے تھے، شیخ ابوالحسن علی قرینی رح فرماتے ہیں کہ مشائخ میں سے چار شخص اپنی قبروں میں بھی تصرّف کرتے ہیں، جیسے زندگی میں تصرّف کرتے تھے، شیخ معروف کرخی رح، سید محی الدین عبدالقادر جیلانی رح، شیخ عقیل منبجی رح، شیخ حیات حرّانی رح۔

انہوں نے حرّان میں ایک مسجد بنوائی، محراب بنانے کے وقت ایک ریاضی دان عالم نے کہا کہ قبلہ کا رخ یہ ہے، انہوں نے فرمایا نہیں، بلکہ اس طرف ہے اس بات پر تنازعہ ہوا، انہوں نے اُس کو کھڑا کر کے فرمایا دیکھ کعبہ تیرے سامنے ہے، اُس نے دیکھا تو کعبہ شریف عین سامنے تھا، یہ دیکھتے ہی بیہوش ہو کر گر پڑا۔

ایک روز اثنائے سفرِ حج میں راستہ میں ایک ببول کے درخت کے نیچے بیٹھے تھے کہ خادم نے کہا حضور میرا دل کھجور کھانے کو چاہتا ہے، انہوں نے فرمایا کہ اس درخت کو ہلاؤ، اُس نے ہلایا تو ببول پر سے تازہ کھجوریں گرنے لگیں، جو سب قافلہ والوں نے سیر ہو کر کھائیں۔

ان کا کلام

Marfat.com

ان کا کلام عالی تھا، فرمایا ہے، چھلکوں کی قیمت ان کے مغز سے، مردوں کی قیمت ان کی عقل سے، مکانوں کی قیمت ان کے مکینوں سے، احباب کی عزت احباب سے ہوا کرتی ہے ؎

ایک مرتبہ بوقت صبح یہ مناجات کر رہے تھے، یاحبیب التائبین ویاسرور العارفین ویاقرۃ عین العابدین ویا انیس المفردین ویاحرز اللاجئین ویاظہر المنقطعین ویامن جنت علیہ قلوب الصدیقین ویامن انست بہ افئدۃ المحبین وعلیہ عکف ہمۃ الخاشعین پھر سخت روئے، اسی وقت انوار ربانی ظاہر ہوئے، اور مکان روشن ہوگیا ؎

بروز چہارشنبہ سلخ جمادی الاخرے ۵۸۱ھ میں انتقال کیا، اور حران میں مدفون ہوئے۔

(۲۷) حضرت شیخ ابو مدین شعیب بن الحسین المغربی رح

اکابر مشائخ مغرب سے تھے، شیخ ابو یعزے مغربی رح سے بھی فیض پایا ؎ کشف وکرامت وخوارق وولایت میں درجہ بلند رکھتے تھے، اسرار ومعارف وحقائق و فنون حکمیہ کے خزانہ تھے، شریعت وطریقت کے جامع، بلاد مغرب کے مفتی تھے، مذہب مالکیہ رکھتے ؎

ایک بار کفار فرنگ نے ان کو کئی مسلمانوں سمیت قید کرکے کشتی (جہاز) پر بٹھالیا ہرچند کشتی کو چلانا چاہا پر کشتی نہ چلی، آخر سمجھا کہ یہ اس درویش کا تصرف ہے ان کو رہا کردیا، انہوں نے فرمایا کہ جب تک تمام مسلمانوں کو نہ چھوڑوگے کشتی نہ چلے گی، چنانچہ سب مسلمانوں کو رہا کروادیا، پھر کشتی چلی ؎

فرمایا ہے، اذا ظہر الحق لم یبق معہ غیرہ، ۵۹۰ھ میں وفات پائی ؎

ان کے تین خلیفہ مشہور ہوئے ہیں:

Marfat.com

اوّل • شیخ ابو الفتوح سعید بغدادی رح

ان کے سلسلہ میں شاہ نعمت اللہ ولی کرمانی رح مقتدائے سلسلہ کرمانیہ مشہور گذرے ہیں، وہ مرید شیخ علی بن عبداللہ نواشی رح کے، وہ مرید شیخ المجذوب صالح بربری رح کے، وہ مرید شیخ کمال الدین کوفی رح کے، وہ مرید شیخ ابو الفتوح سعید بغدادی رح کے۔

دوم : شیخ عبدالرحمٰن المقعدی رح

ان کے سلسلہ میں سید عبداللہ عیدروس حضرمی رح مقتدائے سلسلہ عیدروسیہ مشہور گذرے ہیں۔ وہ مرید شیخ ابوبکر سکران الحضرمی رح کے، وہ مرید سید عبدالرحمٰن سقاف کے، وہ مرید اپنے والد سید محمد مولے الدویلہ رح کے، وہ مرید اپنے والد سید علی رح کے وہ مرید اپنے والد سید علوی رح کے، وہ مرید اپنے والد سید الفقیہ المقدم محمد رح کے، وہ مرید شیخ عبداللہ صالح رح کے، وہ مرید شیخ عبدالرحمٰن المقعدی رح کے۔

سوم : شیخ عبدالرزاق الجزولی رح

ان کے سلسلہ میں شیخ محمد سخاوی رح مقتدائے سلسلہ سخاویہ مشہور گذرے ہیں، وہ مرید شیخ طاہر ردادی رح کے، وہ مرید شیخ احمد موسے بہشتی رح کے، وہ مرید شیخ احمد مرزوق رح کے، وہ مرید شیخ ابوالحسن نبشی رح کے، وہ مرید شیخ ابوحفص عمرو نبشی رح کے، وہ مرید شیخ مہبط الدین حسن صالح رح کے، وہ مرید شیخ محمد مغلس طیبی رح کے، وہ مرید شیخ شرف الدین عادلی رح کے، وہ مرید شیخ کمال الدین بکری رح کے، وہ مرید شیخ جمال الدین محمد قناوی رح کے، وہ مرید شیخ عبدالرحیم قناوی المصری رح کے، وہ مرید شیخ عبدالرزاق الجزولی رح کے۔

(۲۸) حضرت شیخ جاگیر کردی رح

عراق کے مشہور شائخ سے تھے، قنطرۃ الرصاص کے پاس سکونت پذیر رہتے تھے،

حضرت

Marfat.com

حضرت غوث الاعظم رضؓ نے اپنا طاقیہ شیخ علی بن ہیتی رح کے ہاتھ ان کو روانہ فرمایا، اور حضور میں حاضر ہونے کی تکلیف نہ دی۔ ان کو محض غیب سے روزی ملتی تھی، ظریف الشمائل، کامل الادب، شریف الصفات تھے۔

ایک شخص نے عرض کیا مجھے ہرن کا گوشت کھلائیے، انہوں نے سر نیچا کیا۔ اسی وقت ایک ہرن آکر سامنے کھڑا ہو گیا، انہوں نے اس شخص کو فرمایا کہ اس کو ذبح کر کے کھالے۔

فرمایا ہے، من شاھد الحق عز وجل فی سرہ سقط الکون من قلبہ۔ اور فرمایا ما اخذت العہد علی احد حتی رأیت اسمہ مرقومًا فی اللوح المحفوظ من جملۃ مریدی۔

۵۹۰ھ میں وفات پائی، نواح سامرہ میں مدفون ہوئے۔

(۲۹) حضرت شیخ ابو محمد عبداللہ بن حسین بن ابو الفضل جبائی رح

علمائے اولیائے کرام سے تھے، اصل میں طرابلس کے رہنے والے تھے، ان کے والد عیسائی تھے، انہوں نے صغر سنی میں اسلام قبول کیا، پہلے قرآن مجید حفظ کیا، پھر تحصیل علم کے واسطے بغداد شریف آئے، اور حضرت غوث الاعظم رضؓ کی ذات اطہر سے ظاہری باطنی علوم حاصل کئے، ان کے علاوہ قاضی ابو الفضل محمد بن عمر الارموی رح، شیخ ابو العباس احمد بن ابی غالب بن الطلابہ رح، شیخ ابوبکر محمد بن الزاغوانی رح، ابن البنا رح، شیخ ابو الفضل محمد بن ناصر الحافظ رح وغیرہ شیوخ سے حدیث سنی، پھر اصبہان گئے، وہاں شیخ ابو الخیر محمد بن الباغان رح، شیخ ابو عبداللہ حسن الرسیمی رح، شیخ ابو الفرج مسعود الثقفی رح وغیرہ سے حدیث سنی، اعلیٰ درجہ کے متدین صاحب خیر و برکت عابد و زاہد بزرگ تھے۔

Marfat.com

ذہبی رح نے تاریخ الاسلام میں لکھا ہے کہ موفق الدین رح وضیاء الدین رح وابن جلیل رح وابوالحسن القطیعی نے ان سے روایت کی ہے ۔

ابن رجب رح نے طبقات میں بیان کیا ہے کہ ابن جوزی رح نے اپنی کتابوں میں اکثر مقامات پر ان سے روایت کی ہے ۔

۶۰۵ھ میں اصبہان میں ہی انتقال کیا، اور خانقاہ بہاؤالدین الحسن ابن ابی الھوا میں مدفون ہوئے ۔

(۳۰) حضرت شیخ ابوالقاسم عمرو بن مسعود بن ابی العزا البزاز البغدادی رح ۵۳۲ھ میں تولد ہوئے، بڑے زاہد عابد صاحب کراماتِ ظاہرہ واحوالِ فاخرہ تھے، حضرت غوث الاعظم رح سے تفقہ حاصل کیا، اور شیخ ابوالقاسم سعید بن البنا رح، شیخ ابوالفضل محمد بن ناصر الدین الحافظ رح، شیخ عبدالاول السنجری وغیرہ شیوخ سے حدیث سنی ۔

پہلے بغداد میں کپڑے کی تجارت کرتے تھے، پھر ترک کرکے گوشہ نشین ہوگئے، ان کا کلام نہایت موثر ہوا کرتا تھا، جو کچھ فتوح پہنچتی فقرا پر ایثار کر دیتے، اکثر اوقات یہ اشعار پڑھا کرتے ۔

الٰھی لک الحمد الذی انت اھلہ ۔۔۔ علی نعم ما کنتُ قط لھا اھلاً

اذا زدتُ تقصیراً تزدنی تفضلاً ۔۔۔ کانی بالتقصیر استوجب الفضلاً

۶۰۸ھ میں انتقال کیا، اور اپنے زاویہ میں بمقام بغداد مدفون ہوئے ۔

(۳۱) حضرت شیخ ابوالثنا محمود بن عثمان بن مکارم النعال البغدادی لازجی رح ۵۲۳ھ میں تولد ہوئے، شیخ ابوالفتح بن البطی رح اور شیخ ابوالفتح بن المنی رح سے حدیث سنی، فقیہ، واعظ، زاہد، صاحبِ کرامات وریاضات ومجاہدات نہایت

Marfat.com

نہایت ظریف الطبع تھے ۔ صایم الدّھر رہتے ، ایک ختم قرآن مجید روزانہ کرتے ، اپنی رباط میں ہمیشہ وعظ فرمایا کرتے ، شیخ حنابلہ مشہور تھے ، امر بالمعروف سختی سے کرتے ، خلق کثیر نے اِن سے نفع پایا ۔

۶۰۹ھ میں وفات پائی ، اور اپنی رباط میں مدفون ہوئے ۔

(۳۲) حضرت شیخ ابوالحسن علی بن ادریس یعقوبی رح

عراق کے کبار مشائخ سے تھے ، احوال وکرامات فاخرہ اور مقامات عالیہ رکھتے تھے ، شیخ علی بن ہیتی رح سے بھی فیض پایا ۔ آسمان کے فرشتوں اور ان کے تقامات ولغات وتسبیحات کو جانتے پہچانتے تھے ۔

فرمایا ہے ، میں نے دس برس تک نفس کی خواہشوں سے محافظت کی ، پھر دس برس تک قلب کے نفس سے ، پھر دس برس تک قلب کے سرّ سے ، اِس کے بعد مجھ پر مقام رجوع الی اللہ وارد ہوا ، اور اُس نے میری سر سے پاؤں تک حفاظت کی ، واللہ خیر الحافظین ۔

ایک مرتبہ لوگوں نے ایک ظالم حاکم کی اِن سے شکایت کی ، اِنہوں نے ایک درخت پر اپنا قدم مارا ، اور فرمایا ہم نے اس کو مار ڈالا ہے ، پتہ کرنے پر معلوم ہوا کہ اسی وقت وہ مر گیا تھا ۔

کوئی بچہ مرض وجع المفاصل سے بیمار تھا ، اِن کے پاس لائے ، اِنہوں نے اُس کو ایک نارنگی ماری ، وہ اسی وقت تندرست ہو کر دوڑنے لگا ۔

فرمایا ہے ، تمام کائنات کا اول سے آخر تک مجھ پر کشف ہو گیا ، اور میں نے اہل جنت واہل دوزخ کو دیکھ لیا ۔ اکثر یہ اشعار پڑھا کرتے ۔

غرست الحب غرسًا فی فوادی ۔ فلا اسلوا الی یوم التنادی

Marfat.com

جرحت القلب منی باتصال — فشوقی زائد والحب بادی

سقانی شربۃ احیٰی فؤادی — بکاس الحب من بحر الودادی

ولولا اللہ یحفظ عارفیہ — لھاما العارفون بکل وادی عہ

سلخ ذیقعدہ ۶۱۹ھ میں وفات پائی، یعقوبا میں مدفون ہوئے بعہ

(۳۳) حضرت شیخ ابو محمد یونس بن یوسف شیبانی رح

صاحب اسرار و معارف و کرامت تھے، شیخ علی بن ہیتی رح سے بھی فیض پایا، سلسلہ یونسیہ انہیں کی طرف منسوب ہے، سلخ ذیقعدہ ۶۱۹ھ میں انتقال کیا، قبر رباطِ یعقوبی میں ہے بہ

(۳۴) حضرت شیخ موفق الدین ابو محمد عبداللہ بن محمد بن احمد بن قدامۃ المقدسی الحنبلی رح

جامع علوم ظاہر و باطن صاحبِ تصانیفِ عالیہ تھے، فقر میں مقاماتِ ارجمند رکھتے ۶۲۲ھ میں وفات پائی بعہ

(۳۵) حضرت شیخ ابو المعالی صدر الدین محمد بن اسحاق قونیوی رح

علوم ظاہری و باطنی و عقلی و نقلی میں کامل اور تقوٰے و ریاضت و مجاہدہ و زہد میں اکمل تھے، شیخ سعد الدین حموی رح و مولانا جلال الدین رومی رح کی صحبت سے بھی مستفیض ہوئے بہ

علامہ قطب الدین شیرازی رح حدیث میں ان کے شاگرد تھے، اور موید الدین جندی رح و مولانا شمس الدین ایکی رح و شیخ فخر الدین عراقی رح و شیخ سعید الدین فرغانی رح ان کے فیضیابانِ صحبت سے تھے، ۶۳۰ھ میں وفات پائی بہ

(۳۶) حضرت الشیوخ شیخ شہاب الدین ابو حفص عمر بن محمد البکری السہروردی رح

قطبِ وقت غوثِ زمان، عالمِ عامل و شیخ کامل تھے، علوم ظاہر و باطن کے جامع اور شائخ

Marfat.com

اور مشائخ کے استاد تھے، حضرت غوث الاعظم رح کے خاص خدام و جلیسوں سے تھے، جناب غوثیہ ان کے حق میں فرمایا کرتے، انت آخر المشہورین بالعراق۔
اپنے چچا بزرگوار شیخ ابو النجیب سہروردی رح سے بھی خلافت پائی، کتنی مدت تک جزیرہ عباد ان میں بدلا رح کے ساتھ صحبت رکھی، حضرت خضر علیہ السلام کی معیت بھی کئی بار نصیب ہوئی، صاحب تصانیف تھے، کتاب عوارف المعارف اور رشف النصائح، اعلام الہدیٰ، بہجۃ الابرار وغیرہ تصوف میں تصنیف فرمائیں ۶۳۲ھ میں انتقال فرمایا، اور بغداد شریف میں مدفون ہوئے ۔
ان کے خلفا مثل شیخ بہاو الدین زکریا ملتانی رح و شیخ حمید الدین ناگوری رح و شیخ نجیب الدین علی بزغش رح و شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رح کے بہت کامل اکمل گذرے ہیں ۔

(۳۷) حضرت شیخ سوید سنجاری رح

دیار بکر کے کبار مشائخ سے تھے، جامع شریعت و طریقت اور صاحب کراماتِ ظاہرہ و مقاماتِ رفیعہ تھے ۔

ایک شخص کی کسی نے ناک کاٹ ڈالی، انہوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر جوڑ دی تو وہ ویسی ہی تندرست ہو گئی جیسی پہلے تھی ۔
ایک روز مسجد میں نماز پڑھنے گئے، وہاں ایک نابینا غیر قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہا تھا، ان کو رحم آیا، اس کے حق میں دعا فرمائی، چنانچہ وہ اسی وقت بینا ہو گیا، اور بیس سال تک زندہ رہا، اور بدستور آنکھیں روشن رہیں ۔
ایک ہی ایک مجذوم کے وجود سے پیپ اور خون بہتا تھا، اور زخموں میں کیڑے پڑ گئے تھے، اس کے حق میں دعا فرمائی تو وہ تندرست ہو گیا ۔

Marfat.com

ان کا کلام عالی تھا، فرمایا ہے، آنکھیں تین قسم ہیں، بصر کی آنکھ جو محسوسات کو
معلوم کرتی ہے، بصیرت کی آنکھ جو معنویات کو معلوم کرتی ہے، روح کی آنکھ
جو مخفیات کو دیکھتی ہے۔

ان کا مدفن سنجار میں ہے، ان کے دو مرید شیخ حسن التلعفری رح و شیخ عثمان
بن عاشور السنجاری رح مشہور ہوئے ہیں۔

(۳۸) حضرت علامہ ابوبکر عبداللہ بن نصر بن حمزہ تمیمی بکری صدیقی بغدادی مفتی عراق رح
پہلے حضرت غوث الاعظم رح سے علم حاصل کیا، محدث و فقیہ کمال ہوئے، پھر خرقہ پہنا
سب سے پہلے جس شخص نے حضرت غوثیت مآب رح کے حالات میں کتاب لکھی وہ
یہی ہیں، ان کی کتاب انوار الناظر فی معرفۃ اخبار الشیخ عبدالقادر مقبول
و مستند ہے، اور بعد کی کتابوں کا ماخذ یہی ہے۔

(۳۹) حضرت شیخ امام ابوالبقا عبداللہ بن حسین بن عبداللہ عکبری بصری رح
مختلف علوم کے عالم، فقیہوں، نحویوں، فرضیوں، لغویوں، اصولیوں کے ا
اور متعدد تصانیف کے مصنف تھے، ظاہری آنکھوں سے نابینا تھے، جب پہلی مر
حضرت غوث الاعظم رح کی مجلس وعظ میں گئے، تو دل میں کہا کہ میں اس عجمی کے کل
کو سنکر کیا کروں گا؟ حضور غوثیہ نے ان کا مافی الضمیر معلوم کرکے فرمایا اے دل ا
آنکھ کے اندھے! تو اس عجمی کے کلام کو کیا سنے گا، یہ سن کر رہ نہ سکے، ا
منبر کے قریب جاکر حضور کے قدموں پر گر پڑے، اور ارادتمندوں میں داخل ہوئے
حضور نے ان کو خلعت خرقہ سے سرفراز فرمایا۔

(۴۰) حضرت شیخ ابومحمد عبداللہ اسدی رح
انہوں نے حج کے موقعہ پر حضرت غوث الاعظم رح سے خرقہ حاصل کیا تھا، اکابر اولیاء اللہ

(۴۱) ح

Marfat.com

(۴۱) حضرت علامہ شیخ ابوالحسن علی بن احمد بن وہب ازجی رح
اصحاب غوثیہ سے تھے، شیخ عبدالرحمن طفسونجی رح نے ان کے متعلق کہا کہ میں
ان کا ایک بال بھی عنایت آلہی سے خالی نہیں دیکھتا۔

(۴۲) حضرت شیخ ابومحمد جمال الدین یونس بن یحییٰ بن ابی البرکات ہاشمی رح
ان کے مریدوں سے شیخ اکبر محی الدین العربی رح رئیس المکاشفین گذرے ہیں۔

(۴۳) حضرت شیخ ابوعبداللہ بطائحی بعلبکی رح
ان کے مریدوں سے شیخ محمد حیات بن احمد الجوینی رح مستجاب الدعوات تھے۔

(۴۴) فخر الفقہا حضرت قاضی ابویعلےٰ رح (۴۵) حضرت شیخ ابوالفتح نصر بن
فتیان بن مطر مُنی رح (۴۶) حضرت شیخ ابومحمد عبداللہ بن خشاب رح (۴۷) حضرت
حافظ ابوالخیر عبدالمغیث بن زبیر بن زرّاد بن علوی حربی رح (۴۸) حضرت امام
ابوعمرو عثمان بن اسمٰعیل بن ابراہیم سعدی ملقب بہ شافعی زمان رح (۴۹) حضرت
شیخ ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بن ثابت المعروف بہ ابن الکیرانی رح (۵۰) حضرت
شیخ ابومحمد رسلان بن عبداللہ بن شعبان رح (۵۱) شیخ العارفین ابوالسعود احمد
بن ابی بکر خزیمی عطار رح (۵۲) حضرت شیخ ابوعبداللہ محمد بن ابی المعالی اوانی رح
(۵۳) حضرت شیخ ابوعبداللہ بن سنان رح (۵۴) حضرت شیخ ابوعلی حسن
بن عبداللہ بن رافع انصاری رح (۵۵) حضرت شیخ محمد ابوطلحہ بن مظفر رح (۵۶)
حضرت شیخ ابوالخلیل احمد بن سعد بن وہب بن علی بغدادی رح (۵۷) تاج العلماء
حضرت شیخ ابوالبقا محمد ازہری رح (۵۸) قاضی القضاۃ حضرت شیخ ابوالحسن علی رح
(۵۹) قاضی القضاۃ علامہ ابوالقاسم عبدالملک بن عیسےٰ بن ادریس ماردینی شافعی رح
(۶۰) حضرت قاضی ابوطالب عبدالرحمن مفتی عراق رح (۶۱) حضرت شیخ امام

Marfat.com

ابو اسحاق ابراہیم بن مرہیل بن نصر مخزومی رح (۶۲) حضرت شیخ ابو عبداللہ محمد
بن رسلان بن عبداللہ فقیہ شافعی رح (۶۳) حضرت شیخ ابو محمد عبدالجبار بن ابی الفضل
بن فرج بن حمزہ ازجی ثقفی حصری رح (۶۴) حضرت علامہ فقیہ ابوالحسن علی بن ابی طاہر
بن ابراہیم رح (۶۵) حضرت امام ابو عبداللہ عبدالغنی بن عبدالواحد مقدسی رح (۶۶) حضرت
امام ابو عمرو محمد بن احمد بن محمد قدامہ مقدسی رح (۶۷) حضرت امام ابو اسحاق ابراہیم بن
عبدالواحد مقدسی رح (۶۸) قاضی القضاۃ حضرت شیخ ابو الفتح محمد بن قاضی ابو العباس
احمد رح (۶۹) فخر القراء والفقہا حضرت شیخ ابو القاسم خلف بن عیاش بن عبدالعزیز
مصری رح (۷۰) راس المتکلمین حضرت شیخ امام نجم الدین ابو الفرج عبدالمنعم بن علی بن نصیر
بن صیقل حرانی رح (۷۱) استاذ الفقہا حضرت شیخ ابو الحسن علی بن ابراہیم بن حدادیمنی رح
(۷۲) حضرت شیخ ابو حفص عمر بن احمد یمنی رح (۷۳) حضرت شیخ ابو محمد رافع بن احمد رح
(۷۴) حضرت شیخ ابو اسحاق ابراہیم بن بشارۃ بن یعقوب عدنی رح (۷۵) حضرت
شیخ صالح ابو عبداللہ شاہ میر بن محمد بن نعمان جیلانی رح (۷۶) حضرت شیخ علامہ
امام ابو محمد ابراہیم بن محمود بعلبکی رح (۷۷) حضرت شیخ امام ابو الحرم مکی بن امام
ابو عمرو بن عثمان بن اسمٰعیل بن ابراہیم سعدی رح (۷۸) حضرت شیخ ابو البقا صالح
بہا والدین نور الاسلام رح (۷۹) حضرت شیخ ابو محمد عبدالرحمٰن بن امام ابو حفص عمر وبن
غزال واعظ رح (۸۰) حضرت شیخ ابو عبداللہ محمد بن امام ابو محمد محمود نعال رح (۸۱)
حضرت شیخ ابو العباس احمد بن شیخ ابو بکر احمد رح (۸۲) حضرت شیخ ابو بکر عتیق بن
ابی الفضل رح (۸۳) حضرت امام حافظ ابو محمد عبداللہ بن ابی نصر محمود بن المبارک جنابذی
المعروف بہ تاج الحفاظ رح (۸۴) حضرت شیخ حافظ ابو عبداللہ محمد بن ابی المکارم فضل
بن نجتیار بن ابی نصر یعقوبی رح (۸۵) حضرت علامہ ابو عبدالملک ذیال بن ابی المعالی

Marfat.com

بن راشد بن بنان عراقی رح (۸۶) حضرت شیخ امام ابو احمد رح (۸۷) حضرت شیخ امام ابو الفرج عبد الرحمٰن بن شیخ ابو العلے نجم بن شرف الاسلام ابو البرکات عبد الوہاب رح (۸۸) حضرت شیخ ابو المجد عیسٰے بن امام موفق الدین ابو محمد عبد اللہ بن احمد مقدسی رح (۸۹) حضرت شیخ ابو موسٰے عبد اللہ بن حافظ ابو محمد عبد الغنی بن عبد الواحد مقدسی رح (۹۰) حضرت حافظ ابو عبد اللہ محمد بن عبد الواحد بن عبد الرحمٰن مقدسی رح (۹۱) حضرت شیخ ابو الفتوح یحیٰے بن شیخ ابو السعادات سعد اللہ بن حسین رح (۹۲) حضرت شیخ ابو الفتوح نصر بن ابی الفرج محمد بن علی بغدادی رح (۹۳) حضرت شیخ ابو محمد یوسف بن المظفر بن شجاع عاقولی ازجی صَہبار رح (۹۴) حضرت شیخ ابو العباس احمد بن اسمٰعیل بن ابی البرکات مبارک بن حمزہ بن حسین ازجی رح (۹۵) حضرت شیخ فقیہ ابو الفضل اسحاق بن احمد رح (۹۶) حضرت شیخ امام ابو القاسم ہبۃ اللہ بن احمد رح (۹۷) حضرت شیخ ابو عبد اللہ محمد بن سمدویہ صریفینی رح (۹۸) حضرت شیخ علامہ اسحاق بن ابراہیم بن سعد داری علثی حنبلی رح (۹۹) حضرت شیخ ابو طاہر بن شیخ ابو العباس احمد بن علی بن خلیل بن ابراہیم بن خلیل جوسقی صرصری رح (۱۰۰) حضرت شیخ ابو بکر محمد بن عمرو بن ابی بکر بن عبد اللہ ازجی رح (۱۰۱) حضرت شیخ ابو محمد عبد القادر بن عثمان بن ابی البرکات رح (۱۰۲) حضرت شیخ ابو محمد عبد العزیز بن دُلف بن ابی طالب بغدادی رح (۱۰۳) حضرت شیخ ابو محمد عبد العظیم بن شیخ ابو محمد عبد الکریم بن محمد مصری رح (۱۰۴) حضرت شیخ امام حافظ ابو منصور عبد اللہ بن محمد بن ولید بغدادی رح (۱۰۵) حضرت شیخ ابو الفرج عبد المحسن رح (۱۰۶) حضرت شیخ امام ابو محمد ابراہیم بن محمود بن جوہر بعلبکی رح (۱۰۷) حضرت شیخ فقیہ ابو عبد اللہ محمد بن حسین بن عبد اللہ بن عیسٰے بن ابی الرجال یونینی بعلبکی رح (۱۰۸) حضرت شیخ صوفی ابو عبد اللہ محمد بن عبد الصمد بن ابی عبد اللہ بن حائل بن خلیل

Marfat.com

بن راشد الانصاری رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

خلفائے باطنی | آپ کے باطنی یار پانچ تھے، (۱) شیخ احمد بدوی رح (۲) شیخ احمد علوان یمنی رح (۳) شیخ احمد نقاش حبشی رح (۴) شیخ احمد وفائی بصری رح (۵) شیخ احمد ضلعی رح

خلفا از قسم جنات | ایک روز حضرت غوثیت مآب رح بوقت تہجد شب جمعہ نیر ہویں محرم ۵۴۷ھ کو عبادت میں مشغول تھے کہ قوم جنات کا سردار بَفْقَرُوشَا نام مع ترپن ہمراہیوں کے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے اُس کو، اور اُس کے سات فرزندوں کو خلافت ارشاد عطا کی، اور اُس کے پانچ ہمراہیوں کو مجاز کیا۔

(۱) بَفْقَرُوشَا۔ سردار جنات رح (۲) دُرْفِقْشَا رح (۳) غُوْمَرْفِقْتِشَا رح (۴) جَغْوَاقِفْشَا رح (۵) مُضَرَاضِغْشَا رح (۶) جُغْفِقْوَاشَا رح (۷) فَرْضُغْفِشَا رح (۸) ظُفَاطَغْرُوشَا رح۔

یہ ساتوں بَفْقَرُوشَا رح کے بیٹے اور خلیفۂ ارشاد تھے، اِس کے علاوہ۔

(۹) قُطْرِہْ ضَاغَا رح (۱۰) شَرْخَفْرَامُوغ رح (۱۱) بَجَّاغُوقَا رح (۱۲) فَرْحُوْمِغْشَا رح (۱۳) قِطْوَاجُوغَا رح۔

یہ موخر الذکر پانچوں حضرات مجاز تھے۔

سلسلۂ قادریہ | حضرت غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رح سے جو خانوادہ فقر چلا، اس کا نام صنفِ فقرا میں قادریہ کہا جاتا ہے، اس سلسلہ کی بہت شاخیں مختلف ناموں سے دنیا میں پھیلی ہیں۔

تبرکات | حضور غوثیہ کی کئی چیزیں اب تک دنیا میں یادگار موجود ہیں، مثلاً لاہور شاہی مسجد میں مندرجہ ذیل تبرکات ہیں۔

(۱) جائے

Marfat.com

(۱) جائے نماز (۲) رضائی مبارک (۳) غلافِ روضہ شریف۔
فقیر تراف عفا اللہ عنہ بھی بارہا اِن کی زیارت سے مشرف ہو چکا ہے۔
اوچ بخاری میں حضرت مخدوم سید ناصر الدین ثانی سجادہ نشین درگاہِ جلالیہ کے
درِ دولت میں مندرجہ ذیل تبرکات موجود ہیں۔
(۱) تسبیح (۲) کلاہ (۳) کلاہِ دیگر (۴) مقراض۔
اوچ گیلانی میں حضرت مخدوم سید شمس الدین ثانی سجادہ نشین درگاہِ غوثیہ محبوبیہ
کے دولتخانہ میں تبرکاتِ ذیل موجود ہیں۔
(۱) جبہ مبارک، یہ وہ جبہ ہے جو چوروں نے ڈاکہ مارتے وقت سرقہ کیا تھا،
اور پھر اس کی طفیل وہ سب چوری سے تائب اور مسلمان ہوئے تھے۔ (۲)
دستہ نے، یہ ایک دستہ ہے جس کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ سلطان
غیاث الدینؒ نے حضور انور کو دیا تھا۔

مدحیات

آپ کی تعریف میں ہزاروں شعرا و مداحین نے قصائد و اشعار لکھے، یہاں صرف ایک
قصیدہ میرے مومن رہ کا لکھا جاتا ہے۔

قصیدہ

زہے امیرِ سریرِ عظمت کہ سکہ بر زد بملکِ کبریٰ — قدم نہادہ بفرقِ عرش و علم کشیدہ باوجِ اعلیٰ
بروئے یوسف بلب مسیحا بپائے خضر و بدست موسیٰ — نبی نگویم ولی ست لیکن صفاتِ ہر دو در و ست پیدا
ز بطنِ پاک بتول زادہ جمالِ صورت کمالِ معنے — ز پشتِ حیدر نژادِ عالی بخلقِ احسن چو جدِ والا
نمود خوبی کشود پردہ ورود برکت صعودِ رتبہ — حصولِ مقصد وصولِ قرب و نزولِ رحمت قبولِ مولا

Marfat.com

وفائے ظاہر صفائے باطن ضیائے دیدہ رضائے خاطر
رواجِ حُسن و علوِّ عشق و فروغِ دین و فراغِ دُنیا

قوامِ بخت و دوامِ دولت علوِّ جاہ و نظامِ عالم
صوابِ فکر و بنائے علم و پناہِ شرع و اساسِ تقویٰ

ہزار قطبِ زمانہ یابد علوِّ درجہ ز فضلہ تو
تو بادشاہِ جہاں نوازی تراست برتر مقامِ علیا

چرا نروید چرا نہ بوسد چرا نہ سازد طواف گردوں
کہ خاکِ پائے تو توتیائے بچشمِ انجم کند تمنا

فکیف یفنی قتیل عشقک حیاتا بلاھواک فیہ
بایّ قلب یمیل حبک الی القیامۃ فصار حیّا

رخت ہمیشہ بہارِ جنت خطِ تو روئے چو سبزہ و رُدے
لبِ تو گویا زلالِ کوثر قدت چہ گویم مثالِ طوبےٰ

بذاتِ پاکت کنم تصوّر ستر دگویم صفاتِ باری
بقُربِ وصلِ تو واصلان را کجا بجز حق بغیر پروا

نبی ازاں رُو قدم مبارک برقبۂ آں بلند تارک
کہ ہر ولیِ زمانہ گردن بعزّت آرد فرودِ آں پا

سیاہ مست و نگاہ ساقی شکست خم و سبو و ساغر
بدورِ چشمش بچرخ گردش فتاد دہر سو خراب و رسوا

غریقِ بحرِ عمیق حیرت کہ غرق گشتہ بقطرۂ او
ہزار نوح و ہزار کشتی نشاں نیابد پدید اصلا

کشیدہ صمصامِ لَآ و اِلّا بدل فنا کردہ ماسوی اللہ
فاین یمکن بقا و شیئا قسمت باللہ وھو بقی

فتادہ روئے زمین چو سایہ بفرقِ گردوں نہادہ پایہ
گہے مخاطبِ شاہِ شاہاں گہے بسکیں تہ دسمے

شہے ولایت بلند رائت جلیل قدر و رفیع منزل
بہر گدائے ز دستِ جودش دو عالم آمد عطائے صغرا

ولیِ کامل فقیہِ عامل دلیلِ عرفاں قویِ برہاں
حقایقِ دیں سرائرِ دل عیاں نماید برمزِ و ایما

بصد ہزاراں چراغِ انجم بمیں پنجی سرا فروزد
ز آفتابِ رخت منوّر ہزار عالم بیک تجلّےٰ

رَوم بگردونِ دوں مبنت کہ گوہرِ خود بدہ بوامم
ز قلزمِ دل بروں کشیدم پئے نثارِ تو دُرِّ یکتا

ترا ز دادِ خدا خزائن کہ نیست آں را زوال و نقصاں
زکوٰۃِ مالِ تو گنجِ قاروں عطارِ دستِ تو کانِ دریا

برآستانِ تو شیر گردوں بصبح دم شد بخاک روبی
شکارگاہِ سگانِ کوئیت بہر زمانہ سپہرِ خضرا

منم چو خاکِ او فتادہ برِ درگشتہ پامالِ خاص و عام
قدم مبارک فتد برویم شوم زیارت گہے جہاں را

بروضۂ او کند پرستش چو کعبہ ہر دہ ہزار عالم
ملائک آیند پئے زیارت فلک بخدمت مجاور آسا

Marfat.com

چو چشم ہر سو نظر بگرداں بروب خاکِ درش بمژگاں — مگر کہ افتد سرِ نوازش ترا بہ بخشد عطائے کبریٰ

بیا برو روئے ارادت کہ تا کشائد درِ سعادت — لب و دہاں گو مباد سائل زبانِ حالِ ترا ست دانا

محبّ مومن بصدق باطن بضمّ قبّل تراب عتبہ

فنہ یحصل بعنقریب مرید ماذا ارید شیئاً

اسمائے غوثیہ

آپ کے اسماء و القاب کتب تصوف میں بکثرت منقول ہیں، ان میں سے ننانوے ۹۹ نام بغرض افادۂ طلّاب حق لکھے جاتے ہیں، جو سالک روزانہ ایک مرتبہ تلاوت کرے فیضانِ قادریہ و رویتِ غوثیہ سے مشرف ہوتا ہے، چنانچہ فقیر شرافت عافاہ ربہٗ بھی عالمِ رویا میں جمالِ باکمال حضور سے مفتخر ہوا ہے۔

نوّے ۹۰ نام (۱) قادرالقدرۃ بقدرۃ اللہ (۲) قاضی الحوائج بقضاء اللہ (۳) قوام الرّوح بامر اللہ (۴) قیّوم العظام الرّمیم بحکم اللہ (۵) قدّوس الارواح بصنعۃ اللہ (۶) قدیر الاقلام بید اللہ (۷) قابض البسط باسرار اللہ (۸) قاہر بالجلال بنور اللہ (۹) قہّار علی الباغین بعدل اللہ (۱۰) قائم بالرّجل علی رقاب کلّ ولیاء اللہ (۱۱) قائل لا تقنطوا من رحمۃ اللہ (۱۲) قاتل الاعداء بسیوف اللہ (۱۳) ناصب القطب عند عرش اللہ (۱۴) ہادی الطُرُق الی اللہ (۱۵) محی القلوب بانوار اللہ (۱۶) مقدّم النفوس بنفس اللہ (۱۷) کشاف الظلام من سراج اللہ (۱۸) نور خاتم الانبیاء من الاوّلین (۱۹) خاتم الاولیاء علی الاخرین (۲۰) غیاث الملہوفین (۲۱) مغیث المندوبین (۲۲) منجی المغرقین (۲۳) امان الطالبین (۲۴) قرّۃ عیون النّبیّین

Marfat.com

(۲۵) عزیز عند المقربین (۲۶) وسیلة الطالبین (۲۷) محبوب رب
العلمین (۲۸) معشوق جمیع العاشقین (۲۹) مقضی المرام للمریدین
(۳۰) کفیل المعتقدین (۳۱) وکیل عند الشدائد المذنبین (۳۲) مسکن
قلوب الذاکرین (۳۳) مزین لوجه المشتاقین (۳۴) فرط المحبین (۳۵)
مَن لرویته المجلین (۳۶) محب المحب لحبیب الله (۳۷) معز الخلیل لخلیل
الله (۳۸) مَن له الکلّ (۳۹) هادی السبل (۴۰) مقصود العباد (۴۱)
سید الاوتاد (۴۲) شیخ الرجال (۴۳) انیس الابدال (۴۴) واهب
الارشاد (۴۵) حاکم الافراد (۴۶) مقدم النجباء (۴۷) سید النقباء
(۴۸) امام الشهداء (۴۹) اسعد السعداء (۵۰) اتقی الاتقیاء (۵۱)
اصفی الاصفیاء (۵۲) ولی الکونین (۵۳) والی الثقلین (۵۴) شیخ
الکلّ لجمیع عباد الله (۵۵) مَن لهٗ مطاف بیت الله (۵۶) نور الله فی الافادة
(۵۷) نار الله الموقدة (۵۸) مطلوب المطلوب (۵۹) محبوب المحبوب
(۶۰) نائب رسول الله فی الخلق (۶۱) خلیفة الله بالحق (۶۲) بازالاشهب
(۶۳) واهب الطرب (۶۴) حافظ الهالکین (۶۵) امام الناسکین
(۶۶) ماء الغاطشین (۶۷) مشبع الجائعین (۶۸) خیر الناصرین-
(۶۹) دلیل الحائرین (۷۰) مکمل الکاملین (۷۱) سرّ المخلوقین
(۷۲) معطی الرجاء (۷۳) منور الملاء (۷۴) غوث الاعظم (۷۵)
ناموس الاکرم (۷۶) عالی الهمم (۷۷) سرّ المصطفٰی (۷۸) ولد
المرتضٰی (۷۹) صاحب الوفاء (۸۰) ثمرة اهل العباء (۸۱) عضد الغرباء
(۸۲) ظهر الفقراء (۸۳) معین المساکین (۸۴) امان الهالکین (۸۵)

Marfat.com

مفرج الهمّ (۸۶) دافع السّمّ (۸۷) ابوالفتح والنصر (۸۸) شیخ الازمنۃ واھل العصر (۸۹) نورالسّاطع (۹۰) برھان القاطع (۹۱) قطب الاقطاب (۹۲) مَن لہ بیت الاحباب (۹۳) سید اولاد الحسن (۹۴) شمس لافلاک والزمن (۹۵) لبّ لبّ الحسین (۹۶) من ارسل روحہٗ یوم بدرٍ وحنین (۹۷) غیاث المستغیثین (۹۸) دلیل المتحیّرین (۹۹) مقبول ربّ الجنان ولد حبیب الرّحمٰن محبوب السّبحان غوث الثقلان محی الملۃ والدّین سید عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا۔

سند رویت غوثیہ | حضرت شاہ ابوالمعالی قادری لاہوری رحنے اپنی کتاب تحفۃ القادریہ میں لکھا ہے کہ حضرت غوث الاعظم رحنے فرمایا ہے طُوبٰی لِمَنْ رَاٰنِیْ اَوْرَای مَنْ رَاٰنِیْ اَوْ رَای مَنْ رَاٰنِیْ مَنْ رَای مَنْ رَای مَنْ رَاٰنِیْ یعنی جنت کی بشارت ہو جس نے مجھ کو دیکھا، اور جس نے میرے دیکھنے والے کو دیکھا، اور جس نے اُس کو دیکھا، اور جس نے اُس کو دیکھا، اور جس نے اُس کو دیکھا، اور جس نے اُس کو دیکھا، اور جس نے اُس کو دیکھا۔ مطلب یہ کہ سات واسطوں سے بھی جس نے حضور غوثیہ کو دیکھا، وہ داخل بشارت ہے۔

الحمد للہ کہ فقیر شرافت عافاہ اللہ بھی متعدد سندوں سے رویت غوثیہ سے مفتخر ہے۔

اوّل۔ مؤلف کتاب ہذا فقیر شریف احمد شرافت قادری نوشاہی نے حضرت میاں محمد الدین صاحب متولی جامع مسجد شرقپور کو دیکھا، انہوں نے حضرت حافظ عبداللہ المعروف حافظ بلہا شرقپوری رکو دیکھا، انہوں نے حضرت شاہ مراد شرقپوری رکو دیکھا، انہوں نے حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رکو دیکھا، اور انہوں نے حضرت شاہ دولا دریائی گجراتی رکو دیکھا، اور انہوں نے بقول صاحب آئینہ تصوف حضرت غوث الاعظم رکو دیکھا۔

Marfat.com

دوم ۔ فقیر شرافت نے حضرت میاں محمد الدین سرقپوری رح مقدم الذکر کو دیکھا، انہوں نے حضرت سید مدد علی شاہ گیلانی ججروی رح کو دیکھا، انہوں نے اپنے دادا حضرت سید صدرالدین شیر خدا ججروی رح کو دیکھا، انہوں نے اپنے پردادا حضرت سید نور محمد المعروف شاہ نور بھرپور ججروی رح کو دیکھا، انہوں نے اپنے پردادا حضرت سید محمد مقیم محکم الدین ججروی رح کو دیکھا، انہوں نے حضرت سید جمال اللہ حیات المیر زندہ پیر کو دیکھا، انہوں نے اپنے جدامجد حضرت غوث الاعظم رح کو دیکھا۔

سوم ۔ فقیر شرافت عافاہ ربہ نے حضرت حافظ محمد الدین مجددی سوہائی کو دیکھا، انہوں نے حضرت مولانا غلام نبی مجددی للّٰہی رح کو دیکھا، انہوں نے حضرت خواجہ غلام محی الدین قصوری کو دیکھا، انہوں نے اپنے عم بزرگوار رح کو دیکھا، انہوں نے ملتان کے مضافات میں حضرت مائی صفورہ صاحبہ رح کو دیکھا، انہوں نے حضرت سید جمال اللہ حیات المیر زندہ پیر کو دیکھا، انہوں نے حضرت غوث الاعظم رح کو دیکھا۔

واقعۂ وفات

حضور غوثیہ رح نے اپنی عمر کے ابتدائی سترہ سال تو اپنے مولد و مسکن میں گذارے، نو سال بغداد شریف علوم ظاہری و باطنی کی تحصیل و تکمیل کی، پچیس سال عراق کے جنگلوں بیابانوں میں ریاضاتِ کاملہ اور مجاہداتِ شاقہ سے منازلِ سلوک طے کئے، پھر چالیس سال تک ارشاد و تلقین، اعلائے کلمۃ الحق، اصلاحِ خلق میں مصروف رہے۔

علالتِ طبع آخر اکانوے سال کی عمر میں محبت ذاتِ الٰہی نے کشش فرمائی، آپ کی طبیعت کچھ علیل ہوگئی، آپ نے تمام گھر والوں کو اطلاع کردی کہ ہمارا وصال ہونیوالا ہے، آپ کے فراق سے سب کے اجسام پر لرزہ طاری ہوگیا، ماہِ ربیع الآخر کے آغاز میں مرض نے

Marfat.com

میں مرض نے طول پکڑا، آپ نے ایامِ مرض میں کئی وصیتیں فرمائیں۔

وصایائے آخریں آپ کے بڑے صاحبزادہ حضرت سید عبدالوہاب رحمۃ نے عرض کیا اے میرے قبلہ گاہ! مجھے کوئی ایسی وصیت فرمائیے، جس پر میں آپ کے بعد عمل پیرا رہوں تو حضور نے فرمایا، "اللہ کا تقوٰے اور اُس کی طاعت کو لازم کرے، نہ کسی سے خوف رکھ اور نہ طمع، ساری حاجتیں حق تعالیٰ کے حوالہ کر، اور اُسی سے مانگ، حقتعالیٰ کے سوا کسی پر بھروسہ اور اعتماد نہ رکھ، توحید، توحید، توحید، سب چیزوں کا مجسمہ توحید ہے۔"

پھر فرمایا۔ "جب قلب حق تعالےٰ کے ساتھ درست ہو جاتا ہے تو نہ کوئی شے اُس سے خالی رہتی ہے، اور نہ کوئی چیز اُس سے باہر نکلتی ہے۔"

پھر فرمایا۔ "میں سراسر مغز بے پوست ہوں۔"

پھر اولاد کو فرمایا۔ "میرے اردگرد سے دور ہٹ جاؤ، کہ میں بظاہر تمہارے ساتھ ہوں اور باطن میں کسی اور کے ساتھ۔"

پھر فرمایا۔ "میرے پاس بغیر تمہارے کوئی اور (فرشتے) آتے ہیں، پس ان کے لئے جگہ فراخ کر دو، اور ان کے ساتھ ادب سے رہو، یہاں رحمتِ عظیم ہے، اُن پر جگہ تنگ نہ کرو۔"

آپ ایک دن اور ایک رات یہ الفاظ فرماتے رہے، "وعلیکم السّلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اللہ تعالےٰ میری اور تمہاری مغفرت کرے، مجھ پر اور تم پر رحمت سے رجوع فرماوے، آؤ اللہ کے نام سے، درانحالیکہ تم وداع نہیں کئے گئے۔"

پھر فرمایا۔ "مجھے کسی چیز کی کچھ پروا نہیں، نہ کسی فرشتے کی، اور نہ ملک الموت کی، اے ملک الموت! تم ہٹ جاؤ، ہم پر اُس نے عطا کی ہے جو تیرے سوا ہمارا متولی ہے۔"

Marfat.com

اِس کے بعد آپ نے ایک بڑا نعرہ مارا، آپ کے صاحبزادگان سید عبدالرزاق رح اور سید موسٰے رح روایت کرتے ہیں کہ آپ قبل از وفات بار بار ہاتھ اٹھاتے اور فرماتے "وعلیکم السّلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ توبہ کرو، اور صف میں داخل ہو جاؤ میں تمہاری طرف آتا ہوں"۔

اِس کے بعد آپ سکرۃ الموت کا وقت آیا، فرمانے لگے "میرے اور تمہارے اور تمام خلقت کے درمیان آسمان و زمین جتنا بُعد ہے، مجھ کو کسی پر قیاس نہ کرو، اور نہ کسی کو مجھ پر قیاس کرو"۔

پھر آپ کے صاحبزادہ سید عبدالعزیز رح نے آپ سے طبیعت کا حال پوچھا تو فرمانے لگے "مجھ سے کوئی کسی چیز کا سوال نہ کرے، خبردار! میں اللہ تعالیٰ کے علم میں حالتیں بدل رہا ہوں، ایک حال سے دوسرے حال میں پھرتا ہوں، میرے مرض کو آدمیوں جنوں، فرشتوں سے کوئی نہیں جانتا، اور نہ کوئی سمجھتا ہے، اللہ تعالیٰ کا علم اُس کے حکم سے نہیں ٹوٹتا، اس واسطے کہ حکم متغیر ہوتا ہے، اور علم متغیر نہیں ہوتا، اور حکم منسوخ ہوتا ہے، اور علم منسوخ نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ جس کو چاہے محو کرتا ہے اور جس چیز کو چاہے ثابت رکھتا ہے، اور اُس کے پاس اُمّ الکتاب ہے، اور وہ جو کچھ کرتا ہے اُس سے پوچھا نہیں جاتا، اور وہ (بندے) پوچھے جاتے ہیں، صفات کی خبریں جیسی آئی ہیں ویسی ہی جاری ہوتی ہیں"۔

پھر آپ کے صاحبزادہ سید عبدالجبار رح نے پوچھا کہ آپ کے بدن سے آپ کو کیا چیز ضرر دیتی ہے؟ فرمایا "میرے تمام اعضا مجھ کو تکلیف دیتے ہیں، مگر میرا دل کہ اُس کو کوئی تکلیف نہیں، اور وہ ثابت ہے اللہ تعالےٰ کے ساتھ"۔

اِس کے بعد آپ کے عالم جاودانی کو رخصت ہونے کا وقت آگیا، حضرت عزرائیل

بشکل اعرابی

Marfat.com

بشکل اعزابی حاضر ہوئے، اور آپ کو ایک نورانی مکتوب دکھلایا، جس میں لکھا تھا،

یصل ھٰذا المکتوب من المحب الی المحبوب کلّ نفس ذائقۃ الموت۔

اس کے بعد آپ نے تازہ غسل کیا، اور نمازِ عشا ادا فرمائی، اور دیر تک سجدہ میں پڑے رہے، اور تمام گھر والوں اور ارادتمندوں کے لئے دعا مانگی، اور کئی مرتبہ یہ الفاظ پڑھے

اللھم اغفر لامۃ محمّد صلی اللہ علیہ وسلم اللھم ارحم علیٰ امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللھمّ تجاوز عن امّۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ؎

ندائے غیب | جب آپ نے سجدہ سے سر اٹھایا تو غیب سے ایک ندا آئی یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الیٰ ربّکِ راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنّتی۔ (الفجر) یہ سُنکر حضور پُر نور بستر پر دراز ہو گئے ؎

آخری کلمات | اور یہ کلمات زبان سے نکالے، استعنتُ بلا الٰہ الا اللہ الحیّ الذی لا یموت ولا یخشیٰ سبحان من تعزّز بالقدرۃ وقھّر العباد بالموت لا الٰہ الا اللہ محمّد رسول اللہ ؎

آپ کے صاحبزادہ سید موسےٰ رح بیان کرتے ہیں کہ جب آپ نے تَعَزَّزَ کا لفظ فرمایا تو آپ کی زبان اُس کو ٹھیک طور پر ادا نہ کر سکی، پس آپ بار بار اُس کو دُھراتے رہے یہاں تک کہ آپ نے بآوازِ بلند اُس کو صحیح طور پر ادا کر دیا، پھر تین بار کلمہ طیبہ پڑھ کر جان بحق تسلیم کی۔ ؎

تاریخ وفات | حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رح کی وفات بقول صاحب قلائد الجواہر و تاریخ ابن نجار و اوراد القادریہ و ماثبت من السنۃ شب شنبہ بعد از نمازِ عشا بتاریخ یازدہم ماہِ ربیع الآخر ۵۶۱ھ پانسو اکسٹھ ہجری مطابق ۱۴ فروری ۱۱۶۶ء سنہ ایکہزار ایک سو چھیاسٹھ عیسوی میں بعہدِ خلافت المستنجد باللہ ابو المظفر یوسف بن المقتفی

Marfat.com

خلیفہ سی ۳ ودوم عباسی کے ہوئی۔

مدفنِ پاک | آپ کی نماز جنازہ حضرت سید عبدالوہاب رحمۃ نے پڑھائی، اور اشرف البلاد بغداد کے مدرسہ باب الازج میں مدفون ہوئے، روضہ مطہرہ مسجد کے کونہ جنوب میں مرجع خلائق ہے، رحمۃ اللہ علیہ۔

لنگر و سجادگی | درگاہ عالیہ غوثیہ پر لنگر عام ہے، صبح کو روٹی اور رات کو چاول زائرین کو ملتے ہیں، زمانہ حاضرہ میں حضرت سید محمد عاصم صاحب گیلانی سجادہ نشین ہیں جن کو نقیب صاحب کہا جاتا ہے، اور کلید بردارِ روضۂ عالیہ سید احمد شرف الدین ہیں۔ سلمہما اللہ تعالیٰ۔

قطعۂ تاریخ

از حضرت مولانا شاہ غلام مصطفےٰ صاحب نوشاہی دام برکاتہٗ

شیخ عبدالقادر از دنیا چو رفت — یافت فردوس بریں، شد شادماں
گفت نوشاہی وصالِ غوثِ پاک — آہ طیب پیر پیرانِ جہاں

منہ

غوثِ اعظم چو رفت در فردوس — گشت محظوظ عاشق و عابد
سالِ وصلِ جناب نوشاہی — خوب گفتہ کہ مرشدِ زاہد

منہ

بجنت رفت چوں آں غوثِ اعظم — وصالش گشت ہادی شمسِ عالم

منہ

سالِ وصل دستگیرم بر ملا
ہادی و طیب سرور اولیا

منہ بطلیں

Marfat.com

منہ

بعلیین چو رفت آں پیر نادر ۵ ۶۱ زتر حیلش معلم عبدقادر

منہ

زدنیا پیر یراں رفت و در جنت منیر آمد ۵ ۶۱ سفر محبوب سبحانی گیلانی امیر آمد

مادہ ہائے تاریخ

ھو متقی ۵ ۶۱ گیارہویں والے پیر ۵ ۶۱

دیگر

از اسماء الحسنیٰ

ھو مقیت ۵۶۱ - رشید والی ۵۶۱ - رشید اولیٰ ۵۶۱ - قادر نور ۵۶۱

فتاح باسط ۵۶۱ - شافی یقین ۵۶۱ - شافی نعیم ۵۶۱ - شافی قدوس ۵۶۱.

نافع رفیع ۵۶۱ - نصیر صانع ۵۶۱ - رازق مجید ۵۶۱ - رزاق مجید ۵۶۱.

ناصر طہور ۵۶۱ - قاہر نادر ۵۶۱ - قہار نادر ۵۶۱

مکرم اکرم ۵۶۱ - منیر اکرم ۵۶۱

Marfat.com

فصل پانزدہم

حالات حضرت سید عبدالوہاب گیلانی قدس سرہ

اوصافِ جمیلہ | آپ شمس المقربین، سراج العارفین، شیخ الاسلام والمسلمین، فخر المتکلمین، سلطان المشائخ والاصفیا، قدوۃ العلماء والفضلاء، مخزنِ مشاہداتِ ربانی، منورِ تجلیاتِ سبحانی، صاحبِ علومِ ظاہری و باطنی تھے حضرت غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رح کے فرزندِ اکبر اور مرید و خلیفہ اعظم و سجادہ نشین تھے۔

نام ولقب | آپ کا اسم گرامی عبدالوہاب، کنیت ابوعبداللہ، لقب شریف سیف الدین اور جمال الاسلام تھا۔ قدوۃ العلماء اور فخر المتکلمین بھی کہے جاتے تھے۔

ولادت | آپ کی ولادتِ باسعادت ماہِ شعبان ۵۲۲ھ پانسو بائیس ہجری[1] مطابق اگست ۱۱۲۸ء ایکہزار ایک سو اٹھائیس عیسوی میں بمقام بغداد شریف ہوئی۔ نواب سید صدیق حسن خاں بھوپالوی رح نے تاج المکلل میں ۵۴۲ھ پانسو بیالیس ہجری پیدائش لکھی ہے جو صحیح غلط ہے۔

جس روز سے آپ نے والدہ کے شکم میں قرار پکڑا اُس روز سے جناب غوثیہ اُس طرح پُشت ذکر کرتے تھے۔ الخ[2]

تحصیلِ علوم | آپ نے اپنے والد ماجد سے تفقہ کیا اور حدیث سُنی۔ اس کے بعد ابو غالب[3]

---

[1] بہجۃ الاسرار ص ۲۴۲۔ قلائد الجواہر۔ بحر الاسرائر خطی۔ [2] تقویم تاریخی۔ ص ۱۳۱۔
[3] تاج المکلل من جواہر مآثر الطراز الآخر والاول۔ مطبوعہ صدیقی بھوپال ۱۲۹۲ھ ص ۳۴۰
[4] حقیقت گلزار صابری ص ۵۴۔ شرافت

Marfat.com

بن علی بن احمد المعروف بہ ابن البنا رح اور ابو القاسم سعید بن الحسین رح اور ابو بکر محمد بن الزاغوانی رح وغیرہ سے بھی استماع حدیث کیا۔ نیز طلبِ علم کے لئے بلادِ عجم کے دُور دراز شہروں کا سفر کیا اور بڑے بڑے علماء سے استفادے کئے اور فاضلِ متبحر ہوئے۔ عہ

سید سعد اللہ الموسوی الرضوی القادری رح نے کتاب بحر الشرائر میں آپ کے اساتذہ میں ابی منصور عبد الرحمٰن بن محمد بن الواحد القزاز رح اور ابی الحسن محمد بن احمد بن حرفا رح اور ابی الفضل محمد بن عمر الارموی رح اور ابی الوقت عبد الاول بن عیسٰے السجزی رح کے نام بھی تحریر کئے ہیں۔

نواب سید صدیق حسن خاں نے بھی تاج الاکلل میں آپ کے اساتذہ میں ابن البنا۔ قزاز۔ ارموی اور ابی الوقت کے نام لکھے ہیں۔

آپ نے اپنے وقت کے جمیع ائمہ حدیث سے حدیث سُنی۔ عہ

بیعت و خلافت آپ نے بعمر پندرہ سال (۵۲۱ھ میں) اپنے والد بزرگوار قطب الافخم حضرت سید شیخ ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی رح کے ساتھ بمقام بغداد شریف بیعت توبہ کی اور کیفیتِ باطن سے فیضیاب ہوئے اور ترقی مدارج کے واسطے متوجہ ہوئے، بعرصہ چار سال میں قربِ حضرت احدیت سے مستفیض ہو گئے اور جمیع مراتبِ مستلزم قرب حاصل کئے۔ بعمر انیس سال (۵۲۵ھ میں) بیعتِ امامت و ارشاد سے مشرف ہو کر خلافت سے بہرہ اندوز ہوئے حضرت غوث الاعظم رح نے عام مجلس میں آپ کو اپنی کلاہ پہنا کر اُس پر عمامہ سبز رنگ اپنے ہاتھ سے باندھا، اور متوالِ ولایت اہلِ مجلس کو سُنا کر آپ کو خلافت کبریٰ سے نوازا۔ عہ

Marfat.com

بیعت ردحی آپ کو ردحی بیعت حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تھی ؎

نوشاہی سلسلہ کی بشارت حضرت سید عمر بخش رسولنگری رح نے کتاب مناقب نوشاہی میں لکھا ہے کہ حضرت غوث الاعظم رح نے آپ کو اُس وقت فرمایا کہ تمہارے سلسلہ فقر میں بارہویں نشست بعد ایک درویش حاجی نوشہ نام ہوگا۔ اُس کے ذریعہ تمہارا فقر دنیا میں بے شمار جاری ہوگا اُس وقت حضرت نوشہ صاحب رح کی صورت مبارک آپ کو دکھائی گئی۔ ؎

اونویں صورت ظاہر ہوئی حضرت نوشہ والی حضرت پیر اونویں فرمایا ایہہ ہے قُرب کمائی ؎

تدریس آپ نے تحصیل علوم وفنون کے بعد ۵۴۳ھ میں اپنے والد بزرگوار کے سامنے اُن کی نیابت میں مدرسہ سعیدیہ غوثیہ باب الازج میں درس وتدریس کا کام نہایت سرگرمی اور خوبی وجد وجہد کے ساتھ شروع کر دیا تھا ؎

اُس وقت آپ کی عمر بتیس سال سے زیادہ تھی۔ الله ؎

وصایائے غوثیہ کتاب فتوح الغیب میں ہے کہ جب حضرت غوث الاعظم مرض الموت کی حالت میں تھے۔ تو صاحبزادہ شیخ عبدالوہاب رح نے عرض کی یاسیدی! کچھ وصیت فرمائیے۔ جس پر میں آپ کے بعد عمل کیا کروں حضرت پیر دستگیر رح نے فرمایا۔ برخوردار! اداتہ [illegible] کا تقوے اپنے اوپر لازم جان اور اللہ تعالیٰ کے سوا [illegible] وحدہ اور امید نہ رکھ۔ اور تمام حاجات کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے اور اس کے علاوہ کسی پر بھروسا نہ کر۔ اور توحید کو مضبوط پکڑے جس پر کہ سب کا اتفاق ہے۔ التوحید التوحید التوحید ؎

نیابت غوثیہ جب حضرت غوث اعظم رح کا اس دار فانی سے انتقال ہوا تو آپ کے

Marfat.com

ان کے سجادہ ہدایت پر متمکن ہوئے اور بے شمار مخلوقِ خدا کو فیضِ قادریہ سے نوازا۔ عہ

مواعظ آپ وعظ گوئی و خوش بیانی و مسائل خلافیہ میں ید طولےٰ رکھتے تھے۔ دلچسپ اور ظرافت آمیز فقرے آپ کے زبان زد تھے۔ آپ کا وعظ نہایت مقبول و پُرتاثیر ہوتا تھا۔ عہ

ظریفانہ کلام اہلِ بغداد کے ظرفا میں سے آپ بڑے ظریف الطبع تھے۔ وعظ میں آپ کی زبان فصیح اور کلام ملیح تھا۔ آپ کے الفاظ شستہ اور پسند خاطر ہوتے۔ آپ بڑے لطیف نادر الوجود، حاضر جواب اور لطیفہ گو تھے۔ مروّت و سخاوت والے تھے۔

ابو عامر کہتے ہیں کہ ایک دن مجلسِ وعظ میں کسی نے آپ سے پوچھا کہ آپ اہلِ بیت کے حق میں کیا کہتے ہیں۔ فرمایا اُنہوں نے مجھے اذیت کردیا آپ نے ازراہِ ظرافت اپنے گھر والوں (اہلِ بیت) کے متعلق جواب دیا۔

ایک روز کسی نے کہا کہ آپ سچ اور جھوٹ کو کس چیز سے پہچانتے ہیں۔ فرمایا لیموں سے۔ اس سے مطلب آپ کا یہ تھا کہ جھوٹا خضاب لیموں سے زائل ہوجاتا ہے۔

ابن البزوری نے کہا ہے کہ ایک روز آپ کا وعظ سُن کر کسی شخص نے کہا کہ ہم نے آج تک ایسا کلام کبھی نہیں سُنا۔ تو آپ نے فرمایا کہ بے شک پھر تو یہ ہذیان ہوگا۔ ایسا ہی آپ کے ہاں عجائبات کثیرہ تھے۔ عہ

افتاء آپ نے حدیث بھی بیان کی ہے اور فتوے بھی دئے ہیں۔ فتوے میں آپ کا قلم سخت تھا۔ آپ کی صحبت سے بہت لوگ عالم و عارف ہوئے للہ

Marfat.com

اخلاق و عادات آپ اعلیٰ درجہ کے فقیہ، محدث، فاضل، زاہد، عابد شیریں کلام، مفتی اور واعظ تھے۔ آپ کے برادران میں سے کوئی ایسا نہیں تھا جس کو آپ پر ترجیح دی جا سکے۔ آپ نہایت بامروّت، کریم النفس حلیم الطبع، منکسر المزاج، صاف گو، صاحب جود و سخا، اُدیب کامل اور متین تھے۔

اعانتِ مظلومین آپ کو قبولیتِ عامہ حاصل تھی۔ ۸۰۳ھ میں خلیفہ الناصر لدین اللہ عباسی نے مظلوموں کی امداد و معاونت اور ستم رسیدہ لوگوں کی فریاد رسی پر آپ کو مقرر کیا تھا۔ دیوانِ شاہی سے آپ کے پاس مراسلات آیا کرتے تھے۔

کرامات

آپ سے بکثرت خوارق و کرامات ظاہر ہوتے تھے۔

تصرفاتِ قویہ حضرت محبوب سبحانی رح نے آپ میں ایسی نسبتِ روحانی ودیعت رکھی تھی کہ آپ جس طالبِ خدا کو سامنے بٹھا کر توجہ فرماتے تو اُس کا قلب روشن و منور و ذاکر ہو جاتا تھا۔ اور یہ تصرف آپ کے بعد آپ کے سلسلہ میں بھی جاری رہا۔

عملیات

برائے فتح الباب آپ نے الہاماتِ غوثیہ کے بارہ میں فرمایا ہے کہ جو شخص اس کلام کو جو حضرت حق سبحانہٗ و تعالیٰ اور میرے والد ماجد کے درمیان ہوئی ہے باتجدید وضو خلوت میں پڑھے اور معنی اس کے لفظاً لفظاً دل میں جاوے تو ضرور چالیس روز تک فتح الباب و کشادِ مہمات ہو لیکن اول فقیروں و مسکینوں کے واسطے طعام مہیا رکھے اور کھلائے کیونکہ حق تعالیٰ نے

حضرت

Marfat.com

حضرت غوث اعظم رح کو فرمایا ہے کہ اپنے اصحاب کو کہو کہ دعوت فقرا کی غنیمت جانو کہ میں اُن کے پاس ہوں اور وہ میرے پاس ہیں، کھانا کھلا کر نیم شب یا اخیر شب میں پڑھنا شروع کرے۔ جسقدر ممکن ہو اُسی قدر پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کشودِ فتح ظاہر و باطن ہوگا۔ عہ

برائے رفع تکبر آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ اسم جلالی نماز فجر کے بعد سو بار پڑھے اُس کے دل سے تکبر دور ہو جاوے گا۔ اسم جلالی یہ ہے۔

یا متکبر یا لوخائیل یا دردائیل یحق یا متکبر۔ عہ

فضائل و کمالات

حضرت سید سعد اللہ الموسوی الرضوی رح نے لکھا ہے کہ آپ حضرت غوث اعظم رض کے سب فرزندوں میں بمنزلہ بادشاہ تھے۔ اور سب بھائیوں میں سے سرداری اور امارت کا تاج آپ کے سر پر ہی تھا۔

سید سعد اللہ رح نے عربی عبارت آپ کے فضائل و کمالات میں لکھی ہے جس کا ترجمہ بیان درج کیا جاتا ہے۔

" قطب الاولیا، جمال الحق والاسلام، قدوۃ العلماء، فخر المتکلمین، شیخ امام سیف الدین ابو عبد اللہ سید عبد الوہاب ابن شیخ الآفاق، قطب الاقطاب غوث الثقلین، سید محی الدین ابو محمد شیخ عبد القادر جیلانی اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو۔

آپ باخبر فاضل جلیل و جمیل، اہل علم و خیر کی تعظیم کرنے والے تھے۔ وہ عقل مند، متقی اور عزت و فضیلت کے مالک تھے۔ بڑے عارفوں کے شیخ

عہ انشاء اللہ الکریم لم یخف شیئا ۱۲ منہ عفی عنہ

Marfat.com

بزرگ واصلوں اور مقربین کے پیشواؤں میں سے تھے۔ واضح کرامات، قابل
فخر مقامات، شگفتہ اسرار، روشن بصیرت، عظیم حالات، گرانقدر احوال، خرق
عادات افعال، سچی باتوں، بلند ہمتوں اور قیمتی رتبوں کے مالک تھے، نورانی
اشارات، روحانی خوشبوؤں، مخفی اسرار اور پاکیزہ محاضرات کے صاحب تھے، آپ
کو معارف میں کمال عروج، حقائق میں بہترین راستہ، بلندیوں میں نہایت عالی طریقہ
سابقین کے مراتب میں پیشقدمی، اہم منازل کی طرف سبقت، انتہائی حالات
میں ثابت قدمی، علوم شریعت میں ید بیضا (دسترس)، نافذ تصرف میں بدطولیٰ
قدرت میں وسیع سینہ حاصل تھا، آپ حقائق آیات کو بے نقاب کرنے والے وسیع
کشف اور مشاہدات کے معانی کو کھولنے کی زبردست قدرت رکھتے تھے۔ آپ
ان لوگوں میں سے ایک تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے وجود کی طرف ظاہر کیا
اور مخلوق پر منکشف فرما دیا، ان کے سینوں میں آپ کی ہیبت اور ان کے
دلوں میں آپ کی محبت بھر دی، اور آپ کو خواص و عوام کے نزدیک قبولیت
عامہ عطا فرمائی، آپ کو عالم میں تصرف عطا فرمایا، احکام ولایت میں
آپ کو قدرت دی، حقائق اشیاء کو آپ کے لئے تبدیل کر دیا۔ عادتوں
کو بدل دیا، آپ کی زبان پر غیب کی باتیں جاری کیں۔ آپ کے ہاتھوں
پر امور عجیب ظاہر کئے، آپ کی زبان پر حکمتیں جاری کیں، اور امن
شان کی مٹی ہوئی علامتیں آپ کے ذریعہ زندہ فرمائیں، اور آپ کو قدوۃ
السالکین، حجۃ علی الصادقین اور امام اہل طریق کا لقب دیا۔ آپ پہلے
بزرگ ہیں جنہوں نے حضرت غوث اعظم رض کے وصال کے بعد ان کی اولاد میں
سلسلہ رشد و ہدایت کی بنیاد رکھی، اس طریقہ کو قائم کیا اور سلف کا طریقہ واضح کیا

عہ کالاسرار الرفیعۃ والانوار

Marfat.com

اولادِ کرام

آپ کی اہلیہ کا نام تاج النساء تھا۔ بنت محمد بن علی بن طاہر بن یحییٰ بن ابراہیم الدینوری رح۔ اِن کے بطن سے اولاد ہوئی۔ عہ

آپ کے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔ بیٹوں کے نام یہ ہیں۔

(۱) حضرت شیخ امام سید ابو نصر۔ ابو المنصور صفی الدین عبد السلام صوفی رح

اِن کا ذکر آگے آئے گا انشاء اللہ تعالےٰ۔

(۲) سید ابو الفتح ضیاء الدین سلیمان رح

بعض کتابوں میں اِن کا نام شہاب الدین سلیمان۔ اور بعض میں سلیمان عبد الملک لکھا ہے۔ یہ ۵۵۲ھ میں پیدا ہوئے۔ واعظ، سخی، جامع علوم ظاہر و باطن شیخ عراق تھے۔ عہ بڑے فقیہ تھے۔ بہت سے اساتذہ سے حدیث سنی اور بیان کی۔ علم، نیکی اور سخاوت میں بے نظیر تھے۔ بدھ کے دن نہم جمادی الآخرہ ۶۱۱ھ کو وفات پائی مقبرہ حلبہ میں مدفون ہوئے۔ لہ

یہ سید ابی البرکات محمد نظر بن عبد الرحیم حسن الحسینی رح کی صاحبزادی اِن کے نکاح میں تھی۔ اُس کے بطن سے ایک فرزند ہوئے جن کا نام شیخ الاصیل ابو سلیمان داؤد تھا۔ جمال الاسلام والفقہا تھے۔ عہ اپنے جد امجد سید سیف الدین عبد الوہاب رح سے حدیث سُنی اور تفقہ کیا۔ حدیث روایت کیا کرتے تھے۔ شریف عز الدین کہا کرتے کہ سید داؤد بن سلیمان رح صلاح و زہد و حدیث کا گھر ہیں۔ حافظ دمیاطی نے اِن سے حدیث سنی۔ اٹھارہویں ربیع الاول

Marfat.com

۱۲۴۸ھ کو انتقال کیا۔ اور اپنے باپ دادا کے پاس دفن ہوئے۔ عہ

شیخ محمد بن یحییٰ التادفی الحنبلی رح کتاب قلائد الجواہر میں لکھتے ہیں کہ میں نے معرۃ النعمان تابع حماہ میں شیخ عبدالکریم سے ملاقات کی۔ اُن کا نسب یہ ہے۔ ابن عبدالوہاب بن صدقہ بن احمد بن حسن بن داؤد بن احمد بن منصور بن سلیمان بن داؤد بن سلیمان بن عبدالوہاب رح

نیز مولا بخش سیفی تذکرہ سیفیہ میں میر سیف الدین شاہ سجادہ نشین گاندربل کشمیر کا شجرہ نسب اس طرح لکھتے ہیں۔ ابن میر حسن بن اسد اللہ بن عبداللہ بن مرزا بن عبدالرزاق بن جعفر بن حسن بن محمد بن احمد قاسم بن میرک بن شمس الدین بن ابراہیم بن محمد بن احمد بن کمال الدین بن داؤد بن ابوالفتح سلیمان بن عبدالوہاب رح

سید علی اصغر گیلانی رح نے شجرۃ الانوار میں لکھا ہے کہ سید ابوالفتح سلیمان عبدالملک کی اولاد میں سے سید احمد قادری رح کے ساتھ ۱۱۹۲ھ میں میری ملاقات ہوئی۔

ان کے علاوہ بیگووال ضلع سیالکوٹ کے سادات اپنا شجرہ اس طرح بتلاتے ہیں۔ احمد شاہ بن حسن شاہ بن محمد علی شاہ بن وزیر شاہ بن امام شاہ بن سید محمد بن عبداللطیف بن شاہ مرید بن عبداللہ بن حاجی شاہ بن نعمت اللہ بن حامد شاہ بن سید بقا بن زندہ پیر بن عبدالقادر بن محمود بن نورالدین بن اصغر علی بن علی اکبر بن علی اصغر بن شہاب الدین سلیمان بن عبدالوہاب رح عہ

حالانکہ کتب انساب میں شہاب الدین سلیمان بن عبدالوہاب کا کوئی بیٹا علی اصغر نام نہیں پایا جاتا۔

عہ فلائد الجواہر کا حوالہ تاریخ ماخذ محمود از آدم خطی ص ۱۲۲ ترجمہ

Marfat.com

لیکن سید سعد اللہ الموسوی الرفوی، نے بحر الاسرار میں سید داؤد بن سلیمان کے ذکر میں لکھا ہے کہ وہ نہ اولاد رکھتے تھے نہ احفاد مَن یقول انا من اولادہ او احفادہ فھو کذاب عند اللہ تعالیٰ و رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یعنی جو شخص اُن کی اولاد پسری یا دُختری ہونے کا دعویٰ کرے وہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک جھوٹا ہے یعنی وہ بے اولاد دنیا سے سدھارے۔

سید سیف الدین عبد الوہاب رح کی بیٹی کا نام ام الحسنات سیدہ عائشہ تھا۔ ام العفیف بھی کہتے تھے۔ بڑی صالحہ ولیہ صاحب کرامات تھیں۔ ان کا نکاح سید مبارک بغدادی رح سے ہوا تھا۔ ان کا ایک لڑکا شیخ امام عالم فاضل عفیف الدین عفیف تھا۔ جس نے فقہ اپنے نانا سید سیف الدین عبد الوہاب سے پڑھی۔ یہ تقی، پاکباز، فقیہ، عقلمند، اہل علم کو دوست رکھنے والے خواص و عوام میں مقبول، سخاوت کے اوصاف سے موصوف، خوشنویس اور زود نویس تھے۔ عہ

ف

بروایت صحیح و معتبر تو سید سیف الدین عبد الوہاب رح کی ایک اہلیہ اور اُن سے یہی اولاد تھی جو دو بیٹے اور ایک بیٹی لکھے جا چکے ہیں۔ مگر بعض تحریروں میں آپ کی دو اور بیویوں کے نام بھی درج ہیں۔

۱۔ سیدہ نور جبہت بنت شاہ فتح اللہ بغدادی رح عہ

۲۔ سیدہ شام بی بی بنت سید عثمان بن سید عبد اللہ بن سید اسمٰعیل بن سید شمس الدین بغدادی رح عہ

عہ بحر الاسرار خطی صفحہ ۵۲ من ۱۰ تا ۱۱ سطر ۱۰ عہ خفیف گلزار ابرار صفحہ ۱۱ سطر ۱۱

Marfat.com

متذکرہ بالا دو بیٹوں کے علاوہ دیگر دس بیٹوں کے نام کتب ذیل سے ظاہر ہوتے ہیں۔

۱۔ سید عبدالصمد متولد ۱۴ شوال ۵۵۱ھ متوفی ۱۴ رجب ۶۱۳ھ بقول صاحب آئینہ تصوف یہ صاحب اولاد بھی تھے۔

صحیح یہ ہے کہ یہ آپ کے خلیفہ کا نام ہے۔

۲۔ سید محمد کریم الدین مولف شرف الانساب نے یہ شجرہ نسب ان سے ملایا ہے۔ تاج الدین ساکن شکر کھیرا بن محمد حسین بن عبدالقادر بن علی محمد بن تاج الدین بن لطیف محمد بن جمال محمد بن پیر محمد بن عزیز محمد بن نور محمد بن امین الدین بن رکن الدین بن عبدالقادر بن عبدالنبی بن امین الدین بن جمال محمد بن حسین صادق بن عزیز محمد بن امان اللہ بن محمد بن ابوطاہر ضیاء الدین محمد بہت بن محمد ابوعبداللہ زین الدین محمد عرش بن ابوالحسن محمد قریش بن محمد نعیم اللہ بن محمد امین الدین بن محمد حسن بن محمد کریم الدین بن سید عبدالوہاب رح عہ

۳۔ سید ابونصر فیض ربی ۴۔ سید علی اکبر ۵۔ سید حسین اصغر عہ

۶۔ سید محمد حسن ۷۔ سید علی مرتضیٰ ۸۔ سید جمال ۹۔ سید رکن عالم ۱۰ سید حبیب اللہ۔ عہ

میرے (شرافت کے) نزدیک موخرالذکر دو نو بیویاں اور دس بیٹے جو متاخرین نے بلا تحقیق اور بلا سند شجروں میں درج کر دئے ہیں بالکل صحیح نہیں۔ اور کسی معتبر تاریخ و تذکرہ میں ان کا کوئی ثبوت نہیں۔

عہ شرف الانساب منہ عہ باغ سادات قلمی سہ گلشن و گلزار فی نسب آل اطہار خطی۔ شرافت تلامذہ کرام

Marfat.com

تلامذہ کرام

آپ سے اکثر اکابر نے علم و فضل حاصل کیا۔ اور مرتبہ ولایت کو پہنچے۔ منجملہ ان کے۔

۱۔ شریف ابوجعفر بن ابی القاسم لبیب بن النفیس بن ابی الکرم یحییٰ الحسنی البغدادیؒ

۲۔ شیخ ابوالعباس احمد بن عبدالواسع بن امیر کاہ بن شافع الجیلیؒ

۳۔ سید عفیف الدین عفیف بن سید مبارک بغدادی آپکے نواسے نے آپ سے فقہ سیکھی۔

۴۔ سید ابوصالح نصر بن سید عبدالرزاقؒ آپ کے بھتیجے نے آپ سے حدیث سنی۔

۵۔ سید داؤد بن سید سلیمانؒ آپ کے پوتے نے آپ سے حدیث سنی۔

۶۔ امام ابن جلیل محدثؒ نے آپ سے حدیث روایت کی۔

۷۔ علامہ دبیثی محدثؒ نے آپ سے حدیث روایت کی۔

۸۔ امام محمد بن یعقوب بن ابی الدنیا کو آپ نے حدیث کی اجازت دی۔

۹۔ امام ابن القطیعیؒ نے آپ سے حدیث سُنی۔

صاحب بحرالاسرار نے لکھا ہے کہ آپ کے شاگردوں کا سلسلہ ایک لاکھ نفوس سے زیادہ تھا۔

خلفائے عظام

سید سیف الدین عبدالوہابؒ کے خلفا بہت تھے۔ چند اسماء گرامی لکھے جاتے ہیں۔

۱۔ حضرت امام شیخ ابوالمنصور ابونصر صفی الدین عبدالسلام صوفیؒ فرزند اکبر آنجناب۔ ان کا ذکر آگے لکھا جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

۲۔ حضرت شیخ سید ابوالفتح ضیاء الدین سلیمان عبدالملکؒ فرزند اصغر آنجناب

Marfat.com

۳ - سید عبد الصمدؒ

ان کے سلسلہ میں ایک بزرگ سید علی ترمذی گذرے ہیں۔ وہ مرید سید قم علی ترمذی کے وہ مرید سید عبد الصمدؒ کے۔

۴ - سید ابو نصر صالح عماد الدین بقولے ابو صالح نصر بن سید عبد الرزاق برادر زادہ آنجنابؒ انہوں نے اپنے والد صاحب اور عم بزرگوار حضرت سید عبد الوہاب سے حدیث سُنی اور تفقہ کیا۔ حافظ ابو العلا حسن الھمدانیؒ۔ ابو موسیٰ المدینیؒ ابو طاہر احمدؒ سے بھی حدیث کی اجازت لی۔ فیض صحبت اپنے عم بزرگ کے سوا ابی ہاشم عیسیٰؒ ابی شجاع سعیدؒ ابی احمد الاسودؒ ابی العباس احمدؒ ابی الحسن عبد الحقؒ ابی عبد اللہ یوسفؒ کاتبہ الشہیدہ بنت ابی نصر الاثریؒ فخر النساء خدیجہ بنت احمد النہروانیؒ سے بھی حاصل کیا۔

شیخ الوقت، فقیہ، مناظر، محدث، زاہد، عابد، واعظ تھے خلیفہ الظاہر بامر اللہ نے ان کو قاضی القضاۃ مقرر کر دیا۔ اور ان کے پاس دس ہزار دینار مقروضوں اور مفلسوں کے اخراجات کے واسطے بھیجے۔ نیز اوقاف عامہ متعلقہ مدارس شافعیہ و حنفیہ و جامع السلطان و جامع ابن المطلب وغیرہ کا ناظر بنایا۔ اور مدرسہ نظامیہ بھی انہیں کے متعلق کیا گیا۔ نہایت خلیق کریم النفس، متواضع، منکسر المزاج تھے۔ فروعات مذہبیہ میں ان کے معلومات وسیع تھے۔ علم فقہ میں کتاب ارشاد المبتدین لکھی۔ یہ شعر انہیں کے ہیں۔

انا فی القبر مفرد و رھین — عازم مفلس علیّ دیون

قد انخت الرکاب عند کریم — عتق مثلی علی الکریم ھون

Marfat.com

علامہ حریری رح نے ان کی تعریف میں ایک قصیدہ لامیہ لکھا ہے جس کا ایک شعر یہ ہے۔

وفی عصرنا قل کان فی الفقہ ثانیا ۔۔۔ ابو صالح نصر لکل مؤمل

ولادت ۱۴ ربیع الاول ۵۳۴ھ اور وفات ۷ شوال ۶۳۲ھ کو ہوئی۔
بغداد باب الحرب میں مدفون ہوئے۔ عہ

ان کی اولاد ممالک عرب، عراق، ہند میں ہیں۔ ہماری دیار میں بھی متعدد خاندان ان کے موجود ہیں۔ ان میں سے آجکل صاحبزادہ سید امداد علی شاہ صاحب حجرہ مذکورہ ضلع منٹگمری میں اپنے بزرگوں کے سجادہ نشین ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔ ابن سید عارف علی شاہ (متولد ۱۲۸۸ھ متوفی ۱۳۰۰ھ) بن سید امیر علی بن سید مدد علی المعروف مدد یاسین مصنف مثنوی مددی بن سید سردار علی شہید عہ (متولد ۱۱۹۵ھ متوفی ۱۲۲۸ھ)

یہ سید مدد علی، سید قطب الدین قطب الانام (متولد ۱۱۸۲ھ متوفی ۶ جمادی الاخرے ۱۲۵۰ھ) کے بعد سجادہ نشین ہوئے۔ ابن سید صدر الدین شیر خدا (متوفی ۱۱۹۰ھ) بن سید عبد الرزاق رزاق پاک (متولد ۱۱۲۴ھ متوفی ۱۱۸۴ھ) بن سید محمد حاتم (متولد ۱۰۹۹ھ متوفی ۲۱ ذیقعد ۱۱۵۸ھ) بن سید نور محمد المعروف نور بھر پور (متوفی ۱۹ ذی الحجہ ۱۱۲۷ھ) بن سید علی امیر بالا پیر (متوفی ۲۷ جمادی الاخرے ۱۱۰۲ھ) بن سید محمد مقیم محکم الدین صاحب حجرہ (متولد ۱۰۰۸ھ متوفی ۹ شوال ۱۰۵۰ھ) بن سید ابو المعالی (عمر ۲۱ سال انتقال کیا) بن سید محمد نور (متوفی ۹۸۸ھ) بن سید بہاء الدین مبادل شیر قلندر (متوفی ۱۸ شوال ۹۷۳ھ) بن سید تاج محمود سرخپوش

عہ مزار الحاج سید سردار علی شہید

Marfat.com

بن سید علاؤالدین بن سید زین العابدین بن سید فتح اللہ بن سید صدرالدین بن سید ظہیرالدین بن سید شمس الدین بن سید عبدالمومن بن سید مشتاق بن سید علی بن سید ابونصر صالح گیلانی رح عہ

۵ ۔ سید ابوالمحاسن فضل اللہ بن سید عبدالرزاق رح برادرزادہ آنجناب انہوں نے اپنے والد بزرگوار اور عم بزرگ حضرت سید عبدالوہاب رح اور دیگر شیوخ سے حدیث سنی ۔ تاتاریوں کے ہاتھ سے صفر ۶۰۶ھ میں شہید ہوئے اور بغداد میں دفن ہوئے ۔ عہ

ان کے مریدوں سے شیخ رحمت اللہ قادری رح مشہور بزرگ تھے ۔ عہ

۶ ۔ سید شیخ محمد بن سید عبدالعزیز رح برادرزادہ آنجناب عہ جید عالم، مستقیم الاحوال، قائم اللیل، صائم النہار تھے بہت لوگ ان سے مستفیض ہوئے شاہ محمد حسن صابری رام پوری رح کا سلسلہ بیعت قادریہ طریقہ میں ان کو ملتا ہے وہ مرید مولوی نیاز احمد بریلوی رح کے ۔ وہ مرید سید عصمت اللہ دہلوی رح کے وہ مرید سید محی الدین سمنانی رح کے ۔ وہ مرید شاہ سوندھا حق نما کے ۔ وہ مرید سید شیخ محمد گیلانی رح کے ۔ عہ

صاحب آئینہ تصوف نے لکھا ہے کہ ان میں سے بعض بزرگوں نے طویل عمریں پائی ہیں اس لئے تھوڑے واسطوں سے شجرہ موصول ہوا ہے ۔

۷ ۔ سید داؤد بن سید سلیمان بن سید عبدالوہاب رح نبیرہ آنجناب ان کا تذکرہ اولاد کے ضمن میں گذر چکا ہے ۔

۸ ۔ شیخ عنایت اللہ رح محتشمانِ روزگار سے تھے ۔ ان کے سلسلہ فقر میں ایک بزرگ شیخ قادر بخش نام گذرے ہیں وہ مرید شیخ

محمد عاقل

عہ خزینۃ الاصفیا ج ۱ ۔ مقدمہ ذکر الصوفیہ ۔ عہ سکینۃ الاولیاء ص ۲۶۴ ۔ عہ گلزار فقر ص ۲۶۴ ۔ عہ آئینہ تصوف

Marfat.com

محمد عاقل کے۔ وہ مرید شیخ محمد عارف کے۔ وہ مرید شاہ نصیر الدین کے۔ وہ مرید شاہ یعقوب کے۔ وہ مرید شاہ شیر محمد کے۔ وہ مرید شیخ عنایت اللہ کے

۹۔ شیخ ابوالفرح رح ان کے مریدوں میں سید اصغر صاحب فیض گذرے ہیں۔

۱۰۔ سید محمد بامضاع ان کے مرید شاہ حسین صوفی مشہور تھے۔ عہ

۱۱۔ شیخ عبدالواحد صوفی رح ۱۲۔ شیخ عبدالرحیم رح۔ ان کا سلسلہ جاری ہے

۱۲۔ شیخ سیف الدین رح ایک درویش بیان غلام حسین نام احمد پور شرقیہ میں

۱۳۔ شیخ بہاء الدین رح رہتا ہے۔ اس کا شجرہ پینتیس واسطوں سے ان کو ملتا ہے

سلسلہ وہابیہ آپ سے جو سلسلہ فقر چلا اس کا نام صنف فقر ایں وہابیہ یا وہاب شاہی کہا جاتا ہے جو قادریہ سلسلہ کی ایک شاخ ہے۔ عہ

تاریخ وفات حضرت سید سیف الدین عبدالوہاب گیلانی رح کی وفات بقول صاحب قلائد الجواہر و بحر السرائر و تاج المکلل و مسالک السالکین جلد اول و سیرۃ غوث اعظم شب پنجشنبہ بتاریخ بست پنجم ماہ شوال المکرم ۵۹۳ھ پانسو ترانوے ہجری مطابق یازدہم ستمبر ۱۱۹۷ء ایکہزار ایک سو ستانوے عیسوی میں بعہد خلافت الناصر لدین اللہ احمد بن المستضئ خلیفہ ۳۴ سی و چہارم عباسی کے ہوئی۔

مدفن پاک آپ کا مزار پر انوار بغداد شریف محلہ حلبہ میں ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ

قطعہ تاریخ

از اعلیٰ حضرت مولانا شاہ غلام مصطفیٰ نوشاہی دامت برکاتہ

چو رحلت کرد حضرت عبدِ وہاب — سکونت کرد در فردوسِ اعظم

ز نوشاہی چو پرسی سالِ نقلش — حبیبِ اہلِ دیں عاشق نوشتم

۷۷۱

Marfat.com

منه

عبد وہاب عالم و عارف رفت در عدن با فزون شاہی
انتقالش چو جست نوشاہی شد ندا قادری رحیم ہادی
۵۹۳

منه

زہد و تقوٰی چو شیخ ما بربود انتقال جناب اشرف بود
۵۹۳

منه

در جناں رفت پیر ما خوشحال صاحب شوق بود سید سال
۵۹۳

مادۂ تاریخ

— ہادی ثانی بود —

دیگر

از اسماء الحسنٰی

باعث وجود۔ باعث ہادی۔ برّ شافی۔ رب شافی۔
متعالی طالب۔ شکور محیط۔ فتّاح عدل۔ توّاب مقدم۔
رؤوف قہار۔ رءوف قاہر۔ صابر مکرم۔ صابر منیر۔

باعث بدیع

از آیت شریف

اتیہ اللہ الملک

۵۹۳

ھ

فصل شانزدہم

۷۷۲

Marfat.com

فصل شانزدہم

حالاتِ حضرت سید صفی الدین صوفی گیلانی قدس سرہٗ

اوصافِ جمیلہ آپ قدوۃ الفقہا والمحدثین، زبدۃ العلما والمفسرین فخر المشائخ والاصفیا، بدر الاولیا والاتقیا، سید الاقطاب، فرد الاحباب صاحبِ مقاماتِ بلند وکراماتِ ارجمند تھے۔ حضرت سید سیف الدین عبدالوہاب گیلانی رح کے فرزندِ اکبر ومرید وخلیفہ اعظم وسجادہ نشین تھے۔

نام ولقب آپ کا نام نامی قلائد الجواہر وغیرہ میں مع کنیت ولقب اس طرح لکھا ہے "ابوالمنصور صفی الدین عبدالسلام صوفی" اور شجرۃ الانوار میں ہے "ابوالمنصور فضل اللہ عبدالسلام صوفی صفی الدین" تواقب المناقب میں ہے "ابی نصر فضل اللہ" عہ اسرار المعرفت میں "ابوالفرج صوفی" لکھا ہے۔ عہ بعض کتابوں میں نام حسن، محمد اور عبدالرحیم اور کنیت ابوالفرج بھی لکھی ہے۔ میرے نزدیک پہلی روایت زیادہ صحیح اور مشہور ہے۔

آپ کے القاب جمال الفقہا، زین الصلحا اور زین المحدثین تھے۔ لہ

تاریخ ولادت آپ کی ولادت باسعادت آٹھویں ذی الحجہ وقت آخر شب پانسو اٹھائیس ۵۲۸ھ مطابق چوبیسویں فروری ۱۱۵۴ء ایکزار ایک سو چون عیسوی بمقام بغداد شریف ہوئی ہ

جب تک آپ والدہ ماجدہ کے شکم میں رہے حضرت سید عبدالوہابؒ آپ کی طرف پشت نہ کرتے تھے۔ ہ

Marfat.com

تربیت | آپ کو حضرت جد بزرگوار غوث الاعظم رض نے اپنے کنار عاطفت میں پرورش کیا۔ آپ کو گود میں لے کر آپ کی پیشت کو بوسے دیا کرتے۔ اکثر اوقات حضور غوثیہ کو وجد ہو جایا کرتا اور بے اختیار فرمایا کرتے الحمد للہ۔ عہ

تحصیل علوم | آپ نے اپنے جد امجد حضرت غوث الثقلین رح اور اپنے والد بزرگوار سے تفقہ کیا اور حدیث سنی نیز شیخ ابی الحسن محمد بن اسحاق بن العتابی رح اور ابو الفتح محمد بن عبد الباقی احمد وغیرہ سے بھی استماع حدیث کیا۔ عہ اپنے زمانہ کے فقہا و محدثین کے سردار اور علمائے زمان کے سالار ہوئے عہ آپ نے اپنے چچا سید ابو اسحاق ابراہیم رح سے۔ اور شیخ ابو طالب عبد الرحمن بن محمد ہاشمی واسطی رح سے روایت کی ہے۔ للعہ

افتا | آپ نے حدیث کا بکثرت مطالعہ کیا اور اپنے قلم سے لکھیں۔ اور حدیث بیان کی اور فتوے دیئے۔ اہل بغداد کی ایک جماعت آپ کے علوم سے مستفید ہوئی عہ

نواب سید صدیق حسن خاں بخاری بھوپالوی رح نے لکھا ہے کہ آپ نے حدیث اپنے جد امجد سے سنی اور پڑھی اور اپنے ہاتھ سے لکھی۔ اور تفقہ اپنے والد ماجد سے کیا۔ اور درس دیا۔ آپ بڑے ادیب، متین، سنجیدہ تھے۔ منطق، فلسفہ وغیرہ علوم میں کامل تھے۔ عہ

اخلاق عالیہ | آپ زیادہ تر خاموش رہنے والے، علم کو دوست رکھنے والے، کثیر الحلم، پسندیدہ اخلاق والے، اہل علم کا احترام کرنے والے اور صلحا کی عزت کرنے والے۔ اپنے قول و فعل میں ثقہ تھے عہ

آثار جذب | ابتدا سے ہی آپ کی طبیعت میں آثار جذب و ولایت پائے جاتے تھے

Marfat.com

تھے۔ حضرت جد بزرگوار کبھی کبھی آپ کو پیار سے فرمایا کرتے "میرے مست مجنون جلالی" آپ اکثر غیبی احوال بیان فرمایا کرتے جس طرح زبان مبارک پر آتا اُسی طرح ظہور میں آجاتا تھا۔

بیعت و خلافت | آپ نے بعمر اٹھارہ سال اپنے والد مکرم حضرت سید السادات شیخ ابوعبداللہ سیف الدین عبدالوہاب گیلانی بغدادی رح کے ہاتھ مبارک پر بیعت توبہ و امامت و ارشاد کی۔ اُنہوں نے آپ کو ایک ہی نگاہ سے فائز المرام کرکے خلافت کبریٰ سے نوازا۔ اپنی کُلاہ آپ کے سر پر رکھ کر اس پر عمامہ سبز رنگ اپنے ہاتھ سے باندھا۔ اور خرقہ پہنا دیا اور ایک پٹکہ سُرخ رنگ کمر سے باندھ کر متبالِ خلافت اہلِ مجلس کو سُنا کر عطا فرمائی۔ عہ

فیضانِ غوثیہ | صاحبِ تاریخ الاولیا نے لکھا ہے کہ آپ کو خرقہ ولایت و ارشاد بلاواسطہ بھی اپنے جدامجد حضرت غوثیت مآب پیر دستگیرؓ سے حاصل ہوا

بیعتِ روحی | آپ کو روحی بیعت حضرت امام حسین شہید کربلا رض اور حضرت محبوب سُبحانی قطب ربانی رح سے تھی۔ عہ

مشایخ صحبت | آپ نے اپنے ابن العم حضرت سید عمادالدین ابونصر صالح بن سید عبدالرزاق رح سے بھی فیض حاصل کیا۔ نیز دوسرے مشائخ کبار شیخ ابوالحسن محمد رح اور شیخ ابوالفتح محمد رح اور شیخ رحمت اللہ قادری رح کی صحبت سے بہرہ وافر عطا ہوا۔ عہ

جوشِ جذب | آپ جب ترقی باطن کی طرف متوجہ ہوئے تو جذبِ حقیقی دامنگیر ہوا اور ہوش و حواس نے مفارقت کی۔ آپ یَاھُوَ یَا مَنْ ھُوَ

عہ حضرت گلزار شاہ صاحب تاریخ الاولیا۔ عہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اخبار الاخیار۔

Marfat.com

یَا مَنْ لَیْسَ لَهٗ اِلَّا هُوَ زبان سے کہتے ہوئے اور گریبان چاک کرتے ہوئے ایک طرف کو نکل گئے۔ اور شطحیات آپ کی زبان سے بے اختیار صادر ہوتے تھے۔

معیتِ ابدال | حضرت والد بزرگوار رح نے سید علیم اللہ ابدال رح کو نگرانی احوال کے واسطے آپ کے ہمراہ بھیج دیا۔ گیارہ مہینے تک اسی حالت میں سیر و سیاحت کرتے رہے۔

ہرات میں ورود | اس کے بعد آپ شہر ہرات میں وارد ہوئے۔ شیخ محمد بن اسحاق رح نے نہایت تعظیم و تکریم سے آپ کو اپنے مکان پر ٹھہرایا۔ آپ دس سال تک وہیں سکونت گزیں رہے۔ اس عرصہ میں سید علیم اللہ ابدال رح گاہ بگاہ بغداد شریف میں آپ کے حالات پہنچاتے رہتے تھے۔

ترقی سلوک | حضرت والد بزرگوار رح غائبانہ توجہ سے آپ کو مستفیض اور کیفیات باطن سے سرفراز فرماتے رہے۔ چنانچہ رفتہ رفتہ آپ کی حالت مبدل بہ سلوک ہوگئی۔ اور ہر طرح کے فضائل و کمالات نقد وقت ہوئے۔

سیر ہند | تیئس سال کی عمر میں آپ ملک ہند کی سیاحت کے لئے روانہ ہوئے اور ملتان کے مضافات میں تشریف لے گئے۔ اور اٹھارہ مہینے تک اس علاقہ کو اپنے یمن و برکات سے سیراب کیا۔

معاودت بغداد | اس کے بعد آپ پھر اپنے وطن مالوف میں تشریف لائے۔ اور اپنے والد بزرگوار رح کی خدمت میں بشان بندگی حاضر ہو کر آداب بجالائے انہوں نے اپنے بلند اقبال بیٹے کے کمالات دیکھ کر درگاہِ الٰہی میں شکریہ ادا کیا۔

اوراد و وظائف | آپ نماز فجر سے پہلے ہمیشہ یہ وظیفہ پڑھا کرتے۔

الٰہی بحرمۃ قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد

سید عبد اللہ

Marfat.com

سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی امدد نی یا مصوّر۔ نیز آپ سجدہ شکر بھی کیا کرتے اور چار رکعت نماز صلوٰۃ الصلوٰۃ بھی پڑھا کرتے۔ عہ

مذہب آپ اپنے آباواجداد کی طرح حنبلی مذہب کے پابند تھے۔ اور اسی مذہب کے مطابق فتویٰ دیا کرتے تھے۔ بہت مدت تک بغداد شریف کے مفتی رہے۔

نیابت غوثیہ آپ اپنے والد اکرمؒ کے بعد سجادہ نشین درگاہِ عالیہ غوثیہ ہوئے اور مسند ارشاد پر متمکن ہو کر طالبانِ خدا کو منزل مقصود پر پہنچاتے رہے۔ عہ

وجہ لقب صوفی چونکہ آپ ہمیشہ خدا کی طرف دھیان رکھتے اور دل کو بُری باتوں یعنی ماسوی اللہ سے پاک رکھتے تھے اس لئے آپ کا لقب صوفی پڑ گیا تھا۔ عہ

تدریس آپ مدت دراز تک مدرسہ عالیہ غوثیہ میں درس و تدریس کرتے رہے اور خدمتِ وعظ و نصیحت کو انجام دیا اور کمالاتِ صوری و معنوی سے مالا مال ہوئے

حج حرمین الشریفین آپ متعدد امور مذہبی کے متولی رہے منجملہ اُن کے کسوت بیت اللہ شریف کی تولیت بھی آپ کے متعلق تھی۔ اسی اثنا میں حرمین الشریفین زادھما اللہ شرفًا وتعظیمًا کا حج بھی ادا کیا۔ للعہ

کرامات

آپ کثیر الخوارق والکرامات تھے۔

طی ارض منقول ہے کہ آپ جب ہرات سے علاقہ ملتان میں تشریف لے گئے تو بزور ولایت تیسرے ہی دن وہاں پہنچ گئے۔ سید علیم اللہ ابدال آپ کے ہمراہ تھے۔ عہ

Marfat.com

اثرِ جلالیت | جن ایام میں آپ ہرات میں تھے۔ مولوی حاجی برہان بن متعہ
تاجر وہاں آیا، اثنائے کلام میں آپ کی اور آپ کے آباواجداد کی مذمت
کرنے لگا۔ اُسی رات قدرتِ الٰہی سے اُس پر بجلی گری اور فوراً ہلاک ہوگیا۔

عملیات

برائے خلاصی از مصائب | آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص ہر پانچ نمازوں
کے بعد یہ وظیفہ پڑھا کرے وہ ہر قسم کی سختیوں اور مصیبتوں سے خلاصی
پاوے گا، بعد نماز فجر کے ھوالحیّ القیوم سو بار، اور بعد نماز ظہر کے
ھوالعلی العظیم سو بار، اور بعد نماز عصر کے ھوالرحمٰن الرحیم سو بار،
اور بعد نماز مغرب کے ھوالغنی الحمید سو بار، اور بعد نماز عشا کے ھو
اللطیف الخبیر سو بار پڑھے۔ عمدہ

کلماتِ طیبات

نصایح | آپ نے طالبانِ حق کو فرمایا ہے۔ ظاہر شریعت پر عمل کرو، اور
کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تمسک رکھو، سلف
صالحین کے طریق پر چلنا اپنا شعار بناؤ، اعتقاد اہل سنت جماعت رکھو،
نفس کو ریاضت سے مطیع کرو۔ طلبِ مولےٰ میں صبرِ جمیل اختیار کرو، بلاؤں
پر تحمل کرو، خدا تعالیٰ کی قضاو قدر پر راضی رہو، اللہ تعالیٰ کے افعال میں فنا
حاصل کرو، سنت کا اتباع کرو، بدعت سے اجتناب رکھو، اللہ تعالیٰ پر ہر کام
میں توکل رکھو، اُسی سے مدد مانگو اور ہر حال و ہر وقت اُسی سے نصرت طلب کرو۔

عمدہ تصنیف گلزار رضا بریلوی ص ۹۸
سوانح مکی سوانح مکی تصنیف الفقیہ
مکتوب شیخ عبدالحق محدث دہلوی ۱۲ موجودہ مکتوب
بنام نواب [illegible]

Marfat.com

اولادِ کرام

بقول صاحب بحرالسرائر آپ کے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔ بیٹوں کے نام یہ ہیں۔

(۱) حضرت شیخ سید ابوالمسعود علم الدین احمد رح
ان کا ذکر آگے آئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(۲) حضرت سید ابوالجبار بدرالدین حسن رح
یہ بلا تزویج فوت ہوئے۔ بحرالسرائر میں ہے "دارد وے خلفے نماندہ"۔

بیٹی کا نام سیدہ فاطمہ تھا۔ جوانی میں بے اولاد فوت ہوئیں۔ بحرالسرائر میں ہے "اما فاطمہ ازوے عقبے نماند"۔ نیز اس میں لکھا ہے کہ جو شخص ان کی اولاد ہونے کا دعوے کرے وہ جھوٹا ہے۔

ف

آپ کے دو بیٹوں اور ایک بیٹی کا جو ذکر کیا جا چکا ہے یہ مستند و صحیح ہے۔ مگر بعض تحریروں اور شجروں میں سید صفی الدین صفوی رح کی تین عدد اہلیہ اور آٹھ اور بیٹوں کے نام بھی پائے جاتے ہیں۔ بیویوں کے نام یہ ہیں۔

۱۔ سیدہ نوربی بی بنت شاہ کبیر حسن لاہوری رح
۲۔ سیدہ فاطمہ بنت شاہ عبداللہ رح عہ
۳۔ بی بی خواجہ الملقب بہ خاتون جمیلہ بنت شیخ جمال الدین محمود سلیمان بن شعیب فاروقی رح عہ

Marfat.com

اور ان بیٹوں کے نام بھی پائے جاتے ہیں۔

۱ - سید ابو سلیمان احمد رح، صاحب شجرۃ الانوار نے لکھا ہے کہ شیخ سلیم چشتی رح کا قادریہ شجرہ ان سے ملتا ہے۔

۲ - سید عیسیٰ رح - کتاب نسبنامہ سادات میں ہے کہ شاہ قمیص قادری سادھوری رح کا نسب اسطرح ہے۔ ان کے والد کا نام سید تاج الدین تھا۔ ابن حیات الدین بن بہاء الدین بن داؤد بن سید عیسیٰ بن سید صفی الدین صوفی رح

لیکن شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح نے اخبار الاخیار میں لکھا ہے کہ "شاہ قمیص رح ابن سید ابی الحیوۃ، انیشاں نیز سلسلہ نسب خود بحضرت سید عبدالرزاق میرسانند" عمدہ مفتی غلام سرور لاہوری رح بھی ان کو سید عبدالرزاق بن غوث اعظم رح کی اولاد لکھتے ہیں عمدہ شاہ قمیص کی وفات ۳ ذیقعدہ ۹۹۲ھ میں ہوئی۔ مزار سادھورہ خضرآباد میں ہے۔

ان کا سید صفی الدین صوفی کی اولاد سے ہونا قطعاً صحیح نہیں۔

۳ - سید محمد فاروق رح ملک محمد ظفر الدین قادری نے اپنا شجرہ نسب اس طرح ملایا ہے۔ ظفر الدین بن منشی عبدالرزاق بن کرامت علی بن احمد علی بن غلام قادر بن سعادت یار بن حمید بن رضا بن محمد علی بن فتح اللہ بن غلام یحیی بن محمد معصوم بن ملک محمد سعید الدین عرف ملک سدن بن احمد اللہ بن تاتار بن بہاء الدین بن محمد اسمٰعیل بن آلہ داد بن غلام محی الدین عرف ملک کدن بن خطاب الملک بن ملک عطاء الملک بن ملک داؤد بن ابراہیم ملک بیاغازی متوفی ۱۲ ذی الحجہ ۷۵۲ھ (مدفون مہار) بن ابوبکر (مدفون بیت نگر حضا قاتبہ غزنی) بن ابوالقاسم عبداللہ بن سید محمد فاروق بن سید صفی الدین صوفی عمہ

۴ - سید عبدالو

Marfat.com

۴ - سید عبد الوہاب رح متوفی ۱۲ شعبان ۵۹۹ھ - عہ

۵ - سید علاؤالدین علی احمد صابر کلیری رح - حقیقت گلزار صابری والے نے ان کو سید صوفی گیلانی رہ کا بیٹا لکھا ہے لیکن یہ صریح غلط ہے۔ حالانکہ حکیم واجد علی خاں دہلوی رح نے کتاب مطلع العلوم میں صابر صاحب رح کو بنی اسرائیل میں سے لکھا ہے۔ یہ حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر چشتی رح کے خواہرزادہ اور مرید تھے۔ ۶۹۰ھ میں فوت ہوئے عہ

۶ - سید میراں تاج الدین ۷ - سید علی اصغر ۸ - سید حسین علی رح

میرے نزدیک صاحب بحر الاسرار کی تحقیق صحیح ہے کہ سید صفی الدین صوفی کے مرد - دو ہی بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔ ان میں سے صرف فرزند اکبر سید ابو المسعود علم الدین احمد رح کی اولاد باقی ہے۔ دوسرا بیٹا لاولد رہا۔

باقی آٹھ بیٹے جو دوسری تحریرات میں آئے ہیں ان کی صحت مشکوک ہے۔ بلکہ اُن کی اولاد کے اسماء سے اُن کے نسبوں کی جعلسازی ثابت ہو رہی ہے ایسا ہی تینوں بیویوں کے نام بھی غیر ثابت ہیں۔

تلامذہ غظام

صاحب کتاب غوث اعظم رح نے لکھا ہے کہ خلیفہ الظاہر بامر اللہ ابو النصر محمد بن الناصر لدین اللہ المستضئی عباسی علوم ظاہر میں آپ کا شاگرد تھا۔

اور الدر المنظم میں ہے کہ شیخ ابو الغنائم رزق اللہ بن محمد بن احمد نے آپ سے روایت کی ہے۔

خلفائے ذوالاحترام

صاحب آئینہ تصوف نے لکھا ہے کہ خلیفہ اکبر آپ کے ایک اور خلیفہ اصغر گیارہ اور صاحب مجاز سات تھے۔ ازانجملہ۔

عہ آئینہ تصوف صفحہ ۱۸۱

Marfat.com

۱ - حضرت سید ابو المسعود علم الدین احمد - فرزند اکبر آنجناب رح
ان کا نام بعض تذکروں میں ابو العباس حمید الدین احمد مذکور ہے -

۲ - حضرت سید ابو سلیمان احمد رح ان کا سلسلہ جاری ہے .

۳ - سید عبد الوہاب رح شاہ محمد حسن صابری رامپوری رح کا شجرہ قادریہ
ان سے بھی ملتا ہے - وہ مرید شاہ محمد حسین کے . وہ مرید شاہ محمد امیر کے .
وہ مرید میاں غلام شاہ کے . وہ مرید شاہ عبد الکریم قطب الدین کے . وہ مرید
شاہ مصطفیٰ کے . وہ مرید شاہ عثمان کے . وہ مرید شاہ عبد اللہ وحدت پوش
کے . وہ مرید سید احمد یحییٰ الخلیفہ کے . وہ مرید سید صالح پاک کے . وہ مرید
سید ظہ کے . وہ مرید سید یٰسین کے . وہ مرید سید شرف الدین کے . وہ مرید
سید تاج الدین کے . وہ مرید سید نور الدین کے . وہ مرید سید محمد یحییٰ کے .
وہ مرید سید عبد الوہاب موصوف کے . عہ

۴ - سید علی قادری رح صاحب فیضان جاریہ تھے . عہ

عہ انیس سو تصوف ص ۲۰۴ عہ حریۃ الاصفیا جلد اول ص ۱۱۸ سہ فضیحت گزار صابری، شرافت

واقعۂ وفات

آپ کو ناف کے نیچے درد شروع ہوا اور ساعت بساعت بڑھتا گیا
اُس وقت یہ کلمہ آپ کی زبان پر جاری تھا یا شیخ عبد القادر جیلانی
شیئا للہ مدد باذن اللہ - آپ کے فرزندانِ عالی شان اور شیخ ابو القاسم
اور سید عبد اللہ بن احمد رح اور سید یٰسین بن شرف الدین رح اور سید ابو الفضل
بن شمس الدین صحرائی رح تیمارداری میں مشغول رہے سہ

آخری لمحات | جب آپ کا وقت اخیر ہوا تو آپ کے صاحبزادہ عالیجاہ رح نے
فرمایا کہ

Marfat.com

فرمایا کہ اس وقت آسمانوں میں غُل ہو رہا ہے جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری آرہی ہے۔ ہمارے والد بزرگوار کو خلعتِ نور پہنا کر ساتھ لے جاویں گے چنانچہ اُسی وقت آپ کی رُوحِ مطہر جسم عنصری سے مفارقت کر کے اپنی حقیقت سے جا واصل ہوئی۔

خوشبو کا ظہور اس وقت نہایت لطیف خوشبو سے مکان معطر ہو گیا، اور پھر چند لمحہ میں دُور دُور تک وہ خوشبو پھیل گئی۔ چنانچہ اُسی خوشبو سے اکثر لوگ جوق در جوق زیارتِ آخری کے لئے حاضر ہوئے۔

تجہیز و تکفین شیخ ابو احمد بن اسحاق ہروی رح نے آپ کو غسل دیا اور آپ کے بھتیجوں اور گیسوؤں کو شانہ کیا۔ آپ کے صاحبزادے بھی شریک کار رہے شیخ حسام الدین حنبلی رح اور شیخ رضی الدین رح نے قبر میں اُتارا۔

نمازِ جنازہ عدد ہا مخلوق کے علاوہ بزرگان اولیاء اللہ مندرجہ ذیل بھی شریک جنازہ تھے۔ شیخ بہاؤالدین رح، شیخ عثمان بن داؤد رح، شیخ صدرالدین رح خواجہ یعقوب بن ایوب رح، شیخ موسےٰ رح، شیخ ابوالبرکات بن احمد رح، شیخ عبدالمجید بن ابوالعباس رح، شیخ عبداللہ رح، شیخ ابوالعلےٰ بن محمود رح، شیخ ابومسعود بن احمد رح، شیخ شمس الدین بن شہاب الدین رح، شیخ قاسم بن عثمان رح، شیخ نصیر الدین بن عبدالقادر رح، شیخ ابوبکر بن احمد رح، شیخ عبدالکریم بن عمر بن ابراہیم رح وغیرہ

تاریخِ وفات حضرت سید ابوالمنصور صفی الدین عبدالسلام صوفی گیلانی رح کی وفات بقولِ صاحب قلائد الجواہر و انیس القادریہ و بحر الشرائر و شجرۃ الانوار و تاج المکلل بتاریخ سوم رجب ۶۱۱ھ چھ سو گیارہ ہجری۔ مطابق شنبہ

Marfat.com

آٹھویں نومبر ۱۲۱۴ھ ایکہزار دو سو چودہ عیسوی میں بعہد خلافت الناصر لدین اللہ احمد بن المستضیئ خلیفہ سی و چہارم عباسی کے ہوئی۔

مدفن پاک | آپ کا مزار پُر انوار بغداد شریف محلہ جلبہ میں اپنے والد بزرگوار کے پاس ہے۔

قطعہ تاریخ

از حضرت مولانا شاہ غلام مصطفےٰ نوشاہی دام برکاتہ۔

صونی الدین چو شد ببادِ قرار — اہلِ جنت شدند زود خوش حال
رحلتِ پیر گفت نوشاہی — قادری پیرِ ہادیِ دیں سال

منہ

چو رحلت کرد سیّد صونیِ پاک — بجنات المعلےٰ گشت مالک
زِ ہاتف جست نوشاہی وصالش — بگو شِ جاں نداشد محنتِ سالک

منہ

زدنیا چو شد رفت احسن لطیف — خرد رحلتش گفت طیب شریف
منہ زدنیا سفر کرد حضرت عجب — بخواں رحلتِ پیر باشوقِ رب
منہ بجنت چو شد پیرِ ما دلپذیر — وصال است اولیٰ سراج منیر
منہ درجناں آمد ولیِ بالیقیں — سالِ وصلش شمس قطبِ اہل دیں

دیگر از اسمار الحسنےٰ

یا عتّ زاکی - رشیدٌ وافی - متینٌ اعلےٰ - متینٌ عالی
متینٌ کافی - ممیتٌ سبحان - نتاحٌ معبود - شفیعٌ قائم
توابٌ ہرب - نوابٌ بر شانیٌ ظہور - نصیرٌ اکرم

ناصر کریم

Marfat.com

فصل ہفدہم

حالاتِ حضرت سید ابو العباس حمید الدین احمد گیلانی قدس سرہٗ

اوصافِ جمیلہ آپ معدن العلوم والانوار، مخزن الفضائل والاسرار، سلطان الطریقت، برہان الحقیقت، قبلہ مقبلانِ عالم، کعبہ محققانِ بنی آدم، فقیہ الفاضل، محدث الکامل، غوث العالمین تھے۔ حضرت شیخ سید ابوالمنصور محی الدین عبدالسلام صوفی گیلانی رح کے فرزند اکبر و مرید وخلیفہ اعظم وسجادہ نشین تھے۔

نام ولقب آپ کا اسم گرامی احمد عہ، کنیت ابو العباس عہ، ابوالمسعود عہ ابو نصر عہ لقب شریف حمید الدین عہ، علم الدین عہ، گنج بخش عہ، فیض اللہ عسکری عہ شیخ شیوخ العالم تھا۔ عہ

کتاب بحر الاسرار میں آپ کا پورا نام سید ابوالمسعود علم الدین احمد لکھا ہے۔

ولادت آپ کی ولادت باسعادت بقول صاحب بحر الاسرار ۵۵۸ھ یا ۵۵۹ھ ثمانون بحری مطابق ۱۱۶۳ء ایکہزار ایک سو ترسیٹھ عیسوی میں بعہد خلافت مستنجد باللہ ابو المظفر یوسف بن المقتفی بن المستظہر عباسی بمقام بغداد شریف ہوئی۔

تحصیل علوم آپ نے علوم متداولہ فقہ وحدیث اپنے والد صاحبؒ اور حسن بن ابی العلاء بن علی عبداللہ وغیرہ اساتذہ سے حاصل کئے۔ ا

Marfat.com

اپنے جد بزرگوار حضرت سید سیف الدین عبدالوہاب رح کو دیکھا تھا۔
اور حقائق توحید کا سبق اُن سے بھی پڑھا تھا۔ اُس وقت آپ کی عمر مبارک
پینتیس ۳۵ سال تھی۔

بیعت و خلافت | آپ نے بیعت طریقت اپنے پدر عالیقدر شیخ المشائخ
حضرت سید ابوالمنصور صفی الدین عبدالسلام صوفی گیلانی بغدادی رح کے
دست حق پرست پر کی۔ اور خرقہ خلافت و ارشاد حاصل کیا۔ عہ

مشایخ صحبت | آپ نے سید اصغر قادری رح وغیرہ شیوخ کی صحبت سے
بھی فیض پایا عہ

نیابت غوثیہ | والد بزرگوار کے بعد مسند ارشاد غوثیہ پر بیٹھ کر بکمال ورع
و تقوائے خلقت کی رہنمائی کی۔ مدرسہ سعیدیہ غوثیہ کی تولیت بھی آپ کے
متعلق تھی۔ درس و تدریس سے اس کی رونق کو اپنے عہد میں دوبالا کیا۔
صاحب بحر الاسرار نے لکھا ہے کہ ابوالمسعود علم الدین سید احمد کا
درس بہت بڑا تھا۔ صاحب علم و حلم ذی حال الفاخر تھے۔

رُوم تشریف لے جانا | ایک مرتبہ آپ ولایت رُوم کی طرف سیر کو تشریف
لے گئے۔ وہاں کی آب و ہوا آپ کو بہت پسند آئی۔ آپ کا ارادہ ہوا کہ
اسی کو اپنا دارالارشاد مقرر کیا جائے۔ مگر متردد تھے۔ آخر آپ کو بیداری
میں حضرت غوث اعظم رض کی زیارت ہوئی۔ اُنہوں نے رُوم رہنے کی اجازت
دے دی۔ سید سعد اللہ رضوی رح لکھتے ہیں "بحسب امر پدر جد خود
کہ در لفظ بوے شدہ بود در انجا مسکنت گرفت" یعنی اپنے دادا کے
باپ کی اجازت سے روم میں سکونت پذیر ہوئے۔ اور وہ حضرت غوث اعظم ہی تھے
مگر قاضی

عہ بحر الاسرار ص ۱۲۲ جلد اول میں ہے کہ عمدہ خزینۃ الاصفیا جلد اول ص ۱۲۲ بحر الاسرار ص ۱۲۲

Marfat.com

مگر قاضی برخوردار ملتانی نے کتاب غوث اعظم میں والد اور جد کی اجازت سے روم جانا لکھا ہے۔ عہ

سید علی اصغر گیلانی نے شجرۃ الانوار میں لکھا ہے

"سید ابوالعباس احمد (در ہنگامہ) ہلاکو خاں و تاراجے و قتل عام بغداد از بغداد بروم رفت و بعد انطفائے آتش ہلاکو خاں در حلب کہ شہر شام و مملکت روم است توطن اختیار فرمود"

سید ابوالعباس احمد بلاکو خاں کے قتل و تاراج بغداد کے وقت بغداد سے روم چلے گئے اور اس ہنگامہ کی آگ سرد ہونے پر آپ حلب میں سکونت گزین ہو گئے۔ جو ملک شام کا شہر اور مملکت روم میں ہے۔

بعد کے مورخین مفتی غلام سرور لاہوری وغیرہ نے بحوالہ شجرۃ الانوار اپنی تصانیف میں اسی روایت کو درج کیا ہے۔

لیکن صاحب شجرۃ الانوار کا یہ لکھنا کہ ہلاکو خاں کے تاراج بغداد کے زمانہ میں حضرت سید ابوالعباس احمد رح بغداد شریف سے روانہ ہوئے یہ درست نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ واقعہ بقول تاریخ الخلفا علامہ حافظ سیوطیؒ ۶۵۶ھ چھ سو چھپن ہجری میں گذرا۔ اور حضرت سید احمد اس سے چھبیس ۲۶ سال پہلے ۶۳۰ھ چھ سو تیس ہجری میں روم میں وفات پا چکے تھے جیسا کہ بحر العرائر سے ثابت ہے۔

صاحب بحر العرائر کا یہ تحریر کرنا کہ سید ابوالمسعود احمد حضرت غوث اعظم رض کے حکم سے جو یقظہ (بیداری) میں آپ کو ہوا۔ روم میں سکونت گزین ہوئے یہ بالکل صحیح اور قرین عقل ہے۔

Marfat.com

نیز شجرۃ الانوار ۱۱۹۲ھ سے بعد کی تصنیف ہے۔ اور بحر الاسرائر کا زمانہ تصنیف حضرت مخدوم سید ابو الحسن جمال الدین محمد غوث ثانی گیلانی ملتانی رح کا عہد سجادگی ہے جو [۱۰۸۳ھ تا ۱۱۳۷ھ] ہے[۵] یعنی اس سے ستر اسی سال پہلے تصنیف ہوئی اور مخادیم گیلانیہ ملتان کا کتب خانہ اس کے مصنف سید سعد اللہ الرضوی رح کے زیر حطا لو تھا۔

شہرہ تطبیت آپ صاحب وقار تھے، آپ کی ولایت عظمیٰ اور تطبیب کبریٰ کا اکثر دور دراز شہروں میں ڈنکا بج رہا تھا، چونکہ آپ سلسلہ قادریہ وہابیہ کے خلیفہ اعظم اور خاندان گیلانیہ صفویہ کے سجادہ نشین اجل تھے اس لئے دیار روم کے بے شمار لوگ جوق در جوق خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے حلقہ بعیت میں داخل ہوتے تھے۔ [۵]

[۵] غوث اعظم ص ۲۵۹ عہ بحر الاسرار خطی بحوالہ غوث اعظم ص ۲۰۲ مرتبہ

کرامات

نگاہ شفقت آپ کے چہرہ انور پر تجلیات ذاتی کا اتنا ظہور تھا کہ جو شخص آپ کو دیکھتا وہ عاشق ہو جاتا، اور اگر آپ کسی فاسق پر نظر شفقت ڈالتے تو وہ کامل ولی بن جاتا۔ حضرت مولانا سید حافظ محمد حیات نوشاہی لکھتے ہیں۔

ہر کہ دیدے روئے او عاشق شدے　　پاک گشتے گرچہ بس فاسق بدے

کلمات طیبات

نصائح۔ آپ نے سالکان راہ حق کو فرمایا ہے۔ نفس اور اس کی خواہشوں اور ارادوں

Marfat.com

اور ارادوں اور نیتوں سے حوتِ اختیاری حاصل کرو، تمام خلقت سے اور اپنے کاموں میں ان کی طرف رجوع لانے سے انقطاع اختیار کرو، لوگوں سے اور جو کچھ اُن کے قبضہ میں ہے اور اسباب کے تعلق سے بالکل قطع کرو۔ خدائے کریم اور وہاب پر توکل رکھو، اور ہمیشہ جدوجہد قوی رکھو۔ علوم دینیہ میں اشتغال رکھو، فقیروں کی مجالست اختیار کرو، بادشاہوں اور دولتمندوں سے مستغنی رہو، شیطانِ لعین کے مکائد سے ہمیشہ خدا تعالیٰ کی جناب میں پناہ مانگتے رہو، اور خدا کریم کی مہربانیوں کی امید رکھو، دل میں حُزن طویل رکھو مگر چہرہ کو ہشاش بشاش معلوم کراؤ۔ عہ

اَولادِ کرام

بقول صاحب بحر الشرائر حضرت سید احمد کی زوجہ خاندان قریشیہ ہاشمیہ اسدیہ سے تھیں، اُن کے بطن سے صرف ایک فرزند تولد ہوا۔ وہ بھی ضعیفی کے وقت "در وقتِ پیری تولد یافتہ بود" ان کا نام ابوالبرکات محی الدین سید مسعود تھا۔ اِن کے سوا آپ کی کوئی اولاد نہ تھی۔

ف

بعض تحریرات اور شجرہ جات میں سید ابوالعباس احمد رح کی دو بیویوں اور اولاد کے اسماء ذیل بھی پائے جاتے ہیں۔ بیویاں یہ ہیں

۱۔ سیدہ نجبت بھری بنت شاہ نظر محمد لاہوری رح

۲۔ سیدہ قدرت خاتون بنت سید فرید پشاوری رح عہ

اور چھ بیٹوں کے یہ نام بھی پائے جاتے ہیں۔

عہ بنگلہ مصباح الفتح میں بجائے سادات قلی کے خلیفہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی

Marfat.com

۱ - سید علی بیابانی رح کتاب باغ سادات در تحفظ طہور ایمان میں
کہ سید محمد صاحب کتاب بحر المعانی ان کی اولاد میں سے تھے۔ ابن سید احمد بن
سید علی بیابانی رح
مگر حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح نے بحر المعانی کے مصنف کا نام نامی
سید محمد بن جعفر المکی الحسینی لکھا ہے۔ اور لکھتے ہیں کہ انہوں نے کتاب بحر الانساب
میں اپنا نسب خود بیان کیا ہے۔ عہ

۲ - سید زکی الدین رح - کتر الانساب میں ایک شجرہ اس طرح آپ سے
ملایا ہے۔ سید امیر اللہ و عباد اللہ و نور اللہ و باب اللہ و بیم اللہ فرزندان
سید نعمت اللہ بن محمد باقر بن محمود بن علی بن جلال الدین بن محمد فیروز
بن عثمان بن شمس الدین بن نور الدین بن ضیاء الدین بن سید زکی الدین بن سید

۳ - سید اسمٰعیل رح ۴ - سید زین العابدین رح ۵ - سید سلیمان

۶ - سید عباس رح
مگر سید سعد اللہ الموسوی الرضوی رح نے بحر السرائر میں تصریح لکھا
کہ "سوائے یک پسر ابنا و بنات دیگر نداشتند" یعنی حضرت سید احمد
سوائے ایک بیٹے (سید مسعود) کے اور کوئی بیٹے اور بیٹیاں نہیں رکھتے
نیز نسب نامہ سادات پرکوٹ سدھانہ ضلع جھنگ میں بھی یہی لکھا ہے کہ حضرت
سید احمد کے صرف ایک ہی فرزند سید مسعود تھے۔ ان کا ذکر آگے لکھا جائے گا
میں نے (شرافت نے) یہ جو تفصیل دی ہے محض ناظرین کے
اضافہ کرنے کے لئے کی ہے۔ تاکہ حق و باطل میں تمیز کر سکیں ورنہ تحقیقی طور
دو نو بیویاں اور یہ چھوٹے بیٹے ثابت نہیں۔

عہ اخبار الاخیار ص ۱۳۶ و باغ سادات المعروف در تحفظ طہور ایمان گفتہ شرافت ص ۹۱ و بحر الانساب ص ۳۲ شرافت

Marfat.com

خلفائے عظام

آپ کے مرید و خلیفے تو کافی ہوں گے کیونکہ صاحب بحر الاسرار نے لکھا ہے کہ " بسیارے جماعت از دست حق پرست کہ یل اللہ فوق ایل یہم مشعر برآنست برآمدہ و بیعت نمودہ " یعنی بڑی جماعت نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ مگر کسی کا نام دریافت نہیں ہو سکا۔

آپ کے بیٹے حضرت سید ابوالبرکات محی الدین مسعود رح کے سوا ایک بزرگ شیخ نور محمد قادری رح کا نام بعض شجروں میں دیکھا گیا ہے۔

تاریخ وفات

حضرت سید ابوالعباس حمید الدین احمد یعنی ابوالمسعود علم الدین احمد گیلانی رح کی وفات بقول صاحب بحر الاسرار دعوت اعظم (شنبہ بست پنجم رجب) ۶۳۰ھ چھ سو تیس ہجری مطابق ہفتم مئی ۱۲۳۳ء ایکہزار دو سو تینتیس عیسوی میں بعہد خلافت المستنصر باللہ ابو جعفر منصور بن الظاہر بن الناصر خلیفہ سی و ششم عباسی کے ہوئی۔

مدفن پاک آپ کا مزار اقدس شہر حلب ملک شام میں مرجع خلائق ہے۔

قطعہ تاریخ

از حضرت مولانا شاہ غلام مصطفیٰ توساھی دام برکاتہ

ز دار عدم سید احمد، سعید — بفضل الٰہی بجنت رسید
چو جستم ز دل سال نقل بزرگ — ندا شد دلی متقی و وحید

۶۳۰

۶۹۱

Marfat.com

منه

سید احمد رفت چون از اقربا انتقالش خوان حبیب باخدا ۶۳۰

منه

چون جلت کرد پیرا ز احباب وصالش گشت شوق قطب اقطاب ۶۳۰

منه

رفت از عالم فنا محبوب ارتحالش بدان حبیب خوب ۶۳۰

دیگر

از اسماء الحسنی

۶۳۰	باعث مجید	حسیب مقیت	۶۳۰
۶۳۰	عدل شکور	قوی رشید	۶۳۰
۶۳۰	سلیم ممیت	فتاح منان	۶۳۰
۶۳۰	فتاح عالم	فتاح اعلم	۶۳۰
۶۳۰	شفیع نعیم	شفیع قدوس	۶۳۰
۶۳۰	شفیع یقین	کریم رفیع	۶۳۰

منتقم

۶۳۰

Marfat.com

فصل پنجم ۱۸

حالاتِ حضرت سید ابوالبرکات محی الدین مسعود گیلانی قدس سرہٗ

اوصافِ جمیلہ آپ سید الاولیا، سلطان الاصفیا، غوث المحققین، قطب المدققین، سراج العابدین، زین العارفین، پیشوائے اہلِ طریقت، مقتدائے اصحابِ حقیقت، جمال المشایخ والعلماء تھے۔ حضرت سید ابوالعباس ابوالمسعود احمد گیلانی رح کے فرزند یگانہ و مرید و خلیفہ اعظم اور سجادہ نشین تھے۔

نام ولقب آپ کا نام نامی مسعود عہ، کنیت سامی ابوعلی عہ، ابوالبرکات اور لقب گرامی محی الدین عہ، نورالدین عہ، شیخ الشیوخ اور سید السادات تھا عہ

ولادت آپ کی ولادت باسعادت سنہ ۶۲۰ھ چھ سو بیس ہجری، مطابق سنہ ۱۲۲۳ء ایکہزار دو سو تیئیس عیسوی میں بعہدِ خلافت الناصر لدین اللہ ابوالعباس احمد بن المستضیئ بن المستنجد عباسی بغداد شریف میں ہوئی۔

تحصیلِ علوم آپ بچپن میں ہی اپنے والد صاحب کے ساتھ بغداد سے روم چلے گئے۔ وہیں ظاہری علوم معقول و منقول کی تحصیل اپنے والد ماجد اور دیگر شیوخ سے کی۔ فقہ و حدیث میں یکتا ہوئے۔ جامع علوم ظاہری و باطنی تھے آپ نہایت فہیم اور صاحبِ اوصافِ جمیلہ تھے۔ عہ

بیعت و خلافت آپ نے بیعتِ طریقت اپنے والد بزرگوار شیخ المشایخ حضرت سید ابوالعباس حمید الدین احمد یعنی ابوالمسعود علم الدین احمد گیلانی رح کے

Marfat.com

ہاتھ پر کی ۔ اور سلوک قادریہ پورا کر کے خرقہ خلافت و ارشاد حاصل کیا۔

مشایخ صحبت | آپ نے شیخ نور محمد قادری رح اور سید علی قادری رح کی صحبت سے بھی فیض پایا ؎

تدریس | آپ بھی اپنے آبا و اجداد کی طرح درس و تدریس کا مشغلہ رکھتے تھے تمام عمر تبلیغ اسلام میں صرف کردی ہزاروں کی تعداد میں مخلوق خدا آپ کے فیض سے سیراب ہوئی۔

ذکر و فکر | آپ اکثر حلقہ ذکر کیا کرتے اور خالی اوقات میں بحکم حدیث شریف تفکر ساعۃ خیر من عبادۃ الثقلین فکر میں محو و مستغرق رہتے۔

؎ ذکر مولاش بود ورد زبان خالی از فکر حق نبود زمان

اخلاق و عادات | آپ عشق ذات حق میں ہمیشہ محو و مستغرق رہتے جس پر نگاہ رحمت ڈالتے دو نو جہان کے غم سے نجات پاتا اور ابدی راحت اُس کو نصیب ہوتی۔

ع ۔ ۔ ۔

کو شگفتہ بناؤ۔ نیک اخلاق سے برتاؤ کرو۔ اپنے احوالِ باطن کو پوشیدہ رکھو، حقائق و اسرار کو افشا نہ کرو۔ نیک کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو۔ ؎

اولادِ کرام

صاحب بحر الاسرار نے لکھا ہے کہ آپ کے تین بیٹے تھے۔

۱۔ شیخ ابوالحسن ضیاء الدین سید علی رح ان کا ذکر آگے لکھا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

باقی دو نو بیٹوں کے اُس نے نام نہیں لکھے صرف اسی قدر لکھدیا ہے کہ "اگرچہ دو پسر دیگر داشتند اما از انہا اولاد و احفاد نیست" یعنی اگرچہ دو بیٹے اور بھی تھے مگر اُن سے کوئی اولاد نہیں ہے۔

ف

بعض تحریروں سے آپ کی اہلیہ اور بیٹوں کے یہ نام بھی ظاہر ہوتے ہیں۔

اہلیہ کا نام سیدہ عائشہ بی بی بنت شاہ حیدر لاہوری رح

بیٹوں کے نام یہ ہیں۔

۱۔ سید ابو علی صالح محمد رح

۲۔ سید عبداللہ۔ ماسٹر غلام نبی ساکن دتہ پورہ لاہور نے اپنا نسب نامہ کتاب تذکرہ خاندان میں اس طرح اِن کے ساتھ ملایا ہے۔ غلام نبی بن غلام قادر بن نتھے شاہ بن پیر شاہ بن حکیم ہاشم شاہ تھریالوی بن حاجی محمد شریف جگدیوی بن محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن موسیٰ بن محمد بن موسیٰ بن صالح بن عبدالعزیز بن عبداللہ بن سید محی الدین مسعود گیلانی ؎

Marfat.com

مگر محققین کے نزدیک یہ نسبت بالکل وضعی ہے کیونکہ بحر الاسرار کے علاوہ
نسبت در سادات پیر کوٹ سدھانہ ضلع جھنگ میں بھی سید مسعود کے ایک ہی فرزند
سید علی لکھے ہیں۔ اور قاضی برخوردار ملتانی رح نے کتاب غوث اعظم میں بتصریح لکھا ہے
کہ آپ کو (سید محی الدین مسعود کو) صرف ایک صاحبزادہ مسمی سید علی قدس سرہٗ
خلاقِ عالم نے عطا کیا جو وارثِ خاندان ہوا اور انہیں سے یہ سلسلہ وحی بیعہ
شروع ہو کر مزین عالم ہوا ۱۲

بلکہ باشر غلام نبی کے مورث اعلیٰ حکیم میاں ہاتم شاہ شاعر کو پنجابی ادب و تاریخ،
فاضل پنجابی گائیڈ اور پنجابی صوفی پوئیٹس کے مصنفوں نے نجار (بڑھئی) لکھا ہے۔

تاریخ وفات حضرت شیخ سید ابو البرکات محی الدین مسعود گیلانی رح کی
وفات بقول صاحب کتاب غوث اعظم (پنجم شعبان) سنہ ۶۶۰ چھ سو ساٹھ
ہجری مطابق یکشنبہ بست و پنجم جون سنہ ۱۲۶۲ ایکزار دو سو باسٹھ
عیسوی میں بعہد خلافت المستنصر باللہ ثانی ابو القاسم بن الظاہر خلیفہ سی و ششم
عباسی مصری کے ہوئی۔

مدفن پاک آپ کا مزار پُر انوار شہر حلب ملک شام میں ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ

قطعہ تاریخ

از حضرت مولانا شاہ غلام مصطفےٰ صاحب نوشاہی دام برکاتہٗ

ز دنیا رفت شاہ مسعود ذاکر — بباغ عدن شد محمور صابر
وصالش مصرع گفتم عجیبہ — حبیب حامد و محبوب شاکر

منہ

از وصال سید مسعود داں — امجد با سید السادات خواں

منہ وصال ۷۹۶

Marfat.com

منه

وصالِ حضرتِ مسعودِ عُمده ۶۶۰ سرِ تسلیم گفت قبرِ قادریه

منه

زما کرد تفریق چون خویش نصیب
وصالش عجب گفت رحلت حبیب

۶۶۰

دیگر

از اسمار الحسنیٰ

۶۶۰ حنّان متعالی علی مقیت ۶۶۰
۶۶۰ صمد شکورِ نعیم ممیت ۶۶۰
۶۶۰ قدوس ممیت یقین ممیت ۶۶۰
۶۶۰ منعمِ شفیع کریم رفیق ۶۶۰
۶۶۰ مکرم رفیع منیر رفیع ۶۶۰

شاهید نصیر
۶۶۰
شهید ناصر
۶۶۰
ھ

Marfat.com

فصل نوزدہم

حالاتِ حضرت سید ابوالحسن ضیاء الدین علی گیلانی قدس سرہٗ

اوصافِ جمیلہ آپ وارث الانبیاء والمرسلین، محبوبِ حبیبِ ربّ العالمین، مظہرِ کمالاتِ نبویہ، مزینِ اطوارِ غوثیہ، مہبطِ انوارِ تجلیاتِ الٰہی، مصدرِ فیوضاتِ نامتناہی، سلطان العرفا، فخرِ ملت تھے۔ حضرت سید ابوالبرکات محی الدین مسعود گیلانی رح کے فرزندِ اکبر اور مرید و خلیفہ اعظم و سجادہ نشین تھے۔

نام ولقب آپ کا نام نامی علی عہ کرم علی عہ کنیت سامی ابوالحسن عہ ابوالمحسن عہ لقب گرامی ضیاء الدین عہ، صالح الدین تھا۔

ولادت آپ کی ولادت باسعادت ۶۴۵ھ چھ سو پینتالیس ہجری مطابق ۱۲۴۷ء ایکزار دو سو سینتالیس عیسوی میں مقام حلب ہوئی۔

تحقیق ولدیت حضرت سید ابوالحسن علی رح کی ولدیت کے متعلق مورخوں میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض نے آپ کو سید مسعود کا پوتا لکھا ہے اور اکثر نے بیٹا۔ پوتا لکھنے والوں کے اقوال یہ ہیں۔

۱۔ مفتی غلام سرور لاہوری۔ کتاب گنج تاریخ المعروف گنجینہ سروری میں لکھتے ہیں۔ "سید ابوالحسن علی بن سید ابوعلی بن سید مسعود محمد"۔ ۲

۲۔ سید گل حسن قادری نے تذکرہ غوثیہ میں لکھا ہے۔ "سید ابوالحسن عرف کرم علی بن سید ابوعلی عرف محمد صالح بن سید مسعود عرف نورالدین"

۳۔ میر انیس احمد

عہ بہرالسرائر غلامی۔ تراقب الاتقیا قلمی نسخہ ص ۲۲۔ مخالف نسخہ ص ۱۲۔ تذکرہ غوثیہ قلمی ص ۱۰۳۔ مراۃ الغفور ورق ۱۲۔ تحفہ الابرار ص ۱۹۔ تذکرہ غوثیہ۔ سلسلہ عالیہ قادریہ صفحہ بہرالسرائر غوثیہ۔ نسخہ الف

۳۔ میر انیس احمد نے کتاب اسرار الواصلین میں جو کتاب تذکرۃ الفقرا مولفہ مرزا احمد اختر گورگانی کا اردو ترجمہ ہے۔ لکھا ہے۔

"سید ابوالحسن علی بن سید ابوعلی بن سید مسعود" عہ

۴۔ مولوی غلام احمد اختر اوچی مولف سررشتہ تالیفات ریاست بہاولپور نے اپنی کتاب تاریخ اوچ میں لکھا ہے "سید ابوالحسن علی بن سید ابوعلی صوفی ابن سید مسعود"

اور یہ ظاہر ہے کہ یہ چاروں حوالے ستر سال سے کم عرصہ کے ہیں۔ بلکہ آخری دو تو میرے (شرافت کے) معاصرین کے ہیں۔ انہوں نے سید علی کو سید ابوعلی کا بیٹا اور سید مسعود کا پوتا لکھا ہے۔

بخلاف ان کے زیادہ تر محققین جن میں سے اکثر قدیم ہیں آپ کو حضرت سید مسعود رح کا حقیقی بیٹا لکھتے ہیں مثلاً،

۱۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح تکملہ مفتاح الفتوح شرح فتوح الغیب میں جو ۳ رشوال ۹۸۵ھ (۱۴ دسمبر ۱۵۷۷ء) کا لکھا ہوا ہے تحریر فرماتے ہیں

"علی بن مسعود بن احمد"

۲۔ شیخ صاحب موصوف اخبار الاخیار میں جو ۹۹۹ھ / ۱۵۹۱ء کی تصنیف ہے۔ لکھتے ہیں۔ "سید علی بن سید مسعود بن سید احمد" عہ

۳۔ مولانا سید سعد اللہ القادری بن سید عبدالرحمٰن صفی الدین حسینی الموسوی الرضوی القسمی القیلوی ثم اشرف الاصل المازندرانی ثم الطبلنبی الملتانی رح کتاب بحر السرائر فی مناقب سید عبدالقادر۔ الملقب بہ انوار الغوثیہ فی سلسلۃ الحسنیۃ الجیلیہ میں جو بارہویں صدی ہجری کے آغاز

عہ اسرار الواصلین ص ۲۰۲۔ شرافت

Marfat.com

کی تصنیف سے لکھتے ہیں ۔

"شیخ الشیوخ سید السادات ابو البرکات محی الدین سید مسعود کہ پسر سید احمد است وے را عقبے ست از سید الہی الرضی الوفی ابو الحسن ضیاء الدین سید علی" یعنی سید مسعود جو سید احمد کے فرزند ہیں ۔ اُن کی نسل اُن کے بیٹے سید علی سے چلی ہے ۔

۴ ۔ مولانا سید گل محمد بن شاہ عصمت اللہ نوشاہی رح متوفی ۱۱۷۰ھ کتاب بلطائف گلشاہی میں جو بارہویں صدی کے وسط کی تصنیف ہے لکھتے ہیں ۔

"سید علی و ایشاں از والد شریف سید مسعود" عہ

۵ ۔ مولانا عبد الفتاح بن محمد نعمان رح کتاب مفتاح العارفین میں جو بارہویں صدی ہجری کے اواخر کی تصنیف ہے لکھتے ہیں ۔ "سید علی بن سید مسعود"

۶ ۔ میر علی شیر قانع ٹھٹوی سندھی رح متوفی ۱۲۰۳ھ کتاب تحفۃ الکرام میں جو بارہویں صدی ہجری کے آخری سالوں کی تصنیف ہے لکھتے ہیں ۔

"سید علی بن سید مسعود"

۷ ۔ سید جلال الدین حسین جعفری شیرازی ذکر الائمہ میں لکھتے ہیں

"سید احمد ابنۂ سید مسعود ابنۂ شاہ علی" عہ

یعنی سید احمد کے بیٹے سید مسعود اور اُن کے بیٹے شاہ علی تھے ۔

۸ ۔ حاجی سید عطا حسین المشتہر بہ عبد الرزاق ۔ کتاب کنز الانساب میں لکھتے ہیں ۔ "میر سید علی قادری ابن سید میر مسعود قادری" عہ

۹ ۔ نسب نامہ سادات پیر کوٹ سدھانہ ضلع جھنگ قلمی مکتوبہ ۱۲ شوال ۱۳۰۴ھ میں سید علی کو سید مسعود کا فرزند لکھا ہے ۔ للعہ

۱۰ ۔ قاضی

عہ للانفتگل نوشاہی ص ۔ عہ ذکر الائمہ قلمی ورق ۔ عہ کنز الانساب بخط مورخہ صفدری ۔ للعہ نسب نامہ سادات قلمی ورق ۔ ب ۔ ۱۲

Marfat.com

۱۰۔ قاضی برخوردار ملتانی رح کتاب غوثِ اعظم میں جو ۱۳۲۳ھ کی تصنیف ہے لکھتے ہیں۔ "آپ کو (سید مسعود کو) صرف ایک صاحبزادہ مسمی سید علی قدس سرہٗ خلاقِ عالم نے عطا کیا" عہ

۱۱۔ علامہ شریف عبدالحی بن سید فخر الدین الحسنی اللکھنوی (متولد ۱۲۸۶ھ متوفی ۱۳۴۱ھ) کتاب نزہۃ الخواطر و بہجۃ المسامع والنواظر جلد چہارم میں لکھتے ہیں "علی بن مسعود بن احمد" عہ

۱۲۔ علامہ عبدالحی موصوف رح کتاب معارف العوارف فی انواع العلوم والمعارف میں بھی اسی طرح لکھتے ہیں۔ "علی بن مسعود بن احمد" عہ

ان سب مورخین محققین نے حضرت سید ابوالحسن علی کو بلاواسطہ حضرت سید مسعود گیلانی رح کا فرزند ارجمند لکھا ہے اور یہی صحیح ہے۔

۱۳۔ سید علی اصغر گیلانی رح کی کتاب شجرۃ الانوار سے جو ۱۱۹۳ھ کی تصنیف ہے یہ مسئلہ بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ اُنہوں نے نسب نامہ سید محمد غوث اوچی رح میں یہ اسماء اس طرح لکھے ہیں۔ "سید ابوالحسن علی بن ابوعلی سید مسعود" اس سے ثابت ہوا کہ ابوعلی، سید مسعود کی کنیت تھی۔ جن لوگوں نے ابوعلی کو الگ نام لکھا ہے۔ اُن کو سمجھنے میں غلطی لگ گئی ہے۔ صحیح یہ ہے کہ حضرت سید علی رح، سید ابوعلی مسعود گیلانی رح کے بیٹے تھے۔ پوتے نہ تھے۔ جیسا کہ یہ تفصیل بیان کیا جا چکا ہے۔

تحصیلِ علوم آپ نے اپنے پدر بزرگوار سے تفقہ حاصل کیا، حدیث سُنی علوم معقول و منقول سے فارغ التحصیل ہوئے، جامع العلوم تھے۔ لہ

آپ بڑے عالم متقی اور پرہیز گار تھے عہ صاحب بحر الاسرار نے جب

Marfat.com

آپ کا نام تحریر کیا ہے تو اِن القاب سے لکھا ہے۔ "السید البھی الرضی الوفی ابوالحسن ضیاء الدین سید علی"

بیعت وخلافت | آپ نے بیعتِ طریقت اپنے والد اکرم حضرت شیخ المشائخ سید ابوالبرکات محی الدین مسعود گیلانی حلبی رح کے دستِ حق پرست پر کی۔ اور خرقہ خلافت واجازت حاصل کیا۔

سیر وسیاحت | آپ نے بہت ممالک کی سیر کی ہے۔ بالخصوص خراسان، روم اور ہندوستان کی سیاحت کی۔ کرامات رحمت میں ہے۔

سہ شد از رتبہ ذات جامع علوم — بسیر آمدہ در خراسان زروم

ان ممالک کو اپنے فیض سے سیراب کیا۔ بڑے بڑے سلاطین وامرا آپ کے حلقۂ ارادت میں آئے۔ مولانا اشرف نوشاہی رح لکھتے ہیں

سہ چو سلطانِ وقت ازوے آگاہ شد — ز صدق وارادت کرم خواہ شد

بحلقہ مریدان او راہ یافت — مرادِ جہاں حسب دلخواہ یافت عہ

پھر آپ واپس حلب تشریف لے گئے۔

معارفِ توحید | اپنے بزرگوں کی طرح مشربِ توحید آپ پر غالب تھا۔ جس وقت منبر پر وعظ کے لئے کھڑے ہوتے تو ایسے ایسے حقائق ومعارفِ توحید بیان فرماتے جن کے ادراک سے علمائے ظاہری کے افہام قاصر رہتے۔

اخلاق وکمالات | آپ جامع کمالاتِ صوری ومعنوی تھے۔ وسیع الاخلاق اشارات وحالاتِ عالیہ رکھتے، دُنیا واہلِ دُنیا کو نظر اُٹھا کر بھی نہ دیکھتے، ہر دم ذاتِ حق کے مشاہدہ میں مستغرق رہتے، معرفت میں اپنا ثانی نہ رکھتے تھے۔ میدانِ حقیقت میں یکہ تاز تھے۔ عاجزوں کو نوازش کرنا آپ کا شیوہ تھا۔ متقی وپرہیزگار تھے۔ عہ

عہ کرامات رحمت ص ۱۱۔ عہ ایضاً ص ۱۰

عہ اشرفی

عہ علیت

Marfat.com

عملیات

برائے حصول مرادات | آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ اسم جمالی نماز شام کے بعد سو بار پڑھے جو کچھ اُس کے دل کا مقصد ہوگا پائے گا۔ اسم جمالی یہ ہے

یا غفار اجب یا اموا کیل یا برطائیل بحق یا غفار۔ عہ

برائے مغفرت | آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ تیئیسواں[۲۳] اسم جمعہ کے دن نماز جمعہ کے بعد چالیس مرتبہ پڑھے۔ اللہ تعالےٰ اُس کے سب صغیرہ وکبیرہ گناہ معاف کردیتا ہے۔ اور وہ شخص جو کچھ حق تعالےٰ سے طلب کرے پالیتا ہے۔

تیئیسواں[۲۳] اسم یہ ہے یا غفور انت الذی تظہر الحسنات وتستر السیئات وتعفوا عنہا برافتہٖ عہ

کلماتِ طیبات

نصائح - آپ نے طالبانِ حقیقت کو فرمایا ہے۔ توحید کے راستہ پر چلو۔ اپنے اختیار و تدبیر کو ترک کردو۔ قضا پر راضی رہو، خدائے قدوس کی تدبیر کو اپنے حق میں کافی سمجھو، اور اس راستہ میں افضل کام یہ ہے کہ اپنے شیخ کامل کی محبت میں مستغرق ہوجاؤ، اور ہمیشہ اُس کی طرف دھیان رکھو، ہر حال میں مراقبہ شیخ کیا کرو، اور کل اوقات میں اس کی معیت کو لازم کرو، حتیٰ کہ مشاہدہ تک پہنچ جاؤ، اور غیر حق کی طرف سے اندھے ہوجاؤ، موت اختیاری یعنی موتوا قبل ان تموتوا کا مقام حاصل کرو، اور اس کے فائدے استفادہ ترک کردو، توحید میں ثابت رہو، اور وسواس کو دُور کردو

Marfat.com

تاکہ دائمی اشتیاق اور کامل عشق اور راسخ ایمان تم کو نصیب ہو۔ عہ

عہ نکہ نقاح الفتوح نمی گفتا نخواہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح خود نکتہ نمی گفتا نخواہ
عہ ذکر اولاد نرینہ میں بحر الاسرار ص ۲۲۹ و مخزن ص ۲۲۹ و مرکتاب ص ۲۲۹ و موجودہ ورق ۲۲۹ و
عہ دفینہ میں ایک باغ سادات تھی عہ نسب نامہ سادات پرکوٹ سدھانہ ضلع جھنگ۔ عہ
عہ ورق ۲۲۹ - نوٹ

اولاد

بحر الاسرار سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت سید ابوالحسن علی رح کے ایک
ہی صاحبزادہ مخدوم الاولیا حضرت سید ابی محمد سراج الدین شیخ شاہ میر رح تھے
اور انہیں سے ان کی اولاد کا سلسلہ چلا۔

ف

بعض کتابوں میں آپ کی ایک اہلیہ۔ اور دیگر دو بیٹوں کے نام
پائے جاتے ہیں۔ اہلیہ کا نام

سیدہ نوربھری بنت شاہ حیدر لاہوری رح عہ

بیٹوں کے نام یہ ہیں۔

۱۔ میراں سید اسحاق رح عہ

۲۔ سید مبارک رح۔ نسب نامہ سادات پرکوٹ سدھانہ ضلع جھنگ
میں ایک نسبنامہ اس طرح ان سے ملایا ہے۔ سید پیر محمد بن سید معروف شاہ بن
مبارک بن سید علی صاحب ذکر ہذا۔ للہ

اور سید جلال الدین حسین جعفری شیرازی رح نے ذکر الائمہ میں لکھا
" حضرت نوشہ حاجی بن سید شاہ سلیمان بن سید شاہ معروف بن سید شاہ مبارک
قادری بن شاہ علی رح۔ عہ

مگر بحر الاسرار کے سامنے دوسرے حوالوں کی کوئی وقعت نہیں۔ قاضی برخوردار رح
بھی غوث اعظم میں یہی لکھا ہے کہ ان کا (سید علی کا) فرزند حضرت سید شاہ میر وارث خاندا

خلفا

Marfat.com

خلفائے عظام

آپ کا حلقہ خدام و مریداں بہت وسیع تھا مگر ہم کو اُن کے نام دستیاب نہیں ہو سکے۔ صرف تین خلیفوں کے نام معلوم ہوئے ہیں۔

۱۔ حضرت سید ابی محمد سراج الدین شیخ شاہ میر رح فرزند آنجناب

۲۔ شیخ محمود رح ان کا نام تحایف قدسیہ، عشر مکنون، اور انوار القادریہ میں آیا ہے۔ اور رسالہ الاعجاز، لطائف گل شاہی اور ترجیح القلوب میں ان کا نام شیخ محمود بودلہ رح تحریر ہے۔

۳۔ شیخ عبدالقادر قادری رح ان کا سلسلہ فقر جاری ہے۔

ان کے سلسلہ میں سید محمود حضوری لاہوری رح مقتدائے سلسلہ سیدشاہی مشہور بزرگ گذرے ہیں۔ جو شخص ان کا مرید ہوتا وہ پہلے ہی دن حضور نبوی م سے مشرف ہو جاتا۔ ۹۴۲ھ میں انتقال کیا۔ یہ مرید اپنے والد سید شمس الدین المعروف شمس العارفین الحسینی الغوری رح کے۔ وہ مرید سید یعقوب رح کے۔ وہ مرید شیخ عبدالقادر قادری رح کے۔ ھ

مدحیات

غزل

از مولانا محمد اشرف فاروقی منیجری ؒ

فرمند سید علی از لطف و رحمت کارساز ہیا — ہمیشہ از کرم ہا میکند عاجز نواز ہیا

معلوم معرفت جملہ بیک نقطہ بیان کردے — شد از شانہ کشتی زلف سخن از ما دراز ہیا

Marfat.com

نگذارد آرزو بر جبهۂ دنیا نمیکردے — سراسر بود در ذاتش خیالِ بے نیاز ی
نزادہ مادرِ ایام در عرفاں چو او دیگر — بمیدانِ حقیقت داشت سیرِ ترک تاز ی

بجاروبِ مژہ اشرف درش را خاکروبی کُن
کہ یابی در رہِ ایزد زر حمت سرفرازیہا عہ

دیگر

از حضرت سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی

کرم علی پیرِ جہاں بودہ است — شہ طبقِ فلک بیاسودہ است
راند خلیفت بجہاں آنچناں — رام بخود کرد زمین و زماں
نورِ جلینش زخور آمد فزوں — شرح و بیانش زمقالم بروں
سیّدِ مسعود باو بہرہ داد — بود بعقبیٰ ازاں خیر زاد عہ

تاریخِ وفات

حضرت سید ابوالحسن ضیاء الدین علی المعروف بہ کرم علی گیلانی
کی وفات بقول صاحب کتاب غوث اعظم (سہ شنبہ ۲ محرم ۷۱۵ھ
سات سو پندرہ ہجری مطابق ہشتم اپریل ۱۳۱۵ء) ایکزار تین سو پندر
عیسوی میں بعہد خلافت المستکفی باللہ ابوالربیع سلیمان بن الحاکم
خلیفہ چہلم عباسی مصری کے ہوئی۔ اپنے والد ماجد کے پاس حلب میں دفن ہوئے۔

قطعہ تاریخ

از حضرت مولانا شاہ غلام مصطفیٰ نوشاہی دام برکاتہٗ

ز دنیا رفت چوں سیّد علی پیر — بفردوس برین آمد بہ اخلاص
چو نوشاہی وصالش جست از دل — ندا از غیب شد او زاہدِ خاص

عہ گزار رحمت ص ۱۰ عہ نزہۃ الخواطر ص ۲۳ سہ غوث اعظم ص ۲۰۵ ۔ سرائر

Marfat.com

منه

بدار الجنان رفت سیّد علی — فزوں عشرتے یافت از ذوالجلال
چو جستم زہاتف رحیلِ جناب — جلیبِ سخی پاک گفتا وصال

دیگر

از اسمار الحسنیٰ

دیّانٌ مُستقیم ۔ داعیٌ منتقم ۔ حنانٌ وتر
قائمٌ باعث ۔ نافعٌ رشید ۔ طاہرٌ متین
اطہرٌ متین نادرٌ شفیع
قہارٌ توّاب
قاہرٌ تواب

Marfat.com

۴۰

فصل بستم

حالاتِ حضرت سید ابو محمد سراج الدین شیخ شاہ میر گیلانی قدس سرہ

اوصافِ جمیلہ | آپ کاشفِ اسرار رب العالمین، قدوۃ المتقدمین والمتاخرین، ماہر رموزِ مقطعاتِ فرقانی، واقف اسرارِ متشابہاتِ قرآنی، امام الطریقت، سلطانِ حقیقت، زبدۃ الاصفیا تھے، حضرت سید ابوالحسن علی گیلانی رح کے فرزند اکبر و مرید و خلیفہ اعظم و سجادہ نشین تھے۔

نام و لقب | آپ کا اسم سامی حسن، مشہور نام شاہ میر، کنیت ابو عبداللہ، ابو محمد، لقب گرامی جمال الدین، اطہر، سلطان المشائخ، مخدوم الاولیا تھا۔

ولادت | آپ کی ولادت باسعادت ۶۷۶ھ چھ سو چھہتر ہجری مطابق ۱۲۷۸ء ایکہزار دو سو اٹھتر عیسوی میں بمقام حلب ہوئی۔

تحصیل علوم | آپ نے فقہ و حدیث و تفسیر و علوم معقول اپنے والد بزرگوار رح اور علامہ سید ابو علی صالح محمد گیلانی حلبی رح سے حاصل کئے، اور متبحر عالم ہوئے، عام لوگ آپ کے حلقۂ درس سے استفادہ پاتے رہے۔

بیعت و خلافت | آپ نے بیعت طریقت اپنے والد اکرم حضرت شیخ المشائخ سید ابوالحسن ضیاء الدین علی رح المعروف بہ کرم علی گیلانی حلبی رح کے دست مبارک پر کی، اور خرقہ خلافت و ارشاد حاصل کیا۔

بیعتِ روحی | آپ کو روحی بیعت حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رح اور اپنے پردادا حضرت سید ابوالعباس حمید الدین احمد گیلانی رح اور جدامجد حضرت سید ابوالبرکات

Marfat.com

سید ابوالبرکات محی الدین مسعود گیلانی رہے تھی ؒ

استغراق | آپ کی ذات پر استغراقی حالت غالب رہتی تھی، سارا دن توجہ الی اللہ اور شہودِ حق میں ہی گذر جاتا ؒ

اخلاق وکمالات | آپ نہایت پارسا، جلیل القدر، ذی مراتب، عالی مناقب قدوۂ مشائخ وزبدۂ عُبّاد وزُہّاد تھے، ولایت کے مقام میں شاہباز تھے، صاحبِ مدرسہ وخانقاہ تھے، آپ کا دسترخوان عام تھا، لنگر ہر وقت جاری رہتا، امرا سے اجتناب رکھتے، غریب نواز ویتیم پرور تھے، علمائے عراق آپ سے سندِ فضیلت حاصل کرتے تھے ؒ

سیر وسیاحت | آپ کو ملک الٰہی کے سیر کا شوق ہوا تو والد بزرگوار رح کی طرح بعالمِ تجرید ہند میں تشریف لائے، اور پھرتے پھراتے ریاستِ بُون، کوہِ ستپُڑا پر شہر کالی بوڑی میں پہنچے، چندے وہاں قیام کیا، اور اس علاقہ کو فیوضِ قادریہ سے لبریز کیا، اور پھر واپس حلب تشریف لے گئے ؒ

کرامات

صاحب کتاب غوث اعظم نے لکھا ہے کہ آپ صاحب خوارق وکرامات وعالی مقامات تھے۔

عملیات

برائے اولاد | آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص سوموار کے دن باوضو یہ آیات چینی کے کاسہ میں لکھے، اور پانی سے دھو کر اُس عورت کو پلا دے جسکو کچا حمل گر جاتا ہو، تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُس کو پوری میعاد کے بعد

Marfat.com

بچہ پیدا ہوگا جو زندہ و صحیح سلامت ہوگا، آیات یہ ہیں، افرأیتم ما تمنون ءانتم تخلقونہ امر نحن الخٰلقون (الواقعہ۔ ع ۲)

کلمات طیبات

نصیحت۔ آپ نے سالکانِ طریقت کو فرمایا ہے، خلق سے اعراض کرو خواہ وہ تم کو قبول کریں یا رد کریں، ملامت کرنے والوں کی ملامت سے کچھ خوف نہ کرو، اور قلب کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ حاضر رکھو، اور معنوی طور پر صحبتِ نبوی ؐ کو ہر وقت لازم سمجھو، شریعت کے مخالف اور بیجا کلام سے زبان کو بچاؤ، لایعنی باتوں کو ترک کرو، مسلمانوں کو نصیحت کیا کرو اور اپنے مشائخ سلسلہ کے لئے دعائے خیر کیا کرو، اور پوشیدہ و ظاہر میں اُن سے نیک ارادت رکھو، اور ظاہر و باطن میں ان کی خدمات کو لازم سمجھو، اور حضور و غیبت میں اپنے دل کا تعلق ان کے ساتھ رکھو، اور سب اولیاء اللہ سے اپنے مشائخ کے ساتھ زیادہ اختصاص رکھو، اور جو کتابیں اُن کی طرف منسوب ہیں اُن کا مطالعہ کیا کرو، اور اُن کی صحبت کو غنیمت جانو۔

ازواج و اولاد

آپ کی اہلیہ محترمہ کا اسم گرامی حضرت سیدہ فاطمہ بنت سید حسن اوچی تھا ان کے بطن سے اولاد ہوئی۔ قسب نامہ سادات میں ہے کہ آپ کے دو بیٹے تھے۔

(۱) حضرت سید ابو محمد شمس الدین محمد اعظم رح
اِن کا ذکر آگے آئے گا، انشاء اللہ تعالےٰ۔

(۲) حضرت سید

Marfat.com

(۲) حضرت سید عبداللہ رح

اپنے والد ماجد رح کے ہمراہ ریاست بُون بمقام کوہِ سُت وڑا شہر کالی بُوڑی میں آئے، اور وہیں سکونت گزین ہوئے۔

اِن کی اولاد پنجاب میں اکثر جگہ پائی جاتی ہے، چنانچہ موضع سُوک احمد متصل گجرات میں اس خاندان کے کئی گھر موجود ہیں، ازانجملہ مولوی سید اکبر علی شاہ صاحب اہل علم نوجوان خوش اخلاق مہمان نواز اِس وقت اپنے بزرگوں کی یادگار موجود ہیں، امامیہ خیالات رکھتے ہیں، اور سلسلہ عالیہ نوشاہیہ میں بیعت ہیں، فقیر شرافت عافاہ اللہ کے احباب سے ہیں، سلمہ اللہ تعالیٰ ابن سید حاکم شاہ بن سید دسوندھی شاہ بن سید بقا علی شاہ المعروف سَیندشاہ بن سید محسن شاہ بن سید مُلّا شاہ بن شاہ شریف بن شاہ افضل بن شاہ نور (یہ سید علی امیر بالا پیر ہجروی رح کے مرید تھے) بن سید ابو محمد بن سید اسمٰعیل سُوکوی رح بن شاہ فتح اللہ (انہوں نے ضلع سیالکوٹ میں اپنے نام پر کوٹلی شاہ فتح اللہ آباد کی) بن سید سراج الدین سرہندی بن سید کمال بن سید ادہم بن سید عبداللہ جلبی رحمہم اللہ۔

حضرت سید سعد اللہ الرضوی رح بحر السرائر میں لکھتے ہیں کہ سید شمس الدین محمد نصر کے سوا آپ کا کوئی بیٹا نہ تھا۔

خلفائے عظام

(۲) حضرات صاحبزادگان والا تبار رح

آپ کے دونوں بیٹے آپ کے ہی خلیفہ تھے۔

(۳) حضرت شاہ میاں بچیو قادری رح

Marfat.com

ان کا سلسلہ فقر موجود ہے، چنانچہ ایک بزرگ سیّد علی رح نام لاہور میں گذرے ہیں، وہ مرید سید غازی رح کے، وہ مرید شاہ اعظم رح کے، وہ مرید شاہ اکرم رح کے، وہ مرید شاہ خلیل رح کے، وہ مرید شاہ مَتّار رح کے، وہ مرید سید مصطفےٰ رح کے، وہ مرید شاہ میانجیو رح کے۔

(۴) حضرت شیخ احمد قادری رح

ان کے سلسلہ فقر میں سید عبدالحکیم گیلانی لاہوری رح باکمال ولی اللہ گذرے ہیں، جن کی اولاد اب تک اچھرہ متصل لاہور میں آباد ہے، ۱۱۰۸ھ میں انتقال کیا، یہ مرید شیخ عبداللہ قادری رح کے، وہ مرید میر سید شاہ فیروز لاہوری رح (متوفی ۹۳۳ھ) کے، وہ مرید اپنے دادا شاہ عالم رح کے، وہ مرید شاہ نورالدین رح کے، وہ مرید شیخ احمد رح کے، وہ مُرید شیخ حامد گیلانی رح کے، وہ مرید شیخ عبدالرزاق رح کے، وہ مرید سید عبداللہ گیلانی رح کے، وہ مرید شیخ احمد قادری رح کے۔

تاریخ وفات حضرت سیّد ابو محمد سراج الدین شیخ شاہ میر اطہر گیلانی رح کی وفات بقول صاحب کتاب غوثِ اعظم ۷۶۶ھ سات سو چھیاسٹھ ہجری مطابق ۱۳۶۵ء ایکہزار تین سو پینسٹھ عیسوی میں بعہدِ خلافت المتوکل علی اللہ ابو عبداللہ محمد بن المعتضد خلیفہ چہل چہارم عباسی مصری کے ہوئی۔

مَدفنِ پاک آپ کا مزار پُرانوار شہر حلب میں اپنے والد ماجد رح اور جدامجد رح کے پاس ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ

قطعۂ تاریخ

از حضرت مولانا شاہ غلام مصطفےٰ صاحب نوشاہی دام برکاتہ

گشت در جنت

Marfat.com

گشت درجنت چو سید میر پیر　　خیر مقدم کرد وے را ذوالجلال
سال وصل آں حبیب کبریا　　ہادیٔ زاہد بہشتی بود سال

منہ

سید میر رفت از عالم　　درجناں یافت جائے خوش اعظم
سال رحلت چو جست نوشاہی　　ہاتفم گفت سرورِ مکرم

منہ

فوت شد شاہ میر مردِ معتبر　　سال رحلت خواں حبیبِ متقدر

منہ

نہاں شد زما منبع کرم وجود　　سن فوت محبوب و مخدوم بود

دیگر

از اسمار الحسنیٰ

عدل متکبر۔ قوی مستقیم۔ مومن منتقم
۔ طاہر متعالی۔ اطہر متعالی
قہار شفیع
قاہر شفیع

از آیت شریف

۔ وکفیٰ باللہ ولیًا وکفیٰ باللہ نصیرًا ۔

Marfat.com

فصل بست یکم

حالاتِ حضرت سید ابو محمد شمس الدین محمد اعظم گیلانی قدس سرہٗ

اوصافِ جمیلہ | آپ سلطان الاوتاد، رئیس الافراد، قطب الواصلین، غوث العالمین، مہر سپہر حقایق، بدرِ فلکِ دقایق، جمالِ شریعت و طریقت شاہبازِ حقیقت و معرفت، مہبطِ انوارِ الٰہی تھے۔ حضرت سید ابو محمد سراج الدین شاہ میر گیلانی رح کے فرزند اکبر و مرید و خلیفہ اعظم و سجادہ نشین تھے۔

نام ولقب | آپ کا نام نامی محمد، نصر کنیت سامی ابو محمد، لقب بزرگ شمس الدین، اعظم تھا۔

ولادت | آپ کی ولادت باسعادت ۷۵۴ھ سات سو چون ہجری مطابق ۱۳۵۳ء ایکہزار تین سو ترپن عیسوی میں بمقام حلب ہوئی۔

تحصیلِ علوم | آپ نے علوم ظاہری اپنے والد ماجد رح سے حاصل کرکے دستارِ فضیلت باندھی، بحر العلوم اور مرجع انام ہوئے، سلسلہ تدریس بھی جاری رکھا، اپنے آبائے کرام کی طرح جامع فضائل و کمالات ہوئے۔

بیعت وخلافت | آپ نے بیعتِ طریقت اپنے والد بزرگوار حضرت شیخ المشائخ سید ابو محمد سراج الدین شیخ شاہ میر اطہر گیلانی حلبی رح کے ہاتھ پر کی، اور خرقہ خلافت و اجازت حاصل کیا۔

اخلاق وکمالات | آپ تصوف میں مقامِ بلند رکھتے تھے، خاندانِ اہلبیتِ رسالت میں یگانۂ روزگار تھے، اسم بامسمیٰ یعنی دین کے آفتاب تھے، جو شخص خدمت میں آتا

Marfat.com

خدمت میں آتا بامراد واپس جاتا، آپ کے دروازہ پر زائرین وارباب حاجات کا ہجوم رہتا، بڑے جلیل القدر صاحب شان وشوکت تھے، حلب میں نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے، آپ کے کمالات کا بڑا شہرہ تھا۔

کرامات

آپ صاحب تصرفات وکشف وکرامات تھے۔

کشفِ وقائع آپ کے بیٹے حضرت سید محمد غوث اوچی رحمہ سے روایت ہے کہ مجھے بروسیاحت کا شوق تھا، میں نے حضرت قبلہ گاہ بزرگوار رحمہ سے ہندوستان جانے کی اجازت مانگی، تو حضور نے فرمایا کہ چند عرصہ تاخیر کیجئے ہماری عمر کا آفتاب غروب ہونے والا ہے، اس کے بعد پھر جہاں چاہو چلے جاؤ، چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ تھوڑے عرصہ کے بعد آپ کا انتقال ہوگیا، اور بعدازاں میں ہندوستان چلا آیا۔

افاضۂ روحانی آپ کی وفات کے بعد بھی مزار شریف سے فیض جاری ہے خانقاہ مبارک حلب میں مظہر فیوض مشہور ہے۔

آپ کی اولاد میں سے سید حاجی محمد ہاشم گیلانی لاہوری رحمہ سیر وسیاحت کرتے ہوئے حلب میں پہنچے، اور حضور کی قبر متبرک سے روحانی فیض حاصل کیا۔

کلماتِ طیبات

نصائح۔ آپ نے روحانی ارتقا کے طالبوں کو فرمایا ہے، جو شخص طریق صوفیہ کا مخالف ہو اُس کی صحبت سے اجتناب رکھو، جس کام سے دل

Marfat.com

میں تشویش پیدا ہو اس سے احتراز کرو، اور سماع اور اس کے اعتبارات کو اختیار نہ کرو، اگرچہ لہو و لعب کے طور پر نہ ہو، خدا تعالےٰ کے ساتھ دل حاضر رکھو، تلاوتِ قرآن پر مواظبت کرو، اور صلوٰۃ الاسرار کو پابندی سے ادا کیا کرو، جس کے بعد گیارہ قدم عراق کی طرف چلنا ہوتا ہے، احکامِ شریعت کی محافظت کرو، اور آدابِ طریقت کی رعایت رکھو، محبتِ شیخ میں استغراق حاصل کرو، اور خدا کی طرف اس کا وسیلہ بناؤ، اور اس کے غیر سے انقطاع کرو، تمہارا جینا اور مرنا اُسی کی محبت میں ہونا چاہیئے ۔

ازواج و اولاد و خلفا

آپ کی اہلیہ محترمہ کا نام حضرت سیدہ جنت بنت سید شاہ لطیف اوچی رحمۃ
ان کے بطن سے اولاد ہوئی۔
آپ کے تین فرزند ارجمند تھے۔

۱ - حضرت مخدوم سید ابو عبداللہ محمد غوث رح

اِن کا ذکر آگے آئے گا، انشاء اللہ تعالےٰ۔

۲ - حضرت سید ابو القاسم رح

یہ حلب سے بغداد تشریف لیگئے، اور وہیں بُرج اولیا میں مدفون ہوئے۔
اِن کی اولاد بہت ہوئی، چنانچہ پنجاب میں بھی اِن کی کچھ بستیاں موجود ہیں،
زمانہ حاضر میں اس خاندان کے ایک بزرگ خانصاحب سید سردار شاہ صاحب گیلانی پروفیسر پنجاب وٹرینری کالج لاہور، آج کل موضع پیر کوٹ سدھانہ ضلع جھنگ میں اپنے آباو اجداد کے جانشین ہیں، ایک کتاب انوار قادریہ نام

Marfat.com

بزبانِ اردو اپنے بزرگوں کے حالات میں تالیف کی ہے۔ ابن سید حسن شاہ (متوفی ۲۷ رجمادی الاول ۱۳۲۳ھ) بن سید پیر شاہ (متوفی ۲۵ رجب ۱۲۹۰ھ) بن سید ابراہیم شاہ (متوفی ۱۲ رمضان ۱۲۷۳ھ) بن سید عبدالقادر آخرین کیمیا نظر پیر کوٹی (متوفی ۱۵ رشوال ۱۱۹۱ھ) یہ باکمال اولیاء اللہ سے تھے، ان کا ایک وصیت نامہ بنام قول معروف اولاد کے پاس محفوظ ہے، چوہدری غلام محمد بن پیر محمد چٹھہ رئیس اعظم منچر ضلع گوجرانوالہ انہیں کا مرید تھا۔ ابن سید ابراہیم بن سید عبدالرزاق بن سید علی بن سید حاجی ہاشم بن سید ابراہیم طاہر بن سید مرتضیٰ بن سید عیسیٰ بن سید جعفر ربانی بن سید ابوالقاسم بغدادی رحمہم اللہ عنہ

۳ - حضرت میراں سید یعقوب رحمۃ اللہ علیہ

مگر صاحب بحر الاسرار نے لکھا ہے کہ سوائے سید محمد غوث کے سید شمس الدین کے اور کوئی بیٹا بیٹی نہیں تھا۔

تاریخ وفات | حضرت سید ابو محمد شمس الدین محمد اعظم گیلانی رح کی وفات بقول صاحب کتاب غوث اعظم ۸۳۴ھ آٹھ سو چونتیس ہجری مطابق ۱۴۳۱ء ایکہزار چار سو اکتیس عیسوی میں بعہد خلافت المعتضد باللہ داؤد بن المتوکل خلیفہ چہل ہفتم عباسی مصری کے ہوئی مگر صحیح روایت یہ ہے کہ آپ کی وفات ۸۸۵ھ میں ہوئی۔

مدفنِ پاک | آپ کا مزار پُر انوار شہر حلب میں اپنے آباو اجداد کے جوار میں ہے رحمۃ اللہ علیہ۔

قطعۂ تاریخ

از حضرت مولانا شاہ غلام مصطفیٰ صاحب نوشاہی دام برکاتہ

جناب پیر شمس الدین اعظم — بخلدِ پاک شد معمور عمدہ
بسالِ فوت نوشاہی بگفتا — زکاملِ پاک شمسِ قادریہ

Marfat.com

منه

شیخ ۸۳۴ شاہ بابو پیر پیراں سال — شیخ عارف زیں جہاں بلال

منه

شد ز دنیا چو پیر بس بیباک ۸۳۴ سال فوتش بداں ضیاء پاک

منه

وصال ولی گفتم اے یار غار ۸۳۴ بخواں پاک مقبول پروردگار

دیگر

از اسماء الحسنیٰ

ماجد ذی ۸۳۴ الطول - امجد ذی ۸۳۴ الطول

ناجی ۸۳۴ مذل - ملک ۸۳۴ مقتدر

مقدم ۸۳۴ مستقیم - صدیق ۸۳۴ منتقم

اکرم ۸۳۴ باعث - فرد ۸۳۴ مقیت

رزاق ۸۳۴ شکور

رازق ۸۳۴ شکور

رز آیت شریف - فزادھم ایماناً وقالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل ۸۳۴

فصل بست

Marfat.com

فصل بست دوم

حالات حضرت مخدوم سیّد ابو عبداللہ محمد غوث گیلانی قدس سرہ

اوصافِ جمیلہ آپ وارثِ خاتم النبیین، امام الصادقین، جامع العلوم، والحکم، کاشف اللوح والقلم، زبدۃ الفقہا والمحدثین، سراج العلما والمفسرین قطب الاقطاب، غوثیت مآب، مرکزِ دائرۂ ایمان، نورِ نقطۂ عرفان، شمس الہند، صاحبِ عظمت وکرامت وابہت وجلالت وولایت تھے، حضرت سید شمس الدین محمد اعظم گیلانی رح کے فرزند اکبر و مرید وخلیفۂ اعظم وسجادہ نشین تھے۔

نام ولقب آپ کا اسم گرامی محمد، کنیت ابو عبداللہ، لقب غوث، مخدوم، بندگی، محبوب سبحانی تھا۔

ولادت وتربیت آپ کی ولادت باسعادت ۸۰۳ھ آٹھ سو تین ہجری مطابق ۱۴۰۰ء ایکہزار چار سو ایک عیسوی میں بمقام حلب ہوئی تاریخ اچ میں ۸۳۳ھ پیدائش لکھی ہے۔

تحصیل علوم آپ نے اپنے والد بزرگوار رح سے ہی تفقہ حاصل کیا، اور حدیث سنائی، دوسرے علمائے عراق وحجاز سے بھی استفادہ کیا، جامع علوم معقول ومنقول تھے۔

بیعت وخلافت آپ نے بیعت طریقت اپنے والد بزرگوار حضرت شیخ المشائخ سید ابو محمد شمس الدین محمد اعظم گیلانی حلبی رح کے ہاتھ مبارک پر کی، اور خرقہ خلافت وارشاد حاصل کیا۔

بیعت روحی آپ کو روحی بیعت حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

اور حضرت علی المرتضیٰ رض اور حضرت غوث الاعظم رح سے تھی ؎

حج حرمین الشریفین ابتدائے جوانی میں آپ نے دو ردو رملکوں کے سفر کئے ، اور کئی مرتبہ زیارت حرمین الشریفین زاد ھما اللہ تکریمًا وتشریفًا سے مشرف ہوئے ، اور فریضۂ حج ادا کیا ؎

اقامتِ لاہور اسی طرح سفر کرتے ہوئے لاہور پہنچے ، اور کچھ مدت محلہ کوٹ فقیراں میں توطن اختیار کیا ، اکثر لوگوں کو اپنے فیض سے مستفیض کیا ؎

قیام ناگور اور پھر شہر ناگور کی طرف رُخ کیا ، وہاں بھی چندے مقیم رہے اور اُس جگہ عبادت کے لئے ایک مسجد بھی تعمیر کروائی ؎

سیاحت ممالک مختلفہ پھر سیر اکثر معمورۂ عالم کیا ، ہند ، سندھ ، خراسان ترکستان ، عرب ، عجم وغیرہ ممالکِ مختلفہ کی سیاحت کی ، اور بیشمار خلق اللہ کو دین اسلام و حلقہ قادریہ میں داخل کیا ، پھر حلب میں مراجعت فرمائی ، اور والد بزرگوار رح سے اجازت طلب کی ، کہ میرا دل ہندوستان میں سکونت پکڑنے کو چاہتا ہے ، اُنہوں نے فرمایا کہ میری زندگی تک یہیں رہو ، بعد میں اختیار ہے جہاں چاہو رہنا ؎

سفر بغداد شریف چنانچہ بعد انتقال اُن کے آپ بغداد شریف میں اپنے جدامجد حضرت غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رح کے آستانہ عالیہ پر پہنچے ، اور زیارت سے مشرف ہوئے ؎

بشارتِ غوثیہ وہاں سے آپ کو حکم ہوا کہ اے فرزند! آپ کا مکان سکونت ملکِ عجم میں ہے ، جہاں آپ کی ناقہ بیٹھ جاوے ، اور پھر نہ اُٹھے ، اور عصا آپ کا زمین سے نہ نکلے ، یقین جاننا کہ مکانِ سکونت آپ کا وہی ہوگا جاؤ میرا

Marfat.com

جاؤ میرا نورِ ارشاد آپ کے ذریعہ ملکِ عجم میں شایع ہوگا ۔

ورودِ ملتان | حضور تعمیل ارشاد جدِ بزرگوار رح دوسری دفعہ مع خیل وحشم و توابع بیشمار کے روانہ ہوئے ، اور مخلوقِ خدا کو فیضانِ قادریہ سے مستفیض فرماتے ہوئے سیر کرتے ہوئے ملتان شریف رونق افروز ہوئے ۔

علمی مناظرہ | آپ جب ملتان پہنچے تو تمام اکابر فضلائے شہر والی ملتان سلطان الوقت کے ساتھ ہو کر آپ کے ساتھ مناظرہ کرنے آئے ۔ اور بحث مسائلِ مشکلہ درمیان لائے ، حضور نے فرمایا کہ کل جواب دیا جاوے گا ، اسی فکر میں رات کو سو گئے ۔

کشفِ علوم | خواب میں حضرت شاہِ ولایت علی المرتضےٰ رض کی زیارت ہوئی ، انہوں نے فرمایا اے بیٹا ! جس بات کا جواب ذہن میں نہ آوے اُس کے لئے وعدۂ فردا نہیں کرنا چاہیئے ۔ اب منہ کھول ، اور اپنا لعاب دہن حضور کے منہ میں ڈالا ، اور فرمایا جا جواب دے ، جب اٹھے تو علوم لدنیہ کے دروازے آپ پر مفتوح تھے ، پس صبح کو پھر جلسہ منعقد ہوا ، آپ نے کئی وجوہات سے ان مسائل کے جواب باصواب دئیے ، جن میں سے بعض اُن کے علم سے بالاتر تھے ، آپ کا علم و فضل و زہد و تقدس و تصرف دیکھ کر سب مطیع و خدمتگار ہو گئے ، سلطانِ وقت بھی حلقہ ارادت میں داخل ہوا ۔

سکونتِ اوچ | پھر آپ بہمراہی درویشوں کے اپنے مامورہ مکان کی تلاش کو نکلے ، رفتہ رفتہ بایائے غیب ماہ رمضان المبارک ۸۸۵ھ میں اوچ بخاری کے قریب بایائے گھارا کے کنارہ پر اتفاق شب گذاری ہوا ، علی الصباح پھر تیار ہوئے ، ناقہ اٹھانا چاہا پر وہ نہ اٹھی ، اور عصا کی میخ بھی زمین سے نہ نکلی ، اور دوبارہ پر مسواک

Marfat.com

کرکے چوب زمین میں گاڑی، جو بامرِ الٰہی سرسبز ہوکر درخت اراک (وُن) بن گیا، پس بفراست معلوم کیا کہ مکانِ مامورہ یہی ہے، اور وہیں کنارۂ دریا پر اوچ گیلانی کی بنیاد ڈالی۔ اور سکونت اختیار کی۔ اِس دیار کے لوگوں نے آپ کی علوِ فطری اور عزتِ ذاتی کے باعث آپ کی بہت کچھ قدر کی، اور آپ کے وجودِ مسعود کی برکت سے تمام ملک ہدایت و رشد سے بھر گیا، اور سلسلہ قادریہ کو بہت فروغ ہوا۔

کمالاتِ ذاتی | آپ سطوتِ ظاہر و عظمتِ باہر رکھتے تھے، فضائل حسبی و نسبی سے معمور، اور نعمائے ظاہری و باطنی سے بھرپور تھے، سخی، جواد، کریم النفس تھے۔

کرامات

آپ صاحبِ خوارقِ ظاہرہ و کراماتِ باہرہ تھے۔

دعائے فتح | حضرت مخدوم سید عبدالقادر ثانی رہ سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ سلطان بہلول لودھی بادشاہِ دہلی نے اپنے شہزادہ کو نوّے ہزار فوج جرار اور رسالہ فیلانِ جنگی دے کر ملتان پر دھاوا کرنے کے لئے بھیجا، ادھر سلطان حسین لنگاہ والی ملتان کے پاس صرف دس ہزار سوار اور بیس ہزار پیادہ کی جمعیت تھی، جب دونو لشکر رزمگاہ میں پہنچ گئے، تو دشمن کی اکثریت دیکھ کر سلطان حسین کے ہوش و حواس اُڑ گئے، مگر چونکہ حضور غوثیہ محبوبیہ کا مرید تھا، اس لئے خدمت میں عریضہ بھیج کر حقیقت حال عرض کی، آپ نے بشارت بھیجی کہ مقابلہ فریقین ضرور ہوگا، لیکن غم نہ کرو دوسرے روز تم کو فتح نصیب ہوگی سلطان حسین کو اس خوشخبری سے بہت تسکین ہوئی، مگر مزید اطمینان کے لئے خدمتِ عالی میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا، تم کیوں گھبراتے ہو، حضرت غوث الثقلین نے ہم کو

Marfat.com

نے ہم کو ارشاد فرمایا ہے کہ ہم خود دہلی کے لشکر کو منہزم کریں گے، سلطان کو یقین کامل ہوگیا۔ چنانچہ دوسرے روز مقاتلہ ومحاربہ شدید شروع ہوا، آخر کار بقدرتِ حق لشکر دہلی کے پاؤں اکھڑ گئے، اور بھاگ گئے، سلطان حسین لنگاہ سجدہ شکر بجا لایا، اور حضور کی پابوسی کا فخر حاصل کیا۔[۴۰]

عملیات

برائے مقہوریٔ اعدا آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ اسم جلالی نماز تہجد کے بعد اکتالیس[۴۱] بار پڑھے۔ اس کو کوئی چیز ضرر نہ پہنچا سکے گی، اور اس کے تمام دشمن مقہور رہوں گے، اسم جلالی یہ ہے۔ یا قہار راجب یا عطر ائیل یا ھمرائیل بحق یا قہار۔[۴۲]

برائے حصول سلطنت آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ چوبیسواں[۲۴] اسم جمعرات کو سو[۱۰۰] بار پڑھے، اس کو بادشاہی نصیب ہوگی، چوبیسواں اسم یہ ہے یا کبیر انت الذی تعالیٰ وتکبر بعظمتہ وجلالہ۔[۴۳]

برائے بلندیٔ مرتبہ آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ چونتیسواں[۳۴] اسم اتوار کے دن نماز فجر کے بعد سو بار پڑھے، درمیان خلقت کے بلند اور مکرم ہوگا، چونتیسواں اسم یہ ہے یا عزیز انت الذی تذل الکافرین بعدلہ وتعز المؤمنین بفضلہ۔[۴۴]

برائے حاجت روائی آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص بعد نماز فجر کے ہمیشہ سورۂ مزمل ایک بار پڑھا کرے، اور اس سورہ میں چار جگہ پر ان آیتوں کو تین تین بار کہے، اور بعد ختم کرنے سورہ کے جو حاجت رکھتا ہو اللہ تعالیٰ سے مانگے تو انشاء اللہ پوری ہوگی، وہ چار جگہ یہ ہیں۔ اوّل۔ رب المشرق والمغرب لا الہ الا ھو فاتخذہ وکیلاً تین بار۔ دوم۔ واللہ یقدر الیل والنہار تین بار۔ سوم۔ یبتغون من فضل اللہ تین بار۔ چہارم۔

Marfat.com

واستغفروا اللہ ان اللہ غفورٌ رحیم تین بار ؎

تصنیفات

آپ کو عالم شعر میں بھی میل تھا۔ اپنا تخلص قادری کیا کرتے، عارفِ ربانی مولانا عبدالرحمٰن جامی رح آپ کے فضایل سنکر اپنے اشعار حضور کی خدمت میں بھیجا کرتے تھے ؎

مفتاح الاخلاص | آپ اکثر مناقب حضرت غوث الثقلین رح منظوم فرمایا کرتے آپ نے کتاب خلاصۃ المفاخر فی مناقب الشیخ عبدالقادر میں سے ایک سو حکایت بلاکم وکاست فارسی میں نظم کرکے اس کا نام مفتاح الاخلاص رکھا، اور اس کو روض الریاحین یافعی رح کا تکملہ بنایا ؎

دیوانِ قادری | آپ نے غزلیات کا ایک دیوان بھی بزبانِ فارسی ترتیب دیا ہے جو صوفیوں میں متبرک ومقبول ہے۔ للہ

ترجیعات | دیوان وغزلیات کے علاوہ آپ کی ترجیعات بھی بڑے ذوقیہ اشعار ہیں۔ اُن میں سے ایک یہ ہے۔

ترجیع

رندیم وقلندیم وچالاک — مستیم ومعربدیم وبیباک
جامیم وصُراحیم وبادہ — دُرّوصدفیم وبحروخاشاک
والیٔ ولایت شش وپنج — حامیٔ بلادِ فہم وادراک
مجموعۂ رازِ عالم وِل — منصوبہ کشائے سرِّ لولاک
بگذشتہ زخویش بے کدورت — نگذشتہ زعشق جوہر خاک
آئینۂ صاف بے غل وغش — صافی دل وپاک رائے فتاک
گر صاف شوی وپاک والم — میگوئے چو قادری تو ناپاک

Marfat.com

ما بلبلِ بوستانِ قدسیم
شہبازِ سفید دستِ اُنسیم ؎

وراثتِ مرتبہ غوثیہ | حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح اخبار الاخیار میں لکھتے ہیں کہ ترجیع کا آخری شعر تلمیح ہے ساتھ وراثت نسبت شہبازیت کے جناب غوثیہ سے۔ کیونکہ بازِ اشہب جناب محبوب سبحانی رح کے القاب سے ایک لقب تھا، کہ بعض اولیائے متقدمین نے آنحضرت رض کے ظہور سے پہلے خبر دی تھی اور فرمایا تھا کہ حضور غوثیہ رح کو ملکوتِ اعلےٰ میں بازِ اشہب کہتے ہیں، جیسا کہ خود حضرت غوثیت مآب رح نے اپنے قصیدہ قطبیہ میں فرمایا ہے۔ ؎

انا بلبل الافراح املأ دوحها طربا وفی العلیاء باز اشهب ؎

صوفیائے کرام رح کے نزدیک بازِ اشہب اُس ولی کو کہتے ہیں جو اپنے احوال میں متمکن ہو، اور طوارق و وارداتِ الٰہیہ اُس کو درجات سے جنبش نہ دیویں، ظاہر خلق کے ساتھ اور باطن حق کے ساتھ ہو۔ اُس کی صورت روشن اور ہمت بلند ہو، اور وہ خائفوں کا مددگار، اور عارفوں کا حافظ ہو۔ ؎

ازواجِ محترمات

آپ کے تین حرم پاک تھے۔

(۱) حضرت بی بی دیس گُسائن رح

سید علی اصغر گیلانی تحفۃ الانوار میں لکھتے ہیں کہ سلطان قطب الدین لنگاہ حاکم ملتان کو خواب میں حضرت غوث الثقلین رض کی زیارت ہوئی، انہوں نے فرمایا کہ اپنی بیٹی کا نکاح ہمارے فرزند سید محمد غوث رح سے کردو، تمہاری سعادت اسی میں

Marfat.com

ہے ۔ چنانچہ سلطان نے اپنی صاحبزادی بی بی دیس گستان ؒ کا نکاح حضور سے کر دیا ، لیکن ان کے بطن سے کوئی اولاد نہیں ہوئی بقول دیگر سید عبدالصمد و سید مبارک ان سے ہیں۔

(۲) حضرت بی بی خیر النساء ؒ

سید محبوب شاہ گیلانی رئیس دائرہ بحر الجمان میں لکھتے ہیں کہ بی بی خیر النسا شہزادہ جہان خاں بن شاہ ولی کلان لنگاہ ساکن شہر اپہری کی بیٹی تھیں ، ان کے بطن سے بھی کوئی اولاد نہیں ہوئی ۔

(۳) حضرت بی بی سیدہ فاطمہ ؒ

مفتی غلام سرور لاہوری ؒ خزینۃ الاصفیا میں لکھتے ہیں ، کہ یہ بی بی صاحبہ ؒ حضرت سید ابوالفتح حسینی ؒ کی صاحبزادی تھیں ، جو حضرت سید صفی الدین گاذرونی بانی اوچ کی اولاد سے تھے ، انہیں کے بطن سے اولاد ہوئی ۔

اولادِ کرام

آپ کے چار فرزند ارجمند تھے ۔

۱ - حضرت مخدوم سید عبدالقادر ثانی ؒ

ان کا ذکر آگے سجادہ نشینوں کے ضمن میں آئے گا ، انشاء اللہ تعالےٰ ۔

۲ - حضرت مخدوم سید عبداللہ ربانی ؒ

جامع علوم معقول و منقول ، حاوی مسائل فروع و اصول تھے ، صاحب علم و عمل ، اہل توکل ، ولایت میں مقام بلند اور مرتبہ ارجمند رکھتے تھے ، ۹۷۸ھ میں وفات پائی ، قبر اوچ شریف مقبرہ قادریہ کے اندر ہے ۔

ان کی اولاد لاہور و دیگر مواضعات میں پائی جاتی ہے ، ان میں سے حضرت

Marfat.com

سید علی اصغر صاحب رح فاضل مورخ بزرگ محتشم تھے، کتاب شجرۃ الانوار بزرگان گیلانیہ کے حالات میں بہت خوب لکھی ہے، ابن سید عبدالقادر المعروف شاہ گدا (متوفی شب شنبہ ۱۱۵۴ھ) بن سید عمر المعروف شاہ لالہ (متوفی یکشنبہ ۱۶ شعبان ۱۱۱۵ھ) بن سید حاجی محمد ہاشم لاہوری (متوفی جمعہ ۷ محرم ۱۰۸۷ھ) بن سید صوفی علی لاہوری (متوفی ۱۰۰۲ھ) بن سید بدرالدین بن سید اسمٰعیل (متوفی ۵ ربیع الاول ۹۶۸ھ) بن سید عبداللہ ربانی رحمہم اللہ۔

(۳) حضرت مخدوم سید مبارک حقانی رح

ان کا ذکر آگے علیحدہ فصل میں آئے گا، انشاء اللہ تعالےٰ۔

(۴) حضرت مخدوم سید محمد نورانی رح

یہ لاولد فوت ہوئے۔

صحتِ نسب صاحب تحقیقاتِ چشتی نے لکھا ہے کہ صحیح النسبی میں ساداتِ اوچ مشہور وضرب المثل ہیں، فی زمانہ اگرچہ صدہا سادات ہند و پنجاب میں ایسے ہیں جن کی صحیح النسبی میں عام وخاص کو جائے گرفت ہے، مگر ساداتِ اوچ کے باب میں کسی کو کلام نہیں، بلکہ اگر کسی سید کی صحتِ نسبی میں کچھ عقدہ پڑ جاتا ہے تو بشہادت سادات اوچ طے ہوتا ہے، جس کو وہ حضرات سید صحیح النسب قبول کریں، پھر کسی کی مجال نہیں کہ دم مار سکے۔

سلسلہ سجادہ نشینانِ اوچ متبرکہ

آپ کی اولاد و سجادہ نشینوں کے تمام حالات زمانہ حاضرہ تک کتاب نتائج الاخبار مولفہ مولوی محمد ادریس اوچی رح اور کتاب تاریخِ اوچ مولفہ مولوی غلام احمد اختر اوچی مؤلف

Marfat.com

سررشتہ تالیفات ریاست بہاولپور، اور کتب خانہ مخدوم صاحب سید حامد محمد شمس الدین ثامن گیلانی سجادہ نشین دورِ حاضرہ اوچ شریف سے نقل کیے گئے ہیں۔

سجادہ نشین اوّل۔ حضرت مخدوم سید محمد غوث گیلانی رح

صاحب ذکر ہذا، حضرات مخادیم گیلانیہ رح آپ کو پہلا سجادہ نشین شمار کرتے ہیں۔

سجادہ نشین دوّم۔ حضرت مخدوم سید عبدالقادر ثانی رح

اپنے والد بزرگوار حضرت مخدوم سید محمد غوث اوچی رح کے بعد سجادہ نشین ہوئے، ان کی نظرِ فیض اثر سے کفار اسلام قبول کر لیتے تھے، اور فساق و فجار کو توبہ نصیب ہوتی تھی، سلطان محمود لنگاہ والی ملتان اپنے خلافِ شرع مشاغل کے امتناع کے باعث ان پر رنجیدہ ہو گیا، تو انہوں نے جاگیروں کی سندیں اُس کے پاس واپس بھیجدیں، اور لکھا کہ ہم کو اللہ تعالیٰ کافی ہے، سلطانی عطیہ کی کچھ ضرورت نہیں، والی ملتان اپنی غلطی اور حضور کی شان سے آگاہ ہوا، اور پھر کوشش کی کہ حضرت اس کی دعوت قبول فرما کر ملتان تشریف لائیں، مگر انہوں نے یہ قطعہ لکھ کر قاصد کو واپس کر دیا۔

ع

بہیچ باب ازیں باب روئے گشتن نیست ہر آنچہ بر سرِ ما میرود مبارک باد،
ہر آنکہ خلعتِ سلطانِ عشق پوشیدست بحلہ ہائے بہشتی کجا شود دل شاد

ان کی ولادت بروز یکشنبہ وقتِ عشا پنجم صفر ۸۶۲ھ اور وفات بعمر اٹھتر سال بروز دوشنبہ وقتِ مغرب اٹھارہویں ربیع الاول ۹۴۰ھ میں ہوئی، مزار اوچ شریف مقبرہ قادریہ کے اندر اپنے والد بزرگوار رح کے متصل شرقی جانب ہے۔

ان کی تین بیویاں تھیں، اوّل دختر سید فخر الدین گاذرونی رح، دوم از قوم لنگاہ، سوم دخترِ سید محمد بخاری اوچی رح

ان کے سات

Marfat.com

ان کے سات بیٹے تھے ، (۱) سید عبدالرزاق سجادہ نشین ؒ (۲) سید فتوح الملک ؒ (۳) سید جلال ؒ (۴) سید حسن ؒ (۵) سید جعفر ؒ (۶) سید حسین ؒ (۷) سید زین العابدین ؒ۔

اس ساتویں صاحبزادے کی اولاد میں سے حضرت سید ریاض حسین صاحب و سید نوازش حسین صاحب دو بھائی صاحبِ علم و عمل و فضل و برکت نوجوان موضع جھیورانوالی ضلع گجرات پنجاب میں سکونت رکھتے ہیں ، متشرع و خوش اخلاق حامیٔ اسلام ، دینی و دنیوی حیثیت میں نامور ہیں ، اس دیار میں ان کے ارادتمندوں کا سلسلہ ہزاروں تک پہنچتا ہے ، مولفِ کتابِ ہذا فقیر ستر افت عافاہ اللہ کے محترم مہربان دوست ہیں ، سلمہما اللہ تعالیٰ - ہر دو پسران سید حیدر شاہ بن سید غلام قادر المعروف پیر بنے شاہ بن سید غلام مصطفےٰ بن سید غلام حسن بن سید عبداللہ المعروف سخی سیدن سائیں بن سید عبدالقادر بابو جی بن سید مجتبےٰ بن سید مصطفےٰ (متوفی ۱۳ رشعبان ۱۰۸۴ھ) بن سید عبدالرزاق المعروف شاہ چراغ لاہوری (متوفی ۲۲ رذیقعدہ ۱۰۶۸ھ) بن سید عبدالوہاب (متوفی ۱۰۳۷ھ) بن سید جیون المعروف شاہ عبدالقادر ثالث (متوفی ۱۰۲۲ھ) بن سید محمد غوث بالا پیر ستگھروی (متوفی ۵ رشوال ۹۵۹ھ) بن سید زین العابدین گیلانی رحمہم اللہ۔

مخدوم سید عبدالقادر ثانی کے خلفا میں سے شیخ ابراہیم خلیلِ خدا ، مشہور بزرگ گذرے ہیں ، مخدوم صاحب رہ کی زیارت سے فقیر ستر افت عفی عنہ خواب میں مشرف ہوا ہے۔

سجادہ نشین سوم - حضرت مخدوم سید عبدالرزاق ؒ

اپنے والد بزرگوار مخدوم سید عبدالقادر ثانی ؒ کے فرزند اکبر تھے ، فضائل و کمالات تامہ رکھتے تھے ، والد ماجد ؒ کی زندگی میں بمقام ناگور مقیم رہے ، شیخ ابوالفضل

Marfat.com

علامی رح وزیر اکبر بادشاہ رح کا دادا ان کی خدمت میں مستفیض ہوتا تھا۔
ایک روز ناگور مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے، فرمانے لگے اوچ سے مجھے کوئی بلا رہا ہے، روانہ ہوئے، راستہ میں ہی وفات والد رح کی خبر ملی، حسب وصیت والد خود سجادہ نشین ہوئے۔
ان کی وفات پنجم جمادی الآخر ۹۴۲ھ میں ہوئی، مزار اوچ شریف مقبرہ قادریہ میں ہے۔
ان کے تین بیٹے تھے (۱) سید غلام علی طفولیت میں فوت ہوئے (۲) سید حامد محمد گنج بخش کلان سجادہ نشین رح (۳) سید محمد شریف لاولد فوت ہوئے۔

سجادہ نشین چہارم۔ حضرت مخدوم سید حامد محمد گنج بخش کلان رح

اپنے والد بزرگوار مخدوم سید عبدالرزاق رح کے بعد سجادہ نشین ہوئے، عالم اجل تھے، یادِ خدا ان کا وظیفہ تھا، اللہ تعالیٰ نے استجابتِ دعا کا مرتبہ عطا کیا تھا، اپنے جد امجد مخدوم سید محمد غوث الحلبی الاوچی رح کے مزار پر ۹۷۵ھ میں گنبد تعمیر کیا، جس کی تاریخ لفظ "جہد شیخ حامد" سے برآمد ہوتی ہے۔
ان کے معاصر مورخ مولانا شیخ عبداللہ نومسلم مارواڑی اوچی رح کتاب مناقب الاصفیا میں ان کی تعریف میں رطب اللسان ہیں، اور ظاہر کرتے ہیں کہ شیخ حامد رح اسوقت زیب افزائے وسادہ سجادہ قادریہ ہیں۔
ان کی وفات انیسویں ذیقعدہ ۹۷۸ھ میں ہوئی، مزار مقبرہ قادریہ اوچ شریف میں ہے۔
ان کی اہلیہ محترمہ بی بی جاناں بنت سید صفی الدین گازرونی رح تھیں، انہیں کے بطن سے اولاد ہوئی۔
ان کے دو بیٹے تھے۔ (۱) سید عبدالقادر ثالث رح (۲) سید موسیٰ پاک شہید رح سجادہ نشین۔

Marfat.com

اِن کے دو خلیفہ بڑے مشہور ہوئے ہیں۔

(۱) حضرت شیخ شیر شاہ رح جن کے نام پر ریلوے سٹیشن شیر شاہ جنکشن بنا ہوا ہے، اِن کی قبر وہیں ہے۔

(۲) حضرت شیخ داؤد کرمانی رح شیر گڈھی صاحب حال صحیح وکشف صریح تھے، ریاضت ومجاہدہ بحد کمال کرتے ۹۸۲ھ میں انتقال کیا، اِن کا نسب اسطرح پر ہے۔ ابن سید فتح اللہ بن سید مبارک بن سید فیض اللہ باقی بن سید صفی الدین آدم کرمانی بن سید تقی الدین احمد بن سید عبدالمجید بن سید عبدالحفیظ بن سید عبدالرشید بن سید ابو الغنائم بن سید ابو المکارم بن سید ابو المحاسن بن سید ابو الفیض بن سید ابو الفضل بن سید عبدالباقی بن سید ابو المعالی محمد بن سید ابو الوہب بن سید ابو الحیات بن سید محمد بن سید محمد ماہ بن سید محمد میر بن سید مسعود بن سید محمود بن سید ابو احمد بن سید داؤد بن سید ابو ابراہیم اسمٰعیل بن سید محمد اعرج بن سید ابو عبداللہ احمد بن سید موسےٰ مبرقع بن حضرت امام محمد تقی علیہم الرضوان امام نہم۔

شیخ صاحب موصوف کی اولاد میں سے صاحبزادہ پیر ذاکر حسین صاحب نوجوان علم دوست خلیق حلیم فقیر شرافت عافاہ اللہ کے احباب خاص میں سے ہیں، سلمہ اللہ تعالےٰ۔

ابن سید خادم حسین بن سید بہادر علی شاہ بن سید غلام محی الدین بن سید فاضل شاہ بن سید قطب شاہ بن سید عظیم شاہ بن سید قایم شاہ بن سید غلام محی الدین بن سید محمد محسن بن دیوان سید ابو البقا بن سید عبداللہ نورنگ نوری بن بندگی شیخ داؤد کرمانی رحمہم اللہ۔

نیز شیخ داؤد رح کے خلیفہ اور برادر زادہ سید خیر الدین ابو المعالی لاہوری رح (متوفی ۱۶ ربیع الاول ۱۰۲۴ھ) صاحب کتاب تحفۃ القادریہ بڑے کامل اکمل خوش وقت

Marfat.com

گذرے ہیں، جو شخص ان کا مرید ہوتا، پہلی رات کو ہی زیارت حضرت غوث الاعظمؒ سے مشرف ہوتا، فقیر تراقت عافاہ اللہ کئی مرتبہ ان کے روضہ اطہر کی زیارت سے لاہور میں شرف اندوز ہو چکا ہے۔

نیز مؤلف فقیر تراقت عافاہ ربہٗ مخدوم شیخ حامد محمد گنج بخش کلانؒ کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوا ہے۔

سجادہ نشین پنجم۔ حضرت مخدوم سید ابوالحسن جمال الدین موسیٰ پاک شہیدؒ

حضرت مخدوم سید حامد محمد گنج بخش کلانؒ کے فرزند اصغر تھے، چونکہ بڑے عالم اور زاہد اور متقی صاحب کمالات تھے، حسب ارشادِ روحانیت غوثیہؒ والد بزرگوارؒ نے ان کو ولیعہد خلافت و سجادہ نشین کیا، یہ وارث نسبت قادریہ تھے، کتاب جامع الاقوال اور تیسیر الشاغلین ان کی تصنیف ہیں، کتاب اخبار الاخیار میں ان کی تعریف شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

سیدی وسندی وشیخی مشکاۃ مصباح الاحدیۃ مرآۃ جمال الحقیقۃ المحمدیۃ النور الازہر الاظہر والسر الاقدس الاطہر صاحب المجد والمفاخر کامل الباطن والظاہر المتحلی بحلیۃ المصطفیٰ والمتخلق باخلاق المرتضیٰ الشیخ الوصی الرضی ابہی جمال الدین ابوالحسن شیخ موسیٰ سلمہ اللہ تعالیٰ وابقیٰ۔

ان کے ساتھ ان کے بڑے بھائی مخدوم سید عبدالقادر ثالثؒ نے سجادہ نشینی کے متعلق تنازعہ کیا، انہوں نے بوجہ ادب و رفع نزاع خلافت اُن کے سپرد کر دی تھی، خود نواح ملتان میں ۱۰۰۰ھ میں مضرب بندوق لنگاہاں سے شہید ہوئے، ان کا مزار مقبرہ قادریہ کے اندر اوچ شریف میں تھا، لیکن کچھ عرصہ کے بعد ان کی اولاد نعش مبارک

Marfat.com

نعش مبارک کو وہاں سے نکال کر ملتان لے گئے، اور اندرون پاک دروازہ ملتان مدفون ہوئے، ان کے چار فرزند تھے، (۱) مخدوم سید حامد گنج بخش ثانی ؒ (۲) سید جان محمد خاں ؒ مدفون دہلی متصل قلعہ فیروز شاہ (۳) سید عیسےٰ ؒ (متوفی ۱۰۳۱ھ) (۴) نواب سید یحییٰ خاں المعروف نواب سخی صوبہ دار ملتان۔

زمانہ حاضرہ میں حضرت سید محمد صدرالدین شاہ صاحب بلقب مخدوم محمد غوث رابع ملقب ہو کر ملتان میں اپنے بزرگوں کے سجادہ نشین ہیں، علم و فضل و دیانت و تقویٰ و رعب و اقبال میں یگانہ ہیں بسلمہ اللہ۔ ابن مخدوم سید ولایت شاہ عبدالقادر خامس (متوفی ۱۲۹۵ھ) بن مخدوم سید نور شاہ حامد گنج بخش رابع (متوفی ۱۲۸۴ھ) بن مخدوم سید صدرالدین محمد غوث ثالث (متوفی ۱۲۶۹ھ) بن مخدوم سید جمال الدین عبدالقادر رابع (متوفی ۱۲۲۸ھ) بن مخدوم سید دین محمد حامد گنج بخش ثالث (متوفی ۱۱۹۳ھ) بن مخدوم سید ابوالحسن جمال الدین محمد غوث ثانی (متوفی ۱۱۳۷ھ) بن مخدوم سید ابوالخیر نجیب الدین عبدالقادر ثالث پان (متوفی ۱۰۸۲ھ) بن مخدوم سید ابوالعنایت فتح علی المعروف نواب موسےٰ پاک دین (متوفی ۱۰۷۲ھ) بن مخدوم سید حامد گنج بخش ثانی (متوفی ۱۰۱۶ھ) رحمہم اللہ۔

حضرت سید موسےٰ پاک شہید رح کے حلقہ بگوش جماعت علما و فضلا تھے، چنانچہ ان کے خلفا میں سے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح (متوفی ۱۰۵۲ھ بعمر چورانوے سال) اکابر علمائے محدثین و فقہا سے تھے، علوم معقول و منقول میں بلند پایہ تھے، ان کی تصانیف چھوٹی بڑی ایک سو کی تعداد میں ہیں، از انجملہ لمعات التنقیح عربی شرح مشکوٰۃ المصابیح، اور اشعۃ اللمعات فارسی شرح مشکوٰۃ، مدارج النبوۃ فی معالجۃ الفتوۃ، اور اخبار الاخیار فی اسرار الابرار، جذب القلوب الیٰ دیار المحبوب، سیل الایمان فی تقویۃ الایقان، ما ثبت من السنۃ فی ایام السنۃ، شرح سفر السعادت، مفتاح الفتوح شرح فتوح الغیب وغیرہ مقبول خلایق ہیں۔

Marfat.com

ان کے فرزند شیخ نورالحق بن عبدالحق محدث دہلوی رح نے کتاب تیسیر القاری شرح صحیح بخاری لکھی ہے۔

سجادہ نشین ششم حضرت سید نظام الدین المعروف مخدوم شیخ عبدالقادر ثالث الملقب مخدوم الملک حضرت مخدوم سید حامد محمد گنج بخش کلان رح کے فرزند اکبر تھے، سادہ لوح صاف طینت تھے، بعض خدام کی ترغیب سے اپنے چھوٹے بھائی سید موسےٰ پاک شہید رح کے ساتھ سجادگی کے متعلق نزاع برپا کر دیا، دونو بھائی جب بادشاہ کی کچہری میں حاضر ہونے لگے اور دروازہ سے گذرے تو سید موسےٰ رح نے طریق ادب کی رعایت کی، اور بھائی کے بعد دروازہ سے گذرے، حکومت نے اس پر فیصلہ صادر کر دیا، کہ سید موسےٰ رح نے ان کی بزرگی کا عملی طور پر اقرار کر لیا ہے، چنانچہ اوقاف ومزارات کی تولیت ان کو مل گئی، اور مخدوم الملک کا خطاب اسی وقت ملا، لنگر کی رونق اور صدقات وخیرات میں مبالغہ کرتے تھے، ان کا مزار مقبرہ قادریہ کے اندر اوچ شریف میں ہے۔

ان کی دو بیویاں تھیں، اول بی بی صحت خاتون قوم کانجوں، دوم بی بی رکھو بنت حسنعلی کھوکھر۔

ان کے چار بیٹے تھے۔

(۱) سید محمد شریف سجادہ نشین رح

(۲) سید محمد رح لاولد

(۳) سید شہاب الدین رح صاحب اولاد۔

(۴) سید عبدالرزاق الملقب بہ نواب عزت یار خاں رح یہ لاولد فوت ہوئے۔

Marfat.com

سجادہ نشین ہفتم۔ حضرت سید محمد شریف المعروف مخدوم شیخ حامد محمد شمس الدین ثانی رح
اپنے والد بزرگوار مخدوم سید عبدالقادر ثالث رح کے بعد سجادہ نشین ہوئے۔ زاہد عابد دین کے کاموں میں رات دن منہمک رہتے تھے۔ سلسلہ قادریہ کی ترویج میں کوشاں رہتے اپنے جدامجد مخدوم سید محمد غوث گیلانی اوچی رح کا روضہ جو گنبد بلند ان کے دادا سید حامد گنج بخش کلان رح نے تعمیر کروایا تھا، وہ چونکہ تنگ تھا، اس لئے اس کو گرواکر ازسرنو ۱۰۶۸ھ میں وسیع محل مسقف تیار کروایا، جو تا زمانہ حال موجود ہے، اور یاس ہی ایک فراخ مسجد بھی ۱۰۸۲ھ میں تعمیر کروائی، ان کا مزار مقبرہ قادریہ کے اندر اوچ شریف میں ہے۔

ان کے چار بیٹے تھے۔ (۱) سید عبدالقادر رابع سجادہ نشین رح (۲) سید مہر شاہ رح (۳) سید محمد زمان کلان رح (۴) سید محمد رح

× ان کی اولاد بہاولپور میں موجود ہے، چنانچہ ان میں سے سید محمد تشریف بہاولپوری زندہ موجود ہیں، ابن سید غلام علی بن سید فضل شاہ بن سید محمد زمان رابع بن سید محمد شریف بن سید محمد زمان ثالث بن سید کالو شاہ بن سید محمد زمان ثانی بن سید محمد شریف بن سید محمد زمان کلان رحمہم اللہ۔

سجادہ نشین ہشتم۔ حضرت مخدوم سید عبدالقادر رابع رح اصلی نام لطف علی رح
اپنے والد بزرگوار مخدوم سید شمس الدین ثانی رح کے بعد سجادہ نشین ہوئے، صاحب اخلاق حسنہ وصفات حمیدہ تھے، آبا واجداد کے پورے پورے متبع تھے، ان کا مزار مقبرہ قادریہ کے اندر اوچ شریف میں ہے۔

ان کے دو فرزند تھے، (۱) سید شمس الدین ثالث رح سجادہ نشین۔ (۲) سید محمد ثانی رح بعد میں انہیں کے پوتا کو سجادگی کا منصب ملا تھا، اور زمانہ حال تک انہیں کی اولاد میں ہے۔

Marfat.com

سجادہ نشین نہم۔ حضرت مخدوم سید حامد محمد شمس الدین ثالث رح

اپنے والد بزرگوار مخدوم سید عبدالقادر رابع رح کے بعد سجادہ نشین ہوئے، سالک مسالکِ طریقت و حاوی علومِ شریعت تھے، اِن کا مزار مقبرہ قادریہ کے اندر اوچ شریف میں ہے، مخدوم سید شمس الدین ثانی رح کے غربی جانب ہے۔

اِن کے چار بیٹے تھے، (۱) سید محمد علی رح (۲) سید مکھنہ شاہ رح (۳) سید گل شاہ رح (۴) سید محمد مراد شاہ سجادہ نشین رح

اور مخدوم سید شمس الدین ثالث رح کی پانچ بیٹیاں تھیں جو مندرجہ ذیل بزرگوں کے نکاح میں تھیں (۱) سید عبدالوہاب بن سید محمد شریف رح کی بیوی تھی۔ (۲) سید رسول شاہ بن سید مہر شاہ کلاں رح کی بیوی تھی۔ (۳) سید بہاوالدین لاہوری رح کی بیوی تھی۔ (۴) سید مہر شاہ ثانی بن سید مصطفےٰ رح کی بیوی تھی۔ (۵) سید سلطان شاہ رح کی بیوی تھی۔

سجادہ نشین دہم۔ حضرت سید محمد مراد شاہ المعروف مخدوم شیخ حامد محمد گنج بخش ثانی رح اپنے والد بزرگوار مخدوم سید شمس الدین ثالث رح کے بعد سجادہ نشین ہوئے، اِن کے زمانہ میں لنگر کی عُسرت تھی، خرچ زیادہ اور آمدنی کم تھی، یہ اکثر مسجد دربار شریف میں معتکف رہا کرتے تھے۔

ایک بار خانصاحب محمد فتح خاں عباسی وجہان خاں بمعہ علمہائے سیاہ عباسی بمعہ سیر و شکار معہ خدم و حشم و لشکر بغرضِ زیارت خانقاہ و ملاقاتِ حضور اوچ شریف آئے، اور ایک آہوئے بریاں (بھنی) بطور ہدیہ اِن کے پیش کیا، اور دعائے کروائی، اِن کا مزار مقبرہ قادریہ کے اندر اوچ شریف میں ہے، مخدوم والد ماجد کے غربی جانب ہے، اِن کا ایک ہی بیٹا سید خداداد سجادہ نشین تھا۔

سجادہ نشین

Marfat.com

سجادہ نشین یازدہم۔ حضرت سید خداداد المعروف مخدوم شیخ حامد محمد شمس الدین رابع نورانیؒ اپنے والد بزرگوار مخدوم سید حامد گنج بخش ثانی رح کے بعد سجادہ نشین ہوئے، نہایت نیکوکار زاہد عابد تھے، مشاغلِ روحانی کی وجہ سے ان کا لقب شمس الدین نورانی اور صالح پڑ گیا، تھوڑی عمر میں لاولد فوت ہوئے، ان کا مزار مقبرہ قادریہ کے اندر اوچ شریف میں ہے۔

ان کے ایک خلیفہ سید عبدالقادر آخریں کیمیا نظر گیلانی رح موضع پیر کوٹ سدھانہ ضلع جھنگ میں مشہور ولی اللہ گذرے ہیں۔

مخدوم نورانی رح کے بعد سلسلہ سجادگی ان کے دادا مخدوم سید شمس الدین ثالث رح کے چھوٹے بھائی سید محمد ثانی رح کی اولاد میں منتقل ہوا، اور تا زمانہ حال انہیں میں ہے۔

سجادہ نشین دوازدہم حضرت سید سوہانرا شاہ المعروف مخدوم شیخ عبدالقادر خامس شہیدؒ خلف الرشید سید مرتضےٰ علی بن سید محمد ثانی بن مخدوم سید عبدالقادر رابع رح گیلانی اوچی۔

مخدوم سید شمس الدین رابع نورانی رح کی وفات پر باستحقاقِ وراثت سجادہ نشین ہوئے بڑے نیک اہلِ زہد و عبادت تھے، اپنی صاحبزادیوں کا نکاح بہاولپوری برادری میں کر دیا تھا، ان کو ۱۱۶۳ھ میں حجام نے استرہ سے شہید کر ڈالا، مزار مقبرہ قادریہ کے اندر اوچ شریف میں ہے۔

ان کے تین بیٹے تھے، دو لاولد فوت ہوئے، اور تیسرا سید فضل علی سجادہ نشین وارث چھوڑا۔

سجادہ نشین سیزدہم حضرت سید فضل علی المعروف مخدوم شیخ حامد محمد گنج بخش ثالث بانی قلعہ اوچ اپنے والد بزرگوار مخدوم سید عبدالقادر خامس رح کی شہادت کے بعد بعمر چودہ سالہ سجادہ نشین ہوئے، ان کی ولادت ۱۱۴۹ھ میں بمقام اوچ شریف ہوئی، اس قطعہ سے

Marfat.com

تاریخ ظاہر ہوتی ہے۔ ؎

خدائے کہ در خلقت ہر وجود — نیازش نباشد باسباب و رخت
شبے آفریدہ چناں گنج بخش — کہ زور و نوق آمد بہر تاج و تخت
ز تاریخش از دل چو کردم سوال — بگفتا کہ آنے زہے نیک بخت[149]

جب ان کے والد ماجدہ کا انتقال ہوا تو نواب جان نثار خاں گوجرانی ڈیرہ غازیخاں نے اپنی لڑکی کا نکاح ان کے ساتھ کرکے اپنے پاس خانہ داماد رکھا، چنانچہ سات سال تک وہاں رہے، بعد ازاں رخصت ہوکر ۱۱۷۰ھ میں اوچ تشریف لائے، اس قطعہ سے تاریخ ظاہر ہوتی ہے۔ از ملا محمد وارث رح

چو مخدوم ہر دو جہاں شیخ حامد — بتبرکہ اوچ مبارک در آمد
ہمہ شہر معمور شد از قدومش — بفضل خدا بر سرش سرور آمد
بپرسیدم از ہاتف ایں سال شادی — بگفتا شہ ملک[150] در کشور آمد

ان کو بوجہ تعلق رشتہ نوابان ڈیرہ غازیخاں بہرہ ثروت وافی حاصل ہوا، نیز غلام شاہ کلہوڑہ والی سندھ ان کا ہمزلف (سانڈھو) تھا۔

مورخین نے لکھا ہے کہ اُن دنوں میں حکومتوں کے درمیان انقلاب عظیم تھا، فتنہ و فساد کا بازار گرم تھا، نوابان ریاست بہاولپور کی والی سندھ کے ساتھ عداوت تھی، مخدوم صاحب رح چونکہ تعلق رشتہ کے باعث اُس کے ساتھ اتحاد رکھتے تھے۔ اس لئے نوابان بہاولپور کی طرف سے ان کو بھی خطرہ رہتا تھا، اس واسطے غلام شاہ کلہوڑہ نے بیش بہا اور قیمتی جواہرات اور زر کثیر بغرض تعمیر قلعہ و محلات عطا کئے، انہوں نے صرف کثیر سے قلعہ اوچ گیلانی ۱۱۸۵ھ میں تعمیر کروایا، اور قلعہ کے اندر رہائش کے لئے ایک عالیشان محل بھی تیار کروایا، جو تا حال موجود ہے۔

لیکن قلعہ

Marfat.com

لیکن قلعہ منہدم ہوچکا ہے ، قلعہ کا مشرقی دروازہ جس کو ہاتھی دروازہ کہا جاتا ہے وہ اب بھی موجود ہے ، تاریخ بنا اب تک اُس دروازہ پر ثبت ہے ۔

ے

درزمانِ جانشینِ غوثِ اعظم گنج بخش — رُخ نمود ایں قلعۂ دارالامانِ قادری
ہاتفم دربارۂ بدخواہ آں تاریخ گفت — از یزید آمد عدوٗ خاندانِ قادری

اِن کا نام اسی لئے مخدوم بانی قلعہ مشہور ہوگیا ، اسی سال انہوں نے اپنی وزارت کے واسطے میاں اللہ داد خاں کو منتخب کیا ، چنانچہ اِس قطعہ سے تاریخ ظاہر ہوتی ہے ۔

ے

مبارک ست ترا دولتِ قوی بنیاد — وزارتِ شہِ عالم بتو مبارک باد
بوقتِ نیک نہادی قدم بمسند وجاہ — ہزار شکر برآمد ہر آنچہ بود مراد
بگوش گفت مرا خضر سالِ ایں شادی — کہ پیشِ پیرِ جہاں شد وزیر اللہ داد

میاں اللہ داد خاں کے اہتمام سے ہی قلعہ دارالامان مکمل ہوا ، کہا جاتا ہے کہ حضرت بانی قلعہ علمِ نجوم کے ماہر تھے ۔

اِن کے معاصر مؤرخ مولنا علی تیر قانع رح اپنی کتاب تحفۃ الکرام میں جو ۱۱۸۷ھ کی تالیف ہے لکھتے ہیں کہ " سید گنج بخش ولد سید عبدالقادر اکنوں بنشانِ سترگی ونشانِ متکی صدر خلافتِ جدِ بزرگوار ست "

اِن کی وفات بعمر اٹھتالیس سال تیئیسویں ربیع الآخر ۱۱۹۷ھ میں ہوئی ، مزار مقبرہ قادریہ کے اندر اوج شریف میں ہے ۔

اِن کے دو بیٹے تھے (۱) سید غوث بخش رح (۲) سید حسن بخش رح دونو کے بعد دیگرے سجادہ نشین ہوئے ۔

Marfat.com

حضرت بانی قلعہ کے خلفا میں سے سید نوراللہ شاہ خراسانی رح مشہور بزرگ گذرے ہیں۔ اُن کا سلسلہ فقر موجود ہے، کتاب حدیقۃ الاسرار مصنفہ مولوی امام بخش جام پوری رح میں ان کے حالات دیکھے گئے ہیں۔

سجادہ نشین چہارم حضرت سید غوث بخش المعروف شیخ عبدالقادر سادس ملقب مخدوم اولیا یا مخدوم علیا رح اپنے والد بزرگوار مخدوم سید حامد محمد گنج بخش ثالث رح بانی قلعہ کی وفات کے بعد سجادہ نشین ہوئے۔ بڑے متقی متورع پابند شریعت غرا تھے، اِن کا نکاح نواب مولاداد خاں گوجر کی دختر سے ہوا تھا، جس کے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہو کر فوت ہو گیا، اور یہ لاولد رہے۔ اِن کی وفات بمرض صرع ۱۲۰۱ھ میں ہوئی، مزار مقبرہ قادریہ کے اندر اوچ شریف میں ہے۔

سجادہ نشین پانزدہم حضرت سید حسن بخش المعروف مخدوم شیخ حامد محمد گنج بخش رابع ملقب مخدوم جنگاور رح مخدوم سید حامد محمد گنج بخش ثالث رح بانی قلعہ کے فرزند اصغر تھے، اپنے بڑے بھائی مخدوم سید عبدالقادر سادس اولیا رح کی وفات کے بعد سجادہ نشین ہوئے، اِن کی طبیعت زبردست جنگجو واقع ہوئی تھی، اسی لئے ان کو مخدوم جنگاور کہتے تھے، متعلقین دربار شیخ حبیب اللہ اور محمد عمر خاں ڈہر، اور فتح محمد غوری اِن کی طبیعت سے گھبرا کر ملازمت چھوڑ گئے۔

اِن کا نوابان ریاست بہاولپور سے مقابلہ ہو گیا، نواب محمد بہاول خاں ثانی والی ریاست نے فوج کو آمادہ کیا، تو اِن کے ہمراہی آدھی رات کو بلا اجازت بھاگ گئے۔ یہ قلعہ پلولی میں محصور ہوئے، وہاں بچاؤ نہ ہو سکا تو قلعہ ٹھٹھہ میں متحصن ہوئے، یہ قلعہ بھی مفتوح ہوا تو قلعہ اوچ میں متمکن ہوئے، یہ قلعہ بھی توڑ دیا گیا۔ تو وہاں سے قلعہ رام کلی میں آرام کیا، وہاں بھی فوجوں نے محاصرہ کر دیا تو بطور مہمان گڑھی اختیار خاں کا رخ کیا، وہاں چند قیام کیا، اور پھر سندھ کو تشریف لیگئے۔

Marfat.com

مخدوم شیخ حامد نوبہار سجادہ نشین جلالیہ اوچ بخاری، اور گل محمد خاں داؤدپوترہ، اور اختیار خاں رئیس گڑھی جس کو مخدوم جنگاور رح لالہ جی کہا کرتے تھے، اُن تینوں پر اِن کو اعتماد تھا، لیکن جنگ کے وقت کسی نے امداد نہ کی، سب بیوفا ثابت ہوئے تو انہوں نے اپنے حسب حال یہ شعر کہا۔

بہار سرکش و گل بیوفا و لالہ دورنگ
دریں چمن بچہ امید آشیانہ کنیم

ف اِس شعر میں مخدوم جنگاور رح نے بہار سے مراد مخدوم نوبہار اور گل سے گل محمد خاں، اور لالہ سے اختیار خاں، اور چمن سے ریاست بہاولپور مراد لی ہے۔

اِنہوں نے حکومت سندھ میں کھوٹکی کے قریب موضع قادر پور میں سکونت اختیار کی، چھ سال وہاں رہ کر بروز سہ شنبہ چوبیسویں ذیقعدہ ۱۲۲۱ھ میں اپنی والدہ سے آٹھ دن بعد وفات پائی، اور قادر پور میں مدفون ہوئے، اِن کے پوتے مخدوم سیّد حامد محمد گنج بخش خامس رح نے اپنے عہد خلافت میں اِن کا تابوت اوچ شریف لاکر مقبرہ قادریہ میں دفن کیا۔

اِن کے دو بیٹے تھے (۱) سید نتھل حسین علی رح جو اپنے والد ماجد کے قادر پور چلے جانے کے بعد مُلقّب بہ مخدوم محمد غوث رح ہو کر اوچ شریف میں متولی مزارات رہے، پانچ سال کے بعد انیس سالہ

Marfat.com

لا ولد فوت ہوئے ، (۲) سید عباس علی سجادہ نشین جو والد صاحب رح کے ہمراہ سندھ چلے گئے ،

سجادہ نشین شانزدہم حضرت سید عباس علی المعروف مخدوم شیخ حامد محمد شمس الدین خامس رح اپنے والد بزرگوار مخدوم سید حامد محمد گنج بخش رابع جنگاور رح کی وفات کے بعد بمقام قادر پور سجادہ نشین ہوئے ، قادر پور ان کی جاگیر تھا ، وہاں کی آمدنی اور نذر و نیاز پر لنگر کا گذارہ تھا ، بڑے زاہد عابد صاحب عصمت تھے ۔

ان کی وفات ۱۲۳۱ھ میں ہوئی ۔ مزار قادر پور میں والد صاحب رح کے پاس ہوا ، بعد میں ان کے بیٹے مخدوم سید حامد محمد گنج بخش خامس رح نے اپنے ایام خلافت میں ان کا تابوت اوچ شریف لاکر مقبرہ قادریہ میں دفن کیا ۔

ان کا ایک ہی بیٹا سید حسن بخش سجادہ نشین تھا ۔

سجادہ نشین مقدم حضرت سید حسن بخش المعروف مخدوم شیخ حامد محمد گنج بخش خامس رح اپنے والد بزرگوار مخدوم سید شمس الدین خامس رح کی وفات کے بعد بعمر چار سال بمقام قادر پور سجادہ نشین ہوئے ، جدہ صاحبہ کے زیر سایہ تربیت پائی ۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے مزاج میں حلم و وقار ، ہمدردی و سخاوت کا جوہر ودیعت رکھا تھا ، اہل علم و ہنر کی قدردانی حوصلہ سے بڑھ کر کرتے تھے ، افتادہ خاندانوں کی دل جوئی ان کا وظیفہ تھا ،

ان کے حسن خلق سے متاثر ہو کر والئ بہاولپور نے پھر ان کو اوچ شریف میں لاکر آباد

Marfat.com

یں لاکر آباد کیا ، انہوں نے اپنے جدا مجد مخدوم جنگا ور رح
کا ور والد صاحب مخدوم شمس الدین خامس رح کے ہر دو تابوت
جو امانت دفن کئے گئے تھے ، قادر پور سے اوچ شریف لاکر
اندرون مقبرہ قادریہ کے دوبارہ دفن کئے ۔
ان کے طفیل ہی اُجڑی بستی پھر آباد ہوئے اور یہ از سر نو
بانی خاندان ہوئے ۔
ان کی ولادت ۱۲۳۷ھ میں اور وفات بعمر ستاؤن سال ماہ
ربیع الاول ۱۲۸۴ھ میں ہوئی ، مزار مقبرہ قادریہ کے اندر اوچ
شریف میں ہے ۔
ان کی اہلیہ محترمہ حضرت گامنوں بی بی بنت سید حیدر شاہ
گیلانی رح تھیں ، جو سید عبدالرزاق المعروف شاہ
چراغ لاہوری رح کی اولاد امجاد سے تھے ، انہیں
کے بطن سے اولاد ہوئی ۔
ان کے تین بیٹے تھے ، (۱) سید محمد شاہ سجادہ نشین
(۲) سید فیض محمد رح (۳) سید بھاون شاہ رح جو
بعد وفات والد کے لاولد فوت ہوئے ۔
ان کی دو صاحبزادیاں تھیں ، ایک تو ناکتخدا فوت
ہوئیں ، دوسری کی شادی سید اللہ ڈتہ شاہ بن سید
حسن شاہ بن سید محمد بخش بن سید محمد زمان ثالث بہاولپوری
کے ساتھ ہوئی ، ان کا ایک لڑکا مخدوم سید اللہ بچایا شاہ

Marfat.com

بہاولپور میں زندہ موجود ہے۔
سجادہ نشین ہژدہم حضرت سید محمد شاہ المعروف مخدوم شیخ حامد محمد شمس الدین سادسؒ اپنے والد بزرگوار مخدوم سید حامد محمد گنج بخش خامسؒ کی وفات کے بعد سجادہ نشین ہوئے، اولاً دونو بھایوں کے درمیان غبار نزاع برپا ہوا، پھر صلح ہوگئی، صاحبِ علم وفضل سخن سنج اور صاحب تصانیف بھی تھے، شاعر بھی تھے، تخلص سید محمد تھا، اِن کو زیادہ تر کتبِ تصوّف میں شغف تھا، کئی رسالے تالیف کئے جن میں سے زیادہ تر حضرت شاہ امجد غرف شاہ مدنؒ کے رسائل کو انہوں نے اردو کیا ہے۔
اِن کے رسالہ جات مندرجہ ذیل راقم الحروف فقیر شرافت عافاہ ربہٗ نے کتب خانۂ قادریہ مخادیم گیلانیہ اوچ شریف میں دیکھے تھے،
ان میں سے فارسی رسالے یہ ہیں۔
(۱) پند نامہ فارسی (۲) رسالہ مراقب (۳) اسرار قادری (۴) تحفۃ العرفان منظوم۔ (۵) چند پند (۶) تزکیۃ الانفاس۔ (۷) لطائف قادری (۸) زبدۃ الاخلاق۔
اور رسائل اردو یہ ہیں۔
(۹) زبدۃ السلوک ترجمہ اردو تحفۃ الملوک۔

(۱۰) میراث

Marfat.com

(۱۰) میرات العاشقین (۱۱) نزھۃ العاشقین (۱۲) ترجمۃ الصلوٰۃ - (۱۳) چراغ العابدین ترجمہ اردو منہاج العارفین (۱۴) اسرار العشاق ترجمہ اردو بیسرنامہ (۱۵) مرآۃ الجمال (۱۶) مظہر الصّفات ترجمۂ اردو رسالہ شاہ شرف الدین ابو علی قلندرؒ (۱۷) رسالہ موحدین ترجمہ اردو رسالہ شیخ الاسلام شیخ عبداللہ انصاری رح (۱۸) جامع المواعظ - (۱۹) مواعظ الحسنٰے (۲۰) آثار القادریہ (۲۱) اسرار الشہود ترجمۂ اردو رسالہ شیخ عطار رح (۲۲) مفادِ گیلانیہ (۲۳) نہال الانوار کا الشجرا لاطہر۔ (۲۴) پنج گنج عشق۔ مشتمل بر ابواب پنجگانہ، اوّل تشریح عملِ صالح، دوم تعلیم علوم برخوردار سید حسن بخش شاہ رح، سوم خیرات متعلقہ سیارگاں، چہارم پند نامہ، پنجم وصیت نامہ مصطفوی بجناب مرتضوی رح۔

یہ مخدوم صاحب رح اکثر اوراد و وظائف میں مشغول رہتے، اور حضوری غوثیہ تھے۔

اِن کی وفات ۱۳۰۳ھ میں ہوئی، مزار مقبرہ قادریہ کے اندر اوچ شریف میں ہے۔

اِن کی اہلیہ محترمہ حضرت چنن بی بی بنت سید سلطان شاہ

Marfat.com

ملتانی رح تھیں، جو کہ حضرت سید موسےٰ پاک شہید گیلانیؒ
کی اولاد سے تھے، اِنہیں کے بطن سے اولاد ہوئی۔
اِن کے چار بیٹے تھے۔ (۱) سید حسن بخش سجادہ نشین
(۲) سید مراد شاہ رح (۳) سید جیون شاہ رح یہ
جوانی میں ناکتخدا فوت ہوئے (۴) سید ولایت شاہ رح
سجادہ نشین نوزدہم۔ حضرت سید حسن بخش المعروف مخدوم شیخ حامد محمد گنج بخش سادس رح
اپنے والد بزرگوار مخدوم سید شمس الدین سادس رح کے
بعد سجادہ نشین ہوئے، نہایت عقلمند خوب صورت
اور صاحب ہمت بلند تھے، لوگ اِن کو دُولا گنج بخش
کہا کرتے۔
اِن کی ولادت بروز جمعہ وقت عصر بیسویں ذی الحجہ
۱۲۸۰ھ اور وفات بعمر تینتالیس سال ۱۳۲۳ھ
میں ہوئی، مزار مقبرہ قادریہ کے اندر اوچ شریف
میں ہے۔
اِن کی اہلیہ محترمہ حضرت پیڑاں بی بی بنت سید فیض محمد
بن مخدوم شیخ حامد محمد گنج بخش خامس رح تھیں، اِن کے بطن
سے اولاد ذکور پیدا ہو کر فوت ہو گئی، صرف ایک دوشیزہ
لڑکی یادگار چھوڑی، جن کا اسم گرامی معصومہ بُجّل بی بی
ہے، تارک الدنیا مجردہ زاہدہ عابدہ زندہ موجود
ہیں، فقیر شرافت مؤلف عافاہ اللہ کو قیام اوچ کے زمانہ میں
ایک

Marfat.com

ایک روز حضرت معصومہ صاحبہ دامت عصمتہا نے اندرون محل تشریف سے پلاؤ اخنی کا تبرک بھیجا تھا۔

سجادہ نشین بستم۔ حضرت سید مراد شاہ المعروف مخدوم شیخ حامد محمد شمس الدین سابع رح

مخدوم سید شمس الدین سادس رح کے دوسرے بیٹے تھے، اپنے بڑے بھائی مخدوم سید حامد محمد گنج بخش سادس رح کے بعد سجادہ نشین ہوئے، نہایت فیاض نیک طبع حلیم منکسر المزاج تھے۔

انہوں نے اپنے عہد خلافت میں خانقاہ مبارک جد بزرگوار حضرت مخدوم سید محمد غوث گیلانی رح اور جامع مسجد گیلانیہ کی مرمت باہتمام منشی شاہ محمد خاں مختار کار ۱۳۲۴ھ میں کروائی، مسجد شریف اور خانقاہ معلے کے دروازوں پر کتبات تحریر ہیں۔

ان کی ولادت شب یکشنبہ وقت عشا چودھویں ربیع الثانی ۱۲۸۶ھ میں اور وفات بعمر اکتالیس سال ۱۳۲۷ھ میں ہوئی، مزار مقبرہ قادریہ کے اندر اوچ شریف میں ہے۔

ان کا کوئی فرزند نرینہ نہیں تھا۔ ایک لڑکی معصومہ گانموں بی بی یادگار چھوڑی، جو مجرد اہل عبادت زندہ ہیں۔

سجادہ نشین بست یکم۔ حضرت سید ولایت شاہ المعروف مخدوم شیخ حامد محمد گنج بخش سابع رح

مخدوم سید شمس الدین سادس رح کے چھوٹے بیٹے تھے، اپنے بڑے بھائی مخدوم سید شمس الدین سابع رح کے بعد سجادہ نشین ہوئے، خوبصورت ذہین فہیم صاحب لیاقت و دانش تھے، آخر عمر میں دائم المرض ہو گئے تھے۔

انہوں نے اپنے عہد خلافت میں حضرت سید صفی الدین حقانی گاذرونی رح بانی اوچ متبرکہ کی خانقاہ مبارک یعنی محل شریف از سر نو تعمیر کروایا، یہ تعمیر باہتمام منشی شاہ محمد خاں مختار کار ۱۳۲۹ھ میں ہوئی۔

Marfat.com

ان کی وفات بعالم شباب اٹھائیسویں ذی الحجہ ۱۳۴۲ھ میں ہوئی، مزار مقبرہ قادریہ کے اندر اوچ شریف میں ہے۔ انہوں نے ایک ہی فرزند سید خیرات حسین یادگار چھوڑا۔

فقیر شرافت عافاہ ربہ کو خواب میں مخدوم صاحب رح کی زیارت کا شرف حاصل ہوا ہے۔

سجادہ نشین بست دوم حضرت سید خیرات حسین المعروف مخدوم شیخ حامد محمد شمس الدین ثامن اپنے والد بزرگوار مخدوم سید حامد محمد گنج بخش سابع رح کی وفات کے بعد بعمر چار سالہ سجادہ نشین ہوئے۔ ان کی ولادت باسعادت یکم محرم الحرام ۱۳۳۹ھ میں ہوئی، تاریخی ہجری نام "مخدوم عبدالقادر سابع جیلانی" ہے، خوبصورت نیک سیرت صاحب حسن خلق ہیں، بچپن سے ہی آثار رشد و ہدایت ان کے چہرہ انور سے درخشاں ہیں، فی الحال زیر تعلیم ہیں، مولوی محمد قطب الدین صاحب آلہ آبادی خطیب جامعہ مسجد گیلانیہ و مدرس مدرسہ دارالعلوم قادریہ سند یافتہ دیوبند، اور مولوی غلام رسول صاحب اتالیق بہاولپوری سند یافتہ بریلی سے تعلیم حاصل کرتے ہیں، آج کل ان کی عمر سترہ سال ہے۔

ان کے وزیر اعلیٰ اور مدار المہام حضرت سید غلام زین العابدین شاہ صاحب ہیں، جو آنریری مجسٹریٹ بھی ہیں، بڑے مدبر روشن دماغ لائق ہستی ہیں، باایں ہمہ متقی متورع بھی ہیں، ضعیف العمر مرتاض ہیں۔ سلمہ اللہ۔

مؤلف کتاب ہذا فقیر شریف احمد شرافت اصلح اللہ حالہ و مآلہ ماہ محرم ۱۳۵۳ھ میں اوچ شریف میں حضرت مخدوم صاحب دام برکاتہ کی ملازمت سے مشرف ہوا، اور یہ چند اشعار فارسی وارد دان کی تعریف میں لکھ کر حضور میں پیش کیے، جو انہوں نے کمال مہربانی سے پسند فرمائے، اور فقیر کے حق میں دعائے خیر مانگی۔ فللہ الحمد۔

اشعار

در اوصاف پاک برگزیدۂ درگاہِ ذوالجلال، مقبولِ بارگاہِ لایزال، قرۃ العینین حسنین نورِ نظر غوث الثقلین، سلالہ دودمان قادریہ محبوبیہ، زبدۂ خاندان گیلانیہ عالیہ، حضرت جناب مخدوم

Marfat.com

جناب مخدوم الملت سید خیرات حسین عبدالقادر زاہد المعروف مخدوم شیخ حامد محمد شمس الدین تائب
سجادہ نشین درگاہ عرش پائگاہ اوچ شریف گیلانی ادامہ اللہ برکاتہٗ وفیوضہٗ۔

فارسی

اے جناب شاہ شمس الدین خیرات حسین — ذات تو حضرت محمد مصطفےٰ را نور عین
نور چشم شاہ اسد اللہ آں جان رسول — ہم جگر بند جناب فاطمہ زہرا بتول
فخر اولاد امام الاولیا حضرت علی — غنچۂ گلزار حضرت شاہ جیلانی ولی
مخزن علم و عمل گنجینۂ صدق و صفا — شاہبازِ اوج عزت صاحب لطف و سخا
گوہر درج سیادت اختر برج کمال — خاندان قادری را ذات تو حسن و جمال
ختم شد بر ذات تو پیری و میری در جہاں — سید السادات ہستی اے امیر عارفاں
جلوۂ حق ست روشن از جبین پاک تو — قدسیاں را تو تیائے چشم گشتہ خاک تو
خادمان درگہ والائے تو شاہ و گدا — نام تو ہر اہل دل را ورد ہر صبح و مسا
چونکہ ہستی بضعۂ از ذات شاہ مرسلین — جانشین حضرت محبوب رب العالمین
ہر کہ آید بر درت از سائلان بے نوا — از طفیل جد امجد حاجتش سازی روا
جرعہ از عشق حق دردہ مرا شاہ زماں — تا شوم از لطف حضرت در گروہ عاشقاں
التجا دارد شرافت در جناب داوری — باد دائم در ترقی خاندان قادری

اُردو

نام ہے کیسا پیارا پیر شمس الدین کا — خادموں کو ہے سہارا پیر شمس الدین کا
چہرۂ انور ہے ان کا مثل ماہ چاردہ — حسن کا روشن ستارا پیر شمس الدین کا
گرم ہے بازار عرفاں حضرت مخدوم سے — شیفتہ عالم ہے سارا پیر شمس الدین کا
زندۂ جاوید کردے کھول دے قفل مراد — ابروؤں کا اک اشارا پیر شمس الدین کا

Marfat.com

سینکڑوں ہیں ان کے خاکِ آستاں پر جبہہ سا — ہوگیا جن کو نظارا پیر شمس الدین کا
حضرتِ حامد محمد شمس دیں محبوبِ پاک — نام نامی ہے نیارا پیر شمس الدین کا
خاندانِ قادری میں ہیں منوّر آفتاب — جلوۂ نور آشکارا پیر شمس الدین کا
چشمۂ فیضِ الٰہی تا ابد جاری رہے — اوج میں ہو اونچا دوارا پیر شمس الدین کا

حضرتِ مخدوم جی کا ہے شرافت جاں نثار
آسرا رکھتا ہے بھارا پیر شمس الدین کا

اللہ تعالےٰ ہمیشہ کے لئے آفتابِ قادریہ گیلانیہ کو تاباں رکھے ، اور حضرت مخدوم صاحب عمر و اقبال میں برکت دیوے ۔

خلفائے عظام

(۴) حضرات صاحبزادگانِ والا تبار رح

حضرت مخدوم سید محمد غوث گیلانی جلبی اوچی رح کے چاروں بیٹے خود آپ کے ہی خلیفہ تھے

(۵) حضرت سلطان قطب الدین لنگاہ رح

ان کا پہلا نام رائے سہرہ تھا ، قصبہ سیوی نواح سندھ کے حاکم تھے ، پھر شیخ محمد یوسف ملتانی رح کو قید کرکے دہلی بھیجدیا ، اور خود سلطان قطب الدین لنگاہ کا لقب اختیار کرکے بادشاہِ ملتان بن گئے ، حضرت غوث الاعظم رح کے روحانی ارشاد کے مطابق اپنی لڑکی کا نکاح حضرت مخدوم سید محمد غوث گیلانی رح سے کردیا ، اور اُن کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئے ۸۷۴ھ میں وفات پائی ، قبر مقبرہ قادریہ کے اندر اوچ شریف میں ہے ۔

(۶) حضرت سلطان حسین لنگاہ رح

ابنِ سلطان قطب الدین لنگاہ رح ، اپنے والد کی وفات کے بعد حکمران ہوئے ، نیک و قدر دانِ علم تھے ، غازیخاں سے قلعہ سور فتح کیا ، پھر بھیرہ ، جنیوٹ ، خوشاب پر تسلط جما

Marfat.com

تسلط جمایا، بعدازاں کوتکرے قلعہ دھنکوٹ کو تحت تصرف لیا، اِن کے بھائی شاہ مہتاب الدین نے حاکم قلعہ کوٹ کروڑ کی بغاوت فرو کرکے بہلول لودہی کی فوج کا مقابلہ کیا، جو ملتان پر چڑھ آئی تھی، اور اُسے شکستِ فاش دی، سلطان حسینؒ کو کچھ مکران کے بلوچوں سے بڑی تقویت پہنچی، اس لئے اِنہوں نے سیت پور سے کر دھنکوٹ تک تمام علاقہ اُن کی جاگیر کر دیا، ولایتِ بھکر اور ٹھٹھہ کے درمیان کا علاقہ قومِ سمہ سے آباد تھا، وہ جمشید کی نسل ہونے کی وجہ سے جام مشہور تھے، اُن کے دو سرداروں نے باہمی مخاصمت کی وجہ سے اِن کی طرف رجوع کیا، اِنہوں نے اُن میں سے جام ابراہیم کو ولایت سورا اور اُچ کی جاگیر عطا کر دی۔

سلطان نے دہلی کی سلطنت کے ساتھ بھی باہم مصالحت کا عہدنامہ کیا، اور حکومتِ گجرات و احمدآباد کے ساتھ بھی اتحاد قائم کیا۔ اور چھبیسویں[۲۶] صفر ۹۰۸ھ کو وفات پائی۔ چونکہ سلطان کا بیٹا فیروز شاہ اِن کی زندگی میں ہی فوت ہو چکا تھا، اس لئے اُس کا بیٹا محمود شاہ تخت نشین ہوا، جو ۹۳۱ھ میں فوت ہوا، اور اُس کے فرزند حسین ثانی سے مرزا شاہ حسین ارغون نے ۹۳۲ھ میں ملتان فتح کر لیا۔

(۷) حضرت سلطان سکندر بن سلطان بہلول لودھیؒ

اِن کا اصلی نام نظام خاں، لقب علاؤالدین تھا، ۸۹۴ھ میں تختِ دہلی پر جلوہ افروز ہوئے۔ بہلول کے چھ لڑکے اور باون[۵۲] افسر وزرا و امرا و اراکینِ سلطنت تھے، نہایت منصف تھے، رات کو رعایا کی خود خبرگیری کرتے، دور و دراز کے حالات کے واسطے جاسوس رکھے ہوئے تھے جو ہر ایک امر کی اطلاع پہنچاتے، فضلا و اولیا کے پاس تشریف لے جایا کرتے، اور ان سے استفاضہ کیا کرتے، سال میں دو بار فقرا و مستحقین کو صدقات تقسیم کیا کرتے، جمعہ کے روز فقرائے شہر کو زر نقد دیا جاتا، عیدوں کے دنوں

Marfat.com

یں قیدی رہا کئے جاتے ، شہر میں ہر روز مسکینوں وغریبوں کے واسطے مطبخ جاری تھے، محتاجو
کے واسطے وظیفے مقرر کئے ہوئے تھے ، اور تمام ملک کی مسجدوں میں موذن ،خطیب ،جارو
کش متعین کرکے ان کے وظیفے معین کئے تھے ، ادنےٰ ادنےٰ موذنِ مسجد کی ملک میں تین
تین لاکھ کا سرمایہ واثاثہ تھا ، بعد نمازِ عصر مسجد میں بزرگانِ دین صلحا وعلما کی ملاقات
کرکے تا مغرب تلاوتِ قرآن مجید اور ذکر وتسبیح وتہلیل واوراد میں مشغول رہتے ، علم
دوست تھے ، امرا وارکانِ دولت وسپاہ بھی بکسبِ فضائل اشتغال رکھتے ، اسلام کے
ازحد پابند تھے ۔

شاعرانہ مذاق بھی تھا ، گلرخی تخلص کیا کرتے ، اور اشعارِ لطیف کہتے تھے ، چنانچہ کہا

؎ مارا زخاک کوئت پیرا ہنے ست برتن آں ہم زآبِ دیدہ صد چاک شد بدامن ،

؎ مرا از تیرہائے نگہِ او پرگشت ہر پہلو کنوں پرواز خواہم کرد شوئے آں کماں ابرو ۔

اٹھائیس سال پانچ مہینے تخت سلطنت پر رہ کر بروز یکشنبہ ساتویں ذیقعدہ ۹۲۳ھ کو
وفات پائی ۔

(۸) حضرت سید محمد قادری رح

(۹) حضرت شیخ غلام محمد قادری رح

(۱۰) حضرت شیخ علو قادری رح

(۱۱) حضرت سید میر بغدادی رح

تاریخ وفات | حضرت مخدوم سید ابو عبداللہ محمد غوث گیلانی اوچی رح کی وفا
بقول صاحب تحفۃ الانوار وتشریف الشرفا وخزینۃ الاصفیا جلد اول بعمر ایکسو بیس سال
گرما میں بوقت دوپہر بتاریخ ہفتم رجب المرجب ۹۲۳ھ نوسو تیئیس ہجری مطابق ۱۵۱۷ء
ایکہزار پانسو سترہ عیسوی میں بعہد سلطنت سلطان ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ ہوئی ۔

مدفن پاک

Marfat.com

مدفن پاک | آپ کا مزار مبارک اوچ شریف گیلانی، تحصیل احمد پور شرقیہ، ریاست بہاولپور میں ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

اوچ شریف | اوچ اسم مذکر ہندی زبان کا ایک لفظ ہے جو بلندی کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے؛ یہ مقام چونکہ پنجاب کے متعدد دریاؤں کے ساحل پر ایک مرتفع موقعہ پر واقعہ ہوا ہے، اس لئے اس کا نام اوچ رکھا گیا، کننگھم صاحب نے بھی اسی توجیہ کو اختیار کیا ہے، اور بھی تمام جغرافیہ نویسوں کا اسی پر اتفاق ہے کیونکہ سطح سمندر سے یہ مقام تین سو ستائیس (۳۲۷) فیٹ بلند موقعہ پر واقعہ ہے۔

یہ شہر ہر زمانہ میں مختلف ناموں سے موسوم ہوتا چلا آیا ہے، مثلاً سکندر اعظم کے وقت اس کا نام الیگزینڈرہ، سکندرہ، اسکالندہ، کننگھم صاحب نے اپنے جغرافیہ ہند قدیم میں جو نقشہ دیا ہے، اس میں اس مقام کو اسکالنڈہ اوچ کے نام سے درج کیا ہے، راجہ دیو سنگھ بھٹی کے وقت اس مقام کا نام دیوگڑھ تھا۔ میر معصوم بھکری رح نے اور کرنل منچن سابق ایجنٹ بہاولپور نے اس مقام کو تلواڑا اور چاچ پور سے موسوم کیا ہے، نیز ہوڈ، بسمد، سندر، بابنیرا، بھاٹیہ، پیسبیا، بچھی سید جلال، اوچ، اوچہ، اوسہ وغیرہ نام بھی بعض تواریخ میں پائے جاتے ہیں[۱]، علامہ ابن بطوطہ تنجیری سیاح رح اپنے سفرنامہ میں لکھتے ہیں، ثم سافرتُ من مدینۃ بکار فوصلتُ الیٰ مدینۃِ اوجہ وھی مدینۃٌ کبیرۃٌ علیٰ نھرِ السندِ لھا اسواقٌ حسنۃٌ وعمارۃٌ۔[۲]

اکثر مورخین نے اپنی تاریخوں میں، اور سیاحین نے اپنے سفرناموں میں اوچ شریف کے تذکرے لکھے ہیں، چارلس مسین یورپین سیاح نے اپنے سفرنامہ میں، اور مولانا علی شیر قانع رح نے کتاب تحفۃ الکرام میں، اور میر معصوم بھکری رح نے تاریخ سندھ میں،

[۱] تاریخ فرشتہ، اکبر نامہ، آئین اکبری، تاریخ معصومی، تاریخ طاہری، تاریخ سندھ، تحفۃ الکرام، سفرنامہ چارلس مسین، سفرنامہ ابن بطوطہ۔

Marfat.com

اور مفتی غلام سرور لاہوری رح نے مخزن پنجاب میں ، اور مرزا قلیچ بیگ نے تاریخ سندھ میں اوچ کے متعلق بہت کچھ تحریر کیا ہے ، بخوفِ طوالت درج نہیں کیا جاتا ، صرف مخزن پنجاب سے مضمون سپردِ قلم کیا جاتا ہے۔

"اوچ سیدوں کا بہاولپور کی ریاست کے متعلق یہ ایک پورانا شہر دریائے پنجند کے بائیں کنارہ سے بفاصلہ چار میل آباد ہے ، اُس کے گرد نہایت خوبصورتی کے ساتھ درختوں کے مجموعے لگے ہوئے ہیں ، اور علاقہ نہایت سرسبز و سیراب ہے ، تین آبادیاں شہر کی علیحدہ علیحدہ واقعہ ہیں ، اور تین آبادیوں کے گرد الگ الگ شہر پناہ بنے ہوئے ہیں ، آبادی شہر کی گنجان گلیاں تنگ ، بازار کشادہ اور بڑے ہیں ، برتن ہر ایک دھانت کے عمدہ و خوبصورت بن کر یہاں سے اور ملکوں میں تحفہ بھیجے جاتے ہیں ، تجارت بھی اگرچہ یہاں ہر ایک قسم کی بہت ہوتی ہے مگر برتنوں کی تجارت بہت ہی وافر ہوتی ہے ، قدامت میں ملتان کی طرح یہ شہر بھی ضرب المثل ہے ، اگرچہ کئی مرتبہ یہ اُجڑا ، اور کئی دفعہ آباد ہوا ، مگر اخیر آبادی اس کی جو شیخ بہاوالدین زکریا ملتانی رح کے وقت ۶۳۲ھ میں ہوئی ، اس سے بعد بھی صدمات اس پر بہت آئے ، مگر ویران نہیں ہوا ، سکھوں کی فوج نے رنجیت سنگھ کے حملے کے وقت اس کو لوٹا ، اور قریب تھا کہ اُجڑ جائے ، مگر جب ریاست بہاولپور انگریزی حکومت کے تحت میں آکر محفوظ ہوگئی ، تو سکھوں کا دستِ غارت پھر اس پر نہ چلا ، یہ آبادیاں اونچے ٹیلے کے اوپر ہیں جو پہلے کھنڈرات سے بنے ہیں۔"

مولوی محمد حفیظ الرحمٰن حفیظ بہاولپوری نے تاریخ اوچ میں زمانہ حاضرہ کی اوچ گیلانی کی کل آبادی ایکہزار پانسو بارہ ۱۵۱۲ نفوس کی لکھی ہے ، جن میں سے چھیاسٹھ ۶۶ ہندو ہیں ، باقی سب مسلمان ہیں۔

Marfat.com

خانقاہِ مبارک آپ کے مزار مبارک پر مخدوم سید حامد محمد گنج بخش کلان سجادہ نشین چہارم رہنے اپنے عہد خلافت میں ۹۷۵ھ میں روضہ عالی اور گنبدِ بلند تعمیر کیا جس کی تاریخ لفظ "جہد شیخ حامد" سے نکلتی ہے، پھر مخدوم سید شمس الدین ثانی سجادہ نشینِ ہفتم رہنے اپنے عہدِ خلافت میں اُس گنبد کو تنگ ہونے کے باعث گروا کر از سرِ نو ۱۰۶۸ھ میں وسیع محل مسقف تیار کروایا، ابیات مشعر تاریخ عمارت پتھر کی اینٹ پر کندہ کر کے محل شریف کی شمالی دیوار میں باہر کی جانب لگے ہوئے ہیں۔

یا اللہ

اے آمدنت مبارک بادا

حمد ایزد را کہ آغاز گشت کار از ابتدا — در زمانِ صاحبِ سجادہ شیخ مقتدا
آنکہ شمس الدین محمد اسم او عالیقدر — کز اشاراتِ مشائخ بانی جائے ہدا
چیست تاریخ بنا پرسیدم از الہامِ غیب — گفت شاداں۔ خانقاہِ نادر آمد بابہا

پھر مخدوم سید حامد محمد گنج بخش ثالث بانی قلعہ سجادہ نشینِ سیزدہم نے اپنے عہد خلافت میں اس محل شریف کی ترمیم و تزئین کی، اور ۱۱۹۳ھ میں دروازہ عالی از سرِ نو بنوایا چنانچہ دروازہ پر یہ تاریخ تحریر ہے۔

یا اللہ یا محمد

آلہی بحق نبی فاطمہ — کہ بر قولِ ایماں کنی خاتمہ
حضرتِ گنج بخش پیرِ ہدا — مقتدائے جمیع اہلِ تقا
کرد تعمیرِ طرفہ خانقہے — کہ بود نورِ چشمِ صدق و صفا
عطرِ میلِ رواق او بخشد — اثرِ طوبیٰ بچشمِ ضحا
لماقِ او چوں ہلالِ عید مدام — میکند حلِ عقدۂ دِ لہا

Marfat.com

قرصِ خورشید شمع ایوانش　　ذرہ ساں حاضر از یدِ بیضا

ہست مرات والی و منکر　　گہ چو قبلہ گہے چو قبلہ نما

در فضائے حریم محترمش　　بادمثمر ہمیشہ نخلِ دعا

ہر کہ بکشاد دیدہ بر آں در　　قال یا لیتہا نعیم لنا

روضہ اصفیا ۔ خود گفتا　　بہرِ تاریخ ایں خجستہ بنا

کتبۂ تراب اقدام کلاب قادریہ فقیر محمد سعید مخدومانہ

یا غوث الاعظم

اگر دعوتم رد کنی ور قبول　　من و دست و دامانِ آلِ رسول

پھر مخدوم سید شمس الدین سابع سجادہ نشین بیستم نے اپنے عہدِ خلافت میں باہتمام منشی شاہ محمد خاں مختار کار ۱۳۲۴ھ میں دوبارہ مرمت کروائی، چنانچہ برآمدہ درگاہ کے دروازے پر یہ کتبہ تحریر ہے

"بعونہ تعالیٰ بنائے ایں خانقاہ مبارک در زمانِ مخدوم شیخ حامد محمد گنج بخش صاحب کلان سجادہ نشین چہارم در ۹۷۵ھ ہجری قرار یافت و پس در عہدِ حضرت مخدوم شیخ حامد محمد شمس الدین صاحب سابع سجادہ نشین بیستم باہتمام منشی شاہ محمد خاں مختار کار در ۱۳۲۴ھ مرمت یافت"

زمانہ حاضر میں یہی محل شریف فراخ مزین مسقف موجود ہے، نیچے منقش فرش ہے، خاص محل شریف میں اناثی قبریں ہیں، جو دو قبریں بلند چبوترہ پر سنگِ مرمر کے کٹہرہ کے اندر ہیں مغربی مزار مخدوم سید محمد غوث گیلانی رح کا، اور مشرقی مزار مخدوم سید عبدالقادر ثانی رح کا ہے، باقی سب قبریں سجادہ نشینان و اولاد کی پست چبوترہ پر واقع ہیں، اُن کے گرد لکڑی کا کٹہرہ لگا ہوا ہے۔

مولف کتاب ہذا فقیر شرافت عافاہ اللہ ۱۳۵۳ھ کے آغاز میں دربار شریف گیلانیہ پر معتکف رہ کر زیارات اور فیوضات سے مشرف ہوتا رہا ہے۔

Marfat.com

جامع مسجد گیلانی | دربار شریف کے شمالی جانب عظیم الشان جامع مسجد ہے۔ تین گنبد ہیں، سامنے کی دیوار پر کانشی کا کام بڑا خوبصورتی سے کیا ہوا ہے جو نہایت دیدہ زیب ہے، اس مسجد کی تعمیر مخدوم سید شمس الدین ثانی سجادہ نشین ہفتم نے ۱۰۸۲ھ میں کروائی، اس قطعہ سے تاریخ ظاہر ہوتی ہے۔ ؎

از عنایاتِ خدا بیچون و چند — شیخ شمس الدین پیر اقبالمند
در جوار خانقاہِ غوثِ حق — کرد تعمیرِ عمارت دل پسند
مسجدِ عالی بہ از خلدِ بریں — صد چو رضوان خدمتش را دست بند
خوش نمائے بے ستونِ قبہ دار — قبہ ہائے چرخ پیشِ او نژند
سال تاریخ خرد سنجیدہ گفت — وہ چہ مسجد رشکِ فردوسِ بلند

بعد ازاں مخدوم سید شمس الدین سابع رح سجادہ نشین بنیستم نے ۱۳۲۴ھ میں باہتمام منشی شاہ محمد خاں مختار کار مرمت کروائی۔

مسجد شریف کے تین دروازے ہیں، صحن وسیع ہے، صحن کے جنوبی طرف محل تہریف حضرت مخدوم سید محمد غوث گیلانی رح ہے، جس کا دروازہ خاص مسجد میں ہے، اور صحن کے شمالی حصہ میں حوض ہے، پانچوں وقت نماز باجماعت ہوتی ہے، جمعہ کے دن خلقت کا بہت ہجوم ہوتا ہے، حضرت مخدوم صاحب سجادہ نشین دام برکاتہٗ اندرون محلات سے نہایت تزک و احتشام کے ساتھ نماز جمعہ کے واسطے مسجد میں تشریف لاتے ہیں، اس وقت مسجد گیلانیہ کے خطیب مولوی حکیم محمد قطب الدین صاحب آرہ آبادی فاضل دیوبند ہیں۔ سلمہ اللہ۔

دارالعلوم قادریہ | یہ دارالعلوم شروع سے ہی مخادیم گیلانیہ رح کے اہتمام سے جاری ہے، جامع مسجد گیلانی سے شرقی جانب، اور درگاہ شریف غوثیہ سے شمالی

Marfat.com

جانب دروازہ کے سامنے ہے ، وسیع اور بلند گنبد ہے ، اس کے دو دروازے ہیں ، ایک جنوب کو جو درگاہِ غوثیہ کو سامنا ہے ، دوسرا مشرق کو جو بازار میں ہے اس دروازہ پر یہ تاریخ تحریر ہے " رب العلمین فیاض " اور یہ بھی ہے ،

" استقلال دارالعلوم قادریہ "

اکثر طلبہ اس مدرسہ میں پڑھتے ہیں ، جن ایام میں فقیر شرافت عافاہ اللہ درگاہِ غوثیہ میں معتکف رہا ، اُن دنوں مندرجہ ذیل طالب علم پڑھتے تھے ، مولوی عبدالغنی خواندہ شرح عبدالغفور ، مولوی محمد ظریف خواندہ مشکوٰۃ شریف ، مولوی رحیم بخش خواندہ کتب حدیث ، میاں فیض بخش ، سید غلام محی الدین وغیرہم۔

خدام درگاہ | زمانہ حاضرہ میں درگاہِ غوثیہ کے سجادہ نشین حضرت مخدوم سید حامد محمد شمس الدین نامن گیلانی ہیں ، اور مدار المہام وزارت پناہ سید غلام زین العابدین شاہ ہیں ، سب کاروبار جاگیرات وانتظام خانگی و درگاہ شریف انہیں کے اہتمام سے ہو رہا ہے ، اور خلفائے مقربین میں سے خلیفہ دائم خاں ، اور خلیفہ واحد بخش ، اور خلیفہ احمد بخش قابل شخص ہیں ، اور منشیان میں سے منشی حسن بخش ، اور منشی بقا محمد ہیں ، مخدوم صاحب کے اتالیق مولوی غلام رسول صاحب بہاولپوری ہیں ، جامع گیلانی کے امام اور مدرسہ قادریہ کے مدرس مولوی محمد قطب الدین آلہ آبادی ہیں ، درگاہِ غوثیہ کے مجاوران خلیفہ قادر بخش ، اور خلیفہ اللہ بچایا خاں ہیں ، اور جاروب کش کا نام میاں حاجی ، اور لانگری کا نام میاں پیارا ہے۔

لنگر شریف | لنگر ہر ایک مسافر شب باش کو دو وقت ملتا ہے ، رات کو شکر چاول اور دن کو دال روٹی ، اور ہفتہ کے بعد ایک دن گوشت بھی ملتا ہے۔

عُرس مبارک | جو عُرس قمری تاریخ کو ہوتا ہے ، وہ ساتویں محرم کو ہر سال ہوتا ہے اور جو میلے

Marfat.com

اور جو میلہ شمسی تاریخ کو ہوتا ہے ، وہ ہر سال ماہِ چیت کے اندر چارؤں جمعہ کے دن ہوتا ہے ، خصوصاً آخری جمعہ کو بہت ہجوم ہوتا ہے ، میلہ کے دنوں میں گوشت روٹی کا لنگر ملتا ہے۔

قطعۂ تاریخ

از حضرت مولانا شاہ غلام مصطفٰے صاحب نوشاہی دام برکاتہٗ

چو حضرت شاہ محمد غوث اوچی رفت در جنت — بقربِ غوثِ اعظم یافت منزل خوب سلطانی
چو نوشاہی ز ہاتف جست تاریخ ولی گفتا — بگو محبوبِ سبحانی و گیلانی و لی ثانی ۹۲۳

منه

چوں ز دنیا شاہ محمد غوث رفت — در جناں فائز شد پیرِ منیر
انتقالِ پیر نوشاہی چو جست — گفت ہاتف۔ پیرِ زاہد دستگیر ۹۲۳

منه

جنابِ شاہ محمد غوث حسنی — ز دنیا رفت در جنت بہ ابرار
منوّر گشت نوشاہی از و خُلد — سروشم گفت رحلت۔ قطبِ اخیار ۹۲۳

منه

چوں رفت پیر از ما الیٰ بیافت جنت — تاریخِ رحلتِ او گفتم۔ شہِ حقیقت ۹۲۳

منه

بجنات چوں رفت شاہ بے ملال — ز۔ مخدومِ عالم محمد۔ وصال ۹۲۳

منه

رحلتِ شاہِ ولی مادری
ہادیٔ زہاد شاعر قادری
۹۵۸

Marfat.com

منه

بے سر آندیشہ نوشاہی بگفت　　شیخ اُچی۔ گوہر تاریخ سفت ۹۲۳

دیگر

از اسمار الحسنیٰ

قابض ودود ۹۲۳ - قابض ھادی ۹۲۳ - قابض بدوح ۹۲۳

خبیر اعلیٰ ۹۲۳ - خبیر عالی ۹۲۳ - خبیر کافی ۹۲۳

خیر باقی ۹۲۳ - اخر معبود ۹۲۳ - متکبر اکرم ۹۲۳

ستار اکرام ۹۲۳ - منتقم صابر ۹۲۳ - مستعان بصیر ۹۲۳

باعث نصیر ۹۲۳ - رشید توّاب ۹۲۳

Marfat.com

فصلِ بست سوم

حالاتِ حضرت مخدوم سیّد مبارک حقانی گیلانی قدس سرہٗ

اوصافِ جمیلہ | آپ سلطان المقبولین، رئیس السالکین، امام المتقین، سراج المتعبدین، شاہبازِ ملکِ ولایت، آفتابِ فلکِ ہدایت، مخزن العلوم والانوار، مصدر الفیوض والاسرار، غوثیت مآب، قطبیت انتساب، سید القوم صاحب ترک و تجرید تھے، حضرت مخدوم سید محمد غوث گیلانی رح کے فرزندِ ثالث اور مرید وخلیفہ اکبر تھے۔

نام ولقب | آپ کا اسمِ گرامی مبارک، لقب حقانی، سید السادات تھا۔

تربیت وتعلیم | آپ کی ولادت باسعادت اوچ شریف میں ہوئی، جب سنِ تمیز کو پہنچے تو اپنے والد بزرگوار رح سے ہی تعلیم شروع کی، تھوڑے ہی عرصہ میں علوم متداولہ حاصل کئے، اور معقول ومنقول میں کمال دسترس پیدا کی۔

بیعت وخلافت | آپ نے بیعتِ طریقت اپنے والد اکرم حضرت شیخ المشایخ مخدوم سید ابو عبداللہ محمد غوث گیلانی جلبی اوچی رح کے ہاتھ مبارک پر کی، اور خرقہ خلافت وارشاد حاصل کیا۔

بیعتِ روحی | آپ کو روحی بیعت حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سید ابوالحسن علی بن سید مسعود گیلانی رح اور سید محمود بودلہ خلیفہ سید علی گیلانی رح سے تھی۔

حالتِ جذب | اپنے والد بزرگوار رح کی توجہ سے آپ کے مزاج حق امتزاج پر سکر وجذبہ غالب ہوگیا، اس لئے اکثر استغراقی حالت میں رہتے تھے۔

تجرید | آپ اسی حالتِ سکریہ کے غلبہ سے اوچ شریف سے نکلے، اور بعالمِ تجرید لکھی جنگل

Marfat.com

میں جا بیٹھے، کئی برسوں تک آدم زاد کی صحبت سے اجتناب رکھا، اور گوشۂ تنہائی میں یادِ الٰہی کرتے رہے۔

سیر و سیاحت | پھر آپ وہاں سے سیر و سیاحت فرماتے ہوئے خوشاب کے قریب ایسے جنگل میں پہنچے، جس کے نواح میں بارہ بارہ کوس تک آبادی کا نشان نہ تھا، مجردانہ وہاں ڈیرا ڈال دیا۔

ریاضت و مجاہدہ | آپ نے ریاضت و مجاہدہ کو اس حد تک پہنچایا تھا، کہ کبھی ہفتہ اور کبھی مہینہ کو روزہ افطار فرمایا کرتے، درختوں کے پتے اور گھاس وغیرہ آپ کی غذا ہوتی تھی۔

حرارتِ عشق | گرمیِ شوق آپ کے وجود میں اس قدر تھی کہ جب نسبتِ جذبہ آپ پر غالب ہوتی، تو آپ کے جسم مبارک پر جو کپڑے ہوتے وہ جل جاتے، اس لئے اکثر لباسِ عریانی ہی زیبِ تن ہوتا تھا۔

پوشاند لباس ہر کرا عیبے دید　　بے عیباں را لباسِ عریانی داد

افاقہ کی حالت میں درختوں کے پتوں سے بقدرِ ضرورت ستر عورت کر لیا کرتے تھے۔

کرامات

قضائے حوائج | آپ کی طبیعت میں جلال غالب تھا، کسی شخص کو خدمت میں حاضر ہونے کی جرأت نہ ہو سکتی تھی، اور اگر کوئی آدمی چاہتا کہ آپ کے پاس جاوے تو آپ اُس کو خواب میں اپنا جمالِ باکمال دکھلاتے، اور اس کی حاجت پوری فرماتے۔

تصرف فی الاجسام | جب کبھی آپ کو وجد ہوتا تو اس حالت میں جو لباس آپ کے جسم اطہر پر ہوتا وہ خوشبودار ہو جاتا تھا، نیز آپ کے جوش ہوا اور تصرف قویہ

گرد نو

Marfat.com

گرد نواح کے جنگلی جانوروں کے چمڑے بھی خوشبودار ہو جاتے ہیں

توجہ جلالی جب آپ کی خبر موہبت اثر دُور دُور تک پھیل گئی تو شیخ معروف چشتی رح خوشاب سے چل کر آپ کی زیارت کو جنگل میں آئے، سامنے آتے ہی حضور کی توجہ سے ان کی حالت دگرگوں ہو گئی، اور اسی وقت قدموں میں گر پڑے تین روز کے بعد ہوش آئی تو بیعت ہوئے، آپ نے اُن کو سامنے بٹھا کر جلالی نظر سے دیکھا تو اُن کے بند بند ایکدوسرے سے جدا ہو گئے، دیر کے بعد جمالی اثر ڈالا تو اصلی حالت پر آئے، پھر آپ نے فرمایا اے فرزند! درویش کو شاہ کہلانا اُس وقت لازم ہے جب اس مرتبہ پر پہنچ جاوے، آگے تم شیخ معروف تھے، اب ہم نے تم کو شاہ معروف کر دیا ہے

کلمات طیبات

نصائح۔ پھر آپ نے شاہ معروف رح کو وصیتیں فرمائیں کہ اے فرزند! جہاں رہو خدا کی یاد میں رہو، اور تبلیغ اسلام میں کوشش کرو، اور جن لوگوں کی آنکھوں پر غفلت کے پردے پڑے ہیں، اُن کی صفائی باطن کر کے واصل باللہ کرو، فقرا کی محبت سے اپنے سینے کو روشن کرو، توکل و قناعت سے ہمیشہ خوش رہو تم سے بہت خلقت کو فیض حاصل ہو گا، اور فلاں پہاڑ کی غار میں ایک ضعیفہ یادِ الٰہی میں ایسی مستغرق ہے کہ اُس کو دنیا و اہل دنیا کی کوئی خبر نہیں رہی، اُس کو جا کر غار سے نکالو، اور پھر بارِ گوندلاں کی طرف سیر فرما کر مخلوق کو روحانی فیض سے سیراب کرو

پیشینگوئی۔ نیز آپ نے بشارت دی کہ تم سے ایک خانوادہ جدید پیدا ہو گا جسکو

Marfat.com

لوگ خاندان نوشاہی کہیں گے ۔
آپ نے یہ مواعظ و نصایح فرما کر شاہ معروف رح کو رخصت کیا ، اور خود لاہور پہنچ کر وہاں سکونت اختیار کی ، اور مدت العمر وہیں رہے ۔

اولادِ کرام

آپ کے چار بیٹے تھے ۔ (۱) سید میر میراں رح (۲) سید بقا محمد رح (۳) سید کرم علی رح (۴) سید بدرالدین رح ۔

سلسلۂ سجادگی آپ کے سجادہ نشین حضرت سید میر میراں آپ کے فرزند اکبر ہوئے ہیں ان کے القاب مصلح الدین ، ایوب صابر ، ناصر حسن بھی ہیں ، لاہور میں سکونت رکھتے تھے ، صاحبِ علم و حلم و شرافت و نجابت و عطا و سخاوت تھے ، خوارق و ولایت موروثی رکھتے تھے ، ۹۸۶ھ میں وفات پائی ، گورستان میانی میں مدفون ہوئے[۱] ۔ ان کے چھ بیٹے تھے ، سید نظام الدین رح[۱] ، سید عبدالرحمٰن رح[۲] ، سید علاؤالدین رح[۳] ، سید رحمت اللہ رح[۴] ، سید حسن رح[۵] ، سید ابوسعید رح[۶] ۔

ان کی اولاد میں سے حضرت سید جانن امام المعروف پیر جانی شاہ ثانی لاہوری رح (متوفی شنبہ ۱۷ ذیقعدہ ۱۳۴۲ھ) صاحبِ ولایت گذرے ہیں ، فقیر شرافت عفا اللہ خواب میں ان کی زیارت سے مشرف ہوا ہے ، ابن سید نظام الدین ثانی المعروف پیر بودیانوالہ رح (متوفی جمعہ ۲۲ رجب ۱۳۱۱ھ) بن سید احمد شاہ رابع بن سید قائم شاہ بن سید جانی شاہ اول بن سید احمد شاہ ثالث بن سید عبدالرسول بن سید احمد ثانی المعروف پیر بالو شاہ بن سید عبدالواحد بن سید نظام الدین بن سید مصلح الدین میر میراں گیلانی لاہوری رحمہم اللہ ۔

Marfat.com

زمانہ حاضرہ میں حضرت سید اصغر علی شاہ صاحب گیلانی سجادہ نشین ہیں، لاہور محلہ پیر گیلانیاں میں سکونت رکھتے ہیں، متیمن بابرکت بزرگ ہیں، فقیر شرافت عافاہ اللہ بھی ان کی زیارت سے مشرف ہو چکا ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

انہوں نے لاہور گورستان میانی میں اپنے ماموں سید جانی شاہ ثانی رح اور اپنے جدِ مادری سید نظام الدین بودیانوالہ رح کے مزارات پر عالی شان گنبد تعمیر کروایا ہے، جس پر یہ شعر تحریر ہے۔

شد بنا ایں روضہ در عہدِ جنابِ محترم — پیر سید حضرت اصغر علی شاہ ذی الکرم

نیز اُس کے متصل ہی ایک وسیع مسجد بھی تیار کروائی، جس کی تاریخ مولوی شمس الدین شایق لاہوری نے یہ لکھی ہے، دروازہ مسجد پر کندہ ہے۔

یادگارِ پیر سید حضرتِ جانن امام — عُرف حضرت پیر جانی شاہ امامِ خاص و عام
ابن حضرت پیر سید شاہ نظام الدین ولی — عُرف گیلانی شہنشہ بودیانوالہ سنجی
بانیِ ایں یادگار ست جانشینِ آں کبار — پیر سید حضرتِ اصغر علی شاہ ذی وقار
گفت تاریخ بنائش حق بہ شایق ز آسماں — مسجد پیرانِ گیلانی بہشتِ قوم۔ داں ۱۳۴۴

خلفائے عظام

(۴) حضرات صاحبزادگانِ والا تبار رح

آپ کے چاروں بیٹے آپ کے ہی خلیفہ تھے۔

(۵) حضرت مخدوم شاہ معروف خوشابی رح، اِن کا ذکر آگے آئے گا۔ انشاءاللہ

(۶) حضرت شاہ عبداللہ رح۔ اِن کا سلسلہ فقر جاری ہے۔

(۷) حضرت بی بی جیونی صاحبہ رح

Marfat.com

عارفاتِ کاملات سے تھیں، پیر روشن ضمیر کے حکم سے بہت عرصہ غار میں گوشہ نشین رہیں پھر حضرت شاہ معروف صاحبؒ ان کو چلہ سے نکالا۔ بی بی صاحبہؒ ہر دم استغراق اور محویت میں رہتی تھیں، کسی کو سامنے ہونے کی جرأت نہ ہو سکتی تھی، اگر کسی نے کوئی عرض کرنی ہوتی تو پشت کے پیچھے جرس بجاتا، اُس کی آواز سُن کر بی بی صاحبہؒ سر اٹھاتیں، اور جو کچھ منہ سے فرمائیں وہی ہو جاتا، سید شاہ محمد شیرازی شاہپوریؒ کو انہوں نے منہ بولا بیٹا بنایا ہوا تھا، خوارق و کرامات بے انتہا اِن سے ظاہر ہوتے تھے۔

تاریخ وفات حضرت مخدوم سید مبارک حقانی گیلانیؒ کی وفات ۹۵۶ھ نو سو چھپن ہجری مطابق ۱۵۴۹ء ایکہزار پانسو اُنچاس عیسوی میں بعہد سلطنت سلطان نصیر الدین محمد ہمایون بن بابر بادشاہ بمقام لاہور ہوئی۔

مدفن پاک آپ کی نعش مبارک لاہور سے اوچ شریف گیلانی میں لے جا کر اپنے والد بزرگوار کے جوار میں مقبرہ قادریہ کے اندر دفن کی گئی۔

نقشہ قبور مقبرہ قادریہ کے اندر بلند چبوترہ دو قبریں ہیں، مغربی حضرت سید محمد غوث گیلانیؒ کی، اور مشرقی سید عبدالقادر ثانیؒ کی، اور اُس کے متصل پست چبوترہ پر بلا تفاوت مشرقی قبر سید عبداللہ ربانیؒ کی، اور اُن سے مشرقی سید محمد غوث ثانی کی، اور اُن سے مشرقی سید مبارک حقانیؒ کی ہے، یعنی چاروں بزرگوں کی اکٹھی قبریں ہیں، فقیر شرافت عافاہ اللہ زیارت مزارات بزرگان گیلانیہ واقعہ اوچ شریف سے مشرف ہو چکا ہے۔ رحمۃ اللہ علیہم۔

قطعہ تاریخ

از حضرت مولنا شاہ غلام مصطفےٰ صاحب نوشاہی دام برکاتہٗ

بجنت رفت چوں سید مبارک بالطافِ خدا دریافت شاہی

بگفتا پیر نوشاہی

Marfat.com

بگفتا پیر نوشاہی وصالش حبیبِ عاشق وشایق الٰہی ۹۵۶

منه

شاہ مبارک چو رفت در فردوس مسندِ اولیا گرفت آں شہ
چوں بپرسی ز وصل نوشاہی ہست سلطانِ ذوق وافضل مہ ۹۵۶

منه

شاہ مبارک چو رفت در جنات گشت بر پیر فضل ورحم جلی
رحلتِ پیر جست نوشاہی گُل خوش آمد از ندائے خفی ۹۵۶

منه

زمارفت سید مبارک حقانی وصال ست معصوم ومخدوم اُچی ۹۵۶

منه

در بہشتِ پاک شد احسن جمیل وخوبرو شاہ مبارک قادری محبوب اُچی سال او ۹۵۶

منه

بجنت گشت چوں داخل بزرگ وقبلہ معصومی وصالِ شاہ مبارک پیر خوانی نو مخدومی ۹۵۶

منه

از وصالِ زاہد وپیرِ جہاں تارکِ دنیا مجرد پاک خواں ۹۵۶

منه

ذاکرِ نامِ حق چو گشت خفی رحلتِ پیر ہست شیخ ولی ۹۵۶

منه

رفت در فردوس چوں روشن ضمیر
سال حبیبِ ایزدی مخدوم پیر ۹۵۶

Marfat.com

منه

بحنت رفت پیرے دستگیرے وفاتِ شیخ گفتم دلپذیرے ۹۵۶

منه

بحنت رفت چوں پیرِ مہذب وصالِ پیر خوان مجذوبِ بارب ۹۵۶

منه

چو پیرم کرد درجنات شاہی وصالِ پاک خوان فضلِ آلہی ۹۵۶

منه

زدنیا بعقبےٰ چو رفت آں منیر وصالش بخوان پیرِ کُل دستگیر ۹۵۶

دیگر

از اسمار الحسنےٰ

مؤخر ۹۵۶ علی - مالک الملک ۹۵۶ مقتدر - مستقیم ۹۵۶ قہار

مستقیم ۹۵۶ قاہر

از آیت شریف

- ان اللہ اصطفٰہ علیکم وزادہ بسطۃً -

۹۵۶

Marfat.com

فصل بست چہارم

حالاتِ حضرت مخدوم شاہ معروف خوشابی قدس سرہٗ

اوصافِ جمیلہ | آپ غوث الدنیا والدین، قطب الاسلام والمسلمین، قاسم انوارِ ربانی، مورد الطافِ یزدانی، سید العرفا، رئیس النجبا، شاہبازِ اوجِ چشتیہ، آفتابِ چرخِ قادریہ، سلطان العارفین، امام الواصلین، صاحبِ ترک وتجرید وعشق ومحبت ووجد وسماع تھے، حضرت مخدوم سید مبارک حقانی گیلانی رح کے اجلہ خلفاء سے تھے۔

نام ونسب | آپ کا نام نامی محمد معروف، لقب مخدوم، مجمع البحرین، خطاب شاہ صاحب، مشہور نام شاہ معروف تھا۔

آپ فاروقی چشتی النسل تھے والد بزرگوار کا نام شیخ آدم تھا، ابن شیخ موسیٰ بن شیخ مودود بن شیخ بدرالدین سلیمان بن شیخ الاسلام خواجہ فریدالدین مسعود گنج شکر اجودھنی بن شیخ جمال الدین سلیمان بن شیخ شعیب بن شیخ احمد بن شیخ یوسف بن شیخ محمد بن شیخ شہاب الدین علی بن شیخ احمد المشہور بہ فرخ شاہ بادشاہِ کابل بن شیخ نصیرالدین بن شیخ محمود المشہور بہ ریسمان شاہ بن سامان شاہ بن سلیمان بن مسعود بن عبداللہ واعظ الاصغر بن عبداللہ واعظ الاکبر بن ابوالفتح بن اسحاق بن قطب العالم سلطان ابراہیم بادشاہِ بلخ بن ادہم بن سلیمان بن ناصر بن حضرت عبداللہ بن امیرالمؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہم۔

ولادت وتربیت | آپ کی ولادت باسعادت بستی چشتیاں نواح پاک پٹن میں ہوئی، اپنے والد بزرگوار رح کے آغوش میں تربیت پائی، اور علوم ظاہری وباطنی سے

Marfat.com

کافی بہرہ حاصل کیا، اور طریق چشتیہ میں اپنے والد بزرگوار رح سے ہی خلافت پائی مقاماتِ سلوک کو ابتدا سے انتہا تک طے کیا، بعد عطائے خلافت بہت عرصہ تک ترویج سلسلہ چشتیہ کرتے رہے، پھر وہاں سے باجازتِ روحانیت حضرت خواجہ فریدالدین گنج شکر رح خوشاب شریف کے جنگل میں موضع بولا کے قریب وارد ہوئے، اور اس علاقہ میں سالکوں کی دستگیری کرتے رہے، چندے جنگل میں قیام فرما کر پھر خوشاب میں سکونت پذیر ہوئے ۔

واقعہ بیعت اتفاقاً ۹۰۶ھ میں حضرت شیخ المشائخ مخدوم سید مبارک حقانی گیلانی اوچی رح سیر و سیاحت فرماتے ہوئے خوشاب شریف کے جنگل میں وارد ہوئے اُن کا آوازہ کرامت دور دور تک پھیل گیا، آپ بھی اُن کا شہرہ سُن کر زیارت کو گئے، آگے وہ مراقبہ میں بیٹھے تھے، نورِ باطن سے آگاہ ہو کر سر اُٹھایا، اور فرمایا اے معروف! شیر کے پنجہ میں ہاتھ نہ ڈالنا چاہیئے، بہتر ہے کہ اس ہوش ربا جنگل سے چلے جاؤ، آپ چونکہ عاشق صادق تھے عرض کیا۔

ہر چہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم
گر بود بیگانہ با ما شرطِ طوفاں آشناست

اُنہوں نے آپ کا رسوخ عقیدت معلوم کر کے نظر اٹھا کر دیکھا، آپ اُسی وقت بیہوش ہو کر گر پڑے، تین روز تک اسی حالت میں زمین پر پڑے رہے، جب افاقہ ہوا تو حضرت مخدوم صاحب رح کی بیعت ہو گئے، اور نسبتِ قادریہ حاصل کی ۔

خلافت و اجازت آپ چند روز ہی اپنے شیخ کی خدمت میں رہے، لیکن اس قلیل عرصہ میں وہ وہ حقائق و معارف پائے جو سالکوں کو کئی سال کی ریاضت سے بھی بمشکل حاصل ہو سکتے ہیں۔

آنجا کہ

Marfat.com

؎ آنجا کہ زاہدان ہزار اربعین رسند مست شراب عشق بیک آہ میرسد

روز بروز آپ کا کمال وعروج بڑھتا گیا، آخر حضرت مخدوم صاحب رہنے آپ کو خلعتِ خلافت واجازتِ طریقۂ قادریہ سے مشرف فرمایا، اور ہدایت خلق اللہ کے واسطے سیر وسیاحت کا حکم فرمایا، اور چند نصیحتیں بھی فرمائیں، جن کا بیان پیش ازیں اُن کے ذکر میں ہو چکا ہے ؎

عطائے خطاب شاہی جس وقت آپ وداع ہونے لگے تو حضرت مخدوم صاحبؒ نے آپ پر نگاہِ جلالیت ڈالی، تو اُس وقت آپ کا بند بند ایکدوسرے سے جدا ہو گیا پھر جب آپ اصلی حالت پر مجسم ہوئے تو اُنہوں نے فرمایا اے فرزند! آگے تم شیخ معروف تھے، آج ہم نے تم کو شاہ معروف کر دیا ہے، اور فقیر کو اس وقت شاہ کہلانا جائز ہے، جب اس مرتبہ پر پہنچے، اُسی دن سے ہر کہ ومہ آپ کو شاہ صاحب کہنے لگے ؎

بی بی صاحبہ معتکفہ کو مستفیض کرنا بوقتِ رخصت آپ کو حضرت مخدوم صاحبؒ نے فرمایا کہ فلان غار میں ایک عورت چلہ کش ہے، اُس کو جا کر چلہ سے نکالو، آپ اُس غار مسکن الابرار کی طرف تشریف لے گئے، اور اُس کے دروازہ سے خس و خاشاک اپنے ہاتھ سے ہٹائے، دیکھا کہ بی بی صاحبہؒ مراقبہ میں بیٹھی ہیں، دنیا و اہل دنیا کی کچھ خبر نہیں، جب آپ کی آواز اُن کے کان میں پہنچی تو سر اٹھا کر دیکھا آپ نے بحفاظت تمام اُن کو غار سے نکالا، اور دو تین قطرے دودھ کے ان کے حلق میں ڈالے، اور روئی میں لپیٹا، چند لمحہ کے بعد بی بی صاحبہؒ کے وجود میں وجد وحال پیدا ہوا، ضعف وناتوانی جاتی رہی، چونکہ ان کو از سر نو قوائے جسمانی نے عود کیا، آپ نے اُن کا نام بی بی جیونی یا بی بی جیوندی رکھا، اور ایک ہی

Marfat.com

نظر سے بمقامِ علیا فائز کر دیا۔

سیر و سیاحت | آپ نے حسب الارشاد پیر روشن ضمیر کے بار گوندلاں کا اکثر سیر فرمایا، اور آپ کی وضع یہ تھی کہ آبادی میں کم جاتے، اور جنگل میں رہنے کو پسند فرماتے تھے، برلغت تجرید سیاحت فرماتے، کسی کو ساتھ نہ رکھتے۔

عادات و خصائل | آپ یادِ الٰہی میں ہر دم مستغرق رہتے، جس طرف تشریف لے جاتے، آپ کا عام شہرہ ہو جاتا، اور خلقت کا ہجوم آپ کے گرد جمع ہو جاتا، آپ ہر چند ستر احوال میں کوشش کرتے مگر آفتاب کا چھپنا محال ہے، ندائے غیبی سے لوگوں کو اطلاع ہو جاتی، بیشمار لوگ آپ کے فیض سے مستفیض ہوئے، اگر بیمار پر نظر کرتے تو شفا پا جاتا، اگر گدا پر نظر کرتے تو وہ بادشاہ ہو جاتا۔

سماع و وجد | آپ ابتدائی زمانہ میں بسبب توجہ پیران چشت اہلِ بہشت کے سماع سنتے اور وجد کرتے تھے، پھر قادری سلسلہ میں داخل ہو کر بھی سماع کو ترک نہ کیا۔

ف اسی لئے آج تک خاندان قادریہ نوشاہیہ میں سماع و سرود مروج ہے ورنہ دوسرے قادریہ فقیر اس سے مجتنب رہتے ہیں۔

ایثار | ایک رات چور آپ کے مکان میں گھس آیا، اور کچھ اسباب گٹھڑی باندھ کر لے جانے لگا تو اندھا ہو گیا، ہاتف سے ندا آئی کہ اسباب رکھ دے اور چلا جا، اُس نے گٹھڑی رکھدی اور بینا ہو کر چلا گیا، دوسری رات کو حضور نے وہی گٹھڑی اٹھالی اور اس چور کے پاس لے گئے، معذرت کی اور فرمایا کہ کل ساری رات تم نے محنت کی، اور خالی ہاتھ آیا، یہ تمہاری اجرت ہے، ہم نے تجھ کو بخش دی، آپ کی بخشش اور خُلق کو دیکھ کر وہ تائب ہوا، اور مرید ہو کر کمال کو پہنچا۔

Marfat.com

کرامات

آپ سے اکثر خوارق وکرامات ظہور میں آئے ۔ازانجملہ ۔

تصرّف فی القلوب | آپ ایک دن مسجد میں بیٹھ کر قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے، ایک ہندو لڑکا جو آپ سے محبت رکھتا تھا ۔ وہاں آگیا ، اور سطورِ قرآن پر انگلی لگا کر کہنے لگا کہ یہ فلاں حرف ہے ، اور یہ فلاں حرف ہے ، آپ نے ازراہِ شفقت فرمایا کہ اے فرزند! تم تو حافظ معلوم ہوتے ہو ، آپ کے فرمانے سے وہ اسی وقت کلام اللہ شریف کا حافظ ہوگیا ، اور مسلمان ہوکر آپ کا مرید ہوا ۔

نجاتِ سفینہ | ایک مرتبہ آپ دریائے جہلم میں کشتی پر سوار تھے ، اتفاقاً ہوائے مخالف سے کشتی ڈگمگانے لگی ، غرق ہونے کے قریب تھی کہ اہلِ کشتی رونے لگے ، اور آپ کے آگے ملتجی ہوئے کہ کشتی پار لگ جائے ، آپ نے فرمایا "رضائے موئے از ہمہ اولےٰ" جب یہ الفاظ فرمائے تو ہوا ٹھیر گئی ، اور کشتی بخیریت پار لگی ۔

اعانتِ مرید | منقول ہے کہ آپ کا ایک مرید معمار کسی رئیس کا محل تعمیر کر رہا تھا ، دفعۃً بلندی سے اس کا پاؤں پھسل گیا ، اور نیچے گر پڑا ، فوراً اس نے کہا المدد یاشاہ معروف ، آپ اسی وقت وہاں پہنچ گئے ، اور فرمایا کوئی فکر نہ کر تو بچ گیا ہے ، یہ کہہ کر غائب ہوگئے ، اور اُس کو کچھ چوٹ نہ آئی ۔

ظہورِ چشمہ | ایک مرتبہ آپ سفر کرتے ہوئے کسی گاؤں سے گذرے ، وہاں چند آدمی کنواں کھود رہے تھے ، انہوں نے عرض کیا ، شاہ صاحب! ہم کنواں بہت گہرا کھود کر معمول سے بھی زیادہ نیچے لے گئے ہیں ، لیکن پانی نہیں آتا ، آپ نے فرمایا کہ پانی تو اوپر رہ گیا ہے ، اور تم پانی کی حد سے نیچے چلے گئے ہو ، چنانچہ

Marfat.com

آدھا کنواں مٹی سے بھروا دیا، اور اس پر عمارت شروع کروا دی، اسی وقت کنواں پانی سے لبالب ہو گیا۔

سبحہ کا تعظیم کرنا منقول ہے کہ ایک دن آپ طہارت خانہ میں غسل فرمانے لگے، اور اپنی سبحہ (تسبیح) وہیں کلّی (میخ) پر لٹکا دی، جب غسل کر کے دیکھا تو صرف دھاگا لٹکا ہوا تھا، آپ نے متعجب ہو کر کہا، تسبیح کے دانے کہاں گئے؟ دانوں نے آواز بلند پوکارا، شاہ صاحب رح ہم آپ کے شرم سے دھاگا میں غائب ہو گئے ہیں، چنانچہ پھر دانے ظاہر ہو گئے، اور تسبیح بدستور ثابت ہو گئی۔

قضائے معلق کا تبدیل کرنا منقول ہے کہ موضع بھلاکر یالہ کا ایک برہمن پنڈت دُنی چند نام معہ اپنی اہلیہ مسمات بندھاں کے حضور کی خدمت میں آیا، اور اولاد کے لئے التجا کی، آپ نے مراقبہ میں لوح محفوظ کا مطالعہ کیا، اور فرمایا کہ تمہاری قسمت میں کوئی لڑکا لکھا ہوا نظر نہیں آتا، اُنہوں نے نہایت تضرع و عاجزی سے عرض کیا یا شاہ! اگر قسمت میں لکھا ہوتا تو آپ کے پاس آنے کی کیا ضرورت تھی، آپ کو اُن کے حالِ زار پر رحم آگیا، اور بجمال شانِ محبوبی اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں دعا فرمائی، اور دو لڑکوں کی منظوری کروا کے اُس پنڈت کو بشارت دی، چنانچہ اس کے گھر دو لڑکے پیدا ہوئے۔

واقعہ عجیبہ ایک دفعہ آپ سفر میں تھے، راستہ میں ڈاکو ملے، اُنہوں نے دولت کے شبہ سے آپ کو قتل کر کے دریائے جہلم میں ڈبو دیا، جب وہ آگے گذرے دیکھا کہ آپ زندہ و سلامت دوسرے کنارہ پر کھڑے ہیں، چنانچہ وہ سب سرنگوں ہوئے۔

آگ کا سرد ہو جانا ایک مرتبہ بحالتِ جذب جلتی آگ میں بیٹھ گئے، اور تلاوت

Marfat.com

قرآن مجید کرنے لگے، آگ نے کچھ گزند آپ کو نہ پہنچایا۔

تسخیر حیوانات | منقول ہے کہ وحوش وطیور اور چہار پائے، درندے اور جنگلی جانور سب آپ کے مطیع ومسخر تھے۔

پیشینگوئی | منقول ہے کہ جس وقت آپ نے حضرت سخی بادشاہ رح کو بیعت کیا تو اُن کو خلافت واجازت دینے کے وقت فرمایا اپنے دائیں طرف دیکھو، جب دیکھا تو ایک نوجوان بلند قامت حسین وجمیل نورانی وجود نظر آیا، حضور نے فرمایا کہ یہ سب امانت اسی شخص کی ہے، اس کا نام حاجی محمد نوشہ گنج بخش رح ہوگا، اور تم سے فیضیاب ہوگا۔

خلفائے عظام

آپ کی صلبی اولاد نہیں ہوئی، روحانی اولاد یعنی خلفائے کرام بہت تھے۔ ازانجملہ۔

(۱) حضرت سخی شاہ سلیمان نوری بھلوالی رح

ان کا ذکر آگے آئے گا، انشاء اللہ تعالےٰ۔

(۲) حضرت شیخ عبداللہ المعروف میاں منگو قریشی بھلوالی رح

یہ بزرگ نہایت عابد پاک طینت درویش مرد تھے، سخاوت وشجاعت میں بےمثل تھے مسافروں کی خدمت کیا کرتے، اپنے شیخ کے نہایت مطیع فرمان تھے، ان کی قبر بھلوال شریف گورستانِ سلیمانیہ میں ہے، فقیر شرافت عافاہ اللہ زیارت سے مشرف ہو چکا ہے۔

ان کے چار بیٹے تھے (۱) حضرت شیخ سلیمان رح (۲) شیخ محمد عابد رح، ان کے دو بیٹے شیخ موسےٰ اور شیخ حسین رح نام تھے، (۳) شیخ سلطان (۴) شیخ خدایار

(۳) حضرت سید عبداللطیف رح۔ ان کے سلسلہ فقر میں مولوی حاجی حافظ حکیم سید عبدالحق صاحب محدث ہمدانی قصور میں اس وقت بعمر چورانسی سال موجود ہیں۔ منہ

Marfat.com

(۴) حضرت سید شاہ محمد شیرازی شاہپوری رح

المعروف شاہ محمد روڑا خلف الصدق سید شمس الدین بن سید تیر علی ترکمانی بن سید بہاؤ الدین بن سید علاؤ الدین بن سید رکن الدین بن سید امیر امجد بن سید امام الدین بن سید جلال الدین بن سید منصور بن سید نظام الدین بن سید خلیل اللہ بن سید حبیب اللہ بن سید خلیل اللہ بن سید شمس الدین بن سید عبد اللہ بن سید نور الدین بن سید کمال الدین بن سید اسد اللہ بن سید خسرو بن سید حارث بن سید ابراہیم بن سید ابو طاہر بن سید حسین بن سید علی الحارضی بن سید محمد مامون دیباج بن حضرت امام جعفر صادق رضوان اللہ علیہم۔

ان کے آباؤ اجداد تیراز سے ملک پنجاب میں آئے، اور قصبہ شاہ پور آباد کیا، ان کے والد بزرگوار رح کا روضہ بھی شاہ پور میں شرقی جانب ہے، بڑے غیور صاحب جذب بزرگ تھے، جو کوئی صاحب باطن فقیر اس علاقہ میں آتا، اس کا فیض سلب کر لیتے ہزاروں کی تعداد میں ان کے پاس ملنگ رہا کرتے تھے، نذرانہ ان کا گائے اور بکری ہوا کرتی تھی، یہ حضرت بی بی جیونی صاحبہ رح کے منہ بولے بیٹے تھے۔ ان کا روضہ شاہپور میں مغربی جانب ہے۔

ان کے تین بیٹے تھے (۱) سید کبیر رح جو روضہ میں ہی مدفون ہیں (۲) سید پیر روشن ان کے فرزند پیر سیدن شاہ رح ساکن چوہا تھے، جن کا میلہ دھوم دھام سے لگتا ہے (۳) سید جمال رح

سید شاہ محمد شیرازی رح کی اولاد بہت ہے، اور جاگیردار ہیں، زمانہ حال میں قبر پر قمر علی نام شیعہ ملنگ جاروب کش ہے، روضہ کے پاس مسجد اور کنواں بھی ہے، راقم الحروف فقیر شرافت عفا اللہ عنہ بھی زیارت سے مشرف ہوا ہے۔

(۴) حضرت

Marfat.com

(۵) حضرت شیخ مہر علی رانجھہ رح

گوشہ نشین رہا کرتے تھے، قبر موضع چاوہ ضلع سرگودھا میں ہے۔

(۶) حضرت بی بی بھاگ بھری صاحبہ رح

یہ حضرت سخی بادشاہ رح کی والدہ تھیں، سخاوت وکرامت میں لاثانی تھیں، فقیروں و درویشوں کو اکثر طعام پکا کر کھلایا کرتیں، ایک مرتبہ ایک سیر دودھ میں نصف پاؤ چاول پکا کر چالیس ملنگوں کو کھانا کھلایا، ان کے سیر ہو جانے کے بعد بھی کچھ کھیر بچ رہی۔

(۷) پنڈت دُنی چند برہمن

موضع بھلا کریالہ میں سکونت رکھتے تھے۔

(۸) مائی بدھاں

یہ پنڈت دُنی چند کی اہلیہ تھیں۔

مدحیات

آپ کی تعریف میں کئی بزرگوں نے نظمیں لکھی ہیں، یہاں صرف مولانا محمد اشرف فاروقیؒ کی ایک غزل لکھی جاتی ہے۔

غزل

شاہ معروف آنکہ زاد و نے ست افسر برسرش — خلعت بخت فنائے راست آمد در برش

شد ز راہ لطف عوامش دو دریائے محیط — بگذرد از ساحل عرش معلےٰ افسرش

چون مسیحا میدہد مردہ دلاں را زندگی — زیر لبہا ہست از یاد الٰہی کوثرش

ہو باشد ہر زماں از مستی جامش الست — ساقیٔ وحدت دہد ہر دم لبالب ساغرش

مقتدائے اہل ایقاں شاہ تخت معرفت — زیر حکمش عالم لاہوت باشد کشورش

Marfat.com

صد سیاہ دل راکند روشن زنورِ ایزدی ہست ازعینِ عنایت این نگاہِ کمترش

ہر کہ شد اشرف، غلامِ خاندانِ قادری
ہر قدم درراہِ حق باشد چو حجِ اکبرش

تاریخ وفات حضرت مخدوم شاہ معروف چشتی فاروقی رح کی وفات بتاریخ دہم محرم الحرام ۹۸۷ھ نوسوستاسی ہجری مطابق ۱۵۷۹ء ایکہزار پانسو اُناسی عیسوی میں بعہدِ سلطنت سلطان ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر بن ہمایوں بادشاہ ہوئی۔

مدفن پاک آپ کا مزار مبارک موضع کھروٹی متصل خوشاب میں ہوا۔ زمانہ دراز کے بعد دریائے جہلم کی طغیانی سے اکثر مزارات شہید ہوئے، تو آپ کی خانقاہِ معلّٰے بھی شہر خوشاب شریف سے شمال مشرق کی طرف ایک میل کے فاصلہ پر بنی، الحال اُسی جگہ موجود ہے۔

خوشاب شریف مولوی غلام محی الدینؒ نے تاریخ پنجاب میں لکھا ہے کہ خوشاب مشہور شہر ہے، اور اس قلعہ کا بانی جعفر بلوچ تھا، دو ہزار گھر اور دو سو دکان اس میں ہے فقیر شرافت عفا اللہ عنہ کہتا ہے کہ دو دفعہ دریائے جہلم نے یہ شہر برباد کیا، اب تیسری جگہ آباد ہے، یہ آبادی ۱۲۸۲ھ / ۱۸۶۶ء کی ہے۔

ظہورِ ثانی حافظ سلطان سکندر بن حافظ نور احمد قریشی خوشابی نے بیان کیا کہ جب شہر خوشاب دریا برد ہو رہا تھا تو ہمارے نانا صاحب شیخ سلطان محمود بن شیخ نوری حضوری کو حضرت شاہ معروف صاحب رح خواب میں ملے، اور فرمایا کہ دریا قریب آگیا ہے، ہم کو پیچھے ہٹا کر دفن کرو، انہوں نے صبح کو قبر کھدوانی شروع کی، بہتیرا کھدوایا لیکن صندوق کا کچھ پتہ نہ چلا، سب لوگ متحیر ہوئے، آخر انہوں نے دوگانہ نفل ادا کر کے حضور کی روح کو ایصالِ ثواب کیا، اور دعا مانگی، اسی وقت ایک سانپ جنگل سے دوڑتا ہوا آیا

اور مرقد

Marfat.com

اور مرقد منور سے ایک جانب سوراخ میں داخل ہوا، اُنہوں نے کہا اب یہاں سے کھودو چنانچہ اُس جگہ سے صندوق ہل گیا، پاس ایک کوزہ تازہ پانی کا بھرا ہوا پڑا تھا، اور ایک طرف نئی تسبیح لٹک رہی تھی، یہ واقعہ ۱۲۸۲ھ کا ہے، اور عام لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

صاحب تحفۃ الابرار نے لکھا ہے کہ آپ کی زیارت بھی ہوئی، آپ کا وجودِ مسعود صحیح و سلامت تھا، چہرہ میں نورانی چمک ویسی ہی تھی، کسی طرح کا تغیر نہ تھا۔

تعمیرِ روضہ پہلے آپ کی قبر شریف کچی چار دیواری میں محطوط تھی، ۱۳۴۳ھ میں شیخ فضل حسین صاحب بھلوالی نے بصرفِ زرکثیر مزار پر گنبد تعمیر کروایا ہے، گنبد سبز رنگ زائرین کے لئے آنکھوں کا نور اور دل کا سرور ہے، پاس مسجد پختہ اور چاہ اور بارہ دری مسافر خانہ بھی بنوایا ہے۔

خوشاب شریف کے تمام کنوؤں کا پانی تلخ ہے، لوگ دریا کا پانی پیتے ہیں، مگر درگاہِ شاہ صاحب رحمہ کے چاہ کا پانی شیریں و خوشگوار برآمد ہوا ہے۔

عُرس شریف آپ کی درگاہ شریف پر ہر سال عاشورہ محرم کے دن عرس مبارک ہوتا ہے فقیر شرافت عافاہ اللہ بھی ایک دفعہ عرس پر شامل ہوا ہے۔

قطعۂ تاریخ

از حضرت مولانا شاہ غلام مصطفےٰ صاحب نوشاہی دام برکاتہٗ

چو رفت از جہاں شاہِ معروف پیر — خدائش عطا کرد جنت نعیم

ز نوشاہی پیر پرسی چو سال — وصالش بخوانی بہشتی کریم ۹۲۷

منہ

رفت در عدن چوں ولی اللہ — گشت در اولیائے حق مسرور

۸۷۹

Marfat.com

سالِ ترحیل گفت نوشاہی شاہِ معروف بود زاہد نور

منہ

زد نیا رفت شاہ معروف زاہد وصالش گفت ہاتف شیخ عابد

منہ

پیر من گشت در جناں مہتاب سال و مدفن بخواں اغر خوشاب

منہ

رفت از اقربا چو آں مطلوب سالِ ترحیل پاک خوش محبوب

منہ

قادری چوں گشت داخل در بہشت گفت ہاتف سال وصلش فردِ چشت

دیگر

از اسمار الحسنیٰ

ولی احسن الخالقین - ذاکر اللہ

ذاکر وکیل - نور خلاق - نور خالق

مؤخر عالم - مؤخر اعلم

مؤخر منان

از آیت شریف - فیہ سکینۃ من ربکم

Marfat.com

فصلِ بست پنجم

حالاتِ حضرت سخی شاہ سلیمان نوری قدس سرہٗ

اوصافِ جمیلہ آپ سلطان العارفین، دلیل العارفین، زبدۃ الاولیاء والمتقین، عمدۃ الاصفیاء والموحدین، خزینۃ العلوم والانوار، سفینۃ الارشاد والاسرار، قطب الواصلین، غوث العالمین، سید الاوتاد، امام الافراد، صاحب جود و کرم وجذب وعشق ومحبت وسُکر ووجد وسماع تھے، حضرت مخدوم شاہ معروف چشتی خوشابی رح کے مرید وخلیفہ اعظم وسجادہ نشین تھے۔

نام ونسب آپ کا نام نامی سلیمان، لقب گرامی سخی بادشاہ، سخی پیر، نوری، حضوری، شیخ صاحب، شاہِ شاہاں تھا۔

آپ معزز خاندان قریشی کے چشم وچراغ تھے، اور آبا واجداد سے نعمتِ فقر موروثی رکھتے تھے، والد بزرگوار کا نام شیخ عبداللہ المعروف میاں منگو صاحب تھا، ابن جلال الدین بن شمس الدین بن محمد مراد بن محمد صالح بن شیخ حسین بن عبدالخالق بن خدایار بن سلطان علی بن عون بن قاسم بن اسمٰعیل بن مظہر بن آدم بن عبدالشکور بن عبدالعلی بن مطرف بن خزیمہ بن خادم بن مطرف بن عبدالرحیم بن عبدالرحمٰن بن عیار صحابی بن اسد بن مطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصیّ بن کلاب بن مُرّہ بن کعب القرشی رض۔

آپ کی والدہ ماجدہ کا نام حضرت مائی بھاگ بھری صاحبہ رح تھا۔

ولادت آپ کی ولادت باسعادت بتاریخ ہشتم ربیع الاول ۹۱۴ھ نوسو چودہ ہجری مطابق ۱۵۰۸ء پندرہ سو آٹھ عیسوی میں بمقام بھلوال تشریف ہوئی۔

Marfat.com

تربیتِ ظاہری و باطنی | آپ نے اپنے پدر بزرگوار کے آغوشِ عاطفت میں پرورش پائی شروع سے طبیعت میں سکریہ جذبات تھے، جب چار سالہ ہوئے تو ایک دن حضرت شاہ معروف خوشابی رح سیر فرماتے ہوئے بھلوال شریف پہنچے، اور آپ کے والد رح کے گھر شب باش ہوئے، صبح آپ کو صحن خانہ میں کھیلتے دیکھ کر کمال خوش ہوئے، اور بشرہ سے پہچان لیا کہ یہی وہ انسان ہے، جس کے لئے ہمیں اس علاقہ میں بھیجا گیا ہے نہایت محبت سے آپ کے چہرہ پر ہاتھ پھیرا، اور پیشانی پر بوسہ دیا، اور آپ کے باپ کو فرمایا میاں منکو! یہ لڑکا ہماری امانت ہے، اس کو بحفاظت رکھنا، یہ ایسا مرد ہوگا کہ تمام جہان اس سے مستفیض ہوگا، اگر اس کو کسی وقت بیہوشی ہو جایا کرے تو آسیب یا بیماری نہ خیال کرنا، یہ ہماری توجہ کی علامت ہوگی، اور ہم بھی اس کے حال سے غافل نہیں رہیں گے، چنانچہ حضرت شاہ صاحب رح نہایت مہربانی فرما کر رخصت ہو گئے، اور بعد ازاں گاہے گاہے بھلوال شریف آکر خبر گیری اور تربیت روحانی کرتے رہے

عالمِ بیخودی | جیسا کہ حضرت شاہ صاحب رح نے فرمایا تھا۔ آپ پر بیخودی طاری ہو جاتی، مدہوشی میں زمین پر گر پڑتے، منہ سے کف ظاہر ہوتی، اعضا ٹیڑھے ہو جاتے سر مبارک پھر جاتا، چہرہ مونڈھوں پر جا لگتا۔

واقعۂ بیعت | اسی طرح جب آپ جوان ہوئے تو جذبہ الٰہی نے کشش کی، تلاشِ ہادی میں صحرا نوردی کرتے ہوئے خوشاب شریف میں حضرت شیخ المشائخ مجمع البحرین مخدوم شاہ معروف فاروقی چشتی قادری رح کی خدمت میں پہنچے، اور اُن کے دستِ حق پرست پر بیعتِ طریقت کی۔

خلافت و اجازت | حضرت شاہ صاحب رح نے کچھ عرصہ آپ کو اپنے پاس رکھا، اور توجہات کیں، آپ کا شوق دن بدن بڑھتا گیا، اور ہر گھڑی و ہر لمحہ مراتب و درجات

Marfat.com

میں ترقی ہوتی رہی یہاں تک کہ مقصد حقیقی کو پالیا ، حضرت شاہ صاحب رح نے آپ کے علوِ مرتبت اور سموِ مناصب کو دیکھ کر آپ کو خلعتِ خلافت و اجازت سے مفتخر کیا اور فرمایا اے فرزند ! جو امانت ہم کو قبلۃ العارفین حضرت مخدوم سید مبارک حقانی اوچی رح سے ملی تھی ، اور اُن کو سلسلہ وار اپنے آبا و اجداد سے موصول ہوئی تھی ، وہ سب تم کو دے دی ہے ، اب دو تلواریں ایک نیام میں گنجائش نہیں رکھتیں ، تم یہاں سے جاکر کچھ عرصہ ملکِ الٰہی کا سیر کرو ، اور پھر وطن مالوف میں مقیم ہوکر لوگوں کو خدا کی طرف راہ نمائی کرو ۔

بشارتِ خلیفہ آخر جب آپ وداع ہونے لگے تو حضرت شاہ صاحب رح نے فرمایا بیٹا ! ذرا اپنی دائیں طرف نظر کرو ، جب مڑ کر دیکھا ، تو ایک بلند قامت ، یوسف صورت خضر سیرت نوجوان نظر آیا ، جس کی پیشانی سے نور کے تجلیات ظاہر ہو رہے تھے ، حضرت شاہ صاحب رح نے فرمایا کہ جو کچھ تم کو عنایت کیا گیا ہے ، وہ سب اسی جوان کا نصیبہ ہے ، یہ تمہارا خلیفہ اور روحانی جانشین ہوگا ، اس کا نام حاجی محمد نوشہ گنج بخش رح ہے ، زمانہ میں لاثانی ہوگا ، اس جوان کا شہرہ ہند و خراسان وغیرہ تمام ممالک میں ہوگا ، اور اس کے مرید مشرق سے مغرب تک پھیل جائیں گے ، جب یہ تمہاری ملازمت میں پہنچے تو امانت اس کے سپرد کرنا ، اور ہماری یہ ساری گفتگو اس کے آگے بیان کرنا ۔

روانگی بجانب شاہ پور آپ جب رخصت ہوئے تو حضرت شاہ صاحب رح نے فرمایا کہ تم چند عرصہ سید شاہ محمد شیرازی رح کے پاس شاہ پور میں رہو ، پھر سیاحت کرنا ۔ آپ نے عرض کیا ، عالیجاہا ! وہ تو صاحبِ جذب اور غیور بزرگ ہیں ، اُن کی نگاہِ غیرت سے مجھے خوف آتا ہے ، حضرت شاہ صاحب رح نے فرمایا کہ اگرچہ فی الواقعہ

Marfat.com

ایسا ہے۔ لیکن تمہیں ایسی دولت سرمدی نصیب ہوئی ہے کہ کسی کی غیرت تم پر کارگر نہ ہوگی، تم بجمعیت قلب رہنا، اور اگر کوئی ایسا واقعہ پیش آجاوے تو ہم کو یاد کرنا، اور ایک چابک دیا کہ یہ شاہ محمد رح کو تبرک دینا، اور ہمارا سلام پہنچانا، اور آپ کے حق میں ہاتھ اٹھا کر دعائے خیر فرمائی، اور رخصت کیا، تو آپ شاہ پور کی طرف روانہ ہوئے ۔

توبہ قزاقاں | راستہ میں آپ کو چند سوار ڈاکو مقابل ہوئے، انہوں نے آپ کو دولتمند سمجھ کر لوٹنے کا ارادہ کیا، آپ نے ان پر ایسی نظر فرمائی کہ وہ سب گھوڑوں سے اتر کر آپ کے قدم بوس ہوئے، اور معافی لی، آپ نے کمال مہربانی سے اُن کو توبہ کروائی، اور حلقۂ طریقت میں داخل کیا ۔

ف یہ کرامت آپ کو وراثت غوثیہ میں ملی، حضرت غوث الاعظم رح نے بھی اوائل میں ڈاکوؤں کو توبہ کروا کے ان کو سندِ ولائت عطا فرمایا تھا۔

مصاحبت شاہ محمد شیرازیؒ | جب آپ شاہ پور میں پہنچے تو حضرت شاہ صاحب رح کا سلام سید شاہ محمد رح کو پہنچایا، اور چابک بھی دیا، انہوں نے کہا اے شاہ سلیمان! جس کے ہاتھ میں حضرت شاہ صاحب رح کا چابک ہو، ڈاکوؤں کی کیا مجال ہو سکتی ہے کہ اُس کے مقابل ہوں۔ پھر آپ کو اپنی خانقاہ کے جوار میں ایک علیحدہ حجرہ بنوا دیا، جس میں آپ تنہا رہنے لگے، ذکر و فکر میں مشغول رہتے ۔

شدتِ جوع | اُن ایام میں آپ پر ذوق و شوق کا اس قدر غلبہ تھا کہ اکثر ایک دو روز تک بیہوش رہتے، اور جب افاقہ ہوتا تو بھوک ایسی شدت سے لگتی کہ جو کچھ حاضر ہوتا سب تناول فرما جاتے ۔

نذرِ کلہ پائچہ | سید شاہ محمد رح کے مطبخ میں روزانہ ایک دو گائے یا تین چار بکریاں ذبح ہوتی

Marfat.com

ذبح ہوتی تھیں، انہوں نے مذبوحہ جانوروں کے کلہ پائچہ (سری کھراوڑے) آپ کے لیے مقرر کر دئیے، چنانچہ روزانہ باورچی کلہ پائچہ آپ کے پاس رکھ جاتا، آپ مٹی کی ہانڈی کلان میں چڑھا کر نیچے آگ سلگا دیتے، اور خود عبادت میں مشغول رہتے، گوشت خود بخود پک جاتا، جب بھوک لگتی سارا گوشت تغار میں ڈال کر تناول فرما جاتے۔

ف زمانہ حاضرہ تک یہ رسم جاری ہے کہ اگر کسی کو کوئی مصیبت یا مشکل یا مقصد اہم درپیش ہو تو وہ کلہ پائچہ پر حضرت سخی بادشاہ رح کا ختم دلوائے تو اللہ تعالےٰ اُس کی مراد بر لاتا ہے۔

نذر گوسفند انہیں ایام میں ایک روز چند آدمی باشندگان شہر سے سید شاہ محمد رح کی زیارت کے لئے آئے، سب کا کچھ نہ کچھ مطلب تھا، ایک نے منت مانی کہ اگر میری مراد پوری ہوئی تو میں ایک گائے سید شاہ محمد رح کی نذر گذاروں گا، دوسروں نے بھی ایسی منتیں مانیں، اُن میں سے ایک شخص کی نظر حضور کے جمال پر پڑی، دیکھتے ہی شیدا ہو گیا، اور اپنے دوستوں سے کہا کہ اگر میری مراد پوری ہوئی تو میں اِس درویش کو ایک گوسفند نذر کروں گا، چنانچہ دو دن کے بعد اس کی مراد سب سے پہلے پوری ہو گئی، اور وہ ایک بکری آپ کی نذر لایا، آپ نے اُس بکری کو ذبح کر کے پکایا، اور خوب سیر ہو کر کھایا۔

ملنگوں کی طمّاعی سید شاہ محمد رح کے بعض درویش جو فقر کے مذاق سے آشنا تھے، وہ تو حضور کا ادب کرتے، لیکن بعض نام نہاد ملنگ جو ذوق فقر سے بے بہرہ تھے، وہ آپ کی مخالفت کرتے، اور آپ کے حال میں بیجا دخل دے کر

Marfat.com

تنگ کرتے، جس وقت آپ کھانے لگتے تو وہ طمّاع آکر گرد بیٹھ جاتے، اور آپ سے کھانا مانگتے، آپ فرماتے کہ تم لوگ دسترخوانوں پر لذیذ کھانے کھاتے ہو، یہ غذائے فقرا ہے تم اس کو ہضم نہیں کر سکتے، وہ نفس پرست حُسّاد اس بات سے چڑتے، اور سید شاہ محمد رح کے پاس از خود باتیں اختراع کر کے سناتے کہ شاہ سلیمان رح تمہارے حق میں بے ادبی کے کلمات کہتا ہے، اور تمہارے لئے جو نذرانہ آتا ہے، وہ راستے میں روک لیتا ہے، اور بکری آنے کا واقعہ بیان کیا۔

مقابلہ شاہ محمد رح جب سید شاہ محمد رح نے یہ باتیں سنیں تو ان کو سخت طیش آیا، اور اپنا ایک فقیر حضور کے پاس بھیجا کہ جو بکری آپ کو نذرانہ میں آئی ہے اُس میں سے ہم کو بھی حصہ دو، آپ نے جواب میں کہلا بھیجا کہ پہلے تو صرف اُن کے ملنگ مخالفت کرتے تھے۔ اب خود بھی مزاحم حال ہونے لگے، ایسا کرنا اُن کے شایانِ شان نہیں، سید شاہ محمد رح چونکہ غیور اور صاحبِ جذب تھے، اور جس کی طرف نگاہِ غضبیہ سے دیکھتے، اگر عامۃ الناس سے ہوتا تو جل جاتا، اور اگر صاحبِ حال فقیر ہوتا تو اُس کا فیض سلب کر لیتے، اسی گھمنڈ سے وہ حضرت سخی بادشاہ رح کی طرف روانہ ہوئے، سارے ملنگ بھی ساتھ تھے، جب حجرہ کے پاس پہنچے تو آپ دست بستہ اٹھ کھڑے ہوئے، اور فرمایا سید صاحب میں ایک مسافر درویش ہوں، اور آپ کے جوار میں بھیجا گیا ہوں، مجھ پر غصہ نہ کرو، لیکن سید صاحب رح کا غصہ فرو نہ ہوا، بلکہ نگاہِ سلبیہ سے دیکھا مگر کچھ اثر نہ ہوا، آپ چند قدم پیچھے ہٹ کر پھر ملتمس ہوئے کہ یا حضرت مہربانی کرو پر اُنہوں نے نہ مانا، اور پیش قدمی کی، آپ پھر چند قدم پیچھے ہٹے، اور زمین پر

Marfat.com

ایک خط کھینچ دیا، اور فرمایا اے سیّد! ہم نے بڑا حوصلہ کیا، مگر تو نے نہ جانا، اب اگر آگے بڑھو گے تو خطا کھاؤ گے۔

سلبِ احوالِ شاہ محمد رح جب آپ نے لکیر کھینچی تو حضرت مخدوم شاہ معروف خوشابی رح کی طرف بھی رجوع کیا، اور مدد چاہی، اُسی وقت وہ دائیں طرف آموجود ہوئے، سیّد شاہ محمد رح نے آپ کے ارشاد کی کچھ پروا نہ کی، اور اُس خط سے آگے بڑھے، بمجرد آگے قدم رکھنے کے بیہوش ہو کر گر پڑے اور مسلوب الحال ہو گئے۔

شاہ محمد رح کو معاف کرنا سیّد شاہ محمد رح نگاہِ سلیمانیہ کی زد سے تڑپنے لگے، تو فوراً بی بی جیونی صاحبہ رح جنہوں نے اُن کو اپنا منہ بولا بیٹا بنایا ہوا تھا، آحاضر ہوئیں، اور حضور کے آگے التجا کی کہ یا حضرت! یہ میرا فرزند ہے، بسبب ناواقفی کے بے ادبی کا مرتکب ہوا ہے، میرے لئے اِس کی جان بخشی فرماؤ، آپ نے اپنا خرقہ جھاڑا تو اُس میں سے تین حربے زمین پر گر پڑے، فرمایا بی بی صاحبہ! ہم تین حربوں کے ہوتے ہوئے عذرخواہی کرتے رہے، پر انہوں نے نہ مانا، پس دیکھا جو دیکھا، اب آپ کے لئے اِن کو معافی دی جاتی ہے، پھر ایک کوزہ لے کر اُن کے منہ پر پانی چھڑکا تو ان کو ہوش آئی، پھر اُن کو نصیحتیں فرمائیں، اور رخصت ہوئے۔

سیر و سیاحت شاہ پور سے روانہ ہوتے ہی آپ موضع چاوہ میں پہنچے، اور شیخ مہر علی رح کے پاس چند قیام کیا، پھر لمبے سفروں کا تہیہ کر لیا، بحکمِ سیر و آفاق کا فرض بڑے ملکوں کا سیر کیا، ریاستِ جموں میں پہنچے، ایک شاہی تالاب پر ڈیرہ کیا، وہاں شہزادیاں غسل کیا کرتی تھیں، انہوں نے

Marfat.com

آپ کو جبراً وہاں سے اُٹھوا دیا، آپ وہاں کی رونق بھی ساتھ ہی لے آئے، پہلے وہاں دلکشا باغات اور خوشگوار نہریں اور فوارے تھے، بعدازاں وہ جگہ ویران ہوگئی، پھر آپ کوہِ ہمالیہ کی کئی غاروں میں خلوت نشین رہے آج تک بھی علاقہ پہاڑ میں کئی مکان بنام سخی صاحب، مشہور ہیں، اس کے بعد افغانستان کو چلے گئے، وہاں کے لوگوں کو سیراب کرتے ہوئے براستہ خراسان واپس خوتاب شریف پہنچے، اور اپنے پیر روشنضمیر کی زیارت سے مشرف ہوئے۔

ملاقات ملنگانِ سیاحین | پھر آپ نے ملکِ الٰہی کا سیر شروع کیا، اثنائے راہ مین چند ملنگ[ع] ملے جو سیاحت کر رہے تھے، آپ نے اُن کے سردار سے ساتھ رہنے کی اجازت لی، چند روز اُن کے ساتھ بحالتِ محکومی بسر کئے، آخر آپ کے اخلاق و عادات دیکھ کر وہ ازحد نگونسار ہوئے، اور آپ کو اپنے حلقہ کا سردار مقرر کیا، اسی طرح سفر کرتے ہوئے کئی فقیروں کے مجمعوں میں شامل ہوئے، جو شخص آپ کے جمال باکمال کو دیکھتا وہ ترک دنیا کرکے آپ کی معیت میں رہنا پسند کرتا، حتیٰ کہ ملنگوں کی تعداد سات سو تک ہوگئی[ع۲]۔

تعدّیٔ ملنگان | آپ چونکہ سراحوال کے لئے جماعتِ ملنگاں میں ملے ہوئے تھے اس لئے کسی کے مزاحم نہ ہوتے، اور ملنگ شکم پرور تھے، وہ ہر کسی پر جور و تعدّی کرتے، اگر کسی گائے یا بکری پر نظر پڑتی تو بلا اجازتِ مالکان پکڑ لیتے اور ذبح کرکے کھا جاتے، حضور کے ادب کی وجہ سے کوئی شخص چون و چرا نہ کرسکتا

مُلّا پر شفقت | ایک دن ایسے ہی کسی گاؤں سے گذر رہے تھے، کہ ایک گائے ملنگوں کی نظر چڑھی، وہ پکڑ کر استعمال میں لائے، وہ گائے ایک مُلّا کی تھی جو وہاں کا امام مسجد تھا، اُس سے برداشت نہ ہوسکا، اُس نے آپ کے آگے

دست بستہ

ع ہندی زبان والے قلندر و روشنی کو ملنگ کہتے ہیں۔

ع۲ ایضاً۔

Marfat.com

دست بستہ ہو کر تمام ماجرا عرض کیا، اور ملنگوں کے گذشتہ مظالم کا بھی تذکرہ کیا، آپ کو اُس کے حال پر رحم آیا، اور اُس گاؤں کے مُقدّم کو بلا کر فرمایا کہ تم اِس مُلّا کو اپنے مویشیوں میں لے جاؤ، اور دو گائے جو یہ پسند کرے اِسکو دے دو، خدا تیرے مال میں برکت کرے گا، مقدّم نے اِس فرمان کو اپنی خوبیٔ قسمت سے منظور کیا، اور مُلّا کو دو گائے دے کر روانہ کیا۔

ملنگوں سے قطعِ تعلق آپ نے جب ملنگوں کے ظلم و تعدّی کو دیکھا تو خیال کیا کہ ایسے نفس پرستوں کی رفاقت اچھی نہیں، چنانچہ رات کو جب سارے سو گئے، تو آپ آدھی رات کو اُٹھ کر تنہا جنگل کو چلے گئے، اُنہوں نے جب صبح اُٹھ کر آپ کو نہ پایا تو نہایت متاسف ہوئے، ہر چند ڈھونڈا مگر آپ نہ ملے، اس لئے وہ مایوس ہو کر منتشر ہو گئے۔

سیرِ دریا چند عرصہ تو آپ نے حضرت الیاس علیہ السّلام کی طرح جنگلوں اور صحراؤں اور پہاڑوں کو اپنے فیض سے مستفیض فرمایا، پھر خیال ہوا کہ حضرت خضر علیہ السلام کی طرح اب دریاؤں کا سیر کرنا بھی ضروری ہے، چنانچہ آپ دریائے چناب کے کنارہ پر مشرق کو روانہ ہوئے، دریا کے عجائبات اور قدرتِ آلٰہی کا نظارہ دیکھ کر مسرور ہوتے۔

ورودِ جوکالی اِسی طرح چلتے چلتے موضع جوکالی میں پہنچے، وہاں ایک مسجد میں خرد سال لڑکے پڑھ رہے تھے، اُستاد حاضر نہ تھا، آپ اُن کے پاس جا بیٹھے، لڑکوں نے جب آپ کی وضع قطع درویشانہ دیکھی کہ خرقہ زیبِ بدن ہے، اور ژولیدہ مو ہیں، تو آپس میں ہنسی مخول کرنے لگے، اور کہا کہ فقیر صاحب! اگر کہو تو تمہارے سر کے بال کاٹ دیویں، آپ خاموش رہے،

Marfat.com

لڑکے آپ کے گرد جمع ہو گئے ، اور آپ کے سر مبارک کو پانی سے تر کر کے چھریوں اور چاقوؤں اور ٹھیکریوں سے خراش کرنے لگے ، اس اثنا میں اُن کا استاد مُلّا کریم الدین رح مسجد میں آپہنچا ، اور لڑکوں کو جھڑک کر ڈانٹا ، اور آپ کا چہرۂ انور دیکھتے ہی بے اختیار قدموں پر سر رکھ دیا۔

؎ دیدنِ روئے ترا دیدۂ جاں بیں باید
ویں کجا مرتبۂ چشمِ جہاں بیں من است ،

آپ نے مُلّا پر نگاہِ رحمت ڈالی ، تو اُس کا حال دگرگون ہو گیا ، اور نشۂ محبتِ حقانی اُس کے دل میں جاگزین ہوا۔

آخر آپ سارا دن مُلّا کو ساتھ لے کر جوکالی میں پھرے ، اور لوگوں کو اپنے فیضان سے نوازا ، رات بھی آپ نے وہیں مُلّا صاحب رح کے گھر گذاری ، گاؤں کے کئی لوگ ملازمت سے مشرف ہوئے ، اسی طرح کچھ ایام وہاں گذارے۔

قیامِ منجھر | جب آپ کا شہرہ اطرافِ جوکالی میں ہونے لگا ، تو آپ دریائے چناب سے گذر کر موضع منجھر چٹھہ میں پہنچے ، وہاں ایک غریب موچی کے گھر ڈیرا کیا ، دن کو جو کچھ فتوح آتی ، اُس سے آپ بھی تناول فرماتے ، اور اس کو بھی دیتے ، چند عرصہ اسی طرح گذرا ، کئی خوارق ظہور میں آئے۔

تقرر جلال پور | جب منجھر میں بھی رجوعِ خلائق ہونے لگا ، تو آپ نے عنانِ توجہ جلال پور بھٹیاں کی طرف منعطف فرمائی ، وہاں پہنچتے ہی ایک بڑا کام پڑا۔

سلبِ احوالِ میاں علیؒ | وہ یہ کہ جلالپور میں ایک مشہور بزرگ میاں علی سہاری اُویسی نقشبندی رح رہتے تھے ، جو صاحب جذبۂ قوی تھے ، جو فقیر اُس علاقہ میں وارد ہوتا ، اُس کا فیض سلب کر لیتے تھے ، جب آپ کو دیکھا کہ یہ بابرکت درویش ہیں

Marfat.com

درویش ہیں تو بغلگیری کے لئے ہاتھ کشادہ کئے، آپ نے مکاشفۂ قلبی سے اُن کا مافی الضمیر معلوم کرکے اُن کی طرف دیکھا، تو اُن کے ہاتھ وہیں کُھلے رہے، نیچے نہ آسکے، اور سینہ پھٹنے لگا، میاں علی رح نے سمجھ لیا کہ آج مردے کام پڑا، فریاد کرنے لگے کہ یا حضرت! مجھے بخش دو، اِتنا تو رہوں کہ روٹی کا ٹکڑا مانگ کر کھاتا رہوں، آپ نے اُن کا قصور معاف کر دیا، اور چندے وہاں قیام کیا۔

تخت ہزارہ سے عبور آخر جلالپور میں بھی گرد و نواح کے لوگ جوق در جوق آنے لگے، تو آپ وہاں سے دل برداشتہ ہو کر دریائے چناب سے عبور کر کے موضع تخت ہزارہ میں پہنچے۔

ایک مجذوب سے استفاضہ وہاں خندق میں ایک مجذوب اہل مکاشفہ پڑا تھا، آپ اُس کو دیکھ کر دست بستہ کھڑے ہوئے، مجذوب نے سر اٹھا کر آپ کی طرف دیکھا، آپ نے سلام کیا، اُس نے جواب سلام دے کر فرمایا، شیخ سُلیمان! کیا تم دیکھتے نہیں کہ تمہاری والدہ ماجدہ تمہارے انتظار میں ٹیلہ پر کھڑی ہیں، اور تمہارے فراق میں رو رہی ہیں؟ تم ابھی اُن کی خدمت میں پہنچو، اور فرمایا شیخ سلیمان! اب وہ وقت آگیا ہے کہ آپ جمعیت دِل سے ایک جگہ بیٹھ جاویں، اور مخلوق کو خدا کی طرف راہنمائی کریں، چنانچہ آپ اُسی وقت بذریعہ طیِ ارض فوراً بھلوال تشریف پہنچے، ابھی مائی صاحبہ ٹیلہ سے اتر کر گھر نہیں پہنچی تھیں کہ جا قدمبوس ہوئے۔

مدتِ سیاحت منقول ہے کہ آپ نے بارہ سال تک مختلف ممالک کی سیر و سیاحت کی، اور پھر واپس تشریف لائے۔

Marfat.com

سکونتِ بھلوال شریف آپ نے سیر و سیاحت کے بعد اپنے جدی گاؤں موضع بھلوال شریف کو اپنی سکونت کے شرف سے مشرف فرمایا، ہنگامۂ مشیخت گرم ہوا، فیضِ باطنی کے دروازے کھول دئیے، جو آتا مقصود پا کر جاتا، دور دور سے لوگ آ کر مستفیض ہونے لگے، آپ کی صحبت سے ہر بیمار کو شفا، اور ہر عاشق کو لقا، اور ہر دردمند کو دوا حاصل ہوتی تھی، اسی شہرہ کو سُن کر توسّل مُلّا کریم الدین جو کالوی رح حضرت نوشہ صاحب رح بھی آپ کی ملازمت سے باریاب ہوئے تھے۔

معمولات

آپ شریعت نبوی کے کمال پابند تھے، سنت محمدی کے شیدا، نماز پنجگانہ باجماعت ادا فرماتے، عشا کی نماز میں موافق حکم حدیث شریف کے تاخیر کیا کرتے، ثُلث رات گذر جانے کے بعد ادا فرماتے، کئی بار حضرت نوشہ صاحب رح کو امامِ جماعت بنا کر اُن کے پیچھے نماز پڑھا کرتے، شب بیدار تھے، یادِ حق سے ایک دَم غافل نہ رہتے، درود شریف ہزارہ اور کلمہ طیبہ کا وِرد عام تھا۔

سماع و وجد آپ سماع سنتے تھے، اور وجد کرتے تھے، حضرت مخدوم شاہ معروف خوشابی رح کی نظر سے شروع میں ہی آپ اہلِ وجد ہو گئے تھے، سماع کے وقت آپ کو ایسا سخت وجد ہوتا تھا کہ انزہاق تک نوبت پہنچ جاتی۔

اخلاق و عادات

آپ نہایت متواضع تھے، ہر کسی کے ساتھ خلق و محبت سے پیش آتے، مریضوں کی عیادت کو جاتے، بیماروں کے حق میں دعائے خیر فرماتے، آپ کی دعا سے

Marfat.com

شفا ہو جاتی، اپنے اخفا میں از حد کوشش فرماتے، آپ کے اکثر خصائل صحابۂ کرام رضہ سے ملتے جلتے تھے، آپ علماء کا احترام فرمایا کرتے تھے۔

فقر و فاقہ آپ کے پوتے شیخ عبدالوہاب المعروف سخی نروھاب بن شیخ تاج محمود رح سے روایت ہے کہ آپ کا فقر و فاقہ اس حد تک تھا کہ کبھی تیل نہ میسر ہوتا کہ دونوں اہلیہ آپ کی سر پر لگا دیں، اور کنگھی بھی نہ تھی کہ سر پر پھیریں، انگلیوں سے بال سیدھے کیا کرتیں۔

حسنِ معاشرت آپ مہمان نواز بحد کمال تھے، جو شخص آتا کشادہ پیشانی سے اُس سے ملتے، خدمت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتے، باوجودیکہ عسرت بہت تھی، لیکن سائلین کے لئے ہر وقت سخاوت کا دروازہ مفتوح رہتا، جو کچھ حاضر ہوتا دینے میں دریغ نہ کرتے، اگر گھر میں کوئی چیز موجود نہ ہوتی تو گدائی کرکے جو چیز میسر آتی ایثار کرتے۔

حلیۂ اقدس آپ دراز قد، جسیم، لیکن ریاضات و مجاہدات سے جسم مبارک میں آثارِ ضعف نمایاں تھے، رنگ گندم گون، ریش مبارک سفید، سر کے بال لمبے تھے، آپ اکثر ژولیدہ مو رہتے، ظاہری نمائش کو اچھا نہ سمجھتے تھے، چہرۂ اطہر سے انوار الٰہی درخشاں تھے، جو شخص دیکھتا خود بخود مطیع و منقاد ہو جاتا، آنکھوں میں مشاہدۂ جمالِ ذات کے آثار ظاہر و باہر تھے۔ آپ کا رُعب و جلال باہیبت تھا، امرا و سلاطین سامنے ہونے سے جھجکتے تھے۔

لباس آپ کا لباس بالکل سادہ ہوتا تھا، دستار پانچ گز شرعی ہوتی تھی کمر میں لنگی رکھتے، سردیوں میں اوپر گرم اونی لوئی (کنبل - بھورا) رکھتے، اور گرمیوں میں کھیس زیبِ تن ہوتا تھا۔

Marfat.com

مقاماتِ فقر

منازلِ اربعہ آپ صاحبِ سکر وصحو تھے، جذبہ قوی رکھتے تھے، آپ کی نگاہ میں اس قدر تاثیر تھی کہ جس پر ڈالتے وہ مست ومجذوب ہوجاتا، شریعت و طریقت وحقیقت ومعرفت یعنی ہر چہار منازل کے حقایق وآثار سے متحقق تھے، تخلقوا باخلاق اللہ واتصفوا باوصاف اللہ کے اوصاف سے موصوف تھے، طالبِ صادق کو ایک ہی توجہ سے مرتبہ بقا پر پہنچا دیتے۔

مقامِ سخاوت آپ کثرتِ سخاوتِ ظاہری وباطنی کی وجہ سے سخی بادشاہ مشہور ہوئے، آپ کی سخاوت کا شہرہ عالمگیر تھا۔

کرامات

آپ کے خوارق وکرامات بیشمار ہیں جو کتابوں میں مذکور ہیں، ازانجملہ۔

طیِ ارض منقول ہے کہ جب افغانستان کا سیر کرتے ہوئے آپ خراسان میں پہنچے، وہاں اکثر لوگوں کو بادیۂ ضلالت سے نکال کر ہدایت کی طرف راہ نمائی کی، پھر اپنے پیر روشن ضمیر کی زیارت کا شوق پیدا ہوا تو خراسان سے مسافتِ دراز تیرہ قدم میں طے کرکے حضرت شاہ معروف رح کی خدمت میں پہنچے۔

طیِ زمان آپ کے پوتے شیخ محمد آفتاب بن شیخ تاج محمود رح سے روایت ہے کہ آپ نمازِ عشا پڑھ کر جب گھر آتے تو آپ کا خادم مُلّا غازی گوندل رح بھی دروازہ تک ہمراہ آتا، ایک دن اُس کو فرمایا کہ ہمارا مرید دیوان ابوالفتح ساکن سَدّاکنبو آشوبِ چشم سے بیمار ہے، اُس کی خبر لے آویں، چنانچہ نمازِ عشا کے بعد آپ دس کوس کا فاصلہ

Marfat.com

کوس کا فاصلہ طے کرکے سندا کنبو میں پہنچے ،چند ساعت وہاں بیٹھ کر اُس کے حق میں دعائے خیر کی ، اور واپس بھلوال تشریف لائے ، آگے حضرت بی بی صاحبہ رح اہلیہ محترمہ حضرت سخی بادشاہ رح چرخہ کات رہی تھیں ، اُنہوں نے فرمایا مُلّا غازی ! آج تو حضور معمول سے پہلے گھر آگئے ہیں ، آگے میں ڈیڑھ مُڈھا (سوت کی چھلّی) کاتتی تھی ، آج ایک مُڈھا بھی پورا نہیں ہوا ، مُلّا غازی رح نے کہا کہ حضور تو سندا کنبو سے بھی ہو آئے ہیں ، بی بی صاحبہ رح متعجب ہوئیں ۔

مژدۂ نمبرداری منقول ہے کہ آپ بمعیت مُلّا کریم الدین رح موضع جوکالی میں سیر کرتے ہوئے علاؤالدین نام زمیندار کے گھر چلے گئے ، وہ کنجوس آدمی تھا ، آدھی روٹی آپ کے آگے لایا ، آپ ازراہِ لطف اُس کے لقمے کرکے اُسی زمیندار کے منہ میں ڈالنے لگے ، اور فرمایا کہ تونے آدھی روٹی ہماری نذر کی ہے ، ہم نے آدھے گاؤں کی نمبرداری تجھ کو دے دی ، اگر ساری روٹی لاتا تو سارا گاؤں تیرا ہوجاتا ، پیش ازیں گاؤں کی سرداری اُس کے شرکاء کے متعلق تھی ، اور وہ گمنام تھا ، اُس دن سے بدعائے حضور وہ نمبردار ہوگیا ۔

بشارتِ سرداری جن ایام میں آپ منجرچیٹھہ میں رونق افروز تھے ، ایک روز حسام نام زمیندار قوم چیٹھہ آپ کو دعائے برکت کے لئے اپنے گھر لے گیا ، اُس کی عورت روٹیاں پکاکر باہر کنوئیں پر بھتہ لے گئی تھی ، حسام نے صحنک میں دیکھا تو کچھ روٹیاں موجود تھیں ، اُس نے اوپر سے دو روٹیاں اٹھالیں اور تیسری روٹی حضور کے آگے رکھی ۔ آپ نے فرمایا تو بھی نہیں ، اور تیرا بیٹا بھی نہیں ، تیرا پوتا گاؤں کا سردار ہوگا ، کیونکہ تونے اوپر سے دو روٹیاں اُتار کر رکھ لی ہیں ، چنانچہ اُس کی تیسری پشت میں سرداری ہوئی ، اور چوہدری نور محمد چیٹھہ بانی رسولنگر

Marfat.com

موضع منچر میں رئیس اعظم ہوا، جس کی ریاست ملتان تک پھیلی۔

تصرف فی الاشباح | نیز منچر میں ایک بافندہ بدبخت تھا، جس وقت آپ پر ذوقی حالت وارد ہوتی، ہاتھ بلند فرماتے، اور گردن کج ہو جاتی، وہ بافندہ عوام الناس میں بیٹھ کر آپ کی نقل اُتارتا، نادان لوگ ہنستے، ایک دن راستہ میں وہ بافندہ حضور کو ملا، آپ نے پوچھا فلانے! سنا ہے کہ تو ہماری نقل اُتارتا ہے؟ اُس سیاہ باطن نے شوخ چشمی سے کہا ہاں! میں کیا کرتا ہوں، آپ نے فرمایا ہم کو بھی دکھا، اُس نے گستاخانہ ہاتھ بلند کئے، اور گردن ٹیڑھی کی، اور نعرہ مارا، آپ نے فرمایا ایسا ہی رہو، چنانچہ ویسے ہی اُس کی گردن ٹیڑھی ہو گئی راست نہ ہو سکی۔

ف یہ کرامت فنا فی الرسول ہونے کی وجہ سے وراثتِ نبویہ میں آپ کو ملی، جیسا کہ شرح شفا لملا علی القاری رح میں ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر حکم بن عاص پر پڑی کہ آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا منہ چوڑا چہرا کر کے حضور کے سانگ لگا رہا تھا، آپ نے فرمایا کُنْ کَذٰلِكَ یعنی اسی طرح ہو جا، وہ اُسی وقت سے مرتے دم تک کانپتا اور کشیدہ دہن رہا۔

خزینۂ غیب | آپ کے پوتے شیخ عبدالوہاب رح سے منقول ہے کہ ایک بار ملک پنجاب میں بڑا قحط نمودار ہوا، آپ گھر تشریف لے گئے، تو حضرت بی بی صاحبہ کو غمگین پایا، سبب پوچھا تو انہوں نے عرض کیا کہ گھر میں کچھ موجود نہیں سائل دروازے سے خالی واپس جاتے ہیں، آپ نے فرمایا پانچ چھ آٹا رغلہ گندم لے کر ایک بھڑولہ (کندو) میں ڈال کر اُس کا منہ بند کر دو، حسب مرضی سے نکال کر خرچ کرتی رہو، بی بی صاحبہ رح نے ایسا ہی کیا، مدتِ قحط بڑی کس

Marfat.com

دلی سے اس کو خرچ کرتی رہیں ، اپنے گھر کا اور مساکین کا خرچ اُسی میں سے کرتی رہیں ، بعد گذرنے قحط کے بھڑولہ کو کھول کر دیکھا تو اُتنا غلہ موجود تھا جتنا کہ ڈالا تھا ۔

ف یہ کرامت بھی آپ کو وراثت نبویہ میں ملی ، جیسا کہ مشکوٰۃ شریف باب مایوجب الوضوء میں ہے کہ ایک بار آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صحابی کو جو ہانڈی پکا رہا تھا فرمایا کہ مجھے اس میں سے ایک پاچہ نکال دے ، اُس نے نکال دیا ، پھر فرمایا ایک اَور نکال دے ، اُس نے نکال دیا ، پھر فرمایا ایک اور نکال دے ، اُس نے عرض کیا کہ یہی دو پاچے تھے جو میں نے نکال دئیے ہیں ، تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اگر تو یہ نہ کہتا تو جتنی مرتبہ میں تجھ سے پاچے مانگتا پاچے ہی نکلتے ۔

تصرف فی الاجسام منقول ہے کہ آپ کی بڑی اہلیہ محترمہ حضرت رول خاتون صاحبہ رہ نے ایک دن عرض کیا کہ یا حضرت ! ہم بھی عورتوں کی جنس سے ہیں تیل اور کنگھی ہم کو چاہیے کہ سر پر لگا دیں ، اور بال سیدھے کریں ، آپ نے فرمایا کہ سر کے بال بھی تصدیعہ ہیں ، اگر نہ ہوں تو فراغت حاصل ہو ، بمجرد یہ الفاظ کہنے کے بی بی صاحبان رہ کے سر سے بال گر گئے ۔

امدادِ باطنی منقول ہے کہ ایک دفعہ حضرت نوشہ صاحب رہ آپ کی خدمت میں جا رہے تھے ، راستہ میں چند ڈاکوؤں نے جنگل کے درمیان آپ کو فریب دے کر لوٹنے کے واسطے راہ سے علٰحدہ کر دیا ، اُس وقت حضور نے بمکاشفہ قلبی معلوم کر کے آواز دی ، میاں حاجی محمد ! یہ ڈاکو ہیں ، اور تم کو دھوکا دے کر راستہ سے برطرف کر رہے ہیں ، راہِ راست یہی ہے جس پر تم چلے آتے

Marfat.com

ہو، چنانچہ پندرہ کوس کے فاصلہ پر آپ کی آواز اُن کے کان میں پڑی، اور وہ بتوجہ امدادِ آنجناب ڈاکوؤں سے بچ کر حاضر خدمت ہوئے، اُس وقت آپ پشتۂ بلندی پر انتظار میں کھڑے تھے، جب وہ آکر قدمبوس ہوئے تو آپ نے فرمایا میاں حاجی محمد! ڈاکو تم کو دغا دے رہے تھے، امید ہے کہ ہماری صدا پہنچ گئی ہوگی۔

ف یہ کرامت آپ کو بیعتِ فاروقی میں ملی، جیسا کہ ازالۃ الخفا میں ہے کہ حضرت عمر فاروق رضؓ نے جمعہ کے دن عین خطبہ میں تین بار فرمایا یاساریۃ الجبل اور یہ آواز عین اُسی وقت ساریہ امیر لشکر کو پہنچی، جو مدینہ طیبہ سے ایک مہینہ کے راستہ پر کفار سے لڑ رہے تھے، اور قریب تھا کہ اُن کو شکست ہو، یہ آواز سُن کر پہاڑ کو پشت میں لے کر لڑے تو فتح پائی۔

رُویتِ مطلعِ خورشید آپ کے پوتے شیخ عبدالواحد بن شیخ رحیم داد رح سے منقول ہے کہ ایک شخص ساری رات خدمتِ حضور میں رہا، صبح کو جب مسجد کی طرف روانہ ہوئے تو اُس کے دل میں خیال آیا کہ مطلعِ خورشید کس طرح ہوگا آپ نے فرمایا اے فلان! تم سورج طلوع ہونے کی جگہ دیکھنی چاہتے ہو تو آنکھیں بند کرو، جب آنکھیں بند کرکے کھولیں تو اُس جگہ موجود تھا، سورج کی حقیقت نظر آئی، اُس کی ہیبت سے کھڑے ہونے کی تاب نہ رہی، اور آنکھیں خیرہ ہوگئیں، آپ نے فرمایا پھر آنکھیں بند کرو، جب بند کرکے کھولیں تو اپنی پہلی جگہ پر کھڑا تھا، اور وہی صبح کا وقت تھا، وضو کرکے نماز ادا کی۔

ظہور بہ اماکنہ متعددہ شیخ عبدالوہاب رح سے منقول ہے کہ آپ ایک وقت میں متعدد مقامات پر ظہور فرماتے تھے، زمیندار جو رات کو باہر بہکوں پر رہتے ہر ایک کہتا

Marfat.com

ہر ایک کہتا کہ آپ رات کو میری بہک پر تھے، دوسرا کہتا کہ میری بہک پر تھے، حالانکہ ہر ایک جگہ میں پانچ چھ کوس کا فاصلہ ہوتا تھا، یہ کرامت جب عام مشہور ہوئی تو ایک فاضل علامہ جو حافظ قرآن بھی تھے، معہ اپنے ایک معتبر شاگرد کے امتحان کے واسطے آئے، آپ نے اُن کا بہت احترام کیا، نماز عشا کے بعد مولوی صاحب رح نے اپنے شاگرد کو کہا کہ تم تمام بہکوں پر جاکر پتہ کرو کہ حضور رح جاتے ہیں یا نہیں، اور میں اس جگہ رہتا ہوں، چنانچہ شاگرد ایک تیر پرتاب کے فاصلہ پر پہنچا تو آپ پیچھے سے دوڑ کر اُس کو مل گئے، اور اُس کا ہاتھ پکڑ کر روانہ ہوئے، ساری رات تمام بہکوں کا سیر کیا، جب صبح کو واپس گاؤں کے قریب پہنچے تو پھر آپ اُس کو پیچھے چھوڑ کر مسجد میں پہلے پہنچ گئے، جب وہ آیا تو دیکھا کہ آپ اور مولوی صاحب رح دونو وضو کر رہے ہیں، نماز ادا کرنے کے بعد جب رخصت ہوئے تو شاگرد نے کہا کہ حضرت سخی بادشاہ رح تمام رات میرے ساتھ رہے ہیں، مولوی صاحب رح نے کہا کہ وہ تو عشا سے فجر تک میرے پاس بیٹھے رہے ہیں، آخر وہ دونو معترف و معتقد ہو گئے ۔ھ

ف فقیر شرافت عافاہ اللہ کہتا ہے کہ ایک وقت میں اولیاء اللہ کا متعدد جگہوں پر ظاہر ہونا ممکن ہے، جیسا کہ شیخ الاولیا شیخ بدھ چشتی صابری رح نے فرمایا ہے کہ "اہل کمال کو بعد کسب کے صورت مثالی حاصل ہوتی ہے، اُس کو صوفیہ وجودِ مکتب کہتے ہیں" ۔ھ

شیخ عین القضاۃ ہمدانی رح ایک وقت میں بیس جگہ موجود ہوتے تھے، اور شیخ سماء الدین سہروردی رح نے اپنا جسم ایک وقت میں پانچ جگہ پر دکھلایا ۔ھ

ہلاکتِ اعدا منقول ہے کہ چوہدری ساہنپال تارڑ نے آپ کی زیارت کو

Marfat.com

جانے کا ارادہ کیا، اپنے باپ چوہدری مہماں سے چالیس روپے نذرانہ کے واسطے طلب کئے، اُس نے کہا کہ اگر میرے مرشد شیخ سلیمان چدھڑ سہروردیؒ کے پاس موضع مانگٹ میں جاؤ تو چالیس روپے دیتا ہوں، اور اگر شیخ سلیمان قادریؒ کے پاس بھلوال میں جاؤ تو اُن کو چار روپیہ بھی کافی ہیں، ساہنپالؒ نے پوشیدہ طور پر گھر سے چالیس روپے لے لئے، جب حضورؒ کی خدمت میں پہنچ کر نذرانہ رکھا تو آپ نے اُن میں سے چار روپے پکڑ لئے، اور فرمایا کہ تیرے والد نے اسی قدر کہا تھا، پھر جلالیت میں آکر فرمایا کہ مہماں کا سر موچیوں کی رنگ کوب (پھلوہڑ) سے کوٹا جائے گا، ابھی تھوڑے ہی دن گذرے تھے کہ مہماں نے اپنی عورت کو قتل کی دھمکی دی، اُس نے اپنے ہمسایہ موچی کو کہا کہ جس طرح ممکن ہو اس کا کام تمام کرو، رات کو جب مہماں خوابِ استراحت میں تھا تو اُس موچی نے رنگ کوب سے اس کو مار ڈالا۔

استجابتِ دعا منقول ہے کہ ایک جذامی آپ کے پاس آیا، آپ بعالمِ سفر وزیر آباد میں تھے، وہ اُس جگہ پہنچا، آپ نے اُس کو اپنے ساتھ کھانا کھلایا اور دعائے خیر کی، وہ اُسی وقت شفایاب ہوا۔

پیشینگوئی منقول ہے کہ آپ کئی بار موضع گھگا نوالی میں حضرت حاجی الحرمین الشریفین شاہ علاؤالدین حسین علوی عباسیؒ کے ہاں تشریف لے جاتے، اور فرماتے کہ اس گھر میں ایک قطبِ زمانہ حاجی محمد نوشہ نام پیدا ہوگا، چنانچہ حضرت نوشہ صاحبؒ وہیں تولد ہوئے۔

اِفاضاتِ رُوحانی

آپ کی وفات کے بعد بھی مزارِ اطہر سے اُسی طرح فیض جاری ہے، چند واقعات تحریر کئے جاتے ہیں۔

Marfat.com

جاتے ہیں۔

تجدیدِ ارواح | منقول ہے کہ مؤلفِ کتاب ہذا فقیر تراقت کے اجدادِ پاک میں سے حضرتِ اعلےٰ حافظ شاہ الٰہی بخش برخورداری رح کے ہاں اولادِ نرینہ نہیں ہوتی تھی، وہ اپنے والد بزرگوار حضرت حافظ شاہ نور اللہ بن حافظ شاہ محمد حیات صاحب رح کے حکم سے حضرت سخی بادشاہ رح کے مزار پر بھلوال شریف میں حاضر ہوئے، قبرِ منوّر اُن ایام میں خام تھی، اور آس پاس سب جنگل تھا، کسی کو وہاں رات رہنے کی جرأت نہ ہو سکتی تھی، حضرتِ اعلیٰ رح مراقبہ میں بیٹھ رہے، آدھی رات کے وقت ایک شیر ظاہر ہوا، وہ استقلال سے بیٹھے رہے، پھر شیر غائب ہو گیا تو ایک اژدہا نمودار ہوا، اُنہوں نے بزبانِ حال کہا۔

زتیغِ جورِ تو کے مے ہراسم　　بہر رنگے کہ آئی مے شناسم

پھر وہ بھی غائب ہو گیا تو خود حضرتِ سخی پیر عالیجناب رح نے بجسدِ نورانی روحانی ظہور فرمایا، اور ایک خوبصورت بچہ جس کے دائیں رخسار پر ایک مسہ تھا گردن سے پکڑا ہوا اُن کے ہاتھ میں دیا اور فرمایا "لے ایہ تیرا انڈھائے دوم نوشہ ہووے دا" چنانچہ اُن کو خدا تعالےٰ نے وہی لڑکا دیا، جس کا حلیہ مندرجہ بالا تھا، اُس کا نام قُل احمد رکھا گیا۔

ف حضرت شاہ قُل احمد جیو صاحب پاکذات رح کی گردن پر حضرت سخی بادشاہ رح کے پنجہ مبارک کا نشان بھی موجود تھا جو تمام عمر قایم رہا، گویا کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاتم نبوت کی وراثت میں اُن کو خاتمِ ولایت کا تمغہ درگاہِ سلیمانیہ سے عطا ہوا، اور وہ نوشاہِ ثانی ہوئے۔

Marfat.com

جانے کا ارادہ کیا ۔ اپنے باپ چوہدری مہماں سے چالیس روپے نذرانہ کے واسطے طلب کئے ، اُس نے کہا کہ اگر میرے مرشد شیخ سلیمان چدھڑ سہروردیؒ کے پاس موضع مانگٹ میں جاؤ تو چالیس روپے دیتا ہوں ، اور اگر شیخ سُلیمان قادریؒ کے پاس بھلوال میں جاؤ تو اُن کو چار روپیہ بھی کافی ہیں ، ساہنپالؒ نے پوشیدہ طور پر گھر سے چالیس روپے لے لئے ، جب حضورؒ کی خدمت میں پہنچ کر نذرانہ رکھا تو آپ نے اُن میں سے چار روپے پکڑ لئے ، اور فرمایا کہ تیرے والد نے اِسی قدر کہا تھا ، پھر جلالیت میں آکر فرمایا کہ مہماں کا سر موچیوں کی رنگ کوب (پھلوہڑ) سے کوٹا جائے گا ، ابھی تھوڑے ہی دن گذرے تھے کہ مہماں نے اپنی عورت کو قتل کی دھمکی دی ، اُس نے اپنے ہمسایہ موچی کو کہا کہ جس طرح ممکن ہو اِس کا کام تمام کرو ، رات کو جب مہماں خوابِ استراحت میں تھا تو اُس موچی نے رنگ کوب سے اس کو مار ڈالا۔

استجابتِ دعا منقول ہے کہ ایک جذامی آپ کے پاس آیا ، آپ بعالمِ سفر وزیر آباد میں تھے ، وہ اُس جگہ پہنچا ، آپ نے اُس کو اپنے ساتھ کھانا کھلایا اور دعائے خیر کی ، وہ اُسی وقت شفایاب ہوا۔

پیشینگوئی منقول ہے کہ آپ کئی بار موضع گھگا نوالی میں حضرت حاجی الحرمین الشریفین شاہ علاؤالدین حسین علوی عباسیؒ کے ہاں تشریف لے جاتے ، اور فرماتے کہ اس گھر میں ایک قطبِ زمانہ حاجی محمد نوشہ نام پیدا ہوگا ، چنانچہ حضرت نوشہ صاحبؒ وہیں تولد ہوئے۔

اِفاضاتِ رُوحانی

آپ کی وفات کے بعد بھی مزارِ اطہر سے اُسی طرح فیض جاری ہے ، چند واقعات تحریر کئے جاتے ہیں ۔

Marfat.com

جاتے ہیں۔

تجسّدِ ارواح | منقول ہے کہ مؤلفِ کتاب ہذا فقیر ترافت کے اجدادِ پاک میں سے حضرتِ اعلےٰ حافظ شاہ آلہی بخش برخورداری رح کے ہاں اولادِ نرینہ نہیں ہوتی تھی، وہ اپنے والد بزرگوار حضرت حافظ شاہ نوراللہ بن حافظ شاہ محمد حیات صاحب رح کے حکم سے حضرت سخی بادشاہ رح کے مزار پر بھلوال شریف میں حاضر ہوئے، قبرِ منوّر اُن ایام میں خام تھی، اور آس پاس سب جنگل تھا، کسی کو وہاں رات رہنے کی جرأت نہ ہو سکتی تھی، حضرتِ اعلیٰ رح مراقبہ میں بیٹھ رہے، آدھی رات کے وقت ایک شیر ظاہر ہوا، وہ استقلال سے بیٹھے رہے، پھر شیر غائب ہو گیا تو ایک اژدہا نمودار ہوا، اُنہوں نے بزبانِ حال کہا۔

زتیغِ جورِ تو کے مے ہراسم　　بہر رنگے کہ آئی مے شناسم

پھر وہ بھی غائب ہو گیا تو خود حضرت سخی پیر عالیجناب رح نے بجسدِ نورانی روحانی ظہور فرمایا، اور ایک خوبصورت بچہ جس کے دائیں رخسار پر ایک مسّہ تھا گردن سے پکڑا ہوا اُن کے ہاتھ میں دیا اور فرمایا "لے ایہ تیرا منڈھائے دوم نوشہ ہووے دا" چنانچہ اُن کو خدا تعالےٰ نے وہی لڑکا دیا، جس کا حلیہ مندرجہ بالا تھا، اُس کا نام قُل احمد رکھا گیا۔

ف حضرت شاہ قُل احمد جیو صاحب پاکذات رح کی گردن پر حضرت سخی بادشاہ رح کے پنجہ مبارک کا نشان بھی موجود تھا جو تمام عمر قایم رہا، گویا کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاتم نبوت کی وراثت میں اُن کو خاتمِ ولایت کا تمغہ درگاہِ سلیمانیہ سے عطا ہوا، اور وہ نوشاہِ ثانی ہوئے۔

Marfat.com

تمثلِ روح | منقول ہے کہ فقیر شرافت عفا اللہ عنہ کے جدامجد حضرت سیّد محمد شاہ صاحب رح کے ہاں اولاد زندہ نہیں رہتی تھی ، اُن کے والد اکرم حضرت شاہ محمد امین بن شاہ قل احمد جیو پاکذات نوشاہِ ثانی رح نے فرمایا کہ ہم کو آبا و اجداد سے جو کچھ حاصل ہوتا ہے وہ درگاہِ سنیمانیہ سے ہی ہوتا ہے ، تم وہاں جاؤ ، چنانچہ حضرت شاہ صاحبؒ سفر پیدل طے کرکے بھلوال شریف پہنچے ، اور دَربارِ دُربار پر حاضر ہوکر دعا کی کہ "یا حضرت جنابِ الٰہی سے ایسا فرزند دلواؤ جو اہلِ علم ، حیاتی والا اور با اقبال ہو" جب دعا سے فارغ ہوئے تو ایک ضعیف العمر بزرگ دیکھا ، اُس نے پوچھا کہاں سے آئے ہو ؟ انہوں نے عرض کیا کہ ساہنیال شریف سے ، اُس پیر مرد نے کہا بھائی صاحب ! جو کچھ اِن کے (سخی بادشاہ رح کے) پاس تھا وہ تو حضرت نوشہ صاحب رح کو دے گئے ، تم یہاں کیوں آئے ؟ تین بار یہ کلام فرمایا اور غائب ہوگیا ، جو بعد میں معلوم ہوا کہ وہ خود حضرت سخی پیر عالیجناب رح مثالی صورت میں جلوہ گر ہوئے تھے الغرض وہ دعا مستجاب ہوئی ، اور ان کے ہاں اعلیٰحضرت شاہ غلام مصطفےٰ صاحب متولد ہوئے ، جو تاحال حیاتِ بابرکات ہیں ، اور فقیر شرافت عافاہ اللہ کے پدرِ عالی قدر ہیں ۔

عطائے فرزند | اسی طرح راقم الحروف مؤلف کے والدِ ماجد اعلیٰحضرت شاہ غلام مصطفےٰ صاحب ادام اللہ برکاتہٗ فرماتے ہیں کہ ہم اپنے پدرِ والا قدر حضرت سیّد محمد شاہ صاحب رح کے ہمراہ دربارِ حضرت سخی بادشاہ رح پر زیارت کے لئے حاضر ہوئے ، وہاں قبر شریف پر ایک مُٹھی بھر تل (کُنجد) کے دانے پڑے تھے ، حضرت والد صاحب رح نے مجھ کو فرمایا کہ غلام مصطفےٰ ! تجھ کو بشارت ہو ، اللہ تعالیٰ بحرمت حضرت سخی بادشاہ رح تجھ کو لڑکا عطا فرماوے گا ، کیونکہ یہ تل روشنی کے مترادف ہیں ،

اِن کا تیل

Marfat.com

ان کا تیل گھر میں روشنی کا باعث ہوتا ہے، اسی طرح تیرے گھر کی روشنی فرزند صاحبِ علم ہو گا، چنانچہ اس کے بعد جلد ہی تو (شریف احمد شرافت) پیدا ہوا۔ امید ہے کہ بزرگانِ سلف کی طرح یہ دُعا راقم الحروف مؤلف کے حق میں بھی پوری ہوگی

فیضانِ سلیمانیہ | فقیر شرافت عفی عنہ کو متعدد مرتبہ آپ کی زیارت فیض بشارت کا شرف حاصل ہوا، ایک مرتبہ فقیر سرگی کے وقت روضۂ اطہر میں مراقب بیٹھا تھا کہ حضور نے روحانی ایما سے فرمایا "لے روٹی تے بوٹی" یعنی نان و گوشت، اُس روز سے بطفیلِ حضور اس درویش پر ظاہری و باطنی فیوض کے دروازے مفتوح ہیں، الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

عملیات

برائے برکت رزق | آپ کا اسم شریف بالفاظِ ذیل لکھ کر اگر غلہ میں رکھا جائے تو کافی برکت ہوتی ہے، مجرب ہے انشاء اللہ تعالےٰ۔

ے

خدایا بحقِ سلیمان شاہ کہ در غلہ برکت شود بے شبہ

کلماتِ طیبات

رضا، تسلیم، ادب۔ آپ کی نگاہِ غیرت سے جب سید شاہ محمد شیرازی شاہپوریؒ بیہوش ہو گئے، اور پھر حضرت بی بی جیونی صاحبہؒ کی سفارش سے افاقہ میں لائے گئے، تو آپ نے اُن کو نصیحت کی کہ فقیر کو رضا و تسلیم درکار ہے نہ ظلم و جفا، ہمیشہ درویش کو ادب کے ساتھ رہنا چاہیے، شفقت اور لطف

Marfat.com

کو اپنا شعار بنانا چاہیئے، کسی کو تکلیف دینے سے احتراز کرنا چاہیئے۔

ے

اگر از دست برآید دہنے شیریں کن　　مردی آں نیست کہ مشتے بزنی بر دہنے ؎

زینتِ درویش۔ فرمایا۔ فقر و فاقہ ہماری (درویشوں کی) زینت ہے۔

ے

فقر این ست و فخر ما این ست　　گرچہ دنیا بسے ست دیں این ست ؎

نصائح۔ آپ کی بی بی صاحبان رح نے جب اپنے سر کے بالوں کیلئے تیل و کنگھی کی ضرورت ظاہر کی تو آپ نے فرمایا کہ فقرا کی عورتوں کو لازم ہے کہ رات کو زمین پر ستھر (خس و خاشاک) بچھا کر سویا کریں، اور فجر کو جو تنکے بالوں پر چمٹ جاویں وہ ایک دوسری کے بالوں سے خود دور کریں، اور سردیوں کے موسم میں باہم مل کر سویا کریں۔

ملفوظ۔ حضرت نوشہ صاحب رح جب آخری مرتبہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے بزبانِ ہندی فرمایا۔

"۲ یا میرا ڈھولن چارے بنے رکھ" ؎

ازواجِ محترمات

آپ کے دو حرم محترم تھے۔

(۱) حضرت بی بی رومل خاتون رح۔

یہ قریشی خاندان سے تھیں، ان کے بطن سے بڑے صاحبزادہ پیدا ہوئے۔

(۲) حضرت بی بی جعرانہ خاتون رح

Marfat.com

یہ قوم گوندل سے تھیں، اِن کے بطن سے بھی اولاد ہوئی۔

اولادِ کرام

آپ کے دو فرزند ارجمند تھے۔

۱۔ حضرت شیخ رحیم داد رح

یہ بڑے متقی متورع تھے، والد بزرگوار کے بعد مسندِ خلافت پر بیٹھے، اِن کے حالات کتاب شریف التواریخ کے جلد دوم موسوم بہ طبقات النوشاہیہ میں بضمن طبقہ سلیمانیہ آئیں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

یہ حضرت نوشہ صاحب کی بیعت سے سرفراز اور خلافت یافتہ تھے اِن کے دو بیٹے تھے۔

اوّل شیخ عبدالواحد سجادہ نشین جن کی اولاد موجود ہے۔

دوم شیخ روشن شاہ اِن کی اولاد ختم ہو گئی۔

۲۔ حضرت شیخ تاج محمود رح

یہ قلندر مشرب تھے، اِن کے حالات بھی آگے جلد دوم میں آئیں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

منصبِ سجادگی آپ کی اولاد تو بہت ہے لیکن منصب سجادگی بڑے صاحبزادہ کی اولاد میں چلا آتا ہے، چنانچہ زمانہ حاضرہ میں قدوۃ المشائخ حضرت شیخ فیض احمد صاحب دام اللہ فیوضہٗ درگاہِ سلیمانیہ کے سجادہ نشین ہیں، صاحب جذب وجلالیت ہیں، رعب واقبال میں خصوصیت رکھتے ہیں، آدابِ طریقت واجازاتِ اشغال واورادِ خاندانِ نوشاہی سے خوب واقف

Marfat.com

ہیں، عرس شریف کا انتظام انہیں کے وجود سے ہے، فقیر شرافت عفی عنہ پر بھی مہربان ہیں، بعض اجازات سے مشرف فرمایا ہے، اِن کے دو بیٹے ہیں صاحبزادہ سید احمد مجذوب اطوار ہیں، اور صاحبزادہ احمد الدین صاحب خوبصورت نوجوان ولیعہد خلافت ہیں، قابلیت و امارت کے اوصاف سے موصوف ہیں سلمہم اللہ
اِن کا نسب نامہ اِس طرح پر ہے۔

حضرت شیخ فیض احمد صاحب سجادہ نشین بن شیخ غلام حسن بن شیخ بُڈھا بن شیخ فیض بخش بن شیخ عبد الہادی بن شیخ عنایت اللہ بن شیخ عبد الواحد بن شیخ رحیم داد بن حضرت سخی شاہ سلیمان نوری رحمہم اللہ

خلفائے عظام

آپ کے خلفا و مریدین بکثرت تھے، چنانچہ ایک بار حضرت نوشہ صاحب رح نے عرض کیا کہ یا حضرت! جو درویش ہمارے پیر بھائی قریب ہیں، ان کا تو ہم کو علم ہے، کیا ایسا بھی کوئی یار ہے جس کا ہم کو علم نہ ہو؟ آپ نے فرمایا ہاں، اکثر یار ہیں جو کمال کو پہنچ کر رخصت ہوئے ہیں، اور دور دور کے مُلکوں پر منصوب ہیں، بعض ان میں سے ہندوستان میں سکونت رکھتے ہیں، اُن کو واپس آنے کا حکم نہیں، اور نہ ہی اُن کو عبادت سے اتنی فرصت ہے کہ آویں، صرف ایک یار اُن میں سے ہماری تجہیز و تکفین کے لئے آوے گا، اور تدفین کے بعد پھر چلا جاوے گا۔

اِس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے اکثر خلفا بلاد و امصارِ بعیدہ کی قطبیتوں پر مامور تھے، اور ان کے احوال صفحۂ تاریخ سے مستور ہیں، کیونکہ وہ مکتوم تھے اور جو مشہور

Marfat.com

اور جو مشہور تھے وہ یہ ہیں۔

(۱) حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش مجدد اکبر علوی عباسی رح

اِن کا ذکر آگے آئے گا، انشاء اللہ تعالےٰ۔

(۲) حضرت مُلّا کریم الدین جوکالوی رح

عالم باکمال فاضل بے مثال تھے، اعتقاد و ادب میں شانِ بلند رکھتے تھے، فیاض اور غریب پرور تھے، مدت تک موضع جوکالی میں سلسلہ تدریس جاری رکھا، اکثر بھلوال شریف میں زیارت کے لئے حاضر ہوتے رہتے، حضرت نوشہ صاحبؒ بھی انہیں کی وساطت سے حضرت سخی بادشاہ رح کی بیعت و ملازمت سے سرفراز ہوئے تھے، جوکالی ضلع گجرات میں مدفون ہوئے۔

(۳) حضرت دیوان ابو الفتح مہرت سدا کنبوئی رح

صاحبِ علم و فضل درگاہِ پیر کے مقبولوں میں سے تھے، حضور کی کمال محبت ان کے ساتھ تھی، ایک بار آشوبِ چشم سے بیمار ہوئے تو آپ دس کوس کا فاصلہ طے کر کے ان کی عیادت کو موضع سدا کنبو میں گئے، اور ان کے حق میں دعائے خیر فرمائی، یہ صاحب کشف تھے، لوگوں کے مافی الضمیر آئینہ کی طرح ان پر روشن ہوتے تھے۔ سدا کنبو ضلع سرگودھا میں مدفون ہوئے۔

ان کے پوتے حافظ ادریس رح حضرت شاہ عصمت اللہ بن حافظ محمد برخوردار نوشاہیؒ کے خلیفہ و مرید تھے۔

(۴) حضرت مُلّا غازی گوندل بھلوالی رح

پیر شیخ کے منظورِ نظر تھے، ہر وقت آپ کی معیت میں رہتے، سفر حضر خلوت جلوت میں ہمرکاب رہتے، گھر کے کاروبار کو بھی سرانجام کرتے، آپ نے نہایت شفقت

Marfat.com

سے اِن کو دستار پہنائی، اور عصائے تبرک دیا، اور فرمایا مُلّا غازی! ہم نے تجھ کو غازیوں کا مرتبہ دے دیا ہے، چنانچہ یہ ہر جگہ مظفر و منصور رہتے، جس جنگ میں جاتے فتحیاب ہوتے، اپنے آپ کو حضرت سخی بادشاہ رح کا حقیقی فرزند سمجھتے، شیخ رحیم داد کے ساتھ نہایت خلوص تھا۔

(۵) حضرت شیخ ہموں فقیر رح

یہ مجذوب اطوار تھے، ایک بار مُلّا غازی رح کو خواب آئی کہ حضرت سخی بادشاہ رح نے مجھ کو دودھ کا ایک پیالہ دیا ہے، شیخ ہموں رح نے جلدی سے پکڑ کر نوش کر لیا ہے، صبح کو جب حضور کے سامنے ہوئے تو آپ نے فرمایا مُلّا غازی! ہم کیا کریں؟ دودھ تو ہموں نے پی لیا، اس کے بعد مُلّا غازی ساری عمر اس بات کا افسوس کرتے رہے، اور اِن کا حال روز بروز ترقی پر رہا۔

(۶) حضرت چوہدری پیجو تارڑ رح

ابنِ پیجو بن بھٹی بن سُلطان بن دُلچی بن کورو بن چوٹ بن واچھو بن کھڈہا بن اندرائے بن بھی بن بال سُدھ بن سوئیں بن رائے تارڑ (مورثِ قومِ تارڑ) بن سُدھ بن ہرڑ بن شہا بن تلوچر بن ہربنس بن لوہ بن کرن بن سورج (مورثِ خاندانِ سورج بنسی)

یہ حضرت سخی بادشاہ رح کے راسخ الاعتقاد مرید تھے، پیشہ کاشتکاری کیا کرتے، اکثر ملازمتِ شیخ میں حاضر ہوا کرتے، ایک بار حضرت نوشہ صاحب رح بھی اِن کے ہمراہ بھلوال تشریف لے گئے تھے، اِنہوں نے اپنے نام پر ایک گاؤں بنامِ کوٹ پیجو آباد کیا اِن کی اولاد وہیں سکونت پذیر ہے اور خاندانِ سلیمانیہ کی خادم ہے۔

ان کی اولاد میں سے ایک شخص صوبا المعروف موسے زمیندار میرا مخلص مرید ہے ابنِ عمر بن کتا بن

Marfat.com

بن کٹا بن صاجزادہ بن خان محمد بن سعد اللہ بن دلیل بن سماعل بن چوہدری بیجو تارڑ رحمہ اللہ۔

(۷) حضرت چوہدری علاوالدین تارڑ رح

ابن لکھو بن چھجو بن بھٹی بن سلطان تارڑ۔ اِن کو حضرت سخی بادشاہ رح نے خود موضع جوکالی میں جاکر مرید کیا، اور نصف گاؤں کی سرداری کی بشارت دی، یہ اپنی قوم میں باعزت تھے[۵]

اِن کے چار بیٹے تھے (۱) چوہدری مٹھا۔ اِس نے جوکالی کے پاس علٰحدہ گاؤں بنام چک مٹھا آباد کیا، اِس کی اولاد وہاں موجود ہے۔ (۲) چوہدری میرک۔ اِس نے اپنے نام موضع چک میرک آباد کیا جو قصبہ پھالیہ کے پاس ہے، اس کی اولاد وہاں موجود ہے۔ (۳) چوہدری حسین۔ اِس کی اولاد جوکالی میں آباد ہے۔ (۴) چوہدری جان محمد۔ اِس کی اولاد میں سے آج کل جوکالی میں چوہدری دیدار بخش ذیلدار زندہ موجود ہے ابن چوہدری سکندر خاں (متوفی ۱۳۵۲ھ) بن پیر بخش بن عطر بن واحد بن کندو بن لدھا بن محبت بن جان محمد بن چوہدری علاوالدین تارڑ رحمہ اللہ۔

(۸) حضرت شیخ ہندی رح

یہ ہندوستان کے قطب تھے، بموجب وصیت کے اِنہوں نے آکر حضرت سخی پیر رح کی تجہیز و تکفین کی، اور واپسی دریائے چناب سے گذرتے ہوئے حضرت نوشہ صاحب رح کو غائبانہ سلام و پیام پہنچا گئے، کیونکہ ظاہر ملنے کی اجازت نہ تھی۔[۶]

(۹) حضرت بابا لکن شاہ درویش رح

یہ قوم برہمن گوسائیں سے تھے، موضع اُلہن متصل قادرآباد میں متولد ہوئے

Marfat.com

اور کوہِ ٹلّہ پر جاکر بابا دریا ناتھ جوگی کے مرید ہوئے، اور بعد ریاضات و مجاہدات کے جوگ حاصل کیا، وہ مرید بابا گورکھ ناتھ کے، وہ مرید بابا مچھندر ناتھ کے، وہ مرید بابا جلندر ناتھ کے، وہ مرید مہادیو جی کے، جن سے سلسلہ جوگیہ کا پنتھ شروع ہوا۔

پھر بابا للّن شاہ نے بعد حصول کمال کے بھلوال شریف کے قریب ڈیرہ لگایا اور حضرت سخی بادشاہ رح کی صحبت سے بھی مستفیض ہوتے رہے، اِن کا مکان وسمادھ بھلوال شریف سے مغربی جانب ہے۔

آج کل بابا کالتی داس گدی نشین ہے، وہ مرید بابا نانک داس کا، وہ مرید بابا کرتن کنور قادر آبادی کا، اسی طرح بچند واسطہ درمیانی یہ سلسلہ بابا للّن شاہ تک پہنچتا ہے۔

ف کتاب دبستانِ مذاہب جو عہدِ شاہجہانی کی ایک تاریخی کتاب ہے، اس میں طائفہ جوگیاں کے احوال میں لکھا ہے کہ "(جوگیاں) چنیں گویند کہ بابا رتن جاجی یعنی گورکھ ناتھ دایۂ پیغمبر بودہ وحضرت رسالت پناہ صلعم را پروردہ وراہِ جوگ را از نبی علیہ السلام فرا گرفتہ"

اُسی کتاب میں دوسری جگہ لکھا ہے کہ "ہندی زبان میں فنِ جوگ کے متعلق بہت کتابیں ہیں جیسا کہ سوآتمارام جوگی کا رسالہ بہت بردانک، اور گورکھ ناتھ کا رسالہ گورک سنگہ اور انبرت کند، میں نے (مؤلف دبستانِ مذاہب نے) دیکھا ہے کہ انبرت کند کو فارسی میں بنام حوض الحیات ترجمہ کیا گیا ہے، اس میں لکھا ہے کہ گورکھ ناتھ سے مراد حضرت خضر علیہ السّلام ہے، اور مچھندر سے مراد حضرت یونس علیہ السلام ہے"

Marfat.com

مدحیات

آپ کی تعریف میں کئی شاعروں نے نظمیں لکھی ہیں، یہاں صرف حضرت مولوی حکیم غلام قادر شاہ صاحب اثر انصاری نوشاہی برقندازی جالندہری کی ایک غزل لکھی جاتی ہے۔

غزل

مطلع انوارِ سرمد شاہ سلیمانِ سخی — مخزنِ اسرارِ احمد شاہ سلیمانِ سخی
شاہِ معروفِ خوشابی را فروغ خانماں — نورِ عینِ سید احمد شاہ سلیمانِ سخی
زینتِ صدرِ حقیقت شمعِ بزمِ معرفت — حامیٔ شرعِ مجدد شاہ سلیمانِ سخی
ہست منظورِ تہِ جیلاں بحسنِ اعتقاد — مرشدِ طلابِ ارشد شاہ سلیمانِ سخی
آستاں بوسانِ درگاہش قلندرے بوند — فیضِ قطبیت بدارد شاہ سلیمانِ سخی
در صفا معروفِ کرخ و در تقا یعقوبِ چرخ — بایزیدِ وقت آمد شاہ سلیمانِ سخی
سرمۂ چشمِ حقیقت ہست خاکِ قلبہ اش — اے خوشا میلے بہ بخشد شاہ سلیمانِ سخی
بنگر داز روزنِ دل ملکِ یاھو را بغور — گر بکس زالقا بہ بیند شاہ سلیمانِ سخی
دولتِ کونین یابم اے اثر گر یک رہم
در حضورِ خود بخواند شاہ سلیمانِ سخی

واقعۂ وفات

سپردِ مریداں آپ نے اپنے آخری ایام میں اپنے موجودہ یاروں اور فرزندوں کو اپنے خلیفہ اعظم حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش علوی رح کے سپرد فرمایا، اور اعلان کیا کہ جس شخص کو خدا تعالےٰ کی طلب ہو وہ ہمارے خلیفہ میاں حاجی محمد نوشہ

Marfat.com

کے پاس جاوے، جو اس سے سرتابی کرے گا، زبان اٹھائے گا۔

تاریخ وفات حضرت سخی شاہ سلیمان نوری رح کی وفات شب جمعہ بتاریخ ستائیسویں رمضان المبارک ۱۰۱۲ھ ایکہزار بارہ ہجری مطابق ۱۶۰۴ء ایکہزار چھ سو چار عیسوی موسم سرما میں بعہدِ سلطنتِ سلطان ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر بن ہمایوں بادشاہ ہوئی۔

مدفنِ پاک آپ کا مزار پرانوار بھلوال شریف ضلع سرگودھا میں ہوا، شیخ ہندی رہنے آکر خدمتِ تجہیز و تکفین کو ادا کیا۔

کرامت صاحب تحایف قدسیہ نے لکھا ہے کہ دوسرے دن آپ کی تربت کو دیکھا گیا تو زمین سے برابر تھی، دوبارہ بنائی گئی، پھر برابر ہوگئی، سہ بارہ بنائی گئی، پھر ہموار ہوگئی، اولاد و خلفا نے دست بستہ ہو کر عرض کی کہ یا حضرت آپ تو ستر احوال پسند کرتے ہیں، لیکن ہم کو خواہش ہے کہ آپ کی قبر شریف کی زیارت سے آنکھوں کو منور کریں، اور آپ کے وسیلے حاجات چاہیں چنانچہ چوتھی مرتبہ قبر تیار ہوگئی۔

روضۂ اقدس زمانہ دراز گذر جانے کے بعد حضرت شیخ غلام حسن بن شیخ بڈھا سجادہ نشینؒ نے اپنے عہد خلافت میں بماہ ہاڑ سمت ۱۹۴۵ بکرمی مطابق ۱۳۰۶ھ میں مزار پر گنبد کی تعمیر شروع کی، اثنائے تعمیر میں اُن کا انتقال ہوگیا، تو بعد ازاں شیخ فضل حسین صاحب بھلوالی نے روضہ شریف کی عمارت کو تکمیل تک پہنچایا، رفیع اطہر عالیشان وسیع ہے، اندر چبوترہ پر پانچ قبریں ہیں، درمیانی قبر جو قدرے بلند ہے وہ حضرت سخی بادشاہ رح کی ہے، اور آپ کے متصل مشرقی قبر شیخ عبدالوا بن شیخ رحیم داد کی اور اس سے مشرقی قبر آپ کے فرزند اکبر شیخ خدا رحیم داد رح کی، او

حضرت سخی

Marfat.com

حضرت سخی بادشاہ رح کے متصل مغربی قبر شیخ عبدالوہاب بن شیخ تاج محمود رح کی، اور اس سے مغربی قبر حضور کے فرزند اصغر شیخ تاج محمود رح کی ہے۔

ے

تعالی اللہ مکانے فیض دمساز　　باطرافش ملائک سجدہ پرداز
زمین مقدم او دارد آں نور　　کہ خاکش را فلک ہے بوسد از دور

روضہ مبارک موضع بھلوال قدیم سے بفاصلہ ایک فرلانگ شمالی طرف، اور شہر بھلوال جدید منڈی سے دو میل مغرب کو برلب سڑک واقعہ ہے، فقیر تراقت عافاہ اللہ کئی مرتبہ زیارت سے مشرف ہو چکا ہے۔

مسجد سلیمانیہ روضہ شریف کے متصل مسجد پختہ موجود تھی جو امتدادِ زمانہ کے باعث شہید ہو گئی، اب پھر اس سال رواں یعنی ۱۳۵۵ھ میں شیخ فضل حسین صاحب نے دوبارہ پختہ تعمیر کروائی ہے۔

ایک پورانا تالاب درگاہِ سلیمانیہ کے سامنے ہے، پہلے خام تھا، اسی سال میں شیخ صاحب مذکور نے وہ بھی پختہ بنوا دیا ہے۔

تالاب سے شمالی طرف ایک حجرہ خام تھا، جس کے متعلق مشہور ہے کہ اس میں حضرت نوشیہ صاحب رح معتکف رہے تھے، اب اس سال میں بابا غلام رسول درویش نے بالیائے، روحانی میاں محمد فاضل صاحب نوشاہی سُندر پوری رح اپنے خرچ سے وہ بھی پختہ بنوا دیا ہے۔

مسافروں اور مجاوروں کے لئے ایک دائرہ مسقف بنا ہوا ہے، چند مکانات بھی ہیں، سایہ دار درخت بہت ہیں، چاہِ رواں بھی پاس ہے، لیکن پانی قدرے شور ہے، سجادہ نشین کے رہائشی مکانات بھی وہیں موجود ہیں، روضہ شریف

Marfat.com

کے آس پاس پورانا قبرستان ہے۔

عُرس شریف آپ کا عُرس مبارک ابتدا سے ہر سال بتاریخ ہفتم محرم الحرام ہوتا ہے، اب حضرت شیخ فیض احمد صاحب سجادہ نشین نے ۱۳۲۴ھ سے ہر سال درگاہِ عالیہ پر پانچویں ماہِ ہاڑ کمیلہ کرنا بھی شروع کر دیا ہے، جس پر ہزاروں لوگوں کا اجتماع ہوجاتا ہے۔

قطعۂ تاریخ

از حضرت مولانا شاہ غلام مصطفےٰ صاحب نوشاہی دام برکاتہٗ

چو شاہِ سلیماں ز عالم برفت — بہ خلدِ بریں یافت مسند کمال
ز نوشاہی خستہ تاریخ داں — حبیبِ سخی شاہِ جوادؒ سال

منہ

فوت شد چوں شاہ سلیمانِ سخی — یافت در فردوس جائے نیک بہ
انتقالِ پیرِ نوشاہی چو جُست — شد ندا از غیب ۱۰۱۲ - شیخ الہند ۱۰۱۲ زہ

منہ

ز دنیا رفت چوں آں سروِ آزاد — بفردوسِ بریں شد خرم و شاد
بگفتم رحلتِ شاہِ سلیماں — حبیبؒ و مرشدِ گیتی سخی یاد ۱۰۱۲

منہ

وصالِ مخزنِ اسرارِ رحماں — منعم قادری شاہِ سُلیماں ۱۰۱۲

منہ

رفت بجنات سلیمان شاہ
وصل بخواں - پاک و سخی بادشاہ ۱۰۱۲

منہ درخباں

Marfat.com

منه

درخیاں رفت پیر ما عاقل ۱۲ ۱۰ هست ترجیل۔ ذاکر کامل

منه

باغ فردوس یافت چوں اکمل ۱۲ ۱۰ رحلتش ہست۔ صاحب افضل

دیگر

از اسماء الحسنیٰ

ضارّ ۱۲ ۱۰ ھو۔ واجد ۱۲ ۱۰ حفیظ

جواد ۱۲ ۱۰ حفیظ

وھّاب ۱۲ ۱۰ حفیظ ذاکر ۱۲ ۱۰ مالک

حنّان ۱۲ ۱۰ قابض ۔ منعم ۱۲ ۱۰ خبیر

ربّ ۱۲ ۱۰ خیر بزّ ۱۲ ۱۰ خیر۔

اخر ۱۲ ۱۰ صانع وارث ۱۲ ۱۰ قادر

رافع ۱۲ ۱۰ ستار ارفع ۱۲ ۱۰ ستار

از آیت شریف

واعلموا ان ۱۲ ۱۰ اللہ مع المتقین ۔ والذین ۱۲ ۱۰ ھجروا

Marfat.com

فصل بست ششم

حالات حضرت سید شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش علوی قدس سرہٗ

اوصافِ جمیلہ | آپ سراج العارفین، شمس العاشقین، دلیل المتورعین، جلیل المتصوفین، قطب الثقلین، غوث الفریقین، سلطان الاولیا، برہان الاتقیا، امامِ صدرِ ولائیت، ضیائے بدرِ ہدائیت، علالۂ اصحابِ شریعت، سلالۂ اربابِ طریقت، واقفِ رموزِ حقیقت، کاشفِ اسرارِ معرفت، ہادیٔ راہِ ارشاد، ولیِ مادرزاد، صاحبِ جذب وصحو وسکر وعشق ومحبت وذوق وشوق وزہد وریاضت وتقوٰے وعبادت وخوارق وکرامات تھے، فقر میں مقاماتِ بلند اور شانِ ارجمند رکھتے تھے، حضرت سخی شاہ سلیمان نوری قادری بھلوالی رح کے مرید وخلیفہ اعظم تھے۔

نام ولقب | آپ کا اسمِ گرامی حاجی محمد، لقبِ سامی نوشہ، خطاب گنج بخش، وارث الانبیا، غالب الاولیا، مجددِ اکبر، پہلوانِ سخی، بھورے والا تھا۔

نسب نامہ پدری | آپ خاندانِ عالیشان ساداتِ صحیح النسب علوی عباسی کے معزز رکن تھے، سیادت ونجابت موروثی رکھتے تھے۔

آپ کے والد بزرگوار کا نام حاجی الحرمین الشریفین حضرت سید ابو اسمٰعیل علاؤالدین حسین غازیؒ تھا جو اکابر اولیائے وقت سے تھے، سات حج پیادہ چل کر کئے، ان کا مزار گھگا نوالی سے جانبِ نیرت ایک میل کے فاصلہ پر، موضع بھیکھے والہ سے مغرب کی طرف اور موضع دھنی سے مشرق کی طرف بنام "درگاہِ حاجی غازی صاحبؒ" مشہور وزیارت گاہِ خلائق ہے

Marfat.com

ابن سید ابو العلاء شمس الدین سنگی شہید بن سید ابو سلیمان جلال الدین بن سید ابو محمد
عبد اللہ ذاکر ھُو بن سید صاحب الدین المعروف بہ شاہنشاہ بن سید گل محمد بن سید
معز الدین بن سید واحد الدین عبد الصمد الملقب بہ شاہ سوہندا بن سید عطاء اللہ
بن سید عبد الاول زاہد بن سید محمود شاہ الملقب بہ پیر حالب بن سید کمال الدین
احمد شاہ بن سید ابو المنصور جلال الدین سلطان شاہ بن سید امین الدین
محمد شاہ بخت مند الملقب بہ منور بن سید سعید الدین سکندر شاہ بن سید برہان
الدین شہسیرہ بن سید جلال الدین گوہر شاہ بن سید عز الدین الملقب بہ شاہ عزت
بن سید جمال الدین اسحاق مدوشنفیر بن سید عبد الحق سجن بن سید ابو العباس
زمان علی محسن بن سید ابو عبد اللہ غون قطب شاہ بغدادی بن سید یعلے قاسم
بن سید حمزہ ثانی بن سید طیار بن سید قاسم بن سید علی بن سید جعفر بن
سید ابو القاسم حمزہ الاکبر بن سید ابو العباس حسن بن سید ابو علی عُبید اللہ
المدنی بن سید ابو الفضل عباس علم دار شہید کربلا بن حضرت سید امام
ابو الحسن علی المرتضے علیہم السلام والرضوان۔

ف آپ کے آبا و اجداد کے حالات میں میں نے (شرافت نے) ایک علیحدہ کتاب
بنام تاریخ عباسی لکھی ہے۔ جس میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت نوشہ
صاحب رح تک بلکہ اپنے تک سب بزرگوں کے حالات مستند تذکروں سے لکھے ہیں۔

نسب نامہ مادری | حضرت نوشاہ عالیجاہ رح کی والدہ ماجدہ کا نام حضرت بی بی
جیونی رض تھا جو عارفات کاملات سے تھیں بنت شیخ عبد اللہ مفتی قصبہ بیلال
ضلع گجرات (نومسلم) بن فرن بن جیون بن چنگا بن چوکھا بن کالا بن سٹھو بن
منہاس [مورث اعلیٰ منہاس راجپوت] بن بھاؤ بن اوپر چند بن بھدر بن لوہ

Marfat.com

بن راجہ کرن بن سورج حاکم جموں۔

خاندانی حالات | سادات علوی پہلے مدینہ طیبہ میں سکونت گزین تھے۔ ان میں سے پہلے سید ابوالقاسم حمزۃ الاکبر بن حسن علوی بغداد شریف میں آ بسے اور کثیر الاولاد ہوئے

ان کی اولاد میں سے سید غوث بن یعلیٰ قاسم رح، حضرت غوث اعظم رح سے قطب الہند کا خطاب پاکر اُن کے حکم سے تبلیغ کے واسطے ہندوستان وارد ہوئے۔ اور ہندوؤں کی کئی قومیں کھوکھر، چوہان وغیرہ کو اسلام میں داخل کیا اور اُن کے رئیسوں کی بیٹیوں سے شادیاں کیں اور اولاد ہوئی۔ پھر خود واپس بغداد چلے گئے ۵۵۲ھ میں وفات پائی

ان کے کئی بیٹے اِس ملک میں آباد ہوئے۔ ان میں سے سید زمان علی محسن اپنے ننہال کی قوم پرنام شاہ کھوکھر مشہور ہوئے کوہ کرانہ پر تخت نشین رہے۔ ۵۷۲ھ میں وفات پائی۔ توی ملکانی کے کنارہ پر بمقام قُری ان کا مزار موجود ہے۔

ان کی اولاد میں سے سید سکندر شاہ انور بن سید برہان الدین دوابہ رچنہ میں چلے گئے علاقہ ساندر بار میں حکمرانی کی۔ شہر ڈھکوٹ کو مقام ریاست بنایا ۶۹۴ھ میں انتقال کیا۔

ان کے پوتوں میں سے سید سلطان شاہ بن سید محمد شاہ نے مقام رام دیانہ علاقہ گوندل بار میں رہائش اختیار کی ۷۳۴ھ میں وفات پائی۔

ان کے پوتوں میں سید محمود شاہ الملقب بہ پیر حالب بن سید احمد شاہ نے زیادہ عزت و اقتدار حاصل کیا اور بانی خاندان ہوئے ۷۶۳ھ میں وفات پاکر رام دیانہ میں دفن ہوئے۔

ان کی اولاد میں سے سید جلال الدین بن سید عبداللہ ذاکر حق بمقام گھوگا نوالی رونق افروز ہوئے جو ضلع گجرات، تحصیل بھالوہ قصبہ قادر آباد سے مغرب کی طرف ایک گاؤں ہے۔ ۹۳۱ھ میں وہیں وفات پائی۔ تین چار پشت اسی موضع میں گذریں۔ حاجی الحرمین سید علاؤالدین بن سید شمس الدین کے ہاں حضرت نوشہ صاحب کی

Marfat.com

پیدائش کا فخر اسی موضع کو حاصل ہوا۔

تاریخ ولادت آپ کی ولادت باسعادت شب دوشنبہ بتاریخ یکم رمضان المبارک ۹۵۹ھ نوسو انسٹھ ہجری مطابق ۱۵۵۲ء ایکہزار پانسو باون عیسوی میں بمقام گھگانوالی ہوئی۔

عطائے خرقہ حضرت سخی شاہ سلیمان نوری رح بالہام غیبی گھگانوالی تشریف لائے اور اپنے لباس میں سے ایک کپڑا دیا کہ اس لڑکے کو اس میں لپیٹنا، اور مائی صاحبہ رح کو ارشاد فرمایا کہ اس بچے کو احتیاط سے رکھنا، اور ہر وقت اس کی خبرگیری کرنا، اور ہم بھی اس کی خبر لیتے رہیں گے۔

ف منقول ہے کہ یہ کپڑا وہ خرقہ تھا جو حضرت غوث الاعظم رح نے اپنے فرزند اکبر شیخ عبدالوہاب رح کو عطا فرمایا تھا، اور وہ سلسلہ وار حضرت سخی بادشاہ رح کو پہنچا تھا۔

تربیت آپ کے والد بزرگوار تو اکثر سفر حج میں رہتے تھے، انہوں نے سات حج پاپیادہ کئے ہیں، اس لئے زیادہ تر آپ کی تربیت اپنی والدہ ماجدہ اور چچا صاحب شاہ رحیم الدین علوی رح کی آغوش میں ہوئی۔

آپ کی محافظت کے لئے ملائکہ نوری مقرر تھے، اور پاک نہاد مرد و عورتیں جو باطہارت ہوں آپ کو اٹھاتی اور بہلاتی تھیں، اگر کوئی ناپاک جسم والی عورت آپ کو ہاتھ لگانا چاہتی تو گز نہ اٹھاتی۔

شباب جب آپ حد بلوغ کو پہنچے تو اس قدر طاقت آپ کے وجود اقدس میں ظاہر ہوئی کہ بتیس تیس سالہ نوجوان کو مقابلہ کی جرأت نہ ہو سکتی تھی، آپ کو تیراندازی کا شوق پیدا ہوا، چنانچہ اس فن میں ایسا کمال حاصل کیا کہ کبھی

Marfat.com

آپ کا نشانہ خطا نہ جاتا تھا، چند جنگوں میں آپ نے شرکت کی، اور ہر جگہ فتحیاب رہے۔

یادِ الٰہی کا شوق | اوائل میں ہی جاذبۂ الٰہی نے ایسی کشش کی کہ آپ گھر سے تنہا نکل کر جنگل میں چلے گئے، ایسے ویرانہ میں مقام کیا، جہاں پانچ پانچ کوس تک گرد نواح میں کہیں آبادی کا نشان نہ تھا، دن کو صائم رہتے، اور رات کو قیام کرتے، وجہ قوت عناب صحرائی جن کو جھڑبیر (پہنجو) کہتے ہیں، یا درختوں کے پتے یا سبز گھاس تھی، جس سے روزہ افطار کرتے، اور دن رات کسی درخت کے سائیہ میں یادِ الٰہی میں مصروف رہتے، کچھ عرصہ کے بعد کسی زمیندار کو حضور کا پتہ چلا تو وہ روزانہ ایک کاسہ شیر آپ کی خدمت میں لے جایا کرتا، اور آپ اس سے افطار فرمایا کرتے۔

شادی خانہ آبادی | جب آپ کا شہرہ اکثر زبانزد خلائق ہوا تو آپ کی والدہ ماجدہ جو جنجوعیہ میں رہا کرتی تھیں، اپنے قبیلہ کے بعض لوگوں کو ساتھ لے کر جنگل میں گئیں، اور آپ کو گھر واپس لائیں، اور خیال کیا کہ اگر ان کا نکاح کیا جائے تو شائد اپنے گھر میں دل جمعی سے بیٹھ جائیں، اس لئے موضع نوشہرہ تارڑاں میں جو دریائے چناب کے شمالی کنارہ پر ایک مشہور گاؤں تھا، اپنی قوم کے ایک محترم بزرگ حضرت شیخ فتح محمدؒ کی صاحبزادی سے آپ کا نکاح کیا۔

سکونتِ نوشہرہ | آپ نے جب نوشہرہ تارڑاں کو دیکھا کہ دریا کے کنارہ پر ہے اور مکان بہت خوب ہے، اور اس جگہ کے باشندے بھی نیک نہاد ہیں، اور یہاں عبادت کا بھی اچھا موقعہ ملے گا، تو آپ نے گھگانوالی سے ترک کر یہاں اپنے سسرال کے گھر قیام کیا، والدین کبھی کبھی یہاں آکر آپ کو مل جایا کرتے تھے۔

تحصیل علوم | آپ کو علم کا شوق جوانی میں پیدا ہوا، چند سبق تو اپنے والد بزرگوار سے پڑھے،

Marfat.com

سے پڑھے ، اور پھر حضرت شاہ علاء الدین رح آپ کو موضع جاگوتا رڑ میں حضرت مولوی حافظ قائم الدین رح اور بقول صاحب تحقیقاتِ چشتی حافظ بڈھا صاحب رح قاری کے پاس لے گئے ، جو قرأت سبعہ کے ماہر تھے ، اور کمالیتِ باطنی بھی اس قدر تھی کہ جب وہ سوتے تو صدائے اسم ذات اُن کے قلب سے ظاہر ہوتی تھی ، اُن کا درس عام تھا ، آپ وہیں داخل ہوئے ۔

اگرچہ آپ سبق میں بہت کوشش کرتے لیکن قرأت کے قواعد و مخارج اچھی طرح ادا نہ ہوتے تھے ، اتفاقاً ایک شب آپ نے خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے آئے اور فرمایا کہ میاں حاجی محمد ! ہم فرشتے ہیں ، اور خدا کے امر سے تجھے تعلیم قرآن دینے آئے ہیں ، اپنا منہ کھولو ، آپ نے منہ کھولا تو فرشتہ نے منہ میں انگلی رکھی ، اور فرمایا کہ فلان حرف کا یہ مخرج ہے ۔ سارے حروف کے مخارج انگلیاں رکھ کر بتائے ، صبح کو بیدار ہوئے تو قرأت ازبر تھی ، استاد سے سبق لینے لگے تو اس طرح الفاظ ادا ہوتے تھے کہ حافظ صاحب رح سے بھی ایسے ادا نہ ہو سکتے تھے ۔

کشفِ علوم | فرشتوں کے تعلیم دینے سے علوم لدنی کے دروازے آپ پر کھل گئے ، قرآن مجید حفظ ہو گیا ، اصول و فروع میں پوری دسترس ہو گئی ، علوم منقول و معقول کی تحصیل کر کے علمائے متبحرین سے ہوئے ، حافظ صاحب رح نے سند علمیہ دے کر آپ کو رخصت کیا ، اور آپ کے کمالاتِ روحانی کے اس قدر گرویدہ ہوئے کہ بطورِ تبرک یہ فرمایا کہ الحمد للہ آپ جیسا کامل انسان ہماری شاگردی میں رہا ، امید ہے کہ قیامت کے دن آپ کی طفیل ہماری بھی نجات ہو جائے گی ، اور ہم کو فراموش نہ کر دینا ، چنانچہ آپ فضائلِ علمیہ سے معمور ہو کر واپس نوشہرہ میں تشریف لائے ۔

قال و حال | خود حضور نے فرمایا ہے کہ میں نے یہاں تک تعلیم حاصل کی ، کہ تمام قال

Marfat.com

میرا حال ہوگئے ، صاحب رسالہ نے آپ کے الفاظ اس طرح لکھے ہیں۔
"بعد از فراغ تجوید قرآن مجید از صحبت سراسر بہجت وحصول مسائل اصول فرائض وسنن و مستحبات و فروع آں کہ از مقال ہمہ حال من گشتند" ؎

سیر لاہور کچھ عرصہ کے بعد آپ کو سیر لاہور کا شوق پیدا ہوا تو چند مخلص ہمراہیوں کے ساتھ سفر کرتے ہوئے لاہور وارد ہوئے ، اور زیارات مزارات بزرگاں سے مشرف ہوئے ، خصوصاً حضرت مخدوم علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش لاہوری رح کے مزار شریف سے بہت کچھ استفاضہ کیا ، نیز مشائخ زندگان کی صحبت سے بھی مستفیض ہوئے ، خصوصاً حضرت شیخ عبدالوہاب متقی قادری شاذلی رح جو قطب مکہ تھے ، اور اُن دنوں لاہور میں شیخ فرید بخاری* رح کی مسجد میں تشریف فرما تھے ۔ اُن سے بھی استفادہ کیا ، اور اُن کی ملازمت سے مشرف ہوئے ؎

واقعہ بیعت اگرچہ عبادت وریاضت میں آپ ہر دم مشغول رہتے تھے لیکن علم معرفت جو اسرار وحقایق صدریہ سے ہے سوائے وسیلہ شیخ کامل کے حاصل ہونا غیر ممکن ہے ، اس لئے لاہور سے واپس آتے ہی آپ کا ارادہ ہوا کہ کسی بزرگ صاحب نسبت کی ملازمت اختیار کریں ، تلاش فقرا میں ہوئے ، اتفاقاً کسی آدمی سے حضرت مُلّا کریم الدین جو کالوی رح کی تعریف سنی جو کہ حضرت سخی شاہ سلیمان نوری رح کے خلفائے بزرگ میں سے تھے ، اُن کی ملاقات کی ، اور حضرت سخی بادشاہ رح کے محامد واوصاف وہاں سے سُن کر دل میں عشق موجزن ہوا ، اور برفاقت مُلّا صاحب رح بھلوال شریف پہنچ کر حضرت شیخ رح کے شرف دیدار سے مشرف ہوئے ، مُلّا صاحب رح نے آگے ہو کر آپ کی ساری حقیقت بیان کی ، حضرت سخی بادشاہ رح نے فرمایا ۔ مولوی صاحب ! ہم اس جوان کے حال سے خوب واقف ہیں ، اس نے

Marfat.com

ہیں، اِس نے ہم کو بہت انتظار کروائی ہے، اور خوشی سے اُن کا چہرہ گُلِ گلاب کی طرح شگفتہ ہُوا، پہلی ہی نظر سے آپ کی حالت دگرگون ہوگئی، لیکن چونکہ استعدادِ عالی رکھتے تھے، اس لئے حتّے الوسع اپنے آپ کو سنبھالا اور بحال رہے ۔

بیعت و سپردِ امانت | حضرت سخی پیر رح نے فرمایا میاں حاجی محمد! سامنے آؤ، آپ سامنے ہوئے اور قدمبوسی کی، حضرت شیخ رح نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر بطریقِ مسنون بیعت کیا، اور کمالِ مہربانی سے گلے لگا کر معانقہ کیا، اور زبان مبارک سے فرمایا الحمد للہ کہ حقدار کو حق پہنچ گیا، اور امانت اپنے اہل کو موصول ہوئی، اور حضرت مخدوم شاہ معروف خوشابی رح کے امانت دینے کا سارا واقعہ آپ کے روبرو بیان کیا ۔

سُکر و صحو | قاضی رضی الدین کنجاہی رح سے منقول ہے کہ آپ حضرت سخی بادشاہ رح کی ایک ہی نظرِ فیض اثر سے مجذوب ہوگئے، حالتِ سُکر نے ایسا غلبہ کیا کہ دنیا اور مافیہا کی کچھ ہوش نہ رہی، ایسی بیخودی طاری ہوئی کہ تین ماہ تک ایک ہی پہلو میں پڑے رہے، کھانے پینے، بولنے کی کچھ خبر نہ تھی، اس کے بعد پیر روشن ضمیر نے آپ پر نظرِ رحمت ڈالی تو آپ ہوش میں آگئے، اور سُکر صحو سے مبدّل ہوگیا، اور آپ فضائل باطنی سے معمور ہوکر واپس نوشہرہ تشریف لائے ۔

مرزا احمد بیگ لاہوری رح لکھتے ہیں کہ اسی عرصہ تین ماہ میں آپ کو تمام مراتبِ فنا و بقا اور مقاماتِ سلوک طے ہوگئے، اور یہ محض جذبۂ ربّانی اور توجہ شیخ کامل رح کا نتیجہ تھا ۔

زیارت شیخ کو جانا | پھر آپ کو عشق غالب ہُوا تو بھلوال شریف پا پیادہ گئے، حضرت سخی پیر رح نے فرمایا کہ پیادہ سفر کرنے سے تمہیں تکلیف ہوتی ہے، اب گھوڑی

Marfat.com

پر سوار ہو کر آیا کرنا، چنانچہ اس کے بعد آپ نے ایک گھوڑی خرید لی، اور سوار ہو کر زیارت کو جایا کرتے ۔

حضرت سخی بادشاہ رح کا معمول تھا کہ جب کبھی آپ زیارت کے لئے بھلوال شریف جاتے تو حضرت شیخ رح تین چار میل کا فاصلہ طے کر کے پشتہ بلندی تک استقبال کے لئے تشریف لاتے، اور وہیں طالب و مطلوب کی ملاقات ہوتی، گویا کہ وہ پشتہ (ٹیلہ) قِران السعدین تھا، حضرت شیخ رح آپ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سینہ پر رکھ لیتے اور کمال محبت و شفقت سے مکان شریف تک نصایح و وصایا کرتے ہوئے ساتھ لئے جاتے، وہاں جا کر چارپائی ڈال کر اُس پر اپنی چادر مبارک بچھا دیتے، اور آپ کو اُس پر بیٹھنے کا امر فرماتے، آپ بحکم الامر فوق الادب آنجناب رح کے کسی حکم سے سرِ نہ پھیرتے خود حضرت شیخ رح مہمانداری میں مشغول رہتے، روٹی پکا کر اپنے ہاتھ سے لقمے آپ کے منہ میں ڈالتے، انواع طعام و اقسام میوہ سے جو کچھ میسر ہو سکتا آپ کے لئے لے آتے، اور کھلاتے اور محبت سے فرماتے میاں حاجی محمد! تم ایسی ہی خدمات کے لائق ہو۔

ف اس واقعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور بدرجۂ محبوبیت و مرادیت فائز ہو چکے تھے۔

درگاہِ شیخ میں منظوری | آپ پیرِ روشن ضمیر رح کے اس قدر مطیع فرمان تھے کہ جو کچھ ارشاد ہوتا بلا حیل و حجت اُس پر عمل پیرا ہوتے، اور حضرت شیخ رح بھی آپ پر گرویدہ ہو چکے تھے، اور آپ کی نہایت قدر و منزلت کرتے، دوسرے یاروں کو دیکھ کر رشک آتا۔

خلافتِ کبریٰ | جب حضرت شیخ رح کی توجہاتِ کریمانہ سے آپ کی حالت دن بدن ترقی کرنے لگی تو ملا کریم الدین رح وغیرہ یارانِ قدیم کو اس بات پر غیرت ہوئی کہ ہم قدیم الخدمت ہیں اور یہ جوان ہماری ہی وساطت سے اس جگہ پہنچا اور اب اس کا یہ مرتبہ ہے کہ حضرت شیخ رح اس پر سب سے زیادہ مہربان ہیں۔

Marfat.com

حضرت سخی بادشاہ رح نے یاروں کے اس خیال کو بمکاشفہ قلبی دریافت فرمایا، تو چہرہ مبارک پر آثارِ جلالیت نمایاں ہوئے، نماز کا وقت تھا، بطورِ آزمائش مُلّا کریم الدین رح کو فرمایا کہ امامت کرواؤ تاکہ نماز باجماعت ادا کریں، مولوی صاحب رح کو حضرت شیخ رح کا چہرہ دگرگون دیکھ کر آگے کھڑے ہونے کی تاب نہ ہوئی، حضرت شیخ رح نے تین بار امر کیا، لیکن مولوی صاحب رح نے تینوں بار معذرت کی، اور آگے نہ ہوئے، پھر حضرت شیخ رح نے آپ کو امر فرمایا کہ میاں حاجی محمد! تم امام بنو، آپ بلاعذر آگے بڑھے، اور جماعت کروائی، بعد فراغ نماز حضرت سخی بادشاہ رح نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا، اور دوسرے ہاتھ میں مُلّا کریم الدین رح کا ہاتھ پکڑا، اور وزن کیا، اور فرمایا مولوی صاحب! میاں حاجی محمد رح کا ہاتھ تم سے بھارا ہوگیا ہے، اللہ تعالےٰ کی حجت تم پر پوری ہوگئی، تم کو تین دفعہ امامت کے لئے کہا گیا لیکن تم امام نہ بنے، اب منصبِ امامت میاں حاجی محمدؒ کو مل گیا ہے، یہ تمہارا سب کا امام ہے، اور سب دوستوں کو طلب کرکے فرمایا کہ اپنے قدیم الخدمت ہونے کو ترجیح دیتے ہو، لیکن تمہاری نسبت اس جوان سے مقدم نہیں، اور اگر اپنی بہتری چاہتے ہو تو اس کی خدمت واطاعت کرو، اور یہ جان لو کہ۔

چاجی سلیمان ہے تے سلیمان حاجی ہے

صاحب کنز الرحمت نے اس کو اس طرح تحریر کیا ہے۔

ے

بدانید حاجی سلیمان شدہ سلیماں زحاجی یکے جاں شدہ

جو کوئی اس سے روگردانی کرے گا وہ ہم سے روگردانی کرے گا۔ ہماری حالت یہ ہے۔

Marfat.com

؎ من تو شدم تو من شدی من جاں شدم تو تن شدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری ؎

اور اپنے دو نو صاحبزادوں حضرت شیخ رحیم دادرح و حضرت شیخ تاج محمود رح کو بلا کر آپ کی بیعت کروایا، اور اپنے سب دوستوں کو بھی آپ کے سپرد کیا، اور فرمایا میاں حاجی محمد! یہ ہمارے لڑکے اور یار جو ہیں آپ کی حقیقت سے واقف نہیں ہیں، اگر ان سے کوئی لغزش یا بے ادبی واقع ہو تو معاف کر دینا اور ان کی تربیت کرنا۔

اور اپنے سب یاروں کو فرمایا اے یاراں! اب ہم کو ہمارے حال پر چھوڑ دو جس کسی کو حق کی طلب ہے اُس کو چاہیے کہ حضرت شاہ حاجی محمدؒ کی خدمت میں جائے، اس کے بعد بھی اگر کوئی شخص آنجنابؒ کی خدمت میں بغرض استفادہ آتا تو اُس کو آپ کے پاس ہی بھیج دیتے، چنانچہ سب یاروں نے آپ کی اطاعت کو سرمائہ سعادت خیال کیا، اور حضور کی ذات اقدس سے بہرہ یاب ہوئے، اور جس کسی نے آپ سے انحراف کیا، وہ راندۂ دارین ہوا ؎

تقرر نوشہرہ و تفضیل بر اولیا جب حضرت سخی شاہ سلیمان نوریؒ نے آپ کو خرقۂ خلافت قادریہ عطا فرمایا، اور اجازت ارشاد مسترشداں سے نوازا، تو حکم فرمایا کہ تم موضع نوشہرۂ تارڑاں میں اپنی سکونت کو قائم رکھو، بیشمار خلقت دور دور سے آکر تم سے بہرہ یاب ہوگی، آپ نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ یا قبلہ! اُس سرزمین میں بہت اولیاء اللہ ہیں، جو ہمارے نواح میں آس پاس مقیم ہیں، چنانچہ شاہ دولا دریائیؒ و شاہ حسین گائیندہ گجرات میں، اور میاں حسو تارڑؒ اور میراں سید شریف خوارزمیؒ مکھووال میں، اور شاہ حسام الدین تخت ہزارہ میں، اور میاں

Marfat.com

میں، اور میاں طاہرؒ اور میاں مانا جاگوتا رڑ میں، اور میاں سلیمان چدھڑؒ کھارہ مانگٹاں میں، اور شاہ عبدالسلام کیلیانوالہ میں، اور حسنی* شاہ عبدالرحمٰن بخاریؒ چک گھوگہ میں، اور شاہ مسکین قلندرؒ وریاں میں، اور دیوان ابراہیمؒ وغیرہ، اتنے بزرگوں کے درمیان فقیر کو حکم ہو رہا ہے، وہاں میرا کیسے فروغ ہو سکے گا، حضرت شیخؒ نے فرمایا کہ اس کا جواب کل دیا جائے گا، چنانچہ دوسرے دن صبح کو جب آپ آنجنابؒ کے سامنے ہوئے تو انہوں نے فرمایا میاں حاجی محمد! آج رات مکاشفہ میں دیکھا گیا ہے کہ تمہارے مسکنت کے قریب ہی درگاہِ سید بالاؒ میں درختِ پیپل کے نیچے سب مذکورہ بالا بزرگ جمع ہوئے ہیں، وہ سب ایک طرف ہیں، اور تم اکیلے ایک طرف ہو، اور تمہارے درمیان گوئے وچوگان کی کھیل پڑی ہے، ایک حد ہندوستان اور دوسری حد قندھار مقرر ہوئی ہے، تم نے جو پہلی ضرب چوگان کی لگائی ہے تو کیسند کو ہندوستان سے آگے لے گئے ہو، اور دوسری ضرب سے قندھار وخراسان سے آگے لے گئے ہو، تو اس سے ظاہر ہوا ہے کہ کوئی بزرگ تم سے سبقت نہ کر سکے گا، اور اگر تمہارا مقابلہ کرے گا تو خطا کھائے گا، اور ان مذکورہ بالا بزرگوں میں سے کسی کا سلسلہ جاری نہیں ہوگا، اور مقامِ ولایت تمہارے لئے اور تمہارے فرزندوں اور مریدوں کے لئے ہے، اور اس سرزمین میں انہیں کا حکم ہوگا، اور جا بجا وہی ہوں گے۔

اس بشارت کے بعد حضور کی تسکین ہوئی، اور بارشادِ مرشدِ عالیجاہؒ نوشہرہ کارڑاں میں زیب افزائے وسادۂ سجادۂ سلیمانیہ ہوئے، اور ہزاروں کی تعداد میں لوگ آکر مستفیض ہونے لگے، اور ہنگامۂ مشیخت گرم ہوا۔

* حسنی شاہ عبدالرحمٰن بخاریؒ کے والد کا نام تھا۔

Marfat.com

آخری ملاقاتِ شیخ | یوں تو آپ کئی مرتبہ بھلوال تشریف لے گئے، اور زیارتِ فیض بشارت حضرت سلیمانِ روزگار رحمہ سے مشرف ہوتے رہے، اور ہر ایک ملاقات میں بہت بہت مہربانیاں آپ کے حال پر ہوئیں، لیکن جب آخری مرتبہ آپ زیارت کو گئے تو حضرت شیخ رح پشتہ بلندی پر کھڑے تھے، دیکھتے ہی زبانِ ہندی فرمایا۔ "ایا میرا ڈھولن چار ہے بنے رکھ"

یعنی میرا محبوب فرزند چار ذوں مراتب کو طے کر کے آیا ہے، اور اس مرتبہ آپ کو ہر طرح کی وصیتیں فرمائیں، اعمالِ ظاہری واشغالِ باطنی وحفظِ مراتب کی نصیحتیں فرمائیں، اور رخصت کیا۔

زیارتِ مزارِ سخی پیر رح | ابھی آپ کو بھلوال شریف سے آئے ایک دو مہینہ ہی گذرے تھے کہ حضرت شیخ رح کا وصال ہو گیا، آپ کو خبر پہنچی تو بمعہ یاراں فاتحہ خوانی کے واسطے تشریف لے گئے، بھلوال شریف پہنچکر زیارتِ مزارِ اطہر سے آنکھوں کو منور کیا، اور نہایت درد وذوق سے اپنا چہرہ مبارک قبر شریف پر رکھ کر اس قدر روئے، اور آنسو بہائے کہ زمین تر ہو گئی، اور قدرے خاکِ درگاہ شریف لے کر تبرکاً اپنے چہرۂ انور پر ملی، اور فاتحۂ خیر پڑھ کر ایصالِ ثواب کیا اور ایک ساعت وہاں مراقبہ کیا۔

تغیرِ احوال ومنظوری | پھر اُس حجرہ میں تشریف لے گئے جس حجرہ میں حضرت سخی پیر رح خود رہا کرتے تھے، وہاں دیر تک بیٹھے، آپ کی حالت نہایت متغیر ہوتی رہی، کبھی چہرہ کا رنگ زرد کبھی سُرخ ہو جاتا تھا، گھڑی گھڑی کے بعد رنگ دگرگون ہو جاتا تھا۔

پھر آپ نے چارپائی طلب کی، اور لیٹ گئے، اور یاروں کو فرمایا کہ تم علیحدہ ہو جاؤ، جب

Marfat.com

ہو جاؤ ، جب تک ہم نہ بُلائیں پاس نہ آؤ، اور نہ ہی کسی دوسرے شخص کو پاس آنے دو، چنانچہ سب یار متفرق ہوگئے ، شیخ نور محمد سیالکوٹی رح فرماتے ہیں کہ میں حضور کے پاس بیٹھا رہا، آپ نے سَلارہ چہرہ پر لے لیا ۔ اور چارپائی پر دراز ہوگئے ، یہ معلوم نہیں ہوا کہ آپ سوگئے یا کہ بیدار ہی رہے ، لیکن اس قدر معلوم ہے کہ باوجود اس کے کہ موسم سرما تھا ، اور شدت کی سردی تھی ، آپ کے وجودِ اطہر سے پسینہ کے قطرات اِس حد تک جاری تھے کہ چارپائی سے نیچے گر رہے تھے ، دُو تین ساعت اسی نہج پر گذریں ، تو آپ اُٹھ کر بیٹھ گئے ، اور زبانِ مبارک سے فرمایا کہ خدا تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ہماری خدمات درگاہِ شیخ میں منظور ہوئیں ، اور ہمارا خلوصِ قلب اور جوہرِ قابلیت پیرِ دستگیر رح کے آگے صاف روشن ہوا ، اور آنجناب رح کی روح پُرفتوح کی رضامندی حاصل ہوئی ۔

تربیتِ صاحبزادگان | پھر آپ نے ایک شخص کو فرمایا کہ جاؤ صاحبزادوں کو بُلا لاؤ ، اتفاقاً پہلے صاحبزادۂ خرد شیخ تاج محمود رح آحاضر ہوئے ، وہ قلندر مشرب تھے ، آپ نے اُن کے حال پر توجہ فرمائی ، اور فرمایا صاحبزادہ جیو ! تم جس حال میں رہو گے اچھے رہو گے ، اور تمہارے احوال دن بدن ترقی پر رہیں گے ۔ پھر صاحبزادۂ اکبر شیخ رحیم داد رح حاضر ہوئے ، وہ ظاہر بشریعت آراستہ اور باطن بطریقت پیراستہ تھے ، اُن کو اپنے ہاتھ مبارک سے دستارِ خلافت عطا کی ، اور حضرت سخی شاہ سلیمان نوری رح کے سجادۂ ہدایت پر بٹھایا ۔

آپ چند روز تک درگاہ شریف سلیمانیہ میں معتکف رہے ، اور بمعہ یاران فائز المرام ہو کر واپس نوشہرہ تارڑاں میں تشریف لائے ، دن بدن آپ کا غلغلہ زیادہ ہوتا گیا ، اور اطرافِ زمین سے طالبانِ خدا و اہلِ مطالب جوق جوق خدمت شریف میں آنے لگے ، اور رشد و ہدایت کا بازار گرم ہوا ۔

Marfat.com

پیشینگوئیاں

آپ کے وجودِ مسعود کے متعلق کئی کبار اولیاء اللہ رح و بزرگانِ سلف نے بشارتیں دی ہیں، اور کئی بزرگوں نے آپ کے مشہور ہونے سے پہلے آپ کی جلالتِ قدر کی خبریں دی ہیں، ان میں سے چند یہاں درج کی جاتی ہیں۔

(۱) قرآن مجید کا اشارہ | اگرچہ کوئی نص صریح آپ کے ظہور کی نسبت قرآن مجید میں وارد نہیں ہے، لیکن بفحوائے لا رطب ولا یابس الا فی کتب مبین۔ (الانعام ع ۷) غور کرنے سے آپ کے وجودِ مسعود کی طرف اشارہ ظاہر ہوتا ہے، چنانچہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے ثلۃ من الاولین وقلیل من الاٰخرین (الواقعہ ع ۱) یعنی آخر زمانہ میں بھی تھوڑے بزرگ مثل اولین کے مقربینِ بارگاہِ الٰہی ہوں گے۔

اور یہ ظاہر ہے کہ حضرت نوشہ گنج بخش رح اور آپ کے خلفا متاخرین اولیاء اللہ سے ہیں اور حضور کا طریقہ بسبب اتباعِ سنت کے طریقہ اولین یعنی اصحابِ کبار رض کے مماثل ہے۔

(۲) حدیثِ نبوی | بعض احادیث بھی آیتِ مذکورہ بالا کی موید ہیں، جیسا کہ جامع ترمذی میں ہے، فرمایا حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مثل امتی کمثل المطر لا یدری اولہا خیر ام اٰخرہا۔ یعنی میری امت مثل بارش کے ہے، نہیں معلوم کہ اس کا پہلا حصہ بہتر ہے یا آخر کا۔

اگرچہ سب زمانوں سے بہتر زمانہ نبوت ہے جیسا کہ ارشادِ نبوی ہے خیر القرون قرنی لیکن چونکہ متاخرین کبرائے امت بھی کمالاتِ نبوت و ولایت کے حصول میں مثل صحابہ کرام رض کے اکمل ہونے تھے، اور کمال مشابہت کے باعث تردد کا مقام تھا کہ ایک کو دوسرے پر فضیلت دے سکیں، اس لئے حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

علیہ وآلہ وسلم نے اوّلین وآخرین کو ایکدوسرے پر فضیلت نہ دی، اور اُن کے بارہ میں فرمادیا کہ لایدری اوّلھا خیرام آخرھا۔ اور یہ ظاہر ہے کہ حضرت نوشہ گنج بخش رح اور آپ کے خلفا اولیائے متاخرین سے ہوئے ہیں۔

حضرت علامہ شیخ محمد ماہ صداقت کنجاہی دہلوی رح نے اپنی کتاب ثواقب المناقب میں اس حدیث شریف کو حضور کی ذاتِ جامع کمالات پر مطابق فرمایا ہے، اور اس سے آپ کی پیشینگوئی مراد لی ہے۔

(۳) ارشادِ نبوی | حضرت مرزا احمد بیگ لاہوری رح اپنے رسالہ اَلاَعجاز میں، اور حضرت مولٰنا شاہ محمد اشرف فاروقی منیجری رح کتاب کنز الرحمت میں لکھتے ہیں کہ حضرت نوشہ گنج بخش رح نے فرمایا ہے کہ ہم کو بوساطتِ حضرت سخی شاہ سلیمان نوری بھلوالی رح یہ روایت پہنچی ہے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ آخر زمانہ میں ہند کے اندر میری امت سے ایک شخص حاجی محمد نوشہ نام پیدا ہوگا تمام کمالات اُس کی ذات کو عطا کئے جائیں گے، اُس دیار میں اُس کا اور اُس کی اولاد کا حکم قیامت تک جاری رہے گا۔ ؎

ہمیں طور ارشادِ پاک از رسول — شدہ باوساطت سلیماں قبول
کہ گردِ عالم ز لطفِ خدا — رواں تا حشر باشد امرِ شما
بود در جہاں حکم اولادِ تو — شود تازہ ترا مرِ ارشادِ تو

فقیر شرافت عافاہ ربہٗ کہتا ہے کہ یہ روایت چار شق سے خالی نہیں۔

اوّل۔ یہ کہ حضرت سخی بادشاہ رح کو یہ روایت حسبِ سلسلۂ طریقت بزرگانِ قادریہ سے پہنچی ہوگی، اور یہ ظاہر ہے کہ سب مشائخ سلسلہ تا حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اکابر اولیاء اللہ، مقتدایانِ اسلام، صاحبِ علومِ ظاہری و باطنی

Marfat.com

ثقہ و معتبر تھے ، لہذا اس روایت کی سند متصل و صحیح ہوئی ، بلکہ اگر اس کو حدیث مرفوع بھی کہا جائے تو کچھ بیجا نہیں ۔

دوم ۔ یہ کہ حضرت سخی بادشاہ رح کو یہ بشارت مکاشفہ میں حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہنچی ہوگی ، اور حدیث کشفی بھی حجت ہو سکتی ہے ، حضرت مولنا خواجہ مہر علی شاہ صاحب چشتی نظامی گولڑوی مدظلہ العالی مکتوبات طیبات المعروف مہر چشتیہ کے ایک مکتوب میں جو ماسٹر غلام حیدر کے نام لکھا ہے تحریر فرماتے ہیں۔

"اور محققین کے ہاں حدیث کشفی کو قوت و صحت میں ترجیح ہے اُس حدیث پر جو بذریعہ رُواۃ ہمارے تک پہنچے گی ، کما فی الفتوحات وغیرہ ۔"

سوم ۔ یہ کہ حضرت سخی بادشاہ رح کو یہ ارشاد مشاہدہ میں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہنچا ہوگا ، اور کتب ائمہ تصوف و حدیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیداری میں بھی اپنا جمال باکمال دکھا سکتے ہیں ، حضرت حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رح نے المنقذ من الضلال میں ، اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح نے مدارج النبوۃ میں اس بات کی تصریح کی ہے اور ثابت کیا ہے کہ جمال نبوی یقظہ و بیداری میں ممکن ہے۔

چہارم ۔ یہ کہ حضرت سخی بادشاہ رح کو یہ حکم خواب میں حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہنچا ہوگا ، اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خواب میں دیکھنا بھی مثل بیداری کے ہے ، کیونکہ اس میں شیطانی فریب کو کچھ دخل نہیں کما جاء فی الحدیث ان الشیطان لا یتمثل بی ۔

الحاصل چاروں شقوں سے یہ روایت حدیث کا حکم رکھتی ہے ، اگر سنداً ہے تو بھی صحیح و متصل ہے ، اور اگر مکاشفہ میں ہے تو بھی معتبر ہے ، اور اگر مشاہدہ یا رؤیا میں

Marfat.com

یا رُویا میں بشارت ہوئی ہے تو بھی موثق وقابل اعتبار ہے، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح نے اپنے رسالہ الدُرَرالثمین فی مُبشّراتِ النبیؐ الامین میں اُن احادیث کو جمع کیا ہے جو انہوں نے مشاہدہ یا خواب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہیں۔

اِس روایت کی زیادہ تفصیل وتحقیق وتنقید فقیر تراب عفی عنہ نے اپنے رسالہ انتظار والاشباہ فی مناقب اولاد النوشاہ میں کی ہے۔

(۴) فرمانِ مرتضوی | بعض کتابوں میں دیکھا گیا ہے کہ ایک روز اسداللہ الغالب حضرت علی ابن ابی طالب ع نے اپنے فرزندان حضرت امام حسن مجتبےٰ رض اور حضرت امام حسین رض کو بشارت فرمائی کہ تمہاری اولاد میں اقطاب وامام پیدا ہوں گے، اسی اثنا میں انکے صاحبزادہ حضرت عباس علم بردار رض بھی حاضر ہوئے، اور عرض کیا ابّاجان! مجھے بھی کچھ دعا دیجئے، تو حضرت ولایت مآب ع نے فرمایا اے عباس! تیری اولاد سے جماعتِ کثیر دنیا میں پھیلے گی، اور تیری نسل سے ایک مقبولِ خدا پیدا ہوگا، جس کا نام حاجی محمد نوشہ ہوگا، وہ تیری اولاد کا فخر ہوگا۔

(۵) غوث الاعظم رض کی پیشگوئی | حضرت خواجہ ابوالفیض کمال الدین محمد احسان مجددیؒ اپنی کتاب رحمتہ القیومیہ رکنِ اوّل میں لکھتے ہیں کہ۔

ایک روز حضرت شیخ الجن والانس سیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ جنگل میں مراقبہ میں بیٹھے تھے کہ آسمان سے ایک نورِ عظیم ظاہر ہوا، جس سے تمام جہان منوّر ہوگیا اور دمبدم اُس نور کی روشنی بڑھتی گئی، اُس نور سے تمام گذشتہ اور آئندہ اولیانے نور حاصل کیا، آنجناب رض یہ دیکھ کر حیران رہ گئے، کہ یہ کس شخص کا نور ہے؟ الہام ہوا کہ اس نور کا مالک تمام اولیائے امت سے افضل ہے جو آپ کے

Marfat.com

چار سو سال بعد پیدا ہوگا، اور ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دین کی تجدید
کرے گا، وہ شخص نہایت ہی خوش نصیب ہوگا جو اس کی زیارت کرے گا، اُس
کے فرزند اور خلیفے بارگاہِ احدیت کے صدر نشین ہوں گے۔ بعد ازاں شیخ الجن
والانس رضؓ اپنا خاص خرقہ اتار کر اپنی مخصوصہ نسبت ودیعت کر کے بطورِ امانت اپنے
بڑے خلیفہ کے حوالہ کیا، اور وصیت فرمائی کہ اسے پوری پوری حفاظت سے رکھنا،
یہاں تک کہ ایک شخص پیدا ہوگا کہ اُس کا پیر اُس سے فیض حاصل کرے گا، اور
اُسے اپنے سے اونچا بٹھائے گا، اور مریدانہ سلوک کرے گا، اُسے ہمارا سلام پہنچانا
اور یہ خرقہ بطور تحفہ اُسے دینا۔"

اگرچہ صاحب روضۃ القیومیہ نے اِس پیشگوئی کو حضرت شیخ احمد سرہندی رح پر مطابق
کیا ہے، لیکن بچند وجوہ اِس بشارت کا صحیح موعود و مصداق حضرت نوشہ
گنج بخش رح کا وجودِ مسعود ہو سکتا ہے۔

اوّل۔ یہ کہ حضرت غوث الاعظم رح کے بڑے خلیفہ حضور کے فرزندِ اکبر حضرت سید
سیف الدین عبدالوہاب رح تھے، اور وہی صاحبِ سجادۂ غوثیہ تھے، جیسا کہ
خزینۃ الاصفیا و سفینۃ الاولیا سے ظاہر ہے، چونکہ عبارتِ بالا سے واضح ہوتا
ہے کہ خرقۂ مخصوصہ بڑے خلیفہ کو عطا کیا، تو معلوم ہوا کہ وہ انہیں کو مرحمت ہوا
اور انہیں کے سلسلہ میں منتقل ہوتا رہا، اور ان کے سلسلہ میں حضرت نوشہ گنج بخش
کے سوا کوئی دوسرا بزرگ اِس شان کا نہیں ہوا۔

اور حضرت شیخ احمد سرہندی رح کا شمار نقشبندیہ میں ہے، اور اگر قادریہ میں داخل
کیا جائے تو اُن کا سلسلہ سید عبدالرزاق رح کو ملتا ہے جو حضرت غوثیہ رح کے
خلیفہ اکبر نہ تھے۔

دوم یہ کہ

Marfat.com

دوم - یہ کہ پیشگوئی میں واقع ہے کہ "وہ دین کی تجدید کرے گا" اور یہ بھی اظہر ہے کہ آپ دین کی تجدید کرتے رہے، اور بخطاب مجدد اکبر موسوم ہوئے۔

سوم - پیشگوئی میں واقع ہے کہ "وہ خوش نصیب ہوگا جو اُس کی زیارت کرے گا"، رسالہ احمد بیگ میں حضور کا ارشاد مذکور ہے کہ "من فقیر بودم ہر کہ مرا دیدہ موافق نصیب بروچیزے دادہ ام"

نیز یہ بھی لکھا ہے کہ جو شخص آپ کی زیارت کرتا اُس کا قلب ذاکر ہو جاتا تھا۔

چہارم - پیشگوئی میں واقع ہے کہ اُس کے فرزند اور خلیفے بارگاہِ احدیت کے صدر نشین ہوں گے"، آپ کے فرزندوں اور خلفا کے حالات و مقامات کتابوں کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتے ہیں کہ وہ کس پایہ کے بزرگ و مقبولِ خدا گذرے ہیں۔

پنجم - وہ خرقہ مخصوصہ وہی تھا، جو حضرت سخی شاہ سلیمان نوری رح نے بوقتِ ولادت حضور کے آپ کو پہنایا تھا۔

ششم - پیشگوئی میں واقع ہے کہ "اُس کا پیر اُس کو اپنے سے اونچا بٹھائے گا، اور مریدانہ سلوک کرے گا"۔

اسی طرح آپ کو حضرت سخی بادشاہ رح چارپائی پر اپنی چادر ڈال کر اوپر بٹھاتے، اور خود نیچے بیٹھتے تھے، اور طرح طرح کے اطعمہ و اغذیہ آپ کے سامنے رکھتے، اور خود اپنے ہاتھ مبارک سے لقمے آپ کے منہ میں ڈالتے۔

بہرصورت یہ پیشگوئی حضرت نوشہ صاحب رح کے حق میں ثابت ہے۔

(۶) غوث اعظم رح کی دوسری پیشگوئی | حضرت شاہ عمر بخش صاحب رسولنگری رح اپنی کتاب مناقباتِ نوشاہیہ میں لکھتے ہیں کہ۔ ایکبار حضرت سید سیف الدین عبدالوہاب بحالتِ انقباض بیٹھے تھے کہ حضرت غوث الاعظم رح تشریف لائے، اور ان کو

Marfat.com

اندوہناک دیکھ کر سبب پوچھا، انہوں نے عرض کیا کہ یا قبلہ! میں اس خیال میں منہمک ہوں کہ کیا وجہ ہے کہ میرے چھوٹے بھائیوں سیّد عبدالرزاق رح اور سیّد عبدالعزیز رح کا مجھ سے زیادہ شہرہ ہے؟ تو حضرت غوثیت مآب رح نے مراقبہ کیا، اور بایماءِ غیبی فرمایا کہ بیٹا غمگین نہ ہو، تیرے سلسلۂ مریدین میں ایک شخص نوشہ حاجی گنج بخش رح نام پیدا ہوگا، جس سے تیرے سلسلہ کو فروغ ہوگا، اور تیرے طریقہ کی اشاعت کرے گا، اور تیرا نام اقطارِ عالم میں اُس کے ذریعہ روشن ہوگا، انہوں نے عرض کیا یا قبلہ! اُس فیضِ مجسّم کو دیکھنے کا مجھے اشتیاق پیدا ہوگیا ہے، تو جنابِ غوثیہ رح نے فرمایا اِس طرف دیکھ، جب دیکھا تو بعالمِ مشاہدہ حضرت نوشہ صاحب رح بمعہ اپنے خلفا کے مجلس لگائے بیٹھے ہوئے نظر آئے، محفلِ سماع منعقد ہے، وجد و رقص ہو رہے ہیں، سوز و گداز کا غلبہ ہے، سیّد عبدالوہاب رح دیکھ کر کمال خوش ہوئے، اور کہا کہ اب میری تسلی ہوگئی ہے۔

(۷) غوثِ اعظم رح کی تیسری پیشگوئی | بزرگانِ صداقت بیان سے منقول ہے نیز بعض رسالوں میں بھی دیکھا گیا ہے کہ ایک روز حضرت غوث الثقلین رح نے اپنے دولتخانۂ خاص سے ایک صندوق نکالا، اُس کا قفل کھول کر اُس میں سے ایک چھوٹا صندوقچہ نکالا، پھر اُس کا قفل کھول کر اس میں سے ایک چھوٹی سی صندوقچی نکالی، اُس کا قفل کھول کر اُس میں سے ایک چیز نکالی، اُس کو بوسہ دیا، اور آنکھوں پر لگا کر پھر بحفاظتِ تمام اسی طرح دھر دی، اور صندوقچی کو قفل لگا کر بطریقِ سابق صندوقچہ میں، پھر اُس کو صندوق میں رکھ کر مقفّل کر دیا، حاضرینِ خلفا نے عرض کیا یا قبلہ! یہ کیا چیز تھی جس کو آپ نے اتنی حفاظت سے رکھا ہے؟ اور اِس حد تک اِس کی تعظیم کی ہے، حضرت غوثیت مآب رح نے فرمایا یہ ایک سیاہ کمل ہے جو میرے

Marfat.com

جدامجد حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زیب تن فرمایا تھا، یہ بطور امانت سلسلہ وار مشائخ طریقت رح سے ہمارے پاس پہنچا ہے۔ اور اسی طرح آگے چلا جائیگا، یہاں تک کہ اس کمل کا صاحب ہندوستان میں پیدا ہوگا، اُس کا نام نامی حاجی محمد نوشہ رح ہوگا، وہ اس کمل کو اوڑھے گا، اور میرے سلسلہ کی اشاعت کرے گا، وہ تمام کمالات اوّلین وآخرین کا جامع ہوگا۔

وہی کمل حضرت سخی شاہ سلیمان نوری رح نے بوقت خلافت واجازت حضرت نوشہ صاحب رح کو مرحمت فرمایا، اور آپ نے ملبوس کیا، اسی روز سے آپ کا نام بھورے والا مشہور ہوا کیونکہ اہل ہند کمل کو بھورا کہتے ہیں۔

(۸) شیخ داؤد قیصری رح کی پیشگوئی | حضرت علامہ شیخ داؤد قیصری رح شارح فصوص الحکم مقدمہ قیصری کے فصل دوم میں لکھتے ہیں کہ ہر ایک اسم و کواکب کا دور ہزار سال کے ساتھ ہے، پس اس امت میں بھی بعد ہزار سال کے ایک شخص پیدا ہوگا جو دین کی تجدید کرے گا، اور قائم مقام انبیائے اولوالعزم ہوگا۔

چونکہ حضور کا ظہور ہزار سال ہجری کے سر پر ہوا، اور آپ مجدد اکبر ہوئے، اس لئے یہ پیشگوئی آپ کے حق میں پوری ہوئی۔

(۹) سید مبارک حقانی رح کی پیشگوئی | حضرت مفتی غلام سرور لاہوری رح خزینۃ الاصفیا میں لکھتے ہیں کہ جب حضرت مخدوم شاہ معروف چشتی خوشابی رح جنگل میں حضرت مخدوم سید مبارک حقانی رح کی خدمت سے مستفید ہوئے، اور اُن کی ایک ہی توجہ سے مراتب اعلےٰ کو پہنچے تو بوقت عطائے خلافت حضرت سید مبارک حقانی رح نے اُن کو بشارت دی کہ تجھ سے ایک خانوادہ جدید پیدا ہوگا۔

چنانچہ حضرت نوشہ گنج بخش رح کا ظہور انہیں کے سلسلہ سے ہوا، اور آپ کی ذات سے

Marfat.com

خاندانِ ذی شان نوشاہی کا آغاز ہوا۔

(۱۰) شاہ معروف رح کی پیشگوئی | منقول ہے کہ جن ایام میں حضرت مخی شاہ سلیمان نوری رح حضرت مخدوم شاہ معروف خوشابی رح کی بیعت ہوئے، انہوں نے خلافت و اجازت دینے کے وقت فرمایا اپنے دائیں طرف دیکھ: جب دیکھا تو ایک نوجوان بلند قامت، خوبصورت، چہرہ پر نورانی آثار، روشن رخسار نظر آیا، پوچھا یہ کون ہے؟ حضرت مخدوم رح نے فرمایا کہ یہ ایک جوان علیٰ نفس نوشہ حاجی نام ہے، جو مہدی آخر الزمان کی طرح ولایت مادرزاد سے مشرف ہوگا، زمانہ میں اس کا کوئی ثانی نہ ہوگا، مشرق سے مغرب تک تمام جہان کو روشن کرے گا، اس کا غلغلہ ہند و حجاز و خراسان میں اکثر ہوگا، اس کے مرید اقطارِ عالم میں مثل ستاروں کی چمکیں گے، تیرے زمانہ میں پیدا ہوگا، یہ جو کچھ تم کو عنایت کیا گیا ہے سب اسی کی امانت ہے، جس وقت یہ جوان تیری ملازمت میں پہنچے، تو یہ امانت اس کے سپرد کرنا، اور ہماری یہ ساری گفتگو اس کے آگے بیان کرنا۔

(۱۱) شاہ رحیم الدین رح کی پیشگوئی | حضرت نوشہ صاحب رح کے چچا بزرگوار حضرت شاہ رحیم الدین رح نے اپنے بڑے بھائی حضرت شاہ علاؤ الدین حسین رح کو ایک روز فرمایا کہ بھائی صاحب! میں نے دیکھا ہے کہ آپ کے گھر میں آسمان سے نور نازل ہوا ہے، جس سے تمام در و دیوار اور صحن خانہ روشن ہو گئے ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کو فرزند عطا فرمائے گا، جو قطب آخر الزمان مقبولِ خدا، دین و دنیا کا بادشاہ ہوگا، اس کا رتبہ بہت بلند ہوگا۔

(۱۲) شاہ علاؤ الدین رح کی پیشگوئی | منقول ہے کہ حضرت نوشہ صاحب رح ابھی شکمِ والدہ میں ہی تھے، کہ آپ کے والد بزرگوار حضرت حاجی شاہ علاؤ الدین حسین رح

Marfat.com

نے حج ششم کا ارادہ کیا ، اور مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے ، اور بوقتِ رخصت اپنی اہلیہ محترمہ حضرت بی بی جیونی صاحبہ رح کو فرمایا کہ اے بی بی ! ہم کو کشفِ صحیح سے معلوم ہوا ہے کہ ہمارے ہاں لڑکا ہوگا ، جب وہ فرزند ہمارے بعد پیدا ہو تو اُس کا نام حاجی محمد رکھنا ، وہ پہلوانِ دین ہوگا ، قطبِ وقت ہوگا ، حق تعالےٰ اُس کو خلعتِ نوشاہت سے سرفراز کرے گا ، وہ خدا تعالیٰ کے اسرار میں سے ایک سرّ ہوگا ، اس کو عزت سے پرورش کرنا ، اور پوری احتیاط سے رکھنا ، انشاء اللہ تعالےٰ ہم بھی جلدی ہی سفر سے واپس آجائیں گے ۔

(۱۳) شاہ سلیمان نوری رح کی پیشگوئی | منقول ہے کہ حضرت نوشہ صاحب ابھی بطنِ والدہ میں ہی تھے کہ ایک دن حضرت سخی شاہ سلیمان نوری رح بھلوال شریف سے چل کر موضع گھگا نوالی میں آپ کے والدین کے گھر تشریف لائے ، اور آپ کی والدہ ماجدہ کو بشارت فرمائی کہ بی بی صاحبہ ! تمہاری پیشانی میں ایک نور تاباں ہے ، تمہارے ہاں ایک فرزند نیک خصال تولد ہوگا جو صاحبِ کمال اور ولی زمانہ ہوگا ، تمام جہان اُس کے فیض سے بہرہ مند ہوگا ، اہلِ عالم اُس کے قدموں پر ہاتھ رکھیں گے ، جب وہ مولودِ مسعود تولد ہو ہم کو بھی خبر کرنا ۔

(۱۴) شیخ عبدالوہاب متقی رح کی پیشگوئی | حضرت نوشہ صاحب رح بعالمِ شباب ایکمرتبہ لاہور تشریف لے گئے ، وہاں بزرگان مشایخ کی زیارات سے مستفید ہوتے رہے ، ایک روز قطبِ مکہ حضرت مولٰنا شیخ عبدالوہاب متقی حنفی قادری شاذلی رح کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے ، جو اُن ایام میں شیخ فرید بخاری رح کی مسجد میں رہا کرتے تھے ، ایک ساعت اُن کی مجلس میں بیٹھ کر رخصت ہوئے حضرت شیخ فتح محمد سیالکوٹی رح مریدِ شیخ موصوف رح فرماتے ہیں کہ جس وقت حضرت

Marfat.com

شاہ حاجی محمد رح ہمارے شیخ کی ملاقات سے سرفراز ہو کر رخصت ہوئے ، تو ہمارے شیخ عبدالوہاب متقی رح نے فرمایا اے دوستو ! یہ ایک جوان عالی مرتبہ ہے ، اس کا قدم زمین پر نہیں پڑتا ، بلکہ اونچا جا رہا ہے ، عنقریب ہی اس کا کام بلند ہو جائے گا ، اور دن بدن ترقی میں ہو گا ۔ (رسالہ احمد بیگ)

(۱۵) شیخ احمد سرہندی رح کی پیشگوئی | حضرت امام ربانی شیخ احمد سرہندی رح مکتوبات دفتر اوّل مکتوب دویست نہم میں لکھتے ہیں کہ ۔

"حضرت خاتم الرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رحلت کر جانے سے ہزار سال بعد حضور کی امت کے اولیا جو ظاہر ہوں گے ، اگرچہ وہ قلیل ہوں گے مگر اکمل ہوں گے ، تاکہ اس شریعت کی تقویت پورے طور پر کر سکیں ۔"

حضرت نوشہ گنج بخش رح کا وجود مسعود انہیں قلیل اولیا، اللہ سے تھا ، جو نہایت اکمل اور شریعت محمدیہ کے متقوم تھے ۔

معمولات

عبادت و ریاضت | آپ ہمیشہ سفر ہو یا حضر ، موسم گرما ہو یا سرما ، بعد نصف شب بیدار ہوتے ، اور وضو کر کے دوگانہ تہجد بکمال خشوع و خضوع ادا فرماتے اور اس کے بعد ذکر و فکر و مراقبہ میں مشغول ہوتے ، سوا پہر دن چڑھے تک اذکار و اشغال میں مشغول رہتے ، نماز پنجگانہ باجماعت ادا فرماتے ، نوافل اشراق ، ضحیٰ ، اوابین ، ضروری پڑھتے ، چہار رکعت سنت قبل از عصر کبھی ترک نہ فرماتے ، رخصت کو چھوڑ کر عزیمت پر عمل فرماتے ۔

اذکار | آپ ذکر جہر فرمایا کرتے تھے ، کسی کو بامد کھینچ کر لا الٰہ الا اللہ کی ضرب دل پر لگاتے ، ذکر

Marfat.com

لگاتے ، ذکر نفی اثبات بالترتیب ایک ہزار یا تین ہزار مرتبہ کرتے ، حبس نفس ، ذکر ارہ ، ذکر سہ پایہ ، شغل محمود ، شغل نصیرا ، اکثر آپ کا معمول تھا ، اور سلطان الاذکار جاری تھا ، پاس انفاس دائمی تھا ۔

افکار | بعد از فراغتِ اذکار آپ کا اکثر وقت تفکر و تدبر میں گذرتا تھا ، مراقبہ محبت ، محاسبہ نفس ، تصورِ شیخ میں زیادہ تر انہماک ہوتا تھا ، استغراق و محویت آپ پر غالب تھا ۔

اوراد | آپ لسانی وظائف میں سے تلاوتِ قرآنِ مجید بملاحظہ معانی بلا ناغہ ، اور کلمہ طیبہ ، درود شریف ہزارہ ، درود شریف خضری ، اسم اعظم ، قصیدہ خمریہ محبوبیہ ، کا وِرد رکھتے تھے ، یاد الٰہی خلوت میں کیا کرتے تاکہ پریشانی خاطر کا موجب نہ ہو ، ایسے موقعہ پر سوائے خواص کے کسی کو حاضر ہونے کی رخصت نہ ہوتی تھی ۔

متابعت نبوی | آپ ہر قول و فعل و حال میں سنت نبوی کی پابندی کو ملحوظ خاطر رکھتے ، متابعتِ محمدی کو اپنا فرض اولین سمجھتے ، ہر کام میں شریعت کا پاس رکھتے ، بحدیکہ اپنے مریدوں کو مرید نہ کہتے ، بلکہ یار کہتے ، جو لفظ صحابی یا صاحب کا ترجمہ ہے ، اپنے یاروں کو پابندی شرع کی خاص تاکید کرتے تھے ۔

تدریس | آپ نے جب نوشہرہ تارڑاں میں اقامت فرمائی تو وہاں ایک مدرسہ کی بنیاد ڈالی ، اور اس میں سلسلہ تدریس جاری کیا ، کئی بزرگانِ ملت نے آپ سے تعلیم پائی ، اوائل میں آپ کی شہرت بوجہ علم و درس کے ہی ہوئی تھی ، گرد و نواح کے لوگ آ آ کر آپ سے علم حاصل کرتے تھے ۔

اخلاق و عادات

آپ کریم الاخلاق عمیم الاشفاق تھے ، خلقِ محمدی کا مجسم نمونہ تھے ، غریبوں مسکینوں کے

Marfat.com

ساتھ محبت رکھتے ، اور سلام میں سبقت کرتے ، اغنیا و متمولین و امرا سے احتراز رکھتے اور اُن کے ساتھ سلام میں سبقت نہ کرتے ، سائلین کو کبھی خالی نہ پھیرتے ، اگر کوئی چیز وقت پر موجود نہ ہوتی تو آپ دکان سے دِلوا دیتے ، اور بعد میں خود وہ قرضہ ادا کر دیتے ، مسافروں کی خدمت کا خاص خیال رکھتے ، کسبِ حلال کرنے میں کوئی عار نہ سمجھتے ، کبھی زراعت کرتے ، کبھی گھوڑوں کی تجارت کرتے ، اپنے گھر کا کام کاج اپنے ہاتھوں سے کرتے ، گھوڑی کے لئے خود گھاس کھود کر لے آتے ، اور اپنی بھینسوں کو خود بیلہ میں لے جا کر چراتے ، وہ چَرنے میں لگ جاتیں ، تو آپ یادِ الٰہی میں مشغول ہو جاتے ، جو کچھ از قسم فتوح و ہدیہ آتا اُس کو رد نہ فرماتے بلکہ قبول کر کے ایثار کر دیتے ، سخاوت میں دریا دل تھے ، جو کچھ حاضر ہوتا راہِ خدا میں خرچ کر دیتے ، اہلِ خانہ کی یہ حالت تھی کہ کئی کئی روز فاقہ سے گذر جاتے تھے ، صلاح و تقوٰے کو ہمیشہ مدنظر رکھتے ، مشتبہ طعام سے پرہیز فرماتے ، انصاف پسند اور عدل دوست تھے ، ہر کسی پر احسان کرتے ، لنگر جاری رکھا تھا ، دونو وقت روٹی آئندگاں و زائراں کو ملتی تھی ، روٹی میں کسی شخص کی خوشامد یا کمی بیشی نہیں ہوتی تھی ، جو کچھ حاضر ہوتا تھا امیر و غریب کو یکساں ملتا تھا ، جب کوئی مہمان آتا تو آپ نہایت خوش ہوتے ، اور فراخدلی سے اُس کی خدمت کرتے ، مہمانوں کے ہاتھ خود دُھلاتے ، اُن کے آگے روٹی خود رکھتے ، ہر ایک شخص کو لطف و کرم سے پیش آتے ، اگر کوئی شخص بوجہ حیا کے کھُل کر اپنا مقصد نہ عرض کر سکتا تو خود اُس کے آنے کا سبب اور مطلب دریافت فرماتے ، کسی پر سختی نہ فرماتے ، اپنے نفس کی خاطر کسی پر غصہ نہ کرتے ، اگر کوئی شخص کسی قسم کی عرض کرتا تو اس کو قبول فرما لیتے ، بیماروں کی عیادت فرماتے ، جنازوں پر شامل ہوتے قبروں کی زیارت کرتے ، اپنے یاروں کے گھروں میں جا کر اُن کی خبر گیری کرتے ، اپنی

Marfat.com

حالت کو زیادہ تر مخفی رکھنے کی کوشش کرتے، کسی شخص کی دل شکنی نہ کرتے، کبھی کسی غیر محرم عورت کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھتے، اگر کوئی عورت کسی مراد کے لئے حاضر خدمت ہوتی تو اُس کو پردہ کے پیچھے بیٹھنے کا حکم کرتے، یا دور کھڑا رہنے کو کہتے، دُور سے ہی اُس کی عرض سُن کر اُس کا مطلب حل فرماتے، اپنے احباب و خدّام سے نیک سلوک کرتے، اگر کسی دوست سے کوئی لغزش ہو جاتی تو مؤاخذہ نہ کرتے بلکہ معاف کر دیتے، ہر ایک فن والے کی قدر شناسی کرتے، گاہے گاہے بوقتِ انقباض سیر کے لئے دریا یا صحرا میں بھی نکل جاتے، علماء و مشائخ کو عزّت و احترام کی نگاہ سے دیکھتے، آپ کا رعبِ ولایت کچھ ایسا تھا کہ ہر کس و ناکس کو آپ کے سامنے بات کرنے کی جرأت نہ ہو سکتی تھی، اپنے دوستوں سے ہمدردی رکھتے، کبھی کبھی شگفتہ مزاجی اور خوشطبعی بھی کیا کرتے، آپ دین حق کی اشاعت پند و نصائح سے فرماتے، متلاشیانِ حق کو احسن طریقوں سے راہ نمائی کرتے، آپ کی پیشانی مبارک پر کسی نے چین نہ دیکھا، کلام آہستہ اور پُر مغز فرماتے، آپ کا ہر فعل صانع حقیقی کی خوشنودی کے لئے ہوتا تھا، خود پسندی سے آپ کو نفرت تھی، ہر کسی سے للّٰہی محبت کرتے، خود غرضی و مطلب پرستی کو بالکل دخل نہ دیتے، محتاجوں، بیکسوں بے یاروں، یتیموں، بیواؤں کی دستگیری فرماتے، اور ان کی دلجوئی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے، ہر دم ذاتِ الٰہی سے خائف رہتے، خوف و رجا میں بلند مقام رکھتے، آپ کی سادہ مزاجی، حلیم الطبعی، خوش خُلقی، دیانتداری، راست گفتاری شیریں کلامی ضرب المثل ہو گئی تھی، آپ کی عالی حوصلگی، اولوالعزمی، فیاضی کا عالم چرچا تھا، طریقۂ اسلام کے سچے اور پختہ طور پر پابند تھے، دیکھنے والے آپ کے نقشِ قدم پر چلنا سعادت سمجھتے، اور آپ کے عملی نمونہ سے اسلام کے مدّاح ہو جاتے۔"

Marfat.com

مواعظ حسنہ

آپ کی مجلس کبھی واعظانہ و تبلیغی گفتگو سے خالی نہ ہوتی تھی، اگرچہ عام واعظوں کی طرح آپ منبر پر چڑھ کر وعظ و تقریر نہ فرماتے تھے، لیکن محفل قدس میں یا بعد از نماز اپنے حقائق و معارف سے اکثر حاضرین کو مستفیض فرمایا کرتے تھے، مسائل شرعیہ، معارف تصوف، واقعات سلف، پند و نصائح سے مجلس کو معمور و پُر نور رکھتے تھے، آپ کا کلام سادہ اور عام فہم ہوتا تھا، تکلف و بناوٹ کو ہرگز راہ نہ دیتے تھے، اگرچہ آپ کے تذکرہ نویسوں نے آپ کے مواعظ کو تفصیلاً بیان نہیں کیا، تاہم کئی جگہ آپ کی زبان کے ارشادات قلمبند کئے ہیں۔

فضائل نبویؐ ایک دن دوران تقریر میں فضائل جناب سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کافی طور پر بیان فرمائے، جن میں سے ایک یہ بھی فرمایا کہ بہشت میں تمام لوگ امرد (بے ریش) ہوں گے، کسی کی داڑھی نہیں ہوگی سوائے ہمارے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ اُن کی ریش مبارک ہوگی بسبب عظمت شان اُن کے۔

فضائل شہدا یہ کوئی ضروری نہ تھا کہ آپ مجمع کثیر میں ہی تقریر فرماویں، بسا اوقات ایسا ہوتا تھا کہ دو تین آدمی مجلس میں ہوتے تو بھی دریائے حقائق موجزن ہوتا، ایک بار حضرت سید شاہ محمد رہتاسیؒ و حضرت شیخ نانو مجذوبؒ اور ایک تیسرا یار بھی، تینوں مجلس میں موجود تھے، کہ مسائل شرعیہ میں گفتگو شروع ہوئی، تینوں دوستوں نے عرض کیا یا قبلہ! موت کونسی افضل ہے؟ آپ نے فرمایا تمام اقسام مرگ میں سے موت شہادت افضل ہے، اس کے بعد شہداء کے فضائل بیان فرمائے تینوں احباب

Marfat.com

تینوں احباب نے عرض کیا کہ ہمارے لئے دعا فرمائی جائے کہ ہم کو شہادت نصیب ہو، آپ نے اُن کے حق میں دعائے خیر فرمائی، اور بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ تم کو شہادت نصیب کرے گا، اور تمہارے درجات شہیدوں میں بلند فرمائے گا، چنانچہ واقعی وہ تینوں بزرگ درجۂ شہادت سے مشرف ہوئے۔

حلیۂ اقدس آپ بلند قامت، قوی ہیکل، بھاراجسم، گندم گون رنگ، کشادہ پیشانی، ابرو پیوستہ، آنکھیں موٹی اور پُرجلال، بینی بلند، دہن متوسط، رخسار نورانی، دندان چمکدار تھے، ریش مبارک پرانبوہ مربع سفید تھی، سینہ چوڑا، اعضا مضبوط، آپ کے ناصیہ سے ایسا نور ہویدا تھا کہ آنکھ کام نہ کرسکتی تھی، آپ کے بدن پر کبھی میل نہ جمتا تھا، پسینہ خوشبودار ہوتا تھا، سر کے بال موافق سنت کبھی کانوں تک اور کبھی زلفیں دراز ہوتی تھیں، حسن وجمال میں لاثانی تھے۔

لباس آپ کا لباس سادہ درویشانہ ہوتا تھا، کھدر دیسی کے (جو نسبتہً سستے) کپڑے زیب تن ہوتے تھے، اکثر بھورا یعنی سیاہ کمل بھی اوڑھتے جس میں سُرخ دھاری ہوتی تھی، کبھی بجائے بھورا کے کھیس اور سُلارہ اور چادر کا استعمال بھی کرتے، کمر میں تہبند، کبھی لنگی چارخانیہ باریک دھاری دار ہوتی تھی، سر پر ٹوپی طاقیہ جسکو عرف میں کانوں پر ٹوپی کہتے ہیں، اور کبھی دستار بھی رکھتے تھے۔ آپ اکثر سفید کپڑے استعمال کرتے لیکن گاہے گاہے سبز جُبّہ یا کیسر کے رنگ میں رنگا ہوا تہبند بھی زیب تن فرمایا کرتے، لباس میں صفائی کو خاص طور پر مدنظر رکھتے نظافت وطہارت پسند تھے، کثافت اور بدبو اور میل سے نفرت ہوتی تھی۔

رفتار وگفتار آپ جب چلتے تو آپ کی رفتار آہستہ ہوتی تھی، لیکن طے ارض کا ثمر اس میں موجود تھا، راستہ میں آگے پیچھے دائیں بائیں نہیں دیکھتے تھے،

Marfat.com

نظر بر قدم رہتے[عہ]، اور اگر کلام کرتے تو نرم آواز سے کرتے، جو شخص مجلس میں بیٹھتا مفتون ہو جاتا، آپ کا کلام سادہ پنجابی ہوتا تھا، بعض اوقات ایک ایک بات کو کئی کئی مرتبہ دہراتے، خصوصاً ایسی باتوں کا تکرار کرتے جن میں کسی شخص کو ذوق حاصل ہو یا خود اُس سے محظوظ ہوں[عہ]، آپ کے کلام میں ایک خاص تاثیر تھی، جو کوئی سُن لیتا متاثر ہوتا[عہ]

سماع و وجد آپ کی محفل فیض منزل میں اکثر سماع ہوتا تھا، میاں ہندال قوال خاص تھا، جو اپنے موزوں آواز سے اشعار توحید گا کر آپ کو محظوظ فرماتا تھا، آپ کا سماع ضرورتِ وقت کے مطابق کبھی بغیر مزامیر کے اور کبھی سارنگی و طبلہ کے ساتھ ہوتا تھا، آپ کی مجلس میں اکثر لوگوں کو وجد بھی ہوتا تھا، آپ کی توجہ اور نظر سے پتھر دل بھی موم ہو جاتے تھے، رقتِ قلب اور گریہ و بکا بے شمار لوگوں کو ہوتا تھا[عہ]

آپ مجلس سماع میں حسب آدابِ صوفیہ حتی الوسع غیر آشنا کو دخل نہ دیتے، تاکہ اربابِ حال کی پریشانی کا باعث نہ ہو، بحالتِ وجد جس کسی پر نگاہ ڈالتے، صبغۃ اللہ کے رنگ میں رنگ دیتے، صاحبِ تصرف استحضارِ وجد پر حاکم تھے، جس پر توجہ فرماتے وجد میں آجاتا۔

آپ کو بسا اوقات وجد میں یہانتک محویت ہو جاتی کہ انزہاق تک نوبت پہنچ جاتی، پھر افاقہ ہوتا۔

فضائل

آپ کے فضائل تو شمار سے باہر ہیں، لیکن یہاں چند ایک درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) مناقبات نوشاہیہ میں ہے کہ بروز میثاق جب صفوف انبیا و اولیا قائم ہوئیں

Marfat.com

قایم ہوئیں ، اور حضرت سید السادات غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رح کو خلعتِ محبوبیت و قطبیت سے سرفرازی ہوئی ، اُسی روز بحضورِ ارواح انبیاء و اولیاء حضرت نوشہ گنج بخش رح کی روح پاک کو جناب غوثیہ رح کے سپرد کیا گیا ، اور فرمایا گیا کہ اس کا سلسلہ فقر تمام دنیا میں پھیلے گا ، اور اس کا غلغلہ ممالک دور و دراز میں ہوگا ۔

۲ - مناقباتِ نوشاہیہ میں ہے کہ جس وقت آپ کو حضرت سخی شاہ سلیمان نوری رح نے خلافت و اجازت سے نوازا ، اُس وقت وہاں تمام انبیائے کرامؑ و اولیائے امت کی ارواح حاضر ہوئیں ، حضرت سخی پیر رح نے فرمایا یہ میرا نوشہ ہے سب حضرات اِس کو قبول ڈالو ، چنانچہ سب بزرگوں نے اپنے اپنے طریق کے فیوض سے آپ کو سرفراز کیا ، خصوصاً چودہ خاندانِ فقر کے ائمہ و پیشواؤں اور نو قادروں نے آپ کو اپنے اپنے خرقے عطا کئے ، اسی واسطے نوشاہی درویش جو لباس پہنیں ان کو جائز ہے کیونکہ ان کو ہر قسم کا لباس عطا کیا گیا ہے ۔

۳ - مناقباتِ نوشاہیہ میں ہے کہ جس وقت اولیائے معاصرین و حضرت نوشہ صاحب رح کے درمیان گوئے چوگان کی کھیل ہوئی تو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارک نے فرمایا کہ اے حاجی محمد ! تم چاروں طرف گیند کو ضرب لگاؤ ، چنانچہ حسبِ الارشاد نبوی ؐ آپ نے چاروں طرف ضرب لگائی تو مشرق مغرب ، جنوب ، شمال تک گیند چلا گیا ، تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو گلے لگایا ، اور فرمایا تیرا فیض اقطارِ عالم میں چاروں طرف منتشر ہوگا ، اور میں تیرے فقر کا قیامت تک محافظ رہوں گا ، نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو خرقہ ، تاج ، جبہ مبارک بعالمِ مشاہدہ عطا فرمایا ۔

۴ - سرِ مکتوم میں ہے کہ جس وقت حضرت نوشہ صاحب رح بھلوال شریف

Marfat.com

میں حضرت سخی شاہ سلیمان نوری رح کی بیعت سے مشرف ہوئے تو انہوں نے بعالم مشاہدہ آپ کو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس شریف میں حاضر کر دیا، اور آپ کا ہاتھ اُن کے ہاتھ میں پکڑوا دیا، اُس وقت حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے پاس چہار یار ظاہری، اور چہار یار باطنی بھی موجود تھے، اُن سب بزرگوں نے آپ کے حال پر عنایات فرمائیں، اور اپنی اپنی نسبتوں سے نوازا۔

۵ - رسالہ احمد بیگ میں ہے کہ حضرت مولٰنا حافظ معموری ہیلانی رح فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہے، اور حق تعالیٰ عرش پر مستوی ہے، اور خلقت کا حساب ہو رہا ہے، ہر ایک گروہ کے علم کھڑے ہیں، سب سے بلند حضرت غوث الاعظم رح کا علم ہے، اور اس سے پست اور دوسرے تمام علموں سے اونچا حضرت نوشہ صاحب رح کا علم ہے، جس کے نیچے آپ کے تمام یار بیٹھے ہیں اور حضور ایک تخت پر تشریف فرما ہیں۔

۶ - تذکرہ نوشاہیہ میں حضرت شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان رح سے منقول ہے کہ ایک روز ہمارے جدِ امجد حضرت نوشہ صاحب رح بیٹھے بیٹھے فرمانے لگے کہ اے دوستو! دیکھو کہ دریا کی اُس طرف قلندر کا ہاتھ کہاں تک پہنچ رہا ہے؟ یاروں نے عرض کیا کہ یا حضرت! وہ قلندر کون ہے؟ اور اُس کا ہاتھ کہاں تک پہنچ رہا ہے؟ آپ فرمایا وہ قلندر مسکین فقیر ہے، اور اُس کا ہاتھ عرش کے نیچے تک پہنچ رہا ہے، پھر آپ نے اپنا ہاتھ مبارک بلند کیا، یاروں نے عرض کیا یا حضرت! آپ کا ہاتھ شریف کہاں تک پہنچتا ہے؟ آپنے فرمایا ہمارا ہاتھ عرش معلّٰی کے اوپر جاتا ہے۔

۷ - تذکرہ نوشاہیہ میں بروایت مذکور منقول ہے کہ ایک روز آپ استراحت فرما رہے تھے، ارادتمندوں سے ایک شخص پاؤں داب رہا تھا، اُس کے دل میں خیال آیا

Marfat.com

خیال آیا کہ پتہ نہیں شاہ دولا ولی گجراتی رح کا کیا مرتبہ ہے ؟ آپ نے اُس کے خیال سے از روئے کشف آگاہ ہو کر اُن کا مرتبہ بیان فرمایا ، پھر اُس کے دل میں خیال آیا کہ شائد میاں شاہ جیو ابن عبدالسلام کیلانی رح کا کیا مرتبہ ہے ؟ آپ نے اُن کا مرتبہ بھی بتا دیا ، پھر اُس کے دل میں آیا کہ شائد میاں مسکین قلندر رح کا مرتبہ کیا ہے ؟ آپ نے وہ بھی جتلا دیا ، حتےٰ کہ تمام بزرگانِ گردو نواح کے درجات و مقامات آپ نے بیان فرمائے ، پھر اس کے دل میں خیال آیا کہ شائد حضرت صاحب رح کا اپنا مرتبہ کیا ہے ؟ آپ ایک ساعت خاموش رہے اور پھر فرمایا کہ جس کو اپنی نوازش سے "صاحبِ اختیار" کر دیویں اُس کے مرتبہ کا کیا پوچھنا ؛

ف صاحبِ اختیار ہونے سے مراد مرتبہ تکوین کا حاصل ہونا ہے ، جیسا کہ حضرت غوث الاعظم رح فتوح الغیب مقالہ ثانی دہم و چہل ششم میں فرماتے ہیں۔

قال اللہ تعالیٰ فی بعض کتبہ یا ابن آدم انا اللہ لا الہ الا انا اقول للشئ کن فیکون اطعنی اجعلک تقول للشئ کن فیکون یعنی اے ابنِ آدم میں وہ خدا ہوں کہ جب کسی چیز کو کہتا ہوں ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے ، تو میری تابعداری کر تو میں تجھے ایسا کر دوں گا کہ اگر تو بھی کسی چیز کو کہے گا ہو جا تو وہ ہو جائیگی۔

حضرت غوث الثقلین رح فرماتے ہیں کہ یہ درجہ بہت نبیوں اور ولیوں کو دیا گیا ہے اور یہ وہی فنا ہے جو اولیا و ابدال کا غایتِ احوال ہے ، اور جب کسی کو درجۂ تکوین دیا جاتا ہے تو جو کرنا چاہتا ہے حکم ربانی سے ہو جاتا ہے۔

تفسیر کبیر جلد پنجم میں ہے اما اذا استانست بمعرفۃ اللہ ومحبتہ وقل اشتغالہا فی تدبیر ھذا البدن واشرقت علیہا انوار السماویۃ العرشیۃ المقدسۃ وفاضت علیہا من تلک الانوار قویت علی التصرف فی اجسام

Marfat.com

ھذہ العالم مثل قوۃ الارواح الفلکیۃ علیٰ ھذہ الاعمال۔ خلاصہ یہ کہ جب کوئی معرفتِ الٰہی اور محبتِ ذاتِ حق میں فنا پا چکے، تو اس پر روح القدس جو اجسام دنیا میں تصرف کرنے کی قوت رکھتا ہے نازل ہوتا ہے ؎

نیز فتوح الغیب مقالہ خمسہ میں ہے ویرد علیک التکوین فتکون کلیتک قدرۃ یعنی تجھ کو پیدا کرنا اشیا کا عطا کیا جائے گا، پس تو سارا قدرت ہی بن جائے گا۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح مفتاح الفتوح میں اس کی شرح میں نقل کرتے ہیں کہ جب ولی اللہ مضیق بشریت سے خارج ہو کر میدانِ قدرتِ الٰہی میں فائز ہوتا ہے تو اس کو یہ مرتبہ و کرامت عطا ہوتی ہے کہ اشیا کو بدون اسباب عادی کے اس کے ہاتھ پر ظاہر کرتے ہیں، جیسا کہ سب مومنین بہشت میں اسی اقتدار پر ہوں گے بہشت مقام قدرت کا ہے کہ قدرت وہاں ظاہر ہوگی اور حکمت مخفی، اور عالم دنیا میں قدرت مخفی ہے اور حکمت ظاہر، جب اولیائے کاملین عادات و رسوم سے گذر کر فانی ہو جاتے ہیں تو عالم دنیا میں بھی قبل از دخول جنت مظہر تجلّی اسم قدیر کے ہو جاتے ہیں، اور اصطلاح صوفیہ کرام میں اس کامل کو عبدالقادر کہتے ہیں ؎

کتاب تعلیم غوثیہ میں مقام جمع الجمع کی تشریح کے ضمن میں لکھا ہے کہ۔

"یہ مقام برزخ البرازخ ہے کہ وجوب و امکان اعتدال کے مرتبہ پر ہوں کہ ایک کو دوسرے پر غلبہ نہ ہو، مرج البحرین یلتقیان بینھما برزخ لایبغیان (الرحمٰن۔ ع ۱) اس مقام میں سالک کو کثرت آئینہ وحدت اور وحدت آئینہ کثرت بن جاتی ہے، یعنی وحدت میں کثرت اور کثرت میں وحدت دیکھتا ہے، اور عارف متصرف عالم و سخر لکم ما فی السمٰوٰت وما فی الارض (الجاثیہ۔ ع ۲) کا مصداق بن جاتا ہے، اور "صاحبِ اختیار" ہوتا ہے، جب چاہتا ہے تجلّی حق کو اپنے اوپر وارد کر لیتا

Marfat.com

وارد کرلیتا ہے ، اور جس صفت میں چاہتا ہے متصف ہوکر ان صفات کے اثر کو ظاہر کرتا ہے ، کیونکہ متصف بصفاتِ حق و متخلق باخلاق اللہ ہوگیا ہے "۔

۸ - تذکرہ نوشاہیہ میں بروایتِ مذکور منقول ہے کہ ایک روز حضور کی مجلس میں تذکرہ ہوا کہ فلاں بزرگ نے چار شخصوں کو ولی کیا ، اور فلاں نے دو شخصوں کو ، اور فلاں نے ایک شخص کو ولی کیا ، آپ نے فرمایا دو تین چار اولیا کرنا کیا سننے رکھتا ہے ، اگر ہر ایک گھر میں اولیا نہ ہوں تو ہر ایک گاؤں میں تو ایک ایک ولی ہونا چاہیئے ، چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا کہ ہر ایک گاؤں میں ایک ایک شخص پر مقامِ ولایت کھول دیا ، اور بیشمار لوگوں کو اولیا کردیا ، یہ آپ کے اعلیٰ فضائل سے ہے ۔

۹ - تذکرہ نوشاہیہ میں ہے کہ آپ جس وقت نماز پڑھتے تھے تو سجدہ تنگ دیتے ، ایک شخص نے عرض کیا کہ آپ سجدہ تنگ کیوں دیتے ہیں ؟ فرمایا اگر میں سجدہ فراخ کروں تو میرا سر بیت اللہ شریف سے آگے گذر جاتا ہے ، اور ایسا ہونا شریعت کے خلاف ہے ۔

ف اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت غوث الاعظم رح کے اس ارشاد۔

ے

نظرتُ الیٰ بلاد اللہ جمعًا کخردلۃٍ علیٰ حکم اتصالی

کے مطابق ولایتِ غوثیہ میں آپ کو بھی یہ منصب حاصل تھا کہ تمام زمین آپ کے سامنے دانۂ خردل کی طرح زیرِ نظر اور سمٹی ہوئی تھی ۔

نیز اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ تمام نمازیں کعبہ شریف میں ادا فرمایا کرتے تھے ، جیسا کہ شیخ جلال الدین تبریزی رح نے فرمایا ہے کہ نماز فقر کی وہ ہے کہ جب تک کعبہ کو ظاہری آنکھوں سے نہ دیکھ لیں تکبیر اولےٰ نہ کہیں ۔

۱۰ - جب اللہ تعالےٰ کسی کو اپنا ولی مقرب بنانا چاہتا ہے تو پہلے اس کو بلا لیتا

Marfat.com

عطا فرماتا ہے جس سے وہ ولی عالم ہوجاتا ہے، پھر اُس کو نود و نہ نام یعنی اسمائے
خمسہ کا علم دیتا ہے جس سے اُس پر وہ علوم کھلتے ہیں، جس سے علمائے ظاہر
بے خبر رہتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ اُس کو اسمائے باطنی وظاہری کی معرفت کی طرف
ترقی دیتا ہے، پھر چودہ حروف مفرد قرآنی جو کئی سورتوں کے اوائل میں وارد
ہوئے ہیں، اور جن کو حروف نورانی کہا جاتا ہے اُن کا علم دیتا ہے، پھر اُس کو
اسم اعظم سکھلایا جاتا ہے جس سے جو دعا کرے وہ قبول ہو، اور جو سوال کرے
وہ پورا ہو، اور اسم اعظم حضرت خضر علیہ السلام کے وسیلہ سے اُس کو سکھلایا
جاتا ہے، اور پھر اس کو الہام سے بہرہ ور کیا جاتا ہے، اور کرامات عطا کی
جاتی ہیں، جیسے کہ زمین اس کے لئے سمیٹی جاتی ہے، اور وہ پانی پر چلتا ہے،
اور ہوا میں اڑتا ہے، اور زمین واعیان اُس کے لئے منقلب کئے جاتے ہیں،
اور دیگر کئی ایسے کرامات سے اللہ تعالےٰ اُس کو مخصوص فرماتا ہے، جو کتابوں
کے علم میں نہیں، بلکہ وہ اللہ تعالےٰ اور اُس کے بندے کے درمیان مخصوص ہیں۔
شمس المعارف الکبریٰ جو اول میں ہے۔ اوّل ما خص اللہ به العبد اذا
اراد ان یتولاہ علمه العلم اللدنی فیکون ولیًّا عالمًا وان یخصه
من علم التسعة والتسعین اسمًا فیفتح له منها العلوم ما لا یفتح
للعالم بطریق النظر ثم یرقیه الیٰ معرفة الاسماء الباطنة والظاهر
منها کما رجعت الظاهرة الی اللہ تعالیٰ وبعد معرفته هو یعلمه
الاشیاء الباطنة التی هی حروف مفردة وهی الاربعة عشر
حرفا الواردة فی القرآن العظیم فی فواتح السور وهی الاحرف
النورانیة المتقدمة وبعد فهمها فهمه اللہ تعالیٰ الاسم الاعظم

Marfat.com

الذی اذا دعی بہٖ اجاب واذا سئل بہٖ اعطی وانما یاخذ الاسم
الاعظم من الخضر علیہ السلام فی اکثر الاقوال وقد یتلقاہ الولی
بالالھام عند ھبوب الرحمۃ علی العبد وطریق اخذہٖ فی الاولیاء مختلف
یطول فی تفصیلہٖ واخرہٗ انہ تطوی لہ الارض ویمشی علی الماء
ویطیر فی الھواء وتقلب لہ الاعیان الی غیر ذلک من الکرامات
الّتی اختصّ اللہ بہا الاولیاء وھذا لیس بعلم صحف وانما ھو مخصوص
بین العبد وربّہٖ قال علیہ الصّلوٰۃ والسّلام انّما قام الوجود کلّہ
باسماء اللہ تعالیٰ الباطنۃ ثمّ الظّاھرۃ المقدّسۃ واسماء اللہ تعالیٰ
المعجمۃ الباطنۃ اصل لکلّ شیٔ من امور الدّنیا والاٰخرۃ وھی خزانۃ
سرّہٖ ومکنون علمہٖ ومنھا تفرّع اسماء اللہ تعالیٰ کلّھا وھی الّتی
تقضی بہا الامور واودعھا ھذا الکتاب۔ انتھیٰ۔

یہ تمام آثار مذکورہ حضرت نوشہ[1] حسب روح کے حالات زندگی میں ملتے ہیں، آپ کو علم لدنی کا عطا ہونا[2]، چودہ[3] کی تلقین کا گنج الاسرار کے بعض نسخوں میں درج ہونا[4]، اسم اعظم پڑھنے کے واسطے حضور کا تاکید کرنا[5]، حضرت خضر علیہ السلام کا آپ کی برات میں شامل ہونا[6]، اور آپ کو نوشہ کہہ کر پکارنا[7]، آپ کا الہامات ربانی سے بہرہ ور ہونا[8]، آپ کو کرامات کثیرہ کا عطا ہونا[9]، آپ کے واسطے نماز کے وقت زمین کا سمٹ جانا[10]، آپ کے ارشاد مبارک سے بحر عمیق کا پایاب ہو جانا[11]، آپ کا ہوا میں پرواز کر کے شاہ حسام الدین ہزاروی رح کو بھگانا[12]، آپ کا جھنڈا مزارعہ کی زمین کا تقلب کر کے کم کر دینا[13]، آپ کا آفتاب کو ایک جگہ ٹھیرا دینا[14]، ان تمام حالات سے معلوم ہوا کہ حضور اولیائے مقربین سے تھے، اور تصرفات قویہ رکھتے تھے۔

Marfat.com

۱۱ - آپ کو معیت و صحبت حضرت خضر علیہ السلام بھی حاصل تھی، کتاب مجمع الاسرار میں ہے کہ جس وقت آپ کی شادی ہوئی تو آپ برات کے ہمراہ بحالت استغراق و محویت جا رہے تھے، راستہ میں ایک کمزور بڈھے نے کہا کہ میری لکڑیوں کا گٹھا اٹھا لو، چونکہ آپ رحم دل اور فیاض تھے، آپ نے گٹھا اٹھا لیا اور برات کے پیچھے پیچھے آہستہ آہستہ روانہ ہوئے، تھوڑی دور جا کر بڈھے نے دیکھا تو گٹھا آپ کے سر سے دو گز اونچا جا رہا تھا، پھر اس نے گٹھا لے لیا، چونکہ آپ برات سے بہت پیچھے رہ گئے ہوئے تھے، اس لئے براتیوں نے آپ کی تلاش کی، اس وقت حضرت خضر علیہ السلام نے غیب سے ندا دی کہ "یہ ہے نوشہ، یہ ہے نوشہ"۔

۱۲ - تحایف قدسیہ میں ہے کہ آپ ہر روز صبح سے ایک پہر دن چڑھے تک بلند آواز سے ندا کیا کرتے، کہ جو شخص حاجتمند ہو آوے اس کی حاجت پوری ہو گی، ہمارا خم عشق جوش و خروش میں ہے جو شخص رنگین ہونا چاہے وہ آکر عشق میں رنگا جاوے۔

چنانچہ آپ کی توجہ باطنی نہایت قوی تھی، جو شخص سامنے آتا، ایک ہی نگاہ سے اس کے لطائف جاری ہو جاتے، اور اس پر مقام ولایت منکشف ہو جاتا۔

ف فقیر شرافت عافاہ ربہ کہتا ہے کہ صوفیہ کرام رح کے نزدیک توجہ کی چار قسم ہیں اور ان کی تاثیر مختلف ہے۔

اول - تاثیر انعکاسی، اس میں کامل کا عکس مرید میں چمک جاتا ہے، اس کی مثال ایسی ہے کہ جیسا کوئی عطر مل کر کسی مجلس میں آوے، اور ہم نشینوں کے دماغ میں اس کی خوشبو پہنچے، مگر یہ اثر پائدار نہیں، اس کے اٹھ جانے سے اٹھ جاتا ہے بعد میں باقی نہیں رہتا۔

Marfat.com

دوم۔ تاثیر القائی۔ کہ اپنا اثر مریدوں پر ڈال دے، اور جب تک کوئی مانع نہ ہو وہ قایم بھی رہے، اس کی مثال ایسی ہے کہ جیسا کوئی چراغ جلا کر لاوے، اور دوسرا اس سے بتی روشن کرے، سو یہ جب تک ہوا اور بارش وغیرہ کا صدمہ نہ پہنچے قایم رہے گی، اور جس قدر اپنا تیل ہے اسی کے مقدار پر روشن رہے گی، یہ اوّل سے قوی ہے۔

سوم۔ تاثیر اصلاحی۔ کہ مرشد اپنی روحانی طاقت سے مرید کے باطن کی اصلاح کر دے، اور لطائف جاری ہو جاویں، اس کی مثال ایسی ہے جیسا کوئی کاریگر کسی حوض کی نالیوں اور پانی کے آنے کی جگہ کو اور فوّارہ کو صاف کر دے، اور پانی ڈال کر فوّارہ کو رواں کر دے، یہ اول و دوم سے قوی ہے، لیکن یہ بھی اسی وقت تک جاری ہے جب تک حوض میں پانی ہے، نیز جس قدر پانی آنے کی نالیوں میں وسعت ہے، اور جب تک ان نالیوں میں بہیمیت کا کوڑا کرکٹ نہیں آیا ہے۔

چہارم۔ تاثیر اتحادی۔ جو سب سے قوی تاثیر ہے، اور وہ یہ کہ مرشد اپنے روحانی زور سے مرید کو اپنے ضمن میں لے کر اپنی روح کو اس کی روح سے ایک کر دے اور جو کچھ کمالات اس کی روح میں ہیں وہ اس میں بھی آجاویں، اور یہ سب سے اعلےٰ تاثیر ہے، اس میں بار بار استفادہ کی حاجت نہیں رہتی، اور یہ کوئی محال بات نہیں، روحانی طاقتور کا تو کیا ذکر ہے بعض پرند جانوروں میں ایسی تاثیر ہے کہ وہ دوسرے چھوٹے جانوروں کو ایک مدت میں اپنا سا ہی کر دیتے ہیں، اور ان کے توالد و تناسل کا یہی طریقہ ہے، یہ توجہ اتحادی حضرت جبریل علیہ السلام نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کی تھی، اور اس توجہ میں یہ کوئی ضرر نہیں کہ ہمیشہ اتحاد ظاہری و باطنی رہے۔

Marfat.com

۱۳- ہفتاد اولیا میں ہے کہ آپ نے اپنے والد بزرگوار رح کی طرح پاپیادہ چل کر سات حج حرمین الشریفین زادھما اللہ شرفاً وتعظیماً کئے جو آپ کے اعلیٰ فضائل سے ہے ۔

(۱) ہفتاد اولیا ص ۲۲۴ (۲) گنج الاسرار ۱۲ (۸) ایضاً ۱۲ (۹) تذکرہ نوشاہیہ ۱۲ (۱۰) ایضاً ۱۲ (۱۱) قادری ص ۱۲ (۱۲) مناقب نوشاہی ص ۲۷۲ (۱۳) ایضاً ۱۲ (۱۴) مناقب نوشاہی ص ۵۸ (۱۵) ایضاً ص ۵۹ (۱۶) ایضاً ص ۸۹ (۱۷) مناقب نوشاہی ۱۲ شرافت۔

خصائص

جو جو کمالاتِ عالیہ اور مدارجِ مخصوصہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائے اُن کا احصا نہیں ہوسکتا، لیکن یہاں بعض خصائص آپ کے بیان کئے جاتے ہیں۔

۱- آپ کی ولادت کی کئی بزرگوں نے بشارتیں دیں۔
۲- آپ کی ولادت کے وقت فرشتوں نے مبارکبادیں دیں۔
۳- آپ کو عشقِ الٰہی کی گھٹی لگائی گئی۔
۴- آپ کی تربیت و پرورش فرشتے کرتے تھے۔
۵- آپ کو ملائکہ نے تعلیم دی۔
۶- آپ کو علمِ لدنی عطا کیا گیا۔
۷- آپ کو مقطعاتِ فرقانی کا علم دیا گیا۔
۸- آپ کو اسمِ اعظم سکھلایا گیا۔
۹- آپ پر گذشتہ و آئندہ کے حالات منکشف ہوئے۔
۱۰- آپ کو ہر قسم کے تصرفات عطا کئے گئے۔
۱۱- آپ ہزار سال کے مجددِ اکبر ہوئے۔
۱۲- آپ مقامِ سابقین و اولین پر فائز ہوئے۔
۱۳- آپ کو اتباعِ نبوی مثل صحابہ کبار کے نصیب ہوا۔

۱۴- آپ کو مر

Marfat.com

۱۴ - آپ کو مرتبہ تکوین عطا ہوا۔

۱۵ - آپ کا سکہ "نوشاہت" تمام عالم میں جاری ہوا، اور آپ کی نوشاہت کو تمام جنوں، انسانوں، فرشتوں، اشجار، احجار نے تسلیم کیا، اور ہر ایک نے بزبانِ قال وحال نوشاہت کی شہادت دی۔

۱۶ - حضرت غوث الاعظم رض باز اشہب تھے، ان کی وراثت میں آپ بھی نسبتِ شہبازیت سے مشرف ہوئے۔

۱۷ - آپ کو عالم ملکوت کا سیر حاصل ہوا۔

۱۸ - آپ پر انوارِ ذات کا تجلّی ہوا، بلکہ نورِ ذات آپ کا مشہود ہوا۔

۱۹ - آپ کو مشاہدہ ذاتِ لایزال حاصل تھا۔

۲۰ - جو دوسرے مشائخ کو چالیس سال کی محنت و ریاضت سے حاصل ہو سکتا ہے وہ آپ کی ایک نظر سے حاصل ہو جاتا تھا۔

۲۱ - آپ کا طریقہ جامع شریعت وطریقت ہے۔

۲۲ - آپ کا طریقہ سب طریقوں سے افضل واسہل ہے، دوسرے طریقوں کے سالک جو کچھ آٹھ روز میں حاصل کرتے ہیں، اس طریق کے مبتدی کو آٹھ پہر میں وہ کچھ حاصل ہو جاتا ہے۔

۲۳ - آپ کے خاندان میں چودہ خاندانوں کے فیض شامل ہوئے۔

۲۴ - آپ کے سلسلہ کے مریدوں کو قیامت کے روز دوزخ سے رہائی دینے کا وعدہ کیا گیا۔

۲۵ - آپ کو اپنی تمام اولاد جو قیامت تک ہونے والی ہے دکھلائی گئی، اور اس کے متعلق سپردِ ولایت کی بشارت دی گئی۔

Marfat.com

مقاماتِ فقر

تعریفِ مقام | جب حال دائمی سالک کی ملک ہوجاتا ہے تو اُس کو مقام کہتے ہیں، یعنی سالک نے اقامت کی، اور حال مشتق تحوّل سے ہے، بمعنیٰ تغیّر از لونے بلونے یا از حالے بحالے "۔ ۵

آپ کے حالات کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو تمام مقاماتِ ولایت سے حصّہ موصول ہوا تھا۔

مقامِ نوشاہت | آپ کو ابتدائے احوال میں محبوبِ حقیقی کا ایسا جذبہ اُٹھا کہ ہر دم اسی کی دھن میں محو سوز و گداز رہنے لگے، دنیا و مافیہا کا خیال دل سے اُٹھ گیا، یہاں تک کہ آپ کی روح پاک قفسِ عنصری اور کالبدِ جسمی کو چھوڑنا چاہتی تھی، اسی شوق اور ولولہ میں دیوانہ وار آپ دوڑ پڑے، اور طے انوردی کرتے ہوئے ایک ایسے چاہِ کہنہ (ڈل) تنگ و تاریک پر پہنچے جو چاہِ یوسف سے کم نہ تھا، آپ اس میں کود پڑے، اور عزم بالجزم کیا کہ اس کنوئیں سے ہرگز نہ نکلوں گا تاوقتیکہ شاہدِ حقیقی پردۂ غیب سے مجھ پر ظہور کرکے اپنے وصول سے مجھے سرفراز نہ کرے، اور اگر ایسا نہ ہوا تو اسی جگہ اپنے محبوب کو جان سپرد کروں گا، اسی خیال میں چالیس روز تک اسی کنوئیں میں بحالتِ محویت بیٹھے رہے، سوائے زاری و فغان و شورش کے کوئی ورد نہ تھا، چالیس روز کے بعد ایک شبان بکریاں چراتا ہوا وہاں جا نکلا، جب اُس نے کنوئیں میں جھانکا تو ایک آدمی نظر پڑا، اُس نے محبت سے آپ کو باہر نکالا، آپ پر حالتِ مدہوشی طاری تھی، سانس کی آمد و رفت سے اُس نے معلوم کیا کہ ابھی اس میں رمق باقی ہے، جلدی

Marfat.com

ہے ، جلدی سے بکری دوہ کر آپ کے حلق میں چند قطرات دودھ کے ڈالے ، جب غذائے جسمانی اندر گئی تو قوائے بدنی حرکت میں آئے ، آپ کو حالت سکریہ سے کچھ افاقہ ہوا ، دیکھا کہ ایک مرد خدمت میں بیٹھا ہے ، آپ نے اُس چرواہے کو بہت ملامت کی کہ جس مقصد کے لئے ہم نے یہ مصیبت کاٹی تھی وہ مطلوب ابھی تک ہم کو ملا نہیں کہ تو نے ہم کو باہر نکال لیا ہے ، اور نہایت مہجورانہ اور فراقیہ دلپاش کلمات کہے ، آپ کی صدائے والہانہ سے بحر رحمت الٰہی جوش میں آیا اور سروش غیبی نے آپ کو ندا دی کہ اے ہمارے عاشق صادق ! اے حاجی محمد !

مصرعہ کلبہ احزاں شود روزے گلستان غم مخور

تو کیوں غمناک ہے ؟ تیری آرزو کا غنچہ شگفتہ ہو گیا ہے ، تیرے سینہ سے غم واندوہ کا غبار دور کیا گیا ہے ، تیرے عرفان کے باغ تر و تازہ کئے گئے ہیں ، تیری تعریف میں بلبلیں خوش آواز سے چہچہا رہی ہیں ، معرفت کا سورج تجھ پر طلوع ہو گیا ہے ، گمراہی کی ظلمت تجھ سے دور کی گئی ہے ، تجھے الست کے شراب سے مخمور کیا گیا ہے ، تجھے عرفان کے پیالہ سے مست کیا گیا ہے ، روز میثاق سے نور ربوبیت کا ظہور تیرے لئے کیا گیا ہے ، تجھے ہزاروں دام رکھ کر شکار کیا گیا ہے ، اگر اب تجھے رہا کر دیویں تو کچھ عجب نہیں ، تیرے لئے اپنا جمال بے حجاب کر دیا ہے ، اور نور ذات کا جلوہ تیرے لئے بے نقاب کر دیا ہے ، اگر تجھے اپنی تسکین خاطر اور ہماری اس ندا کی صداقت معلوم کرنی ہے تو فلاں درخت کے نیچے چلے جاؤ ، جو بالکل خشک اور مدت سے بے برگ و ساز گدائے ناتوان کی طرح کھڑا ہے ، وہ تمہاری عیسےٰ دمی اور خضر مقدمی سے تر و تازہ ہو جائے گا ، اور اگر ایسا نہ ہوا تو جان لینا کہ ندائے غیبی صحیح نہیں تھی ۔

Marfat.com

آپ اس الہام کے بموجب چل کر اُس درختِ ناموزہ کے نیچے جا بیٹھے، آپ کی آمد کی خوشی میں بزبانِ حال وہ درخت یہ شعر پڑھ رہا تھا۔

ے

مژدہ اے دل کہ مسیحا نفسے می آید کہ ز انفاسِ خوشش بوئے کسے می آید

آپ کے وہاں پہنچتے ہی آپ کے قدم مبارک کی برکت سے وہ درخت فی الفور سبز ہوگیا۔ اُسی وقت اس کی ڈالیاں اور پتے اور شگوفے اور پھل ظاہر ہوگیا اور اس کے ہر پتے سے صدائے نوشہ نوشہ نکلنے لگی، اور آپ اس کو محسوس کرتے تھے۔

آپ وہاں سے اٹھ کر گھر کی طرف روانہ ہوئے تو جو چیز آپ کے سامنے آتی سب نوشہ نوشہ کہتے، وحوش، طیور، جنات، ملائکہ نے آپ کو نوشہ نوشہ کی صدا سے محظوظ کیا، عالم ناسوت و ملکوت میں کوئی چیز ایسی نہ رہی جس نے آپ کو لفظ نوشہ کے مژدہ سے نہ بشارت دی ہو، جو انسان بھی آگے سے ملتا وہ بیساختہ آپ کو بجائے حاجی محمدؒ کے یا نوشہ یا نوشہ کے لفظ سے پکارتا تھا، غرض کہ آپ کی نوشاہت کا نقارہ دو نو جہان میں بجایا گیا۔[ف]

ف اسی روز سے بجائے حاجی محمدؒ کے آپ کا نام نوشہ مشہور ہوا، اور جو شخص آپ سے نسبتِ فرزندی یا مریدی رکھے وہ نوشاہی کہلاتا ہے، یہ خطاب و لقب آپ کو وراثتِ غوثیہ میں ملا، جیسا کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو محی الدین کا لقب ملا تو ہر کہ و مہ نے ان کو اسی نام سے پکارا ذٰلك فضل اللہ یؤتیہ من یشاء (المجد۔ ع ۱)

Marfat.com

لفظِ نوشہ کی تشریح لغت میں نوشہ بالفتح بادشاہِ نوجوان، نیا داماد، دولھا، خوش، خرّم، خوشحال کو کہتے ہیں۔

اور اصطلاح صوفیہ میں نوشاہت کے دو پہلو ہیں، ایک ظاہر، دوسرا باطن، نوشہ من حیث الظاہر اُس شخص کو کہتے ہیں جس کی نئی شادی ہو، یعنی اُس کا اپنے محبوبِ مجازی سے واصل ہونے کا پہلا دن ہو، اور وہ امتیازی لباس کے ساتھ اپنے تمام ہمراہیوں سے ممتاز نظر آئے، اُس وقتِ خاص میں وہ بسبب نوشاہت کے اپنے سب ہمراہیوں کا سردار ہوتا ہے، اُس کے ہمراہیوں کو عُرفِ عام میں بَراتی (جانجی) کہتے ہیں، سب براتی اُس کے طفیلی اور بمنزلہ رعیت ہوتے ہیں، اگرچہ اُس کے ہمراہی بعض حیثیتوں میں اُس سے اعلےٰ بھی ہوں، مثلاً کوئی حاکم یا رئیس یا بزرگ ہو مگر تاہم جب کوئی اُن سے پوچھے کہ تم کون ہو؟ تو وہ بجائے اپنا منصب و مرتبہ بتانے کے اُس وقت یہی کہیں گے کہ ہم براتی ہیں، کسی کی حکومت یا ریاست یا بزرگی اُس وقت وہ شان نہیں رکھتی جو نوشہ کی ہوتی ہے، ہر ایک براتی کی شخصیت منصبِ نوشاہت کے مقابلہ میں محو و مضمحل ہو جاتی ہے، اگر کوئی اجنبی آدمی بھی اس برات میں شامل ہو تو وہ سب سے پہلے نوشہ کو دیکھنے کی خواہش ظاہر کرے گا، گویا کہ اُس وقتِ خاص میں نوشہ بمنزلہ بادشاہ کے ہوتا ہے، اور سب براتی اُس کے طفیلی اور رعیت ہوتے ہیں، اگرچہ گروہِ برات میں جزوی فضیلت والے کئی لوگ موجود ہوں لیکن اُس وقتِ خاص میں فضیلتِ کلی نوشہ کو ہوتی ہے، اور اگر برات میں نوشہ موجود نہ ہو تو وہ برات کہے جانے کی مستحق نہیں ہو سکتی، اس لئے برات میں

Marfat.com

نوشہ کا ہونا نہایت لازمی اور ضروری ہوتا ہے۔

اور نوشہ من حیث الباطن اس شخص کو کہتے ہیں جس کو اپنے محبوبِ حقیقی سے وصول حاصل ہو، یہاں تک کہ اپنی ہستیٔ موہوم کو فنا کرکے اُس کی ذاتِ پاک سے بقا حاصل کرے، حقیقی نوشہ ذاتِ اقدس رحمۃ للعالمین سید المرسلین حضرت احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے، سب انبیائے کرام و اولیائے عظام بلکہ جمیع کائنات اُسی کی برات ہے حدیث شریف قدسی ہے لولاک لما خلقت الافلاک، اور حدیث شریف یا محمد انا وانت وما سوٰیک خلقت لاجلک اس حقیقت کو ظاہر کرتی ہیں کہ اگر اُس نوشہ کا ظہور نہ ہوتا تو کوئی چیز بھی عالم خلق و امر سے موجود نہ ہوسکتی، تمام عالم علوی وسفلی، ظاہری و باطنی، صوری و معنوی اسی نوشہ کے طفیلی ہیں، جیسا وصول بدرجۂ اتم ذاتِ باری سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہوا اس کی نظیر اوّلین وآخرین میں کہیں موجود نہیں، اسی لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مظہرِ اتم اور انسانِ کامل کہتے ہیں، واقعۂ معراج اسی کے وصول و تقرب کا تذکرہ ہے، جب مقامِ قابَ قوسین اوادنیٰ (النجم۔ع ۱) پر فائز ہوئے تو حجابِ کثرت اٹھائے گئے، حقیقتِ وحدت سے روشناس کرائے گئے، وفی انفسکم (الذاریات۔ع ۱) کا پردہ چاک کیا گیا، اسم احمد کے میم کا قصہ پاک کیا گیا، جب نقابِ غیریت دور ہوا، تو توحیدِ مطلق کا ظہور ہوا، ھو الاوّل والاٰخر والظاھر والباطن (الحدید۔ع ۱) کا نتیجہ کھلا، لقد رای من ایٰت ربہ الکبریٰ (النجم۔ع ۱) کا غنچہ کھلا، یہی مقامِ نوشاہت کا اصل الاصول ہے، اُسی رات ذاتِ محمدیہ کو ملا، اعلےٰ میں نوشہ مقرر کیا گیا، اسی واسطے نوشاہت کی رات یعنی لیلۃ المعراج کو وہ شرف حاصل ہے جو لیلۃ القدر کو ہے، بلکہ

Marfat.com

کو ہے ، بلکہ عاشقانِ جمالِ محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ کے نزدیک یہ رات تمام سال کی راتوں سے افضل واشرف ہے کہ اس میں حبیب ومحبوب کا وصال ہوا فاوحیٰ الیٰ عبدہٖ ما اوحیٰ (النجم۔ع ۱)

منصبِ نوشاہت ایک ایسا خاص منصب ہے جس کی کیفیت وجدانی ہے بیانی نہیں، ہر ایک نبی اور ولی کو اس منصب سے اپنے اپنے زمانہ میں حسبِ استعداد حصہ ملا ہے، حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ان کی تبعیت میں ہر ایک عہد میں نسبتِ نوشاہت کسی نہ کسی بزرگ میں جلوہ گر ہوتی رہی، اسی وجہ سے سلسلۂ نظامِ عالم مربوط رہا۔

اگرچہ اس مقام سے تبعیت نبوی میں اکثر اولیا واقطاب کو وراثتاً حصہ پہنچتا رہا، لیکن اس حقیقت کا پورا انکشاف، اور اس مقامِ عالی کی پوری نسبت، اور اس منصبِ بزرگ کا اصلی ظہور، خاص طور پر مظہرِ اتم ذاتِ کردگار، مصدرِ اعم صفاتِ پروردگار، وارثِ کمالاتِ نبوتِ احمدیہ، خاتم مقاماتِ ولایتِ محمدیہ، مرکزِ دائرۂ توحید، قطبِ فلکِ تجرید، سید الاولیا، امام الاصفیا، حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری رح کی ذاتِ بابرکات پر ہوا، آپ کو خلعتِ نوشاہت عطا کر کے تمام اولیائے متقدمین ومتاخرین کا نوشہ مقرر کیا، اور سب کو آپ کا طفیلی یا براتی بنایا گیا، اگرچہ جزوی فضیلت ہر ایک بزرگ کی ظاہر ومحقق ہے لیکن اس منصبِ خاص میں آپ کو سب اولیاء اللہ پر فضیلتِ کلی حاصل ہے۔

مقاماتِ ولایت میں بعض مقامات تو مشہور ومعروف ہیں، مثلاً قطبیت، غوثیت محبوبیت، امامت وغیرہ، کیونکہ زمانہ نبوت سے لے کر آج تک ہر زمانہ میں کسی بزرگوں کو ان مناصب سے سرفرازی ہوتی رہی، اور یہ مناصب اکثر زبانِ صوفیہ رہے۔

Marfat.com

اور بعض مقامات غیر مشہور ہیں، اس کی یہ وجہ ہے کہ جب کسی بزرگ پر بوقتِ ریاضت ومجاہدہ یا محض فضلِ ایزدی سے کسی نئے مقام کا انکشاف ہوا تو اس کی حقیقت ظاہر ہوئی، مثلاً قیومیت، نوشاہت وغیرہ۔

منصبِ قیومیت بھی انہیں مناصب میں سے ہے جس کا ہزار سال تک کچھ نشان ظاہر نہ ہوا، کسی کتابِ تصوف میں اس کا تذکرہ نہیں پایا جاتا، لیکن جب امامِ ربانی حضرت شیخ احمد سرہندی رح پر اس مقام کی حقیقت کھلی، اور وہ اس منصب پر فائز ہوئے تو انہوں نے اس کو ظاہر کیا، اور وہ قیومِ اول ہوئے جیسا کہ کتبِ نقشبندیہ سے صاف ظاہر ہے، اب اس کے بعد کوئی شخص اس حقیقت سے انکار کرنے کی جرأت نہیں کرسکتا۔

ایسا ہی یہ منصبِ نوشاہت بھی ہزار سال کے بعد قطب الاقطاب حضرت شاہ حاجی محمد گنج بخش رح پر منکشف ہوا، اور وہ اس کی حقیقت سے متحقق ہوئے تو اُن کو نوشہ کہا گیا، اور تمام موجودات نے بزبانِ حال اُن کی نوشاہت کو تسلیم کیا، اس کی حقیقت ظاہر ہونے کے بعد اب کسی شخص کو اس سے بھی انکار کی گنجایش نہیں ہوسکتی۔

نوشاہت کی خصوصیت جتنے مقاماتِ ولائت مشہور ومتعارفِ صوفیہ ہیں ان مقامات کے حصول میں کئی بزرگ باہم مشارک ہیں، مثلاً۔

غوثیت۔ سینکڑوں کی تعداد میں اولیاء اللہ اس مقام پر فائز ہوئے مثل حضرت غوث الاعظم جیلانی رح وشاہ قمیص قادری رح وشاہ کمال کیتھلی رح وغیرہ کے۔

قطبیت۔ اس سے بھی بیشمار اولیا متحقق ہوئے مثل حضرت غوث الثقلین وشیخ اکبر

Marfat.com

وشیخ اکبر محی الدین عربی رح وشیخ عبدالوہاب متقی قادری رح وغیرہ کے۔
محبوبیت۔ اس سے بھی بطورِ خاص دو بزرگ مشرف ہوئے، حضرت محبوب سبحانی غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رح اور حضرت محبوبِ آلہی خواجہ نظام الدین اولیا دہلوی رح۔
امامت۔ اس سے بھی ائمہ اثنا عشر بالترتیب فائز المرام ہوئے، ان کے بعد بھی کئی بزرگوں کو یہ منصب ملا۔
قیومیت۔ اس سے بھی چار شخصوں کو حصہ ملا، حضرت شیخ احمد سرہندی رح خواجہ محمد معصوم سرہندی رح خواجہ حجۃ اللہ محمد نقشبند رح خواجہ محمد زبیر مجددی رح
ان مقاماتِ ولایت میں صرف ایک منصب نوشاہت ایسا مقامِ خاص ہے جو آج تک سوائے حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش رح کے کسی کو نہیں ملا، اور تمام امتِ محمدیہ میں صرف آپ کی ایک ہستی اس منصب بزرگ سے مشرف ہوئی کوئی فرد بشر اولیائے متقدمین یا متاخرین میں سے اس مقام میں آپ کا شریک نہیں، خدائے واحد لایزال نے اپنی رحمتِ خاصہ سے اس عہدۂ جلیلہ کے لئے تمام جماعتِ اسلامیہ میں سے شخصِ واحد کو منتخب کیا، واقعی قدرت کا انتخاب ایک اعلےٰ انتخاب ہوتا ہے، واللہ یختص برحمتہ من یشاء (البقرہ ع ۱۳)

نوشاہت کی حقیقت مقامِ نوشاہت تمام مقاماتِ ولایت کا جامع ہے، سارے مقامات و مناصب کے آثار اس میں پائے جاتے ہیں، گویا کہ تمام مقاماتِ ولایت لوازمِ نوشاہت سے ہیں، اور مثل اجزا کے ہیں، اور مقامِ نوشاہت مثل کل کے ہے، جس کو نوشاہت کا منصب ملا، اس کو ضمناً سب مقامات کا وصول حاصل ہوا، تو اس سے ظاہر ہے کہ نوشہ کا لقب پانے والا تمام کمالاتِ

Marfat.com

نبوت اور مقاماتِ ولایت کا حقیقی وارث ہوتا ہے۔
سنتِ الٰہی اس طرح پر جاری رہی ہے کہ عہد سابقہ میں جب جہالت کا شیوع اکثر ہو جاتا، اور دین میں سستی ہو جاتی تو ایک صاحبِ شریعت اولوالعزم نبی مبعوث ہوتا تھا، حضرت موسےٰ علیہ السلام و حضرت عیسےٰ علیہ السلام ہزار ہزار سال کے بعد مبعوث ہوئے، چونکہ خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا تھا، اس لئے حسب الارشاد علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل دین کی سستی کو مٹانے اور بدعات کو دور کرنے کے لئے ہزار سال کے بعد حضرت نوشہ صاحب رح کی ذات کو اللہ تعالےٰ نے پیدا کیا، اور کمالاتِ نبوت و ولایت آپ کو مرحمت کئے، اور منصب نوشاہت جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخصوص تھا، اور مدتِ ہزار سال تک کوئی شخص کلیۃً اس سے سرفراز نہیں ہوا تھا۔ وہ نیابتِ نبوی میں آپ کو موصول ہوا، اور آپ نے اس نسبت سے مشرف ہو کر از سرِ نو دینِ اسلام کے حقایق کی تجدید و ترویج کی۔

مقامِ غوثیت آپ سلسلہ عالیہ قادریہ کے بزرگوں میں غوثیت کے مقام سے بھی مشرف ہوئے۔

مقامِ قطبیت آپ کو قطب الاقطاب کا مرتبہ بھی حاصل ہوا، بلکہ آپ کے خلفا بھی قطبیت سے سرفراز ہوئے۔

مقامِ فردیت آپ کو مقامِ فردیت بھی حاصل ہوا کما ھو ظاھر من کتاب نواقب المناقب۔

نیز روضۃ القیومیہ رکن دوم میں لکھا ہے کہ "آپ نہایت عزیز الوجود تھے"

اور حضرت

Marfat.com

اور حضرت ملّا شاہ قادری رح فرماتے ہیں کہ" وہ جماعت جو خاص الخاص ہے اور جس کا وجود نہایت عزیز ہے وہ مفرد ہے، اور اسے سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کچھ مطلوب نہیں، اور کوئی چیز اس سے باز نہیں رہتی، اور وہی محبوبِ خدا ہے" ؎

نیز فرمایا ہے" فقیروں میں سے بعض ایسے بھی ہیں کہ ان کا مرتبہ یہاں تک پہنچ گیا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ان کے حق میں یہ فرمایا ہے بی یسمع وبی یبصر وبی یبطش وبی یمشی (حدیثِ قدسی) یعنی مجھی سے سنتا ہے اور مجھی سے دیکھتا ہے اور مجھی سے پکڑتا ہے اور مجھی سے چلتا ہے، اور جنہیں ایسا مرتبہ نصیب ہے وہ خال خال ہیں، وہ دوگانگت، غربت، خدمت سے بَری ہیں، اِس واسطے ان کو مفرد کہتے ہیں"۔ ؎

اِن عبارات سے آپ کی فردیت اظہر ہے۔

مقامِ محبوبیت | روضۃ القیومیہ رکنِ دوم میں لکھا ہے کہ" آپ کا جذبہ نہایت قوی تھا" اور تمام کتب سلسلہ نوشاہیہ سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ طریقِ جذب سے واصل باللہ ہوئے۔

اور حضرت شیخ احمد سرہندی رح مکتوبات شریف میں لکھتے ہیں کہ" طریقِ جذب مرادوں اور محبوبوں کا طریق ہے"۔

اس سے ثابت ہوا کہ آپ کو مقامِ محبوبیت و مرادیت حاصل تھا، اور آپ محبوبِ الٰہی تھے۔

مقامِ صدیقیت | یہ مقام بھی آپ کے خصائص میں سے ہے۔ آپ نے اپنی نظرِ کیمیا نظر سے کئی خلفاء کو بھی اس مقام سے بہرہ ور فرمایا، مثل حضرت

Marfat.com

شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رحمہ کہ وہ آپ کی توجہ سے مقام صدیقیت سے مشرف ہوئے

مقام امامت حضرت سخی شاہ سلیمان نوری رحمہ نے آپ کو منصب امامت پر فائز فرمایا، اور ارشاد کیا کہ اب اس کے پر بھایوں سے کوئی اس کے برابر نہیں ہے ۔

صاحب خزینۃ الاصفیا نے لکھا ہے کہ آپ طریقہ نوشاہیہ کے امام و پیشوا ہوئے

مقام گنج بخش آپ عشق اللہ میں مستغرق تھے، دنیا و مافیہا سے بے خبر، ہاتف غیبی نے آپ کو نوشہ اور گنج بخش کہکر پکارا، اسی وقت ہر کہ و مہ آپ کو نوشہ گنج بخش کہنے لگے ۔

صاحب ہفتاد اولیا نے لکھا ہے کہ "شاہ سلیمان صاحب رحمہ نے آپ کو خرقہ خلافت عطا کیا، اور ساتھ ہی نوشہ گنج بخش کا خطاب بھی دیا، اس کے بعد آپ ہدایت خلق میں مصروف ہوگئے" ۔ لمعہ

ف فقیر شرافت عافاہ ربہ کہتا ہے کہ لفظ گنج بخش اسم الٰہی الوھاب کا ترجمہ ہے، یعنی بغیر کسی عوض اور غرض کے بے انتہا بخشش کرنے والا، ھبہ حقیقت اس عطیہ کا نام ہے جس میں کوئی غرض نہ ہو، اور اگر بدلہ لینے کے واسطے بخشش کرے تو وہ واھب نہیں کہلائے گا بلکہ بایع (بیچنے والا) شمار کیا جائے گا، لہذا واھب اور وھاب فی الحقیقت خدائے قدوس ہے ۔

کتاب شمس المعارف الکبریٰ میں ہے اعلم ان الوھاب ھو معطی العطیۃ الخالیۃ عن الاغراض فاذا کثرت العطیات والصلات سمی صاحبہ وھاب ولا یتصور الا من اللہ تعالیٰ وھو الوھاب من غیر عوض وقد وھبک النظر والسمع والشم والذوق والعافیۃ والمشیشۃ

Marfat.com

والایجاد وکملك بالخلقة لتجیب الدّاعی۔" انتہٰی۔

جو شخص اسم الوھّاب کا مظہرِ اتم ہو اُس کو اِس طائفہ علیہ کی اصطلاح میں گنج بخش کہتے ہیں، جس کو یہ لقب عطا ہو اس پر اسم الوھّاب کے تمام کمالات منکشف ہو جاتے ہیں، شمس المعارف الکبرٰے میں ہے اعلمانّ العبد اذا صدق مع اللہ وتخلّق بھٰذا الاسم رای جمیع الاکوان تخدمہ بالمواھب ومن اکثر ذکرہٗ فتح اللہ علیہ بالمواھب۔ انتہٰی۔

مقامِ فقر آپ نے فرمایا ہے میں کوئی شیخ یا رند یا قلندر نہیں ہوں، دنیا میں فقیر ہی رہا ہوں، اور اب دنیا سے فقیر ہی جا رہا ہوں۔"

اِس سے ثابت ہوا کہ آپ کو مقامِ فقر پورا حاصل تھا، فقر کی تعریف میں کتبِ مشائخ میں بیشمار اقوال موجود ہیں، اِس جگہ سب کا احصا نہیں ہو سکتا، صرف ایک بزرگ شیخ جمال الدین احمد ہانسوی الخطیب، خلیفہ حضرت خواجہ فرید الدین گنجشکر اجودھنی رح کا ارشاد فقر کی تعریف میں نقل کیا جاتا ہے۔ وہ اپنے رسالہ ملہمات میں لکھتے ہیں۔

الفقر خلق شریف یتولّد منہ الصّلاح والعفّة والزّھد والورع والتّقوٰی والطّاعة والعبادة والجوع والفاقة والمسکنة والقناعة والمروّة والفتوّة والدّیانة والصّیانة والامانة والسّھر والتّھجد والخضوع والخشوع والتذلل والتواضع والتّحمل والکظم والعفو والاغماض والاشفاق والانفاق والایثار والاطعام والاکرام والاحسان والاعراض والاخلاص والانقطاع والانفصال والصّدق والصّبر والسّکوت والحلم والرّضاء والحیاء والبذل والجود والسّخاوة والخشیة

Marfat.com

والخوف والرجاء والریاضة والمجاهدة والمراقبة والموافقة والمرافقة والمداومة والمعاملة والتوحید والتهذیب والتجرید والتفرید و السکوت والوقار والمداراة والمواساة والعنایة والرعایه والشفقة والحفاوة والشفاعة واللطف والکرم والتعقد والشکر والفکر والذکر والحرمة والادب والاعتصام والاحترام والطلب والرغبة والغیرة و العبرة والبصیرة والیقظة والحکمة والحسبة والهمة والمعرفة والحقیقة والخدمة والتسلیم والتفویض والتوکل والتبتل والیقین والثقة والغناء والاستقامة وحسن الخلق وکل فقیر وجدت فیه هذه الصفات سمی فقیرًا کاملاً واذا فقدت لم یسم فقیرًا۔ انتهی۔

مقام وراثۃ الانبیا حضرت قاضی سلطان محمود صاحب قادری سہروردی رح سند آرائے اوان تشریف فرمایا کرتے تھے کہ حضرت نوشہ گنج بخش رح کو مقام وراثۃ الانبیا حاصل تھا۔

ف ابوداؤد و ترمذی میں بروایت ابو درداء رض مروی ہے کہ فرمایا حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے العلماء ورثۃ الانبیاء یعنی گروہ علماء انبیاء کے وارث ہیں۔

جاننا چاہیئے کہ علماء دو قسم ہیں، ایک علمائے راسخین جن کو علمائے ربانی علمائے آخرت، ارباب باطن، صوفیہ، اولیاء اللہ کہتے ہیں، دوسرے علمائے غیر راسخین، جن کو علمائے نفسانی، علمائے دنیا، اصحاب ظاہر، کہا جاتا ہے، مقدم الذکر علما صاحب حال ہیں، ان کا استناد کشف و عیان پر ہے، اور موخر الذکر علما صاحب قال ہیں، ان کا استدلال حجۃ و برہان پر ہے

Marfat.com

برہان پر ہے، تواقب المناقب میں حضرت غوث اعظم رض کا ارشاد منقول ہے۔ اعلموا اخوانی انّ مستند الصوفیۃ الکشف والعیان لا الحجّۃ والبُرھان حضرت مولٰنا روم صاحب رح فرماتے ہیں۔

ے

گر باستدلال کار دیں بُدے — فخر رازی راز دار دیں بُدے
لیک چوں مَن لَم یَذُق لَم یَدرِ بود — عقل و تخئیلات او حیرت فزود

تو اب ظاہر ہے کہ اس حدیث کا مصداق علمائے ظاہر تو ہو نہیں سکتے کیونکہ یہ علم کبھی منجر بفساد بھی ہو جاتا ہے۔

ے

علم کز وے دو جہاں روشن ست — ظرفہ از و رہبر و ہم رہزن ست

بلکہ اکثر فرقہ بندی اور حسد و ریا، و تصنع و کبر و عُجب کو اس میں بڑا دخل ہے، اسی واسطے عالم کی گواہی دوسرے عالم پر شرعًا مقبول نہیں، کتاب ہدیہ مجدویہ میں ہے ذکر فی المبسوط فی مذھب مالك انّہٗ لا یجوز شھادۃ القاری یعنی العلماء لانھم اشدّ الناس تحاسدًا و تباغضًا اور حدیث شریف میں ہے اتقوا من علماء السّوء۔ نیز حدیث شریف میں ہے انّ اشدّ الشّرّ شرار العلماء وانّ خیر الخیر خیار العلماء۔ اور قوۃ القلوب میں حدیث شریف درج ہے یکون فی اخر الزمان علماء یغلق علیھم باب العمل ویفتح علیھم باب الجدال۔ کنز العمال جلد چہارم میں ہے کہ ابن عساکر نے جبیر بن مطعم رض سے روایت کیا ہے کہ شھادۃ المسلمین بعضھم علی بعض جائزۃ ولا تجوز شھادۃ العلماء بعضھم علی بعض لانھم حسّد۔ حضرت امام ربانی شیخ احمد

Marfat.com

سرہندی رح مکتوبات شریف کے دفتر اول مکتوب چہل ہفتم میں لکھتے ہیں "علمائے دنیا جن کا مقصود ہمہ تن دنیا کمینی ہے ان کی صحبت زہر قاتل ہے، اور ان کا فساد متعدی ہے۔

عالم کہ کامرانی وتن پروری کند او خویشتن گم ست کرا رہبری کند

گذشتہ زمانہ میں جو بلا اسلام پر آئی وہ اسی جماعت کی کمبختی کے باعث تھی، بادشاہوں کو انہوں نے ہی بہکایا، بہتر مذہب جنہوں نے گمراہی کا راستہ اختیار کیا ہے ان کے مقتدا اور پیش رو یہی برے علما ہیں، علما کے سوا ایسے لوگ بہت کم ہیں جو گمراہ ہوئے ہوں اور ان کی گمراہی کا اثر اور لوگوں تک پہنچا ہو"

ان احادیث پر غور کرتے ہوئے ظاہر ہوتا ہے کہ حدیث وراثت کا صحیح مصداق علمائے باطن ہیں، کیونکہ ان کا علم صلاح وتقوے وورع کا مبدا ہے، اخلاص وخوف وتواضع وانکسار اس سے پیدا ہوتا ہے جو اوصاف انبیا سے ہیں، حضرت شیخ الاسلام خواجہ فریدالدین مسعود گنج شکر چشتی رح فرماتے ہیں الفقراء بین العلماء کالبدر بین کواکب السماء۔

کتاب مباہج الاعلام میں اس حدیث کے متعلق لکھا ہے قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم العلماء ورثۃ الانبیاء فکل علی قدر ارثہ وارثہ علی قدر نورہ ونورہ علی قدر فتحہ وفتحہ علی قدر صفاء قلبہ وصفاء قلبہ علی قدر معرفتہ بربہ ومعرفتہ بربہ علی حسب ما سبق لہ من وجود حبہ وحقیقۃ الارث ان ینتقل المورث الی الوارث علی الصفۃ التی کان بہا عند المورث عنہ غیر ان علماء الباطن احق بالارث

Marfat.com

واولیٰ واقرب نسبة واعلیٰ لانّ علمہم تلزمہ الخشیة تکشفہ العظمة فکلّ صاحب علم لاخشیة لہٗ فلیس باھل ان یکون وارثاً قال صلی اللہ علیہ وسلم العلماء ورثة الانبیاء ای العلماء باللہ فان العلم باللہ یورث الخشیة۔ انتھیٰ۔

اقوالِ مذکورہ بالا سے ثابت ہوتا ہے کہ انبیائے کرام ؑ کے حقیقی وارث یہی جماعتِ صوفیہ ہیں جن کو علمائے راسخین کہا گیا ہے، جنہوں نے کمالاتِ ولایت ونبوت کو حاصل کیا، اور اتباعِ شریعت محمدیہ میں بدایت سے نہایت تک متمسک رہے، وہی مقامِ وراثۃ الانبیا پر فائز ہوئے۔

حضرت نوشہ صاحب رح کو یہ مقام بوجہِ اتم حاصل ہوا، اور اس کی پوری حقیقت آپ پر منکشف ہوئی، اور مقامِ وراثۃ الانبیا کے حقایق سے متحقق ہوئے اسی واسطے آپ کو وارث الانبیا بھی کہا جاتا ہے۔

مجددیتِ کبریٰ آپ خلعتِ تجدید سے بھی سرفراز ہوئے، اور ہزار سال کے مجدد اکبر ہوئے، صاحبِ رسالہ قادری نے لکھا ہے۔

"امام الائمہ آخر الزمان، راہنمائے انس وجان، رونقِ باغ قدسیان، رہبرِ دین، مرشدِ راہِ متین، قطب الاقطاب حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش ابنِ حاجی علاوالدین رضی اللہ عنہم قادری چشتی امام الطریقہ ہیں، آپ ہی سے خاندان پاک قادری مجددی نوشاہی ہے، اب غور طلب بات صرف اتنی ہے کہ نوشہ کے معنے کیا ہیں، تو لامحالہ یہی کہا جائے گا کہ نوشہ اور مجدد کے ایک ہی معنے ہیں، یا یہ دونو الفاظ مترادف ہیں، پس ثابت ہوا کہ حضرت ممدوح رح قادری خاندان میں دوسرے ہزار سال کے مجدد تھے"۔

Marfat.com

سنن ابی داؤد و مسند حسن بن سفیان و مسند بزار و معجم اوسط طبرانی و کامل ابن عدی و مستدرک حاکم و حلیہ ابونعیم و مدخل بیہقی میں بروایت حضرت ابوہریرہؓ مروی ہے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کل مائۃ سنۃٍ من یجدد لھا امر دینہا (مشکوٰۃ باب العلم) یعنی اللہ تعالےٰ اس امت میں ہر صدی کے سر پر ایک مجدد مبعوث کرتا رہے گا، جو امور دین میں تجدید کیا کرے گا۔

مرقاۃ الصعود شرح سنن ابی داؤد میں اس حدیث کے تحت میں لکھا ہے فاقول ھذا الحدیث اتفق الحفاظ علی صحتہٖ منہم الحاکم فی المستدرک والبیہقی فی المدخل۔ انتھی۔

اور حافظ جلال الدین سیوطی رح رسالہ منبئۃ بمن یبعثہ اللہ علی راس المائۃ میں اس حدیث کے بارہ میں لکھتے ہیں اتفق الحفاظ علی صحتہٖ۔ انتھی۔

اور سید صدیق حسن خاں محدث رح حجج الکرامہ میں لکھتے ہیں وقد اتفق الحفاظ علی تصحیح ھذا الحدیث۔ انتھی

اس حدیث صحیح سے ثابت ہوا کہ ہر سو سال کے بعد ایک شخص علمائے راسخین میں سے منتخب کیا جاتا ہے جس کو مجدد کہتے ہیں جو مسند نبوت پر متمکن ہو کر ہدایت خلق اللہ کیا کرتا ہے، اور کفر و شرک و ضلالت و بدعات کی تاریکیوں کو مٹا کر اسلام کی حقانیت کو ظاہر کرتا ہے، تبلیغ ظاہری کے علاوہ قوت روحانی سے بھی دین حق کی ترویج و تجدید کرتا ہے۔

مکتوبات امام ربانی دفتر دوم مکتوب چہارم میں ہے کہ مجدد وہ ہوتا ہے کہ جو فیض اس مدت میں امتوں کو پہنچنا ہوتا ہے اسی کے ذریعے پہنچتا ہے، خواہ

Marfat.com

اس وقت کے اقطاب واوتاد ہوں اور خواہ ابدال ونجبار"۔

ف اگر کوئی شخص کہے کہ ہزار سال کے مجدد حضرت شیخ احمد سرہندی رہ تھے جیسا کہ عام مشہور ہے، تو اس کے متعلق یہ سمجھنا چاہیئے کہ یہ ضروری نہیں کہ ہر ایک صدی کے بعد تمام دنیا کے واسطے صرف ایک ہی مجدد مبعوث ہو بلکہ ہر ایک ملک اور ہر ایک قوم میں علیحدہ علیحدہ مجدد دین کا ہونا ممکن ہے، امام شہاب الدین ابن حجر عسقلانی رہ فرماتے ہیں انہ لایلزم ان یکون فی رأس مائۃ سنۃ واحد انتہی اور امام سیوطی رہ رسالہ منبئۃ میں لکھتے ہیں لایلزم منہ ان یکون المبعوث علی رأس المائۃ رجلاً واحداً بل وقد یکون اکثر۔ انتہی۔

اور شیخ الاسلام بدرالدین ابدالؒ رسالہ مرضیہ فی نصرۃ مذہب الاشعریہ میں لکھتے ہیں وقد یکون اثنین وجماعۃ ان لم یحصل الاجماع علی واحد بعینہ۔ انتہی

اسی واسطے ہر ایک صدی کے سر پر متعدد مجددین ہوئے ہیں، جن کی مجددیت کو جماعت علما نے تسلیم کیا ہے اور اپنی اپنی کتابوں میں ان کے تذکرے کئے ہیں، چنانچہ کتاب نجم الثاقب وقرۃ العیون ومجالس الابرار میں ہر ایک صدی کے مجددوں کی مفصل فہرست مرتب ہوئی موجود ہے، اس جگہ تمام اسماء کا ذکر کرنا موجب طوالت ہے۔

نیز مجددین کے متعدد ہونے کی یہ بھی وجہ ہے کہ دین اسلام مختلف اجزا سے مرکب ہے، اور اس کے کئی شعبے اصول وفروع کے ہیں، اس لئے ہر ایک امر دین کا علیحدہ مجدد ہونا لازمی ہے، کیونکہ ہر ایک امر کی مجموعی خدمت کماحقہٗ سوائے نبی صاحب شریعت کے کوئی بجا نہیں لا سکتا، کیونکہ دائرہ اسلام نہایت

Marfat.com

وسیع ہے ، اور مجدد دین فرداً فرداً اپنے فرائض کو انجام دیتے ہیں۔
حافظ سیوطی رح مرقاۃ الصعود شرح سنن ابی داؤد میں لکھتے ہیں قال ابن الاثیر
اختلف العلماء فی تاویل ھذا الحدیث کل واحد فی زمانہ واشاروا
الی قائم الذی یجدد للناس دینھم علی رأس کل مائۃ سنۃ وکان کل
قائم قد مال الی مذھبہ وذھب بعض العلماء الی ان الاولی ان
یحمل الحدیث علی وجہ العموم فان قولہ صلی اللہ علیہ وسلم من
یجدد لھا دینھا لایلزم ان یکون المبعوث علی رأس المائۃ واحد
بل قد یکون واحدا وقد یکون اکثر فان انتفاع الامۃ بانفعھا و
ان کان انتفاعًا عامًا فی امور الدین فان انتفاعھم لغیرھم ایضًا اکثر
مثل اولی الامر واھل الحدیث والقراء والوعاظ واصحاب الطبقات
فی الزھد ینفعون بالمواعظ علی لزوم التقوی والزھد فی الدنیا
فالاحسن والاجود ان یکون ذلک اشارۃ الی حدوث جماعۃ من
الاکابر المشھورین علی لعلی رأس کل مائۃ سنۃ یجددون للناس
دینھم ویحفظونہ علیھم فی اقطار الارض ولکن الذی ینبغی ان
یکون المبعوث علی رأس المائۃ رجلًا مشھورًا معروفًا مشارًا
الیہ فی فن من ھذہ الفنون وقد کان قبل کل مائۃ ایضًا من
یقوم بامر الدین وانما المراد بالذکر من انقضت المائۃ وھو
حیّ عالم مشھور مشارا الیہ۔ انتھی۔
شیخ عبد الحق محدث دہلوی رح اپنے رسالہ اتحاف الاحبہ ببیان حدیث
میں لکھتے ہیں " حقیقتِ محمدی را دَورات ست مثل دَوراتِ فلکی ونہا
ہر دَور

Marfat.com

ہر دورہ مانا کہ بر سر صد سال ست کہ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی
راس کل مائۃ سنۃ من یجدد امر دینہا ہر کرا کارے از دست برآید
کہ سبب تقویت و تجدید و ترویج ایں امر گردد از ہر وادی کہ باشد داخل ایں
بشارت ست و علما و مشائخ و امرا و حکام و غیرہم ہمہ مصدوق ایں عنوان اند
و اعظم امور دریں باب ارشاد و ہدایت ست و تجدید و ترویج احکام سنت
بالاتر ازیں کارے کہ مثمر سعادت ابدی و دولت سرمدی گردد نیست"۔
حضرت شاہ غلام علی صاحب مجددی دہلوی رح اپنے مکاتیب شریفہ کے مکتوب
ہشتاد و ہشتم میں لکھتے ہیں" در حدیث شریف آمدہ کہ بعد ہر مائۃ مجددے پیدا شود
کہ امر امت را تازہ مے نماید، مجدد در سلاطین چنانچہ عمر بن عبد العزیز رح، و مجدد
در امور دین در علما چنانچہ امام شافعی رح، و مجدد در صوفیہ معروف کرخی رح،
و مجدد در اسرار علم امام غزالی رح، و مجدد در افاضہ فیوض باکثرت خوارق حضرت
غوث الاعظم رح ایں مجددان امر امت را بقوت فرمودہ اند، و شیخ جلال الدین
سیوطی رح در حدیث مجدد ست و علم حدیث را رواج بخشیدہ، و حضرت مجدد الف ثانی
در بیان مقامات طریقت و حقیقت ممتاز اند"۔
اسی طرح ہزار سال کے بعد بھی متعدد مجددین کا ظہور ہوا، کیونکہ دنیا محل حوادث
ہے، ہر وقت و ہر لمحہ اس کے حالات میں تغیر تبدل واقع ہوتا رہتا ہے،
لیکن ہزار سال کا زمانہ خاص طور پر انقلاب طبائع و تغیر احوال میں غیر معمولی
اثر رکھتا ہے، اس لئے ہزار سال کے بعد جو لوگ خلعت تجدید سے سرفراز ہوئے
وہ نہایت اکمل اور عزیز الوجود تھے۔
امام ربانی حضرت شیخ احمد سرہندی رح مکتوبات شریف دفتر اول مکتوب دویست نہم

Marfat.com

میں لکھتے ہیں" جاننا چاہیئے کہ حضرت خاتم الرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رحلت کر جانے سے ہزار سال بعد حضور کی امت کے اولیا جو ظاہر ہوں گے، اگرچہ وہ قلیل ہوں گے مگر اکمل ہوں گے تاکہ اس شریعت کی تقویت پورے طور پر کر سکیں"

نیز مکتوبات دفتر دوم مکتوب چہارم میں لکھتے ہیں کہ "ہر سو سال کے بعد ایک مجدد گذرا ہے لیکن سو سال کا مجدد اور ہے اور ہزار سال کا مجدد اور، جس قدر سو اور ہزار کے درمیان فرق ہے اسی قدر بلکہ اس سے زیادہ دونو مجددوں کے درمیان فرق ہے"

مجددیت الف۔ ان حوالجات بالا سے معلوم ہوا کہ ہزار سال کے مجددین سو سال کے مجددوں سے اعلیٰ و افضل و مثیل صحابہ و نائب و قایم مقام انبیائے اولوالعزم تھے، اور جیسا کہ گذشتہ نو صدیوں میں سلسلہ مجددین چلا آیا، اور ہر ایک صدی کے سر پر متعدد مجددین مبعوث ہوئے، اسی طرح ہزار سال کے گذرنے پر مندرجہ ذیل مجددوں کا ظہور ہوا۔

حضرت مولنا ابوالحسنات محمد عبدالحی فاضل لکھنوی کی کتاب مجموعۃ الفتاوے جلد دوم میں ہے "از معائنہ خلاصۃ الاثر فی اعیان قرن الحادی عشر وغیرہ واضح ست کہ از مجددین الف شہاب الدین رملی رح و ملا علی قاری رح وغیرہ بودند و بس۔ واللہ اعلم"

یہاں فاضل لکھنوی رح نے حضرت شیخ احمد سرہندی رح کا نام نہیں لکھا، تو اس سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ وہ مجدد نہیں تھے، بلکہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے علاوہ دوسرے بزرگوں کو بھی یہ شرف حاصل ہوا، اسی طرح حضرت نوشہ گنج بخش رح کی

ذات سراپا

Marfat.com

ذاتِ سراپا کمالات بھی مجدد الف ہوئے ، اور سب کے وجود سے دینِ اسلام کو تقویت پہنچی۔

ہر ایک مجدد نے دین حقہ کی بڑی خدمت کی ، حضرت مُلّا علی القاری حنفی رح نے فقہ کی تجدید کی ، اور حضرت مولٰنا شہاب الدین رملی رح نے حدیث کی اشاعت کی ، اور حضرت شیخ احمد سرہندی رح نے اسرارِ توحید و طریقۂ سلوک کو زندہ کیا اور حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش حنفی رح نے طریق جذب و اجتبا ، علوم باطن ، تصفیۂ قلوب عباد اللہ ، تکمیلِ روحانیت ، عشق حقیقی کی تجدید فرمائی۔

اور یہ بات اظہر واجہر ہے کہ بہ نسبت تکمیل ظاہر کے تکمیلِ امورِ باطن کہ مدارِ نجات اُس پر ہے زیادہ مفید و کارآمد ہوتی ہے ، اور دین کا یہ جزو سب سے ضروری اور بڑا ہے ، جس مجدد نے اس کام کی خدمت کی ، وہ مجددِ اکبر ہوا اور بتواتر ثابت ہے کہ یہ کام حضرتِ نوشہ صاحب رح کی ذات نے ہی کیا ، لہٰذا ہزار سال کے مجدد اکبر آپ ہوئے۔

مقام جمع الجمع آپ نے فرمایا ہے کہ اے دوستو! مجھے کوئی چیز نظر میں نہیں آتی ۔ع

مطلب یہ کہ سوائے خدا تعالےٰ کے مجھے کوئی چیز مشہود نہیں ہوتی ، یہ کلام آپ کا مقام جمع الجمع سے خبر دیتا ہے ، اور بمتابعتِ مرتضوی آپ کو عنایت ہے ، اور بعینہٖ حضرت شاہِ ولایت علیہ السلام کے کلام کے مشابہ ہے ، جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے ما رأیت شیئًا إلا رأیت اللہ معہٗ یعنی میں نے کسی چیز کو نہیں دیکھا مگر اللہ تعالیٰ کو اُس کے ساتھ دیکھا ہے۔

Marfat.com

ف کتاب تعلیم غوثیہ المعروف بہ مرآۃ الوحدت میں ہے کہ جس وقت اللہ تعالیٰ
اپنے فضل وکرم سے سالک کو فنا سے ترقی دیتا ہے، اور بقا عنایت فرماتا ہے
اور اپنے نور ذاتی سے اُس کو باقی کرتا ہے تو اِس مرتبہ کو جمع الجمع وحیرت کبریٰ
و بقا باللہ کہتے ہیں، چونکہ حال ومقام ارباب قلوب کے خواص سے ہے، اور
مقام جمع الجمع مقام دلکشا ہے، پس جمع اصطلاح صوفیہ کرام میں مقابل
فرق کو کہتے ہیں، اور فرق مراد ہے احتجاب حق بخلق، یعنی خلقت کو دیکھتا
اور حق کو من کل الوجوہ غیر جانتا ہے، یہ مرتبہ علم الیقین مقام کاملین کا ہے،
اور جمع عبارت ہے مشاہدہ حق بے خلق سے، یہ مرتبہ فنا، سالک ہے لیکن
جب تک سالک کی ہستی قائم ہے شہود حق بے خلق نہیں ہو سکتا، کہ ہستی سالک
بھی جملہ خلق میں سے ہے، یعنی جب تک شہود میں سے اپنی ہستی نہ جاتی رہے
شہود حق بے حجاب خلق میسر نہیں ہوتا، کیونکہ اگر سالک ہر دو عالم کو نہ دیکھے
اپنی ہستی کو دیکھتا ہے تو ابھی فنائے اتم کو نہیں پہنچا خود باقی ہے، یہ مرتبہ
عین الیقین مقام اکملین کا ہے، اور جمع الجمع مقصود ہے شہود حق قائم بخلق
یعنی سالک ذات حق کو جمیع موجودات میں مشاہدہ کرتا ہے جس نے جا بجا
بصفات مختلفہ ظہور کیا ہے، اور بقا باللہ سے یہ مطلب ہے کہ بعد الفناء جو
الی البدایۃ یعنی فنا کے بعد سالک ہوشیار ہو کر بدایت وابتدا کی طرف رجوع
کرتا ہے، اور بدایت کہ مرتبہ تفرقہ ہے یعنی ادراک من حیث التعینات ہوتا ہے
نظر بندی کی غیر ظاہر مظاہر پر پڑتی ہے، اور یہ مقام موجب غفلت ہے، اور
سالک اپنی بیخودی وفنائے اتم کے بعد قیود وتعینات وتشخصات سے باہر آ
پھر اعتبار تعینات کی طرف رجوع کرتا ہے، تو اُس وقت سالک کی نظر آد
ظاہر پر

Marfat.com

ظاہر پر کہ ذاتِ مطلق سے پڑتی ہے ۔ پھر اس کے نور ذاتی سے تعینات و تشخصات کو دیکھتا ہے ، اوّل کو یعنی صاحبِ جمع کو صاحبِ حال اور ثانی کو صاحبِ جمع الجمع کہتے ہیں ، اگرچہ حالتِ جمع الجمع سالک کو بسبب کشف کے صاحبِ حال کرتی ہے ، اور یہ ہر دَو مرتبہ باعتبار تعینات ہمدگر شریکِ حال ہیں لیکن بتامّل فرق بیّن پایا جاتا ہے ، کیونکہ صاحبِ حال و صاحبِ جمع الجمع کو اگرچہ خلق و حق ہر دَو کا شہود ہوتا ہے لیکن صاحبِ حال یعنی اکمل کو شہودِ خلق میں حق پوشیدہ ہو جاتا ہے اور شہودِ حق میں خلق ، اور صاحبِ جمعین یعنی مکمل کو ایک کے شہود میں دوسرا غائب نہیں ہوتا ، اور حجاب میں نہیں پڑتا ، بلکہ ہر دَو کو جمع الجمع مشاہدہ کرتا ہے ، اس مقام کو بقا باللہ اور فرق بعد الجمع و سیرِ کبریٰ و صحو بعد المحو و حق الیقین کہتے ہیں ، یہ اقصائے مراتبِ عرفان میں سے ہے ۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ فرق سے یہ مراد ہے کہ سالک کے لئے خلق حجابِ حق ہو ، اور جمع سے یہ غرض ہے کہ سالک کے لئے حق حجابِ خلق ہو ، اور جمع الجمع سے یہ مطلب ہے کہ سالک کے لئے نہ تو خلق حجابِ حق ہو ، اور نہ حق حجابِ خلق ہو ، بلکہ خلق عین حق اور حق عین خلق منکشف ہو ۔ ؎

مقامِ دلکشائیش جمع جمع ست جمالِ جاں فزائیش شمع جمع ست

پس عارفِ مکمل ہستی حق کو جمیع اوقات و احوال میں مشاہدہ کرتا ہے ، اور اثنینیت و غیریت سالک کی نظر سے اصلاً مفقود و ساقط ہو جاتی ہے ، اس مرتبہ میں نہ اشیا حجابِ رویتِ حق ہوتی ہیں نہ رویتِ حق حجابِ اشیا ، کیونکہ عارفِ حقیقتِ انسانی میں جو مرتبہ الوہیت ہے پہنچ گیا ہے ، اور جس طرح الوہیت کو وجوب و امکان مساوی ہے ، اسی طرح اس عارفِ مکمل کو بھی خلق و حق میں حجاب

Marfat.com

نہیں رہتا ، مخلوق کو معدوم محض اور حق کو موجودِ مطلق دیکھتا ہے ، اور ربط
حق الیقین جانتا ہے کہ مطلق نے ان وہمی قیدوں میں مقیّد ہو کر عبودیت کا
اقرار کیا ہے ، یہ مرتبہ عبدیت وخلافت حق ہے کہ بندگان حق کو حق کی تعلیم
فرماتا ہے ، ظاہر میں عبد اور باطن میں حق ہوتا ہے ، گو دراصل ابتدا وانتہا
میں ذات کو کچھ تغیّر وتبدّل نہیں ہوا جو تھی وہی ہے ، البتہ علم کا فرق ضرور
ہے ، اور یہ قابل سند ہے ، یہ مقام برزخ البرازخ ہے کہ وجوب وامکان
اعتدال کے مرتبہ پر ہوں کہ ایک کو دوسرے پر غلبہ نہ ہو ۔ مرج البحرین
یلتقین بینھما برزخ لّا یبغین (الرحمٰن ع ۱) اس مقام میں سالک کو
کثرت آئینہ وحدت اور وحدت آئینہ کثرت بن جاتی ہے ، یعنی وحدت میں کثرت
اور کثرت میں وحدت دیکھتا ہے ، اور عارف متصرف عالم وسخر لکم ما فی
السمٰوٰت وما فی الارض (الجاثیہ ع ۲) کا مصداق بن جاتا ہے ، اور صاحب
اختیار ہوتا ہے ، جب چاہتا ہے تجلّی حق کو اپنے اوپر وارد کر لیتا ہے ،
اور جس صفت میں چاہتا ہے متصف ہو کر ان صفات کے اثر کو ظاہر کرتا ہے
کیونکہ متصف بصفاتِ حق ومتخلق باخلاق اللہ ہو گیا ہے ، اس لئے حضرت
امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہٗ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ما رأیت شیئا الا رأیت
اللہ معہٗ یعنی نہیں دیکھا میں نے کسی شے کو مگر دیکھا میں نے اللہ کو اس
شے کے ساتھ وھو معکم اینما کنتم (الحدید ع ۱) اس معیت کو دیکھنا
چاہیے اور یہی قابل اعتبار ہے ۔ ؎

ہست رب الناس را باجان ناس اتصالے بے تکیف بے قیاس

جیسے رویت کثرت میں سالک وحدت حقیقی سے محجب نہیں ہوتا ، ایسے ہی رویت

Marfat.com

وحدت میں بھی کثرت سے محتجب نہیں ہوتا، چنانچہ مولنا روم رح فرماتے ہیں۔

ے

فرق چہ بود عین غیر انگاشتن — جمع غیرش را عدم پنداشتن
صاحب تقلید اہل فرق داں — کو ندید از حق دریں عالم نشاں
ہر کہ گوید نیست کلی ہیچ غیر، — در یقین اوست مسجد عین دیر
جمع جمع ست آنکہ مے بیند عیاں — در مرایا بے ہمہ فاش و نہاں
صاحب جمع ست پیشش نیست فرق — جان او در بحر وحدت گشت غرق
رتبہ اول بکامل ہست و بس — بر دوم اکمل جز او حق نیست کس
مرتبہ ثالث مکمل لائق ست — زانکہ او از ہر دو اول فائق ست

اگرچہ کسی مرتبہ و مقام کی حد و نہایت نہیں لیکن صوفیہ کرام نے اس مرتبہ کو انتہائے مقام عرفان میں لکھا ہے، اور یہ مرتبہ سالک مطلق کا ہے ؎

کرامات

آپ کی کرامات لاتعد و لاتحصٰے ہیں، صاحب تذکرہ نوشاہیہ نے لکھا ہے

لو کان البحر مدادًا و بنان الخلق اقلامًا و صرفوا الاعمار فی التقیم لما کتبوا حرفًا من الوف خوارقہ العظیم۔ یہاں چند کرامات آپ کے درج کئے جاتے ہیں۔

تصرف تصرف کہتے ہیں اختیار کامل کو جو ایک زبردست طاقت کی طرف سے تمام اشیا مثلاً ارواح و اشباح پر عطا شدہ ہو، ان تصرفات کو تصرف فی الوجود کہتے ہیں، اور یہ حضور کی ذات کو بدرجۂ کمال حاصل تھے۔

Marfat.com

احیائے اموات | ایک روز حضور مسجد کی تعمیر کروا رہے تھے ، مزدور لوگ کام میں مصروف تھے ، اور آپ بحالتِ استغراق پاس بیٹھے ہوئے تھے ، اُستاجانی نجار لکڑی چیر رہا تھا ، لکڑی بڑی تھی ، اس کو آرہ کرتے وقت دونو تختوں کو جدا کرنے کے لئے درمیان پھاناں لگایا ہوا تھا ، استاجانی اُس کو آڈا سے نیچے اتر کر مضبوط کرنے لگا کہ ناگہاں وہ پھاناں اڑ گیا ، اور اُس کا سَر درمیان آگیا ، اور وہ لٹکنے لگا ، لوگوں نے اُس کو لکڑی سے نکالا ، اور شور و غوغا ہوا کہ فلاں ترکھان فوت ہوگیا ، آپ نے سنا تو اٹھ کر اس کے سَر کے پاس تشریف لائے ، دیکھا کہ اُس کا سَر پاش پاش ہوگیا ہے ، حضور نے اپنے ہاتھ مبارک سے اُس کا سَر درست فرمایا ، اور ایک باریک لکڑی لے کر اُس کے کانوں اور ناک میں ڈالی ، اور جو مغز اُس کا باہر بہہ کر نکل آیا تھا اُس کو ٹھیک کیا اور فرمایا " بھائی مرنے کو وقت بہت ہے اب فقیروں کی بدنامی نہ کرو " اور حاضرین کو فرمایا کہ اس کے اوپر چادر ڈال دو ، چنانچہ چادر ڈالنے پر فوراً وہ زندہ ہوگیا ، اور اس کے بعد چھ سات سال تک زندہ رہا ۔

چوپان کو زندہ کرنا | منقول ہے کہ ایک شخص شہمیر نام آپ کی گائیں چرایا کرتا تھا اور نہایت مخلصین سے تھا ، ایک دن عرض کرنے لگا یا قبلہ ! کوئی شخص عالم ہے ، کوئی زاہد ہے ، کوئی عاشق ہے ، کوئی معشوق ہے ، کوئی عابد ہے ، مجھ میں کوئی وصف نہیں ، جب قبر میں مجھ سے سوال کریں گے تو میں کیا جواب دوں گا ، آپ نے فرمایا اچھا جو کچھ ہوگا دیکھا جائے گا ، چنانچہ صبح کو امرِ الٰہی سے اُس کا انتقال ہوگیا ، اُس کے متعلقین نے اُس کی تجہیز تکفین کی ، حضور کو جب خبر ہوئی تو اُس کی قبر پر تشریف لے گئے اور بلند آواز سے فرمایا اے چوپان ! جلدی باہر آؤ ہماری گائیں تمہارے لئے منتظر کھڑی ہیں ، اسی وقت حکمِ الٰہی سے قبر شق ہوگئی ، اور وہ زندہ باہر نکل کر قدمبوس ہوا ، آپ نے

Marfat.com

ہوا، آپ نے پوچھا بتاؤ قبر میں کیا کچھ گذرا، اُس نے عرض کیا کہ یا حضرت! جس وقت مجھ کو دفن کر کے چلے گئے تو فوراً منکر نکیر آ گئے، اور مجھ سے خدا و رسول و دین کے متعلق سوال کیا، میں نے کہا کہ میں کوئی کام نہیں جانتا، صرف اپنے پیر حضرت نوشہ جاجیؒ کا اسم گرامی جانتا ہوں، وہ میرے پاس نشانی موجود ہے، جب انہوں نے حضور کا نام سنا تو میرے پاس سے چلے گئے، اسی وقت میرے لئے جنت الفردوس کا دروازہ کھل گیا، میں داخل ہونے کو تیار تھا کہ حضور کی آواز پہنچی، اور میں دوڑ کر آپ کے پاس حاضر ہوا۔

ہلاکتِ مویشیاں منقول ہے کہ اوائل حال میں آپ کے دولت خانہ میں دو بھینسیں ہوا کرتی تھیں، آپ رات کا پہر رہتے ہوئے اُن کو بیلہ میں چرانے کے واسطے لے جاتے، اور خود کنارۂ دریا پر مشغولِ عبادت ہو جاتے، ایک روز چوہدری مہمان تارڑ کا چوپان حضور کی خدمت میں آیا، اور عرض کیا کہ یا قبلہ! اگر آپ بھینسیں میرے مویشیوں میں داخل کر دیویں تو میں اُن کو چرا لایا کروں اور آپ بفراغ خاطر عبادت کیا کریں، آپ نے فرمایا چوہدری مہمان کی چراگاہ ہے۔ اور وہ بہت جابر شخص ہے، ایسا نہ ہو کہ وہ تجھے تکلیف پہنچائے، چوپان نے عرض کیا کہ یا حضرت! اس کی دو تین سو بھینسیں ہیں، اُن میں سے دو بھینسوں کو وہ کس طرح پہچان سکے گا، چنانچہ وہ لے گیا، ایک دن چوہدری مہمان کا اتفاقیہ وہاں سے گذر ہوا دیکھا کہ وہ دو نو بھینسیں دوسرے مویشیوں سے علیحدہ چر رہی ہیں، چوپان کو بلا کر دریافت کیا، اُس نے خوف سے سچ سچ بتا دیا کہ یہ حضرت نوشہ صاحبؒ کی بھینسیں ہیں، چوہدری نے چوپان کو سخت طمانچہ مارا، اور زجر و توبیخ کی، نیز کہا کہ میں اُن سے بھی سمجھ لوں گا، چنانچہ چوپان نے یہ سرگذشت

Marfat.com

حضور کے آگے بیان کی، آپ نے فرمایا کہ ہم نے تو تجھے پہلے ہی کہا تھا کہ وہ ظالم شخص ہے، چوپان نے عرض کیا کہ مجھے اپنا تو کچھ فکر نہیں، صرف اس بات کا خوف ہے کہ وہ حضور کو نہ تکلیف پہنچائے، آپ نے فرمایا کہ ہمارا خدا حافظ ہے، اور جو تیری بے ادبی اس نے کی ہے اس کا ثمرہ بھی دیکھے گا، چنانچہ ایسا امر آلہی ہوا کہ دو تین روز میں اس کی ایک سو چالیس بھینسیں مر گئیں، پھر وہ بمعہ متعلقین حضور کی خدمت میں آکر معافی کا خواستگار ہوا، اس روز سے تمام لوگوں کے دل میں حضور کا ادب جاگزین ہوا[۱۴۰]

تصرف فی الاشیاح | منقول ہے کہ آپ ہمیشہ دریا کی طرف اکثر آمد رفت رکھا کرتے تھے، اور یہ حضور کا طریقہ تھا کہ چلنے میں نظر بر قدم رکھتے، دائیں بائیں نہیں دیکھتے تھے، اور غریب لوگوں کو سلام میں سبقت فرماتے، اور اہل حکومت سے کنارہ کش رہتے، ایک روز دریا کی طرف جا رہے تھے، راستہ میں ایک نشستگاہ (بیٹھک) تھی، وہاں ایک چکلہ دار بیٹھا تھا، آپ نے اس کو کوئی سلام تسلیم نہ کیا، اور آگے گذر گئے، اس نے لوگوں سے کہا کہ یہ شخص بڑا مغرور معلوم ہوتا ہے، اس نے کوئی سلام و آداب نہیں کیا، لوگوں نے کہا کہ یہ درویش بزرگ ہیں، کسی سے الفت نہیں رکھتے، دنیا و اہل دنیا سے مجتنب رہتے ہیں، چکلہ دار نابکار نے اپنی حکومت کے غرور سے گستاخانہ کہا کہ اگر وہ اب اس راہ سے واپس آیا، تو میں اس کی گردن کا مہرہ درست کروں گا، کسی شخص اخلاصمند نے جا کر حضور کے آگے یہ تمام سرگذشت بیان کی، اور کہا کہ اب حضور واپس جاتے ہوئے کسی دوسرے راستہ گذریں، ایسا نہ ہو کہ وہ تکلیف پہنچائے، آپ نے متبسم ہو کر فرمایا کہ فقیروں کی گردن کا مہرہ تو خدا تعالےٰ نے درست کر دیا ہوا ہے، جس کا مہرہ گردن نادرست ہو گا،

Marfat.com

وہی درست ہوگا، آپ کے یہ الفاظ فرمانے ہی تھے کہ چکلہ دار کی گردن کا مُہرہ ٹوٹ گیا، اور اس کا سر نیچے چلا گیا، اور ہرگز بہتر نہ ہو سکا۔

زورِ ولایت | منقول ہے کہ ایک مرتبہ آپ لاہور تشریف لے گئے تھے، ان دنوں وہاں ایک شاہی پہلوان شیر علی نام مغلزادہ بیجاپوری آیا ہوا تھا جو پہلوان پائے تخت کا خطاب رکھتا تھا، اُس نے افغانستان کے ایک پہلوان جنگی زور کو کشتی میں شکست دی تھی، اس لئے اُس کا شہرہ عام ہوگیا تھا، آپ کو شوق تھا کہ اُس کو دیکھیں، آپ ہمراہیوں سمیت اُس کے اکھاڑہ میں تشریف لے گئے، دیکھا کہ وہ اپنے شاگردوں کے ساتھ ورزش کر رہا تھا، آپ چونکہ بلند قامت جسیم اور طاقتور تھے، پائے تخت نے آپ کو دیکھ کر سمجھا کہ یہ کوئی پہلوان ہے، کہنے لگا اے جوان! اگر خواہش ہے تو میرے کسی شاگرد سے کشتی کرو، آپ نے فرمایا میں تو اُستاد سے کشتی لڑوں گا، چنانچہ آپ کپڑوں کے ساتھ ہی آگے بڑھے پہلوان نے آپ کے ہاتھ میں ہاتھ دیا، آپ نے ایسا دبایا کہ اس کے ہاتھ سے خون کے قطرے گرنے لگے، اُس نے سمجھ لیا کہ یہ بندے کی طاقت نہیں، یہ زورِ ولایت ہے اور آپ کے قدموں پر گر پڑا۔

سلب امراض | منقول ہے کہ ایک مرتبہ آپ اپنے شیخ عالیجاہ حضرت سخی بادشاہؒ کے ہمراہ بارکوندلاں کا سیر فرماتے ہوئے موضع دیووال میں پہنچے، وہاں کا نمبردار اُن کی خدمت میں آیا، اور عرض کیا کہ یا حضرت میرا ایک ہی فرزند ہے، اور عرصہ سے بیمار ہے، چالیس روز گذر چکے ہیں کہ اس نے منہ میں بھی کوئی چیز نہیں ڈالی، صرف چمچہ سے پانی اس کے منہ میں ڈالتے ہیں، اکثر بیہوش رہتا ہے پانچ چھ گھڑی کے بعد آنکھ کھولتا ہے، صرف رمق باقی ہے، زندگی کی کچھ امید نہیں، اگر حضور کچھ

Marfat.com

دعا فرماویں تو شاید قبول ہو جائے، حضرت سخی بادشاہ رح نے فرمایا وہ تندرست
ہو جائے گا، ہمارے درویش کو لے جاؤ، یہ علاج کرے گا، اور آپ کی طرف
دیکھ کر فرمایا میاں حاجی محمد! جاؤ، بزرگ کام بزرگوں سے ہی ہوتے ہیں
آپ تسلیمات بجا لا کر اُن کے گھر چلے گئے، اور بیمار کی چارپائی کے قریب بیٹھ
گئے، اور پوچھا کہ کلام بھی کر سکتا ہے یا نہیں؟ اُس کی والدہ نے کہا یا حضرت
اس پر بوجہ کمزوری آنکھ کھولنا بھی مشکل ہے کلام کیسی؟ آپ نے فرمایا اس کو
بلاؤ تو سہی، والدہ نے بلایا کہ بیٹا! شاہ حاجی محمد آئے ہیں، آنکھیں کھول
کر ان کے چہرہ مبارک کو دیکھو، بیمار نے آنکھیں کھولیں، اور بمجرد دیدار پر انوار کے
اُس کی رگوں میں کچھ طاقت پیدا ہو گئی، آپ نے فرمایا کچھ کھاؤ گے؟ اُس نے
عرض کیا اگر کھچڑی ہو تو شاید کھا سکوں۔ اس کے کہنے پر فی الفور کھچڑی تیار
کرائی گئی، پھر آپ نے فرمایا اس کو اٹھا کر بٹھاؤ، چنانچہ اس نے بیٹھ کر چند لقمے
کھائے، پھر آپ نے فرمایا بھائی تمہارے گاؤں میں حضرت سخی بادشاہ رح آئے
ہوئے ہیں اُن کی زیارت کے واسطے چلو، اُس نے کہا اگر کوئی پکڑ کر لے چلے
تو شاید جا سکوں، آپ نے اُس کے والد کو فرمایا کہ اس کو بغلوں سے پکڑ کر
اٹھاؤ، اور آہستہ آہستہ اپنے سہارے چلا کر لے چلو، جب اسی طریق سے
حویلی کے باہر نکلے تو آپ نے فرمایا کہ اب اس کو چھوڑ دو خود بخود چلے گا،
والد نے چھوڑ دیا، چنانچہ وہ بغیر کسی سہارے کے حضرت سخی بادشاہ رح کی خدمت
میں حاضر ہوا، حضرت صاحب رح کمال خوش ہوئے، اور آپ کی طرف نظر کر کے
فرمایا آؤ بابا! آ گئے ہو، واقعی مرد اسی طرح کرتے ہیں، تم میرے پہلوان ہو
اسی روز سے حضور کو پہلوان سخی کا خطاب ملا، اور وہ شخص بالکل تندرست ہو گیا۔

Marfat.com

نابینا کا بینا ہوجانا | حضرت شیخ نور محمد سیالکوٹی رح سے منقول ہے کہ ایک روز حضور جنگل کی طرف سیر کو نکلے، میں بھی ہمراہ تھا، راستہ میں بارش شروع ہوگئی، ہم ایک موضع میں ٹھیر گئے، میں آپ کے پاؤں دبانے لگا آپ استراحت فرماگئے، مجھے پیاس لگی، میں ایک کنوئیں پر پانی پینے چلا گیا وہاں ایک مرد و عورت شتر سوار بھی پانی پینے کے لئے اترے، میں نے اُن سے پوچھا کہاں سے آئے ہو، اور کہاں جاؤ گے؟ کہنے لگے کہ ہم خوشاب سے آئے ہیں، اور چک ساہنپال میں حضرت نوشہ صاحب رح کی خدمت میں جارہے ہیں، میں نے خیال کیا کہ یہ مکان شریف پر جاکر پریشان ہوں گے، اس واسطے ان کو بتا دیا کہ حضور اسی جگہ استراحت فرما رہے ہیں، وہ نہایت خوش ہوئے، اور وہیں ٹھیر گئے، جب حضور بیدار ہوئے تو وہ مرد دست بستہ سامنے کھڑا ہوگیا، آپ نے پوچھا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا کہ قوم بلوچ سے معلوم ہوتا ہے، پھر آپ نے پوچھا کہ کیا مطلب رکھتا ہے؟ اُس نے عرض کیا یا حضرت! یہ میری عورت ہے، اور میری اس کے ساتھ کمال محبت ہے، اور میرے گھر کی آبادی اسی سے ہے، یہ دونو آنکھوں سے نابینی ہوگئی ہے، ہرچند فقیروں اور طبیبوں کے پاس لے گیا ہوں مگر کچھ فائدہ نہیں ہوا، اب حضور کا نام مبارک سُن کر یہاں حاضر ہوا ہوں، آپ نے فرمایا عورت کہاں ہے؟ اُس نے کہا یہاں گوشہ میں بیٹھی ہوئی ہے، آپ نے فرمایا اس کو لاکر ہمارے روبرو بٹھا دو، وہ بلوچ عورت کا ہاتھ پکڑ کر سامنے لے آیا، آپ ہمارے ساتھ گفتگو میں مشغول ہوئے، اور اس عورت کو فرمایا کہ ہماری طرف دیکھتی رہو، جب اُس نے دیکھا تو آپ نے پوچھا کہ کچھ دکھائی دیتا ہے؟ اُس نے

Marfat.com

عرض کیا کہ قدرے نظر آتا ہے ، پھر ایک ساعت کے بعد پوچھا کہ اب کیا حال ہے؟ اُس نے کہا کہ اب حضور کی صورت اچھی طرح نظر آتی ہے ، پھر ذرا دیر کے بعد پوچھا تو کہنے لگی کہ اب پہلے کی طرح بالکل تندرست ہوں ، اور میری آنکھیں روشن ہوگئی ہیں ، چنانچہ وہ بالکل تندرست ہوگئی ، اور وہ رخصت ہوئے ۔

تصرف فی الاعیان حضرت مولنا حافظ معموری صاحب رحمہ سے روایت ہے کہ ایک روز میاں جیون حجام رحمہ نے عرض کیا کہ یا حضرت! مدت ہوئی ہے کہ آپ موضع باہو کی ہمارے غریب خانہ میں رونق افروز نہیں ہوئے ۔ آپ اُس کی التماس قبول فرما کر وہاں تشریف لے گئے ، میں بھی ہمراہ تھا ۔ رات کو میاں جیون رحمہ کے کارندوں نے عرض کیا کہ یا حضرت! ہماری زراعت میں چوہے بہت ہیں ، کھیتی کا نقصان کرتے ہیں ، آپ سن کر خاموش ہوگئے ، چند ساعت گذری تھیں ، کہ ایک قطعہ ابر ظاہر ہوا جو اُن کھیتوں پر خوب برسا ، اور کچھ گاؤں پر بھی قطرات پڑے ، صبح کارندے گئے تو دیکھا تمام قطعہ زمین پانی سے لبریز ہے ، اور چوہے مرے پڑے ہیں ، وہ خوش ہو کر آپ کی خدمت میں آئے ، اور عرض کیا کہ حضور! اللہ تعالیٰ کے حکم اور آپ کی توجہ سے مینہ خوب برسا ہے ، اگر آپ ایک دفعہ وہاں قدم رنجہ فرماویں تو برکت کا موجب ہوگا ، آپ روانہ ہوئے ، چونکہ وقت عصر تنگ تھا ، اور فاصلہ بھی نصف کوس سے زیادہ تھا ، اس لئے میاں جیون رحمہ نے عرض کیا کہ یا حضرت! نمازِ عصر پڑھ کر چلیں ، آپ نے فرمایا وہیں چل کر پڑھ لیں گے میاں جیون رحمہ بار بار آفتاب کی طرف دیکھتا تھا ، حضور وہاں پہنچ کر قطعہ زمین کے گرد پھرے ، میاں جیون رحمہ نے پھر عرض کیا ، کہ یا حضرت نماز پڑھ لیں ، آپ نے فرمایا واپس جا کر پڑھ لیں گے ، میاں جیون رحمہ نے سمجھ لیا کہ آج کچھ اور حقیقت ہے

چنانچہ پھر

Marfat.com

چنانچہ پھر آہستہ آہستہ سیر و سیاحت فرماتے ہوئے گاؤں میں پہنچے، آفتاب وہیں کھڑا تھا جس جگہ کہ پہلے تھا، بال جتنا بھی اپنی جگہ سے تجاوز نہ کیا تھا، آپ نے نماز عصر ادا فرمائی، اور میاں جیون رح کی طرف دیکھ کر فرمایا میاں جیون! خدا تعالےٰ کے ایسے بندے بھی موجود ہیں کہ اگر سورج یا چاند کو حکم کر دیویں کہ یہیں کھڑا رہو تو ان کی کیا مجال ہے کہ اپنی جگہ سے ہلیں ؎

تصرف فی الارض آپ کے فرزند اکبر صاحبزادہ حضرت حافظ محمد برخوردار صاحب سے منقول ہے کہ آپ کا ایک مرید جھنڈا نام مزارعہ تھا جو چوہدری ساہنپال رح کی زمین پٹہ پر لے کر کاشت کیا کرتا تھا، ایک مرتبہ اُس کا فصل بہت اچھا تھا، اُس کا خیال تھا کہ پٹہ ادا کر کے جو کچھ منافع حاصل ہوگا اُس سے اپنی لڑکی کی شادی کروں گا، کسی نے جا کر حاکم پرگنہ کے آگے چغلی کھائی کہ موضع ساہنپال میں فصل بہت اچھے ہیں، اُن کو معاملہ زیادہ لگانا چاہیئے، حاکم پرگنہ چوہدری ساہنپال رح کے مخالف تھا، اُس نے مولراج قانونگو کو مامور کیا، کہ تم جا کر وہاں سارے رقبہ کی پیمائش کر کے اُن پر معاملہ لگاؤ، مولراج کی بھی چوہدری رح کے ساتھ عداوت تھی، وہ بڑی خوشی سے اس خدمت کو انجام دینے آیا، اتفاقاً سب سے پہلے جھنڈا کا کھیت سامنے آیا، اُس کی پیمائش ہونے لگی، جھنڈا نہایت مغموم ہو کر حضور کی خدمت میں آیا، اور حقیقت حال عرض کی، آپ نے فرمایا کہ تیری زمین پیمائش میں کس قدر ثابت ہو تو تم راضی ہو، اس نے عرض کیا کہ اگر بیس بیگہہ بن جاوے تو میرا کام مرضی کے مطابق ہو جائے گا، اور زمین بیس بیگہہ سے بھی زیادہ تھی، آپ نے فرمایا جس طرح تیری مرضی ہے اُسی طرح ہو جائے گا، اور اگر پیمائش میں تکرار کریں گے تو اس سے

Marfat.com

بھی کم ہوجائے گی، جھنڈا کی تسلی ہوگئی، کیونکہ وہ جانتے تھے کہ جو کچھ آپ کی زبان مبارک سے نکلے اُس سے تفاوت نہیں ہوسکتی، آکر اپنے کھیت کے پاس کھڑا ہوگیا، ملازموں پٹواریوں نے جریب سے پیمائش کی، امرِ الٰہی سے وہ زمین بیس بیگہہ بنی، قانونگو نے پٹواریوں کو ڈانٹا کہ تم نے کچھ رشوت لے لی ہے، اور زمین کی پیمائش میں بددیانتی کر رہے ہو، پھر پیمائش کرو، چنانچہ دوبارہ پیمائش کرنے پر انیس بیگہہ ہوئی۔ قانونگو نے بہت پیچ وتاب کھایا، اور خود گھوڑے سے اتر کر ایک طرف سے خود جریب پکڑی، اور دوسری طرف سے کسی اعتبار والے آدمی کو پکڑائی، پیمائش کرنے پر زمین اٹھارہ بیگہہ بنی، قانونگو نہایت متحیر ہوا کہ اس میں کیا اسرار ہے؟ جھنڈا کو پوچھنے لگا کہ تمہارا کھیت بہت وسیع ہے پیمائش میں کم آتا ہے، کیا باعث ہے؟ اُس نے کہا یہ سب کچھ میرے پیر حضرت نوشہ صاحب رح کی ذاتِ اقدس کا تصرف ہے، چنانچہ مولراج جھنڈا مذکور کے ہمراہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر قدمبوس ہوا، اور اپنی تقصیر کی معافی لی، اور عرض کیا کہ جس قدر آپ ارشاد فرماویں تمام گاؤں کا اُتنا معاملہ مقرر کیا جائے۔ آپ نے چوہدری ساہنپال رح کو بلاکر اُس کی مرضی کے مطابق معاملہ مشخص کروایا اس کے بعد مولراج بھی آپ کے معتقدوں سے ہوگیا۔

تصرّف فی القدر بہت لوگوں سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ موضع ساہنپال تشریف میں فصل کم ہوئے، حکام معاملہ بدستور سابق طلب کرتے تھے، چوہدری ساہنپال رح نے غریب لوگوں اور مزارعوں کو حضور کی خدمت میں بھیجا کہ تم جاکر نالش کرو وہ سب مل کر آپ کے پاس آئے، اور اپنا حال بیان کیا، آپ نے فرمایا کہ تم موضع کا معاملہ کس قدر ہو تو تم بخوبی ادا کر سکتے ہو، سب نے یکزبان ہوکر عرض کیا

Marfat.com

عرض کیا کہ اگر نوسو روپیہ معاملہ مقرر ہو جائے تو وہ ادا کر کے ہمارے لئے فصل کی خوراک بچ جاتی ہے، آپ نے فرمایا جاؤ، میں نے خدا تعالےٰ سے اسی قدر معاملہ مقرر کروا دیا ہے، سب خوش ہو کر چلے گئے، چوہدری حاکم پرگنہ کے پاس گیا، اُس نے بغیر کسی گفتگو کے خود بخود نوسو روپیہ جمع ساہنپال مقرر کر دیا، جب چوہدری واپس آیا تو اُس نے ظاہر کیا کہ سرکاری حکم ہوا ہے کہ معاملہ ہزار روپیہ ادا کرو، اگرچہ اِس میں بھی سہولت تھی، لیکن کسی نے یہ بات حضور کے آگے بیان کی کہ چوہدری اِس طرح کہتا ہے، آپ نے اُس کو بلا کر فرمایا ساہنپال! میں نے جو کچھ لوحِ محفوظ میں مقرر کروایا ہے، اُس میں کبھی تفاوت نہیں ہو سکتی، تو نے کیوں جھوٹ بولا ہے، چوہدری نے نادم ہو کر عرض کیا کہ یا حضرت! معاملہ تو وہی نوسو روپیہ مقرر ہوا، لیکن ایک سو روپیہ زائد میں نے اپنے واسطے طمع کیا ہے، آپ نے لوگوں کو فرمایا کہ یہ تمہارا چوہدری ہے، اور طمع کر بیٹھا ہے، اگر رضامندی سے اس کو دے دو تو کچھ حرج نہیں، سب نے قبول کر لیا۔

گرم ریت کا سرد ہو جانا حضرت قاضی خوتی محمد کنجاہی رح سے منقول ہے کہ ایک روز گرمیوں کے موسم میں حضور سفر میں چلے، آپ سوار تھے، اور میں آپ کے ہمراہ سر اور پاؤں سے برہنہ جا رہا تھا، راستہ میں ایک ریگستان سے گذر ہوا، دوپہر کا وقت تھا، ریت اِس قدر گرم تھی کہ اُس میں دانہ بریاں ہو سکتا تھا، میرے پاؤں اتنے جلتے تھے کہ آنکھوں میں بھی حرارت معلوم ہونے لگی، آپ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا میاں خوتی! تمہارے پاؤں جلتے ہوں گے؟ میں نے عرض کیا کہ حضور پر خوب روشن ہے، آپ فرمانے لگے کہ ہم تو سوار ہیں ہماری جوتی تم پہن لو، میں نے کہا یا حضرت! میری کیا مجال ہے کہ آپ کا جوڑا پاؤں میں پہنوں، پھر فرمانے لگے کہ آ کر ہمارے نیچے

Marfat.com

سوار ہوجاؤ، میں نے عرض کیا یا قبلہ! اگر حضور کی ہمرکابی میں میرا تمام بدن بھی جل جائے تو یہ میرے لئے سعادت دارین ہے، لیکن یہ بے ادبی میں نہیں کرسکتا کہ آپ کے برابر سوار ہوؤں، پھر آپ نے فرمایا کہ اچھا ہماری زین کا قراک (کنجقہ) پکڑلو، چنانچہ میں نے کنجقہ کو ہاتھ ڈال لیا، اسی وقت وہ ریت ایسی سرد معلوم ہونے لگی، جیسا کہ پانی میں تر کی ہوئی ہے، اُس کی سردی میری آنکھوں میں پہنچنے لگی گویا کہ میں برف خانہ میں جارہا ہوں۔

تمام کائنات سے ذکر ھُو جاری ہونا ایک مرتبہ ایک جوگی فقیر معتمد حضور کے پاس آیا، اور اثنائے کلام میں کہنے لگا کہ میں نے ریاضت سے بڑا فائدہ حاصل کیا ہے، اگر آپ مجھ سے کچھ دیکھنا چاہیں تو صحرا میں چلیں، آپ اُس کے ساتھ گاؤں سے باہر تشریف لے گئے، وہ نیستان کے پیچھے ہوکر ایک تیس سالہ نوجوان کی صورت بن گیا، اور آپ کو آکر سلام کیا، پھر پردہ کے پیچھے ہوکر اپنی اصلی صورت میں ہوگیا اور کہنے لگا کہ میں نے بارہ بارہ سال کی تین جوگ ختم کی ہیں، اور یہ قالب بدلنے کا کمال چونتیس سال میں حاصل ہوا، اس کے سوا کوئی کام میں نہیں کرسکتا، آپ نے فرمایا، اب ہمارے ساتھ آؤ، اور خدا تعالےٰ کے عشق کا نشان دیکھو، چنانچہ آپ اس کو دریا پر لے گئے، اور کنارہ پر کھڑے ہوکر باواز بلند ھُو کا نعرہ لگایا، اسی وقت درختوں کے پتوں، اور گھاس، اور دریا کے پانی بلکہ زمین و آسمان سے ذکر ھُو کی آواز آنے لگی، آپ نے فرمایا اے نادان! تو نے عمر ضائع کردی ہے، اُسی وقت وہ جوگی آپ کا قدمبوس ہوا، اور حلقۂ اسلام میں داخل ہوگیا۔

فتح قندھار کی دعا منقول ہے کہ حضرت شاہجہاں بادشاہ رح نے متعدد مرتبہ قندھار پر چڑھائی کی لیکن وہ فتح نہ ہوتا تھا، چنانچہ ایک بار شہزادہ دارا شکوہ رح کو فوج دے کر

Marfat.com

کو فوج دے کر بھیجا ۔ وہ بھی ناکام واپس آیا ، پھر شہزادہ اورنگ زیبؒ کو سپہ سالار کرکے بھیجا ، اُس نے چھ ماہ محاصرہ رکھا ۔ لیکن اُسی ناکامی کا سامنا رہا ، اِدھر بادشاہؒ نے درویشوں کی طرف رجوع کیا ۔ مگر کوئی کامیابی کی صورت نظر نہ آئی ، نواب سعداللہ خاں وزیر نے عرض کیا کہ بادشاہ سلامت ! دریائے چناب پر ایک بزرگ حضرت نوشہ گنج بخشؒ نام رہتے ہیں ، وہ نہایت برگزیدہ ہستی ہیں ، بادشاہؒ کو حضور کا نام سن کر تعشق ہوگیا ، اور حاضر ہونے کا ارادہ کیا ، وزیر نے عرض کیا کہ بادشاہؒ کا بغیر اجازت حضور اقدس میں جانا مناسب نہیں ، وہ بزرگ صاحب ترک و تجرید ہیں ، اہل دنیا سے کنارہ کش رہتے ہیں ، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ ناراض ہو جائیں ، اس لئے میں اُن کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں ، چنانچہ بادشاہؒ کے حکم سے وہ حاضر ہوا ، اُس وقت آپ دریا کی سیر کو تشریف لے گئے ہوئے تھے ، اور کنارہ پر رونق افروز تھے نواب نے سلام و آداب عرض کیا ، اور نذرانہ کثیر حاضر کیا ، اور فتح قندھار کے لئے بادشاہؒ کا سلام و پیام بھی عرض کیا ، آپ نے فرمایا کہ تم نشان و نقارہ نہ لیجانا ، اور حملہ کر دینا ، بحکم الٰہی قندھار فتح ہو جائے گا ، نواب نے عرض کیا کہ بادشاہوں کا داخلہ نقارہ کے ساتھ ہی ہوتا ہے ، اگر نقارہ نہ بجائیں تو ایسا ہے جیسا کوئی بیوہ عورت شہر میں داخل ہوئی ، آپ اُس کا گستاخانہ جواب سُن کر کبیدہ خاطر ہو گئے ، اور نذرانہ واپس کر دیا ، اور فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ تم کو اپنے لشکر و فوج اور نشان و نقارہ پر بڑا بھروسہ ہے ، جاکر اپنا کام کرو ، پھر تو نواب کی آنکھیں کھلیں کہ یہ کیا ہوا ، بجائے راضی کرنے کے فقیر صاحبؒ کو ناراض کر دیا ، آخر ہزار الحاح و زاری حضرت قاضی خوشی محمد کنجاہیؒ کی سفارش سے آپ راضی ہو کر دوبارہ مہربان ہوئے ، مگر نذرانہ نہ لیا ، اور فرمایا کہ درویش اگر کسی چیز کو مسترد کر دے تو پھر اس کو

Marfat.com

قبول نہیں کرتا، اور نواب کو فرمایا ایک کوزہ پانی لاؤ، اُس نے دریا سے ایک کوزہ پانی لاکر پیش کیا، آپ نے اُس سے وضو کیا، اور تین چھینٹے پانی کے قندھار کی طرف مارے، اور فرمایا جاؤ ہماری طرف سے بادشاہ کو سلام پہنچانا، اور فتح قندھار کی بشارت دینا، اور اپنا ایک دوپٹہ (خرقہ) عنایت فرمایا کہ یہ بھی ہماری طرف سے بادشاہ کو تبرک دے دینا، نواب نے وہ وقت اور تاریخ تحریر کرلی، اور رخصت ہوا، جب لاہور میں بادشاہ رح کے حضور حاضر ہوا، اور آپ کا سلام پیام سنایا تو بادشاہ حضور کی مہربانی و نوازش کا بہت مشکور ہوا، ابھی چند روز گذرے تھے کہ قندھار سے قاصد آگیا، اُس نے بتلایا کہ ہم نے قلعۂ قندھار کا محاصرہ کیا ہوا تھا، فتح کی کوئی صورت نہ تھی، فلاں تاریخ کو فلاں وقت خود بخود قلعۂ قندھار کی تین جگہ سے دیواریں گر پڑیں، اور فوج اندر داخل ہوگئی، اور قندھار فتح ہوگیا نواب نے وہ تحریر دیکھی تو بعینہٖ وہی تاریخ و وقت تھا جس وقت حضور نے پانی کے چھینٹے مارے تھے۔ ۹۵

ف یہ فتح قندھار ۱۰۵۸ھ / ۱۰۵۹ھ میں واقع ہوئی جیسا کہ شاہ غلام حسین طباطبائی رح نے کتاب سیر المتاخرین میں لکھا ہے۔ ۹۵

اس واقعہ کے بعد حضرت سلطان شہاب الدین محمد شاہجہاں بادشاہ رح آپ کا نہایت معتقد و ارادتمند ہوگیا، اور لنگر کے مصارف کے لئے دو گاؤں موضع ٹھٹھہ عثمان و بادشاہپور قتا جاگیر میں عطا کئے جن کا جمع ایک لاکھ تیرہ ہزار ایک سو ساٹھ دام سالانہ تھا جو مبلغ دو ہزار اکہتر روپیہ رائج الوقت ہوتے تھے۔

بادشاہِ وقت کو غرق سے بچانا منقول ہے کہ حضرت شاہجہاں بادشاہ رح ایکمرتبہ سیر کشمیر کو گیا، ایک روز بمعہ امرا و وزراء کشتی پر سوار تھے کہ کشتی گرداب میں جا پڑی

ملاحوں کا

Marfat.com

ملاحوں کا کوئی چارہ نہ رہا، اُس وقت بادشاہ رح نے بحکم حدیث شریف اعینونی یاعباد اللہ کی پکار کی، اُسی وقت حضرت نوشہ صاحب رح کی ذاتِ اقدس فوراً وہاں موجود ہوئے، اور اُس کشتی کو صحیح وسلامت کنارے لگایا، اور پھر غائب ہوگئے، اُس روز سے بادشاہ آپ کے مخلص ارادتمندوں سے ہوگیا۔[۱]

مشائخ وقت کا آپ سے استفاضہ چونکہ آپ کی ذاتِ قدسی صفات جامع کمالاتِ ولائیت تھی، اس لئے ہر ایک سلسلہ کے مشائخ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر استفاضہ کیا کرتے تھے، مثلاً قادریہ میں سے حضرت میر سید شاہ شریف عرف یضنی خوارزمی بگھووالی[۲] رح اور حضرت حافظ طاہر کشمیری[۳] رح اور چشتیہ میں سے حضرت شیخ معروف چشتی سوہدروی[۴] رح اور سہروردیہ میں سے حضرت مولانا شیخ جمال دریاؤ[۵] ساکن کیسلیانوالہ، اور نقشبندیہ میں سے حضرت خواجہ محمد فضیل کابلی[۶] رح اور مداریہ میں سے حضرت شاہ مسکین قلندر دریالی[۷] رح اور عام مشائخ میں سے شیخ عبدالجلیل گوجر[۸] وغیرہ آپ سے فیضیاب ہوئے۔

اور علمائے وقت میں سے حضرت ملا اخوند محمد عرف کمال الدین کشمیری[۹] رح جو امام ربانی حضرت شیخ احمد سرہندی رح کے استاد تھے، اور آفتاب پنجاب حضرت مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی[۱۰] رح اور حضرت مولوی عبدالقادر بن حاجی شیخ حامد بلکوالی[۱۱] رح آپ کی صحبت سے بہرہ یاب ہوئے۔

اور حضرت شاہ جیو بن شیخ عبدالسلام قادری رح ساکن کیسلیانوالہ[۱۲]، اور حضرت شاہ دولا دریائی گجراتی رح سے آپ کی مراسلت بھی رہتی تھی۔

اس کے علاوہ اہل حکومت میں سے حضرت ابوالمظفر شہاب الدین محمد شاہجہاں غازی رح[۱۳] اور ان کا وزیر نواب سعداللہ خاں رح[۱۴]، اور نواب سعید خاں بہادر ناظم صوبہ کابل حضور

Marfat.com

کے معتقدوں سے تھے ، اور آپ کے شرفِ زیارت سے مشرف ہوئے۔
اور فقرائے اہلِ ہنود میں سے بابا لال داس بیراگی آپ کی صحبت سے اکثر مستفیض ہوتے رہے ، جن کا مکان دریائے چناب کے جنوبی کنارہ پر واقعہ ہے۔

عملیات

آپ کے حالاتِ طیبہ کے مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ عامل نہیں بلکہ کامل تھے ، بغیر کسی خاص عمل کے آپ کی زبان کا فرمودہ ہی عمل کی خاصیت رکھتا تھا ، اس لئے آپ کو عملیات سے کوئی خاص دلچسپی نہ تھی ، مگر تاہم بعض آیاتِ کلام اللہ یا اعدادِ اسمائے حسنیٰ سے کسی مواقع پر استفادہ کرتے تھے ، ازانجملہ۔

برائے دفع وبائے حیوانات | آپ نے فرمایا ہے کہ اگر مال میں وبا پڑ جائے تو ذیل کی آیت شریف پڑھ کر آلہ جات و بہیڑہ جات پر دَم کر کے ایک کوری ہنڈیا میں پانی ڈال کر بھگو دے ، چند ساعت کے بعد مویشیوں پر منہ کی طرف سے کھڑا ہو کر ان پر چھڑکائے ، صبح و شام یہ عمل کرنے سے انشاء اللہ تعالیٰ وبا رفع ہو جائے گی ، آیت شریف یہ ہے۔

انّ البقر تشابه علینا وانّا ان شاء الله لمهتدون (البقرة-ع ۸)

برائے جمیع مقاصد | منقول ہے کہ یہ تعویذ مربع جو اسمائے الٰہی وَهَّابُ اور وَدُوْدُ کے اعداد کا نقش معظم ہے آپ کا دستور العمل تھا ، اور ہر ایک کام کے واسطے آپ اس کو استعمال فرمایا کرتے تھے نقش معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۴	۱۵	۱۰	۵
۹	۶	۳	۱۶
۷	۱۲	۱۳	۲
۱۴	۱	۸	۱۱

Marfat.com

تصنیفات

آپ کو تصنیف یا تالیف سے کوئی خاص رغبت نہ تھی ، آپ بہ نسبت لفظی تبلیغ کے معنوی تبلیغ کو زیادہ پسند فرماتے تھے ، کیونکہ اسرار باطن کی سمائی لفظوں میں نہیں ہو سکتی ، اگرچہ بعض آثار و علاماتِ حقایق کا بیان لفظوں میں کیا جا سکتا ہے ، لیکن حقیقۃ الحقایق کی گنجائش لفظوں میں نہیں ہو سکتی ، اور نہ ہی وہ زبان یا قلم سے بیان ہو سکتی ہے ، اس کا ذوق وجدان سے معلوم ہو سکتا ہے ، اسی علم وجدانی کو اصطلاحِ صوفیہ میں علم الاسرار یا علم القلوب کہتے ہیں ، اسی علم میں متشابہاتِ قرآنی اور مقطعاتِ فرقانی کے رموز و اشارات کا انکشاف ہوتا ہے ، یہ علم سینہ سے سینہ کی طرف منتقل ہوتا ہے ، کتاب و کاغذ اس کے متحمل نہیں ہو سکتے ، اور نہ ہی افہام و عقول اس کو ادراک کر سکتے ہیں ، صرف ظرفِ قلب میں اس کی سمائی ہو سکتی ہے ، اسی نظریہ کے ماتحت آپ نے تصنیف کا مشغلہ اختیار نہیں فرمایا ، صرف چند نسخے آپ کی طرف منسوب ہیں جن کی تفصیل یہ ہے ۔

۱ ۔ گنج الاسرار | یہ بزبان ہندی و بھاشا ایک مجموعہ اشعار ہے ، جس میں طریقہ عالیہ قادریہ کے اشغال و اذکار درج ہیں ، خاندان نوشاہی کا ابتدا سے دستور العمل رہا ہے اس کو بزرگوں نے بہت ناموں سے موسوم کیا ہے ، اور یہ کثرت اسماء اس کی فضیلت و مقبولیت کی دلیل ہے ۔ مثلاً گنج الاسرار ، رمز العباد ، رمز العشق ، وحدت نامہ واحد نامہ ، نسخۂ طریقت ، بیانِ اشغال ، بیان تصوف ، کلام الملوک ، گیان لہر ۔ وغیرہ

اگرچہ اس کے اشعار کی تعداد میں اختلاف ہے لیکن جو جامع اور مکمل نسخہ ہے اس میں

Marfat.com

ایک سو نو اشعار ہیں ۔ رسالہ کا آغاز اسطرح ہے

جس ذات کا اللہ ناؤں　　اس کا تجھے بتاؤں تھاؤں
کم ایک سے تین ہزار　　اتنے نام دھرے کرتار
اتنے ہوون جس کے ناؤں　　کیونکر چھپتا اس کا تھاؤں
ظاہر دسے عالم کچا　　کیونکر چھپتا صاحب سچا
حق ہے باقی عالم فانی　　فانی کی ناں رہی نشانی　　الیٰ آخرہ

اس رسالہ کا فارسی ترجمہ بنام شمس الانوار فقیر سید شرافت عافاہ اللہ نے نظم کیا جو اس طرح پر شروع ہوتا ہے ۔

بنام آنکہ نامش ہست اللہ　　مقام او بگویم با تو واللہ
یکے کم اسم او از سہ ہزار ست　　کہ اسمائے صفات کردگار ست
ہر آنکو این قدر مشہور باشد　　چگونہ جائے او مستور باشد
چو ظاہر مے نماید عالم خام　　چرا پوشیدہ باشد ذات فرجام
جہاں فانی و ذات حق بقا ہست　　نشان جملہ عالم بس فنا ہست

اس رسالہ کی شرح بنام کلید گنج الاسرار بزبان فارسی حضرت مولانا خلیفہ محمد ابراہیم انصاری برقندازی جالندہری رح نے ۱۲۷۴ھ میں بہت عمدہ لکھی ہے ۔ ابتدائے کتاب میں حضرت نوشہ صاحب رح کے حالات و کرامات بھی درج کیے ہیں ، اس کے بعد شرح اشغال ہے ، سبب تالیف یہ لکھتے ہیں کہ میرے مرشد ارشد حافظ عبدالوہاب نوشاہی برقندازی رح مجھے فرمایا کرتے تھے کہ تم گنج الاسرار کی شرح لکھو ، میں اپنی بے بضاعتی کو مدنظر رکھتا ہوا اس اہم کام میں ہاتھ نہ ڈالتا تھا ، آخر ایک رات خواب میں مجھے حضرت نوشہ گنج بخش رح کی زیارت فیض بشارت ہوئی ، حضور روضہ مبارک شاہ عبدالغفور نوشاہی جالندہری رح میں کھڑے ہیں اور

Marfat.com

ہیں اور میری طرف اشارہ کرکے فرماتے ہیں ؎

جو فرماوے تجھ کوں پیر　　اُس پر چلیں تو ہو فقیر

جب میں صبح کو بیدار ہوا تو عقدہ کھلا کہ میرے پیر و مصنف تو مجھ کو گنج الاسرار کی شرح لکھنے کو فرماتے ہیں، اور میرے لئے یہی موجب سعادت ہے، چنانچہ میں نے یہ شرح فارسی زبان میں تیار کی۔

۲۔ مثنوی رباعیہ | حضرت سید کل محمد بن سید شاہ عصمت اللہ برخورداری رح نے اپنے بیاض لطائف گلشاہی میں، اور حضرت سید حافظ آلہی بخش بن سید حافظ نور اللہ برخورداری نے اپنے بیاض روضۃ الزکیہ فی حقایق العلمیہ میں لکھا ہے کہ یہ رباعی جوش واستغراغ کے وقت حضرت نوشہ صاحب رح کی زبان مبارک سے صادر ہوئی۔ جو باعتبار معانی کے بلند کلام ہے۔ ؎

منادی ست در کوچہ میفروش　　کہ امروز در ہر کہ یابند ہوش

گریبانش گیرند و دامن کشند　　کشاکش بدیوانِ مستاں برند

۳۔ چہار بہار | یہ آپ کے ملفوظاتِ طیبہ اور ارشاداتِ عالیہ کا مجموعہ ہے، حضرت بچیار صاحب نوشہروی رح کے سوالات اور آپ کے جوابات ہیں، اس کو حضرت شیخ ہاشم شاہ نوشاہی تھرپالوی رح نے ۱۲۰۹ھ میں متفرق کتابوں سے فارسی میں جمع فرمایا ہے، یہ علوم معرفت و توحید کا بے بہا خزانہ ہے۔

فقیر سید شرافت کفاہ اللہ نے اس کا ترجمہ اردو میں بنام خزائن الاسرار کر دیا ہے۔

اس میں سے ایک فارسی نظم جو آپ کی زبان پاک سے ہے یہاں درج کی جاتی ہے، حضرت بچیار صاحب رح پوچھتے ہیں کہ دل کیا ہے؟ اس کے جواب میں ارشاد ہوتا ہے۔

Marfat.com

روان و نفس و روح و دل یکی ہست — لقب بسیار از افعال بے بست
ہمیں دل دان کہ ہمت این روح بندہ — نہ ہست آن دل کہ در تن گوشت گندہ
ز دنیا رُو چو گرداند بگردد — ولی و پارسا پاک از نکوبد
چو باشد بیوفا کج رو بداندیش — ہمیں شد نفس کافر خوار و بدکیش
چو خیرہ شد بدعوی گشت بیدیں — تولد شد دریں دل صد شیاطیں
چو بینا گشت خود را خود خدا دید — ز قید آب و گل خود را جدا دید
شنو اے صورت دل این چنین ست — سعادت ہم شقاوت اندریں ست
تو لی آن دل کہ از من دل بر ہی — گہے بر خاک ہستی گہ بکہ سی
ترا گردیدن دل بس عزیز ست — تو لی آن دل کہ پرہی دل چہ چیز ست
تو از خود بے خبر ہستی خبر گیر — ز نوشہ این سخن را در جگر گیر

۴۔ کلماتِ طیبات | اس میں آپ کے ایک ہزار کلماتِ عالیات کو فقیر سید شرافت عافاہ ربہ نے فارسی میں جمع کیا ہے۔

۵۔ جواہر المکنون | یہ آپ کے سو ارشادات کا مجموعہ ہے، فقیر سید شرافت عفی عنہ نے جمع کیا ہے۔

۶۔ لطائف الاشارات | اس میں آپ کے چالیس ارشادات فقیر سید شرافت عفا اللہ عنہ نے جمع کئے ہیں۔

۷۔ ذخائر الجواہر فی بصائر الزواہر | یہ خاندانی تذکروں اور تاریخی کتابوں سے اجتہادی طور پر انتخاب و استنباط کر کے آپ کے ملفوظات و نصائح و اقوال کو فقیر سید شرافت عافاہ اللہ نے جمع کیا ہے۔*

* نسخہ زیر مطالعہ کے آخر میں یہ عبارت لکھی ہوئی ہے: "تمت الکتاب بعون اللہ الملک الوہاب علی ید العبد الفقیر الحقیر المذنب الخاطی الجانی الراجی رحمۃ ربہ الغنی محمد ابن المرحوم الحاج محمد ابن المرحوم الحاج محمد ابن المرحوم الحاج

۸ - مکتوبات

آپ کے مکاتیب نہایت مختصر اور پُرمضمون ہُوا کرتے تھے ، بموجب ارشاد نبوی اوتیت جوامع الکلم آپ کا کلام بھی جوامع الکلم ہوتا تھا ، آپ کے صرف دو مکتوب یہاں درج کئے جاتے ہیں :

مکتوبِ اوّل منقول ہے کہ آپ کے فرزند اکبر حضرت سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق رح ایکمرتبہ لاہور تشریف لے گئے ، وہاں اُن کی خوشنویسی کا چرچا ہُوا تو نواب سعد اللہ خاں وزیرِ اعظم نے چاہا کہ ان کو شاہی دفتر میں دیوان مقرر کیا جائے ، اُس نے یہ درخواست ان کے حضور میں پیش کی ، نیز کہا کہ آپ کو منصب ہزاری بادشاہ سے دلواتا ہوں ، چونکہ وہ بغیر حکم والد بزرگوار رح کے کچھ بات نہ کیا کرتے تھے ، اس لئے انہوں نے یہ تمام ماجرا حضرت نوشہ صاحب رح کی خدمت میں لکھا ، اِدھر سے آپ نے یہ مکتوب ارسال کیا۔

"اللہ و رسولہ

رفیع القدر محمد برخوردار ۔ منصبداران معبود را لائق نیست کہ منصب عبد اختیار کنند ، برخاستہ بخانہ بیائید ۔

بدست آہک تفتہ کردن خمیر بہ از دست بستن بہ پیش امیر"

چنانچہ اس مکتوب گرامی کو دیکھتے ہی حافظ صاحب رح واپس چلے آئے ۔ عہ

مکتوبِ دوم آپ کے فرزند اصغر حضرت سید محمد ہاشم دریادل رح سیالکوٹ میں حضرت مولوی عبد الحکیم صاحب رح کے پاس تعلیم پاتے تھے ۔ ایکبار مولوی صاحب نے حضرت نوشہ صاحب رح کی خدمت میں حاضر ہونے کا ارادہ کیا تو صاحبزادہ صاحب نے ان کے ارادہ سے حضور کو بذریعہ خط آگاہ کیا ، آپ نے اُس کے جواب میں یہ

عہ رسالہ اصحاب ص ۲۳۲

Marfat.com

حکمنامہ صادر فرمایا۔

"اللہ ورسولہ"

عزیز القدر محمد ہاشم ۔ اخوند جیو را بگوئید کہ ایشاں تصدیع نکشند، چرا کہ آمد
ایشاں باعث شہرت ما میشود و ازیں امر ما را تصدیع ست ، وحق ایشاں نیز ہ
ثابت شدہ کہ شما بخدمت ایشاں از تحصیل فارغ شدہ اید لہذا ما خود مے آئیم
چنانچہ اس مکتوب گرامی کے ارشاد کے مطابق مولوی صاحب رح آنے سے رک گئے
اور خود حضور سیالکوٹ تشریف لے گئے ۔ ۱۲

۹ - مقالات

آپ کے علمی مقالے اور مکالمے جستہ جستہ کتابوں میں ملتے ہیں، جن میں سے ایک
مقالہ یہاں درج کیا جاتا ہے۔

مقالہ | ایکبار آفتاب پنجاب حضرت مولنا عبدالحکیم سیالکوٹی رح کمال اشتیاق سے
ساہنپال تشریف میں زیارت کے لئے حاضر ہوئے ، جب محفل اقدس منعقد ہوئی تو انہوں نے
آپ سے پوچھا یا حضرت ! میں تمام عمر شاگردوں کو پڑھاتے پڑھاتے اپنا مغز بھی خالی
کر چکا ہوں ، نہ دن کو دن دیکھتا ہوں نہ رات کو رات ، مہینہ دو مہینہ نہیں بلکہ
سالہا سال تک پڑھاتا ہوں ، ان کی تعلیم میں ہر طرح کی کوشش کرتا ہوں ، آخر سند
فضیلت دے کر رخصت کرتا ہوں ۔ لیکن اس کی کیا وجہ ہے کہ شاگرد مکتب سے نکلتے
ہی ناآشنا ہو جاتے ہیں ، اور مقابلہ و ہمسری کو تیار ۔ بلکہ مخالفتیں کرتے ہیں
یہی حال تمام علمائے کرام کے تلامذہ کا ہے ۔
اُدھر آپ ہیں کہ نہ کچھ پڑھاتے ہیں ۔ نہ کوئی درس گاہ جاری کیا ہوا ہے ۔ صرف اپنے مرید
کو ایک با

Marfat.com

کو ایک بات کان میں کہہ دیتے ہیں ۔ چنانچہ وہ گھر بار ، مال اولاد ، خویش واقربا
کو چھوڑ کر آپ کی خدمت میں رہنا اختیار کرتے ہیں ، تمام عمر غلامی میں بسر کر دیتے
ہیں ، اور جہاں دیکھتے ہیں قدم چومتے ہیں ، فرشِ راہ کے لئے آنکھیں بچھاتے ہیں
اور وفات کے بعد فرار کی جا روب کشی تک کو فخر کا باعث اور سعادت دارین
سمجھتے ہیں ، یہی حال تمام صوفیہ کے ارادتمندوں کا ہے ۔ پس ہماری تعلیم
اور آپ کی تعلیم میں کیا فرق ہے ؟

حضور انور نے مولوی صاحب رح کا سوال سُن کر انہیں کے مذاق کے مطابق جواب
ارشاد فرمایا کہ مولوی صاحب ! آپ کی تعلیم اور ہماری تعلیم میں بڑا فرق ہے ،
آپ جس وقت اپنے شاگردوں کو سبق دیتے ہیں تو اَنَا ۔ نَحْنُ وغیرہ صَرف
کی گردانوں میں مشغول کرتے ہیں ، جس وقت وہ اَنَا کو پکا کر تکمیل کو پہنچتے
ہیں تو وہ اپنی انانیت کو ثابت کر لیتے ہیں ، اُسی اَنَا سے اپنی ہستی کو حقیقی سمجھ
بیٹھتے ہیں ، اور اپنے سوا ہر کسی کو ہیچ تصوّر کرتے ہیں ۔ اس لئے وہ آپ کو
چھوڑ جاتے ہیں ، اور اپنی انانیت میں مصروف رہتے ہیں ، یہی حال تمام علمائے
ظاہر اور اُن کے شاگردوں کا ہے ۔

اور جس وقت ہم اپنے ارادتمندوں کو سبق دیتے ہیں تو ابتدا میں کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
کی تلقین کرتے ہیں ، یعنی لَا سے شروع کرواتے ہیں کہ سوائے ذاتِ حق کے ہر ایک چیز
کی نفی کرو ، کہ ذاتِ حق موجود ہے ، اور ہم تم سب ہیچ در ہیچ اور نیست و نابود
ہیں ۔ جب وہ اس سبق میں لگتے ہیں تو وہ اپنی ذات کو فنا کر کے ذاتِ حقیقی سے
بقا حاصل کرتے ہیں ، اور دنیا کے علائق کو چھوڑ کر یہیں پڑ رہتے ہیں ، کیونکہ
انسان کا مقصود اسی جگہ سے حاصل ہوا ہوتا ہے ، لہٰذا وہ وسیلہ حقانی کو ترک

Marfat.com

نہیں کرسکتے ۔ اور یہی حال تمام صوفیائے کرام کے مریدوں کا ہے ۔
مطلب یہ کہ تمہارا سبق ہست و بود سے شروع ہوتا ہے ، اور ہمارا سبق نیست و نابود سے ۔ آخر ان دونوں کے نتائج ظاہر ہو جاتے ہیں ۔

الہامات

آپ پر اتباعِ نبوی اور وراثتِ غوثیہ میں الہام کا دروازہ بھی مفتوح تھا ، سوائے امرِ الٰہی کے کچھ کام نہ کرتے تھے ، کھانا ، پینا ، چلنا ، پھرنا ، بولنا سب کچھ حکمِ خداوندی کے تابع تھا ، جیسا امر ہوتا ویسا ہی عمل فرماتے ، حتّٰے کہ اپنے یاروں سے کام کاج کروانے کے متعلق بھی جیسا ارشاد ہوتا ویسا ہی حکم فرماتے ۔

الہام | حضرت حافظ نور محمد سیالکوٹی رح کو پہلے گھاس لانے ، اور ہیزم کشی اور پانی ڈھونے کی خدمت سپرد تھی ، پھر آپ نے ان کو فرمایا کہ اب لکڑیاں نہ لایا کرو ، ان کے دل میں خطرہ پیدا ہوا کہ شائد آپ کسی ناراضگی کے باعث مجھے منع فرماتے ہیں ۔ آپ نے تخلیہ کے وقت ان کو فرمایا ۔

" میاں نور محمد ! ہم خود منع نہیں کرتے ۔ ہم کو جو کچھ امرِ الٰہی ہوتا ہے اُس طرح کیا کرتے ہیں ، اب تمہارے متعلق ارشاد ہوا ہے کہ تم نے باربرداری بہت کی ہے ۔ اب وضو کرانے کی خدمت کیا کرو ۔ " ؎

الہام | ایک مرتبہ حافظ طاہر کشمیری رح بیقید فقیروں کے گروہ میں ہل کر رُوسیاہ ہو کر اور پیراہن کے نیچے زنّار ڈال کر پھرتے پھراتے آپ کی خدمت میں آئے ۔ آپ نے ان کی حقیقت بطور باطن معلوم کر کے فرمایا ۔

" حافظ : تیرا زنّار توڑنے کے لئے ہم کو حکم الٰہی ہے " چنانچہ پھر ان کا زنّار توڑوا کر

Marfat.com

تڑواکر اہلِ معرفت کے زمرہ میں داخل کیا۔ ؎

الہام | ایکمرتبہ دریائے چناب زمین کو گراتا ہوا موضع ساہنپال شریف کے قریب آگیا، لوگوں نے خدمت میں عرض کیا، آپ دریا پر تشریف لے گئے، وہاں کنارہ پر تین جگہوں پر زمین کو چاک آئے ہوئے تھے، جب وہ تینوں چاک گر پڑے تو آپ نے فرمایا۔ "اسی جگہ تک حکم تھا" چنانچہ پھر دریا پیچھے ہٹ گیا۔ ؎

کلماتِ طیبات

آپ کا کلام نصیحت و ہدایت اور معرفت و توحید کا مخزن ہوتا تھا۔ چند کلمات یہاں لکھے جاتے ہیں۔

انسان - فرمایا۔ انسان کے جسم میں بہت صفتیں اور بیشمار جوہر قدرت نے ودیعت رکھے ہیں، خصوصاً خدا تعالیٰ کی معرفت جسقدر انسان میں ہے کسی مخلوق میں نہیں، اسی لئے انسان کا مرتبہ تمام مخلوق سے بلند تر ہے۔

دنیا - فرمایا۔ دنیا ایسی زہریلی ہے کہ اس کا زہر تمام مشہور زہروں سے زیادہ خطرناک ہے، اور اس کی صورت تمام زہریلے سانپوں سے علیٰحدہ ہے، اس کا بیمار بھی اسی کے حاصل ہونے سے خوش ہوتا ہے، اور اس کا زخمی بھی اسی کے حصول سے اپنی مرہم تلاش کرتا ہے۔

فرمایا۔ اے درویش۔ ابلیس کے مکر و فریب سے بچنے کی کوشش کرو، دنیا کی حرص کو دل سے دور کرکے خدا کی محبت سے جو نفیس ترین ہے اس کو معمور کرو۔

معرفت - فرمایا۔ اذکار پاس انفاس و نفی اثبات و سلطان الاذکار جو از قسم اشغال درویشوں نے اختیار کئے ہیں یہ اس لئے کہ بیہودہ کاموں سے بچے رہیں، اور ان کے دم

Marfat.com

ضائع اور خدا کی یاد سے خالی نہ جائیں، ورنہ خدا تعالیٰ کی معرفت کا تعلق عقل سے ہے۔ جب تک ہوش کو دنیا کی طرف سے فراموش نہ کریں، اور وحدت کے دریا میں غوطہ نہ لگائیں، اور خدا کی الوہیت اور اپنی عبودیت کو نہ پہچانیں اذکار واشغال سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ اصل مدعا اس امر میں اپنے خیال کی حفاظت کرنا ہے۔ خیال ہی ہر کام میں پیش رو ہے۔ دل کی زنجیر خیال ہی ہے۔ اس کے سوا اس کو پابند نہیں کیا جا سکتا۔ یاد رکھو خدا کا وصول سوائے پاکیزگی خیال کے نہیں ہو سکتا، فصد لینے نے کروایا اور خون مخنوں کا جاری ہو گیا، ایسا وصل کونسے ذکر سے ان کو حاصل ہوا، انسان کا خیال ہوا و ہوس میں پراگندہ ہے، اس کے جمع کرنے کے لئے بزرگوں نے اذکار مذکورہ اختیار کئے ہیں، تاکہ کسی وجہ سے خیال ایک جگہ استقامت پکڑے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ اگر تم منزل مراد پر پہنچنے کا ذوق رکھتے ہو تو اپنے آپ کو اس دنیا کے کمند سے خلاص کرو، اور غفلت کا پردہ دور کرو، اسیوقت راہ راست دیکھ لوگے، اور منزل حقیقی پر پہنچ جاؤ گے۔

ہمہ از وست۔ فرمایا اے درویش! میں تم سے ایک راز کی بات کہتا ہوں، اور ایک لازوال خزانے کا دروازہ کھولتا ہوں، دل کے کانوں سے سنو، اور خاص ہوش کے ساتھ سمجھو، جب تم ہمہ از وست کے بھید سے واقف ہو جاؤ گے تو اس کی درگاہ میں بیشک مقبول ہو جاؤ گے۔ جو خیال میں آوے اسی سے جانو، جو وہم میں آوے اسی سے سمجھو، جس سے تم کو جدا کرتا ہے اس سے علیحدہ ہو جاتے ہو، جس سے تم کو وابستہ کرتا ہے اس سے تم مل جاتے ہو، تمہاری حرکات کیند کی طرح ہیں، اور چوگان اسی کے ہاتھ میں ہے، تمہاری ہستی کا قیام اسی کی ذات وصفات کے پرتو سے ہے۔ اس کے حکم کے بغیر تمہاری زبان گویا نہیں ہو سکتی، اور بغیر حکم کے تمہاری ناک کچھ سونگھ نہیں سکتی، اس کے بغیر تم ایک سانس نہیں لے سکتے خواہ باہر نکالو خواہ اندر کھینچنے کی کوشش کرو، بہار کی تاثیر اور

Marfat.com

رنگ اور نام کیسا بنایا ہے ؟ اور بادل میں بارش کا قطرہ قطرہ کس طرح بناتا ہے؟ خواب میں وہ کس طرح چیزیں تم کو دکھاتا ہے ، کہاں سے لاتا ہے ، اور پھر کہاں لے جاتا ہے؟ دیکھنا اور سننا تمہارے وجود میں کس سے ہے ؟ اخلاطِ اربعہ کا توازن کس طرح ہے ، یہ اسرارِ حکمت وہی حکیم جانتا ہے ، وہ ہر زمانہ میں اور ہر حال میں موجود ہے ، آسمان اُسی کے حکم سے پھر رہا ہے ذرّہ ناچیز اُسی کے حکم سے رقص کر رہا ہے ، آسمان و ذرّہ و بارش اس کے نزدیک یکساں ہیں ، اس کے دیکھنے میں سب لوگ برابر ہیں ، مسجد اور مندر میں بٹھانے والا وہی ہے ، نیکی و بدی اسی کے حکم سے ہے ، تمام خواہشیں اُسی سے ہیں اور وہ خواہش سے بری ہے ، ہر راہ کی رہبری اسی کے ہاتھ میں ہے ، ہر کسی کے ہر حال سے خبردار ہے ، اس کے حکم سے باہر ہو جانا کسی کی مجال نہیں ، آسمان کی بلندی پر ستاروں کا نقشہ کھولا ہے ، کنوئیں کے گہراؤ میں ریت کے دانے رکھے ہیں ، اپنے ملک میں حکم چلاتا ہے اور خود جدا ہے ، کوئی جگہ اس سے خالی نہیں اور وہ جگہ سے پاک ہے ، جو کچھ ہم سے کروانا ہے بیشک ہم وہی کرتے ہیں ، اگر اس کی مرضی نہ ہو تو ہم کیسے کر سکتے ہیں ، ہوش والے اور بدمست ، شرابی اور میفروش ، فقیہ اور بت پرست سب اُسی سے ہیں ، خالق و مخلوق میں یہی فرق ہے کہ خالق جو کچھ چاہے وہ کرتا ہے ، اور مخلوق بے حس و بے حرکت ہے ، اس سے کچھ نہیں ہو سکتا ، بزرگوں نے بندہ کو فاعلِ مختار آداب پروردگار کے لئے کہا ہے ، ہماری کیا مجال ہے کہ گناہ کی نسبت اس کی طرف کریں ورنہ حدیث شریف میں آیا ہے والقدر خیرہ وشرّہ من اللہ تعالیٰ یعنی نیکی اور بدی کا مقدر کرنا سب اللہ تعالیٰ سے ہے ۔

اے درویش ! اگر گناہ کرنیوالے ہم ہوں تو مخلوق ہونا ہم سے جدا ہو جاوے ، اگرچہ وہ گناہ ہے لیکن کسی چیز کے بنانے کی قوت جب ہم کو ہو گئی تو ہم بھی خالق ہو گئے ۔ مخلوق کا حرف اسی سے مختص ہے جس سے خود بخود کوئی حس و حرکت ظاہر نہ ہو ، تم دُولاب کی طرح پھر رہے ہو پانی کا

Marfat.com

نکالنا تمہاری طرف منسوب ہے مگر دراصل پھر نا تمہارے قبضہ میں نہیں ہے۔ تم تو ایک سبب ہو، اسباب بنانیوالا وہی ہے۔ تمہاری حرکت تمہارے بنانیوالے کے ہاتھ میں ہے۔ پس ہم ہرگز اپنے آپ متحرک نہیں، گیند کیطرح ہماری حرکت چوگانِ قدرت کے ہاتھ میں ہے۔ ہم فعل ہیں، ہماری غرض وذات ہمارے فاعل کے اختیار میں ہے۔ فعل کو کیا قدرت وطاقت ہے کہ فاعلی کرے، ہم پتوں کیطرح بیحرکت ہیں، ہماری حرکات اس کی رضا کی ہوا کے ساتھ وابستہ ہیں، اپنے آپ کو بگولا کیطرح جانو، ہوا اس میں پوشیدہ ہے، اس کو پھرا رہی ہے کبھی بلندی پر لے جاتی ہے، کبھی پستی پر لے آتی ہے، کبھی مٹی پر مٹی پھینکواتی ہے۔ پس اے مرد! جان لو کہ ہم بیشک گرد وغبار کی مانند ہیں، جسطرح وہ چاہے ہم کو رکھے، اگر ہماری حرکت ہمارے ہاتھ میں ہوتی تو ہم اپنی حاجتوں کے نہ پورا ہونے سے کیوں غمگین ہوتے۔

اے درویش! مذہب فقر یہ ہے کہ کسی سے کوئی غرض نہ رکھے، سب کچھ اسی ذات سے سمجھے، جب تک درویش کا اعتقاد ہمہ از وست پر راسخ نہ ہوگا اپنے آپ کو درویشوں کے سلسلہ میں مت شمار کرے۔ اور جو کچھ درویشانِ متقدمین کے احوال کتابوں میں لکھے ہیں، ان سے اشتغال رکھنا چاہیئے کیونکہ تجربہ کاروں کے فرمان پر چلنے سے کشود کار ہوتا ہے۔

ہمہ اوست۔ فرمایا اے درویش! ہمہ اوست کمال معرفت کا درجہ ہے۔ وہاں ہم اور تم ہست اور نیست کچھ نہیں شمع کیطرح ہر طرف ایک ہی رُخ ہے، ہر چہرہ میں وہی ذات اپنا جلوہ دیکھتی ہے، ہر طرف وہی وہ ہے، مشعل و پروانہ ایک ہیں، فاعل و مفعول یعنی کرنیوالا اور کیا گیا سب ایک ہیں۔

اے درویش! غصہ وحیا علامت دوئی (غیریت واثنینیت) ہیں، جہاں سوا ایک کے کچھ مشہود نہ ہو وہاں غصہ کس پر اور حیا کس سے؟ درویش جو صورت سے گذر جاوے اور معنی کو پالے اس کی نظر میں سوائے ذاتِ واحد کے کچھ محسوس نہیں ہوتا، ہر صورت میں اور ہر جگہ وہ ایک کو ہے

Marfat.com

ایک کو ہی دیکھتا ہے ، ضارب و مضروب (مارنے والا اور مار کھانیوالا) اس کی نگاہ میں باہم
غیر نہیں دکھائی دیتے ، وہ ہر حال میں خوش بخوش رہتا ہے ، جیسا کہ عناصر یکساں ہیں اور ان سے
بیشمار شکلیں اور رنگ جملہ موجودات میں نمایاں ہیں ، لیکن عناصر کی یکرنگی میں کوئی فرق
نہیں آیا ، کمزور و طاقتور ، اونٹ و گھوڑے ، شیر و ہاتھی ، مچھر و کیڑے ، ارزق و نیز بین ،
اَحوَل اور اندھے سب انہیں عناصر سے موجود ہوئے ، (شکلوں میں اختلاف ہوا لیکن عناصر نہیں)
اسیطرح دیکھنے والا اور بولنے والا ، پہچاننے والا اور حرکت کرنیوالا سب موجودات میں ایک
ہی ہے ، عناصر کی ظاہری و باطنی حس غیر اُس ذات کے کچھ نہیں ، عناصر جیس پوست ہیں
اور جس نے سب پوستوں کو متحرک کیا ہے وہ صورت اور رنگ سے پاک ہے ، سب جگہ موجود
ہے ، جیسا کہ سب جہان کے چمن و گلزار اور برگ و بار کو بادِ صبا کھلاتی اور ہلاتی ہے ، اور وہ
ایک ہی ہے ، اور ہر ایک چشمہ میں پانی ہے اور وہ ایک ہی ہے ، اور ہر ایک پتھر میں آگ ہے
وہ ایک ہی ہے (مقامات کے تعدد سے ان کی یگانگت میں فرق نہیں آیا) چاہیئے کہ تم صورت
سے گذر جاؤ اور معنی تک پہنچو ، حتی کہ اشکال مختلفہ تم کو آئینہ ہو جاویں گے ، اور سب
شیشوں میں تم اپنی صورت دیکھو گے ، یہ بصارت جو آب و گل کی آنکھوں میں ہے یہ آب و گل
کو دیکھتی ہے ، اور وہ بصارت جو ہوش کی آنکھوں میں ہے حقایق اشیاء کو دیکھتی ہے
جب کثرت میں وحدت ظاہر ہو جاوے تو ظاہری بصارت پر اعتبار نہیں رہتا ، اہل بصیرت اور
محقق نظر ہو جاتا ہے ، سو بسو اور مو بمو اس کو ذاتِ واحد کے سوا کچھ نظر نہیں آتا ،
بلکہ سب موجودات میں اپنے آپ کو دیکھتا ہے ، مخلوقی کا خیال اس سے برطرف ہو جاتا ہے ،
سوائے خالق کے کچھ نہیں رہتا ، مخلوق نابود ہو جاتا ہے جو کچھ تم کو سامنے نظر آتا ہے صراف کیطرح
اس میں دیکھو ، جب غور کی نگاہ سے دیکھو گے تو صرف ایک ذات ہی نظر آئے گی .
اے درویش ! سب مدعا خیال کی مشق میں ہے ، اہل دنیا کہ دن رات دنیا کے خیال میں محو ہیں .

Marfat.com

خالق سے کنارہ کرکے مخلوق میں سرگرداں ہوجاتے ہیں، اور بیشمار آفات وغم واندوہ انکو لاحق ہوتے ہیں، اسیطرح اگر دن رات تم وحدت کا خیال رکھوگے تو بتدریج ایسا وقت آئے گا کہ سوائے ایک ذات کے کچھ نہ رہے گا، جیسا کہ عشق مجازی کے خیال میں مجنوں نے کمال کیا اس کو چاردں طرف سوائے لیلیٰ کے کچھ نظر نہ آتا، بلکہ مجنوں نہ رہا لیلےٰ ہی لیلےٰ ہوگئی۔

اے درویش! اس دنیا کے بتکدہ کو دیکھو، ہر بت میں بت ساز اور ہر بت شکن کو دیکھو جب آنکھیں کھولوگے تو سب شیشہ ہیں، ہر جمال میں اپنا چہرہ دیکھوگے۔ اے فقیر! جب تو اپنے مقام کو پہچانے تو تیری کوئی جگہ نہ رہے، نہ یہ رہے نہ وہ رہے، نہ تیرا گھر رہے، زندگی کی خواہش اور موت کا خوف کچھ نہ رہے، ہر آواز میں اور ہر ساز میں تیرے ہی گیت گائے جاویں۔"

معرفین کمال

۱۔ آپ کے مرشدِ طریقت حضرت سخی شاہ سلیمان نوری رحمۃ نے آپ کے متعلق فرمایا

"آیا میرا ڈھولن چارے بنے رکھ"

۲۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ نے فرمایا ہے۔

"جوادطریق المحبت مولانائے حاجی محمد بدعائے سلامتِ احوال وسعو مدارج کمال مشغول اند۔"

۳۔ حضرت خواجہ محمد احسان مجددی رحمۃ نے فرمایا ہے۔

"حاجی نوشہ صاحب عمدۃ الوقتی کے ہمعصر صاحب ذوق وشوق نہایت عزیز الوجود تھے، آپ کا جذبہ نہایت قوی تھا۔"

۴۔ حضرت شاہ غلام علی مجددی دہلوی رحمۃ اپنے مکتوبات کے ایک مکتوب میں خواجہ حسن مودودی رحمۃ کی طرف لکھا ہے فرماتے ہیں۔

Marfat.com

"و قولکم اولیاء کہ بمرتبہ غوثیت رسیدہ اند در چشتیہ بسیار اند و در قادریہ ہمین ذات حضرت غوث الاعظم رحمت، نے در خاندان قادریہ حاجی نوشہ و شاہ قمیص و میراں عبداللہ و شاہ ابوالمعالی و شاہ کمال کیتھلی رحمۃ اللہ علیہم و مثل اینہا عزیزاں بسیار گذشتہ اند دریں دیار، و احوال خلفائے کہ در دیار دیگر اند بسیار اند" عہ

۵ - حضرت مولنا مفتی غلام سرور لاہوری رح فرماتے ہیں۔

"و شیخ حاجی محمد قادری المشہور بہ نوشاہ گنج بخش قدس سرہ از عظمائے خلفائے شاہ سلیمان قادری رح و لی نادرزاد صاحب جذب و صحو و سکر و محبت و عشق و شوق و ذوق و زہد و ریاضت و تقوائے صاحب عبادت و الی و لایت اہل خوارق و کرامت امام و مقتدائے طریقہ نوشاہیہ قادریہ است در فقر مقامات بلند و شان ارجمند داشت" عہ

۶ - حضرت شاہ بھولا ولی قادری رح ساکن چک منجو نے فرمایا ہے۔

"و حاجی نوشہ صاحب رح کا دربار بڑا عالی دربار ہے، وہاں سے ہر کسی کا کاسہ گدائی لبریز ہوتا ہے" عہ

۷ - حضرت سید عبدالوہاب ثانی گیلانی رح ساکن چک سادہ نے فرمایا ہے۔

"و حضرت نوشہ حاجی رح اس وقت خاندان قادری کے آفتاب ہیں" عہ

۸ - حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح نے فرمایا ہے۔

"و میرے شیخ حضرت حاجی نوشہ صاحب رح دربار نبوی میں خاص حضوری ہیں اور جو فیض امت پر وارد ہونا ہوتا ہے وہ پہلے انہیں پر وارد ہوتا ہے، اور وہ آگے تقسیم کرتے ہیں، اور بوقت تقسیم مجھے بڑوں کی طرح حصہ عطا فرماتے ہیں" عہ

Marfat.com

۹ - حضرت مولٰنا محمد اشرف فاروقی منیری رح نے فرمایا ہے۔
"حضرت نوشہ صاحب رح اپنے زمانہ کے تمام اولیاسے روحانی طاقت میں بڑے اور صاحب مقاماتِ رفیعہ تھے" ؎

۱۰ - ملائکہ مقربین نے حضرت سچیار صاحب رح کو فرمایا۔
"حضرت نوشہ صاحب رح کا دربار عشق سے پُر ہے، اور وہ خدائی رنگ میں رنگنے والے ہیں" ؎

۱۱ - حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب مجددی سیتھلی رح فرماتے ہیں۔
"ہمارے یہاں حضرت شاہ حاجی محمد رح فقیر، ولی اپنے وقت میں ہوئے ہیں، اُن کا نام غیب سے نوشاہ رکھا گیا تھا جیسا کہ اُن کے مناقبوں میں آیا ہے سو اسی روز سے نام اُن کا سوائے بتلانے اُن کے نوشاہِ حاجی بولا گیا ہے، کوئی اُن کا نام سوائے نوشاہ صاحب کے نہیں بولتا ہے۔" ؎

۱۲ - حضرت قاضی سلطان محمود قادری سہروردی رح سجادہ نشین اوان شریف فرمایا کرتے تھے۔
"حضرت نوشہ گنج بخش رح اپنے زمانہ کے مجدد اکبر تھے، اور ان کو مرتبہ وراثۃ الانبیا حاصل تھا، اور وہ بتوجہ باطنی اپنے مریدوں کے دلوں پر اسم اعظم کندہ کرتے تھے۔"

ازواجِ محترمات

آپ کی تین بیبیاں پاکباز تھیں، جو نہایت عارفات قانتات عابدات زاہدات

(۱) آپ کی پہلی شادی نوشہرہ تارڑاں میں حضرت سید فتح محمد علوی عباسی رح کی صاحبزادی سے ہوئی، اسی شادی میں آپ کی برات کے ساتھ حضرت خضر علیہ السلام بھی ہمراہ تھے

Marfat.com

بھی ہمراہ تھے۔ صاحبِ تحقیقاتِ چشتی نے آپ کے خُسر کا نام شیخ ابونصر لکھا ہے۔
اِن کے بطن سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

(۲) دوسری بی بی صاحبہ کا نام حضرت روئیل خاتوں صاحبہ رح تھا، جو نہایت پاکباز نیک نہاد تھیں، اور آبا و اجداد سے فضیلتِ علم سے مشرّف تھیں، والد بزرگوار کا نام حضرت حافظ بہاو الدین ہیلانی رح تھا، ابن حاجی عزیز اللہ بن شیخ فریدالدین نومسلم (سابقہ نام روپ چند) بن فرن بن جیون بن چنگا بن چوکھا بن کالا بن سٹھو بن منہاس (مورث قوم منہاس راجپوت) اِن کے بطن سے اولاد ہوئی۔

(۳) تیسری بی بی صاحبہ رح کا حال رسالہ القادِر نوشاہی میں اس طرح پر درج ہے کہ ایک درویش بزرگ علاقہ ڈگر مضافاتِ دریائے راوی کا آپ کی خدمت میں وارد ہوا، اور عرض کیا کہ میری ایک ہمشیرہ سراپا عفت وعصمت ہے وہ میں کسی اہل دنیا کے حوالے کرنا نہیں چاہتا، میرا خیال ہے کہ اگر آپ اس کو قبول فرمالیں تو میں آپ کو نکاح کر دوں، آپ چونکہ سوائے امرِ آلہی کے کوئی کام نہ کرتے تھے، تھوڑی دیر مراقبہ کیا، اور بارگاہِ آلہی سے اجازت ہونے پر اُس درویش کو آگاہ فرمایا، وہ درویش گیا، اور وطن سے اپنی ہمشیرہ کو ساتھ لے آیا، اور آپ کے ساتھ نکاح کر دیا۔
ان کے بطن سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

اولادِ کرام

آپ کے دو صاحبزادے اور ایک صاحبزادی تھیں، تینوں حضرت روئیل خاتوں

Marfat.com

صاحبہ رح کے بطن سے پیدا ہوئے۔

۱۔ حضرت شاہ حافظ محمد برخوردار بحر العشق رح

بڑے فاضل اجل صاحب مقاماتِ عالیہ تھے، اپنے والد ماجد رح کی وراثت میں مرتبہ قطبیت وغوثیت پر فائز ہوئے، حضرت نوشہ صاحب رح نے بایمائے غیبی ان کو دستارِ خلافتِ کبریٰ عطا فرما کر اپنا ولیعہد وسجادہ نشین مقرر کیا، ہزاروں مخلوق ان سے مستفیض ہو کر درجۂ ارشاد کو پہنچی، ان کی کرامات وخوارق اکثر کتابوں میں منقول ہیں، پندرھویں ذیقعدہ ۱۰۹۳ھ کو انتقال فرمایا، ان کا مزار شریف روضۂ حضرت نوشہ صاحب رح سے مشرقی جانب بفاصلہ سات قبروں درمیانی کے، چبوترہ بلند پر سنگِ مرمر کا بنا ہوا ہے۔

ان کے چھ صاحبزادے تھے (۱) شاہ عنایت اللہ زاہد رح (۲) شاہ سعد اللہ حکیم رح (۳) شاہ رحمت اللہ عارف رح (۴) شاہ نصرت اللہ محدث رح (۵) شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان رح (۶) شاہ حافظ جمال اللہ فقیہ رح۔

راقم الحروف مؤلف کتاب ہذا فقیر ابو الریاض شریف احمد شرافت عفا اللہ عنہ بھی انہیں کی اولاد سے ہے، میرا نسبنامہ اس طرح ملتا ہے، میرے والد بزرگوار کا نام حضرت شاہ غلام مصطفےٰ صاحب مدظلہ العالی ہے ابن حضرت سید السادات سید محمد شاہ صاحبؒ (متوفی شب سہ شنبہ ۲۲ محرم ۱۳۳۷ھ) بن حضرت شاہ محمد امین صاحبؒ (متوفی شب یکشنبہ ۱۸ جمادی الاخرے ۱۲۳۱ھ) بن قبلۂ عالم حضرت شاہ قل احمد جیو صاحب پاکذات نوشاہِ ثانی رح (متوفی شب سہ شنبہ ۲۳ ربیع الآخر ۱۲۸۶ھ) بن حضرت اعلےٰ شاہ الٰہی بخش صاحبؒ (متوفی شنبہ ۷ رمضان ۱۲۵۳ھ) بن حضرت حافظ شاہ نور اللہ صاحب رح (متوفی ۴ صفر ۱۲۲۹ھ) بن حضرت حافظ

Marfat.com

شاہ محمد حیات صاحبؒ مصنفِ تذکرہ نوشاہیہ (متوفی ۱۱۷۳ھ) بن حضرت حافظ شاہ جمال اللہ صاحب فقیہؒ (متوفی شب سہ شنبہ ۱۲ ربیع الآخر ۱۱۴۲ھ) بن حضرت شاہ حافظ محمد برخوردار بحر العشقؒ۔

۲۔ حضرت شاہ محمد ہاشم دریا دلؒ

علوم عقلیہ و نقلیہ کی پوری تحصیل کی، مولانا عبدالحکیم صاحب سیالکوٹیؒ سے تلمذ کیا، فقہ و حدیث و طب میں کافی مہارت تھی، مقاماتِ ولایت میں بلند مرتبہ تھے، روحانیت کو علم ظاہری میں چھپایا ہوا تھا، ان کے حالات بہت کتابوں میں موجود ہیں، بائیسویں ذی الحجہ ۱۰۹۲ھ کو وفات پائی، بھائی صاحب کلان کے مشرقی جانب مزار پختہ بنا ہوا ہے۔

ان کے تین صاحبزادے تھے (۱) شاہ فضل اللہؒ (۲) شاہ عظمت اللہؒ (۳) شاہ محمد سعید صاحب دُولاؒ پہلے دو نو صاحبان لاولد فوت ہوئے، تیسرے صاحبزادہ کی اولاد موجود ہے۔

حضرت نوشہ صاحبؒ کی بیٹی کا نام

حضرت سیدہ سائرہ خاتوں صاحبہؒ تھا؛ یہ بڑے بھائی سے چھوٹی، اور چھوٹے بھائی سے بڑی تھیں، ان کا نکاح حضرت حافظ معموری ہیلانیؒ سے ہوا تھا۔ ان کے بطن سے چار صاحبزادے ہوئے (۱) میاں تاج الدینؒ (۲) میاں ہدایت اللہؒ (۳) میاں نظام الدینؒ (۴) میاں عبدالرحمٰنؒ جو حضرت نوشہ صاحبؒ کے نواسے تھے۔

آپ کے صاحبزادوں و اولاد کے مفصل حالات انشاء اللہ تعالےٰ کتاب ہذا کے دوسرے جلد موسوم بہ طبقاتِ نوشاہیہ میں آئیں گے۔

Marfat.com

فضائل اولاد | آپ نے اپنی اولاد کے متعلق کئی فضائل بیان کئے ہیں، اُن میں سے جو وفات کے وقت حضور نے ارشاد فرمائے تھے وہ تو واقعۂ وفات میں درج کئے جائیں گے، بعض فضائل جو اس کے علاوہ فرمائے ہیں وہ یہ ہیں۔

فرمایا۔ جس جگہ میری اولاد جائے گی میں اس کے ہمراہ ہوں گا، جو شخص میری اولاد کے ساتھ نیکی کرے گا میں خدا تعالےٰ سے اس کے ساتھ نیکی کرواؤں گا، اور جو شخص میری اولاد سے بدی کرے گا میں خدا تعالےٰ سے اس کو بری سزا دلواؤں گا، اور جو شخص میری اولاد کی خدمت کرے گا جو مانگے گا سو پائے گا، اور جو شخص میری اولاد کا ایک دام نقصان کرے گا، اُس کے تیرہ دام نقصان ہوں گے۔ حضرت غوث الاعظم رح نے بعالم روحانیت حضرت نوشہ صاحب رح کو بطور بشارت فرمایا کہ تیری اولاد بہت ہوگی، اور نعمتِ فقر سے مشرف ہوں گے، اور میں اُن کا ہاتھ پکڑنے والا ہوں، اور میں قیامت تک ان کی محافظت کا ضامن ہوں، اگر کوئی شخص تیری اولاد کا ایک پیسہ نقصان کرے گا تو میں اُس کے سو پیسے زیان کروں گا، جو کوئی تیری اولاد سے عداوت رکھے گا میں اس کی بیخ و بنیاد ویران کردوں گا۔

تلامذۂ عظام

آپ نے کچھ عرصہ تک ظاہری علم کی تدریس بھی جاری رکھی، بہت لوگ آپ سے فضیلتِ علمی کو پہنچے از انجملہ۔

(۱) حضرت حافظ محمد برخوردار صاحب رح (۲) حضرت شاہ محمد ہاشم دریائی رح (۳) حضرت شیخ حافظ نور محمد صاحب سیالکوٹی رح ان کے علاوہ بھی کئی حضور کی شاگردی سے سرفراز ہوئے۔

Marfat.com

مریدین

حضرت مرزا احمد بیگ لاہوری رح اپنے رسالہ الاعجاز میں لکھتے ہیں کہ آپ کے یار اِس قدر کثیر التعداد ہیں کہ ان کا ضبطِ قلم میں آنا محال ہے، حق تعالیٰ نے آپ کو ایسی تاثیر بخشی تھی کہ جس شخص پر آپ توجہ فرماتے اُس کا قلب فوراً ذاکر ہو جاتا، اور آپ مریدوں کو یار فرمایا کرتے تھے۔

آپ نے فرمایا ہے کہ جس مجلس میں میرے دو درویش ہوں گے وہ مجھے تیسرا حاضر سمجھیں، اور فرمایا۔ جتنے لوگ قیامت تک میرے سلسلہ میں داخل ہوں گے میں دو نو جہان میں ان کی پشت پناہ ہوں گا، اور ہر ایک مشکل میں ان کا مددگار و معاون ہوں گا، جس جگہ وہ جائیں گے میں اُن کے ساتھ ہوں گا قیامت کے دن وہ میرے ہمراہ خدا کی درگاہ میں حاضر ہوں گے، اور میرے سلسلہ کے تمام لوگ میرے ساتھ خدا تعالےٰ کے دیدار سے مشرف ہوں گے۔

اور فرمایا قیامت کے روز جب اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہم کو اذن ہو گا تو، ہم اپنے تمام مریدوں کو اپنے کمل (بھورا) میں گٹھڑی باندھ کر بہشت میں پہنچائیں گے، ہمارا کوئی مرید دوزخ میں نہیں رہے گا، اور فرمایا جو شخص میری خانقاہ کے حلقہ سے ہو کر گذرے گا وہ بہشتی ہو گا، اور فرمایا جو شخص میری خانقاہ کے چاروں طرف بارہ بارہ کوس کے فاصلہ تک گذرے گا دراں حالیکہ وہ میرے حق میں نیک اعتقاد رکھنے والا ہو گا اُس کی نجات کی کافی امید ہے۔

حضرت غوث الاعظم رض نے بعالم روحانیت آپ کو بشارت دی تھی کہ میں تیرے فقیروں کا قیامت تک محافظ ہوں گا، اور تیرے ارادتمندوں سے کئی لوگ

Marfat.com

فقیر، اور کئی لوگ دنیادار ہوں گے، میں سب کی نگہبانی کروں گا، اور مصیبت ومشکل کے وقت ان کی دستگیری کروں گا، اور سب کو بہشت میں اپنے ساتھ بلاحساب لے جاؤں گا۔"

خلفائے ذوالاحترام

آپ کے خلفا تو بیشمار تھے، اُن میں سے خواص یاروں کو متاخرین بزرگوں نے تین قسم پر منقسم کیا ہے، بائیس[۲۲] صوبے (خلفائے اکبر) باون[۵۲] بانوا (خلفائے اصغر) بہتر[۷۲] اُمرا (صاحب مجاز) لیکن فقیر عرائت عافاہ اللہ نے پہلے مصنفوں کی طرز کے مطابق کسی قسم کو ملحوظ نہیں رکھا، جو مشاہیر خلفا ہوئے ہیں اُن کے اسمائے گرامی بالترتیب درج کردیئے ہیں۔

(۱) حضرت شیخ رحیم داد فرزند اکبر وسجادہ نشین حضرت سخی شاہ سلیمان نوری قریشی رح مدفون بھلوال شریف ضلع سرگودھا (۲) حضرت شیخ تاج محمود فرزند اصغر حضرت سخی بادشاہ رح مدفون بھلوال شریف (۳) حضرت شاہ حافظ محمد برخوردار بحر العشق فرزند اکبر وخلیفہ اعظم وسجادہ نشین حضرت نوشہ گنج بخش علوی عباسی رح مدفون مقبرہ نوشاہیہ ساہنپال شریف ضلع گجرات (۴) حضرت شاہ محمد ہاشم دریادل فرزند اصغر حضرت نوشہ صاحب رح مدفون مقبرہ نوشاہیہ ساہنپال شریف (۵) حضرت حافظ معموری بن حافظ محمد اسحٰق قوم منہاس راجپوت ساکن ہیلاں ضلع گجرات (۶) حضرت شیخ حافظ نور محمد نوری مدفون محلہ رنگ پورہ سیالکوٹ (۷) حضرت شیخ صدرالدین المعروف شاہ صدر دیوان رح قوم قریشی ہاشمی عقیلی مدفون رکھ چٹھہ متصل رسول نگر ضلع گوجرانوالہ (۸) حضرت شیخ پیر محمد پیارا بن علی بن وارث خاں قوم گکھڑ کیانی

مدفون نوشہرہ

Marfat.com

مدفون نوشہرہ شریف ضلع گجرات (۹) حضرت مرزا الف بیگ الملقب بہ شاہ الف
المعروف شیخ محمد تقی مجذوب رح قوم مغل مدفون نوشہرہ شریف (۱۰) حضرت شیخ
صالح محمد بن شیخ عبدالوہاب درویش رح مدفون چک سادہ ضلع گجرات (۱۱)
حضرت شیخ عاشق محمد بن شیخ عبدالوہاب درویش رح مدفون بن باجوہ ضلع سیالکوٹ
(۱۲) حضرت شیخ جلال الدین محمد رح ساکن کوٹلی جلال ضلع سیالکوٹ (۱۳)
حضرت شیخ اسمٰعیل آہنگر رح ساکن کوٹلی جلال (۱۴) حضرت سید خواجہ محمد فضیل وحی رح
مدفون بنی حصار کابل (۱۵) حضرت شیخ شاہ محمد قطب قندھار رح (۱۶)
حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحب بن میاں صالح محمد رح قوم قریشی اسدی بہائی مدفون
بھڑی شاہ رحمان ضلع گوجرانوالہ (۱۷) حضرت شیخ الہداد بن میاں صالح محمد رح قوم
قریشی اسدی بہائی مدفون بھڑی شاہ رحمان (۱۸) حضرت شیخ فتح محمد قلندر المعروف
شاہ فتا دیوان رح مدفون ساگری ضلع جہلم (۱۹) حضرت حاجی الحرمین الشریفین
قاضی خوشی محمد رح مدفون کنجاہ ضلع گجرات (۲۰) حضرت قاضی رضی الدین مدفون
کنجاہ (۲۱) حضرت شیخ مٹھا مجذوب المعروف پیر مٹھا رح مدفون کنجاہ (۲۲)
حضرت شیخ ابوالبقاء رح مدفون کنجاہ (۲۳) حضرت شیخ نظر محمد رح مدفون کنجاہ
(۲۴) حضرت سید عبداللہ مجذوب بن شیخ فرید بخاری المخاطب بہ نواب
میر مرتضےٰ خاں منصبدار رح مدفون لاہور (۲۵) حضرت سید شاہ محمد شہید
بن میراں سید حسین بہاکری رح مدفون برکنارہ کھان قلعہ رہتاس ضلع جہلم (۲۶)
حضرت میاں شادی رح مدفون رہتاس (۲۷) حضرت شیخ محمد محسن رح مدفون
رہتاس (۲۸) حضرت شیخ نانک شہید المعروف میاں نانو مجذوب رح قوم
بھیں مدفون کیلاسکے چیمہ ضلع گوجرانوالہ (۲۹) حضرت حافظ طاہر مجذوبؒ

Marfat.com

ساکن کشمیر (۳۰) حضرت شیخ عبداللہ المعروف ڈکڑ شہاب رح مدفون چونکھ ضلع میرپور ریاست جموں (۳۱) حضرت شیخ عبدالحمید رح قوم گوجر ساکن علاقہ گوجر ضلع گجرات (۳۲) حضرت میاں جیون مطرب رح ساکن ساہنپال شریف (۳۳) حضرت شیخ نور محمد مہدی رح عاشق صادق (۳۴) حضرت میاں نانو بھک رح قوم جٹ رانجھہ (۳۵) حضرت میاں محمد صادق رح قوم چیٹھہ (۳۶) حضرت میاں تاجہ نرکھی رح (۳۷) حضرت شاہ عالم سُرخ پوش رح (۳۸) حضرت میاں درویش مجذوب رح (۳۹) حضرت میاں جیون حجام رح ساکن باہو ضلع گجرات (۴۰) حضرت میاں شاہا پرشوری رح (۴۱) حضرت میاں اسمٰعیل رح (۴۲) حضرت میاں منگا رح (۴۳) حضرت میاں کمال الدین بافندہ رح (۴۴) حضرت میاں ماہ رُو رح (۴۵) حضرت شیخ عبدالحکیم رح مدفون چک سروانی ضلع گجرات (۴۶) حضرت شیخ فرخ محمد سنبھلی رح (۴۷) حضرت میاں جان محمد رح (۴۸) حضرت میاں کمال الدین اُن کا بھائی (۴۹) حضرت میاں صادق محمد ساکن رندھیر بک (۵۰) حضرت میاں صادق مجذوب رح (۵۱) حضرت میاں محمود رح قوم گوجر ساکن چک سمہ (۵۲) حضرت میاں جمال نعلدوز رح (۵۳) حضرت مرزا امان اللہ رح قوم مغل (۵۴) حضرت میاں بجھا رح (۵۵) حضرت میاں جلیل رح (۵۶) حضرت میاں بدرالدین رح (۵۷) حضرت میاں بھیرو فقیر رح (۵۸) حضرت میاں الہ بخش قوم جٹ رح (۵۹) حضرت شیخ معروف چشتی رح مدفون سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ (۶۰) حضرت میاں رحمت اللہ رح ساکن نون علاقہ گوجر ضلع گجرات (۶۱) حضرت مُلّا اخوند محمد عُرف کمال الدین کشمیری رح ساکن سیالکوٹ (۶۲) حضرت مولانا عبدالحکیم آفتاب پنجاب رح مدفون سیالکوٹ (۶۳)

Marfat.com

حضرت شیخ حاجی مکتب دار سیالکوٹی ؒ (۶۴) حضرت سید میراں مصطفےٰ بخاریؒ مدفون مقبرہ نوشاہیہ ساہنپال تریف (۶۵) حضرت شاہ جیجا ولی بخاری ؒ مدفون مقبرہ نوشاہیہ (۶۶) حضرت شیخ جیتا ولی ؒ مدفون چنبہل ضلع تیخوپورہ (۶۷) حضرت شاہ بل بل دیوان ؒ ساکن پیلی بھیت (۶۸) حضرت مولوی عبدالقادر بن حاجی شیخ حامد ؒ ساکن ملک وال ضلع گجرات (۶۹) میاں محمد صادق پٹواری ؒ ساکن چک سمہ (۷۰) چوہدری شیخا رانجھہ ساہنپالی ؒ (۷۱) چوہدری شاہین بال المعروف ساہنپال بن مہمان قوم تارڑ کھڈا بانی موضع ساہنپال تریف (۷۲) چوہدری رحمان قلی بن ساہنپال تارڑ ؒ (۷۳) چوہدری محمد قلی بن ساہنپال تارڑ ؒ (۷۴) چوہدری مرشد قلی بن ساہنپال تارڑ ؒ (۷۵) چوہدری مست قلی بن ساہنپال تارڑ ؒ (۷۶) میاں ہندال قوال خاص ؒ ساہنپالی (۷۷) چوہدری نہالا مانگٹ ساہنپالی ؒ (۷۸) میاں کھیون بافندہ ساہنپالی ؒ (۷۹) میاں استاجانی نجار ؒ قوم بھٹی جبل ساہنپالی ؒ (۸۰) میاں احمد معمار ساہنپالی ؒ (۸۱) چوہدری شمشیر خاں ؒ ساکن پانڈووال ضلع گجرات (۸۲) مرزا شیر علی خاں مغل بیجاپوری ؒ الملقب بہ پہلوان پائے تخت ساکن لاہور (۸۳) میاں محمد امین لاہوری ؒ (۸۴) چوہدری جھنڈا مزارعہ ساہنپالی ؒ (۸۵) چوہدری مست رانجھہ ساہنپالی ؒ (۸۶) چوہدری چنن گوندل ساہنپالی ؒ (۸۷) میاں خیر الدین باغبان ساہنپالی ؒ (۸۸) چوہدری شریف قوم تارڑ گندرا ساکن دھریک ضلع گجرات (۸۹) حضرت خواجہ علی ؒ المعروف مجلی فقیر ساکن منیس ضلع گوجرانوالہ (۹۰) چوہدری لقمان بن شاہ محمد قوم وڑائچ ؒ ساکن خالق پور ضلع گوجرانوالہ (۹۱) میاں نور محمد بن حمید نجار ؒ ساکن اگرویہ ضلع گجرات (۹۲) چوہدری محب علی بن زرنجش ؒ

Marfat.com

ساکن اگرویہ (۹۳) میاں مرزا بن رائے وجہ اللہ خاں المعروف وجہل خاں قوم ساہی کھرل دانا آبادی رح مدفون واں ہڈ بھناں ضلع شیخوپورہ (۹۴) میاں ہست محمد رح ساکن نور پور چاہلاں ضلع گوجرانوالہ (۹۵) میاں میراں بخش عرف میر جیو بن الٰہی بخش قوال ساہنپالی رح (۹۶) حضرت سلطان ابوالمظفر شہاب الدین محمد شاہ جہاں غازی صاحبقران ثانی رح (۹۷) نواب سعد اللہ خاں وزیر جنیوئی رح (۹۸) میاں عظمت اللہ رح (۹۹) میاں جمال اللہ رح (۱۰۰) میاں نصرت اللہ رح (۱۰۱) میاں حاجی رح (۱۰۲) میاں خان محمد رح (۱۰۳) میاں عبدالسلام رح (۱۰۴) میاں فضل رح (۱۰۵) میاں عبدالہادی رح (۱۰۶) شیخ عبدالحق رح (۱۰۷) میاں رحمت اللہ رح (۱۰۸) میاں نظام الدین رح (۱۰۹) حافظ عبدالرحمن رح (۱۱۰) میاں شریف رح (۱۱۱) میاں ظریف رح (۱۱۲) میاں لالہ جوگی رح (۱۱۳) میاں امام الدین رح (۱۱۴) میاں عبدالرشید رح (۱۱۵) میاں لغلاص رح (۱۱۶) میاں عبدالرسول رح (۱۱۷) میاں عبدالنبی رح (۱۱۸) شیخ جان نور رح (۱۱۹) شیخ عبدالقادر رح (۱۲۰) میاں عبدالرحیم رح (۱۲۱) میاں عبدالواحد رح (۱۲۲) میاں مرزا عابد رح (۱۲۳) میاں کریم رح (۱۲۴) میاں نانو رح (۱۲۵) میاں رشید رح (۱۲۶) میاں کریم الدین رح (۱۲۷) میاں عبدالکریم رح (۱۲۸) میاں محمد محسن رح (۱۲۹) میاں اسمٰعیل رح (۱۳۰) میاں مرید رح (۱۳۱) میاں واسع رح (۱۳۲) میاں فتح الدین رح (۱۳۳) میاں محمد یار رح (۱۳۴) میاں جمیل رح (۱۳۵) میاں مراد رح (۱۳۶) میاں صادق رح (۱۳۷) میاں اطہر رح (۱۳۸) میاں مستقیم رح (۱۳۹) میاں اللہ یار رح (۱۴۰) سید عمر رح (۱۴۱) شیخ قایم رح (۱۴۲) میاں فتح محمد رح (۱۴۳) میاں ملا کلان رح (۱۴۴) میاں شاہ میر رح (۱۴۵) شیخ سلیم رح (۱۴۶) میاں بدرالدین

Marfat.com

(۱۴۶) میاں بدرالدین رح (۱۴۷) میاں حافظ رح (۱۴۸) میاں عبدالشیخ رح
(۱۴۹) میاں قاسم رح (۱۵۰) میاں احمد رح (۱۵۱) میاں عبدالعالم رح (۱۵۲)
چوہدری حیدر مانگٹ رح (۱۵۳) حافظ قاسم رح (۱۵۴) میاں ہاشم رح (۱۵۵)
میاں کندو رانجھا رح (۱۵۶) میاں خیر محمد رح (۱۵۷) شیخ عبدالسلام رح (۱۵۸)
میاں اسحاق رح (۱۵۹) حافظ نعمت اللہ رح (۱۶۰) میاں فتح اللہ رح (۱۶۱)
شیخ علی رح (۱۶۲) میاں جیدا رح (۱۶۳) میاں شاہو نعلدوز رح (۱۶۴) میاں
بیگا خارکش رح (۱۶۵) میاں علی رح (۱۶۶) میاں مومن رح (۱۶۷) میاں خلاص رح
(۱۶۸) میاں علی محمد رح (۱۶۹) شیخ محمد زینی رح (۱۷۰) میاں حسن رح (۱۷۱)
میاں سعداللہ رح (۱۷۲) میاں محمد حافظ رح (۱۷۳) چوہدری سوہنداجٹ رح (۱۷۴)
میاں حسین رح (۱۷۵) میاں نور رح (۱۷۶) میاں باہو رح (۱۷۷) میاں فتار
(۱۷۸) میاں تاج رح (۱۷۹) میاں علج رح (۱۸۰) میاں تاجہ رح (۱۸۱)
میاں جاتری رح (۱۸۲) میاں چنن رح (۱۸۳) میاں شادی رح (۱۸۴)
میاں میر احمد رح (۱۸۵) میاں داود رح (۱۸۶) میاں شاہباز رح (۱۸۷) میاں امین رح
(۱۸۸) میاں طاہر رح (۱۸۹) میاں قایم رح (۱۹۰) میاں آلہداد رح (۱۹۱) میاں
بہلو رح (۱۹۲) شیخ حیات رح (۱۹۳) میاں سپاہا رح (۱۹۴) شیخ مستقیم رح
(۱۹۵) میاں سہمیر رح (۱۹۶) میاں لہدم رح (۱۹۷) میاں گلا رح (۱۹۸)
میاں خیرا رح (۱۹۹) میاں راج رح (۲۰۰) میاں عادل رح (۲۰۱) میاں شاہزادہ رح
(۲۰۲) میاں ادہم رح (۲۰۳) میاں احمدالدین رح (۲۰۴) میاں امیر قریشی رح
(۲۰۵) شیخ مراد محمد رح (۲۰۶) میاں فضلا رح (۲۰۷) میاں صاجو رح (۲۰۸)
میاں جمعہ رح (۲۰۹) میاں الاہیا رح (۲۱۰) میاں قطبا رح (۲۱۱) میاں نظام رح

Marfat.com

(۲۱۲) میاں رحمت اللہ ر (۲۱۳) میاں مغل ر (۲۱۴) میاں تاج الدین

(۲۱۵) قاضی رفیع ر (۲۱۶) میاں ہدایت اللہ ر (۲۱۷) قاضی سعد اللہ

(۲۱۸) میاں محمد فاضل ر (۲۱۹) مفتی محمد شفیع ر (۲۲۰) شیخ عبد المجید

(۲۲۱) میاں تلا میراثی ر (۲۲۲) میاں بندا میراثی ر (۲۲۳) میاں سرندا میراثی

(۲۲۴) میاں شاہ جہانی ر (۲۲۵) میاں معمور ر (۲۲۶) میاں مرزا بھٹی

(۲۲۷) میاں ساؤ نعلدوز ر (۲۲۸) میاں بگیاں ہاگیر ر (۲۲۹) میاں ملا

(۲۳۰) میاں ویگار ر (۲۳۱) میاں تہرو ر (۲۳۲) میاں جاہر ر (۲۳۳)

چوہڑ ر (۲۳۴) میاں متا ر (۲۳۵) میاں عادی ر (۲۳۶) میاں را

(۲۳۷) میاں بلو ر (۲۳۸) میاں لادر ر (۲۳۹) میاں تہیرا ر (۲۴۰

میاں شاہ محمد ر (۲۴۱) شاہ فتح محمد ر (۲۴۲) سید اسمٰعیل شاہ ر (۲۴۳

میاں جیوا ر (۲۴۴) میاں کھلا ر (۲۴۵) میاں ماکھن ر (۲۴۶)

کھیرو ر (۲۴۷) میاں حبیب ر (۲۴۸) میاں پھلا ر (۲۴۹) میاں

(۲۵۰) میاں لعل ر (۲۵۱) میاں فتو ر (۲۵۲) میاں صالح الدین

(۲۵۳) میاں محمد گولا ر (۲۵۴) میاں رحماں ر (۲۵۵) میاں جلو

(۲۵۶) میاں ستی ر (۲۵۷) میاں کاسب ر (۲۵۸) میاں پوہو ر (۲۵۹

شاہ مراد ر (۲۶۰) میاں تلا ر (۲۶۱) میاں بوٹا ر (۲۶۲) میاں رحم

(۲۶۳) میاں سادھو ر (۲۶۴) میاں وارث ر (۲۶۵) میاں جمال

(۲۶۶) میاں ابن خواجہ ر (۲۶۷) میاں بیگ کمال ر (۲۶۸) میاں جا

(۲۶۹) میاں بھاگو ر (۲۷۰) میاں کھنیاں ر (۲۷۱) میاں دہر

(۲۷۲) میاں حیاتا ر (۲۷۳) میاں خان بے ر (۲۷۴) سید محمد شا

(۲۷۵)

Marfat.com

(۲۷۵) میاں محمد حال ؒ (۲۷۶) میاں گلو ؒ (۲۷۷) میاں رستم ؒ
(۲۷۸) میاں خانو ؒ (۲۷۹) میاں روشن ؒ (۲۸۰) میاں مصری ؒ
(۲۸۱) میاں کلاسی ؒ (۲۸۲) میاں تیرو ؒ (۲۸۳) میاں فضل اللہ ؒ
(۲۸۴) حافظ تاج الدین ؒ (۲۸۵) میاں چھدرو ؒ (۲۸۶) میاں مہرا ؒ
(۲۸۷) میاں محمد نور بافندہ ؒ (۲۸۸) خواجہ روشن ؒ (۲۸۹) میاں کوجر ؒ
(۲۹۰) میاں گل تیر ؒ (۲۹۱) میاں واحد ؒ (۲۹۲) میاں عنایت اللہ ؒ
(۲۹۳) میاں قادر ؒ (۲۹۴) میاں خالق ؒ (۲۹۵) شاہ خان محمد ؒ
(۲۹۶) میاں صادر ؒ (۲۹۷) میاں عصمت اللہ ؒ (۲۹۸) میاں کلا ؒ
رضوان اللہ علیہم۔

اور طائفہ مستورات میں سے (۲۹۹) حضرت سیدہ سائرہ خاتون ؒ دختر آنجناب
(۳۰۰) حضرت بی بی سیداں ؒ اہلیہ چوہدری ساہنپال تارڑ ؒ۔
اور اہل ہنود سے بھی کئی لوگ مستفیضان درگاہ سے تھے، ازانجملہ (۳۰۱)
بابا لال داس ہراگی (۳۰۲) مول راج قانونگو (۳۰۳) رام رائے
قانونگو (۳۰۴) جادو رائے قانونگو (۳۰۵) بلو رائے (۳۰۶)
تخت مل (۳۰۷) بچھو مل۔

ف یہ تمام خلفائے کرام وارادتمندان حضرت نوشہ صاحب رح کے اسمار گرامی
کتاب رسالہ احمد بیگ و تذکرہ نوشاہیہ و نوادر المناقب و تحایف قدسیہ و
تصانیف شاہ عمر بخش صاحب رسولنگری ؒ و تحریرات مولوی حکیم کرم الٰہی صاحب
فاروقی بیگووالی رح سے لئے گئے ہیں۔ ان میں سے صاحبان ارشاد و یاران
کبار کے حالات کتاب ہذا شریف التواریخ کے جلد دوم موسوم بہ طبقات النوشاہیہ

Marfat.com

دجلد سوم موسوم بہ تذکرۃ النوشاہیہ میں تحریر ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ

سلسلہ نوشاہیہ | حضرت نوشہ گنج بخش رحمہ سے جو خانوادہ فقر پیدا، اس نام صنف فقرا میں نوشاہیہ کہا جاتا ہے، بعض لوگ گنج بخشی بھی کہتے سلسلہ نوشاہیہ کے درویش صوفی مشرب، باشریعت، متورع، صائم الد قائم اللیل ہوتے ہیں، سیاہ کمل (بھورا) زیب بدن رکھتے ہیں۔

تبرکات

آپ کے متعدد تبرکات زمانہ حاضرہ میں اولاد و درویشوں کے پاس مو ہیں، جن کے صحیح ہونے کی سند بزرگوں سے متواتراً ثابت ہے۔

قرآن مجید | یہ وہ قرآن مجید ہے جس پر حضور تلاوت فرمایا کرتے تھے، شکستہ ہے، بعض اوراق گم ہیں، نامکمل ہے۔

یہ قرآن مجید فقیر تراٹ عافاہ اللہ کو اپنے نانا صاحب حضرت شاہ غلام صاحب خلف الصدق شاہ قدم الدین صاحب برخورداری رح کے گھر سے اور اب فقیر کے کتب خانہ میں موجود ہے۔

لنگی | یہ لنگی باریک دھار بدار چارخانیہ ہے، بوجہ زمانہ دراز گذ کے بوسیدہ اور حنائی رنگ ہو چکی ہے، یہ حضور تہبند کی جگہ استع فرماتے تھے۔

یہ لنگی آج کل حضرت پیر واصل حق صاحب خلف الصدق پیر مکھن شاہ صا برخورداری رح کے گھر میں بمقام لاہور، موچی دروازہ، لال کھوہ، کوچہ لٹھ ماراں موجود ہے۔

Marfat.com

عصا | یہ عصا چوب زیتون (کہو) کا ہے، پہلے تو پورا قد آدم کے مطابق تھا وبا کے وقت لوگ مویشیوں کی پشت پر پھیرتے تو شفا ہو جاتی، کچھ عرصہ ہوا کہ کوئی شخص اسی غرض سے لے گیا، مگر اُس نابکار نے اس کو کاٹ لیا، اور کچھ حصہ اس کا واپس کر گیا، اب وہ بقدر تین بالشت موجود ہے، دونوسروں پر لوہے کی شامیں چڑھی ہوئی ہیں۔

یہ عصا آج کل حضرت شاہ حسیب اللہ بن شاہ اقبال علی صاحب رح کے دولت خانہ میں بمقام ساہنپال شریف موجود ہے۔

بھورا | سیاہ کمل سرخ دھاریدار ہے، یہ کمل آج کل میاں غلام قادر صاحب سجادہ نشین درگاہ حضرت سخی روشندین صاحب فقیر نوشاہی رح کے گھر میں بمقام ابھریرے ضلع منٹگمری میں موجود ہے۔

کُلاہ | یہ ٹوپی طاقیہ ہے جس کو عرف میں کانوں والی ٹوپی یا نوشاہی ٹوپی کہتے ہیں۔ یہ ٹوپی آج کل چوہدری سلطان بن امین بخش نمبردار موضع ہرلا نوالی ضلع گوجرانوالہ کے گھر میں موجود ہے، جو حضرت میراں شیخ برخوردار ہرل رح خلیفہ حضرت پاک صاحب رح کی اولاد سے ہے۔

چادر | چادر سفید رنگ ہے جس پر ریشمی دھاگا سے سورۂ یٰسٓ بخطِ نسخ کاڑھی ہوئی ہے۔ یہ چادر آج کل خلیفہ حاجی الحرمین الشریفین آغا میر احمد صاحب صدیقی فقیر نوشاہی کے گھر میں بمقام شہر پشاور محلہ مچھی ہٹہ میں موجود ہے۔

نعلین مبارک کا تلا | یہ آپ کی نعلین مبارک کا ایک تلا یعنی حصۂ زیریں ہے زائرین نے دانتوں سے تھوڑا تھوڑا تبرکاً کاٹ کاٹ کر چھوٹا کر دیا ہے۔ یہ تلا آج کل میاں گھنا والف قوم موچی کے گھر میں بمقام مرید متصل رسولنگر

Marfat.com

ضلع گوجرانوالہ موجود ہے۔

شہتیر | یہ شہتیر چوب دیار کا ہے۔ اس کے متعلق مشہور ہے کہ حضور کے خلاف فرمان ترکھان نے کاٹ کر چھوٹا کر دیا تھا۔ چنانچہ وہ ترکھان مرگیا۔ اور آپ کی کرامت سے زندہ ہوا۔ اور پھر مسجد پر چھت ڈالنے کے وقت حضور نے اس شہتیر کو فرمایا بڑھ جا۔ چنانچہ وہ بڑھ کر لمبا ہوگیا۔ اور تا عرصہ دراز مسجد مسقف رہی۔ آج کل یہ شہتیر موجودہ مسجد درگاہ نوشاہیہ کے اندر موجود پڑا ہے۔

فقیر ترافت عفی عنہ نے سوائے بھورا کے دوسرے سب تبرکات کی زیارت متعدد مرتبہ کی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

مدحیات

آپ کی تعریف پاک میں بیشمار نعتیں اور قصیدے اور کافیاں فارسی اردو پنجابی میں موجود ہیں۔ سب کا بیان کرنا طاقت تحریر سے بعید ہے۔ یہاں صرف ایک قصیدہ درج کیا جاتا ہے۔ جو حضرت مولنا حکیم غلام قادر شاہ صاحب اثر انصاری جالندہری نے فارسی میں لکھا ہے۔ وہو ہذا۔

قصیدہ

اے حسن حق عیاں ز شبیہ حسین تو — آئینہ جمال الٰہی جبین تو
اے زیب گوشوارۂ ارباب معرفت — کلمات رشک و غیرت در ثمین تو
از گلشنت دماغ جہانے معطرست — یک عالم ست مست مئے ساتگین تو
ہستند طالبان خدا را دلیل راہ — خدام صاحبان صفا و یقین تو
باشند فرد حاشیہ بوسان عتبات — خاصان حق بوند ہمہ ہمقرین تو

Marfat.com

محروم نرود از درِ فیضِ تو هیچ کس — برکت یسارِ تست و کرامت یمینِ تو
از دستبردِ دیوِ لعین یافت مخلصی — آنکه پناه جست به حصنِ حصینِ تو
دور اوفتد ز فسق و فجور هزار سال — تر دامنے نشست دَمے گر قرینِ تو
جاں پرورست آب و هوائے دیارِ تو — چوں سبزه رُسته سر زند از سرزمینِ تو
حکم خدا و حکمِ نبی راست ترجمان — کلماتِ قدسیاتِ حقیقت ضمینِ تو
نرود برون ز دائرهٔ شرع یک قدم — تلقین یافت هر که ز رشدِ متینِ تو
آگاه شد ز رازِ حقیقت ، اگر دَمے — بنشست کس بزاویهٔ تابعینِ تو
در رتبه هر فقیر تو سلطانِ وقت هست — جمجاه هست خادمِ عتبه نشینِ تو
برسد بمن فیضِ تو بر منزلِ مراد — بگرفت هر که گوشهٔ قراکِ زینِ تو
از فضل بهره یاب مریدانِ درگهت — محرومِ رحمت اند همه منکرینِ تو
بکند حسامِ روضهٔ توصیدِ شاهباز — بکند شکارِ شیر سگِ کمترینِ تو
خیزد بذوق نعرهٔ هوحق ز قدسیاں — جُنباں اگر بوجد بود آستینِ تو
اے مستحق خلدِ برین تابعانِ تو — مستوجبِ سعیر عدوِ لعینِ تو
بدهند آستانِ ترا از غلوِ شوق — ترجیح بر بهشتِ برین عاشقینِ تو
تا دام نیست از شرف و عزت قبول — محروم گر ، دعائے اجابت قرینِ تو
بدهی ز بخت و حالتِ نازادگاں خبر — تیز ست آنچناں نگهِ دوربینِ تو
سرمست ماند تا دمِ محشر هر آنکه دید — مخمور چشمِ نرگسی و سُرمگینِ تو
بشکست مهره مهرهٔ گردون ز دستِ غیب — سیلے چناں فتد بسرِ منکرینِ تو
نارند سر بحاصلِ هر دو جهاں فرد — حدامِ مفتقر به دو نانِ شبینِ تو
برکاتِ دو جهاں بدلت هست مجتمع — فقر و غناست هر دو مهیا قرینِ تو

Marfat.com

از خرمنِ میامن و فیضِ کمالِ تو — هستند کاملانِ جہاں خوشہ چینِ تو
در ذکر و تغل محو بذ ت ست و مشتغل — ہر یک مریدِ صادق و عزلت گزینِ تو
اسرارِ واردات نہ افشا کنند کسے — مسترشدانِ صاحبِ صدق و یقینِ تو
ہر خادمت محافظِ اقلیمِ خویش ہست — ملکِ ولایت ست بزیرِ نگینِ تو
افتادہ در مغاکِ ضلالت تباہ شد — بگسست ہر کہ گوشۂ حبل المتینِ تو
پیمانۂ شرابِ طریقت ہمے کشند، — قائم بشرع کاملہ مسترشدینِ تو
اے مستمند بر درِ فیضش اگر رسی — آیند بر حوائجِ دنیا و دینِ تو
تو گنج بخش ہستی و گنجورِ محی دین — عالم بمنت ست و باحساں رہینِ تو
اے نورِ عینِ شاہِ سلیمانِ قادری — دنیاست بہرہ یاب ز فیضِ مبینِ تو
ہستند در حوادثِ آفاق مبتلا — خدامِ مستمند و نزار و حزینِ تو

از مخلصانِ دہر مشوش مشو اثر
نوشاہِ گنج بخش چو باشد معینِ تو

سندِ رویتِ نوشاہیہ | مولف کتاب ہذا فقیر شریف احمد شرافت عافاہ اللہ کو چار واسطہ درمیانی سے حضرت نوشاہِ عالیجاہ رح کی زیارت کا شرف حاصل ہے دو سند دو

اوّل ۔ فقیر شرافت عفی عنہ نے حضرت سید نوازش علی شاہ صاحب چشتی صابری نوشاہی لاہوری کو دیکھا، انہوں نے اپنے جدامجد حضرت سید حیدر شاہ لاہوری کو دیکھا، انہوں نے اپنے دادا مرشد حضرت سید جیون شاہ لاہوری رح کو دیکھا انہوں نے اپنے پردادا مرشد حضرت قاضی عبدالرحمٰن لاہوری رح کو دیکھا، انہوں نے اپنے دادا مرشد حضرت نوشہ صاحب رح کو دیکھا۔

دوم ۔ فقیر شرافت عافاہ ربہٗ نے حضرت میاں محمد الدین صاحب متولی جامع مسجد شرقپور کو

Marfat.com

شرقپور کو دیکھا، انہوں نے حضرت حافظ عبداللہ المعروف حافظ بلہا شرقپوریؒ کو دیکھا۔ انہوں نے حضرت شاہ مرادؒ شرقپوری کو دیکھا، انہوں نے اپنے پیر حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی کو دیکھا، انہوں نے اپنے پیر حضرت نوشہ صاحبؒ کو دیکھا۔

واقعۂ وفات

اگرچہ آپ کی تقویم جسمانی نہایت قوی و پرطاقت تھی، مگر جب عمر شریف صدی سے متجاوز ہوئی تو بمقتضائے بشریت ضعف کے آثار آپ کے وجود مسعود پر طاری ہوئے، اور دن بدن آپ کے قوائے بدنی کمزور ہونے لگے۔

تقرر خلیفہ آپ کے خلفا نے ایک روز بیٹھ کر باہم مشورہ کیا کہ اب حضور کے آخری ایام قریب معلوم ہوتے ہیں، آپ سے دریافت کر لینا چاہیے کہ آپ کے بعد ہمارا سلام و نیاز کس کو ہوگا؟ اور حضور کی نیابت و جانشینی کا فخر کس کو ہوگا؟ چونکہ حضرت شاہ صدر دیوانؒ رکھی رہ آپ کے نہایت منظور نظر تھے، اور آپ کی کمال مہربانی اُن کے حال پر تھی، اس لئے بعض یاروں کو اشتباہ ہوا کہ شاید حضور انہیں کو ہی خلیفہ نہ بنا جائیں، اور کسی کو حضور کے سامنے عرض کرنے کی جرأت نہیں ہو سکتی تھی، اس لئے سب نے متفق ہو کر حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رہ کو کہا کہ تم اس امر خلافت کے متعلق سوال کرو، انہوں نے نہایت ادب سے خدمت میں آکر گذارش کی کہ یا قبلہ عالمین! سب یار کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں لیکن بوجہ ترس جذب و بخیال ترک ادب کچھ کہہ نہیں سکتے، آپ نے فرمایا یاران! جو کچھ تمہارا مافی الضمیر ہے اظہار کرو، تو حضرت سچیار صاحب رہ نے عرض کیا یا حضرت! سب دوستوں کا خیال ہے کہ اگر آپ میاں صدرالدینؒ

Marfat.com

کو یا دوسرے یاروں میں سے کسی کو دستارِ نیابت عطا کریں تو سب دوستوں کو
اُس کے قبول کرنے میں تامّل ہوگا۔ کیونکہ ایکدوسرے کی اطاعت کرنی ان کو ناگوار
گذرے گی۔ اور کسی کی سرداری کو منظور نہ کریں گے۔ اور نہ ہی اس کو سلام و آداب
کریں گے۔ اگر آپ اپنے بیٹوں یا پوتوں میں سے کسی کو دستارِ نیابت عطا فرما دیں تو
ہم سب کو اس کے قبول کرنے میں کچھ عذر نہ ہوگا۔ اور ہم سب ان کی اطاعت اور
بجا آوری فرمان کریں گے۔ اور کسی یار کو سوائے تسلیم کے چارہ نہ ہوگا۔ آپ نے جب
یہ التماس سنی تو ذرا متبسم ہوئے۔ اور فرمایا میاں پیر محمد! تم نے یہ کیوں اندیشہ کیا؟
میں کوئی مجذوب یا رند یا قلندر نہیں ہوں کہ اپنی نیابت دوسروں کے سپرد
کروں۔ بلکہ اولاد کے حقوق سے واقف ہوں۔ میں اپنی یہ دولت اور بادشاہی اولاد
کو ہی بخشوں گا۔ جو شخص اپنی اولاد کی حق تلفی کرتا ہے وہ دراصل اپنا ہی نقصان
کرتا ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنے فرزند اکبر حضرت شاہ حافظ محمد برخوردار صاحبؒ کو جو
مجلس میں حاضر تھے۔ اور دست بستہ مؤدب کھڑے تھے۔ اپنے سامنے بیٹھنے کا امر فرمایا
جب وہ بالمقابل دوزانو بیٹھے تو حضور نے اپنے ہاتھ مبارک سے سب دوستوں کے
روبرو دستارِ خلافت و نیابت اُن کے سر پر رکھدی۔ اور فرمایا اے یاران! میں نے
اپنی دولتِ ظاہری و باطنی اس فرزندِ عزیز میاں محمد برخوردار کے سپرد کر دی،
اور میں نے اپنی مسندِ خلافت پر اس کو سجادہ نشین کیا۔ اب میرے بعد میری خانقاہ
میرے لنگر، میرے حقوق، میرے فرائض کا متولی اور وارث یہی ہے۔ میں اپنے
سب دوستوں کو اس کے سپرد کرتا ہوں۔ جو شخص اس سے سرتابی کرے گا وہ مجھ سے
سرتابی کرے گا، اور نقصان اُٹھائے گا، اور جو شخص اس سے اچھا برتاؤ کرے گا
وہ مجھ سے اچھا برتاؤ کرے گا، اور فیض پائے گا۔ اب سلام و نیاز کا حقدار یہی

Marfat.com

فرزند ہے ۔ طال اللہ عمرہٗ وضاعف حسناتہ۔

تمام یاروں نے حضرت حافظ محمد برخوردار صاحب رح کی خلافت کو تسلیم کرلیا ، اور ان کے آگے جھک کر سلام و آداب بجالائے ، اور ہر طرف سے مبارکباد و تحسین کی آوازیں آنے لگیں ۔

اس کے بعد چند ہی روز گذرے تھے کہ ایک دن شاہ صدر دیوان رح زیارت کے لئے آئے ، خود حضور پر نور دیوان خانہ کے اندر بیٹھے تھے ، اور حضرت حافظ محمد برخوردار صاحبؒ دروازہ پر کھڑے تھے ، انہوں نے صاحبزادہ صاحبؒ کو سلام نہ کیا ، اور اندر جاکر آپ کے قدموں پر سر رکھ دیا ، آپ کی طبیعت میں جلال آگیا ، اپنے قدم مبارک پیچھے ہٹالئے ، اور فرمایا صدر! سلام کے لائق وہی مصلاتین کے قدم تھے جن کو تو دروازہ پر چھوڑ آیا ہے ، اور اپنے قدموں کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ اب ان قدموں سے تجھ کو کچھ حاصل نہ ہوگا ، فیض والے قدم وہی ہیں ، جو ان کو سلام کریگا فیضیاب ہوگا ، چنانچہ اسی وجہ سے شاہ صدر دیوان رح مسلوب الحال ہوگئے ۔

اور بصد الحاح خطا معاف ہوئی۔

اُس روز سے سب یاروں کو تنبیہ ہوگئی ، پھر تمام عمر کسی نے صاحب سجادہ کے امر سے سر نہ پھیرا۔

علالت طبع | اس واقعہ سے تھوڑا عرصہ بعد آپ کے پاؤں میں درد شروع ہوگیا جس کی تکلیف زیادہ زیادہ ہونے لگی ، طبی معالجات سے بھی کچھ افاقہ نہ ہوا ، سوائے صبر و شکر کے کچھ علاج کارگر نہ ہوا ۔

آخری ایام | اگرچہ آپ کو تکلیف و درد کی شدت تھی تاہم آپ کے چہرہ انور سے آثار صحت ہی ظاہر ہوتے تھے ، اس حالت میں بھی فیض عام کا دروازہ سائلین

Marfat.com

کے لئے مفتوح تھا، جو شخص آتا بامراد واپس جاتا، حتّٰے کہ دوشنبہ کی رات کو ماہِ ربیع الاول کا ہلال نظر آیا۔

آپ نے فرمایا یہی ربیع الاوّل ہمارے آقائے نامدار فخر المرسلین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کا مہینہ ہے، اور ہم بھی اسی مبارک مہینہ کے منتظر تھے، الحمدللہ کہ یہ آگیا۔

اجتماع یاراں آپ کا یہ ارشاد سن کر سب اہل وعیال اولاد وخلفا کے دل میں آپ کی مفارقت کا غم پیدا ہوا کہ جو کچھ محبوب حقانی کے منہ سے نکلا ہے ضرور پورا ہو کر رہے گا، بعض احباب شاہ صدر دیوان رح وحضرت پیچیار صاحبؒ وغیرہ تو پہلے ہی حاضر خدمت تھے، اور دوسرے بعض خواص جو موقعہ پر موجود نہ تھے، ان کو بلایا گیا، چنانچہ حضور کے پاس ارادتمندانِ کبار کی ایک کافی جماعت جمع ہوگئی، آپ کے صاحبزادہ اصغر حضرت شاہ محمد ہاشم دریادل رح ان ایام میں کسی کام کو موضع کھگانوالی گئے ہوئے تھے، ان کو بھی طلب کیا گیا، اور وہ موقع پر پہنچ گئے۔

جمعہ۔ کے روز پانچویں ربیع الاوّل کو یعنی انتقال سے تین روز پہلے آپ نے فرمایا، اے یاران! میری وفات کے بعد ایک شخص آئے گا، اور کفن ہٹا کر ہمارے چہرہ کی زیارت کرے گا، جب تک وہ زیارت نہ کرے ہم کو دفن نہ کرنا، اور ہماری اس وصیت کو یاد رکھنا۔

شنبہ۔ کے روز چھٹی ربیع الاوّل کو فرمایا اے یاران! دو شخصوں کا میں نے بڑا انتظار کیا ہے لیکن وہ نہیں پہنچ سکے، اب وہ میری وفات کے بعد آئیں گے اور اپنا حصّہ باطنی مجھ سے لے جائیں گے، اور ان کے واسطے یہی مقدر ہے۔

یکشنبہ۔ کے روز ساتویں ربیع الاوّل کو اپنے تمام اولاد ویاروں کو اتباع شریعت

Marfat.com

واستقامتِ احوال کی وصیت فرمائی، اور اذکار و عبادت کی تلقین فرمائی، خود بھی ذکرِ الٰہی میں محو و مستغرق ہوئے، دنیوی امور کے متعلق یہ وصیتیں فرمائیں۔ فرمایا۔ تمہارے پاس لوگ آیا کریں گے، اُن کی خدمت و مدارات کیا کرنا، مہمانوں کے ہاتھ خود دُھلانا، اور اُن کے آگے طعام خود رکھنا، اور ہر آئندہ و رونده کے واسطے لنگر جاری رکھنا۔

اور فرمایا۔ موضع مُلک وال میں کبھی رشتہ ناطہ نہ کرنا، اگر عمداً ایسا کرو گے تو خطا کھاؤ گے۔

اور فرمایا۔ کسی شخص کی ضمانت نہ اٹھانا شائد کہ بھرنی پڑ جائے، اور کسی کی امانت اپنے پاس نہ رکھنا شائد کہ اس میں خیانت ہو جائے، اور اگر دیانتداری بھی ہو تو بھی ممکن ہے کہ چیز ضائع ہو جانے پر تم مورد الزام بنو، اور خفت اٹھانی پڑے۔

اور فرمایا۔ میری قبر پر بلند گنبد نہ تعمیر کرنا، اور میری قبر پر کوئی بھیر یا نقارہ نہ رکھنا، اور میری قبر پر میلہ نہ کرنا۔

حضرت بچیار صاحب رح نے اُس وقت عرض کیا یا مولا! طالب کو حصولِ مطلوب کے واسطے کونسا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا شوق و محبت۔

دوشنبہ کے روز آٹھویں ربیع الاول کو سب دوستوں کو بُلا کر فرمایا کہ اے یارانو! آج میرا انتقال کا دن ہے، میں کوئی مجذوب نہیں ہوں کہ مرنے کے وقت کسی کو اطلاع نہ دوں، اور یہ بھی خیال نہ کرنا کہ میں نے آخری وقت میں کسی کو کچھ نہ دیا، میں کوئی شیخ نہیں ہوں کہ مرنے کے وقت کسی کو عصا یا مصلّٰے یا طاقیہ یا دستار عطا کروں، نہ ہی میں رند یا صوفی یا طاماتی ہوں کہ مجھ سے اس وقت میں کوئی امید رکھو، میں دنیا میں فقیر رہا ہوں، اور آج ہی حالتِ فقر میں دنیا سے جا رہا ہوں، جس کسی نے مجھ کو دیکھا ہے نصیب

Marfat.com

کے موافق میں نے اُس کو نعمتِ باطنی دے دی ہے، اور میرے دیکھنے والا کوئی خالی نہیں رہا۔

یاروں کو دعائیں | اُس وقت سب دوست دعائے خیر کے خواستگار ہوئے آپ نے تمام دوستوں کے حق میں دعا فرمائی، اور کئی یاروں کو بشارات سے مبشّر فرمایا۔

حضرت شیخ رحیم داد سلیمانی رح کو فرمایا صاحبزادہ صاحب! تمہاری حالت دن بدن ترقی پر رہے گی۔

حضرت شیخ تاج محمود سلیمانی رح کو فرمایا تم جس حال میں رہو گے مقبولِ خدا رہو گے۔

حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح کو فرمایا دین و دنیا کے کمالات سے تم بہرہ ور رہو گے۔

حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحب بھڑوی رح کو فرمایا عشقِ حقیقی تجھ میں جلوہ گر ہو گا۔

حضرت شاہ صدر دیوان رکھی رح کو فرمایا نوشاہی فقر کا جھنڈا قیامت کے دن تیرے ہاتھ میں ہو گا۔

چوہدری ساہنیال تارڑ رح کو فرمایا تو عزت کی زندگی گذارے گا۔

چوہدری محب علی تارڑ اگروئی رح کو فرمایا کہ تیری اولاد کثرت سے ہو گی۔

میاں استاجانی نجار رح کو فرمایا تیری اولاد اہلِ فن ہو گی، اور ان کو دال روٹی کافی ملے گی۔

اسی طرح سب یاروں کو بشارتیں فرمائیں۔

فضائلِ فرزنداں | اسی اثنا میں چوہدری لقمان وڑائچ خانقپوری رح کے دل میں خیال گذرا کہ میاں پیر محمد وغیرہ یارانِ حضور اکثر غلبہ جوش میں نعرے اور آوازیں

Marfat.com

آوازیں نکالتے ہیں، اور صبح وشام اذکار واشغال میں مشغول رہتے ہیں، اور آپ کے دونو صاحبزادے حضرت حافظ محمد برخوردار بحر العشق رح اور حضرت شاہ محمد ہاشم دریادل رح کبھی درد وشوق سے آہ باہر نہیں نکالتے، شائد کیا وجہ ہے حضور نے ازراہِ کشف اُس کا یہ خیال معلوم کرکے فرمایا کہ میرے فرزندوں کی بابت خیال کرتے ہو، اور یاروں سے اُن کی مناسبت پرکھتے ہو، دیکھو! میں نے اسرارِ الٰہیہ میں سے ایک ایک سرّ کا کچھ جزو یاروں کو عطا فرمایا ہے، اور اس کی حقیقت ان پر منکشف ہوئی ہے تو اُس کے ضبط وحفظ کی طاقت نہ رکھتے ہوئے ھَا وھُو کرنے لگ جاتے ہیں، اور نعرے وآوازیں نکالتے ہیں، اور ہزاراں ہزار اسرارِ الٰہیہ نامتناہیہ اِن دونو فرزندوں کے سینوں میں رکھے ہیں، چونکہ اِن دونو بلند قدروں کے سینے خدا کی زمین کی طرح فراخ ہیں، کسی شخص کو معلوم نہیں ہوسکتا کہ اِن کے سینوں میں کیا ہے، یہ انہیں میرے دونو فرزندوں کا کمال حوصلہ ہے کہ ایسے عظیم القدر اور لاتعداد اسرارِ الٰہیہ کو برداشت وضبط کرلیا ہے۔ "مشک آنست کہ خود ببوید نہ آنکہ عطار بگوید" جو کچھ اِن دونو کے سینوں میں ہے خود ہی ظہور کیا کریگا ؎

ہر قطرہ بکنہ دریا رسد ہر ذرہ بآفتاب والا رسد ؎

اہل دیہ کو بشارت چونکہ حضور زندگی میں اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اگر تمام گھروں میں ایک ایک ولی نہ ہو تو ہر ایک گاؤں میں تو ایک ایک ولی ہونا چاہیئے، ؎ آپ کے اس ارشاد کو خیال فرماکر آپ کی صاحبزادی حضرت سیدہ سائرہ خاتونؒ نے عرض کیا یا باباجی! آپ اپنے گاؤں چک ساہنپال کو ملتانؒ بنا جاؤ۔ آپ نے فرمایا سائرہ! غم نہ کر میں نے گاؤں کو ملتان کر دیا ہے ؎

Marfat.com

اولاد کے حق میں بشارت | پھر زبان روح ترجمان سے فرمایا کہ میری جتنی اولاد قیامت تک ہونے والی ہے وہ حق تعالےٰ نے سب مجھ کو دکھادی ہے، اکثر اُن میں سے اہل تموق وذوق وصاحب درد وتاثیر وبہتر ومہتر وباکمال ہوں گے اور تمام دیار میں ان کا حکم جاری ہوگا، اور جاہ وجلال سے تمام عالم پر سکہ زن ہوں گے، زمین وزمان بھی ان کے تابع ہوں گے۔

اور فرمایا۔ اگر میں اپنی اولاد کے واسطے دنیا کی دولت مال وزر، درم ودینار خدا سے مانگتا تو اتنا ہوجاتا کہ ان کے گھروں کی دیواریں بھی سونے کی ہوجاتیں، مگر پھر ان میں فقر کی حلاوت ہرگز نہ رہتی، اب چونسے پنیسے (کھدر کے) کپڑے پہننے کے لئے، اور دال روٹی کھانے کے لئے ان کو ملا کرے گی، بلکہ اغنیا کی طرح بود وباش رکھیں گے، اور فقر قیامت تک رہے گا۔

اور فرمایا۔ اس دیار کے بزرگوں کا حکم اُن کی زندگی تک ہے، اور میری اولاد کا حکم قیامت تک رہے گا، اور ہر زمانہ میں ترقی پر رہے گا، کیونکہ اسی طرح حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک بوساطتِ حضرت سخی شاہ سلیمان نوری رحم کو پہنچا ہے، کہ اُس ملک میں تمہارا اور تمہاری اولاد کا حکم رہے گا، اور تیرا امر ارشاد تا تازہ رہے گا ۔۔۔

سید عبداللہ کو مستفیض کرنا | اس کے بعد حضرت سید عبداللہ بخاری رمنصب ارشاد جو آپ کے ارادتمندوں سے تھے، اور شاہی ملازمت کرتے تھے بعہ ڈیرہ اعیان حکومت موضع ساہنپاں تشریف لائے، اور گاؤں کے باہر خیمے لگوائے، اور وہیں رہے اُن کا ارادہ تھا کہ میں دنیوی علائق سے آزاد ہوجاؤں، وہ خدمت حضور میں آ اور سلام وقدمبوسی کی، اپنا خیال عرض کرنے کو دل چاہا لیکن جرأت نہ ہوسکی، پر جاکر حضر

Marfat.com

پر جاکر حضور کے پاس رقعہ لکھ کر بھیجا کہ" میں دنیا کے دھندوں میں سخت گرفتار ہوں، اگر مجذوب ہو جاؤں تو ان سے خلاصی پاؤں" آپ نے کہلا بھیجا کہ سید عبداللہ کو کہو، اس شاہی ملازمت میں بھی کئی لوگوں کے فائدے ہیں، یہ نہ ترک کرے اس کو باطنی حصہ بھی مل جائے گا، سید صاحب رح نے دوبارہ بھی وہی درخواست لکھ بھیجی کہ میری خلاصی سوائے مجذوبیت کے نہیں ہو سکتی، آپ نے سُن کر فرمایا۔

" چنگا جیوا وہ اینجے راضی اے "

پھر آپ نے اپنا کھیس جو زیب بدن تھا اُتار کر شاہ صدر دیوان رح کو دیا اور فرمایا کہ جاکر سید عبداللہ رح کو پہنا دو، اور دریائے چناب سے اُسے پار کر آؤ، چنانچہ شاہ صدر دیوان رح نے ڈیرہ پر جاکر اُن کو کھیس پہنایا، اور دریا سے پار رخصت کر آئے، بمجرد گذرنے دریا کے سید عبداللہ رح کی حالت دگرگون ہو گئی اور مجذوب اطوار ہو گئے۔

آخری وقت کھیس عطا کرنے کے بعد آپ ذکر الٰہی میں مشغول ہو گئے، اور حاضرین کو بھی ذکر کا امر فرمایا، اثنائے ذکر میں ملک الموت بمعہ ملائکہ نوری تشریف لائے، حاضرین کو انوار ملکوتی کا مشاہدہ ہوا، چند لمحہ آپ نے ذکر میں اشتغال رکھا پھر بآواز بلند کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر رُو بقبلہ ہوئے اور سکوت فرما گئے، جب حاضرین نے دیکھا تو روح مبارک قفص عنصری سے پرواز کر کے علیین میں پہنچ چکی تھی، انا للہ وانا الیہ راجعون (البقرۃ. ع ۱۹)

شاہ صدر دیوان رح سید عبداللہ رح کو دریا سے پار کر کے واپس آئے تو آگے دنیا کا نقشہ ہی بدل چکا تھا، حکمۂ روحانیت کا تاجدار سفر آخرت اختیار کر چکا تھا، مسند ولایت کا امیر جنت الفردوس میں جا بسا تھا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

Marfat.com

وجعل الجنۃ مثواہ۔

تاریخ وفات حضرت نوشہ صاحبؒ کا انتقال بروز دوشنبہ بتاریخ ہشتم ربیع الاوّل سنہ ۱۰۶۴ھ ایکہزار چونسٹھ ہجری مطابق ۲۶ جنوری سنہ ۱۶۵۴ء ایکہزار چھ سو چون عیسوی موافق ماہ پوہ سمت ۱۷۱۱ ایکہزار سات سو گیارہ بکرمی میں بعہد سلطنت حضرت ابوالمظفر شہاب الدین محمد شاہجہاں غازی صاحبقران ثانی ابن جہانگیر بادشاہؒ بمقام ساہنپال شریف ہوا۔

مدفن پاک آپ کا جسد اطہر تابوت میں رکھا گیا، آپ کا جنازہ نہایت تزک و احتشام سے ہوا، علماء و مشائخ کثیر کی جماعت جنازہ میں شامل تھی، بعد جنازہ کے جب دیدار آخری کے لئے ندا کی گئی تو سب لوگ زیارت سے مشرف ہوئے، اسی وقت حضرت شاہ فتا دیوان رہ ساگری والے پہنچے۔ اور زیارت سے مستفیض ہوئے آخر آپ کا مدفن موضع ساہنپال شریف سے مغربی جانب ہوا۔

بوقت تدفین جب قبر میں تابوت رکھ کر بعض خواص نے آخری دیدار کے لئے چہرۂ مبارک سے پردہ ہٹایا تو دیکھا کہ آپ کا چہرۂ انور قبلہ سے پھر گیا ہے، ہر چند چاہا کہ قبلہ رُو کریں مگر نہ ہو سکا، سب مخلصین نہایت مغموم ہوئے کہ اس میں کیا راز ہو؟ ابھی اسی تشویش میں تھے کہ ایک شخص نورانی چہرہ آپہنچا، اور آتے ہی آپ کا دیدار کیا، جب وہ زیارت سے مشرف ہوا تو اُسی وقت آپ کا چہرہ خود بخود قبلہ رُو ہو گیا اُس وقت سب کو وہ ارشاد یاد آگیا جو آپ نے تین روز قبل از وفات فرمایا تھا کہ ایک شخص آئے گا، جب تک وہ زیارت نہ کرے ہمیں دفن نہ کرنا، اور ہم کو یہ بات یاد نہ رہی تھی، آپ نے اپنے تصرف سے اتنی دیر لگا دی کہ وہ شخص پہنچ گیا

تعمیر روضہ آپ کا مزار اطہر بہت عرصہ خام رہا، پھر آپ کے نبیرگان حضرت شاہ

Marfat.com

عنایت اللہ وغیرہ فرزندان حضرت شاہ حافظ محمد برخوردار رح وشاہ محمد سعید بن شاہ محمد ہاشم دریادل رح کے اہتمام سے روضہ شریف تعمیر ہوا۔

جسد اطہر کا دوبارہ ظہور آپ کو انتقال کئے ایک سو چھ سال قمری کا زمانہ گذرا تو دریائے چناب زمین کو گراتا ہوا روضہ شریف کے قریب آگیا، صاحبزادگان نے کھدائی شروع کروائی، تین روز تک آپ کے جسم اطہر کا کچھ پتہ نہ چلا، بہت گریہ و زاری کے بعد حضور کا تابوت مبارک ظاہر ہوا۔

آپ کا تابوت شریف بروز پنجشنبہ بتاریخ ہفدہم ماہ ذیقعدہ ۱۱۷۰ھ مطابق ماہ ساون سمت ۱۸۱۴ بکرمی موافق چہارم ماہ اگست ۱۷۵۷ء کو اپنی اصلی قدیمی قبر سے برآمد ہوا، تین دن تک لوگ زیارت سے مشرف ہوتے رہے، آپ کا چہرہ مبارک بالکل ایسا تر و تازہ تھا جیسا کہ اب سوئے ہیں، آپ کا کفن بھی بالکل صحیح وسالم تھا، تین روز کے بعد چک ساہنیال کے قریب نوشہرہ تارڑاں کی زمین میں چاہ حیاتے والہ پر مدفون ہوئے، تولہ تابوت اولاد کے بھی برآمد ہوئے۔

یہ واقعہ انتقال مزارات بعہد حکومت حضرت سلطان عزیز الدین عالمگیر ثانی بن جہاندار شاہ بادشاہ دہلی پیش آیا، ۴ سنہ جلوس تھا۔

اس وقت فقیر ترافت عافاہ اللہ کے اجداد پاک میں سے حضرت مولانا شاہ حافظ محمد حیات صاحب بن شاہ حافظ جمال اللہ صاحب برخورداری رح حیات بابرکات تھے، اور ان کا عہد ولایت تھا۔

تعمیر روضہ ثانی چند سال تک مزار شریف چار دیواری میں محطوط رہا، بعد ازاں اولاد کے اہتمام سے روضہ شریف دوبارہ تعمیر ہوا۔

اس وقت فقیر ترافت عفی عنہ کے اجداد امجاد میں سے حضرت حافظ شاہ نوراللہ صاحب

Marfat.com

بن شاہ حافظ محمد حیات صاحب برخوردار ی رح کا عہدِ ولایت تھا۔

جسد اطہر کا سہ بارہ ظہور | آپ کے مزار پر انوار کو ابھی دوسری جگہ ستا
سال قمری ہی گذرے تھے کہ پھر دریائے چناب بالکل قریب آگیا، ا، ربیب
طغیانی کے گاؤں کو اور گورستان کو گرانے لگا، تو تمام صاحبزادگان نے
مل کر کھدائی شروع کی، اور پاس قوال کافیاں پڑھ رہے تھے۔
آپ کا تابوت شریف بروز دوشنبہ بوقتِ فجر بتاریخ ہژدہم ماہِ شوال ۱۲۳۷ھ
مطابق ہشتم جولائی ۱۸۲۲ء موافق بست ہفتم ماہِ ہاڑ سمت ۱۸۷۹ب کو اپنی جگ
سابقہ سے برآمد ہوا، نصف روز تک لوگ زیارت سے مشرف ہوتے رہے
پھر اسی دن بوقت نصف النہار موضع ساہنیانوالہ سے شرق کی سرحد پر موضع جگ
ساہنپال شریف سے شمال کی طرف تابوت مبارک دفن ہوا۔
یہ واقعہ انتقالِ مزارات بعہدِ حکومت مہاراجہ رنجیت سنگھ والی لاہور پیش آ
۲۸ سنہ جلوس تھا۔
اُس وقت فقیر ترافت عافاہ اللہ کے اجداد پاک میں سے حضرت شاہ آلہی بخش
صاحب بن حافظ شاہ نور اللہ صاحب برخورداری رح کا عہد ولایت تھا۔

تعمیر روضۂ ثالث | بیس سال تک پختہ چار دیواری بنی رہی، پھر ۱۲۵۸ھ
۱۸۴۲ء
میں بعہدِ حکومتِ بکھان لبسبی نواب راسخ الاعتقاد شیخ امام الدین خلف شیخ
غلام محی الدین ناظم الملک ہوشیارپوری صوبہ دار کشمیر پالکی شریف خوشنما تعمیر
ہوئی۔ حضرت پیر شاہ جلال معمار رح سجادہ نشین دربار حضرت شیخ صالح
نوشاہی رح ساکن چک سادہ (ضلع گجرات) نے فنِ تعمیر بدرجہ کمال سیکھا ہوا تھا
انہوں نے اپنے ہاتھوں سے اس متبرک کام کو انجام دیا، نیز پیر صاحب کے

Marfat.com

میاں محمد بخش معمار گجراتی رح بھی شریک کار تھے ، دونو بزرگوں نے باوضو پالکی شریف کی عمارت کی۔

اُس وقت فقیر شرافت عافاہ اللہ کے اجداد پاک میں سے حضرت حافظ شاہ قُل احمد جیو پاکذات نوشاہ ثانی بن شاہ الٰہی بخش صاحب برخورداری رح کا عہد ولایت تھا۔ اور اُن کے صاحبزادہ حضرت شاہ محمد امین صاحب رح بحالتِ شباب موجود اور سرگرم کار تھے۔

مرمتِ پالکی شریف | پالکی شریف بہت خوبصورت خوش وضع تیار ہوئی تھی، کچھ عرصہ گذرنے کے بعد بعض جگہوں سے ریخت ہونے لگی، چنانچہ تریپن ۵۳ سال قمری کے بعد ۱۳۱۱ھ مطابق ۱۸۹۴ء میں بسعی سائیں عبداللہ درویش لاہوری رح اس کی مرمت وسفیدی ہوئی، اولاد کے پاس سے بھی بہت کچھ خرچ ہوا۔ سائیں رح نے بطور یادداشت یہ پنجابی شعر دروازہ شریف کے اندر لکھدیا تھا۔

؎ عبداللہ درویش جیہا غریب نہ کوئی تیرے جیہا کوئی شاہ نہیں۔
دَر اپنے دی منگتی کرکے مَیں نوں دَر دَر بھیکھ منگانہیں

اس تعمیر کا کام کرنے والا محمد الدین معمار رح تھا۔ اس نے یادگار کے طور پر پالکی شریف میں یہ عربی شعر لکھدیا تھا۔ ؎

اَنَا الْمُذْنِبْ مُحَمَّدْ دِیْنْ اِلٰہِیْ فَارْحَمْنِیْ عَلٰی ذُوا الْکَمَالِیْ

اس وقت فقیر شرافت عافاہ اللہ کے جدامجد سیدالسادات حضرت سید محمد شاہ صاحب بن حضرت شاہ محمد امین صاحب برخورداری رح حیاتِ بابرکات تھے۔ اُن کا عہد ولایت تھا۔

مرمتِ ثانی پالکی شریف | پہلی مرمت کو چوتالیس ۴۴ سال قمری گذرنے پر بیرونی

Marfat.com

چار دیواری رُو بانہدام ہوگئی، چنانچہ بروز چہارشنبہ بتاریخ نوزدہم ماہِ رجب ۱۳۵۵ھ مطابق ہفتم اکتوبر ۱۹۳۶ء موافق بست دوم اسوج سمت ۱۹۹۳ ب کو مرمت دیوار کا کام شروع کیا گیا، بیرونی ساری دیوار بنیاد تک اکھاڑ کر نئی دیوار پختہ تیار کرائی گئی، اس کام میں تقریباً ایک مہینہ خرچ ہوا۔ دیوار کی عمارت اور فرشِ مطاف کا سارا کام مستری شاہ محمد نجار نقشبندی ساکن موضع ملوٗ علاقہ گوجر، اور اُس کے شاگرد مستری ماہلا معمار نے کیا۔ صاحبزادگان کا فی خرچ ہوا، مندرجہ ذیل صاحبزادگان مختار کار تھے۔

حضرات برخوردار یہ ہیں سے۔

(۱) صاحبزادہ محمد شریف بن پیر محمد عالم صاحب ڈھلوی (۲) شاہ کرم الٰہی بن پیر فاضل شاہ صاحب رح (۳) حضرت شاہ غلام مصطفےٰ بن سید محمد شاہ صاحبؒ (والدِ فقیر شرافت) (۴) شاہ اللہ دتہ بن شاہ قطب الدین صاحب رح (۵) پیر بوٹا شاہ بن شاہ عمر بخش صاحب رح (۶) شاہ حبیب اللہ بن شاہ اقبال علی صاحب رح۔

اور حضرات ہاشمیہ میں سے۔

(۱) شاہ محمد حسین بن پیر بندہ شاہ صاحب رح (۲) شاہ علی احمد بن پیر گامنہ شاہ صاحب (۳) شاہ برکت علی بن شاہ نور علی صاحب رح (۴) شاہ رحمت علی بن شاہ بابا صاحب رح۔

اس کے علاوہ فقیر شریف احمد شرافت عافاہ ربہ، اور میرے بھائی عزیز القدر صاحبزادہ مولوی بشیر احمد صاحب بشارت مدعمرہ اور دوسرے تمام صاحبزادگان نے اس متبرک کام کو اپنے ہاتھوں سے کیا۔

اسوقت فقیر شرافت عافاہ اللہ کے لڑکے ارجمند ریاض الحسن اور عزیز سعید لطف بھی متولد شدہ

Marfat.com

مسجد نوشاہیہ | درگاہ شریف سے جنوب کی طرف مائل بغرب مسجد پختہ موجود ہے پہلے مسجد کی عمارت کچی تھی، ۱۳۴۵ھ مطابق ۱۹۲۷ء میں بسعی صاحبزادگان پختہ تعمیر ہوئی ہے، زمانہ حاضرہ میں مسجد نوشاہیہ کی امامت کا فخر مولوی فضل حسین بن میاں عبدالرسول صاحب رسلوی کو حاصل ہے، اذان وجماعت ہوتی ہے۔

مسافر خانہ | درگاہ شریف سے سیدھا بطرف جنوب چالیس کرم کے فاصلہ پر ایک مسافر خانہ بعمارت خام موجود ہے، جس کو دیوان خانہ و دالان بھی کہتے ہیں، پیچھے دو کوٹھڑیاں، آگے ایک پسار ہے، دروازے سیدھے شمال کو بجانب درگاہ شریف ہیں، ایک مکان اس کے متصل مغربی جانب ہے، اس کا دروازہ بھی شمال کو ہے مسافروں اور فقیروں کا گذارہ انہیں مکانات میں بخوبی ہوجاتا ہے۔

لنگر نوشاہیہ | ہر آیندہ روندہ وزائرین ومعتکفین کو دو وقت روٹی درگاہ شریف سے ملتی ہے، اخراجات لنگر اولادِ حضور کے ذمہ ہیں، سوائے روٹی و پانی وتمباکو کے کسی ملامتی فقیر کو بھنگ یا چرس وغیرہ کوئی مسکر چیز نہیں دی جاتی، شریعت کا پاس ضروری ملحوظ رکھا جاتا ہے۔

زمانہ حاضرہ میں درگاہ شریف کی مجاورت وجاروب کشی سائیں یقین علی نام فقیر قوم [illegible] کے متعلق ہے، جو عرصہ چھ سال سے اس خدمت پر متقرر ہے، اور حضرت سچیار صاحب رح کے سلسلہ کا درویش ہے، اچھا مہمان نواز ہے۔

حلقہ درگاہ | درگاہ شریف کا قدیمی حلقہ سترہ کنال پانچ مرلہ زمین ہے، اسی حلقہ میں گورستان، ایک چاہ، ایک طہارت خانہ، مسجد شریف، دیوان خانہ، درخت قریب قریب عدد کلاں، ماسوا اس کے برنے، ون، جنڈ، کریر، کیکر، بیری، وغیرہ کثیر التعداد موجود ہیں، مسافروں کے واسطے آرام کی بہت بہتر جگہ ہے۔

Marfat.com

عُرس شریف | حضرت نوشہ صاحب رح کے اعراس مبارک متعدد جگہ ہوتے ہیں۔

(۱) بتاریخ پنجم ربیع الاول نوشہرہ شریف میں ہر سال آپ کا عُرس شریف نہایت تزک و احتشام سے ہوتا چلا آتا ہے، چنانچہ زمانہ حاضرہ میں حضرت میاں محمد فاضل صاحب فقیر نوشاہی نوشہروی خاص اہتمام سے کیا کرتے ہیں۔

(۲) بتاریخ نہم جیٹھ ہر سال بھڑی شریف آپ کا عُرس مبارک ہوتا ہے، اس پر بھی ہزاروں فقرا کا اجتماع ہوتا ہے، آج کل حضرت حاجی الحرمین میاں امام الدین صاحب و میاں چنن شاہ صاحب و میاں اللہ دتہ صاحب سجادہ نشین عرس شریف بڑے اعلیٰ پیمانہ پر کرتے ہیں۔

(۳) بتاریخ نہم جیٹھ کو رہتاس ضلع جہلم میں بھی آپ کا عُرس بدرگاہ حضرت سید شاہ محمد شہید رح ہوا کرتا ہے۔

(۴) درگاہ عالیہ نوشاہیہ پر آپ کی اولاد کے اہتمام سے ماہ ہاڑ کی دوسری جمعرات کو ہر سال عرس ہوتا ہے، پہلے تو ماہ ہاڑ کی چاروں جمعراتیں لوگوں کا اجتماع ہو جاتا تھا، لیکن ۱۳۴۵ھ مطابق ۱۹۲۶ء موافق سمت ۱۹۸۴ ب سے اولاد حضرت شاہ حافظ محمد برخوردار صاحب رح کی سعی سے یہ عُرس پختہ طور پر دوسری جمعرات ہاڑ کو سالانہ مقرر ہو چکا ہے، کافی مخلوق جمع ہو جاتی ہے، درویشوں کو دو وقت دال روٹی کا بھنڈارہ ملتا ہے، جمعرات و جمعہ و ہفتہ تین روز کا اجتماع ہوتا ہے

قطعاتِ تاریخ

آپ کی وفات کے قطعاتِ تاریخ تو بہت سے بزرگوں نے بنائے، لیکن طوالت کے خوف سے یہاں بعض قطعے درج کئے جاتے ہیں۔

قطعۂ تاریخ

Marfat.com

قطعۂ تاریخ

از کتاب تذکرہ نوشاہیہ

رفت از عالم شہِ دنیا و دیں — کرد روحش جانب بالا صعود
شیخ حاجی بن علاوالدین حسین — خسروِ ملکِ ولایت کان جود
بہرِ ارشادِ مریداں مثلِ او — در زمانِ او کسے دیگر نبود
سالِ تاریخِ وصالش یافتم — شیخ حاجیؒ از ولی اللہ بود

دیگر

از کتاب انوار القادریہ

نوشۂ گنج بخش قلزمِ فیض — چوں کہ بنمود نوش جامِ وصال
مظہرِ فیضِ قدس بود ازاں — فیضِ قدسیؒ۔ قتادہ سال

دیگر

از حضرت مولانا شاہ غلام مصطفےٰ صاحب نوشاہی دام برکاتہٗ

محمد حاجی نوشہ مجدد — امیرِ دین و دنیا جانِ ایماں
چو در جنت برفت آں سال گفتم — شہنشاہ و امامِ قادری خواں

منہ

وفاتِ شاہِ نوشہ نیک خوانی — مکمل با طریقتؒ پیر۔ دانی

منہ

وفاتِ پیرِ نوشہ اہلِ فتوےٰ — بگفتم۔ آفتابِ دین تقویٰ

منہ

وصالِ پیرِ نوشہ پاک بشنو — قریشی ہاشمی عابدؒ ہُو۔

Marfat.com

منه

چو پرسیدم وفات پیر عابد سروشم گفت. قبلہ شیخ زاہد ۱۰۶۴

منه

رفت نوشہ چو در جناں کامل رحلتش۔ آہ عالم وفاضل ۱۰۶۴

منه

از وفات جناب نوشہ جو اہل عرفان وباحقیقت۔ گو ۱۰۶۴

منه

در جناں رفت پیر حق طالب سال وصل جناب۔ الغالب ۱۰۶۴

منه

ز جبل نوشہ ولی وحید وصالش۔ بطاعت مبارک شہید ۱۰۶۴

منه

سال فوت پیر مقبول صمد عاشق ومعشوق محبوب احد ۱۰۶۴

منه

چوں برسی رحلت نوشہ کمال گوئیت۔ مخدوم نوشہ جی۔ وصال ۱۰۶۴

منه

سال وصل پیر نوشہ دستگیر آفتاب قادری اجود امیر ۱۰۶۴

منه

از وصال پیر نوشہ خوش بیاں نامدار جامع البرکات۔ خواں ۱۰۶۴

منه

از دل چونیک جستم تاریخ فیض سرمد از وصل پیر نوشہ گفتا۔ ریاض احمد ۱۰۶۴

منه جناب ۱۰۵۰

Marfat.com

منہ

جنابِ پیر نوشہ جب ہوئے داخل بہشتِ اعلیٰ
قریشی قادری حاجی محمد ہے۔ وصال اُن کا

مادۂ تاریخ مہر اوتاد و قطب و فرد ۱۰ ۶۴ ھ
مادۂ تاریخ مجددِ شریعتِ طیب بود ۱۰ ۶۴ ھ

دیگر

از اسمار الحسنیٰ

جوادٌ معظم ۱۰ ۶۴ ۔ واجدٌ معظم ۱۰ ۶۴ ۔ وھابٌ معظم ۱۰ ۶۴
اعلیٰ برّیٌ من المشرکین ۱۰ ۶۴ ۔ عالی برّیٌ من المشرکین ۱۰ ۶۴
کافی برّیٌ من المشرکین ۱۰ ۶۴ ۔ خیر مطہر ۱۰ ۶۴
اَللّٰہ حفیظ ۱۰ ۶۴ ۔ وکیلٌ حفیظ ۱۰ ۶۴
مانعٌ قابض ۱۰ ۶۴ ۔ رشیدٌ مقیت ۱۰ ۶۴

Marfat.com

ختم شریف نوشاہی

بزرگانِ دین سے منقول ہے کہ جو شخص خلوصِ قلب اور اعتقادِ راسخ سے ختم شریف قدوۃ السالکین عمدۃ العارفین حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش رح روزانہ پڑھا کرے، اس کے تمام مقاصد و مطالب پورے ہوں گے، اس کے فوائد ہزاروں ہیں، تجربہ سے تعلق رکھتے ہیں، اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے۔

وضو کرکے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ایک مرتبہ پڑھے، پھر درود شریف ہزارہ ایک سو گیارہ مرتبہ، کلمہ طیبہ ایک سو گیارہ مرتبہ، یاھُوَ ایک سو گیارہ مرتبہ، یا بَاسِطُ ایک سو گیارہ مرتبہ، سورۃ الفاتحۃ ایک سو گیارہ مرتبہ، ہر سہ قُلْ ایک سو گیارہ مرتبہ، سورۃ المزمل ایک مرتبہ، یَا فَتَّاحُ ایک سو گیارہ مرتبہ، یَا کَافِیَ الْمُهِمَّاتِ ایک سو گیارہ مرتبہ۔ پھر یہ شعر۔

بس غریبم مستمندم بے سروساماں حقیر　　یا محمد حاجیٔ نوشاہ مارا دستگیر

ایک بار، صلی اللہ علیک یا رسول اللہ ایک سو گیارہ مرتبہ، صلی اللہ علیک وسلم یا حبیب اللہ ایک سو گیارہ مرتبہ، کلمہ تمجید ایک سو گیارہ مرتبہ، یَا کَرِیْمُ ایک سو گیارہ مرتبہ، الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ ایک سو گیارہ مرتبہ، پھر یہ شعر

ازجنابِ نوشہ خواہم مدد۔　　با دل وجاں چوں گدائے بینوا

ایک بار پڑھے اور اس کا ثواب بروح پُرفتوح حضرت نوشہ صاحبؒ اور جمیع مشائخ قادریہ نوشاہیہ پہنچا دے ہر ایک امر میں فائز المرام رہے گا، انشاء اللہ تعالےٰ۔

خاتمہ کتاب

Marfat.com

خاتمہ کتاب

المنۃ للہ۔ کہ کتاب تشریف التواریخ کا پہلا جلد موسوم بہ تاریخ الاقطاب دس سال کی محنت کے بعد آج بروز پنجشنبہ بتاریخ بست ہفتم ماہ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ ایکہزار تین سو پچپن ہجری مطابق یازدہم مارچ ۱۹۳۷ء ایکہزار نو سو سینتیس عیسوی موافق بست نہم پھاگن سمت ۱۹۹۳ ایکہزار نو سو ترانوے بکرمی کو فقیر شرافت ناچیز کے ہاتھ سے پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

شکر للہ کہ نمردیم رسیدیم بدوست ۔۔۔ آفریں باد بریں ہمت مردانہ ما

اپنی استعداد کے مطابق اس کے واقعات و تواریخ کی صحت میں بہت کوشش کی گئی ہے، لیکن چونکہ انسان خطا و نسیان کا پتلا ہے، اس لئے غلطی کا ہو جانا کچھ عجب نہیں، اگر کہیں لغزش ہو گئی ہو تو مستفیدین سے التماس ہے کہ اس کو کسی احسن طریقہ سے اصلاح فرما دیں، اور فقیر کے حق میں دعائے مغفرت کرنے میں دریغ نہ کریں۔

اس جلد کے چند نام تاریخی ہجری رکھے گئے ہیں (۱) تاریخ الاقطاب ۱۳۵۵ (۲) صحاح التواریخ ۱۳۵۵ (۳) کتاب خوشگو ۱۳۵۵ (۴) تاج مشائخ ۱۳۰۰ (۵) نطق منظور ۱۳۰۰ (۶) برکات پیر شاہ سلیمان پاک ۱۳۵۵۔ (۷) طبقات الاخیار ۱۳۵۵۔

ایک تاریخی بکرمی نام ہے۔ مشائخ الاعظم ۱۹۹۲۔

جناب الٰہی میں استدعا ہے کہ وہ اس میرے وسیلہ کو اپنی رحمت سے قبول فرمائے، اور اپنی قبولیت کے آثار ظاہر کرتے ہوئے اس کو مقبول خاص و عام فرمائے وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین۔ اس جگہ ایک مناجات

Marfat.com

لکھ کر کتاب کو ختم کرتا ہوں۔

مناجات بجنابِ قاضی الحاجات

الٰہی بحرمتِ ذاتِ احدیت، الٰہی بحرمتِ شانِ ہویت، الٰہی بحرمتِ صفاتِ کمالات، الٰہی بحرمتِ شیون واعتبارات، الٰہی بحرمتِ اسمارِ جلال وجمال، الٰہی بحرمتِ افعالِ لایزال، الٰہی بحرمتِ حقیقتِ محمدی، الٰہی بحرمتِ خلقِ احمدی، الٰہی بحرمتِ انبیار وصدیقین، الٰہی بحرمتِ شہدا وصالحین، الٰہی بحرمتِ شہیدانِ تیغِ محبت، الٰہی بحرمتِ قتیلانِ خنجرِ الفت، الٰہی بحرمتِ رازونیازِ منظوراں، الٰہی بحرمتِ سوز وگدازِ مہجوراں، الٰہی بحرمتِ دردِ دلِ عاشقاں، الٰہی بحرمتِ آتشِ قلبِ محباں، الٰہی بحرمتِ نالہ ہائے فراقیہ شب بیداراں، الٰہی بحرمتِ نعرہ ہائے مستانہ جاں نثاراں، الٰہی بحرمتِ زردی چہرۂ خایفاں، الٰہی بحرمتِ سردی آہِ واقفاں، ابن حقیر پرتقصیر شرافت فقیر پر اپنی نظرِ رحمت مبذول فرما، الٰہی میرا مزاج گناہوں سے علیل ہے، اور تیری رحمت کا سلسلہ بہت طویل ہے، الٰہی میرا وجود سرچشمۂ عصیان وفساد ہے، اور تیری بخشش کا کارخانہ ازل سے آباد ہے، الٰہی میں غریب ہوں اور تو غریب نواز ہے، اور میں بے چارہ ہوں اور تو چارہ ساز ہے، الٰہی میرے گناہوں کے طومار اس قدر ہیں کہ اگر کبھی مضطرب ہو کر ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخسرین (الاعراف۔ع ۲) پکارتا ہوں تو ندامت سامنے آجاتی ہے کہ میں تو معصیتوں کی اس حد سے کہیں دور گیا گذرا ہوں پھر یہ کہنا کیا معنے؟ اور اگر کبھی بیقرار ہو کر لا الٰہ الا انت سبحنک انی کنت من الظلمین (الانبیا۔ع ۶) کا نعرہ لگاتا ہوں تو شرمندگی سر نہیں اٹھانے دیتی کہ میری

Marfat.com

دیتی، کہ میری منزلِ خطا کاری تو اس سے بدرجہا بعید ہے، یہ کیسے کہوں؟ الٰہی میں اپنی سیاہ کاری کے اظہار کے لئے کچھ کہنا چاہتا ہوں مگر لفظ نہیں ملتے، جس سے میں اپنا عجز بیان کرسکوں، کیونکہ جس قدر انکسار و فروتنی کے الفاظ ملتے ہیں یا ملنے ممکن ہیں اُن سب سے میری حالت گری ہوئی ہے، لہٰذا قلم و زبان میری خطاؤں کا صحیح نقشہ کھینچنے سے عاجز ہے، الٰہی تو علام الغیوب ہے، تو علیم بذات الصدور ہے، تو سمیع، بصیر، علیم، خبیر ہے، میری حالت کو مجھ سے بہتر جانتا ہے، الٰہی میری یہ تمام عرض و نیاز اگر خلوصِ قلب سے ہے تو میرا یہ اخلاص منظور ہو، اور اگر میرا یہ گریہ و بکا ریا و نمود ہے تو پہلے اخلاص پیدا کر اور پھر قبول فرما، اور اگر تو چاہے تو بغیر اخلاص کے بھی منظور کرسکتا ہے، کیونکہ تیری درگاہ بہت عالی ہے، الٰہی میرے پاس کچھ سامان نہیں، اور اگر کچھ ہو بھی تو وہ سراسر نقصان ہے، الٰہی تیرے ایک مخلص بندے حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کی بضاعتِ مُزجات لے کر ان کے عذرِ گناہ کو قبول فرماتے ہوئے فوراً ان کو بخش دیا اور فرما دیا تھا، لاتثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم (یوسف ع ۱۰) الٰہی تو تو مالک الملک اور احکم الحاکمین اور ارحم الراحمین ہے، اگر اپنے عاجز زبانکار بندے پر نظرِ عفو فرما دے تو تیری شفقت سے کچھ بعید نہیں، بلکہ تیری رحمت کا تقاضا یہی ہے انک انت الغفور الرحیم الٰہی میں کیا کروں؟ اضطراب و کرب کی کوئی حد نہیں، اگر یہ خیال کروں کہ گناہ و ثواب کا کرنے والا میں کون؟ جو کچھ ہے اہرِ الٰہی ہے تو پھر ادب روک دیتا ہے کہ دیکھ! جبریہ ہوا جاتا ہے، اور اگر اعمال و افعال کو اپنے سے منسوب کروں کہ میں مختارِ افعال ہوں تو اپنی فرومانگی پیش آجاتی ہے کہ جھوٹی لافیں کیوں مارتا ہے؟ تیری کیا قدر ہے؟ قدریہ ہو کر

Marfat.com

مفت میں تباہی کا منہ دیکھ رہا ہے، پھر طریق حق کی طرف رجوع کرتا ہوں تو وہ میرے ادراک سے ارفع ہے، الٰہی تو ہی ہادی المضلین ہے، مجھے سچے راستہ کی طرف رہنمائی کر اللھم اھدنا الصراط المستقیم، اے میرے مالک واعف عنا واغفرلنا وارحمنا میرا ورد زبان ہے، (البقرہ ع ۴۰) اور ربنا فاغفرلنا ذنوبنا وکفر عنا سیاتنا وتوفنا مع الابرار (آل عمران ع ۲۰) میرا ورد زبان ہے، الٰہی میں تیرا ہی ہوں میرا کام غیر کے سپرد نہ کر، الٰہی اگرچہ میں سیاہ کار ہوں لیکن تیری وحدت کی قسم تیری توحید پر جان سے نثار ہوں، الٰہی مجھ میں کوئی نیکی نہیں، کوئی بہتری نہیں، کوئی صلاحیت نہیں، اگر ہے تو صرف یہی کہ تیری ذات پاک کو ایک اور بالاتر از فہم وعقول جانتا ہوں، اور تیرے محبوب حضرت محمد صاحب لولاک کو تیرا سچا رسول مانتا ہوں، تیری یگانگت کو دوگانگت سے تعبیر نہیں کیا، تیری احدیت میں غیریت کو دخل نہیں دیا، تیرے ساتھ کسی کو شریک نہیں گردانا، ہمیشہ تیری حبل المتین توحید سے متمسک رہا ہوں۔

ے

گر گوہر طاعتے نسفتم ہرگز　　ور گرد گنہ نرفتم ہرگز
نومید نیم زبارگاہ کرمت　　زیرا کہ یکے را دو نگفتم ہرگز

الٰہی جب سے میں نے ان اللہ یفعل ما یشاء (الحج ع ۲) اور ان ربک فعال لما یرید (ہود ع ۹) کا مطالعہ کیا ہے تیری درگاہ بے نیاز میں کچھ عرض کرنے سے ڈرتا ہوں، کیونکہ تو خود جو کچھ چاہے وہی کرتا ہے، اور ہماری حاجات و ضروریات کو ہم سے زیادہ جانتا اور پوری فرماتا ہے، تو پھر میرا رونا دھونا، چیخنا چلانا سب عبث ہے۔

Marfat.com

رموزِ مملکتِ خویش خسرواں دانند گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

شائد میں اسی پر عمل پیرا ہو کر کچھ التماس زبان پر نہ لاتا، مگر پھر خوف کرتا ہوں کہ کہیں ام اُدْعُوْنِیْ (المؤمن۔ ع ۶) کے خلاف نہ ہو جاؤں، اور میرا عرض و نیاز نہ کرنا، اور دعا نہ مانگنا تکبر پر محمول نہ کیا جائے، اور بیفرمانوں اور بے ادبوں میں نہ شمار کیا جاؤں، اس لئے اپنی بے بضاعتی اور تیری رحمت واسعہ کو مدنظر رکھتے ہوئے دعا کو اپنا شیوہ اختیار کیا ہے، اور التجا کو اپنا طریقہ بنالیا ہے الٰہی وہ علم دے جو عمل سے آراستہ ہو، الٰہی وہ عمل دے جو اخلاص سے پیراستہ ہو، الٰہی وہ اخلاص دے جو زیورِ قبول سے مرصع ہو، الٰہی وہ عقل دے جو کامل ہو، الٰہی وہ رحمت کر جو ہر وقت شامل ہو، الٰہی وہ دنیا دے جس کا ابتدا دین ہو، الٰہی وہ دین دے جس کا انتہا یقین ہو، الٰہی وہ حقیقت دکھا جس کا مبدا ایمان ہو، الٰہی وہ ایمان دے جو سراپا اطمینان ہو، الٰہی عشق حقیقی کا ایک ذرہ، شراب محبت کا ایک جرعہ، درد و ذوق کا ایک نوالہ، بادہ شوق کا ایک پیالہ عطا فرما۔

الٰہی ذرہ دردے بجاں ریز شرر در پنبہ زارِ استخواں ریز

الٰہی ایسا دل دے جو تجھ سے آباد ہو، الٰہی ایسا قلب عنایت کر جو تجھی سے شاد ہو، الٰہی وہ سینہ دے جو نُوْرٌ عَلٰی نُوْر ہو، الٰہی وہ صدر مرحمت فرما جو تجھ سے معمور ہو، الٰہی نزع کے وقت میں لا تقنطوا من رحمۃ اللہ (الزمر ع ۶) کا مزہ چکھا، الٰہی آخری وقت میں تجلّیِ جمالِ احدیت سے آنکھوں کو منور فرما۔

۵ روزِ مجم نفسے وعدۂ دیدار بدہ وانگہم تا بلحد فارغ و آزاد بیر

Marfat.com

الٰہی میں نے اُدْعُوْنِیْ (المؤمن ۔ ع ۶) پر عمل کیا تو استجب لکم (المؤمن ع ۶) کا نظارہ دکھا، الٰہی میں نے مضطر ہو کر التجا کی تو ویکشف السوء (النمل ع ۵) کا نتیجہ دکھلا، انک سمیع الدعاء (آل عمران ع ۴) الٰہی میں نہایت یتیم ہوں فاما الیتیم فلا تقھر (الضحیٰ) الٰہی میں تیری بارگاہ میں مسکین سائل ہوں واما السائل فلا تنھر (الضحیٰ) الٰہی اب وافوض امری الی اللہ (المؤمن ع ۵) کہہ کر سب کام تجھی کو سپرد کرتا ہوں۔ اور انا للہ وانا الیہ راجعون (البقرہ ع ۱۹) کے موجب تیری طرف ہی رجوع کرتا ہوں، الٰہی اسلام پر پیدا ہوا ہوں، اور ایمان پر زندہ رہا ہوں، اور قلب سلیم کے ساتھ تیرے نام پر خاتمہ چاہتا ہوں، اللھم اجعل اخیر کلامی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

شجرہ شریف

اے خداوندا تو ذاتِ کبریا کے واسطے — عاجزوں پر کر کرم تیرا ثنا کے واسطے
حضرتِ ختم الرسل سالارِ جملہ کائنات — قبلۂ عالم محمد مصطفےٰ کے واسطے
حضرتِ حیدر امیر المومنین شیرِ خدا — شاہ علی المرتضےٰ مشکل کشا کے واسطے
حضرتِ خواجہ حسن بصری امام بوسعید — افتخارِ خاندانِ صوفیا کے واسطے
شاہ حبیب بو محمد عجمی اہل ہدےٰ — مظہرِ حسنِ ازل بحرِ سخا کے واسطے
حضرتِ داؤد طائی بو سلیماں بن نصیر — خازنِ گنجینۂ راہِ ہدےٰ کے واسطے
حضرتِ معروف بو المحفوظ کرخی دستگیر — قبلہ گاہِ عارفاں شاہِ رضا کے واسطے
حضرتِ سقطی ضیاء الدین سری بو الحسین — تاجِ افواجِ عرفاں ذوالعلا کے واسطے
شاہ ابو القاسم جنید بو محمد رنیا — سیّد و سلطانِ جملہ اولیا کے واسطے
خواجہ کہف الدین و الف بو بکر شبلی مہرباں — سالکِ راہِ طریقِ اصطفا کے واسطے

شاہ عبد الواحد

Marfat.com

...اہِ عبدالواحدِ بوالفضل احمد متقی	آں شہنشاہِ تمیمی پارسا کے واسطے
...فخ یوسف علاوالدین طرطوسی ولی	ساقیِ میخانۂ فقر وغنا کے واسطے
...اہِ شرف الدین بختیاری علی بوالحسن	معدنِ علم وعمل حلم وحیا کے واسطے
...فرتِ قاضی مبارک مصلح الدین بوسعید	مخزنِ برکات شاہِ مہتدا کے واسطے
...فرتِ شاہ بومحمد پیر محی الدین لقب	شیخ عبدالقادر غوث الورٰے کے واسطے
...اہِ سیف الدین بوعبداللہ عبدالوہاب	فخرِ عالم صاحبِ صدق وصفا کے واسطے
...اہ صفی الدین بوالمنصور آں عبدالسلام	ہادیِ دوراں امام الاصفیا کے واسطے
...اہ حمید الدین بوالعباس احمد گنج بخش	بادشاہِ دوجہاں صاحبِ رضا کے واسطے
...اہ بوالبرکات نورالدین مسعودِ زکی	سائرِ میدانِ تجرید و وفا کے واسطے
...فرتِ شاہِ ضیاءالدین علی بوالحسن	آں شہیدِ راہِ حق ماہِ لقا کے واسطے
...اہ جمال الدین حسن اطہر ملقب شاہ میر	منبعِ لطف وکرم صاحب عطا کے واسطے
...اد شمس الدین محمد اعظم سردار حلب	زاہد و مرتاضِ شمس الاتقیا کے واسطے
...فرت مخدوم سید شاہ محمد غوث پیر	صفدرِ ملکِ ولایت بوالحیا کے واسطے
...فرتِ شاہِ مبارک پیر حقانی ولی	رازدانِ راہِ جذب واجتبا کے واسطے
...سبع البحرین شاہ معروف فاروقی تقی	معدنِ فیضِ الٰہی حق نما کے واسطے
...فرتِ شاہِ سلیمان سخی نوری لقب	سرورِ اہلِ طریقت راہنما کے واسطے
...فرت حاجی محمد پیر نوشہ گنج بخش	سیدِ والاگہر نورالہدےٰ کے واسطے
...فت شاہ پیر برخوردار بحرِ عشقِ حق	فخرِ عالم کعبۂ ہر مدعا کے واسطے
...فرتِ شاہِ جمال اللہ محدث ہم فقیہ	حافظ القرآن قطب الاولیا کے واسطے
...وشاہاں حضرتِ حافظ محمد یا حیات	رستمِ میدانِ فیضِ کبریا کے واسطے

Marfat.com

حضرتِ شاہ پیر نور اللہ شمع معرفت — شہسوارِ ملک وحدت پیشوا کے واسطے
حضرت شاہِ الٰہی بخش مظہر ذاتِ حق — عمدۃ الابرار اہلِ اتقا کے واسطے
حضرتِ شاہ پیر قُل احمد ملقب پاکذات — نوشہ ثانی امیرِ ازکیا کے واسطے
حضرتِ شاہِ امین الاولیا عالی نسب — مصدرِ حسنات شاہِ بے ریا کے واسطے
حضرتِ والاقدر سید محمد شاہ پیر — جامع شرع وحقیقت باخدا کے واسطے
حضرتِ شاہِ غلام مصطفیٰ عالیجناب — عزّ وفخرِ خاندانِ صوفیا کے واسطے
خادم الفقرا شریف احمد شرافت بوالریاض — خاکپائے آلِ فخر الانبیا کے واسطے
دین ودنیا کے مقاصد سے ہمیں معمور کر — انبیاؤ اولیاؤ اصفیا کے واسطے
دے ہمیں ایمانِ کامل اور عشقِ سرمدی — برکتِ پیرانِ شجرہ اولیا کے واسطے

یا الٰہی التجائیں کر شرافت کی قبول
سلسلہ نوشاہِ حاجی باخدا کے واسطے

تمام شد

کتاب شریف التواریخ جلد اوّل موسوم بہ تاریخ الاقطاب بدستخط مؤلف اعنی خادم اہل اللہ فقیر حقیر ابو الریاض امین الدین شریف احمد شرافت نفیس رقم ابن مقبول درگاہِ خدا حضرت شاہ غلام مصطفیٰ صاحب علوی عباسی سُنّی حنفی قادری نوشاہی برخورداری ساہنپالی بروز سہ شنبہ بوقت ظہر بتاریخ شانزدہم جمادی الآخر سنہ ۱۳۶۷ یکہزار وسیصد وشصت وہفت ہجری مطابق بست ہفتم اپریل سنہ ۱۹۴۸ یکہزار ونہصد وچہل وہشت عیسوی موافق پانزدہم بساکھ سمت ۲۰۰۵ دوہزار پنج بکرمی در سلطنت مجاہد ملت مختار الملک حضرت قائد اعظم سلطان محمد علی جناح گورنر جنرل وشہنشاہ دولت خداداد پاکستان در عالم سفر بقریہ بھوپال والہ چک صوبہ ضلع لائل پور پنجاب ارادت آئین مولوی غلام نبی صاحب صوفی ابن میاں زاج محمد مرحوم زیب ترقیم یافت۔ وللہ الحمد۔

Marfat.com

تقریظ

از عالی جناب، فیض مآب، مخزن العلوم والانوار،
معدن الفنون والاسرار، سلطان الاولیاء، برہان
الاصفیاء، اعلیٰ حضرت مولانا سید شاہ غلام مصطفےٰ
نوشاہی سابنپالوی ادام اللہ برکاتہٗ وفیوضہٗ

والد ماجد فقیر سید شرافت
عافاہ اللہ

بحمداللہ شریف احمد پیارا — بعلم دین ہے روشن ستارا
ہو یا شکر خدا حنفی مقلد — گھرانے نوشہی دے وچ مجدد
محقق تے مورخ خوب شاعر — شرافت اس مخلص نیک ناشر
بنائی نثر دے تاریخ اقطاب — لکھے حالات ولیاں دے بہ آداب
منی تاریخ الاخطاب ایہ عجیبہ — ہو یا نام اس دا تاریخی غریبہ
پڑھی ساری کتاب اچھی مبارک — ہے مقبول خداوند تبارک
تمامی حال پیراں دے مفصل — مَنے تاریخ لکھے پاک افضل
کتاباں سبھ تھیں احوال جنہ کے — لکھے اذکار اشرافاں تھیں سُن کے
لکھوئے حالات پھر زندہ چا کیتے — پراگندہ سخن کر جمع سینے،
بنائی اس عبارت خوب اُردو — عجب یاقوت و مرجاں عقدِ لولو
رسول اللہ نے فرمایا ہے سُن لو — ہوئی سنت جہری زندہ کرے جو
دلیلے اُس نوں ثواب صد شہیداں — بخاری پاک اندر جو حدیثاں

Marfat.com

پڑھن والا بہشتاں دی کرے سیر — کرے اللہ و اللہ دور سب

کتاب خوش بفضل حق تعالےٰ — ہوئی مقبول خاص و عام

کتاب معرفت ہے خوب منظور — نظر اپنی ہے آپے عشق بھر

کلام اللہ احادیث معلےٰ — کرامت ذکر و جدد رقص اعلےٰ

کتاب ایہ مجمع البحرین وہ وہ — شریعت تے طریقت مہر تے

کتاب ایہ حرز مشتاقاں دی جانی — وظائف عاشقاں دے خوب آ

ملے قاری نوں سب مقصد دلے دا — بھی سُننے والیاں حصہ ملے

منازل فقر دے سب اس تھیں پاوے — اوہ فردوس بریں وچ جلد جا

حقائق تے دقائق دی بھری ایہ — معارف تے لطائف وچ جلی

عجب اشعار عربی فارسی دے — تے پنجابی تے اردو وچ لکھے

مقدس ایہ صحیفہ نیک توشہ — ہو یا منظور وچ دربار نوشہ

جو چاہے قلب نیچا صاف ہووے — پڑھے جلدی کتاب ایہ حسد دھو

ہے رمزاں تھیں بھری اعلےٰ اشارے — ہے اک اک لفظ بحر عشق پیا

ہے دنیا آخرت دی جامعیت — ہے وحدت پھر وحدت پھر وحدت

ہے پڑھنے والیاں دی رہنما خوب — کرے ناقص تے کامل نوں اوہ مجذ

ہے فخر خاندان نوشہی پاک — ہے منکر دے سر تے خاک بے باک

ہے اس وچ ذکر احمد پاک مختار — علی المرتضےٰ احسن حسن تا

ہے ذکر غوث اعظم شہ سلیماں — تمامی پیشوا دے ذکر اے جا

جناب پیر نوشہ دستگیر — ولادت تھیں وصال پاک تک تا

Marfat.com

پیارے شاعراں تے عاشقاں نوں　　فقیراں عالماں تے حافظاں نوں

کلام ہجر وصل و صحو و مستی　　کلام وجد لذت دی ہے بستی

ہے نوشاہی گلستاں صدق والے　　جو چاہے سیر کر کے نیف پالے

سمندر عشق حضرت قادریہ　　ہے معدن ذوق لذت نوشہیہ

رہے نے قدرداں تھوڑے جہاں تے　　گئے چل جام وحدت دا ادہ پی کے

ہووے بس قدرداں تے فضل ہووے　　زمانے وچ ہووے ممتاز ادے

مصنف نے ہووے اللہ دی رحمت　　ملے قاری نوں عشق و شوق و برکت

جناب پیر نوشاہی تھیں ہدیہ

دعائے عمر و عشق قادریہ

Marfat.com

تقریظ

از افکار بلند عمدۃ العلما ، زبدۃ الفضلا ، حضرت
جناب مولانا قاضی محمد سلام اللہ صاحب شائق
حنفی مظلہٗ ساکن چک عمر ۔ علاقہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات

هزاراں حمد رب العالمین است — درود حق بہ ختم المرسلین است
دراں لب مژدہ باد اصوفیاں را — کہ زنشاں نور افلاک و زمین است
کہ در وقت مبارک گشت تالیف — کتابے کو پر از دُر ثمین است
کتاب شمع راہ گمرہاں است — نہ بل آئینہ بہر صالحین است
کتاب حرف حرفش غنچۂ گل — کتاب سطر سطرش یاسمین است
معانی و معانیہاش زیبا — ازو تسکین قلب عاشقین است
ز تالیف جناب فاضل دہر — کہ نام او شرافت اہل دین است
ہمیشہ در دلش شوق تصانیف — بصبح و شام کارش ہمین است
دریں اسعد زماں از ہمت خویش — دلش مشغول حب صالحین است
بذکر او بیاشد خاطر فرسا — کہ ذکر اتقیا بس دل نشین است
خدا برکت دہد تصنیف وے را — کہ ازوے زندہ نام عارفین است

شود مطبوع دلہا ہر کتابش
کہ مقبول جہاں نقش نگین است

۱۰۶۴

Marfat.com

تقریظ

از نتیجہ فکر عمدۃ المتکلمین، شمس المورخین، حضرت
جناب مولانا پیر غلام دستگیر صاحب نامی قریشی مدظلہ
متولی اوقاف اشرف، مصنف و مترجم و ناشر
کتب خانہ انی۔ متوطن رتہ پیراں ضلع شیخوپورہ
حال ساکن محلہ چلہ بیبیاں۔ اکبری دروازہ۔ لاہور

مورخہ ۱۲ شوال ۱۳۷۸ھ ۲۲ اپریل ۱۹۵۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب تشریف التواریخ

میں نے کتاب معنونہ کا مختلف مقامات سے مطالعہ کیا۔
یہ کتاب مولانا ابو الظفر شریف احمد صاحب شرافت علوی قادری
نوشاہی برخورداری از اولاد حضرت نوشہ گنج بخش رح کی مصنفہ
تین جلد پر مشتمل ہے۔

جلد اول۔ جیسا کہ اس کے تاریخی نام تاریخ الاقطاب سے
ثابت ہے ۱۳۵۵ھ کی تصنیف ہے۔ اس میں حضرت رسول اکرم صلے اللہ
علیہ وسلم کے حالات مبارکہ سے شروع کر کے حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش
تک تمام سلسلہ قادریہ کا بیان ہے۔

مقدمہ میں ولایت، اور اولیاء اللہ کے مناصب قطب،

Marfat.com

... ابدال، اوتاد وغیرہ پر مفصل بحث کی ہے۔ علاوہ ازیں
بزرگوں کی بیعت، خلافت اور کرامات کو دلائل و براہین سے
ثابت کیا ہے، اور تقریباً ڈیڑھ سو سلاسل فقرا کا تذکرہ ہے۔
اور ہر ایک بزرگ کا شجرہ بیعت اور تاریخ وغیرہ درج ہے، اس جلد
میں تقریباً ایک ہزار صوفیائے کرام کے تاریخی حالات ملتے ہیں۔
یہ جلد پانسو سے زائد کتب کا انتخاب ہے جیسا کہ دیباچہ میں
دی ہوئی فہرست سے ظاہر ہے۔ گویا یہ جلد تاریخ و تصوف
کا ایک مبسوط تذکرہ ہے۔

دوسری جلد کا نام طبقات نوشاہیہ ہے، یہ حضرت
نوشہ رح کی اولاد کے حالات پر حاوی ہے۔

تیسری جلد تذکرۃ النوشاہیہ کے اسم سے موسوم ہے
اس میں خاندان نوشاہی کے تمام خلفا اور سجادہ نشینوں کا تذکرہ ہے،

یہ کتاب مکمل طبع ہو گئی تو صوفی بزرگوں کے تذکروں
پر ایک خوشگوار اضافہ کا حکم رکھے گی۔

غلام دستگیر نامی

Marfat.com

قطعہ تاریخ

تصنیف کتاب شریف التواریخ جلد اول۔ مصنفہ

سید شرافت نوشاہی

از چیرنامی

(۱)

شرافت نے تاریخ لکھی ہے خوب — جو ہے اپنے موضوع پر بہترین

کردار اس کی تاریخ نامی رقم — شریف التواریخ ہے زیب دین

۳۶ — ۶۱۹

(۲)

ز نامی دگر بہست تاریخ زیبا

شریف التواریخ محبوب دلہا

۳۶ — ۶۱۹

۱۰۶۷

Marfat.com

قطعہ تاریخ

تصنیف کتاب شریف التواریخ جلد اول موسوم بہ تاریخ الاقطاب

از اعلیٰ حضرت نوشاہی

(۱)

بحمد اللہ کہ یہ تاریخ اقطاب — بنی اعلیٰ بفضل اللہ فائق
مسائل شرع و عرفاں حل ہو دیں — پڑھے گر طالب ہوئے جو شائق
یہ قرآن و حدیث و فقہ کی شرح — عجب عرفان میں ہے حبل واثق
یہ عمدہ مخزن قدوسیاں ہے — عجب کھلتے ہیں اسرار و دقائق
رموزات و اشارات تصوف — بتاتی ہے کتاب نور بے شق
خدا کا وصل ہو دے قاریوں کو — رسول اللہ کو پا دے جلد عاشق
علی المرتضیٰ اور غوث اعظم — ملیں گے اُس کو نوشہ پیر صادق
لقائے اولیاء اللہ ہو دے — بفضل قادرِ بے مثل خالق
یہ قاری کی ہے مرشد نیز استاد — رہے نہ مبتدی اور منتہی دق
بنی تیرہ سو پچپن ۱۳۵۵ میں عجائب — کتاب عشق ہے بحر حقائق
شریف احمد نے کی محنت فزوں تر — کہا تاریخ نے برخوردار لائق

۵۵ ۱۳

رہے گا تازہ نوشاہی گلستاں
اِلیٰ یَوْمِ الْقِیَامَۃ نخل باسق

۱۰۶۸

Marfat.com

(۲)

سال تصنیف آں کتاب شنو روضۂ قادریہ پاک۔ بگو

۵۵ ۱۳ ع

(۳)

عیسوی تاریخ نوشاہی ہے وہ

پاک نوشاہیہ اردو تذکرہ

۳۶ ۱۹ ع

Marfat.com

رجال و شخصیات

الف

آدم علیہ السلام ۶۷، ۸۱، ۸۹، ۹۱، ۹۳، ۹۵، ۹۷، ۹۹، ۱۰۱، ۱۰۳، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۲۱، ۱۳۲، ۱۳۹، ۱۴۲، ۱۷۸، ۱۹۳، ۲۹۷، ۳۱۸، ۳۲۴، ۳۳۰، ۳۳۹، ۳۴۸، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۵۳، ۴۰۸، ۴۳۷، ۴۵۵، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۱، ۹۴۷، ۹۲۲، ۹۶۲، ۹۰۵، ۹۲۰، ۹۱۷، ۹۴۹، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، (ابا سلیمان ← داؤد طائی)، آدم بن تقی الدین کرمانی ۸۳۱، ۱۹۷، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۴۷۷، ۴۸۰، آدم بن سروشان بسطامی ۱۴۲، ۲۴۲، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۵، ۳۰۶، (ابا عبداللہ بن لطیف مصری)، آدم بن عبدالشکور ۸۸۱، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۳، ۲۱۴، ۶۳۳، آدم بن موسیٰ چشتی ۸۲۹، ۲۱۵، ۲۱۹، ۲۲۳، ۲۲۴، (ابان اعتر بن عثمان غنی ۲۴۹)، آصف بن برخیا ۱۱۳، ۳۵۳، ۲۲۵، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، (ابان اکبر بن عثمان غنی ۲۴۹)، آفتاب بیگ [← نواب بیگ چشتی] ۲۱، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، (ابان بن دارم ۳۷۱)، آل احمد ۲۲، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، (ابان بن صمعہ ۴۵۰)، آمنہ بنت وہب ۱۴۹، ۲۴۸، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۷، (ابان (والد عیسیٰ) ۴۸۱، ۵۱۴)، آنجناب [← محمد رسول اللہ ص] ۲۵۹، ۲۶۸، ۲۷۰، ۲۷۳، (ابا یزید [← بایزید بسطامی] ۲۴۹-۲۴۵)، ۲۷۴، ۲۸۵، ۲۸۷، ۲۸۷، ۲۴۳، ۴۲۲، ۴۲۷، آنحضرت [← محمد رسول اللہ ص] ۲۸۸، ۲۹۱، ۲۹۳، ۲۹۴، (ابراہیم علیہ السلام ۵۲، ۶۷)، ۵۱، ۵۲، ۶۵، ۶۷، ۶۷۰، ۳۱۲، ۳۱۴، ۳۱۹، ۳۲۰، ۸۱، ۸۲، ۸۶، ۸۸، ۸۹۷، ۸۱، ۸۲، ۸۴، ۸۷۱، ۳۲۴، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۳، ۹۰، ۹۴، ۱۰۱، ۱۴۴، ۱۹۴

Marfat.com

ابراہیم بن عبدالواحد مقدسی ۲۶۰
ابراہیم بن عثمان عیسی ۴۲
ابراہیم بن علی حلبی شافعی ۱۰، ۳۲۵
ابراہیم بن عیسٰے اصفہانی ۴۹۵
ابراہیم بن عیسٰے لشکری ۴۴۸
ابراہیم بن غوث اعظم ۷۱۱
ابراہیم بن فاتک ۵۶۰
ابراہیم بن محمد باقر امام ۳۸۲
ابراہیم بن محمد شافعی ۲۵۱
ابراہیم بن محمد قصاعی ۳۵۵
ابراہیم بن محمد گیلانی ۷۶۴
ابراہیم بن محمود بعلبکی ۷۴۲
ابراہیم بن مرسیل مخزومی ۷۴۲
ابراہیم بن مغیرہ بخاری ۲۴
ابراہیم بن موسیٰ کاظم امام ۳۹۱
ابراہیم بن ولید اموی ۷۲۳
ابراہیم بن یوسف زجاجی ۵۶۸
ابراہیم پاشا بن محمد علی پاشا ۲۸۱
ابراہیم شاہ بن عبدالقادر کیمیا ۸۱۷

ابراہیم بصری ۱۵۹
ابراہیم بلاص یونس ۱۴۹
ابراہیم جوتی ۶۶۸
ابراہیم حربی ۵۶۳
ابراہیم خلیل خدا ۸۲۹
ابراہیم دباغ شیرازی ۶۰۹
ابراہیم دیوان ۹۲۷
ابراہیم رسوتی [= برطانیا] ۵۱۵
ابراہیم صیاد بغدادی ۴۹۵
ابراہیم کردی ۲۲۵
ابراہیم کفعمی ۳۷
ابراہیم گرم سیل ۴۰۴
ابراہیم لواتی طنجی ۳۰
ابراہیم مارستانی ۵۶۰
ابراہیم مواہبی ۲۲، ۶۵
ابراہیم بن ابوطاہر ۸۷۶
ابراہیم بن احمد خوارص ۴۹۵

ابراہیم بن ادہم بلخی ۵، ۱۴۸
ابراہیم بن آغا غازی ۷۸۰
ابراہیم بن بشارۃ عدنی ۸۱۷، ۷۴۲
ابراہیم بن بشر حنفی نیشاپوری ۶۱۰
ابراہیم بن ثابت ۵۷۱، ۷۴۱
ابراہیم بن جلال الدین ۸۱۷، ۷۴۲
ابراہیم بن خلیل جوشقی ۷۴۳
ابراہیم بن داؤد قصار رقی ۵۲۵
ابراہیم بن رستم ۴۸۱
ابراہیم بن رسول اللہ صلعم ۲۲۸، ۲۳۴، ۲۳۵
ابراہیم بن زیاد عقدی کوفی ۲۵
ابراہیم بن سعد داری ۷۴۳
ابراہیم بن شہریارگاذرونی ۱۴۷
ابراہیم بن شیبان کرمان شاہی ۲۱۱، ۴۵۴
ابراہیم بن ضیاء الحق لاہوری ۲۱
ابراہیم بن عباس ۳۸۷
ابراہیم بن عبدالرزاق ۸۱۷

۵۵۷، ۵۲۹، ۵۹۲
۱۹۵، ۱۹۶، ۲۰۱، ۲۵۲
۳۳۲، ۴۰۰، ۴۰۸، ۴۵۵
۲۹۷، ۵۴۶
۸۲۹، ۶۳۳، ۴۵۴، ۱۵۴
۴۹۵
۴۴۸
۷۱۱
۷۱۳، ۷۴۲
۵۶۰
۳۸۲
۲۵۱
۳۵۵
۷۶۴
۷۴۲
۷۴۳
۲۴
۳۹۱
۷۲۳
۵۶۸
۲۸۱
۸۱۷

Marfat.com

ابراہیم طاہر بن مرتضیٰ ۸۷ ابراہیم (والد حسین کرابلسی) ۳۱۷ ابن اللاحق بن جعفر صادق ۳۸۴

ابراہیم مرتضیٰ اصغر بن موسیٰ کاظم ۳۸۶ ، ۳۸۷ ابراہیم (جد خرگوشی) ۴۲ ابن البزدری ۵۹۷

ابراہیم [= ابواسحاق اغرب] ۵۰۸ ابراہیم (والد ذالنون مصری) ۱۵۸ ابن البغوی [= ابوالحسن نوری] ۵۱۵

ابراہیم (والد شقیق بلخی) ۱۵۴

ابراہیم (والد عمرو) ۴۸۳ ابن البنا ۴۵۷ ، ۵۷۷

ابراہیم [= ابواسحاق گازرونی] ابراہیم (والد یحییٰ دینوری) ۷۶۳ ابن البناح ۳۲۱

ابراہیم تعبری (والد علی لحجری) ۶۱۰ ابن الجوزی ۲۳ ، ۳۳

ابراہیم [= ابوالحسن سبکاری] ۶۳۰ ابراہیم ثعلبی (والد احمد) ۳۳ ۴۶ ، ۸۷ ، ۳۴۵ ، ۳۶۷

ابراہیم [= ابوالقاسم نعرآبادی] ۶۱۱ ابراہیم صفید (والد احمد) ۵۷۰ ابن الخشاب بغدادی ۴۵

ابراہیم [= ابوبکر بن جلکان] ۲۷ ابراہیم نیشاپوری (والد ابن المنذر) ۲۲ ابن الدبیثی ۶۵۰

ابراہیم [= ابوثور بن خالد کلبی] ابلیس ۵۰۷ ، ۵۰۹ ، ۱۰۰۷ ابن الرفاعی [= احمد رفاعی]

۵۲۳ ابن ابی الحدید ۳۵۲ ۶۳۰ ، ۶۷۹

ابراہیم [= احمد سوحی] ۵۱۷ ابن ابی الدرداء ۸۷ ابن السنی ۳۳ ، ۹۰۷

ابراہیم [= دیری شافعی] ۲۹ ابن ابی الدنیا ۳۷ ، ۸۸ ابن السودا [= عبدالعزیز بن ...]

ابراہیم [= عون تلعفر] ۳۲۷ ابن ابی حاتم تمیمی حنظلی ۴۲ ۲۸۹

ابراہیم (والد ابوبکر مصری) ۵۲۸ ابن ابی شیبہ ۴۲ ، ۴۷۸ ، ۱۰۴۱ ابن الصباغ مالکی مکی ۴۵

ابراہیم (والد ابوحمزہ بغدادی) ۵۱۴ ابن ابی عقیل ۴۷۰ ابن الطیوری ۱۴۸

ابراہیم (والد ابوعبداللہ حمد) ۲۱۷ ابن ابی عقیل ۹۵ ابن العلاء (والد ابوعمرو) ۲۱۲

ابراہیم (والد ابوعمرو زجاجی) ۵۵۳ ابن الاثیر جزری ۲۴ ، ۳۶۷ ابن الفرا بغوی ۲۲

ابراہیم (والد ابوطاہر) ۷۴۳ ۳۴۷ ، ۶۳۰ ، ۶۳۱ ، ۶۳۲ ابن الفرغانی [= ابوبکر واسطی]

ابراہیم (والد اسمٰعیل سرخسی) ۷۴۱ ، ۷۴۲ ۶۳۳ ، ۹۷۲ ۵۴۰ ، ۵۶۲

Marfat.com

ابن التلمیذ الحموی ۴۴، ۹۰۹ھ
ابن التمائم ۲۸، ۳۲۷
ابن التعاویذی ۲۶۷
ابن الکیرانی ۲۵۹، ۴۱۷
ابن المدینی ۴۲۹
ابن المحاملی فقیہ ۲۹۲، ۴۰۰ھ
ابن المنذر ۲۲، ۸۲
ابن المنکدر ۳۸۳
ابن النجار حافظ ۲۰
۲۰۸، ۲۱۳، ۲۱۴
ابن النسیم ۴۸۶
ابن النساری ۴۹۴
ابن انس ۳۳۱
ابن انیس [=عبداللہ] ۱۸۰
ابن بشار ۶۱۷
ابن بطوطہ سیاح ۲۰، ۸۵۳
ابن بنانہ ۳۰۳
ابن تیمیہ حرانی ۲۵، ۴۵۰
۸۲، ۳۰۳، ۳۲۲
ابن ثوابہ ۲۶۷
ابن ثقہ ۴۹۷
ابن سماک ۴۹۷
ابن سید الناس حافظ ۱۹، ۲۵۰
ابن شاہین ۵۷۷
ابن شوذب ۸۸
ابن شہاب زہری ۳۴۸، ۳۵۸
ابن شیرزاد ۴۵، ۳۱۳
ابن عباس [=عبداللہ] ۸۵
۸۶، ۳۳۱، ۳۳۴، ۳۵۴
ابن عبدالبر مالکی ۱۷۷، ۳۴۱
ابن عدی ۸۳، ۹۴۴
ابن عساکر ۲۰، ۷۲، ۷۷
۸۱، ۸۲، ۸۶
ابن عطا ۵۵۱، ۵۷۰
ابن عطا احمد ابدال ۷۰
ابن عقیہ۔ علامہ ۳۴
ابن عقدہ حافظ ۳۵، ۳۳۶
ابن عمر [=عبداللہ] ۸۱
۸۴، ۸۷، ۱۳۸، ۲۴۸
ابن عیینہ [=سفیان] ۳۸۳
ابن کثیر شامی ۳۳۶
ابن ماجہ قزوینی امام ۳۰
ابن مردویہ اصبہانی ۳۳
ابن مسعود [=عبداللہ] ۸۲،
ابن مفلح ۹۵، ۸۶، ۸۷، ۸۳
ابن ملجم مرادی ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴
ابن منصور خوارزمی ۳۱، ۲۱۵
ابن ہشام مصری ۳۱، ۲۱۵
ابو احمد ۲۴۳
ابن حلا ۵۷۰
ابن حجر عسقلانی ۲۲، ۲۵، ۸۴، ۴۵۰
ابن حجر مکی ۲۴، ۲۵، ۳۰۰
۳۳، ۳۵، ۹۵، ۲۹۳
ابن خلکان قاضی ۴۷
ابن خمیر ۶۳۱، ۶۳۲
ابن خلیل محدث ۳۶، ۶۲۷
ابن خواجہ (مرہ فوشہ) ۱۰۲۶
ابن رجب حنبلی حافظ ۳۳
ابن زید ۳۹۸
ابن سریج قاضی ۵۱۹، ۵۵۲، ۵۵۹
ابن سعد ۳۴۸، ۳۸۱
ابن سقا ۲۶۴

Marfat.com

ابواحمد ابدال چشتی ۴۵۴
ابواحمد الفضیلۃ ۷۱۸
ابواحمد محمد شامی ۴۰۰ھ ۹۲۷ھ
ابواحمد بن اسحاق سروی ۷۸۲
ابواحمد بن داؤد ۸۳۱ ۴۵۴ھ
ابواحمد عبدالصمد بن علی ۶۵۲
ابواحمد [= مصعب بن احمد قلانسی]
۵۱۴ ، ۵۱۵
ابوابراہیم [= اسمٰعیل بن محمد اعرج]
۸۳۱
ابوابراہیم [= قاسم بن حسن امام]
۴۷۲
ابوابراہیم [= محمد رسول اللہ] ۱۷۶
ابوابراہیم [= موسیٰ کاظم] ۳۸۵
ابوابراہیم سخاوی ۳۲
ابواسحاق (راہب) ۴۷۱
ابواسحاق شامی چشتی ۱۴۸ ، ۴۵۴ھ
ابواسحاق بن علی اعرب ۷۰۸
ابواسحاق [= ابراہیم ادہم] ۱۴۸
۴۵۴
ابواسحاق [= ابراہیم بصری] ۱۵۹
ابواسحاق [= ابراہیم بن اشعث بلخی] ۵۵۷
ابواسحاق [= ابراہیم بن اغلب] ۴۴۲
ابواسحاق [= ابراہیم بن بشار] ۴۴۲
ابواسحاق [= ابراہیم بن ثابت] ۵۷۱
ابواسحاق [= ابراہیم بن شہریار گاذرونی]
۱۴۷ ، ۵۷۴
ابواسحاق [= ابراہیم بن غوث اعظم]
۷۱۳ ، ۷۷۴
ابواسحاق [= ابراہیم بن فہیل] ۴۴۲
ابواسحاق [= ابراہیم بن یوسف زاہد چی]
۵۶۸
ابواسحاق محمد [= یعقوب بن حسن ثم]
۳۰۶
ابواسمٰعیل بن جعفر صادق امام
۳۸۲
ابواسحاق [= ابراہیم بصری] ۱۵۹
ابواسمٰعیل [= عبدالصمد انصاری]
۵۶۸ ۱۵۰
ابواسمٰعیل [= علاؤالدین علوی]
۹۱۶
ابواسمٰعیل احمد [= عسو شیخ]
۵۶۹ ، ۶۲۸
ابواشرم [= طلحۃ الجواد بن امام حسن]
۳۷۶
ابوالاسود الدؤلی ۳۰۱
۳۰۲ ، ۳۹۵ ، ۴۱۶
ابوالبرکات عاقولی ۶۲۸
ابوالبرکات ہبۃ اللہ بن محمد ۴۵۴
ابوالبرکات بن احمد ۷۸۳
ابوالبرکات بن مخرم ۲۶۵
ابوالبرکات بن مبارک سقطی ۶۴۸
ابوالبرکات بن معدان عراقی ۶۶۸
ابوالبرکات [= حافظ الدین نسفی]
۲۳
ابوالبرکات [= شیخ احمد رفاعی]
۴۴ ، ۱۲۶ ، ۳۴۱
ابوالبرکات [= مخرم بن محمد] ۲۲۰ ، ۳۴۱ ، ۷۲

Marfat.com

ابوالبرکات ا= عبدالوہاب
۴۴۷ والد ابوالعلائم)
ابوالبرکات ا= فضل شاہ جلالپوری]
۴۵۲
ابوالبرکات ا= محمد زبیر سرہندی) ۲۲۱
ابوالبرکات ا= مسعود بن احمد گیلانی)
۷۸۹ ، ۷۹۱ ، ۷۹۳ ، ۷۹۲
۷۹۸ ، ۸۰۰ ، ۸۰۲ ،
۸۰۹ ، ۱۰۵۹
ابوالبشر ا= آدم علیہ السلام]
۱۴۸ ، ۳۲۴
ابوالبقا ۱۰۲۱
ابوالبقا صالح ۷۴۲
ابوالبقا محمد زہری ۷۴۱
ابوالبقا بن عبداللہ نورنگ نوری
۸۳۱
ابوالبقا (مرید داؤد طائی)
۴۸۱
ابوالبقا ا= عبداللہ بن حسین بکری)
۷۴۰
ابوالبیان ا= محمد داؤد بکری) ۳۱
۱۰۷۲

ابوالتراب ا= بدیع الدین قطب المدار)
۲۴ ، ۱۲۷ ، ۴۰۳
ابوالتراب ا= علی المرتضیٰ)
۲۸۴ ، ۳۲۹ ، ۴۳۰
ابوالثناء ا= محمود بن عثمان) ۳۶۷
ابوالجبار ا= حسن بن عبدالسلام صوفی)
۷۷۹
ابوالجمال ا= محمد بن طاہر لفتی) ۲۲۵
ابوالحجاج ا= مجاہد بن جبیر مکی) ۲۲
ابوالحرم ا= مکی بن ابوعمرو سعدی) ۷۴۲
۷۱۹
ابوالحسن
ابوالحسن اشعری ۲۹۹ ، ۶۱۰
ابوالحسن اویسی ۳۹۹
ابوالحسن بوسنجی ۶۱۰
ابوالحسن تمیمی ۶۱۷
ابوالحسن تیمی ۵۹۸
ابوالحسن جوستی ۶۲۸
ابوالحسن خضری ۵۹۱
ابوالحسن شاذلی ۵۹ ، ۱۲۱
۱۲۲ ، ۱۵۹
ابوالحسن غشقی ۶۷۷

ابوالحسن قراری ۲۰۴
ابوالحسن قرشی ۲۹۴
ابوالحسن قطیعی ۷۳۲
ابوالحسن کنجکری ۳۵۴
ابوالحسن مزین ۵۷۵
ابوالحسن نبشی ۷۳۴
ابوالحسن نوری ۱۵۲ ، ۵۱۵
۵۲۷ ، ۵۶۸
ابوالحسن واعظ ۱۲ ، ۳۳۴
ابوالحسن ہکاری ۱۴ ، ۲۲۸
۲۳۰ ، ۲۳۵ ، ۲۳۶ ، ۲۳۸
۱۰۵۹
ابوالحسن ہیتمی ۴۰ ، ۹۵
ابوالحسن احمد نوری ۷۱
ابوالحسن دراج بغدادی ۵۸
ابوالحسن علی شیخ ۵۹
ابوالحسن علی خرقانی ۲۳
ابوالحسن علی طرابلسی ۲۴
ابوالحسن علی قوشنجی ۷
ابوالحسن علی قاضی ۱
ابوالحسن علی سیالکوٹی ۱۰

Marfat.com

ابوالحسن محمد ۷۰۵ | ابوالحسن [= سمنون کذاب] ۵۱۵ | ابوالحسن [= علی بن حزہم]

ابوالحسن بن ابوبکر شبلی ۲۰۷ | ابوالحسن [= علی حُصری] ۶۱۰، ۶۱۱ | ۶

ابوالحسن بن ابی عبدالعدیلعری | ابوالحسن [= علی فُنادام] ۳۸۷ | ابوالحسن [= علی بن مسعود گیلانی]

۶۱۳ | ۴۸۶ | ۷۹۵، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰

ابوالحسن بن احمد توشنجی ۵۶۱ | ابوالحسن [= علی عریفی] ۳۸۴ | ۸۰۱، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۶

ابوالحسن بن سہل اصفہانی ۵۰۵ | ۶۴۵ | ۸۰۸، ۸۶۱، ۱۰۵۹

ابوالحسن بن صخر ازدی ۶۳۳ | ابوالحسن [= علی قرشی] ۳۴۷ | ابوالحسن [= علی بن ہیتی] ۷۲۵

ابوالحسن بن فرہاد ۷۱۵ | ابوالحسن [= علی مرتعشہ رض] | ابوالحسن [= فقیہ ابن النقارہ]

ابوالحسن بن مثنیٰ استرآبادی ۶۱۴ | ۲۵، ۱۴۶، ۲۴۹، ۲۸۴ | ۴۵

ابوالحسن بن محمد فرزین بغدادی ۵۶۲ | ۲۹۸، ۳۱۵، ۳۱۶، ۴۱۸ | ابوالحسن [= محمد اعظم احمد آبادی]

ابوالحسن بن محمد نوری ۵۱۴ | ۴۲۱، ۹۱۰ | ۴۰، ۴۵۳

ابوالحسن ثانی بن فخرالدولہ ۶۳۵ | ابوالحسن [= علی نقی امام] ۳۸۹ | ابوالحسن [= محمد قرشی] ۶۶۷

ابوالحسن علی بن احمد ماعی ۷۲۹ | ابوالحسن [= علی بن ابراہیم] ۴۴۲ | ابوالحسن [= محمد بن ابویعلیٰ قاضی]

ابوالحسن علی بن حسین اغر حسنی | ابوالحسن [= علی بن ابی طاہر] | ۶۴۸

۶۱۱ | ۶۴۲ | ابوالحسن [= محمد بن ابی الورد] ۵۱۸

ابوالحسن (راوی عوثیہ) ۶۵۳ | ابوالحسن [= علی بن احمد ازجی] | ابوالحسن [= محمد بن الصائغ] ۷۱۴

ابوالحسن [= ابن الاثیر جزری] ۳۶ | ۷۴۱ | ابوالحسن [= محمد غوث ثانی بن

ابوالحسن [= خیر نساج] ۵۱۲-۵۸۵ | ابوالحسن [= علی بن ادریس یعقوبی] | عبدالقادر ثالث مکی]

ابوالحسن [= زید بن اسحٰق] ۳۷۲ | ۷۰۸، ۷۰۷، ۷۳۷ | ۷۸۸، ۸۴۳

ابوالحسن [= زین العابدین] ۳۸۸ | ابوالحسن [= علی بن سندار] | ابوالحسن [= موسیٰ الجون حسن]

ابوالحسن [= سری سقطی] ۲۹۴ | ۵۷۰ | ۶۴۵

Marfat.com

ابوالحسن [= موسیٰ کاظم] ۳۸۵
ابوالحسن [= نورالدین محمد شلطوتی] ۵۱۳، ۵۲۳، ۱۰۵۸
ابوالحسن [= اشعری] ۳۲۳
ابوالحسن حبائی (والد عبدالله) ۷۱۷
ابوالحسن رضاعی (والد احمد) ۱۵۷
ابوالحسن مسافک [= ابن الطیوری] ۶۲۸
ابوالحسنات [= عبدالحی بن عبدالحلیم لکھنوی] ۹۷۸، ۴۰
ابوالحسین حدیق ۵۷۳
ابوالحسین حکیمی ۵۷۵
ابوالحسین مالکی ۵۱۷
ابوالحسین مروالرودی ۶۱۵
ابوالحسین بن حسین شیرازی ۶۱۰
ابوالحسین بن سعد مالکی ۵۵۷
ابوالحسین بن یمون ۶۱۳
ابوالحسین [= ابن القانع راوی] ۴۳

ابوالحسین [= زید شہید بن زین] ۳۷۹
ابوالحسین [= سری سقطی] ۱۴۷
ابوالحسین [= علی بن زین] ۴۵۴
ابوالحسین [= علی بن منده فارسی]
ابوالحسین [= مسلم بن حجاج قشیری] ۲۴
ابوالحسین (والد احمد حامی) ۱۵۳، ۵۲۷
ابوالحسین (والد محمد) ۷۱۸
ابوالحیات بن محمد ۸۳۱
ابوالحباب [= نجم الدین کبریٰ] ۱۴۹
ابوالخطاب [= محفوظ کلوذانی] ۲۴۸
ابوالخلیل [= احمد بن سعد] ۷۲۱
ابوالخیر اقطع تیناتی ۱۵۱، ۵۲۸
ابوالخیر ثوری
ابوالخیر بن باقان ۷۳۵
ابوالخیر [= اقبال حبشی] ۱۶۰
ابوالخیر (والد ابوسعید فضل الله) ۵۲۷
ابوالخیر سعید بن ابوسعید قزوینی ۷۰۷
ابوالدرداء ۲۹۴
ابوالربیع مقدسی ۴۰۳
ابوالربیع [= المستکفی بالله] ۸۰۲
ابوالرضا حسینی ۱۶۰
ابوالریاض [= شرافت نشابی]
ابوالسادات والاغر [= علاء تر کیفے]
ابوالسعادات [= ابن الاثیر جزری] ۲۴
ابوالسعادات [= سعدالدین حسین] ۷۴۳
ابوالسعود بن ابوبکر خویی عطار
ابوالسعود بن شبلی ۷۳۱
ابوالصمصام [= عمادالدین حسین] ۱۷۱
ابوالطاہر حرمی ۳۲۵

Marfat.com

ابوالطفیل [= عامر بن واثلہ] ابوالعباس بن محمد نہاوندی ۵۲۹ ابوالعباس [= احمد بن ابی غالب]

۲۹۲، ۲۴۱، ۲۴۶، ۲۹۴ ابوالعباس بن حمدی سیاری ۵۶۲ ۳۵۷

ابوالطیب صعلوکی ۶۱۰ ابوالعباس احمد بن ابوبکر احمد ۴۲۷ ابوالعباس [= احمد بن اسمٰعیل رازی]

ابوالعباس بن ادریس ۴۲۳ ابوالعباس احمد بن استاذ ۶۶۸ ۴۲۳

ابوالعباس بن ارسلان ۲۳۲ ابوالعباس احمد بن حسن گیلانی ۱۷۰ ابوالعباس [= احمد بن عبدالسلام صوفی]

ابوالعباس بن ربیع ۲۲۵، ۲۶۹ ابوالعباس احمد بن علی جوسقی ۷۸۲، ۷۸۵، ۷۸۷، ۷۸۹

ابوالعباس آدمی بغدادی ۲۲ ۴۳۷، ۴۶۷ ۷۹۱، ۷۹۳، ۸۰۸، ۱۰۵۹

ابوالعباس حسینی حوصلی ۶۵۵ ابوالعباس احمد بن عمران ۵۵۹ ابوالعباس [= حسن بن عبیداللہ سنی]

ابوالعباس داغانی ۶۱۶ ابوالعباس [= ابن خلکان] ۴۷ ۹۱۷

ابوالعباس قرغانی ۵۷۳ ابوالعباس [= ابن عقدہ] ۲۵ ابوالعباس [= رمان علی بن تغلب شاہ]

ابوالعباس احمد قزوینی ۶۶۸ ابوالعباس [= احمد مروی] ۹۱۷

ابوالعباس احمد مرلیسی ۶۱۴ ۱۵۱، ۴۶۷ ابوالعباس احمد [= ابن الرسیقی]

ابوالعباس احمد یمانی ۶۶۸ ابوالعباس [= احمد رفاعی] ۶۵۰

ابوالعباس ادریس ۴۹۷ ۱۵۷، ۶۱۴، ۷۲۹ ابوالعباس احمد [= ابن سریج قاضی]

ابوالعباس سُرَیج ۵۶۳، ۵۶۷، ۵۸۰ ابوالعباس [= یونی] ۳۲ ۵۵۹

ابوالعباس محمد سماک ۴۸۲ ابوالعباس [= سلطان مصری] ۴۶ ابوالعباس احمد [= رحیم الدین مکی]

ابوالعباس بن عبدالناس ۶۷۰ ابوالعباس [= مامون الرشید عباسی] ۶۲۴

ابوالعباس ابن عطا ۳۵۵ ۲۸۶، ۴۹۸ ابوالعباس [= عبدالمجید] ۸۳۷

۵۵۲، ۵۵۳، ۶۰۰ ابوالعباس [= محمد الجیزی] ۲۸ ابوالعباس احمد [= ابوالفتح محمد]

ابوالعباس بن محمد آملی ۵۶۱ ابوالعباس [= مستغفری] ۲۷ ۴۲۷

ابوالعباس بن محمد مسروق ۵۱۲ ابوالعباس [= ابوالحسین رازی] ۹۳۷ ابوالعز بن عرب بغدادی ۶۲۷

Marfat.com

ابوالعز محمد بن مختار ہاشمی ۶۴۸
ابوالعلا [= عبداللہ بن علیسی دولی اکبر]
۶۴۵
ابوالعلا [= نفیس عجمی] ۱۵۱، ۶۱۴
ابوالغنایت [= برخوردار بحر العشق]
۱۵۲
ابوالغنایت [= موسیٰ پاکدین ملتانی]
۸۴۳
ابوالعلا حصری ۶۳۲
ابوالعلا محمد ترمذی اکبرآبادی ۱۴۹
ابوالعلا [= حسن ہمدانی] ۸۶۸
ابوالعلا [= شمس الدین سعید علوی]
۹۱۷
ابوالعلی بن محمد نقشبند سرہندی ۱۴۱
ابوالعلی بن محمود ۸۸۳
ابوالعلی نجم بن عبدالوہاب ۴۲۳
ابوالغنائم قرشی
ابوالغنائم بن ابوالمکارم [۸۳
ابوالغنائم [= رزق اللہ بن محمد]
۸۸۱
ابوالغیث [= عمید ابن حاکم] ۶۳۵

ابوالفتح اُردی ۳۵۰
ابوالفتح حسینی ۸۲۶
ابوالفتح حمّال ۵۱۷، ۵۲۷
ابوالفتح حمصی ۴۰۴
ابوالفتح دیوان ۸۹۴، ۹۰۷
ابوالفتح حجر ۷۰۵
ابوالفتح مسعود ہاشمی ۶۶۱
ابوالفتح نصر الملک ۶۵۹
ابوالفتح بن ابوالعباس ۷۴۲
ابوالفتح بن اسحاق ۸۶۹
ابوالفتح بن الملک ۷۳۶
ابوالفتح بن البلی ۷۳۶
ابوالفتح بن عبدالباقی ۷۷۴
ابوالفتح بن عبدالعزیز ۶۳۵
ابوالفتح ثالث بن برخوردار ۶۳۵
ابوالفتح ثانی بن عبدالجلیل جونپوری
۶۳۵
ابوالفتح [= ابن سید الناس اندلسی]
۱۹
ابوالفتح [= اکبر بادشاہ]
۹۱۲، ۸۷۸
۱۰۸۰

ابوالفتح [= رکن الدین ملتانی] ۱۲۶
ابوالفتح [= سلیمان بن عبداللہ گیلانی]
۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۷
ابوالفتح [= محمد بن البطر] ۷۱۴
ابوالفتح [= نصر بن قتیان] ۷۴۱
ابوالفتح بغدادی (دالدالمؤید) ۳۹۲
ابوالفتح ہروی (دالدالرشید)
ابوالفتح مصری ۳۷۸
ابوالفتح [= احمد غزالی] ۵۶۴
ابوالفتح [= سعید بغدادی] ۷۳۴
ابوالفتح [= نصر بن محمد بغدادی] ۷۴۳
ابوالفتح یحییٰ بن سعد اللہ ۷۴۳
ابوالفرج بن علی حرانی ۷۴۳
ابوالفرج [= ابن رجب] ۳۴
ابوالفرج [= عبدالرحمٰن بن ابوالحسن]
۷۴۳ نحم
ابوالفرج [= عبدالمحسن] ۷۴۳
ابوالفرج طرطوسی ۱۲۷، ۶۲۵
۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰
۶۳۳، ۷۷۱، ۱۰۵۹
ابوالفرج [= صدقہ بغدادی] ۷۲۷

Marfat.com

ابوالفرج [=عبدالجبار بن غوث] ۱۶۳
ابوالفرج [=مسعود ثقفی] ۷۳۵
ابوالفضل ارموی ۷۳۵
ابوالفضل جوہری ۵۱۵
ابوالفضل سرخسی ۶۳۹
ابوالفضل علامی ۸۲۹
ابوالفضل بن حسن حلی ۶۱۱
ابوالفضل بن حسن سرخسی ۵۲۷
ابوالفضل بن شمس الدین صحرائی ۷۸۲
ابوالفضل بن عبدالباقی ۸۳۱
ابوالفضل بن غوث اعظم ۷۱۱
ابوالفضل بن کامخ ۶۱۴
ابوالفضل بن محمد المیدانی ۷۱۹ ، ۳۵۶
ابوالفضل [=احمد بن شافع] ۶۲۲
ابوالفضل [=اسماعیل بن احمد] ۷۴۳
ابوالفضل [=سیوطی] ۱۵
ابوالفضل [=عباس علمدار] ۹۱۷
ابوالفضل [=عبدالواحد تمیمی] ۷۷۳
ابوالفضل [=فاضل الدین ثالوی] ۶۲۳ ، ۶۲۷ ، ۱۰۵۹
ابوالفضل عراقی ۳۲
ابوالفضل [=عیاض قاضی] ۳۷
ابوالفضل [=محمد بن غوث اعظم] ۷۱۶
ابوالفضل [=محمد بن ناصر] ۷۱۴
۷۳۵ ، ۷۳۶
ابوالفضل حسائی (داماد حسین)
ابوالفضل قفطی (دادیہ اکبار) ۶۵۹
ابوالفیض بن ابوالفضل ۸۳۱
ابوالفیض [=ذوالنون مصری] ۱۵۸
ابوالفیض [=فضیل بن عیاض] ۱۲۸
۴۵۴
ابوالفیض [=محمد احسان مجددی]
۹۲۳ ، ۳۴۳ ، ۲۹
ابوالقاسم ۸۲۳
ابوالقاسم بزاز ۶۲۸ ، ۷۱۹
ابوالقاسم حسکانی ۳۲۷ ، ۳۶۳
ابوالقاسم سراجی ۴۶۷
ابوالقاسم سندوی ۵۵۹
ابوالقاسم فارمی ۵۶۰
ابوالقاسم قادری ۱۲۹
ابوالقاسم قشیری ۱۶۴ ، ۵۱۳ ، ۶۱۲
ابوالقاسم قصری ۵۲۴
ابوالقاسم گرگانی ۱۶۶ ، ۷۱۰
۵۶۵
ابوالقاسم مروانی ۱۵۹
ابوالقاسم نصرآبادی ۱۶۴
ابوالقاسم بن ابوبکر ۷۱۸
ابوالقاسم بن احمد کرخی ۶۴۸
ابوالقاسم بن رضوان ۱۶۱ ، ۳۹۷
ابوالقاسم بن شمس الدین حلبی
۸۱۶ ، ۸۱۷
ابوالقاسم بن عیاش مصری ۴۴۲
ابوالقاسم بن محمد نصرآبادی ۶۱۱
ابوالقاسم بن منصور رودباری
۵۶۳
ابوالقاسم [=ابن عساکر] ۳۰
ابوالقاسم [=تنوخی] ۲۸

Marfat.com

ابو القاسم [= حنیف بغدادی] ۔ ابو القاسم [= علی بن محسن تنوخی] ۳۲۴ ابو المحاسن [= کورانی] ۲۹

۷۰۴، ۳۴۷، ۵۲۲ ابو القاسم [= قشیری نیشاپوری] ۲۹ ابو المحامد [= یوسف علی بن یعقوب علی

۵۵۶، ۵۸۴، ۵۸۵، ۱۰۵۸ ابو القاسم [= محمد اکبر ابن الحنیف] ۲۷۱ ۲۹ گوپاموی ۷

ابو القاسم [= حمزۃ الاکبر بن حسن علی] ابو القاسم [= محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم] ابو المحسن [= حسین بخش] ۲۲

۹۱۴، ۹۱۸ ۱۷۶، ۲۰۲، ۲۲۴ ابو المحسن [= زید بن حسن امام] ۱۱۱

ابو القاسم [= حمزہ بن موسیٰ کاظم] ابو القاسم محمد مہدی امام] ۲۹۲ ابو المحسن [= علی بن مسعود گیلوفا] ۹۸

۳۸۶، ۳۸۷ ابو القاسم [= محمد نقشبند سرہندی] ۲۴۱ ابو المحفوظ [= معروف کرخی] ۲۲

ابو القاسم [= سعید بن البنا] ۳۶۷ ابو القاسم [= مستنصر باللہ ثانی] ۴۹۷ ۱۴۷، ۴۸۵، ۵۰۰، ۱۰۵۸

ابو القاسم [= سعید بن الحسین] ابو القاسم [= المقتدی بامر اللہ] ۶۳۶ ابو المحمود [= حامد علی رحمۃ اللہ] ۲۲

۵۵۷ ابو القاسم [= ہبۃ اللہ بن احمد] ۴۹۳ ابو المسعود [= احمد بن عبد السلام صفی

ابو القاسم [= سہیلی] ۲۹ ابو المعز المحمدی ۵۱۵ ۴۷۹، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۵

ابو القاسم [= طبرانی] ۲۲، ۴۳۰ ابو المکرم ۷۲۷ ۴۸۲، ۴۸۷، ۴۹۱، ۴۹۳

ابو القاسم [= عبد الرحمن بن العباس] ابو المکرم [= جعفر کذاب بن متقی امام] ابو المظفر [= جہانگیر بادشاہ] ۲۲

۴۲۴ ۳۹۰ ابو المظفر [= سبط ابن الجوزی] ۲۲

ابو القاسم [= عبد الرحیم بن عبد الرزاق] ابو الملکارم [= عیسیٰ دہلی اکبر عرفی] ۱۰۲۲

۷۱۴ ۲۴۵ ۱۰۴۲

ابو القاسم [= عبد اللہ بن محمد فارقی] ابو المنجا [= عیسیٰ بن عبد اللہ سعدی] ابو المظفر [= حوالہ شی] ۷۱۴

۷۸۰ ۷۴۳ ابو المظفر [= المستنجد باللہ]

ابو القاسم [= عبد الملک بن عیسیٰ] ابو المحاسن بن ابو الفیض ۸۲۱ ۷۵۳، ۷۸۵

۷۴۱ ابو المحاسن [= فضل اللہ نوربخش] ۷۱۴ ابو المظفر محمد [= بہاء الدین ترکستانی]

ابو القاسم [= عمر بن مسعود بزاز] ابو المحاسن [= فضل اللہ بن عبد الرزاق] ۴۲۷

۶۴۳، ۷۰۲، ۷۳۲ ۷۷۰

۱۰۸۲

Marfat.com

ابوالمعالی جوینی ۴۳۶
ابوالمعالی لاہوری ۲۱
۷۴۹ ، ۸۳۱ ، ۱۰۱۳
ابوالمعالی بن ابومحمد عبداللہ الجوینی
۶۱۳
ابوالمعالی بن محمد نور گیلانی ۷۶۹
ابوالمعالی محمد بن ابوالواہب ۸۳۱
ابوالمعالی [= صدرالدین قونوی] ۷۳۸
ابوالمعانی [= احمد بن علی یمین] ۱۴۱
ابوالمغیث [= حسین بن منصور حلاج]
۱۵۴ ، ۵۶۰
ابوالمظفر [= شیخ قاضی] ۴۰۳
ابوالمکارم بن ابوالمحاسن ۸۳۱
ابوالمکارم [= ابوبکر شبلی] ۵۸۳
ابوالمکارم [= علاء الدولہ سمنانی]
۱۶۱
ابوالمکارم [= یحییٰ بن یوسف] ۳۲
ابوالمکارم (داماد محمد) ۸۱۸
ابوالمنصور [= المسترشد باللہ] ۴۶۲
ابوالمنصور [= سلطان شاہ بن محمد خوارزمشاہ]
۹۱۴

ابوالمؤید الموفق [= خطیب خوارزم] ۱۸
ابوالنجیب سہروردی ۱۴۸ ، ۴۰۴
ابوالنجیب [= ابوالنجیب سہروردی] ۱۴۸ ، ۴۰۴
ابوالنجیب [= ابوبکر شبلی] ۵۸۳
ابوالنجیب [= علاء الدولہ سمنانی]
۱۶۱
ابوالنجیب [= یحییٰ بن یوسف] ۳۲
ابوالنجیب (داماد محمد) ۸۱۸
ابوالنجیب [= ابوالنجیب سہروردی] ۱۴۸ ، ۴۰۴

ابوبکر عبداللہ ابہری ۷۱۷
ابوبکر عیاش ۴۷۵
ابوبکر محمد خطیب ترشی ۵۷۴
ابوبکر مزین ۶۲۸
ابوبکر بن ابراہیم مصری ۵۶۸
ابوبکر بن ابی سحدان ۱۲۰
ابوبکر بن احمد ۷۸۲
ابوبکر بن احمد طرسوسی ۵۵۷
ابوبکر بن احمد خراز ۶۱۰
ابوبکر بن احمد سفید ۵۷۰
ابوبکر بن ادریس ۷۱۸
ابوبکر بن خلکان [= جد ابن خلکان] ۴۷
ابوبکر بن داؤد دمشقی ۵۸۷
ابوبکر بن زاغوانی ۴۳۵
ابوبکر بن شاہ نور گیلانی ۱۷۰
ابوبکر بن عبداللہ بن حسن نگری ۷۸۰
ابوبکر بن عبداللہ دقاق ۵۵۷
ابوبکر بن عبداللہ نساج ۵۲۵
ابوبکر بن علی عطوفی ۵۲۸
ابوبکر بن علی کتانی ۵۲۵
ابوبکر بن علی مرگینانی ۲۷۰، ۳۷۰
ابوبکر بن محمد [= نجم الدین سیتلانی] ۴۵ [مرندی]
ابوبکر بن محمد بن ابی سحدان بغدادی ۵۷۳، ۵۷۴
ابوبکر بن مرزوبہ ۴۳۴
ابوبکر بن موسیٰ کاظم ۳۸۲
ابوبکر بن موسیٰ واسطی ۵۶۲
ابوبکر بن نصر تمیمی ۶۲۷
ابوبکر بن ہمام [= عبدالرزاق] ۴۳
ابوبکر بن سوار طبانجی ۱۷۱، ۲۵۲
ابوبکر احمد بن المظفر ۲۴۸
ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی ۲۰، ۳۴۱
ابوبکر حسین بن علی اُرموی ۶۱۷
ابوبکر عتیق بن ابی الفضل ۴۴۲
ابوبکر محمد بن الزاغوانی ۴۵۷
ابوبکر محمد بن عبداللہ شنتانی ۳۱۴
ابوبکر [= ابن ابی الدنیا] ۴۲
ابوبکر [= ابن ابی شیبہ] ۴۲
ابوبکر ہذلی ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۳، ۲۴۶
ابوبکر ہمدانی ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۷۸
ابوبکر ہوزنی ۳۲۶، ۳۰۳، ۲۷۵، ۳۱۲
ابوبکر یزدانیار ۳۲۷، ۳۳۳، ۳۴۲، ۳۴۳
ابوبکر یمانی ۳۴۴، ۳۶۹، ۳۸۲، ۳۹۵
ابوبکر یمانی ۴۰۲، ۵۹۲، ۵۹۳
ابوبکر صیدلانی ۶۱۵
ابوبکر طیلسانی ۲۰۹
ابوبکر عسقلانی ۵۷۱
ابوبکر فالیزبان بخاری ۵۷۱
ابوبکر قادری ۱۲۹
ابوبکر قطیعی ۵۳۹، ۵۷۱
ابوبکر کتانی ۵۱۴، ۵۷۲
ابوبکر کسائی دینوری ۵۳۰
ابوبکر کسائی ۵۷۱، ۵۷۲
ابوبکر معافری ۶۱۳
ابوبکر مصری ۵۷۰
ابوبکر واسطی ۱۵۹، ۵۴۰
ابوبکر احمد متقری ۶۱۷
ابوبکر خزیمہ ۳۴۲
ابوبکر طاہر مصری ۶۱۰، ۶۱۱

Marfat.com

ابوبکر [= ابن السنی] ۳۶۳
ابوبکر [= ابن المنذر] ۳۱۹
ابوبکر [= ابن مردویہ اصبہانی] ۴۱۶
ابوبکر [= بزار] ۲۹۲
ابوبکر [= بیہقی] ۴۵۸
ابوبکر [= زکریا بن غوث اعظم] ۷۱۱
ابوبکر [= زین العابدین امام] ۷۸۱
ابوبکر سکران حضرمی ۷۳۴
ابوبکر [= عبدالرزاق بن غوث اعظم] ۱۶۴ - ۵۵۷ - ۵۷۵
ابوبکر [= عبدالعزیز بن غوث اعظم] ۷۱۴ - ۱۵۲
ابوبکر [= عبداللہ اکبر بن حسن] ۷۶۲
ابوبکر [= عبداللہ بن نصر] ۷۴۰
ابوبکر [= کمال الدین سیوطی] ۹۱۵
ابوبکر [= محمد بن الزاغوانی] ۶۱۴
ابوبکر [= محمد بن عمر رازی] ۶۰۴
ابوبکر (والد ابوالقاسم) ۷۱۸
ابوبکر (والد محمد) ۷۱۸
ابوبکر احمد (والد ابوالعباس احمد) ۴۴۳
ابوبکر حریمی (والد ابوالسعود) ۴۵۰
ابوبکر مکی (والد محمد) ۴۸
ابوبکرہ ۳۷۵ھ
ابوتراب کابلی ۱۵۳
ابوتراب نخشبی ۱۵۴
ابوحاتم ۳۸۳
ابوحاتم عطار ۵۷۷
ابوحازم ۳۷۸
ابوحامد [= احمد غزالی] ۱۵۵
ابوحامد [= محمد غزالی] ۶۱۲ - ۶۱۳
ابوحنیفہ ۳۹۴
ابوحفص حداد ۵۵۱ - ۵۶۲
ابوحفص کبیر بخاری ۴۸۱
ابوحفص عمر دکیانی ۶۲۸ - ۶۳۷
ابوحفص عمر دمیشی ۸۳۴
ابوحفص بن ابونصر غزال ۶۵۹
ابوحفص عمر دبن احمد یمنی ۷۴۲
ابوجعفر [= عبداللہ الجواد بن جعفر طیار] ۳
ابوجعفر [= القائم بامر اللہ] ۴۲۵ - ۴۲۹
ابوجعفر [= محمد باقر امام] ۳۸۰
ابوجعفر [= محمد بن علی قصاب] ۵۲۴
ابوجعفر [= محمد تقی امام] ۳۸۸
ابوجعفر [= المستنصر باللہ] ۴۹۱
ابوجعفر [= منصور عباسی] ۴۶۸
ابوجعفر [= محمد باقر امام] ۳۸۰
ابوجعفر [= محمد بن علی قصاب] ۵۲۴
ابوجعفر [= محمد تقی امام] ۳۸۸
ابوجعفر [= المستنصر باللہ] ۴۹۱
ابوجعفر [= منصور عباسی] ۴۶۸
ابوجعفر [= ابن جریر طبری] ۳۱۰
ابوجعفر بن ابی القاسم نصیبی ۷۲۴
ابوجعفر بن الکرنبی ۵۲۴
ابوجعفر بن عبداللہ فرغانی ۵۷۳
ابوجعفر حداد ۵۵۱ - ۶۱۰
ابوجعفر سماک ۵۰۰
ابوجعفر طحاوی ۳۲۱ - ۳۵۰
ابوجعفر بن ابی القاسم نصیبی ۷۲۴
ابوجعفر بن الکرنبی ۵۲۴
ابوجعفر بن عبداللہ فرغانی ۵۷۳
ابوجعفر حداد ۵۵۱ - ۶۱۰
ابوجعفر سماک ۵۰۰
ابوجعفر طحاوی ۳۲۱ - ۳۵۰

Marfat.com

ابوحفص عمر دبن غزال ۲۴۷

ابوحفص ا: عمر بن ابی نصر الغزالی]

۲۲۸

ابوحفص ا: عمر بن خطاب فاروق اعظم]

۱۴۶، ۲۴۳، ۶۹-

ابوحفص عمر [شہاب الدین سہروردی]

۳۴، ۳۸،

ابوحفص عمر دبن سلمہ حداد ۵۲۳

ابوحکیم بن منوچہر دانی ۲۶۸

ابوحمزہ بن ابراہیم بغدادی ۵۱۴

۵۱۶

ابوحمزہ خراسانی ۵۵۷، ۵۶۲

ابوحمزہ ا: انس بن مالک] ۲۵۰

ابوحمزہ ا: عبدالرحمن بن حسن ہمدانی]

۳۷۶

ابوحنیفہ محمد بن الحنیفہ واسطی

۴۲۴

ابوحنیفہ ا: امام اعظم ۳۹۴

۳۹۵، ۳۸۳، ۳۸۱، ۳۴۲،

۴۸۱، ۴۸۶، ۴۸۷،

۶۲۱

ابوحفص حداد نیشاپوری ۲۲۱

ابوحفص حریری ۲۲۱

ابوحفص سغدی ۲۲۱

ابوحفص سلیمان ۲۲۱

ابوحفص سمرقندی ۲۲۱

ابوحفص شطرنجی ۲۲۱

ابوحفص صوفی ۲۲۱

ابوحفص عطار ۲۲۱

ابوحفص عمر بن مسلمہ ۲۲۱

ابوحفص فرغانی ۲۲۱

ابوحفص کبیر بخارا ۲۲۱

ابوحفص نیشاپوری ۲۲۱

ابوحفص ہروی ۲۲۱

ابوحفص یمانی ۲۲۱

ابوحفص ا: عمر بن مسلمہ حداد

ابو سعید نیشاپوری ۳۲۰-۲ ابو سعید بن عیسیٰ (=ابو سعید خراز) ابو شعیب (=صالح المفتح) ۵۱۴

ابو سعید بن ابوالخیر ۵۶۷ ۵۱۳ ، ۵۲۲ ابو صالح بن داؤد ثالث حسنی ۲۰۰

ابو سعید بن البنا ۷۱۳ ابو سفیان بن حارث ۶۳۰ ۲۴۴ ، ۲۵۱

ابو سعید بن المؤید بخاری ۳۹۶ ابو سفیان بن حرب ۸۰ ابو صالح (=حسن محمد حسینی احمد آبادی)

ابو سعید بن عبدالکریم ۶۴۸ ۲۳۲ ، ۳۷۵ ۴۰ ، ۵۳

ابو سعید بن علی فضل اللہ رحمتی نیشاپوری ابو سلمہ عبداللہ بن عبدالاسد ۲۳۱ ابو صالح (=حمدون بن احمد قصار)

۶۴۱ ابو سلیمان جوزجانی ۱۶۴

ابو سعید بن محمد الاعرابی بصری ابو سلیمان احمد بن حسن گیلانی ابو صالح (=نصر بن عبدالرزاق گیلانی)

۵۶۷ ۷۸۰ ، ۷۸۲ ۷۶۸ ، ۷۶۹

ابو سعید بن میرزاں گیلانی لاہوری ابو سلیمان (=جلال الدین بن عبداللہ ابو صفوان ۲۰۶

۸۶۴ علوی؟) ۹۱۷ ابو طالب خزرج ۱۴۷

ابو سعید مسعود بن ناصر سجستانی ابو سلیمان (=داؤد بن سلیمان گیلانی) ۱۵۵ ، ۱۵۷ ، ۵۷۲

۳۳۶ ۷۹۲ ابو طالب مکی ۳۲ ، ۶۵

ابو سعید (=ابان اکبر بن عثمان غنی) ابو سلیمان (=داؤد طائی شیخ) ۱۶۸ ، ۶۱۳

۲۴۹ ۲۷۰ ، ۲۸۶ ، ۱۰۵۸ ابو طالب عبدالرحمٰن ۱۴۱

ابو سعید (=حسن بصری امام) ابو سہل بن سلیمان صعلوکی ۲۱۰ ابو طالب بن عبدالمطلب ۱۸۰

۱۴۸ ، ۲۴۴ ، ۲۵۷ ، ۱۰۵۸ ابو شاکر ۷۵۹ ۱۸۱ ، ۱۸۴ ، ۲۸۴

ابو سعید (=سجستانی) ۳۷ ابو شجاع (=شیرویہ دیلمی) ۳۵ ابو طاہر عبدالقادر بن محمد ۶۴۸

ابو سعید بن علی (=ابو سعید خزرج) ابو شحمہ (=عبدالرحمٰن اوسط بن عمر) ابو طالب (=عبدالرحمٰن بن محمد زینبی) ۱۴۰

۶۳۴ ، ۶۳۸ ، ۶۴۰ ، ۶۴۲ ۲۴۵ ابو طالب (=عبداللہ اصغر بن امام حسن)

۶۴۹ ، ۶۴۸ ، ۶۵۱ ابو شعشاء ۴۴۸ ۳۷۶

Marfat.com

ابو طاہر احمد ۶۲۸
ابو طاہر بن ابو الحسن سمکاری ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۳۵، ۶۳۶
ابو طاہر بن ابو العباس احمد خوسقی ۵۵۷، ۵۶۵، ۵۶۸
ابو طاہر بن حسین ۶۷۹
ابو طاہر عبدالرحمٰن بن احمد ۶۲۸
ابو طاہر [= عبدالرزاق اندلسی] ۶۲۷
ابو طاہر [= محمد سمت] ۶۶۷
ابو طلحہ انصاری ۲۵۱، ۲۷۲
ابو طاہر [والد علی انصاری] ۲۲۰
ابو ظفر ندوی ۲۰
ابو ظفر سراج [= بہادر شاہ] ۳۲
ابو عالم اُدیسی ۳۹۹
ابو عبدالرحمٰن سلمی انصاری ۲۹۳
۴۹۵، ۵۷۱، ۶۰۹، ۶۱۳
ابو عبدالرحمٰن صاحب حق ۴۰۰
ابو عبدالرحمٰن [= حاتم اصم] ۱۵۴
ابو عبدالرحمٰن [= عبداللہ بن غوث اعظم]
۷۱۳
ابو عبدالرحمٰن [= عیسیٰ بن غوث اعظم]
۷۱۵ - ۳۵

ابو عبداللہ ۱۶۶
ابو عبداللہ حُلاء ۵۰۲
ابو عبداللہ حسینی شافعی ۴۰
ابو عبداللہ حموی ۱۵۵، ۴۵۹
ابو عبداللہ خفیف ۱۵۵، ۵۵۲
۵۵۹، ۵۶۰، ۵۸۴
ابو عبداللہ ذہبی ۳۰
ابو عبداللہ رازی ۹۴، ۲۱۲
ابو عبداللہ مغربی ۲۱۴
ابو عبداللہ مکانسی ۵۷۷
ابو عبداللہ منازل ۲۰۹، ۲۱۰
ابو عبداللہ نباجی ۵۵۸
ابو عبداللہ نجار ۲۴۹
ابو عبداللہ حسن زیبی ۴۵۷
ابو عبداللہ عبدالوہاب ۶۲۲
ابو عبداللہ علی ۶۵۲
ابو عبداللہ محمد النحاس ۶۶۸
ابو عبداللہ محمد قزوینی ۶۶۸

ابو عبداللہ (واقعہ نگار) ۳۰۹
ابو عبداللہ بن ابی ذہل ۶۱۳
ابو عبداللہ بن سنان ۱۴۱
ابو عبداللہ بن عثمان ۲۴۷
ابو عبداللہ احمد بن ابراہیم ۱۷۱
ابو عبداللہ احمد بن موسیٰ مرتع ۱۳۱
ابو عبداللہ محمد بن ابی المعالی ۲۶۸
ابو عبداللہ محمد بن یوسف دمشقی ۱۴۱
ابو عبداللہ محمد بن یوسف کجھی
۳۷ ، ۳۲۴
ابو عبداللہ [= ابن انکراں]
[= ابو عبداللہ ابن النجار]
ابو عبداللہ [= ابن بطوطہ]
ابو عبداللہ [= ابن ماجہ قزوینی]
ابو عبداللہ [= احمد حنبل]
ابو عبداللہ [= اشبیلی]
ابو عبداللہ [= بلال حبشی]
ابو عبداللہ [= حزوی]
ابو عبداللہ [= جعفر صادق]
۳۸۲، ۳۴۲
ابو عبداللہ [= جعفر کذاب بن نقیہ]

Marfat.com

ابوعبداللہ (= حارث محاسبی) ۱۲۶، ۵۲۳

ابوعبداللہ (= حسین امام) ۳۷۲

ابوعبداللہ (= حکیم ترمذی) ۱۵۲

ابوعبداللہ (= خطیب تبریزی) ۴۲

ابوعبداللہ (= زُہری) ۴۳

ابوعبداللہ (= سلمان فارسی) ۱۵۸

ابوعبداللہ (= شاہ میر بن علی) ۸۰۸

ابوعبداللہ (= شاہ میر بن محمد جیلانی) ۷۴۲

ابوعبداللہ (= عبدالغنی بن عبدالواحد تقدسی) ۷۴۲

ابوعبداللہ (= عبدالواحد بن زید) ۲۴۶

ابوعبداللہ (= عبدالقادر بن ابوصالح جنگی دوست غوث اعظم) ۱۷۱، ۱۳

ابوعبداللہ (= عمرو بن عثمان مکی) ۵۵۸

ابوعبداللہ (= عیسیٰ بن آدم) ۱۰۵۹، ۷۷۵

ابوعبداللہ (= قطب شاہ علوی) ۹۱۷

ابوعبداللہ (= محمد عرش) ۷۲۲

ابوعبداللہ (= محمد بن احمد بن نصر بلخی) ۷۴۳

ابوعبداللہ (= محمد بن اسمٰعیل بخاری) ۲۴

ابوعبداللہ (= محمد بن اسمٰعیل مغربی) ۴۵۴

ابوعبداللہ (= محمد بن حسین یمنی) ۷۴۳، ۵۶۸، ۵۲۹، ۵۷۰، ۵۷۳

ابوعبداللہ (= محمد بن رسلان) ۷۴۲

ابوعبداللہ (= محمد بن سعد دینوری) ۷۴۳

ابوعبداللہ (= محمد بن عبدالصمد انصاری) ۷۴۳

ابوعبداللہ (= محمد بن عبدالواحد مقدسی) ۷۴۳

ابوعبداللہ (= محمد بن ابی المعالی) ۷۴۱

ابوعبداللہ (= محمد بن ابی الکرام یعقوبی) ۷۴۳

ابوعبداللہ (= محمد بن خفیف ابدالی جوصلی) ۴۲۶

ابوعبداللہ (= محمد بن یوسف حافظ) ۳۵۰

ابوعبداللہ (= محمد غوث حسنی اچی) ۸۱۲، ۸۱۹، ۸۵۲، ۸۲۶

ابوعبداللہ (= منصور عباسی) ۲۷۶

ابوعبداللہ محمد (= حاکم محدث) ۴۱

ابوعبدالملک (= دیال بن ابی المعالی) ۷۴۲

ابوعلی بن تنگر ۶۱۵

ابوعلی ترکمانی ۶۱۴

ابوعلاء الدین (= محمد جواد عریضی) ۶۴۵

ابوعلی (= بحیرا سبہ) ۱۸۰

ابوعمار (= بحیرا سبہ) ۱۸۰

ابوعمران (= ابن منصور خراسانی) ۲۷۶

ابوعمران (= موسیٰ فاسی) ۴۱

ابوعمران جبری ۵۵۲، ۵۶۲

ابوعمران مغربی ۵۰، ۱۰۰، ۵۲۵

ابوعمران سعدی (والدکی) ۷۱۷

ابوعثمان (= ابن منصور خراسانی)

ابوعثمان اصبہانی ۶۴۸

ابوعثمان مغربی ۱۲۶، ۵۲۳

ابوعثمان سعدی (والدکی) ۷۱۷

ابوعثمان حیری ۵۵۲، ۵۶۲

ابوعثمان مغربی ۵۰، ۱۰۰، ۵۲۵

ابوعثمان سعدی (والدکی) ۷۱۷

ابوعداس (= بحیرا سبہ) ۱۸۰

ابوعلاء الدین (= محمد جواد عریضی) ۶۴۵

ابوعلی بن تنگر ۶۱۵

ابوعلی ترکمانی ۶۱۴

Marfat.com

ابو علی ثقفی ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۷
ابو علی حبانی امام ۲۹۹
ابو علی جرجانی ۴۹
ابو علی جنیدی ۵۵۹
ابو علی جوزجانی ۵۶۹، ۵۷۰
ابو علی رودباری ۱۴۸، ۱۵۲
۱۶۰، ۱۶۲، ۱۷۰، ۵۶۲
۵۶۳، ۵۶۵، ۵۷۳
ابو علی زرگر ۵۶۱
ابو علی فارمدی ۱۲۶
۱۷۰، ۲۴۲، ۶۱۳ ح
ابو علی کاتب مصری ۱۷۰
۵۶۳، ۵۶۵
ابو علی مغازنی ۶۱۷
ابو علی نیشاپوری ۳۴۴
ابو علی بن محمد دقاق ۶۱۲
ابو علی بن محمد عمر مروزی ۵۶۲
ابو علی بن مسعود گیلانی ۷۹۸
۷۹۹
ابو علی بن موسے ۶۳۵
ابو علی [= احمد سوجی] ۵۱۷
ابو علی [= جعفر بن احسن] ۴۷۲
ابو علی [= حسن بصری امام] ۴۱۸
ابو علی [= حسن بن عبداللہ] ۴۷۱
ابو علی [= حسن سوجی] ۵۱۷
۵۲۴، ۵۵۳
ابو علی [= حسین بن محمد الکار] ۵۷۴
ابو علی [= صالح محمد بن مسعود گیلانی]
۷۹۵، ۸۰۸
ابو علی [= عبیداللہ بن عباس علمدار]
۹۱۷
ابو علی [= قاضی شوکانی] ۳۱
ابو علی [= مسعود بن احمد گیلانی]
۸۰۱، ۹۹۳
ابو عمرو اسکاف ۶۱۵
ابو عمرو دمشقی ۵۷۰
ابو عمرو سہابی ۴۹۵
ابو عمرو صریفینی ۲۶۸، ۲۷۵
ابو عمرو عراقی ۲۲۸
ابو عمرو قاری ۴۳۴
ابو عمرو قرشی بغدادی ۵۷۶
ابو عمرو عثمان بطائحی ۲۲۸
ابو عمرو عثمان (شافعی زاہد) ۲۵۹
ابو عمرو عثمان قرشی ۶۲۸
ابو عمرو بن ابراہیم زجاجی
۵۵۳، ۵۹۸
ابو عمرو بن العلاء قاری ۲۹۳
ابو عمرو بن عثمان سعدی ۴۲۲
ابو عمرو بن عثمان سلمی
۵۷۰، ۶۱۵
ابو عمرو [= عثمان بن اسمٰعیل سعدی]
۴۲۱
ابو عمرو [= عثمان ذوالنورین] ۴۲
ابو عمرو [= عثمان صریفینی] ۲۷
ابو عمرو [= عثمان بن مرزوق]
ابو عمرو [= موسیٰ ثانی حسنی]
۶۴۵
ابو عمرو مقدسی (والد عبدالواحد)
۷۱۸
ابو عمرو [= یحییٰ زاہد حسنی] ۴
ابو عمرو یوسف [= ابن عبدالبر]
۱۶، ۱۸۲
ابو عیسےٰ ترمذی امام

Marfat.com

ابوغالب بن حسن باقلانی ۴۴۸ ابوحمد هروی ۶۱۶، ۶۱۸ ابوحمد [= حُنینِ نعادی] ۱۰۵۸
ابوغالب احمد بن حسن ۴۴۸ ابوحمد عابر ۱۵۹ ابوحمد [= حبیب نجمی] ۴۵۷
ابوغالب احمد بن علی [= ابن البنا] ابوحمد جعفر الحذاء ۵۲۷ ۴۷۲، ۱۰۵۸
۴۵۷ ابوحمد حسن بغدادی ۴۷۷ ابوحمد [= حسن بغربی ام] ۴۱۸
ابوقتادہ ۴۴۸ ابوحمد حسن فارسی ۲۵۹، ۲۲۸ ابوحمد [= حسن عسکری] ۳۹۰
ابومحافہ عثمان بن عامر تیمی ابوحمد عبد البصری ۶۷۰ ابوحمد [= حُسنُ بن علی بن ابی حسن]
۱۴۵، ۲۲۹، ۲۳۷ ابوحمد عبد اللہ اسدی ۴۰۷ ۳۷۵، ۶۴۵
ابوقرہ [= عباس عطار] ۳۷۱ ابوحمد عبد اللہ بغدادی ۲۲۷ ابوحمد [= حسن مجتبیٰ ام] ۳۷۵
ابوکبیر اُدیسی ۴۰۰ ابوحمد عبد اللہ حوینی ۶۱۳ ابوحمد [= حیات الیر] ۷۱۴
ابولؤلؤ فیروز پارسی ۲۴۳ ابوحمد مطعم قرشی ۲۴۹ ابوحمد [= عَلّال بغدادی] ۳۷
ابولہب بن عبد المطلب ۱۷۹ ابوحمد بن اسمٰعیل سوکوی ۸۱۱ ابوحمد [= رافع بن احمد] ۷۴۳
ابولیلیٰ ۳۹۴ ابوحمد بن عثمان بقال ۶۵۹ ابوحمد [= رسلان بن عبد اللہ] ۷۴۱
ابوحمد حبانی ۷۰۸ ابوحمد بن علی لخمی رشاطی اندلسی ۱۷ ابوحمد [= رُوَیم] ۵۵۲، ۵۵۹
ابوحمد حُرَیری ۵۶۱، ۵۷۸ ابوحمد بن محمد شعرانی ۵۶۹ ابوحمد [= زین العابدین ام] ۳۷۸
ابوحمد چشتی ۴۵۴ ابوحمد [= ابراہیم بن محمود بعلبکی] ابوحمد [= شاہ پیر بن علی جلی] ۸۱۴
ابوحمد حربی ۲۶۸ ۷۴۲، ۷۴۳ ابوحمد [= شمس الدین بن شاہ پیر جلی]
ابوحمد دُبَیثی ۴۵۷ ابوحمد [= ابن الخشاب] ۴۵ ۸۱۰، ۸۱۴، ۸۱۷، ۸۱۹
ابوحمد قاری سراج ۲۴۸ ابوحمد [= ابن القرابلوی] ۳۲ ابوحمد [= عبد الباسط قاری] ۶۳۱
ابوحمد متوکل ۴۹۹ ابوحمد [= اسحاق موقن] ۳۸۴ ابوحمد [= عبد الجبار بن ابی الفضل]
ابوحمد مرتعش ۱۵۲، ۵۲۲ ابوحمد [= اسمٰعیل ابرج] ۳۸۴ ۷۲۲
۵۲۷، ۶۰۲، ۶۰۷ ابوحمد [= جعفر خُلدی] ۵۶۹ ابوحمد [= عبد الحق خفاف] ۲۳

Marfat.com

ابو محمد (=عبدالرحمٰن بن ابوحفص عمر) ۴۰۵ ابو محمد (=عبداللہ بن ابی نصر محمد) ۴۲۷ ابو مریم

۴۲۷ ابو محمد (=عبداللہ بن احمد سعدی) ۴۳۷ ابو مظفر شیرازی ۵۷۷

ابو محمد (=عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ۴۸۳ ابو محمد (=عبداللہ بن حسین حبالی) ۴۲۵ ابو مسعود بن احمد ۴۸۳

۴۱۳ غوث اعظم) ابو محمد (=عبداللہ بن خشاب) ۴۷۱ ابو مسلم خولانی ۱۱۴ ، ۳۹۸

ابو محمد (=عبدالعزیز بن الحسن بغدادی) ابو محمد (=عفیف الدین یافعی یمنی) ۷۱۷ ابو مسلم (=عمر اشرف) ۳۷۲

۴۲۳ ابو محمد (=علی بن ادریس یعقوبی) ۶۲۸ ابو مقاتل مکی ۲۱۲

ابو محمد (=عبدالعظیم مصری) ۴۳۷ ابو محمد [=قطب عالم بخارا کاچی] ۱۵۰ ابو منصور محدث ۷۱۳

ابو محمد (=عبدالغنی بن عبدالواحد مقدسی) ابو محمد (=کوسجی) ۶۲۸ ابو منصور بن ابی غالب العزاز ۶۴۸

۴۳۳ ابو محمد (=کیمشن ہوانی) ۵۷۷ ابو منصور بن علی انصاری ۵۶۸

ابو محمد (=عبدالقادر جیلانی) ابو محمد (=موفق الدین مقدسی) ۶۲۸ ابو منصور (=عبدالرحمٰن بن محمد بغدادی) ۴۲۹

۱۶۲ ، ۱۴۱ ، ۱۰۶ ، ۶۴ ، ۴۰ ، ۲۱ ابو محمد (=مہران بن ابی حاتم) ۴۲ ابو موسیٰ ۴۷۲

۷۴۷ ، ۷۶۱ ، ۷۷۶ ابو محمد [=یوسف بن مظفر عاتوی] ابو موسیٰ اشعری ۲۹۰

۷۴۳ ابو موسیٰ (راوی) ۳۷۱

ابو محمد (=عبدالقادر بن عثمان) ۷۴۱ ابو محمد (=یونس بن یحییٰ) ابو موسیٰ مدینی ۷۶۸

۷۴۳ ابو محمد (=عبدالقادر بن عبداللہ بن غوث اعظم) ابو محمد (=یونس بن یوسف شیبانی) ابو موسیٰ (=عبداللہ بن عبدالغنی مقدسی)

۷۱۳ ، ۵۹۰ ، ۵۷۷ ۷۴۸ ، ۷۴۲ ۷۴۳

ابو محمد (=عبدالکریم بن محمد سمعانی) ۷۴۶ ابو محمد بن عبداللہ (=سہل تستری) ۲۴ ابو نصر (خسرو شہ) ۱۰۱۵

ابو محمد (=عبداللہ ذاکر شہ) ۹۱۷ ابو محمد محمود نعالی (والد احمد) ۷۴۲ ابو نصر سراج طوسی ۵۶۷

ابو محمد (=عبداللہ بن ابوالحسن حبالی) ابو محمود (=ظاہر بن عبداللہ طریثیثی) ۲۴۵ ابو نصر عتار نیشاپوری ۶۱۰

۷۱۷ ابو نصر (=عبداللہ بن ابوالفتح) ۲۵۳ ابو نعیم ۱۵۷ ، ۱۶۱ ، ۱۷۵ ابو نصر عبداللہ مانک ۶۱۵

۵۸ ، ۲۱۴ ، ۲۱۹ ، ۲۶۰ ، ۲۶۴ ، ۲۷۳ ، ۷۳۳ ابو نصر قبانی ۲۱۷

Marfat.com

ابونصر بن علی غزال ۶۵۹
ابونصر اسمٰعیل بن ابوالقاسم نحوی ۲۶، ۲۷، ۸۱، ۱۳۲، ۲۷۳، ۲۸۵، ۳۴۴، ۹۷۴، ۶۱۳
ابونصر صالح بن عبدالرزاق گیلانی ۱۶۳، ۱۶۵، ۱۷۰، ۲۷۲، ۲۷۵، ۷۷۰
ابونصر فتیان بن عبدالوہاب ۷۶۲
ابونصر محمد بن حسن ۶۴۸
ابونصر موسیٰ بن غوث اعظم ۷۱۱
ابونصر [= احمد بن ابوالحسین حامی] ۱۵۳، ۵۶۷
ابونصر [= احمد بن عبدالسلام مرنی گیلانی] ۷۸۵
ابونصر [= حبیب عجمی] ۴۵۷
ابونصر [= حسن بصری امام] ۴۱۸
ابونصر [= صالح بن عبدالرزاق گیلانی] ۷۱۴
ابونصر [= عبدالسلام بن عبدالرزاق گیلانی] ۷۶۳، ۷۶۷
ابونصر [= موسیٰ بن غوث اعظم] ۷۱۵
ابونصر خباری (دالدعبدالعزیز) ۷۱۸
ابونعیم محدث اصبہانی صوفی حافظ ۱۳۷، ۸۱، ۲۷، ۲۶، ۲۷۳، ۲۸۵، ۳۴۴، ۹۷۴، ۳۹۵
ابوہاشم بن محمد اکبر (ابن الخیفہ) ۲۹۹، ۳۷۱
ابوہریرہ دوسی ۸۷، ۱۲۹
ابویعقوب ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۴۵، ۳۳۰
ابویعقوب ۳۳۷، ۳۹۴، ۹۷۴
ابویعقوب [= یوسف ہمدانی] ۲۳۲، ۶۱۳، ۷۰۲، ۷۳۳
ابویعقوب ۵۶۷
ابویعقوب اقطع ۵۷۵
ابویعقوب ترجمان ۵۲۴
ابویعقوب سوسی ۲۹۷، ۵۶۷
ابویعقوب طبری ۳۹۷
ابویعقوب مزابلی ۵۷۶
ابویعقوب ہمدانی ۵۹۵
ابویعقوب نہرجوری ۲۹۷، ۵۶۷
ابویعقوب ہمدانی ۶۵۱
ابویعقوب بن حسین رازی ۵۵۹
ابویعلیٰ قاضی ۷۴۱
ابویعلیٰ (مجلسی نوشتہ) ۶۲۰
ابویعلیٰ القراء قاضی ۶۲۸
ابویعلیٰ موصلی ۱۴، ۱۰۴ ح
ابویعلیٰ (والد محمد) ۶۴۸
ابویوسف اسفرائنی قاضی ۳۵۵
ابویوسف چشتی ۴۵۳
ابویوسف محدث قاضی ۴۷۵
ابویوسف ۴۷۶، ۴۸۱
ابویوسف [= یحییٰ مدنی] ۴۵۳
اُبیّ بن کعب ۱۴۷
ابی احمد اسود ۷۶۸
ابی الاسود (والد ابی حزن) ۲۹۵
ابی البرکات [= مبارک بن حمزہ زاہی] ۷۴۳
ابی البرکات (والد عثمان) ۷۴۳
ابی البرکات ہاشمی (والد یحییٰ) ۷۴۱
ابی الحسن عبدالحق ۷۶۸
ابی الحسن بن ابیطالب ۲۲۵
ابی الحسن بن اسحاق ۷۷۲
ابی الحسن بن محمد حموی ۳۹۲
ابی الحسن [= محمد بن احمد] ۷۵۷

Marfat.com

ابی الحسن (والد حسن بصری) ۴۲۰
ابی الحسین ا = علی مرتضیٰ) ۶۹۱
ابی الحقیق (والد کنانہ) ۲۳۳
ابی الخواری (والد احمد) ۵۱۵
ابی الخیات گیلانی ۱۲۴
ابی الدرداء ۸۷
ابی الدنیا (والد یعقوب) ۶۷۷
ابی الرجال یونسی بعلبکی (والد [illegible]) ۷۴۳
ابی الزاہریہ ۸۸
ابی العاص بن حارث اموی ۲۲۶
ابی العباس احمد ۶۸۷
ابی العز بزاز (والد مسعود) ۷۳۷
ابی العلا بن علی عبداللہ ۸۵۷
ابی الفرج ا = ابن الجوزی) ۲۳
ابی الفرج ا = محمد بن علی بغدادی)
ابی الفضل بن فرج ازجی ۷۴۲
ابی الفضل ا = ابن الخمر مستملی ۲۵
ابی الفضل ا = محمد بن عمر اموی) ۷۵۷
ابی الفضل (والد ابی بکر عتیق) ۷۴۲
ابی القاسم (راوی چہل حدیث) ۲۲۵
ابی القاسم بن ابی محمد ۲۲۲
ابی القاسم بن بشران بغدادی ۶۳۳
ابی القاسم علی بن موسیٰ حسینی ۳۵۲
ابی القاسم لبیب بن نفیس ۷۲۷
ابی الکرم ا = یحییٰ حسنی بغدادی) ۷۶۷
ابی الکرم محمد (والد ابن الاثیر جزری) ۲۲
ابی المعالی بن راشد عراقی ۷۴۲
ابی المعالی (والد ابو عبید محمد) ۶۶۸
ابی المعالی ادانی (والد محمد) ۷۴۱
ابی المکارم بن مختار یعقوبی ۷۴۲
ابی المواہب تونسی ۶۵۵
ابی النجم (والد عاصم) ۲۹۳
ابی النضر (والد علی بسیلتی)
ابی الورد (والد احمد) ۵۱۷، ۵۱۸
ابی الوقت ا = عبدالاول بن عیسیٰ
ابی الہیجا (والد حسن) ۷۳۶
ابی الہیجا شریف (والد عبدالمنعم حسین)
ابی امیہ شعیل (والد [illegible]) ۳۰
ابی انیس ۱۸۷
ابی اوفیٰ (والد عبداللہ) ۳۷
ابی بن عوام ۷۷
ابی بردہ (والد بلال) ۲۸
ابی بریدہ اسلمی ا = ابو بریدہ ۲۷
ابی بشر الاشعری (والد ابوالحسن) ۹۲
ابی بکر الشافعی ۵۱
ابی بکر صدیق ا = ابو بکر صدیق)
۶۹ - ۳۴۱
ابی بکر بن ابی الحسن حمری ۲۹۲
ابی بکر بن عبداللہ ازجی ۳۴۳
ابی بکر بن ہوازن ۳۷۰
ابی بکر محمد بن ابی نصر ۱۲، ۲۰۹ ج
ابی بکر محمد بن عبدالملک (والد
قسطلانی حمری)
ابی بکر خزیمی (والد ابوالسعود)
۷۴۱ ، ۷۶۸
ابی جلبہ (والد حاطب) ۲۱۳
ابی جہل بن ہشام ۱۸۵

Marfat.com

ابی حاتم رازی ۳۳۶
ابی حازم (والد قیس) ۳۹۵
ابی حزن بن ابی الاسود ۲۹۵
ابی حنیفہ (= امام اعظم) ۸۸
ابی خالد (= رضی الدین بن حبران) ۶۴۱
ابی خلاد (= ابو خلاد) ۱۲۸
ابی داؤد (= ابو داؤد) ۳۳۶
۹۰۴ھ، ۱۰۴۱ھ ۹۷۰
ابی دجانہ (والد خالد) ۴۰۵
ابی ذر (= ابو ذر غفاری) ۳۴۱
ابی ذؤیب (والد علیمہ سعدیہ) ۱۷۹
ابی ذیل خراسانی (والد ابو عبداللہ) ۶۱۳
ابی رافع (والد عبداللہ کاتب) ۳۲۰، ۳۹۴، ۳۹۵
ابی رباح (والد عطاء) ۴۰۶
ابی سریحہ ۳۳۷
ابی سفیان بن حرب (= ابو سفیان) ۲۳۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۷
ابی سلمہ ۱۸۷
ابی شجاع سعید ۷۶۸
ابی شیبہ (= ابراہیم بن عثمان عبسی) ۴۲
ابی صالح (والد غوث اعظم) ۷۰۹
ابی طالب بغدادی (والد دلف) ۷۴۳
ابی طالب بن عبدالمطلب (= ابو طالب) ۱۴۶، ۱۷۸، ۲۰۵، ۲۲۲
ابی طاہر بن ابراہیم ۷۴۲
ابی ظالم (والد ظالم) ۴۰۵
ابی عبداللہ محمد قضاعی شافعی ۳۵۵
ابی عبداللہ یوسف ۷۶۸
ابی عبداللہ بن احمر بصری ۲۱۳
ابی عبداللہ بن حائل الصابونی ۷۴۳
ابی عثمان (= محمد بن ابراہیم) ۳۲۷
ابی علی بن محمد زاہد ۲۲۶
ابی علی (= حسن بن الصبا) ۲۴۸
ابی علی (والد محمد زاہد) ۲۲۶
ابی غالب بن الطلایہ ۷۳۵
ابی غالب قزاز (والد ابو منصور) ۲۴۸
ابی کعب بن عبدالمطلب (= ابو لہب) ۲۳۶
ابی لیلیٰ (والد عبدالرحمٰن) ۳۴۵
ابی محسن (والد محسن) ۳۲۱
ابی محمد بن ابی الحسن ۲۲۵
ابی محمد بن الحسین ۲۲۶
ابی محمد (= شاہ پیر بن علی گیلانی) ۶۴۵، ۹۳۳
ابی منصور (= عبدالرحمٰن بن قزاز) ۷۵۷
ابی نعر اشری ۷۶۸
ابی نعر محمود بن مبارک صنعانی ۷۴۳
ابی نعر (= سبکی) ۳۳
ابی نعر (= عبدالسلام صوفی) ۷۳۱

Marfat.com

ابی نصر (والد ابی بکر محمد) ۲۴۹
ابی نصر غزالی (والد عمر) ۲۶۸
ابی نصر یعقوبی (والد مختیار) ۲۴۲
ابی نعیم ۸۷
ابی وقاص (والد سعد) ۱۸۳
۲۰۹، ۲۴۷، ۳۳۲، ۳۳۷
ابی ہاشم عیسیٰ ۶۸۷
ابی ہریرہ [= ابوہریرہ]
۸۶، ۱۲۸، ۲۴۹
ابی یزید العشقی ۴۲۶
اثر حالندہری ۱۸
۹۱۳، ۱۰۳۰، ۱۰۳۲
اجمل سواری ۱۶۷
احسن بن ابی العلاء ۸۵
احمد [= محمد رسول اللہ ص] ۳
۱۷۶، ۲۵۸، ۵۷۳، ۹۶۲
احمد (مرید قوشہ) ۱۰۲۵
احمد اختر گورگانی ۹۹
احمد اسود دینوری ۶۵۱
احمد اشراقی ابدال ۵۰۰
احمد اول ۴۳
احمد بسوی ۱۵۱
احمد بسوی ترکستانی ۱۵۲
احمد بیگ لاہوری ۲۹
احمد شرف الدین بغدادی ۸۵۷
احمد طوسی ۱۵۱، ۴۶۷
احمد جامی ۱۵۳
احمد حسین خاں امروہی ۲۵
احمد حنبل امام ۳۷
احمد سرمد ۴۲، ۴۵، ۸۳، ۸۵
احمد شاہ بھکری ۴۰
احمد شاہ درانی ۲۵۴
احمد شرف الدین بغدادی ۹۲۳، ۹۳۱، ۱۰۱۹
احمد طوسی ۱۵۱، ۴۶۷
احمد غزنوی ۱۲۹
احمد قادری ۸۱۳
احمد قریشی ۱۲۹
احمد قشاشی ۴۲۵
احمد کبیر بخاری اوچی ۱۶۶
احمد کمال صدیقی ۲۴۰
احمد کنتوری نیشاپوری ۲۸، ۹۳
احمد لیوی پیر ترکستان ۱۲۲
احمد مجتبیٰ [= محمد رسول اللہ ص]
۴۰۹
احمد محمد دب لوہانی شاہی ۱۵۱
احمد مختار [= محمد رسول اللہ ص]
۴۰۸
احمد بخش خلیفہ اوچی ۸۵۸
احمد ردمی ۴۰
احمد سقاکتانی ۴۶۷
احمد شاہ بھکری ۴۰
احمد شاہ درانی ۲۵۴
احمد شرف الدین بغدادی ۸۵۷
احمد قشاشی ۴۲۵
احمد کبیر بخاری اوچی ۱۶۶
احمد کمال صدیقی ۲۴۰
احمد کنتوری نیشاپوری ۲۸، ۹۳
احمد لیوی پیر ترکستان ۱۲۲
احمد مجتبیٰ [= محمد رسول اللہ ص]
۴۰۹
احمد محمد دب لوہانی شاہی ۱۵۱
احمد مختار [= محمد رسول اللہ ص]
۴۰۸

Marfat.com

احمد مرزوق ۷۲۴
احمد معمار (مریدنوشہ) ۱۰۲۳
احمد مغربی ۲۹، ۷۱۸
احمد موسیٰ بہشتی ۷۲۴
احمد مولانا ۱۵۴
احمد نجار استرآبادی ۶۱۴
احمد نعاش حبشی ۷۴۴
احمد وفائی بصری ۷۴۴
احمد یحییٰ خلیفہ ۷۸۲
احمد بن ابراہیم مسوجی ۵۱۷
احمد بن ابراہیم مفید ۵۷۰
احمد بن ابوالحسین حاجی ۵۲۷
احمد بن ابوبکر ۷۱۸
احمد بن ابی الحواری ۵۱۵
احمد بن ابی الورد ۵۱۷، ۵۱۸
احمد بن ابی غالب ۷۳۵
احمد بن اسحاق اصبہانی ۲۶
احمد بن اسمٰعیل ۷۱۸
احمد بن اسمٰعیل ازجی ۷۴۳
احمد بن اسمٰعیل بغدادی ۶۱۳
احمد بن اعثم کوفی ۱۹
احمد بن اغلب ۸۰۱، ۸۰۸، ۸۱۱، ۱۰۵۹
احمد بن بختیار ۷۱۷
احمد بن بنان کرخی ۶۴۸
احمد بن جعفر اصبہانی ۶۴۸
احمد بن حسن گیلانی ۷۶۴
احمد بن حسین حلاج ۵۶۰
احمد بن حمدون قرآء ۶۱۰
احمد بن دینقی ۷۱۸
احمد بن زینی دحلان ۲۷، ۹۵۰
احمد بن سالم بصری ۶۱۳
احمد بن سعد بغدادی ۷۴۱
احمد بن سعد بردی ۶۵۹
احمد بن سہیل فوشنجی ۵۶۱، ۶۱۷
احمد بن شافع ۶۴۲
احمد بن شعیب النسائی ۳۴۴
احمد بن شیبان ۷۱۴
احمد بن صالح حافظ ۲۵۰
احمد بن صرفار ۷۵۷
احمد بن عبدالسلام صوفی گیلانی ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۵
احمد بن عبدالقادر ۶۴۸
احمد بن عبداللہ طبرانی ۷۲۰
احمد بن علوان ۷۳۰
احمد بن علی السمین ۷۱۴
احمد بن علی بغدادی ۷۱۷
احمد بن علی سیابانی ۷۹۰
احمد بن قدامہ مقدسی ۷۳۸
احمد بن کمال الدین گیلانی ۷۶۴
احمد بن مبارک ۷۲۷
احمد بن محمد ۲۱
احمد بن محمد (عمدۃ الدلیل) ۱۶۱
احمد بن محمد (مرید شبلی) ۶۱۷
احمد بن محمد طرسوسی ۵۵۷
احمد بن محمد غزالی طوسی ۵۶۴
احمد بن محمد قدامہ حنبلی ۶۲۰
احمد بن محمد مصری ۴۲
احمد بن محمود ادیبی ۴۷
احمد بن مصعب قیلانسی ۵۱۴
احمد بن مطیع ۷۱۸

Marfat.com

احمد بن مقاتل عکی ۵۹۲
احمد بن منصور گیلانی ۶۲۴
احمد بن موسیٰ کاظم ۳۸۲
احمد بن مهدی بغدادی ۳۰
احمد بن ناصر سماجی ۳۵۴
احمد بن وہب ازجی ۶۵۹، ۹۴۱
احمد بن یحییٰ رفاعی ۷۲۹
احمد بن یزید کاتب ۵۰۲، ۵۱۸
احمد بن یوسف فاردتی ۸۶۹
احمد بن یوسف ہنکاری ۶۳۰
احمد الدین تاتار ۷۸۰
احمد بخش سکیدل بن غلام حسن لاہوری ۳۱
احمد دین بن نبی احمد سلیمانی بھیروالی ۹۰۲
احمد سید الحاج بن عیسیٰ ۳۸۲
احمد شاہ بن حسن شاہ ۷۶۴
احمد شاہ بن سلطان شاہ علوی ۹۱۷، ۹۱۸
احمد شاہ بن محمد شاہ بادشاہ ۳۵۴
احمد شاہ ثالث بن عبدالرسول ۸۶۴
احمد شاہ رابع بن قائم شاہ ۸۶۴
احمد عباس بن عمر محفاہونی ۲۸۱
احمد علی بن غلام قادر ۷۸۰
احمد قاسم بن میرک گیلانی ۷۶۴
احمد لاہوری (= ابوالحسن نوری) ۵۱۴
احمد لاہوری (= ابوالحسین بن سعید مالکی) ۵۵۷
احمد لاہوری (= ابوالسعود بن ابی بکر خرمی) ۶۵۰، ۷۴۱
احمد لاہوری (= ابوالعباس آملی) ۵۲۱
احمد لاہوری (= ابوالعباس مسروقی) ۵۱۲
احمد لاہوری (= ابوالعباس نہاوندی) ۵۱۹
احمد لاہوری (= ابوالعباس بن عبدالواحد) ۷۲۴
احمد لاہوری (= ابوالعباس ابن عطا) ۵۵۳
احمد لاہوری (= ابوبکر زقاق کبیر) ۵۷۳
احمد لاہوری (= ابوبکر بن ابی سعدان) ۵۷۳
احمد لاہوری (= ابوسعید خراز) ۵۱۳، ۵۲۴
احمد لاہوری (= ابوسعید بن الاعرابی) ۵۲۷
احمد لاہوری (= ابوعبداللہ بن یحییٰ جلا) ۵۷۷
احمد لاہوری (= ابوعلی رودباری) ۵۶۲
احمد لاہوری (= احمد بن حمید) ۵۲۱
احمد لاہوری (= احمد بن ابوالحسن علی) ۶۱۴، ۷۲۹
احمد لاہوری (= احمد بن ابی بکر) ۶۶۸
احمد لاہوری (= احمد بن ابی بکر محمد) ۴۲
احمد لاہوری (= احمد بن حسین) ۲۸
احمد لاہوری (= احمد بن زین العابدین) ۷۲۸
احمد لاہوری (= احمد بن شعیب) ۲۶

Marfat.com

احمد بن عبدالحلیم (= ابن تیمیہ) ۳۵
احمد بن عبدالعزیز (= عبدالواحد تمیمی)
۶۲۵ھ
احمد بن عبداللہ (= ابونعیم اصبہانی)
۴۶
احمد بن عبداللہ (= محب طبری) ۲۸
احمد بن علی (= ابن حجر عسقلانی) ۸۵۲
احمد بن علی (= ابوالعباس جوسقی)
۶۲۷
احمد بن علی (= ابویعلی موصلی) ۳۱۱
احمد بن علی (= احمد بردی) ۵۱
احمد بن علی (= احمد بوني) ۳۲
احمد بن عمرو (= بزار) ۲۲
احمد بن عیسیٰ (= ابوسعید خراز) ۲۸۵
احمد بن عیسیٰ (= ابومحمد تستری)
۲۸۱
احمد بن محمد (= ابن السنی) ۳۶۳
احمد بن محمد (= ابن حجر مکی) ۹۷۳
احمد بن محمد (= ابن خلکان) ۶۷۴
احمد بن محمد (= ابن خشنام) ۲۵
احمد بن محمد (= ابوالعباس عاصم)
۲۷۴
احمد بن محمد (= ابوالعباس نباتی)
۶۲۰ھ
احمد بن محمد (= ابوالفضل حیدانی) ۱۹
احمد بن محمد (= ابوزرعہ رازی) ۲۱۵
ھ ۶۲۵
احمد بن محمد بغدادی (= احمد حنبل) ۲۷
احمد بن محمد ثعلبی (= ثعلبی) ۲۳
احمد بن محمد صوفی (= شیخ حمو) ۵۶۹
احمد بن محمد طحاوی) ۲۲۱
احمد بن محمد (= نسائی) ۳۰۳
احمد بن مقاتل (= ابومقاتل عکی)
۲۱۲
احمد بن موسیٰ (= ابن مردویہ اصبہانی)
۴۱۰
احمد بن نصر بن دہاک کیرانوی
(= احمد اخسر گورگانی) ۵۵۷
احمد (والد محمد) ۵۵۷
احمد (والد ابوبکر) ۳۸۳
احمد (والد ابومسعود) ۳۸۳
احمد (والد ابواسحاق ابوالفضل) ۳۴۳ھ
احمد (والد راغب) ۳۱۷ھ ۳۴۳ھ
احمد (حید سہیلی) ۲۹
احمد (والد عبداللہ) ۳۸۳
احمد (والد عبداللہ خشاب) ۲۵۹
احمد (والد علی) ۴۵۷
احمد (والد محفوظ کلوذانی) ۶۴۸
احمد (والد محمد) ۱۸۷
احمد (والد محمد حوذن) ۱۸۷
احمد (والد موسیٰ عیسیٰ) ۳۴
احمد (والد ہبۃ اللہ) ۳۴۳ھ
احمد آرتاجی (والد حامد) ۷۱۲
احمد السلمی نیشاپوری (والد نجید) ۵۷۰ھ
احمد الکردی المجیدی (والد محمد) ۶۲۷
احمد جوزقی (والد سعید داؤد) ۶۲۴
احمد جوینی (والد محمد حیات) ۶۲۶، ۷۱۱ھ
احمد حسینی (والد عبداللہ) ۲۷
احمد خطیب (والد محمد النبی) ۴۱
احمد جانی (والد یونس عبدالنبی) ۳۴
احمد عطار (والد حسین) ۶۱۷
احمد عراقی شوکی (والد ابوعمرو)
۶۲۸
احمد مقدسی (والد عبدالرحمٰن) ۳۴۳ھ

Marfat.com

احمد جامی نجرانی (والد علی) ۲۳
احمد حسنی (والد ابو جعفر عمر) ۱۷، ۷۴۲
احمد بن احمد (والد ابن الخشاب) ۴۵
احمد بن ایوب طبرانی (والد طبرانی) ۲۶، ۴۳
احمد بن حسین (والد ابو محمد قاری سراج) ۶۴۸
احمد بن حمید (والد احمد) ۴۳
احمد بن عثمان (والد ابو عبد الله ذہبی) ۳۰
احمد بن علی (والد شعرانی) ۴۳
احمد بن عمار حصار (والد حمدون) ۱۶۴
احمد بن محمد مکی (والد ابو حامد خوارزم) ۴۵
احمد بن محمد (والد جامی) ۴۳
احمد بن محمود نسفی (والد حافظ الدین) ۴۳
احمد بن موسیٰ (والد زینی) ۴۴
احمد بن یزید (والد رویم) ۵۵۹
احنف بن قیس ۳۹۵، ۴۲۲
اختیار خان گزرشمی والد ۸۴۱
اخفش (والد عبد العزیز) ۲۷۴
اخلاطی خوارزم حافظ ۴۵
اخوند محمد (= کمال الدین کشمیری) ۱۶
اخوی سراج الدین بداونی ۱۵۴
اُدد بن تمیم ۱۷۷
ادریس علیہ السلام ۷۴، ۸۹
ادریس سدا کنوئی ۹۰۷
ادریس بن ہارد (= ادریس علیہ السلام) ۱۷۸
ادریس (والد ابو بکر) ۷۱۸
ادریس (والد محمد شافعی) ۴۸۱
ادریس بارزینی (والد عیسیٰ) ۷۴۱
ادریس نیز خالصی (والد حکام) ۷۰۹
ادریس یعقوبی (والد علی) ۶۶۸، ۷۰۸، ۷۳۷
ادریس بن المنذر (جد ابن ابی حاتم) ۴۲
ادہم (مرید نوشہ) ۱۰۲۵
ادہم بن جعفر گیلانی ۱۷۰
ادہم بن سلیمان بلخی ۵۰، ۱۴۸
اردبیل ۱۶۲، ۶۳۴، ۸۵۴، ۸۶۹
اردبیل نجار ۸۱۱
ارت (والد خباب) ۳۴۶
ارزان دیوان ۱۵۰
ارزقی ۸۵
ارسطو ۳۰۰
ارغوی بن عیفی ۱۴۷
ارغ بن نالغ ۱۴۷
ارفخشد بن سام ۱۴۸
ارقم (والد زید) ۳۴۷
اروی (والد ابو العباس احمد) ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۹۴
اروی بنت ارمس ۱۱۴
اسامہ بن زید ۲۳۸، ۲۷۱، ۴۰۵
اُستاجانی نجار (مرید نوشہ) ۹۸۴، ۱۰۲۳، ۱۰۳۸
اُستاذ (والد ابو العباس احمد) ۲۲۸
اسحاق علیہ السلام ۴۰۸، ۶۹۷
اسحاق (مرید نوشہ) ۱۰۲۵
اسحاق ختلانی ۱۷۱

Marfat.com

اسحاق مخدوم شاہی ۱۵۶ اسد بن عبدالعزی قرشی ۲۲۸، ۸۸۱ اسلام (مرید نوشہ) ۱۰۲۲
اسحاق بن ابراہیم بلخی ۵۶۹ اسد بن حلیب ۸۸۱ اسماء بنت ابی بکر صدیق ۱۸۵
اسحاق بن ابراہیم داری ۴۴۳ اسد بن ہاشم قرشی ۲۸۴ اسماء بنت عمیس ۴۴۷، ۴۴۹،
اسحاق بن احمد ۴۴۳ اسد اللہ بن خسرو ۸۶۲ ۳۵۰
اسحاق بن عبدالحق علوی ۹۱۷ اسد اللہ بن عبداللہ گیلانی ۷۶۴ اسماء بنت عمیس الخثعمیہ ۳۶۹، ۳۷۰
اسحاق بن عثمانی ۷۷۴ اسد الدین ا= معروف کرخی) اسمٰعیل علیہ السلام ۱۷۷، ۴۰۸
اسحاق بن علی گیلانی ۸۰۴ ۲۳، ۱۲۷، ۴۸۵ ۵۴۶
اسحاق مؤتمن بن جعفر صادق ۳۸۴ اسد تمیمی بلخی (والد حارث محاسبی) اسمٰعیل (مرید نوشہ) ۱۰۲۲
اسحاق بن موسیٰ اصبہانی ۲۶ ۱۲۶، ۵۰۰، ۵۲۳ اسمٰعیل ثانی (مرید نوشہ) ۱۰۲۴
اسحاق ابن بنوس کاظم ۳۸۲، ۳۸۷ ۵۵۲، ۶۰۹، ۶۲۳ اسمٰعیل آہنگر (مرید نوشہ) ۱۰۲۱
اسحاق ا= ابو یعقوب بشر حوری ۵۲۷ اسرافیل علیہ السلام (فرشتہ) اسمٰعیل جرجانی ۴۳۱
اسحاق (جد ابن السنی) ۳۳ ۵۶، ۶۸، ۷۱، ۷۲ اسمٰعیل حقی آفندی ۲۳
اسحاق اردبیلی (والد صفی الدین) ۸۱-۹۴، ۱۰۳، ۴۰۸ اسمٰعیل عسقلانی ۷۱۴
۱۵۱، ۱۶۰ ۴۷۸، ۵۰۷ اسمٰعیل قمری ۳۹۷
اسحاق قاضی (والد اسمٰعیل) ۴۳۴ اسرافیل مغربی ۱۵۸ اسمٰعیل مرتضیٰ شاہی ۱۵۶
اسحاق قوسی ۲ (والد صریفین) ۴۳۷ اسعد العیسی ۴۰۴ اسمٰعیل مزنی ۵۵۹
اسحاق ہروی (والد ابو احمد) ۷۸۴ اسعد لاہوری (والد علاء الدین) اسمٰعیل شاہ (مرید نوشہ) ۱۰۲۰
اسحاق بن بشر (صد ابو داؤد) ۳۱ ۱۵۴ اسمٰعیل بن ابراہیم بخاری ۲۱، ۳۴۴
اسعد ا= علی مرتضیٰ) ۲۸۴ اسعد بن علی یمنی ۱۷ اسمٰعیل بن ابراہیم سعدی ۴۴۱، ۴۴۷،
اسد اللہ ا= علی مرتضیٰ ۳۸، ۸۴۹، ۸۹۰ اسفرائنی ۲۹ اسمٰعیل بن احمد ۷۹۰
اسد بن خزیمہ ۲۳۱ اسفندیار شیبی شیرازی ۱۵۵، ۴۰۵، ۵۰۷ اسمٰعیل بن اسحاق قاضی ۳۸۴-

Marfat.com

اسمٰعیل بن الہ داد ۷۸۰
اسمٰعیل بن جعفر صادق ۷۲۹
اسمٰعیل بن حمزہ ۷۱۸
اسمٰعیل بن رکن الدین خوارزمی ۷۲۰
اسمٰعیل بن سمعون بغدادی ۶۱۳
اسمٰعیل بن شمس الدین بغدادی ۷۶۵
اسمٰعیل بن عبداللہ وجانی ۸۲۷
اسمٰعیل بن فتح اللہ ۸۱۱
اسمٰعیل بن مبارک ارزجی ۷۴۳
اسمٰعیل بن محمد اعرج ۸۲۱
اسمٰعیل بن مظفر ۸۸۱
اسمٰعیل بن موسیٰ اموی ۷۲۳
اسمٰعیل بن موسیٰ کاظم ۳۸۶، ۳۸۷
اسمٰعیل اعرج بن جعفر صادق ۳۸۴
اسمٰعیل الغنم بن حسن ام ۳۸۶
اسمٰعیل [= ابوعمرو بن نجید سلمی] ۵۷۰
اسمٰعیل [= حاجی دیوان] ۵۲۳
اسمٰعیل [حیاتاً لیلر] ۸۱۴
اسمٰعیل [= ابوابراہیم بخاری] ۳۲
اسمٰعیل بن محمد [= ابوعثمان اصبہانی] ۲۳۶
اسمٰعیل [= ابوخیر نساج] ۵۱۲
اسمٰعیل گنگوہی [= عبدالقدوس] ۱۶۳
اسمٰعیل مخزلی [= ابومحمد] ۴۵۴
اسمٰعیل مکی [= رحیم الدین] ۶۲۴
اسود عنسی ۱۱۴
اسود [= ابوالعقدلہ] ۳۴۷
اُسید بن حُضیر ۱۱۳
اسید [= ابوحذیفہ] ۳۳۷، ۴۲۰
اشبیلی حافظ ۴۲
اشرف جہانگیر سمنانی ۳۹، ۴۴، ۷۰
اشرف سلطان ۲۷۴
اشرف توشاہی سنجری ۸۰۲
اشرف علی [= عبدالفتاح گنگوہی]
۲۰
اشرف بن حسن جرامی [= ابویحییٰ نووی]
۱۹
اشعث بن قیس کندی ۴۵۹
اشعث [= ابوالصلت] ۴۰۵
اشعث بن اسحاق [= ابوداؤد] ۳۱
اشیم [= ابوعبدالرحمٰن] ۳۹۴
اصبغ بن زید ۵۰
اصحاب کہف ۱۱۲، ۱۲۵
اصغر قادری ۷۷۱، ۷۸۶
اصغر علی بن علی اکبر ۷۲۴
اصغر علی شاہ گیلانی لاہوری ۸۲۵
اصفہانی۔ رام ۳۷
اصلح [قطب] ۶۰
اصمحی [= نجاشی] ۲۸۸
اصیل الدین واعظ شافعی ۳۷
اطہر [مرید نوشہ] ۱۰۲۴
اطہر [= شاہ میر بن علی جلبی]
۸۰۸، ۸۱۲، ۸۱۴، ۱۰۵۹
اظہر صیرفی [والد محمد] ۶۵۹
اعثم کوفی [والد احمد] ۱۹، ۳۵۹
اعمش ۴۲۹، ۴۷۰
اعلاطون ۳۰۰
اقبال حبشی ۱۲۰، ۵۷۳
اقبال علی بن غلام محی الدین توشاہی
۱۰۲۹، ۱۰۳۶
اقداد بن اسلام ۱۷۷
اکبر بادشاہ بن ہمایوں ۸۳۰
۸۷۸، ۹۱۲

Marfat.com

اکرم (والد قاضی یحییٰ) — الہ دیا للہ دلاہر پوری ۴۰۲ — ام العفیف (= عائشہ بنت عبدالوہاب گیلانی)
اکوع (والد سلمہ) ۲۳۹، ۴۰۵ — الہ دیا بن عبدالرحیم چشتی ۳۱ — ۷۶۵
الابیا (مرید نوشہ) ۱۰۲۵ — الٰہی بخش بن نور اللہ لوشاہی ۹۰۱ — ام الفتح بنت غوث اعظم ۷۱۲
الف بیگ (= محمد تقی مجذوبی) ۱۰۲۱ — الیاس علیہ السلام ۵۵، ۲۸ — ام الفضل بنت غوث اعظم ۷۱۲
الف موچی مرید والہ ۱۰۲۹ — الیاس علیہ السلام ۵۵، ۲۸ — ام الفضل بنت ہارون الرشید ۳۸۸
اللہ بچایا خاں خلیفہ اوچی ۸۵۸ — ۷۴، ۴۰۸، ۸۸۹ — ام الکرام بنت علی مرتضیٰ ۳۷۴
اللہ بچایا شاہ بن اللہ دتہ شاہ بہاولپوری — الیاس بن مضر ۱۷۷ — ام المساکین (= زینب بنت خزیمہ) ۲۲۰
۸۴۳ — الیاس (والد جعفر) ۴۰۴ — امام اعظم (= نعمان بن ثابت کوفی)
اللہ دتا بن قطب الدین ۱۰۴۲ — الیاس انصاری (والد پیر محمد) ۴۴ — ۲۹۴، ۴۷۱، ۴۷۶۰، ۴۸۱
اللہ دتا بن محمد دین رحمانی ۱۰۴۸ — الیاس سلیمانی (والد صدیق محمد) ۲۹ — امام الدین (مرید نوشہ) ۱۰۲۴
اللہ دتا شاہ بن حسن شاہ بہاولپوری — ام الاسود (= سودا) ۲۲۹ — امام الدین بھٹی والہ ۱۰۴۸
۸۴۳ — ام البنین بنت حزام ۳۶۹، ۳۷۰ — امام الدین ابدال ۱۶۴
اللہ یار (مرید نوشہ) ۱۰۲۴ — ام الحسن بنت علی مرتضیٰ ۳۷۰، ۴۷۴ — امام الدین چشتی لکھنوالی ۴۱
اکبر بخش چشتی (مرید نوشہ) ۱۰۲۳ — ام الحسنات (= عائشہ بنت عبدالوہاب گیلانی) — امام الدین احمد گلشن آبادی
الدلد (مرید نوشہ) ۱۰۲۵ — ۷۶۵ — ۲۰، ۲۶، ۳۰
الدداد بندگی ۱۵۲ — ام الحکم (= زینب بنت جحش) ۲۳۱ — امام الدین بن جلال الدین ۸۷۶
الدداد خاں وزیر اوچی ۸۳۹ — ام الحکیم ۴۰۵ — امام الدین بن غلام محی الدین تھیم ۱۰۲
الدداد بن شاہ سلیمان ۹۰۵ — ام الخیر بنت علی مرتضیٰ ۴۷۴ — امام المحدث (= سمنون کواب) ۵۱۵
الدداد بن صالح محمد ۱۰۲۱ — ام الخیر (= فاطمہ ثانی بنت عبداللہ موسیٰ) — امام بخش چشتی عام پوری ۲۵، ۴۰۰
الدداد بن کبیر خوازری ۷۲۱ — ۲۴۵ — امام بخش بن جار اللہ جونپوری ۴
الدداد بن گدن ۸۰۰ — ام الخیر سلمیٰ بنت محمد (والدہ صوفی اکبر) ۲۴۰ — امام بخش بن نور اللہ لاہوری ۴۰۱

Marfat.com

امام ثالث (= امام حسین) ۳۷۲
امام ربانی (= شیخ احمد سرہندی) ۱۶۶
۲۴۱، ۳۲۲، ۳۴۷، ۳۴۰
امام شاہ بن پیر شاہ ڈوگر ۵۶۴
امام شاہ بن سید محمد ۷۶۴
امام عالم (= علی مرتضیٰ) ۳۴۷
۳۶۰
امام مبلت ابوالقاسم ۲۳۶
۳۲۹، ۳۷۰
امامین (= حسنین) ۲۸۶، ۵۲۳
امان اللہ بخاری دہلوی ۱۶۷
امان اللہ مغل (مرید نوشہ) ۱۰۲۲
امان اللہ بن محمد ۷۶۶
امان علی ۴۰۵
ام ایمن برکہ (کنیز سیدہ آمنہ) ۱۸۰
ام بردہ خولہ بنت منذر انصاریہ ۲۲۵
ام البجار (= فاطمہ ثانی بنت عبداللہ مروزی) ۴۲۵
ام جعفر حانہ بنت علی مرتضیٰ ۲۴۰
ام حبیب حبابہ بنت رئیس ثعلبیہ
۳۶۹، ۳۷۰
ام حبیبہ بنت ابی سفیان ۳۳۲
ام حکیم بیضا بنت عبدالمطلب (والدہ
۲۴۶
عثمان ذوالنورین)
احمد علی شاہ بن عارف علی شاہ جھوڑی
۷۶۹
ام اکلثوم کبریٰ بنت علی مرتضیٰ
۲۶۹ ، ۳۷۴
ام محمد (مربیہ سری سقطی) ۵۱۹
ام محمد (= فاطمہ الزہراء) ۲۲۷
اسماعیل (فرشتہ) ۲۴۸، ۸۰۳
اُم درّہ ۲۰۲
ام ہانی بنت علی مرتضیٰ ۳۷۴
ام ہند (= خدیجۃ الکبریٰ) ۲۲۸
امیر الاکبر (= داؤد بن موسیٰ ثانی)
۲۴۸
امیر الدین (سید) ۴۳۱
امیر القلوب (= ابوالحسن نوری) ۵۱۵
امیر اللہ بن نعمت اللہ ۷۹۰
امیر المؤمنین (= علی مرتضیٰ)
۲۹۷، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۲۰
امیر الاکبر (= داؤد بن موسیٰ ثانی)
۳۲۱، ۳۲۵، ۳۵۸، ۳۵۹
امیر عطیہ ۱۳۱، ۱۳۳، ۳۶۰، ۴۱۲، ۵۳۰
امیر فرزدہ بنت قاسم ۳۸۲
امیر کلثوم آمنہ بنت رسول اللہ ۲۳۶
امیر کلثوم صغریٰ بنت علی مرتضیٰ رض
۲۳۷، ۳۷۲، ۴۱۲
امیر مجد بن امام الدین ۸۷۲
امیر حسن بن علاء سنجری ۳۵
امیر علی بن مودود علی جھوڑی ۷۶۹
امیر قریشی (مرید نوشہ) ۱۰۲۵

Marfat.com

امیر کاه بن شافع جبلی ۶۷، ۸۳، ۸۴، ۱۱۳، ۱۲۹
امیر کلال سوغاری ۱۴۰، ۲۴۲، ۱۳۰، ۲۰۵، ۲۵۰، ۲۵۱، ۴۰، ۱۲۹، ۱۵۱، ۲۵۲
امیر ست خویلد ۱۴۴، ۲۵۹، ۳۳۴، ۳۳۸، ۴۲۱، ۲۵۳، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹
امیر ست عبدالمطلب ۲۳۱، ۵۸۵، ۴۰۰، ۴۱۸، ۴۵۸، ۶۲۲
امین (مرید نوشه) ۱۰۲۵، انس اصبحی (والد امام مالک) ۲۹۴، اویس (والد مالک) ۳۹۵
امین الدین بن جمال محمد ۶۲۲، اند چرخی (والد ا= مولف نجاری) ابل الله بن عبدالرحیم بلوی ۲۵
امین الدین بن رکن الدین ۶۲۲، ۱۶۸، ایذه درد سرادن ۳۹
امین الدین بن حسن محمد ۶۲۲، انوش بن شیث علیه السلام ۱۶۸، ایمان (والد حذیفه) ۹۲
امین الدین ا= شرافت نشابی، انیس احمد ۷۹۹، ایوب علیه السلام ۶۷
۶۲، ۱۰۶۰، اوبر چند بن بهدر ۹۱۷، ۵۴۲، ۶۹۷
امین الدین ا= محمد شاه بن سکندر شاه، اوحدالدین ا= عبدالصمد بن عطاء الله علوی، ایوب صابر ا= میر میران بن مبارک
۹۱۷، ۹۱۷، حقانی ۷، ۸۶۴
امین الدین (= شیر علی) ۲۵۷، ۶۴۸، اورنگ زیب بن شاهجهان ۹۹۵، ایوب همدانی مروزی (والد
امین بخش (والد سلطان هرل) ۱۰۲۹، اوزاعی امام ۲۹۴، ۳۸۱، ۲۴۳ ابویعقوب یوسف)
امیر بن خلف جمحی ۲۵۰، ۳۹۵، ۴۸۱، ۶۵۱، ۷۸۳
امیر بن عبدالتمیمی قرشی ۲۲۲، اوزجندی ۸۵، ایوب میلر لحمی (جدطهرانی)
۲۴۲، ۵۳۰، ۷۲۳، اولاد حسن بخاری قنوجی ۲۵، ۲۶، ۴۳
امیر خسرو (والد عمرد) ۲۱۲، اولاد حیدر فوق بلگرامی ۳۰

ب

امیر علی (والد بلال) ۵۱۸، اولیا سنابلی بنگالی (ایزد سبز) ۱۵۱، بابا غور ۱۶۱
انوراے بن نجمی تاژر ۹۰۸، اوس بن خولی انصاری ۲۷۱، بابک الله بن نعمت الله ۷۹۰
انس بن مالک انصاری ۴۸، ۸۲۷، اوس (والد اردے) ۱۱۴، بابر بادشاه ۲۵۴، ۸۵۳، ۸۶۲

Marfat.com

بارد بن صلاتمل ۱۷۸ — بایزید کھگر ملتانی ۳۹۹ — بختیار بن ابی نصر تیوبی ۴۲۲

بایزید شورکوٹی (والد سلطان بایو) — بیغارنی بن ابوبکر ۸۸۰ — بختیار (والد احمد) ۷۱۷

بتول [= فاطمہ زہرا] ۳۶۹، ۴۵۰، ۴۵۷ — بدرالدین (مریدنوشہ) ۱۰۲۲

باسط علی قلندر ۴۰۱ — بجاغوتا (جن) ۷۴۴ — بدرالدین دیگر (مریدنوشہ) ۱۰۲۵

باغان (والد ابوبکر) ۴۳۵ — بحر بن سنان نسائی ۲۶ — بدرالدین ابدال ۴۱، ۹۰۵

باغ علی بن رحیم بخش ۱۰۴۲ — بحرہ [بحیرہ] (والد شعیب) ۴۱۳ — بدرالدین حلبی شافعی ۴۶

باقی (قطب) ۶۷ — بحیل (مریدنوشہ) ۱۰۲۷ — بدرالدین زاہد ۱۵۷، ۵۷۴

باقی باللہ دہلوی ۱۰۲، ۲۴۱ — بحیر ثعلبی (والد رشید) ۳۷۰ — بدرالدین سہروردی ۱۵۲

باقرالعلوم [= محمد باقر امام] ۳۸۱ — بحیر بن یرم ۲۳۳ — بدرالدین غزنوی ۱۶۴

باقر بن عثمان بخاری ۲۵ — بچل بی بی بنت حاجہ گنج بخش ساہی — بدرالدین حسن عادی ۱۶۳

بال سندھو بن سوئمن تارڑ ۹۰۸ — ۸۴۶ — اوچی — بدرالدین حسن مغربی ۴۶۷

بالوشاہ بن عبدالواحد ہروی ۸۲۴ — بحر (قطب) ۶۷ — بدرالدین عمر شادی ۱۵۱، ۱۱۴

بامدا سہارنپی ۷۲۱ — بحرالعشق [= حافظ محمد برخوردار] — بدر بن سیار ۴۷۳

بانی قلعہ اچ [= جلال گنج بخش ثالث] ۱۵۲، ۱۰۱۲، ۱۰۱۷ — بدرالدین بن اسمٰعیل گیلانی ۸۲۷

۸۳۷، ۸۳۹، ۸۴۰ — ۱۰۳۰، ۱۰۳۹، ۱۰۵۹ — بدرالدین بن مبارک غفانی ۸۲۴

بایو (مریدنوشہ) ۱۰۲۵ — بحرالعلوم فرنگی محلی ۱۹، ۱۳۹ — بدرالدین اسحاق بن علی دبگ ۱۷

بایزید بسطامی ۵۰، ۱۰۳ — بحر اراضیب ۱۸۰ — بدرالدین [= حسن بن عبدالسلام حنف

۱۰۰، ۱۶۰، ۳۰۱، ۴۷۶ — بخاری [= محمد بن اسمٰعیل] ۸۵، ۹۰ — ۷۷۹

۱۵۱، ۲۵۳، ۲۶۳، ۲۷۱ — بخت بھری بنت نظر محمد لاہوری ۷۸۹ — بدرالدین [= سلیمان بن فرید شکر گنج

۹۱۱، ۶۷۲ — بخت سندھ [= محمد شاہ بن سکندر شاہ علوی] — ۹۲۹

بایزید خاں اسدال ۱۵۱ — ۹۱۷ — بدرالدین [= شیخ اوحدالدین بلخی ۱۱۴۱

Marfat.com

بدرالدین عینی (۱) ۴۴ — برکہ محفوظ (والد یحییٰ دیبقی) — برغش شیرازی (والد محمد الدین) ۵۲۴

بدرالدین (= محمد بن علی مکی) ۳۰۱ — ۲۵۹ — بسید بن خداش ۲۲۹

بدر نخعی (والد زجر) ۳۷۳ — برہ بنت جحش (= زینب ام المؤمنین) — بشارت نوشاہی ۱۰۴۲

بدھو چشتی صابری ۸۹۹ — ۲۳۱ — بشارت بن یعقوب عدنی ۷۱۷، ۷۴۲، ۷۴۷

بدیع الدین قطب المدار ۴۴۰-۴۴۳ — برہ بنت عمار (= جویریہ ام المؤمنین) — بشر (والد محمد) ۴۷۵

بدھا ماری حافظ ۹۲۱ — ۲۳۲ — بشر بن حارث حافی ۵۰۰

بدھا بن فیض بخش سلیمانی ۹۰۲، ۹۱۲ — برہ بنت حارث بن خزن (میمونہ) ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۷

بدھن دیوان ۱۵۱ — ۲۳۳ — ام المؤمنین) بشر بن حکیم ۳۹۴

براہیم علی ۴۰۵ — برہان بن میلو مخدوم لنگرہ ۱۵۰ — بشر بن شداد اردی ۴۱

براء بن عازب ۳۳۷، ۳۹۴ — برہان (= تاج بن مسلم) ۸۷۸ — بشران (والد ابی القاسم بغدادی) ۲۳۳

برخوردار اویسی ۳۹۹ — برہان الدین رسوتی ۱۵۲ — بشیر (والد عباد) ۱۱۳

برخوردار بحر العشق نوشاہی ۱۵۲ — برہان الدین علوی ۷۳۱ — بشیر احمد (= بشارت) ۱۰۴۲

برخوردار رستمانی قاضی ۴۴ — برہان الدین محقق ترمذی ۴۰۰ — بشیر خادم (= مرتضیٰ) ۳۹۵

۸۰۷، ۸۰۱، ۷۹۲، ۷۸۷ — برہان الدین بن گوہر شاہ ۹۱۷، ۹۱۸ — البطر (والد محمد) ۷۱۴

برخوردار سرل ۱۰۲۴ — برہان الدین (= ابراہیم رسوتی) ۵۱۵ — بطو (والد لقا) ۲۵۶، ۲۶۷، ۲۷۰

برخوردار بن عبد الحق ثانی ۶۳۵ — برہان الدین (= قطب عالم بخارہ) ۱۵۰ — بطہ (والد رباح الدین) ۷۱۸

برخیا (والد آصف) ۱۱۲-۳۵۳ — بریدہ ۳۳۷ — بطی (والد ابو الفتح) ۷۳۲

برد زبیر بخاری (والد مغیرہ) ۲۴ — بریدہ بن الحذیب ۴۰۵ — بعقوبا (جن) ۴۴۴

برطائیل (فرشتہ) ۸۰۳ — بزار محدث امام ۴۲ — بقا (والد عبد الرحمٰن) ۷۱۸

برقندار (= قائم الدین) ۱۵۲ — ۹۰۵، ۹۴۱، ۹۴۲ - ۹۷۴ — بقا بن بطو ۶۵۶، ۲۷۰، ۲۷۰

برکت علی بن نور علی نوشاہی ۱۰۴۲ — بُزدوی ۳۴۳ — بقا علی شاہ گیلانی سوکوی ۳۸۱

Marfat.com

بلقاعلی شاہ (سید شاہ بن محسن شاہ) بلھا شرقپوری حافظ ۱۲۳۰، ۱۲۴۹ بوعلی قلندر پانی پتی ۸۴۵

البستا (والد سعید) ۷۱۳ کوئی رام ۳۲ ۸۱۱

بلقا محمد منشی ۸۷ ۷۱۵، ۷۱۲، ۷۳۶ بہادر شاہ ظفر بادشاہ ۳۲

بلقا محمد بن مبارک حقانی ... بناش ابوعلہ زرارہ تمیمی ۲۲۰ بہادر علی شاہ بن غلام محی الدین کرمانی

بکاء (قطب) ۱۷ بنان کرخی (والد واحد) ۲۴۸ ۱۸

بکتاش ولی حاجی ۱۵۲ بنان عراقی (والد راشد) ۷۴۳ بہاء الحق بن رحمت اللہ کرمانی ۱۸

بکیر بن حُبَیش ۸۸ بنان بن محمد حمال ۵۶۲ بہاء الدین ۷۸۳

بکر بن ہوازن ۲۳۳ بنانہ (والد اصبح) ۴۰۵ بہاء الدین قادری ۱۶۲، ۷۷۱

بکر دینوری ۲۱۲، ۲۱۹ بند) میرانی (مرید نوشہ) ۱۰۳۲ بہاء الدین لاہوری ۸۳۲

بکھا (مرید نوشہ) ۱۰۳۳ بندار بن حسین صوفی ۵۷۰ بہاء الدین اسمٰعیل ۷۸۰

بلاذری (علامہ) ۲۳۴ بندار ۱: ابوالحسین بن حسین شیرازی بہاء الدین زکریا ملتانی ۲۲

بلال حبشی ۶۱۰ ۸۵۴، ۷۳۴، ۴۰۴، ۱۵۳، ۱۵۲

بلال بن ابی بردہ ۴۴۸ بندار (والد علی صوفی) ۵۵۲ بہاء الدین محمد گیلانی ۱۶۵

بلال بن رباح حبشی ۹۱ بندار محرمی بغدادی (والد حسین) ۶۳۸ بہاء الدین محمد نقشبند بخاری ۱۷۰، ۲۴۲

۱۸۳، ۲۵۰، ۲۷۲ بنے شاہ بن شیر شاہ نوشاہی ۱۰۴۶ بہاء الدین بن جلال الدین ملتانی ۷۲۰

بلال بن عامر ۲۳۳ بنے شاہ بن غلام مصطفےٰ گیلانی ۸۲۹ بہاء الدین بن داؤد گیلانی ۱۷۰، ۷۸۰

بل بل دیوان (مرید نوشہ) ۱۰۲۳ بوٹا (مرید نوشہ) ۱۰۳۶ بہاء الدین بن صلاح الدین ۷۲۸

بلداس بن تدلاف ۱۷۷ بوٹے شاہ سوہج ۲۰ بہاء الدین بن عزیز اللہ ۱۰۱۵

بلقیس ۱۰۳، ۱۱۲ بوٹے شاہ بن عمر بخش نوشاہی ۱۰۴۲ بہاء الدین بن علاء الدین ۸۷۲

بلو (مرید نوشہ) ۱۰۳۲ بودیا نوالہ بن احمد شاہ رابع لاہوری بہاء الدین بن غیاث الدین ۷۲۸

بلورائے (مرید نوشہ) ۱۰۳۷ ۸۶۴، ۸۶۵ بہاء الدین بن قطب الدین ۶۲۵

Marfat.com

بہاء الدین (= ابوالبقا صالح) ۴۲، ۷۹

بہاء الدین (= بہادل شیر قلندر) ۶۹، ۷۰

بہاء الدین (= حسن بن ابی الحجا) ۴۲، ۱۶۸، ۴۹

بہاء الدین (دادو جلال الدین ثانی)

بہرد نیتر (مرید نوشہ) ۱۰۲۲

بہادل شیر قلندر بن تاج محمود جحرڈی ۶۹، ۱۵۲، ۱۵۴، ۱۵۲، ۱۵۱، ۱۵۰، ۱۴۹، ۱۴۸، ۱۴۷، ۱۴۶، ۱۴۵، ۱۴۴، ۱۴۳، ۱۴۲، ۱۴۱، ۱۴۰، ۱۳۹، ۱۳۸، ۱۳۷، ۱۳۶، ۱۳۵، ۱۳۴، ۱۳۳، ۱۳۲، ۱۳۱، ۱۳۰، ۱۲۹، ۱۲۸، ۱۲۷، ۱۲۶، ۱۲۵، ۱۲۴، ۱۲۳، ۱۲۲، ۱۲۱، ۱۲۰، ۱۱۹، ۱۱۸، ۱۱۷، ۱۱۶، ۱۱۵، ۱۱۴، ۱۱۳، ۱۱۲، ۱۱۱، ۱۱۰، ۱۰۹، ۱۰۸، ۱۰۷، ۱۰۶، ۱۰۵، ۱۰۴، ۱۰۳، ۱۰۲، ۱۰۱، ۱۰۰، ۹۹، ۹۸، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴، ۹۳، ۹۲، ۹۱، ۹۰، ۸۹، ۸۸، ۸۷، ۸۶، ۸۵، ۸۴، ۸۳، ۸۲، ۸۱، ۸۰، ۷۹، ۷۸، ۷۷، ۷۶، ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۷۰، ۶۹، ۶۸، ۶۷، ۶۶، ۶۵، ۶۴، ۶۳، ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱

بہلول (مرید نوشہ) ۱۰۲۵

بہلول دانا ۳۹۱، ۶۶۲

بہلول دریائی مجرد ۱۵۰

بہلول صحرائی ۱۵۳

بہلول لودھی (والی سکندر) ۸۲۲

بھاگ بھری زوجہ منگو (والدہ ۸۸۱، ۸۸۲ شاہ سلیمان نورہ)

بھاگو (مرید نوشہ) ۱۰۲۶

بھاؤ بن ادیرچند منہاس ۹۱۷

بھادن شاہ بن حامد گنج بخش خاص اوچی ۸۵۱

بھاگ بھری زوجہ منگو (والدہ ۸۸۱، ۸۸۲ شاہ سلیمان نورہ)

بھاگو (مرید نوشہ) ۱۰۲۶

بھاؤ بن ادیرچند منہاس ۹۱۷

بھادن شاہ بن حامد گنج بخش خاص اوچی ۸۵۱

بھلو (مرید نوشہ) ۱۰۲۵

بھلول دانا ۳۹۱، ۶۶۲

بھلول دریائی مجرد ۱۵۰

بھلول صحرائی ۱۵۳

بھلول لودھی (والی سکندر) ۸۲۲

پیر دشاہ بن شاہ محمد شیرازی ۸۷۶ — تاج الدین محمد ۱۵۹ — ۹۲۹، ۹۳۰، ۱۰۳۸

پیر ہرات [= عبداللہ انصاری] ۱۵۰، ۹۴۴ — تاج الدین محمود گیلانی ۱۶۴ — تاج محمود بن علاء الدین گیلانی ۴۶۹

پیڑاں بی بی بنت شیخ محمد ۸۴۶ — تاج الدین بن لطیف ۷۱۸ — تاریخ بن ناخور ۱۷۷

پیغمبر خدا [= محمد رسول اللہ ص] — تاج الدین بن حیاۃ الدین ۷۸۰ — تارڑ بن سندھ ۹۰۸

۱۱۹، ۱۲۰، ۱۸۰، ۳۰۰ — تاج الدین بن صوفی ۷۸۱ — تجمل حسین بخاری اوچی ۱۸

۴۲۹، ۴۹۲، ۵۳۴، ۹۳۴ — تاج الدین بن غوث اعظم ۷۱۱ — تحمینہ (والدہ علی رضا) ۳۸۷

پ

پسلا (مرید نوشہ) ۱۰۲۶ — تاج الدین بن لطیف محمد ۷۶۶ — تخت مل (مرید نوشہ) ۱۰۲۷

پھلا (مرید نوشہ) ۱۰۲۶ — تاج الدین بن محمد حسین ۷۶۶ — تدلاف بن طایخ ۱۷۷

پھوہو (مرید نوشہ) ۱۰۲۶ — تاج الدین بن معموری ۱۰۱۷ — تراب علی تلمذ، کاکوروی ۴۵، ۴۰۱

ت

تاج الدین [= سبکی] ۳۳ — ترک طوسی۔ مولانا ۴۲۷

تاتار بن بہاء الدین ۷۸۰ — تاج الدین [= عبدالرزاق بن غوث اعظم] — ترکمان (والد ابوعلی) ۶۱۴

تاج (مرید نوشہ) ۱۰۲۵ — ۱۵۶، ۱۶۲، ۷۱۴، ۷۲۰ — ترمذی (صاحب جامع) ۴۲۲، ۴۵۰

تاجا (مرید نوشہ) ۱۰۲۵ — تاج العارفین [= ابوالوفا الیمنی] — تصدق حسین رضوی ۳۹

تاجا ترکھی (مرید نوشہ) ۱۰۲۲ — ۷۵۱، ۶۵۲، ۷۲۴، ۷۵۰ — تعار بن صیغر ۲۹۰

تاجا بن حسام چشمہ منجری ۸۹۵ — تاج العارفین بن علی (والد شاہی) — تعلق حسین لکھنوی ۱۵

تاج الدین (مرید نوشہ) ۱۰۲۶ — ۳۳ — تقی البلدانی ۷۱۴

تاج الدین حافظ (مرید نوشہ) ۱۰۲۷ — تاج النساء بنت غوث اعظم ۷۱۲ — تقی الدین تقیر صوفی ۱۵۹

تاج الدین رفاعی ۷۰۱ — تاج النساء بنت محمد دینوری ۷۶۳ — تقی الدین احمد بن عبدالمجید ۸۲۱

تاج الدین سبکی ۷۶۹ — تاجدار مدینہ [= محمد رسول اللہ ص] ۲۸۱ — تقی الدین (والد سبکی) ۳۳

تاج الدین سہروردی ۵۶۴ — تاج محمود بن شاہ سلیمان ۸۹۳ — تقی الدین [= علاء الدین] ۱۸۲

تاج الدین قادری ۷۸۲ — ۸۹۴، ۹۰۵، ۹۱۳، ۹۲۲ — تلا (مرید نوشہ) ۱۰۲۲

Marfat.com

تلا میرانی (مرید نوشہ) ۱۰۲۲ — ثعلبی ۲۳ ، ۴۱۰ ح — جانان بنت صفی الدین کاذرونی ۸۲۰

تلوچرن ھرنیب ۹۰۸ — ثمامہ بن عبیدہ ۴۲۴ — جامی (نا) ۳۲ ، ۴۷

تنوخی قاضی ۲۸ — ثمانہ (والدہ علی نقی امام) ۲۵۹ — جان محمد (مرید نوشہ) ۱۰۲۲

توزک علی شاہ قادری ۸۲۵ھ — ثنا راللہ پانی پتی ۳۲ ، ۴۷ — جان محمد بن علاء الدین نارنول ۹۰۹

تیم بن مرہ قرشی ۲۲۹ ، ۲۲۷ — ثوبان بن ابراہیم (ذوالنون مصری) — جان محمد خان بن موسیٰ پاک شہید ۸۲۲

تیمور گورگان ۲۵۲ — ۱۷۸ — جانی امام (=جانی شاہ ثانی)

تیمور بن احمد شاہ درانی ۲۵۴ — ثویبہ (کنیز ابولہب) ۱۷۹ — ۸۶۴ ، ۸۶۵

ج

جان نثار خان گوجر ۸۲۸

جان نور (مرید نوشہ) ۱۰۲۴

ثابت الخباز ۵۷۲ — جابر (صحابی) ۳۳۳ ، ۴۴۱ — جانی شاہ اول بن احمد شاہ ثالث

ثابت بنانی ۴۲۸ — جابر بن سمرہ ۳۳۷ ، ۳۹۴ — ۸۶۴

ثابت بن احمد بغدادی ۳۰ — جابر بن عبداللہ انصاری ۳۲۰ ، ۳۳۰ — جانی شاہ ثانی بن لودیانوالہ گیلانی

ثابت بن الحجاج ۴۰۵ — ۳۳۸ ، ۴۴۲ ، ۳۸۱ ، ۳۹۴ — ۸۶۴ ، ۸۶۵

ثابت بن زوطی ۲۹۴ ، ۱۷۴ — جابری (مرید نوشہ) ۱۰۲۵ — جابر (مرید نوشہ) ۱۰۲۶

ثابت بن قیس انصاری ۲۳۲ — جاحظ (علامہ) ۳۵۶ — جبرائیل (فرشتہ) ۷۱

ثابت (والد ابراہیم) ۷۲۱ — جاجم بن ناحش ۱۷۷ — ۷۴ ، ۷۵ ، ۸۰۰ ، ۸۱۰

ثابت (والد قشتان) ۴۴۵ — جادو رائے نارنگوئے ۱۰۲۷ — ۱۱۶ ، ۱۴۹ ، ۱۸۲ ، ۱۸۴

ثابت (والد زید انصاری) — جار اللہ بن گل محمد جونیورہ ۴۳ — ۳۲۷ ، ۳۲۸ ، ۳۹۳ ، ۴۶۴

۴۹۴ ، ۵۱۸ — جاردد (جد ابوداؤد طیالسی) ۴۲ — ۶۲۰ ، ۶۲۳

ثعلب ۵۶۳ — جاگیر کردی ۸۶۸ ، ۷۰۷ ، ۳۴۱ — جبرئیل (=جبرائیل) ۱۰۶

ثعلبہ (والد سبیعہ) ۲۳۳ — جام ابراہیم ۸۵۱ — ۲۷۰ ، ۵۰۷

Marfat.com

جبریل (= جبرائیل) ۹۴، ۱۰۱
۲۰۸، ۴۶۲، ۹۵۵
جبل (والد معاذ) ۸۴، ۸۷
۲۵۲، ۲۹۴، ۴۰۶
جبلہ بن عمرو ۴۰۵
جبیر بن مطعم ۴۰۵
جبیر (والد سعید) ۲۹۲
جبیر (والد مجاہد مکی) ۲۳
جبیر ثوفلی (والد محمد) ۵۸۳
جحدر بن خلف ۵۸۳
جحدر (والد محمد) ۵۸۳
جحش بن رئاب ۲۳۱
جحش (والد عبداللہ) ۲۳۰
جحش (والد عبیداللہ) ۲۳۳
جرجیس (= جریر راہب) ۱۸۰
جریر ۱۲۸، ۳۲۱
جریر بن عبداللہ بجلی ۲۵۹، ۳۹۴
جریر بن یزید طبری ۲۱
جریری ۵۲۹، ۵۷۰
جزء بن مالک قرنی ۳۹۷
جزری حافظ (= شمس الدین) ۹۵
جزولی شیخ ۲۰
جعدہ مخزومی ۴۰۵
جعدہ بنت اشعث ۳۷۵
جعرانہ خاتون (اہلیہ شاہ سلیمان) ۷۲۲، ۹۱۷
جعفر بلوچ ۸۷۸
جعفر حداد ۵۷۵
جعفر خلدی ۵۷۲، ۶۰۲، ۶۰۷
جعفر صادق امام ۲۲۲
جعفر طیار ۹۲، ۱۳۲، ۱۸۸، ۲۵۲
جعفر کوفی ۴۰۴
جعفر مکی ۲۷
جعفر مکی بڈھن شاہی ۱۵۱
جعفر بن ابی طالب (= جعفر طیار)
جعفر بن امام ۳۷۲
جعفر بن حسن گیلانی ۷۲۴
جعفر بن حسین امام ۳۷۷
جعفر بن حمزہ اکبر علوی ۳۷۲
جعفر بن سلیمان ۴۴۸
جعفر بن شریف عسر ۶۳۰
جعفر بن عبدالقادر ثانی ۸۲۹
جعفر بن عبداللہ ۲۲۶
جعفر بن علی قضاعی ۳۵۵
جعفر بن علی مرتضیٰ ۳۷۰، ۳۷۲، ۳۷۴
جعفر بن قیس حنیفی ۳۲۹
جعفر بن محمد حسینی ۳۵۲
جعفر بن محمد خلدی (= جعفر خلدی)
۵۲۹
جعفر بن محمد گیلانی ۱۸۰
جعفر بن موسیٰ کاظم ۲۶۲
جعفر بن نصر ۵۲۵
جعفر اصغر بن موسیٰ کاظم ۲۸۲، ۲۸۷
جعفر ربانی بن ابوالقاسم بغدادی

Marfat.com

جعفر شہید بن محمد اکبر ابن الحنیفہ ۵۶۴ جلال الدین سہروردی ۹۱۵، ۹۱۷ جلال الدین بن عبداللہ علوی

۳۷۱ ۷۰۸، ۱۵ جلال الدین (= سیوطی) ۹۰۷ جلال الدین بن محمد خیر خند

جعفر کذاب بن علی نقی ۳۹۰ ۸۷، ۲۰۰، ۲۹۲، ۳۴۱ جلال الدین بن منصور ۸۷۶

جعفر کذاب بن موسیٰ کاظم ۲۴۲ ۳۵۰، ۴۲۲، ۴۲۵، ۹۷۴ جلال الدین تلفنی بن بہاء الدین ملتانی

جعفر (= ابوبکر شبلی) ۵۸۳ ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷ ۷۲۰

جعفر (= المقتدر باللہ) ۵۸۰ جلال الدین قادری ۸۲۵ ھ جلال الدین محمد بن بایزید کھگہ ۳۹۹

جعفر بن احمد (= ابو محمد قاری بزاز) ۲۵۷ جلال الدین لاہوری ۸۷۸ جلال الدین (= اکبر بادشاہ)

۶۴۸ جلال الدین احمد سیاہ پوش ۷۳۱ ۹۱۲

جعفر بن محمد (= مستغفری) ۲۷ جلال الدین احمد گیلانی ۱۲۵ جلال الدین (= سلطان شاہ بن سکندر شاہ)

جعفر اصبہانی (والد احمد) ۶۴۸ جلال الدین حسین جعفری شیرازی ۹۱۷

جعفر حسنی مکی (والد محمد) ۱۹، ۳۱ ۳۸، ۸۰۰، ۸۰۴ جلال الدین (= کورانی) ۲۹

جعفر حرقانی (والد ابوالحسن) ۲۴۲ جلال الدین مسرخ بخاری ۱۵۴، ۴۰۲ جلال الدین (= گوہر شاہ بن شاہ عزت)

جعفر کذاب بن عبداللہ (والد ابوبکر) ۵۲۵ جلال الدین محمد ۱۰۲۱ ۹۱۷

جعفقوا شا (حسن) ۷۴۴ جلال الدین محمود دہی مولانا ۳۹، ۱۲۸ جلال الدین (= مخدوم جہانیاں) ۴۰۲

جعفوا قبشا (حسن) ۷۴۴ ۳۴۸، ۷۳۸ جلندر ناتھ جوگی ۹۱۰

جلا (والد ابوعبداللہ) ۵۵۲ جلال الدین محمود دہی ادیبی ۳۹۹ جلو (مرید نوشہ) ۱۰۲۲

جلال بن عبدالقادر رمانی ۸۲۹ جلال الدین محمود کبیر اللاولیا پانی پتی جلیل (مرید نوشہ) ۱۰۲۲

جلال الدین سرسری ۱۶ ۱۶۲، ۱۲۷ جلیل لکھنوی ۱۵۳

۴۴۹، ۹۵۱ جلال الدین مخدوم جہانیاں ۱۲۶ جلیل بن خیر الدین ۷۲۹

جلال الدین رام پوری ۳۲ جلال الدین بن حمید الدین ملتانی ۲۰، جماعت علی شاہ حافظ علی بخش ۴۴۰

جلال الدین رفاعی ۳۱، جلال الدین بن شمس الدین قریشی ۸۸۱ جمال برسید ۴۰۱

Marfat.com

جمال (مریدنوشہ) ۱۰۲۲
جمال نعلبدوز (مریدنوشہ) ۱۰۲۲
جمال دریاہ ۹۹۷
جمال بن شاہ محمد شیرازی ۸۷۲
جمال بن عبدالوہاب ۷۲۲
جمال بنت غوث اعظم ۷۱۲
جمال الدین اصفہانی ۲۷۳
جمال الدین مری شافعی ۲۴
۴۲۲، ۴۲۴
جمال الدین احمد خوزقانی ۱۶۱
جمال الدین احمد خ نسوی ۹۲۹، ۹۴۴
جمال الدین خندان رُو ۱۵۲
جمال الدین علی گیلانی ۱۲۵
جمال الدین محمد قتادہ ۷۳۴
جمال الدین سنام انصاری ۲۳۱، ۲۴۲
جمال الدین یونس یمنی ۱۵۰
جمال اللہ بن شہاب الدین سہروردی ۱۵۹
جمال الدین بن مفضل اللہ سلیم تبریزی ۱۶، ۳۳۶
جمال الدین اسحاق بن عبدالحق ۹۱۷
جمال الدین (= عجمن چشتی احمدآبادی) ۴۵۲
جمال الدین (= سلیمان بن شعیب غارونی) ۱۶۴، ۱۲۸، ۱۴۰، ۲۰۷، ۵۰۷
جمال محمد بن پیر محمد ۷۲۲
جمال الدین (= شاہ میر بن علی گیلانی علیمی) ۸۰۸، ۱۰۵۹
جمال الدین (= عبدالقادر رابع) ۸۳۳ بن حامد گنج بخش ثالث ملتانی
جمال الدین (= عین الزمان گیلی) ۲۹۶
جمال الدین (= محمد غوث ثانی بن ۷۸۸ عبدالقادر ثالث ملتانی)
جمال الدین حمان من عینتی (= عجمن عینتی)
جمال اللہ (مریدنوشہ) ۱۰۲۴
جمال اللہ بن پیر محمد (بحر العشق) ۲۳، ۱۰۱۷، ۱۰۱۷
جمال محمد بن حسین صادق ۷۲۲
جسنشید ۸۵۱
جمعہ (مریدنوشہ) ۱۰۲۵
جمعیۃ بن علی ساجی ۳۵۲
جمن چشتی سداری ۱۲۷، ۴۰۳
جمن چشتی احمدآبادی ۴۵۳
جمیل صاحب الخطوۃ والرعقہ ۲۲۸
جمیلہ (کیسر نوی) ۲۴۲
جناب خوجہ (= عبدالقادر جیلانی؟)
جنادہ سلولی (والد عینتی) ۲۳۷
جنت بنت شاہ لطیف اوچی ۹۱۲
جندب بن عبداللہ ۱۵۴
جنگاور (= حامد گنج بخش رابع اوچی)
جنگی دوست (= اولاد صالح حسنی حسینی)
۸۳۲، ۸۳۵
۶۲۴
۶۵۱

Marfat.com

جنید بغدادی ۷، ۳۴ جہانداد شاہ دہلوی ۱۰۲۳ جیونری (=جیونی سید) ۸۷۱

۴۹، ۱۴۷، ۱۷۰، ۳۰۰ جہانگیر بادشاہ بن اکبر ۲۴ جھارو شاہ لال شہبازی ۴۰۴

۴۲۶، ۴۷۸، ۵۰۱، ۵۰۴ ۹۲۲ ج ۱۰۲۲ جھنڈا مزارہ (مرمت نوشہ)

۵۰۲، ۵۱۳، ۵۱۹، ۵۲۲ جمیم بن العطلت ۲۱۵ ۹۵۳، ۹۹۱

۵۲۵، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹ جیتا دلی (مرمت نوشہ) ۱۰۲۳ ۹۹۲، ۱۰۲۳

ج

۵۳۰، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۶ جیدا (مرید نوشہ) ۱۰۲۵

۵۳۷، ۵۴۰، ۵۵۱، ۵۵۲ جیوا (مرید نوشہ) ۱۰۲۶

۵۵۳، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۶۳ جیون چشتی دار ۲۵۶، ۲۵۷ جارلس ملیسن سیاح ۳۰، ۹۵۳

۵۷۷، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱ جیون حجام (مرید نوشہ) جاپڑ (مرید نوشہ) ۱۰۲۶

۵۸۳، ۵۸۴، ۵۰۵، ۶۰۶ ۹۹۰، ۹۹۱، ۱۰۲۲ جیور خاں مجذوب بدھن شاہی

۶۰۷، ۶۵۲، ۶۶۶، ۶۷۲ جیون حنفی (ٹکلہ) ۲۳ ۱۵۱

۶۸۰، ۱۰۵۸ جیون مطرب (مرید نوشہ) ۱۰۲۳ جمیلہ حرم ہمایوں ۴۰۴

جنید (والد محمد۔ جد جنید بغدادی) جیون بن چنگا منہاس چنگا بن جوگھا منہاس

۵۲۲ ۹۱۷، ۱۰۱۵ ۹۱۷، ۱۰۱۵

جواہر سنگھ وزیر ۲۵۶ جیون شاہ بن شمس الدین سادس چنن (مرید نوشہ) ۱۰۲۵

جوہر بیگی (والد محمد) ۴۳، ۴۶ ۴۶، چنن مخدوم شاہی ۱۵۰

جوہریہ عراقیہ (ام المومنین) ۲۳۲ جیون (=عبدالقادر ثالث شکھری) چنن بی بی بنت سلطان شاہ ملتانی

جوہریہ ہمدانی ۴۰۵ جیونی سید ۸۲۵، ۸۷۱ ۸۲۵

جہان آرا بیگم ۴۲ ۸۷۶، ۸۸۷ چنن شاہ ہمایوں ۱۰۲۸

جہان خاں عباسی ۸۳۲ جیونی بنت عبداللہ (والد نوشہ) چنن گوشمل (مرید نوشہ) ۱۰۲۳

جہانگیر بن شاہ علی کلاون ۸۲۶ ۹۱۷، ۹۳۹ چوٹ سن دا لھوتارڑ ۹۰۸

Marfat.com

جوکھا بن کالا منہاس ۹۱۷ — حاجی صالح بن جمعیۃ سماجی ۳۵۴ — حارث بن ابوالہیثم ۲۲۸

۱۰۱۵ — حاجی غازی [= علاؤالدین حسین] — حارث بن اسد تمیمی ۲۲۳

جوہڑ (مرید نوشہ) ۱۰۲۶ — ۹۱۲ — حارث بن اسد محاسبی ۱۲۲

حبیب مسٹر ۳۵۷ — حاجی (مرید نوشہ) ۱۰۲۴ — ۵۰۰، ۵۱۲، ۵۱۷

حسنے شاہ لال شہباز ۴۰۲ — حاجی [= نوشہ] ۱۰۲۹ — ۵۲۳، ۵۵۲، ۵۵۷

جھجو بن بھٹی تارڑ ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۰۱۰ — حاجی محمد [= نوشہ] ۹۳۹ — حارث بن اسد یمنی ۲۰۹

جھدرد (مرید نوشہ) ۱۰۲۷ — ۹۴۰، ۹۴۷، ۹۲۰، ۹۸۸ — حارث بن امیہ اموی ۲۲۲

ح

— ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۵۱ — حارث بن خزن ۲۲۳

حاجی محمد نوشہ ۹۳۱، ۹۳۳ — حارث بن سُوید ۳۹۵

حاتم طائی ۲۲۴، ۴۰۵ — ۹۳۷، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳ — حارث بن ہزار (والد جویریہ) ۲۲۲

حاتم بن عمران ارم ۱۵۴، ۱۵۵ — حاجی محمد نوشہ گنج بخش ۱۲ — حارث بن عبدالعزیٰ (شوہر حلیمہ سعدیہ)

حاتم بن مرد [= ابوالاسود الدؤلی] ۳۸، ۱۷۱، ۸۷۵، ۸۸۳ — ۲۷۹

۱۲۴ — ۸۹۷، ۸۹۸، ۹۰۰، ۹۰۷ — حارث بن عبداللہ (زینب بنت

حاتم بن غوث اعظم ۷۱۳ — ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۲۱، ۹۲۳ — ۲۳۰ — خزیمہ کا نانا)

حاتم علی بن حیات شاہ دوگر ۵۱۲ — ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷ — حارث بن عبدالمطلب ۱۲۴، ۶۳۰

حاجی جاروب کش اوچی ۸۵۸ — ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۷۳ — حارث بن مرہ عبدی ۲۹۰

حاجی دیوان بن سلیمان دوگر ۹۷۹، ۱۰۵۲، ۱۰۵۹ — حارث بن ہشام ۴۰۵

۵۶۳، ۵۶۴ — حاجی مکتبدار ۱۰۲۳ — حارث (والد لبنیٰ ہاشمی) ۵۰۰

حاجی رجب ۱۲۹ — حاجی نوشہ ۷۵۸ — حارث (والد ربیعہ)

حاجی شاہ بن نعمت اللہ ۷۶۴ — حارث اعور ۳۹۵ — ۴۲۳، ۴۳۱۰

حاجی شریف زندنی ۱۵۳ — حارث بن ابرہیم ۸۷۶ — حارث (والد عبداللہ) ۴۰۵

Marfat.com

حارث (از قبیلہ بنی فراس) حامد گنج بخش ثالث بن محمد غوث ثانی ملتانی حامد شاہ بن سید لتقا ۶۶۴

۲۲۹ عائشہ صدیقہ کاظمانی) ۸۴۳ حامد شاہ بن غلام محمد ۶۳۵

حارثہ (والد زید) ۱۸۳ حامد گنج بخش ثانی بن شمس الدین ثالث اوچی حامد علی مرصع رقم لکھنوی ۴۲

۱۸۸، ۲۳۱، ۲۴۶، ۴۰۵ ۸۴۲ حامد ملکوالی (والد عبد القادر)

حارثہ (والد مثنیٰ) ۲۳۸ حامد گنج بخش ثانی بن موسیٰ پاک شہید ملتانی ۹۹۷، ۱۰۲۳

حازم بن علی رفاعی ۷۲۹ ۸۴۳ حامد نوسہار بخاری اوچی ۸۴۱

حالب بن ابی بلتعہ ۲۱۳ حامد گنج بخش حامس بن شمس الدین حامس اوچی حنان (والد ہرم) ۳۹۸

حالب (والد محمد) ۲۰۹ ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۴، ۸۴۲ حبشی بن جنادہ سلولی ۳۳۷

حافظ (مرید نوشہ) ۱۰۲۵ حامد گنج بخش رابع بن حامد گنج بخش ثالث حبیب (مرید نوشہ) ۱۰۲۲

حافظ شیرازی ۲۸، ۱۲۲، ۴۰۹ ۸۴۰، ۸۴۲ اوچی حبیب علی (مرید اولین شاہی) ۴۲

حافظ الاسلام [= عراقی] ۳۲ حامد گنج بخش رابع بن محمد غوث ثالث حبیب اعلیٰ ۴۷۲، ۴۹۹

حافظ الدین نسفی رحم ۲۳ ۸۴۳ ملتانی حبیب عجمی ۱۳۵، ۱۴۶، ۱۵۱

حاکم محدث امام ۴۱، ۴۲ حامد گنج بخش سابع بن شمس الدین سادس ۶۲۴۲، ۴۵۰۰، ۴۶۳، ۴۶۴۰

۸۸، ۳۴۲، ۴۹۰، ۴۱۰۰ ج ۸۴۷، ۸۴۸ اوچی ۴۶۵، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۷۵

۴۱۱، ۴۲۵، ۴۷۲، ۹۷ حامد گنج بخش سادس بن شمس الدین سادس ۴۵۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۲۲

حاکم ایلہ [= یوحنا بن رؤبہ] ۸۱۱ ۸۴۶، ۸۴۷ اوچی ۴۶۹، ۴۷۰، ۱۰۵۸

حاکم (والد المستکفی باللہ) ۸۰۶ حامد گنج بخش کلان بن عبد الرزاق اوچی حبیب کریم [= محمد رسول اللہ ﷺ]

حاکم شاہ کوٹ کیدیاں ۳۹۹ ۸۳۰، ۸۳۲، ۸۳۴، ۸۴۵، ۸۵۵ ۳۲۸، ۳۲۹

حاکم شاہ بن درسونہ بی شاہ ۸۱۱ حامد گیلانی ۸۱۲ حبیب بن عدی ۱۱۴

حامد گنج بخش ثالث بن عبد القادر حامس اوچی حامد بن احمد ارتاجی ۷۱۶ حبیب بن مظاہر اسدی ۴۰۵

۸۲۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۷۵ حامد شاہ قریشی (والد پیر ہانی) ۲۰ حبیب اللہ ۸۴۰

Marfat.com

حبیب اللہ چکڑالوی (والد شبلی نعمانی) حذافہ (والد حنظلہ بدری) ۲۳۰ حسام الدین بن عبداللہ (والد عبدالرحمٰن شہید)

۳۱ حُذیب (والد سرحدہ) ۴۰۵ ۱۵۹

حبیب اللہ مرتضےٰ شاہی ۱۵۶ حذیفہ الیمانی ۴۰۵ حسام الدین بن عبدالملک (والد علی متقی)

حبیب اللہ نوری اویسی ۴۰۰ حذیفہ مرعشی ۴۵۴ ۳۸، ۱۵۰

حبیب اللہ بن خلیل اللہ ۲۷۲ حذیفہ بن اُسید ۳۳۷، ۳۹۴، ۴۰ حسام الدین بن نور الدین بخاری ۴۱۷

حبیب اللہ بن عبدالوہاب ۲۲۶ حذیفہ بن یمان (= حذیفہ الیمانی) حسان بن ثابت ۴۴۵

حبیب اللہ بن غوث اعظم ۱۱، ۹۱، ۹۲، ۳۰۵ حسکانی۔ شیخ ۲۷

حبیبہ بنت عبداللہ ۲۴۲ حرب بغدادی حنبلی (والد ابوالعز) ۲۲۷ حسل بن عامر قرشی ۲۲۹

حُبیش (والد بکر) حرب بن امیہ ۱۸۸، ۲۴۲ حسن (مرحوم شہ) ۱۰۴۵

حبیش (والد زرّ) ۳۰۹، ۳۹۵، ۴۱۲، ۴۳۰ حسن بصری ۸۲، ۸۶

حجاج بن مسلم قشیری ۲۴ حرز یم (والد علی) ۶۱۳ ۸۸، ۱۴۶، ۱۴۸، ۱۶۰

حجاج بن یوسف ثقفی ۱۴۸، ۳۹۶ حرد زائیل (فرشتہ) ۳۲، ۲۸۲، ۳۵۳ ۱۶۲، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۹

۴۲۴، ۴۳۱، ۴۳۵، ۴۶۴ حُرَیث (والد عمرو) ۳۹۴ ۳۰۱، ۳۴۲، ۳۹۵، ۳۹۶

حجاج (والد ثابت) ۴۰۵ حزام ابن بلداس ۱۷۷ ۳۹۷، ۳۹۸، ۴۱۸، ۴۱۹

الحجۃ البیضوی ۶۱۸ حزام بن خالد ۳۷۰ ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵

حجۃ الاسلام (= محمد غزالی) ۱۲ حزام انصاری (والد عمرو) ۲۱۷، ۲۱۹ ۴۱۷، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۳۱

۲۳۱، ۶۱۲ حسام چشمہ منجری ۸۹۵ ۴۲۲، ۴۳۳، ۴۴۸، ۴۴۹

حجۃ اللہ (= ابوبکر شبلی) ۳۸۴ حسام الدین بیہقی ۴۰۰ ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۵، ۴۵۲

حجۃ اللہ (= محمد نقشبند سرہندی) ۴۴۲ حسام الدین حنبلی ۴۸۳ ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰

حجر ہیثمی (مورث ابن حجر مکی) ۳۰ حسام الدین مانکپوری ۱۵۴ ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۶۲۳

حداد یمنی (والد ابراہیم) ۲۲۷ حسام الدین بزلدق ۹۲۲، ۹۵۲ ۶۵۱، ۱۰۵۸

Marfat.com

حسن تلعفری ۶۴۰ حسن بن عبداللہ انصاری ۶۵۹ھ حسن بن عبداللہ (والد ابن عساکر) ۲۰

حسن رطاحی حسن بن عبداللہ (والد ابو عبداللہ حسینی) ۴۰ حسن شاہ بن محمد علی شاہ ۶۲۴

حسن عمالح ۴۳۲ حسن بن عبداللہ (جد شارح سیفی) ۲۶۵ حسن عسکری امام بن علی نقی ۳۹۰

حسن لؤلؤی (= حسن بصری) ۴۲۰ حسن بن عبیداللہ علوی ۳۹۲ ۳۹۲، ۳۹۳، ۶۵۲

حسن مسوحی ۲۶۷، ۵۵۲ ۶۲۲، ۹۱۷، ۹۱۸ حسن مثنی بن حسن مجتبیٰ امام

حسن معتمر ۲۹۵ حسن بن علی (جد خلال بغدادی) ۳۷ ۲۷۵، ۳۷۲، ۲۷۵

حسن مولوی ۱۸ حسن بن علی بکری ۱۲ حسن مجتبیٰ امام بن علی مرتضیٰ ؑ

حسن ہمدانی ۶۶۸ حسن بن علی مسوحی (= حسن مسوحی) ۵ ۶۵، ۱۳۲، ۲۰۷

حسن الدین قلہی ۴۴ ۵۱۷، ۵۲۴ ۲۳۷، ۲۵۳، ۳۳۵، ۳۳۸

حسن بادشاہ گیلانی پشاوری ۱۷ حسن بن عمر (= بدرالدین علی شافعی) ۴۲ ۳۶۹، ۳۷۱، ۳۷۴، ۳۷۵

حسن بخش عشتی اوچی ۸۵۸ حسن بن فرقد شیبانی (والد امام محمد) ۳۷۹، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۹۴

حسن علی شاہ سوکری ۳۸ ۳۹، ۲۹۵، ۴۸۱ ۳۹۶، ۴۰۹، ۴۱۳، ۴۱۴

حسن محمد چشتی احمد آبادی ۴۰، ۴۵۳ حسن بن محمد (= حسن بن محمد بن حنفیہ) ۴۱۵، ۴۲۱، ۶۱۱، ۶۴۵

حسن بن ابی الحسینا ۳۷۶ ۳۷، ۷۲۱ ۶۵۲، ۶۵۳، ۹۳۳

حسن بن الضیا ۶۴۸ حسن بن محمد گیلانی ۷۲۴ حسن (= ابوطاہر بن ابوالحسن سکاف)

حسن بن داؤد گیلانی ۷۲۴ حسن بن مروان اموی ۷۲۳ ۶۳۵

حسن بن زین العابدین امام ۳۷۹ حسن بن موسیٰ شطاری ۱۲ حسن (= ابوعلی وقاق) ۶۱۲

حسن بن سفیان نسوی ۲۴۲، ۹۰۲ حسن بن موسیٰ کاظم ۳۸۶، ۳۸۷ حسن (= شاہ میر بن علی گرپانی حلبی)

حسن بن عباس علم دار ۳۷۲ حسن بن موسیٰ گیلانی ۱۷۰ ۸۰۸، ۵۹۷

حسن بن عبدالسلام صوفی ۷۷۹ حسن بن میر میران گیلانی لاہوری حسن (= عبدالسلام صوفی جلاوطن گیلانی)

حسن بن عبدالقادر ماہی ۸۲۹ ۸۲۴ ۷۷۳

Marfat.com

حسن بخش ا: حاجی بخش خامس اوچی) ۸۴۲

حسن بخش ا: حاجی بخش رابع اوچی) ۸۳۹، ۸۴۰

حسن بخش شاہ ا: حاجی بخش سادس اوچی) ۸۴۵، ۸۴۶

حسن (جد ابن النجار) ۲۰

حسن (والد ابوالفضل سرخسی) ۵۲۷

حسن (والد ابوطالب طالقانی) ۶۴۸

حسن (والد شیلنجی شافعی) ۴۷

حسن اوچی (والد نظر) ۸۱۰

حسن بغدادی (والد عبدالقادر) ۲۶۸

حسن جرجی (والد رجبعلی) ۷۱۲

حسن حنفی (والد ابوالفضل) ۶۱۱

حسن خوافی (والد اشرف) ۱۹

حسنہ (والد سہل) ۲۱۵، ۲۵۲

حسنین ۲۵۲، ۳۳۱

۳۴۷، ۳۹۳، ۸۴۸

حسونا رز بگمروالی ۷۲۱، ۹۲۶

حسیب اللہ بن اقبال علی نوشاہی ۱۰۲۹، ۱۰۴۶

حسین (مرمرنوشہ) ۱۰۲۵

حسین ابطال ۱۴۹، ۴۳۱

حسین ارغون ۸۵۱

حسین حری ۱۶۳

حسین خوارزمی ۱۵۵

حسین دھدہ لاہوری ۱۵۴

حسین رضاعی ۷۳۱

حسین عمرانی ۷۷۱

حسین لنگاہ ۸۲۲، ۸۲۳

حسین واعظ کاشفی ۲۹

حسین بخش ۲۲

حسین شاہ بخاری ۴۰۴

حسین علی شاہ تاندی ۷۸۲۵

حسین بن ابراہیم کرزاللہ ۷۳۱

حسین بن ابوالفضل جبائی ۷۳۵

حسین بن احمد الخطیبی ۱۶۸

حسین بن احمد صفار ۶۱۷

حسین بن بندار محمری بغدادی ۶۳۸

حسین بن جعفر ۲۲۶

حسین بن حسن بکرہ ۱۲

حسین بن شہاب الدین حیدر علی ۲۵۲

حسین بن علی (والد بیہقی) ۲۸

حسین بن عبدالخالق ۸۸۱

حسین بن عبدالقادر شافعی ۸۲۹

حسین بن عبداللہ عکبری ۷۱۷، ۷۴۰

حسین بن عبداللہ نوشتی ۷۲۳

حسین بن علاء الدین ہانڈو ۹۰۹

حسین بن علی حارثی ۸۷۲

حسین بن علی نقی امام ۳۹۰

حسین بن علی واعظ کاشفی (حسین واعظ)

۲۳

حسین بن محمد ۱۷

حسین بن محمد الکارفیروزآبادی ۷۰۲

حسین بن محمد الفراء حنبلی ۶۲۸

حسین بن محمد مسلمی نیشاپوری ۶۰۹، ۶۱۲

حسین بن محمد عابد بصلوانی ۸۷۵

حسین بن مسعود (ابن الفراء البغوی) ۲۱

حسین بن معین الدین میبذی

۳۵، ۷۰۰، ۳۵۴

حسین بن منصور حلاج بیضاوی

۱۲، ۵۲۰، ۷۱۹

حسین بن موسیٰ کاظم (ع) ۳۸۶

Marfat.com

حسین بن معلب شیرازی ۶۱۰ حسین بن قطب الدین [= حسین لنگاه] حسین حمری (والد محمد) ۲۶
حسین بن وہب عطونی ۵۶۸ ۸۵۰، ۸۵۱ حسین (والد ابوتراب نخشبی) ۱۵۴
حسین اشرم بن حسن مجتبیٰ ۳۷۶ حسین [= ابوعبداللہ حوہری] ۵۱۵ حسین (والد عمران) ۱۱۴، ۳۴۷
حسین اصغر بن زید حسنی ۶۱۱ حسین [= جلال الدین حفری] ۲۸ حضرت امیر [= علی مرتضیٰ]
حسین اصغر بن زین العابدین امام ۳۷۹، ۳۸۰ حسین [= عمدۃ النقابی] ۷۲۷ ۸۵، ۱۴۲، ۱۴۶، ۲۳۹
حسین اصغر بن عبداللہ ۷۶۲ ۹۰۰، ۹۱۲، ۹۳۸، ۱۰۲۹ ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۲، ۲۹۳
حسین اکبر بن زین العابدین ۳۷۹ حسین (والد ابوسعید مغربی) ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۸
حسین ثانی بن محمود شاہ لنگاہ ۸۵۱ ۱۶۸، ۶۱۳، ۷۳۳ ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲
حسین شاہ بن امام شاہ دوگر حسین (عبدابومحمد قاری سراج) ۶۴۸ ۳۰۳، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱
۶۴۲ ۵ حسین (والد ابویعقوب رازی) ۵۵۹ ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵
حسین شہید کربلا بن علی مرتضیٰ حسین (والد عبدالرحمٰن صوفی صیرفی) ۵۷ ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۲۰
۵ ۱۴۲، ۱۵۹، ۲۰۷ حسین (والد سعداللہ) ۶۴۳ ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۳۰، ۳۳۱
۲۳۹، ۳۳۱، ۳۳۷، ۳۵۳ حسین (والد عراقی) ۳۲ ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵
۲۸۲، ۳۶۹، ۳۸۱، ۳۸۲ حسین (والد قوام الدین یوسف) ۳۵۲ ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹
۳۴۰، ۳۴۷، ۳۶۰، ۳۸۰ حسین (والد کیمش بہدانی) ۵۲۵، ۵۷۷ ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳
۳۸۱، ۳۹۴، ۳۹۲، ۴۰۸ حسین (جدنجم الدین مستقلال مزدی) ۴۵ ۳۴۴، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹
۴۰۹، ۴۱۳، ۴۱۵، ۴۱۷ حسین (والد یوسف رازی) ۵۵۷، ۵۷۰ ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۷
۶۴۵، ۵۵۰، ۹۳۳ حسین ارجی (والد حمزہ) ۷۴۳ ۳۵۸، ۳۶۲، ۳۶۴، ۳۶۸
حسین اصلاق بن فرید محمد ۲۲ ۵ حسین برجلدی (والد محمد) ۵۱۲ ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۲، ۳۷۴
حسین علی بن ہوقی ۸۱ ۷ حسین عریہ (والد محمد) ۵۲۱ ۳۷۸، ۳۸۹، ۳۹۲، ۳۹۴

Marfat.com

حضور اقدس [= محمد رسول اللہ ﷺ] ۳۹۵، ۳۹۲، ۳۹۷، ۳۹۸

۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۵، ۴۰۶

۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۲، ۴۱۳

۴۱۴، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵

۴۲۶، ۶۵۱

حضور [= محمد رسول اللہ ﷺ] ۶۷۹، ۷۱۱، ۷۲۰، ۷۲۲

۱۱۰، ۱۲۸، ۱۳۱، ۱۳۶

۱۴۲، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۸

۱۷۹، ۱۸۴، ۱۸۹، ۲۰۸

۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۳۳

۲۲۴، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱

۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸

۲۴۰، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲

۲۵۷، ۲۶۸۰، ۲۷۰، ۲۷۲

۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۷، ۲۸۰

۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۶، ۲۹۱

۳۱۷، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸

۳۴۳، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۹

۳۶۴، ۳۶۵، ۳۷۶، ۳۹۷

۳۹۸، ۴۰۰، ۵۲۹، ۸۰۵

۸۹۷، ۹۵۸، ۹۵۵، ۹۶۲

حکیمہ بنت محمد تقی امام ۳۹۲

حلاج بغدادی [= حسین بن منصور] ۶۵۸

حلاج مینی (والد سلیمان) ۱۷

حلیمہ بنت غوث اعظم ۷۱۲

حلیمہ سعدیہ بنت ابی ذویب ۱۷۹

حماد بن مسلم دباس ۱۳۵

حماد [= ابوالخیر اقطع] ۱۵۱، ۵۱۸

حماد [= ابوعمرو قریشی] ۵۷۶

حمائل بن خلیل انصاری ۷۴۳

حمدان بن سنیر ۱۷۰

حمدون بن احمد قصار ۱۲۴

حمدون القراء (والد احمد) ۶۱۰

حمیدہ بن نعیم ضبی ۴۱

حسزہ حبشی ۱۵۵

حسزہ زیتونی ۴۰۴

حسزہ بن حسین ازجی ۴۴۳

حسزہ بن عبدالمطلب ۹۲

حکیم ترمذی ۱۵۴

حکیم بن طفیل سنبسی ۳۷۲

حفیظ الرحمٰن سیوہاروی ۲۰، ۸۰۴

حقانی [= مبارک گیلانی اودھی] ۸۲۱

حکم بن ابوالعاص اموی ۲۳۰

حکم بن عامر ۸۹۷

حکمون بن ابراہیم قصاعی ۳۵۵

Marfat.com

حمزہ اکبر بن حسن علوی ۳۷۲ — حمید الدین [= احمد بن عبد السلام صوفی] ۶۶۹، ۷۰۰، ۷۰۷، ۷۳۲

۷۲۲، ۹۱۷، ۹۱۸ — ۷۸۲، ۷۸۵، ۷۹۱ — حیاتا (مرید نوشہ) ۱۰۳۶

حمزہ سیلوان [= علی بن ابراہیم بن نجود ملوک] ۷۹۳، ۸۰۸، ۱۰۵۹ — حیات الدین بن بہاء الدین ۷۸۰

۱۰۱۶ — حمید الدین حاکم بن بہاء الدین ۶۳۵ — حیات المیر زندہ پیر ۱۶۴

حمزہ ثانی بن طیار علوی ۳۷۲ — حمیدہ بربریہ (والدہ موسیٰ کاظم) ۳۸۵ — ۷۱۴، ۷۳۰، ۷۲۱، ۷۵۰

۷۲۲، ۹۱۷ — حمیر (والد عقبہ) ۴۰۵ — حیات شاہ بن حسن شاہ دوگر ۵۶۴

حمزہ (والد اسمٰعیل) ۷۱۸ — حنفیہ بن نجیم (مورث قبیلہ حنفیہ) — حیدر [= علی مرتضیٰ] ۲۸۴

حمزہ (والد سمنون کذاب) ۵۱۵ — ۳۲۹ — ۳۲۴، ۴۰۷، ۴۲۵

حمزہ از جی تقفی (والد فرج) ۴۲۷ — حنیف (والد سہل) ۳۹۵، ۴۰۵ — حیدر اللہ خاں درانی ۲۷

حمزہ بکری تمیمی (والد نصر) ۲۵۹، ۲۷۰) — حنیف (والد عثمان) ۴۰۶ — حیدر حسین [= قطب الدین اشرف] ۲۴۱

حمزہ صوفی (والد محمد) ۶۲۹، ۶۲۸ — حنیف واسطی (والد ابو حنیفہ محمد) ۲۲۴) — حیدر شاہ (والد گامول بی بی) ۱۴۳

حمید اندلسی ۴۰۳ — حوار، م ۲۹۷ — حیدر شاہ لاہوری ۱۰۳۲

حمید بن رضا ۷۸۰ — حواری [= عبد اللہ اکبر بن موسیٰ کاظم] — حیدر شاہ بن پنج شاہ گیلانی ۵۲۹

حمید بن سلاقہ القرشی ۷۲۴ — ۳۸۶، ۳۸۷ — حیدر شاہ بن جمو شاہ جلالپوری ۵۲۰

حمید بن نصر الکندی (والد عبد بن حمید) — حوشب (والد شہر) ۸۸ — حیدر علی میر ۳۵۸

۴۲ — حوشب (والد عوام) ۴۲۸ — حیدر علی قلندر کاکوروی ۲۷، ۴۰۱

حمید بن ہلال ۴۲۸ — حولا سیل (فرشتہ) ۵۰۷ — حیدر مانگٹ (مرید نوشہ) ۱۰۲۵

حمید (والد نور محمد بخار) ۱۰۲۳ — حویرث (والد مالک) ۳۳۷ — حیینی بن اخطب ۲۳۳

حمید الدین صوفی ۱۲۰ — حی (قطب) ۲۷ — خ

حمید الدین ناگوری ۳۸، ۷۹۱ — حیات (مرید نوشہ) ۱۰۲۵ — خاتم الرسل [= محمد رسول اللہ ﷺ]

حمید الدین بن محمد مسعود سیل جتالی ۷۲۰ — حیات بن قیس حرانی ۷۹۴ — ۲۲، ۹۴۰، ۸۰۰، ۱۷

Marfat.com

خاتم النبیین [= محمد رسول اللہؐ] ۲۰۲۰۵۵۰۵۲
خاتم رسالت [= محمد رسول اللہؐ] ۲۸۶
خاتون جمیلہ [= ہاجرہ بنت سلیمانؑ] ۱۸۱
خادم الفقرا [= محمد بن داؤد] ۲۹۷
خادم بن مطرف ۸۸۱
خادم حسین بن بہادر علی شاہ کرمانی ۸۳۱
خاکسار (پریم ہار دکنی) ۱۵۵
خاکسار مداری ۱۶۷
خالد سیف اللہ ۱۱۴، ۱۸۸
خالد بن ابی دجانہ ۴۰۵
خالد بن رسیعہ ۳۸۲
خالد بن زید ۳۵۲
خالد بن طلحہ ۳۷۳
خالد بن عثمان ذوالنورین ۲۴۹
خالد بن معدان ۸۸
خالد ولید [= خالد سیف اللہ] ۱۱۴، ۱۸۸
خان آرزو ۱۰۲۶
خان بہ (مرید نوشہ) ۱۰۲۶
خانجہاں بن قطب الدین انصاری ۳۸
خان زادہ وڑائچ ہر سے والیہ ۸۲۱
خان محمد (مرید نوشہ) ۱۰۲۴-۱، ۱۰۲۷
خان محمد بن سعد اللہ تارڑ ۹۰۹
خانو (مرید نوشہ) ۱۰۲۷
خاوند شاہ ۲۹، ۲۸۶
خباب ۳۴۱
خباب بن الارت ۳۴۲
ختم الرسل [= محمد رسول اللہؐ]
۱۰۵۸
خجستہ فیقر (مرید نوشہ) ۱۰۲۴
خدا بخش بن ابو الحسن ثانی ۶۳۵
خدادلہ [= شمس الدین طالیا اوچی] ۸۳۶
خدائش (والد لبید) ۳۳۹
خدا علی باد [= خدا یار بن سلطان علی]
خدا یار بن سلطان علی
خدا یار بن ہنگو بہلولانی ۸۴۵
خدمت علی لال شہبازی ۴۰۴
خدیجہ بنت احمد تمرداقی ۷۶۸
خدیجہ بنت خویلد [= خدیجۃ الکبریٰ]
خدیجہ بنت شہاب ۷۱۴
خدیجہ بنت علی مرتضیٰ ۳۷۴
خدیجہ بنت غوث اعظم ۸۱۳
خدیجہ کبریٰ [= ام المومنین] ۱۴۴
خدیجہ بنت مخلد ۷۶۸
خراز (ابو سعید) ۶۵۰
خرقانی [= ابو الحسن] ۶۰۷
خرگوشی واعظ ۳۲، ۲۴۹، ۲۴۱۰
خزان بن بکیر ۲۳۳
خزیمہ بنت حارث [= ام المومنین] ۲۳۰
خزیمہ بنت خازم ۸۸۱
خزیمہ بن مدرکہ ۲۴۵، ۲۴۱۶
خسرو بن حارث ۲۸۲۶
خصفہ بن قیس

Marfat.com

خضر علیہ السلام ۵۵، ۲۰۷
۸۹، ۱۰۲، ۱۲۳، ۱۳۵
۱۷۶، ۴۸۹، ۵۵۷، ۵۶۵
۲۳۴، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۵۰
۶۵۱، ۶۵۲، ۶۶۰، ۶۶۹
۷۲۹، ۷۳۹، ۷۴۵، ۸۲۹
۸۸۹، ۹۱-۷، ۹۵۳، ۹۵۴
۹۵۴، ۱۰۱۴
خضر حسینی ۶۶۱
خضر رومی قلندر، ۴۰۱، ۴۰۳
خضر سیوستانی ۱۲۹
خطاب بن مالک بن عطا بن ملک ۸۰۷
خطاب بن نفیل (والد عمر فاروق)
۹۷، ۱۴۶، ۲۳۰، ۲۴۳
۳۳۷، ۴۲۲
خطابی ۴۰۱
خطیب بغدادی ۲۰۰، ۶۰۷
۷۷، ۴۱۰ ج، ۵۹۸
خطیب تبریزی ۴۲
خفاجی ۔ ۴۱۷
۹۲
خفیف بن اسفکشار ضبی (والد ابو عبداللہ شیرازی) ۱۵۵
خلاص (مرید نوشہ) ۱۰۲۵
خلال بغدادی ۳۷، ۸۵، ۸۷
خلف (= ابوالقاسم بن عباس) ۴۲۱، ۷۳۹، ۷۴۵، ۸۲۹
خلف حجی (والد ابو بکر) ۲۵۰
خلف بن محمد ۵۸۳
خلفائے اربعہ ۶۵
خلفائے اربلی برکی (مورث قاضی ابن خلکان) ۴۷
خلید بن قرۃ البربوعی ۳۹۵
خلیفہ (قطب) ۶۷
خلیفہ بن موسیٰ اکبر ۶۶۸
خلیفہ بن موسیٰ شہرلکی ۷۰۹
خلیل ملکی ۶۵۲
خلیل بن ابراہیم جوسقی ۷۲۳
خلیل بن راشد النصاری ۷۲۳
خلیل الرحمن (= ابراہیم علیہ السلام) ۸۰۸
خلیل اللہ بن حبیب اللہ ۸۶۲
خلیل اللہ بن شمس الدین ۸۶۲
خلیل (= ابراہیم) ۴۰۸
خلیل (والد علی مزرعی) ۶۱۴
خلیل جوسقی حرضری (والد ابراہیم) ۷۲۳
خلیل بن ابراہیم ۸۰۸
خواجگی زادہ ۳۵۸
خواجگی محمد انگنگی ۲۴۲
خواجہ عالم (= محمد رسول اللہ ﷺ)
۶۶۶ ، ۶۷۱
خواجہ علی (= خجلی فقیر) ۱۰۲۳
خواجہ نقشبند ۱۲۰ ، ۱۴۴
خواجہ ولی (مرید بیکاری) ۶۳۶
خوارزمی ۲۲۹، ۳۴۹، ۴۱۰
خواص (= ابراہیم) ۵۶۸
خوشی محمد کنجاہی ۹۹۳، ۹۹۵، ۱۰۲۱
خولہ بنت جعفر حنفیہ ۳۶۹
خولی بن یزید ۳۷۲
خولی (والد اویس انصاری) ۳۷۲
خویلد بن اسد (والد خدیجہ) ۱۸۱، ۲۲۸
خیثم (والد ربیع) ۳۹۸
خیرا (مرید نوشہ) ۱۰۲۵

Marfat.com

خیرات حسین (=شمس الدین ثانی) دارم (دارالامان) ۳۷۱ داؤد بن عبدالجلیل بلخی ۴۲۹

۸۴۸ ، ۸۴۹ داؤد علیہ السلام ۶۷ داؤد بن عیسیٰ ۴۸۰

خیرالدین باغبان (مرید نوشہ) ۱۰۲۲ ۹۴ ، ۱۹۹ ، ۲۰۱ ، ۲۵۲ داؤد بن فتح اللہ شیرگڑھی ۸۳۱

خیرالدین بن ضیاء الدین ۴۲۹ ۴۰۸ ، ۵۴۶ ، ۶۰۱ داؤد بن بلاقی ثانی حسنی ۲۴۵

خیرالدین (=ابوالمعالی لاہوری) ۲۱ داؤد اصفہانی ۵۵۹ داؤد بن مہران تمیمی ۴۲

۸۳۱ داؤد بن محمد حسن شاہی ۱۵۱ داؤد بن نصیر طائی ۴۶۶

خیرالنساء بنت جانخاں (=بلیہ) داؤد دمشقی الدقی ۵۷۷ ۴۷۰ ، ۴۷۵ ، ۴۷۶ ، ۴۸۰

۸۲۶ محمد غوث لاہوری) داؤد قادری ۱۶۹ ۴۸۱ ، ۴۸۳ ، ۴۸۴ ، ۴۸۵

خیرالنساء بنت غوث اعظم ۷۱۲ داؤد قریشی ۱۵۶ ۴۸۲ ، ۴۹۴ ، ۱۰۵۸

خیرمحمد (مرید نوشہ) ۱۰۲۵ داؤد قیصری ۴۲ ، ۹۳۷ داؤد (شیخ سکاری) ۲۳۲

خیرنساج ۵۱۴ ، ۵۸۴ ، ۵۸۵ داؤد مصری ۱۵۶ داؤد (مجلس غوثیہ) ۶۶۸

خیر بن اسمٰعیل نساج (=خیرنساج) داؤد میراں محمد حسن شاہی ۱۵۱ داؤد [=المعتضد باللہ] ۸۱۷

۵۱۶ داؤد بن ابراہیم ۷۸۰ داؤد (والد سلمان) ۸۸۳

خیرہ (والدہ حسن بصری) داؤد بن احمد جوزقی ابدال ۲۲۴ داؤد (والد محمد خادم الفقراء) ۹۰

۴۱۸ ، ۴۲۳ داؤد بن احمد گنگیلانی ۱۷۰ ، ۶۲۴ داؤد ظاہری (والد محمد) ۲۰

د

داتا گنج بخش ۳۰ ، ۶۱۱ ، ۹۲۲ داؤد بن عارود (والد ابوداؤد طیالسی) ۴۲ دائم صدیقی جونپوری (والد گل محمد) ۴۳

داد (مرید نوشہ) ۱۰۲۵ دائم خان خلیفہ ادچی ۸۵۸

دارا بخت بن بادشاہ ظفر ۲۲ داؤد بن جمال الدین علی گنگیلانی ۱۶۵ دتار (والد محارب) ۴۸۰

دارا شکوہ گورگانی ۳۰ ، ۹۹۴ داؤد بن سلیمان گنگیلانی ۷۶۳ دحیہ کلبی ۸۰ ، ۲۳۳

دارقطنی (امام) ۳۰ ، ۶۴۹ ، ۷۱۰ ۷۶۴ ، ۷۶۵ ، ۷۷۶ ، ۷۷۰ دراسیل (فرشتہ) ۲۶۵

۵۹۶ ، ۶۱۰

Marfat.com

دُرفقشا (جن) ۴۴۷
دُنی چند سیٹھ ۸۴۷، ۸۴۸
ذوالنورین (=عثمان بن عفان)
درگاہی بدھن شاہی ۱۵۱
دودان بن اسد ۲۳۱
۲۴۲، ۲۴۷، ۲۴۹
درگاہی کمربست داری ۱۲۷
دوم نوشہ (=قل اعوذ پاکذات) ۹۰۱
ذوالنون مجنون ۵۷۶
درویش مجذوب (مرید نوشہ) ۱۰۲۲
دُویرہ (دالدعبدالمحسن) ۷۱۸
ذوالنون مصری ۱۵۸
درویش محمد استوری ۲۴۲
دُہر (مرید نوشہ) ۱۰۲۶
۵۱۳، ۵۵۹، ۵۶۵، ۶۰۷
درہ سنتا بوسلمہ عبداللہ ۲۳۱
دَیّال (دالدعبدالملک) ۷۱۸
ذوالنون (=یونس علیہ السلام)
دریا ناتھ جوگی ۹۱
دیبغی (دالداحمد) ۷۱۸
۲۰۹، ۲۱۰
دسہندہی شاہ بن سید شاہ ۸۱۱
دیدار بخش بن سکندر خان تارڑ ۹۰۹
ذہبی، حافظ ۳۱، ۳۳
الدعا بن حمدان ۱۷۷
دیس گسائیں ۸۲۵، ۸۲۶
۲۹۴، ۳۳۲، ۳۷۱، ۳۸۰
دُلچی بن کورو تارڑ ۹۰۸
دیشان بن عیصر ۱۷۷
۴۴۹، ۴۷۹، ۷۱۴، ۷۳۷
دلدار بیگ سسرامی ۴۱
دیلمی ۸۷
ذیّال بن ابی المعالی عراقی ۷۲۲
دُلرشہاب (=شہاب الدین چوہکی) ۱۰۲۲
دینار (مالک) ۴۴۴، ۸۱۰، ۸۱۴
ذی النورین (=عثمان بن عفان)
دُلف الحسینی ۷۱۸
دینار نسائی (دالدسنان) ۲۶
۶۹۱، ۳۴۲
دُلف بن ابیطالب نقوی ۷۲۳
دین محمد (=حاجی گنج بخش ثالث بن
دُلف (=ابوبکر شبلی) ۵۸۳
۸۳۳ محمد غوث ثانی ملتانی)
رالبہ عدویہ بصری ۴۳، ۴۵۵
۱۰۵۸، ۶۲۳
دیوسنگھ بھٹی ۸۵۳
راج (مرید نوشہ) ۱۰۲۵
دلیل بن سماعیل تارڑ ۹۰۹
ذ
راجع (قطب) ۶۰
دُسیاطی حافظ ۷۶۳
ذاکر حسین بن خادم حسین شیرگڑھی ۸۳۱)
راجع محمد (دالدغلام نبی چکسکندر)
دیری شافعی علامہ ۲۶
ذاکرہ بنت غوث اعظم ۷۱۳
۱۰۶۰
۳۹، ۴۴۷، ۹۴۴
ذاکر محمد (=عبداللہ بن شاہنشاہ
راشد انصاری (دالدجمیل) ۴۴۷
دُنیشی محدث ۷۶۷
۹۱۷ علوی)
راشد بن سنان عراقی ۴۴۳

Marfat.com

راشد (قاتل زید شہید) ۳۷۹
رافع بن احمد ۷۱۰، ۷۲۲،
رافع (والد حافظ محمد) ۱۹
رافع (والد رفاعہ)
رافع (والد عبدالصمد انصاری) ۶۷۹
۷۱۰
راقم الحروف (= شرافت) ۹
رائی (قطب) ۶۷
رام رائے قانونگو ۱۰۲۷
رائے (مرید نوشہ) ۱۰۲۶
رائے صحرہ (= قطب الدین لنگاہ)
۸۵۰
رباب بن یسیر ۲۴۱
رباح بن عبداللہ عدوی ۲۳۰، ۲۴۳،
رباح (والد بلال حبشی) ۲۵۰
ربعی (والد شیث) ۴۰۵
ربیع بن خیثم ۳۹۸
ربیع بن عبدالعزیز قرشی ۲۶۹
ربیع (والد ابوالعاص) ۲۳۲
ربیعۃ الرائی ۲۹۲
ربیعہ بن الحسن حضرمی ۶۱۲،
ربیعہ بن کعب اسلمی ۳۲۱
ربیعہ بن کعب بن مالک ۳۷۰
ربیعہ بن حارث ۴۲، ۴۱۰،
ربیعہ بن لؤی بن غالب ۳۷۰
ربیعہ (استاذ امام محمد) ۴۸۱
ربیعہ (والد علی) ۳۲۱
رتن حاجی شیخ ذوی ۹۱۰
رجب سالار حبشیلا ۱۴۹
رجب (والد زین الدین حنبلی) ۶۳۸
رجی سلطنت غوث اعظم ۷۱۳
رجز (ذاکر) ۲۷، ۱۱۷
رجم (مرید نوشہ) ۱۰۲۶
رحمان (مرید نوشہ) ۱۰۲۶
رحمان قلی بن سابن بال تاور ۱۰۲۳
رحمت اللہ (مرید نوشہ) ۱۰۲۴
رحمت اللہ دیگر (مرید نوشہ) ۱۰۲۶
رحمت اللہ قادری ۷۰، ۷۵،
رحمت اللہ گوجر (مرید نوشہ) ۱۰۲۵
رحمت اللہ بن مودود (پیر العشق) ۱۰۱۶
رحمت اللہ میر مرال لاہوری ۸۶۲
رحمت اللہ کرمانی (والد سارنگی) ۱۸
رحمت اللہ نعال دوزانچ ۲۵۲
رحیم بخش مسلم ۸۵۸
رحیم داد بن شاہ سلیمان بھلوالی
۸۹۸، ۹۰۵، ۹۰۶
رحیم الدین بن اسمٰعیل مکی ۶۲۴
رحیم الدین بن شمس الدین علوی
۹۱۹، ۹۳۸،
رحیم (والد رفاعہ)
رحیم (والد عبدالصمد انصاری)
رحیم (والد علی)
رحیم (والد ابوالعلی)
رحیم (والد ابوالعاص)
رحیم (والد زین الدین حنبلی)
رحیم (والد ابراہیم)
رحیم (والد ساوجی)
رحیم (والد شعاع دوزانچ)
رحیم بخش مسلم
رحیم داد بن شاہ سلیمان بھلوالی
رحیم الدین بن اسمٰعیل مکی
رحیم الدین بن شمس الدین علوی
رزق اللہ بن محمد ۷۸۱
رزین الہروی (والد علی) ۴۵۲
رسالت پناہ (= محمد رسول اللہ ﷺ)
رستم (مرید نوشہ) ۱۰۲۷
رستم دستان ۴۲۴
رستم (والد ابراہیم) ۴۸۱
رستم دمشقی ۶۶۹، ۷۰۸،

Marfat.com

رسلان بن شجبان ۶۵۹ ۶۵۸، ۸۱۹، ۹۳۱، ۹۳۲ ۶۲۲، ۶۵۱، ۵۴۸، ۵۴۷

رسلان بن عبداللہ ۴۱، ۴۲۷، ۴۴۴، ۹۴۷، ۹۷۰ ۹۷۴، ۹۷۰، ۶۶۳

رسول [= محمد رسول اللہ ص] رسول الثقلین [= محمد رسول اللہ ص] رسول رب العالمین [= محمد رسول اللہ]

۳۰۱، ۳۷۳، ۴۷۸ ۶۷۵ ۱۸۰، ۴۱۷

رسول اللہ [= محمد رسول اللہ ص] ۲۸۷، ۳۳۴، ۴۰۷ رسول شاہ بن حیدر شاہ کلان ۸۳۶

رسول اکرم [= محمد رسول اللہ ص] ۵۱، ۳۰۵، ۸۵، ۱۱۳ رسول کریم [= جبریل امین] ۱۱۶

۱۱۳، ۱۲۱، ۱۲۵، ۱۲۶ ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹ رسول مقبول [= محمد رسول اللہ ص]

۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۱ ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۲۰۳ ۳۷۳، ۹۸۰، ۹۱۷، ۳۷۳

۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۶، ۱۳۸ ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۳۶، ۲۳۹ ۳۷۳، ۳۷۳، ۳۷۳

۱۳۹، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۵ ۲۴۵، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۶۸ رشید (مرید نوشہ) ۲۴، ۱۰۲

۲۰۳، ۲۳۹، ۲۴۲، ۲۴۹ ۲۷۰، ۲۸۵، ۲۹۲، ۳۲۶ رشید بحری ۴۰۵

۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۸ ۳۲۴، ۳۳۵، ۳۳۷، ۳۴۳ رشید الدین وطواط ۳۵۷

۲۹۱، ۲۹۲، ۳۰۲، ۳۱۴ ۳۹۳، ۳۹۶، ۴۱۷، ۴۲۴ رشید الدین بن ابو علی ۶۳۵

۳۱۶، ۳۱۷، ۳۲۶، ۳۲۷ ۴۲۵، ۴۵۸، ۴۸۰، ۴۹۲ رشید الدین بن ضیاء الدین ۱۵۹

۳۳۰، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۹ ۶۷۳، ۷۰۱، ۷۰۹، ۹۳۱ رضا بن محمد علی ۷۸۰

۳۴۱، ۳۶۸، ۳۸۳، ۴۰۰ ۹۳۲، ۹۶۳، ۹۷۲، ۰۹۷ رضی الدین ۷۸۳

۴۱۱، ۴۲۱، ۴۳۶، ۴۳۷ رسول خدا [= محمد رسول اللہ ص] رضی الدین کنجاہی ۹۲۳، ۱۰۲۱

۴۶۳، ۴۷۳، ۴۸۶، ۵۰۰ ۲۰۴، ۲۰۷، ۲۳۴، ۳۲۸ رضی الدین بن حسران ۶۴۱

۵۰۴، ۵۲۳، ۵۲۹، ۵۶۱ ۳۲۴، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۴۹ رضی الدین [= علی لالا] ۱۶۱، ۳۹۷

۵۸۵، ۵۹۱، ۶۳۳، ۶۵۱ ۳۲۶، ۳۷۴، ۴۲۱، ۴۲۶ رضی الدین (والد شاہ حمد) ۲۲۵

۶۵۲، ۶۵۸، ۷۰۸، ۷۱۱ ۵۰۳، ۵۲۸، ۵۳۰، ۵۴۲ رفاعہ بن رافع ۱۰۵

Marfat.com

رفاعی (والد احمد) ۶۶۹
رفیع قاضی (مرید توشہ) ۱۰۲۲
رکن الاسلام [= ابو محمد عبداللہ حوینی] ۱۰۱۵
رکن الدین [= علاؤالدولہ اسمٰعیل] ۱۶۱
رکن الدین سنجاسی ۱۲۰
رکن الدین ملتانی ۱۲۶
رکن الدین شاہ قریشی خوتپوری ۴۸
رکن الدین بن امیر احمد ۸۹۶
رکن الدین بن سلیمان خوارزمی ۴۰۰
رکن الدین بن عبدالقادر ۷۶۲
رکن عالم بن عبدالوہاب ۷۶۲
رکھو بنت حسن علی کھوکھر ۸۴۴
رمضان (والد ابوالقاسم) ۱۲۱، ۳۹۷
رملہ بنت ابی سفیان [= ام حبیبہ] ۲۳۲
رملہ صغریٰ بنت علی مرتضیٰ ۳۷۴
رملہ کبریٰ بنت علی مرتضیٰ ۲۳۷، ۳۴۲
رنجیت دیو (والی جموں) ۲۵۴
رنجیت سنگھ بن مہان سنگھ ۲۵۵، ۲۵۶، ۸۵۴، ۱۰۴۴
روپہ (والد بوھنا) ۲۱۴
روپ چند [= ہرجیا دیل بن فرن مناس] ۳۶۹، ۳۷۴
ریحانہ خاتون بنت جمال الدین جیلانی ۱۰۱۵
رئیس [= ابوعلی] ۶۱۱، ۶۵۷
ریاض الحسن بن شریف اعوان شرافت نوشاہی ۱۰۲۷
ریحانہ (کنیز) ۲۳۳
ریحان شاہ بن سامان شاہ ۸۶۹
رئیسہ (والدہ عمارہ) ۳۹۴
رئیس بن احمد بغدادی ۱۵۵
رئیسہ بن عبداللہ ۲۳۳
رئیسہ بنت رسول اللہ ۲۳۲
رئیسہ صغریٰ بنت علی مرتضیٰ ۳۷۰
رئیسہ کبریٰ بنت علی مرتضیٰ ۳۷۴، ۵۱۴، ۵۴۲، ۵۵۲، ۵۵۹
رئیسہ بیگم بغدادی کبیر (والدہ زینہ) ۵۵۹
رئیسہ خاتون بنت جمال الدین جیلانی (اہلیہ توشہ) ۱۰۱۵
رئیسہ خاتون (اہلیہ شاہ پیلوان) ۹۰۴، ۸۹۷
رئیسہ والی پیر [= شیخ عمر] ۴۰۲
رئیسہ (والدہ زینہ) ۵۶۸، ۵۷۰، ۵۷۹، ۵۸۲
رئیسہ (والدہ عمارہ) ۳۹۴
رئیسہ بن عبداللہ ۲۳۳
رئیسہ بنت رسول اللہ ۲۳۲
رئیسہ صغریٰ بنت علی مرتضیٰ ۳۷۰
رئیسہ کبریٰ بنت علی مرتضیٰ ۳۷۴، ۵۱۴، ۵۴۲، ۵۵۲، ۵۵۹
رئیسہ بیگم بغدادی کبیر (والدہ زینہ) ۵۵۹
رئیسہ خاتون بنت جمال الدین جیلانی (اہلیہ توشہ) ۱۰۱۵
ریحانہ خاتون (اہلیہ شاہ پیلوان) ۹۰۴، ۸۹۷
ریحانہ (کنیز) ۲۳۳
ریحان شاہ بن سامان شاہ ۸۶۹
ریاض الحسن بن شریف اعوان شرافت نوشاہی ۱۰۲۷
ریاض حسین بن حیدر شاہ گیسو دراز ۸۲۹
ریحانہ (کنیز) ۲۳۳
ریحان شاہ بن سامان شاہ ۸۶۹

Marfat.com

ز

زاج بن نسمی ۱۷۷
زاغوانی (والد ابوبکر محمد) ۲۵۷، ۲۵۷
زاہدا = عبدالاول بن پیر جانب) ۹۱۷
زاہد گیلانی ۱۶۰
زاہدشاہ بن قاسم شاہ ہمدانی ۲۸۵
زاہدہ بنت غوث اعظم ۱۲۷
زاہدہ (خدیجہ کی ثانی) ۲۲۸
زبیر بن العوام ۹۶، ۱۸۲، ۲۸۷، ۲۸۹، ۳۷۳، ۳۹۴، ۴۲۵
زبیر بن زراد حریمی ۱۷۱
زبیر بن عبدالواحد ۴۰۳
زجر بن بدر نخعی ۳۰۳
زُرین حُبَیش ۳۰۹ - ۳۹۵
زراح بن عدی ۲۳۰، ۲۴۳۰
زرادبن عدی حریمی ۱۷۱
زرارہ (والد سعد) ۳۳۸
زرارہ تمیمی (والد نباش) ۲۲۸
زرخبش بن حبش تارژ ۱۰۲۳
زناق مصری ۵۷۰
زکریا علیہ السلام ۱۷۷، ۳۰۱، ۳۹۷

زکریا بن غوث اعظم ۱۱۷
زکریا (والد عبدالرحمٰن) ۲۲۴
زکی الدین ۹۰
زکی الدین بن احمد ۹۰
زکی (والد نورالدین محمد) ۲۷۳
۲۷۶
زمعہ بن قیس قرشی (والد سودہ ام المومنین) ۲۲۹
زمان علی بن قطب شاہ علوی ۹۱۷، ۹۱۸)
زمرد بنت غوث اعظم ۱۲۷
زہرہ بن کلاب قرشی ۱۷۸
زُہری ۳۳، ۲۹۴
زہری بصری ۳۳، ۲۹۴
زہیر بن قیس ۴۰۵
زہیر بن محمد ۸۵
زیاد الکبیر ہمدانی ۵۷۲
زیاد بن عبداللہ حمدی کنی ۲۵
زیاد (والد ابوسعید ابن الاعرابی)
زیاد (والد ابوعبداللہ) ۴۰۵

زیاد نخعی (والد کمیل) ۱۴۲
زید بن ابی اوفیٰ ۳۳۷
زید بن ارقم ۳۳۷
زید بن ثابت انصاری ۲۹۴، ۴۱۸
زید بن حارثہ ۸۳، ۱۸۸، ۲۳۱
زید بن حسن مجتبیٰ ۲۸۲، ۲۱۱
زید بن رقاد حبشی ۳۷۲
زید بن صوحان عبدی ۴۰۵
زید بن عبداللہ (والد ابن ماجہ) ۳۰
زید بن وہب ۳۹۵
زید اصغر بن عمر فاروق ۲۲۵
زید اکبر بن عمر فاروق ۲۲۵
زید انصار بن موسیٰ کاظم

Marfat.com

زید شہید بن زین العابدین امام — زین الدین ا: محمد عرشی ۲۶۶ ۷ — زینب بنت رسول اللہ ۲۰۲

۳۷۹ ، ۳۸۰ — زین الدین ا: محمد غزالی ۲۱۲-۲۱۳ — ۲۲۵ ، ۳۶۹

زید ا: علی مرتضیٰ ۲۸۴ — زین الدین (والد علی شنادی) ۴۳ — زینب بنت علی مرتضیٰ ۲۳۷

زید (والد اصبغ) ۴۴۸ — زین العابدین اویسی خوجہ ۴۹۹ — ۴۷۹ ، ۴۷۴

زید (والد خالد) ۲۵۲ — زین العابدین بن احمد ۷۹۰ — زینب بنت مظعون (والد حفصہ

زید (والد سعید) ۱۱۴ — زین العابدین بن حسین امام ۲۲۶ — ۲۳۰ ام المومنین)

زید (والد عبدالواحد م ۱۴۲ — ۲۵۲ ، ۲۸۲ ، ۳۷۷ — زینی دحلان مکی (والد سید احمد)

۱۴۸ ، ۱۶۲ ، ۱۲۴ ، ۱۶۵ — ۳۷۸ ، ۶۲۵ ، ۶۵۲ — ۴۷ ۹۵

۱۶۹ ، ۳۹۷ ، ۴۵۱ ، ۴۵۴ — زین العابدین بن عبدالقادر ۲۲۵

زید (والد منذر انصاری) ۳۲۵ — زین العابدین بن عبدالقادر ۸۲۹ھ

زید الحارثی (والد جابر) ۴۰۳ — زین العابدین بن عمر ۷۲۸ — سادات خاں بخاری ۱۵۹

زین عراقی حاشیہ ۴۲۵ — زین العابدین بن عیسیٰ ۷۲۸ — سادھو (مرید نوشہ) ۱۰۲۶

زین الدین مصری ۴۰۳ — زین العابدین بن فتح اللہ ۷۷۰ — سارغ بن ارغ ۱۷۷

زین الدین محمد قزوینی ۱۵۹ — زینب (کنیز نوبیہ) ۲۳۷ — ساریہ امیر لشکر ۳۱۳ ، ۸۹۸

زین الدین ابن رجب حنبلی ۲۳۸ — زینب بنت ابوسلمہ عبداللہ ۲۳۱ — ساقط العرش (والد سقیط الرزق)

زین الدین بن شرف الدین نعمان ۷۱۷ — زینب بن جحش (ام المومنین) ۲۳۱ — ۹۱ ، ۱۰۲

زین الدین بن محمد درویش نعمان ۷۱۷ — زینب بنت عمارت (ام رومان) ۲۲۹ — سالم (خطیب) ۶۷

زین الدین ا: ابن رجب ا ۳۴ — زینب بنت حُیَیّ (بعض ام المومنین) — سالم بن عبداللہ ۲۸۲

زین الدین ا: زین ام امین ۲۸۶ — ۲۳۳ — سالم بن محمد عطامن ۲۸۱

زین الدین ا: عبدالواحد تمیمی ۲۲۳ — زینب بنت خزیمہ (ام المومنین) — سالم بصری (والد واحد) ۶۱۳

زین الدین ا: عراقی ۳۲ — ۲۳۰ — سام بن نوح علیہ السلام ۱۲۸

س

Marfat.com

سامان شاہ بن سلیمان ۸۶۹ سخاوی امام ۴۷ ۰ ۸۲ سدا کور (رنجیت سنگھ کی نانی) ۲۵۵، ۲۵۶

سارو تعلدوز (مرید نوشہ) ۱۰۲۲ سخی بادشاہ [= شاہ سلیمان تونسوی] سدن بن احمد اللہ ۷۸۰

سام بن پال بن عمان تارڑ ۸۹۲ ۳۹۹ ، ۸۷۵ ، ۸۸۱ ، ۸۸۵ سدوستہ حریفینی ۷۱۸

۹۰۰ ، ۹۹۱ ، ۹۹۲ ، ۹۹۳ ۸۸۲ ، ۸۸۸ ، ۸۹۴ ، ۸۹۹ سدھ بن ہرڑ ۹۰۸

۱۰۲۳ ، ۱۰۲۷ ، ۱۰۳۸ ۹۰۱ ، ۹۰۲ ، ۹۰۵ ج ، ۹۰۷ سدید الدین [= حضرت عرشی] ۴۵۴

سائرہ خاتون بنت نوشہ حاجی ۹۰۸ ، ۹۰۹ ، ۹۱۰ ، ۹۱۲ سراج الدین ہراں شینی ۴۵۳

۱۰۱۷ ، ۱۰۳۷ ، ۱۰۳۹ ۹۱۳ ، ۹۱۹ ، ۹۲۲ ، ۹۲۳ سراج الدین بن سخی سرور ۷۲۹

سائیں ہے تا فاروقی (دا لاہسان میر) ۹۲۴ ، ۹۲۵ ، ۹۳۱ ، ۹۳۲ سراج الدین بن غوث اعظم ۷۱۱

۱۶۹ ۹۳۵ ، ۹۸۷ ، ۹۸۸ سراج الدین بن کمال سرسنڈی ۸۱۱

سبا (دا لہ عبدالودود سیوطی) ۲۴۸ سخی پیر [= شاہ سلیمان تونسوی] سراج الدین [= شاہ میر بن علی گیلانی]

۲۸۹ ۸۸۱ ، ۹۰۱ ، ۹۰۳ ، ۹۰۹ ۸۰۴ ، ۸۰۵ ، ۸۰۸

سبتہ بن تعلبہ ۲۳۳ ۹۲۳ ، ۹۲۸ ، ۹۴۲ ۸۱۲ ، ۸۱۴

سبط ابن الجوزی ۳۳ سخی (دا لہ عبداللہ) ۳۹۵ سراج الدین [= عبدالجبار بن غوث اعظم]

سبکی امام ۳۳ سخی سرور سلطان ۲۸ ، ۲۹ ، ۲۵۳ ، ۷۱۴

سپاہ (مرید نوشہ) ۱۰۳۵ سخی شاہ سلیمان تونسوی [= شاہ سلیمان تونسوی] سراندز غوثی [= قطب الدین بختیار]

ستی (مرید نوشہ) ۱۰۳۶ ۹۰۶ ، ۹۱۱ ، ۹۱۳ ، ۹۱۲ ، ۹۱۹ ۴۰۳

سمندر بن مندامس ۹۱۷ ، ۱۰۱۵ ۹۲۲ ، ۹۲۶ ، ۹۲۸ ، ۹۲۹ سرخ ابدال ۴۰۵

سحر الماء (قطب) ۶۷ ۹۳۱ ، ۹۳۵ ، ۹۳۹ ، ۹۴۸ سرخ علی ۴۰۵

سحن [= عبدالحق بن زہاک (علی)] ۹۱۷ ۹۲۹ ، ۹۴۷ ، ۹۴۸ ، ۹۲۸ سردار شاہ گیلانی ۱۸

سحیاز ۴۹ ، ۱۰۳۷ ، ۱۰۴۷ ۱۰۱۳ ، ۱۰۳۰ سردار شاہ بن حسن شاہ ۸۱۲

سحیم (دا لہ البشر) ۳۹۴ ۱۰۴۰ ، ۱۰۵۹ سرفراز لاہوری ۱۵۰

Marfat.com

سرکشن پرشاد مہاراجہ ۴۰۵۷ سعادت یار بن حسین ۷۸۰ سعداللہ بن برخوردار بحر العشق
سرمد ۱ میرانی (مرید نوشہ) ۱۰۲۶ سعد بن ابی وقاص ۱۸۳ ۱۰۱۲
سرور انبیاء [= محمد رسول اللہ ص] ۲۰۹، ۲۴۷، ۳۳۶، ۳۴۷ سعداللہ بن حسین ۴۴۲
۶۶۴ سعد بن تیم قرشی ۲۲۹، ۲۳۷ سعداللہ بن دلیل قاری ۹۰۹
سرور عالم [= محمد رسول اللہ ص] سعد بن زرارہ ۳۲۸ سعداللہ خان نواب وزیر اعظم ہند
۱۰۸، ۱۴۳، ۲۲۸، ۲۳۴ سعد بن عبادہ ۴۰۶ ۵۹۵، ۱۰۲۴
۲۳۸، ۲۲۸، ۳۲۹، ۶۶۴ سعد بن عثمان قرنی ۳۹۷ سعدی شیرازی ۴۳۹
۶۷۵، ۹۳۰، ۹۳۱ سعد بن وہیب بغدادی ۴۲۱ سعود نجدی (والد عبدالعزیز)
سرور کائنات [= محمد رسول اللہ ص] سعد بن وہب ہمدانی ۶۵۹ ۲۲۹
۲۱۳، ۴۱۴، ۵۰۴، ۵۲۹ سعد (والد زہری بصری) ۳۳ سعید [= ابوعثمان مغربی] ۵۲۵
۶۲۳، ۶۵۸ سعد (والد سہیل) ۱۲۷ سعید [= علی لالا] ۱۶۱
سروشان سلطانی (والد آدم) سعد داری علمی (والد ابراہیم) سعید الدین قرغانی ۴۳۸
۱۴۷، ۲۴۲ سعد مالکی بغدادی (والد ابوالحسین) ۵۰۷ سعید الدین [= سعدی] ۴۸۰
سریج (والد عمران) ۵۵۹ سعد الدین [= اسفرائنی] ۲۹ سعید الدین [= سکندر شاہ بن برہان نائیکہ]
سری سقطی ۱۴۷، ۱۵۵ سعد الدین محمد بن المؤید حموی ۳۹۶ ۹۱۷
۴۸۸، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶ ۴۳۸ سعید الطفر بن شریف العدنی اشرافت
۴۹۷، ۴۹۹، ۵۰۵، ۵۰۷ سعداللہ (مرید نوشہ) ۱۰۲۵ ۱۰۴۶
۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۷، ۵۱۸ سعداللہ قاضی (مرید نوشہ) ۱۰۲۶ سفیان ثوری ۲۴۳، ۳۴۳، ۴۸۱
۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲ سعداللہ سروری رضوی قادری ۱۸ سفیان بن عیینہ ۸۰، ۹۶
۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۸ ۵۲۷، ۵۶۱، ۵۶۵، ۵۸۷ ۳۸۳، ۳۸۴، ۴۰۰
۵۲۱، ۵۵۱، ۵۶۱، ۵۷۹، ۵۸۸، ۸۰۱۱، (۱۰۳۵، ۱۰۵۸، ۱۰۶۱) سفیان (والد احمد نشرہ) ۹۰۴، ۹۴۲

Marfat.com

سفیان الدولی (والد عمرو) ۲۱۶
سفیان قشیری (والد عیینہ) ۳۷
سفینہ ۱۱۳، ۳۹۴
سقائے اہل بیت [= عباس علمدار] ۳۷۱
سقیط الزرف بن ساقط العرش ۱۰۴
سکران بن عمرو ۲۲۹
سکران حضرمی ۳۶۷
سکندر اعظم ۶، ۱۰۷، ۸۰۴، ۸۵۲
سکندر بن بہلول لودھی ۸۵۱
سکندر خاں بن پیر بخش تارڑ ۹۰۹
سکندر شاہ قادری ابوالمعالی ۷۸۴
سکندر شاہ بن برہان الدین علوی (۹۱۷، ۹۱۸)
سکینۃ الرسید (والدہ امام محمد تقی) ۳۸۱
سلاقہ [= شہر بانو] ۳۷۸
سلام بن مسکین ۳۹۸
سلام بن مشکم القرظی ۲۳۲
سلام (والد عبداللہ) ۳۳۲
سلامان بن عوص ۱۷۷
سلامۃ القرشی (والد حمید) ۳۴۴
سلامہ بن جعفر قضاعی ۳۵۵
سلطان ابوبکر بن بایزید شورکوئی ۲۴۳، ۲۴۱، ۳۴۵، ۳۴۲
سلطان بن مصطفیٰ بغدادی ۷۱۷
سلطان بن منگو بھلوانی ۹۷۵
سلطان سکندر بن نور محمد خوشابی ۸۷۸
سلطان شاہ بن محمد شاہ ۹۱۷، ۹۱۸
سلطان شاہ (والد شمس الدین تالقانی)
سلطان علی بن عوض ۸۸۱
سلطان علی شاہ قادری ۹۲۵
سلطان محمود قادری اعوانی
۱۰۱۴، ۹۷۰
سلطان محمود بن نوبہ حضوری خوشابی
۸۷۸
سلطان المشائخ [= نظام الدین اولیا]
سلطان نا [= نور الدین محمود بن زنگی]
۲۷۸
سلطان ابوبکر بن بایزید شورکوئی
۱۵۸، ۱۷۳
سلطان غوری ۴۰۳
سلطان مزمن ۲۲۸
سلطان نا [= نور الدین محمود بن زنگی]
۲۷۸
سلطان [= نور الدین محمود بن زنگی]
۲۷۸
سلطان [= شمس الدین تالقانی]
سلطان [= نور الدین محمود بن زنگی]
۲۷۸
سلطان بن ایمن بخش برل ۱۰۲۹
سلطان بن بہلول لودھی ۹۰۸، ۹۰۹
سلطان بن منگو بھلوانی ۹۷۵
سلطان سکندر بن نور محمد خوشابی ۸۷۸
سلطان شاہ بن محمد شاہ ۹۱۷، ۹۱۸
سلطان شاہ (والد شمس الدین تالقانی)
سلطان علی بن عوض ۸۸۱
سلطان علی شاہ قادری ۹۲۵
سلمان فارسی ۱۵۸، ۲۴۰
سلمان بن اکوع ۲۳۹، ۴۰۵
سلمان بن نفیل ۳۳۹
سلمان (والد ابوحفص حدلد) ۵۴۳
سلمان (والد عمیر) ۲۱۳
سلمان (والد عبداللہ حنفیہ) ۳۶۹
سلمان (والد محمد) ۱۲۷، ۱۲۸
سلمان اسدی (والد شفیق) ۳۹۵
سلیم (مرید نوشہ) ۱۰۲۴
سلیم چشتی ۷۸۰
سلیم ابن عامر ۱۳۰
سلمہ بنت ابوسلمہ عبداللہ ۲۳۱
سلمہ بن نفیل ۳۳۹
سلمہ (والد ابوحفص حدلد) ۵۴۳
سلمہ (والد عمیر) ۲۱۳
سلمہ (والد ام المومنین ام سلمہ حنفیہ) ۳۶۹
سلمہ (والد محمد) ۱۲۷، ۱۲۸
سلمہ (والد عبداللہ حنفیہ) ۳۶۹
سلمہ بن اکوع ۲۳۹، ۴۰۵
سلمہ اسدی (والد شفیق) ۳۹۵
سلیم (مرید نوشہ) ۱۰۲۴
سلیم چشتی ۷۸۰
سلیم ابن عامر ۱۳۰

Marfat.com

سلیم سادار اوچی ۴۰۴ سلیمان بن عبدالرحمٰن (دالانجزوی) ۲۷ سمعان (دالانزواس) ۴۳۸

سُلَیم بن قیس ہلالی ۴۰۵ سلیمان بن عبدالملک اموی ۲۷۶ سمعانی حافظ ۳۷

سلیمان علیہ السلام ۲۷، ۹۴، ۱۱۲ سلیمان بن عبدالوہاب سیف الدین گیلانی سمعون العدلونی (دالاسمٰعیل) ۶۱۳

۱۹۹، ۳۵۳، ۴۰۸، ۴۶۳ ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵ سمعون بن حمزہ کذاب ۵۱۵، ۵۷۰

سلیمان اویسی خواجہ ۴۰۰ ۷۶۷، ۷۷۰ سموس بنت قیس (دالاسود) ۲۲۹

سلیمان قونیوی خواجہ ۴۵۲ سلیمان بن فریدالدین گنج شکر ۸۶۹ سمہودی مدنی ۲۷

سلیمان چہ عفر نانگشٹ ۹۰۰، ۹۲۷ سلیمان بن مسعود العمری ۵۱۹، ۸۶۹ سنان بن دینار نسائی ۳۶

سلیمان خاں رومی ۲۷۴ سلیمان بن معروف ۸۰۴ سنان بن مالک نخعی ۴۰۵

سلیمان روزگار (=شاہ سلیمان ثانی) سلیمان بن ناصر العمری ۸۶۹ سنان (دالدابی عبداللہ) ۷۴۱

۹۲۸، ۱۰۱۲ سلیمان بن نظام الدین خوارزمی ۷۲۰ سنان (دقاتل الحسین امام) ۳۷

سلیمان بن احمد سعید ۹۰۰ سلیمان بن محمد دین نیشاپوری ۶۱۰ سنان (دالوصیب) ۳۹۴

سلیمان بن احمد (=طبرانی) ۳۶۰، ۴۳۶ سلیمان (=المستکفی باللہ) ۸۰۶ سنان رہینی (دالدحمد اللہ) ۲۵۹

سلیمان بن اشعث (=ابوداؤد سجستانی) سلیمان (دالدجعفر) ۴۰۸ سنبر بن بیترم ۱۴۷

۳۱ سلیمان اصفرانی (دالدابو یعفور) سنگی شہید (=شمس الدین علوی)

سلیمان بن صالح یمنی ۱۷ ۳۵۵ ۹۱۷

سلیمان بن داؤد گجدانی ۷۲۴ سلیمان کنکاتی ۳۲۰ سوا تمارام جوگی ۹۱۰

سلیمان بن داؤد (=ابوداؤد طیالسی) سماء الدین سمرقندی ۸۹۹ سودہ بنت زمعہ (ام المومنین)

۴۲ سماعیل بن بیجو تارڑ ۹۰۹ ۲۲۹

سلیمان بن زین العابدین امام ۳۹۰ سماعہ (دالدمحمد) ۴۸۱ سورۃ بن حرمی سلمی ترجمہ ۲۴

سلیمان بن شاہ دتہ ڈوگر ۵۲۴ سمدیہ عمر لغنیی (دالدعمر) ۷۴۲ سمیع (دالدکرن) ۹۱۶

سلیمان بن شعیب رقی ۷۹۰، ۷۹۷ سمیرہ (دالدجابر) ۳۵۰، ۳۹۴ سکون (دالدحسین شہید کربلا) ۳۹۰

Marfat.com

سوہنی ترنشاہ [= عبدالغفار خاموش وچی] سہیل بن عمیرہ (ابی ربیعہ) ۲۳۰ ۵۰۷، ۵۰۷، ۵۰۷، ۵۰۷

۸۳۴ سہیل فوشنجی (والواجر) ۵۲۱، ۵۲۱، ۵۲۵، ۵۲۷، ۵۷۷، ۵۸۰

سوہندا جٹ (مرید نوشہ) ۱۰۲۵ سہیلی ۱۱۱۶ ۲۹، ۳۴۲ ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۹، ۵۹۱

سوہندا حق نما ۷۷۰ سیار (والد بدر) ۳۷۳ ۵۹۲، ۵۹۴، ۲۰۲

سوہندا بن محمد رضا ۲۵۵، ۲۵۶ سیحان بن صوحان ۴۵۵ سیدالعرب [= علی مرتضیٰ] ۳۳۹

سوہنی بخاری ۶۲۹، ۷۰۷، ۲۹۷ سید احمد (مرید صفدر) ۱۸۱۴ سیدالکونین [= محمد رسول اللہ]

سوہنی بن غفلہ ۳۲۵ سید احمد قادری (از مشائخ حیدرآباد) ۲۸۱، ۳۱۴

سوہنی (والد حارث) ۳۹۵ ۱۶۹ سیدالمرسلین [= محمد رسول اللہ]

سوئیں بن رائے تارڑ ۹۰۸ سید احمد قادری ۷۶۴ ۲۱۶، ۲۸۲، ۳۳۹

سہاری (والد علی) ۳۹۹ سید احمد بن فیض احمد سلیمانی ۹۰۲ سیدالمسلمین [= علی مرتضیٰ]

سہل (صحابی) ۲۰۹ سیدالسادات [یعنی سید احمد گیلانی] ۳۳۸، ۳۳۹

سہل از ہراصفہانی ۵۷۵ ۷۹۳ سیدالموحدین [= علی مرتضیٰ] ۳۳۸

سہل بن ابوسہل [= ابوالطیب صعلوکی] سیدالشہداء [= امام حسین] ۶۲۴ سیدالامام (مقتدائے انام ہی) ۱۵۰

۶۱۰ سیدالصادقین [= علی مرتضیٰ] ۳۳۸ سیدالرابطہ ساہن بال تارڑ ۱۰۲۷

سہل بن حنیف ۳۹۵، ۴۰۵ سیدالطائفہ [= جنید بغدادی] ۳۴۴ سیدنا بلال ۹۲۷

سہل بن سعد ۱۲۷ ۱۴۰، ۳۰۰، ۲۲۰، ۴۰۳، ۵۰۳ سیدبقا بن زندہ پیر ۷۶۴

سہل بن عبداللہ تستری ۲۳ ۵۰۴، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۸ سیدبقا (مرید ابوالبقا) ۴۸۱

۱۵۸، ۱۷۰، ۵۲۶، ۵۲۷ ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵ سیدبقا [= ناظم زہرا] ۳۶۹

سہل بن عبداللہ ۳۴۶ ۵۱۷، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۲ سید حسین بھاکری (والد شاہ محمد شہید)

سہل بن علی آکدن بخاری ۲۲، ۵۶۰ ۵۲۳، ۵۲۵، ۵۲۸، ۵۲۹ ۱۰۲۱

سہیل (مرید نوشہ) ۱۰۲۴ ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۲، ۵۵۹ سید شاہ بن حسن شاہ ۹۱۱

Marfat.com

سید عسکر (مرید نوشہ) ۱۰۲۴ — سیوطی حافظ ۲۰، ۲۱، ۲۲ — شاہ بنت غوث اعظم ۷۱۲

سید محمد قادری ۸۵۲ — ۲۳، ۲۶، ۲۷، ۳۷، ۴۱ — شاہ آدی دیوان مداری ۴۰۳

سید محمد بن عبداللطیف ۷۶۴ — ۴۵، ۷۹، ۸۲، ۸۴ — شاہ پرشوری ۱۰۲۲

سید میر بغدادی ۸۵۲ — ۸۵، ۸۶، ۹۵، ۲۲۴ — شاہ ابابکر نانگلواری ۴۰۳

سیدن سائیں بن عبدالقادر دسالپوری — ۴۲۵، ۴۲۶، ۷۸۶، ۹۷۶ — شاہ اسکندریہ و مصر (مقوقس) ۲۱۲

۸۲۹ — شاہ اعظم قادری ۸۱۲

سیدن شاہ بن پیر و شاہ شیرازی ۸۵۲ — **ش** — شاہ افضل بن شاہ نور ۸۱۱

سیف الدین باجزہ ۳۹۷ — شادی (مرید نوشہ) ۱۰۲۵ — شاہ اکرم قادری ۸۱۲

سیف الدین قادری ۷۷۱ — شادی رہناسی (مرید نوشہ) ۱۰۲۱ — شاہ الف [= محمد تقی] ۱۰۲۱

سیف الدین ترک دہلوی ۱۵ — شاش (والد عمرد) ۳۴۷ — شاہ امجد [= شاہ مون] ۸۴۴

سیف الدین یحییٰ قادری ۱۶۳ — شافع (والد احمد) ۶۴۶ — شاہباز (مرید نوشہ) ۱۰۲۵

سیف الدین بن غوث اعظم ۷۱۱ — شافع حبلی (والد لنگاہ) ۷۶۷ — شاہ بالا قادری ۷۲۱

سیف الدین حسین بن ابی الحیا ۲۰۳ — شافعی امام [= محمد بن ادریس] — شاہ بخاری لال شہبازی محمود والی ۴۰۴

سیف الدین شاہ بن پیر حسن گیلانی ۷۶۴ — ۸۸، ۲۹۵، ۳۸۵، ۴۲۰

سیف الدین [= عبدالوہاب بن غوث اعظم] — ۴۲۱، ۵۲۳، ۵۵۹، ۵۸۴ — شاہ جلال معمار ۱۰۲۴

۱۷۱، ۷۱۳، ۷۵۲، ۷۶۳ — ۷۵۲، ۷۷۰ — شاہ جمال مجرد ۴۰۴

۷۶۵، ۷۷۲، ۷۷۱، ۷۷۳ — شافعی زمانہ [= ابوعمر و عثمان] ۶۵۹ — شاہ جہاں بادشاہ ۹۴

۷۷۵، ۸۸۶، ۹۴۴، ۹۲۵ — شاگرد مصطفیٰ [= ابوبکر گنانی] — ۹۹۲، ۹۹۷، ۱۰۲۴، ۱۰۲۷

۱۰۵۹ — ۵۶۵ — شاہجہانی (مرید نوشہ) ۲۶۰

سید عبدالرحمٰن بن غوث اعظم — شالخ بن ارفخشد ۱۷۸ — شاہ جیلان [= عبدالقادر جیلانی]

۷۱۱ — شام بی بی بنت عثمان ۷۶۵ — ۱۷۲، ۸۴۹، ۹۱۱

Marfat.com

شاہ جیو بن عبد السلام ۹۴۹، ۹۹۷
شاہ چراغ لاہوری ۸۴۳
شاہ چراغ بن عبد الوہاب ۸۲۹
شاہ چراغ بن کامل شاہ ہمدانی ۸۰۵ھ
شاہ چیچا دلی بخاری (مرید نوشہ) ۱۰۲۳
شاہ حبش (بخاشی) ۲۱۱، ۲۱۲
شاہ حبیب ملتانی ۱۵۴
شاہ حسین گائیٹھ گجراتی ۹۲۶
شاہ حسین صابلی سداری ۴۰۳
شاہ حمزہ دیوان سداری ۴۰۳
شاہ خلیل قادری ۸۱۲
شاہ دتہ بن بھیٹی ڈوگر ۵۶۳
شاہ دولا دریائی گجراتی ۷۴۹
۹۲۶، ۹۴۹، ۹۹۷
شاہ راجو بن کمال ۸۱۱ھ
شاہ رسالت (= محمد رسول اللہ) ۶۶۳
شاہ روم (برتل) ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۳
شاہزادہ (مرید نوشہ) ۱۰۲۵
شاہ زمان درانی ۲۵۵
شاہ زماں (= شہر یار) ۳۰۸
شاہ سدو ۱۵۷
شاہ سہندا (= عبد الصمد بن عطاء) ۹۱۷
شاہ شاہاں (= شاہ سلیمان نوری) ۸۸۱
شاہ شجاع کرمانی ۵۵۱
شاہ شجاع بن ابو الحسن علی حسنی ۶۱۱
شاہ شریف بن شاہ افضل ۸۱۱
شاہ شریف بن عبد الملک خوارزمی ۷۸۰
شاہ صاحب (= محمد شاہ بن محمد امین) ۱۰۲۵
شاہ صاحب (= معروف شاہ شاہی) ۹۰۲
شاہ صاحب (= شہر یار) ۳۰۸
شاہ صدو ۱۵۷ ۸۶۹، ۸۷۱، ۸۸۳، ۸۸۴
شاہ سرمست سداری ۴۰۳ ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴
شاہ سعید (= رجب سالار سنبلا) ۱۲۹
شاہ سکندر قادری ۱۲۲ ۱۳۵، ۳۲۳، ۳۳۸
شاہ سکندر لال شہبازی ۱۵۸
شاہ سلیمان (از مشائخ صبائیر)
شاہ سلیمان نوری بھلوالی
شاہ سلیمان (= شاہ شاہاں نوری)
شاہ سلیمان نوری سداری ۴۰۳
شاہ سوہندا (= عبد الصمد بن عطاء)
شاہ عالم ۸۱۲
شاہ عالم بخاری ۴۰۴
شاہ عالم سرخپوش (مرید نوشہ) ۱۰۲۲
شاہ عالم بن قطب عالم ۱۵۰
شاہ عزت بن اسحاق علوی ۹۱۷
شاہ علم دریائی سداری ۴۰۳
شاہ علی (مرید حاجی رجب) ۱۲۹
شاہ فتاح دیوان ۱۰۴۲
شاہ فیروز ۸۱۲
شاہ قمیص ۱۰۱۳
شاہ قمیص قادری ۹۶۴
شاہ قمیص بن ابی الخیر ۱۶۴
شاہ کمال ۷۸۰
شاہ کالا دیوان سداری ۴۰۳
شاہ کمال قادری ۷۸۵
شاہ کمال کیتھلی ۹۶۲
شاہ کمال نہال نوری سداری ۴۰۳
شاہ کھوکھر (= زمان ثانی) ۹۱۸

Marfat.com

شاہ بیجمکران (= جمشید الدین حاکم) ۲۳۵
شاہ گدا بن سید عمر گیلانی ۴۲
شاہ گدا بن شاہ لالا ۸۲۷
شاہ لالا بن محمد شہ ۸۲۷
شاہ لطیف بری ۲۵۲، ۱۵۷۰، ۲۱۷، ۹
شاہ لطیف (داماد سید جنت) ۸۱۲
شاہ متاع قادری ۸۱۲
شاہ محمد قلندر لاہوری ۴۹
شاہ محمد (مرعوشہ) ۱۰۲۲
شاہ محمد رضا (= شاہ محمد خسرو) ۸۷۶
شاہ محمد قلندر ہاری (مرعوشہ) ۱۰۲۱
شاہ محمد موسیٰ کھرپہ ۳۶
شاہ محمد نجار تلوڈالہ ۱۰۲۶
شاہ محمد خان مختار ملک ۸۲۷
۸۵۷، ۸۵۶
شاہ محمد بن اگو ڈرانچ ۱۰۲۳
شاہ محمد بن شمس شیرازی ۸۲۲
۸۸۲، ۸۸۳، ۸۷۲
۹۰۳، ۸۸۵، ۸۸۷
شاہ مسند شعیب بن سید حسین زیدانی
۱۰۴۸، ۱۰۲۱، ۹۴۴

شاہ مدار (= بدیع الدین قطب المدار) ۱۲۷
شاہ مدن ۸۴۴
شاہ مراد (مرعوشہ) ۱۰۲۲
شاہ مراد (مرعوشہ) ۱۰۳۳، ۷۴۹، ۹
شاہ مرسلین (= محمد رسول اللہ) ۸۴۹
شاہ مرید بن عبداللہ ۷۶۴
شاہ مسکین قلندر ہاری ۴۰۳
شاہ مسعود (= مسعود خوشابی)
۸۸۷، ۸۸۲، ۸۷۹
۹۱۱، ۸۹۴، ۸۹۲
شاہ مسکن ہاری ۴۰۳
شاہ منور قادری ۸۰۵ ج
شاہ موسیٰ دیوان ہاری نوشہ والہ
۹۲۳، ۶۲۳
۴۰۳
شاہ میر (مرعوشہ) ۱۰۲۴
شاہ میر بن علی گیلانی حلبی
۸۱۲، ۸۰۸، ۸۰۵، ۸۰۴
۱۰۵۹، ۸۱۹ ج، ۸۱۳
شاہ میر بن محمد جیلانی ۸۲۳
شاہ نشاہ بن گل محمد علوی ۹۱۰

شاہ نور بن ابو محمد ۸۱۱
شاہ نور بن ادہم گیلانی ۱۸۰
شاہ نوشہ بن شاہ ولایت (مرعوشہ) ۱۰۲۵
شاہ ولایت بن شاہ چراغ بہرائچی
۸۷۵ ج
شاہ ولایت (= علی مرتضیٰ)
۴۱۴، ۳۲۹، ۳۲۷
۹۲۹، ۴۲۱، ۴۱۵
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
۲۳، ۱۹، ۱۷، ۱۲
۵۴، ۳۲، ۲۷، ۲۵
۴۳۳، ۱۲۱، ۱۱۹، ۵۲
۲۳۴۴، ۲۲۵، ۱۴۴، ۱۴۲
۵۵۸، ۴۲۵، ۳۴۴، ۳۲۷
۹۲۳، ۶۲۳
شاہین بال (= سابن بال تارڑ)
۱۰۲۳
شبیر (= امام حسن مجتبیٰ) ۴۷۵
شبلی شافعی ۴۰
شبلی بن حبیب اللہ فغانی ۱۰۲۷

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

شرح تونی علامہ	۱۰	۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳
شرح جمل بن ہ سنہ ۱۰۵-۱۰۲		۸۵۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸
شرح جغرا میغ (جن م	۴۴۰	۸۹۲، ۸۹۱، ۸۹۰، ۸۸۹
شرف اء ابو سعید بغدادی	۳۹۷	۸۹۷، ۸۹۶، ۸۹۵، ۸۹۳
شرف الدین اولیسی خواجہ	۴۰۰	۹۰۵، ۹۰۴، ۹۰۰، ۸۹۸
شرف الدین رام پوری	۳۴	۹۱۳، ۹۰۹، ۹۰۸، ۹۰۷
شرف الدین سہروردی	۱۵۲	۹۲۲، ۹۲۱، ۹۲۰، ۹۱۹
شرف الدین عارف	۴۳۴	۹۳۷، ۹۳۶، ۹۳۴، ۹۳۳
شرف الدین قادری	۴۸۲	۹۳۹، ۹۳۸، ۹۲۹، ۹۲۸
شرف الدین قتال	۱۶۲	۹۴۱، ۹۴۰
شرف الدین محمود طاری	۱۵۱	۹۵۳، ۹۵۰، ۹۴۶، ۹۴۵

Marfat.com

شرف الدین بن شمس الدین نعمانوی ۷۱۷ شریف احمد راد سہروردی دہلوی ۴۴ شعیب بن حسین (= ابو مدین مغربی)
شرف الدین بن غوث اعظم ۷۱۱ شریف احمد بن منصور ۷۱۸ ۱۲۸، ۱۴۳، ۲۱۴، ۳۳۰،
شرف الدین عیسیٰ بن غوث اعظم شریف احمد نوشاہی (= شرافت) شعیب (والد عمرو) ۱۳۲
۳۵، ۶۸۴، ۷۱۵ ۲، ۳۰، ۳۳۰، ۴۷۰، ۳۱۴ شعیب النسائی (والد احمد) ۳۳۴
شرف الاسلام (= عبد الوہاب بن ابی) ۳۷۳، ۴۰۹، ۴۵۳، ۹۰۳ شعیب بن علی (والد النسائی) ۲۲
۵۳۰ (ابو العلی الجسم) ۱۰۱۲، ۱۰۳۲، ۱۴۲۷، ۱۰۶۰ شفاء الحاجی (قطب) ۶۷
شرف الدین (= ابو اسحاق شامی چشتی) شریف الدین (= عیسیٰ عجلونی) ۷۳۰ شفیع (مرید نوشہ) ۱۰۲۶
۱۴۸، ۷۵۴ شریف حمزہ عقیلی ہروی ۵۶۸ شفیق بن سلمہ اسدی ۳۹۵
شرف الدین (= ابو الحسن بکاپی) شریف عمر بن عبد الوہاب ۶۳۰ شقران (غلام نبوی) ۲۷۲
۶۳۰، ۶۳۸، ۱۰۵۹ شریف مرتضیٰ حلی ۳۵۲ شقیق بن ابراہیم بلخی ۱۵۲
شرف الدین (= ابو علی قلندر پانی پتی) شریفہ بنت غوث اعظم ۷۱۲ شماس (والد قیس) ۲۳۲
۱۰۶، ۱۶۲، ۸۴۵ شریک قاضی ۳۴۱ شمر (ذی الجوشن) ۲۳۷
شرف الدین (= احمد بن مساز) ۷۲۳) شعبان (والد سلمان) ۶۵۹ شمس الدین (شاہ) ۱۵۱
شرف الدین (= محمد نقشبند سرمست) شعبان (والد عبد اللہ) ۷۴۱ شمس الدین ایکی ۷۳۸
۲۴۱ شعبہ ۳۸۳ شمس الدین جزری شافعی ۲۵، ۹۵۷
شرف الدین (والد الحسین) ۷۸۲ شعبہ مروزی (= ابن منصور حرانی) شمس الدین بخاوری ۵۰۰، ۲۸۲
شریح قاضی ۱۵۲، ۴۰۴ ۳۱ شمس الدین سہروردی ۱۵۲
شریح بن حارث قاضی ۳۹۵، ۴۰۲، ۴۰۴ شعبی (امام) ۱۳۲، ۲۰۳، ۳۹۵، شمس الدین سیالوی ۲۱
شریہ (قطب) ۶۸ شعرانی (= عبد الوہاب) ۳۳ ۴۵۱، ۲۵۲، ۶۷۸،
شریف (مرید نوشہ) ۱۰۲۴ شعیب علیہ السلام ۲۵۲، ۸۰۷) شمس الدین صحرائی ۱۶۲
شریف حارثہ (مرید نوشہ) ۱۰۲۳ شعیب بن احمد فاروقی ۷۷۹، ۸۶۹ شمس الدین قادری ۸۰۵، ۸۶۵

Marfat.com

شمس الدین کشی ۸۵۸ شمس الدین بن ناصر الدین دمشقی ۶۴۵ شمس الدین (= ابن خلکان) ۶۷۱
شمس الدین ترک پانی پتی ۱۲۷ شمس الدین بن نور الدین ۷۹۰ شمس الدین (= ابو عبد اللہ ذہبی) ۷۳۰
شمس الدین زکی حلبی ۶۳۲، ۶۷۹ شمس الدین ثالث بن عبد القادر رابع اوچی شمس الدین (= حافظ شیرازی)
شمس الدین شائق لاہوری ۸۶۵ ۸۳۵، ۸۳۲، ۸۲۷ ۳۸، ۷۰۷
شمس الدین عارف ۱۲۲ شمس الدین ثانی بن حاجی گنج بخش سابع شمس الدین (= سید ابن الجوزی) ۲۲
شمس الدین محمد ۱۵۹، ۳۱، ۷۲۵، ۷۲۵ اوچی شمس الدین (= عبد الرحمٰن) ۷۱۴
شمس الدین محمد خانپوری ۷۳۱ ۸۲۸، ۸۴۸، ۸۴۹
شمس الدین محمد قادری زراقی ۱۶۳ ۸۵۰، ۸۵۷، ۸۵۸ حقدسی)
شمس الدین بن ابراہیم گیلانی ۷۲۴ شمس الدین ثانی بن عبد اللہ ثالث شمس الدین (= عبد العزیز بن غوث اعظم)
شمس الدین بن جلال الدین علوی ۸۳۵، ۸۳۲ اوچی ۷۱۵
۸۵۷، ۸۵۵ شمس الدین (= محمد عظیم احمد آبادی)
شمس الدین بن شاہ میر گیلانی حلیمی شمس الدین خامس بن حاجی گنج بخش ۷۵۳
۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۴ ۸۴۲، ۸۴۳ رابع اوچی شمس الدین (= محمد زبیر) ۲۴۱
۸۱۴، ۸۱۹، ۱۰۵۹ شمس الدین رابع نورانی بن شمس الدین (= ابو الفضل)
شمس الدین بن شہاب الدین ۸۲۴ ۸۳۷ حاجی گنج بخش ثانی ۸۲۵
شمس الدین بن شیر جان ترکمانی ۸۰۲ شمس الدین سابع بن شمس الدین شمس الدین (= ابو الفضل) سجزی
شمس الدین بن عبد اللہ ۸۰۷ ۸۴۷ سادس اوچی ۸۲۳
شمس الدین بن عبد المومن ۷۷۰ ۸۵۶، ۸۵۷ شمس العارفین (= شمس الدین حسینی
شمس الدین بن غوث اعظم ۷۱۱ شمس الدین سادس بن حاجی گنج بخش ۸۰۵ قادری)
شمس الدین بن محمد اشرف بنگالہ ۷۱۰ ۸۴۴ خامس اوچی شمشیر خان گوتمل (مرید نور) ۱۰۲۳
شمس الدین بن محمد داد ۸۸۱ شمس الدین (= ابن الجوزی) ۲۳ شمعون (والد مایر قبطیہ) ۲۴۳

Marfat.com

شمعون مجوسی ۴۲۳، ۴۳۴
شمی بن عزتی ۱۷۷
شنها بن تلوچر ۹۰۸
شهاب (قاضی) ۴۰۵
شهاب (والد خدیجہ) ۷۱۴
شهاب (والد طارق) ۴۰۵
شهاب (والد علی علوی) ۴۳
شهاب احمد بن رضی الدین ۲۲۵
شهاب الدین ابہری ۱۶۰
شهاب الدین جونپوری ۴۴
شهاب الدین رملی ۹۰۸، ۹۰۹
شهاب الدین احمد زاہد ۶۱۴
شهاب الدین احمد قادری ۱۶۳
شهاب الدین عبد العالی (والد شیخ حسین) ۳۵۲
شهاب الدین عاشق خدا ۱۶۴
شهاب الدین عمر سہروردی ۳۴
۱۵۲، ۱۵۹، ۱۲۰، ۶۲۴
۶۶۸، ۷۰۸، ۷۱۲، ۷۲۹، ۷۳۸
شهاب الدین بن عبد القادر ہالت اوچی ۸۳۴
شهاب الدین احمد (شہاب الدین دولت آبادی) ۸۳۴
شهاب الدین احمد (شہاب الدین پیر محمد) ۱۵۱
شهاب الدین احمد (شہاب الدین غزالی) ۵۲۴
شهاب الدین ل (خفاجی) ۴۲
شهاب الدین [ابن حجر ہیتمی مکی]
شهاب الدین [سلیمان بن عبد اللہ]
شهاب الدین [شاہجہاں بادشاہ]
شهاب الدین [قسطلانی صحیح]
شهاب الدین [علی نیشاپوری]
شهاب الدین [ابن حجر عسقلانی]
شهاب الدین [احمد بیدہ]
شهاب الدین [شیخ احمد سرہندی]
شهاب الدین [محمد لاہوری]
شهاب الدین سمرقندی (والد محمود)
شهر بن عبد اللہ حوشب
شهر یار (والد ابو اسحاق گاذرونی)
شهر یار بن پرویز
شهیر (مرید نوشہ)
شهیرچوپان
شهیرا (مرید نوشہ)
شیبان (والد احمد)
شیبان کرمانشاہی (والد ابراہیم)
شیث (والد علیہ السلام)
شیث صبحی (والد لغوی)
شیث حضرمی (والد لغوی)
شیث بن ربعی
شیخ [محمد لاہوری]
شیخ [احمد سرہندی]
شیخ [احمد بیدہ]
شیخ [شاہجہاں بادشاہ]
شیخ [علی نیشاپوری]
شیخ [ابن حجر عسقلانی]
شیخ [سلیمان بن عبد اللہ]
شیخ [ابن حجر ہیتمی مکی]
شیخ [قسطلانی صحیح]
شیخ [احمد غزالی]
شیخ [احمد بیدہ]
شیخ [شہاب الدین دولت آبادی]
شیخ [محمد لاہوری]
شیخ [احمد سرہندی

۲۴۱، ۲۴۲، ۳۴۷، ۵۱۹ شیخ الشیوخ (= سعود بن احمد) ۷۹۲ شیطان ۲۲۹، ۴۴۵، ۵۳۷

۶۶۴، ۹۵۴، ۹۴۰، ۹۶۴ شیخ العزة (= عبدالله محض حسنی) ۵۷۴، ۷۸۹

۹۶۵، ۹۶۷، ۹۷۱، ۹۷۵ ۶۴۵ شیران المانی ۴۵۲، ۴۸۷

۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۹۷ شیخ الغریب (= احمد اندائی) ۵۰۰ شیرانی ۴۸۰۴

شیخ احمد صدیقی (= ملا حیون حنفی) شیخان بن عبدالرحمٰن عطاس ۲۸۱ شیر خدا (= علی مرتضیٰ) ۶۲۴

۲۳ شیخ بیضا عثمانی (والد عبدالرحیم) ۲۱ شیر سنگھ بن رنجیت سنگھ ۲۵۶

شیخ اکبر (= محی الدین عربی) ۵۵ شیخ سلیمان ۸۹۱، ۹۰۰ شیر شاہ قادری ۸۳۱

۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۱ شیخ شبلی (= ابوبکر شبلی) شیر علی ترکمانی بن بہاء الدین ۸۶۲

۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۲ ۱۵۷، ۱۶۴، ۱۶۸ شیر علی خان بیجاپوری (مرید نوشہ)

۷۱، ۷۲، ۷۵، ۷۶، ۷۷ شیخ شیوخ العالم (= احمد بن طاہر اسلام) ۹۸۷، ۱۰۲۳

۷۹، ۸۹، ۹۱، ۱۰۲ ۷۸۵ شیر محمد قادری ۷۴۱

۱۲۳، ۱۲۴، ۱۵۰، ۷۴۱ شیخ صاحب (= شاہ سلیمان نوری) شیر محمد ڈرائیور ہرکھے والیہ ۷۲۱

۸۸۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴ شیخ الاسلام (= ابوالحسن بکاری) ۸۸۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴ شیرد (مرید نوشہ) ۱۰۲۷

۶۳۰ ۹۲۵، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹ شیردیہ محمد اعلیٰ حافظ ۳۵

شیخ الاسلام (= عبداللہ انصاری) ۵۲۸ شیخ صحرائی ۴۵۲ شیردیہ (جد شیردیہ سہارنی) ۳۵

شیخ الجمن والدین (= جلال تبریزی) شیخ عطار ۸۲۵

ص

۹۳۴ شیخ کبیر قریشی تاندپوری ۴۲

شیخ الحرمین (= ابوالمعالی جوینی) ۶۱۲ شیخ محمد چشتی (= محمد اعظم) ۴۰ صاحب الدین (= شاہنشاہ بن گل محمد)

شیخ الحرمین (= محب طبری) ۳۸ شیخ مکی (مرید بکاری) ۶۳۲ ۹۱۷

شیخ الشیوخ (= شہاب الدین سہروردی) شیخین (ابوبکر و عمر) ۲۴۸، ۲۴۹ صاحبزادہ بن خان محمد تارڑ

۳۴ ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۸، ۵۰۰ ۹۰۹

Marfat.com

صاحبقران ثانی [= شاہجہان بادشاہ] صالح الدین [= علی بن مسعود گیلانی] صداقت کنجاہی ۹۳۱

۱۰۲۴ > ۱۰۴۳ ۷۹۸ صدرالدین ۷۸۳

صاحبو (مرید نوشہ) ۱۰۲۵ صالح شاہ رضوی نوشاہی ۴۰ صدرالدین (میر) ۱۵۱

صادر (مرید نوشہ) ۱۰۲۷ صالح محمد بن عبدالوہاب (۱۰۱۳، ۱۰۲۱، ۱۰۴۴) صدرالدین انصاری ۱۶۰

صادق (مرید نوشہ) ۱۰۲۴ صالح محمد بن مسعود گیلانی (۷۹۷، ۸۰۸) صدرالدین رضائی ۷۳۱

صادق مجذوب (مرید نوشہ) ۱۰۲۲ صالح محمد بن حضور (والد باکمال) صدرالدین [= صدر دیوان]

صادق محمد (مرید نوشہ) ۱۰۲۲ ۱۵۵ ، ۱۰۲۱ ۱۰۳۰، ۱۰۳۳، ۱۰۳۵

صادق بن الاشعث ۴۰۵ صاحبت (والد فرار) ۴۰۵ ۱۰۳۶، ۱۰۳۸، ۱۰۴۱

صادق [= امام جعفر صادق] ۳۸۲ صاحبت (والد شاہدہ) ۸۶ صدرالدین احمد قزوینی ۱۵۱

صادقہ بنت محمد شفیع ۷۱۱ ۸۷، ۱۲۲، ۱۲۷، ۱۳۸، ۴۰۵ صدرالدین راجن قتال بخاری ۱۵۶

صالح علیہ السلام ۶۲۸، ۴۰۰ صائغ (قطب) ۲۷ صدرالدین شیر خدا ۷۵۰

صالح العقیلی مصری ۵۱۴ صُبَیرہ بن مُرّہ ۲۳۱ صدرالدین عارف قریشی ملتانی

صالح بربری ۷۳۴ صحت خاتون زوجہ عبدالقادر ثالث ۱۵۲ ، ۱۶۲

صالح پاک قادری ۷۸۲ ۸۲۴ اوچی صدرالدین متوکل ۴۰۰

صالح بن سیار ۴۷۳ صخر بن حرب [= ابوسفیان] صدرالدین بن اسحاق قونیوی ۷۳۸

صالح بن عبدالرزاق ۷۱۴ ۲۳۲ ، ۳۶۰ صدرالدین بن حاجی دیوان ۵۶۳

صالح بن عبدالعزیز ۷۹۵ صخر بن صخر ۶۲۱، ۷۲۷ صدرالدین بن ظہیرالدین ۷۰۰

صالح بن عبدالغنی ۷۲۹ صخر بن عمرو ۲۳۸ صدرالدین بن عبدالرزاق پاک

صالح (والد احمد) ۳۵۰ صخر بن مسافر ۶۲۵ ۷۲۹ مجردی

صالح قرشی (والد عبدالخالق) ۷۱۲ صخر ازدی (والد ابوالحسن) صدرالدین [= محمد فوق ثالث بن

صالح الدین (مرید نوشہ) ۲۶۰ صخر (والد صخر) ۶۲۱، ۷۲۷ ۸۳۳ عبدالقادر رابع ملتانی)

Marfat.com

صدرالدین شاه بن عبدالقادر صفوان ۱۰۳ صلاح الدین بن زین العابدین ۷۲۸
۸۳۳ خاص ملتانی صفوره ملتانی ۷۵۰ صلت (دالوحیم) ۲۱۵
صدق علی (= رویفقیر) ۴۰۴ صفی الدین حسینی موسوی ۱۸ صمد ابدال ۶۳۹
صدقه بغدادی ۶۷۳ صفی الدین حقانی گازرونی ۸۲۲ صمصه (دالدابان) ۴۵۰
صدقه بن احمد گیلانی ۷۲۴ ۸۴۷ صنعان همدانی ۱۲۰
صدقه بن حسین بغدادی ۷۳۷ صفی الدین بن اسحاق اردبیلی ۱۵ صوبا (= موسی بن عمر تاژر) ۸-۹
صدقه بن محمد بغدادی ۲۲۸ ۱۷۰ صوحان (دالدسیحان) ۵-۴
صدیق اکبر (= ابوبکر صدیق) صفی الدین احمد بن علوان ۱۶۱ صوحان عبدی (دالدزید) ۵-۴
۱۵۰، ۱۶۲، ۱۸۳، ۲۲۹ ۴۵۰ صوفی (= عبدالسلام بن عبدالوهاب)
صدیق حسن خان بهوپالی ۱۹ صفی الدین (= آدم گرمانی) ۸۳۱ ۶۲۳، ۶۲۷، ۷۴۳، ۷۷۷
۲۵، ۲۷، ۴۲، ۶۸۴ صفی الدین (= عبدالرحمن حسینی موسوی) ۷۸۳، ۷۸۱، ۷۸۰، ۷۸۹
۷۵۶، ۷۵۷، ۷۶۴ ۷۹۹ ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶
صدیق محمد بن الیاس سلیمانی ۲۹ صفی الدین (= عبدالسلام صوفی بن صوفی الدین (= عبدالسلام صوفی) ۸۲۴
صدیقه (= عائشه ام المؤمنین) ۹۷ عبدالوهاب گیلانی) ۷۶۳، ۷۷۷ صوفی علی بن بدرالدین ۸۲۷
صرصری ۷۶۹ ۷۸۱، ۷۸۰، ۷۶۹، ۷۷۳ صهیب بن سنان ۳۹۴
صعصعه بن صوحان عبدی ۴۰۵ ۱۰۵۹، ۷۸۷، ۷۸۵، ۷۸۳ صیقل خوانی (دالامیر) ۷۴۲
صعصعه بن ناجیه ۲۳۳، ۲۷۰ صفی الدین (= قشاشی) ۳۴
صغیر (دالدفار) ۲۹۰ صفیه بنت ابوالعاص (دادوه

ض

ضحاک ترمذی (دالد حارث) ۲۳۲ ام حبیبه (ام المؤمنین) ضحاک سلمی ترمذی (دالدوسی) ۳۴
۳۰ معصوم شاه بکری) صفیه بنت حُیَیّ (ام المؤمنین) ضرار صدائی ۳۲۲
صفدر (= رویمیرنقا) ۴۸۱ ۲۳۲ ضرار بن صامت ۴۰۵

Marfat.com

ضرار (والد حارث جد جویریہ ام المؤمنین) ضیاء الدین ا=سلیمان بن عبداللہ بلیاوی ملا وحید العلماء (حنفیہ بغداد) ۵۲۲

۴۳۲ ۷۶۳، ۸۶۴ ظہیر قادری ۷۸۲

ضرار (والد ابوالحسن) ۷۱۵ ضیاء الدین ا=علی بن مسعود گیلانی) ظہیر (بقول والد حبیب عجمی) ۴۵۷

صرمہ از بنو قریظہ (والدہ صفیہ ۴۹۵، ۷۹۸، ۸۰۰، ۸۰۲ ظاہر (مرید نوشہ) ۱۰۲۵

۲۳۳ ام المؤمنین) ۸۰۶، ۸۰۸، ۱۰۵۹ ظاہر برتوی ۲۷۴

ضمرہ بن لبیعہ ۴۶۲ ضیاء الدین ا=محمد حسن شہرستانی) ۴۵ ظاہر بندگی لاہوری ۱۶۲

ضیاء الحق بن عنایت اللہ لاہوری ۲۱ ضیاء الدین ا=محمد بیمت) ۷۶۶ ظاہر جاگوئی ۹۲۷

ضیاء الدین ۷۳۶ ضیاء الدین ا=موسیٰ) ۷۱۵ ظاہر حنفی ۶۱۷

ضیاء الدین حسین راوندی ۳۵۶ ظاہر روادی ۷۳۴

ضیاء الدین محمد مقدسی حافظ **ط** ظاہر کشمیری مجذوب ۹۹۷

۴۰۰، ۴۲۲، ۴۲۵ طائح بن حاجم ۱۷۷ ۱۰۰۶، ۱۰۲۱

ضیاء الدین بن جمال الدین ۱۵۹ طارق بن الشیم ۴۹۴ ظاہر بن حارث طائی ۲۱۷

ضیاء الدین بن داؤد ۷۲۹ طارق بن شہاب ۴۰۵ ظاہر بن عبدالعزیز لغبی ۶۴۵

ضیاء الدین بن زکی الدین ۷۹۰ طالب محی الدین ا=مرتضیٰ شاہ کرمانی) ظاہر بن یحییٰ دیوری ۷۶۳

ضیاء الدین بن غوث اعظم ۷۱۱ ۳۸۰ ظاہر ا=عبدالعزیز بن رسول اللہ) ۲۲۴

ضیاء الدین عمر بن حسین بکری ۲۶ طالقان ملک بن محمد علوی ۳۷۳ ظاہر (والد محمد شیبی) ۴۰

ضیاء الدین ا=ابرہیم جوینی) ۶۶۸ طاس دلیم سیل صاحب ۳۷۳ طبرانی امام ۲۲، ۴۳۰

ضیاء الدین ا=ابوالنجیب سہروردی) طاؤس الحرمین ا=ابوالخیر اقبال حبشی) ۷۸، ۸۲، ۸۷، ۹۵۰

۱۴۸، ۱۶۰۰، ۴۰۴، ۵۲۴ ۲۶۰، ۵۷۳ ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۴۶، ۹۷۴

ضیاء الدین شیری سفطی) طاؤس الحرمین ا=ابوبکر) ۷۵۷ طبری ۱۷۷، ۲۱۵

۱۴۷، ۹۹۴، ۱۲۳۰، ۱۰۵۸ طاؤس الحسینی (والد الحجہ) ۳۵۲ طحاوی امام ۴۲

Marfat.com

ظ

ظباح بن عدی طائی ۴۰۵
ظفیل نیشبی (والد حکیم) ۳۷۳
ظلام (والد ابی غالب) ۳۵۷
ظلمۃ الجواد بن امام حسن مجتبیٰ ۲۰۲
ظلمۃ ۲۸۹
ظلمۃ (والد خالد) ۳۷۳
ظلمۃ بن احمد (= ابوالبرکات عاقولی) ۶۴۸
ظلمۃ بن عبیداللہ ۱۸۳، ۴۹۰
ظلمۃ بن محمد نیشاپوری ۲۹
ظلمۃ بن مظفر علقمی ۶۵۹
ظہوسون بن محمد علی پاشا ۲۸۰
ظہیار (خطیب) ۶۷
ظہیار بن قاسم علوی ۳۷۲
ظہیر (= عبداللہ بن رسول اللہ) ۳۴۲
ظہیب (مخدوم) ۱۵۰
ظہیب حلالی (والد محرم) ۴۵
ظہیر بن عیسیٰ (= پیر سلامی) ۳۳۱
ظہیر الدین (= بابر بادشاہ) ۸۵۲
ظہیر الدین احمد قادری ۱۶۳
ظہیر الدین بن شمس الدین ۷۷۰
ظہیر الدین ظہیری سمرقندی ۳۴، ۳۴۱
ظہیر الدین محمد بن سلطان ۱۶۹
ظہیر الدین نیشاپوری ۳۴۱
ظہیر الدین (= بابر بادشاہ) ۸۵۲
ظہیر الدین احمد قادری ۱۶۳
۷۲۳، ۹۱۷

ع

عابد کبیر قادری ۱۶۹
عابدہ بنت غوث اعظم ۷۱۲
عابر بن صالح (= ہود) ۱۴۷، ۱۴۸
عاتکہ بنت عبدالمطلب (والدہ سلمہ) ۱۴۶، ۴۲۶
عارف مرسی (= ابوالعباس) ۶۵
عارف علیشاہ بن امیر علی جمدی ۶۴۷
عارف عطار (مرید نوشہ) ۱۰۲۵
عادل (مرید نوشہ) ۱۰۲۵
عادی (مرید نوشہ) ۱۰۲۲
عارف بغدادی (والد علی بقا) ۵۵۳
عارف رودباری شیخ ۱۲۳
عارف مرسی (= ابوالعباس) ۶۵
عارف علیشاہ بن امیر علی جمدی ۶۴۷
عارب (والد براء) ۳۳۷، ۳۹۴
عاشق محمد بن عبدالوہاب ۱۰۲۱
عاشور سنجاری (والد عثمان) ۷۴۰
عاص (والد حکم) ۸۹۲
عاص (والد عمرو) ۱۸۸، ۲۹۰
عاصم بن وائل سہمی ۲۳۴
عاصم مرثی طبی (والد عمار) ۱۲
عاصم بن ابی النجود ۲۹۳
عاصم بن عمر فاروق ۲۴۵
عافیہ بنت غوث اعظم ۷۱۲
عاقب (قطب) ۲۷
عالم الدین اویسی خوجہ ۲۹۹
عالم شاہ بن مخدوم محمد قریشی ۲۸۴
عالم الدین (والد عامر شاہ بن محمود شاہ بگھورہ ۲۰۵۸

Marfat.com

عالمگیر ثانی بن جہاندار شاہ ۱۰۴۳ | عباد اللہ بن نعمت اللہ ۷۹۰ | عباس علی (شمس الدین خاص اوجی)

عامر بن جزء قرنی ۳۹۷ | عبادہ بن صامت ۸۲، ۸۷ | ۸۴۲

عامر بن صعصعہ ۲۲۳، ۳۷۰ | ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۴۰۵ | عباس علی خاں نقشبندی امروہی ۲۵

عامر بن عبد القیس ۳۹۸ | عبادہ (والد سعد) ۴۰۶ | عباس میرزا بن فتح علی شاہ قاجار ۲۶

عامر بن عمرو تیمی ۲۲۹، ۲۳۷ | عباس (والد ابراہیم) ۳۸۷ | عبد بن حمید کشی امام ۴۲

عامر بن فہیرہ ۱۱۴ | عباس بن احمد ۷۹۰ | عبد الاحد آدمی تیمی (والد ابو القاسم)

عامر بن لؤی قرشی ۲۲۹ | عباس بن جعفر صادق ۳۸۴ | ۳۵۰، ۳۵۵، ۴۰

عامر بن واثلہ کنانی ۲۴۱، ۳۴۷ | عباس بن عبد الرحمٰن ۴۲۴ | عبد الاحد فاروقی سرہندی ۴۴

عامر (والد عدی) ۴۱۲ | عباس بن عبد المطلب ۱۳۲ | عبد الاحد (والد ابو سلمہ) ۲۳۱

عامر (والد عقبہ) ۴۴۵ | ۳۰۵، ۳۳۳، ۳۴۱، ۳۴۷ | عبد الاول سجاوندی ۴۰۳

عامر (والد لویس قرنی) ۱۵۱ | ۲۷۵، ۲۸۸، ۲۹۲، ۲۹۴ | عبد الاول بن پیر حلب شیرازی ۹۱۷

عائذ مخزومی (والد عتیق) ۲۲۸ | ۲۰۵، ۲۳۳، ۲۷۱، ۲۷۲ | عبد الاول بن عیسیٰ سنجری ۷۲

عائشہ صدیقہ (ام المومنین) ۱۳۱ | ۲۷۵، ۲۸۸، ۲۹۲، ۲۹۴ | ۴۳۷، ۷۵۷

۱۸۹، ۲۲۹، ۲۳۱، ۲۵۱ | ۳۲۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۵ | عبد الاول بن مکرم مستملی جونپوری ۴۲

۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۳، ۲۷۶ | ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۳۴۱ | عبد الباسط قادری ۱۲۳

۲۰۹، ۲۳۹، ۴۴۸، ۶۲۴ | ۲۴۲، ۳۴۲، ۳۵۹، ۳۷۸ | عبد الباقی (= ابن القانع) ۴۳

عائشہ بنت سیف الدین عبد الوہاب ۷۲۵ | ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۷۸، ۲۹۱ | عبد الباقی (والد محمد) ۷۱۶

عائشہ بی بی بنت شاہ حسین لاہوری | عباس بن مجاہد ۷۱۷ | عبد الباقی بن ابو المعالی محمد ۸۳۱

۷۹۵ | عباس بن موسیٰ کاظم ۳۲۷، ۳۵۹ | عبد الباقی احمد (والد ابو الفتح) ۴۲

عباد بن بشیر ۱۱۳ | عباس عمار بن یحییٰ مرتعش ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲ | عبد البر بن عاصم نمری قرطبی ۱۲

عباد (والد قیس) ۴۲۳ | ۲۴۴، ۲۳۷، ۲۳۸، ۹۱۰، ۹۳۳ | عبد البقا قادری ۱۵۸

Marfat.com

عبدالجبار حسینی شاذلی ۱۵۹ ۱۸، ۲۳، ۵۴، ۲۹
عبدالجبار صیرفی (والد ابن الطیوری) ۶۴۸ ۳۹، ۴۱، ۷۰، ۸۰، ۷
عبدالجبار قادری ۱۵۸ ۸۰، ۸۳، ۱۵۹، ۲۸۰
عبدالجبار بن ابوالفضل قعفی ۲۵۹ ۲۸۲، ۴۲۵، ۲۸۵۰، ۲۸۳
عبدالجبار بن ابی الفضل ارجی ۴۲، ۷۲۸، ۷۸۰، ۷۸۹، ۷۹۰
عبدالجبار بن غوث اعظم ۱۵۳ ۷۹۵، ۷۹۹، ۸۰۴، ۸۱۰
۷۱۱، ۷۱۳، ۷۵۲، ۸۲۵، ۸۳۲، ۸۳۴، ۸۴۴
عبدالجلیل تلمسانی ۵۱۵ ۹۳۲، ۹۵۰، ۹۷۲، ۱۰۱۲
عبدالجلیل قادری ۱۵۸ عبدالحق بن زمان علی علوی ۹۱۷ ۴۲، ۸۰۱
عبدالجلیل گجدوانی (والد عبدالخالق) ۲۴۲ عبدالحق شاہ بن شاہ ولایت بمدانی عبدالخالق غجدوانی ۱۷۰، ۲۴۲
عبدالجلیل گوجو ۹۹۷ ۸۷۵ عبدالخالق بن حدایار ۸۸۱
عبدالجلیل نیشاپوری ۴۲۷ عبدالحکیم حکیم سروانی (مریدِ توشہ) ۱۰۲۲ عبدالخالق بن صالح قرشی ۷۱۲
عبدالجلیل بن اسمٰعیل ردمی ۷۲۹ عبدالحکیم سیالکوٹی مولانا ۳۵۴ عبدالخالق بن غوث اعظم ۷۱۱
عبدالجلیل ثانی بن ابوالفتح ثانی ۶۳۵ ۲۸۴، ۷۹۷، ۱۰۰۳ عبدالخالق (جدِ نبیرا رحمت) ۴۲
عبدالجلیل چوہڑ بندگی بن ابوالفتح ۶۳۵ ۱۰۰۴، ۱۰۱۷، ۱۰۲۲ عبدالدائم (مریدِ توشہ) ۱۰۲۵
عبدالحسن زنگی پوری ۴۴ عبدالحکیم گیلانی لاہوری ۸۱۲ عبدالرحمٰن ۷۱۴
عبدالحفیظ بن عبدالرشید ۸۳۱ عبدالحکیم شرزنکھوی ۱۴، ۱۵ عبدالرحمٰن حامد (مریدِ توشہ) ۱۰۲۴
عبدالحق (مریدِ توشہ) ۱۰۲۴ عبدالحلیم (والد عبدالحق نکھوی) ۴۰ عبدالرحمٰن اسفرائنی ۱۶۱
عبدالحق اجاری ۱۲۹ عبدالحلیم بن عبدالسلام حرّانی (والد عبدالرحمٰن بخاری حنبلی ۹۲۷
عبدالحق حقانی دہلوی ۲۳ ۳۵ (ابن تیمیہ) عبدالرحمٰن سلمانی ۶۳۰
عبدالحق محدث دہلوی ۱۰۱۵ عبدالحمید غوری ۲۷۴ عبدالرحمٰن عامی ۸۲۴۰۰

Marfat.com

عبدالرحمٰن حسینی موسوی ۹۹۷ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ۳۹۵ عبدالرحمٰن بن غوث اعظم ۷۱۱

عبدالرحمٰن خراسانی ۶۱۲ عبدالرحمٰن بن احمد (= ابن رجب) ۳۳ عبدالرحمٰن بن محمد (= ابن ابی حاتم) ۴۱

عبدالرحمٰن دہلوی (مرشد ماہرو) ۱۵۸ عبدالرحمٰن بن احمد (= جامی) ۳۲ عبدالرحمٰن بن محمد سلطانی ۳۹

عبدالرحمٰن سقاف ۷۳۴ عبدالرحمٰن بن شیم ۳۹۴ عبدالرحمٰن بن محمد عزازی ۷۱۵، ۸۵۷

عبدالرحمٰن شعوبی ۶۲۹ عبدالرحمٰن بن العباس ۴۲۴ عبدالرحمٰن بن محمد طلحی نسمی ۷۷۴

۶۷۰، ۷۴۱ عبدالرحمٰن بن بقا ۷۱۸ عبدالرحمٰن بن منصوری حاطب ۱۰۱۷

عبدالرحمٰن علوی سطاروری ۴۴ عبدالرحمٰن بن حسن مجتبیٰ ۳۸۶ عبدالرحمٰن بن یحیم (= ابن یحیم حزامی) ۲۱۱

عبدالرحمٰن کاشانی ۴۰۰ عبدالرحمٰن بن زکریا ۴۲۴ عبدالرحمٰن بن موسیٰ ۴۹۵

عبدالرحمٰن لاہوری قاضی ۱۶۱ عبدالرحمٰن بن سکران ۲۲۹ عبدالرحمٰن بن موسیٰ کاظم ۳۸۶

۱۰۳۲ عبدالرحمٰن بن شاہ شجاع حسنی ۶۱۱ عبدالرحمٰن بن میر میران لاہوری ۸۲۴

عبدالرحمٰن سعدی ۴۴۷ عبدالرحمٰن بن عبدالجیلانی ۷۱۳ عبدالرحمٰن بن یحیم حزامی ۷۱۸

عبدالرحمٰن حال راشدی ۳۹ عبدالرحمٰن بن عبداللہ (= مہبل) ۲۹ عبدالرحمٰن اصغر بن عمر فاروق ۲۴۵

عبدالرحمٰن پاک پٹن والہ ۱۵۸ عبدالرحمٰن بن عثمان ۲۵۹ عبدالرحمٰن اکبر بن عمر فاروق ۲۴۵

۱۵۷، ۱۶۱، ۱۰۳۱، ۱۰۳۵ عبدالرحمٰن بن عثمان جنیدی ۵۵۲ عبدالرحمٰن اوسط بن عمر فاروق ۲۴۵

عبدالرحمٰن شوق امروہی ۱۹ عبدالرحمٰن بن عقیل سید ۲۸۱ عبدالرحمٰن سفاف بن محمد مولیٰ الدویلہ

عبدالرحمٰن علامہ زی سہرانی نیشاپوری ۵۲۹ عبدالرحمٰن بن عمر العطاس ۲۸۱ ۲۸۲

عبدالرحمٰن بن ابراہیم عقدی کوفی ۲۵ عبدالرحمٰن بن عمر النشاوری ۷۲۱ عبدالرحمٰن (= ابن الجوزی) ۲۳

عبدالرحمٰن بن ابوالعلائے نجم ۷۴۳ عبدالرحمٰن بن عوف ۲۴۲ عبدالرحمٰن (= ابو حنیفہ نعمان) ۸۴۸

عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق ۲۳۹ ۱۸۳ - ۲۵۱ عبدالرحمٰن (= سیوطی) ۲۹

عبدالرحمٰن بن ابوحفص عمرو واغلد ۹۴۲ عبدالرحمٰن بن عویمر ۴۰۵ عبدالرحمٰن (= صفی الدین حسینی موسوی)

عبدالرحمٰن بن ابوعمرو مقدسی ۷۱۸ عبدالرحمٰن بن عیاش مکاری ۸۸۱

Marfat.com

عبدالرحمن (عون قطب) ۱۰ ۲۲ ۸
عبدالرحمن (محی الدین علیمی) ۲۰
عبدالرحمن (ابوہریرہ) ۳۰ ۴
عبدالرحمن (والد کمال الدین عبدالرحیم) ۴۵۲
عبدالرحمن (والد یونس) ۴۰۹
عبدالرحمن مقدسی (والد عبدالوہاب) ۴۲۷
عبدالرحیم (مرید نوشہ) ۱۰۲۴
عبدالرحیم ضیا ۴۳
عبدالرحیم عمری دہلوی ۱۶ ۲۵۰
عبدالرحیم قادری ۷۷۱
عبدالرحیم قنادی مصری ۳۲۹ ۷۳۴
عبدالرحیم بن شیخ بینا عثمانی ۳۰
عبدالرحیم بن عبدالرحمن ۸۸۱
عبدالرحیم بن عبدالرزاق ۷۱۴
عبدالرحیم (عبدالسلام صوفی بن عبدالحق) ۷۷۳
عبدالرحیم بن حسین (عراقی) ۳۲
عبدالرحیم (ابوعبدالعزیز حنفی) ۶۸۴
عبدالرحیم حسن حبیلی (والد جوہر) ۳۰۴
عبدالرزاق
عبدالرزاق
عبدالرزاق

عبدالسلام بن مشیش ۱۵۹
عبدالسلام (جدابن تیمیہ) ۳۵
عبدالسلام (والدغزالی) ۶۷۵
عبدالشکور بن عبدالعلی ۸۸۱
عبدالشمس بن عبدمناف قرشی ۲۲۲
۲۲۶ ، ۲۲۳
عبدالشمس بن عبدود قرشی ۲۲۹
عبدالشیخ (مریدنوشہ) ۱۰۲۵
عبدالصمد (خلیفہ سیدامین عبدالوہاب) ۷۶۸
عبدالصمد بن ابی عبداللہ انصاری ۷۴۳
عبدالصمد بن عطاء العنبری ۹۱۷
عبدالصمد (نورالدین ناطفری) ۵۶۲
عبدالعزی بن رباح عدوی ۲۲۲، ۲۲۳
عبدالعزی بن عبدالمناف ۲۲۹
عبدالعزیٰ بن قصی قرشی ۲۲۸، ۸۸۱
عبدالعزیٰ (والدابوسلیم) ۳۲۳
عبدالعزیز (خسر حلیمہ سعدیہ) ۱۷۹
عبدالعزیز بحرانی ۵۷۲
عبدالعزیز پرچیاروی ۳۸
عبدالعزیز جائسی ۶۲۱
عبدالعزیز مکی قلندر، ۱۲۲، ۱۲۳
۱۲۷، ۲۵۱، ۴۰۰، ۴۰۱
عبدالعزیز ملتانی ۶۸۳
عبدالعزیز بن ابونوح حمادی ۷۱۸
عبدالعزیز بن احمد حافظ ۶۷۴
عبدالعزیز بن حارث یمنی ۶۰۹، ۶۲۳
عبدالعزیز بن دلف بغدادی ۷۲۳
عبدالعزیز بن سودہ نجدی ۱۷۹، ۲۴۲، ۲۸۱
عبدالعزیز بن شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
عبدالعزیز بن محمد بن ابراہیم ۲۲۵
عبدالعزیز بن محمد بن احمد ۲۸۰، ۲۸۱
عبدالعزیز بن مروان ۲۷۳، ۲۷۵
عبدالعزیز بن عبدالرحیم حنفی ۶۸۴
عبدالعزیز بن عبداللہ ۷۹۵
عبدالعزیز بن غوث اعظم ۷۵۱، ۷۵۱
عبدالعزیز بن کلف ۷۱۸
عبدالعزیز بن محمد نجدی ۲۸۰، ۲۸۱
عبدالعزیز بن مروان ۲۷۳، ۲۷۵
عبدالعزیز بن عبدالرحیم حنفی ۶۸۴
عبدالعزیز بن عبداللہ ۷۹۵
عبدالعزیز بن غوث اعظم ۷۵۱، ۷۵۱
عبدالعزیز بن قصی قرشی ۲۲۸، ۸۸۱
عبدالعزیز (والدابوسلیم) ۳۲۳
عبدالعزیز (خسر حلیمہ سعدیہ) ۱۷۹
عبدالعزیز بحرانی ۵۷۲
عبدالعزیز پرچیاروی ۳۸
عبدالعزیز جائسی ۶۲۱
عبدالعزیز دباغ ۲۲۲، ۲۲۳
عبدالعزیز دباغ ۲۲۲، ۲۲۳
عبدالعزیز دباغ ۲۲۲، ۲۲۳

عبدالقادر جیلانی (غوث اعظم) ۵، ۱۷، ۳۴، ۳۵، ۴۴، ۵۴، ۵۶، ۶۵، ۱۰۳، ۱۳۸، ۱۵۳، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۷۲، ۴۹۴، ۵۵۳، ۶۱۴، ۶۱۳، ۶۵۴، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۵۱، ۶۶۳-۶۵۸، ۶۷۱، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۷، ۶۸۳، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸-۷۰۹، ۷۱۰، ۷۳۲، ۷۴۴، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۷، ۷۶۰، ۷۷۷، ۸۲۲، ۸۰۰، ۸۰۸، ۸۴۲، ۹۲۳، ۹۴۷، ۹۲۰، ۹۲۵، ۱۰۵۹، ۱۵۹، ۸۰۵، ۲۷۸، ۹۹۷، ۱۰۲۳، ۲۲۸، ۵۵۳، ۲۸۱، ۷۱۳، ۱۲۸، ۵۶۴، ۶۲۷، ۸۰۸، ۸۲۵، ۸۳۴، ۸۳۲، ۸۳۰، ۸۴۳، ۸۴۲، ۸۳۹، ۸۳۷، ۸۱۷، ۸۲۹، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۲۸، ۸۲۶، ۸۲۲، ۸۱۸، ۸۲۹، ۸۵۲، ۸۶۶، عبدالقادر بن یحییٰ ۲۲۵، عبدالقادر بن یحییٰ گیلانی ۷۱۲، عبدالقادر آخرین کیمیا نظر بن اسرہیم گیلانی، عبدالقادر ثانی بن محمد غوث گیلانی اوچی، عبدالقادر ثالث بن حاجی گنج بخش کلانی اوچی، عبدالقادر ثالث بن محمد غوث ستگھری، عبدالقادر ثالث پان بن موسیٰ پاکدین، عبدالقادر حسن نجدی ۲۲۸، عبدالقادر بن عارف نجدی ۵۵۳، عبدالقادر بن عبداللہ عباس ۲۸۱، عبدالقادر بن عبداللہ گیلانی ۷۱۳، عبدالقادر بن علی محمد ۵۴، ۵۶، عبدالقادر بن محمود ۱۶۳، ۱۷۲، ۴۹۴، عبدالقادر بن مخدوم ۸۲۹، عبدالقادر بن مخدوم ۱۰۳، ۱۳۸، ۱۵۳، ۱۶۲، عبدالقادر بن نبی ۶۶۲، عبدالقادر بن عثمان ۷۴۳، عبدالقادر رابع بن حاجی گنج بخش ثالث ملتانی ۶۶۲، عبدالقادر رابع بن شمس الدین ثانی اوچی ۶۶۲، عبدالقادر سادس بن گنج بخش ثالث اوچی ۷۶۴، عبدالقادر (= شاہ گدا گیلانی) ۸۲۷، عبدالقادر (= عبدالواحد تمیمی) ۶۲۳، عبدالقادر سالع (= شمس الدین ثامن اوچی)، عبدالقدوس سوسی ۴۲۷، عبدالقدوس قلندر فاروقی جونپوری ۴۰۳، عبدالقدوس گنگوہی ۱۲۳، عبدالقیس (والد عامر) ۳۹۸، عبدالکریم (مرید نوشہ) ۱۰۲۴، عبدالکریم شیخ ۱۵۰، عبدالکریم حبیلی ۳۶

Marfat.com

عبدالکریم سمعانی ۴۰۰ عبداللہ ۱۰۳ عبداللہ بوسلیم ماوراء النہر ۵۰۰

عبدالکریم بن خنیس ۶۴۸ عبداللہ (میرابوالعلاء) ۱۲۹ عبداللہ ملا ۱۶۸

عبدالکریم بن عبدالوہاب گیلانی ۷۶۴ عبداللہ (میران) ۱۰۱۳ عبداللہ وصاف ناصری

عبدالکریم بن عسکر ۷۸۳ عبداللہ بخاری محمود بن لاہوری عبداللہ محمد بن محمود آملی ۲۹۹

عبدالکریم بن محمد (سمعانی) ۳۷ ۱۰۲۱، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱ عبداللہ یافعی الیمن ۳۶، ۳۲

عبدالکریم بن محمد مصری ۱۸، ۷۴۳ عبداللہ بطائحی ۷۱۷ عبداللہ الاسعد یمنی ۷۱۷

عبدالکریم بن ہوازن [= قشیری] ۲۹ عبداللہ بغدادی ۵۷۶ عبداللہ بن ابوالحسن حبالی ۲۱۰

عبدالکریم [= ابوالقاسم قشیری] ۱۲۴، ۲۱۲ عبداللہ بصری حبانی ۲۲۰ عبداللہ بن ابوالفتح ۸۲۹

عبدالکریم [= قطب الدین حیدر] ۸۳۲ عبداللہ چوسکھی ۱۰۲۲ عبداللہ ابوالفتح ہروی ۶۵۳

عبدالکریم (عبدالرزاق جزری) ۳۶ عبداللہ درویش لاہوری ۷۵۰ عبداللہ بن ابی اوفی ۳۳۷

عبدالکریم (والد ابوالوفا رزقی) ۲۱ عبداللہ شطار ۷۰۰ عبداللہ بن ابی رافع ۳۲۰

عبدالکریم قصاب علی (والد محمد) ۵۶۱ عبداللہ صالح ۳۰۰ عبداللہ بن ابی نصر محمود عطاری ۲۰

عبدالکبیر [= ابوبکر صدیق] ۲۳۷ عبداللہ (صحابی) ۱۵۴ عبداللہ بن ابوبکر صدیق ۲۰۲ ۲۹

عبداللطیف لاہوری ۳۱ عبداللہ عبدوردس مالکی جعفری ۱۲۱، ۴۴۷ عبداللہ بن احمد ۴۸

عبداللطیف محمد حرانی ۱۸۷ عبداللہ قاری ۲۴۲ عبداللہ بن احمد اصبہانی ۲۲

عبداللطیف بن عباد الدین ۷۳۸ عبداللہ قادری (مرید معروف چشتی) عبداللہ بن احمد حسینی (والد ۱۰۰۰ھ) ۹۳

عبداللطیف بن شاہ مرید ۷۲۴ ۸۱۴، ۸۲۵ ۲۰ پنج

عبداللطیف (مرید شاہ عزیز) ۸۷۵ عبداللہ قرشی (صحابی) ۸۸۵ عبداللہ بن احمد حنبل ۱۰۷

عبداللطیف (صاحب غوثیہ عظم) ۱۴۷ عبداللہ کاتب ۱۰۱۵ عبداللہ بن احمد قریسی ۱۰۳

عبداللطیف عبدالرحمن (والد کمال الدین) عبداللہ کرمانی بنگالی ۱۲۵ عبداللہ بن احمد [والد ابن قدامہ] ۱۰۰

۳۹ عبداللہ گجرات ۸۱۲ ۴۵، ۶۵۹

Marfat.com

عبداللہ بن احمد (= حافظ الدین نسفی) ۲۳۱
عبداللہ بن احمد (= موفق الدین حنبلی) ۶۲۰
عبداللہ بن احمد (المرسیلی) ۲۹
عبداللہ بن اسعد (= عفیف الدین یافعی یمنی) ۱۷
عبداللہ بن اسماعیل ۷۶۵
عبداللہ بن بلال ۲۳۳
عبداللہ بن جحش ۲۳۰
عبداللہ بن جعفر طیار ۱۲۶
۲۹۴، ۴۱۳
عبداللہ بن حاجی شاہ ۷۶۴
عبداللہ بن حاجی صالح سماجی ۲۵۴
عبداللہ بن حارث ۴۰۵
عبداللہ بن حسین (امام) ۷۱۷، ۷۲۷
عبداللہ بن حسین حبانی ۷۳۵
عبداللہ بن حسین عکبری ۷۴۰
عبداللہ بن حساب ۷۴۱
عبداللہ بن خیراللہ توشاہی ۱۹
عبداللہ بن رافع السہمی ۶۵۹
۷۴۱
عبداللہ بن رسول الہدم ۲۳۴
عبداللہ بن رشیدالدین ۱۵۹
۲۹۴، ۲۹۵، ۴۶۸
عبداللہ بن ربیع تستری ۱۵۸
عبداللہ بن زبیر ۲۹۴
عبداللہ بن زیاد ۴۰۵
عبداللہ بن زین العابدین ۲۲۶
عبداللہ بن سبا ۲۸۸، ۲۸۹
عبداللہ بن سلیمان ۳۹۵
عبداللہ بن سرفراز ۱۵۰
عبداللہ بن سعد ۴۳۸
عبداللہ بن سلام ۲۳۲
عبداللہ بن سنان رویانی ۲۵۹
عبداللہ بن شاہ شریف بگدولی ۷۲۲
عبداللہ بن شاہ میر حلبی ۸۱۱
عبداللہ بن شاہنشاہ علوی ۹۱۷، ۹۱۸
عبداللہ بن شداد ۳۹۵
عبداللہ بن شعبان ۷۲۱
عبداللہ بن شیخان عطاس ۲۸۱
عبداللہ بن عباس ۱۳۲
۲۰۵، ۲۳۳، ۲۹۲، ۲۹۴
۳۲۰، ۳۳۵، ۳۳۷، ۳۳۸
۲۳۴، ۳۳۹، ۳۴۱، ۳۵۹، ۴۰۸
عبداللہ بن عبدالرحمن بیہقی ۲۸۲
عبداللہ بن عبدالرحمن حمیدی ۵۵۲
عبداللہ بن عبدالرحمن سنان ۲۸۲
عبداللہ بن عبدالغنی مقدسی ۷۲۳
عبداللہ بن عبدالمطلب ہاشمی ۱۰۷
عبداللہ بن عبدالرحمن ۹۵
عبداللہ بن عبدالرحمن سعید ۲۸۲
عبداللہ بن عجلان مقدمی کوفی ۲۵
عبداللہ بن عدی جرجانی ۳۲
عبداللہ بن علی (مرتضیٰ) ۲۱۷
عبداللہ بن علی مرتضیٰ ۳۷۰
عبداللہ بن عمر واردق ۲۰۵
۲۰۸، ۲۲۵، ۳۰۸
۳۴۲، ۳۸۱، ۸۲۹
عبداللہ بن عثمان ۲۳۲
عبداللہ بن طرد خثعمی (الوکرانی) ۲۹
عبداللہ بن طرد فزاری ۱۳۰

Marfat.com

عبداللہ ... محمد ... ۲۴۰ — عبداللہ بن محمد (والد ابن بطوطہ) ۳۰ — عبداللہ الطاہر بن زین العابدین ۱۰۴

عبداللہ بن عیسیٰ رومی اکبر ۲۴۵ — عبداللہ بن محمد (جد ابو عبداللہ حسنی شاذلی) ۳۷۹ ، ۳۸۰

عبداللہ بن عیسیٰ یونسی ۲۴۳ — ۴۰ — عبداللہ الجواد بن جعفر طیار ۲۰۴

عبداللہ بن غوث اعظم ۱۱ ، ۷۱۳ ، ۷۱۷ — عبداللہ بن محمد (والد حاکم) ۴۱ — عبداللہ ثالث بن یحییٰ زاہد ۲۲۴

عبداللہ بن قرن منہاسی ۹۱۷ — عبداللہ بن محمد (والد محب طبری) ۳۸ — عبداللہ ثانی بن موسیٰ الجون ۲۴۵

عبداللہ بن نصیل ۵۲ — عبداللہ بن مرزا گیلانی ۷۲۲ — عبداللہ ربانی بن محمد غوث اوچی

عبداللہ بن قرطعدی ۲۳ ، ۲۴۳ — عبداللہ بن منصوری ۷۱۸ — ۸۲۲ ، ۸۲۷ ، ۸۲۲

عبداللہ بن ماجہ (جد ابن ماجہ) ۳۰ — عبداللہ بن موسیٰ کاظم ۲۸۲ ، ۲۸۷ — عبداللہ شاہ بن عبدالرحمن خوارزمی

عبداللہ بن مسعود ۸۱ ، ۲۰۵ — عبداللہ بن نصر بکری ۶۵۹ — ۷۲۱

۲۰۷ ، ۲۳۹ ، ۲۹۰ ، ۲۹۷ — عبداللہ بن نصر تمیمی ۸۴۰ — عبداللہ ستار بن حسام الدین ۱۵۹

۳۳۷ ، ۳۹۳ ، ۳۹۴ — عبداللہ بن نور الدین ۸۷۲ — عبداللہ موسیٰ بن محمد ۲۴۵

عبداللہ بن حسن گیلانی ۹۵ — عبداللہ بن وہب ۴۰۵ — عبداللہ فیض بن مکرم اصفہانی ۵۸۵

عبداللہ بن مسعود کوی ۳۸۱ — عبداللہ بن یحییٰ ۳۹۵ — عبداللہ کاتب بن ابی رافع ۳۹۴ ، ۳۹۵

عبداللہ بن محمد ۷۱۸ — عبداللہ بن یونس قرطاسی ۶۲۷ — عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ ۲۴۵

عبداللہ بن محمد ناقر امام ۲۸۲ — عبداللہ بن یونس (والد اسمٰعیل تستری) ۱۰۸ — عبداللہ مصری بن حسن الحداد ۷۲۱

عبداللہ بن محمد نواری ۷۲۳ — عبداللہ مصور بن حسن امام ۳۷۲ — عبداللہ منقاری بن محمد خوارزمی ۷۲۰

عبداللہ بن محمد نحاس ۲۶۸ — عبداللہ المصور بن عثمان دامغانی ۲۲۹ — عبداللہ نوشکوری بن ابوبکر رقی ۸۳۱

عبداللہ بن محمد علوی طبری ۲۷۳ — عبداللہ المصور بن علی مرتضیٰ ۲۴۰ ، ۲۴۲ — عبداللہ (والد ابن الانطاع) ۲۸۴

عبداللہ بن محمد واردی ۷۰۸ — عبداللہ اکبر بن حسن امام ۳۷۲ — عبداللہ (والد محمد شبلی) ۵۸۳

عبداللہ ... محمد ... (والد ابوالدنیا) ۳۰ — عبداللہ اکبر بن عثمان دامغانی ۲۲۹ — عبداللہ (والد ابوبکر صدیق) ۲۳۰

عبداللہ ... محمد ... یمانی سید ۲۷۲ — عبداللہ اکبر بن علی مرتضیٰ ۲۴۳ — عبداللہ (والد محمد بن نصر تمیمی) ۲۲۷

Marfat.com

عبداللہ [= ابومحمد حنائی] ۸۰۷ عبداللہ (والد ابوبکر شحاق) ۵۱۴ عبداللہ حسکانی (والد عبیداللہ)

عبداللہ [= ابومحمد شرزنی] ۵۶۹ عبداللہ (والد ابوجعفر فرغانی) ۵۷۳ ۲۷، ۳۳۶

عبداللہ [= ابومحمد یحیی شاطبی] ۱۷ عبداللہ (والد جابر انصاری) عبداللہ حسینی (والد ابوالحسن شاذلی)

عبداللہ [= ابومحمد رقعش] ۵۲۲ ۳۲۷، ۳۳۷، ۳۳۸ ۱۵۹

عبداللہ [= ابوالحسن محمد حنفیہ] ۲۹۹ ۳۴۶، ۳۸۱، ۳۹۴ عبداللہ حوشب (والد شہر) ۴۰۵

عبداللہ [= بلعاشر قیروی] ۴۹۹، ۵۲۳) عبداللہ (والد جندب) ۴۱۵ عبداللہ سماجی (والد محمد) ۳۵۴

عبداللہ [= رسلان بن شیبان] ۴۵۹ عبداللہ (والد حارث) ۲۳۰ عبداللہ طبری (والد محمد) ۵۶۱

عبداللہ [= عبدالقادر بن عبدالقادر] عبداللہ (والد حسن) ۳۶۵ عبداللہ بکری بصری (والد حسین) ۴۰۷

۴۲۹ عبداللہ (والد حسن بصری) ۴۳۴ عبداللہ نحری (والد خطیب تبریزی) ۴۲

عبداللہ [= خطیب جامع بخارا چاچی] ۴۵۰ عبداللہ (والد سلان) ۴۴۲ عبداللہ قرطبی (والد ابن عبدالبر) ۱۷۷

عبداللہ [= مامون الرشید عباسی] ۲۰۴، ۲۰۸، ۲۹۸) عبداللہ (والد سہل تستری) عبداللہ حسینی (والد ابراہیم نخلوی) ۳۲

عبداللہ [= المقتدر باللہ] ۲۹۲ ۲۳، ۳۴۶، ۵۶۱ عبداللہ نساج طوسی (والد ابوبکر) ۵۲۵

عبداللہ [= مسکویہ اصبہانی] ۸۸، ۲۵۸، ۲۹۳ عبداللہ (والد محمد بن علی) ۳۹۳ عبداللہ نواتی (والد علی) ۴۳۷

عبداللہ [= موفق الدین مقدسی] ۴۳۷ عبداللہ (والد قدامہ) ۴۸۷ عبدالمجید (مربی نوشہ) ۱۰۳۲

عبداللہ انصاری [= شیخ الاسلام] ۱۵۰ عبداللہ (والد سہیل) ۲۰۲ عبدالمجید سروی ۴۲۷

۲۹۴، ۵۶۲، ۵۶۸، ۸۴۵ عبداللہ ازجی (والد ابوبکر) ۴۲۷ عبدالمجید بن ابوالعباس ۴۸۳

عبداللہ بحیری [= موسیٰ] ۶۶۹ عبداللہ بجلی (والد جریر) ۳۵۹، ۴۴۰ عبدالمجید بن عبدالبسیط ۸۳۱

عبداللہ بن سالم سرجادوا [= عبدالعزیز بکری تمیمی] عبداللہ بغدادی (والد قراطی) ۴۲ عبدالمجید خان عثمانی ۲۷۲

۱۲۴، ۲۳۹، ۲۴۴، ۲۵۱، ۴۰۰ عبداللہ خجندی (والد فرخ عظم) عبدالمحسن ۴۲۳

عبداللہ [والد ابوالفتح فرغانی] ۱۲۰ ۴۰۹ عبدالمحسن بن دُرّہ ۴۱۸

عبداللہ [والد ابوبکر دقاق] ۵۰۷ عبداللہ صلیبی (والد ابوسعید مکاتب) ۳۷ عبدالمطلب بن ہاشم قرشی ۱۷۷

Marfat.com

۱۸۰، ۲۳۱، ۲۴۶، ۲۴۵ عبدالملک [سلیمان بن عبدالملک] ۱۲۰، ۱۲۳، ۱۳۴، ۱۶۵

۲۸۴، ۲۸۸، ۴۱۴، ۶۳- ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۷۰ ۱۲۹، ۳۹۷، ۴۵۱، ۴۵۴

۸۱۹ ھ عبدالملک بن محمد [خرگوشی] ۳۲ عبدالواحد بن عبدالرحمٰن مقدسی ۳۲

عبدالعزیز موصلی ۴۰ عبدالملک بن احمد [جد سلطان] ۴۲ عبدالواحد بن نظام الدین ۴۲۲

عبدالعزیز بن زیر حریمی ۴۱۷ عبدالمناف بن زہرہ قرشی ۱۷۸ عبدالواحد محمد بن عبدالاحد آمدی

عبدالعزیز [ابوالعز بغدادی] ۶۶۷ عبدالمناف بن قصی قرشی ۱۷۷ ۴۰، ۳۵۵، ۳۵۶

عبدالملک ازدی بجری مصری ۲۲ ۲۳۲، ۲۴۶، ۲۸۴، ۳۶۹، ۷۲۳ عبدالواحد [والی شاہ زیر] ۴۰۳

عبدالملک اسکاف ۷۲۰ عبدالمنعم [ابوالفرج بن علی حرانی] عبدالواحد مقدسی [والی بیت المقدس] ۶۶۰

عبدالملک بن اسمٰعیل خجندی رزی ۷۲۰ ۷۱۷، ۷۲۲ عبدالواحد مقدسی [والی عبدالغنی]

عبدالملک بن ذیال ۷۱۸ عبدالمؤمن بن مشتاق ۷۷۰ ۶۶۰، ۷۲۴، ۷۲۳

عبدالملک بن طلحہ نیشاپوری ۲۹ عبدالنبی [مرو رونی] ۱۰۲۲ عبدالواسع بن ادریس کاہ ۷۲۰

عبدالملک بن عثمان ذوالوزارتین ۲۴۹ عبدالنبی بن امین الدین ۷۲۲ عبدالوہاب ابوالقاسم خوجی ۴۰۰

عبدالملک بن علیمی ہارونی قاضی عبدالواحد [مرو رونی] ۱۰۲۲ عبدالوہاب بن شاہ ولی [امام] ۵۸۰، ۷۲۰

۶۵۹، ۷۴۱ عبدالواحد تمیمی ۶۰۸، ۶۰۹ عبدالوہاب بن طاہر ۷۸۱، ۷۸۲

عبدالملک بن قاضی خان [حوالی تتق] ۶۲۳ ۶۲۴، ۶۲۵ عبدالوہاب قادری بغدادی ۱۹۲

۳۸ ۶۲۷، ۱۰۵۹ عبدالوہاب بن تتق ۹۲۲

عبدالملک بن مروان اموی عبدالواحد مروزی ۷۷۱ ۹۴۹، ۹۴۰، ۹۶۵

۲۴۹، ۲۸۳، ۲۹۰، ۲۷۶۰ عبدالواحد قادری ۳۸۶۵ عبدالوہاب بن نجدی ۳۸۰

۷۲۳، ۷۴۵، ۳۷۹ عبدالواحد بن ہیثم [والی سیلطانی] عبدالوہاب بن نشابی ۱۰۰۰

عبدالملک [ابوالمظفر ابیوردی] ۶۱۳ ۸۹۸، ۹۵۰، ۹۶۰، ۹۱۲ عبدالوہاب بن ابوالفضل ۶۴۰

عبدالملک [ابوالحسن نیشاپوری] ۳۳ عبدالواحد بن زید ۱۴۲، ۱۴۳ عبدالوہاب بن احمد [والی شیراز] ۳۳

Marfat.com

عبدالوہاب بن تقی الدین (سبکی) ۳۳
عبدالوہاب بن شہرلعد ۱۰۱۳ ، ۱۰۲۱
عبدالوہاب بن صدقہ گیلانی ۷۶۲
عبدالوہاب بن عبدالقادر ثالث سنگوری
۸۲۹
عبدالوہاب بن غوث اعظم جیلانی
۱۷۱ ، ۲۶۵ ، ۶۸۹ ، ۷۱۳
۷۱۲ ، ۷۵۱ ، ۷۵۴ ، ۷۵۶ ، ۷۵۷
۷۵۸ ، ۷۶۱ ، ۷۶۳ ، ۷۶۴
۷۶۵ ، ۷۶۷ ، ۷۶۸ ، ۷۷۰
۷۷۱ ، ۷۷۲ ، ۷۷۳ ، ۷۷۵
۷۸۲ ، ۹۱۹ ، ۹۲۴ ، ۹۲۵
۹۳۲ ، ۱۰۵۹
عبدالوہاب بن محمد شریف ۸۳۶
عبدالوہاب ا: شروطی ۸۹۳
۸۹۲ ، ۸۹۸ ، ۹۱۳
عبدالوہاب (والد ابوالعلی نجم) ۷۲۳
عبدالہادی (مرید نوشہ) ۱۰۲۴
عبدالہادی بن عنایت اللہ سلیمانی ۹۰۲
عبدالودود بن نصر قرشی ۲۲۹
عبدالودود (والد محمد) ۲۸۷ ، ۴۱۴
عبید (والد مختار) ۳۷۳
عبیداللہ احرار ۲۴۳
عبیداللہ الوری (والد ہشام) ۴۸۱
عبیداللہ بسیل امرتسری ۱۲
عبیداللہ بن احمد سید الماجر ۲۸۲
عبیداللہ بن جحش ۲۳۲
عبیداللہ بن زین العابدین امام ۳۸۰
عبیداللہ بن عباس علقمہ مدنی
۳۷۲ ، ۷۲۲ ، ۹۱۷
عبیداللہ بن عبداللہ ا: ابوالقاسم حسکانی
۲۷ ، ۳۳۲
عبیداللہ بن عمر ناروتی ۲۷۵
عبیداللہ بن موسیٰ کاظم امام ۳۸۲
عبیداللہ (والد طلحہ) ۱۸۳
عبیدۃ السلمانی ۳۹۵
عبیدہ (والد ابوالخطاب) ۲۲۴
عتبہ بن ابان ا: عقبہ بن عثمان]
۴۵۰
عتبہ بن ابی سفیان صحر ۶۳۰
عتبہ بن ابی لہب ۲۳۶
عتبہ بن حمیر ۴۰۵
عتبہ بن غلام ۴۵۰
عتیبہ بن ابی لہب ۲۳۶
عتیق بن ابوبکر ۷۱۸
عتیق بن عائذ مخزومی ۲۲۸
عثمان بغدادی ۶۵۴
عثمان بطائحی ۷۳۱
عثمان حریفینی ۶۹۸ ، ۷۲۷
عثمان قادری ۷۸۲
عثمان مضائقی ۲۸۰ ، ۲۸۱
عثمان ملاردنی ۱۸ ، ۴۵۳ ، ۵۵۳
عثمان یاسری ۷۱۸
عثمان بن ابی بکر کات ۷۲۳
عثمان بن احمد ا: (والد مراغی) ۶۲۸
عثمان بن اسمٰعیل سعدی ۴۱ ، ۷۲۲

Marfat.com

عثمان بن حنید لحرادی ۵۵۳
عثمان بن حنیف ۵۰۴
عثمان بن داؤد ۷۸۳
عثمان بن شمس الدین ۷۹۰
عثمان بن عاشور سنجاری ۷۴۰
عثمان بن عامر (= ابو محلاق) ۲۲۹
عثمان بن عبداللہ ۷۶۵
عثمان بن عفان (ذوالنورین) ۵
۱۳۰، ۱۲۸، ۶۵،
۱۳۹، ۱۸۳، ۲۰۷، ۲۳۲،
۲۳۶، ۲۴۶، ۲۴۸، ۲۴۹،
۲۵۱، ۲۵۲، ۲۷۵، ۲۸۸،
۲۸۹، ۳۰۳، ۳۱۷، ۳۱۸،
۳۲۶، ۳۲۷، ۳۴۱، ۳۴۲،
۳۴۴، ۳۵۸، ۳۶۰، ۳۶۱،
۴۲۳، ۴۲۶، ۶۹۱، ۷۰۷،
عثمان بن علی حلالی ۶۱۱
عثمان بن علی رتغنی ۲۴۰، ۲۴۲،
عثمان بن کمال نبانی ۶۵۹
عثمان بن مرزوق ۷۲۴
عثمان بن مظعون ۲۰۹، ۲۳۵
عثمان ۱۵۴
عثمان (والد ابو عبداللہ) ۲۹۷
عثمان (والد ابو محمد بقال) ۶۵۹
عثمان (والد الحذومی) ۲۰
عثمان (والد شیخ شبلی) ۲۰۷، ۲۰۸
عثمان (والد عبدالرحمٰن) ۶۵۹
عثمان (والد عمرو مکی) ۵۵۳
عثمان (والد قاسم) ۷۸۳
عثمان بخاری بادجی (والد باقر) ۲۵،
عثمان جلالی (والد فائق بخش) ۲۷،
عثمان عیسیٰ (والد ابراہیم) ۲۲
عثمان نعمانی (والد محمود) ۶۶۸
عجلون عقدی کوفی (والد عبداللہ) ۲۷
عدنان بن اُدد ۱۰۷
عدی (والد حبیب) ۱۱۲
عدی جرجانی (والد عبداللہ) ۳۶
عدی بن حاتم طائی ۴۰۵
عدی بن عامر ۴۱۲
عدی بن کعب قرشی ۲۳۰، ۲۴۳،
عدی بن مسافر ہکاری ۶۶۹
۶۷۱، ۶۷۰، ۷۰۶،
عدی بن مسافر ہکاری ۴۲۳
عدی بن موسیٰ برقی (= بکتاش ولی)
۱۵۲، ۴۰۳،
عراقی حافظ ۳۲
عراقی (والد ابو زرعہ) ۳۵۰
عرام بن قیدار ۱۰۷
عرب ہکاری (والد یوسف) ۶۳۰
عروۃ الوثقیٰ (= محمد معصوم سرہندی)
۲۴۱، ۱۰۱۲
عروہ بن مسعود ثقفی ۳۷۰
عزاز بن مستودی بلخانی ۲۵۲
عزالدین ۷۶۳
عزالدین بن ضیاء الدین ۳۵۶
عزالدین بن عبدالسلام ۶۷۵
عزالدین بن محمد معصوم فاروقی ۳۸

Marfat.com

عزالدین [=ابن الاثیر جزری] ۳۶، ۳۷۰
عزالدین [=شاه عزت بن اسحاق مدنی] ۹۱۷
عزالدین [=محمود کاشی] ۵۶۴
عزتیارخان [=عبدالرزاق بن عبدالقادر ۸۳۴
عزرائیل (فرشته) ۱۷۰، ۲۷۰، ۵۲۵
عزیر علیه السلام ۶۷۸
عزیزالدین [=تاتارخان] ۱۰۴۴
عزیزالدین [=عبدالله طوفی] ۲۵۲
عزیزالله بن فریدالدین مسعود ۱۰۱۵
عزیزان علی رامپوری ۱۷۰، ۲۴۲
عزیز محمد بن امان الله ۷۲۲
عزیز محمد بن نورمحمد ۷۲۲
عسکرالدین [=مسلم بن حجاج قشیری] ۲۴۳
عسکربن الحسین [=ابوتراب نخشبی] ۱۵۴
عسکری ۳۷، ۲۴۳
عسکری [=احمدبن عبدالسلام صوفی] ۴۸۵
عسکری [=حسن عسکری امام] ۳۹۰
عشق الله - شاه ۱۵۱
عصام قرنی [رجال] ۷۰
عصمت الله (مرید نوشه) ۱۰۲۷
عصمت الله دہلوی سید ۸۲۳، ۹۰۹
عصمت الله حمزه پیلوان بن برخوردار ۱۷
عصیف بن زیاد عینی ۱۷
عضدالدوله دیلمی ۱۰۰۱، ۱۰۱۲، ۱۲۹
عصوان بن حرن ۳۹۷
عطاء ۸۸، ۳۸۱
عطاء تابعی ۸۸، ۱۲۵
عطاء بن ابی رباح ۲۰۲
عطاء (والد ابوالعباس) ۵۳۵
عطاء (والد وهیل) ۳۹۹
عطاء الکاتبی بغدادی (والد سهل) ۲۳، ۵۶۰
عطاء الله بن عبدالله اول علوی ۹۱۷
عطاء الله [=جمال الدین بن فضل الله شیرازی] ۲۷
عطاء الملک بن داؤد ۸۰۰
عطاحسین [=عبدالرزاق مولف] ۳۸، ۸۰۰
عطاف (والد یحیی موصلی) ۲۳۳
عطائیل (فرشته) ۵۳۶
عظیم شاه بن قائم شاه ۸۳۱
عفان بن ابوالعاص ۱۲۶
عفیف الدین یافعی یمنی ۱۷
عفیف الدین بن مبارک بغدادی
عفیف الدین [=عبدالله بن احمد حسینی]
عقد عنزی ۳۷۳
عقبه بن عامر ۲۴۵
عقبه (والد مسلم) ۲۷۷
عقب (والد موسی) ۲۰۱

Marfat.com

عقیلہ (والدہ ولید) ۲۴۷

عقیدہ کشا (عباس علم دار) ۴۸۱

عقیل قادری شاہ ۱۶۳

عقیل منیجی ۲۹۴، ۲۵۲

۳۲۳، ۳۲۷

عقیل بن ابی طالب ۱۷۸

۳۳۷، ۳۴۴، ۴۰۲

عقیل بن سالم سید ۲۸۲

عقیل بن موسیٰ کاظم ۳۸۵

عقیل (والد ابوالوفا حنبلی) ۶۴۸

عکری (والد حسین) ۷۱۷

عکرمہ تابعی ۲۹۴

عکرمہ بن ابی جہل ۸۸۸

عکرمہ بن خصفہ ۳۲۳، ۳۷۰

علان واسطی ۶۱۴

علاء الحضرمی ۱۱۴

علاء الدولہ سمنانی ۴۴، ۶۹

۹۱، ۱۲۱، ۱۷۳

علاء الدین طوسی ۵۶۹

علاء الدین قونیوی ۳۷، ۷۹

علاء الدین گلستانی ۳۵۳

علاء الدین ۱۴۰ھ علی احمد صابر کلیری ۱۲۰

علی قاری ملا ۳۲، ۴۳ — علی بن ابراہیم کاظمی ۳۹۱ — ۲۸۵، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۹۱

۹۵، ۴۱۹، ۴۲۶، ۸۲۰، ۸۲۷ — علی بن ابراہیم لبنی ۴۲۷ — ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۷

۸۹۲، ۸۹۷، ۹۰۸، ۹۰۹ — علی بن ابراہیم [= نورالدین حلبی] ۱۷ — ۳۰۰، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۸۰

علی قرشی ۳۲۷ — علی بن ابراہیم (والد احمد بردی) ۱۵۱ — ۳۱۶، ۳۱۹، ۳۲۲، ۳۲۳

علی گیلانی حلبی ۱۵۹ — علی بن ابوالحاصل (نواسہ رسول اللہؐ) ۳۲۶ — ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۳۰

علی لالا ۳۹۷ — علی ابن الجوزی صدیقی حنبلی (والد ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۹

علی لاہوری ۸۱۲ — ۲۳ — ابن الجوزی) ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۱، ۳۴۲

علی مشقی قادری جونپوری ۲۹۳، ۲۹۸ — علی بن ابوبکر ۷۱۸ — ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶

علی ہمدانی سعید ۱۷۱، ۱۷۲ — علی بن ابوطاہر انصاری ۶۵۹ — ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۵۲، ۳۵۴

علی احمد صابر کلیری ۱۲۷، ۷۸۱ — علی بن ابونصر صالح ۷۷۰ — ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۴۷۱

علی احمد سدنی ۴۵۲ — علی بن ابی النصر بیہقی ۶۵۶ — ۳۴۴، ۳۴۷، ۴۰۷، ۴۰۸

علی اصغر گیلانی ۸۰۱، ۸۰۷ — ۶۶۷، ۶۷۰، ۶۷۵، ۶۷۸ — ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۷، ۴۱۸

علی اکبر قلندر شاہ ۴۰۱ — ۴۲۵، ۴۳۵، ۴۳۷، ۴۳۸ — ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۴، ۴۲۵

علی شیر قانع ٹھٹوی ۲۱ — علی بن ابی طالب (مرتضیٰ، رض) ۴۲۶ — ۴۳۶، ۴۵۸، ۵۱۲

۸۰۰، ۸۳۹، ۸۵۳ — ۵، ۱۹، ۲۵، ۲۸ — ۵۳۰، ۵۸۵، ۶۱۱، ۶۴۵

علیم اللہ ابدال ۷۷۲، ۷۷۷ — ۴۵، ۶۵، ۶۸، ۸۲ — ۶۵۸، ۶۹۱، ۸۲۰، ۸۲۱

علی محمد (مرید لوشہ) ۱۰۲۵ — ۸۲، ۸۴، ۸۷، ۱۰ — ۸۲۲، ۸۲۹، ۹۱۷، ۹۲۳

علی محمد قادری ۸۷۵ھ — ۱۱۹، ۱۴۶، ۱۸۳، ۱۸۵ — ۹۸۲، ۱۰۵۸

علی محمد خاں احمد آبادی ۲۰ — ۲۰۵، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۲۶ — علی بن ابی طاہر ۷۴۲

علی نامی ضرب ۱۷۱ — ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۴۹، ۲۵۳ — علی بن احمد ازجی ۷۵۹، ۷۶۱

علی نامی ۶۱۰، ۶۱۱ — ۲۵۳، ۲۷۱، ۲۷۵، ۲۸۴ — علی بن احمد بسطامی ۳۹

Marfat.com

علی بن احمد سماجی ۳۵۴ علی بن حسین (والد ابوبکر عطوفی) ۵۲۸ علی بن علیہ حارثی (والد ابوطالب)

علی بن احمد سمائی ۲۳ علی بن حکمون قضاعی ۴۵۵ ۳۶ ۶۱۳

علی بن احمد (= ابوالحسن واحدی) ۱۲ علی بن خلیل جوسقی ۴۴۷ علی بن علوی ۲۸۳ ، ۴۳۴ ،

علی بن احمد (= ابوالحسن بکاری) ۶۲ علی بن خلیل مروزی ۶۱۴ علی بن عمر (= دارقطنی) ۳۱

علی بن احمد (والد ابن العنا) ۷۵۷ علی بن ربیعہ ۳۲۱ علی بن عیسیٰ وزیر ۵۲۱ ، ۶۲۹ ، ۶۱۷

علی بن ادریس لحقوی ۶۶۸ علی بن زرین ہروی ۴۵۴ علی بن فرخ شاہ کابلی ۸۲۹

۷۰۸ ، ۷۳۷ علی بن رفاعہ مغربی ۷۲۹ علی بن المثنیٰ (والد ابویعلی موصلی) ۴۱

علی بن بکر (جدفسائی) ۲۶ علی بن زین الدین (جد منادی) ۴۳ علی بن محسن تنوخی ۲۸ ، ۳۴۷

علی بن بندار صوفی ۵۵۲ علی بن سلمان بغدادی ۷۱۷ علی بن محمد (= ابن الاثیر جزری) ۳۲

علی بن بندار صیرفی ۵۷۰ علی بن سلیمان یمنی ۱۷ علی بن محمد (= ابن الصباغ مالکی) ۳۵۱

علی بن ثابت (والد خطیب بغدادی) ۲۰ علی بن سماری ۹۹۰ ، ۹۰۰ ، ۹۹۱

علی بن حجر (جدفسائی) ۲۶ علی بن شاب علوی (جد شروان) ۴۳ علی بن محمد اکبر (ابن الحنفیہ) ۳۸۲

۷۲۲ ، ۹۱۷ علی بن طاہر دیبوری ۷۶۳ علی بن محمد العربی (والد شیخ اکبر) ۱۵۰

علی بن جعفر کتانی (والد ابوبکر) ۵۲۵ علی بن عبدالحمید الغسانی ۵۰۲ علی بن محمد القرشی (والد ابوالحسن سمکار) ۱۴

علی بن جلال الدین ۷۹ علی بن عبدالرحمن حسنی ۲۰۱ علی بن محمد باقر ۱۴ ۳۸۲

علی بن حجر مکی (جد ابن حجر) ۳۰ علی بن عبداللہ حسینی (= ابوالحسن شاذلی) علی بن محمد صاحب مواہب ۳۸۲

علی بن حزر یم ۶۱۳ ۱۵۹ علی بن محمد گیسودراز ۱۵۰

علی بن حسام الدین (= علی متقی) ۳۸ علی بن عبداللہ عباسی ۴۲۸ علی بن محمد یمنی (والد شوکانی) ۲۱

علی بن حسن (= ابن عساکر) ۲۰ علی بن عبداللہ قواسی ۸۳۴ علی بن مسعود گیسودراز ۹۵

علی بن حسن البصری ۴۹ علی بن عثمان تجویری (= داتا گنج بخش) ۴۹۸ ، ۴۹۹ ، ۸۰۰

علی بن حسین الخوارزمی ۶۳۸ ۳۷ ۸۰۱ ، ۸۰۲ ، ۸۰۳ ، ۸۰۴

Marfat.com

علی لالا بن سعید لالا ۱۶۱
علی مرتضیٰ بن عبدالوہاب ۷۲۶
علی مستان خدا بن محمد خوارزمی ۷۲۱
علی محمد بن تاج الدین ۷۲۶
علی محمد بن صدیق محمد سلیمانی ۲۹
علی نقی بن امام محمد تقی ۴۰۴، ۳۹۷، ۳۹۲
علی ا = ابوالحسن استرآبادی ۶۱۴
علی ا = ابوالحسن اشعری ۲۹۹
علی ا = ابوالحسن خوشنجی ۵۶۱
علی ا = ابوالحسن خزین ۵۲۲
علی ا = ابوالحسن سکاری ۶۳۰
۱۰۵۹ ۰ ۶۳۸
علی ا = ابوالحسن بن سہل اصفہانی
۵۷۵
علی ا = ابوالقاسم بن احمد کرخی ۲۴۸
علی ا = ابوبکر طوسی ۵۰۷
علی ا = امام زین العابدین ۳۸۱
علی ا = امام علی رضا ۳۸۷
علی ا = امام علی نقی ۳۸۹
علی ا = غوث قطب شاہ ۷۲۲
علی ا = مبارک اسلمی ۷۳۰، ۷۳۱

Marfat.com

علی (مرید سرود فسکرخی) ۴۹۶
علی ا= نجیب الدین بزغش ۵۲۴
علی اوسط ا= امام زین العابدین
علی بجیری ا= داتا گنج بخش
علی (والد ابو محمد لخمی شاطبی) ۱۷
علی (والد بوُنی) ۳۲
علی (جد تنوخی) ۲۸
علی (والد الحسن مسوحی) ۵۱۷
علی (والد الحکیم ترمذی) ۱۵۲
علی (والد محمد) ۲۹
علی (والد محمد قصاب) ۵۱۵
علی (والد یحییٰ تبریزی) ۶۲۸
علی الحرانی (والد عبد المنعم) ۷۱۷
علی انصاری (والد ابو عبد اللہ محمد) ۵۶۸
علی بغدادی (والد الحسن) ۳۷
علی بغدادی (والد طیب) ۴۲۱
علی بغدادی (والد محمد) ۴۲۳
علی بغدادی (والد وہب) ۴۲۱
۳۷۷ ، ۳۷۸
۹۲۲ ، ۶۱۱ ، ۴۹۴
۱۷ ، ۱۶ ، ۱۲ علی بکری تیمی (والد الحسن)
۱۳۷ ، ۱۳۰ ، ۱۲۹ ، ۱۱۳ علی جوسقی ہمدانی (والد ابو العباس) ۶۶۷
۲۳۰ ، ۲۰۸ ، ۲۰۴ ، ۲۰۵ علی حلبی (والد ابو رستم) ۱۷
۲۴۲ ، ۲۴۰ ، ۲۳۳ ، ۲۳۱ علی حمیری (والد ابو مبارک) ۶۶۸
۲۵۱ ، ۲۵۰ ، ۲۴۹ ، ۲۴۵ علی سبکی (والد فتح) ۶۶۷
۲۹۴ ، ۲۸۸ ، ۲۷۵ ، ۲۷۳ علی سمین (والد احمد) ۷۱۴
۴۳ ، ۲۹۸ ، ۲۹۷ ، ۲۹۵ علی شوکانی (والد قاضی محمد) ۹۵۲
۳۲۰ ، ۳۱۷ ، ۳۱۵ ، ۳۰۸ علی غزال (والد ابو نصر) ۶۵۹
۳۴۳ ، ۳۴۱ ، ۳۳۵ ، ۳۲۷ علی قصاب (والد محمد) ۵۲۴
۳۸۱ ، ۳۷۴ ، ۳۴۴ ، ۳۴۳ علی ہروی (والد وہب) ۶۵۹
۴۲۶ ، ۴۲۳ ، ۴۱۸ ، ۳۹۸ عماد الدین ا= ابو نصر صالح بن علی زاہد
۴۴۸ ، ۵۱۹ ، ۶۲۳ ، ۶۲۶ ، ۷۶۸ ، ۷۷۵
۸۶۹ ، ۸۹۸ عماد الدین حسینی ۱۶۱
۱۶۴ عمارہ قصار (جد محمد بن) ۶۲۸
۴۳۷ ، ۴۲۸ ، ۳۶۸ ، ۲۸۵ عمارہ بن رُویبہ ۳۹۴
۹۷۷ ، ۴۴۲ ، ۴۴۰ عمار یاسر ۴۸، ۲۰۷، ۴۱۱
۲۸ عمر بن عبد اللطیف ۸۲۷ عمر ا= شاہ لالہ ۵۶۸ (والد ابو حنیفہ محمد)
۲۰۸ عمر بن کثاثا تاژہ ۷۸۳ عمر بن ابراہیم ۳۷ علی بغدادی (والد الحسن)
۲۰۳ عمر بن محمد قاسم نشاپوری عمر بن حبیب [والد بدر الدین حلبی] ۳۴۱ علی بغدادی (والد طیب)
۲ عمر الدین طالب گڑھ شنکری ۴۶۱ ۴۴ علی بغدادی (والد محمد)
۹ عمر الدین ہوشیارپوری عمر بن خطاب (فاروق اعظم) ۴۱ علی بغدادی (والد وہب)

Marfat.com

عمر العطاس بن عبدالرحمٰن ۲۸۱ عمرد (والد سکران) ۲۲۹ عمرو بن عاص ۱۸۸، ۲۹۰
عمران مودود (مرید شیبانی) ۲۱۷ عمرد (والد فرات) ۲۰۴ عمرو بن عبدالخالق (والد بزار، محدث)
عمران اُردی سجستانی (والد عمرد) ۳۱ عمرد ارموی (والد محمد) ۳۵، ۵۷، ۴۲
عمران [= ابوطالب بن عبدالمطلب] ۲۸۴ عمرد الخیونی (والد نجم الدین کبریٰ) ۱۴۸ عمرو بن عبدوُدّ ۲۸۷، ۳۲۳، ۱۴۷
عمران بن حصین ۱۱۴، ۳۳۷ عمرد السکونی (والد کثیر) ۵۷، ۴ عمرو بن عثمان (والد وزیر) ۲۴۹
عمران بن سریج ۵۵۹ عمرد تجمی (جد کورانی) ۲۹ عمرو بن عثمان مکی ۵۵۲، ۵۵۸
عمر بخش بن لطف الدین ۱۰۴۲ عمرو هاشمی بصری (والد ابوالفتح مسعود) ۵۶۰، ۵۶۲، ۵۷۵
عمر بخش بن محمد بخش رسولنگره ۴۵ ۶۲۱ عمرو بن علیه لیثی ۱۲۹
۵۵۸، ۷۵۸، ۹۳۵، ۱۰۲۷ عمرو بن ابوسلمه عبدالله ۲۳۱ عمرو بن عمران ازدی ۳۱
عمر محمد بن سالم عطاس ۲۸۱ عمرو بن ابوبکر ارجی ۴۲۳ عمرو بن عمیر ثقفی ۲۱۳، ۲۳۳
عمر واشرف بن حسن امام ۳۷۶ عمرو بن ابی نعر غزالی ۶۶۸ عمرو بن کعب تیمی ۲۲۹، ۲۳۷، ۲۳۸
عمر واشرف بن زین العابدین ۳۸۰ عمرو بن احمد یمنی ۷۱۷ عمرو بن محمد [= شهاب الدین سهروردی]
عمرو الطرف بن علی قرنفلی ۳۷۰ عمرو بن لبیعة الفهری ۲۱۲ ۳۴
۳۷۳، ۳۷۴ عمرو بن حریث ۳۹۴ عمرو بن محمد (والد اسفرائنی) ۲۹
عمرو [= ابوالقاسم بزار] ۷۱۹ عمرو بن حزم انصاری ۲۱۲، ۲۱۷ عمرو بن مخرّم ۲۴۳
عمرو [= ابوحفص جداد] ۵۲۳ عمرو بن داؤد مکی ۴۵۴ عمرو بن مخزوم قرشی ۲۳۰
عمرو [= ابوحفص غزال] ۶۵۹ عمرو بن زید ۲۲۹ عمرو بن مدائنی ۷۱۸
عمرو [= شهاب الدین سهروردی] عمرو بن سعد قرنی ۳۹۷ عمرو بن مسعود [= ابوالقاسم بزار]
۵۶۴، ۷۰۸ عمرو بن سفیان الدؤلی ۴۱۲ ۶۶۸، ۳۷۶، ۷۰۶
عمرو (والد حبیل) ۷۰۵ عمرو بن شاش ۴۳۷ ۷۱۷، ۷۳۶
عمرو (والد قطن) ۳۱ عمرو بن شعیب ۱۳۲ عمرو بن مقدام ۳۸۲

Marfat.com

عمرو، شیخ ۵۶۹
۱۲۶، ۸۷ عوف بن مالک ۲۴۸، ۴۰۰، ۴۰۸، ۴۳۹
۱۷۵، ۶۰۷، ۶۲۸ عوف (والد عبدالرحمٰن) ۱۴۲ ۹۶۲، ۶۹۷، ۶۷۲، ۵۴۲
عُمَیر بن سلمہ ۲۱۳ ۱۸۳، ۲۵۱ عیسیٰ بغدادی ۵۶۰
عُمَیر (والد عُبید) ۳۹۵ عوف (والد امینہ) ۲۳۳ عیسیٰ عجلونی ۷۳۰
عُمَیر ثقفی (والد عمرو) ۲۳۳ عون بن علی مرتضیٰ ۳۶۹، ۴۰۳، ۴۷۲ عیسیٰ بن آدم بسطامی ۱۴۷، ۲۴۲
عُمَیس الخثعمی (والد اسماء) ۳۴۷ عون بن قاسم ۸۸۱ عیسیٰ بن ابان ۴۸۱، ۵۱۴
۳۴۹، ۳۵۰، ۳۶۹ عون قطب شاہ بن ابی القاسم ۴۷۲ عیسیٰ بن ابراہیم بیشاپوری ۶۱۰
عنایت اللہ (مرید نوشہ) ۱۰۲۷ ۲۲۷، ۹۱۷، ۹۱۸ عیسیٰ بن ابی الرجال یونینی ۷۴۳
عنایت اللہ قادری (مرید عبدالوہاب) عویمہ (والد عبدالرحمٰن) ۴۰۵ عیسیٰ بن ادریس ناردینی ۷۴۱
۷۷۰، ۷۷۱ عیار بن احمد ۸۸۱ عیسیٰ بن جعفر ربانی ۸۱۷
عنایت اللہ بن برخوردار (برادر العشق) عیاش بن عبدالعزیز مصری ۷۴۲ عیسیٰ بن سروشان بسطامی ۲۲۲
۱۰۱۲، ۱۰۴۲ عیاض یحصبی قاضی ۳۷ عیسیٰ بن سورۃ سلمی ترمذی ۲۴
عنایت اللہ بن عبدالواحد لیانی ۹۰۲ ۲۰۳، ۳۵۰، ۴۱۰ عیسیٰ بن صالح ۷۲۹
عنایت اللہ بن محمد عاقل لاہوری ۲۱ عیاض (جد قاضی عیاض) ۳۷ عیسیٰ بن صفی الدین موسیٰ ۷۸۰
عنبر بنت ہشام مخزومیہ ۲۲۳ عیاض بن عمر فاردی ۲۴۵ عیسیٰ بن عبداللہ تستری ۱۵۸
عنصر الحیات (قطب) ۶۷ عیاض بن مسعود تیمی (والد فضل) عیسیٰ بن عبداللہ نیشاپوری ۷۴۳
عوام بن حوشب ۴۴۸ ۱۴۸، ۴۷۸، ۴۸۰، ۲۲۷ عیسیٰ بن غوث اعظم ۴۵
عوام بن ناشہ ۲۷۷ عیسیٰ علیہ السلام ۲۷، ۲۸ ۱۱، ۱۵۰، ۷۱۵
عوام (والد زبیر) ۱۸۳، ۲۸۷ ۸۹۷، ۹۰، ۹۲۷ عیسیٰ بن محمد العقیب ۲۸۲
عوص بن عزام ۱۷۷ ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۷۰، ۱۹۹ عیسیٰ بن مہنی بلکاشہید ۲۳۰
عوص بن یوز ۱۷۷ ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۱۱، ۲۱۲ عیسیٰ بن میرعباس ہاروی ۵۹

Marfat.com

غ

غازی قادری ۸۱۲ — ۴۲ ، ۶۳۱ ، ۶۳۵

غازی گوندل ۸۹۴ — غلام رسول صہبا دلپوری ۸۴۸ ، ۸۵۸

۸۹۵ ، ۹۰۷ ، ۹۰۸ — غلام رسول درویش ۹۱۳

غازی خاں ۸۵۰ — غلام زین العابدین شاہ اوچی

غالب بن فہر القرشی ۱۷۷ ، ۲۲۹ — ۸۴۸ ، ۸۵۸

غالب بن کعب ۳۷۰ — غلام سرور بن غلام محمد لاہوری صفی

غالب طبری (والد کثیر) ۲۱ — ۲۵ ، ۲۶ ، ۳۸ ، ۳۹

غانم علثمی (والد مکثر) ۶۵۹ — ۴۰ ، ۲۵۳ ، ۴۱۷ ، ۶۳۰

غرّہ (معشوقہ عرب) ۵۹۳ — ۷۸۰ ، ۷۸۷ ، ۹۸۰ ، ۸۲۲

غزال (والد ابو حفص عمر) ۷۴۳ — ۸۵۴ ، ۹۳۷ ، ۱۰۱۳

غزالی امام ۸۴ ، ۹۷۷ — غلام شاہ قادری ۸۸۲

غضنفر (والد سویر) ۳۲۵ — غلام شاہ کلہوڑہ ۸۳۸

غلام احمد اختر اوچی ۳۰ ، ۷۹۹ — غلام علی مجددی دہلوی ۔ شاہ

غلام احمد قادیانی ۴۵۱ — ۴۴ ، ۹۷۷ ، ۱۰۱۲

غلام حسن بن شیخ اسماعیل ۹۰۶ ، ۹۱۲ — غلام علی بن عبدالرزاق اوچی ۸۳۰

غلام حسن بن میون سائیں ۸۲۹ — غلام علی بن فضل شاہ بہاولپوری ۸۳۵

غلام حسین طباطبائی ۳۱ ، ۹۹۶ — غلام علی بن قدام الدین ۱۰۲۸

غلام حسین قادری ۷۷۱ — غلام قادر ابہریروی ۱۰۲۹

غلام حسین بن ابراہیم لاہوری ۲۱ — غلام قادر بھیروی لاہوری ۴۷

غلام حمید ہاشمی ۹۳۲ — غلام قادر بن سعادت یار ۸۰۷

Marfat.com

غلام قادر بن عبداللہ نوشاہی ۱۹ غلام مصطفےٰ بن غلام حسن ۸۲۹ ۱۵۳، ۱۵۶، ۱۲۲، ۱۶۳

غلام قادر بن نتھے شاہ تھرپارکری ۷۹، غلام مصطفےٰ بن محمد شاہ [= نوشاہی] ۱۶۴، ۲۵۳، ۵۵۳، ۲۷۴، ۲۷۵

غلام قادر [= بخے شاہ بن غلام مصطفےٰ] ۵، ۶، ۳۰، ۳۴ ۲۶۱۳، ۲۶۱۴، ۲۶۴، ۲۶۶

۸۲۹ ۴۱۷، ۴۵۶، ۴۷۸، ۵۸۴ ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۹

غلام قادر شاہ اثر بن محمدی شاہ جانو ہری ۴۹۸، ۵۲۱، ۵۸۱، ۶۲۱ ۶۷۰، ۶۷۲، ۶۸۴، ۶۸۸

۱۸، ۹۱۱، ۱۰۳۰ ۶۲۵، ۶۲۹، ۶۳۶، ۶۴۲ ۶۸۳، ۶۸۵، ۶۹۳، ۶۹۴

غلام محمد درویش نوشاہی سیتاج ۶۲۱ ۷۶۴، ۷۷۱، ۷۸۴، ۷۹۱ ۶۹۵، ۷۱۳، ۷۱۵، ۷۲۲

غلام محمد قادری ۸۵۲ ۷۹۲، ۸۰۲، ۸۱۳، ۸۱۷ ۷۲۳، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷

غلام محمد بن میر محمد حیدرآبادی ۲۵۵، ۸۱۷ ۸۵۹، ۸۶۲، ۸۸۹، ۹۰۲ ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۵

غلام محمد بن نبی بخش ۶۳۵ ۹۱۴، ۱۰۱۲، ۱۰۴۲، ۱۰۴۹ ۷۳۶، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۹

غلام محمد قریشی (والد عالم شاہ) ۲۸۴ ۱۰۶۰ ۷۵۰، ۷۵۳، ۷۸۵، ۷۸۶

غلام محمد قریشی لاہوری (والد مخدوم ہالیجوی) ۲۵ غلام نبی فاروقی سیگو والے ۳۸ ۷۵۸، ۷۶۱، ۷۷۴، ۸۰۰

غلام محی الدین اوچی ۸۵۸ غلام نبی بن رتبح محمد ۱۰۶۰ ۸۵۲، ۸۸۴، ۹۱۸، ۹۱۹

غلام محی الدین تھٹوی ۲۶۷، ۵۰۰ غلام نبی بن غلام قادر ۷۹۵، ۷۹۶، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۴۸

غلام محی الدین موج ۸۷۸ غلام نبی بن محمد معصوم ۸۸۰ ۹۴۹، ۹۵۱، ۹۵۷، ۹۶۴

غلام محی الدین ہوشیارپوری ۱۰۴۴ غنم بن دودان ۲۳۱ ۹۷۱، ۹۷۷، ۱۰۱۳، ۱۰۱۹

غلام محی الدین بن فاضل شاہ ۸۳۱ غنم بن کنانہ ۲۲۹ غوث الثقلین [= عبدالقادر جیلانی]

غلام محی الدین بن محمد محسن ۸۳۱ غوث الاعظم [= عبدالقادر جیلانی] ۱۴۲، ۶۳۹، ۶۴۱، ۶۴۴، ۷۴۰

غلام محی الدین [= پوٹھ شاہ] ۲۰ ۳۴، ۳۵، ۴۴، ۵۲ ۸۲۲، ۸۲۴، ۸۲۵

غلام محی الدین [= گدن بن الرطل] ۵۸، ۵۸۰ ۶۵، ۶۱۴، ۸۰ ۸۴۸، ۹۲۶، ۹۴۹، ۹۶۴

Marfat.com

غوث الاسرا (نجم الدین قلندر) ۲۰۳
غوث بخش (عبدالقادر سادس اوچی) ۲۴۶، ۲۷۵، ۱۸۴
غوث حمدانی (عبدالقادر جیلانی) ۳۵۳
غوث علی شاہ قلندر پانی پتی ۲۲، ۱۶۲، ۶۶۹، ۷۳۰، ۷۴۰، ۷۴۴، ۸۳۱
غور بابا ۳۱
غوہر شہید شاہ (جن) ۴۴
غیاث (والد جعفر) ۴۹، ۲۰۶، ۲۳۷، ۲۳۷، ۲۵۱
غیاث الدین (سلطان) ۲۴۵، ۲۵۳، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۳
غیاث الدین رام پوری ۳۴، ۲۸۲، ۳۴۴، ۳۴۷، ۳۶۹
غیاث الدین مسجزی ۶۷۱، ۸۴۹، ۸۸۳
غیاث الدین بن سباء الدین ۷۲۸
غیلان سمرقندی ۵۷۳
غیلہ سمدانی ۴۰۶

ف

فانک (والد ابرہیم) ۵۲۰
فاروق (عمر بن خطاب) ۲۴۴
فاروق عظم (عمر بن خطاب) ۲۴۴
فاضل (والد محمد رضا قادری) ۱۲
فاضل زواری (شارح نہج البلاغہ) ۳۵۳
فاضل الدین سبزواری ۱۶۲
فاضل شاہ بن قطب شاہ ۸۳۱
فاضل شاہ بن محمد امین ۱۰۴۲
فاضل قلندر (دانا فاضل شاہ) ۱۲۱
فاطمۃ الزہرا بنت رسول اللہ ۲۵
فاطمہ ۲۰۶، ۲۳۷، ۲۳۷، ۲۵۱
فاطمہ بنت اسد ۲۸۴
فاطمہ بنت حسن اوچی ۸۱۰
فاطمہ بنت حسن طبیبی ۳۸۰
فاطمہ بنت ذاندہ (والدہ خدیجہ) ۲۲۸
فاطمہ بنت عبدالسلام صوفی ۷۷۹
فاطمہ بنت عبدالصمد ۷۷۹
فاطمہ بنت علی ترکمنی ۳۷۴، ۳۹۴
فاطمہ بنت غوث اعظم ۷۱۲
فاطمہ ثانی بنت عبداللہ موسیٰ ۶۴۵
فاکرہ بنت غوث اعظم ۷۱۲
فالغ بن عابر (ہود ع) ۱۷۷
فتنا (مرید نوشہ) ۱۰۲۵
فتنا دیوان (مرید نوشہ) ۱۰۲۱
فتح سعودی (شاہ) ۱۵۹
فتح قلندر (شاہ) ۴۰۲
فتح الدین (مرید نوشہ) ۱۰۲۴
فتح اللہ (مرید نوشہ) ۱۰۲۵
فتح اللہ بغدادی ۷۶۵
فتح اللہ حسینی سید ۳۲۶
فتح اللہ حسینی رضوی ۴۴
فتح اللہ قلندر پوری ۱۶۲
فتح اللہ کاشانی ملا ۳۵۳
فتح اللہ نوری ۱۵۳
فتح اللہ بن سراج الدین ۸۱۱
فتح اللہ بن صدرالدین ۷۷۰

Marfat.com

فتح اللہ بن عبداللہ ۱۵۰ فخرالدین حسنی لکھنوی (والد عبدالحی) ۸۰۱ فرزند عباس مصری ۷۱۷
فتح اللہ بن غلام نبی ۷۸۰ فخرالدین رازی (امام) ۱۶ فرسنافہ (والد ابواحمد ابدال) ۴۵۴
فتح اللہ بن مبارک کرمانی ۸۳۱ ۲۳، ۴۸، ۳۰۱ فرشتہ (جن) ۴۴۴
فتح خان عباسی ۸۳۶ فخرالدین زاہد سمرقندی ۵۰۴ فرق (قطب) ۲۷
فتح خان قلندر توشاہی ۲۱ فخرالدین سہروردی مخدوم ۵۶۴ فرقد سنجی ۴۸۶
فتح علی (= موسیٰ پاکدین بن عابد) فخرالدین عراقی ۴۹۹، ۴۸۰ فرقد شیبانی (والد حسن) ۳۹
۸۳۳ گنج بخش بانی ملتانی) فخرالدین گاذرونی ۸۲۸ ۴۸۱
فتح علی شاہ قاچار ۳۲، ۱۶۰۴ فخراللہ بن ابوالفتح ثالث ۶۳۵ فرکہ میرزا ابن عباس میرزا ۴۲
فتح محمد (مرید نوشہ) ۱۰۲۴ فخرجہان (= فخرالدین چشتی) ۳۶، ۱۲۲ فرید (مرید نظرباز) ۴۹۲
فتح محمد (= شاہ فتا) ۱۰۲۲ فخرموجودات (= محمد رسول اللہ ﷺ) فرید بخاری لاہوری ۹۲۱
فتح محمد سیالکوٹی ۹۳۹ ۵۰۴ ۹۳۹، ۱۰۲۱
فتح محمد علوی ۹۲۰ فرات بن عمرو ۴۰۲ فریدالدین عطار ۲۱، ۱۳۸
فتح محمد غوری ۸۴۰ فرار بن عثمان ذوالنورین ۲۴۹ ۱۶۰، ۴۶۳، ۴۹۴
فتح محمد قلندر (= شاہ فتا دیوان) ۱۰۲۱ فراس بن غنم ۲۲۹ فریدالدین گنج شکر چشتی ۱۷
فتح محمد نوشہروی ۱۰۱۴ فراگیلج (= ذوالنون مجنون) ۵۷۲ ۲۸، ۳۵، ۱۶۰، ۲۵۸
فتو (مرید نوشہ) ۱۰۲۲ فرۃ الیربوعی (تابعی) ۳۹۰ ۲۲۹، ۴۵۳، ۵۱۹، ۵۳۸
فتح الملک بن عبداللہ ثانی اردبیلی ۷۹ فرج بن حمزہ ازرقی ۴۴۲ ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۶۲، ۷۸۱
فتیان بن مطر مثنی ۷۸۱ فرح بخش فرحت سہروردی ۱۲ ۸۶۹، ۸۷۰، ۹۶۹، ۹۷۲
فخرالاسلام (= یزدوی) ۳۴۲ فرخ شاہ بن نصیرالدین ۸۶۹ فریدالدین بن فرخ ۱۰۱۵
فخرالدین چشتی ہروی ۳۰ فرخ محمد سنجصلی ۱۰۲۲ فرزن بن جیون ۹۱۷، ۱۰۱۵
۱۶۲، ۳۵۷، ۴۰۳ فرخوشنشا (جن) ۴۴۴ فضالہ دیلمی ۶۱۴

Marfat.com

فضل (مرید نوشہ) ۱۰۳۴ — فضل اللہ صدیقی (والد محمد بخشوری) ۲۴۱ — فقیر اللہ علوی سکاروری ۴۴

فضل (= ابی المکارم بن مختیار) ۴۲۲ — فضل النسا بنت خوشحال غلم ۲۱۲ — فقیر اللہ لاہوری ۴۲۶

فضل (= المسترشد باللہ) ۲۲۲ — فضل آکی چشتی والہ ۲۵۶، ۲۵۷ — فقیر سائیں (= شرافت نوشاہی) ۲

فضل (= المطیع باللہ) ۲۲۱ — فضل آکی حنفی وارثکوئی ۳۶ — فقیر محمد چوراہی ۲۴۱

فضل (والد محمد) ۵۲۹ — فضل حسین بھلوالی ۸۷۴ — فقیہ ابن المنازلی ۴۵

فضل نہاوندی (والد محمد) ۵۲۹ — ۹۱۲، ۹۱۳ — فقیہ اعظم (= جمال اللہ بن برخوردار

فضل بن عباس ۲۷۱، ۲۷۳، ۲۸۸ — فضل حسین بن عبدالرسول ۱۰۴۷ — ۲۲، ۱۰۱۲ — بحر الحسن)

فضل بن مسلم الفقی ۴۵، ۳۵۲ — فضل شاہ بن برہان شاہ ۱۸ — فقیہ المقدم (= محمد بن علی بن مقدم)

فضلا (مرید نوشہ) ۱۰۲۵ — فضل شاہ بن محمد زمان رابع بہاولپوری — ۲۸۲

فضل الدین (= ابوالرضا حسینی) ۱۶۱ — ۸۳۵ — قہر بن مالک القرشی ۱۷۷

فضل اللہ (مرید نوشہ) ۱۰۳۷ — فضل شاہ بن مظفر شاہ جلالپوری ۴۵۲ — قیرہ (والد عامر) ۱۱۴

فضل اللہ صدیقی برہانپوری ۲۱ — فضل علی (= حاجی گنج بخش ثالث چی) — قیروز (والد معروف کرخی)

فضل اللہ بن عبدالرزاق گیلانی ۷۴۰ — ۸۳۷ — ۲۳، ۱۴۷

فضل اللہ بن محمد ہاشم ۱۰۱۷ — فضل علی خان عثمانی گوپاموی ۲۹ — فیروز یا فیروزان بن مرزبان

فضل اللہ سعید بن عبدالرزاق ۷۱۴ — فضل کریم حاجی ۲۱۳ — ۴۸۵ (= علی الکرخی)

فضل اللہ (= ابوسعید ابوالخیر) ۵۲۷ — فضیل (والد شاہ کمال) ۱۶۲ — فیروز الدین سیالکوٹی ۳۹

فضل اللہ (= عبدالسلام صوفی بن عبدالوہاب — فضیل (والد عبداللہ) ۵۲۰ — فیروز شاہ تغلق ۸۳۳

۷۴۳ گیلانی) — فضیل بن عیاض تیمی ۱۴۸ — فیروز شاہ بن حسین لنگاہ ۸۵۱

فضل اللہ (والد جمال الدین شیرازی) ۱۲ — ۴۵۴، ۴۸۸، ۴۸۰، ۶۲۷ — فیض احمد بن غلام حسن سلیمانی

فضل اللہ (والد محمد سعود) ۳۲ — فضیل بن محمد (= ابوعلی فارمدی) ۲۲۴ — ۹۰۵، ۹۰۷، ۹۱۴

فضل اللہ شیرازی (والد عطاء اللہ) ۳۳۶ — فقیر اللہ برقندازی سکریانی ۳۰ — فیض اللہ تیراہی ۲۴۱

Marfat.com

فیض اللہ ا: احمد بن عبدالسلام گونی ۷۸۵
فیض اللہ باقی بن آدم کرمانی ۸۳۱
فیض بخش اوچی ۸۵۸
فیض بخش امن آبادی ۱۵۷
فیض بخش بن عبدالہادی سلیمانی ۹۰۶
فیض محمد بن حاجہ گنج بخش خامس اوچی ۸۴۳، ۸۴۶

ق

قابض ارواح ا: عزرائیل ۴۰۸
قادر (مریدنوشہ) ۱۰۲۷
القادر باللہ بن اسحاق ۲۲۵، ۲۲۹
قادر بخش خلیفہ اوچی ۸۵۸
قادر بخش قادری ۷۷۰
قادری ا: محمد غوث (اوچی) ۸۲۴
قارون ۴۲۷
قاسم (مریدنوشہ) ۱۰۲۵
قاسم حافظ (مریدنوشہ) ۱۰۲۵
قاسم انماطی ۵۵۹
قاسم انوار ۱۵۱
قاسم چنارگری ۱۶۸
قاسم سلمانی ۱۶۳
قاسم گنگوہی ۱۶۳
قاسم بن اسمٰعیل ۸۸۱
قاسم بن حمید بغدادی ۵۵۳
قاسم بن حسن مجتبیٰ ۳۷۶
قاسم بن رسول اللہ ۲۲۴
قاسم بن زین العابدین امام ۳۸۰
قاسم بن عثمان ۸۸۳
قاسم بن علی علوی ۳۷۲
قاسم بن محمد بکری ۲۴۳، ۳۸۲
قاسم بن موسیٰ کاظم امام ۳۸۷
قاسم ا: ابوالعباس بن جعفری سیاری ۶۲، ۱۵۹
قاسم ا: ملک طالقان ۳۷۳
قاسم شاہ ۱۶۳
قاسم شاہ بدزنی (والد زادہ شاہ)
۷۸۷۵
قاضی القضاۃ ا: ابوسعید مخرمی ۳۸
قاضی القضاۃ ا: حسینی ۳۴
قاضی القضاۃ ا: مجدالدین علیمی ۳۰
قاضی شوکانی ۲۱
قانع بن مرزوق (والد ابن القانع) ۴۳
قائد اعظم ا: محمد علی جناح ۱۰۲۰
قائد الادانی (والد محمد) ۶۵۹، ۶۷۰
قائم (مریدنوشہ) ۱۰۲۴
قائم ثانی (مریدنوشہ) ۱۰۲۵
قائم الدین برقندازی ۱۵۲، ۹۲۱
القائم بامر اللہ بن القادر ۲۲۵
۲۲۹، ۲۳۶
قائم شاہ بن جانی شاہ اول ۸۲۴
قائم شاہ بن غلام محی الدین ۸۲۱
قایتبای (والی مصر) ۲۸۴، ۲۷۶
قبولتیل (زشتہ) ۴۹۰
قبیلہ خواجہ ۱۶۳
قبیصہ ۳۶۸
قتادہ ۸۲، ۸۶۰، ۸۸۸، ۲۲۲
قثم بن عباس ۲۷۱، ۲۷۲
قدار ۴۱۱
قدار مقدسی حنبلی (والد طاہر) ۳۸،

Marfat.com

قدرت خاتون بنت فرید نیادری ۸۹۷
قدم الدین بن خدا بخش نوشاہی ۱۰۲۸
قدوۃ الدین ۱: ابو احمد ابدال ۲۵۲
قراغی بن عبد اللہ (والد سبط ابن الجوزی)
قرط بن زراح عدوی ۲۲۰، ۲۲۳، ۲۲۴
قرن بن رومان مرادی ۳۹۷
قریش ۱۷۷
قزاز ۷۱۳
قسطلانی مصری امام ۲۸۰، ۲۸۴
قشاشی مدنی ۴۴
قشیری نیشاپوری ۲۹
قصی بن کلاب القرشی ۱۷۷، ۲۲۸
قضیب البان موصلی ۲۲۸
قطام بنت شجنہ ۴۱۲، ۴۱۳
قطب (مرید نوشہ) ۱۰۲۵
قطب الدین ابہری ۱۲۰
قطب الدین الہ آبادی ۸۲۸
قطب الدین انصاری جالندہری ۳۸
قطب الدین بختیار کاکی ۳۸
قطب الدین بدایونی شارح نہج البلاغت ۱۲۱، ۱۲۴
قطب الدین حیدر ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴
قطب الدین شیرازی ۳۸۷
قطب الدین قادری ۸۸۲
قطب الدین لنگاہ ۸۲۵، ۸۵۰
قطب الدین نجم الدین کبری ۳۸
قطب الدین نیشاپوری ۲۲۹
قطب الدین محمد اشرف بخاری ۲۴۱
قطب الدین بن رشید الدین ۲۳۵
قطب الدین بن صدر الدین حموی ۷۲۹
قطب الدین بن فتح الدین ۱۰۴۲
قطب الدین ۱: مودود چشتی ۴۵۳
قطب ربانی ۱: عبد القادر جیلانی ۱
قطب شاہ بخاری قادری ۱۷
قطب شاہ علوی مولانا ۴۶
قطب شاہ بن عظیم شاہ ۸۳۱
قطب شاہ بن یعلی قاسم علوی ۹۱۷
قطب عالم بن ناصر الدین بخاری اچی ۱۵۰
قطرہ صنعانی (جن) ۴۴۲
قطوا جوعا (جن) ۴۴۲
قل احمد بن آلہی بخش نوشاہی ۹۰۱
قلیچ بیگ مورخ ۸۵۴، ۸۵۵
قمر الصوفیہ ۱: ابو سعید خراز ۵۱۳
قمر بنی ہاشم ۱: عباس علمدار ۴۷۱
قمر علی ترمذی ۷۶۸
قموال بن أبی ۱۷۷
قمیص قادریہ بن تاج الدین ۷۸۰
قنبر ۳۰۳، ۳۹۵
قوام الدین بغدادی شارح نہج البلاغت ۳۵۲
قیام (والد شیران المانی) ۴۵۴
قیدار بن اسمٰعیل علیہ السلام ۱۷۷
قیس بن ابی حازم ۳۹۵
قیس بن سعد ۴۰۶
قیس بن سلم ۳۶۹

Marfat.com

قیس بن شماس ۲۳۲ کآئبۃ الشہیدہ سنت ابی نصر الاثری کرام الدین (مرید سکاری) ۲۳۲

قیس بن عباد ۲۲۲ ۷۶۸ کرامت علی بن احمد علی ۷۸۰

قیس بن عبد الشمس قرشی ۲۲۹ کاسب (مرید نوشہ) ۱۰۲۶ کرامت علی بن امام بخش جونپوری ۴۳

قیس بن عمرو (ام المومنین سودہ کاظم (ا: موسیٰ کاظم امام) ۳۸۵ کرشن کنور قادر آبادی ۹۱۰

۲۲۹ کانانا کالو بن حاجی (دیوان ۵۶۳ کرم الٰہی بن غلام نبی فاروقی ۳۸، ۱۰۲۷

قیس بن عیلان ۲۲۳، ۳۷۰ کالا بن شمو نہاس ۹۱۷، ۱۰۱۵ کرم الٰہی بن فاضل شاہ نوشاہی ۱۰۴۲

قیس (والد احنف) ۳۹۵ کالیانی (والد عثمان) ۶۵۹ کرم شاہ اولیا ۴۰۴

قیس (والد زہیر) ۴۰۵ کالو کاف ۴۰۵ کرم علی بن مبارک حقانی ۸۶۴

قیس (والد علقمہ) ۴۰۲ کانوشاہ بن محمد رمان ثانی ۸۲۵ کرم علی (ا: علی بن مسعود گیلانی حلبی)

قیس حُبَرانی (والد حیات) ۴۹۴ کانج (والد ابو الفضل) ۶۱۴ ۹۸، ۸۲۷، ۸۰۸

۶۶۹، ۶۷۰، ۷۰۷، ۳۳۷ کانل شاہ بن طاہر شاہ بہمنی ۸۷۵ کرن بن سوچ ۹۰۸، ۹۱۸

قیس کندری (والد اشعث) کانشی (اس بھلوالی ۹۱۰ اکرنبی (والد ابو جعفر) ۵۲۴

۳۵۹، ۳۷۵، ۴۰۵ کبیر خوارزمی (والد آکہ (د) ۷۲۱ کرنیل منچن ۸۵۳

قیس ہلالی (والد سلیم) ۴۰۵ کبیر بن شاہ محمد شیرازی ۸۷۶ کریم (مرید نوشہ) ۱۰۲۴

قیصر روم ۲۰۲، ۲۷۲، ۳۲۳ کشا بن صاحبزادہ تاتار ۹۰۹ کریم الدین (مرید نوشہ) ۱۰۲۴

قیصری محمد ۲۰۷، ۲۰۷ کثیر (شاعر عرب) ۵۹۲ کریم الدین جوگالوی ۸۹۰

۴۳، ۷۹، ۹۲ کثیر (والد یحییٰ) ۳۹۵ ۸۹۳، ۸۹۵، ۹۰۷

قیصان بن انوشن ۱۷۸ کثیر بن عمرو السکونی ۴۱۵ ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵

کثیر بن غالب طبری ۲۱ کریم الدین حاری ۱۲۸

ك

کثیر بن غنم ۲۳۱ کریم الدین بن عبد الوہاب ۷۶۶

کابطوس ابیر ۳۸۶ کرام (والد مبشر) ۴۸۱ کریم الدین (ا: علی دیوری) ۱۰۴۱

Marfat.com

کریم داد بن شاہ سلیمان ۹۰۵ ۷
کسرے ۱۰۹، ۲۰۶، ۲۲۵، ۲۲۳
کعب قرظی (والد محمد) ۴۲۷
کعب بن سعد تیمی ۲۲۹، ۲۳۷
کعب بن عامر ۳۷۰
کعب بن لؤی القرشی ۱۷۷
کلاب بن مرۃ القرشی ۱۷۷
کلاسی (مرید نوشہ) ۱۰۲۷
کلف (والد عبدالعزیز) ۷۱۸
کلکائیل (فرشتہ) ۹۶۷
کلیم اللہ چشتی جہان آبادی ۱۰۴۳ھ
کمال خجندی بابا ۱۵۵، ۹۶۷
کمال کیتھلی ۱۶۲، ۱۰۱۳
کمال عبدالرحیم ۷۱۴
کمال بن ادریس ۸۱۱
کمال الدین بانسوہ (مرید نوشہ) ۱۰۲۲
کمال الدین بکری ۷۳۴

کمال الدین بن حسین بن علی واعظ ۲۳
کمال الدین (والد احسان مجدد) ۲۹
کمال الدین (والد محمد طاہر قریشی) ۸۱۱
کمال الدین محمد (مرید نوشہ) ۱۰۲۲
کمال الدین مہتم بن علی بحرانی شاح ۸۸۱
کمال الدین عبداللطیف بغدادی ۳۹
کمال الدین عبداللہ بن احمد اللہ ۸۸۷
کمال الدین عبدالرزاق ۷۷
کمال الدین علاء دہلوی ۸۵۳
کمال الدین قرشی مداری ۱۶۸
کمال الدین کشمیری ۹۹۷، ۱۰۲۲
کمال الدین کونی ۷۳۴
کمال الدین محمد بن داؤد ۷۶۴
کمال الدین محمد بن شاہ سلیمان (والد نور) ۱۵۲
کمیل بن زیاد نخعی ۱۴۲
کنبو (رائجھا) (مرید نوشہ) ۱۰۲۵
کندو بن لوھا تارڑ ۹۰۹
کنہیا گھم ۸۵۳، ۲۴
کوچک علی ۴۰۵
کورانی شیخ ۲۹
کورو بن چوٹ تارڑ ۹۰۸
کوسجی ۲۶۸
کونا دشیری نیشاپوری (والد نور) ۲۴
کہتر ۹۱۷
کہف الدین (= ابوبکر شبلی) ۱۰۵۸، ۶۲۳، ۵۸۳
کہمش بن حسین ہمدانی ۵۳۵، ۵۴۲
کیخسرو ۳۲۴

Marfat.com

کھ

کھڈوخ بن اندرلئے تارڑ ۹۰۸
کھرد (مریدنوشہ) ۱۰۳۶
کھوں باندہ (مریدنوشہ) ۱۰۳

گ

گاموں بی بی بنت سید شاہ گیلانی ۸۴۳
گاموں بی بی بنت شمس الدین سابع گیلانی ۸۴۳
گانڈشاہ بن ناصر الدین ۱۰۴۲
گدا رحمان اول ۱۶۳
گدا رحمان ثانی ۱۶۳
گدن بن عطاء الملک ۷۸۰
گلا (مریدنوشہ) ۱۰۳۵
گل حسن قلندر قادری ۷۹۸، ۲۲
گلرخی (سکندر بن جلال لودی) ۸۵۲
گل شاہ عالم سوہلوی ۲۰۲
گل شاہ بن شمس الدین ۸۳۶
گل محمد بن دلم صدیقی جونپوری ۲۲
گل محمد بن عصمت اللہ نوشاہی ۲۲
۱۰۰۱، ۸۰۰، ۳۹
گلہ (مریدنوشہ) ۱۰۳۵
گل حسن قلندر قادری ۷۹۸، ۲۲
گلرخی (سکندر بن جلال لودی) ۸۵۲

گ

گل محمد بن معز الدین علوی ۹۱۷
گل محمد خاں داؤد پوترہ ۸۴۱
گلو (مریدنوشہ) ۱۰۳۷
گنج بخش۔ مخدوم ۴۴، ۷۴۰، ۶۲
گنج بخش بوذیانی (مریدبہاؤ) ۶۳۲
گنج بخش (ء احمد بن عبدالسلام مولی)
گنج بخش (ء ۹۱۲ نوشہ)
گنج بخش کبیر (ء احمد غزنوی) ۷۱۸
گنج شکر (ء فرید الدین چشتی)
گوپال (درویش بھاری بابا) ۱۶۸
گوجر (مریدنوشہ) ۱۰۳۷
گوجر سنگھ بھنگی ۲۵۲
گورکھ ناتھ جوگی (بخطہ) ۹۱۰، ۲۲
گورکھ ناتھ (ء رتن جاجی) ۹۱۰
گوہر شاہ بن شاہ عزت علوی ۹۱۷
گھنا موچی (مریدوالہ) ۱۰۳۹
گیارہ ماسی غزنیہ (حجرات تاجپورہ) ۶۸۱

ل

لاد (مریدنوشہ) ۱۰۳۶
لاڈو ڈوگر (والد بھٹی) ۵۶۳
لال داس بیراگی ۹۹۸، ۱۰۳۷
لال شہباز قلندر ۱۵۸
لال ننگا ۲۰۵
لالہ جوگی (مریدنوشہ) ۱۰۳۴
لالہ جی (ء اختیار خاں گڑھی والہ)
لالک بن متو شیخ ۱۸۸
لدھا بن محبت تارڑ ۹۰۹
لسان الغیب (حافظ شیرازی) ۲۸
لطف اللہ بن عبدالرسول ۲۲۷
لطف علی (ء عبدالقادر رابع اوچی)
لطیف محمد بن جلال محمد ۸۲۲

Marfat.com

لعل (مرید نوشہ) ۲۶ - ۱
لعل چند ملتانی ۴۷
لعل حسین (حسین ڈھڈہ لاہوری) ۱۵۴
لقمان حکیم ۴۰۸
لقمان بن ثابت حمود ثمرائج ۱۰۲۳، ۱۰۳۸
لکھ داتا (سخی سرور سلطان) ۷۲۹
لکھن شاہ بن عالم شاہ نگھوڑاں ۲۰
لکھو بن جیجو تارڑ ۹۰۹
لکھے خاں (سخی سرور سلطان) ۷۲۹
لکھن شاہ ۹۰۹، ۹۱۰
لوطائیل (فرشتہ) ۷۲۱
لوط علیہ السلام ۶۸، ۴۰۸
لوح اللاہنی ۶۶۹
لوطائیل (فرشتہ) ۶۸۳
لوط بن کرن ۹۰۸، ۹۱۷
لوی بن غالب بن فہر قریشی ۱۷۷
۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۴۳
لوی بن غالب بن کعب ۳۷۰
لدم (مرید نوشہ) ۱۰۳۵
لیعہ (والد مسیر) ۴۰۲
لیث مصری امام ۲۷۳

لیلیٰ بنت مسعود تمیمی ۳۷۰
لیلیٰ (مجنوں) ۱۰۰۸
۱۰۱۲

م

ماجد کردی ۶۶۷، ۷۰۷، ۲۴۰ ۷
ماجد بن محمد الحرانی شیخ نہج البلاغت
۳۵۳
ماجد قرونی ربعی (حدیث ابن ماجہ)
۳۰
ماحق (قطب) ۶۷
ماخذ بن عیفف ۱۷۷
ماریہ بنت شمعون قبطیہ ۲۴۳
۲۳۴، ۳۰۸
ماکھن (مرید نوشہ) ۱۰۳۶
مالک (فرشتہ داروغہ دوزخ) ۷۱۹
مالک (والد صعید) ۴۰۵
مالک (والد سنان نخعی) ۴۰۵
مالک (والد لوط) ۸۷، ۱۲۶

مالک بن انس اصبحی امام ۸۸
۲۹۴، ۲۹۵، ۳۴۲، ۳۸۸
۳۸۳، ۴۸۱، ۵۸۴
مالک بن لویس ۲۹۵
مالک بن حارث (= مالک اشتر) ۴۰۶
مالک بن حسل قرشی ۲۲۹
مالک بن حویرث ۳۳۷
مالک بن دینار ۴۴۴، ۴۵۰، ۴۸۱
مالک بن عمرو قرنی ۳۹۷
مالک بن نضر القرشی ۱۷۷
مالک بن نضر خزرجی (والد انس)
۷۸، ۸۳، ۱۱۳، ۱۲۹
مانا حیاں جاگوڑیہ ۹۲۷
مانگیل (والد محمد) ۳۹۷
ماہ رُو (مرید نوشہ) ۱۰۲۲

Marfat.com

مبارک بلا معمار ۱۰۴۲
مبارک بن فضیل امد باقی ۸۳۰
مجتبیٰ بن مصطفیٰ ۸۲۹
مبارک بن محمد کرمانی ۳۰
مبارک بغدادی (والد عفیف الدین) ۲۶۷
مبارک بن موسیٰ شطلی ۶۴۸
مجد (والد مستغفری) ۲۷
مبارک علی شاہ بن عبدالحق شاہ برہانی ۳۵، ۶۸۴، ۷۶۵، ۷۶۷
مجدالدین (ابوسعید بغدادی) ۳۹۲
مجدالدین (محمد معصوم سرہندی) ۲۴۱
مبارک حیدرآبادی (والد ابی نصر محمود) ۷۴۲
مجدالدین فیروزآبادی ۳۲
مجدد اکبر (نوشہ گنج بخش) ۳۸
منتشا (سرنوشتہ) ۱۰۲۶
مبارک حقانی گیلانی اوچی ۸۲۶
متقی بن ابونصر صالح ۱۷۰
مجدد الف ثانی (شیخ احمد سرہندی)
۸۲۴، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۴
متوشلخ بن اخنوخ ۱۷۸
۲۵، ۱۶۲، ۳۴۲، ۹۷۷
۸۶۹، ۸۸۷، ۹۳۷، ۱۰۵۹
المتوکل خلیفہ (والد المعتز) ۵۲۰
مجمع البحرین (شاہ مرد فخوشاہی) ۸۹۹
مبارک رقم (محمد حسین علی) ۳۱۴
۱۰۰۸، ۱۰۱۳
مجنون
المتوکل خلیفہ (والد المعتضد) ۸۱۷
مبارک نوبی (بابا غور) ۱۲۱، ۳۱۷
المتوکل علی اللہ عباسی ۳۹۰
مجیرالدین علیمی مقدسی حنبلی ۲۰
مبارک واسطی ۳۰، ۳۱۷
المتوکل علی اللہ بن معتضد عباسی ۸۱۲
مجمد ناقد (پیر نبی علیہ السلام) ۹۱۰
مبارک (ابوسعید مخزومی) ۶۳۸
مشتاق مجذوب (سرمشہد کنجاہی) ۱۰۲۱
مجارب (والد عطیہ) ۴۲۴
۶۴۰، ۶۴۴، ۶۴۸، ۶۵۱، ۱۰۵۹
مشتاق بن علاء الدین نارنول ۹۰۹
مجارب بن دثار ۴۸۰
مبارک (والد احمد) ۲۷۷
مثنیٰ (والد ابوالحسن سورتی آبادی) ۶۱۴
محاسبی (= حارث) ۵۲۵
مبارک بن ابی المکارم (= بن ابی الخیر جرجانی) ۲۴۴
مثنیٰ بن حارثہ ۲۳۸، ۲۴۳
محب (جد یحییٰ) ۲۲۵
۲۴
المثنیٰ بن یحییٰ (جد ابوعلی موصلی) ۴۱
محب طبری حافظ ۲۸، ۲۷۹
مبارک بن حمزہ الزجی ۴۳۷
مجاہد (والد عباس) ۶۱۷
محب الدین (= ابن النجار) ۲۰
مبارک بن علی الدین سیف خان ۴۵۶
مجاہد بن جبیر مکی ۵۲۳، ۵۵۷
محب الکذاب (ابو سمعون) ۵۱۵
مبارک بن علی گیلانی ۸۰۴
۲۲۴، ۳۴۰، ۳۴۵، ۴۳۳
محب اللہ خواجہ ۴۳

Marfat.com

محسن بن جان محمد تارڑ ۹۰۹
محسن علی بن زرنجش تارڑ ۱۰۲۳ محفوظ بن احمد کلوذانی ۶۲۸ محمد (= ابوبکر فراء) ۶۱۰
۱۰۳۸ محکم الدین (= محمد تقیم جرجرائی) ۱۶۸ محمد (= ابوبکر کتانی) ۵۶۵
محبوب الحسنی (= ابوصالح موسیٰ) ۶۵۱ ۷۵۰ - ۷۶۹ محمد (= ابوبکر مصری) ۵۶۸
محبوب الٰہی (= نظام الدین اولیاء) ۶۶۹ محمد (= محمد رسول اللہ ص) محمد (= ابوبکر معاذری) ۶۱۳
محبوب سبحانی (= عبدالقادر جیلانی) ۴۷۰ ۸ ۷ ۱۱ ۵۳۰ محمد (= ابوبکر حنفیہ) ۵۷۰
۶۲۶ - ۶۷۱ - ۶۷۳ ۸۴ ۱۷۶ - ۲۰۱ - ۲۰۲ محمد (= ابوبکر بن داؤد دمشقی) ۵۷۷
۷۲۰ - ۷۷۵ - ۷۷۷ ۲۱۳ - ۲۱۵ - ۲۳۴ - ۲۸۲ محمد (= ابوبکر بن زاغوانی) ۴۳۵
محبوب شاہ صادق گیلانی (اوی ۱۸) ۸۲۶ ۲۸۳ - ۳۰۳ - ۴۲۶ - ۴۳۳ محمد (= ابوجعفر خرغانی) ۵۷۳
محبوب علی (والد گدا رحمان ثانی) ۱۶۲ ۲۶۵ - ۴۰۸ - ۴۳۲ - ۴۳۷ محمد (= ابوحمزہ بغدادی) ۵۱۴
محبوبہ اہلیہ غوث اعظم ۷۱۱ ۴۹۰ - ۵۹۳ - ۶۸۱ - ۶۹۰ محمد (= ابوسعید مخرمی) ۶۳۸
محسن (= زمان علی بن خطب شاہ علوی) ۴۵۲ - ۹۶۳ - ۹۷۳ - ۱۰۵۷ محمد (= ابوسعید بن عبدالکریم) ۶۲۸
۹۱۷ - ۹۱۸ محمد (= ابوالحسن بن ابی عبداللہ بصری) محمد (= ابوسہل صعلوکی) ۶۱۰
محسن فانی ۲۷ ۶۱۳ محمد (= ابوعبداللہ مغربی تلمسانی) ۶۱۴
محسن بن علی ۳۶۹ محمد (= ابوالخیر بن ماکان) ۴۳۵ محمد (= ابوعبداللہ بن خفیف شیرازی)
محسن بن علی تنوخی ۳۳۷ محمد (= ابوالفتح بن ابوالعباس) ۴۲۲ ۵۳۲ ، ۵۷۴
محسن بن علی (والد سوخی) ۲۸ محمد (= ابوالفتح بن عبدالباقی) ۴۷۴ محمد (= ابوعلی مرورروذی) ۵۶۲
محسن بن علی مرتضیٰ ۲۳۷ - ۲۴۱ محمد (= ابوالفضل حُتلی) ۶۱۱ محمد (= ابوعمرو زجاجی) ۵۵۲ ، ۵۶۸
محسن شاہ بن ملا شاہ ۸۱۱ محمد (= ابوالفضل سرخسی) ۵۲۷ محمد (= ابوغالب باقلانی) ۶۲۸
محصن ۳۰۳ محمد (= ابوالحسن بن اسحاق) ۴۰۴ محمد (= باقرام) ۳۸۱
محصن بن ابی محصن ۳۲۱ محمد (= ابوبکر دقاق) ۵۵۷ محمد (= جلال الدین کردمی) ۳۹۱
محمود (شیخ محمد شبستری) ۵۸۰ محمد (= ابوبکر علوفی) ۵۶۸ محمد (= شمس الدین صاعد مراوچی) ۸۲۲

Marfat.com

محمد [= صدرالدین قونوی] ۶۷۳
محمد [= عبدالسلام صوفی بن عبدالوہاب] ۷۷۳
محمد [= فخرالدین عراقی] ۶۹۹
محمد [= المتوکل علی اللہ] ۸۱۲
محمد [= محمد تقی امام] ۲۸۸
محمد [= محمد عرش] ۶۶۷
محمد [= مہدی امام] ۲۹۳
محمد (والد ابن سید الناس اندلسی) ۷۳۹
محمد (والد ابوالفضل میدانی) ۱۹
محمد (والد ابوبکر واسطی) ۵۶۲
محمد (والد ابومحمد مرتعش) ۵۶۶
محمد (والد بنان حمال) ۵۶۲
محمد (صدحامی) ۳۲
محمد (والد حمید طوسی) ۳۲، ۵۵۲
محمد (والد حبیب عجمی) ۲۵۷
محمد (والد حسین) ۱۷
محمد (والد خاوندشاہ) ۲۹
محمد (والد زاہر) ۸۵
محمد (والد عبدالرحمن جزری) ۳۵
محمد (والد محمد صدیقی بغدادی) ۲۲۸

محمد (والد علاؤالدولہ سمنانی) ۱۶۱
محمد (والد علی ہمدانی) ۱۷۲
محمد (والد یوسف زاہد نیشاپوری) ۵۶۸
محمد بن ابراہیم [= ابن انبکرانی] ۷۲۱
محمد بن ابراہیم [= ابن المنذر] ۲۲
محمد بن ابراہیم (والد ثعلبی) ۲۳
محمد بن ابراہیم (والد خرگوشی) ۳۲
محمد بن ابراہیم [= فریدالدین عطار] ۲۱
محمد بن ابراہیم لواتی (جد ابن بطوطہ) ۳۰
محمد بن ابوالحسین ۷۱۸
محمد بن ابوالقاسم رودباری ۵۶۲
محمد بن ابوالمکارم ۷۱۸
محمد بن ابوبکر (والد ابن خلکان) ۲۷
محمد بن ابوبکر صدیق ۲۴۳
محمد بن ابوبکر مکی ۲۸
محمد بن ابوسعد (والد سمعانی) ۳۷
محمد بن ابومحمد نصراباذی ۲۲۷
محمد بن احمد [= ابوالحسین ابن سمعون] ۳۸۷
محمد بن احمد [= ابوعبداللہ ذہبی] ۷۴۸
محمد بن احمد اصبہانی ۳۸
محمد بن احمد گیلانی ۳۴
محمد بن احمد مقدسی ۳۸
محمد بن احمد مؤذن ۱۸
محمد بن احمد بن مختار ۱۷
محمد بن احمد قاسم گیلانی ۳۴
محمد بن ادریس (والد ابن ابی حاتم) ۳۲۷
محمد بن ادریس شافعی ۱۹۱
محمد بن اسحاق ۲۶
محمد بن اسحاق (والد ابن السنی) ۳۶۴
محمد بن اسمٰعیل بخاری امام ۲۱۰
محمد بن اسمٰعیل مغربی ۲۲۷
محمد بن الطرسیری ۲۲۷

محمد بن ابی الورد ۵۱۸
محمد بن ابی بکر الشافعی ۵۱
محمد بن ابی سعدان نحوی ۲۷۳
محمد بن ابی شیبہ (والد ابن ابی شیبہ) ۲۳۹
محمد بن احمد ۷۵۷، ۷۸۱، ۷۸۷
محمد بن احمد [= ابوالحسین ابن سمعون] ۳۸۷
۶۱۳
محمد بن احمد [= ابوعبداللہ ذہبی] ۷۴۸
محمد بن احمد اصبہانی ۳۸
محمد بن احمد گیلانی ۳۴
محمد بن احمد مقدسی ۳۸
محمد بن احمد مؤذن ۱۸
محمد بن احمد بن مختار ۱۷
محمد بن احمد قاسم گیلانی ۳۴
محمد بن ادریس (والد ابن ابی حاتم) ۳۲۷
محمد بن ادریس شافعی ۱۹۱
محمد بن اسحاق ۲۶
محمد بن اسحاق (والد ابن السنی) ۳۶۴
محمد بن اسمٰعیل بخاری امام ۲۱۰
محمد بن اسمٰعیل مغربی ۲۲۷
محمد بن الطرسیری ۲۲۷

Marfat.com

محمد بن الیطر ۷۱۴ — محمد بن حبیب عجمی ۲۶۲ — محمد بن رافع حاطط ۱۹

محمد بن الحسن (والد ابوالبرکات بیہقی) — محمد بن حسن ا=ابوعبداللہ حسینی ناخی)-۴ — محمد بن رسلان خفیہ ۷۴۲

۳۵۴ — محمد بن حسن (والد خلال بغدادی) ۳۷ — محمد بن زیاد الاعرابی ۵۶۷

محمد بن الحسن بن عبداللہ ۳۶۵ — محمد بن حسن بصری ۴۴۹ — محمد بن زید ا=ابن ماجہ قزوینی ا-۳

محمد بن الحسین (کرخیہ) ۴۹۷ — محمد بن حسن شیبانی امام ۳۹ — محمد بن زید (طاہر تبلی) ۶۱۷

محمد بن الراغوانی ۷۱۴ — ۲۹۵ ، ۴۸۱ — محمد بن سعد ا=زہری بصری ۳۳

محمد بن الصائغ ۷۱۴ — محمد بن حسین ا=ابوعبدالرحمن سلمی ۶۱۲ — محمد بن سعید عقدی کوفی ۲۵

محمد بن الفضل ۵۲۹ — محمد بن حسین (والد نجم الدین سیلانی) ۴۵ — محمد بن سلام (والد طحاوی) ۴۲

محمد بن الفضل سماوندی ۵۲۹ — محمد بن حسین امام ۳۷۷ — محمد بن سلمہ ۱۲۷ ، ۱۲۸

محمد بن الواحد قزاز ۷۵۷ — محمد بن حسین برجلانی ۵۱۲ — محمد بن سلیمان ا=جزولی ۲۷

محمد بن ام محمد ۵۱۹ — محمد بن حسین حریری ۵۶۱ — محمد بن سماعہ ۴۸۱

محمد بن بشر ۴۷۵ — محمد بن حسین حنبلی ۶۲۸ — محمد بن سمدویہ مریغینی ۷۴۳

محمد بن بہاء الدین گیلانی ۱۷۰ — محمد بن حسین نصری ۴۶ — محمد بن سہل آدمی (والد ابوالعباس بغدادی)

محمد بن جبیر نوفلی ۲۳۹ — محمد بن حسین یونینی ۷۴۳ — ۲۲ ، ۵۶۰

محمد بن جحدر ۵۸۳ — محمد بن حمدویہ (جد حاکم) ۴۱ — محمد بن شمس الدین ثانی اوچی ۸۳۵

محمد بن جریر ا=ابن جریر طبری ۲۱۴ — محمد بن حمزہ صوفی ۵۶۹ ، ۶۲۸ — محمد بن ضیاء الدین ا=فخر الدین رازی ۶

محمد بن جعفر مکی ۱۹ — محمد بن حنبل بغدادی (والد احمد حنبل) ۳۷ — محمد بن طاہر چشتی ۴۰

۳۱ ، ۶۷ ، ۷۹ — محمد بن حنفیہ ا=محمد اکبر ۲۶۹ — محمد بن طاہر عریفی ۶۴۵

محمد بن جنید ۴۷ — محمد بن خضیف ا=ابوعبداللہ خضیفی ۱۵۵ — محمد بن طاہر الحسینی ۳۵۲

محمد بن جنید (والد احمد بغدادی) ۵۲۲ — محمد بن داؤد ا=خادم الاقطع ۳۹۰ — محمد بن طلحہ قرشی شافعی ۴۳

محمد بن حاطب ۲۰۹ — محمد بن داؤد ظاہری ۵۶۰ — محمد بن طیب عطار ا=فقیہ ابن الطیب ۴۵

Marfat.com

محمد بن عباس علم دار ۳۷۲
محمد بن عبد الله مستملی (والد ابو ابراہیم بخاری) ۴۲
محمد بن علی مکی (والد ابن حجر) ۳۰
محمد بن عبد الباقی ۷۱۶
محمد بن عبد الواحد مقدسی ۷۴۳
محمد بن علی نقی ۲۹۰
محمد بن عبد الرحمٰن علاء الرازی ۵۶۹
محمد بن عبد الوہاب (= ابو علی ثقفی) ۶۱۷
محمد بن علی بن بندار صیرفی ۵۷۰
محمد بن عبد الصمد انصاری ۷۴۳
محمد بن عبد الوہاب (حمام شبلی) ۶۱۷
محمد بن عمر و (= ابو الفضل ارموی)
۴۲۵ ، ۵۷۰
محمد بن عبد العزیز گیلانی ۷۰۰
محمد بن عبد الوہاب نجدی ۲۸۰
محمد بن عمر و (= اسفرائنی) ۲۹
محمد بن عبد القادر ثالث اوچی ۸۲۴
محمد بن عُبید (والد ابن ابی الدنیا) ۳۷
محمد بن عمر و ازجی ۷۲۳
محمد بن عبد القادر عطاس ۲۸۱
محمد بن علی ۲۸۲
محمد بن عمر و اطرف ۳۷۳
محمد بن عبد الکریم (والد ابن اثیر جزری) ۴۲
محمد بن علی (= ابو الغنائم نرسی) ۶۴۸
محمد بن عیسیٰ (= ابو عیسیٰ ترمذی) ۲۴
محمد بن عبد الکریم (= ابو الولید ازرقی) ۲۱
محمد بن علی (= ابو طالب مکی) ۳۶ ، ۶۳۰
محمد بن غوث اعظم ۶۱۱ ، ۷۱۲
محمد بن عبد الکریم قصاب آملی (والد ابو الحسن)
محمد بن علی (جد اسفرائنی) ۲۹
محمد بن فضل اللہ برطوری ۶۳۱ ، ۶۳۲
محمد بن عبد اللہ ۲۲۰
محمد بن علی بغدادی ۷۲۳
محمد بن فضل اللہ ۔ علاء ۲۲
محمد بن عبد اللہ (= ابن الخطیب) ۳۰
محمد بن علی حکیم ترمذی ۱۵۴
محمد بن قائد الاوانی ۳۵۹ ، ۷۳۰
محمد بن عبد اللہ (= محمد رسول اللہ ﷺ)
محمد بن علی دینوری ۷۶۳
محمد بن کعب قرظی ۴۲۷
۲۲۱ ، ۲۷۲
محمد بن علی سبکی ۶۶۷
محمد بن لیث ضریر ۷۱۸
محمد بن عیاض (= حسنی ؒ م) ۳۹۲
محمد بن علی شوکانی قاضی ۴۱ ، ۹۵۰
محمد بن مائیل ۳۹۷
محمد بن عبد اللہ ساجی ۳۵۲
محمد بن علی عباسی ۴۲۸
محمد بن مبارک کرمانی چشتی ۳۲
محمد بن عبد اللہ طبری ۵۲۱
محمد بن علی خارقی ۸۲۹
محمد بن متقی گیسو دراز ۱۷۰
محمد بن عبد اللہ علوی ۳۷۲
محمد بن علی قصاب ۵۱۵ ، ۵۲۴
محمد بن محمد (= ابن سیاف اندلسی) ۱۹۰
محمد بن عبد اللہ عمری (خطیب بربر) ۲۲۱
محمد بن علی کاغطی ۳۹۱
محمد بن محمد (شیخ مفید) ۲۱۷
محمد بن قیس اللہ قیر ۷۹۵
محمد بن علی مسناں (خواجہ بزرگ) ۲۰۷
محمد بن محمد (= حسن ابدال ترمذی) ۳۵

Marfat.com

محمد بن محمد (والد شمس الدین جزری) ۲۵ محمد بن ناصر الدین حافظ ۲۳۶ ، محمد ابراہیم خان نوشاہی ۴۷

محمد بن محمد غزالی طوسی ۱۶ ، ۲۱۳ محمد بن نصرہ ۱۸ ، محمد ابو طلحہ بن مظفر ۴۲۱

محمد بن محمد فقیہ ۱۶ ، محمد بن نصیر الخواص (والد الجنفر خلدی) ۵۶۹ محمد احسان مجددی ۲۹

محمد بن محمد قاہ ۸۲۱ محمد بن نعمان جیلانی ۴۲۲ ، ۳۲۳ ، ۹۳۳ ، ۱۰۱۲

محمد بن محمد بمت ۶۶۶ محمد بن واسع ۴۵۴ محمد احسن نانوتوی ۴۱

محمد بن محمد بن الحسن شباح بیہقی ۳۶۵ محمد بن ولید بغدادی ۱۸ ، ۴۲۳ ، ۴۲۴ محمد ادریس اوچی خلیفہ ۴۶

محمد بن محمود ا = ابن النجار ۲۰ محمد بن یحییٰ نادنی حنبلی ۳۶ ، ۴۶۴ محمد اسحاق (جامع دیوان جویع) ۳۵۴

محمد بن محمود (والد محمد پارسا بخاری) ۳۵ محمد بن یعقوب ۴۶۷ محمد اسحاق لاہوری ۴۲۹

محمد بن محمد بن نصر آبادی ۶۱۱ محمد بن یعقوب ا = مجد الدین فیروز آبادی ۳۶ محمد اسلم قاضی (والد عبد الغفور بالوی) ۱۷

محمد بن مسرور بغدادی ۵۱۶ محمد بن یوسف (والد ابو طالب) ۲۴۸ محمد اسمٰعیل بیانوی ڈاہن فتح اللہ ۱۵۰

محمد بن مسعود نجدی ۲۸۰ محمد بن یوسف ا = اشبیلی ۴۲ محمد اشرف حسینی لاہوری ۲۱

محمد بن مسلم زاہدی ۲۳۹ محمد بن یوسف (صاحب جنبیہ) ۵۷۵ محمد اشرف بن عز الدین ا = اشرف بلخی

محمد بن مسلم قضاعی ۳۵۵ محمد بن یوسف تقفی ۱۸۸ ، ۳۸ ، ۴۵ ، ۸۰۵ ، ۸۰۶

محمد بن منصور ۵۱۶ محمد بن یوسف دمشقی صالحی ۳۵۰ ، ۴۱ ، ۸۴۴ ، ۸۴۸ ، ۹۳۱ ، ۱۰۱۴

محمد بن منصور طوسی ۴۹۰ ، ۵۱۳ ، ۵۲۴ محمد بن یوسف کنجی شافعی ۳۷ محمد اسحاق حسین شاہ جھنجھانوی ۴۶

محمد بن موجہ ۲۱ محمد بن یوسف مغربی ۴۶۷ محمد اصغر بن علی مرتضیٰ ۳۴۰ ، ۳۴۱

محمد بن موسیٰ ۷۹۵ محمد بن یوسف ہکاری ۶۳۰ محمد اعرج بن ابو عبد اللہ ۸۳۱

محمد بن موسیٰ بصری ۲۲۹ محمد بن یونس عبد النبی (والد قناشی) ۳۴ محمد اعظم ا = شمس الدین گیلانی (چلبی) ۸۱۰

محمد بن موسیٰ خوشی ۴۲۴ محمد آفتاب بن تاج محمود سلیمانی ۸۹۴ ۸۱۴ ، ۸۱۷ ، ۸۱۹ ، ۱۰۵۹

محمد بن موسیٰ سلمی نیشاپوری ۶۹ ، ۶۱۲ محمد ابراہیم سیتھلی ۲۹ ، ۱۰۱۴ محمد اعظم چشتی اعظم آبادی ۴۰ ، ۴۵۳

محمد بن ناصر ۷۱۴ ، ۳۵ ، محمد ابراہیم بن عابد انصاری ۳۸ ، ۱۰۰۰ محمد اعظم بن محمد یار سیروہی ۱۹ ، ۲۴ ، ۴۷۰

Marfat.com

محمد افضل کلانوری ۱۶۲ محمد برخوردار بن نوشہ گنج بخش رح محمد تقی مجذوب نوشہوی ۱۰۳۱

محمد اکبر بن علی مرتضیٰ رح ۱= ابن الحیدر ۱۲ ، ۹۰۷ ، ۹۹۱ ، ۱۰۰۳ محمد تقی بن علی رضا امام ۸۸۱ ، ۹۲۲

۲۶۹ ، ۳۸۱ ، ۳۷۴ ، ۴۰۰ ۱۰۱۶ ، ۱۰۱۷ ، ۱۰۱۸ ، ۱۰۲۰ محمد تقی بن موسیٰ کاظم رح امام ۸۳۱

محمد امیر قادری ۷۸۲ ۱۰۳۴ ، ۱۰۳۵ ، ۱۰۳۹ ، ۱۰۴۳ محمد ثانی بن عبدالقادر رابع اوچی

۸۳۵ ، ۸۳۷

محمد امین لاہوری (مرید نوشہ) ۱۰۲۳ ۱۰۲۸ ، ۱۰۵۹

محمد امین بن ملا احمد نوشاہ ثانی محمد برزالی (جد اسبیلی) ۴۲ محمد جان بن عبدالغفور شالوی ۱۷

۳۰ ، ۳۷ ، ۹۰۲ محمد بخاری اوچی ۸۲۸ محمد الجواد بن علی العرلقی ۶۲۵

۱۰۱۲ ، ۱۰۴۵ ، ۱۰۶۰ محمد بخاری ضیاءالدین (والد مولانا ضیاءالدین بلخی) محمد حاجی نوشاہ ا= نوشہ گنج بخش)

محمد انور علی رہتکی ۶۲۱ ۲۴۲ ۱۰۵۲

محمد الادانی (ا=ابن الطیب) ۸۲۸ محمد بخاری قمر خانی (والد بہاءالدین نقشبند) محمد حافظ (مرید نوشہ) ۱۰۲۵

محمد ادسط بن علی مرتضیٰ ۳۶۹ ، ۳۷۱ ۱۷۰ ، ۲۴۲ محمد حال (مرید نوشہ) ۱۰۲۷

محمد بابا سماسی ۱۷۰ ، ۲۴۲ محمد بشیر مولوی ۳۱ محمد حامد سمرقندی (من قرنیہ) ۵۲۹ ، ۵۷۰

محمد باصفا ۷۷۱ محمد بغدادی (والد جنید) ۱۴۷ محمد الحرانی (والد سید ناصر) ۳۵۲

محمد باقر بن زین العابدین رح امام محمد بغدادی بن علی العرلقی ۲۱۷ محمد حسن بن عبدالوہاب ۷۶۶

۱۳۶ ، ۲۸۲ ، ۲۹۴ ، ۲۹۵ محمد بغوی (والد ابوالحسن نوری) ۱۷۱ ، ۵۴۴ محمد حسن بن کریم الدین ۷۲۲

۳۰۹ ، ۳۸۰ ، ۴۴۹ ، ۶۴۵ محمد بسکری (والد شہاب الدین سہروردی) محمد حسن سمرقندی ۷۳۱

محمد باقر بن محمود ۷۹۰ ۳۲ ، ۳۳۰ ، ۷۳۸ محمد حسن شہرستانی ۴۵

محمد بخش کاکوروی ۳۸ محمد بہادر خان ثانی ۸۴۰ محمد حسن صابری رام پوری ۱۵

محمد بخش معمار گجراتی ۱۰۲۵ محمد پارسا بن محمد بخاری ۳۵ ، ۳۰۰ ۳۲ ، ۷۷۰ ، ۷۸۲

محمد بخش بن ضیاءالدین ہوشنگر ۴۵ محمد پانی پتی (والد کبیر الدین) ۱۲۷ محمد حسن عاملی ۳۵۸

محمد بخش بن محمد زمان ثالث بہاولپوری ۲۰۱۸ محمد تقی سپہر کاشانی ۴۶ محمد حسن مجدد دہلوی ۴۲

Marfat.com

محمد حسین بن بندہ شاہ ۱۰۴۲
محمد حسین بن عبدالقادر ۷۲۲
محمد حسین صابری رامپوری ۶۳۲، ۶۱۸
محمد حسین قادری ۷۸۲
محمد حسین مست ۷۸۶۵ھ
محمد حسین خان اصفہانی حاجی ۴۱۲
محمد حسین شاہ (شیخ صحرائی) ۴۵۲
محمد حسین سبارک قم عادلگڑھی ۳۱۴
محمد حسینی (والد عبداللہ) ۴۰
محمد حکیم بن علی انصاری (ابوالمنصور) ۵۶۸
محمد حلوی ۱۵۴
محمد حمدی (والد ابوالحسن) ۳۹۲
محمد حنفیہ بن علی مرتضیٰ (محمد اکبر) ۱۷۵، ۱۶۷، ۲۰۱، ۲۱۰
۲۹۹، ۳۷۱، ۳۷۴
۳۹۴، ۴۲۱
محمد حنیف (محمد اکبر) ۳۶۹
محمد حیات بن احمد جوینی ۱۲۲، ۱۴۱، ۷۴۱
محمد حیات ربانی بن جلال الدولہ شاہی ۹۶۶، ۱۰۳۶، ۱۰۴۱، ۱۰۵۸
۱۰۱۷، ۸۸۷، ۸۰۶، ۴۸۸، ۳۳
۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۵۹
محمد خسروی جیو ۱۵۳
محمد خواجگی بن عبدالوہاب ۷۲۱
محمد داؤد فاروقی امرتسری ۳۱
محمد درویش بن حسام الدین لعلوی ۷۱۷
محمد دین اعوان چشتی ۲۸
محمد دین ہشو یانی ۷۵۰
محمد دین سیالوی ۶۷۸
محمد دین شرقپوری ۷۴۹، ۷۵۰، ۱۰۲۲
محمد دین سنار ۱۰۴۵
محمد الذخیرہ (القائم بامر اللہ) ۸۳۵
محمد ردولوی ۱۶۳ ۸۳۵
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
محمد رضا چشتی دہلی ۲۵۵، ۲۵۶، ۸۶۱
محمد رضا بن فاضل جاروچہ ۱۲
محمد رومی بن داؤد حسنی ۶۴۵
محمد زاہد بن ابی علی ۲۲۶
محمد زاہد بن غوث اعظم ۷۱۱
محمد زاہد رخشی ۲۴۲
محمد زبیر بن ابوالعلیٰ سرہندی مجددی
۲۴۱، ۹۶۵
محمد زمان ثالث بن کلاں شاہ ۸۳۵
محمد زمان ثانی بن محمد شریف ۸۳۵
محمد زمان رابع بن محمد شریف سہارنپوری ۸۳۵
محمد الذخیرہ (القائم بامر اللہ) ۸۳۵
محمد زمان کلاں بن شمس الدین ثانی اوچی ۸۳۵
محمد زینی (مرید نوشہ) ۱۰۲۵
محمد سالوری (والد ابوعلی دقاق) ۶۱۲
محمد سخاوی ۱۵۷، ۷۳۴
محمد سعید بن محمد ہاشم دریابل ۱۰۱۷، ۱۰۴۳
محمد سعید زنگانی بھٹہ تھوی ۴۱
محمد سعید محمد رمانہ ۸۵۶
محمد سلیم (جہانگیر بادشاہ) ۲۴
محمد سلیمان سلمان منصورپوری ۲۸
محمد سلیمان شاہ قلی (والد ابویوسف چشتی)
۴۵۳

Marfat.com

محمد سمنانی (والدعلاءالدولہ) ۱۶۱ محمد شفیع مفتی (مریدنوشہ) ۱۰۲۲ محمد عارف بن شیخ کبیر قریشی ۴۲

محمد سہسلی تستری ۱۷۱ محمد شنبکی ۱۸۱ محمد عارف ریوگری ۱۸۰، ۲۴۲

محمد شاہ (شمس الدین ساوجی) ۴۴۳ محمد شیرازی (عم محمد الدین فیروز آبادی) ۳۶ محمد عارف قادری ۷۸۱

محمد شاہ (مریدنوشہ) ۱۰۲۲ محمد صاحب بن علوی علی الصل ۲۸۲ محمد عاشق (پیر شطاریہ) ۴۲۷

محمد شاہ بن سکندر شاہ علوی، ۹۱۰، ۹۱۸ محمد صاحب مرباط بن علی خالع ۲۸۲ محمد عاصم سیرانی ۱۵۴

محمد شاہ بن محمد این نوشاہی محمد صادق پٹواری (مریدنوشہ) ۱۰۲۳ محمد عاصم گیلانی بغدادی ۷۵۴

۳۰، ۳۷، ۳۸۰، ۹۰۲ محمد صادق چھپر (مریدنوشہ) ۱۰۲۲ محمد عاقل قادری ۷۷۱

۱۰۱۶، ۱۰۴۵، ۱۰۴۷، ۱۰۶۰ محمد صادق شہابی سعیدی ۴۵ محمد عاقل قاضی لاہوری (والدعنایت اللہ)

محمد شاہ بادشاہ گورگانی ۲۵۴ محمد صالح بن حسین ۸۸۱ ۳۱

محمد شاہ داتے والیہ ۳۹۹ محمد صالح بن غوث اعظم ۷۱۱ محمد عالم بن پیر محمد نوشاہی ۱۰۴۲

محمد شریف (شمس الدین ثانی اوچی) محمد صالح بن مسعود گیلانی ۹۸، ۷ محمد عبدالستار بیگ سہسرامی ۱۴۳

۸۳۴، ۸۳۵ محمد صالح کنبو ۳۲ محمد عبدالقادر سعید الراضی ۳۵۵

محمد شریف بن عبدالرزاق اوچی ۸۳۰ محمد صالح شاہ نوشاہی ۳۹۹، ۶۴۱ محمد عبداللہ وارثکوئی ۳۶

محمد شریف (والدعبدالوہاب) ۸۳۲ محمد صدراجل بن احمد ملتانی ۷۲۰ محمد عبداللہ خاں پروفیسر ۴۴

محمد شریف بن غلام علی بہاولپوری ۸۳۵ محمد صدرالدین روزبہان ۵۷۴ محمد عبدہٗ ۳۵۸

محمد شریف بن محمد جگدیو ۷۲۵، ۷۹۵ محمد طرسوی (والداحمد) ۵۵۷ محمد عرش بن محمد قریشی ۷۶۶

محمد شریف بن محمد زمان ثالث بہاولپوری ۸۳۵ محمد طیفور شامی ۷۰۳ محمد علی (ابوالحسن آزاد) ۶۳۳

محمد شریف بن محمد زمان کلاوتی ۸۳۵ محمد ظریف متعلم ۸۵۸ محمد علی بن شمس الدین ثالث اوچی ۸۳۲

محمد شریف بن محمد عالم نوشاہی ۱۰۴۲ محمد عابد بن منگو بھلوانی ۸۷۵ محمد علی بن فتح اللہ ۷۸۰

محمد شفیع (شاہ بخاری) ۲۰۴ محمد عابد بن موسیٰ کاظم ۳۸۶، ۳۸۷ محمد علی پاشا (خدیو مصر) ۲۸۰، ۲۸۱

محمد شفیع (والدصادق) ۱۱۰ محمد عارف (پیر شطاریہ) ۴۲۷ محمد علی جہلم ۱۰۲۰

Marfat.com

محمد علی شاہ بن وزیر شاہ ۷۶۲ — محمد غوث ثالث بن عبدالقادر رابع متقانی — محمد قاسم بن لطف اللہ ۷۲۲

محمد عمر بن شبویہ المروزی ۵۶۲ — ۸۳۳ — محمد قاسم فرشتہ ۲۱

محمد عمر خان ڈاہر ۸۴۰ — محمد غوث رابع متقانی (= پیر صدا لدین) — محمد قدامہ مقدسی حنبلی ۶۲۰

محمد عنایت احمد کاکوروی ۳۸ — ۸۳۳ — محمد القرشی (والد ابو المحسن ہنگار) ۱۴

محمد عیسیٰ شاہ گونڈہ پوری ۲۴۱ — محمد غوث ستگھروی بن زین العابدین اچی — محمد قریش بن نعیم اللہ ۷۶۲

محمد غزالی ۳۸، ۴۵ — ۸۲۹ — محمد القزاز (والد عبدالرحمن) ۷۱۵

۲۸۶، ۳۳۱، ۹۳۲ — محمد غوثی بن حسن شطاری ۱۶ — محمد قطب قلندر جونپوری ۴۰۲

محمد غوث بن حاجی گنج بخش رابع اوچی ۸۴۱ — محمد فارسی طوسی (والد ابو علی) ۴۴۲ — محمد قلی بن شاہین بالی تارڑ ۱۰۲۳

محمد غوث بن حسن گیلانی لاہوری ۱۷ — محمد فاروق بن صفی الدین ۷۸۰ — محمد کاظم قلندر کاکوروی ۴۰۱

محمد غوث گوالیاری — محمد فاضل بن پیر محمد انصاری ۴۴ — محمد کرم الدین (مولف تحرف الاشراف) ۷۲۲

محمد غوث بن شمس الدین گیلانی اوچی — محمد فاضل بن غلام مصطفیٰ توشہروی ۱۰۴۸ — محمد کرمانی (والد مبارک) ۳۱

۱۴، ۱۸۰، ۲۲۳، ۴۸۰ — محمد فاضل بن نواب علی سندیلوی ۹۱۴ — محمد گنج نشین شاہ ۱۵۶

۸۰۱، ۸۱۵، ۸۱۲، ۸۱۷ — محمد فاضل دمریونوشہ ۱۰۳۶ — محمد گوالا (مریونوشہ) ۱۰۳۲

۸۱۹، ۸۲۵، ۸۲۸، ۸۳۰ — محمد فتح علی خاں ا = فتح خاں ا ۲۱ — محمد گیسو دراز چشتی ۳۹، ۹۷۰

۸۳۵، ۸۴۷، ۸۵۰، ۸۹۲ — محمد الفراء (والد حسین حنبلی) ۶۲۸ — محمد مامون دیباج بن جعفر صادق ۴۸

۸۵۶، ۸۵۹، ۸۵۸، ۸۹۷ — محمد فرخ سیر شاہ ۱۲۲ — ۳۸۴، ۸۷۶

۸۶۱، ۸۶۲، ۱۰۵۹ — محمد الفضل ا = ابا عبدالقدوس ۶۲۳ — محمد ماہ بن لسدیر ۸۳۱

محمد غوث بن فرید جلالی دگر ۵۶۴ — محمد فضیل وجیہ کابلی ۹۹۷، ۱۰۲۱ — محمد ماہ ا = صداقت کنجاہی ا

محمد غوث ثانی اوچی ۸۷۲ — محمد فقیہ ا = بنیانی ۴۸۳ — ۲۲۴، ۱۸۳، ۹۳۱

محمد غوث ثانی بن عبدالقادر ثالث متقانی — محمد فقیہ (والد محمد) ۹۱۷ — محمد مبارک ا = ابو سعید بن فضل اللہ ۶۲۱

۸۴۳، ۸۹۳ — محمد فیروز بن عثمانی ۹۱۷ — محمد مجتبیٰ (مفسر اعظمی) ۳۷

Marfat.com

محمد محسن بن ابوالبقا ۸۳۱
محمد محسن رستاسی (مریدخوشه) ۱۰۲۱
محمد محسن (مریدخوشه) ۱۰۲۲
محمد مراد بن محمد صالح ۸۸۱
محمد مسعری (والدعبدالکریم) ۷۱۸
۷۴۳
محمد مصطفیٰ [= محمد رسول الله ﷺ]
۱۷۵، ۱۷۶۰، ۱۷۹، ۱۸۷
۷۴۹، ۹۶۲، ۱۰۵۸
محمد معتمدخان بدخشانی ۲۶
محمد معدن سترالکه ۵۳۱
محمد معصوم [والداغرالدین بلاوی] ۳۸
محمد معصوم بن سدن ۷۸۰
محمد معصوم بن شیخ احمد سرهندی
۲۲۱، ۹۶۵
محمد مغربی ۷۲۷
محمد مفلس طیبی ۷۳۲
محمد مقیم بن ابوالمعالی چجوی ۲۲۸
۷۶۹، ۷۵۰
محمد مکی (جد خطیب خوارزم) ۲۵
محمد مکرم خطیم آبادی ۱۶۸
محمد مولی الدوله بن علی ۲۸۲، ۳۴۷
محمد مومن [= شبلنجی] ۲۷
محمد مومن (والدمحمد رضا امامی) ۲۴
محمد مهدی بن حسن عسکری امام
۱۰۲، ۳۹۲، ۳۹۳
محمد مهدی بن المنصور عباسی ۲۷۲، ۲۸۳
محمد میدانی (والدابوالفضل) ۳۵۶
محمد میر [= میان میر] ۱۶۹
محمد میرین مسعود ۸۳۱
محمد النبی [= محمد رسول الله ﷺ]
۱۰۳۹، ۱۰۴۳
محمد نعمان بدخشی ۲۱۴
محمد نعمان بدخشی (والدعبدالفتاح)
۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷
محمد النحال ۷۱۸
محمد نصیر [= شاه میر] ۸۱۱، ۸۱۴
محمد نظر بن عبدالرحیم حسن حسینی ۷۶۳
محمد نعمان بدخشی (والدعبدالفتاح)
۲۲۱، ۹۶۵
محمد نقشبند بن محمد معصوم سرهندی
۲۲۱، ۹۶۵
محمد نقیب بن علی الطرفی ۲۸۲
محمد نور بن سیادل شیرقلعه ۷۶۴
محمد نوراني بن محمد غوث لاهوري ۸۲۷
محمد نوربخش - خواجه ۱۷۱
محمد نیشاپوری (والدطلحه) ۲۹
محمد وارث ۸۳۸
محمد الواعظ خیاط ۷۱۸
محمد هاشم بن محمد شریف تتوی ۲۴
محمد هاشم دیاول بن نوشه عاجب
۱۲، ۱۷۱، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴
محمد هاشم بن نور بصیر پوری ۷۲۹
محمد هاشم گیلانی لاهوری ۸۱۵
محمد هاشمی ۷۱۴
محمد هاشمی واسطی (والدعبدالرحمن)
۷۷۴
محمد هاشم بن محمد یونس علی لاهوری ۸۲۷
محمد هاشم بن محمد شریف تتوی یزدی
۷۱۵، ۷۴۰
محمد هاشم بن محمد عرشی ۷۲۶
محمد هاشم بن نور بصیر پوری ۷۲۹
محمد هاشم گیلانی لاهوری ۸۱۵
محمد هاشمی ۷۱۴
محمد هاشمی واسطی (والدعبدالرحمن)
۷۷۴
محمد هاشم بن محمد شریف تتوی یزدی
۷۱۵، ۷۴۰
محمد هاشم بن محمد عرشی ۷۲۶
محمد یار بن کرم شاه شیرگڑھی ۱۹

Marfat.com

محمد یار (جہونوشہ) ۱۰۲۴ — محمود بن شہاب الدین سمرقندی ۲۴۲ — محمود نصرآبادی (والد محمد) ۱۱ ۶

محمد یحییٰ قادری ۷۸۲ — محمود بن عثمان نعال ۶۲۸، ۷۳۲ — محیاۃ سنت امرء القیس کلاچہ ۳۷۰

محمدی شاہ النصاری (والد اشرف جالندہری) — محمود بن علی ۷۹۰ — محیی الدین (= عبد القادر جیلانی)

۱۸ — محمود بن نور الدین ۷۶۴ — ۱۶۲، ۱۷۲، ۶۴۱، ۶۴۴

محمد یمنی صنعانی (جد شوکانی) ۲۱ — محمود ادلبی (والد احمد) ۴۷ — ۷۳۲، ۷۰۹، ۷۰۷، ۷۲۵

محمد یوسف ملتانی ۸۵۰ — محمود بوئی ۱۶۲ — ۹۶۰، ۷۷۲، ۷۷۱، ۷۵۷

محمود ۔ سلطان ۲۷۴ — محمود بعلبکی (والد ابراہیم) ۷۴۲ — ۱۰۵۹

محمود (والد ابو العطے) ۷۸۳ — محمود بوداس بن علی گیلانی ۸۰۵، ۸۲۱ — محی الدین (= مسعود بن احمد گیلانی)

محمود (= ابو محمد بن عثمان نعال) ۲۵۹ — محمود پاتلہ لنگوش بلند ۱۲۵، ۲۰۴، ۶۵۷ — ۷۸۹، ۷۹۱، ۷۹۳

محمود (= سلیمان شاہ) ۸۲۹ — محمود حافظ (جد محمد پارسا بخاری) ۳۵ — ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۸

محمود (= سلیمان بن شعیب طروقی) ۷۷۹ — محمود حضوری ۸۰۵ — ۸۰۰، ۸۰۲، ۸۰۹

محمود (والد یحییٰ مدنی) ۷۵۳ — محمود حضوری لاہوری ۱۵۹ — محی الدین (= یحییٰ مدنی) ۷۵۳

محمود بن ابو احمد ۸۳۱ — محمود خان بخاری (شاہ روم) ۲۸۰ — محی الدین (= یحییٰ بن اشرف نووی) ۱۹

محمود بن احمد (= خاوند شاہ) ۲۹ — محمود اکبر ختنوی ۱۴۰، ۲۴۲ — محی الدین ابراہیم ۷۳۱

محمود بن احمد (= عینی) ۳۴ — محمود راجن احمد آبادی ۴۵۳ — محی الدین ابو نصر قادری ۱۶۳

محمود بن احمد الخطیب الشیبی ۴۱ — محمود شاہ (= پیر جانب علوی) ۹۱۷، ۹۱۸ — محی الدین جمال اللہ جہرمی ۲۴۱

محمود بن احمد انکری ۶۶۷ — محمود شاہ بن فیروز شاہ بہمنی ۸۲۸ھ - ۸۵۱ھ محی الدین کمنانی ۷۷۰

محمود بن احمد کنتوری نیشاپوری ۲۸، ۹۲ — محمود شاہ گجراتی (والد سلطان شاہ) ۲۰ — محی الدین عربی ۳۵، ۱۰۲

محمود بن جوہر بعلبکی ۳۲۰ — محمود کاشی ۵۶۴ — ۱۵۰، ۳۴۲، ۷۴۱، ۹۲۵

محمود بن حسن (والد طاہر بن النجار) ۲۰ — محمود گوجر (مرید بوعلی) ۱۰۲۲ — محی الدین نووی ۳۲۴

محمود بن زنگی (والد ظہیر الدین) ۳۷۳ — محمد دلشی (والد احمد) ۲۳ — مختار (والد ابو النصر محمد تمیمی) ۳۴۸

Marfat.com

مختار بن عبید ۲۷۳
مختار ثقفی ۳۷۳
مخدوم اولیا (عبدالقادر جیلانی) ۸۲۰
مخدوم جہانیاں (جلال الدین بخاری) ۲۳۷، ۲۴۹، ۲۵۶، ۲۷۳
مخدوم صاحب (مبارک کھتانی) ۸۷۱
محترم (والد زید) ۶۳۸
مخزوم بن یقظہ قرشی ۲۳۰، ۲۴۳
مدادی الکلام (قطب) ۶۷
مدائنی (والد عمرو) ۸۱۸
مدد علی بن مرداد علی شہید گجرو ۷۶۹
مدد علی شاہ گجرو ۷۵۰
مدد یاسین (= مدد علی) گجرو ۷۶۹
مُدرکہ بن الیاس ۱۷۷، ۲۳۱
مدینہ بنت میر محمد ۸۱۱
مراد (مرید نوشہ) ۱۰۲۴
مراد شاہ (= حاجی گنج بخش لاہوری) ۲۸۵
مراد شاہ (شمس الدین سبزواری) ۸۴۲
مراد علی لال شہبازی ۴۰۴
مراد محمد (مرید نوشہ) ۱۰۲۵
۱۰۲۲، ۱۰۲۱، ۹۲۲
مرتضیٰ (= علی مرتضیٰ) ۲۸۴، ۸۱۷
مرتضیٰ ابن عیسیٰ ۸۱۷
مرتضیٰ اسد بخاری ۱۵۶، ۱۶۸
مرتضیٰ خاں (= فرید بخاری)
۱۵۰، ۱۵۶، ۶۰-۴
مرتضیٰ علی بن محمد ثانی اوچی ۸۳۷
مرتعش ۵۶۵، ۶۱۰
۶۱۱ - ۶۱۴
مرتفع (قطب) ۶۷
مرحب (پہلوان) ۲۸۷، ۳۲۳
مردویہ (عبداللہ بن مردویہ اصفہانی) ۳۲
مردویہ (والد ابوبکر) ۳۲۴
مرزا بن عبدالرزاق بیگ ۶۷۴
مرزا بن دلیل خاں کھرل (مرید) ۱۰۲۴
مرزا حبشی (مرید نوشہ) ۱۰۲۶
مرزا عابد (مرید نوشہ) ۱۰۲۴
مرزبان (والد علی اکبر) ۲۸۵
مرزوق (والد عثمان قرشی) ۷۰۷
مرزوق بن حسینہ ۷۲۴
مرزوق واثق اولی (حاجی الحرمین) ۴۳
مرشد علی بن سابن پال تارڑ ۱۰۲۳
مروان بن ابراہیم اموی ۷۲۳
مروان بن حسن اموی ۷۲۳
مروان بن حکم اموی ۲۳۰، ۲۳۲
مرہ بن کثیر ۲۳۱
مرہ بن کعب القرشی ۱۷۷، ۲۲۹
مرہ عبدی (والد حارث) ۲۹۰
مرید (مرید نوشہ) ۱۰۲۴
مرید ثانی (مرید نوشہ) ۱۰۲۹
مرید فقیر ۴۰۴
مریم (والدہ وصیرہ) ۲۰۲
مریم بنت عمران (والدہ عیسیٰ)
مسافر بن عقیل اموی ۷۲۳
مسافر بن مغیرہ حضرمی ۷۱۲

Marfat.com

مسانع بن صفوان ۲۳۲
مستان علی اول لال شہبازی ۴۰۴
مستان علی ثانی لال شہبازی ۴۰۴
مست رانجھے (مرید نوشہ) ۱۰۲۳
المسترشد باللہ بن المستظہر ۶۴۲
المستضیئ بن المستنجد (واللہ ناصر) ۷۰۲، ۷۱۷
۷۲۱، ۷۸۱، ۷۸۴، ۷۹۳
المستظہر باللہ بن المقتدی ۴۲۷، ۴۸۵
مستغفری نسفی ۲۷، ۸۵
مست قلی بن سامن خان تاڑو ۱۰۲۳
مستقیم (مرید نوشہ) ۱۰۲۴
مستقیم ثانی (مرید نوشہ) ۱۰۲۵
المستکفی باللہ بن المحاکم ۸۰۲
المستنجد باللہ بن المقتفی
۴۵۳، ۷۸۵، ۷۹۳
المستنصر باللہ ثانی بن الظاہر
۹۱، ۹۶
مستورعی (واللہ اعزاز بلخانی) ۱۰۲۲
مسروق ۳۹۵، ۳۹۸
مسروق (واللہ محمد خواجہ) ۵۱۲
مسعر بن کدام ۴۸۱

مسعود (واللہ ابن الفرا البغوی) ۴۲
مسعود (واللہ ابو القاسم بزار) ۲۶۸
مسعود (واللہ عبد اللہ) ۸۱
۲۰۵، ۲۰۷، ۲۳۹، ۲۹۴
۲۹۷، ۳۳۴، ۳۹۳، ۳۹۴
مسعود (واللہ عمر و بزار) ۷۰۲، ۷۱۷
مسعود (واللہ ناصر) ۷۲۱، ۷۸۱، ۷۸۴، ۷۹۳
۱۷، ۲۸، ۲۵۸، ۴۴۹
۴۵۳، ۸۶۹، ۹۴۲
مسعود بن ابی العز بزار ۳۶،
مسعود بن احمد قادری ۸۰۲
مسعود بن احمد گیلانی ۸۹، ۹۰۰
۹۱، ۹۳، ۹۵، ۹۷
۹۸، ۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱
۸۰۲، ۸۰۹، ۸۲۱، ۱۰۵۹
۲۷۰
۲۸۰، ۲۸۷
۸۶۹
۵۱۹
۲۳۰
۸۳۱

مسعود بن ناصر (ابو سعید سجستانی) ۲۷
مسعود بزاری ۶۱۴
مسعود بزار (واللہ عمرو) ۶۷۳
مسعود تیمی حراسانی ۱۴۸
مسعود ثقفی (واللہ عمرو) ۳۷۰، ۳۵۰،
مسعود نجدی (واللہ محمد) ۲۸۰
مسعودی - علامہ ۳۸۹
مسکین (واللہ سلام) ۳۹۸
مسکین قلندر مداری در یالی ۹۲۷
۹۴۸، ۹۴۹، ۹۹۷
مسکین ہروی - ملا ۴۳
مسلم ۱۲۶
مسلم (واللہ حماد دباغ بغدادی)
۲۵۱، ۲۵۲
مسلم بن حجاج ۲۱۰ح
مسلم بن حجاج قشیری امام ۲۴
مسلم بن عقبہ ۲۷۷
مسلم بن عقیل ۳۷۴
مسلم بن ورد قشیری ۲۴
مسلم زاہدی (واللہ محمد) ۲۳۹
مسلم قضاعی (واللہ محمد) ۲۵۵

Marfat.com

مسلم الثقفی (والد فضل) ۳۵۲، ۴۵
مسیف (والد سعید) ۲۷۰
۳۷۸، ۳۹۵
مسیحا [= عیسیٰ علیہ السلام]
۷۲۵، ۹۶۰
مسیمہ بن لبیعہ ۴۰۶
مسیلمہ کوشیلیوس نان وین ۳۵۸
مشتاق بن علی ۷۷۰
مشکم القرظی (والد سلام)
مصری (مرید نوشہ) ۱۰۲۷
مصطفیٰ (والد مہر شاہ ثانی) ۸۳۲
مصطفیٰ بن زین الدین بغدادی ۷۱۷
مصطفیٰ بن سنا چراغ لاہوری ۸۲۹
مصطفیٰ بن محمد [= خواجگی زادہ] ۲۵۸
مصطفیٰ بخاری (مرید نوشہ) ۱۰۲۳
مصطفیٰ قادری ۸۲۷، ۸۱۲
مصطفیٰ کاتب ۳۷
مصعب بن احمد قلانسی ۵۲۳
مصعب بن زبیر ۳۷۳
مصعب بن مقدام حنفی ۴۸۰
مصعب قلانسی بغدادی (والد احمد) ۵۱۲
مصلح الدین [= ابو سعید مخزومی]
۶۲۸، ۶۴۲، ۱۰۵۹
مصلح الدین [= سعدی شیرازی]
۷۳۹
مصلح الدین [= میر میران بن مبارک خان]
۸۶۴
مضفر بن نزار، ۱۷۷، ۲۲۳، ۲۷۰
مضفر افغنشا (جن) ۷۲۴
مضر (راوی و قول حسن بصری) ۴۴۸
مضر السبا زرانی ۶۶۸، ۷۰۷
مضر مثنی (والد قبیان) ۷۲۱
مطرف بن خزیمہ ۸۸۱
مطرف بن عبدالرحیم ۸۸۱
مطرف بن عبداللہ ۳۹۵
مطعم (والد جبیر) ۲۰۵
مطلب بن اسد ۸۸۱
مطر قلندر شیر حلدی۔ قاضی ۱۲۷
مطیع (والد احمد) ۸۱۸
المطیع باللہ بن المقتدر ۶۲۱، ۳۶۰، ۳۶۸، ۳۷۵۰، ۴۱۲۰
مظاہر اسدی (والد حبیب) ۴۰۵
مظعون (والد عثمان) ۹۶، ۲۳۵
مظفر (والد ابو بکر احمد) ۶۴۸
مظفر (والد ابو طلحہ محمد) ۷۴۱
مظفر (مرید شیخ علی) ۴۹۶
مظفر بن شجاع عاقولی ۷۲۳
مظفر بن غانم علثمی ۶۵۹
مظفر عاقولی (والد یوسف) ۷۱۹
مظفر حسین صباغانی گوپاموی ۲۹
مظفر بن آدم ۸۸۱
مظفر جمال امرتسری ۱۲۰
مظفر حسن ۲۴
معاذ بن جبل ۸۴، ۸۷۰
معاویہ بن ابی بکر ۲۰۸، ۲۵۲، ۲۹۴، ۴۰۶
معاویہ بن ابی بکر ۳۰۰
معاویہ بن ابی سفیان اموی ۲۴۸
معاویہ بن عباس ۳۹۲

Marfat.com

المعز بالله بن المتوکل ۵۲۰
المعتضد بالله بن المتوکل مصری
۸۱۲ ، ۸۱۷
المعتضد بالله بن الموفق ۵۸۰
معتمر ۲۶۵
معدن عدنان ۱۴۷
معدان (والد خالد) ۸۸
معدان عراقی (والد ابو برکات) ۶۲۸
معروف چشتی خوشابی شاہ ۸۶۳
۸۶۴ ، ۸۶۵ ، ۸۶۶ ، ۸۶۹
۸۷۱ ، ۸۷۳ ، ۸۷۴ ، ۸۷۸ ، ۹۹۰ ، ۱۰۱۷ ، ۱۰۲۰
۹۷۹ ، ۸۸۰ ، ۸۸۲ ، ۹۲۳
۹۳۷ ، ۹۳۸ ، ۱۰۵۹
معروف چشتی سوہروردی ۹۹۷
۱۰۳۲
معروف شاہ بن سید کبیر گیلانی ۸۰۲
معروف کرخی ۲۳ ، ۱۴۷
۳۸۹ ، ۴۴۰ ، ۴۴۸ ، ۴۸۵
معین (والد یحییٰ) ۴۷۰ ، ۴۹۵
معین الدین حسن چشتی اجمیری
۱۸ ، ۲۸ ، ۱۴۱ ، ۱۶۵
۲۵۳ ، ۴۹۱ ، ۵۳۷ ، ۵۴۳
معین الدین سیستانی (والد حسین)
۳۵ ، ۷۰ ، ۳۵۴
معین الدین واعظ [= ملا مسکین]
۴۳ ، [۵۰۲]
معین (والد یحییٰ) ۴۷۰ ، ۴۹۵
معین الدین حسن چشتی اجمیری
۱۸ ، ۲۸ ، ۱۴۱ ، ۱۶۵
۲۵۳ ، ۴۹۱ ، ۵۳۷ ، ۵۴۳
معین الدین سیستانی (والد حسین)
۳۵ ، ۷۰ ، ۳۵۴
معین الدین واعظ [= ملا مسکین]
۴۳ ، [۵۰۲]
مغل (مرید نوشہ) ۱۰۳۶
مغلانی بیگم بنت محمد شاہ بادشاہ ۲۵۴
مغیرہ بن بردزبہ بخاری ۲۴
مغیرہ بن عبداللہ قرشی ۲۳۰
مغیرہ بن عبیداللہ مخزومی ۲۴۳
مغیرہ بن نوفل ہاشمی ۴۱۴
مقاتل ۱۳۲
مقاتل (والد احمد عکی) ۵۹۲
مقبول محمد جلالوی ۳۰
المقتدر بالله بن المعتضد عباسی
۵۸۰ ، ۶۱۲ ، ۶۲۱
المقتدی بامر الله بن القائم ۴۳۲
المقتفی لامر الله عباسی ۴۷۳
المقتفی بن المستظہر ۷۵۳ ، ۸۰۵
مقداد بن اسود ۳۴۱ ، ۳۴۶
مقدام (والد عمرو) ۳۸۲
مقدام الحنفی (والد مصعب) ۴۸۰
مقدسی [۵۰۲] ۵۷۰
مقرب خان گکھڑ ۲۵۴
مقسم [= ابوالعاص بن ربیع] ۲۲۵

Marfat.com

مقسوم (قطب) ۶۷ ملکہ ا:- ملکہ زمانی ۲۵۴، ۲۵۵ منصور بن خوشنود عظم ۷۱۱
مقصی بن ناحث ۱۷۷ ملکہ زمانی اہلیہ محمد شاہ بادشاہ منصور بن نظام الدین ۸۷۶
مقوقس (شاہ سکندریہ) ۲۱۲، ۲۱۳ ۲۵۴، ۲۵۵ منصور بلخانی ۶۵۲
مکارم ۶۶۹ ممشاد دینوری ۵۵۸ منصور صلاح بیضاوی (والد حسین)
مکارم بن ادریس نہر خالصی ۷۰۹ مملے عجمی ۱۵۷، ۲۱۴ ۵۶۰، ۷۱۹
مکارم اکبر ۶۲۸ منادی ام ۳۳ منصور رودباری (والد ابو القاسم) ۹۱۲
مکارم نعال بغدادی (والد عثمان) ۳۲۷ منبہ (والد نقیب) ۱۸۱ منصور سلمی ۲۳۹
مکحول ۳۲۳ منجمن گوشہ نشین ۱۵۲ منصور طوسی (والد محمد) ۹۰۷
مکرم اصفہانی (والد عبد المنعم) ۵۸۵ منحور (قطب) ۶۷ ۵۱۳، ۵۲۴
مکھا سداری - حیران ۶۲۸ منذر بن داؤد تمیمی ۴۲ منصوری (والد عبد اللہ) ۷۱۸
مکھن شاہ بن آلی بخش ۱۰۲۸ منذر بن زید انصاری ۲۳۵ منعم (والد برخان تاجر) ۷۷۸
مکھنہ شاہ بن شمس الدین تالش دوچی منذری ۶۳۸ منکر نکیر ۵۷۹، ۶۲۰
۸۳۶ منصف (قطب) ۶۷ منگا (مریدنوشہ) ۱۰۲۲
مکی بن ابو عثمان سعدی ۷۱۷ منصور (والد شریف احمد) ۷۱۸ منگو بن جلال الدین بھلوانی ۸۷۵
مکی بن ابو عمرو سعدی ۹۴۲ منصور (والد محمد) ۵۱۲ ۸۸۱، ۸۸۲
ملا شاہ قادری ۹۲۷ منصور ا:- المستنصر باللہ ۷۹۱ منور ا:- محمد شاہ بن سکندر شاہ ۵۱۷
ملا شاہ بن شاہ شریف ۸۱۱ منصور بن سلیمان گیلانی ۷۶۴ ۵۱۷
ملکہ کلان (مریدنوشہ) ۱۰۲۴ منصور بن شعبہ مزدری (والد منہاس بن بھلو (مریدنوشہ قوم منہاس)
ملجم (والد عبد الرحمن) ۱۱۴ ۳۱ ابن منصور خزرجی) ۹۱۷، ۱۰۱۵
ملکوت ا:- عزرئیل ۲۰۱ منصور بن عبد اللہ عباسی ۲۴۶، ۲۴۷ ۱۰۴۱، ۱۰۴۵
۳۶۲ منصور بن عمر (والد ابو الفتح) ۳۶۴

Marfat.com

موبد (والد محمد) ۲۱ موسیٰ بن عبداللہ بصری ۲۲۹ ۲۴۷، ۸۴۰، ۸۴۲

مودود چشتی ۴۵۳، ۷۲۹ موسیٰ بن عقبہ ۲۴۲ ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۶

مودود چشتی (والد علی اصغر) ۲۵ موسیٰ بن علی گیلانی ۱۷۰ موسیٰ ثانی بن عبداللہ ثانی حسنی

مودود بن بدرالدین چشتی ۸۶۹ موسیٰ بن عمر تارہ ۹۰۸ ۲۲۵

موسیٰ علیہ السلام ۲۷ موسیٰ بن عیاض (والد قاضی عیاض) موسیٰ الجرشی (والد محمد) ۴۲۲

۳۷ ۷۳، ۷۸۱، ۸۹۷، ۹۰۰ موسیٰ الجون بن عبداللہ محض ۶۲۵

موسیٰ بن غوث اعظم ۷۱۵ موسیٰ حلبی ۱۲۹ ۹۴، ۹۷، ۱۹۷، ۱۹۸

موسیٰ دیلمی ۴۰۴ ۲۰۱، ۲۰۲، ۳۳۷، ۴۰۸ ۷۵۲، ۷۵۴

موسیٰ رازی ۴۸۱ موسیٰ بن ماہین ۶۲۷ ۴۳۹، ۴۶۴، ۷۵۲، ۶۰۳

موسیٰ راعی ۴۱۸ موسیٰ بن محمد ۷۹۵ ۶۹۷، ۷۴۵، ۹۲۲

موسیٰ شیخ ۷۸۳ موسیٰ بن محمد عابد بصلوالی ۸۷۵ موسیٰ زوبی ۲۷۰

موسیٰ [= ابوصالح حسنی] موسیٰ بن مردویہ اصبہانی ۲۲ موسیٰ سقطی (والد ابوبکر) ۲۴۸

۲۴۴، ۶۵۱ موسیٰ بن مروان امیوی ۷۲۳ موسیٰ سلمی (والد جعفر) ۶۰۹، ۶۱۲

موسیٰ (والد علی) ۶۵۲ موسیٰ بن مودود چشتی ۸۲۹ موسیٰ شاگ احمد آبادی ۱۵۸

موسیٰ بن ابوطاہر ۲۴۵ موسیٰ بن واثل اصبہانی ۲۶ موسیٰ سہروردی ۴۴

موسیٰ بن احمد (یحییٰ حسینی) ۳۴ موسیٰ اکبر (والد خلیفہ) ۶۲۸ موسیٰ کاظم بن جعفر صادق امام

موسیٰ بن جعفر الحسینی (والد موسیٰ برقی (والد ابوالقاسم علی) ۱۵۲ ۲۲۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵

۳۵۲ ابوالقاسم) موسیٰ برقی (والد احمد) ۴۰۳ ۳۸۹، ۳۹۱، ۴۲۶، ۷۳۰

موسیٰ بن صالح ۷۹۵ موسیٰ پاکدین بن حاجہ گنج بخش ثانی موسیٰ مبرقع بن محمد تقی امام

موسیٰ بن فضاک سلمی ترمذی ۴۴۳ ۸۳۴ ملتانی ۳۸۹، ۸۲۱

موسیٰ بن عباس ۲۱۷ موسیٰ پاک شہید بن حاجہ گنج بخش ثانی موسیٰ مخدوم سعید ۶۲۷

Marfat.com

مولیٰ مسوحی (والد اعلیٰ) ۵۲۴ھ
مولیٰ نہر ملکی (والد خلیفہ) ۹۰۷
مولیٰ واسطی (والد ابوبکر) ۵۶۲ھ
موفق الدین ۱= عبداللہ بن احمد مقدسی) ۶۲۰ھ
موفق الدین حنبلی ۶۲۰
موفق الدین مقدسی ۶۳۸
مولانا بخش سیفی ۲۳ ۶۲۴ھ
مولا داد خاں گوجر ۸۴۰
مولیٰ صفی ۱= حسین بن علی واعظ کاشفی) ۹۳
مولانا روم ۱= جلال الدین ۹۳
مولیٰ راج قانونگو سے گورانی ۹۹۱، ۹۹۳، ۱۰۲۷
مولیٰ آبینا ۵۷۳
مولیٰ جصاص رازی ۵۵۱
مولیٰ (مرید نوشہ) ۱۰۲۵
موصلہ (اہلیہ غوث اعظم) ۷۱
موید بن ابوالفتح نیلوی ۳۹۲

مہران اصبہانی (والد دائل) ۲۲
مہران طوسی (والد خلی الدین ابی خالد) ۲۴۱
مہادیو جی ۹۱۰
مہاں سنگھ بن چوت سنگھ ۲۵۴، ۲۵۵
مہبط الدین ۱= حسن صالح ۷۴۴
مہتاب الدین بن قطب الدین نگلہ ۸۵۱
مہتاب شاہ کرمانی لاہوری ۳۸
مہدی آخر زمان ۹۴۸
مہدی بن حسن عسکری (امام ۱= محمد مہدی) ۳۹۲، ۷۸۳، ۷۸۶
مہدی بجرولی (والد احمد) ۳۰
مہدی سیاری (والد ابوالعباس) ۵۲۲، ۱۵۹
مہدی عباسی خلیفہ ۳۴۱
مہذب الدین عبدالرحیم ۷۳۱
مہرا (مرید نوشہ) ۱۰۲۷
مہران بن ابی حاتم تمیمی ۴۲
مہراں احمد ۹۴۴، ۹۵۱، ۹۳۲
مہر شاہ بن شمس الدین ثانی اوچی ۸۲۵
مہر شاہ ثانی بن مصطفےٰ ۸۳۶
مہر شاہ کلاں (والد رسول شاہ) ۸۳۲
مہر علی راجپوت ۸۷۷، ۸۸۷
مہر علی شاہ گولڑوی ۳۱
مہسلہ سہل بن قبیلان ۱۴۸
مہلب شیرازی ارجانی ۶۱۰
مہمان بن ابوالخیر تمار ۹۰۰
میاں بن یسین تلنبی ۴۳۰
میاں جیو قادری ۸۱۱، ۸۱۲
میاں جیو احمد آبادی (د
میاں میر قادری لاہوری ۹
میثم تمار ۶۰

Marfat.com

میرا حسد (مریدنوشہ) ۱۰۲۵ ۱۷۹، ۴۹۰، ۷۴

میرا احمد صدیقی نیشاوری ۱۰۲۹ آ

میران بخش (= میرجیو) ۱۰۲۴

میران بخش قادری ۷۸۶۵

میران شاہ (= دارا بخت بن
۲۲ بہادر شاہ)

میران میچ بہری بندگی بہادر پور ۱۲۹

میر جیو بن آقا بخش قوال ۱۰۲۴

میر حسن بن اسد اللہ گیلانی ۷۶۴

میر حسن بن شمس الدین گیلانی ۷۶۴

میر حسن بن علاؤ الدین تارڑ ۹۰۴

میر محمد (والد مدینہ) ۱۱۷

میر محمد جیسلانی ۱۱۷

میر معصوم بھکری ۹۵۳

میر مومن ۴۵، ۷۰۴، ۷۴

میر میران بن مبارک حقانی ۸۶۴

میرن بندگی۔ شاہ ۱۵۶

میر نظام خوشنویس ۹۵۶

میسرہ (غلام) ۱۸۱

میکائیل (فرشتہ) ۵۵

ن

ناحث بن زاج ۱۷۷

ناحش بن ماضی ۱۷۷

ناخور بن سارغ ۱۷۷

نادر شاہ بادشاہ ۴۱۶

ناشد بن حسزا ۱۷۷

ناصح الدین (= ابو محمد چشتی) ۴۵۴

ناصر۔ خواجہ ۱۵۹

ناصر الحافظ (والد محمد) ۷۳۵

ناصر الحجستانی (والد ابو سعید سجستانی) ۲۴

ناصر حاجی۔ سید ۵۳۰

ناصر فلاوون صالحی ۳۷۳

ناصر (والد ابو سعید سجستانی) ۲۴

ناصر الدین (والد محمد حافظ) ۷۳۶

ناصر حسن (و میر میران بن مبارک حقانی) ۷۳۷

ناصر الدین نامی بخاری ۷۲۵، ۷۵۷،

ناصر الدین بن مخدوم جہانیاں ۱۵۰

ناصر الدین (= ابو یوسف چشتی) ۴۵۲

ناصر الدین (عبید اللہ احرار) ۱۲۹، ۲۲۲

ناصر الدین (والد شمس الدین محدث دمشقی)

۲۲۵

ناصر الدین (والد محمد حافظ) ۷۳۶

ناصر حسن (و میر میران بن مبارک حقانی) ۷۳۷

ناصر الدین اللہ بن المستعینی

ناصر بن عبد اللہ ۸۶۹

ناصر بن محمد سماجی ۳۵۴

ناصر بن نامی بخاری ۷۲۵، ۷۵۷،

ناصر الدین بن مخدوم جہانیاں ۱۵۰

ناصر الدین (= ابو یوسف چشتی) ۴۵۲

ناصر الدین (عبید اللہ احرار) ۱۲۹، ۲۲۲

ناصر الدین (والد شمس الدین محدث دمشقی)

۲۲۵

ناصر الدین (والد محمد حافظ) ۷۳۶

ناصر حسن (و میر میران بن مبارک حقانی) ۷۳۷

ناصر الدین اللہ بن المستعینی

ناشد بن حسزا ۱۷۷، ۸۶، ۱۷۷، ۷۸۱

ناصح الدین (= ابو محمد چشتی) ۴۵۴، ۷۸۴، ۹۱، ۹۳،

ناصر۔ خواجہ ۱۵۹ ناصح گجری (عبد الرزاق محدث) ۴۲

ناصر الحافظ (والد محمد) ۷۳۵ نانک داس ۹۱۰

ناصر الحجستانی (والد ابو سعید سعود) نانک شہید (= نانو مجذوب) ۱۰۲۱

۳۳۶ نانو (مریدنوشہ) ۱۰۲۴

ناصر حاجی۔ سید ۵۳۰ نانو بھنگ (مریدنوشہ) ۱۰۲۲

ناصر فلاوون صالحی ۳۷۳ نانو مجذوب کلاسکی (۱۰۲۱، ۱۰۲۴)

۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۱ نانو (والد ابو سعید سجستانی) ۲۴ النبا (والد حسن) ۶۴۸

Marfat.com

نبھی بن مال سندھو تار ۹۰۸
نبی ا= محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۴، ۷۰، ۱۱۳، ۱۲۵
۱۲۷، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۷۴
۲۳۹، ۲۴۵، ۲۴۹، ۲۷۰
۲۸۲، ۲۸۴، ۳۲۴، ۳۳۶
۳۳۴، ۳۷۷، ۴۰۷، ۷۱۷
۹۱۰، ۱۰۳۱
نبی الرحمۃ ا= محمد رسول اللہ ص
۳۵۱
نبی کریم ا= محمد رسول اللہ ص ۱۳۱
۴۲۹، ۶۹۲، ۷۲۸
نبی بخش بن نیاز بخش ۶۳۵
نتھے حسین علی بن حاجی گنج بخش
۸۴۱ رابع اوچی ا= حضرت خواجہ
نتھو شاہ قادری ۸۶۵ھ
نتھا بن پرتھا تھریاوی ۹۵۰
نجاشی ا= شاہ حبش ۱۱۴
۱۸۳، ۱۸۸، ۲۱۱، ۲۴۲
نجم خزرجی (والد عبدالرحمٰن) ۷۱۹
نجم الدین اصغر ۷۳۱
نجم الدین ابوالفرج بن علی جوزی ۱۵۸
نجم الدین رازی ۳۹۰
نجم الدین سیفلانی مرندی ۴۵
نجم الدین قلندر ۴۰۲
نجم الدین کبریٰ فردوسی ۱۴۲، ۱۴۸
۱۵۱، ۱۵۳، ۱۵۵
۱۶۱، ۱۶۸، ۳۹۷
نجم الدین ا= ابوالفرج بن علی جوزی
۴۲۷
نجیب الدین ا= عبدالقادر ثالث بن
۸۳۳ موسیٰ پاکدین بغدادی
نجیب الدین علی بن بزغش شیرازی
۶۳۴، ۶۳۹
نجید بن احمد اسلمی ۵۰۰
نحرین بن یلحن ۱۷۷
نحاش شاعر ۴۰۲
ندھال بدوجہ ذی جدہ ۸۷۷، ۸۹۸
نذیر الحق گیلانی ۳۲، ۶۸۲ھ
نرگس (والدہ امام مہدی) ۴۹۲
نجم خزرجی (والد عبدالرحمٰن) ۷۱۹
نردلہ بن تاج محمود سلیمانی ۸۹۳
نجم الدین اصغر ۷۳۱
نزار بن معد ۱۷۷، ۲۳۳، ۲۴۰
نزیل الحرمین ا= عفیف الدین یافعی یمنی ۱۷
نسائی محدث امام ۲۶
نسطورا راہب ۱۸۱
نصر بن حبیب عجمی ۴۲۶
نصر بن حسن بصری ۴۴۹
نصر بن حمزہ بکری ۶۵۹
نصر بن حمزہ تمیمی ۴۰۷
نصر بن عبدالرزاق گیلانی ۸۲۸
نصر بن فتیان ۴۲۱
نصر بن محمد بغدادی ۴۲۳
نصر (والد جعفر) ۵۲۵
نصر انکشی (جد عبدالرحمٰن نکشی) ۴۲
نصر تمیمی بکری (والد ابوبکر) ۶۲۷
نصر مخزومی (والد مرسل) ۴۲۲
نصر مصری (والد ابوبکر زقاق کبیر)
۵۷۲
نصرت اللہ (مرید توشہ) ۱۰۲۴
نصرت اللہ بن برخوردار بحر العشق ۱۰۲۶

Marfat.com

نصرہ (والدہ محمد) ۷۱۸
نصیر الخواص خلدی (جد جعفر خلدی) ۵۲۹
نصیر طائی (والد داؤد طائی) ۷۰۴، ۸۴۲
نصیر بن عیسیٰ جرّاحی ۷۴۲
نصیر الدین قادری ۷۷۱
نصیر الدین بیضائی ۳۵
نصیر الدین (= جعفر مکی حسنی) ۱۹
نصیر الدین (= شیخ سہروردی) ۱۵۲
نصیر الدین محمد (= ہمایوں بادشاہ) ۸۶۲
نصیر الدین محمود چراغ دہلی ۷۴
۱۰۵، ۱۲۹، ۵۳۰، ۷۷۰
نصیر الدین بن سلیمان شاہ ۸۶۹
نصیر الدین بن عبد اللہ ۸۴۳
نصر خسروجی (جد انس بن مالک) ۲۵۰
نضر بن کنانہ (= قریشی) ۱۷۷
نضر بن مالک القرشی ۲۲۹
نظام (مربیہ نوشہ) ۱۰۲۵
نظام غریب یمنی ۳۹
نظام الدین ۱۰۲۴ (مربیہ نوشہ)
نظام الدین ۲۵۲ (مربیہ نوشہ)

نظام الدین اولیا دہلوی ۳۸
نظام الدین حسینی ۱۵۳
نظام الدین خرگوشی محلی (والد ابو العلوم) ۱۹
۱۹
نظام الدین ناروئی ۱۶۹
نظام الدین (= احمد بن محمد) ۳۲
نظام الدین (= عبد القادر جالف اچی) ۸۴۴
نظام الدین (= یحییٰ بن یوسف) ۳۶
نظام الدین بن جمیل اللہ ۸۷۶
نظام الدین بن سیال تلنبی ۷۳۰
نظام الدین بن میر میران لاہوری ۸۶۴
نظام الدین ثانی (= بوریانوالہ لاہوری) ۸۶۴، ۸۶۵
نظام خان (= سکندر لودی) ۸۵۱
نظام یزدی ۳۶
نظام بن بدایونی ۳۶
نظام (مربیہ شیخ مظفر) ۹۲۷

نظر محمد کنجاہی ۱۰۲۱
نظر محمد لاہوری (والد نجیب) ۸۹۷
نطیف (والد ابا عبد اللہ جوہری) ۶۲۳
نعمان جیلانی (والد محمد) ۷۴۱
نعمان بن ثابت کوفی (= امام اعظم)
۲۶۴، ۴۷۱
نعمت اللہ حافظ (مربیہ نوشہ) ۱۰۲۵
نعمت اللہ (= حاجی دیوان) ۵۶۳
نعمت اللہ الہامی ۱۵۶
نعمت اللہ کرمانی ۷۳۴
نعمت اللہ دلی۔ شاہ ۱۶۹
نعمت اللہ بن حامد شاہ ۷۶۴
نعمت اللہ بن محمد باقر ۷۹۰
نعیم ضبی طہمانی ۴۱
نعیم اللہ بن امین الدین ۷۶۲
نعیمہ ماجونی (والد علی) ۱۸۷
نعیمہ بنت علی مرتضیٰ ۴۷۲
نفیس عجمی ۱۵۱، ۲۱۴
نفیس بن یحییٰ ۲۲۷
نفیسہ بنت علی مرتضیٰ ۴۷۲

Marfat.com

نفیسہ بنت حسنیہ ۱۸۱ نورالدین (۱: مسعود بن ناصر گیلانی) ۲۵۹
نفیل (والد سکہ) ۳۴۹ ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۳-۲۶۳ ۷۹۳، ۷۹۸، ۱۰۵۹
نفیل بن عبدالعزیٰ ۲۳۰، ۲۴۳ ۲۶۴، ۲۶۵-۲۶۲، ۲۶۸ نورالدین (۱: نعمتاللہ کرمانی) ۱۲۵
نقاش ۳۴۴ نور (مرید نوشہ) ۱۰۲۵ نورالدین علی حسینی سمہودی مدنی
نقی الدین (۱: مبارک واسطی) (۲۱۰۷-۲۱۰۷) نوراحمد قریشی (والد سلطان سکندر ۲۷، ۴۷، ۲۸۰
نواب (۱: سعداللہ خاں) ۹۹۵ حوشاب ۸۰۸ نورالدین بن الغ علی ۷۲۴
۹۹۲، ۹۹۷، ۱۰۰۳ نوراحمد بن احمد بخش چشتی لاہوری ۳ نورالدین بن جمیل الدین حاکم ۲۳۵
نواب (سید دیوشہوجی) ۱۲۵ نورالاسلام (۱: ابوالبقا صالح) ۷۲۲ نورالدین بن ضیاء الدین ۷۹۰
نواب یحییٰ بن موسیٰ پاک شہید ۸۲۳ نورالحق بن عبدالحق محدث دہلوی ۸۲۴ نورالدین بن غلام یحییٰ الدین قصور ۲۵۲
نواب بیگ چشتی نظامی ۲۱، ۲۵۷ نورالدین علی حافظ ۱۷ نورالدین بن کمال الدین ۸۷۲
نورالحسین بن حیدر شاہ ۸۲۹ نورالدین قاوری ۷۸۲، ۸۱۲ نورالدین بن محمود بادشاہ ۲۷۳
نورالحسن علی شاہ صابری ۱۰۳۲ نورالدین نخعی شطنوفی علاء ۱۹ نورالدین بن نورمحمد سلیمانی ۲۹
نواس بن سمعان ۳۳۸ نورالدین قطرنبی ۵۲۴ نورالدین بن ولی الدین بغدادی ۷۱۰
نوح علیہ السلام ۶۷ نورالدین (۱: ابن الصباغ مالکی) ۲۵ نورالدین علی بن ابراہیم حلبی ۳۳۵
۸۵، ۹۴، ۹۸، ۱۰۸ نورالدین (۱: ابی الحسن شاذلی) ۱۵۹ نورالدین محمود بن دنگی ۲۰۸
۱۹۴، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۵۲ نورالدین (۱: ابوالحاج حسنی) ۲۴۴، ۲۵۱ نورالحسن اجمال رفاعی ۴۳۱
۴۰۸، ۴۵۵، ۴۵۶ نورالدین (۱: جامی) ۳۲ نوراللہ صدیقی برہان آبادی (والد کلیم)
نوح لاکندی سندھی ۱۷۰ نورالدین (۱: جہانگیر بادشاہ) ۲۴ ۴۵۳
۵۶۳، ۵۶۴ نورالدین (۱: عبدالرحمٰن اسفرائنی) ۱۲۱ نوراللہ لاہوری (والد حاکم) ۴۲
نورنامہ نام علی مرتضیٰ نورالدین (۱: علی انطاری) ۳۲ نورالدین محمد حیات نوشاہی ۹۹، ۱۰۰۱
۴۰۹، ۴۱۰ نورالدین (۱: علی بن شہاب ہکاری) ۳۳، ۱۰۱۶، ۱۰۲۹، ۱۰۴۴، ۱۰۴۸، ۱۰۶۰

Marfat.com

نورالدین بن نعمت الله ۷۹۰ نورمحمد بن حسین بخاری ۱۰۲۳ ۸۰۲ ، ۸۱۳ ، ۸۱۷ ، ۸۵۹

نورالله شاه خراسانی ۷۰۰ نورمحمد بن علی محمد سلیمانی ۲۹ ۸۶۰ ، ۸۶۷ ، ۸۷۹ ، ۸۸۰

نورانی (شمس الدین رابع اوچی) ۸۲۷ نورمحمد بن میانخان چیچه منجری ۹۱۴

نوربخش نوری توکلی ۳۷ ۷۵۵ ، ۷۵۶ ، ۸۹۵ نوشه پیرا = نوشه گنج بخش) ۱۳

نوربهبود بن علی میرحجردی - ۷۵۰ ، ۷۶۹ ، ۷۷۰ نورنانگا ۴۰۵ نوشه حاجی ا = نوشه گنج بخش)

نوربهبری بنت شاه حیدر لاهوری ۸۰۴ نوروز مداری - شاه ۱۲۷ ۸۰۴ ، ۹۳۸ ، ۱۰۱۴

نوربی بی بنت کبیر حسن لاهوری ۷۷۹ نوری ا = ابوالحسن] ۵۲۰۰۵۵۷ نوشه حاجی گنج بخش ا = نوشه گنج بخش)

نورجلال بن هدایت الدین مشهدی دگر ۵۲۴ ۵۲۲ ، ۵۲۵ ، ۵۶۹ ، ۵۷۲ ۹۳۶

نورجنت بنت شاه فتح الله لاهوری ۷۲۵ نوری حضوری (دالدسلطان محمود خوشاب) نوشه صاحب ا = نوشه گنج بخش]

نورشاه ا = گنج بخش رابع ثانی) ۸۲۳ ۸۷۸ ۱۳ ، ۷۵۸ ، ۸۹۲ ، ۸۹۷

نورعلی هاشمی ۱۰۴۲ نوشاه ثانی ا = قل اعد ماکدرت) ۹۰۰ ، ۹۰۲ ، ۹۰۴ ، ۹۰۵

نورقطب عالم ۱۵۴ ۹۰۱ ، ۹۰۲ ، ۱۰۱۲ ۹۰۶ ، ۹۰۷ ، ۹۰۸ ، ۹۰۹

نورمحمد چوراسی ۲۴۱ ۱۰۴۵ ، ۱۰۶۰ ۹۱۲ ، ۹۱۷ ، ۹۳۵ ، ۹۳۶

نورمحمد سیالکوٹی ۹۲۹ نوشاه حاجی ا = نوشه گنج بخش] ۹۳۷ ، ۹۳۸ ، ۹۳۹ ، ۹۴۷

۹۸۹ ، ۱۰۰۶ ، ۱۰۱۸ ، ۱۰۳۰ ۱۲ ، ۹۱۷ ، ۱۰۱۴ ۹۴۸ ، ۹۵۳ ، ۹۵۴ ، ۹۶۰

نورمحمد قادری ۹۱ ، ۹۴۰ ، ۹۴۷ نوشاه گنج بخش ۱۰۳۲ ، ۱۰۴۹ ۹۶۱ ، ۹۷۴ ، ۹۷۵ ، ۹۷۷

نورمحمد مهاروی ۴۵۲ نوشاهی ا = غلام مصطفی) ۹۶۸ ، ۹۷۳ ، ۹۷۹ ، ۹۸۹

نورمحمد سبزی ۱۰۳۲ ۴۱۷ ، ۴۵۲ ، ۴۷۸ ، ۴۸۴ ۹۹۷ ، ۱۰۰۰ ، ۱۰۰۱ ، ۱۰۰۳

نورمحمد ا = نوربهبور حجردی] ۴۹۸ ، ۵۲۱ ، ۵۸۱ ، ۶۳۱ ۱۰۰۳ ، ۱۰۱۲ ، ۱۰۱۶ ، ۱۰۱۷

۷۵۰ ، ۷۶۹ ۶۲۲ ، ۶۲۵ ، ۶۲۹ ، ۶۳۲ ۱۰۲۰ ، ۱۰۲۷ ، ۱۰۳۲ ، ۱۰۳۳

نورمحمد بن یاسین الدین ۷۶۶ ۲۴۲ ، ۴۵۴ ، ۴۶۱ ، ۷۸۴ ۱۰۲۲ ، ۱۰۲۹ - ۱۰۳۵ ، ۱۰۵۱

Marfat.com

و

والدہ ماجدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نوشہ گنج بخش ۱۲۰۵، ۱۳۷

واثلہ کنانی (والد علمہ) ۴۲۶

واجد علی خان دہلوی حکیم ۱۰۸۳، ۱۰۸۷

واجبوں کھنڈ ہا تاراج ۹۰۸

واصف (مرید نوشہ) ۱۰۲۷

واصف بن کمرد تاراج ۹۰۹

واحد بخش خلیفہ اوجی ۸۵۸

واحدی امام (ابوالحسن) ۴۲۳

وارث (مرید نوشہ) ۱۰۲۶

وارث خان بن وجاہت خان گکھڑ

واسطی ۶۱۱

واسع (مرید نوشہ) ۱۰۲۴

واسع (والد محمد) ۴۵۴

واصل بن عطاء ۲۹۹

واصل حق بن حکمن شاہ لاہوری ۱۰۲۸

واعظ الاصغر (= عبداللہ بن عبداللہ)

واعظ الاکبر (= عبداللہ بن ابوالفتح)

ولی الدین بن زین الدین لعزلہ

ولی الدین (خطیب تبریزی)

۱۰۸ [= آمنہ بنت وہب]

۱۲۸ والوخ رون الرشید عباسی

۲۳۴ وائل سہمی (والد عاص)

۲۶ وائل بن حجران اصبہانی

۱۰۲۴ وجہ اللہ خان (= وجیہ خان)

۵۶۹ وجیہ الدین نجوادی

۲۴ وردبن کوشاد فسیری

۴۱۴، ۴۱۳ وردان خلجی

۷۶۴ وزیر شاہ بن امام شاہ

۳۹ وصال محمد خان رایپری

۲۴۱ وکیع امام

۲۷ وکیل احمد سکندرپوری

۸۴۲ ولایت شاہ (= حاجی گنج بخش بالچ)

۸۴۳ ولایت شاہ (= عبدالقادر جاسر ملتانی)

۹۳۳، ۳۲۳ ولایت مآب (= علی مرتضیٰ)

۴۱۷، ۴۱۰ ولی الدین بن زین الدین لعزلہ

۴۲ ولی الدین (خطیب تبریزی)

Marfat.com

ولی الدین ایبک آبادی ۱۱۸
ولید بغدادی (والد محمد) ۱۸، ۲۳۷
ولید بن عبدالملک اموی ۳۷۳
۳۷۵، ۳۷۲
ولید بن عثمان ذوالنورین ۲۴۹
ولید بن عقبہ ۲۴۷
ولید بن مغیرہ ۲۳۸
وہب زجی (والد احمد) ۲۵۹، ۲۱۷
وہب بن عبداللہ ۲۰۲
وہب بن عبدالمناف قرشی ۱۷۸
وہب بن علی بغدادی ۲۱۷
وہب بن علی ہروی ۲۵۹
وہب (والد زینب) ۲۹۵
وہب (والد عبدالرحمن) ۲۰۵
وہب (والد علی) ۲۵۲
وہب عطوفی (والد حسین) ۵۶۸
ہیرہ بن مریم ۲۰۶
ہیگا (مریدنوشہ) ۱۰۲۲
ہاجرہ بنت سلیمان ۷۷۹
ہادی (خلیفہ) ۶۷
ہارون علیہ السلام ۸۹
ہارون عباسی ۲۳۳، ۲۳۶، ۳۳۶
ہارون بن عیسیٰ نیشاپوری ۶۱۰
ہارون بن موسیٰ کاظم (امام) ۳۸۲
۳۸۷
ہارون (والد یزید) ۸۸
ہارون الرشید عباسی ۱۷۹
ہاشم (مریدنوشہ) ۱۰۲۵
ہاشم علوی بیجاپوری ۲۸
ہاشم بن ابراہیم طاہر ۸۱۷
ہاشم بن سلیمان کنکاتی ۲۶
ہاشم بن عبدالمناف قرشی ۱۷۷
ہاشم شاہ علوی ۲۶
ہاشم شاہ بن محمد شریف ۷۹۵
۷۹۶، ۱۰۰۱
ہانی بن شیث الصبیحی ۳۷۳
ہانی بن شیث حضرمی ۳۷۳
ہانی بن نعیم المحاربی ۴۰۳
ہانی بن یزید ۲۷۱
ہبۃ اللہ (جد ابن عساکر) ۲۰
ہبۃ اللہ الحدائقی کاتب ۲۵۲
ہبۃ اللہ بن احمد ۲۴۳
ہبۃ اللہ (ابوالبرکات سقطی) ۶۴۸
ہبۃ اللہ بن لوہ ۹۰۸
ہبۃ اللہ (جد ابن عساکر) ۲۰
ہبیرہ بصری ۱۴۸، ۲۵۴
ہبیرہ (برہان الدین بن گوہر شاہ) ۹۱۷
ہدایت اللہ (مریدنوشہ) ۱۰۲۶
ہدایت اللہ بن حافظ محمود ۱۰۱۷
ہرمز بن لوہ ۹۰۸
ہرمز بن شہا ۹۰۸
ہرقل (شاہ روم) ۲۱۰، ۲۱۱
ہرم بن حیان ۳۹۸
ہرم بن اُدیبہ ۲۲۳
ہرماس مارانی (والد عیسیٰ) ۲۵۹
ہرمز بن نوشیروان ۳۰۸
ہشت محمد (مریدنوشہ) ۱۰۲۴

Marfat.com

ہشام بن عبداللہ رازی ۸۱ ۴

ہشام بن عبدالملک ۴۷۹، ۵۲۷

ہشام بن مغیرہ مخزومی ۲۴۳

ہشیم ۲۲۴

ہلاکو خاں ۷۸۷

ہلال بن احیمہ عدنی ۷۱۸

ہلال (والد حمید) ۲۴۸

ہمام ۸۶

ہمام (والد حارث) ۴۰۵

ہمام بن نافع حمیری (والد عبدالرزاق محدث) ۴۲

ہمایون بن بابر بادشاہ ۸۲۲، ۸۴۸، ۹۱۲

ہمراہیل (فرشتہ) ۸۲۳

ہمون فقیر بھلوالی ۹۰۸

ہمیلیع بن سلمان ۱۷۷

ہناد ۲۲۷

ہند بن ابوہالہ تمیمی ۲۲۸

ہند بنت ابی امیہ (ام سلمہ ام المؤمنین) ۲۳۰

ہند بنت عتبہ مخزومی ۲۲۸

ہند بنت عوف (والدہ ابوسفیان ام المومنین) ۴۸۱

ہوذہ بن علی ۲۳۳

ہود (نبی) ۲۴۴، ۲۶۲، ۱۶۴، ۲۱۲

ہوذہ بن منصور ۲۳۳، ۳۴۰

ہود علیہ السلام ۶۸

ہوم (نبی صفر) ۲۵۲

ہیثمی (والد علی) ۲۵۲

ہیرا سنگھ وزیر ۲۵۲

ی

یاقوت (والد عبداللہ) ۲۷، ۲۹، ۴۱

یاقوت مستعصمی ۱۸۱

یحییٰ بن اکثم قاضی ۸۹

یحییٰ بن برکہ محفوظ دیبقی ۵۹

یحییٰ بن حازم رفاعی ۹

یحییٰ بن سعد اللہ ۲۳

یحییٰ بن سعید ۳

یحییٰ بن علاف موصلی ۳

یحییٰ بن علی تبریزی ۸

یحییٰ بن عمر بن ابراہیم دیبوری ۲۳

یحییٰ بن ابی البرکات علوی ۱۸

یحییٰ بن اثیر حلوی دمام ۹

یحییٰ بن اکثم قاضی ۸۹

یحییٰ بن برکہ محفوظ دیبقی ۵۹

یحییٰ بن حازم رفاعی ۹

یحییٰ بن سعد اللہ ۲۳

یحییٰ بن سعید ۳

یحییٰ بن علاف موصلی ۳

یحییٰ بن علی تبریزی ۸

یحییٰ بن عمر بن ابراہیم دیبوری ۲۳

یحییٰ بن ابی البرکات علوی ۱۸

یحییٰ بن اثیر حلوی دمام ۹

یحییٰ بن اکثم قاضی ۸۹

یحییٰ بن برکہ محفوظ دیبقی ۵۹

یحییٰ بن حازم رفاعی ۹

یحییٰ بن سعد اللہ ۲۳

یحییٰ بن سعید ۳

یحییٰ بن علاف موصلی ۳

یحییٰ بن علی تبریزی ۸

Marfat.com

یحییٰ بن علی مرتضیٰ ۳۴۹، ۳۷۳
یحییٰ بن عیسیٰ تمیمی ۴۱
یحییٰ بن غوث اعظم ۱۱، ۷۱۲، ۷
یحییٰ بن کثیر ۳۹۵
یحییٰ بن محب ۲۲۵
یحییٰ بن معین ۴۷۰، ۴۹۵
یحییٰ بن موسیٰ کاظم امام ۳۸۲
یحییٰ بن یوسف نادنی (والد محمد)
۳۶، ۴۶۴، ۷۶۷
یحییٰ زاہد بن محمود ودی ۴۴۴
یحییٰ خان (= نوروبیگی) ۸۳۳
یحییٰ (والد یعقوب) ۳۰۳
یحییٰ (والد یسر) ۴۲۲
یحییٰ بغدادی (والد ابن الدیثی)
۲۵۰
یحییٰ حسنی بغدادی (والد نفیس)
۷۲۷
یزدگرد بن شہریار ۳۷۸
یزید بن رُدیم بغدادی (= رُدیم)
۵۵۹
یزید بن کثیر طبری ۲۱
یزید بن مخرم ۲۳۸
یزید بن معاویہ ۲۰۷، ۲۷۷
یزید بن نویرہ حنفی ۲۰۶
یزید بن ہارون ۸۸
یزید (والد احمد کاتب) ۵۰۲
یزید (والد خولی) ۳۷۲
یسین قادری ۷۸۲
یسین بن جلال الدین تتبی ۷۲۰
یسین بن شرف الدین ۷۸۲
یسین بنت غوث اعظم ۷۱۲
یسار (والد حسن بصری) ۴۱۸
یسر بن یحییٰ ۴۶۲
یعقوب علیہ السلام ۴۹۴، ۴۰۸
یعقوب بدخی ۱۴۴، ۲۴۲، ۹۱۱
یعقوب عدنی (والد شبرۃ) ۷۴۲
یعقوب قاری ۷۷۱، ۸۰۵
یعقوب بن ایوب ۷۸۳
یعقوب بن ابی الدنیا ۷۶۷، ۷۹۶، ۷۹۷، ۹۵۸، ۱۰۵۵
یعقوب بن حسن حبتبی ۳۷۶
یعقوب بن [illegible] (= ابو یوسف اسرائیل)
۳۵۵

یعقوب بن شمس الدین علی ۸۱۷
یعقوب بن محمد (والد مجد الدین فیروز آبادی)
۳۶
یعقوب علی بن فضل علی خاں گوپاموی ۲۹
یعلیٰ بن مُرّہ (راوی) ۳۵۷، ۳۶۷
یعلیٰ قاسم بن حمزہ ثانی علوی
۵۱۸
یعمر (والد مسافر حجری) ۷۱۲
یعمر (والد خالد) ۳۲۸
یعمر بن مُنَبِّرہ ۲۳۱
یقظہ بن مُرّہ قرشی ۲۳۱، ۲۴۳
یقین علی حجاور درگاہ نوشہ ۱۰۴۷
یلحن بن ارغوے ۱۷۷
یمان (والد حذیفہ) ۲۰۵
یوحنا بن رویہ ۲۱۴
یوز بن قسوال ۱۷۷
یوسف علیہ السلام ۸۹، ۹۰
یوسف حسینی چشتی ۳۹
یوسف ہمدانی ۱۶۲، ۱۷۰، ۲۳۳

Marfat.com

یوسف الدین علی ۷۳۱
یوسف بہاء الدین دمشقی ۷۱۸
یوسف بن ایوب ا: ابو یعقوب بہاء الدین ۶۵۱
یوسف بن حریز لخمی سلطنوی ۱۴
یوسف بن جعفر ۲۳۰
یوسف بن حسین رازی ۵۵۷، ۵۷۰
یوسف بن حسین ا: نور الدین بغدادی ۳۵۲
یوسف بن عبد الرحمن زکی ا: جمال الدین ۲۴ مزی]
یوسف بن عبد اللہ ا: ابن عبد البر ۶۲۴، ۶۳۳، ۶۴۶
۱۲
یوسف بن عبید ۵ ۴۲۴
یوسف بن عمر بن محمد بکاری ۲۳۱، ۲۳۴
یوسف بن غوث اعظم ۷۱۱
یوسف بن قزاغلی ا: سبط ابن الجوزی
۲۲
یوسف بن قطب عاذولی ۱۸، ۴۲۰،
یوسف بن محمد برزالی (والد شمس)
۲۴
یوسف بن زاہد ۲۳۰
یوسف بن زکریا ۵۵۹
یوسف بن زکریا ۵۶۸
یوسف بن محمد زجاجی نیشاپوری
یوسف بن محمد فاردقی ۸۶۹
یوسف بن یونس ا: ابو الفتح طرطوسی
یوسف بن یونس ۶۲۲۸
یوسف علی بن یعقوب علی گوپاموی
۲۹
یوسف ا: ابو یعقوب رازی ۵۵۹
یوسف بن عبد اللہ ا: کورانی ۲۹
یوسف (راوی حسن بصری) ۴۲۴
یوسف ا: ابو الفرج طرطوسی ۱۴۷
۶۲۴، ۶۳۳، ۱۰۴۹
یوسف ا: المستنجد باللہ ۷۵۳
۷۸۵
یوسف (والد احمد) ۶۴۸
یوسف (والد یونس شیبانی) ۱۷۲
یوسف ناذفی (والد یحییٰ) ۳۶
۲۲
۴۲۹، ۴۹۶، ۴۲۴
یوسف بن محمد برزالی (والد شمس)
۴۳
یوسف یغمور (والد محمد) ۳۵۰

یوسف شیبانی (والد الفرج) ۳۸۶
یوسف کنجی شافعی (والد ابو عبد اللہ محمد) ۶۳۴
یوسف حنبلی (والد محمد) ۶۲۷
یوسف علیہ السلام ۴۰۸
یونس علیہ السلام ۴۰۸، ۹۱۰
یونس بن ابو بکر شبلی ۲۰۷، ۲۰۸
یونس بن عبید بصری تابعی ۱۵۸
یونس بن یحییٰ ہاشمی ۷۲۱
یونس بن یوسف شیبانی ۱۷۲، ۳۸۶
یونس عبد الاعلیٰ بن احمد (جد نسائی)
۴۴
یونس (بن یحییٰ ابو سعید مخرمی)
۶۳۹
یونس (والد شبلی) ۵۸۳
یونس طرطوسی (والد عبد اللہ)
۶۲۴
یوسف نقفی (والد حجاج)
۴۲۴
یوسف بن مظفر عاذولی ۱۸، ۴۲۰،
یوسف بن محمد برزالی (والد شمس)
۴۳
یوسف یغمور (والد محمد) ۳۵۰

Marfat.com

قبائل واقوام

الف
آل شیبان ۳۷۹
آل ابوالطیب (سادات) ۳۷۵
آل ابوالسعادت ۳۸۲
آل ابی الحرث ۳۸۲
آل ابی الحمد ۳۷۵
آل ابی الحمراء ۳۸۲
آل ابی الضحاک ۳۷۵
آل ابی الطیبانی ۳۷۲
آل ابی العساف ۳۷۲
آل ابی الغارة ۳۸۲
آل ابی اسمٰعیل ۳۷۲
آل ادریس ۳۷۲
آل بدر ۳۷۲
آل جساز ۳۸۵
آل حسن ۳۷۹
آل حمزہ ۳۷۵
آل رافع ۳۸۲
آل سلمہ ۳۸۵
آل شرقی ۳۸۲
آل شمس ۳۸۲

بنوالامیر ۳۷۹
بنوامیہ ۱۷۸
بنوالبزار ۳۸۴
بنوالبعیض ۳۸۴
بنوبہاءالدین ۳۸۴
بنوتزلیخ ۳۸۰
بنوالتمام ۳۸۴
بنوتوزدن ۳۷۲
بنوثوابہ ۳۸۴
بنوالجبدہ ۳۸۴
بنوجلاهک ۳۷۹
بنوحسدل ۳۸۰
بنوالجوائی ۳۷۹
بنوالجمازی ۳۷۵
بنوحسان ۳۷۵
بنوحمدان ۳۷۵
بنوخزعل ۱۳۸۰
بنوالخشاب ۳۸۹
بنوالخطاب ۳۷۹
بنوالخوارزمیہ ۳۸۴

بنوالدیم ۳۷۹
بنوالدیلمی ۳۷۵
بنوالدہلوی ۳۷۵
بنوالذکر ۳۸۰
بنوالرحبہ ۳۸۰
بنوالرشید ۳۸۰
بنوالزرقی ۳۸۰
بنوالزعفرانی ۳۸۰
بنوالزیدی ۳۸۰
بنوالسادات ۳۸۰
بنوالسبزواری ۳۸۰
بنوالسلطان ۳۸۰
بنوالشاہ ۳۸۰
بنوالشیخ ۳۸۰
بنوالصدیق ۳۸۰
بنوالطحان ۳۸۰
بنوالعباس ۳۸۰
بنوالعلوی ۳۸۰
بنوالغازی ۳۸۰
بنوالفاروق ۳۸۰
بنوالقاضی ۳۸۰
بنوالکاظم ۳۸۰
بنوالکرمانی ۳۸۰
بنوالکیلانی ۳۸۰
بنوالمجاہد ۳۸۰
بنوالمرتضیٰ ۳۸۰
بنوالمشہدی ۳۸۰
بنوالمغل ۳۸۰
بنوالمکی ۳۸۰
بنوالموسوی ۳۸۰
بنوالنجار ۳۸۰
بنوالنصاری ۳۸۰
بنوالنقشبندی ۳۸۰
بنوالہاشمی ۳۸۰
بنوالہمدانی ۳۸۰
بنوالیاسین ۳۸۰
بنوالیمنی ۳۸۰

Marfat.com

بنو دوہم ۳۷۶ بنو ظاہر ۳۷۶ بنوالکرکی ۳۷۶ بنوالبخ ۳۷۶

بنو دہاس ۳۷۵ بنو عجیبہ ۳۸۰ بنو کزبر ۳۷۹ بنو صفا ۳۸۰

بنو ذبارہ ۳۸۰ بنو عزام ۳۸۰ بنوالکشیش ۳۷۵ بنو میمون ۳۷۹

بنو زُبیح ۳۷۹ بنوالعروس ۳۸۴ بنو مالک ۳۷۲ بنو نُفیر ۱۹۷

بنو زبیح ثانی ۳۸۰ بنو عقرون ۳۷۹ بنو المحرق ۳۸۰ بنوالوارث ۳۸۴

بنو زبیران ۳۸۰ بنو عکہ ۳۸۰ بنو المحرق ثانی ۳۸۰ بنوالوارثیان ۳۸۶

بنو زین اشرف ۳۷۹ بنو علق ۳۷۹ بنو المحسن ۳۸۶ بنوالوراق ۳۸۶

بنو سخی ۳۸۴ بنو علون ۳۸۰ بنو المحنش ۳۸۴ بنو ھیجا ۳۷۹

بنو سبان ۳۸۰ بنو علی ۳۷۵ بنو مریم ۳۷۹ بنو یحییٰ ۳۷۵

بنو شقائق ۳۸۰ بنو علی ثانی ۳۷۲ بنو المسجد ۳۷۲ بنی آدم ۳۴۰

بنو شکر ۳۷۶ بنو علی عزمی ۳۸۶ بنو المضیرہ ۳۸۰ بنی ایان ۳۷۱

بنوالشکران ۳۸۰ بنو عیلان ۳۸۰ بنو معلاج ۳۸۰ بنی امرائیل ۷۵

بنو شیخ ۳۷۵ بنو الغریق ۳۷۹ بنو مقتل ۳۷۹ ۳۲۴ ، ۷۸۱

بنو شیبہ ۳۸۴ بنو فخار ۳۸۴ بنو النصرای ۳۷۹ بنی تمیم ۳۴۰، ۱۲۳۰

بنوالصائم ۳۸۰ بنو فوارس ۳۸۰ بنو المکارم ۳۸۵ بنی حارث ۲۱۶

بنو صعیب ۳۸۵ بنو القوطم ۳۸۰ بنو مکانسیہ ۳۸۰ بنی خلص ۳۸۹

بنوالعزیز ۳۸۶ بنوالفتیل ۳۸۰ بنو مکرز ۳۷۵ بنی الرزاق ۳۸۶

بنو طبیق ۳۸۰ بنو قاسم ۳۷۵ بنوالملحوس ۳۷۵ بنی رسی ۳۷۷

بنو طغسط ۳۷۹ بنو قتادہ ۳۷۵ بنوالملوس ۳۸۶ بنی السراج ۳۷۵

بنو کھے ۳۷۰ بنو قشیلہ ۳۷۹ بنوالمتبع ۳۸۶ بنی سلمہ ۱۹۶

بنوالطیارہ ۳۸۴ بنوالکرش ۳۸۰ بنوالموسی ۳۸۰ بنی لمنک ۳۷۹

Marfat.com

بنی عامر بن لؤی ۲۲۸
بنی عباس ۳۸۵
بنی العذران ۳۷۹
بنی عمق ۳۷۵
بنی فراس بن غنم ۲۲۹
بنی قریظہ ۱۸۷، ۲۸۷
بنی قینقاع ۱۸۷
بنی کعب ۳۹۰
بنی مصطلق ۲۳۲
بنی النازوک ۳۹۰
بنی نضیر ۱۸۷
بنی نجار ۲۱۶
بنی ہاشم ۱۸۴
بھاکھری ۳۹۰
بھجٹی ۱۰۲۳
بھیں ۱۰۲۱
تاتاریں ۷۰۰
تاتر ۱۲۳، ۱۰۲۳
ترک ۳۰۲
تمیم الرباب ۲۱۲
تیموری ۲۵۳

ث

ثمود ۴۱۱

ج

جاجدہ ۳۸۰
جام ۸۵۱
جبل ۱۰۲۳
جٹ ۱۰۲۲
جمامزہ ۳۸۰
جمہور ترکیہ ۳۱۳
جھج ۱۹۷
چنچھ ۸۹۵، ۱۰۲۲
چغتائی ۲۵۴
چولن ۹۱۸

ح

حزانی ۳۷۶
حنفیہ ۲۴۲
ہزارہ ۱۳۰
حنفیہ ۳۶۹
حواریوں ۳۸۶

خ

خطیبان ۳۷۶
خندریس ۳۷۵
درازگیسو ۳۷۶

د

ڈوگر ۵۶۳، ۵۶۴

ر

راجھہ ۱۰۲۲

س

ساہی ۱۰۲۴
سپرا
سمہ ۸۵۱
سورج بنسی ۹۰۸
سومرہ ۵۶۳
سولقیون ۳۷۵
سیلقیون ۳۷۵

ش

شجریان ۳۷۶
شراکیہ ۳۷۶
شعرانیان ۳۸۰

ص

صالحیون ۳۷۶
صدیقی ۲۳۹
صدیقیہ ۶۵۱
صلاح الدین ۳۷۶

ط

طیب لمیا ۳۷۶

ع

عباسی (ہاشمی) ۸۳۶
عباسیہ ۵۶۱
عبیدیہ ۲۷۳
عثمانی ۲۴۹
عثمانیہ ۶۵۱
عریضیون ۳۸۴
عطاس ۲۸۱
عقیقیون ۳۸۰
عکار ۶۳۱
عکاری (=عکار) ۶۳۱
علوی ۳۳۸، ۹۱۸
علوی عباسی ۳۸۳، ۹۱۲

Marfat.com

علویہ حسنیہ ۲۵۱
علویہ حسینیہ ۲۱۲، ۲۵۱
عمری
ف
فاتکیون ۳۷۵
فاروقی ۸۶۹
فاروقیہ ۶۵۱
فاطمی ۲۱۲، ۳۳۸
فخر صاحبان ۲۵۷
ق
قاچاریہ ۳۵۲
قاقشال ۲۹
قانونگوی ۹۹۱، ۹۹۳
قبط ۲۱۲
قبطی ۲۷۲
قراطہ ۵۲۱
قرشیہ ۷۸۹
قریش ۱۸۱-۱۸۴
۱۸۵، ۳۰۳، ۳۲۷، ۸۴۸، ۸۵۰، ۸۵۷
۴۱۷
قرشی ۹۰۷، ۸۸۱، ۸۴۸، ۱۳
قطب شاہی ۳۷۲
قلقات ۳۹۰
قواسم ۳۹۰
قیقانی ۲۹۱
ک
کانجوں
کراہیون ۳۷۵
کرد ۲۳۱
کوکبیان ۳۷۹
کھرل ۱۰۲۲
کھوکھر ۹۱۸
گ
گکھڑ ۱۰۲۰
گوجر ۱۰۲۲
گوسائیں ۱۰۹
گیلانیان ۳۷۲
گیلانیہ ۳۹۲
گیلانیہ صالحیہ ۶۲۲
ل
لنگاہ ۸۲۷، ۸۳۲، ۸۵۳
م
مراد ۲۱۱، ۳۹۷
مغل ۱۰۲۱، ۱۰۲۲
ملاح ۹۹۷
مسقدیون ۳۸۰
مناس ۱۰۱۵
مواحد ۳۹۰
موچی ۸۹۰، ۹۰۰
موسویون ۳۷۲
ن
نجار ۷۹۲
ہ
ہکار ۶۲۰
ہکاری ۶۲۱، ۶۲۷
ہکاریہ (= ہکاری) ۶۲۷
ہاشم ۳۷۲
ہوشم ۳۷۲
ہاجوج ماجوج ۶۲۹

Marfat.com

الف

ابدالیہ ۷۳۱

ابوالعلائیہ ۱۲۹، ۱۲۲

احمدی ۱۲۷

احراریہ ۱۲۹

احمدیہ ۱۲۲

ادہمیہ ۱۲۸، ۱۵۲

اسدیہ ۷۸۹

اسمٰعیل شاہی ۱۵۰

اشعریہ ۲۹۹

اکبریہ ۱۵۰

امام شاہی ۱۵۰

انصاریہ ۱۵۰، ۵۲۸

انسدی ۱۲۸

انوریہ ۱۵۱

اویسیہ ۵۱

اویسی ۱۲۹، ۲۹۹

ب

بدریہ ۱۵۱، ۶۱۴

بدویہ ۱۵۱، ۶۲۷

بڈھن شاہی ۱۵۱

برخورداریہ ۱۵۲، ۱۰۴۲

برقنداریہ ۱۵۲

بسویہ ۱۵۲

بکتاشیہ ۱۵۲، ۲۰۳

بھرل شاہی ۱۵۲

بہلول شاہی ۱۵۰، ۱۵۲

بیکسی ۱۵۰، ۱۵۲

پ

پیر شاہی ۱۵۲

ت

تاجیہ ۱۵۲

تیفوریہ ۱۵۲

ج

جامیہ ۱۵۳، ۵۲۷

جبایہ ۱۵۳

جرسی شاہی ۱۵۷

جلالیہ ۱۵۳، ۸۴۰

جلیلیہ ۱۵۳

جنیدیہ ۱۲۷

جوگی ۹۹۴

جوگیہ (=جوگی) ۹۱۰

چ

چشتی ۸۶۹، ۹۷۳

چشتیہ ۱۲۸، ۱۵۳

چوکنا شاہی ۱۵۳

ح

حبیب شاہی ۱۵۴

حبیبیہ ۱۲۷، ۱۲۸

حسین شاہی ۱۵۴

حکیمیہ ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۲۴

حمزہ شاہی ۱۵۵

حمویہ ۱۵۵، ۵۵۹

خ

خادمان ۱۶۷

خاکساریہ ۱۵۵

خراسانیہ ۱۵۵، ۵۱۲

خفریہ ۱۵۵

خفیفیہ ۱۵۵، ۵۷۲

خوارزمیہ ۱۵۵

د

دیوانگان ۱۲۷

دیوانگان رشدیہ ۱۲۷

دیوانگان سلطانی ۱۲۷

س

رحمانیہ ۱۲، ۱۵۵

رزاق شاہی ۱۵۵، ۱۵۶

رزاقیہ ۱۵۶، ۱۵۸

Marfat.com

۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۵ سہروردیان لاہوری دریا
۱۶۹، ۱۷۰
رسولیہ ۱۵۶، ۶۱۵
رسول شاہی ۱۵۶
رفاعیہ ۱۵۷، ۶۱۴
روشن شاہی ۱۵۷
ز
زاہویہ ۱۵۷، ۵۶۴
زیدیہ ۱۴۸، ۵۱۰
س
سجاریہ ۱۲، ۱۵۲۰، ۱۵۷، ۱۵۸)
سخاویہ ۱۵۷، ۲۴۰
سدو شاہی (بجوبن شاہی)
۱۵۷
سدو شاہی ثانی ۱۵۷
سروری ۱۵۸
سعیدیہ ۱۵۸
سقطیہ ۱۴۷، ۵۹۰
سلیمانیہ ۹۰۸
سنگ شاہی ۱۵۸
سہروردیہ ۱۴۸، ۱۵۳
۵۶۴
سہروردیان لاہوری دریا
۳۲۴، ۵۱۲۰ صوفیہ
۳۴۰، ۳۴۵، ۵۱۳ علائیہ ۱۶۱، ۱۶۲
علوائیہ ۱۶۱، ۴۳۰
ط
طالبان ۱۲۷ علویہ حبیبیہ ۱۶۱، ۶۵۱
طاؤسیہ ۱۲۰، ۵۷۴ عیاضیہ ۱۴۸
طبقاتیہ ۱۶۷ عیدروسیہ ۱۶۱، ۴۲۴
طرطوسیہ ۱۴۷، ۶۲۸۰ غ
طوسیہ ۱۴۷، ۶۲۸ غوثیہ (= قادریہ) ۱۹۴
ظہیریہ ۱۶۱، ۴۳۱ غوریہ ۱۶۱، ۴۳۱
ظفر شاہی ۱۶۱
ع ف
عاشقان ۱۲۷ فاضل شاہی ۱۶۱
عاشقان اہل شاہی ۱۲۷ فاضلیہ ۱۶۲
عاشقان بوخہ شاہی ۱۲۷ فتحیہ ۱۶۲
عاشقان کریم شاہی ۱۲۸ فخریہ ۱۶۲
عاشقان کمال قادری ۱۲۸ فردوسیہ ۱۲۸، ۱۵۱
عاشقان کمر لبتہ ۱۲۷ ۱۵۲، ۱۵۵، ۱۵۷
عاشقان گوپالی ۱۲۷ ۱۲۱، ۱۲۸۰، ۴۰۱
عاشقان مکھا شاہی ۱۲۷ فرخودیہ ۱۶۲
عاشقان نوجدیہ ۱۲۷ ق
ش
شاذلیہ ۱۵۹ قادری ۱۱، ۱۶۳
شطاریہ ۱۵۹ قلندریہ ۱۷۵، ۳۹۹، ۹۰۳
شیبازیہ ۱۶۰
ص
صابریہ ۱۶۰، ۱۶۷
صدر شاہی ۱۶۰
صفویہ ۱۵۱، ۱۶۰

Marfat.com

قادریہ (=قادری) ۱۰ ۱۲، ۵۴، ۱۳۸ قلندر شاہی ۱۶۴ لال شہبازیہ ۱۵۸، ۱۶۵ میاں خیل ۱۶۸
۱۴۴، ۱۵۳، ۱۵۹ قلندریہ ۱۶۴، ۱۰۴ لیویہ ۱۲۶ میر شاہی ۱۶۸
۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳ قلندریہ ثانی ۱۶۴ م میران شاہی ۱۶۹
۱۶۴، ۱۲۶، ۱۶۸ قمیصیہ ۱۶۴ مجددی ۹۷۳ ن
۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴ ک مجددیہ (=مجددی) ۱۲۲ ناتھ شاہی ۱۶۹
۳۰۱، ۴۰۱، ۴۴۴ کبردیہ ۱۴۸ محاسبیہ ۱۲۶ نبوی (=نبویہ) ۱۱
۴۸، ۶۴۹، ۷۷۰ کبرویہ ۱۷۴، ۳۹۷ محمد شاہی ۱۶۲ ۱۴۸
۷۷۱، ۷۸۲، ۷۸۸ کرخیاں (=کرخیہ) محمود شاہی ۱۶۲ نبویہ ۱۵۰
۸۰۹، ۸۲۰، ۸۲۱ ۴۹۲ مخدوم شاہی ۱۵۰ نصیریہ ۱۶۶
۸۲۲، ۸۳۰، ۸۳۲ کرخیہ ۱۴۷، ۴۹۲ ۱۵۶، ۱۶۲ نظام شاہی ۱۶۹
۸۳۵، ۸۴۸، ۸۴۹ کرمانیہ ۱۶۵، ۳۴۷ مخدومیہ ۱۶۳، ۱۶۷ نظامیہ ۱۵۴
۸۵۰، ۸۷۰، ۸۷۱ کرمانیہ ثانی ۱۶۵ مدار یہ ۱۵۲، ۴۰۱، ۹۹۷ ۱۶۹، ۱۷۰
۸۷۲، ۹۲۷، ۹۳۴ کرمیہ ۱۶۵ مدنیہ ۶۱۳ نعمت شاہی ۱۶۹
۹۶۶، ۹۹۷، ۱۰۱۳ کمیلیہ ۱۶۵ مرتضیٰ شاہی ۱۵۲، ۱۲۸ نقشبندیہ ۱۷۰، ۱۷۳،
قاسم شاہی ۱۶۳ گ مرتضوی ۱۱، ۱۷۵ ۱۷۴، ۲۲۰، ۲۲۴
قاسم شاہی ثانی ۱۶۳ گلدرونیہ ۱۴۷ مغربیہ ۱۶۸، ۲۷۱۳ ۱۰۳، ۴۰۱، ۴۷۷
قاسمیہ ۱۶۳ ۱۵۱، ۴۷۳ مقیم شاہی ۱۶۸ ۹۳۴، ۹۲۴، ۹۹۷
قبیلسیہ ۱۶۳ گنج بخشی (=نوشاہی) ملا شاہی ۱۶۸ نوحیہ ۱۷۰
قدوسیہ ۱۶۳ ۱۰۲۸ منعمیہ ۱۶۸ نوربخشیہ ۱۷۱
قشیریہ ۱۹۴ گیلانیہ صفویہ ۷۸۸ موسےٰ شاہی ۱۵۸ نوریہ ۱۷۱، ۵۱۵

Marfat.com

نوشاہی (= نوشاہیہ) ہمدانیہ ۱۷۱، ۱۴۳۰ جہود (= یہودی) ۴۹۷، ماتریدیہ ۳۴۵

۳۹۹، ۵۸۰، ۷۵۸، ۹۰۵ ی حنابلہ ۱۰، ۷۰، ۷۳۷ مالکیہ ۷۳۳

۹۶۰، ۹۴۷، ۹۴۸ یونسیہ ۱۴۲ حنبلی (= حنابلہ) ۶۱۱ متکلمین ۲۹۹

۹۹۹، ۹۷۳ ۷۳۸ ۷۷۷، ۲۵۲، ۶۳۹ مسلمان ۴۹۷

نوشاہیہ ۱۰، ۱۳۰ — حنفیہ ۷۶۸ معتزلہ ۲۹۹

۱۳، ۱۵۲، ۱۵۶۰ ═══ خارجی (= خوارج) ۴۳۵ نصارٰے (= عیسائی)

۱۵۷، ۱۷۱، ۱۴۲۰ خوارج ۲۹۰، ۲۹۹ ۴۸۵، ۴۸۶

۸۱۱، ۸۶۴، ۸۷۲ مذاہب ادیان روافض (= شیعہ) نصرانی (= عیسائی)

۹۲۷، ۹۶۸، ۱۰۱۳ ۳۴۵، ۳۴۶ ۴۸۵، ۶۱۷

۱۰۲۸ اسلام ۴۸۵، زیدیال (= زیدیہ) ۳۴۵ نصیریہ ۳۲۴

و ۴۸۶، ۹۱۸، ۹۹۴ زیدیہ (= شیعہ) ۲۹۹ وہابیہ (نجدیہ)

وفائیہ ۱۷۱ اسمٰعیلیہ ۳۴۵ سکھان ۲۵۴، ۱۰۴۴ ۱۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱

وہاب شاہی (= وہابیہ) اشعریہ ۳۴۵ سُنّیہ (= اہل سنت جماعت) ہندو ۸۷۳

۷۷۱ امامیہ (= شیعہ) ۲۹۹ ۳۴۵ ۹۱۸، ۱۰۲۷

وہابیہ ۱۷۱، ۷۷۱ اہل سنت جماعت ۳۴۳ شافعیہ ۷۱۰، ۷۶۸ یہودی ۳۱۵

۷۸۸، ۷۹۶ ۳۴۲، ۳۴۵، ۳۴۶ شیعہ ۳۴۲ —

ھ ۷۱۰، ۷۷۸ ۳۹۰، ۳۹۲، ۴۹۶

ہاشم شاہی ۱۷۱ ترسا (= عیسائی) ۴۷۷ ۷۲۲، ۸۱۱، ۸۷۶

ہاشمیہ ۱۲، ۱۷۱ ۳۴۵، ۴۹۰ عیسائی ۷۳۵

۱۰۴۲، ۷۸۹ تفضیلیہ ۳۴۵ قدریہ ۱۰۵۵

ہُبَیریہ ۱۴۸ جبریہ ۱۰۵۵ کیسانیہ ۳۷۸

Marfat.com

الف

آذربیجان ۲۴۵ اذرح ۲۱۵ ۸۹۴، ۹۸۰ ۸۲۲، ۸۱۹، ۷۴۵

۳۵۹، ۳۶۰ ارجان ۲۴۷، ۶۱۰ اگردیہ ۱۰۲۳، ۱۰۲۴ ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸

آرمینیا ۲۴۴، ۲۴۵ اُرچھا ۳۷ آگرہ آباد ۳۱، ۴۰۱ ۸۳۰، ۸۳۲، ۸۳۴

۳۴۷، ۳۴۵ اُردن ۲۴۴ آلمن ۹۰۹ ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷

آل ۳۷۶، ۳۸۷ ارمنہ ۳۷۶ الیگزنیڈرہ (اچ متبرکہ) ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱

آبوا، ۱۸۰، ۳۷۲ استرآباد ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۱۴ ۸۵۳ ۸۷۱، ۸۷۲،

۳۸۵ اَسرور ۳۹۹ امام اعظم (قریہ) ۶۲۱ اچ متبرکہ (=اچ گیلانی)

اہریرے ۱۰۲۹ اسکاللندہ (=اچ متبرکہ) امرتسر ۶۲۱ ۲۵۷، ۷۷۸، ۷۷۸

ابی سینا ۲۴۴ ۸۵۳ ام عبیدہ بطایح ۷۳۰ ۷۹۵، ۸۰۴

اپری ۸۲۶ اسکندریہ ۲۱۳ اُندلس ۶۲۷ اچ مغلیہ ۴۰۴

اشبو (بیرکسیر) ۶۲۴، ۶۲۶ اسلام آباد ۶۲۴ انگلستان ۴۰۲ اوچہ (=اچ شریف)

اجنادین ۲۳۸ اسلام گڑھ ۶۲۵، ۶۲۶ اُدان شریف ۹۷۰ ۸۵۴

اجودھن ۵۸۵ اصبہان ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷ ۱۰۱۴ اودھانگری ۳۹۹

اچھرہ ۸۱۲ اصطخر ۲۲۷ اچ بخاری ۲۵۷، ۴۰۲ اوسہ (=اچ شریف)

احمد آباد گجرات ۳۰ اصفہان ۲۲۰، ۲۲۵، ۶۲۶ ۷۴۵، ۸۲۱، ۸۴۱ ۸۵۳

۸۵۱ ۳۷۶، ۴۴۹، ۵۷۵ اچ شریف (=اچ گیلانی) اوطاس ۱۸۸

احمد پور شرقیہ ۷۷۱، ۸۵۳ اعظم گڑھ ۴۰۲ ۲۵۷، ۸۴۳، ۸۴۴ اہرام مصر (ھرمان)

اسیم ۲۱۳ افریقہ ۲۴۷ ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷ ۳۰۹

اذاخر (نزل) ۱۸۵ افغانستان ۸۸۸ ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰ ایواز ۶۲۴

Marfat.com

ایران ۲۱۳، ۲۴۴، ۳۲۷، ۳۳۵، ۳۴۲، ۳۴۹، ۳۸۱، ۴۶۸، ۴۷۳، ۴۸۱، ۵۳۲، ۷۳۵، ۷۴۲، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۴

ایلہ ۲۱۴

ایشیائے کوچک ۵۱۴، ۵۱۹، ۵۲۰، ۸۲۹، ۸۴۴، ۸۵۰

ب

بابل ۲۴۴، ۲۵۱، ۳۵۹، ۳۶۱

بابیسرا (=اوچ) ۳۴۲، ۳۴۹، ۳۵۴، ۳۸۶، ۴۲۵، ۴۹۵، ۸۵۳

بادشاہپور قنطا ۹۹۷، ۴۲۶، ۴۲۸، ۴۴۳، ۵۸۲، ۶۰۰، ۶۱۱، ۶۲۴۵

بالس ۶۲۹، ۴۴۸، ۴۵۷، ۴۵۹، ۶۱۳، ۶۱۷، ۶۲۱

بانقیا ۲۳۸، ۴۶۳، ۵۴۴، ۶۱۳، ۶۲۵، ۷۳۱، ۷۳۳، ۳۷۴، ۳۸۰، ۳۸۶

باہو ۱۰۲۲، ۱۸۰ بصرے، ۷۳۶، ۷۳۸، ۷۳۹ بلوچستان ۲۴۴۷

باہوکے (=باہو) ۹۹۰، ۲۳۸، ۲۸۰ بمبئی ۳۰۵، ۶۴۲، ۶۴۴، ۶۴۷

بُت نگر ۷۸۰، ۷۲۳، ۷۱۷، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۲۷ بن باجواہ ۱۰۳۱

بجنور ۲۴، ۴۰۹، ۷۱۰، ۷۱۳ بندیلکھنڈ ۳۷

بحرین ۱۱۴، ۳۷۳، ۳۷۹، ۳۸۰، ۷۱۴، ۷۱۵، ۸۷۰ بولا

بخارا ۲۳۷، ۳۸۷، ۳۸۹، ۳۹۰، ۷۱۷، ۷۲۳، ۸۰۰ بہار

Marfat.com

بہاولپور ۳۰ بھلاکریالہ ۸۷۴ ۸۱۲،۸۲۷،۸۲۹ تلواڑا (ایچ) ۸۵۲

بھلوال شریف ۸۷۵ ۸۵۳،۸۷۲،۸۹۲ تونسہ ۲۳۸ ۷۹۹،۷۵۲،۲۵۷

پنڈی بہاؤ الدین ۸۸۱،۸۸۲،۸۹۱ تونسہ سلطانی ۹۱۸ ۸۲۸،۸۳۵،۸۳۸

تیماء ۲۸ ۳۳، ۲۸ ۸۹۲،۸۹۵،۹۰۱ ۸۴۰،۸۴۱،۸۴۲

پیپلیا (ایچ) ۸۵۳ ۹۰۲،۹۰۷،۹۰۸ ثنیات ۵۶۸ ۸۴۴،۸۵۳،۸۵۴

پیرکوٹ سدھانہ ۹۱۰،۹۱۲،۹۱۳ ٹھٹھہ ۲۹۱ بھرج

بھرہ شیر ۲۴۳ ۹۲۲،۹۲۳،۹۲۴ ٹھٹھہ عثمان ۹۹۷ ۷۹۰،۷۷۸،۷۴۷

بھروال ۲۹۲۲ ۹۲۸،۹۳۹،۹۴۷ ٹھٹھہ ۸۵۱ ۷۹۷،۸۰۰،۸۰۴

بھٹ ۲۴۷ ۱۰۲۰ ۸۱۲،۸۳۷،۸۱۱ ث

بھوپال والہ ۱۰۶۰ پیرمحل ۱۷ ثنیۃ المرۃ (منزل) ۱۸۵ بیت فار ۷۲۳

بھوپال والہ ۸۵۰ بھیرہ ۱۸۷ بیرمعونہ

پیلی بھیت ۱۰۲۳ ج

بھیکھے والہ ۹۱۲ بیروت ۳۵۲

پھالیہ ۹۰۹ بیضاء ۱۷۸، ۵۶۰۰ پ

پاک پٹن شریف ۸۶۵ بیگووال

پاکستان ۱۰۶۰ بیگووالہ ۷۲۴ ۸۲۹ ۰۴۰۰

پانڈووال ۱۰۲۳ بینی حصار ۱۰۲۱

پٹیالہ ۲۸، ۴۴ بھا شیر (ایچ) ۸۵۳

پشاور ۱۰۲۹ بھٹی شاہ رحمان ۱۰۲۱

پنجاب ۲۴۰، ۳۹۹ ۱۰۴۸

پیرسوہنی ۲۴۷ بھکر ۸۵۱ ۷۳۵، ۷۲۱، ۸۱۱

تربت ۳۸۰، ۳۸۶ تبوک ۱۸۸ تالچہ نونہرہ گھاٹی ۴۰۳ تانجہ ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۸۶ تختھزارہ ۸۹۱، ۹۲۲ ترکستان ۸۲۰ ترمذ ۳۸۰، ۳۸۶ ترپولی ۲۴۷

جاگوتا ژر ۹۲۱، ۹۲۷ جالندھر ۶۴۱ جان ۳۸۵ جشجاشہ (منزل) ۱۸۵ جدداۃ (منزل) ۱۸۵ جدہ ۵۵۸ جربا ۲۱۵ جرجان ۲۴۵، ۲۴۷ جرجرآباد ۵۷۰ الجزائر ۲۴۷

Marfat.com

جزائر بحر محیط ۶۶۹ جھیورانوالی ۸۲۹ ح حرمین الشریفین ۲۴۰
جزیرہ ۲۴۴ ج حبش ۱۱۴، ۱۸۳، ۱۸۸، ۲۷۷، ۲۸۱، ۲۸۸
جزیرہ عبادان ۷۵۹ جاج پور (= اوچ) ۲۱۱، ۳۱۳، ۳۴۶، ۳۴۰، ۲۰۰، ۲۷۹
جگادھری ۲۴ ۸۵۳ حبشہ (= حبش) ۷۷۷، ۸۳۰، ۹۵۲
جلالپور بھٹیاں ۸۹۰ چاوہ ۷۷۷، ۸۸۷، ۸۸ ۲۳۲، ۲۵۰، ۶۶۹ حسرہ ۲۷۷
جمرود ۲۵۴ چشتی ۲۵۵، ۲۵۲ حجاز ۲۴۸، ۲۷۹ حلب ۲۷۹، ۳۸۴
جمعرات ۲۵۵، ۷۸۷، ۱۰۲۲ چک سادہ ۱۳۵، ۱۰۱۳ ۳۸۷، ۸۱۹، ۹۳۸ ۵۰۲، ۷۸۷، ۷۹۱
جوزجان ۵۷۰، ۲۴۸، ۱۰۲۱، ۱۰۴۴ حجرہ شریفہ (نبویہ) ۷۹۶، ۸۰۲، ۸۰۲
جوکالی ۸۸۹، ۸۹۰ چک سردانی ۱۰۲۲ ۲۷۳، ۲۷۷، ۲۷۸ ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۲
جہلم ۱۰۲۱، ۱۰۴۸ چک سمہ ۱۰۲۲، ۱۰۲۳ حجرہ مقدسہ (نبویہ) ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۷
جیرفت آباد ۲۴۲ چک صوبا ۱۰۲۰ ۲۷۳ ۸۱۷، ۸۱۹، ۸۲۰
چیل ۶۴۵، ۶۴۲ چک گھوگر ۹۲۷ حجرہ منورہ (نبویہ) ۱۰۵۹
چیلاں ۶۴۲، ۷۱۰ چک مٹھا ۹۰۹ ۲۷۱، ۲۷۷ حلبہ (محلہ بغداد) ۲۶۷
چھ چک میرک ۹۰۹ ۷۶۹ حلوان ۲۴۳
چھام دالہ ۷۲۱ چنبیل ۱۰۲۳ حجفہ ۳۲۵ حماہ ۷۶۴
چھلیاں ۶۲۱ چنیوٹ ۸۵۰ حدائہ (نزل) ۱۸۵ حمص ۲۴۴
چھنگ ۷۴۷، ۷۸۰ چوکھہ ۱۰۲۳ حدیبیہ ۱۸۷، ۱۸۸ حنین ۱۸۸
۸۰۰، ۷۹۷، ۷۹۰ چونڑہ ۲۵۶ حسران ۲۴۴ حیدرآباد ۳۵۷
۸۱۱، ۸۱۴ چوہا سیدن شاہ ۹۷۶ ۳۷۶، ۳۸۴ جزۃ النعمان ۲۱۵
۸۱۲، ۸۳۶ چین ۴۰۳ ۶۶۹، ۷۳۳ جیرہ (طیلسان) ۲۳۸

Marfat.com

حیرہ (محلہ) ۵۶۲، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۷۰ دیوگڑھ (= اوچ) ۱، رباط یعقوبی ۳۸، ۷

خ

خانپور ۱۰۲۳ ۸۸۸، ۸۸۹ دیوال ۹۸۷ ۱۰۳۰، ۱۰۳۹

خانقاہ دوگراں ۵۶۳ خیبر ۱۱۰، ۱۸۸ دھر رقہ ۳۸۴

خرار ۱۸۰ ۲۰۲، ۲۳۴، ۲۸۷ دھریک ۱۰۲۳ رکوبہ (منزل) ۱۸۵

خراسان ۲۴۵ دُ دھنی ۹۱۲ دُکھ چھپ ۱۰۳۰

۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۹ داتہ ۱۸، ۸۲۶ دھونکل ۷۲۹ رملہ ۵۲۸

۳۴۹، ۳۷۳، ۲۹۰ دارالندوہ ۱۸۵ ڈ رنڈ بیرپک ۱۰۲۳

۴۳۱، ۳۹۵، ۳۸۷ داربجرد ۲۴۷ ڈھکوٹ ۹۱۸ رنگ پورہ ۱۰۳۰

۶۰۹، ۵۷۰، ۵۷۲ درعیہ ۳۸۱ ڈیرہ غازی خان رُوم ۱۱۳، ۲۰۶

۶۱۲، ۷۱۱، ۷۱۰ دمشق ۲۴۴ ۸۳۸، ۷۲۹ ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۴۵

ذ

۲۸۰، ۳۷۶، ۲۴۲ ذی سلم (منزل) ۱۸۵ ۷۸۶، ۷۸۷، ۸۰۱

ر

۸۰۲، ۷۹۳، ۷۸۸ ۷۱۵، ۷۲۹ ۹۲۸، ۹۲۷، ۸۹۴

خضرآباد ۷۸۰ دومۃ الجندل ۲۹۰ رابغ (منزل) ۱۸۵ رُہتاس ۱۰۴۸

خلد (محلہ بغداد) ۵۲۹ دہلی ۲۵۴ راپڑی ۳۹ رَے ۲۴۵

خندق ۲۸۷ ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۳۳ رام پور ۱۷ ۲۴۲، ۳۷۶، ۳۷۹

خوارزم ۲۴۲ ۸۵۱، ۱۰۴۳ رام دیانہ ۹۱۸ ۳۸۰، ۳۸۱، ۵۵۷

خوزستان ۲۰۲ دیاربکر ۳۹، ۷ رام نگر (رسول نگر) ۵۷۰، ۹۵۹

۲۴۴، ۲۴۵ دیبور ۳۸۷، ۵۷۱ ۲۵۵ ز

خوشاب شرقین ۸۵۰ دیوبند ۸۴۸، ۸۵۷ راولپنڈی ۲۱، ۴۵۱ زارہ ۲۳۸

Marfat.com

زاویہ ام عبیدہ ۶۲۹ محول ۲۷۱ ۰ مسندہ ۲۹۰ ۰ ۲۴۸ ۰ ۲۸۹ ۰ ۳۱۵

زبیر ۲۵۶ سدا کتبو ۸۹۴ ۸۰۴ ۰ ۸۲۰ ۰ ۸۲۸ ۳۲۱ ۰ ۳۵۹ ۰ ۳۷۰

زرنج ۲۲۴۲ ۸۹۵ ۰ ۹۰۷ ۸۴۰ ۰ ۸۴۱ ۰ ۸۵۰ ۳۲۷ ۰ ۳۷۹ ۰ ۳۸۰

زریران ۲۵ ۰ ۲۲۶ ۰ سراۃ ۲۵۰ سوار ۳۸۴ ۳۸۱ ۰ ۵۵۲ ۰ ۵۷۵

س

سانویپ ۶۶۹ سوس ۳۷۶ ۵۶۸ ۰ ۵۷۰ ۰ ۶۲۹

سابور ۲۴۷ سرائے محمد بن یوسف ثقفی سوک احمد ۸۱۱ ۷۸۷ ۰ ۷۹۱ ۰ ۷۹۲

ساڈھورہ ۸۰ ۱۴۸ سوہدرہ ۲۹ ۰ ۱۰۲۳ شاہ آباد ۳۰

ساگری ۱۰۳۱ سرخس ۲۴۷ سیالکوٹ ۳۹ شاہ پور ۸۷۶

سامرہ ۳۸۷ ۰ ۳۹۱ سرزہ ۲۲۴۶ ۲۴۰ ۰ ۲۵۴ ۰ ۷۲۱ ۸۸۳ ۰ ۸۸۴ ۰ ۸۸۷

ساہن پال شریف ۹۰۲ سرگودھا ۸۷۷ شبلہ ۵۸۳

۱۰۰۴ ۰ ۱۰۲۰ ۰ ۱۰۲۱ ۷۶۴ ۰ ۸۱۱ ۰ ۱۰۰۳ شرقپور ۷۴۹ ۰ ۱۰۳۳

۹۸۹ ۰ ۹۹۱ ۰ ۹۹۲ ۹۰۷ ۰ ۹۱۲ ۰ ۱۰۲۰ شعب ابوطالب ۱۸۴

۱۰۲۲ ۰ ۱۰۲۳ شکرگھڑا ۷۲۲

۹۹۳ ۰ ۱۰۰۴ ۰ ۱۰۰۷ سرمن رائے [= سامرہ] سیف پور ۸۵۱

۱۰۲۰ ۰ ۱۰۲۲ ۰ ۱۰۲۳ ۳۹۰ ۰ ۳۹۲ سیستان ۲۴۵ ۰ ۲۴۶ شوستر ۲۴۴

۱۰۲۹ ۰ ۱۰۳۹ ۰ ۱۰۴۰ سروشنہ ۵۸۳ سیون ۴۰۴ شیخوپورہ ۴۰۴

۱۰۴۲ ۰ ۱۰۴۳ ۰ ۱۰۴۴ سکندرہ [= اچ] ۸۵۳ سیوی ۸۵۰ ۵۶۳ ۰ ۱۰۲۳ ۰ ۱۰۲۴

ساہنیانوالہ ۱۰۴۴ سکندریہ ۲۴۴ ش شیراز ۲۴۵ ۰ ۲۴۶

ساپرس ۲۴۷ سمرقند ۳۷۲ شام ۷۷ ۰ ۸۳ ۰ ۸۴ ۳۸۲ ۰ ۳۸۰ ۰ ۳۸۲

سبا ۱۱۲ ۷۲۰ ۰ ۷۵۰ ۸۶ ۰ ۹۹ ۰ ۱۸۰ ۳۸۲ ۰ ۴۰۹ ۰ ۴۵۲

سجستان [= سیستان] سنجار ۶۶۹ ۰ ۷۴۰ ۱۸۱ ۰ ۲۰۲ ۰ ۲۱۵ ۴۵۹ ۰ ۴۵۰ ۰ ۴۵۲

سغدر [= اچ] ۸۵۳ ۲۲۸ ۰ ۲۴۴ ۰ ۲۴۵ شیرتھ ۳۷۰

۲۴۲۶

Marfat.com

ص

صریفین ۲۷ ۳۲۱، ۳۸۲، ۴۵۲ ۲۵۸، ۷۲۳، ۷۲۹

صفین ۲۸۹ ۲۵۵، ۶۲۹، ۷۵۷ ۷۲۹

۳۹۹، ۴۰۰ عراق ۸۳، ۸۴، ۲۰۲ عرج (منزل) ۱۸۵

ط

طالقان ۲۴۸ ۳۲۳، ۳۸۰، ۳۸۵ ۴۶۲، ۶۴۷

طائف ۱۷۹، ۱۸۸ ۴۸۱، ۵۱۷، ۵۱۸

۳۱۸، ۳۲۸، ۳۹۵ ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۷۲ ۴۹۰

طبرستان ۲۴۵ ۵۷۱، ۵۷۳، ۶۰۲ عشق (منزل) ۱۸۵

۳۴۶، ۳۸۰، ۲۴۶ ۴۱۰، ۲۳۱، ۶۲۷ علی پور سیدلال ۲۴۰

طخارستان ۲۴۲، ۳۸۲ ۲۳۸، ۲۴۴، ۲۴۵، ۷۳۷ علی گڑھ ۳۱

طرابلس ۲۴۷ ۷۴۱، ۷۵۰، ۷۶۳ غ

۳۴۶، ۳۵۷ ۷۶۹، ۸۰۹، ۸۱۹ غدیر خم ۲۴۴، ۲۴۵

طرسوس ۵۵۷ عراق عجم ۲۴۵ غزنی ۷۸۰

طرطوس ۶۲۷، ۶۲۹ عراق عرب ۲۴۵ ف

طفسونج ۶۲۹ ۴۷۹، ۴۸۴، ۳۸۲ فاختہ (منزل) ۱۸۵

طوس ۲۴۲، ۲۴۶ عراقین ۲۵۵ فارس ۹۱

۲۴۷، ۵۱۲ عرب ۲۴۸، ۴۴۰ ۱۷۹، ۲۴۴، ۲۴۵

طیران ۲۴۵ ۲۴۷، ۲۵۰، ۲۵۳ ۳۷۹، ۳۸۲، ۲۴۴

ع

۲۲۹، ۳۱۰، ۳۲۰ ۳۸۲، ۴۵۷، ۵۲۰ ۲۱۳، ۲۴۸، ۲۵۱

عنانیہ (منزل) ۱۸۵ ۲۲۳، ۲۳۹، ۲۰۲ ۵۶۳، ۵۷۵، ۷۰۹ ۲۵۳، ۲۸۱، ۳۱۳

ف

فارياب ۲۴۸ ۶۲۱، ۴۱۲، ۴۵۲، ۳۲۰، ۲۰۲ عجم

فحل ۲۴۴ ۷۲۹، ۷۲۳، ۲۵۸

فرسک ۲۴۳ ۷۲۹

فرغانہ ۲۴۶ عرج (منزل) ۱۸۵ عراق ۸۳، ۸۴، ۲۰۲

فرنگ ۷۳۳ عرفات ۹۱، ۳۸۱ ۲۳۸، ۲۴۴، ۲۴۵

فسطین ۲۱۵ ۲۶۲، ۶۴۷

فیروزپور ۶۲۱ عسکر (سرمن رائے)

ق

قادرآباد ۹۰۹، ۹۱۸ عقیق (منزل) ۱۸۵

قادرپور ۸۲۱ علی پور سیدلال ۲۴۰

قادسیہ ۲۴۳ علی گڑھ ۳۱ ۸۲۲، ۸۴۳

قاہرہ ۶۶۷ غدیر خم ۲۴۴، ۲۴۵

قبا ۱۸۵ غزنی ۷۸۰

قبرس ۲۴۷ ف

قرطبہ ۲۷ فاختہ (منزل) ۱۸۵

قری ۹۱۸ فارس ۹۱

قزوین ۳۸۵ ۱۷۹، ۲۴۴، ۲۴۵

قسطنطنیہ ۲۰۶ ۲۴۷، ۲۵۰، ۲۵۳ ۳۷۹، ۳۸۲، ۲۴۴

Marfat.com

قصور ۸۵، کاکوری شریف ۴۰۱ کنجاہ ۱۰۲۱ کیلاسکے چیمہ ۱۰۲۱

قلندر پور ۴۰۲ کالی بوڑی ۸۰۹، ۸۱۱ کوآتھ کیلیانوالہ ۹۲۷، ۹۲۷

قلوریہ ۷۲۲، ۷۲۳ کانپور ۳۵۷ کوتکر ۸۵۱ کھم

قم ۴۷۹ کپورتھلہ ۶۸۲۵ کوٹ بیجو ۹۰۸ کھارہ مانگٹاں ۹۲۷

۳۸۰، ۳۸۹ کچھی سید جلال (= اچ) کوٹ سولیوڑیاں کھروی ۸۷۸

قنا ۶۶۹ ۸۵۴ ۳۹۹، ۴۰۰ گ

قندھار ۹۲۷، ۹۹۴ کربلا ۲۵۳ کوٹلہ کیرت پور ۴۴ گاندربل ۷۲۴

۱۰۲۱، ۹۹۲، ۹۹۵ ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۷ کوٹلی جلال ۱۰۲۱ گجرات (پنجاب)

قنطرۃ الرصاص ۴۲۴ ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷ کوٹلی شاہ فتح اللہ ۸۱۱ ۱۳، ۲۸، ۳۴، ۵۴

قوسان ۷۲۴ ۳۴۸، ۳۸۰ کوٹ نور محمد (= رسولنگر) ۷۲۱، ۸۱۱، ۸۲۹

قونیہ ۹۱ کیرخ ۳۸۰، ۴۸۵، ۴۹۸ ۲۵۵ ۹۰۷، ۹۱۷، ۹۱۸

۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲ ۲۴۳ کوٹی ۲۲۹ کیروان ۳۸۵

۹۲۳، ۹۲۷، ۹۴۴ کوفہ ۲۴۷ کرمان ۲۰۲، ۲۴۵ قیساریہ ۲۴۴

۲۴۸، ۲۹۷، ۳۴۴ گجرات (دکن) ۱۰۲۰ ۳۴۹، ۳۸۲، ۴۶۱ قیقان ۲۹۱

۳۴۶، ۳۴۹، ۳۸۹ گرجستان ۲۴۵ کرمانیہ ۶۲۴۲ ل

۴۱۲، ۴۱۴، ۴۱۵ گڑھ مانڈو ۴۰۲ کسکر ۲۳۸ کابل ۲۴۷

۴۱۲، ۴۲۳، ۴۲۵ گڑھی اختیار خان کشمیر ۷۲۴ ۲۵۴، ۲۵۵، ۳۷۲

۴۷۰، ۴۸۱، ۴۹۷ ۱۰۴۴۰، ۱۰۲۲، ۸۹۲ ۹۹۷، ۱۰۲۱ ۸۴۰، ۸۴۱

کاظمین (محلہ بغداد) کفر ۱۸۰ کوہستان ۲۴۲ گوجرانوالہ ۲۵۴

۲۵۵، ۳۹۴، ۳۹۵ کلاانڈیانا بیوطر سیوریج کیچ مکران ۸۵۱ ۳۰، ۳۹۴، ۳۹۵

۴۲۱، ۸۱۷، ۸۲۱ کنیل ۲۴۵ کافی سلیم سدھار ۴۰۴

Marfat.com

۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳ — ۸۵۲، ۸۶۴، ۸۷۵ — ۲۷۰، ۲۸۰ — مرجح (منزل) ۱۸۵

۱۰۲۴، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰ — ۸۲۲، ۹۲۲، ۹۸۷ — مدینہ طیبہ ۱۳۱، ۱۸۵، ۱۸۷ — مرو ۲۴۲

گولڑہ شریف ۴۵۱ — ۱۰۰۳، ۱۰۲۱، ۱۰۲۳ — ۲۲۴، ۲۲۹، ۲۳۰ — ۲۴۷، ۳۸۵

گیل (= گیسلان) — ۱۰۲۸، ۱۰۴۴ — ۲۲۴، ۲۵۰، ۲۷۷ — مریسیع ۱۸۷، ۲۳۳

۶۴۵، ۶۴۷ — لائل پور ۱۰۶۰ — ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰ — مشہد (= مشہد مقدس)

گیلان ۳۷۶، ۳۸۰ — لکھنؤ ۱۵، ۳۵۵ — ۲۸۱، ۲۸۷، ۳۱۵ — لقف (منزل) ۱۸۵، ۳۷۹، ۳۸۷

۵۳۰، ۶۴۵، ۶۴۶ — لیبیا ۴۴۴ — ۵۴۵، ۳۷۶، ۳۷۸ — مشہد مقدس ۳۸۸، ۳۸۹

گ — م — مصر ۳۸۰، ۳۸۲، ۳۸۴

گھوٹکی ۸۴۱ — ماوراء النہر ۶۴۴، ۳۸۸، ۳۸۹ — مرو ۷۶، ۷۷، ۸۴

گھوگا نوالی ۹۰۰ — ۲۴۷، ۳۴۹، ۵۸۳ — ۳۹۵، ۴۱۸، ۴۲۳ — ۱۸۸، ۱۹۴، ۱۹۷

۹۱۲، ۹۱۸، ۹۱۹ — مالوہ ۴۰۳ — ۴۲۷، ۴۳۳، ۴۵۴ — ۲۰۶، ۲۱۲، ۲۱۳

۹۳۰، ۹۳۹، ۱۰۳۲ — محمود دالہ ۴۰۴ — ۵۵۳، ۸۹۸، ۹۱۸ — ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۸

ل — محرّم (محلہ بغداد) ۳۲۸ — مدینہ منورہ (= مدینہ طیبہ) ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۷

لاڈوانہ ۵۶۳ — محل ۲۳۸ — ۱۸۰، ۲۴۸، ۲۶۲ — ۲۶۸، ۲۸۰، ۳۰۹

لاہور ۲۵۳ — مدائن ۲۴۰، ۳۸۰ — ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۶۲ — ۳۵۲، ۳۵۵، ۳۵۷

۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵ — مدیحہ (منزل) ۱۸۵ — ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹ — ۳۵۸، ۳۶۵، ۳۷۲

۲۵۷، ۲۹۴، ۳۱۴ — مدینہ (= مدینہ طیبہ) ۲۸۰، ۲۹۴، ۳۹۰ — ۳۷۶، ۳۷۹، ۳۸۰

۴۰۲، ۶۷۳، ۶۱۱ — ۲۴۹، ۳۷۵، ۳۸۷ — ۳۹۳، ۴۲۵، ۶۳۱ — ۳۸۴، ۳۹۰، ۳۹۵

۶۳۵، ۶۴۹، ۶۴۴ — مرادآباد ۳۵۷ — ۳۲۰، ۳۸۱ — ۵۱۳، ۵۶۲، ۵۶۳

۶۹۵، ۷۰۴، ۸۱۴ — مدینہ شریف (= مدینہ طیبہ) مراغہ ۳۶۴۵ — ۵۲۸، ۵۷۰، ۵۷۲

۸۱۲، ۸۴۰، ۸۴۶ — ۱۸۶، ۲۱۳، ۲۴۶ — مراکش ۲۴۷ — ۵۴۳، ۶۳۴، ۶۶۹

Marfat.com

۷۱۶، ۷۲۴، ۷۲۵ — ۶۱۲، ۶۱۲، ۵۰۵ — میاں علی ۳۹۹ — نوگاؤں سادات ۳۵۷

معرۃ النعمان ۷۶۴ — ۶۳۳، ۶۱۵ — میرپور ۱۰۲۲ — نون ۱۰۲۲

مغرب ۷، ۷، ۳۸۰۰ — مکریاں ۳۰ — مین پوری ۳۹ — نہاوند ۲۴۴، ۲۴۵

مکران ۲۳۸ — مگھدشریف ۴۰۱ — ناگور ۸۲۰ — نہروان ۲۹۰، ۲۱۲

مکہ (=مکہ معظمہ) ۲۴۵، ۲۴۶ — ملتان ۱۷، ۲۷۳ — نگار (=بنگار) ۶۳۱

۱۳۲، ۱۸۴، ۱۸۳۰ — ۲۹، ۷۷۶، ۷۷۷ — نجف اشرف ۴۱۵، ۴۱۷ — ۲۴۴، ۲۴۶، ۵۵۲

۱۸۸، ۱۹۱، ۲۵۰ — ۸۲۱، ۸۲۲، ۷۷۸ — نجف البحیرہ (=نجف اشرف) ۵۲۲، ۵۷۰، ۶۰۹

۲۸۰، ۳۱۸، ۳۳۳ — ۸۲۵، ۸۲۸، ۸۳۲ — ۴۱۵ — ۶۱۱، ۶۱۵، ۶۱۶

۹۳۲، ۹۳۹ — ۸۳۳، ۸۵۰، ۸۵۱ — ندوۃ العلماء ۳۱ — نیق ۲۴۲

مکہ معظمہ ۹۱ — ۸۵۴، ۸۹۲، ۱۰۳۹ — نصیبین ۲۴۴ — و

۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۲ — ۱۰۲۳، ۱۰۲۵، ۱۰۴۳ — نکگوال ۳۴۲، ۳۸۴ — وادی القریٰ ۲۶

۱۸۸، ۲۲۹، ۲۳۳ — ۱۰۴۲ — نلّو — ۴۲۹ — نگاہبہ — ۳۸۰ — واسط

۴۳۵، ۴۹۰، ۶۰۰ — ۷۶۹، ۸۲۹، ۱۰۲۹ — ننگی ناڑی ۸۷۱ — ۳۸۱، ۵۲۰

مکہ مکرمہ (=مکہ معظمہ) — منجرچھ ۲۵۵، ۸۱۷ — ننکانہ ۵۷۳ — وان ہنڈھنال ۱۰۲۴

۲۵۲، ۳۲۵، ۳۶۰ — ۸۹۰، ۸۹۵، ۸۹۶ — نورپور چاپلاں ۱۰۲۴ — دریال چھ ۴۰۳، ۹۲۷

۳۹۵، ۳۹۶، ۴۰۲ — منصبیں ۱۰۲۳ — نوشہرہ تارڑاں ۹۳۰ — وزیرآباد ۷۲۹، ۹۰۰

۴۲۳، ۵۱۲، ۵۱۴ — موتہ ۱۸۸ — ۹۲۱، ۹۲۶، ۹۲۷ — وزیرآباد (جلد) ۳۹۷

۵۱۶، ۵۵۸، ۵۶۱ — موصل ۲۴۴، ۹۳۱ — ۹۲۱، ۱۰۱۴، ۱۰۲۳ — وسن پور ہ (لاہور)

۵۶۵، ۵۶۲، ۵۶۷ — نوشہرہ شریف ۶۳۲، ۶۳۷ — ۱۰۲۱، ۱۰۲۸ — ۷۹۵

Marfat.com

ہرات	۲۴۶	ہنکار (=ہنگار)	۶۳۱	———	———	———	———
ہزارہ	۱۸	ہی	۹۱۸، ۹۲۷	حصون و قلعے		جبال و پہاڑ	
ہزار	۱۰۲۹	ہیلال	۹۱۷، ۱۰۲۰	قلعہ اوچ گیلانی	۸۴۸	ثبیر	۳۰۸
ہزارہ	۱۸	ہی	۸۴۰	ثور	۱۸۵		
ہنکاریہ	۷۲۴	یثرب	۵۲۴	قلعہ پلولی	۸۴۰	ثور (غار)	۱۸۵
ہمدان	۲۴۵	یرموک	۲۴۴	قلعہ ٹھٹھہ	۸۴۰	جبال	۷۱۵
ہمیاط	۲۴۴	یعقوبا	۷۳۸	قلعہ چوندڑہ	۲۵۶	جرا (غار)	۱۸۳
ہند (=ہندوستان)	۲۰۶	یلم	۶۴۵	قلعہ خیبر	۲۸۷	حمرین	۷۲۴
ہندوستان	۲۹۱	یمامہ	۳۷۲	قلعہ دھنکوٹ	۸۵۱	ستپورا	۸۰۹، ۸۱۱
	۲۵۴، ۲۹۰، ۷۲۹	یمن	۹۹	قلعہ رام کلی	۸۴۰	صفا	۱۳۳
	۷۶۷، ۸۰۹، ۸۲۰		۱۹۲، ۲۰۶، ۳۱۲	قلعہ رہتاس	۱۰۲۱	طور	۱۹۸
	۸۲۴، ۸۸۳، ۹۳۱		۲۱۴، ۲۴۸، ۲۵۰	قلعہ سور	۸۵۰، ۸۵۱	قاسیون	۷۱۵
	۹۳۷، ۹۳۸، ۱۰۲۳		۲۹۰، ۳۷۲، ۳۷۶	قلعہ سیالکوٹ	۲۵۴	قاف	۲۲۹
ہندوستان	۲۹۱		۳۹۷، ۶۱۱، ۶۰۹	قلعہ کوٹ کروڑ	۸۵۱	کرانہ	۹۱۸
	۲۵۴، ۳۵۸، ۳۷۲		۶۲۳، ۶۲۹	قلعہ کوٹ نورفحرہ	۲۲۵	لبنان	۵۰۱
	۳۷۲، ۳۸۰، ۳۸۴	یورپ	۳۵۲	قلعہ گوجرانوالہ	۲۵۵	ہنکار	۶۳۱، ۶۳۴
	۳۸۹، ۳۹۰، ۶۰۱		۳۵۷	قلعہ لاہور	۲۵۲	ہمالیہ	۸۸۸
	۸۱۵، ۸۰۲، ۷۲۳			قلعہ میکریاں	۲۵۵		
	۸۲۰، ۹۰۶، ۹۰۹						

Marfat.com

جنگلات وعلاقے	انہار وعیون	مدارس ومکاتب
بارگوندلاں ۸۶۳	اُربیس (چاہ) ۲۴۷	دریائے گھارا
۹۸۷، ۹۱۸، ۸۷۲	حیاتے والہ (ہ) ۱۰۴۳	۸۲۱، ۸۵۴
دوابہ رچنہ ۹۱۸	دریائے پنجند (گھارا)	دریائے نیل ۷۲۵
ریاست ٹوں ۸۰۹	۸۵۴	زمزم (چاہ) ۱۸۴
۸۱۱	دریائے جہلم ۸۷۳	گھان (نالہ) ۱۰۲۱
ریاست بہاول پور	۸۷۴، ۸۷۸	نہرالملک
۸۳۸، ۲۵۷	دریائے چناب ۷۲۹	۷۲۲، ۷۲۵
۸۵۳، ۸۴۱	۹۹۸، ۹۲۰، ۸۸۹	
سانڈربار ۹۱۸	۱۰۴۱، ۱۰۰۷	
علاقہ ڈگر ۱۰۱۵	۱۰۴۴، ۱۰۴۳	
علاقہ گوجر	دریائے دھلے ۲۴۲	
۱۰۴۷، ۱۰۲۲	۴۶۳، ۴۸۷، ۴۹۵	
نکھی جنگل	۵۱۲، ۵۲۷، ۵۵۴	
۸۶۱	۶۷۷	
	دریائے راوی ۱۰۱۵	
	دریائے ساوہ ۱۷۹	
	دریائے سندھ ۸۵۳	
	دریائے عثمان ۲۴۴	
	دریائے غزات ۲۴۴، ۲۵۸	
	۱۲۳۴	

Marfat.com

مساجد و معابد		مقابر و گورستان	
بیت الحرام (= کعبہ مکرمہ)	مسجد داؤد پاشا ۴۷۳	مسجد نوشاہیہ ساہن وال	جنت البقیع ۔ مدینہ طیبہ
۵۱۲	مسجد رصافہ بغداد	۹۸۴ ، ۱۰۴۷	۲۲۹ ، ۲۳۰ ، ۲۳۱
بیت اللہ (= کعبہ مکرمہ)	۶۱۹		۲۳۲ ، ۲۳۳ ، ۲۳۴
۲۵۳ ، ۹۵۱	مسجد سلیمانیہ بھلوال		۲۳۷ ، ۲۴۲ ، ۲۶۸
بیت المقدس (= مسجد اقصیٰ)	۹۱۳		۲۸۱ ، ۳۲۹ ، ۳۷۵
۱۸۷ ، ۲۰۶	مسجد شاہی لاہور		۳۷۹ ، ۳۸۲ ، ۳۸۳
۲۴۴ ، ۲۸۵	۲۵۲ ، ۲۵۶		۴۵۴
کعبہ مکرمہ ۷۲	مسجد شونیزیہ بغداد		حظیرہ شریفہ (= حجرہ نبویہ)
۱۸۱ ، ۱۸۷ ، ۱۸۸	۵۰۶ ، ۵۲۰ ، ۵۵۹		۲۷۳
۱۹۲ ، ۲۵۲ ، ۲۷۳	۵۶۹ ، ۵۸۰		خانقاہ مبارک (= مقبرہ قادریہ)
۲۸۵ ، ۴۱۴ ، ۵۲۳	مسجد کوفہ ۴۱۴		۸۵۵
۵۶۵ ، ۵۷۸ ، ۵۹۱	۴۱۵ ، ۴۱۶		دربار شریف گیلانیہ (= مقبرہ
۶۰۸ ، ۶۵۶ ، ۷۲۲	مسجد گیلانی اچ		۸۵۶ قادریہ)
۷۳۲ ، ۹۵۱	۸۴۷ ، ۸۵۴		درگاہ جلالیہ اچ بخاری
مسجد افطع ۵۳ ، ۱۸۴	مسجد معروفیہ خوشاب		۷۴۵
مسجد الحرام (= کعبہ مکرمہ)	۸۷۹		درگاہ غوثیہ بغداد شریف
۵۳ ، ۲۴۷ ، ۵۱۳	مسجد نبوی ۔ مدینہ طیبہ		۷۴۵ ، ۷۵۴ ، ۷۷۷
مسجد جامع بغداد	۲۴۷ ، ۲۴۴ ، ۲۷۵		درگاہ نوشاہیہ ساہن وال
۵۳۲	۲۷۶ ، ۲۷۷ ، ۲۷۹		۴۵۲

Marfat.com

روضہ شریف (حجرہ نبویہ)	مقبرہ حلبہ - بغداد	مقصورہ شریفہ
۲۷۴ ، ۲۷۶	۶۱۴ ، ۶۲۰ ، ۶۲۳	(حجرہ نبویہ)
۲۷۹ ، ۲۸۰	۶۷۱ ، ۶۸۴	۲۷۴
روضہ متبرکہ (حجرہ نبویہ)	مقبرہ خیزران - بغداد	مقصورہ نبویہ
۲۷۴	۶۲۱	(حجرہ نبویہ)
قبر خضرا (حجرہ نبویہ)	مقبرہ داؤد طائی - بغداد	۲۷۴
۲۷۳	۶۸۲	
قبر شریفہ (حجرہ نبویہ)	مقبرہ شونیزیہ بغداد	
۲۷۴	۵۱۸ ، ۵۵۹	
قبر مبارک (حجرہ نبویہ)	مقبرہ قادریہ اچ	
۲۷۴	۸۲۶ ، ۸۲۸ ، ۸۳۰	
قبر منورہ (حجرہ نبویہ)	۸۳۲ ، ۸۳۴ ، ۸۳۵	
۲۷۴	۸۳۶ ، ۸۳۷ ، ۸۳۹	
قبر مولد النبی ۱۷۹	۸۴۰ ، ۸۴۱ ، ۸۴۳	
گنبد خضرا (حجرہ نبویہ)	۸۴۳ ، ۸۴۵ ، ۸۴۶	
۲۸۱	۸۷۲	
گورستان شونیزیہ (مقبرہ شونیزیہ)	مقبرہ قریش - بغداد	
۳۵	۷۲۲	
	مقبرہ معروف کرخی	
	۵۶۹ ، ۵۸۰	
	مقبرہ حجون و مکہ	بغداد محلہ کرخ
	۲۲۹	۴۹۸

Marfat.com

قہرست کتاب ہا

الف

آثار القادریہ ۸۴۵ ابن اثیر (کتاب) ۶۱۷ اتحاف الاحبہ ببیان حدیث الحبہ (ابو یعلیٰ (کتاب) ۱۳۱

آثار حسن بصری ۸۸ ابن جریر ۱۲۸ ۱۵ ، ۹۷۶

آخر مسئلہ فی التوحید ۵۳۷ ابن سعد ۱۲۹ اتحاف الخلیلونی فی شرح الفاظ

آیا تعجلی فی اقوال علی ۳۵۶ ۱۳۱ ، ۱۳۲ ، ۲۳۴ الحزب السیفی ۳۶۵

آئینہ تصوف ۱۵ ، ۱۰۶ ابن طاؤس (کتاب) ۳۰۹ اتحاف الفرقہ بوصل الخرقہ ۱۷ ، ۴۲۶

۲۵۰ ، ۲۵۱ ، ۳۴۹ ، ۴۰۰ ابن عدی ۲۴۹ اچھا عقیدہ ترجمہ حسن العقیدہ ۱۶ ، ۴۴۳

۴۲۱ ، ۴۵۰ ، ۴۵۴ ، ۴۵۸ ابن عساکر ۱۳۶ احمد (کتاب) ۳۹۳

۴۶۱ ، ۴۶۶ ، ۴۷۰ ، ۴۷۷ ۲۴۹ ، ۲۸۷ ، ۳۰۰ ، ۹۷۱ احیاء العلوم ۱۲ ، ۸۴

۴۸۰ ، ۴۸۵ ، ۴۸۹ ، ۴۹۵ ابن فارس (کتاب) ۲۳۴ ۲۸۶ ، ۳۴۰ ، ۳۴۱ ، ۴۴۸

۴۹۹ ، ۵۰۰ ، ۵۰۴ ، ۵۰۵ ابن القانع ۳۴۸ اخبار الاخیار فی اسرار الابرار ۱۷

۵۱۲ ، ۵۳۴ ، ۵۳۴ ، ۵۳۴ ابن مردویہ ۱۳۱ ، ۱۳۲ ۱۳۹ ، ۱۴۰ ، ۳۶۵ ، ۳۷۲

۵۵۶ ، ۵۵۸ ، ۵۹۴ ، ۶۰۸ ابوبکر شبلی ۱۵ ۷۸۰ ، ۷۹۰ ، ۷۹۹ ، ۸۰۸

۲۰۹ ، ۲۱۵ ، ۲۲۳ ، ۲۲۵ ۲۵۸۳ ، ۲۷۰۰ ، ۲۷۰۷

۲۲۷ ، ۲۲۸ ، ۲۳۴ ، ۲۳۶ ۲۶۰۸ ، ۲۷۱۰ ، ۲۷۱۲

۲۳۹ ، ۲۴۴ ، ۲۵۱ ، ۲۶۴ ۲۷۱۵ ، ۲۷۱۷ ، ۲۷۱۶

۲۷۰ ، ۲۷۶ ، ۲۷۸ ، ۲۷۹ ۲۷۱

۴۵ ، ۸۱۰ ، ۸۲۴ ، ۸۴۵ ابوداؤد (کتاب) ۱۳۱ اذکار قلندری ۱۷ ، ۶۳۸

۱۳۲ ابن ابی حاتم (کتاب) ۱۳۲ ۹۷۰ ، ۲۹۳۰ ، ۱۳۲ اربعین ۲۹۹ ، ۳۰۱ ج

۱۳۹ ابن ابی شیبہ ۱۳۹ ابونعیم (کتاب) ۳۹۳۰ ، ۲۹۳ اربعین (حضرت ابوبکر) ۱۷ ، ۴۰۹

Marfat.com

اربعین (شیرازی) ۱۲، ۳۳۶
اربعین فی اصول الدین ۱۲
ارجح المطالب فی عد مناقب علی ابن ابیطالب
۱۲، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۵
الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب
۱۲، ۲۹۴، ۲۹۷، ۱۷۷، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۲، ۳۰۳
۳۰۹، ۳۱۹، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۱۰، ۳۳۴، ۳۴۱، ۳۴۱۰
۳۳۷، ۳۳۹، ۳۴۶، ۳۴۲، ۳۴۰، ۳۴۰۹
اردو ادبی لغات ۲۹۲
ارشاد الطالبین ۲۵۰
۲۹۳، ۲۷۶۱
ارشاد الطالبین (دردیزہ) ۱۲
ارشاد الطالبین (محمد رضا) ۱۲
ارشاد المقلدین ۲۶۸
ارمغان (ماہنامہ) ۱۰۲
۱۰۷، ۱۰۸
ازالۃ الشکوک عن خلافۃ الخلفاء
۱۲، ۳۲۰، ۳۲۹، ۳۲۹۲
۳۳۸، ۳۴۹، ۳۴۱۹، ۳۴۲۵، ۳۴۳۰، ۳۴۴۹
اسباب النزول القرآن ۱۲
اسبوع شریف ۲۸۵
الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب
۱۲، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۵
الاصباح شرح نہج البلاغت ۲۵۲
اصطلاحات کاشی ۱۷، ۵۵
اسرار الاولیا ۱۷، ۲۲۷
۲۳۲، ۲۳۴۰، ۲۳۴۹، ۲۳۶۲، ۲۳۶۷
۲۴۰، ۲۴۰۹
اردو ادبی لغات ۲۹۲
ارشاد الطالبین ۲۵۰
۲۹۳، ۲۷۶۱
ارشاد الطالبین (دردیزہ) ۱۲
ارشاد الطالبین (محمد رضا) ۱۲
ارشاد المقلدین ۲۶۸
ارمغان (ماہنامہ) ۱۰۲
۱۰۷، ۱۰۸
ازالۃ الشکوک عن خلافۃ الخلفاء
۱۲، ۳۲۰، ۳۲۹، ۳۲۹۲
۳۳۸، ۳۴۹، ۳۴۱۹، ۳۴۲۵، ۳۴۳۰، ۳۴۴۹
اسرار الاولیا ۱۷، ۲۲۷
اسرار الحروف ۵۹۷
اسرار الشہود ۸۲۵
اسرار الطریقت ۱۷
۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸
اسرار العارفین ۵۹۷
اسرار العشاق ترجمہ اردو مثنوی نامہ
۸۲۵
اسرار المعانی ۱۷، ۶۵۲
اسرار المعرفت ۱۷، ۷۷۳
۷۸۵، ۲۸۱۹
اسرار الواصلین ۷۹۹
اسرار تصوف (ماہنامہ) ۱۷
اسماء سبعہ معہ توجہات ۲۸۵
آسنی المفاخر ۱۷، ۲۷۹
اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ ۸۲۲
الاصباح شرح نہج البلاغت ۲۵۲
اصطلاحات کاشی ۱۷، ۵۵
اصلاح الفصیح لاعجاز المسیح
۱= سیفخچتیانی ۱ ۲۵۱
الاعجاز (= رسالہ احدیک)
۲۸، ۳۱۹، ۱۰۱۹
اعلام شرح نہج البلاغت ۲۵۲
اعلام الہدیٰ ۲۳۹
اعلام کلمۃ اللہ فی بیان دلائل
بہ لغیر اللہ ۲۵۱
اقتباس الانوار ۱۷، ۵۷۷، ۲۹۲
اقرب الموارد ۱۷، ۶۳۱
الف کلمات ۲۵۲
الہامات غوثیہ ۱۷، ۶۸۲، ۷۰۲
۲۴۸، ۲۴۵، ۲۴۲
امثال القرآن ۲۹۳۷
۸۹۸، ۵۱۳، ۲۴۹۲
اسرار قادری ۸۲۲

Marfat.com

امثال علی ۳۵۷ انیس القادریہ ۱۸، ۶۶۲ بحر السرائر فی مناقب السید عبدالقادر

انبرت کند ۹۱۰ ۷۸۳، ۶۷۴ ۱۸، ۶۷۵۶، ۷۵۷، ۶۷۲۷

الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ اوراد القادریہ ۱۸، ۷۵۳ ۶۷۶۳، ۶۷۶۵، ۶۷۷، ۷۷۱

۱۷، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴ اوسط (معجم) ۸۲ ۶۷۷۳، ۶۷۷۴، ۶۷۷۷، ۷۷۹

۴۲۴۲، ۶۲۴۳، ۶۲۴۵ ایراد العبارت لبیان اہل الاشارات ۷۸۱، ۷۸۳، ۷۸۵، ۷۸۷

۶۲۴، ۶۵۸۳، ۶۹۹ ۱۸، ۱۰۱۲ ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰

انتخاب مصباح متہ ۱۷، ۱۲۸ ب " ۷۹۱، ۶۷۹۳، ۷۹۵، ۷۹۷

انجیل ۲۹۲، ۳۸۳، ۴۲۸، ۴۴۱ باب فی التوحید ۶۵۳۷ ۶۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۱، ۸۰۴

انساب سمعانی ۶۳۲ باغ سادات درنجف ظہور ایمان ۸۱۱، ۸۱۷، ۸۱۹، ۶۸۲۳

انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون ۱۸، ۷۹۰ ۶۸۵۲

۱۷، ۳۳۵ باغ سادات قلمی ۱۸، ۶۷۲۵ بحر العلوم شرح مثنوی مولانا روم

انوار الصالکین ۱۸، ۱۳۰۱ ۶۷۲۲، ۶۷۷۹، ۶۷۸۱، ۷۸۵ ۱۹، ۱۳۹

انوار العارفین ۱۸ ۶۷۸۹، ۶۷۹۳، ۶۷۹۴-۴۸، ۶۸۰۸ بحر الغانی ۱۹، ۵۶، ۷۲

۱۰۲، ۲۲۸، ۶۳۲ ۶۷۱۰، ۶۷۱۲، ۶۷۱۷ ۶۷۲۹، ۷۲، ۷۷، ۸۸

انوار الفصاحت شرح نہج البلاغت ۳۵۲ بحر الانساب ۷۹۰ بخاری ۱۳۳، ۲۹۳

انوار القادریہ ۱۸، ۱۲۸ بحر الجنان فی مناقب وصالات آل برکات پیر شاہ سلیمان پاک

۸۰۵، ۸۰۹، ۶۸۰۹، ۱۰۴۹ سید الانس والجان - ۱۸، ۶۷۱۲ ا = تاریخ الاقطاب ۱۰۵۲

انوار قادریہ ۱۸، ۸۱۲، ۶۸۱۷ ۷۷۷، ۶۸۲۰، ۶۸۲۱ نبیاتین الحکم ۳۵۷

انوار اللہ الظاہر فی معرفۃ اخبار الشیخ عبدالقادر ۶۸۲۲، ۸۲۲ بستان العارفین ۱۹، ۶۷۵۲

۷۴۰ بحر الحقیقت (گلزار ابراہیم) بستان المحدثین ۱۹

انیس الارواح ۱۸، ۵۵۳ ۶۵۲، ۱۸ بشری اللبیب ۱۹، ۳۵

Marfat.com

بعض الامثال ۱۹، ۲۵۶ — پند نامہ فارسی ۸۴۴ — ۲۸۱۹، ۲۸۲۴، ۲۸۲۵

بہمت بردانگ ۹۱۰ — تاریخ اچ (حفیظ) ۲۰

بہجۃ الاسرار ۱۹، ۵۹۵ — تاج مشائخ (= تاریخ الاقطاب) ۲۳۵۷، ۲۴۰۴، ۲۴۰۷

۲۴۴۶، ۲۴۴۷، ۲۴۴۸، ۲۵۰۰ — ۱۰۵۳ — ۲۷۴۵، ۲۸۵۰، ۲۸۵۱

۲۶۵۱، ۲۶۵۳، ۲۶۵۵، ۲۶۵۶ — تاج المکلل ۱۹، ۷۵۶ — ۲۸۵۲

۴۲۷، ۲۶۵۷، ۲۶۵۹، ۲۶۷۰ — تاریخ الاولیا ۲۰، ۲۲۲۹

۲۶۷۹، ۲۶۸۱، ۲۶۸۳، ۲۷۷۱ — ۲۷۸۳، ۲۸۳۵، ۲۸۴۷

۲۷۲۵، ۲۷۲۹، ۲۷۳۱، ۲۷۳۹ — تاریخ ابن خلکان ۲۸۰ — ۴۹۲، ۴۹۷، ۵۱۹

۲۷۵۲، ۲۷۵۶، ۲۷۵۹، ۲۷۶۳ — تاریخ ابن رافع ۱۹ — ۵۲۰، ۵۵۱، ۵۷۳

بیانی قادری ۱۹، ۲۳۰۳ — تاریخ ابن عساکر ۱۲۷ — ۲۵۱، ۴۴۵

۲۷۴۷، ۲۷۴۲ — تاریخ ابن نجار ۷۱۲، ۸۵۳ — تاریخ اولیائے گجرات ۲۰، ۲۵۴

بیان اشتمال (= گنج الاسرار) ۹۹۹ — تاریخ اسلام (شوق) ۱۹ — تاریخ بخاری (= تاریخ کبیر) ۲۰۲۱

بیان تصوف (= گنج الاسرار) ۹۹۹ — ۲۲۴۴، ۲۲۴۵، ۲۲۴۷ — تاریخ بغداد (ابن نجار) ۲۰، ۲۷۸

بیت المعرفت ۱۹، ۲۶۰۹ — ۲۲۴۷، ۲۲۷۲، ۲۲۸۱ — تاریخ بغداد (خطیب) ۲۰، ۲۷۷

بیعت الرضوان ۱۰۴ — تاریخ الاسلام ۲۰، ۲۰۷۰۹، ۲۳۲۰ — ۲۳۲۹، ۲۳۴۷، ۲۳۴۱، ۵۹۸

بے مثل بشر ۱۹، ۲۵۹ — تاریخ اعثم کوفی ۱۹ — تاریخ پنجاب (لوئے شاہ) ۲۰، ۸۷۸

بیہقی (کتاب) ۱۳۱، ۲۳۳۹ — ۲۳۵۹، ۲۳۶۰، ۲۳۶۲ — تاریخ جلیلی ۲۰، ۲۳۱، ۲۳۲۴

پ — تاریخ الاقطاب (= شرف التواریخ) — ۶۳۵، ۲۳۶۲، ۲۸۵۱

پنجابی ادب و تاریخ ۴۲۲ — ۱۰، ۱۱، ۱۳، ۱۵ — تاریخ حافظ محمد بن رافع ۲۷۶۳

پنجابی صوفی پوئیٹس ۴۹۶ — ۱۰۵۳، ۱۰۶۰ — تاریخ الخلفا ۲۰، ۲۸۶۲، ۲۹۲

پنج گنج عشق ۸۴۵ — تاریخ پنج (اختر) ۲۰، ۴۹۴ — ۵۸۸، ۶۲۵، ۶۴۳، ۶۴۳

Marfat.com

تاریخ دمشق ۲۰ ، ۸۱ تحفۃ الابرار ۲۱ ، ۱۸۳ ، ۲۳۵۰ تحقیقات چشتی ۲۱ ، ۲۸۱۵

تاریخ سندھ (تلیچ بیگ) ۲۰ ، ۸۵۴ ، ۴۱۸ ، ۴۶۸ ، ۵۸۰ ، ۶۲۴ ، ۸۲۴ ، ۸۲۷ ، ۹۲۱ ، ۱۰۱۵

تاریخ سندھ (معصوم) ۲۰ ، ۸۵۳ ، ۶۲۸ ، ۶۴۲ ، ۶۴۷ ، ۸۷۹ تحقیق الحق فی کلمۃ الحق ۴۵۱

تاریخ عباسی ۲۰ ، ۹۱۷ تحفۃ الاخیار ۲۱ ، ۳۴۸ تدریب الرادی فی شرح تقریب النواوی

تاریخ فرشتہ ۲۱ ، ۸۵۰۰ھ تحفۃ البہیہ والطرفۃ الشہیہ ۳۵۷ ، ۳۴۱ ، ۳۴۲

تاریخ کبیر بخاری ۲۱ تحفۃ الحسینی ۲۱ ، ۳۱۸ ، ۳۴۲ تذکرۃ الاولیاء ۲۱ ، ۱۴۲

تاریخ کبیر طبری ۱۷۷ ، ۲۱۷ تحفۃ الذاکرین شرح حصن حصین ۲۴۲۱ ، ۲۴۳۳ ، ۲۴۴۴ ،

۲۳۵ھ ، ۲۴۱۰ ، ۲۴۱۵ھ ۲۱ ، ۹۵ ۲۴۴۸ ، ۲۴۵۷ ، ۲۴۵۸

تاریخ لاہور (عبداللطیف) ۲۱ تحفۃ العرفان ۸۴۴ ۲۴۵۹ ، ۲۴۷۰ ، ۲۴۷۱

تاریخ لاہور (کنہیالال) ۲۵۷ھ تحفۃ الفقرا ۴۲ ۲۴۶۳ ، ۲۴۶۴ ، ۲۴۷۲

تاریخ مدینہ منورہ ۶۳۵ تحفۃ القادریہ ۲۱ ، ۲۷۷ھ ۲۴۷۳ ، ۲۴۷۴ ، ۲۴۷۵

تاریخ المعتبر فی انباء من غبر ۲۰ ۴۴۹ ، ۷۷۳ ، ۸۳۱ ۲۴۷۶ ، ۲۴۷۷ ، ۲۴۷۹

۲۷۲۳ھ تحفۃ الکرام ۲۱ ، ۸۰۰ ۲۴۸۰ ، ۲۴۸۲ ، ۲۴۸۳

تاریخ مکہ (ازرقی) ۲۱ ، ۸۵۰ ۸۱۹ ، ۲۸۲۹ ، ۲۸۳۹ ۲۴۸۵ ، ۲۴۸۷ ، ۲۴۸۸

تاریخ مکہ معظمہ (ناہی) ۶۳۵ تحفۃ النظار فی غرائب الامصار ۲۴۹۳ ، ۲۴۹۴ ، ۲۴۹۷

تالیف قدسیہ ۲۱ ، ۶۷۷ ۸۵۳ ۲۴۹۹ ، ۲۵۰۰ ، ۲۵۰۱

تحفہ اثنا عشریہ ۲۱ ، ۲۴۵ ، ۲۴۸ ۲۵۰۲ ، ۲۵۰۳ ، ۲۵۰۴

تحفہ دستگیر ۶۸۳ ۲۵۰۵ ، ۲۵۰۶ ، ۲۵۰۷

تحفہ سبحانی فیض سبحانی ۶۸۴ ۲۵۰۸ ، ۲۵۱۲ ، ۲۵۱۳

تحفہ مرسلہ ۲۱ ، ۶۴۱ ۲۵۱۸ ، ۲۵۱۹ ، ۲۵۲۰

تحفہ نیشاپور ۴۰۱ ۲۵۲۳ ، ۲۵۲۴ ، ۲۵۲۵

Marfat.com

۲۱۰۲۹، ۲۱۰۳۷، ۲۱۰۳۵ ۲۳۹، ۲۳۸۸، ۲۳۸۵ ۲۵۲۸، ۲۵۲۷، ۲۵۲۶

۲۱۰۲۹ ۲۴۱۰، ۲۴۰۹، ۲۳۹۵ ۲۵۳۱، ۲۵۳۰، ۲۵۲۹

۸۲۵ ترجمۃ الصلوٰۃ تذکرہ سیفیہ ۲۲، ۶۴ ۲۵۳۴، ۲۵۳۳، ۲۵۳۲

۲۲ ترجیحات قادری تذکرہ غوثیہ ۲۲، ۸۵ ۲۵۵۱، ۲۵۳۹، ۲۵۳۵

۹۷۰، ۲۹۳، ۹۷ ترمذی ۹۷، ۲۹۳، ۲۷۹۳ ۲۵۷۹، ۲۵۷۸، ۲۵۷۶

۲۷۹۸، ۲۲ ترویح القلوب ۲۸۱۴، ۸۱۹، ۲۸۲۴ ۲۵۸۶، ۲۵۸۵، ۲۵۸۴

۲۸۰۶، ۸۰۵ تذکرہ نوشاہی ۲۲ ۲۵۸۹، ۲۵۸۸، ۲۵۸۷

۸۲۲ تزکیۃ الانفاس ۲۷۹۸، ۲۸۷۸، ۲۸۸۵ ۲۵۹۲، ۲۵۹۱، ۲۵۹۰

۶۶۲، ۲۲ تشریح الاولیا ۲۸۸۶، ۲۸۸۸، ۲۸۸۹ ۲۵۹۵، ۲۵۹۴، ۲۵۹۳

۸۵۲، ۲۷۲۹، ۲۲ تشریف الشرفا ۲۸۹۲، ۲۸۹۳، ۲۸۹۷ ۲۷۱۹، ۲۷۰۲، ۲۵۹۷

۵۳۷ تصحیح الارادہ ۹۰۰، ۲۹۰۰ ۶۲۱، ۲۲۳۰

۲۲۷، ۲۲ تصحیح المسائل تذکرہ نوشاہیہ (=تذکرہ نوشاہی) تذکرۃ السادات بتاریخ آل بریلویات ۲۹۰۸، ۲۹۰۷، ۲۷۵۱ ۱۸

۲۳۷، ۲۲ تصویر کربلا ۲۹۴۳، ۲۹۲۸، ۲۹۲۷ ۲۱ تذکرۃ الشیخ ۲۳۷۲، ۲۳۷۰، ۲۳۷۲

۲۹۸۳، ۹۸۰، ۲۹۵۱ تعقبات سیوطی علی موضوعات ابن الجوزی ۹۵۲، ۹۵۱، ۹۴۸ ۷۹۹ تذکرۃ الفقرا

۸۷، ۲۲ ۲۹۶۰، ۲۹۵۷، ۲۹۵۶ تذکرۃ النوشاہیہ (=شریف التواریخ)

۹۵۰، ۲۲ تعلیم غوثیہ ۲۹۸۷، ۲۹۸۴، ۹۸۳ ۱۳، ۱۴۵، ۱۰۲۸

۲۹۸۳، ۹۸۰، ۲۹۵۱ ۲۹۹۱، ۲۹۹۰، ۲۹۸۸ تذکرہ اولیائے ہند ۲۲، ۲۴۴

۲۳۰، ۲۲ تفریح الاذکیا ۲۹۹۴، ۲۹۹۳، ۲۹۹۲ ۲۸۹۹، ۲۶۷۷، ۲۶۷۴

۵۶۰، ۲۲ تفسیر آدمی ۲۱۰۰۷، ۲۹۹۷، ۲۹۹۶ ۲۲ تذکرہ خواص الامت

۸۲، ۲۲ تفسیر ابن المنذر ۱۰۲۷، ۱۰۱۷، ۲۱۰۱۲ ۲۳۴۰، ۲۳۷۸، ۲۳۳۸

Marfat.com

تفسیر ابن جریر ۸۸ تقویم تاریخی ۷۴۱۵ھ، ۷۲۹۷ تہذیب الکمال فی اسماء الرجال ۲۴

تفسیر ابن مردویہ ۲۳ ۷۵۲۰، ۷۶۲۵، ۷۶۳۲ تہذیب المتین فی تاریخ امیر المومنین

تفسیر احمدی ۲۳، ۱۴۴ ۷۷۵۳، ۷۷۵۶، ۷۹۱۳ ۲۴، ۳۹۶

تفسیر تستری ۲۳، ۱۲۵ تقویم ہجری وعیسوی ۷۸۷۸ تیسیر الشاغلین ۲۴، ۷۸۲۴، ۸۳۲

تفسیر ثعلبی ۲۳، ۷۴۱- ۷۸۸۱ ۷۹۱۹ تیسیر القاری شرح صحیح بخاری ۸۳۴

ث

تفسیر جلالین ۱۳۳ تکملہ مفتاح الفتوح ۲۳ ثعلبی (کتاب) ۷۲۹۳

تفسیر حسینی ۲۳، ۱۴۴، ۱۸۰ ۷۷۰۸، ۷۷۸۹، ۷۷۹۵ ثواقب المناقب ۲۴، ۱۷۳

تفسیر حقانی ۲۳، ۴۱۷، ۷۹۵۵ ۷۷۹۹، ۷۸۰۴، ۷۸۱۰ ۲۴، ۳۹۲

تفسیر حقائق سلمی ۶۱۳ ۷۸۱۲، ۷۸۱۹ ۷۷۷۳، ۷۷۹۸۰، ۷۸۶۳

تفسیر درمنثور ۲۳، ۸۲۰ تکمیل الایمان فی تقویۃ الایقان ۸۳۳ ۷۸۶۳، ۷۸۹۱، ۷۹۰۵

۱۳۱، ۴۱۰ تلبیس ابلیس ۲۳، ۷۶۰ ۷۹۲۱، ۷۹۲۸، ۷۹۲۹

تفسیر رحمانی ۲۳، ۱۲۵ تلخیص التلاند ۲۳، ۴۶۴ ۷۹۳۱، ۷۹۳۸، ۷۹۳۹

تفسیر روح البیان ۲۳ تلقین توشاہی ۷۹۱۹ ۴۹۴۳، ۷۹۵۶، ۹۷۶

۱۲۱، ۱۲۳، ۱۳۳ تنبیہ الغافلین شرح نہج البلاغۃ ۲۵۳ ۹۷۱، ۷۹۸۴، ۷۹۸۷

تفسیر عزیزی ۲۳، ۳۴۸ تنبیہ اہل الفکر برعایۃ آداب الذکر ۷۹۸۸، ۷۹۹۰، ۷۹۹۱

تفسیر کبیر ۲۳، ۴۹۱ ۲۳، ۴۲۵ ۷۹۹۲، ۷۹۹۴، ۱۰۲۷

تفسیر لطائف الاشارات ۶۱۲ توراۃ ۲۹۲، ۳۸۳

ج

تفسیر مجاہد ۲۳، ۳۳۰ ۴۰۸، ۴۴۱، ۴۶۲۰ جامع الاصول ۲۴، ۵۷۰

تفسیر مدارک التنزیل ۲۳ توزک جہانگیری ۲۴، ۷۹۲۲ ۷۰، ۷۳، ۷۴، ۷۵۷

تفسیر نازعات ۱۰۰۳ج تہذیب (فرع) ۴۲۳، ۴۴۴ ۷۷۶، ۸۹، ۹۷، ۴۲۲۷

تفسیرات ۲۳، ۴۵۳ج تہذیب التہذیب ۲۴، ۸۷ جامع الاقوال ۲۴، ۸۲۰۰ج

Marfat.com

۸۲۲۰ ۷۸۲۱ جناتالخلود ۲۴ ، ۲۸۵ ج

جامع الدرر شرح حصن حصین ۲۴ ، ۲۸۸ ، ۳۶۵ ، ۴۰۵۰ چار باب ۲۵

جامع الصحیح بخاری ۲۴ ۴۰۷ ، ۴۴۰۹ ، ۴۴۱۰ چراغ الطالبین ترجمہ منہاج العابدین ۸۲۵

جامع الصحیح مسلم ۲۴ جُنید بغدادی ۲۴ ، ۵۱۴ ۸۲۵

جامع الکبیر ترمذی ۲۴ ۲۲ ۲۵ ، ۷۵۲۳ ، ۷۵۵۱ چند پند ۸۲۴

جامع المواعظ ۸۲۵ ۷۵۵۹ ، ۷۵۶۰ ، ۷۵۶۲ چہار بہار ۲۵ ، ۱۰۰۱ ، ۱۰۱۲

جامع ترمذی ۵-۲ ، ۲۰۶ ج ۵۶۲ ، ۷۵۶۵ ، ۷۵۷۲ چہل حدیث ۲۵

۲۰۷ ، ۲۰۸-۵ ، ۲۰۹ ، ۲۲۸۳ ج ۷۵ ، ۷۷ چہل کاف ۲۸۵

۹۷۰ ، ۹۳۰ ، ۴۲۲ ، ۴۳۷ ج جواہر الاسرار ۱۵ ، ۷ ح

جامع صغیر (امام محمد) ۴۸۱ جواہر الاولیا ۲۵ ، ۲۳۵۱ حاشیہ ایضاح المناسک ۲۵ ، ۹۵۷

جامع کبیر (،) ۴۸۱ ۳۶۴ ، ۲۴۳۶ ، ۲۴۳۷ حاشیہ تحفۃ الابرار ۲۵ ، ۱۴۲

جذب القلوب الی دیار المحبوب ۴۲۵ ، ۲۴۷۸ ، ۲۴۹۱ حاکم ۲۳۳۸ ، ۲۳۳۹

۲۳۷۳ ، ۲۳۷۴ ، ۲۳۷۵ ، ۲۵۰۷ ، ۲۵۳۵ ، ۲۵۳۶ حجج الکرامہ فی آثار القیامہ ۲۵ ، ۹۷۴

۲۳۷۶ ، ۲۳۷۷ ، ۲۳۷۸ ، ۲۵۹۲ ، ۲۶۲۵ ، ۲۶۲۸ حدائق الحقائق شرح نہج البلاغت ۳۵۲

۲۳۷۹ ، ۲۳۸۰ ، ۸۲۳ ۲۶۳۴ ، ۲۶۴۰ ، ۲۶۴۸ حدیث الموالاۃ ۲۵ ، ۳۳۶

جغرافیہ ہند قدیم ۲۴ ۲۸۰۳ ، ۲۸۱۰ ، ۲۸۲۲ حدیقۃ الاسرار فی اخبار الابرار

جواہر المکنون ۱۰۰۲ ۲۵ ، ۸۴۰

جواہر خمسہ ۲۵ ۶۸۵ ، ۷۱۴ حدیقۃ الاولیا ۲۵ ، ۲۵۳

جواہر فریدی ۲۵ ، ۲۲۸۰ ۲۵۵ ، ۲۵۶ جناب امیر کے مقولے ۳۵۷

جواہر مجددیہ ۲۵ ، ۵۱۹ حزبانی (حزب السیفی) ۲۵

Marfat.com

حسن المقیره ۳۴۳ حیات جاودانی ۲۶، ۲۹۳۹ ۲۴۱۸، ۲۴۵۳، ۲۴۷۲

حصن حصین ۲۵، ۹۵ ۲۷۵۱، ۷۱۳، ۲۷۱۴ ۴۸۳، ۲۵۱۴، ۲۵۱۵

حقائق الدقائق ۲۶، ۲۸۴ ۲۶۱۵، ۲۷۱۶، ۲۷۲۲ ۲۵۱۷، ۲۵۱۷، ۲۷۶۷

حقیقة الحقائق ۲۶، ۲۷۷۷ ۲۷۲۳، ۲۷۲۴، ۲۷۳۵ ۲۵۵۸، ۲۵۶۰، ۲۵۶۲

حقیقت گلزار صابری ۲۶، ۲۴۴۲ ۲۷۲۲، ۲۷۲۹، ۲۷۳۲ ۲۵۶۶، ۲۵۷۵، ۲۳۱۰

۴۲۷، ۲۵۵۳، ۲۷۵۶ ۲۷۳۳، ۲۷۳۴، ۲۷۳۵ ۲۷۱۱، ۲۷۱۲، ۲۷۲۳

۲۷۵۷، ۲۷۱۵، ۲۷۸۳ ۲۷۳۶، ۲۷۴۷، ۲۷۵۸ ۲۳۲۴، ۲۳۲۵، ۲۷۲۷

۲۷۷۴، ۲۷۷۵، ۲۷۷۷ ۲۷۳۹، ۲۷۴۰، ۲۷۵۸ ۲۳۵۰، ۲۳۵۹، ۲۷۱۳

۲۷۷۷، ۲۷۷۸، ۲۷۷۹ حیات پنجهار ۲۶، ۱۰۱۳ ۲۷۱۴، ۲۷۲۹، ۲۷۳۲

۷۸۱، ۲۷۸۲، ۲۷۸۳ حیوٰة الحیوان ۲۶ ۲۷۳۸، ۲۷۳۹، ۲۷۵۹

حکایات الصوفیه ۲۵۳۷ ۲۴۹، ۲۴۹۴، ۲۶۷۷ ۲۷۷۰، ۲۷۸۰، ۲۷۸۲

حکم الامام علی ابن ابیطالب ۲۵۶ خ ۲۷۸۷، ۲۷۹۴، ۲۸۰۵

حلیة الابرار ۲۶، ۲۴۸۰، ۲۸۲۰ الخبر الدال علی وجود القطب و ۲۸۰۹، ۲۸۱۲، ۲۸۱۵

حلیة الاولیا ۲۶، ۸۱، ۸۲۰ الاوتاد والنجباء والابدال ۲۸۱۹، ۲۸۲۰، ۲۸۲۲

۸۷، ۸۰۸، ۲۳۳۸ ۲۶، ۸۷، ۸۵، ۸۳، ۸۸ ۲۸۲۴، ۲۸۲۷، ۲۸۳۷

۲۳۲۹، ۲۴۱۰۰، ۲۷۴۰ خزائن الاسرار ۱۰۰۱ ۲۸۲۹، ۲۸۳۱، ۲۸۵۲

حلیة العاشقین شرح کلمات امیرالمومنین خزینة الاصفیا ۲۶، ۲۲۴۰ ۲۸۷۱، ۲۸۷۲، ۲۸۷۴

۳۵۸ ۲۲۴۳، ۲۲۴۷، ۲۲۸۵ ۲۸۷۲، ۲۸۷۹، ۲۸۷۰

حوض الحیات ۲۶، ۹۱۰ ۲۳۷۹، ۲۳۸۲، ۲۳۸۵ ۲۸۸۸، ۲۸۸۲، ۲۸۹۲

حیات اعلیٰ حضرت ۲۳۸۷، ۲۳۸۹، ۲۳۹۰ ۹۲۴، ۹۳۷، ۹۳۸

۲۴۸۰ ۲۳۹۲، ۲۳۹۷، ۲۴۰۴ ۱۰۱۳

Marfat.com

خزینۃ العلوم ۲۷۱ ج ۳، ۲۷۷ ج
الخصائص (طبرانی) ۲۶، ۲۴۱-۲۴۱ ج
الخصائص (نسائی) ۲۶
خصائص الکبریٰ ۲۶، ۲۰۰
۲۰۶ ج، ۲۰۷ ج
خطبات (ابن تیمیہ) ۳۰۲
خطبۃ البیان ۳۵۸
خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر ۲۶، ۹۰۸
خلاصۃ السلاسل ۲۶
۴۰۳، ۴۰۴ ج، ۴۲۷
۵۱۵، ۵۰۹ ج، ۵۴۲ ج
۲۱۲ ج، ۲۱۳، ۲۳۴
خلاصۃ العارفین ۲۶، ۲۸۱ ج
خلاصۃ القادریہ ۲۷
۲۷۱ ج، ۲۷۲، ۲۷۷
خلاصۃ الکلام فی بیان امرا بلد الحرام ۹۵، ۲۷
خلاصۃ المفاخر فی مناقب الشیخ عبد القادر ۸۲۴، ۲۷
خلاصۃ الوفا باخبار دار المصطفیٰ ۲۸-۲۷
۱۲۴۴

خوارق العوثیہ فی سلسلۃ الحسنیۃ الجیلیہ ۷۷ ج، ۲۸۸، ۲۹۶
[= بحر الاسرار] ۴۹۹ ۲۷۴، ۲۸۱
خیالی اور عسلی مذہب ۲۷، ۱۱۷۰
درۃ الدرانی علی ردۃ القادیانی
۲۷، ۲۸۱ ج
د
الدواء والدواء ۲۷، ۲۰۷
درج الدرر ۲۷، ۲۸۷
درود اکسیر اعظم ۲۸۵
درود حافری (مستغاث) ۲۶۴
درود کبریت احمر ۲۸۵
دستور معالم الحکم ماثور مکارم الشیم ۳۰۵
درایہ فی حدیث الولایہ ۲۷، ۳۳۶
الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین
۲۷، ۹۳۳
الدر المنتثرہ فی الاحادیث المشتہرہ ۲۷، ۳۲۶
۳۵۰، ۲۷
الدر المنظم فی مناقب غوث الاعظم
۲۵۵، ۲۵۶، ۲۷
۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹
۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳
۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۷
۲۶۷، ۲۶۹، ۲۷۰
۲۷۱ ج، ۲۷۲، ۲۷۳
دعاۃ الہداۃ الی اداء حق الموالاۃ
۲۷، ۳۰۵، ۲۷۳
دلائل الخیرات ۲۷، ۲۵۹
دلائل النبوۃ (ابو نعیم)
دلائل النبوۃ (بیہقی) ۲۸، ۲۰۵، ۲۰۷
دلائل النبوۃ (مستغفری)
۲۷، ۸۵

Marfat.com

دلگداز لکھنؤ (ماہنامہ) ۱۵ رحمۃ للعالمین ۲۸ ۲۹۴۱، ۲۹۴۳، ۲۹۴۴

دلیل العارفین ۲۸، ۲۵۹ ۲۲۲۹، ۲۲۳۰، ۱۷۸ ۲۹۴۵، ۲۹۴۷، ۹۴۸

۲۲۳۱، ۲۲۳۲، ۲۲۳۳ ۲۹۵۳، ۲۹۵۷، ۲۹۵۹ ۲۴۹۲، ۲۵۳۸

دوا والارواح ۲۵۳۷ رگھرزا قادیانی ۲۸، ۱۰۱۴ ۲۹۷۶، ۲۹۷۹، ۲۹۸۴

دوا والتفریط ۲۵۳۷ رسالۃ الاولیا ۲۸، ۲۷۲۶، ۲۷۹۰ ۲۹۸۲، ۲۹۸۷، ۲۹۸۸

دیلمی (کتاب) ۲۳۳۹ رسالہ احدیہ ۲۷۹۳، ۲۷۹۸ ۲۹۹۰، ۲۹۹۱، ۲۹۹۲

دیوان بیدل ۲۸، ۲۵۴، ۲۵۸، ۲۵۹ ۲۸۰۵، ۲۸۷۱، ۲۸۷۲ ۲۹۹۴، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴

دیوان حافظ ۲۸ ۲۸۷۳، ۲۸۷۶، ۲۸۷۹ ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۱۴

دیوان قادری ۲۸، ۸۲۴ ۲۸۷۰، ۲۸۷۱، ۲۸۷۲ ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۷

دیوان محسن ۲۸۵ ۲۸۷۵، ۲۸۷۶، ۲۸۸۲ ۱۰۳۵، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹

ذ ۸۸۴ ۲۸۸۵، ۲۸۸۶ ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲

ذخائر الجواہر فی بصائر الزواہر ۱۰۳ ۲۸۸۴، ۲۸۸۸، ۲۸۸۹ رسالہ تنوخی ۲۸

ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ ۲۸۹۰، ۲۸۹۱، ۲۸۹۲ رسالہ شیخ محمود کشتواری ۲۸، ۹۳۰

۲۸، ۳۰۰، ۳۴۷، ۳۴۱ ۲۸۹۳، ۲۸۹۵، ۲۸۹۶ رسالہ عالمگیر لاہور (ماہنامہ) ۲۸۵۲

ذکر الائمہ ۲۸، ۴۰۸، ۴۰۸ ۲۸۹۷، ۲۸۹۸، ۲۸۹۹ رسالہ غریبیہ ۷۱۸

ذکر حبیب ۲۸، ۲۷۸۸ ۲۹۰۰، ۲۹۰۲، ۲۹۰۷ رسالہ غوثیہ ۶۸۴

ذکر خیر ۲۸۷۵ ۲۹۰۹، ۲۹۱۲، ۲۹۱۹ رسالہ فی السکر والافاقہ ۲۵۳۷

س ۲۹۲۰، ۲۹۲۱، ۲۹۲۲ رسالہ فی تکذیب الرؤیۃ ۲۵۳۷

راحت القلوب ۲۸، ۱۹۱ ۲۹۲۳، ۲۹۲۴، ۲۹۲۶ رسالہ فی مسائل انشائیین ۲۵۳۷

۲۴۳۵، ۲۴۴۹، ۲۵۵۴ ۲۹۲۹، ۲۹۳۱، ۹۳۵ رسالہ قشیریہ ۲۹، ۲۵۰

۲۵۰۲، ۲۵۴۴، ۲۵۹۵ ۲۹۳۸، ۲۹۳۹، ۹۴۰ ۲۵۵۲، ۲۵۵۷، ۲۵۵۹

Marfat.com

۲۵۶۹، ۲۵۸۰، ۲۵۹۱ روضۃ الزکیہ فی حقائق التعلیم ۱۰۰ زبدۃ الاعمال ۲۹، ۸۸

۲۵۹۳، ۲۵۹۵، ۲۵۹۸ روضۃ الشہداء ۲۹ زبدۃ السلوک ۸۴۴

۲۵۹۹، ۲۶۰۷، ۶۱۲ ۲۳۷۲، ۲۳۷۸، ۲۳۷۹ زبور ۲۹۲، ۳۵۳، ۴۰۸، ۴۴۱

۲۶۱۲، ۲۶۱۸، ۲۶۱۹ ۲۳۸۲، ۲۳۸۴، ۲۳۸۵ زواجر فی تعداد الکبائر ۳۰

رسالہ مراقب ۸۴۴ ۲۳۸۷، ۲۳۸۹، ۲۳۹۰ ۲۳۲۳

رسالہ مرضیہ فی نصرۃ مذہب الشیعہ روضۃ الصفا ۲۹، ۲۸۲، ۲۸۳ الزہرا للباسم ۳۰، ۳۵۰

۹۷۵ روضۃ الفیومیہ ۲۹ زیادات (امام محمد) ۴۸۱

رسالہ معزیہ ۲۹ ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۴ زیارت ناحیہ ۳۰، ۳۴۳

رسالہ موحدین ۸۴۵ ۹۶۲، ۹۷۷، ۱۰۱۳

رشفۃ النصائح ۲۹، رہبر کامل ۳۵۵ سبیل سلسبیل ۳۰، ۸۴۲

رقیات (امام محمد) ۴۸۱ ریاض الحیات ۶۴۶ سراج الفقراء ۳۰، ۴۶۷، ۲۷۷۱

رمز العباد (بگنج الاسرار) ۹۹۹ ریاض الشہادۃ ۲۹، ۳۰، ۲۷۷ سراج المبین فی تاریخ ابراہیم حسین

رمز العشق (بگنج الاسرار) ۹۹۹ ریاض النصرہ فی مناقب العشرہ ۳۰، ۲۲۹۴، ۲۲۹۸

روز روشن ۲۹، ۵۷۶، ۵ ۲۹، ۲۷۹، ۲۹۵، ۲۳۱۰ ۲۳۰۰، ۲۳۰۳، ۲۳۱۱

روض الانف ۲۹، ۲۷۲ ریحان القلوب الی التوسل الی المحبوب ۲۳۱۵، ۲۳۱۷، ۲۳۱۷

روض الریاحین فی حکایات الصالحین ۲۹، ۲۳۲۷ ۲۳۱۸، ۲۳۲۷، ۲۳۱۰

۲۹، ۲۳۹۹، ۵۹۸ ز السر فی انفاس الصوفیہ ۲۵۳۷

۵۹۹، ۲۶۱۲، ۲۶۱۸ زاد الاخیار ۲۹، ۲۲۳۰، ۲۲۳۲، ۲۲۳۷ سر حکوم (ملفوظات حیدر شاہی)

۸۲۴، ۶۷۹ زبدۃ الاسرار ۲۹، ۲۲۳۲، ۲۲۳۵ ۳۰، ۲۷۰۹، ۱۰۳۷

روض الزاہر ۲۹، ۶۲۲، ۷۱۲ زبدۃ الآثار ۲۹، ۲۵۸۰، ۲۵۸۷ سر حکون ۳۰، ۸۰۵

روضۃ الاسرار شرح تسبیح البلاغت ۲۵۲۳ زبدۃ الاخلاق ۸۴۴ سوزنامہ ابن یمین ۳۰

۱۲۴۶

Marfat.com

سعد نامہ چارلس ۳۰ ۲۴۰۹، ۲۴۱۰، ۲۴۷۹ ۲۲۳۲، ۲۲۳۰، ۲۲۲۹
سفینۃ الاولیا ۳۰، ۲۲۴۲ سنن دارقطنی ۳۱، ۲۴۰۹، ۲۴۱۰ ۲۲۳۵، ۲۲۳۴، ۲۲۳۳
۴۵۵، ۴۹۷، ۵۲۰ سنن سعید بن منصور ۳۱، ۱۳۲ ۲۲۷۹، ۲۲۶۸، ۲۲۳۶
۷۵۷، ۷۵۵۸-۷۵۶ سنن نسائی ۳۱، ۲۰۷، ۲۴۰۲ ۲۲۷۲، ۲۲۷۱، ۲۲۷۰
۴۵۶۱، ۴۵۶۵، ۴۵۶۲ سیرۃ النعمان ۳۱، ۲۴۸-۲۰۹، ۲۴۱۰، ۲۴۷۱
۴۵۶۷، ۴۵۶۸، ۴۵۶۹ سیر الاولیا ۳۱، ۱۹۱، ۲۴۲۱ سیرۃ غوث اعظم ۳۱، ۲۴۹۴
۴۵۷۰، ۴۵۷۱، ۴۵۷۳ سیر الاقطاب ۳۱، ۲۴۱۸ ۶۷۵، ۲۶۷۵، ۲۶۵۰
۴۵۷۷، ۴۵۸۰، ۲۶۱۷ ۲۴۲۱، ۲۴۳۰، ۲۴۵۵ ۲۷۰۸، ۲۷۰۷، ۲۷۰۶
۶۲۳، ۶۲۵، ۶۳۶ سیر الائمہ ۳۱، ۲۲۷۳ ۲۷۱۵، ۲۷۱۳، ۲۷۰۹
۲۶۲۹، ۲۶۴۲، ۲۷۲۳ سیر المتاخرین ۳۱، ۹۹۶ ۲۷۲۴، ۲۷۲۳، ۲۷۱۸
۲۷۳۳، ۲۷۳۶، ۲۷۳۵ سیر المدار (ظہیر الابرار) ۳۱ ۲۷۴۴، ۲۷۴۰، ۲۷۳۷
۲۷۴۱، ۲۷۴۳۸، ۲۷۴۳ ۵۴، ۵۵، ۲۵۶ ۲۷۷۰، ۲۷۵۳، ۲۷۵۱
۹۳۴ ۹۵۸، ۱۷۰، ۲۴ سکینۃ الاولیا ۳۰، ۲۹۲۷
سلاسل الانوار ۳۰، ۲۶۳۵ سیر المعانی ۳۱، ۵۰ سیف چشتیائی ۳۱، ۲۲۸۱، ۲۸۱
سلسلہ عالیہ قادریہ ۲۷۷۱ سیرۃ الرسول ۳۱ سیف مسلول ۳۲، ۳۴۷
۷۹۸، ۲۷۹۳ سیرۃ النبلاء ۳۱، ۷۰۹ ش
سنن ابن ماجہ ۳۰، ۲۰۷۶ سیرۃ النبی ۳۱، ۱۸۱، ۱۹۲۰ شاہجہان نامہ ۳۲، ۲۹۹۲
سنن ابی داؤد ۳۱، ۸۸ ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶ شجرۃ الانوار ۳۲، ۲۷۵۷
۲۰۸، ۲۲-۲۰۱۱۴ ۱۸۷، ۲۰۰، ۲۲۳ ۷۵۳، ۷۷۴، ۲۷۵۹
۳۹۳، ۲۷۱، ۲۲۲۳ ۲۲۲۴، ۲۲۲۵، ۲۲۲۸ ۷۸۳، ۷۸۰، ۲۷۷۷

Marfat.com

شرح کلمات الناس نیام ۳۵۸ ، ۸۸۷ ، ۸۸۷ ، ۸۸۵

شرح مقدمۃ الوصول ۳۲ ، ۸۰۱ ، ۷۹۸ ، ۷۹۳

شرح مواقف ۳۲ ، ۳۸۴ ، ۸۲۷ ، ۸۲۵ ، ۸۱۹

شرح نہج البلاغت (ابن ابی الحدید) ۲۰۳ ، ۳۵۰ ، ۷۴۱ ، ۸۵۲ ، ۸۵۰

شرح نہج البلاغت (ابی القاسم کمونہ) ۳۵۲

شرح نہج البلاغت (حسین عالمی) ۳۵۲

شرح نہج البلاغت (قوام الدین) ۳۵۲

شرح نہج البلاغت (ماجد الحرانی) ۳۵۲

شرح نہج البلاغت (ہبۃ اللہ راوندی) ۳۵۲

شرح نہج البلاغت (میثم بحرانی) ۳۵۲

شرح نہج البلاغت (میثم بحرانی) ۳۵۲

شرح نہج البلاغت (میثم بحران

صحیح مسلم ۲۰۵، ۲۰۶ ج
۲۱۷ ج، ۲۵۱ ج، ۲۶۹ ج
۳۳۷ ج، ۴۱۰ ج
صحیحین ۱۱۳، ۱۱۴
۲۲۹ ج، ۲۷۱ ج، ۹۴ ج
صحیفہ علویہ ۳۵۴
صد کلمات ۳۵۷
صفۃ الصفوۃ ۳۳، ۵۵۸ ج
صواعق محرقہ ۳۳
۲۹۳، ۳۳۴ ج، ۳۷۹ ج
۳۸۱ ج، ۳۸۳، ۳۸۷
۳۸۹ ج، ۳۹۰ ج، ۳۹۱
۳۹۲ ج، ۴۱۰ ج
صوفی (ماہنامہ) ۳۳
۳۹۷، ۳۹۸ ج
ض
ضیاء العارفین (مجالس نوشاہی) ۳۸۲ ج
۳۳، ۷۹۸۴، ۷۹۹۰ ج
ط
طب النبی ۳۳، ۴۳۶
طبرانی ۱۲۹، ۱۳۱۰، ۱۳۶۰
طبقات الاخیار (= تاریخ الاتقیاء) ۳۵۷
طبقات الاصفیاء ۱۰۵۳
طبقات الحفاظ ۳۳، ۲۹۴
طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ۳۳
۶۱۷، ۶۱۲، ۶۵۹۴
طبقات الصحابۃ والتابعین ۳۳
۲۹۳ ج، ۳۱۲، ۳۱۳ ج
طبقات الکبریٰ (شعرانی) ۳۳
۵۵۱ ج، ۵۵۸، ۵۹۲، ۵۸۰
طبقات الکبریٰ (مناوی) ۳۳
۳۰۰، ۳۴، ۳۴۰۴ ج
طبقات النوشاہیہ (= شریف التواریخ) ۱۲، ۹۰۵، ۱۰۱۷، ۱۰۲۷
طبقات حنابلہ ۳۳، ۴۱۸
طبقات مشائخ ۶۱۲
طبقات ابن رجب ۳۳
۶۲۸، ۶۱۰، ۷۳۶
۷۵۵ ج، ۷۶۰ ج
طبقات ابن سعد ۲۲۸ ج
ع
عبد بن حمید (کتاب) ۱۳۱
عبدالرزاق " ۱۳۲
عروۃ الوثقیٰ ۳۳، ۹۱
العصیدۃ الیوسفیہ لقاری القصیدۃ
العقود ۳۳، ۷۹۵۰ ج
العقد الفرید فی سلاسل اہل التوحید
۳۸۱، ۳۸۲ ج، ۳۸۳
عمدۃ الاتقاری شرح صحیح بخاری
عمدۃ السلوک ۳۳، ۵۳۷، ۵۳۸
عمدۃ الطالب فی انساب آل ابیطالب
۳۳، ۳۰۰، ۳۴۰۴ ج، ۳۴۷۴ ج
عمرویات (امام احمد) ۴۸۱
عوارف المعارف ۳۳، ۵۵۳
غ
غوثیہ ۳۳، ۷۹۵۰ ج
ف
فتاوی حدیثیہ ۳۳، ۱۸۲
ک
کشف المحجوب ۳۳، ۵۰۰
کنز العمال ۳۳
گ
گنج بخش ۳۳، ۴۲۵

Marfat.com

۲۶۱۲، ۲۶۲۰، ۲۶۱۱۰، ۲۹۰، ۷۱۲

غ

غبطة الناظر فی ترجمة الشیخ عبدالقادر ۳۴، ۳۴۴، ۳۴۵

فتح الباری شرح صحیح بخاری ۳۴، ۲۶۵۲

غرر الحکم ودرر الکلم ۳۵۵

غنیة الطالبین ۳۴

۳۴۰، ۶۸۳، ۷۱۲

غوث اعظم (کتاب) ۳۴

۳۴، ۷۸۵، ۷۸۱، ۷۴۴

۷۹۴، ۷۹۱، ۷۸۸، ۷۸۴

۸۰۴، ۸۰۱، ۷۹۸، ۷۹۲

۸۱۲، ۸۰۹، ۸۰۸، ۸۰۷

۹۸۳، ۸۲۱، ۸۱۷، ۸۱۵، ۷۸۴

غیاث اللغات ۳۴، ۲۹۲۱

ف

الفاروق ۳۵، ۲۲۳

۲۲۴، ۲۲۵۰، ۲۲۴۲

فاضل پنجابی گائیڈ ۷۹۲

فتاوی برهنیه ۳۵، ۴۷۰

۴۷۳، ۴۷۷۲۰، ۴۸۰

۴۸۳، ۴۹۷

فتاوی حدیثیه ۳۵، ۲۶۷۱

فتاوی عزیزیه ۳۵، ۲۲۴۲

فتح الربانی والفیض الرحمانی ۳۵، ۲۴۰

فتح المبین ۳۵، ۶۶۱

فتوحات مکیه ۳۵، ۵۵، ۵۷

۲۷۳، ۲۷۰، ۲۷۱، ۵۸

۶۹، ۲۷، ۲۲، ۲۶۴

۷۹، ۲۷۵، ۷۳، ۷۲

۹۶، ۹۵، ۹۱، ۹۰، ۸۹

۹۳۲، ۳۴۲

فتوح الغیب ۳۵، ۷۰۰

۲۸۹، ۲۷۸۸، ۲۸۷، ۲۸۳

۹۵۰، ۹۱۹۰، ۷۵۸، ۷۱۵

فردوس الاخبار ۳۵، ۲۳۰۸

۲۳۸، ۲۳۴۴، ۲۴۰۹۷، ۲۴۱۰

الفرقان بین اولیاء الرحمٰن واولیاء ۴۱۵، ۶۲۱، ۹۲۲

الشیطان ۳۵، ۱۱۴

فصل الخطاب ۲۹، ۹۶۰، ۳۰۰

ق

القادر نوشاہی (ماہنامہ) ۱۰۱۵

قادری (ماہنامہ) ۱۰۲، ۲۹۵۶

قادری نوشاہی (ماہنامہ) ۲۹۴۳

قاموس اللغات ۳۶، ۹۰

قاموس المشاہیر ۳۶، ۲۸۵

قرآن (=قرآن مجید) ۱۱۱

۱۱۲، ۱۳۳۰، ۱۳۴۰، ۲۰۳۰

فصل الخطاب شرح مائة کلمات ۳۴

فصوص الحکم ۳۵، ۶۰

۱۰۲، ۳۱۰، ۹۳۷

فصول المهمة فی معرفة الائمة

۳۵، ۷۲۹۷، ۷۳۴۱

فقیه ابن المغازلی ۲۹۳

فواتح ۳۵، ۷۰، ۷۱

۷۵، ۷۶

فوائد السالکین ۳۵، ۱۴۰

۱۴۱، ۵۷۰، ۵۹۰، ۵۸۰، ۵۸۷، ۵۸۸

فوائد الفواد ۳۵، ۱۴۶۰

فیوض الحرمین ۳۶، ۲۵۴، ۲۵۶۰

Marfat.com

۲۰۴، ۲۹۲، ۳۰۷، ۳۱۹ — ۸۷۳، ۸۷۵، ۸۹۹، ۹۲۱ — قمقام زخار ۳۶، ۶۳۷۲

۳۸۷، ۴۰۸ — ۹۲۲، ۹۳۰، ۹۴۱، ۱۰۳۸ — قوت القلوب ۳۶، ۶۵۰

قرآن شریف [= قرآن مجید] — قرة العیون ۳۶، ۹۷۵ — ۶۱۳، ۹۷۱

۲۱۸، ۳۷۹ — القصد الی اللہ ۶۵۳۷ — القول الجمیل فی بیان سواء السبیل

قرآن کریم [= قرآن مجید] — قصیدہ خمریہ محبوبیہ ۶۸۵ — ۳۶، ۱۱۹، ۱۳۵، ۱۳۶

۴، ۲۴۵ — قصیدہ روحیہ ۶۸۵ — ۱۴۰، ۳۲۷، ۶۴۲۱

قرآن مجید ۳۶، ۷۵، ۸۵ — قصیدہ طائیہ ۶۸۵ — القول المستحسن فی فخر الحسن

۹۷، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۳۰ — قصیدہ فی التصوف ۶۵۳۷ — ۳۶، ۴۳۶

۱۴۳، ۱۸۹، ۱۹۰، ۲۰۰ — قصیدہ قطبیہ ۶۸۵ — قول معروف ۸۱۷

۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۱۰ — قصیدہ مجادی الاظعان ۳۶ — قیصری شرح فصوص الحکم ۹۳۷

۲۳۹، ۲۴۶، ۲۴۹، ۲۵۲ — قطعات الجواهر ۳۶، ۳۱۳ — ل

۲۵۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۳ — قطعات العربیہ ۳۶، ۲۱۴، ۳۱۳ — کامل التواریخ ۳۶

۳۱۲، ۳۱۳، ۳۳۰، ۳۵۰ — قلائد الجواہر فی مناقب الشیخ عبد القادر — الکامل فی الجرح والتعدیل

۴۲۰، ۴۲۹، ۴۳۳، ۴۴۱ — ۳۶، ۶۴۸، ۶۲۴۹، ۶۲۵۱ — ۳۶، ۸۳، ۶۴۱۵

۴۵۹، ۴۶۰، ۴۷۵، ۴۸۱ — ۶۲۵۲، ۶۲۶۰، ۶۲۶۵ — کتاب آداب الفقیر الی اللہ

۴۸۲، ۴۸۷، ۴۹۱، ۵۱۰ — ۶۲۶۷، ۶۲۷۷، ۶۲۸۵ — ۶۵۳۷

۵۴۲، ۵۶۰، ۵۶۵، ۵۷۲ — ۶۴۵۸، ۶۴۵۹، ۶۴۶۰ — کتاب الآثار ۴۸۱

۵۴۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۶۰۸ — ۶۴۶۴، ۶۴۶۷، ۶۴۶۹ — کتاب الاسلام ۳۶، ۴۲۰

۶۳۴، ۶۴۶، ۶۴۸، ۶۵۳ — ۶۴۷۱، ۶۴۷۷، ۶۴۸۴ — کتاب الاشراف ۳۶، ۶۷۹

۶۵۴، ۶۵۵، ۶۷۸، ۶۸۵ — ۶۴۸۳، ۶۴۸۷ — کتاب الاعلام ۳۶، ۷۹

۲۴، ۲۵، ۳۷، ۸۵۳ — قلائد الحکم وفرائد الکلم ۳۵۵ — کتاب الالوہیۃ ۶۵۳۷

Marfat.com

کتاب الانساب ۳۷، ۱۰۷ کتاب المواعظ ۳۷، ۴۲۳ کلام الٰہی (= قرآن مجید) ۳۵۹

کتاب الاولیا ۳۷، ۸۸ کتاب المیثاق ۳۷، ۲۵۳ کلام مجید (= قرآن مجید) ۳۵۹

کتاب البرزخ (توکلی) ۳۷، ۹۴، ۲۹۴ کتاب النجوم ۳۷، ۲۲۴، ۲۲۵ کلمات طیبات ۱۰۰۲

کتاب البرزخ (سیوطی) ۳۷، ۹۰۳ کتاب الولایہ ۳۷، ۳۴۶ کلید گنج الاسرار ۳۸، ۱۰۰۰

کتاب التفسیر ۳۸، ۳۶۳ کتاب الٰہی (= قرآن مجید) ۳۶۱ ۱۰۳۵

کتاب الجفر والجامعہ ۳۵۳. کرامات الاولیا ۳۷، ۸۵، ۸۷ کمالات قادریہ ۳۸، ۱۳۹

کتاب المحبۃ ۳۷، ۳۰۰ کشف الرموز ۴۰۱ کنز الانساب ۳۸، ۷۹

کتاب الحج ۴۸۱ کشف الظنون عن اسامی الکتب ۸۰۰، ۲۸۱۹

کتاب الزہد ۳۷، ۸۵، ۸۷ والفنون ۳۷، ۲۰۹ کنز الباہر فی شرح حروف الملک الظاہر

کتاب السخا ۳۷، ۸۸ ۲۸۵، ۲۸۸، ۲۷۹ ۳۸، ۳۱۴، ۴۰۶

کتاب الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ کشف المحجوب ۳۷، ۷۷، کنز الرحمت ۳۸، ۲۷۷، ۲۷۹۳

۳۷ ۷۸، ۱۴۱، ۳۰۰، ۲۲۵ ۲۸۰۱، ۲۸۰۲، ۲۸۰۶

کتاب العبر ۳۷، ۹۰۷ ۲۸۲، ۲۹۴، ۶۱۱ ۲۸۷۱، ۲۸۷۹، ۲۸۷۸

کتاب الفرق بین الاخلاص والصدق کفایۃ الطالب فی مناقب علی ابن ابیطالب ۲۸۹۵، ۲۹۰۳، ۹۲۵

۲۵۳۷ ۳۷، ۳۳۴، ۱۰۱۴ ۹۳۱، ۲۹۳۸، ۲۹۳۹

کتاب الفوائد ۳۷، ۳۴۸ کلام الطیب ترجمہ فتوح الغیب ۲۸ ۲۹۴۳، ۲۹۵۷، ۲۹۶۰

کتاب اللباب فی معرفۃ الانساب کلام اللہ (= قرآن مجید) ۳۳۰ ۲۹۶۶، ۲۹۷۸، ۲۹۷۹

۳۷، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۳۷ کلام اللہ شریف (= قرآن مجید) ۸۷۳ ۲۹۸۴، ۲۹۸۵، ۲۹۸۷

کتاب اللہ (= قرآن مجید) الکلام الطیب فی آیت رحمۃ للعالمین ۲۹۹۰، ۲۹۹۴، ۳۰۱۴

۲۶۸، ۲۹۳، ۴۱۵ ۳۸، ۲۳۸۰ ۳۰۱۹، ۳۰۴۵، ۳۰۳۸

کتاب المناجات ۲۵۳۷ کلام الملوک (= گنج الاسرار) ۹۹۹ ۳۰۴۰، ۳۰۴۲

Marfat.com

کنزالعمال ۳۸، ۱۲۲
کیمیائیات ۴۸۱
کیمیائے سعادت ۳۸، ۴۸۳

گ

گلدستہ کرامات ۳۸، ۶۶۲
گلزار آدم ۶۴، ۶
گلزار ابراہیم ۱۸
گلزار جلالی ۳۹۹
گلزار فقرا ۳۸، ۴۹۲، ۶۰۰
گلزار معرفت ۳۸، ۶۷۷
گلشن گلزار فی نسب آل اطہار ۳۸
۶۶۲، ۶۰۸، ۶۸۰۳، ۶۸۱۱
گنج الاسرار ۳۸، ۶۹۴۰
۶۹۴۱، ۶۹۵۳، ۶۹۵۶
۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱
گنج تاریخ (گنجینہ سوم) ۶۹۸
گنج شریف ۶۱۰۰۳

گنجینہ اخلاق ۶۳۵
گنجینہ سروری ۶۹، ۶۹۸، ۶۸۱۹
گنجینہ شرافت ۶۹۰
گنجینہ عرفان ۶۹، ۶۸۵۲
گیان لہر ا = گنج الاسرار ۹۹۹

ل

لائبریری ہسٹری آف پرشیا ۳۹
لطائف اشرفی ۳۹، ۵۷
لطائف الاشارات ۱۰۰۲
لطائف الانوار ۱۵
لطائف الغرایب ۳۹
لطائف قادری ۸۴۴
لطائف گلشنی ۳۹، ۶۹۸
لطائف لطیف ۳۹، ۶۶۲
لطائف نفیسیہ در فضائل ادیسیہ
لکھنؤ ۴۰۰

ما ثبت من السنۃ فی ایام السنۃ
۸۲۳، ۷۵۳، ۳۹
مآثر الحکمت ۳۵۶
مباہج الاعلام فی مناہج الاقلام
۳۹، ۶۲۱۴، ۳۵۳، ۴۰۲
مبسوط (امام محمد) ۳۹، ۸۱۰، ۹۷۱
المتفرقات المأثورہ ۶۳۷
متممات جامع الاصول ۵۵، ۶۷
مثنوی رباعیہ ۳۹، ۱۰۰۱
مثنوی شاہ مجا قلندر ۳۹، ۴۰۲
مثنوی مدوی ۶۹
مثنوی معنوی ۳۹، ۹۲، ۱۲۳۰
مثنوی مے رنگ ۴۰، ۳۴۰
مجادی الاذہان فی تفضیل علی عثمان
۳۴۲

Marfat.com

مجالس الابرار ۴۰، ۹۷۵۰ — مدارج النبوة فی معارج الفتوة ۴۱، ۲۳۴، ۱۵۹، ۷۸، ۷۰ — مرضیہ فی نصرۃ مذہب الاشعریہ ۴۱

مجالس الحسنہ ۴۰، ۲۵۴ — مرقاۃ الصعود شرح سنن ابی داؤد

مجمع الاحباب فی مناقب الاصحاب ۲۲۵، ۲۳۶، ۲۳۷ — ۴۱، ۹۴۴، ۹۴۶

مجمع الاسرار ۴۰، ۲۹۵۳ — ۲۴۱۰، ۲۶۸، ۴۰ — ۲۲۴۳، ۲۲۴۶، ۲۲۵۰ — مرقع کلیمی ۴۱، ۲۷۴۸، ۲۲۴۰

مزیل اللبس عن حدیث ردّ الشمس ۲۲۵۱، ۲۲۵۹، ۲۲۶۷ — ۴۱، ۳۵۰

مسالک السالکین فی تذکرۃ الاولیاء ۸۴۳، ۹۳۲ — ۴۰، ۹۷

مدخل (بیہقی) ۴۱، ۹۷۴ — ۴۱، ۱۳۹، ۱۴۲، ۱۵۳

مذاق العارفین ۴۱ — ۱۷۹، ۱۸۰، ۲۱۸۱، ۱۸۲

مرآۃ الجنان ۴۱ — ۱۸۳، ۲۲۲۹، ۲۲۳۰

مرآۃ الجمال ۸۴۵ — ۲۲۴۸، ۲۲۸۵، ۲۲۸۶

مرآۃ الاحمدی ۴۰ — ۲۲۴۳، ۲۲۴۶، ۲۲۴۷

مرآۃ الاسرار ۴۰، ۶۴۱

مرآۃ الاصفیاء ۴۰، ۳۵۶ — ۲۲۸۴، ۲۲۸۵، ۲۲۸۶

مرآۃ الاکمل شرح قصیدہ ۲۳۲۵، ۲۳۲۸، ۲۳۲۹

مرآۃ السالکین فی حالات الخلفاء ۴۱، ۴۵۴ — ۲۳۴۰، ۲۳۴۸، ۲۳۶۹

مرآۃ العاشقین ۴۱، ۱۲۸ — ۲۳۴۰، ۲۳۴۴، ۲۳۴۷

مرآۃ الفوریہ ۴۱، ۲۷۹۸ — ۲۳۴۸، ۲۳۴۹، ۲۳۵۲

مرآۃ الوصول (تعلیم غوثیہ) ۹۸- — ۲۳۴۴، ۲۳۴۵، ۲۳۸۶

۱۲۵۴

Marfat.com

۲۳۸۸، ۲۳۸۹، ۲۳۹۰ مسند کبیر (بزار) ۴۲، ۹۵
۲۳۹۱، ۲۳۹۲، ۲۴۱۳ ۲۴۶۵، ۲۴۷۷، ۲۴۰۶ ۲۴۱۰، ۹۷۴
۲۴۱۳، ۲۴۱۴، ۲۴۱۶ ۲۴۱۳، ۲۴۱۹، ۲۷۱ مسند موسیٰ کاظم ۳۸۵
۲۴۱۹، ۲۴۲۰، ۲۴۲۷ مسائل ستہ ۲۵۳۷ مشائخ الاعظم (=تاریخ الاحطاب)
۲۴۲۸، ۲۴۲۹، ۲۴۳۰ مستدرک الصحیح ۴۱، ۱۲۷، ۲۰۵ ۱۰۵۲
۲۴۳۱، ۲۴۳۲، ۲۴۳۵ ۲۴۰۷، ۲۴۰۹، ۲۴۱۰، ۹۷۴ مشکلات العلوم ۴۲، ۳۱۲
۲۴۴۸، ۲۴۴۹، ۲۴۵۸ مستطرف ۴۱، ۲۶۰۰ مشکل الآثار ۴۲، ۳۵۰
۲۴۶۸، ۲۴۷۱، ۲۴۷۲ مسلم (=جامع الصحیح) ۱۲۹ مشکوٰۃ المصابیح ۴۲، ۸۳
۲۴۷۳، ۲۴۷۴، ۲۴۷۵ ۱۳۳ ۲۹۳، ۱۳۳ ۱۱۲، ۱۲۹، ۱۳۳
۲۴۸۰، ۲۴۸۲، ۲۴۸۵ مسند ابن ابی حاتم ۴۲ ۸۵۸، ۸۹۷، ۹۷۳
۲۴۸۸، ۲۴۸۹، ۲۴۹۴ مسند ابو یعلیٰ ۴۱، ۲۰۹، ۲۴۱۰ مشیخۃ البغدادیہ ۴۲، ۷۱۰
۲۴۹۷، ۲۴۹۷، ۲۵۰۰ مسند احمد حنبل ۴۲، ۸۳ مصابیح ۱۳۳
۲۵۰۵، ۲۵۰۶، ۲۵۰۷ ۱۳۰، ۲۰۵، ۲۳۰۲، ۲۳۰۷ مصباح السالکین شرح نہج البلاغت
۲۵۰۸، ۲۵۱۳، ۲۵۳۰ ۲۰۹، ۲۳۲۸، ۲۳۳۲، ۲۴۴۰ ۳۵۳
۲۵۲۲، ۲۵۳۰، ۲۵۳۱ مسند اہل البیت ۳۸۸ مصحف (=قرآن مجید) ۲۲۹
۲۵۴۳، ۲۵۳۷، ۲۵۵۱ مسند حاکم ۴۲ مصطلحات طالب حق ۴۲
۲۶۰۲، ۲۶۲۳، ۲۶۲۵ مسند حسن بن سفیان ۴۲، ۹۷۴ ۵۴، ۵۷۵، ۳۴۰
۲۶۳۴، ۲۶۳۸، ۲۶۴۰ مسند حمیدہ بن حارث ۴۲، ۲۴۱۰ مصنف ابن ابی شیبہ ۴۲، ۲۴۱۰
۲۶۳۵، ۲۶۳۷، ۲۶۳۸ مسند طیالسی ۴۲، ۲۰۵ مصنف عبدالرزاق ۴۲، ۸۲
۲۶۵۳، ۲۶۵۴، ۲۶۵۸ مسند عبد بن حمید ۴۲ المصنوع فی الاحادیث الموضوع
۲۶۵۸، ۲۶۵۹، ۲۶۶۰ مسند علی رضا ۲۳۲۹، ۲۴۱۰ ۴۳، ۴۲۶

Marfat.com

مطالب السئول ۴۳، ۲۲۹۷، ۲۲۹۸
۲۱۱، ۳۲۱، ۲۳۳۴، ۲۴۰۹
مطالب رشیدی ۴۳، ۵۵، ۴۰۱
مطلع العلوم ومجمع الفنون ۴۳، ۸۱۷
مظہر الصفات ترجمہ رسالہ شاہ شرف اللہ
۸۴۵
معارج النبوۃ فی مدارج الفتوۃ
۴۳، ۱۷۹، ۱۹۲، ۱۹۳
۳۰۱، ۳۲۷
معارف العوارف فی انواع العلوم
والمعارف ۴۳، ۸۰۱، ۸۱۹ھ
معارف تصوف ۱۰۰۳ھ
معالی الھمم ۲۵۳۷ھ
معجزات محمدی (کلام المبین)
۲۲۸۰ھ
معجم (ابن القانع) ۴۳، ۹۰۴ھ
معجم اوسط (طبرانی) ۴۳، ۸۰
۸۷، ۹۳۰۸ھ، ۹۴۰، ۹۷۴
معجم کبیر (طبرانی) ۴۳، ۹۷۷
۲۰۸، ۲۳۵، ۲۴۱۰
مغنی اللبیب ۴۳، ۶۳۱
مفاد گیسلانیہ ۸۴۵
مفتاح الاخلاص ۸۲۴
مفتاح العارفین ۴۳، ۸۰۰، ۱۹۷۸ھ
مفتاح العاشقین ۴۳، ۲۴۳۲ھ
مفتاح الفتوح شرح فتوح الغیب
۴۳، ۶۸۳، ۸۴۳، ۹۵۰
مفید المفتی ۴۳، ۸۰۱ھ
مقالات الاحسان فی مقامات العرفان
۶۸۴
مقامات دستگیری ۴۳، ۲۴۳۰ھ
مقامات عالیہ ۴۴، ۶۷۴
مقدمہ درر المجالس ۶۷۹ھ، ۲۷۷۰ھ
مکاتیب شریفہ ۴۴، ۹۲۶
مکاشفات ادلیاء ۴۴، ۲۶۵۲ھ
۲۶۷۲ھ
مکاشفہ جدیدیہ ۴۴، ۲۶۷۸ھ
مکتوبات اشرف جہانگیر سمنانی
۴۴، ۷۰۰
مکتوبات امام ربانی ۲ ج ۴۴۰
۱۱۵، ۱۴۰، ۱۴۴۴، ۳۴۲
مکتوبات شیخ فرید ۴۴، ۷۲۴، ۷۶۴، ۷۹۷۲، ۹۲۷
مکتوبات غوثیہ ۴۴، ۶۸۴، ۶۸۵
مکتوبات نبوی ۴۴، ۲۱۳۰، ۲۲۳
مکتوبات نوشہ ۴۴، ۱۰۰۳
مکتوب الارشاد ۴۴، ۳۲۶
مکتوب جنید بنام ابو اسحاق فرشتانی
۲۵۳۷ھ
مکتوب جنید بنام ابو العباس دینوری
۲۵۳۷ھ
مکتوب جنید بنام ابو بکر کتانی ۲۵۳۷ھ
مکتوب جنید بنام عمرو بن عثمان مکی
۲۵۳۷ھ
مکتوب جنید بنام یحیی بن معاذ رازی
۲۵۳۷ھ

Marfat.com

مکتوب جنید بنام یوسف بن حسین رازی ۴۵، ۲۲۳ — مناقب (فقیہ ابن المغازلی) ۴۱۰ — منہاج السنت ۴۵، ۲۲۳

۵۳۷ — مناقبات نوشاہیہ ۴۵، ۵۸۰ — مواعظ الحسنیٰ ۴۵ ۸۴

ملفوظات خواجگان چشت ۵۳۷ — ۷۸۶۴، ۷۸۷۰، ۷۸۸۱ — مواعظ نوشہیر ۴۳، ۷۱۰

ملفوظات شاہ مدار ۴۴ — ۷۹۱۹، ۷۹۳۵، ۷۹۴۱ — مواقع النجوم ۴۵، ۱۲۳

ملفوظات غلام نبی للّٰہی ۴۴ — ۷۹۴۶، ۷۹۴۸، ۷۹۵۷ — مواليد اہل البيت ۴۵، ۲۳۸۹

ملفوظات غوث اعظم (یا جلاء الخواطر) ۷۱۸-۷۱۰۳، ۷۱۰۳۰ — مواہب اللدنیہ ۴۶، ۱۸۲

۷۱۴ — مناقب الاصحاب ۴۵، ۲۱۸ — ۲۱۴، ۲۵۹

ملفوظات محمد شاہی (یا سر مکتوم) — مناقب الاصفیا ۴۵، ۸۳۰ — موضوعات الکبریٰ ۴۷، ۴۱۹

۱۰۳۷ — مناقب غوثیہ ۴۵، ۲۶۵۲ — موطا امام مالک ۴۴ ۵۸

ملفوظ قطب الابرار شاہ مدار ۲۲۲ — ۲۶۵۳، ۲۶۶۳، ۲۷۳۰ — مولوی (مثنوی) ۶۸۲

ملحمات ۴۴ — مناقب نوشاہی ۴۵، ۲۹۰۳ — مونس الارواح ۴۶، ۲۴۳۲

۹۶۹ — ۷۹۵۶، ۷۹۵۷، ۷۱۰۱۴ — مہر چشتیہ ۹۳۲

المناقب (ابن شہر آشوب) ۴۵ — منیۃ من یحبّ اللہ علی راس المائۃ — میراث العاشقین ۴۵ ۸

۳۱۳ — ۹۷۴، ۹۷۵، ۴۵ — میزان قطبی ۴۶، ۲۳۷۲

المناقب (ابن مردویہ) ۴۵ — منتخب الاسرار فی حظات الصدیقین والابرار — ۲۷۲۲

۲۴۹ تا ۲۴۱ — ۲۵۳۷ — میزان ہاشمی ۴۶، ۲۳۷۲

المناقب (احمد حنبل) ۴۵ — منتخب الامثال ۴۵، ۳۵۶ — ن

۲۴۱۰ — منتخب اللغات شاہجہانی ۴۵، ۱۳۱ — ناسخ التواریخ ۴۲، ۲۱۴، ۲۰۰، ۲۴

المناقب (خطب خوارزم) ۴۵ — المنقذ من الضلال ۴۵، ۹۳۲۰ — نافع الطالبین ۴۶، ۴۸۱

المناقب (خوارزمی) ۲۹۴ — منہاج البراعۃ شرح نہج البلاغۃ — نتائج الاخبار ۴۶، ۸۲۷، ۸۲۴

۲۴۹، ۲۴۱۰ — ۳۵۳ — نثر اللآلی ۳۵۶

Marfat.com

نجم الثاقب فی اشرف المناقب ۴۲ | النظائر والاشباہ فی مناقب اولاد النبی ۲۵۸۳، ۲۵۸۴، ۲۵۹۲
۹۷۵ | ۴۷، ۹۳۲ | ۲۵۹۴، ۲۵۹۶، ۲۶۰۰
ندائے غیب ترجمہ فتوح الغیب ۴۲ | نظم اللآلی فی الکلام علی حدیث الابدال | ۲۶۰۲، ۲۶۰۴، ۲۶۰۹
نزھۃ المجالس (تحفۃ القراء) ۴۲، ۱۲۹ | ۴۷، ۸۲ | ۲۷۱۰، ۲۷۱۱، ۲۷۱۲
نزل الابرار ۴۲، ۲۳۹۴، ۲۳۹۵ | نفحات الاسرار ۴۰۱ | ۲۷۱۳، ۲۷۱۴، ۲۷۱۵
نزہۃ الخواطر بہجۃ المسامع والنواظر | نفحات الانس من حضرات القدس | ۲۷۱۷، ۲۷۱۹، ۲۷۲۱
۸۱۹، ۸۰۱، ۴۲ | ۴۷، ۲۶۹، ۱۷، ۳۹۷ | ۲۷۲۸، ۲۷۳۰، ۲۷۳۳
نزہۃ العاشقین ۸۴۵ | ۴۸۳، ۲۴۹۵، ۲۴۹۷ | ۲۷۳۴، ۲۷۳۶، ۲۷۳۷
نسب نامہ رسول مقبول ۴۲، ۲۷۱ | ۲۵۰۰، ۲۵۰۶، ۲۵۰۸ | ۲۷۳۲، ۲۷۳۳، ۲۷۳۵
۲۳۵، ۴۳۷، ۴۳۵۲ | ۲۵۱۲، ۲۵۱۳، ۲۵۱۴ | ۲۷۳۹، ۲۷۴۱
نسب نامہ کا حاشیہ ۴۷ | ۲۵۱۵، ۲۵۱۶، ۲۵۱۷
نسب نامہ سادات ۷۸۰ | ۲۵۱۸، ۲۵۱۹، ۲۵۲۰
نوادر (امام محمد) ۸۱ | ۲۵۲۴، ۲۵۲۵، ۲۵۲۹
نور اسمائے غوث اعظم ۴۷ | ۲۸۱۰، ۸۱۱، ۲۸۱۹
نور الابصار فی مناقب اہل بیت | ۲۵۴۰، ۲۵۵۱، ۲۵۵۲
النبی المختار ۴۷، ۲۵۰، ۲۵۲۵ | ۲۵۵۳، ۲۵۵۷، ۲۵۵۸
نور ربانی در روح محبوب سبحانی | ۴۲ | ۲۵۵۹، ۲۵۶۰، ۲۵۶۱
۳۴۷، ۲۵۳، ۴۷ | ۲۵۶۲، ۲۵۶۳، ۲۵۶۵ | نسیم عین در حالات اویس قرن
۵۰، ۲۸۲۵، ۶۸۴ | ۲۵۶۶، ۲۵۶۷، ۲۵۶۸ | ۴۲، ۲۴۰۰، ۲۴۹۷
نور نہال قادری ۲۷۷، ۲۷۸ | ۲۵۶۹، ۲۵۷۰، ۲۵۷۱ | نشر المحاسن ۴۷، ۲۷۹
نہال الانور لالشجر الاطہر | ۲۵۷۲، ۲۵۷۳، ۲۵۷۵ | نطق منظور (تاریخ الاخلاق)
نہج البلاغت ۳۵۱، ۲۲۰ | ۲۵۷۶، ۲۵۷۸، ۲۵۸۰ | ۱۰۵۳

Marfat.com

و

واحد نامہ (= گنج الاسرار) ۶۱۸، ۶۲۱، ۶۳۰ ۔۔۔ ۴۸۲، ۹۵۶، ۹۶۸

۹۹۹ ۶۳۱، ۶۳۷

وحدت نامہ (= گنج الاسرار)

۹۹۹

وفا و لوفا ۴۷، ۲۷۹

وفیات الاعیان ۴۷

۵۲۳، ۵۳۹، ۵۶۰

ہ

ہارونیات (از مخدوم) ۴۸۱

ہدایۃ الغبی الی اسلام آباء النبی ۴۷

ہدیہ مجددیہ ۴۷

ہفتاد اولیا ۴۷

ی

یواقیت الحکم ۶۸۵

یواقیت والجواہر ۴۷

۵۸، ۶۷۷

۹۱

Marfat.com

قصیدہ

از شاعر بے مثال، ناظم مخبستہ مقال، جناب

علامہ صوفی ابو کلیم محمد افضل صاحب طور

فاروقی نوشاہی بہیاری زاد قدرہٗ

بحضور بدایت مآب

شمس الفقرا، بدر العلما، آفتاب نجابت وصحافت، ماہتاب

ذکاوت ولطافت حضرت سید ابو الظفر شریف احمد شرافت

نوشاہی برخوردار ی مدظلہٗ

اے ذاتِ حق ز نورِ جبینِ تو آشکار — نورِ جبیں ز حسنِ لقائے تو شعلہ بار

افشاں ز دستِ جودِ تو گنجینۂ طریق — مینع از عطائے شانِ سخائے تو شرمسار

بارِ دگر بشانِ دگر میسکنم مدیح — گر چہ ثنائے حسنِ تو گفتم ہزار بار

ساقیِ میکدۂ تصوف توئی مگر — تشنہ لبم ز جامِ نگاہِ تو اے نگار

من آں نیم کہ دادِ ادائت نمیدہم — تو آں نۂ کہ لطف و کرم بے بری بکار

روحِ لطافتِ بوئے گلزار از تراست — جانِ صباحت خوئے باد از تو خوشگوار

من ابرِ بہیم وار یزاں ز لفِ سنبلت — اشکم مثالِ طفلِ گہر میسکنم نثار

بے ہجرِ تو سخت مشکل و آساں نہ وصل ہم — بے تو عذاب وار میشدہ ام سخت بے قرار

حسنِ تو در نگاہ و خیالِ تو در دلم — عشقِ تو در سرشتم و بوئے تو در بہار

پیدا ست بر تو ہر چہ ز فکرم نہاں شدہ — پنہانِ جملہ عالمے شد بر تو آشکار

تو نونہالِ گلشنِ عباسیِ دودمانم — تو نخلِ بوستانِ علی شیرِ کردگار

۱۳۶۰ھ

Marfat.com

تو وارثِ علومِ خفی و جلیِ حق
تو واقفِ رموزِ ولائے چہار یار

دل دادہ ام بتو چہ گناہے کردہ ام
ہست اعتبارِ حُسن ترا حُسنِ اعتبار

اے بوظفر شرافت سیّد بیا بیا
دامانِ صبر گشتہ ز ہجرِ تو تار تار

بر سر ہمے نہی و بدستے گرفتہ
تقدیرِ عاشقانِ خود و تاجِ اختیار

آں کس کہ جرعہ زمئے چشمِ تو کشید
فارغ شدہ زکون و مکاں ماند در خمار

در فقرِ سکرِ تو رواں شد بعالمے
انداخت غلغلہ سرِ صحرا و کوہسار

مشاطگیِ زلفِ پریشاں ز تو فراز
تو شانہ کارِ گیسوئے تقدیرِ روزگار

آئینِ حق پسندی و بیباکی از تراست
ہر اختیارِ جبر ترا جبرِ اختیار

ہر چیز یافتم کہ ولائے تو یافتم
نازم بریں کہ ہست گرا ایں کفر دیندار

دل باختم بسبازیِ عشقِ تو بوظفر
دیوانہ ام بکارِ خودم سخت ہوشیار

ایذائے تو بجدِ تغافل مرا پسند
بر من نگاہِ لطف و محبت گہے بدار

تو شہسوارِ عرصۂ توحید گنج بخش
تو شاہبکارِ دستِ ازل بالیقین شمار

من ہر چہ یافتم بطفیلِ تو یافتم -
من اینکہ گفتہ ام تو مرا منفعل مدار

زیبا نشینِ حریمِ تصوف ہمین تُست
آرائشِ طریقِ پیمبر ز تو بہار

کردی تو چوں فرائضِ ساقی گری ادا
ہر ہوشیار مست شد و مست ہوشیار

خورشید جبہہ سائیِ درِ بارِ تو کند
ہم بردِ رتِ جمالِ قمر ہمچو خاکسار

خاکِ درِ تو توتیہ گہِ جاں ملانِ عرش
خاکِ درِ تو سرمہ دہِ چشمِ بادہ خوار

گفتارِ تو چہ سیلِ رواں بلاغت ہست
کردارِ تست خُلقِ شہنشاہِ ذوالفقار

صدیق وار دادِ خلافت بہمے دہی
فاروق وار شہرۂ عدلت بہر دیار

کرار وار مصدرِ فقر و غنا توئی
عثمان وار جامعِ اوراقِ انتشار

الحق کہ عاملِ سُننِ مصطفےٰ توئی
والحق کہ فقرِ تصوی از تو بہرہ دار

Marfat.com

بلبل بسوز درد تو نغمه سرا شده — قمری ثنا بحسن لقای تو بار یار

یارا چه احتیاج بداد ای تو بار غم — دیدار تست باعث تسکین اضطرار

سرمیزنم بسنگ درت بهر جلوه — آورده ام شفیع کرم چشم اشکبار

دیباچه کتاب عشق جعد تو — عنوان نسخه های غم و رنج و انتظار

آن را که حد فاصل زلفین گفته ام — زیرا که هست جاده بهموار تر و القرار

چشمان تو فریب ده آهوان چین — دندان تو شکیب ده دُر شاهوار

خاک در تو سرمه ده توتیای چشم — باب در تو بوسه گه میر و شهریار

خاک در تو زلیسته ده کشتگان شوق — باب در تو داد گه شاه بردبار

خاک در تو خاک شفای مریض غم — باب در تو باب شفای تب قرار

خاک در تو سوزنده عشق ساده دل — باب در تو مشوه ده حسن طرحدار

خاک درت بنامیدم سند بندگی — باب درت برای جبینم کلید کار

پیشانی تو نور سعادت ده صباح — زلف تو آب و تاب ده حسن نوبهار

پیشانی تو آئینه کبریا نما — دیدار تست دیده رخ مهر نوربار

جان صباحت است بوی زلف عنبرین — روح ملاحت است غوغای زلف مشکبار

شد منظر جمال الهی جمال تو — آئینه دار سطوت و جبروت کردگار

هیبت چو رنگ هم چو دل تنگنای شوق — دستت گشاده هم چو خیال جریم یار

دیدار تو فروغ ده چشم سرمه سا — دیدار تو داغ ده شعر سحر کار

حلقه بگوش حسن ترا حسن ساده رو — دربان بارگاه ترا عقل پخته کار

قدی بنه بوادی عشق دل و جگر — هست عشق مستقل من در بست مستعار

ابروست تیغ دودم زلف تو کمند — لب کان شکرین و قدت سرو جویبار

شان جمال و شان جلالت فزون تر است — هیبت افتخار شان ترا شان اقتدار

Marfat.com

چوں اسم ذات اسم تو حلال مشکلات — شد بہر زیں وظیفۂ یا لیل والنہار

از خوبیِ تحفظِ دینِ نبی ز تو — شیرِ طریقِ ختمِ رسل یافت برگ و بار

آں خاک فخرِ خاک بجائے کہ میرسی — فسق و فجور و شرک بگویند اعتذار

ہر منتہی درسِ غمت بستہ مبتدی — جبریل وار گرد درت گشتہ کاردار

دنیا ندیدہ ہم چو تو استاد اہلِ شرع — گیتی نزادہ ہم چو تو غلام روزگار

عمرت دراز باد مثالِ شعاعِ مہر — دولت غلام و شرف و شکوہ نشان بخیار

بازلف تا بدار تو چوں ہست نسبتم — دارم ترا و ہست ہمہ اشعار آبدار

یک شمہ زد فتر وصفِ تو شعرِ من — گو تم نشانِ حسنِ تو گر یک دہ ہزار

حرفے ز حسنِ سیرت بہتی علی سیر — لفظے ز بابِ خلقِ توئی مصطفیٰ شعار

پیراستہ بزیورِ سجادگیِ عشق — اشغالِ ذکر ہم چو روانی آبشار

من طوطیِ غزنہ ام بمعانی نمی دہد
چشمِ کرم نما کہ منم مست گنا ہگار

تمام شد

چیف کیمرہ اپریشر - محمد شریف عامر ولد ابراہیم مالکر کوٹلوی

لیبارٹری انچارج — عبدالسلام

ہیڈ ریٹچر — محمد اعجاز انور

زیرِ نگرانی — جناب محمد انور صاحب

برائٹ پریس بیرون دہلی دروازہ لاہور

۱۲۶۳

Marfat.com

حضرت مصنّف کی دیگر

نادر تصانیف

۱۔ **شریف التواریخ جلد دوّم** ؛ اس میں سات حصے ہیں جن میں حضرت گنج بخشؒ کی اولاد امجاد، حضرت سخی شاہ سلیمانؒ کی اولاد، حضرت پاک رحمان اور ان کے اخلاف، حضرت پیر سچیار اور ان کی اولاد، حضرت صالح محمد اور ان کی اولاد کے حالات درج ہیں۔ (زیر طبع)

۲۔ **شریف التواریخ جلد سوّم** ؛ اس کے بارہ حصے ہیں۔ ہر حصہ میں پشت وار فقرائے سلسلہ نوشاہیہ کے حالات تحریر ہیں جو ہزاروں کی تعداد ہیں۔ (زیر طبع)

۳۔ **تذکرہ نوشہ گنج بخش** ؛ اس میں حضرت نوشاہِ عالیجاہؒ کے مکمل و مستند حالات تحریر ہیں جو نہایت تحقیق سے لکھے گئے ہیں۔ قیمت ۱۵ روپے

۴۔ **انتخاب گنج شریف اردو** ؛ یہ مقتدائے سلسلہ نوشاہیہ، حضرت نوشہ گنج بخش کا اردو کلام معرفت التیام ہے۔ مرتبہ سید شرافت نوشاہی قیمت ۲۷ روپے

۵۔ **مواعظ نوشہ پیر** ؛ اس میں حضرت نوشہ صاحب کے پنجابی نثر میں پانچ وعظ ہیں۔ یہ آج سے چار سو سال قدیم پنجابی نثر ہے۔ مرتبہ سید شرافت نوشاہی قیمت ۳ روپے

○

ملنے کے پتے

○ ادارہ معارف نوشاہیہ۔ ساہن پال شریف۔ ضلع گجرات

○ ادارہ معارف نوشاہیہ۔ نوشاہی منزل، محمدی پارک، راجگڑھ۔ لاہور

Marfat.com